ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
حسب فرمائش جناب حاجی محمد عبدالقیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ
طبع ثانی
مظاہر حق
جلد دوم
باہتمام ملک دین محمد قمر الدین ابن جناب حاجی شیخ محمد یعقوب صاحب مرحوم
مطبع قیومی کانپور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

...ئز کتاب بیچ بیان جنازون کے ف جنائز جمع ہے جنازہ کی اور جنازہ ساتھ زیر جیم کے اور زبر جیم کے بمعنی میت کے تخت پر ہو اور ساتھ
...ور بعضون نے کہا کہ جنازہ ساتھ زبر جیم کے بمعنے میت کے اور زیر سے بمعنی تخت کے کہ جسپر میت کو رکھکر لے جاتے ہین اور
...ہے یعنی جنازہ جیم کے زیر سے میت کو کہتے ہین اور جیم کے زبر سے تخت کو کہتے ہین شع ٭ ح **بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ**
...ب ہے بیچ بیان پوچھنے بیمار کے اور ثواب بیماری کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِیْضَ وَفُکُّوا الْعَانِیَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابی موسیٰ رضی
...ی خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کھلاؤ بھوکے کو یعنی مضطر اور مسکین اور فقیر کو اور پوچھو بیمار کو اور چھڑاؤ قیدی کو یعنی دشمن کے ہاتھ
...اسے بخاری نے ف یہ سب اوامر واسطے وجوب علی الکفایہ کے ہین پس اگر ایک بجالاوے ساقط ہوتا ہے گناہ اورون کے ذمہ سے
...ن ہاہم سنت اور باعث ثواب ہی اور اگر کوئی بھی بجا نہ لاوے سب گنہگار ہونگے کذا ذکر علی آور حضرت شیخ رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ بھوکے کو کھلانا
سنت ہی اگر خود اضطرار یعنی ہلاکت کو نہ پہونچے اور فرض ہے اگر اضطرار کو پہونچے اور فرض کفایہ ہے اگر متعین نہو کوئی یعنی مثلا ایک شہر مین کئی
آدمی ذی مقدور ہون اور فرض عین ہے اگر متعین ہو یعنی مثلا ایک شہر مین ایک ہی شخص مقدور رکھتا اور اور مفلس ہون اور بیمار پرسی بھی سنت ہی
اگر کوئی خبر گیران بیمار کا ہو اور واجب ہے اگر کوئی خبر گیران اسکا نہو وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِیَادَةُ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کے مسلمان پر پانچ ہین جواب دینا سلام کا اور پوچھنا
بیمار کا اور ساتھ جانا جنازہ کے اور قبول کرنا دعوت کا اور جواب دینا چھینک والے کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ پانچون باتین فرض
کفایہ ہین اور کرنا سلام کا سنّت ہے وہ بھی حقوق اسلام سے ہی چنانچہ آگے حدیث مین آویگا لیکن یہ سنّت افضل فرض سے ہی اس لیے کہ اسمین
تواضع ہے اور سبب ہے اداے واجب کا اور پوچھنا بیمار کا اور ساتھ جانا جنازے کے اور اہل بدعت مستثنے ہین ان سے یعنی روافض وغیرہ کی نہ خبر لیجیے
نہ اون کے جنازے کے ساتھ جاوے اور قبول کرنا دعوت کا یعنی اگر کوئی بلاوے مدد کرنے کے لیے تو قبول کرے اور جاوے اور بعضون نے کہا
کہ ضیافت کے لیے بلاوے تو حاضر ہووے بشرطیکہ اسمین گناہ نہو اور امام غزالی رح نے کہا کہ جو کھانا از راہ مفاخرت اور نام ونمود کے پکا...

فہرست جلد دوم یعنے علم اجمالی کتاب مستطاب مظاہر حق ترجمہ معتبر کہ مشکوۃ المصابیح

۲ کتاب جنازون کی
〃 باب پوچھنے بیمار کا اور ثواب بیماری کا
۲۴ باب آرزو کرنے موت کا اور فضیلت یاد کرنے اس کے کا
۳۰ باب اس چیز کا کہ کہی جاتی ہے نزدیک اسکے کہ حاضر ہوئے اسکو موت۔
۴۱ باب بیچ بیان غسل میت کی اور کفن اسکے کے
۴۵ باب چلنے کا ساتھ جنازے کے اور نماز پڑھنے کا اسپر۔
۵۸ باب دفن کرنے مردون کا۔
۶۷ باب رونے کا میت پر
۸۲ باب زیارت کرنے قبرون کا
۸۵ کتاب زکوۃ کی
۹۰ باب اس چیز کا کہ واجب ہوتی ہے اسمین زکوۃ
۱۰۸ باب صدقہ فطر کا
۱۰۹ باب اس شخص کا کہ نہین حلال ہے اسکو زکوۃ کھانی اور لینی
۱۱۵ باب اس شخص کا کہ نہین درست سوال کرنا اسکو اور اس شخص کا کہ درست ہے اسکو
۱۲۲ باب فضیلت خرچ کرنے مال کا اور برائی بخل کا
۱۳۱ باب فضیلت صدقہ کا
۱۴۲ باب بہترین صدقہ کا
۱۴۷ باب اس چیز کا کہ خرچ کرے عورت اپنے خاوند کے مال مین سے
۱۴۹ باب اس شخص کا کہ نہ لیوے صدقے دیے ہوئے اپنے کو
۱۵۰ کتاب روزے کی
۱۵۶ باب دیکھنے چاند پہلی رات کی کا
۱۶۰ باب مسائل متفرقہ روزون کا کہ اوس مین ہے بیان سحر کا
۱۶۴ باب پاک کرنے روزے کا غیبت وغیرہ سے
۱۶۶ فصل بیچ بیان فاسد ہونے روزے کے اور قضا و کفارہ لازم آنے کے
۱۶۷ فصل بیچ بیان کفارہ اور ساقط ہونے کفارہ کے
۱۶۸ فصل بیچ بیان چیزون توڑنے والیون روزے کے اور فقط قضا آنے کے
۱۷۰ فصل بیچ بیان مکروہات اور غیر مکروہات روزے کے
〃 فصل ان چیزون کی کہ روزہ توڑنا درست ہے ان کے سبب سے
۱۷۸ باب روزہ مسافر کا
۱۸۰ باب بیچ بیان قضا روزے کے
۱۸۱ باب روزہ نفل کا
۱۹۱ باب بیچ بیان تطوع اور لواحق بابون پہلے کے
۱۹۴ باب لیلۃ القدر کا
۱۹۸ باب اعتکاف کا
۲۰۳ کتاب فضیلت قرآن کی
۲۳۳ باب بیچ بیان متعلقات پہلے باب کے
۲۴۰ باب اختلافات قرآن کا
۲۴۸ کتاب دعاؤن کی
۲۵۶ باب ذکر خدا کا اور نزدیکی حاصل کرنے کا طرف خدا کے
۲۶۶ کتاب بیچ بیان نامون اللہ تعالی کے
۲۸۴ باب ثواب کہنے سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا
۲۹۳ باب استغفار و توبہ کا
۳۰۶ باب بیچ بیان ان حدیثون کے پہلے باب کے ہین۔
۳۱۱ باب ان دعاؤن کا کہ پڑھے شام اور سونے کے
۳۲۲ باب دعاؤن متفرق کا بیچ
۳۳۳ باب پناہ مانگنے کا۔
۳۳۹ باب ان دعاؤن کا
۳۴۷ کتاب حج کی۔
۳۵۶ باب احرام باندھنے کا
۳۶۰ باب قصہ حجۃ الوداع
۳۷۱ باب داخل ہونے کا مکہ
۳۷۸ باب بیچ ٹھیرنے کے
۳۸۱ باب پھرنے کا عرفات و
۳۸۵ باب پھینکنے کنکریون کا
۳۸۷ باب ہدی کا
۳۹۲ باب سر منڈانے کا
۳۹۴ باب حدیثون متعلقات پہلے باب کے کا
۳۹۵ باب خطبہ کا دن نحر کے اور پھینکنے کنکریون کا تشریق کے دنون مین اور طواف وداع کرنے کا
۴۰۳ باب ان چیزون کا کہ بچے ان سے محرم
۴۰۷ باب اسکا کہ بچے محرم شکار سے
۴۱۱ باب روکنے محرم اور فوت ہو جانے حج کا
۴۱۴ باب بیچ بیان حرمت حرم مکے کے
۴۱۹ ف بیچ بیان مسائل متفرقہ حج کے اور اسمین فصل ہے ترکیب حج اور مسائل ضروری حج کے ہین۔
۴۲۴ فصل دعائین حج کی
۴۲۶ باب حرم مدینہ کا
۴۳۴ ف فضائل مدینہ منورہ کا

و نرمی کے پھیرے اور اگر اُسکے پھیرنے مین دینے والا آزردہ ہو تو نہ پھیرے اور اسی طرح ہی حال تحقیق کرنے مشکوک کا کہ اگر دینے والا رنجیدہ نہو تو تحقیق کرے والا نہ کرے اسلیے کہ آزردہ کرنا دل مسلمان کا حرام ہی اور تحقیق کرنا اُسکا ورع ہے ورع کے لیے ترکب حرام کا نہونا چاہیے مگر یہ کہ حرام محض ہو اور ظاہر ہو تو اوسکو پھیر دے لیکن اگر جانے کہ پھیرنے مین فتنہ برپا ہوگا تو نہ پھیرے اور اُس سے لیکر کسی مضطر کو دیدے اور اگر آپ ہی مضطر ہو تو کھا لیوے اور جس بازار مین کہ اکثر مال حرام بکتا ہو اُسمین خرید و فروخت نکرے بغیر علم حرمت او رشبہہ کے ہر جا تجسس و تحقیق مین پڑنا وسوسہ ہی اور مزدوری کسب نامشروع کی بھی حرام ہی جیسے سیوے کپڑا ریشمی یا زیور بناوے مرد کے لیے اور عقد نامشروع سے جو حاصل ہو حرام ہی جیسے بیچے غلہ محتکرہ اور تجارتوں مین بہتر تجارت بزازی ہے اور پیشون مین بہتر پیشہ سینا مشک کا ہی اور مانند اسکے کے اور خرید و فروخت مین روپے شیشہ تانبے کے اور کھوٹے مروج نہ کرے اور اگر شیشے تانبے کے روپے ہاتھ لگین تو کنوئین مین ڈالدے اور معاملہ مین فریب نہ کرے اور قسم نہ کھاوے اور عیب اسباب کا خریدار سے پوشیدہ نہ کرے اور تعریف اپنے اسباب کی جیسا کہ ہے اوس سے زیادہ نہ کرے اور کوئی چیز ایسے کے ہاتھ نہ بیچے کہ لینے والا اوسکو بیچ فعل حرام کے کام مین لاوے جیسے انگور بیچتے ہین شراب ساز کے ہاتھ اور ہتھیار قزاق اور مانند اسکے کے ہاتھ اور اسی طرح سے پیشون مین آمیزش کھوٹ اور بُری چیز کی اور دغا اور فریب نہ کرے کہ مزدوری اوسکی حرام ہوتی ہی اور ناپ تول مین کمی نکرے اور غبن نکرے اور جانے کہ بسبب ایک دانگ غیر کے جنت کے جانے سے رُکا رہیگا اور مستحب ہی کہ تھوڑے نفع پر اکتفا کرے اور تجارتوں اور حرفتوں مین بہت حریص نہووے جبکہ بقدر کفایت کے حاصل ہو کار آخرت مین مشغول ہو جاوے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے مقدام بن معدی کرب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کھایا کسی نے کوئی کھانا کبھی بہتر اس سے کہ کھاوے کسب ہاتھ اپنے کے سے اور تحقیق نبی اللہ کے داؤد علیہ السلام تھے کھاتے عمل ہاتھون اپنے کے سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی کسب کرنا انبیا کی سُنت ہی چنانچہ داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے زرہ بنا کر بیچتے تھے پس تم بھی طریقہ اُنکا اختیار کرو منقول ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنی خلافت مین تجسس کرتے تھے لوگون سے امر اپنا اور پوچھتے تھے اُس سے کہ نہ پہچانتا ہوتا اُن کو کہ کیسی سیرت ہی داؤد کی تم مین پس ایک روز اللہ تعالی نے ایک فرشتہ بھیجا آدمی کی صورت مین اُس سے بھی اُنھون نے یہی پوچھا اُسنے کہا کہ داؤد اچھا شخص ہی مگر یہ کہ کھاتا ہے وہ بیت المال مین سے پس دعا کی داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے کہ بے پروا کردے مجکو بیت المال سے پس سکھایا اُن کو اللہ تعالی نے بنانا زرہ کا اور لوہا اُن کے ہاتھ مین مانند موم کے تھا پس زرہ بناتے اور چار ہزار درہم کو بیچتے اور بعضون نے کہا کہ ایک زرہ ہر روز بناتے تھے اور بیچتے اوسکو چھ ہزار درہم کو پھر خرچ کرتے دو ہزار اپنے نفس پر اور اپنے عیال پر اور چار ہزار للّٰہ دیتے فقرا ہے بنی اسرائیل کو پس اس حدیث مین رغبت دلائی ہے کسب حلال کے کرنے پر اسلیے کہ اُسمین بڑے بڑے فائدہ ہین کہ کسب کرنے والے کو بھی نفع اوسکا پہونچتا ہے اور جو لوگ کہ وہ چیز لیتے ہین اُنکو بھی نفع حاصل ہوتا ہے اور کسب کرنے والا بسبب مشغولی کے بچتا ہے بُری باتون اور لہو و لعب سے اور کسر نفسی بھی ہوتی ہے اس سے پس کم ہوتی ہی سرکشی نفس کی اور بچتا ہے بسبب اسکے ذلت سوال سے اور محتاج کسی کا نہین ہوتا ح ؛ ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ يٰاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا وَقَالَ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَآءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی

مقبول کرے اور سلف یعنی صحابہؓ اور اگلے علما مکروہ رکھتے تھے اُسکو اور جواب اپنا چھینک والے کا یعنی اگر وہ الحمد للہ کہے تو اُسے
یرحمک اللہ لکھا ہے شرح السنۃ مین کہ یہ سب حق اسلام کے مین برابر ہین انمین سب مسلمان نیک بھی اور بد بھی یعنی گنہگار غیر مبتدع
نیک ساتھ بشاشت اور مصافحہ کے نہ فاجر علی الاعلان گناہ کرنے والا ★ ع ★ ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيْلَ مَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا لَقِيْتَهٗ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَ
وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انھین
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کے مسلمان پر چھہ ہین عرض کیا گیا کیا ہین وہ اے رسول خدا کے فرمایا جسوقت
مسلمان سے پس سلام کر اُسپر اور جسوقت بلاوے تجکو یعنی مدد کرنے کے لیے یا ضیافت کے لیے پس قبول کر اور جسوقت
پس خیر خواہی کر واسطے اُسکے اور جسوقت چھینکے پھر الحمد للہ کہے پس جواب دے اُسکو یعنی یرحمک اللہ کہہ اور جب بیمار
مرجاوے ساتھ جا اُسکے یعنی نماز و دفن کے لیے روایت کی یہ مسلم نے **ف** اور جب بیمار ہو پس پوچھ اگرچہ ایک بار ہوا
اوقات مین عیادت بیمار کی نہ کیجاوے کچھ اصل اُسکی نہین بلکہ باطل ہے اور اس حدیث مین بیان خیرخواہی کا زیادہ ہے
مسلمان پر چھہ فرمائے اور اوپر کی حدیث مین پانچ پس مراد حصر نہین ہے حقوق مسلمانی کے بہت ہین ہر مقام مین کچھ
ہین اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ احکام وحی مین بتدریج یعنی ٹھہر ٹھہر کر نازل ہوئے ہون یعنی پہلے پانچ نازل ہوئے ہون
الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّ
الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَنَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِ
وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّيِّ وَاٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ فَاِنَّهٗ مَنْ شَرِبَ فِيْهَا فِي الدُّ
فِي الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے براء ابن عازبؓ سے کہ کہا حکم کیا ہم کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سات چیزون کا
چیزون سے حکم کیا ہم کو ساتھ عیادت بیمار کے اور جانے کے ہمراہ جنازہ کے اور جواب دینے چھینکنے والے کے اور جواب دینے سلام کے ا
کرنے بلانے والے کے اور سچا کرنے قسم کھانے والے کے اور مدد کرنی مظلوم کی اور منع فرمایا ہم کو پہننے انگوٹھی سونے کی سے اور پہننے ریشم
کے سے اور اطلس کے سے اور دیبا کے سے اور استعمال کرنے زین پوش سرخ کے سے اور کپڑے قسی کے سے اور منع فرمایا استعمال کرنے باسن چاندی
کے سے اور ایک روایت مین ہے پینے سے چاندی کے باسن مین اس لیے کہ تحقیق جو شخص پیوے گا اوس مین دنیا مین نہ پیوے گا
اوس مین بیچ آخرت کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سچا کرنے قسم کھانے والے کے یعنی اگر کوئی شخص قسم کھاوے ایک امر آیندہ پر
اور تو قادر ہو اوپر پوری کرنے قسم اُسکی کے اور اُس مین گناہ نہ ہو مثلاً اگر قسم کھاوے کہ مین تجھ سے جدا نہین ہونے کا یہان تک کہ کرے تو
ایسا کام اور تو قادر ہو اُسکے کرنے پر پس کر تا کہ اوس کی قسم ٹوٹے نہین اور بعضون نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ اگر کوئی کسی کو قسم دلاوے کہ تجھے خدا کی
قسم یہ کام کر تو مستحب ہے اُسکو کہ کرے وہ کام واسطے تعظیم نام پروردگار کے اگرچہ لازم نہین اور مدد کرنی مظلوم کی واجب ہے داخل ہے اسمین
مسلمان اور ذمی اور کبھی ہوتی ہے مدد ساتھ قول کے اور کبھی ساتھ فعل کے اور میثرہ اُس زین پوش کو کہتے ہین کہ روئی بھری ہوتی ہے اُسمین
اور اُسکو زین پر ڈال کر بیٹھتے ہین اُسکو نمد زین کہتے ہین عادات عجم سے ہے کہ وہ از راہ تکبر کے حریر و دیبا وغیرہ سے بناتے ہین پس وہ اگر
حریر کا ہو ہر رنگ کا حرام ہے اور اگر حریر کا نہو اور ہو سرخ تو مکروہ ہے اور نہین تو نہین اور قسی نام ایک کپڑے کا ہے کہ ریشم اور کتان سے بنا جاتا ہے

مذہب مین صحیح تر یہ ہے کہ نہ حکم کیا جاوے ساتھ حلال ہونے اور حرام ہونے اور مباح ہونے اُسکے کے اور دوسرا مذہب یہ ہے کہ اُسکو حکم حرام ہونیکا دیوے اور تیسرا یہ کہ مباح ہے اور مثال مشتبہ کی یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور ایک اور عورت نے آنکر کہا کہ مین نے ان دونون کو دودھ پلایا ہے تو وہ عورت منکوحہ اس شخص کے حق مین مشتبہ ہے اولی یہ ہے کہ اسکو نکاح مین نرکھے یا ایک مال ہے کہ وجہ حلال اور وجہ حرام سے جمع ہوا ہے تو وہ مال مشتبہ ہے اُس سے پرہیز کرے اور مانند چرواہے کے الخ تشبیہ دی حرام چیزون کو ساتھ رونڈ کے کہ منع کیا گیا ہے آدمی اُن کے کرنے سے اور واجب ہے پرہیز کرنا اُن سے اور تشبیہ دی پڑنے کو شبہات مین ساتھ چرانے کے گرد رونڈ کے یعنی چرواہے کو چاہیے کہ رونڈ سے دور چراوے تا رونڈ مین جانور نہ جا پڑین اور اگر گرد اور نزدیک اُسکے چراویگا تو احتمال ہے کہ رونڈ مین جانور جا پڑینگے اسی طرح آدمی کو چاہیے کہ شبہات سے دور رہے تا محرمات مین نہ پڑے بعد ازان واسطے بیان کرنے تشبیہ مذکور کے فرمایا خبردار ہو کہ تحقیق واسطے ہر بادشاہ کے الخ یہ بیان جاہلیت کے بادشاہونکا ہے کہ وہ رونڈ رکھتے تھے یا خبر دی اہل اسلام کے ظالم بادشاہون کی اسلیے کہ رونڈ رکھنی درست نہین اور رونڈ اللہ کی حرام چیزین پس جو کوئی داخل ہوا اسمین یعنی مرتکب ہوا حرام چیزون کا مستحق ہوا عذاب کا پھر اُن حرام چیزون مین بعضی چیز ایسی ہے کہ بخشی نہین جاتی وہ شرک ہے اور چیزین اللہ کی مشیت پر موقوف ہین چاہے بخشے چاہے نہ بخشے اور توبہ سے سب بخشی جاتی ہین اور حضرت شیخ علی متقی رح نے اس باب مین ایک جدول لکھی ہے اور لکھا ہے کہ جب بندہ اکتفا کرے قدر ضرورت پر کہ اُس سے بقا اُسکا ہو وے سلامت رہتا ہے اور جب حد ضرورت سے گذرا اور مباح مین پڑا اور وسعت کی اسمین مکروہات مین پڑیگا اور مکروہات سے ارتکاب محرمات مین پڑیگا اور محرمات سے کفر مین نعوذ باللہ من ذلک ضروری مباح مکروہ حرام کفر اور جسوقت بگڑتا ہے وہ ٹکڑا یعنی تاریک ہوتا ہے بسبب اشعار شرک وکفر کے تو بگڑتا ہے تمام بدن یعنی ساتھ کرنے گناہ کے پس لازم ہے مکلف کو کہ متوجہ ہو دل کی طرف اور روکے اسکو منہمک ہونے سے شہوات مین یہانتک کہ نہ مبادرت کرے طرف شبہات کے اور اس حدیث مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ صلاح بدن موقوف ہے غذاے حلال پر اسلیے کہ اُس سے صفائی حاصل ہوتی ہے دل کو اور دل کی صفائی سے تمام بدن صلاحیت پر آتا ہے کہ اچھے عمال صادر ہوتے ہین اُس سے یہ خلاصہ ہے کلام بعضے محققین کا اور اتفاق ہے علما کا اسپر کہ اس حدیث مین بڑے بڑے فائدہ ہین اور جن حدیثون پر کہ مدار اسلام کا ہے وہ تین ہین ایک تو انما الاعمال بالنیات اور دوسری من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ اور تیسری حدیث یہی ہے الحلال بین الخ ❊ ع ❊ ح **وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مول کتے کا پلید ہے اور خرچی عورت زناکار کی حرام ہے اور کمائی سینگی کھینچنے والے کی نا پاک ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** دلیل پکڑی ہے ساتھ اسکے امام شافعی رح نے اسپر کہ بیچنا کتے کا غیر جائز ہے معلم ہو یا غیر معلم اور امام ابو حنیفہ رح اور امام محمد رح اور بعضے اور امامون نے جائز رکھا ہے بیچنا کتے کا اور چیتے کا اور اور درندون کا کہ انمین منفعت ہو خواہ معلم ہون یا غیر معلم اور اس حدیث کا جواب انھون نے یہ دیا ہے کہ لفظ خبیث کا نہین دلالت کرتا ہے حرمت پر اسلیے کہ اسی حدیث مین ہے وکسب الحجام خبیث باوجودیکہ وہ حرام نہین ہے بالاتفاق پس خبیث کے معنی یہ ہین کہ وہ طیب نہین ہے پس وہ مکروہ ہے نہ حرام اور خرچی زانیہ کی بالاتفاق حرام ہے اور کمائی سینگی کھینچنے والے کی زبون ہے یعنی مکروہ تنزیہی ہے اسلیے کہ حضرت نے مزدوری سینگی کھینچنے کی دی ہے اگر حرام ہوتی تو حضرت کاہے کو دیتے ❊ ع ❊ ح **وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مول کتے کے سے اور خرچی عورت زانیہ کی سے اور اجرت کاہن کی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** منع کیا مول کتے کے سے ہمارے نزدیک محمول ہے اسپر کہ یہ منع جب ہوا تھا کہ حضرت نے کتون کے مارنے کو فرمایا تھا اور نفع لینا اُن سے ان ایام مین

پاک ہے یعنی نقصانون اور عیبون سے نہین قبول کرتا یعنی صدقات اور اور اعمال سے مگر پاک کو یعنی جو کہ پاک ہو عیوب شرعیہ سے اور غرضون
فاسدہ سے نیت مین اور تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا مومنون کو ساتھ اُس چیز کے کہ حکم کیا ساتھ اُسکے رسولون کو یعنی کھانا حلال کا اور اچھے اعمال کرنے
پس فرمایا ای رسولو کھاؤ رزقون حلال سے اور عمل کرو اچھے اور فرمایا اے مومنو کھاؤ کھانون پاک و حلال سے جو کچھ کہ دیا ہمنے تمکو پھر ذکر کیا حضرتؐ نے
حال ایک شخص کا کہ دراز کرتا ہے سفر پراگندہ بال اور غبار آلودہ دراز کرتا ہے دونون ہاتھ اپنے طرف آسمان کے کہتا ہے اے رب میرے اے رب میرے
یعنی یہ دے یہ دے اور کھانا اُسکا حرام اور پینا اُسکا حرام اور پہننا اُسکا حرام اور پرورش کیا گیا ساتھ حرام کے یعنی چھوٹی عمر سے بڑی عمر تک حرام ہی
غذا اُسکی رہی پس کہان سے قبول کیجاوے دعا اُس شخص کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہین قبول کرتا الخ یعنی جبکہ اللہ تعالی پاک ہی اور رزق حلال کو
بسبب پاک ہونے اُسکے کے نجاست حرمت سے جناب پاک اُسکی مین ایک نسبت ہے قابل اسکے ہے کہ اُس سے بندہ نزدیکی اُسکی جناب پاک مین
حاصل کرے اور حرام قابل اسکے نہین اور دراز کرتا ہے سفر یعنی حج کے لیے یا اور عبادات کے لیے اور کھینچتا ہے مشقت کہ مظنہ اور جگہ قبولیت دعا کی ہے
چنانچہ ایک روایت مین آیا ہے کہ دعاے مسافر مقبول ہی حاصل یہ کہ سب حال اچھا ہے لیکن کھانا وغیرہ جو حرام ہے دعا نہین قبول ہوتی اس سے
یہ معلوم ہوا کہ رزق حلال پر موقوف ہے قبولیت دعا کی اسی لیے کہا گیا ہے کہ دعا کے دو بازو ہین اکل حلال اور صدق مقال ٭ ح ٭ ع **وَعَنْهُ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ نہین پروا کریگا آدمی ساتھ اُس چیز کے کہ
لیویگا مال سے کہ آیا حلال سے لیا ہی یا حرام سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی تمیز نہین کریگا درمیان حلال و حرام کے **بیت** ہرچہ آمد بدہان شان
خوردند ٭ وانچہ آمد بزبان شان گفتند ٭ ح **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ
بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ
وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ أَلَا
وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے نعمانؓ بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور درمیان حلال و حرام کے چیزین ہین مشتبہ
نہین جانتے اُنکو بہت آدمی پس جو شخص کہ بچا شبہے کی چیزون سے پاک کیا اُسنے اپنے دین کو اور اپنی آبرو کو یعنی طعنے والون کے طعنے سے بچا اور جو پڑا شبہے
کی چیزون مین پڑیگا حرام مین مانند چرواہے کے کہ چراتا ہے گرد روند کے قریب ہی کہ چرین اُسمین جانور خبردار ہو کہ واسطے ہر بادشاہ کے روند ہے خبردار ہو کہ
روند اللہ کی حرام چیزین ہین خبردار ہو تحقیق آدمی کے بدن مین ایک ٹکڑا ہے گوشت کا جسوقت کہ درست ہوتا ہے وہ یعنی روشن ہوتا ہے بسبب ایمان اور
عرفان اور یقین کے تو درست ہوتا ہے سارا بدن اُسکا یعنی بسبب کرنے اعمال خیر کے اور اچھے ہونے اخلاق و احوال کے اور جسوقت کہ بگڑتا ہے وہ ٹکڑا
بگڑتا ہے سارا بدن اُسکا خبردار ہو کہ وہ ٹکڑا دل ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حلال ظاہر ہی کہ ساتھ نص کے حلال ہونا اُسکا معلوم ہو جیسے کھانیکی
چیزین کہ متعارف ہین اور کلام نیک اور مباح کرنا اور دیکھنا اُن چیزون کو کہ دیکھنا اُنکا درست ہی اور نکاح کرنا اور چلنا وغیر ذلک اور حرام ظاہر ہی کہ ساتھ نص کے حرام
ہونا اُسکا معلوم ہوا جیسے شراب اور سور اور مردار اور خون جاری اور زنا اور جھوٹ اور غیبت اور چغل خوری اور نظر کرنی طرف امرد کے اور عورت اجنبیہ کے اور غیر
ذلک اور چیزین مشتبہ کہ اشتباہ ہوتا ہے کہ حرام ہین یا حلال ہین بسبب تعارض دلیلون کے پس اُنکی حقیقت بہت لوگ نہین جانتے اسمین اشارہ ہے
اسپر کہ بعضے لوگ جانتے ہین کہ وہ مجتہدین ہین اور بڑے عالم کہ وہ جانتے ہین اُنکو ساتھ قوت دینے ایک کی دلیلون مین سے اور اسمین علما کے تئین

امام شافعی کے نزدیک بیچنا مردار کی چربی کا جائز نہین اور نفع اُٹھانا یعنی اور کام مین لانا سوائے کھانے اور آدمی کے بدن پر ملنے کے درست ہی خواہ چراغ مین جلاوے خواہ کشتی پر ملے یا کچھ اور کام مین لاوے اور اسی طرح گھی یا زیت یا اور روغن کہ نجس ہوگیا ہو بسبب پڑنے نجاست کے اُسکو چراغ مین جلانا یا اُسکا صابون بنانا درست ہے اُنکے نزدیک اور جمہور کے نزدیک نہین جائز نفع اُٹھانا ساتھ مردار کے کسی طرح واسطے عام ہونے نہی کے سوائے چمڑے دباغت کیے گئے کے کہ خاص کیا گیا ہے اور جائز رکھا ہے ابوحنیفہ رح نے اور علما اُنکے نے بیچنا زیت نجس کا جبکہ بیان کر دے اور جلانا تیل نجس کا چراغ مین مکروہ ہے اُنکے نزدیک خصوصًا مسجد مین اور کھاتے مول اُسکا یعنی حیلہ کرتے تھے کہ نہی چربی کے کھانے سے کی ہی اور ہم چربی نہین کھاتے بلکہ مول اُسکا کھاتے ہین اور گھلاتے تھے اُسکو بقصد تغیر اور تبدیل کے کہ گویا حقیقت اُسکی اور ہوگئی اور اس حدیث مین دلیل ہے اور بطلان اُس حیلے کے کہ پہونچے بسبب اُسکے حرام کو اور دلیل ہے اسپر کہ مول ہر چیز کا بیچ حکم اُس چیز کے ہوتا ہے ؛ ع ؛ ح وَعَنْ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مارے اللہ یہود کو حرام کی گئین اُنپر چربیان پس گھلایا اُنکو یعنی تاکہ زائل ہو اُن سے نام چربی کا اور بیچا اُنکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر رض سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مول کتے کے سے اور بلاؤ کے سے نقل کی یہ مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ نہی بیچنے بلی کی تنزیہی ہے اور بیچنا اور ہبہ کرنا اور عاریت دینا اُسکا جائز ہے جمہور کے نزدیک مگر ابوہریرہ نے اور ایک جماعت نے تابعین مین سے نہین جائز رکھا اُسکو دلیل پکڑی ہی اونھون نے ساتھ ظاہر اس حدیث کے ؛ ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ حَجَمَ اَبُوْ طَيْبَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهٗ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ وَّاَمَرَ اَهْلَهٗ اَنْ يُّخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا سینگی کھینچی ابوطیبہ رض نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر حکم کیا حضرت صلعم نے اُسکے لیے ساتھ دینے ایک صاع کے کھجورون سے اور حکم فرمایا اُسکے مالکون کو یہ کہ تخفیف کرین اُس سے یعنی کم لیوین کمائی اُسکی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عادت ہے عرب کی کہ غلامون اور لونڈیون سے کچھ کسب کرواتے ہین اور کہدیتے ہین کہ اسقدر ہمکو دیا کرنا اور باقی تم لینا پس جب ابوطیبہ نے کہ غلام تھے بنی بیاضہ کے خدمتگزاری حضرت کی کی تو حضرت اُن سے خوش ہوئے اور اُنکے مالکون سے فرمایا کہ جسقدر ابوطیبہ کی کمائی مین سے ہر روز لیا کرتے ہو اُس سے کچھ کم لیا کرو اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ حلال ہے کسب حجام کا یعنی شاخ کش کا اور حلال ہی اُجرت دینی اُسپر اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ مباح ہے علاج کا کرنا اور دینا اجرت کا معالجہ پر اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے مالک کو کہ غلام سے کچھ کسب کرواوے اور اپنے لیے اُسمین سے کچھ ٹھہرا لے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے سفارش کرنی حق والون اور دین والون سے ؛ ع ؛ ح اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیِّ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ وَاِنَّ وَلَدَهٗ مِنْ كَسْبِهٖ روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہترین اس چیز کی کہ کھاتے ہو تم وہ چیز ہے کہ حاصل ہو کسب تمھارے سے اور تحقیق اولاد تمھاری کسب تمھارے سے ہی نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور ایک روایت ابوداؤد اور دارمی کی مین یہ ہی کہ بہترین اُس چیز کی کہ کھائی آدمی نے وہ چیز ہے کہ حاصل ہو کسب اُسکے سے اور تحقیق اولاد اُسکی کسب اُسکے سے ہے ف اسلیے کہ وہ پیدا ہوتے ہین بسبب نکاح کرنے تمھارے کے پس جائز ہے تمکو کھانا اپنی اولاد کے کسب مین سے جبکہ ہو تم محتاج اور نہین تو نہین مگر یہ کہ خوش معلوم ہو اولاد کو کھانا تمھارا تو بہر حال کھانا درست ہی اسی طرح لکھا ہے علما ہمارے نے اور طیبی نے لکھا ہی کہ نفقہ والدین کا فرزند پر واجب ہی جبکہ ہون وہ محتاج اور عاجز ہون کسب سے نزدیک شافعی رح کے اور سوائے شافعی کے اور علما نے شرط نہین لگائی ہی یہ ؛ ع ؛ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ

حرام ہوگیا تھا پھر اجازت دیدی اُنسے نفع لینے کی یہانتک کہ روایت کیا گیا ہے کہ حضرت نے حکم فرمایا بیچ کتے شکاری کے کہ مارا تھا اُسکو ایک شخص نے ساتھ دینے چالیس درہمون کے اور حکم فرمایا بیچ مارنے کتے ریوڑ کے ساتھ دینے دنبے کے اور کہا طیبی نے کہ جمہور اسپر ہین کہ نہین درست بیچنا کتے کا اور نہین قیمت ہے اُسکے تلف کرنے والے پر برابر ہے کہ کتا معلم ہو یا غیر معلم برابر ہے کہ جائز ہو پالنا اُسکا یا نہ جائز ہو اور جائز رکھا ہے امام ابو حنیفہؒ نے بیچنا اُس کتے کا کہ اُسمین منفعت ہو اور واجب کی قیمت اُسکی تلف کرنے والے پر اور حکم خرچی کا اوپر کی حدیث مین مذکور ہوچکا اور کاہن اُسکو کہتے ہین کہ جو خبر دے اُس چیز کی کہ زمانہ آیندہ مین ہوگی اور جو کوئی خبر دینے پر مٹھائی یا کپڑا یا کھانا یا نقدی دیوے یہ سب حرام ہی اور ان سب کو عربی مین حلوان کہتے ہین اور حلوان کے معنی ہین شیرینی کے اُسکو حلوان اسلیے کہتے ہین کہ دینا اُسکا اچھا لگتا ہے لینے والیکو جیسے شیرینی کھانی اچھی لگتی ہے اور بے رنج و مشقت حاصل ہوتا ہے اور عراف نجومی بھی بیچ حکم کاہنون کے ہین اور اُن کے پاس جانا اور خبر پوچھنی اور تصدیق اُنکی کرنی حرام ہے سب علما کے نزدیک اور تحقیق اور تفصیل اسکی باب السحر والکہانۃ مین آویگی انشاء اللہ تعالی ع ت ح **وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْکَلْبِ وَکَسْبِ الْبَغِیِّ وَلَعَنَ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُوْکِلَہٗ وَالْوَاشِمَۃَ وَالْمُسْتَوْشِمَۃَ وَالْمُصَوِّرَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہے ابی جحیفہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مول خون کے سے اور مول کتے کے سے اور خرچی عورت زانیہ کی سے اور لعنت کی سود کے لینے والے کو اور سود کے دینے والیکو اور گودنے والے کو اور گودوانے والی کو اور مصور کو نقل کی یہ بخاری نے **ف** مول خون کے سے یعنی خون کے بیچنے سے منع فرمایا اسلیے کہ وہ نجس ہے بیچنا اُسکا درست نہین اور بعضون نے حمل کیا ہے اُسکو اُجرت حجام پر اس صورت مین نہی تنزیہی ہوگی اور بیان کتے کے مول کا اور زنا کار کی خرچی کا اوپر ہوچکا اور گودنا یہ ہی کہ سوئی سے بدن کو گود کر سُرمہ یا نیل بھر دیتے ہین پس نیلے یا سبز داغ ہوجاتے ہین اس سے اسلیے منع فرمایا کہ یہ کام فاسقون اور بدچالون کا ہے اور تغیر خلقت آلہی کا ہوتا ہی اور تعلیق القرار مین لکھا ہے کہ مٹائے جاوین داغ گودے ہوئے ساتھ کسی تدبیر کے پس اگر نہ مٹ سکین بغیر زخم کرنیکے تو زخم نہ کیا جاوے اور نہین گناہ اُسپر بعد توبہ کرنے کے اور مصور سے وہ مصور مراد ہے کہ تصویر جاندار کی کھینچے یا بناوے یا کاڑھے اور تصویر غیر جاندار کی مانند مکانات اور درختون وغیرہ کے بنانی اور کھینچنی اور کاڑھنی درست ہے اور خطابی نے لکھا ہے کہ تصویر دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو وہ ہوتی ہے کہ جس چیز پر وہ ہوتی ہے وہ چیز تابع اُسکی ہوتی ہی اور تصویر مقصود بالذات ہوتی ہی جیسے تصویر کاغذ پر کھینچی جاتی ہے اور دوسری وہ ہی کہ جس چیز پر ہوتی ہے وہ چیز مقصود بالذات ہوتی ہے اور تصویر تابع اُسکے جیسے تصویر ظروف کی اور دیوارون اور چھتون اور قالینون اور پردون وغیرہ کی پس اول قسم کو بیچنا تو نہین درست اور دوسری قسم کا بیچنا درست ہے اور بنانا دونون کا منع ہے ع **وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَھُوَ بِمَکَّۃَ اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَۃِ وَالْخِنْزِیْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ شُحُوْمَ الْمَیْتَۃِ فَاِنَّہٗ تُطْلٰی بِھَا السُّفُنُ وَیُدَّھَنُ بِھَا الْجُلُوْدُ وَیَسْتَصْبِحُ بِھَا النَّاسُ فَقَالَ لَا ھُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِکَ قَاتَلَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ اِنَّ اللّٰہَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَھَا اَجْمَلُوْہُ ثُمَّ بَاعُوْہُ فَاَکَلُوْا ثَمَنَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہی جابرؓ سے یہ کہ اُسنے سُنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے سال فتح مکے کے اور حضرتؐ تھے مکہ مین یہ کہ اللہ نے اور رسول اُسکے نے حرام کیا بیچنا شراب کا اور مردار کا اور سور کا اور بتون کا پس کہا گیا یا رسول اللہ خبر دو ہمکو مردار کی چربی کے حال سے پس تحقیق وہ ملی جاتی ہین ساتھ اُسکے کشتیان اور چکنے کیے جاتے ہین ساتھ اُسکے چمڑے اور چراغ جلاتے ہین ساتھ اُسکے لوگ پس فرمایا نہین جائز یہ نفع اوٹھانا ساتھ اُسکے حرام ہی پھر فرمایا نزدیک اُسکے کہ لعنت کرے اللہ یہودون کو تحقیق اللہ نے جبکہ حرام کین چربیان جانورون کی پگھلاتے چربی کو پھر بیچتے اُسکو پھر کھاتے مول اُسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لکھا ہے علما نے کہ شراب وغیرہ کے حکم مین ہی بانا کہ اُسکا بھی بیچنا درست نہین اور ضمان یعنی قیمت اُسکی نہین دینی آتی اُسکے تلف کرنے مین اور نفع اُٹھانا اُسکا

صَدْرَهٗ وَقَالَ اسْتَفْتِ نَفْسَكَ اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ ثَلٰثًا اَلْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ اِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ اِلَيْهِ الْقَلْبُ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ
وَاِنْ اَفْتَاكَ النَّاسُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی وابصہ بن معبدؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے وابصہ آیا تو پوچھتا
نیکی سے اور گناہ سے کہا مین نے البتہ کہا راوی نے پس جمع کین حضرتؐ نے اُنگلیان اپنی اور مارا ساتھ انگلیون کے سینے میرے کو اور فرمایا فتوی پوچھ اپنے نفس یعنی ذات سے
فتوی پوچھ دل اپنے سے تین بار فرمایا نیکی وہ چیز ہی کہ قرار پکڑے اور مائل ہو طرف اُسکے جی اور آرام پکڑے طرف اُسکے دل اور گناہ وہ چیز ہی کہ چُبھے دل مین اور شک و تردد کرے سینہ مین اگرچہ
فتوی دین تجکو لوگ نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذیؒ نے **ف** آیا تو پوچھتا الخ یہ دلیل ہی نبوت کی کہ حضرتؐ نے بغیر اُسکے بیان کرنیکے از راہ مکاشفہ کے اُسکے دل کی بات بیان فرما دی اور انگلیان
حضرتؐ نے سینہ پر اشارے کیلیے مارین کہ دل یہان ہی اس سے فتوی پوچھ اور تا کہ حاصل ہو بسبب دست مبارک کے سمجھ کامل کلام کی سمجھنے کیلیے اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ اپنے دل سے فتوی
پوچھ لے نیکی وہ ہی کہ جس سے خاطر جمع رہے اور دل مین خلجان نہ ہو کہ یہ بُری ہی اور گناہ وہ کہ دل مین تردد و خلجان رہے اُس سے اگرچہ لوگ تجکو فتوی دین کہ یہ حق ہی پس اُنکے کہنے پر عمل
نکر مثلاً اگر دیکھے کسی کو کہ اُس پاس مال حلال اور حرام ہی پس نہ لے اس سے کچھ بخوف اُسکے کہ کھاوے تو حرام اگرچہ فتوی دے تجکو مفتی اسلیے کہ فتوی اور ہے اور تقوی اور
اور یہ حکم دل سے فتوی پوچھنے کا اچھے لوگون کے لیے ہے کہ جنکے دل صاف ہین کدورت خواہشون نفسانیہ سے اور آراستہ ہین ساتھ تقوی کے اسلیے کہ اُنکے
قلوب اور نفوس مائل ہوتے ہین طرف خیر کے اور بیزار ہوتے ہین بُرائی سے وا لا بُرے لوگ کہ گرفتار ہین خواہش نفسانی مین امر خیر سے نفرت رکھتے ہین اور بُرائی سے
رغبت اور جاننا چاہیے کہ دل سے فتوی پوچھنا اُس صورت مین ہی کہ دلیل شرعی نہو پس جب دو آیتین متعارض ہون تو واجب ہی رجوع کرنا طرف سنت کے اور دو
حدیثین متعارض ہون تو واجب ہے رجوع کرنا طرف اقوال علما کے اور اگر اقوال علما کے متعارض ہون تو فتوی دل سے پوچھے اور اختیار کرے اُن کے قولون مین سے
وہ قول کہ فتوی دے ساتھ اُسکے دل صحیح و سلیم اور آرام پکڑے اُس پر ع ث ح وَعَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ
الْعَبْدُ اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِهٖ حَذَرًا لِمَا بِهٖ بَاْسٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عطیہ سعدی سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پونہچتا بندہ متقیون کے درجہ کو یہان تک کہ چھوڑ دے ایسی چیز کو کہ نہین قباحت اُسمین واسطے بچنے
اُس چیز کے کہ اُسمین ہی قباحت نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** شرع مین متقی وہ ہی کہ بچاوے نفس اپنے کو اُس چیز کے کرنے سے کہ مستحق ہو بسبب اُسکے
عذاب کا خواہ وہ چیز کرنے کی ہو یا چھوڑنے کی اور بعضون نے کہا کہ تقوے کے تین مرتبے ہین ایک تو یہ ہے کہ شرک سے بچے بسبب اُسکے بچتا ہی ہمیشگی عذاب سے
چنانچہ اس آیت مین وہی مراد ہی اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى اور دوسرا یہ ہی کہ بچے ہر گناہ سے یہان تک کہ صغائر سے بھی بعضون کے نزدیک یہ تقوی متعارف
شرع کا ہی اور اس آیت مین یہی مراد ہی وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا اور تیسرا تقوی یہ ہے کہ خوب احتیاط کرے ہر امر مین اور بعضے مباح کو بھی ترک کرے
بنا بر مصلحت کے اور باطن اپنا مشغول غیر اللہ مین نرکھے لوگون سے انقطاع کر کے رجوع اُسکی طرف ہووے چنانچہ آیہ اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ مین یہی مراد ہی اور اس
حدیث مین بھی یہی تقوی مراد ہی اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ بندہ پورا متقی نہین ہوتا جبتک کہ مباح چیزین نہ چھوڑے بخوف گرفتار ہونیکے حرام اور مکروہ اور مشتبہ مین
مثلاً جس مرد کی بیوی نہ ہووے تو پیٹ بھر کر نہ کھاوے اور خوشبو نہ لگاوے بخوف غلبہ شہوت کے اور واقع ہونیکے حرام مین اور یہ نہایت تقوی ہی بعد پرہیز کرنیکے
حرام اور مکروہات اور مشتبہات سے منقول ہے حضرت عمر بن الخطابؓ سے کہ ہم ترک کرتے تھے حلال کے نو حصے دس حصون مین سے بخوف واقع ہونیکے حرام مین اور
حضرت ابو بکر صدیقؓ سے منقول ہی کہ کہا ترک کرتے تھے ہم ستر باب مباح سے بخوف پڑنے کے حرام مین ع ح ث وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَاٰكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيْ لَهَا
وَالْمُشْتَرٰى لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے مقدمہ مین دس شخصون کو شراب کے نچوڑنے
والے اور نچوڑوانے والے کو اور پینے والے کو اور اوٹھانے والیکو اور اوسکو کہ اوٹھائی گئی طرف اُسکے یعنی اُسنے حکم کیا کسی کو اُٹھالانے کا اور پلانے والیکو اور

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكْسِبُ عَبْدٌ مَالَ حَرَامٍ فَيَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَيُقْبَلُ مِنْهُ وَلَا يُنْفِقُ مِنْهُ فَيُبَارَكُ لَهُ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكُهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ اِلَّا كَانَ زَادَهُ اِلَى النَّارِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْحُو السَّيِّئَ بِالسَّيِّئِ وَلٰكِنْ يَمْحُو السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ اِنَّ الْخَبِيْثَ لَا يَمْحُو الْخَبِيْثَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

اور روایت ہی عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین کماتا بندہ مال حرام پھر للہ دے اُس سے پھر قبول کیا جاوے اُس سے یعنی مال حرام مین سے اگر للہ دے تو مقبول نہین ہوتا اور ثواب نہین ملتا اور نہین خرچ کرتا مال حرام مین سے یعنی اپنے نفس پر پھر برکت دیجاوے واسطے اُسکے اُس مال مین یعنی مال حرام مین سے جو خرچ کرے برکت نہین ہوتی اُسمین اور نہین چھوڑتا مال حرام پیچھے اپنے یعنی بعد مرگ کے مگر کہ ہوتا ہے توشہ اُسکا پہونچانے والا طرف آگ کے تحقیق اللہ تعالی نہین دور کرتا بُرائی کو ساتھ بُرائی کے ولیکن دور کرتا ہی بُرائی کو ساتھ بھلائی کے تحقیق پلید مال نہین دور کرتا پلید کو یعنی بُرائی کو بلکہ پاک یعنی حلال مال دور کرتا ہے پلید کو یعنی بُرائی کو نقل کی یہ احمد نے اور اسی طرح شرح السنہ مین **ف** توشہ اُسکا آخر اسلیے کہ جب وہ گنہگار ہوا بسبب جمع کرنے مال کے وجہ حرام سے اور پھر مر گیا اور چھوڑ گیا وہ مال وارثون کے لیے تو ہوگا اُسپر گناہ اُسکا قیامت تک اسلیے کہ اُسکے سبب اور مرتکب گناہ کے ہوئے اور تحقیق اللہ تعالی نہین دور کرتا آخر یہ جملہ مستانفہ یعنی علیحدہ ہی بمنزلہ تعلیل عدم قبول کے اور معنی یہ ہین کہ تصدق کرنا مال حرام کو برائی ہے اور نہین دور کرتا اللہ تعالی بُرے اعمال کو ساتھ بُرائیون کے بلکہ کہا ہے بعض علما ہمارے نے کہ جو کوئی تصدق کرے مال حرام اور امید رکھے ثواب کی کافر ہوتا ہی اور اگر فقیر لینے والے کو معلوم ہو کہ یہ حرام ہے اور وہ دعا کرے اُسکے لیے تو وہ بھی کافر ہوتا ہے ولیکن دور کرتا ہے برائی کو ساتھ بھلائی کے یعنی ساتھ للہ دینے کے مال حلال سے اسمین اشارہ ہی اس آیت پر اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ اور یہ سب جملے مقدمہ و تمہید ہین اس عبارت کے اِنَّ الْخَبِيْثَ آخر ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ وَكُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ كَانَتِ النَّارُ اَوْلٰى بِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا بہشت مین وہ گوشت کہ اُگا ہے حرام کھانے سے اور جو گوشت کہ اُگا حرام کھانے سے ہوگی آگ دوزخ کی نزدیک تر ساتھ اُسکے نقل کی یہ احمد اور دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** وہ گوشت یعنی جسکا گوشت حرام کھانے سے پیدا ہوا ہے وہ بہشت مین نہین داخل ہونیکا یعنی اول نجات پائے ہوؤن کے ساتھ نہین داخل ہوگا بلکہ داخل ہوگا بعد عذاب ہونے کے بقدر کھانے حرام کے یا نہین داخل ہوگا جنت کی منازل عالیہ مین یا مراد یہ ہی کہ نہین داخل ہونگے وہ بدن کہ اعتقاد کرتے ہین حرام کو حلال یا مراد اس سے زجر اور تہدید اور وعید شدید ہی اور جسوقت کہ توبہ کرے یا مغفرت کیجاوے اُسکی بغیر توبہ کے اور راضی کیے جاوین دشمن اُسکے یا پونہچے اُسکو شفاعت کسی کی پس وہ خارج ہے اس وعید سے تم ع **وَعَنِ** الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا يَرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يَرِيْبُكَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَانِيْنَةٌ وَاِنَّ الْكِذْبَ رِيْبَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ اور روایت ہی حسن بن علیؓ سے کہ کہا یاد رکھی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی بلا واسطہ یہ حدیث چھوڑ اُس چیز کو کہ شک مین ڈالے تجکو اور میل کر طرف اُس چیز کے کہ نہ شک مین ڈالے تجکو اسواسطے کہ حق باعث اطمینان دل کا ہی اور باطل باعث شک اور تردد کا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کیا دارمی نے پہلا جملہ یعنی دع ما یریبک الی ما لا یریبک فقط **ف** مقصود یہ ہی کہ پرہیز کرے شبہات سے یا معنی یہ ہین کہ جب پاوے تو اپنے دل کو کہ شک کرنے والا ہو ایک چیز مین قسم اقوال و اعمال سے تو چھوڑ اُسکو اور انتقال کر اُس چیز کیطرف کہ شک نرکھتا ہو اُسمین اسلیے کہ شک ہونا ایک چیز مین علامت اُسکے باطل ہونیکی ہے اور اطمینان علامت حقانیت کی ہی پس یہ قاعدہ ہے واسطے پہچاننے حسن و قبح اور حل و حرمت ایک چیز کے ولیکن یہ متحقق نہین ہوتا مگر اچھے نفسون مین کہ جو آراستہ ہین ساتھ تقوی و عدالت کے تم ع **وَعَنْ** وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا وَابِصَةُ جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَجَمَعَ اَصَابِعَهُ فَضَرَبَ بِهَا

صحیح ہے اور حدیث باوجود ضعیف ہونے کے تاویل کیگئی ہے کہ لینا مول کا اُنکے حرام ہے مانند لینے مول انگور کے شراب فروش سے اسلیے کہ وسیلہ حرام کا
ہے نہ اسلیے کہ بیچنا غیر صحیح ہے اور کھیل کی بات یعنی گانا اور آوازین حرام کہ باز رکھین فکر اللہ سے پس داخل ہین اسمین کہانیان اور جھوٹی باتین و خرافات
بکنا اور ٹھٹھے کی باتین اور سیکھنا موسیقی کا اور مانند انکے کے یعنی کلام فضول اور اُتری یہ آیت نضر بن حارث کے حق مین کہ وہ خریدتا تھا گانیوالی لونڈیان
تاکہ گمراہ کرے لوگونکو اللہ کی راہ سے اور بعضون نے کہا کہ نضر بن حارث کے حق مین اُتری کہ اُسنے کتابین عجمیون کی لی تھین اور انکی کہانیان قریش کے آگے
بیان کرتا اور کہتا کہ محمد بیان کرتے ہین تمہارے آگے قصے عاد و ثمود کے اور مین بیان کرتا ہون تمہارے آگے قصے رستم اور اسفندیار کے اور بادشاہون کے ؂ ع
وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ نَهٰى عَنْ اَكْلِ الْهِرِّ فِيْ بَابِ مَا يَحِلُّ اَكْلُهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر کی کہ سر اُسکا یہ ہے نہی عن اکل الہر بیچ
باب ما یحل اکلہ کے اگر چاہے گا اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب کرنا کمائی حلال کا فرض ہے بعد فرض کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنی طلب کرنا کمائی حلال کا فرض ہے
لیکن جو فرائض کہ مقرر ہین مانند نماز اور روزہ اور سوائے انکے کے اول درجہ انکا ہے بعد انکے طلب کرنا کمائی حلال کا اور کمائی کرنی فرض اُسپر ہے کہ محتاج ہو اسکا اپنے
نفس کے لیے یا انکے لیے کہ جنکا نفقہ اُسپر فرض ہے اور مراد حلال سے غیر حرام یقینی ہے تاکہ شامل ہو مشتبہ کو بھی اسلیے کہ حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ احتراز کرنا مشتبہ سے
احتیاط ہے نہ فرض پھر ساتھ اس فرضیت کے نہین خطاب کیا جاتا ہے ہر شخص بذاتہ اسلیے کہ بہت لوگ ایسے ہین کہ انکا نفقہ دوسرے پر واجب ہوتا ہے ؂ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ اُجْرَةِ كِتَابَةِ الْمُصْحَفِ فَقَالَ لَا بَاْسَ اِنَّمَا هُمْ مُصَوِّرُوْنَ وَاِنَّهُمْ اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ مِنْ عَمَلِ اَيْدِيْهِمْ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ وہ
پوچھے گئے مزدوری لکھنے قرآن کی سے پس فرمایا کچھ مضائقہ نہین سوا اسکے نہین کہ وہ نقش کھینچنے والے ہین اور تحقیق وہ نہین کھاتے مگر اپنے ہاتھون کے کام سے نقل
کی یہ رزین نے ف گویا پوچھنے والے نے بعید جانا تھا اسپر مزدوری لینے کو پس حضرت عباسؓ نے جواب دیا کہ کاتب لفظونکی صورتون کے نقش کھینچتے ہین اور محنت
کرتے ہین اور مزدوری لیتے ہین اپنے کام کی قطع نظر اس سے کہ قرآن ہو یا غیر قرآن ؂ ع وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْكَسْبِ اَطْيَبُ
قَالَ عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهٖ وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُوْرٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا کہا گیا یا رسول اللہ کونسا کسب پاکیزہ ہے یعنی افضل
ہے فرمایا کام کرنا آدمی کا اپنے ہاتھ سے اور جو بیچنا ہو مقبول نقل کی یہ احمد نے ف اپنے ہاتھ سے یعنی افضل کسب وہ ہے کہ ہاتھ سے کیا جاتا ہے جیسے زراعت و کتابت
وغیرہ اور جو بیچنا ہو مقبول یعنی صحیح شرع مین یعنی اگر ہاتھ سے کسب نکرے تو تجارت کرے کہ اُسمین دیانت اور امانت ہو یہ بھی کسب طیب ہے ؂ ح ؂ ع
وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ كَانَتْ لِمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ جَارِيَةٌ تَبِيْعُ اللَّبَنَ وَيَقْبِضُ الْمِقْدَامُ ثَمَنَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ سُبْحَانَ اللّٰهِ
اَتَبِيْعُ اللَّبَنَ وَتَقْبِضُ الثَّمَنَ فَقَالَ نَعَمْ وَمَا بَاْسٌ بِذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى
النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْفَعُ فِيْهِ اِلَّا الدِّيْنَارُ وَالدِّرْهَمُ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی بکر بن ابی مریم تابعی سے کہ کہا تھی مقدام بن معدیکرب
صحابی کی ایک لونڈی بیچتی تھی دودھ یعنی مقدام کے گھر کے جانورون کا اور قبض کرتا تھا مقدام مول اُسکا پس کہا گیا واسطے مقدام کے سبحان اللہ کیا بیچتی ہے
لونڈی دودھ اور لیتا ہے تو مول پس کہا مقدام نے کہ ہان اور نہین اسکا مضائقہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے البتہ آویگا لوگون پر زمانہ
نہین فائدہ دیگا اُسمین مگر دینار و درہم نقل کی یہ احمد نے ف یعنی لوگون نے مقدام پر طعن کیا کہ تمہاری لونڈی تمہارے سامنے دودھ بیچتی ہے اور تم اُسکا
مول لیتے ہو حالانکہ دودھ واسطے تصدق کرنے فقرا کے اور واسطے صرف کرنیکے دوستون اور متعلقون پر ہے بیچنا اور راضی ہونا اسپر اور اسکا مول لینا مناسب
حال تم جیسے کے نہین اُنھون نے کہا کہ اسکا کچھ مضائقہ نہین اسلیے کہ اسمین کچھ نقصان شرعی نہین نہ حرمت ہے اسمین اور نہ کراہت اور مین نے حضرتؐ سے

نیچنے والیکو اور اُسکے مول کھانے والے کو اور اُسکے مول لینے والیکو یعنی پینے والے کیلیے یا تجارت کیلیے بطریق وکالت یا ولایت کے مول لے یا سوا ے انکے کے اور اُسکو کہ مول لیگئی واسطے اُسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** نچوڑنے والیکو یعنی جو کہ شیرہ انگور کا نچوڑے شراب بنانے کے لیے خواہ اپنے لیے نچوڑے خواہ اور کے لیے اور اسی طرح نچڑوانے والا خواہ اپنے لیے نچڑواوے خواہ اور کے لیے اور بیچنے والیکو اگرچہ وکیل ہو یا دلال اور جو کہ انگور بیچے نچوڑنے والے کے ہاتھ اور جو پوچھ کہ لیوے اُس سے یعنی مول اسکا پس وہ لائق ترہین ساتھ لعنت کے ۞ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰہُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت کی اللہ نے شراب کو اور اُسکے پینے والیکو اور اُسکے پلانے والیکو اور اُسکے بیچنے والیکو اور اُسکے خریدنے والیکو اور اُسکے نچوڑنے والیکو اور نچڑوانے والے کو اور اُسکے اُٹھانے والیکو اور اُسکو کہ اُٹھائی گئی طرف اُسکے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** لعنت کی شراب کو اسلیے کہ ام الخبائث ہے اور احتمال یہ ہی کہ مراد شراب سے شراب کا مول کھانے والا ہو ۞ **وَعَنْ مُحَيِّصَةَ** اَنَّهُ اسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِيْ اُجْرَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ فَلَمْ يَزَلْ يَسْتَاْذِنُهُ حَتّٰی قَالَ اَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَاَطْعِمْهُ رَقِيْقَكَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی محیصہ رضی سے کہ تحقیق اُسنے پروانگی مانگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مزدوری سینگی کھینچنے والے کے پس منع کیا حضرت نے اُسکو پس ہمیشہ پروانگی مانگتا رہا حضرت سے یہان تک کہ فرمایا کھلا اُسکو اپنے اونٹ کو اور کھلا اُسکو اپنے بردے کو نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** محیصہ نے پروانگی چاہی بیچ مزدوری سینگی کھینچنے والے کے کہ کھانا اسکا حلال ہی یا نہین پس حضرت نے اُنکو منع کیا پھر وہ اذن مانگتے رہے بامید اسکے کہ حضرت اُسکے کھانیکا حکم دین اسلیے کہ اکثر صحابہ کے یہان غلام بہت تھے اور بعضے اُنمین سینگی بھی کھینچتے تھے اور صحابہ انکی کمائی کھایا کرتے تھے وہ جانتے تھے اسکو بہت اچھی کمائی پس جب حضرت نے اس سے منع فرمایا اُنپر دشوار ہوا یہ امر بار بار پروانگی مانگی اس مقدمہ مین یہانتک کہ حضرت نے فرمایا کہ اُسکی گھانس دانہ لیکر اپنے اونٹ کو کھلاوے اور لونڈی غلام کو کھلا از بسکہ یہ کمائی خون کھینچنے کی تھی حضرت نے کھانا اُسکا اشراف کے لیے مکروہ جانا اور رغبت دلائی عالی ہمتی پر اور جانور اور لونڈی غلامون کیلیے اجازت دی اسلیے کہ وہ شرف ایسا نہین رکھتے کہ منافی ہو اُس شرف کے دناءت اس کسب کی بخلاف حر کے پس یہ نہی تنزیہی ہی والا مولا کو یہ نہین پہونچتا کہ جانور و لونڈی غلام کو حرام کھلاوے حاصل یہ کہ کھانا اسکا مکروہ تنزیہی ہی نہ حرام ۞ **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الزَّمَّارَةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کے مول سے اور کمائی گانے والیون کی سے نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** اور بعضون نے کہا کہ مراد زمارہ سے عورت زانیہ خوبصورت ہے اور بعضون نے کہا کہ لفظ زمارہ ہے رمز سے بمعنی اشارے کے ساتھ چشم و ابرو کے کہ زانیات مردون کو ساتھ اشارہ چشم و ابرو کے فریفتہ کر لیتی ہین ۞ **وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ وَفِيْ مِثْلِ هٰذَا اُنْزِلَتْ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ اور روایت ہی ابی امامہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچو لونڈیون گانے والیون کو اور نہ خریدو اُنکو اور نہ سکھلاؤ لونڈیون کو گانا اور مول اُنکا حرام ہی اور بیچ مانند اسکے کے یعنی خریدنے کے واسطے گانے کے نازل کیگئی ہی یہ آیت اور بعضے آدمیون مین وہ ہین کہ مول لیتے ہین کھیل کی بات نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی اور علی بن یزید راوی ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین **ف** مول اُنکا حرام ہی کہا بعضون نے کہ نہین صحیح ہی بیچنا لونڈیون گانے والیون کا بموجب ظاہر حدیث کے اور جمہور کے نزدیک بیچنا اُن کا

اَنَّہٗ وَرَدَ عَلٰی مَاءٍ قَدْ سَمَّاہُ فَاِذَا نَعَمٌ مِّنْ نَّعَمِ الصَّدَقَۃِ وَھُمْ یَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا لِیْ مِنْ اَلْبَانِہَا فَجَعَلْتُہٗ فِیْ سِقَائِیْ وَھُوَ ھٰذَا فَاَدْخَلَ عُمَرُ یَدَہٗ
فَاسْتَقَاءَہٗ رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے زید بن اسلم سے کہ مولی تھا حضرت عمرؓ کا یہ کہ اُسنے کہا کہ پیا عمرؓ بن الخطاب نے دودھ اور اچھا لگا اُنکو
وہ کہا واسطے اس شخص کے کہ پلایا تھا اُسنے کہاں سے ہاتھ لگا تجکو یہ دودھ پس خبر دی اُن کو کہ وہ یعنی مین گیا تھا ایک پانی پر یعنی کنوین یا چشمے پر کہ نام لیا
اُسکا پس ناگہان کتنے چارپائے تھے یعنی اونٹ و بکری وغیرہ چارپایوں زکوۃ کے سے اور وہ پلاتے تھے یعنی دودھ لوگون کو پس دوہا انھون نے میرے لیے
دودھ اُنکے سے پس ڈال لیا مین نے اُسکو بیچ مشک اپنی کے اور یہ دودھ وہی ہے پس ڈالا حضرت عمرؓ نے ہاتھ اپنا یعنی منھہ مین پھر قے کی نقل کین دونون
حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** کہا سید جمال الدین محدث نے کہ یہ حدیث اکثر نسخون مین نہین ہے اور تھی بیچ اصل سماع ہماری کے لکھی ہوئی حاشیہ
مین اور صواب حذف اسکا ہے انتہی اسلیے کہ کتاب الزکوۃ مین یہ حدیث لکھی جا چکی ہے ساتھ اختلاف ایک و لفظون کے پس جن نسخون مین یہ نہین ہے
تو پہلی حدیث کے بعد لکھا ہے رواہ البیہقی الخ اور جن نسخون مین ہے اُنمین اسکے بعد رواہما البیہقی الخ ہے ۞ ع ۞ ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰی ثَوْبًا
بِعَشَرَۃِ دَرَاھِمَ وَفِیْہِ دِرْھَمٌ حَرَامٌ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ صَلٰوۃً مَّا دَامَ عَلَیْہِ ثُمَّ اَدْخَلَ اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ وَقَالَ صُمَّتَا اِنْ لَّمْ یَکُنِ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ اور روایت ہے
ابن عمرؓ سے کہ کہا جو شخص کہ خریدے ایک کپڑا دس درہم کو یعنی مثلاً اور اُسکے مول مین ہو ایک درہم یعنی کچھ مال حرام کا نہین قبول کرتا اللہ تعالی واسطے اُسکے
نماز جب تک کہ ہووے کپڑا اُسپر پھر داخل کین ابن عمرؓ نے دونون انگلیان اپنی یعنی شہادت کی اپنے کانون مین اور کہا بہرے ہوجیو دونون کان اگر نہ سُنا
ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اسکو نقل کی یہ احمدؒ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا اسناد اسکی ضعیف ہے **ف** نہین قبول کرتا یعنی اسکی
نماز لائق ثواب دینے کے نہین ہوتی اگرچہ فرضیت ساقط ہوجاتی ہے مانند نماز کے زمین غصب کی مین اور اخیر عبارت کے یہ معنی ہین کہ مین نے اپنے کانون
سے یہ حدیث حضرتؐ سے سُنی ہے کہ نہ سُنی ہو تو بہرے ہون میرے کان یعنی مقرر سُنی ہے ۞ ع **بَابُ الْمُسَاھَلَۃِ فِی الْمُعَامَلَۃِ** باب ہے بیچ بیان
نرمی کرنے کے معاملات مین **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلًا سَمْحًا
اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰی وَاِذَا اقْتَضٰی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ اُس شخص کو کہ نرمی
کرتا ہے جبکہ بیچتا ہے اور جبکہ خریدتا ہے اور جبکہ تقاضا کرتا ہے نقل کی یہ بخاریؒ نے **وَعَنْ** حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ رَجُلًا کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ اَتَاہُ الْمَلَکُ لِیَقْبِضَ رُوْحَہٗ فَقِیْلَ لَہٗ ھَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَیْرٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ قِیْلَ لَہٗ
اُنْظُرْ قَالَ مَا اَعْلَمُ شَیْئًا غَیْرَ اَنِّیْ کُنْتُ اُبَایِعُ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا وَاُجَازِیْھِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَاَدْخَلَہُ
اللّٰہُ الْجَنَّۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ نَحْوَہٗ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ فَقَالَ اللّٰہُ اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْکَ
تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِیْ اور روایت ہے حذیفہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک شخص تھا بیچ اُن لوگون کے کہ تھے پہلے
تم سے آیا اُسکے پاس فرشتہ تاکہ قبض کرے روح اُسکی پس کہا گیا واسطے اُسکے آیا کیا تو نے کچھ عمل نیک کہا نہین جانتا مین یعنی نہین پاتا اپنے مین کچھ
کوئی عمل نیک کیا ہو کہا گیا واسطے اُسکے سوچ کہا نہین جانتا مین کچھ سوائے اسکے کہ تحقیق مین معاملات کرتا تھا لوگون سے دنیا مین اور احسان کرتا
تھا مین اُنپر وقت تقاضے کے یعنی وقت مانگنے مول وغیرہ کے پس مہلت دیتا تھا مین غنی کو اور معاف کرتا تھا مفلس کو یعنی سارا حق یا کچھ اُسمین سے پس
داخل کیا اُسکو اللہ تعالی نے بہشت مین نقل کی یہ بخاریؒ و مسلمؒ نے اور ایک روایت مسلم کی مین مانند اسکے ہے عقبہ بن عامر اور ابی مسعودؓ انصاری سے
یعنی معنی دونون روایتون کے ایک ہی ہین اور لفظون مین اختلاف ہے اُسمین یون ہے کہ پس فرمایا اللہ تعالی نے کہ مین تجھ سے زیادہ لائق ہون ساتھ اسکے

سُنا ہے کہ فرماتے تھے کہ لوگون پر ایک زمانہ آویگا کہ اُسمین نہین نفع دینے کا مگر دینار و درہم یعنی مال اسلیے کہ اُس زمانے کے لوگون پر از بسکہ نقصان غالب ہوگا نہین قدر کرینگے اہل کمال کی اور قدر کرینگے مالداروں کی کہتے تھے صحابہؓ کہ تجارت کرو اور کسب کرو اسلیے کہ تم ایسے زمانہ مین ہو کہ جب محتاج ہوگا ایک تمھارا تو اول اپنے دین ہی کو کھاویگا ۔ع ۔ث وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ أُجَهِّزُ إِلَى الشَّامِ وَإِلَى مِصْرَ فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ فَأَتَيْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كُنْتُ أُجَهِّزُ إِلَى الشَّامِ فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ مَا لَكَ وَلِمَتْجَرِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَبَّبَ اللّٰهُ لِأَحَدِكُمْ رِزْقًا مِنْ وَجْهٍ فَلَا يَدَعْهُ حَتّٰى يَتَغَيَّرَ لَهُ أَوْ يَتَنَكَّرَ لَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے نافع سے کہ کہا تھا مین سامان درست کرتا یعنی بھیجتا اپنے وکیلون کو ساتھ مال و اسباب تجارت کے طرف شام کے اور طرف مصر کے پھر سامان درست کیا مین نے طرف عراق کے پس آیا مین ام المومنین عائشہؓ کے پاس پس کہا مین نے انکو اے ام المومنین سامان لیجاتا تھا مین تجارت کا طرف شام کے یعنی پہلے اس سے پس ارادہ سامان لیجانے کا کرتا ہون طرف عراق کے پس فرمایا کہ نہ کر کیا ہے واسطے تیرے اور واسطے تجارت تیری کے یعنی کیون چھوڑتا ہے تجارت اپنی کو کہ پہلے کرتا تھا پس تحقیق مین نے سُنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسوقت کہ ایک سبب کر دے اللہ واسطے کسی کے تم مین سے روزی کا ایک طرح پس نہ چھوڑ دے اُسکو یہان تک کہ متغیر ہو واسطے اُسکے یا نقصان ہو واسطے اُسکے نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے **ف** ایک سبب کر دے اللہ یعنی مثلاً اُسین مال تجارت کا بھیجتا ہے اور اُسکے نفع سے رزق حاصل ہوتا ہے تو اُسکو چھوڑے نہین یہان تک کہ متغیر ہو یعنی فائدہ نہ حاصل ہوتا ہو یا نقصان ہو یعنی اصل مال مین تو اس صورت مین اُسکو چھوڑ دے حاصل یہ کہ بلا سبب نہ چھوڑے اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی پہنچے امر مباح سے خیر کو تو لازم ہے اُسپر ملازمت اُسکی اور نہ عدول کرے اُس سے طرف غیر اُسکے کے مگر بسبب کسی عذر قوی کے ۔ع ۔ث وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ تَدْرِي مَا هٰذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا هُوَ قَالَ كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِإِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا أُحْسِنُ الْكِهَانَةَ إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُهُ فَلَقِيَنِي فَأَعْطَانِي بِذٰلِكَ فَهٰذَا الَّذِي أَكَلْتَ مِنْهُ قَالَتْ فَأَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھا واسطے ابو بکرؓ صدیق کے ایک غلام دیتا تھا واسطے ابی بکر کے خراج یعنی کچھ مال کہ مقرر تھا اُسکے ذمے اُسکی کمائی مین سے جیسے کہ معمول ہے عرب مین کہ غلام کی کمائی مین سے کچھ مال لیا کرتا ہے مالک پس تھے ابی بکر کھاتے کمائی اُسکی سے پس لایا غلام ایک دن ایک چیز پس کھایا اُسمین سے ابو بکرؓ نے پھر کہا واسطے اُنکے غلام نے جانتے ہو کیا ہے یہ پس کہا ابو بکر نے کیا ہے یہ کہا غلام نے تھا مین خبر غیب کی بتاتا واسطے ایک آدمی کے جاہلیت مین یعنی حالت کفر مین حالانکہ نہین اچھی جانتا تھا مین یہ خبر دینی لیکن مین فریب دیتا تھا اُسکو پس ملا مجھسے وہ یعنی اب پس دی مجکو بدلے اُس خبر بتانے کے یعنی یہ چیز پس یہ وہ چیز ہے کہ کھائی تمنے اُسمین سے کہا حضرت عائشہؓ نے پھر ڈالا ابو بکرؓ نے ہاتھ اپنا یعنی اپنے حلق مین پس قے کی اور باہر ڈالی ہر چیز کہ اُنکے پیٹ مین تھی یعنی از راہ ورع کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی از بسکہ حرمت اُسمین مغلظہ تھی بسبب اسکے کہ جمع ہوئی تھی کہانت اور فریب طرح نکالا اُسکو اور اس سے یہ نکالا ہے امام شافعیؒ نے کہ جو کوئی کھاوے حرام اور وہ جانتا تھا اُسکو یا نہ جانتا تھا اور پھر جانا تو لازم ہے اُسکو یہ کہ قے کرے جو کچھ کہ کھایا ہے فی الفور اور امام غزالیؒ نے منہاج العابدین مین لکھا ہے کہ یہ ورع کے قبیلے سے ہے اور کہا کہ حکم ورع کا یہ ہے کہ نہ لیوے تو کچھ کسی سے یہانتک کہ نہایت تحقیق کرے اُسکو پھر یقین حاصل ہو کہ نہین شبہ اُسمین کسی حال مین و الا پھیر دے اُسکو ۔ع ۔ث وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِيَ بِالْحَرَامِ اور روایت ہے ابی بکرؓ سے یہ کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی بغیر عذاب کے اچھے لوگون کے ساتھ وہ بدن کہ پرورش کیا گیا ساتھ مال حرام کے وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّهُ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا وَأَعْجَبَهُ فَقَالَ لِلَّذِي سَقَاهُ مِنْ أَيْنَ لَكَ هٰذَا اللَّبَنُ فَأَخْبَرَهُ

اُنکی کے اور ساتھ شہیدون کے بسبب شہادت اُنکی کے اوپر صدق وامانت اُسکی کے ؏ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرْزَةَ قَالَ كُنَّا نُسَمّٰى فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمَاسِرَةَ فَمَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے قیس بن ابی غرزہ سے کہا تھے ہم یعنی گروہ تجار کے نام رکھے جاتے تھے بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سماسرہ پس گذرے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس نام رکھا ہمارا ساتھ ایک نام کے کہ وہ بہتر ہے پہلے نام سے پس فرمایا اے معشر تجار یعنی گروہ سوداگرون کے تحقیق بیع حاضر ہوتا ہے اسکو بے فائدہ اور قسم یعنی درمیان بیع و شرا کے اکثر باتین بے فائدہ اور قسم یعنی بہت قسمین یا جھوٹی قسم پیش آجاتی ہین پس ملاؤ بیع کو ساتھ صدقے کے نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** سماسرہ جمع سمسار کی ہے بمعنی دلال کے پس پہلے سوداگرون کو سماسرہ کہتے تھے حضرت نے بہتر اس سے نام رکھا تجار یہ نام بہتر اسلیے ہے کہ اللہ تعالی نے ذکر کیا ہے تجارت کا قرآن مین بر سبیل مدح کے کئی جا ایک تو اس آیت مین هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ اور دوسرے تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ اور تیسرے تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ اور ملاؤ بیع کو ساتھ صدقے کے یعنی کچھ للہ بھی دیا کرو تا کفارہ ہو اسکا اسلیے کہ کلام بیفائدہ اور قسم باعث غضب پروردگار کی ہے اور صدقہ دفع کرتا ہے غضب رب کو ؏ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّجَّارُ يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقٰى وَبَرَّ وَصَدَقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ الْبَرَاءِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے عبید بن رفاعہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تاجر حشر کیے جاوینگے دن قیامت کے فاجر یعنی دروغ گو اور نافرمان مگر جسنے پرہیزگاری کی یعنی خیانت و فریب وغیرہ نکیا اور نیکی کی یعنی لوگون سے تجارت مین یا عبادت اللہ کی کرتا رہا اور سچ بولا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین براء سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابُ الْخِيَارِ

باب ہے بیچ بیان خیار کے **ف** خیار اسم ہے اختیار سے اور معنی اُسکے ہین دو امرون مین سے اچھا امر طلب کرنا یا جائز رکھنا بیع کا یا فسخ کرنا اُسکا اور اختیار بیع مین کئی قسم پر ہے خیار شرط اور خیار عیب اور خیار رویت اور خیار تعیین فقہ کی کتابون مین معانی اور احکام انکے اور اختلاف کہ انمین ہین مذکور ہین اور یہان ایک قسم اور ہے کہ اُسکو خیار مجلس کہتے ہین وہ یہ ہے کہ جب عقد تمام ہوا ساتھ ہونے ایجاب و قبول کے ہر ایک بائع اور مشتری کو اختیار باقی ہے جب تک کہ مجلس مین بیٹھے ہین اور جب اُٹھے اختیار جاتا رہا اور اس اختیار مین اختلاف ہے امام شافعیؒ اور اور بعضے عالم قائل ہین اسکے اور امام ابوحنیفہؒ اور اور بعضے عالم نہین قائل اسکے اور کہتے ہین کہ جب ایجاب و قبول تمام ہوا اختیار نہ رہا مگر یہ کہ شرط کیا ہو خیار کو کہ اُسکو خیار شرط کہتے ہین اور وہ تین روز تک ہوتا ہے اور زیادہ اس سے نہین ؏

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهٖ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَكُوْنُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَاِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلتِّرْمِذِيِّ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَخْتَارَا وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ اَوْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ بَدَلَ اَوْ يَخْتَارَا اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے والا اور مول لینے والا ہر ایک اُنمین سے اختیار رکھتا ہے اوپر صاحب اپنے کے یعنی اسکا کہ ثابت رکھے بیع کو یا فسخ کرے جبتک کہ جدا نہون یعنی جب ایک مجلس سے اُٹھ کھڑے رہینگے اور جدا ہونگے اختیار نرہیگا مگر بیع خیار مین یعنی جس بیع مین شرط کی ہوگی کہ اختیار رہے مجھے چاہے رکھونگا اُس چیز کو اور چاہونگا نہ رکھونگا تو اُسمین باوجود جدا ہونے کے بھی اختیار باقی رہتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہ ہے کہ جسوقت خرید و فروخت کرین بائع و مشتری

یعنی ساتھ معاف کرنے کے اور فرمایا فرشتوں کو درگذر کرو میرے بندے سے ف آیا اُسکے پاس فرشتہ یعنی عزرائیلؑ یا کوئی تابعدار اُنکا لیکن صحیح یہی ہے
کہ حضرت عزرائیل ہی ارواح قبض کرتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قُلْ یَتَوَفّٰکُمْ مَلَکُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُکِّلَ بِکُمْ اور پھر ملائکہ رحمت کے یا عذاب کے
لے لیتے ہیں ارواح کو اُنسے اور حقیقی ارواح قبض کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے جیسے کہ اس آیت میں فرمایا اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا اور کہا گیا یعنی اللہ تعالیٰ
نے فرمایا یا کسی فرشتے نے کہا اور ظاہر یہ ہے کہ یہ سوال اسکی روح قبض کرنے کے پہلے کیا جیسا کہ اول حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور مظہر نے کہا کہ یہ سوال
قبر میں کیا طیبی نے کہا کہ احتمال یہ ہے کہ قیامت کو ہوا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑا ثواب ہے معاف کرنا حق کا مفلس کو اور مہلت دینی غنی کو ع
وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَکَثْرَۃَ الْحَلْفِ فِی الْبَیْعِ فَاِنَّہٗ یُنَفِّقُ ثُمَّ یَمْحَقُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور
روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو بہت قسم کھانے سے بیچنے کھونچنے میں اسلیے کہ بہت تحقیق قسم کھانی بیچنے
میں رواج دیتی ہے پھر کھو دیتی ہے برکت کو نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اگرچہ بہت قسم کھانے سے بالفعل بکری خوب ہوتی ہے لیکن انجام کار باعث
کھونے برکت و خیر کی ہوتی ہے اسلیے کہ جسکو عادت ہوگی بہت قسم کھانے کی اُس سے جھوٹی قسم بھی صادر ہو جائے گی ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلْحَلْفُ مَنْفَقَۃٌ لِلسِّلْعَۃِ مَمْحَقَۃٌ لِلْبَرَکَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے
کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے قسم سبب ہے رواج کی واسطے اسباب کے اور سبب ہے مٹنے برکت کی نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف قسم یعنی کثرت قسم کی یا جھوٹی قسم اور سبب ہے مٹنے برکت کی کہ کمانے میں برکت نہیں رہتی یا تو بسبب تلف ہونے مال کے
یا بسبب خرچ کرنے کے ایسی جگہ کہ نہ دنیا میں فائدہ ہو اور نہ آخرت میں ثواب ع وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ
لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ
اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تین شخص ہیں
کہ نہیں کلام کریگا اُن سے اللہ تعالیٰ دن قیامت کے یعنی کلام مہربانی و عنایت کا نہیں کریگا اور نہ دیکھیگا اُنکی طرف یعنی بنظر رحمت و عنایت کے
نہیں دیکھیگا اور نہ پاک کریگا اُنکو یعنی گناہوں سے اور واسطے اُنکے عذاب ہے درد دینے والا کہا ابوذر نے محروم ہوئے خیر سے اور ٹوٹا پایا کون ہیں وہ
یا رسول اللہ فرمایا ایک تو پائنچے دراز کرنے والا دوسرا احسان رکھنے والا یعنی بعد دینے کسی چیز کے تیسرا رواج دینے والا اسباب کا ساتھ جھوٹی قسم کے
نقل کی یہ مسلم نے ف پائنچے دراز کرنے والا یعنی ٹخنوں سے نیچے از راہ تکبر کے اور اسمیں داخل ہے دامن دراز کرنے والا اور جو دیکر احسان جتاتا ہے ثواب
سے محروم رہتا ہے اور رواج دینے والا الخ مثلاً ایک چیز لی تھی نوے روپے کی اور مول لینے والے سے جھوٹی قسم کھا کر کہا کہ قسم خدا کی یہ چیز سو روپے کو
میں نے لی ہے تا وہ جانے کہ یہ اتنے کی مالیت ہے یا زیادہ کی ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالدَّارَقُطْنِیُّ
وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوداگر بڑا سچا
یعنی قول میں اور فعل میں بڑا امانت دار ساتھ نبیوں اور صدیقوں اور شہدا کے ہوگا نقل کی یہ ترمذی اور دارمی اور دارقطنی نے اور روایت کی ابن ماجہ
نے ابن عمرؓ سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف سوداگر یعنی جو کہ مشغول بیچنے اور کھونچنے اور اجارے میں ہو اور افضل قسم سوداگری میں
کپڑا بیچنا ہے پھر عطاری اور ساتھ نبیوں الخ یعنی جو سوداگر کہ متصف ساتھ ان دو صفتوں ذکر کیگئی کے ہوگا وہ متصف ہوگا ساتھ تمام صفتوں کمال
کے پس مستحق اسکا ہوگا کہ حشر ہو اُسکا یا جنت میں ہو ساتھ نبیوں کے بسبب طاعت اُنکی کے اور ساتھ صدیقوں کے بسبب موافقت کے سچ صفت

جُدا ہونیکا ہو وہ مشورہ کرے اپنے صاحب سے کہ آیا تجکو رغبت ہے مبیع مین پھر اگر وہ ارادہ فسخ کرنے بیع کا کرے تو فسخ کرے پس اس صورت مین یہ حدیث موافق ہے پہلی حدیث کے معنون مین اور یہ نہی تنزیہی ہے اسلیے کہ اجماع ہے اسپر کہ حلال ہے جُدا ہونا بغیر اذن دوسرے کے ع ﴿الْفَصْلُ الثَّالِثُ﴾ فصل تیسری ﴿عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ﴾ روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا ایک اعرابی کو پیچھے بیچنے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث صحیح غریب ہے

بَابُ الرِّبٰوا

باب ہے بیچ بیان سود کے ف سود شرع مین کہتے ہین زیادتی کو کہ خالی ہو عوض سے اور شرط کیجاوے زیادتی درمیان عقد کے ش‍رح مسئلہ ربوا حرام ہے بیع اور قرض مین اور گناہ کبیرہ ہے منکر حرمت اسکی کا کافر ہے مسئلہ ربوا دو قسم پر ہے ایک تو ربوا نسیہ کا یعنی نقد کو ساتھ وعدے کے بیچنا اور دوسرا ربوا فضل کا یعنی تھوڑے کو بدلے بہت کے بیچنا پھر اگر دونون چیزین پائی جاوین ایک اتحاد جنس اور دوسرے اتحاد قدر تو امام اعظمؒ کے نزدیک دونون قسمین ربوا کی حرام ہوتی ہین یعنی ربوا نسیہ بھی اور ربوا فضل بھی اور قدر عبارت ہے کیل سے یا وزن سے کہ معیار شرعی یہی کیل ہے یا وزن اور جس چیز کو شارع نے کیلی کہا ہے وزنی نہوگی ساتھ عرف لوگون کے اور جس چیز کو وزنی کہا ہے وہ کیلی نہین ہوگی ساتھ عرف لوگون کے پس بیچنا گیہون کا بدلے گیہون کے ساتھ وزن کے جائز نہوگا اور اسی طرح بیچنے سونے یا چاندی کا ساتھ جنس اپنی کے ساتھ کیل کے اگرچہ برابر ہون اسلیے کہ نص شارع قوی تر ہے عرف سے اور جس چیز مین نص نہین ہے یعنی شارع نے نہ اسکو کیلی کہا اور نہ وزنی کہا پس اسمین اعتبار عرف کا ہے اور ابو یوسفؒ سے عمل ساتھ عرف لوگون کے مطلق روایت کیا گیا ہے اور ترجیح دی ہے اسکو کمال نے اور بنا بر اسی قول کے جائز رکھا ہے قرض لینا نقود مسکوکہ کا ساتھ گنتی کے اور بیچنا آٹے کا ساتھ وزن کے اور کافی مین فتویٰ اوپر عادت لوگون کے دیا ہے مطلقاً کذا فی البحر الرائق اور اگر ان دونون چیزون مین سے یعنی اتحاد جنس اور اتحاد قدر سے ایک پائی جاوے تو ربوا نسیہ کا حرام ہے نہ ربوا فضل کا پس اگر گیہون بدلے گیہون یا چنے بدلے چنون کے یا چونہ عوض چونے کے یا سونا عوض سونے کے یا لوہا عوض لوہے کے بیچا جاوے تو فضل اور نسیہ دونون حرام ہین کہ دونون چیزین اتحاد جنس اور اتحاد قدر موجود ہین اور اگر گیہون عوض چنون کے یا سونا عوض چاندی کے یا لوہا عوض تانبے کے بیچا جاوے تو فضل حلال ہے لیکن نسیہ یعنی وعدے پر بیچنا حرام ہے کہ گیہون اور چنے ساتھ ایک کیل کے بیچے جاتے ہین اور لوہا اور تانبا ساتھ ایک ترازو اور بٹون کے اور سونا اور چاندی ساتھ ایک ترازو اور بٹون کے بیچے جاتے ہین لیکن جنس ایک نہین اور ٹکڑے گزی کے کو ساتھ ٹکڑے گزی ہی کے یا گھوڑے کو عوض گھوڑے کے بیچا جاوے تو بھی فضل حلال ہے اور نسیہ حرام کہ یہان اتحاد جنس موجود ہے اور کیل اور وزن نہین اسلیے کہ معیار شرعی کیل ہے یا وزن اور گز وغیرہ معیار شرعی نہین اور اگر دونون چیزین یعنی اتحاد جنس اور اتحاد قدر نہ پائی جاوین تو فضل بھی حلال ہوگا اور نسیہ بھی مثلاً گیہون کو عوض چاندی کے یا عوض لوہے کے بیچے تو فضل اور نسیہ دونون جائز ہین اسلیے کہ یہان نہ اتحاد جنس ہے اور نہ اتحاد قدر کہ گیہون کیلی ہین اور سونا اور لوہا وزنی اور اسی طرح اگر سونے کو عوض لوہے کے یا بالعکس اسکے بیچے یہان بھی دونون چیزین نہین ہین نہ اتحاد جنس ہے اور نہ اتحاد قدر کہ ترازو اور بٹے سونے کے اور ہین اور ترازو اور بٹے لوہے کے اور اسی طرح اگر گیہون کو عوض چونے کے بیچے کہ کیل گیہون کا اور ہے اور کیل چونے کا اور ؛ مالابد منہ ؛ درمختار ﴿اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ﴾ فصل پہلی ﴿عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُؤْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ﴾ روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیاج لینے والیکو اور دینے والیکو اور لکھنے والیکو اور گواہون کو اور فرمایا وہ برابر ہین یعنی اصل گناہ مین اگرچہ مختلف ہون مقدار مین نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی لکھنے والے وغیرہ کو لعنت کی بسبب مدد کرنے انکے کے امر نامشروع پر اور اس سے صریح معلوم ہوا کہ حرام ہے بتسک لکھنا بیاج کا اور گواہ ہونا اسکا ع ﴿وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ﴾

پس ہر ایک انمین سے اختیار رکھتا ہے اپنی بیع مین جب تک کہ نہ جدا ہووین یا ہو بیع انکی بشرط خیار کے پس جسوقت کہ ہوگی بیع انکی بشرط خیار کے
پس تحقیق واجب ہوا اختیار اور بیچ روایت ترمذی کے یون ہی کہ بایع مشتری ساتھ اختیار کے ہین جب تک کہ نہ جدا ہون مگر یہ کہ شرط کرین اختیار کی یعنی
اگر شرط کرینگے اختیار کی جیسیکہ اوپر مذکور ہوئی تو بعد جدا ہونے کے بھی اختیار باقی رہیگا اور بیچ روایت بخاری اور مسلم کے یون ہے کہ مگر کہے ایک انکا واسطے
صاحب اپنے کے شرط کر اختیار کی یعنی اور دوسرا کہے قبول کیا مین نے کہنا تیرا یہ عبارت بدلے **او یختار** کے واقع ہوئی ہی **ف** ظاہر اس حدیث کا
ثابت کرنے والا خیار مجلس کا ہے ولیکن جو کہ قائل نہین خیار مجلس کے وہ کہتے ہین کہ مراد جدا ہونے سے جدا ہونا از روے قول کے ہی یعنی جبتک کہ مجتمع
ہین قول مین کہ ایجاب و قبول تمام نہین ہوا اختیار رکھتے ہین چاہین لین اور چاہین فسخ کرین بیع کو اور جب ایجاب و قبول تمام ہوا یعنی ایک نے کہا بیچا مین نے
اور دوسرے نے کہا لیا مین نے خیار نرہا اور سند انکی یہ آیت ہے **وَإِنْ يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ** اسمین مراد جدا ہونے سے جدا ہونا مرد و عورت کا
ہے ساتھ طلاق کے نہ جدا ہونا مجلس سے ع **وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ
مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی حکیم بن حزام سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بایع اور مشتری ساتھ خیار کے ہین جبتک کہ نہ جدا ہون اور اگر سچ کہین بایع اور مشتری یعنی بیچ صفت مبیع اور ثمن اسکے
کے اور بیان کیے عیب مبیع اور ثمن کے برکت دیجاتی ہے واسطے ان دونون کے بیچ معاملے بیچنے کھوچنے انکے کے اور اگر چھپایا عیب اور جھوٹ بولے
دور کیجاتی ہی برکت انکے بیچنے اور کھوچنے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ
اُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ کہا کہا ایک شخص نے واسطے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق مین فریب دیا جاتا ہون بیچ معاملے بیع کے پس فرمایا جسوقت کہ بیع کرے تو پس کہہ نہین ہے فریب یعنی دین مین
پس تھا وہ شخص کہتا اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہہ نہین فریب اختلاف کیا ہے علمانے بیچ مقصود کے اس قول سے کسی نے کچھ لکھا ہے
اور کسی نے کچھ چنانچہ شرح مین وہ قول مذکور ہین اور تورپشتی نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اس شخص کو کہ کہے وقت بیع کے یہ بات تا آگاہ
کرے لینے والیکو کہ مجھے واقفیت نہین ہی بیع مین چاہیے کہ مجکو فریب و نقصان نہ دیوے تو اور لوگ اسوقت مین دین دار و خیر خواہ خلایق کے تھے دوست
رکھتے تھے مسلمان بھائیون کے لیے وہ چیز کہ دوست رکھتے تھے اپنے لیے خصوصًا وقت آگاہ کرنے کے پس اس کہنے سے وہ خیر خواہی اسکی ملحوظ رکھیگا
طیبی نے اسی قول کو پسند کیا ہے ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُّفَارِقَ صَاحِبَهٗ خَشْيَةَ اَنْ
يَّسْتَقِيْلَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ** روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے یہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے والا اور مول لینے والا مختار ہین جب تک کہ نہ جدا ہون مگر یہ کہ ہو بیع خیار یعنی جب جدا ہوے تو نرہا خیار دونکو
مگر جس بیع مین خیار شرط ہو تو بعد جدا ہونے کے بھی اختیار رہتا ہے اور روا نہین یعنی ورع مین بایع یا مشتری کو یہ کہ جدا ہو صاحب اپنے سے یعنی
اٹھ کھڑا رہے مجلس سے بخوف اسکے کہ طلب کرے اس سے اقالہ کو یعنی فسخ کرنے بیع کو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَفَرَّقَنَّ اثْنَانِ اِلَّا عَنْ تَرَاضٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ** اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا نہ جدا ہووین بایع اور مشتری آپسمین مگر رضا سے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یعنی جب تک بایع اور مشتری آپسمین راضی نہون ساتھ دینے مول
کے اور قبض کرنے مبیع کے جب تک کہ جدا نہون ولا ضرر رسانی ہوگی اور وہ منع ہے شرع مین یا مراد یہ ہی کہ بایع اور مشتری مین سے جسکا ارادہ

طلب کیا اور لیا پس کیا اُسنے معاملہ بیاج کا لینے والا اور دینے والا اُسمین برابر ہی نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوْا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ اور روایت ہی ابی سعید خدری ؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچو سونا بدلے سونے کے مگر برابر ساتھ برابر کے اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی بدلے چاندی کے مگر برابر ساتھ برابر کے اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو انمین سے غائب کو بدلے حاضر کے یعنی نہ بیچو بوعدہ بدلے نقد کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین یون ہی کہ نہ بیچو سونے کو بدلے سونے کے اور نہ چاندی کو بدلے چاندی کے مگر برابر ہون تول مین **ف** اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ اگر بیچے زیور سونیکا بدلے سونے کے یا چاندی کا بدلے چاندی کے تو برابر ہی ہون دونون وزن مین بنوائی شکی لینی جائز نہین اسلیے کہ زیادتی لازم آویگی ؁ **وَعَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ** قَالَ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی معمر بن عبد اللہ ؓ سے کہ کہا تھا مین سُنتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بیچو طعام بدلے طعام کے برابر ساتھ برابر کے یعنی بیچنا غلے کا ساتھ جنس اُس غلے کے برابر چاہیے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ عُمَرَ** رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر ؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا بدلے سونے کے بیاج ہے یعنی اگرچہ دونون برابر ہون مگر دست بدست یعنی اگر دونون برابر ہون اور بیع دست بدست ہو تو بیاج نہین اور چاندی بدلے چاندی کے بیاج ہے مگر دست بدست اور گیہون بدلے گیہون کے بیاج ہی مگر دست بدست اور جو بدلے جو کے بیاج ہی مگر دست بدست اور کھجور بدلے کھجور کے بیاج ہے مگر دست بدست نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیچنا ایک جنس کا اُسکے ہمجنس کے ساتھ تین طرح سے ہوتا ہی یا تو دونون طرف وزنی ہون یا کیلی ہون دونون چیزین موجود ہون یا دونون نہون یا ایک طرف ایک چیز ہو اور دوسری طرف کچھ موجود نہو بلکہ وعدہ ہو قریب کا یا بعید کا پہلی صورت درست ہی بشرطیکہ برابر ہون کیل مین یعنی میپانے مین یا تول مین کیلی چیز کیل مین برابر ہو تو لنے کی چیز تول مین برابر ہو اور دو صورتین اخیر کی یعنی دونون طرف وعدہ ہی ہو یا ایک طرف ایک چیز موجود ہو اور دوسری طرف وعدہ ہو تو یہ دونون صورتین درست نہین اگرچہ برابر ہون دونون جنس ۱۲ مولانا **وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلٰثِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا وَقَالَ فِي الْمِيْزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ ؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل کیا ایک شخص کو خیبر پر پس لایا وہ حضرت ؐ کے پاس کھجور اچھی پس فرمایا حضرت ؐ نے کیا سب کھجورین خیبر کی ایسی ہی ہوتی ہین کہا کہ نہین قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ ؐ تحقیق ہم البتہ لیتے ہین ایک صاع اچھی مین سے بدلے دو صاع کے یعنی ناکارہ مین سے اور دو صاع بدلے تین صاع کے پس فرمایا حضرت ؐ نے نہ کر بیچ جمع کو یعنی کچھیل کو کہ جسمین ہر طرح کی کھجور ہو بدلے درہمون کے پھر خرید کر بدلے درہمون کے اچھی کھجورین اور فرمایا ترازو مین مانند اسکے ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی کھجور اور مانند اُسکے کیلی ہین کہ میپانے مین ماپ کر بیچتے ہین اور جو چیزین کہ ترازو مین تول کر بیچتے ہین جیسے سونا اور چاندی اُنکا بھی یہی حکم ہے کہ اچھی کو بدلے بری کے ساتھ زیادتی کے نہ بیچین بلکہ بری کو بدلے درہمون کے بیچین اور اُن درہمون کی اچھی لے لین اور گیہون اور جو عرف شرع مین کیلی ہین اگرچہ اس دیار مین تول کر بیچتے ہین اور اچھے اور بُرے

وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاَصْنَافُ فَبِيعُوا
كَيْفَ شِئْتُمْ اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچا جاوے سونا
بدلے سونے کے اور چاندی بدلے چاندی کے اور گیہون بدلے گیہون کے اور جو بدلے جو کے اور کھجور بدلے کھجور کے اور نمک بدلے نمک کے درحالیکہ
مانند ہون ساتھ مانند کے یعنی برابر ہون مقدار مین جیسا کہ تاکید و بیان کے لیے کہا کہ برابر ہون ساتھ برابر کے دست بدست پس جبکہ مختلف ہون
یہ قسمین پس بیچو جسطرح کہ چاہو بشرطیکہ ہو بیع دست بدست نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی اسی مجلس مین پہلے جدا ہونے کے بائع و مشتری مول کو اور اس
چیز کو قبض کرلین یہ نہین درست کہ ایک چیز وعدے پر ہو اور ایک چیز نقد اور اس حدیث مین چھ چیزون کی ربوا کا ذکر ہے سونا چاندی گیہون جو کھجور نمک
اور سوا انکے اور چیزون کو مانند لوہے اور چونے اور اقسام دانون کے علمائے ان ہی پر قیاس کیا ہے لیکن ساتھ اختلاف کے اور اختلاف اسی سبب
ہے کہ علت ربوا کی چھ چیزون مین کیا ہے امام مالک رح نے علت ربوا کی ان چھ چیزون مین یہ سمجھی ہے کہ ثمنیت سونے چاندی مین اور قوت مدخر ہونا باقی
چار چیزون مین ہی پس جسمین قوت مدخر ہونا تحقیق ہوگا یا ثمنیت ہوگی اسمین ربوا حرام ہے پس انکے نزدیک ترکاری اور میوہ اور کھانیکی چیزین کہ ذخیرہ
نہین ہوسکتین انمین ربوا یعنی زیادہ لینا دو کا بدلے ایک کے یا دینا ایک اور لینا دو درست ہے اور نزدیک امام شافعی رح کے علت ربوا کی ثمنیت ہے
سونے چاندی مین اور قوت ہونا ہے باقی چار چیزون مین انکے نزدیک ترکاری اور میوے اور ادویات مین ربوا جاری ہوگا برابر لینا دینا تو درست ہی
اور زیادتی کمی ہمجنس مین نادرست اور لوہے اور تانبے اور پیتل اور اور دھات اور چونہ اور مانند انکے مین انکے نزدیک ربوا جاری نہوگا مثلاً ایک پیمانہ
چونے کا بدلے دو پیمانے چونے کے لینا دینا درست ہے اسیطرح سے لوہا تانبا سیر بھر لینا دو سیر دینا یا دو سیر لینا سیر بھر دینا درست ہے اور امام ابوحنیفہ رح
کے نزدیک علت ربوا کی قدر مع الجنس ہے اور مراد قدر سے کیل اور وزن ہے پھر علت ربوا کی سونے چاندی مین وزن ہے پس جاری ہوگا ربوا ہر وزنی
چیز مین مانند تانبے اور لوہے وغیرہما کے اور باقی چار چیزون مین علت ربوا کی کیل ہے پس جاری ہوگا ہر کیلی چیز مین مانند چونا اور اشنان وغیرہما کے اور
کیلی اور وزنی ہونا جسمین منصوص ہے اسمین تو تبدیل نہین مثلاً سونا چاندی شرع مین وزنی ہے پس اسکو حکم وزن کا ہے اگرچہ عرف مین خلاف اسکے جاری
ہو اور گیہون جو کھجور نمک یہ شرع مین کیلی ہین اگرچہ عرف مین کیلی نہون پس بیع درست ہوئے ان چیزون کے درحالیکہ ہمجنس ہون اعتبار وزن اور کیل کا
ہے سونے کو سونے کے ساتھ بیچنے مین برابر وزن چاہیے اور چاندی کو چاندی کے ساتھ بیچنے مین برابر وزن چاہیے کمتی بڑھتی وزن درست نہین
اور چار چیزون باقی مین کیل کا اعتبار ہے اگرچہ عرف مین رواج ان چیزون مین کیل کا نہو شرعاً کیلی ہین پس اگر کوئی من بھر گیہون بدلے من بھر گیہون
کے بیچے تو درست نہین جب تک کہ پیمانے مین برابر نہون او یہی حکم ہے جو اور کھجور اور نمک کا اور جس چیز مین وزنی اور کیلی ہونا منصوص نہین ہوا انمین
اعتبار عرف کا ہے اگر عرف مین وزنی ہے تو اسکو حکم وزنی کا ہے وزن مین برابر چاہیے اور اگر عرف مین کیلی ہے تو اسکو حکم کیلی کا ہے کیل مین برابر
چاہیے گو کہ وزن مین تفاوت ہو مثلاً چونا عرف مین کیلی ہے کیل مین برابر چاہیے زیادتی کمی کیل مین درست نہین بشرطیکہ بیع ہمجنسہ ہو اور لوہا
تانبا عرف مین وزنی ہے اسکو حکم وزنی کا ہے وزن مین برابر چاہیے کمتی بڑھتی وزن مین ہمجنس کے ساتھ موجب ربوا کی ہوگی تح ع مولانا
وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ
بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰى الْاٰخِذُ وَالْمُعْطِىْ فِيْهِ سَوَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت
ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا بدلے سونے کے اور چاندی بدلے چاندی کے اور گیہون بدلے گیہون کے
اور جو بدلے جو کے اور کھجور بدلے کھجور کے اور نمک بدلے نمک کے مانند ساتھ مانند کے ہاتھ بہ ہاتھ بیچنا درست ہے پس جسنے کہ زیادہ دیا یا زیادہ

پس اگر بیچے سونے کا جڑاؤ زیور وغیرہ بدلے سونے کے خواہ اشرفیاں ہوں یا اور کچھ تو نگینے وغیرہ اُسکے جُدا کرکے برابر سونے کے تول کر بیچے اسیطرح اگر بیچے چاندی کی چیز بدلے چاندی کے خواہ روپیہ ہوں یا اور کچھ تو اُسکا بھی یہی حکم ہے تاکہ کمی زیادتی سے ربوا نہ لازم آوے اور اگر بیچے سونے کی چیز جڑاؤ بدلے چاندی کے خواہ روپے ہوں خواہ اور کچھ یا چاندی کی جڑاؤ چیز بدلے سونے کے خواہ اشرفیاں ہوں خواہ اور کچھ تو کھولنا نگینوں وغیرہ کا ضرور نہیں اسلیے کہ خلاف جنس میں کمی زیادتی درست ہے انمین کمی زیادتی سے ربوا لازم نہیں آتا ع : مولانا **اَلْفَصْلُ الثَّانِي**

فصل دوسری **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا اَكَلَ الرِّبٰوا فَاِنْ لَّمْ يَاْكُلْهُ اَصَابَهٗ مِنْ بُخَارِهٖ وَيُرْوٰى مِنْ غُبَارِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا البتہ آویگا آدمیوں پر ایک زمانہ کہ نہیں باقی رہیگا کوئی مگر کھانے والا سود کا پس اگر نہ کھاویگا سود پہونچیگا اُسکو بخار اُسکا اور روایت کیا جاتا ہے یعنی بجاے من بخارہ کے من غبارہ یعنی غبار اُسکا نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** بخار اُسکا یعنی اثر اُسکا پہونچیگا کہ وکیل ہوگا یا گواہ ہوگا یا تمسک لکھنے والا ہوگا یا درمیان مین پڑیگا ربوا کے معاملہ میں یا معاملہ کریگا ساتھ سود خورے کے اور لیگا مال اُسکا ساتھ مال اُسکے کے ؛ ح **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَلَا الشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ يَدًا بِيَدٍ وَلٰكِنْ بِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچو سونا بدلے سونے کے اور نہ چاندی بدلے چاندی کے اور نہ گیہوں بدلے گیہوں کے اور نہ جو بدلے جو کے اور نہ کھجور بدلے کھجور کے اور نہ نمک بدلے نمک کے مگر برابر ساتھ برابر کے نقد بدلے نقد کے ہاتھ بہ ہاتھ ولیکن بیچو سونے کو بدلے چاندی کے اور چاندی کو بدلے سونے کے اور گیہوں کو بدلے جو کے اور جو کو بدلے گیہوں کے اور کھجور کو بدلے نمک کے اور نمک کو بدلے کھجور کے ہاتھ بہ ہاتھ جسطرح چاہو نقل کی شافعی نے **ف** حاصل یہ کہ دونوں چیزین ایک جنس کی ہوں تو برابر ہوں اور دست بدست اور اگر مختلف ہوں تو جسطرح چاہے بیچے چاہے کم چاہے زیادہ چاہے برابر لیکن ہوں دست بدست ؛ ع **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ شِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ فَقَالَ نَعَمْ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے گئے خریدنے کھجور کے سے بدلے کھجور تازی کے فرمایا کیا کم ہوجاتی ہی کھجور تازی جسوقت کہ خشک ہو کہا ہان پس منع کیا اُسکو اس سے نقل کی یہ مالکؒ اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** منع کیا اُسکو اس لیے کہ دونوں برابر نہیں ہوتے لیکن پس ربوا لازم آویگا اور اسپر عمل کیا ہے مالکؒ اور ابویوسفؒ اور محمدؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ اور اکثر علما نے اور جائز رکھا اسکو ابوحنیفہؒ نے جبکہ دونوں برابر ہوں ماپنے مین اور حمل کیا ہے اس حدیث کو بیع نسیہ پر یعنی یہ جو منع فرمایا تو اُس صورت مین کہ ایک جانب سے بالفعل نہ دے بلکہ وعدہ کرے اسلیے کہ روایت کیا گیا ہے اس راوی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیچنے کھجور تر کے سے بدلے کھجور خشک کے از راہ نسیہ کے اور اسی قیاس پر ہے بیع انگور تر کی بدلے خشک کے اور گوشت تازے کی بدلے گوشت خشک کے ؛ ع **وَعَنْ** سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ اللَّحْمِ بِالْحَيَوَانِ قَالَ سَعِيْدٌ كَانَ مِنْ مَيْسِرِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سعید بن المسیب سے بطریق ارسال کے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیچنے گوشت کے سے بدلے حیوان کے کہا سعید نے تھا بیچنا گوشت کا بدلے حیوان کے جوئے جاہلیت کے سے نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** جوئے جاہلیت کے سے مراد یہ ہی کہ جیسے جوئے سے مال لوگوں کا ساتھ باطل کے کھایا جاتا ہے

باب بوا مین برابر ہین ؀ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ جَاءَ بِلَالٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِیٍّ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَیْنَ ھٰذَا قَالَ کَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِیٌّ فَبِعْتُ مِنْہُ صَاعَیْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ اَوَّہْ عَیْنُ الرِّبٰوا لَا تَفْعَلْ وَلٰکِنْ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَشْتَرِیَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَیْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا لائے بلال طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کھجور اچھی قسم کی پس فرمایا واسطے اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہان سے لایا کہا تھین نزدیک میرے کھجورین ناکارہ پس بیچین مین نے اُس سے دو صاع بدلے ایک صاع کے یعنی اچھی کے پس فرمایا آہ عین سود ہے نہ کر یعنی اسطرح ولیکن جسوقت کہ ارادہ کرے خریدنے کا یعنی اچھی کھجورون کے خریدنیکا کہ سالم ہون ربوا سے پس بیچ کھجور یعنی بُری ساتھ اور بیع کے یعنی بدلے درہم کے یا غلے کے پھر خرید کر بدلے اُسکے اچھی کھجور نقل کی یہ بخاری و مسلم نے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَایَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْھِجْرَۃِ وَلَمْ یَشْعُرْ اَنَّہٗ عَبْدٌ فَجَاءَ سَیِّدُہٗ یُرِیْدُہٗ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعْنِیْہِ فَاشْتَرَاہُ بِعَبْدَیْنِ اَسْوَدَیْنِ وَلَمْ یُبَایِعْ اَحَدًا بَعْدَہٗ حَتّٰی یَسْأَلَہٗ اَعَبْدٌ ھُوَ اَمْ حُرٌّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا آیا ایک غلام پس بیعت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت پر یعنی عہد کیا حضرت سے کہ اپنے وطن سے نکلکر خدمت بابرکت مین حاضر ہوئیگا اور نہ معلوم ہوا حضرت کو کہ یہ غلام ہے پھر آیا مالک اُسکا ڈھونڈھتا ہوا اُسکو پس فرمایا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیچ میرے ہاتھ اُسکو پس خریدا اُسکو بدلے دو غلامون سیاہ رنگ کے اور نہ بیعت کی کسی سے پیچھے اسکے یہان تک کہ پوچھ لیتے اس سے کہ غلام ہے یا آزاد نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیچنا ایک غلام کا بدلے دو غلامون کے جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بیچنا غیر مال ربوا کا اسطرح کہ ایک دوسرے سے زیادہ ہو جائز ہے اور شرح السنہ مین لکھا ہی کہ اسی سے اہل علم نے یہ نکالا ہے کہ جائز ہے بیع حیوان کی بدلے دو حیوانون کے نقد برابر ہے کہ ایک جنس کے ہون یا دو جنس کے اور اختلاف کیا ہے علمانے بیچ بیچنے حیوان کے بدلے حیوان کے وعدے پر پس منع کیا ہے اسکو ایک جماعت نے صحابہ مین سے اور قول عطا بن ابی رباح اور ابی حنیفہؒ اور علما انکے کا بھی یہی ہے اور دلیل اُنکی یہ ہے کہ منقول ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا بیچنے حیوان کے سے بدلے حیوان کے وعدے پر اور بعضے صحابہ نے اسکو جائز رکھا ہے اور یہی قول شافعیؒ کا ہی ؀

وَعَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الصُّبْرَۃِ مِنَ التَّمْرِ لَا یُعْلَمُ مَکِیْلَتُھَا بِالْکَیْلِ الْمُسَمّٰی مِنَ التَّمْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے تودہ کھجور کے سے کہ نہ معلوم ہو مقدار اُسکی بدلے پیمانہ معین کے کھجور سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ایسی طرح کے بیچنے سے منع فرمایا کہ ایک طرف تودہ کھجورونکا ہو کہ اُسکی مقدار نہ معلوم ہو اور دوسری طرف چند پیمانے معین ہون مثلاً بیس یا دس اسلیے کہ اُس تودے کا حال نہین معلوم کہ کسقدر ہے شاید کہ ان پیمانون سے زیادہ ہو یا کم پس ربوا لازم آوے اور یہ حکم اُس صورت مین ہے کہ دونون طرف ایک جنس کی چیزین ہون اور اگر دونون مختلف جنس کی چیزین ہون تو جائز ہے اسطرح بیچنا اسلیے کہ انمین زیادتی حرام نہین ؀ ع ؀ ح

وَعَنْ فَضَالَۃَ ابْنِ عُبَیْدٍ قَالَ اشْتَرَیْتُ یَوْمَ خَیْبَرَ قِلَادَۃً بِاثْنَیْ عَشَرَ دِیْنَارًا فِیْھَا ذَھَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُھَا فَوَجَدْتُ فِیْھَا اَکْثَرَ مِنِ اثْنَیْ عَشَرَ دِیْنَارًا فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰی تُفَصَّلَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے فضالہؓ بیٹے عبید کے سے کہ کہا خریدا مین نے دن خیبر کے یعنی سال خیبر کے ایک ہار بارہ دینار کو اُسمین تھا سونا اور نگینے پس جدا کیا مین نے اُس ہار کو یعنی سونے مین سے نگینے نکال ڈالے پس پایا مین نے اُسمین سونا زیادہ بارہ دینار سے پس ذکر کیا مین نے یہ روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نہ بیچا جاوے ہار یہانتک کہ جدا کیا جاوے یعنی سونا اُسکا جدا کیا جاوے نگینون وغیرہ سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ اگر بیچے مال ربوا ساتھ جنس اُسکی کے اور مبیع اور ثمن کے ساتھ یا ایک کے ساتھ انمین سے کوئی اور چیز ہو تو نہین جائز

کہ سود کھانے والے کے حق مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ یعنی خبردار ہو ساتھ لڑائی کے اللہ اور رسول اُسکے کی طرف سے
اور جس سے اللہ اور رسول اُسکا لڑے یا وہ اللہ اور رسول اُسکے سے لڑے اُسکا کیا ٹھکانا ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ پہچاننا سود کا مشکل ہے پس اکثر حلال
جانتے ہین اُسکو جاہل پس کافر ہوتے ہین بخلاف امر زنا کے کہ وہ مشہور ہے جاہلیت و راسلام مین اور سر اس عدد مخصوص کا شارع ہی کو معلوم ہے
ع ❁ ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّبَوا سَبْعُونَ جُزْءًا أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ اور روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گناہ بیاج کا ستر جز ہے ادنی اُنمین سے یہ ہے کہ صحبت کرے آدمی اپنی مان سے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرِّبَوا وَإِنْ كَثُرَ فَإِنَّ عَاقِبَتَهُ تَصِيرُ إِلَى قُلٍّ رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَوَى أَحْمَدُ
الْأَخِيرَ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سود یعنی مال کہ حاصل ہو ساتھ سود کے اگرچہ ہو بہت لیکن انجام
اُسکا رجوع کرتا ہے طرف کمی کے یعنی بے برکتی ہوتی ہے نقل کین یہ دونون حدیثین ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور روایت کی احمد نے
اخیر کی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى قَوْمٍ بُطُونُهُمْ كَالْبُيُوتِ فِيهَا الْحَيَّاتُ
تُرَى مِنْ خَارِجِ بُطُونِهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرَئِيلُ قَالَ هَؤُلَاءِ أَكَلَةُ الرِّبَوا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گذرا مین شب معراج مین ایک قوم پر کہ پیٹ اُنکے مانند گھرون کے تھے اُنمین سانپ تھے معلوم ہوتے تھے
باہر سے پیٹون اُنکے سے پس کہا مین نے کون ہین یہ لوگ اے جبرئیل کہا یہ ہین کھانے والے سود کے نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے وَعَنْ عَلِيٍّ رض
أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ آكِلَ الرِّبَوا وَمُوكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ النَّوْحِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت علیؓ سے
یہ کہ اُنھون نے سُنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لعنت کرتے تھے سود کے لینے والیکو اور دینے والے کو اور سود کے تمسک و حساب لکھنے والیکو
اور صدقے کے منع کرنے والے کو اور تھے حضرت منع فرماتے نوحہ کرنے سے نقل کی یہ نسائی نے **ف** صدقے کے منع کرنے والے کو یعنی جو شخص
مطلق صدقہ دینے سے منع کرے اُسکو لعنت کی یا منع کرنے والے صدقہ کے سے مراد ہے ترک کرنے والا صدقہ واجب کا خواہ زکوۃ ہو یا اور اور
نوحہ کہتے ہین چلا کر رونے کو ساتھ بیان کرنے اوصاف اُسکے کے ❁ ع وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ آخِرَ مَا نَزَلَتْ آيَةُ الرِّبَوا وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَلَمْ يُفَسِّرْهَا لَنَا فَدَعُوا الرِّبَوا وَالرِّيبَةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عمر بن الخطابؓ سے یہ کہ آخر اُس
چیز کی کہ اُتری آیت ربوا کی اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وفات کیے گئے اور نہین کھولا اُسکو واسطے ہمارے پس چھوڑ دو ربوا کو اور ریبہ کو یعنی
جس چیز مین شک شبہہ ہو ربوا کا وہ بھی حکم ربوا کا رکھتی ہے اُسکو بھی چھوڑ دو نقل کی یہ ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** آخر اُس چیز کے کہ اُتری الخ یعنی
معاملات مین جو آیتین اُتری ہین اُنمین سے یہ سب کے پیچھے اُتری ہے نہ مطلق آخر مراد ہے اسلیے کہ سب آیتون کے بعد یہ آیت اُتری ہے اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ
لَكُمْ دِينَكُمْ اور نہین کھولا الخ یعنی بعد اسکے اُترنے کے حضرت زندہ نہین رہے مگر تھوڑے دنون سو مشغول رہے اور امور ضروری مین پس بیان
مفصل اسکا نہین کیا کہ تمام جزئیات ربوا کی ذکر کرتے بلکہ بیان کیا چند چیزون مین اور سوا ے انکے کے کو موقوف رکھا قیاس و اجتہاد پر پس چاہیے
کہ ترک کرو ربوا صریح کو اور اُس چیز کو کہ اُسمین شبہہ ربوا کا ہے واسطے تورع اور احتیاط کے ❁ ع ❁ ح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْرَضَ أَحَدُكُمْ قَرْضًا فَأَهْدَى إِلَيْهِ أَوْ حَمَلَهُ عَلَى الدَّابَّةِ فَلَا يَرْكَبْهُ وَلَا يَقْبَلْهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ جَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ
قَبْلَ ذَلِكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت
کہ دیوے ایک تمھارا قرض یعنی کسی کو پھر تحفہ بھیجے قرض لینے والا طرف اُسکے یعنی قرض دینے والے کے یا سواری کو دے اُسکو جانور پر سوار ہو اُسپر

ویسے ہی سمین اگرچہ طریقہ کھانے کا دونون مین مختلف ہی سمین بسبب کھیل کے کھایا جاتا ہے اور سمین بسبب عقد کے اور کہا شافعیؒ نے کہ سمین
دلیل ہی اوپر حرمت بیع گوشت کے بدلے حیوان کے برابر ہے کہ ہو وہ گوشت جنس اُس حیوان سے یا غیر جنس اُسکے سے اور وہ حیوان کھایا جاتا
ہو یا نہ کھایا جاتا ہو اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے یہ اور دلیل اُنکی یہ ہی کہ یہ بیع موزون کے ساتھ غیر موزون کے ہی اور مراد ساتھ نہی کی
حدیث مین یہ ہی کہ ہو ایک اُن دونون مین سے نسیہ یعنی وعدے پر ؎ع وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ
بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی سمرہ بن جندبؓ سے
یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بیچنے حیوان کے سے بدلے حیوان کے بطریق وعدے کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ
اور دارمی نے ف تحقیق اسکی اوپر گذر چکی ؎ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يُّجَهِّزَ جَيْشًا
فَنَفِدَتِ الْاِبِلُ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ عَلٰى قَلَائِصِ الصَّدَقَةِ فَكَانَ يَاْخُذُ الْبَعِيْرَ بِالْبَعِيْرَيْنِ اِلٰى اِبِلِ الصَّدَقَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُسکو کہ سامان درست کر لشکر کا یعنی سواری اور ہتیار وغیرہ پس تمام
ہوئے اونٹ یعنی اکثر لوگون کو اونٹ دیے اور بعضے لوگ بغیر سواری کے رہگئے پس حکم کیا اُسکو یہ کہ لیوے اونٹ عوض اونٹ کے پس تھے
عبداللہ لیتے ایک اونٹ بدلے دو اونٹون کے تا زمانے آنے اونٹون زکوٰۃ کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اونٹ عوض اونٹ کے یعنی اس شرط پر اونٹ
قرض لے کہ جب آوینگے اونٹ زکوٰۃ کے تو ادا کرینگے کذا ذکر علیؒ جاننا چاہیے کہ درمختار مین لکھا ہی کہ امام اعظمؒ کے نزدیک قرض لینا غیر مثلی کا جائز نہین
اور اونٹ بھی غیر مثلی ہے پس اس حدیث کا وہ یہ جواب دیتے ہین کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا اور حضرت الشیخؒ نے حمل کیا ہی اسکو بیع پر لکھا ہے کہ
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے بیع حیوان کی بدلے حیوان کے وعدے پر اور ہمارے علما نے منع کیا ہی اسکو بسبب پہلی حدیث کے کہا
تورپشتی نے کہ حدیث عبداللہ بن عمرو کی ضعیف ہی اور حدیث پہلی سمرہ بن جندب کی قوی تر ہی یا یہ حکم پہلے حرام ہونے ربوا کے سے کیا ہو پھر منسوخ
ہوا اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّبٰوا فِي النَّسِيْئَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَا رِبٰوا
فِيْمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی اسامہ بن زیدؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیاج ہی وعدے مین اور ایک روایت مین فرمایا نہین
بیاج اُس چیز مین کہ ہووے دست بدست نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بیاج ہے وعدے مین یعنی بیاج تحقیق ہوتا ہے وعدے مین اگرچہ دونون
جنسین مختلف ہون یا برابر ہون مثلاً بیچنا گیہون کا بدلے جو کے ساتھ زیادتی کے درست ہی اگر دست بدست ہو اور اگر بطریق وعدے کے ہو تو نہین
درست اور نہین بیاج الخ یعنی اگر دونون چیزین ایک جنس کی ہون اور ہون برابر اور قبض کیجاوین ایک ہی مجلس مین تو ربوا نہین ہی اور خلاف جنس مین
ساتھ کمی زیادتی کے بھی ربوا نہین لازم آتا ؎ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيْلِ الْمَلٰئِكَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دِرْهَمُ رِبٰوا يَّاْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَّثَلَاثِيْنَ زَنْيَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ وَّزَادَ وَقَالَ مَنْ نَبَتَ لَحْمُهٗ مِنَ السُّحْتِ فَالنَّارُ اَوْلٰى بِهٖ اور روایت ہی عبداللہ بن حنظلہ سے کہ حنظلہ کو غسیل الملائکہ کہتے تھے یعنی
فرشتون نے اُنکو غسل دیا تھا کہا عبداللہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درہم سود کا کہ کھاوے اُسکو آدمی اور وہ جانتا ہو کہ یہ سود کا
ہے بہت زیادہ ہی گناہ مین چھتیس زنا سے نقل کی یہ احمد اور دارقطنی نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عباسؓ سے اور زیادہ کیا بیہقی نے
ابن عباسؓ سے اس عبارت کو اور کہا حضرت نے جو شخص کہ پیدا ہوا گوشت اُسکا مال حرام سے یعنی سود اور رشوت وغیرہ سے پس آگ دوزخ کی لائق تر
ہے ساتھ اُسکے ف اور وہ جانتا ہو اور اسی طرح اگر جانتا نہو لیکن اُسنے قصور کیا اسکے معلوم کرنے مین اور لکھا ہے علما نے کہ سود اشد زنا سے اسلیے ہی

بیع صحیح ہوجائیگی مسئلہ بیع ساتھ شرط فاسد کے فاسد ہے اور شرط فاسد وہ ہو کہ مقتضای عقد نہو اور اُسمین منفعت ہو بیچنے والیکو یا مول لینے والیکو یا مبیع کو کہ مستحق نفع کا ہو شرط کرنا ملک مشتری کا مقتضاے عقد ہے پس فاسد نہین اور یہ شرط کرنا کہ اس کپڑے کو مول لینے والا بیچے نہین اگرچہ مقتضاے عقد نہین لیکن اسمین منفعت کسی کی نہین پس فاسد نہین اور یہ شرط کرنی کہ اس گھوڑے کو مشتری فربہ کرے اسمین منفعت مبیع کی ہو لیکن مبیع انسان نہین کہ مستحق نفع کا ہو پس فاسد نہین ایسی شرط کرنی لغو ہو اور بیع صحیح اور یہ شرط کرنی کہ بیچنے والا ایک مہینے تک گھر بیچے گئے مین سکونت کرے اسمین نفع بایع کا ہے پس شرط فاسد ہو اور یہ شرط کرنی کہ بیچنے والا اس کپڑے کی پوشاک سی دے اسمین نفع مول لینے والے کا ہے یہ بھی فاسد ہو اور یہ شرط کرنی کہ غلام بیچے گئے کو مشتری آزاد کرے اسمین نفع مبیع کا ہو یہ بھی فاسد ہو ایسی شرطون سے بیع فاسد ہو جاتی ہو اور زیادہ تفصیل بیع فاسد و باطل کی فقہ کی بڑی کتابون مین ہو ایسی بیوع سے پرہیز کرنا واجب ہو مسئلہ کم کرنا بایع کا بیچ وزن مبیع یا کم کرنا مشتری کا قیمت مین حرام ہو چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نے وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ الخ اور بیچ ادا کرنے قیمت مبیع کے اور ادا کرنے مول مزدور کی مزدوری کی بے عذر تاخیر کرنی حرام ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیر کرنا غنی کا ظلم ہے اور مزدور کو مزدوری دو پہلے اس سے کہ عرق اُسکا خشک ہو اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب دین ادا کرتے تو زیادہ قدر واجب سے دیتے بجاے آدھے وسق کے ایک وسق اور بجاے ایک وسق کے دو وسق دیتے اور فرماتے کہ اسقدر حق تیرا ہو اور اسقدر زیادتی میری طرف سے ہو یہ زیادہ دینا بغیر شرط کے ربوا نہین جائز ہے بلکہ مستحب اور عہد شکنی اور فریب اور جھوٹ کسب حلال کو حرام کر دیتے ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار مین تودہ گیہوؤن کا دیکھا جب دست مبارک اُن گیہوؤن مین ڈالا تو اندر سے تر تھے فرمایا کہ یہ کیا ہے بیچنے والے نے کہا کہ مینھ اسکو پہونچا تھا فرمایا کہ تر گیہون اوپر تودے کے کیون نہ کیے تو نے جو کوئی فریب دے مسلمانون کو وہ ہم مین سے نہین ہے مسئلہ بیچ بیع مرابحت کے کہ بائع خرید پہلی سے ساتھ اضافت سوایہ کے مثلاً بیچے اور بیچ بیع تولیہ کے کہ ساتھ قیمت پہلی کے بیچے قیمت پہلی بلا تفاوت کہدینی واجب ہو اور اگر مبیع پر سواے قیمت کے مانند مزدوری اوٹھانے والے کے یا ڈھلائی کے خرچ ہوا اسکو قیمت کے ساتھ ملاوے اور کہے کہ اسقدر روپے اس اسباب پر میرے خرچ ہوے ہین اور یہ نہ کہے کہ اتنے روپون کو مین نے خریدا ہے تا جھوٹا نہو مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک کپڑا مثلاً دس روپے کو بیچا اور ہنوز لینے والے نے روپے بیچنے والیکو نہین دیے تھے کہ بیچنے والے نے پھر وہی کپڑا مول لینے والے سے پانچ روپے کو خرید لیا یا اُس کپڑے کو ساتھ ایک اور کپڑے کے دس درہم کو خریدا یہ بیع صحیح نہو گی کیونکہ حکم ربوا کے ہے مسئلہ بیچنا منقول کا پہلے قبض کرنے کے صحیح نہین مسئلہ اگر ایک چیز کیلی بشرط کیل کے خریدی اور مول لینے والے نے بیچنے والے سے کیل کر لی پھر اور کے ہاتھ بشرط کیل کے بیچی دوسرے مول لینے والیکو طعام بیچے گئے مین سے کھانا یا اور کے ہاتھ بیچنا جائز نہین جب تک کہ پھر کیل نکرے اور کیل پہلا کافی نہین ہو احتیاطا اسلیے کہ مبادا کیل مین کچھ زیادہ نکلے اور مال بائع کا نہو مسئلہ اگر ایک مسلمان کچھ خریدتا ہے اور نرخ مشخص کرتا ہے یا پیغام ایک عورت کا کسی نے دیا تو دوسرے کو اُسپر پیغام دینا مکروہ ہو تا وقتیکہ معاملہ پہلے شخص کا درست ہو یا موقوف کرے مسئلہ بیچنا وقت اذان جمعہ کے مکروہ ہو مسئلہ اگر دو بڑے چھوٹے آپسمین قرابت محرمیت کی رکھتے ہون بیچنا اُنکو علیحدہ علیحدہ مکروہ و ممنوع ہو اور اسی طرح سے اگر ایک اُنمین سے چھوٹا ہو اور دوسرا بڑا اور بعضون کے نزدیک یہ بیع جائز نہین مسئلہ بیچنا مردار کی چربی کا جائز نہین اور بیچنا تیل نجس کا امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے اور اور اامون کے نزدیک جائز نہین اور بیچنا انسان کی گندگی کا اگر کچھ اُسمین ملا نہو نزدیک امام اعظمؒ کے مکروہ ہو اور اگر راکھ وغیرہ ملی ہوئی ہو تو امام اعظمؒ کے نزدیک جائز ہے اور بیچنا گوبر کا بھی اُن کے نزدیک جائز ہے اور اکثر امامون کے نزدیک بیچنا کسی چیز کا اُنمین سے جائز نہین اور جس چیز کی بیع جائز نہین نفع اُٹھانا بھی اُس سے جائز نہین مسئلہ بادشاہ و حاکم کو نرخ ٹھہرانا مکروہ ہو مگر جبکہ بنیئے بیچ گرانی غلہ کے بہت تعدی

اور نہ قبول کرے تحفہ مگر یہ کہ جاری ہو تحفہ بھیجنا اور سواری بھیجنی درمیان قرض لینے والے اور درمیان قرض دینے والے کے پہلے اس سے نقل کی ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** نہ قبول کرے تحفہ تا ربوا نہو اسلیے کہ جو قرض کہ حاصل کرے منفعت کو پس وہ ربوا ہی مگر یہ کہ عادت ہو قرض لینے کی پہلے سے کچھ بھیجنے بھجانے کی تو کچھ مضائقہ نہین اسلیے کہ وہ قرض کی جہت سے نہین ہی بلکہ بحسب عادت پہلی کے ہی منقول ہی امام ابو حنیفہ رح سے کہ ایک شخص کو اونھون نے قرض دیا تھا ایک وزاُسکے یہان تقاضے کے لیے گئے اور اُسوقت گرمی بہت تھی اُسکی دیوار کے سایہ مین نہ ٹھہرے دھوپ مین کھڑے رہے تا کہ نہ حاصل ہو آرام دین کی جہت سے یہان تک کہ وہ نکلا بعد بڑی دیر کے یہ بات امام صاحب نے بسبب کمال احتیاط کے کی ۱ء **ف** حدیث شریف مین آیا ہی جو قرض کہ قرض دینے والے کو باعث نفع ہو حکم ربوا کا رکھتا ہے پس قرض دینے والا قرض لینے والے سے ضیافت نہ قبول کرے مگر بحسب عادت قدیم کے بلکہ اُسکی دیوار کے سائے مین بھی بیٹھنا مکروہ ہے ۱۲ ما لا بد منہ **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقْرَضَ الرَّجُلُ أَحَدَكُمْ فَلَا يَأْخُذْ هَدِيَّةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَارِيخِهِ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى اور روایت ہی انس رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ قرض دیوے کوئی کسی کو پس نہ لیوے اُس سے تحفہ نقل کی یہ بخاری نے بیچ تاریخ اپنی کے اسیطرح سے ہی منتقی مین **وَعَنْ** أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنِ سَلَامٍ فَقَالَ إِنَّكَ بِأَرْضٍ فِيهَا الرِّبٰوا فَاشٍ فَإِذَا كَانَ لَكَ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ فَأَهْدٰى إِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ أَوْ حِمْلَ شَعِيرٍ أَوْ حَبْلَ قَتٍّ فَلَا تَأْخُذْهُ فَإِنَّهُ رِبٰوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی بردہ بن ابی موسی سے کہ کہا آیا مین مدینے مین پس ملا مین عبداللہ بن سلام سے پس کہا اُنھون نے کہ تحقیق تو بیچ ایسی زمین کے ہے کہ اُسمین بہت رواج ہے سود کا پس جسوقت کہ ہووے واسطے تیرے کسی پر حق یعنی قرض پھر تحفہ بھیجے وہ طرف تیرے ایک بوجھ بھس کا یا بوجھ جو کا یا گٹھا گھانس کا پس نہ لے تو اُسکو اسلیے کہ تحقیق وہ سود کا حکم رکھتا ہی نقل کی یہ بخاری نے **بَابُ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوعِ** باب ہی بیچ بیان بیعون کے کہ منع کیا گیا ہے اُنسے **ف** نہی بیع سے کبھی ہوتی ہے واسطے حرمت کے جیسے نہی بیع باطل اور فاسد سے اور کبھی ہوتی ہی نہی واسطے کراہت کے جیسے نہی بیچنے سے وقت اذان جمعے کے اور بیع حرام حنفیہ رح کے نزدیک دو قسم پر ہی فاسد اور باطل ۱۲ ح **ف** کچھ مسائل متعلق اس باب کے کہ جاننا اُنکا ضروری ہی مالا بدّا اور درمختار مین سے لکھے جاتے ہین تا بھائی مسلمانون کو مفید ہون مسئلہ اگر مبیع مال نہو مانند مردار یا خون یا حُر یا ام الولد یا مکاتب یا مدبر کے بیع اُسکی باطل ہی اور اسی طرح اگر مال ہو لیکن متقوم نہو مانند شراب و سُور کے اگر عوض روپون کے بیچے جاوین بیع باطل ہوگی اور اگر عوض اسباب کے بیچے جاوین بیع اسباب کی فاسد ہوگی اور بیع شراب اور سور کی باطل بیع باطل سے مشتری مالک مبیع کا نہین ہوتا اور فاسد سے بعد قبض کے مالک ہوجاتا ہے اور قیمت اُسکی نقود سے دینی ذمے اُسکے واجب ہوگی لیکن فسخ اُسکا واجب ہی مسئلہ بیچنا دودھ کا تھنون مین باطل ہی کہ شک ہوتا ہے اُسکے ہونے مین احتمال ہی کہ ریح ہو پس فریب ہوگا مسئلہ نہین جائز بیچنا جانور کا ہوا مین اگر عادت پھر آنے کی نہ رکھتا ہو اور اگر عادت پھر آنے کی رکھتا ہو مانند کبوتر کے تو بیچنا اُسکا اُڑنے کی حالت مین بھی درست ہی اور نہین جائز بیچنا مچھلی کا کہ نہین پکڑی گئی ہی پانی سے یعنی دریا وغیرہ سے یا پکڑی گئی ہے لیکن پھر ایسے حوض مین ڈالدی ہی کہ نہین پکڑی جاتی اُس سے بدون جال کے اور نہین جائز بیچنا حمل لونڈی یا جانور کا اور موتی کا سیپ مین اور گوشت کا بکری مین اور بیچنا سور کے بالون کا درست نہین لیکن انتفاع اُٹھانا اس سے مانند سینے گون کی جائز ہے اور بیچنا آدمی کے بالون کا اور نفع اُٹھانا اُنسے جائز نہین مسئلہ جو بیع کہ باعث نزاع آپس کی ہو فاسد ہی جیسے کہ بیع پشم کی اوپر پیٹھ بکری وغیرہ کے یا بیع کڑی کی چھت مین یا بیع ایک گز کی بڑے کپڑے مین سے یا بیع کرنی ساتھ مدت مجہول کے مثلاً مشتری کہے جس روز مینھ برسے گا یا تند ہوا چلیگی اُس روز مول اُسکا دونگا پس اگر مشتری نے بیع کو فسخ نہ کیا اور بایع نے کڑی چھت مین سے جدا کردی اور گز بھر کپڑا بڑے کپڑے مین سے جدا کردیا یا مدت مجہول کو مول لینے والے نے موقوف کیا

یا زیادہ اس سے پہلے نمودار ہونے میوے کے اور ثنیا یہ ہے کہ میوہ درخت پر موجود ہے اور اُسکو بیچے اور ایک قدر غیر معین اُسمین سے استثنا کرلے یعنی نہ بیچے اور معنی رخصت دینے کے عرایا مین یہ ہین کہ بعضے شخص اپنے باغ مین سے ایک درخت یا دو درخت کسی محتاج کو میوہ کھانے کے لیے دیتے اور معمول تھا کہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ آکر باغ مین بیٹھتے تھے پس اُس فقیر کے آنے سے اُن کو رنج ہوتا تو اُسکو اپنے پاس سے میوہ اُسکے بدلے مین دیتے اور درخت پر کا میوہ آپ لے لیتے اُسکو درست رکھا اور یہ پانچ وسق سے کم مین درست ہے اُس سے زیادہ مین نہین درست جیسا کہ حدیث ابی ہریرہ کی ہین آگے مذکور ہے ؀ع وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِی حَثْمَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا اَنَّهٗ رَخَّصَ فِی الْعَرِيَّةِ اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَّاْكُلُهَا اَهْلُهَا رُطَبًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سہل بن ابی حثمہ رضی سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے میوے کے سے درخت پر بدلے خشک کھجورون کے مگر یہ کہ رخصت دی عریہ مین یہ کہ بیچا جاوے میوہ درخت پر ساتھ انداز کرنے اسکے کے حالت خشک ہونے مین یعنی اندازہ کرے کہ بعد خشک ہونے کے کسقدر رہیگا اُسقدر خشک کھجورین دیکر لے لے کھاوین اُس میوے کو اہل اُسکے تازہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِی بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ فِی خَمْسَةِ اَوْسُقٍ شَكَّ دَاؤُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے رخصت دی بیع بیچنے عرایا کے یعنی پھلون عرایا کے ساتھ اندازہ کرنے اُسکے کے خشک کھجورون سے بیچ اُس چیز کے کہ کم پانچ وسق سے ہو یا بیچ پانچ وسق کے شک کیا داؤد بن حصین راوی نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیع کم پانچ وسق کے اسلیے کہ اجازت اُسکی بحکم ضرورت اور احتیاج کے تھی اور اسقدر کافی ہے اور پانچ وسق سے کم مین یہ بیع جائز ہے سب کے نزدیک اور پانچ وسق سے زیادہ مین نہین جائز اور پانچ وسق مین اختلاف ہے صحیح تر عدم جواز ہے اسلیے کہ راوی کو اُسمین شک ہے احتیاط مقتضی اسی کی ہے کہ اُسپر عمل نہ کیا جاوے اور اسمین بھی اختلاف ہے کہ رخصت خاص فقیرون ہی کے لیے ہے یا اغنیا کے لیے بھی اور صحیح تر یہ ہے کہ دونون کے لیے ہے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع مین قریب چار سیر کے غلہ آتا ہے ؀ح ؀ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِیَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِی رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَهٰی عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰی تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰی يَبْيَضَّ وَيَاْمَنَ الْعَاهَةَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے پھل کے سے یہانتک کہ ظاہر ہو پختگی اُسکی منع کیا بیچنے والیکو اور لینے والے کو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین منع فرمایا بیچنے پھل کھجور کے سے یہانتک کہ سرخ و زرد ہو اور منع کیا بیچنے خوشہ کھیتی کے سے یہانتک کہ پختہ ہو اور امن مین ہو آفت سے **ف** بیچنے والیکو اسلیے منع کیا کہ تا مال مول لینے والے کا بغیر عوض کسی چیز کے نہ لیوے اور مول لینے والیکو اسلیے منع کیا تا مال ضایع نہ کرے بسبب ہونے خوف ہلاک کے ؀ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی تُزْهِیَ قِيْلَ وَمَا تُزْهِیْ قَالَ حَتّٰی تَحْمَرَّ وَقَالَ اَرَاَيْتَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس رضی سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے میوے کے سے یہانتک کہ خوشرنگ ہو کہا گیا کیا معنی ہین خوشرنگ ہونے کے فرمایا یہانتک کہ سرخ ہو اور فرمایا خبر دو جسوقت کہ منع کرے اللہ تعالی میوے کو یعنی پکنے سے کس سبب سے لیوے ایک تمھارا مال بھائی اپنے کا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی پہلے پختہ ہونے کے محل خطر ہے شاید کہ آفت پونہچے اور میوہ جھڑ جاوے پس مال کہ بیچنے والا لیویگا مول لینے والے سے مفت لیگا پس چاہیے کہ پکنے تک صبر کرے ؀ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ وَاَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر رضی سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے سالیانہ کے سے یعنی میوہ درخت کا ایک سال کا یا دو سال کا یا تین سال کا یا زیادہ اس سے نہ بیچے اور حکم کیا ساتھ موقوف کرنے آفتون کے نقل کی یہ مسلم نے

کریں تو اُس صورت میں ساتھ مشورت داناؤں کے نرخ مقرر کرے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ اَنْ يَّبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهٖ اِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَاِنْ كَانَ كَرْمًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا وَكَانَ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ وَاِنْ كَانَ زَرْعًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يُّبَاعَ مَا فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُّسَمًّى اِنْ زَادَ فَلِيْ وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنت سے اور مزابنت یہ کہ بیچے میوہ باغ اپنے کا اگر ہو میوہ کھجور بدلے خشک کھجور کے بطریق پیمانے کے یعنی مثلاً دس پیمانے پھر تازی کھجورین درخت پر اندازہ کر کے بدلے دس پیمانے بھر خشک کھجوروں کے کہ لینے والے کے پاس ہیں بیچے اور اگر ہو میوہ انگور بیچے اُسکو بدلے انگور خشک کے از روے پیمانے کے حاصل یہ کہ بیچے میوہ تر کہ درختوں پر ہو بدلے میوہ خشک کے کہ زمین پر پڑا ہوا ہو اور کتاب مسلم میں ہے اور اگر ہو باغ کھیتی بیچے اُسکو بدلے پیمانے غلے کے یعنی بیچے گیہوں اور جو وغیرہ کہ کھیتی میں ہوں بدلے گیہوں وغیرہ کے کہ لینے والے کے پاس ہوں منع کیا ان سب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں یوں ہے کہ منع کیا حضرتؐ نے مزابنت سے فرمایا اور مزابنت بیچنا میوے کا ہے کہ اوپر درختوں کھجور کے ہو بدلے کھجوروں خشک کے ساتھ پیمانے معین کے بیچے بایع یہ کہکر کہ اگر زیادہ نکلے میوہ درخت کا یعنی پیمانے معین سے پس واسطے میرے ہے اور اگر کم نکلے پس مجھپر ہے یعنی پورا کر دونگا اُسکو تیرے لیے اے مشتری **ف** مزابنت مشتق زبن سے ہے اور زبن کے معنی ہیں دفع کرنا چونکہ بنا اس بیع کی قیاس اور اندازے پر ہے اور احتمال زیادتی اور نقصان کا رہتی ہے جاسکی ہے کہ مشتری اور بایع میں نزاع پڑے اور ایک دوسرے کو دفع کرے اور فرق ان دونوں روایتوں میں یہ ہے کہ پہلی روایت میں ثمر ساتھ ثاء مثلثہ کے ہے اور دوسری میں ساتھ تاء فوقانیہ کے اور مقصود یہاں بھی عام ہے اور تخصیص بطریق تمثیل کے ہے ؛ ح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةُ اَنْ يَّبِيْعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمِائَةِ فَرَقٍ حِنْطَةٍ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يَّبِيْعَ التَّمْرَ فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ بِمِائَةِ فَرَقٍ وَالْمُخَابَرَةُ كِرَاءُ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرت سے اور محاقلت سے اور مزابنت سے اور محاقلت یہ ہے کہ بیچے آدمی کھیتی کو بدلے سو فرق گیہوں کے اور مزابنت یہ ہے کہ بیچے کھجور کو درختوں پر بدلے سو فرق کھجور کے کہ زمین پر ہو اور مخابرت کرائے کو دینا زمین کا ہے حصہ معین پر جیسے تہائی یا چوتھائی پر نقل کی یہ مسلم نے **ف** فرق ساتھ زبر رے کے نام ہے پیمانے کا کہ اُسمین سولہ رطل غلہ آتا ہے یعنی آٹھ سیر اور فرق ساتھ جزم رے کے ایک سو بیس رطل کا ہوتا ہے اور ذکر سو فرق کا بطریق تمثیل کے ہے مقصود بیچنا کھیتی کا ہے بالوں میں بدلے گیہوں کے جیسا کہ بیان مزابنت کے گذرا لیکن مزابنت عام ہے استعمال اسکا میووں میں بھی آتا ہے اور کھیتی میں بھی اور کبھی خاص میوے ہی میں آتا ہے اور استعمال محاقلت کا کھیتی ہی میں آتا ہے اور مخابرت کرائے کو دینا الخ یعنی ایک شخص زمین کسی کو دے باین شرط کہ اسمین بووے جوتے اور جو اسمین پیدا ہو اسمین سے تہائی یا چوتھائی مجکو دینا اس سے منع فرمایا واسطے جہالت اُجرت کے اور واسطے ہونے اُسکے کے معدوم اور مخابرت کو مزارعت بھی کہتے ہیں لیکن مخابرت میں تخم بونے والے کا ہوتا ہے اور مزارعت میں مالک کا اور مزارعت درست نہیں ابو حنیفہؒ کے نزدیک اور صاحبینؒ کے نزدیک درست ہے اور فتوی اسی پر ہے اسلیے کہ احتیاج پڑتی ہے لوگوں کو اُسکی ؛ ح ؛ ع **وَعَنْهُ** قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلت اور مزابنت سے اور مخابرت سے اور معاومت سے اور ثنیا سے اور رخصت دی بیع عرایا کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** معنی محاقلت اور مزابنت اور مخابرت کے پہلے معلوم ہو چکے اور معنی معاومت کے یہ ہیں کہ بیچنا میوے کا درخت پر ایک سال کا یا دو سال کا یا تین سال کا

ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ آگے جا ملو تم قافلے سے کہ غلہ وغیرہ لایا ہو واسطے مول لینے کے اور نہ بیچے بعض تمہارا اوپر بیچنے بعض کے اور نہ نجش کرو اور نہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے اور نہ جمع کرو دودھ اونٹ اور بکری کے تھنوں مین اور جو شخص خریدے اُس جانور کو بعد دودھ جمع کرنے کے پس وہ مختار ہے رکھنے اور پھیرنے مین بعد دوہنے اُسکے کے اگر راضی ہو اُس سے تو رکھے اور اگر ناراض ہو تو پھیر دے اُسکو اور دیوے چار سیر کھجورین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہے کہ جو کوئی خریدے بکری مصرات کو یعنی جسکے تھنوں مین دودھ جمع ہو پس وہ اختیار رکھتا ہے تین دن تک پھر اگر پھیر لے اُسکو تو پھیرے ساتھ اُسکے چار سیر کھجور نہ گیہوں **ف** نہ ملاقات کرو تم الخ یعنی اگر خبر سنو کہ ایک قافلہ غلہ وغیرہ لایا ہے تو نہ جا ملو اُن سے سستا خریدنے کے لیے پہلے اسکے کہ شہر و بازار مین آوین اور نرخ معلوم کرین بازار کا اس سے منع اسلیے کیا کہ اسمین فریب دینا اور ضرر پہونچانا ہے بیچنے والے کو اور نہ بیچے الخ یعنی ایک شخص نے ایک چیز بیع خیار کر لی اور ایک شخص کہے لینے والے کو کہ فسخ کر اس بیع کو مین تیرے ہاتھ ایسی ہی چیز اس سے سستی مول کو دونگا اس سے منع فرمایا کہا ہے بعضوں نے کہ یہ نہی مخصوص ہی ساتھ اُس چیز کے کہ ہو اُسمین غبن اور اگر غبن ہو تو جائز ہے اسکو فسخ کروا دینا اس بیع کا اور بیچنا اُسکے ہاتھ سستے مول کو واسطے دفع ضرر کے اور یا بیع اس جگہ بمعنی خریدنے کے ہی یعنی ایک شخص کچھ خریدتا ہے اور بیچنے والا اور لینے والا راضی ہین ایک مول پر اور ایک شخص آن کر زیادہ مول لگا کر اُنکے معاملہ کو بگاڑ دے اور آپ لیلوے یہ بُرا ہے اور اگر قصد خریدنے کا نہ رکھتا ہو بلکہ معاملہ بگاڑنا ہی اُسکا منظور ہو تو یہ اُس سے بھی بُرا ہے اور نہ نجش کرو نجش اسکو کہتے ہین کہ ایک شخص کچھ خریدتا ہے اور ایک آیا اُسنے تعریف کی اُس جنس کی یا مول زیادہ لگایا اُسکا اور خریدنا منظور نہین منظور یہی ہی کہ لینے والا میری دیکھا دیکھی زیادہ رغبت کرے اسکے لینے مین اس سے منع فرمایا کہ لینے والے کو فریب دیتا ہے اور نہ بیچے شہری الخ یعنی ایک گنوار غلہ وغیرہ لایا شہر مین اس ارادے سے کہ آج کے نرخ بیچ جاؤن ایک شخص شہر کے نے آنکر کہا کہ میرے سپرد کر جا اس غلے کو مین بہت مہنگا بیچ رکھونگا اس سے منع فرمایا کہ اسمین روکنے نفع کا ہے مخلوق خدا سے اور یہ حرام ہی امام شافعیؒ کے نزدیک اور مکروہ ہی حنفیہؒ کے نزدیک اور نہ جمع کرو دودھ الخ یعنی بیچنے سے پہلے ایک دو روز دودھ اونٹنی کا یا بکری کا نہ دوہے تاکہ دودھ بہت سا جمع ہو جاوے تھنوں مین اور گمان کرے لینے والا کہ بہت دودھ کی ہی پس زیادہ مول دے اس سے منع فرمایا کہ فریب ہی اسمین اور اگر کوئی اسطرح کا جانور لیوے اور بعد دودھ دوہنے کے معلوم ہو کہ دودھ کم ہے تو مختار ہے چاہے رکھے اور چاہے پھیر دے اور پھیرے تو اُسکے ساتھ چار سیر کھجورین عوض مین دودھ کے دے اسلیے کہ کچھ دودھ پیدا ہوا ہی بیچ ملک مشتری کے اور کچھ تھا بیچا گیا پس واسطے نہ تمیز ہونے اسکے کے ممتنع ہوا پھیرنا دودھ کا اور دینا قیمت اُسکی کا پس واجب کین شارع نے چار سیر کھجورین واسطے دفع خصومت کے اور نظر نہ کی طرف قلت دودھ کے اور کثرت اُسکی کے جیسے کہ مقرر کی دیت نفس کی سو اونٹ باوجود تفاوت نفسون کے اور عمل کیا شافعیؒ نے اس حدیث پر اور ثابت کیا ہے خیار اس طرح کے جانور مین اور کہا ابو حنیفہؒ نے کہ نہین خیار اسمین اور اس حدیث پر عمل کرنا ترک کیا گیا ہی اسلیے کہ یہ حکم پہلے حرام ہونے ربوا کے تھا کہ اس طرح کی چیزین جائز تھین معاملات مین پھر نسخ کیا گیا اور کھجور نہ گیہوں کہا ابن حجر شافعیؒ نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ نہین جائز کچھ دینا اس جگہ سوا کھجورون کے اگرچہ راضی ہو ساتھ اُسکے بیچنے والا اسلیے کہ اکثر طعام اُنکا تھا کھجور اور دودھ پس قائم کیا کھجور کو مقام دودھ کے اور بعضون نے کہا کہ جائز ہے دینا سوا کھجور کے بھی ساتھ رضا بیچنے والے کے ؛ ح ؛ ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرٰى مِنْهُ فَاِذَا اَتٰى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ آگے جا ملو تم قافلے سے کہ لایا ہو غلہ وغیرہ پھر جو ملا اُس سے اور خریدا اُس سے پس جسوقت کہ آوے مالک اُسکا بازار مین پس وہ مختار ہے درمیان پھیرنے اور رکھنے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** معنی لفظ جلب کے اور لفظ رکبان کے کہ اوپر گذرا ابو ہریرہؓ کی حدیث مین ایک ہی

ف یعنی اگر مثلاً میوہ خریدا اور اُسکو آفت پونہچی کہ جھڑ گیا بایع کو چاہیے کہ کچھ مول مین سے کم کر دے یا مشتری کو پھیر دے اگرچہ بیع تمام ہوئی اور یہ امر استحباب کے لیے ہے اسلیے کہ جو آفت مبیع کو پہونچی بعد قبض کرنے کے وہ بیچ ضمان مشتری کے ہی یعنی بعد قبض کرنے کے جو کسی آفت سے مبیع ہلاک ہوگی تو مشتری ہی کی ہلاک ہوگی بایع پر کچھ نہین ہی ح ؛ ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بِعْتَ مِنْ اَخِيْكَ تَمْرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بیچا تو نے اپنے بھائی کے ہاتھ میوہ پس پونہچی اُسکو آفت کہ ہلاک کیا اُسکو پس نہین حلال ہی تجکو لینا اُس سے کچھ کس سبب سے لیتا ہے مال بھائی اپنے کا بغیر حق کے یعنی ناحق لیتا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہین حلال ہی الخ یہ حکم بر تقدیر مطلق ہلاک ہونے کے ہی اور اگر آفت ایسی پونہچے کہ کچھ ہلاک ہو تو کچھ مول مین سے چھوڑ دے جیسے کہ اوپر گذرا کہا ابن ملک نے کہ اگر ہو ہلاک پہلے سپرد کرنے کے مشتری کو تو ہلاک بایع ہی کا ہوا اور اگر ہلاک ہوا بعد سپرد کرنے کے تو معنی یہ ہین کہ نہین حلال بیچ تقوی و ورع کے ؛ ح ؛ ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوْا يَبْتَاعُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ اَعْلَى السُّوْقِ فَيَبِيْعُوْنَهٗ فِيْ مَكَانِهٖ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِهٖ فِيْ مَكَانِهٖ حَتّٰى يَنْقُلُوْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَلَمْ اَجِدْهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا خریدتے تھے لوگ غلہ بیچ جانب بلندی بازار کے پھر بیچ ڈالتے اُسکو اُسی جگہ یعنی پہلے قبض کرنے کے پس منع کیا اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنا اُسکے سے اُسی جگہ مین یہانتک کہ نقل کرین اُسکو نقل کی یہ ابو داؤد نے اور نہین پایا مین نے اسکو صحیحین مین **ف** نقل کرین یعنی قبض کرین اور قبض کرنا منقول کا یہ ہی کہ اُسکو اُسکی جگہ سے اُٹھا کر اور جگہ رکھ لے اگرچہ پاس اُسکے ہو اگر بشرط کیل کے لیا ہے کیل کر کر اُٹھا لے اور اگر بغیر شرط کیل کے لیا ہے تو یون ہی اُٹھا کر اور جگہ رکھ لے اور نہین پایا مین نے اُسکو صحیحین مین یعنی بیچ ایک کے اُن دونون مین سے یہ اعتراض ہے مصابیح والے پر کہ اس حدیث کو اول فصل مین ذکر کیا باوجودیکہ صحیحین مین نہین ہی ؛ ح ؛ ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهٗ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَتّٰى يَكْتَالَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خریدے غلہ پس نہ بیچے اُسکو یہانتک کہ پورا لے اُسکو اور بیچ روایت ابن عباسؓ کے یہانتک کہ کیل کر لے اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پورا لے یعنی قبض کرے اور بیچنا کسی چیز کا پہلے قبض کے جائز نہین نزدیک شافعیؒ اور محمدؒ کے خواہ وہ چیز منقول ہو یا عقار یعنی زمین اور امام مالکؒ کے نزدیک جائز نہین بیچنا غلے کا اور اور چیزون کا بیچنا جائز ہے اور امام ابو حنیفہؒ اور ابو یوسفؒ کے نزدیک بیچنا عقار کا جائز ہی نہ منقول کا اور ظاہر مذہب امام احمد کا بھی یہی ہے اور یہانتک کہ کیل کرے دلیل پکڑی ہے بعضون نے ساتھ اس حدیث کے اسپر کہ بایع اگر کیل کرے غلے کو روبرو مشتری کے تو نہین کفایت کرتا ہے بلکہ ضرور ہے مشتری کو کہ کیل اور کرے بعد قبض کرنے کے لیکن صحیح تر یہ ہی کہ یہ کفایت کرتا ہے اسلیے کہ کیل بایع کا روبرو مشتری کے اسکا بھی کیل ہی ؛ ح ؛ ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَّا الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ اَنْ يُّبَاعَ حَتّٰى يُقْبَضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا اَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا مِثْلَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا وہ چیز کہ منع کیا اُس سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس وہ غلہ ہے کہ منع کیا ہے بیچنے اُسکے سے یہانتک کہ قبض کیا جاوے کہا ابن عباس نے اور نہین گمان کرتا مین ہر چیز کو مگر مانند غلے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی پہلے قبض کرنے کے بیچنا کسی چیز کا درست نہین مانند غلے کے اور یہ قیاس ابن عباس کا ہے کہ قیاس کیا ہے غیر غلے کو غلے پر ؛ ح ؛ ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِبَيْعٍ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَّحْلُبَهَا اِنْ رَضِيَهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُّصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ

یہ ہے کہ ڈالے کپڑا ایک مونڈھے پر اور ظاہر ہووے ایک جانب اُسکی نہو اُسپر کوئی کپڑا اور دوسرا پہنا وا یہ ہے گوٹ مارنی کپڑے سے اس حال میں کہ وہ بیٹھا ہوا ہو اُسکی شرمگاہ پر اُس کپڑے میں سے کچھ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ اُلٹے اُسکو مگر بسبب اسکے یعنی نچھوے اُسکو مگر بسبب بیع بغیر اسکے کہ جاری ہو درمیان بایع اور مشتری کے ایجاب و قبول لفظ میں اور تعاطی فعل میں یعنی نہ تو مُنھ سے کہے بایع کہ یہ چیز میں نے بیچی اور مشتری کہے میں نے لی اور نہ لین دین واقع ہو کہ بائع خوشی سے مبیع دے اور مشتری مول دے اور کہا طیبی نے کہ نہ اُلٹے کپڑے کو اور نہ کھولے اُسکو مگر ساتھ چھونے کے یعنی حق یہ تھا کہ کھولتا کپڑے کو اور دیکھتا اُسکو اور اُسنے نہ کھولا اور نہ دیکھا سو اچھونے کے اور چھونے سے کھولنا اور دیکھنا حاصل نہیں ہوتا حاصل یہ ہے کہ بیع ملامست ایام جاہلیت میں یہ تھی کہ جہان ایک نے دوسرے کے کپڑے کو ہاتھ لگایا پس وہی بیع ہو گئی دیکھتے بھالتے اُسکو کچھ نہ تھے اور نہ شرط خیار کی کرتے تھے کہ بعد دیکھنے کے چاہینگے رکھینگے اور چاہینگے پھیر دینگے اور بیع منابذت یہ کہ جہان آپسمین ایک نے دوسرے کی طرف کپڑا ڈال دیا پس یہی بیع ہو گئی حاجت دیکھنے کی اور رضامندی کی کچھ نتھی اور صماء کے معنی ایک تو یہی ہین جو کہ مذکور ہوے اور مشہور معنی یہ ہین کہ ایک کپڑا اسرسے پاؤن تک بدن پر لپیٹ لے کہ ہاتھ بھی اُسمین لپٹے رہین اور کہین سے کھلا نرہے اور دوسری پوشش یہ منع ہے کہ کولون پر بیٹھے اور دونون زانون کو کھڑے کر کر کپڑا اپنے زانون اور کمر کے گرد لپیٹے اسطرح کہ ستر کھلا رہے پس اسطرح کے لباس سے اسلیے منع کیا کہ ستر کھلا رہتا ہے اور اگر اسطرح لپیٹے کہ ستر ڈھکا رہے تو مشروع ہے اور ہاتھون سے گرد زانو کے حلقہ کر کر بیٹھنا مسنون ہے ؎ ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع حصاۃ کی سے اور بیع غرر کی سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** بیع حصات یہ ہے کہ مول لینے والا بیچنے والیکو کہے کہ جب تیری چیز پر کنکری پھیکون واجب ہو بیع یا کہے بیچنے والا لینے والیکو کہ بیچی میں نے تیرے ہاتھ اسباب سے وہ چیز کہ پڑے اُسپر کنکری تیری جب پھینکے تو اُسکو یا زمین میں سے اتنی زمین بیچی کہ جہان تک تیر اکنکر جاوے یہ بیع ایام جاہلیت میں کیا کرتے تھے اس سے منع فرمایا اور بیع غرر کی یہ ہے کہ مبیع مجہول ہو یا بیچنے والیکی قدرت میں نہو جیسے مچھلی دریا میں بیچنی اور جانور ہوا میں اور غلام بھاگے ہوے کو بیچنا ؎ ع **وَعَنْ** اِبْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ اِلٰى اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجَ الَّتِيْ فِيْ بَطْنِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے حمل حمل کے سے اور تھی یہ بیع ایک بیع کہ کرتے تھے اُسکو اہل جاہلیت تھا آدمی کہ خریدتا اونٹ کو یہانتک کہ بچہ لیجاوے اونٹنی پھر بچہ لیجاوے وہ کہ بیچ پیٹ اُسکے کے ہے یعنی اس وعدے پر اونٹ خریدتا تھا کہ جب اونٹنی کے پیٹ کے بچہ کے یہان بچہ ہوگا تب مول اُسکا دونگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیچنے حمل حمل کے سے یعنی ایک اونٹنی کے پیٹ میں بچہ ہے ایک شخص نے بیع کی کہ اگر اسکے یہان اونٹنی پیدا ہوگی اور وہ بچہ دیگی اُس بچہ کو مین نے بیچا اس بیع سے منع فرمایا اس لیے کہ بیع معدوم کی ہے کہ ہنوز پیدا نہین ہوا اور اگر پیٹ کے بچے کو بیچے اُسکا بھی یہی حکم ہے چہ جاے بچے کے بچے کو بیچنا اور بعضون نے کہا کہ مراد بیچنے حمل حمل کے سے یہ ہے کہ بیچے ساتھ تاخیر مول کے یہان تک کہ بچہ دیوے وہ بچہ کہ پیٹ میں اونٹنی کے ہے چنانچہ ابن عمرؓ نے بھی یہی تفسیر اسکی کی ہے ساتھ اس عبارت کے وکان بیعًا الخ ؎ ح **وَعَنْهُ** قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جست کروانے نر کے سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی خواہ اونٹ ہو خواہ گھوڑا خواہ اور کچھ کسی کو دے مادہ پر چھوڑنے کے لیے اور اُسکی اُجرت لے اس سے منع فرمایا اسلیے کہ اسمین جہالت ہے نر کبھی جست کرتا ہے اور کبھی نہین اور مادہ کبھی باردار ہوتی ہے اور کبھی نہین اور اکثر صحابہ اور فقہا کے نزدیک حرام ہے یہ اور اگر عاریۃً دے نر مادہ پر چھوڑنے کے لیے مستحب ہے اور اگر بعد عاریۃً دینے کے کچھ وہ اپنی طرف سے بطریق انعام کے دیوے درست ہے قبول کرنا اُسکا ؎ ح **وَعَنْ**

ہین اور حل مطلب اسکا بھی وہین کیا گیا ہے اور لکھا ہے علمانے کہ یہ منع اُس صورت مین ہے کہ خریدنا اُسکا ضرر کرے شہر والون کو اور نرخ شہر کا قافلے والون سے چھپا دے اور فریب دے اُنکو اور اگر ضرر نکرے اسکا خریدنا اور نرخ چھپا دے نہین اور فریب نہ دیوے اُنکو تو کچھ مضائقہ نہین اسکا اور خیار کا حکم اسمین یہ ہی کہ شافعیہ تو کہتے ہین کہ جب مالک شہر مین آوے اور دیکھے کہ مشتری نے بہ نسبت شہر کے سستا لیا تو اسکو خیار ہوگا اور اگر دیکھے کہ گران لیا شہر کے بھاؤ سے یا شہر کے بھاؤ لیا تو خیار بایع کو نہین ہوگا اور مذہب حنفی کے فقہ کی کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر بایع بعد آنے کے شہر مین غبن فاحش معلوم کریگا تو خیار ہوگا اور نہین تو نہین ش ح طیبی ﴿ مولانا **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا اِلَى السُّوْقِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آگے جا ملو اسباب سے یعنی قافلے سے کہ اوپر مذکور ہوا یہانتک کہ اُتارا جاوے اسباب طرف بازار کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچے آدمی اوپر بیچنے بھائی اپنے کے اور نہ بھیجے پیغام نکاح کا اوپر پیغام نکاح بھائی اپنے کے مگر یہ کہ پروانگی دے واسطے اُسکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہ بیچے الخ بیان اسکا حدیث ابی ہریرہؓ کی مین اوپر ہو چکا اور نہ بھیجے پیغام نکاح کا الخ یعنی ایک شخص نے کسی عورت کو پیغام نکاح کا بھیجا تھا اُسپر اور کو نہ چاہیے پیغام بھیجنا اور یہ اُس صورت مین منع ہی کہ طرفین ایک قدر معلوم مہر کی پر راضی ہو گئے تھے اور کچھ نہ باقی رہا تھا مگر عقد ہونا مگر یہ کہ اذن دے بھائی اسکو کہ مین نہین لیتا یہ چیز تو ہی لیلے یا مین نہین نکاح کرونگا اس عورت سے تو پیغام بھیج تو اس صورت مین لینا اُس چیز کا یا پیغام نکاح کا بھیجنا درست ہوگا ﴿ س ش ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسُمِ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ چکاوے آدمی اوپر چکانے بھائی مسلمان اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہ حکم اُس صورت مین ہی کہ بایع اور مشتری راضی ہو گئے تھے ایک مول پر تو اور کو نہ چاہیے کہ ارادہ لینے کا کرے اور زیادہ مول لگا کر معاملہ انکا خراب کرے پس یہ مکروہ ہے اور بیع صحیح ہی اور کہا ابن حجر نے کہ مسلمان کے حکم مین ذمی اور معاہد اور مستامن بھی ہین ﴿ ح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے چھوڑ دو لوگون کو کہ روزی دے اللہ بعض اُنکے کو بعض سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی چھوڑ دو جنگلیون کو کہ غلہ باہر سے لاوین اور شہر مین سستے مول کو بیچین اور باعث فراخی رزق کا ہو شہر والون پر اور باقی بیان اسکا ابو ہریرہؓ کی حدیث مین گذر چکا ﴿ ح **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِّبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْاٰخَرِ بِيَدِهٖ بِاللَّيْلِ اَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يَقْلِبُهٗ اِلَّا بِذٰلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ يَّنْبِذَ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهٖ وَيَنْبِذَ الْاٰخَرُ ثَوْبَهٗ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ بَيْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَّلَا تَرَاضٍ وَاللِّبْسَتَيْنِ اِشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ وَالصَّمَّاءُ اَنْ يَّجْعَلَ ثَوْبًا عَلٰى اَحَدِ عَاتِقَيْهِ فَيَبْدُوْ اَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللِّبْسَةُ الْاُخْرٰى اِحْتِبَاؤُهٗ بِثَوْبِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہناوے سے اور دو طرح کے بیچنے سے منع کیا ملامست سے اور منابذت سے بیچنے مین اور ملامست یہ ہی لگانا آدمی کا اپنا ہاتھ دوسرے کے کپڑے کو رات مین یا دن مین اور نہ اُلٹے اُسکو مگر بسبب اسکے اور دوسری بیع منابذت وہ یہ ہے کہ پھینکے ایک شخص طرف دوسرے شخص کے کپڑا اپنا اور پھینکے دوسرا اپنا کپڑا اور ہووے یہ بیع اُنکی بغیر دیکھنے اور تامل کے اور بغیر رضامندی کے سطرح کی بیع بھی جاہلیت مین کرتے تھے اسکو بھی منع فرمایا حضرت صلعم نے اور دو طرح کے پہناوون سے جو منع کیا ایک تو پہننا کپڑے کا ہے بطریق صما کے اور صما

اور وہ ہی ابن عمرؓ سے اور دوسرا اعتراض یہ کہ اسنے بیع الثمر نقل کیا اور ہے بیع النخل ❊ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ
بَيْعِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیچنے نسیہ کے سے ساتھ نسیہ کے نقل
کی یہ دارقطنی نے ف یعنی بیچنے دین کے سے ساتھ دین کے اور لفظ کالئ ساتھ ہمزہ کے اور بغیر ہمزہ کے بھی آیا ہے کلاء سے بمعنی تاخیر کے اور صورت
نسیہ کی ساتھ نسیہ کے یہ ہی کہ خریدے ایک آدمی ایک چیز مدت معلوم تک اور جب آوے مدت اور نہ پاوے مول لینے والا مول کہ ادا کرے پس کہے
بیچنے والا کہ بیچ اسکو میرے ہاتھ ساتھ اور مدت کے کچھ زیادہ مول کو مثلاً دس روپیہ کو وہ چیز لی تھی اسنے کہا گیارہ روپے کو میرے ہاتھ بیچ ڈال ایک
مہینے کے بعد اسکا مول دونگا پس بیچی اسکو بغیر قبض کرنے کے آپسمین اس سے منع فرمایا اسلیئے کہ بیع اس چیز کی ہے کہ قبض نہین کی اور بعضون نے کہا
کہ صورت اسکی یہ ہے کہ ہو زید کا عمرو پر ایک کپڑا اور بکر کے عمرو پر دس درہم پس کہے زید بکر کو کہ بیچا مین نے تیرے ہاتھ کپڑا اپنا کہ عمرو پر ہے عوض ان
دس درہم کے کہ تیرے عمرو پر آتے ہین پس کہا بکر نے کہ قبول کیا مین نے یہ بیع بھی جائز نہین اسی سبب سے کہ بیع اس چیز کی ہے کہ قبض نہین کی ❊ح
وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی عمرو بن شعیبؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونھون نے نقل کی اپنے دادا سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عربان کی
سے نقل کی یہ مالک اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف تفسیر عربان کی یہ ہے کہ خریدے کوئی ایک چیز اور دیوے بیچنے والیکو ایک روپیہ یا کمتی بڑھتی
اس شرط پر کہ اگر پوری ہوئی بیع تو اسکو مجرا رکھینگے مول مین اور اگر نہ پوری ہوئی بیع تو رہیگا تیرے پاس نہین لونگا مین اسکو ہندی مین اسکو بیعانہ اور سائی
کہتے ہین شریعت مین یہ بیع باطل ہی چاہے یون کہ اگر بیع ہوئی تو وہ حق بیچنے والے کا ہے اسواسطے کہ مول مین مجرا ہوتا ہے اور اگر بیع نہوئی تو حق مول
لینے والے کا ہے واپس ہو اور جائز رکھا ہے اسکو ابن عمرؓ نے اور امام احمد نے ❊ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ
الْمُضْطَرِّ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ اَنْ تُدْرِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے بیچنے مضطر کے سے اور بیچنے غرر کے سے اور بیچنے میوے کے سے پہلے پختہ ہونے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف بیچنے مضطر کے سے مراد
بیچنے سے یہان خریدنا ہے یعنی منع فرمایا اس سے کہ کسی سے زبردستی کچھ خریدے اور یہ بیع فاسد ہے نہین منعقد ہوتی یا مراد مضطر سے محتاج ہے کہ
مضطر ہو ساتھ بیچنے کے ساتھ قرضداری کے یا مصیبت کے کہ اسپر پڑی ہو اور بیچے کوئی چیز اپنے اموال مین سے ارزان بنا بر ضرورت کے پس مروت یہ ہی
کہ اس سے نہ خریدے سستی ولیکن مدد اسکی کرے ساتھ اور قرض دینے کے یا خریدے اسکو ساتھ قیمت اسکی کے اور یہ عقد صحیح ہی لیکن ساتھ کراہت کے
اور بیع غرر کا بیان اوپر ہو چکا ہے اسی باب مین ❊ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ كِلَابٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ
فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ فَرَخَّصَ لَهٗ فِي الْكَرَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انسؓ سے کہ ایک شخص نے قوم کلاب مین سے پوچھا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے باجرت دینے نر کے سے مادہ پر چھوڑنے کے لیے پس منع فرمایا اسکو پھر عرض کیا اسنے یا رسول اللہ ہم عاریۃً دیتے ہین نر کو پھر انعام
دیے جاتے ہین ہم یعنی کچھ اجرت ہم نہین ٹھہراتے ہین یون ہی بطریق انعام کے ہمین دیتے ہین پس اجازت دی حضرتؐ نے اسکو بیچ لینے انعام کے نقل کی
یہ ترمذی نے وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَبِيْعَ مَا لَيْسَ عِنْدِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَ
لِاَبِيْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ يَاْتِيْنِي الرَّجُلُ فَيُرِيْدُ مِنِّي الْبَيْعَ وَلَيْسَ عِنْدِيْ فَاَبْتَاعُ لَهٗ مِنَ السُّوْقِ قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ
اور روایت ہی حکیم بن حزامؓ سے کہ کہا منع کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بیچون مین اس چیز کو کہ نہین نزدیک میرے نقل کی یہ ترمذی نے اور
بیچ ایک روایت ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی کے یون ہے کہ کہا حکیمؓ نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ آتا ہے میرے پاس ایک شخص پس ارادہ کرتا ہے

جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَالْاَرْضِ لِتُحْرَثَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
جابرؓ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایہ جست کرنے اونٹ کے سے یعنی مادہ پر اور بیچنے پانی اور زمین کے سے تاکہ کھیتی کی جاوے
نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی دیوے کوئی زمین اپنی اور پانی کہ متعلق اُس زمین کے ہے کسی کو تاکہ ہو زمین اور پانی اسکا اور تخم اور محنت کھیتی کرنیکی اُسکی اور
لیوے زمین والا بعض غلے کو کہ اُسکو مخابرت کہتے ہین اس سے منع فرمایا اور حکم اسکا بیچ فائدہ حدیث جابرؓ کے اوپر ذکر کیا گیا ع **وَعَنْهُ** قَالَ نَهٰى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے پانی کے
سے کہ زیادہ ہو حاجت سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی اگر پانی اسکی حاجت سے زیادہ ہو اور لوگون کو احتیاج ہو تو جائز نہین ہے روکنا اُسکو انسے اور
بیچنا اُن کے ہاتھ بلکہ یون ہی دے اُنکو اور یہ اُس صورت مین ہے کہ کوئی آپ پیا چاہے یا جانورون کو پلاوے اور اگر کھیتی مین یا درختون مین کوئی
پانی دیا چاہے تو جائز ہے پانی کے مالک کو کہ نہ دیوے اُسکو مگر بعوض ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بیچا جاوے
زیادہ پانی تاکہ بیچی جاوے بسبب اُسکے گھانس نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی لازم آتا ہے بیچنے پانی کے سے بیچنا گھانس کا اسلیے کہ کوئی چاہتا ہے چراوے
جانور کسی کے پانی کے گرد اور وہ جانورون کو پانی نہین پینے دیتا بغیر عوض کے مضطر ہوگا ساتھ خریدنے اُسکے کے پس بیچنا پانی کا بیچنا گھانس کا ہوگا اور
گھانس کا بیچنا منع ہے اور اختلاف کیا ہے علما نے کہ یہ نہی تحریمی ہے یا تنزیہی اور ظاہر یہ ہے کہ تنزیہی ہے ح ع **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهٗ بَلَلًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ اَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا جَعَلْتَهٗ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اوپر تودے غلے کے پس داخل کیا ہاتھ اپنا تودے مین پس پایا انگلیون حضرت کی نے تراوت کو پس فرمایا کیا ہے یہ تری اے مالک
غلے کے یعنی کہان سے یہ تری پہنچی اور کیون تر کیا کہا پہنچا تھا اسکو مینھ یا رسول اللہ یعنی مین نے تر نہین کیا مینھ سے تر ہوگیا فرمایا کیون نہ کیا تو نے تر کو اوپر کی
جانب غلے کے تاکہ دیکھتے اُسکو لوگ جو فریب دے پس نہین مجھسے یعنی میرے طریقے پر نقل کی یہ مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الثُّنْيَا اِلَّا اَنْ يُعْلَمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع کیا استثنا کرنے سے مگر یہ کہ جانا جاوے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی کہے کہ بیچی مین نے یہ چیز مگر بعض اسمین سے نہین بیچی اس سے منع فرمایا
بسبب جہالت مبیع کے مگر جس صورت مین معلوم ہو کہ اسقدر نہین بیچی مثلاً تہائی یا چوتھائی یا دس کیل تو درست ہے ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ هٰكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ اَنَسٍ وَالزِّيَادَةُ الَّتِیْ
فِی الْمَصَابِيْحِ وَهِیَ قَوْلُهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى تَزْهُوَ اِنَّمَا ثَبَتَتْ فِیْ رِوَايَتِهِمَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا
حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے انسؓ سے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے انگور کے سے یہان تک کہ سیاہ ہو جاوے یعنی پک جاوے
اور منع کیا بیچنے غلے کے سے یہانتک کہ سخت ہو جاوے یعنی قابل انتفاع کے ہو اسی طرح سے روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے انسؓ سے
اور زیادتی کہ مصابیح مین ہے وہ قول اُسکا کہ منع کیا بیچنے کھجور کے سے یہانتک کہ خوش رنگ ہو یہ زیادتی ثابت نہین ہوئی ہے بیچ روایت ترمذی اور
ابوداؤد کے مگر ابن عمرؓ سے یعنی نہ انسؓ سے اسطرح کہ کہا ابن عمرؓ نے کہ منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے کھجور کے سے یہانتک کہ خوش رنگ ہو اور کہا
ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** اسمین دو اعتراض ہین بغوی مصابیح کے مؤلف پر ایک تو یہ کہ زیادتی مذکورہ انسؓ سے روایت کی

وَاَبِيْعُ بِالدَّرَاهِمِ فَآخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيْرَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَا بَاْسَ اَنْ تَاْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَالَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھا میں بیچتا اونٹون کو بدلے دیناروں کے نقیع مین کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینے کے پھر لیتا مین بدلے دینار کے درہم اور بیچتا مین اونٹون کو بدلے درہمون کے اور لیتا مین بدلے درہمون کے دینار پھر آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کیا مین نے یہ واسطے آنکے پس فرمایا نہین مضائقہ ہے یہ کہ لیوے تو دیناروں کو بدلے درہمون کے یا درہمون کے بدلے دیناروں کے موافق نرخ اُسدن کے یعنی وقت لینے کے جبتک کہ نہ جدا ہو تم ایک دوسرے سے اس حال مین کہ درمیان تمہارے ہو کوئی چیز نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے **ف** درہمین چاندی کی ہوتی ہین اور دینار سونے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر ایک چیز بدلے روپیون کے لے اور اُن کے بدلے اشرفیان دیدے یا بدلے اشرفیون کے لے اور اُن کے بدلے روپے دیدے تو درست ہے اور نرخ اُسدن کی جو قید لگائی بنا بر استحباب کے ہے والا جس نرخ سے چاہے لے جائز ہے اور درمیان تمہارے ہو کوئی چیز یعنی قبض نہ کیا ہو مبیع یا مول کو یا دونون کو یعنی یہ بدل کرنا دینار و درہم کا آپسمین بایں شرط جائز ہے کہ بیچ مجلس کے قبض آپسمین کر لین تا بیع نقد کی ساتھ نسیہ کے یعنی وعدے کے لازم نہ آوے اور ربوا نہ ہو منقول ہے کہ حضرت شیخ علی متقی رحمہ مکہ معظمہ مین جب خادم کو بازار مین بھیجتے تو نصیحت کر دیتے کہ ہوشیار رہنا معاملہ دست بدست کرنا آپس کے قبض کرنے مین فرق درمیان مین نہ واقع ہو اور کہا ابن ہمام نے کہ درہمین متعین نہین ہوتین یہانتک کہ اگر دکھاوے بیچنے والیکو ایک درہم کہ بدلے اسکے یہ چیز لیتا ہون پس بیچی اُسنے وہ چیز پھر وہ تو نہ دے اور دے اسکو اور درہم جائز ہے جبکہ ہون دونون مالیت مین یکسان ؂ح ؂ع وَعَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ اَخْرَجَ كِتَابًا هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ ابْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْهُ عَبْدًا اَوْ اَمَةً لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عداء بن خالد بن ہوذہ سے کہ نکالا ایک خط کہ اُسمین لکھا تھا کہ یہ خط خریدنے عداء بن خالد بن ہوذہ کا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خریدا اُن سے غلام یا لونڈی نہین بیماری اور نہین بدی اور نہین بُرائی اُسمین خریدا مانند خریدنے مسلمان کے مسلمان سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** یا لونڈی یا شک راوی ہے کہ کسی راوی کو شک ہوا ہے کہ غلام لکھا تھا یا لونڈی اور نہین بیماری مراد بیماری سے یہان جنون و جذام اور کوڑھ اور مانند انکے ہے اور مراد بدی سے وہ عیب ہے کہ موجب ہلاک مال مشتری کا ہو مانند ہونے غلام کے چور یا بھگوڑا اور نہین برائی یعنی اُسکی اصل مین کہ پیدا ہون اُس سے افعال و اخلاق بُرے مانند ہونے اُسکے کے ولدالزنا یا فاسق یا جواری یا جھوٹا اور خریدا الخ یہ اشارہ ہے ساتھ رعایت خیرخواہی اور حقوق اسلام کے اس بیع مین طرفین سے حاصل یہ کہ غلام اچھا ہے عیبدار نہین اور اس بیع مین طرفین سے دغا اور فریب نہین اور یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتا مین اسکو مگر حدیث عباد بن لیث سے اور عباد ضعیف ہے اور کچھ نہین اور لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد از ہجرت کے بیع نہین واقع ہوئی مگر نادر اور پہلے ہجرت سے بیع اور شرا دونون ہوئی ہین اور بخاری مین یہ حدیث یون ہے هٰذَا مَا اشْتَرٰى مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ پس اُس سے معلوم ہوا کہ مول لینے والے حضرتؐ تھے اور بیچنے والے عداء اور اس حدیث سے عکس اسکا معلوم ہوا ؂ع ؂ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْ هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ فَاَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچا ٹاٹ اور پیالہ یعنی ارادہ کیا اُن کے بیچنے کا پس فرمایا کون خریدتا ہے اس ٹاٹ اور پیالے کو پس کہا ایک شخص نے لیتا ہون مین ان دونون کو ایک درہم کو پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کون ہے کہ زیادہ دے ایک درہم پر پس دین اُنکو ایک شخص نے دو درہمین پس بیچا اُن دونون

مجھ سے خریدنے ایک چیز کا اور نہین ہوتی وہ نزدیک میرے پس خریدتا ہون مین واسطے اُسکے بازار سے یعنی اُسکے ہاتھ ایک چیز بیچتا ہون اور بازار سے مول لاکر حوالے کردیتا ہون فرمایا نہ بیچ اُس چیز کو کہ نہین نزدیک تیرے **ف** نہین نزدیک تیرے یعنی وہ چیز تیری ملک مین نہین وقت بیچنے کے پھر اسکی دوصورتین ہین ایک تو یہ کہ نہ وہ چیز ملک مین ہے اور نہ پاس موجود ہے پس اُسکی بیع صحیح نہین اور دوسری یہ صورت ہے کہ ملک مین تو نہین اسکے مال غیر کا ہے لیکن ہے پاس اسکے پس اُسکو بھی نہ بیچنا چاہیے بغیر اذن مالک کے لیکن اگر بیچے گا بغیر اُسکے اذن کے تو ہوگی وہ بیع موقوف مالک کے اذن پر نزدیک حنفیہ اور مالکؒ اور احمدؒ کے اور نزدیک امام شافعیؒ کے اسکی بھی بیع صحیح نہین ہوگی اور پہلی صورت کے حکم مین داخل ہے بیچنا اُس چیز کا کہ قبض نہین کی ہے یا گم ہوگئی ہے یا بھاگ گئی ہے مانند غلام وغیرہ کے یا قادر نہین اُسکے حوالے کرنے پر جیسے جانور ہوا مین اور مچھلی پانی مین اور یہ نہی بیع غیر صورت سلم کے ہے کہ وہ جائز ہے بالاتفاق ساتھ شرطون معلومہ کے کہ بیان اُنکا باب السلم مین ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ثح ثع

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیعون سے بیچ ایک بیع کے نقل کی یہ مالکؒ اور ترمذیؒ اور ابو داؤدؒ اور نسائیؒ نے **ف** اس حدیث کی دو تفسیرین ہین ایک یہ کہ کہے ایک شخص مثلاً کہ بیچا مین نے تیرے ہاتھ اپنا غلام بدلے ہزار روپے کے بشرط اسکے کہ بیچے تو میرے ہاتھ گھر اپنا بعوض سو روپے کے یہ درست نہین اور دوسری یہ کہ کہے بیچا مین نے غلام اپنا تیرے ہاتھ دس روپیہ نقد کو یا بیس روپے قرض کو یہ بھی نادرست ہے ثع

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي صَفْقَةٍ وَّاحِدَةٍ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ

اور روایت ہے عمرو بن شعیبؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیبؒ سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیعون سے بیچ ایک عقد کے نقل کی یہ شرح السنۃ مین **ف** اس حدیث کے معنی اور اس سے اوپر کی حدیث کے ایک ہی ہین ثح

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

اور روایت ہے عمرو بن شعیبؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال قرض اور بیع اور نہین درست ہین دو شرطین کرنی بیع مین اور نہین درست نفع اُٹھانا اُس چیز کا کہ نہین ضمان مین آئی اُسکے اور نہین درست بیچنا اُس چیز کا کہ نہین نزدیک تیرے یعنی نہین تیری ملک مین نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح ہے **ف** نہین حلال قرض اور بیع یعنی کسی کے ہاتھ کچھ بیچنا اور اُس سے شرط کرنی کہ اسقدر روپے وغیرہ مجکو قرض دینا یہ درست نہین یا معنی یہ ہین کہ ایک شخص کسی کو قرض دے اور کچھ چیز اپنی اُسکے ہاتھ بیچے اُسکی قیمت سے زیادہ کو یہ بھی حرام ہے اسلیے کہ اسکے قرض دینے سے وہ زیادہ قیمت دیتا ہے اور جو قرض کہ حاصل کرے منفعت کو وہ حرام ہے پس یہ حیلہ سود خورون کا نکالا ہوا ہے بچے اس سے اور نہین درست ہین دو شرطین کرنی بیع مین یعنی ایک بیع مین دو بیعین نہ کرلے جیسا کہ بیان اُسکا اوپر ہو چکا ہے اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ نہ بیچے ایک چیز ساتھ دو شرطون کے مثلاً کہے کہ بیچا مین نے تیرے ہاتھ یہ کپڑا اتنے کو باین شرط کہ دُھلا بھی دونگا اور سلوا بھی دونگا اور لکھا ہے علما نے کہ قید دو شرطون کی اتفاقی ہے ایک شرط بھی بیع مین نہین جائز اسلیے کہ وارد ہوئی ہے نہی بیع اور شرط سے اور نہین درست نفع اُٹھانا آلخ یعنی مثلاً ایک شخص نے ایک چیز مول لی اور ابھی اُسکو قبض نہین کیا اور بیچنے والے نے اُسکا کرایہ لیا اور چاہے مول لینے والا کہ بیچنے والے سے کرایہ لیلے تو درست نہین اسواسطے کہ اگر وہ چیز ضایع ہوجاتی تو بیچنے والے کی ضایع ہوتی مول لینے والے کی کچھ نہ جاتی اسی طرح سے اگر نفع اسکا حاصل ہوا تو حق بیچنے والے کا ہے مول لینے والا کا نہین ثع

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالنَّقِيعِ بِالدَّنَانِيرِ فَآخُذُ مَكَانَهَا الدَّرَاهِمَ

اور استثنا کی مین نے سواری اُسکی اپنے گھر تک پس جب آیا مین مدینے مین لایا مین حضرتؐ کے پاس اونٹ اور دیا مجکو مول اُسکا اور ایک روایت مین ہے کہ پس دیا مجکو مول اُسکا او پھیر دیا اونٹ مجھپر یعنی مول بھی دیا اور اونٹ بھی عطا کیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری کی مین یہ ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے بلالؓ کو کہ دے جابر کو مول اونٹ کا اور زیادہ دے کچھ پس دیا بلالؓ نے اُنکو اور زیادہ دی اُنکو ایک قیراط کہ نام چھٹے حصے درہم کا ہے **ف** وقیہ کہ اُسکو اوقیہ بھی کہتے ہین چالیس درہم کا ہوتا ہے اور استثنا کی مین نے الخ یعنی شرط کر لی مین نے کہ مدینے تک اس اونٹ پر سوار چلونگا یا اسباب لادونگا پس ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے بیچنا جانور کا ساتھ شرط کرنے بائع کے سواری اُسکی کو اپنے لیے ایک مدت تک چنانچہ امام احمدؒ کا مذہب یہی ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک جائز ہے کرنا شرط کا اگر مسافت نزدیک ہو چنانچہ یہان ایسا ہی تھا اور امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ جائز نہین رکھتے ہین بیع کرنی ساتھ اُس شرط کے کہ اسمین نفع بیچنے والے کا یا مول لینے والے کا ہو خواہ مسافت قریب ہو یا بعید دلیل اُنکی وہ حدیث ہے کہ منع کیا حضرتؐ نے بیع اور شرط سے اور اس حدیث کا وہ یہ جواب دیتے ہین کہ یہ بات خاص جابر ہی کے لیے جائز ہوئی اور کو نہین جائز یا یہ کہ یہ شرط بعد ہونے بیع کے ہوئی ہوگی

ح ؛ ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ فَقَالَتْ إِنِّي كَاتَبْتُ عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ وَقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عُدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ وَيَكُونُ وَلَاؤُكِ لِي فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِيهَا وَأَعْتِقِيهَا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَقَضَاءُ اللَّهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عایشہؓ سے کہ کہا آئی بریرہ اور کہا کہ مکاتبت کی تھی مین نے نو اوقیہ پر کہ ہر سال مین ایک اوقیہ دونگی پس مدد کر و میری پھر کہا حضرت عائشہؓ نے بریرہ کو اگر چاہین مالک تیرے یہ کہ دون مین دے اُنکو ایک مرتبہ سب کے سب اور آزاد کرون مین تجکو تو کرون مین اور ہو حق ولا تیری کا مجکو پس گئی بریرہ طرف مالکون اپنے کے پس نہ مانا اُنھون نے اور کہا کہ نہین بیچینگے ہم مگر اسطرح سے کہ ہو حق ولا کا ہمارے لیے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ صدیقہؓ کو کہ لے اُسکو اور آزاد کر اُسکو یعنی اور ولا تجکو پہنچے گی پھر خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون مین پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اُسکی پھر فرمایا پیچھے اسکے کیا حال ہے اُن لوگون کا کہ کرتے ہین شرطین کہ نہین وہ کتاب اللہ مین یعنی نا مشروع ہین جو شرط کہ نہین کتاب اللہ مین پس وہ باطل ہے اگرچہ ہون سو شرطین یعنی اگر شرط کرے سوبار پس حکم اللہ تعالی کا لائق تر ہے کہ عمل کیا جاوے اُسپر اور شرط اللہ کی مضبوط تر ہے اور سوا اسکے نہین کہ ولا اُسواسطے اُسکے ہے کہ آزاد کرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بریرہ حضرت عائشہؓ کی لونڈی کا نام ہے پہلے وہ ایک یہودی کی لونڈی تھین انھون نے کتابت کی اپنے مالکون سے اور کتابت اسکو کہتے ہین کہ مالک آزاد کرے بردے کو اس شرط پر کہ اسقدر روپیہ مجکو ادا کرنا اور وہ قبول کرے پھر اگر اُسنے ادا کیا وہ آزاد ہوا اور نہین تو ویسا ہی اُسکی ملک مین ہا پس وہ حضرت عایشہؓ پاس آئین اور کہا کہ مین نے کتابت کی ہے نو اوقیہ پر کہ ہر سال ایک اوقیہ دیا کرونگی اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے پس میری مدد کرو یعنی کچھ دو کہ مین اپنے بدلے کتابت مین ادا کرون حضرت عائشہؓ نے کہا کہ تیرے مالک اگر چاہین یہ کہ نو اوقیہ یکمشت دون یعنی تیری قیمت مین اور خرید لون تجکو اور آزاد کردون تو کرون یہ اور بیچنا مکاتب کا بیچ صورت عاجز ہونے اُسکے کے ادا کرنے بدلے کتابت سے جائز ہے اور ولا کہتے ہین حق آزادی کو کہ کوئی شخص اپنے غلام کو آزاد کرے اور غلام آزاد مر جاوے اور مال چھوڑ جاوے اور اُسکا کوئی عصبہ سے نہو تو آزاد کرنے والے کو مال اُسکا پہونچیگا پس بریرؓہ کے مالکون نے چاہا کہ عایشہؓ لین بریرؓہ کو تو ولا اُسکا ہمارے لیے ہو یہ شرط کرنی اُنکی نادانی تھی اور نا مشروع کہ عایشہؓ آزاد کرین اور ولا اُنکے لیے ہو ولا اسکے لیے ہوتا ہے کہ جو آزاد کرے پس یہ بات حضرت عائشہؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی اُسپر حضرتؐ خفا ہوئے اور کلام مذکور فرمایا ؛ ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چیزون کو حضرت نے اُس شخص کے ہاتھ نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** قصہ اس بیچنے کا یہ ہی کہ ایک شخص نے مانگا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کچھ پس فرمایا حضرت نے اسکو کیا ہے تیرے پاس کچھ کہا اُسنے کہ نہیں ہے میرے پاس مگر ٹاٹ اور ایک پیالہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ بیچ اُن دونوں کو اور رکھا مول اُن کا پھر جبکہ نہو تیرے پاس کچھ پس مانگ صدقہ پس وہ لے آیا اور حضرت نے اُن کو بیچ دیا جسطرح کہ ذکر کیا
اور اسطرح کے بیچنے کو عربی میں بیع من یزید اور حراج کہتے ہین یہ بیع شرع مین درست ہی اور یہ جو آیا ہے کہ ایک کے چکانے پر دوسرا نہ چکاوے تو وہ اُس
صورت مین کہ بیچنے والا اور لینے والا ایک مول پر راضی ہوگئے ہون تو اور کو نہ چاہیے کہ اُسکو چکاوے اور اسمین وہ بات نہین ہی بلکہ بیچنے والیکو منظور ہوتا
ہے کہ جو زیادہ مول دیگا اُسکو دونگا اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ معاطات یعنی دینا بایع کا چیز کو اور دینا مشتری کا قیمت کو کافی ہی بیع مین اگرچہ منھ سے
کچھ نہ کہین ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** واثلة بن الاسقع قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من باع عيبا
لم يبينه لم يزل في مقت الله او لم تزل الملائكة تلعنه رواه ابن ماجة اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
تھے جو شخص کہ بیچے عیب والی چیز کہ نہ خبردار کیا یعنی اُسکے عیب پر ہمیشہ رہتا ہے بیچ غضب الٰہی کے یا فرمایا ہمیشہ فرشتے لعنت کرتے ہین اُسکو نقل کی یہ ابن ماجہ
نے **باب** یہ باب ہی متعلق پہلے باب کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ابتاع
نخلا بعد ان تؤبر فثمرتها للبائع الا ان يشترط المبتاع ومن ابتاع عبدا وله مال فماله للبائع الا ان يشترط المبتاع
رواه مسلم وروى البخاري المعنى الاول وحده روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص خریدے درخت کھجور کا
بعد تابیر کے پس میوہ اُسکا واسطے بیچنے والیکے ہے مگر یہ کہ شرط کرے خریدنے والا اور جو شخص کہ خریدے غلام اور واسطے اُس کے ہو مال
پس مال اُسکا واسطے بیچنے والے کے ہے مگر یہ کہ شرط کرے خریدنے والا نقل کی یہ مسلم نے اور روایت کیا بخاری نے پہلا جملہ فقط یعنی من ابتاع
نخلا الخ **ف** تابیر اسکو کہتے ہین کہ رکھتے ہین پھول نر کھجور کے درخت کا بیچ پھول مادہ درخت کھجور کے اور اس سبب سے میوہ زیادہ ہوتا ہے حکم الٰہی سے پس
فرمایا کہ جو کوئی بعد تابیر کے درخت کھجور کا مول لے اور اسمین میوہ لگا ہو تو پھل اُسکا بیچنے والے ہی کا ہوتا ہے مگر جس صورت مین کہ مول لینے والا شرط
کرلے یعنی کہے کہ لیا مین نے درخت کھجور کا ساتھ اس پھل کے تو مول لینے والے کا ہوتا ہے اور یہی حکم بغیر تابیر کے ہوویگا ہمارے نزدیک اور کہا مالکؒ اور شافعیؒ
اور احمدؒ نے کہ بغیر تابیر کیے ہوئے کا ہوتا ہے پھل مول لینے والیکا مگر یہ کہ شرط کرے بیچنے والا اپنے لیے تو اُسکا ہوتا ہے اور جو کوئی غلام لے اور اُسکے لیے
مال ہو یعنی بحسب ظاہر کے کہ اُسکے ہاتھ مین ہی ورنہ غلام مالک مال کا نہین ہوتا پس وہ مال بایع کا ہی مگر جس صورت مین کہ شرط کرلے مول لینے والا تو اُسکا ہوتا ہی
اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ کپڑے غلام کے کہ پہنے ہوئے ہو نہین داخل ہوتے بیع مین مگر جبکہ شرط کرلے لینے والا اور بعضے ہمارے عالمون نے
کہا ہے کہ داخل ہوتے ہین اور بعضون نے کہا کہ کپڑا بقدر ستر ڈھکنے کے داخل ہی اور زیادہ نہین اور صحیح تر یہی ہی کہ نہین داخل ہوتا کچھ بموجب ظاہر حدیث کے ؛
ع ؛ ح **وعن** جابر انه كان يسير على جمل له قد اعيى فمر النبي صلى الله عليه وسلم به فضربه فسار سيرا ليس يسير مثله ثم
قال بعنيه بوقية قال فبعته فاستثنيت حملانه الى اهلي فلما قدمت المدينة اتيته بالجمل ونقدني ثمنه وفي رواية
فاعطاني ثمنه ورده علي متفق عليه وفي رواية للبخاري انه قال لبلال اقضه وزده فاعطاه وزاده قيراطا
اور روایت ہی جابرؓ سے یہ کہ وہ تھے چلتے اپنے اونٹ پر کہ تحقیق تھک گیا تھا یعنی ایک سفر مین کہ مدینے کو آتے تھے پھر گذرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جابرؓ پر پس مارا حضرتؐ نے اونٹ کو یعنی لکڑی سے یا کوڑے سے کہ دست مبارک مین تھا پس چلا چلنا کہ نہین چلتا تھا مانند اُسکے یعنی دست مبارک کی
برکت سے ایسا تیز رفتار ہوگیا کہ پہلے ویسا نہ تھا پھر فرمایا حضرتؐ نے کہ بیچ میرے ہاتھ اسکو ساتھ وقیہ کے کہا جابرؓ نے پس بیچا مین نے اس اونٹ کو

وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ عَنْ شُرَيْحٍ الشَّامِيِّ مُرْسَلًا اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ پھیر دے بیع مسلمان کو بخشیگا اُس سے اللہ تعالیٰ گناہ اُسکے دن قیامت کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور شرح السنہ مین یہ حدیث
مذکور ہے ساتھ اُن الفاظ کے کہ مصابیح مین ہے شریح شامی سے بطریق ارسال کے ف شرح السنہ مین لکھا ہے کہ اقالہ بیع مین اور سلم مین جائز ہے پہلے
قبض کرنے کے اور بعد اسکے اور اقالہ کہتے ہین فسخ کرنے بیع کو اور ابن ماجہ نے یعنی دونون نے متصل روایت کی ہے یہ اور اسی طرح حاکم نے ابی ہریرہؓ سے
اور مصابیح مین یہ حدیث یون ہے مَنْ اَقَالَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ صَفْقَةً كَرِهَهَا اَقَالَ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور بطریق ارسال کے یہ اعتراض کیا مصنف رح نے
بغوی پر کہ اُسنے ترک کیا اولیٰ کو کہ ذکر کی منفصل اور نہ ذکر کی متصل ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ عَقَارًا مِنْ رَجُلٍ فَوَجَدَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى
الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ عَنِّي اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ الْعَقَارَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ بَائِعُ الْاَرْضِ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَاكَمَا اِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي
تَحَاكَمَا اِلَيْهِ اَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ لِي جَارِيَةٌ فَقَالَ اَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَاَنْفِقُوا عَلَيْهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خریدی ایک شخص نے اُن لوگون مین سے کہ تھے پہلے تم سے زمین ایک شخص سے پس پائی اُس شخص نے کہ
خریدی تھی زمین بیچ زمین اپنی کے ایک ٹھلیا کہ اُسمین تھا سونا پس کہا بیچنے والے کو اُس شخص نے کہ لی تھی زمین لے سونا اپنا مجھسے نہین خریدی مین نے
مگر زمین اور نہین خریدا مین نے تجھ سے سونا پس کہا بیچنے والے زمین کے نے کہ نہین بیچی مین نے تیرے ہاتھ مگر زمین اور جو چیز اُسمین ہے پس قصہ لیگئے
دونون طرف ایک شخص کے پس کہا اُس شخص نے کہ قصہ لیگئے تھے طرف اُسکے کیا ہے تم دونون کے اولاد پس کہا ایک نے ان مین سے کہ میرے یہان
لڑکا ہے اور کہا دوسرے نے کہ میرے یہان لڑکی ہے پھر کہا اُس شخص نے کہ نکاح کردو اُس لڑکے کا لڑکی سے اور خرچ کرو اُنپر اُس سونے سے اور
للّٰہ دو یعنی خیرات کرو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ہے بعضون نے کہ وہ فیصلہ کرنے والے حضرت داؤدؑ تھے اور کہا نووی نے کہ اس حدیث مین
دلیل ہے اوپر فضیلت صلح کروانے کے درمیان بیچنے والے اور لینے والے کے اور قاضی کو مستحب ہے صلح کروانی دو شخصون مین جیسا کہ مستحب ہے غیر اُسکے کو ع
بَابُ السَّلَمِ وَالرَّهْنِ باب ہے بیچ بیان بیع سلم کے اور گروی کے ف سلم نام ہے بیع کا کہ بالفعل مول روپیہ یا اشرفی دے اور مبیع یعنی ایک جنس
ٹھہرالے کہ اتنی مدت مین لونگا ایک مہینے مین یا دو مہینے مین مثلاً سو روپے ایک شخص کو دیے اور اُس سے ٹھہرالیا کہ دو مہینے مین گیہون سو من اس قسم کے تجھسے
لینگے اسکو عربی مین بیع سلم کہتے ہین اور کبھی سلف بھی کہتے ہین اور ہندی مین بدنی بھی کہتے ہین جو اسکی سب شرطین پائی جاوین تو یہ بیع درست ہے اور سب
شرطین اسکی سولہ ہین چھ راس المال مین اور دس مسلم فیہ مین چھ شرطین راس المال کی یہ ہین بیان کرنا جنس کا کہ یہ درہم ہین یا دینار ہین یا روپے ہین یا اشرفیان
ہین اور بیان کرنا نوع کا کہ یہ بخاری روپے یا درہم یا دینار ہین یا سمرقندی یا کلدار یا حالی یا ڈبک کے اور بیان کرنا صفت کا کہ روپے کھرے ہین یا کھوٹے
اور معلوم کردادینا قدر راس المال کا مثلاً سو ہین یا دو سو ہین اور روپے اشرفی نقد دینا وعدہ پر نہ رکھنا اور قبض کرنا اُسی مجلس مین یعنی مجلس عقد کی مین
اور دس شرطین مسلم فیہ مین یہ ہین بیان کرنا جنس مسلم فیہ کا مثلاً گیہون ہین یا جو ہین یا چنے ہین اور بیان کرنا نوع کا کہ کھادر کے ہین یا بانگر کے اور بیان کرنا
صفت کا کہ اچھے ہین یا برے اور جتانا مسلم فیہ کی قدر کا مثلاً دس سیر ہے یا دس من ہے اور مسلم فیہ اُس قسم سے ہو کہ متعین ہوجاتی ہی تعین کیے سے پس
نہین درست سلم روپے اور اشرفی مین اور بیان کرنا مدت کا کہ اتنی مدت مین لینگے دو مہینے مین یا چار مہینے مین اور ادنی درجہ مدت کا ایک مہینہ ہے اور نہ موقوف ہو
وہ چیز عالم مین سے یعنی جسوقت سے عقد کی ہے اُسوقت سے لیتے وقت تک وہ چیز موجود ہو اگر اس عرصے مین نہ ہو پیدا تو اُسمین سلم نہین درست اور ہووے
عقد بیع سلم کا بدون خیار کے یعنی شرط کرنا خیار کا اُسمین نہین چاہیے اور بیان کرنا مکان کا کہ اسجگہ مسلم فیہ مین دونگا اگر ہو مسلم فیہ مین بوجھ اور ہونا مسلم فیہ کا

عَنْ بَیْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے ولاء کے سے اور ہبہ کرنے اُسکے
سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ایک شخص نے غلام اپنا آزاد کیا اور حق ولاء اُسکے لیے ثابت ہوا اب چاہے کہ اس حق کو کسی کے ہاتھ بیچے
یا بخشے تو درست نہیں اسلیے کہ ولاء مال نہیں ہے کہ اُسکو بیچے یا بخشے سب علما کا مذہب یہی ہے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ مَخْلَدِ**
بْنِ خُفَافٍ قَالَ ابْتَعْتُ غُلَامًا فَاسْتَغْلَلْتُهٗ ثُمَّ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلٰی عَیْبٍ فَخَاصَمْتُ فِیْهِ اِلٰی عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ فَقَضٰی لِیْ بِرَدِّهٖ وَقَضٰی عَلَیَّ بِرَدِّ
غَلَّتِهٖ فَاَتَیْتُ عُرْوَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَرُوْحُ اِلَیْهِ الْعَشِیَّةَ فَاُخْبِرُهٗ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی
فِیْ مِثْلِ هٰذَا اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ فَرَاحَ اِلَیْهِ عُرْوَةُ فَقَضٰی لِیْ اَنْ اٰخُذَ الْخَرَاجَ مِنَ الَّذِیْ قَضٰی بِهٖ عَلَیَّ لَهٗ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ
روایت ہے مخلد بن خفاف سے کہ کہا خریدا میں نے ایک غلام پس لی میں نے کمائی اُسکی پھر مطلع ہوا میں اُس سے عیب پر یعنی عیب قدیم پر پس جھگڑا
لیگیا میں اُس غلام کے مقدمے میں طرف عمر بن عبد العزیزؒ کے کہ خلیفہ تھے پس حکم کیا واسطے میرے ساتھ پھیر دینے غلام کے اور حکم کیا مجھپر ساتھ پھیر دینے
کمائی اُسکی کے پس آیا میں عروہ بن زبیر کے پاس کہ کبار تابعین و فقہاء سبعہ سے تھے اور خبر دی میں نے اُنکو یعنی عمر بن عبد العزیزؒ کے اس حکم کرنے کی
پس کہا عروہ نے جاؤنگا میں طرف عمر بن عبد العزیزؒ کے آخر روز یا وقت شام کے اور خبر دونگا میں اُنکو یہ کہ حضرت عائشہؓ نے خبر دی مجھکو یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے حکم دیا بیچ مانند اس قصے کے یہ کہ منفعت بدلے ضمان یعنی تاوان بھرنے کے پس گئے طرف عمر بن عبد العزیزؒ کے عروہ پس حکم کیا عمر بن عبد العزیزؒ
نے واسطے میرے یہ کہ لوں میں کمائی غلام کی اُس شخص سے کہ حکم کیا تھا ساتھ اُسکے مجھپر واسطے اُسکے نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** بدلے ضمان بھرنیکے
یعنی اگر غلام اس حالت میں مر جاتا یا ناقص ہو جاتا تو مول لینے والیکا نقصان ہوتا بیچنے والے پر کچھ نہ تھا پس اگر منفعت حاصل ہو تو وہ بھی مول لینے والے
کی ہے مولانا من المرقاۃ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَیِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ
بِالْخِیَارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیِّ قَالَ الْبَیِّعَانِ اِذَا اخْتَلَفَا وَالْمَبِیْعُ قَائِمٌ بِعَیْنِهٖ وَلَیْسَ بَیْنَهُمَا بَیِّنَةٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ
الْبَائِعُ اَوْ یَتَرَادَّانِ الْبَیْعَ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اختلاف کریں بایع اور مشتری پس قول
قول بیچنے والے کا ہے اور لینے والا مختار ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابن ماجہ اور دارمی کے یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے بیچنے والا اور لینے والا
جسوقت کہ اختلاف کریں اور وہ چیز کہ بکی ہے قائم ہو جوں کی توں اور نہ ہوں درمیان اُن دونوں کے شاہد پس قول وہ ہے کہ کہا بیچنے والے نے یا پھیر دیں
دونوں بیع کو **ف** جسوقت کہ اختلاف کریں بایع اور مشتری یعنی قدر مول میں یا شروط خیار میں یا مدت میں یا سوا اُنکے اور شروط میں تو قول قول بیچنے
والے کا ہے یعنی ساتھ قسم کے کہ قسم دیجاوے کہ تو نے نہیں بیچا ہے اتنے اتنے کو اور مول لینے والا اختیار رکھتا ہے اگر چاہے راضی ہو ساتھ اُس چیز کے
کہ قسم کھائی ہے اُسپر بائع نے اور اگر چاہے قسم کھاوے کہ میں نے نہیں خریدی ہے مگر اتنے کو پھر اگر دونوں نے قسم کھائی پس اگر راضی ہوا ایک اُنمیں سے
ساتھ قول دوسرے کے تو بہتر اور اگر راضی نہو فسخ کرے قاضی عقد کو خواہ مبیع قائم ہو یا نہ قائم ہو یہ مذہب شافعیؒ کا ہے اور نزدیک ابی حنیفہؒ اور مالکؒ کے
نہ قسم کھاویں دونوں وقت ہلاک ہونے مبیع کے بلکہ قول اس صورت میں قول مشتری کا ہے ساتھ قسم کے اور روایت اَلْمَبِیْعُ قَائِمٌ مؤید ہے ان دونوں کے
مذہب کی اور قول وہ ہے کہ کہا بیچنے والے نے یعنی جس صورت میں کہ مبیع قائم ہو تو بیچنے والے کو قسم دیجاوے پس جب قسم کھاوے وہ تو لینے والے کو
اختیار رہیگا جیسے کہ اوپر گذرا یا دونوں رد کریں بیع کو اور اگر نہ ہو مبیع قائم وقت نزاع کے تو قول قول مشتری کا ہے ساتھ قسم کے اور نہ قسم دیجاوے
بیچنے والیکو یہ مذہب ابو حنیفہؒ اور مالکؒ کا ہے ذکرہ المظہر شرح یہ مسئلہ یہاں مجمل لکھا گیا ہے ہدایہ میں مفصل ہے جسکو تفصیل اسکی دیکھنی منظور ہو ہدایہ
میں دیکھے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

یعنی اگر مرتہن گرو کے جانور کو دانہ گھاس دیتا ہی وہ سوار ہو اور دودھ پیوے اور اگر راہن نہ گھاس دے اسکو جائز ہی سوار ہونا اور دودھ پینا یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی مرتہن کو نفع اُٹھانا ساتھ گرو کے اور خرچ کرنا اُسپر اور جمہور علما برخلاف اسکے ہین اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ نہین جائز ہے مرتہن کو کہ نفع لے ساتھ رہن کے اور نفقہ رہن کا راہن پر ہے اسلیے کہ جو قرض حاصل کرے نفع کو حرام ہی اور لکھا ہی علمانے کہ یہ حدیث منسوخ ہی ساتھ حدیث آیندہ کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنْ** سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَغْلَقُ الرَّھْنُ الرَّھْنَ مِنْ صَاحِبِہِ الَّذِیْ رَھَنَہٗ لَہٗ غُنْمُہٗ وَعَلَیْہِ غُرْمُہٗ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ مُرْسَلًا وَرُوِیَ مِثْلُہٗ اَوْ مِثْلُ مَعْنَاہُ لَا یُخَالِفُہٗ عَنْہُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مُتَّصِلًا روایت ہی سعید بن مسیب سے یہ کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا نہین منع کرتا گرو رکھنا چیز گرو رکھی ہوئی کو مالک اُسکے سے کہ جسنے گروی رکھا ہے اُسکو یعنی گروی رکھنے سے وہ چیز اُسکی ملک سے نہین نکل جاتی اُسکے لیے ہی فائدہ اور زیادتی اُسکی اور اسپر ہی تاوان اُسکا نقل کی یہ شافعیؒ نے بطریق ارسال کے اور روایت کیگئی مثل اس حدیث کے یعنی موافق اسکے لفظا اور معنون مین یا مثل معنی اسکے کے یعنی موافق معنون مین اور مخالف لفظون مین کہ مخالف نہین ہی اسکے معنون مین سعید بن مسیب سے کہ اُنھون نے روایت کی ابی ہریرہؓ سے بطریق اتصال کے **ف** فائدہ اسکا الخ یعنی گروی چیز کا کرایہ لینا یا گروی کے جانور پر سوار ہونا اور زیادتی اُسکی یعنی اگر بچے وغیرہ ہون گروی کی چیز کے تو حق راہن ہی کا ہی اور اگر ہلاک ہو مرتہن کے ہاتھ مین تو تاوان راہن ہی پر ہے یعنی نقصان راہن کا ہوا مرتہن کے حق مین سے کچھ ساقط نہین ہونیکا راہن کو سب قرض دینا آویگا اور بعضے نسخون مین لفظ روی کا ساتھ صیغہ معروف کے بھی آیا ہے اس صورت مین فاعل شافعی ہوگا اور لفظ مثلہ اور مثل منصوب ہی ہونگے ۞ ح

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمِکْیَالُ مِکْیَالُ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ وَالْمِیْزَانُ مِیْزَانُ اَھْلِ مَکَّۃَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ میانہ اہل مدینے کا ہے اور تول تول اہل مکے کی نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** یعنی حقوق شرعیہ مین مانند زکوۃ اور مانند اسکے کے اعتبار مدینے والون کے میانون کا ہے اور مکے والون کی تول کا بیان اس اجمال کا یہ کہ نہین واجب ہوتی زکوۃ درہمون مین جب تک کہ نہ ہو دو سو درہمین موافق تول مکے کے اور صدقۃ الفطر مین اور اور صدقات واجبہ مین صاع معتبر ہے اہل مدینے کا اسلیے کہ مدینے والے اہل زراعت ہین وہ خوب جانتے ہین احوال میانون کا اور مکے والے اہل تجارت ہین وہ احوال تولونکا خوب جانتے ہین کذا قال القاضی والبغوی ۞ ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْکَیْلِ وَالْمِیْزَانِ اِنَّکُمْ قَدْ وُلِّیْتُمْ اَمْرَیْنِ ھَلَکَتْ فِیْھِمَا الْاُمَمُ السَّابِقَۃُ قَبْلَکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ماپنے والون اور تولنے والون کے کہ تحقیق تم والی کیے گئے ہو دو کامون کے یعنی ماپنے اور تولنے کے کہ ہلاک ہوئین اُن مین اُمتین گذری ہوئی پہلے تم سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** مانند قوم شعیبؑ وغیرہ کے کہ لیتے تھے لوگون سے پورا اور دیتے تھے کم اور حاصل یہ کہ تم کم ماپنے اور کم تولنے سے بہت پرہیز کرو تا اُنکی طرح تم بھی نہ ہلاک ہو جاؤ ۞ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَسْلَفَ فِیْ شَیْءٍ فَلَا یَصْرِفْہُ اِلٰی غَیْرِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّقْبِضَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص بیع سلم کرے کسی چیز مین پس نہ پھیرے اُسکو طرف غیر اپنے کے پہلے قبض کرنے اُسکے کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** نہ پھیرے الخ یعنی نہ کسی کے ہاتھ بیچے اور نہ ہبہ کرے پہلے قبض کرنے کے یا یہ کہ تبدیل نہ کرے اُس چیز کو ساتھ غیر اسکے کے یعنی جو چیز لینی کی ہی اُسکے بدلے اور چیز نہ لے پہلے قبض کرنے کے ۞ ع

بَابُ الْاِحْتِکَارِ

باب ہے بیچ بیان احتکار کے **ف** شرع مین احتکار کہتے ہین بند کر رکھنے قوتون کو بانتظار گرانی کے باین طریق کہ وقت گرانی کے کہ لوگ احتیاج غلے وغیرہ کی رکھتے ہون مول لیکر بند کر رکھے اس نیت سے کہ جب اور زیادہ گرانی ہوگی تو بیچونگا یہ حرام ہی ہان اگر اُسکی زمین سے آیا ہو یا وقت ارزانی کے خرید کر رکھا ہے اور گرانی مین بیچے تو یہ حرام نہین

مضبوط یعنی بیان کرنے جنس اور نوع اور صفت کے سے وہ چیز معلوم ہووے پس جو چیز ایسی ہو کہ بیان کرنے جنس اور نوع اور صفت کے سے معلوم و متعین نہو مانند حیوان اور بعض اقسام کپڑے وغیرہ کے اسمین سلم نہین درست اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکھنی چاہیے ۔ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَھُمْ یُسْلِفُوْنَ فِی الثِّمَارِ السَّنَۃَ وَالسَّنَتَیْنِ وَالثَّلٰثَ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فِیْ شَیْءٍ فَلْیُسْلِفْ فِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مکے سے ہجرت کر کے مدینے مین اور مدینے کے لوگ بیع سلم کرتے تھے میوون مین ایک سال تک اور دو سال تک اور تین سال تک یعنی زر دیتے تھے اور شرط کرتے تھے کہ بعد ایک سال یا دو سال یا تین سال کے میوہ پہونچا دینا پس فرمایا حضرت صلعم نے کہ جو شخص بیع سلم کرے کسی چیز مین پس چاہیے کہ سلم کرے کیل معلوم مین یعنی مثلاً دس کیل یا بیس کیل اور وزن معلوم مین مدت معلوم تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** وزن معلوم مین یعنی جو کوئی بیع سلم کرے اُس چیز مین کہ بیچی جاتی ہے تُل کر جیسے زعفران وغیرہ تو سلم کرے وزن معلوم مین مثلاً چار تولے یا پانچ تولے اور مدت معلوم تک جیسے ایک مہینا یا ایک برس اور مانند انکے کے اور ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ مدت معلوم کا ہونا اسمین شرط ہے اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ رح اور مالک رح اور احمد رح کا اور امام شافعی رح کے نزدیک مدت معلوم کا ہونا اسمین شرط نہین ؏ **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتِ اشْتَرٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِّنْ یَّھُوْدِیٍّ اِلٰی اَجَلٍ وَّرَھَنَہٗ دِرْعًا لَّہٗ مِنْ حَدِیْدٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا خریدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ غلہ ایک یہودی سے بوعدہ ایک مدت معلوم کے اور گرو رکھی اُسکے پاس اپنی زرہ لوہے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کچھ مول لینا نسیہ یعنی بوعدہ اور جائز ہے کچھ گرو رکھنا بدلے دَین کے اور جائز ہے گرو رکھنا حضر مین یعنی شہر مین اگرچہ کتاب اللہ مین قید سفر کی ہی یعنی اس آیت مین وَاِنْ کُنْتُمْ عَلٰی سَفَرٍ فَرِھَانٌ مَّقْبُوْضَۃٌ قید سفر کی اسمین اتفاقی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے معاملہ کرنا ساتھ اہل ذمہ کے اسلیے اجماع ہے مسلمانون کا اسپر جائز ہے معاملہ کرنا اہل ذمہ سے اور اور کفار سے جبکہ نہ ثابت ہو حرام ہونا اُس مال کا کہ اُن پاس ہی لیکن نہین جائز ہے مسلمان کو بیچنا ہتھیار کا اور اور اسباب لڑائی کا حربیون کے ہاتھ اور نہین جائز مطلق کفار کے ہاتھ بیچنا اُس چیز کا کہ باعث تقویت اُن کے دین کی ہی اور نہین جائز بیچنا مصحف مجید کا اور غلام مسلمان کا اُنکے ہاتھ اور کہا نووی نے کہ اسمین بیان ہی اسکا کہ حضرت صلعم دنیا مین قلت مال کی رکھتے تھے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے گرو کرنا اسباب لڑائی کا اہل ذمہ کے پاس اور حضرت صلعم نے جو معاملہ گرو کا یہودی سے کیا اور صحابہ سے نہ کیا تو کہا ہے بعضون نے کہ شاید یہ بیان جواز کے لیے کیا اور بعضون نے کہا کہ اسلیے کیا کہ وہان غلہ زیادہ حاجت سے کسی پاس نہ تھا سوا یہودی کے ؏ **وَعَنْھَا** قَالَتْ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُہٗ مَرْھُوْنَۃٌ عِنْدَ یَھُوْدِیٍّ بِثَلٰثِیْنَ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا وفات کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت مین کہ زرہ اُنکی گرو تھی نزدیک یہودی کے بدلے تیس صاع یعنی سیری جو کے نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلظَّھْرُ یُرْکَبُ بِنَفَقَتِہٖ اِذَا کَانَ مَرْھُوْنًا وَّلَبَنُ الدَّرِّ یُشْرَبُ بِنَفَقَتِہٖ اِذَا کَانَ مَرْھُوْنًا وَّعَلَی الَّذِیْ یَرْکَبُ وَیَشْرَبُ النَّفَقَۃُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور سواری کا سواری کیا جاوے بدلے خرچ کرنے اُسکے کے جسوقت کہ ہووہ گرو اور دودھ جانور شیر دار کا پیا جاوے بدلے خرچ کرنے اُسکے کے جس وقت کہ ہووہ گرو اور جو سواری کرے اور دودھ پیوے اُسپر ہے خرچ نقل کی یہ بخاری نے **ف** ملا علی رح نے اول جملہ حدیث کے تحت یہ لکھا ہی کہ یعنی جائز ہے گرو کرنے والیکو سوار ہونا اور اسباب لادنا اُس جانور پر کہ گرو کیا ہے بسبب اسکے کہ اسپر ہے دانا گھاس اُسکا اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ رح اور شافعی رح کا انتہی اور حضرت شیخ رح نے اخیر جملے کے تحت یہ لکھا ہی کہ یعنی جو کوئی سوار ہوتا ہے اور دودھ پیتا ہے اُسپر نفقہ ہے راہن یا مرتہن

اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بند رکھے غلہ چالیس دن ارادہ رکھتا ہو ساتھ اُسکے مہنگے ہونیکا پس
تحقیق بیزار ہوا اللہ سے اور اللہ بیزار ہوا اُس سے نقل کی یہ رزین نے ف بیزار ہوا اللہ سے یعنی توڑا عہد اُسکا یعنی بجا آوری احکام اور شفقت
کرنے کے خلق پر پابند رہا ہے اور بیزار ہوا خدا اُس سے یعنی حفظ و عنایت اپنی اُس سے اُٹھا لی ش ح وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَكِرُ إِنْ أَرْخَصَ اللّٰهُ الْأَسْعَارَ حَزِنَ وَإِنْ أَغْلَاهَا فَرِحَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَزِينٌ فِي كِتَابِهِ
اور روایت ہے معاذ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے برا ہے بندہ احتکار کرنے والا اگر سستا کرے اللہ نرخوں کو
تو غمگین ہو اور اگر مہنگا کرے نرخوں کو تو خوش ہو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ كَفَّارَةً رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہے ابی امامہ سے
یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ بند کر رکھے غلہ چالیس دن پھر للہ دے اُسکو نہو گا واسطے اُسکے کفارہ نقل کی یہ رزین نے ف
چالیس دن غلہ بند رکھنے کا یہ حکم و سزا ہے اور اگر کم اس سے رکھے اُسکے لیے بھی برا ہے ولیکن کمتر اس سے ش ح

بَابُ الْإِفْلَاسِ وَالْإِنْظَارِ

باب ہے بیچ بیان مفلسی کے اور مہلت دینے کے معاملے میں ف یعنی اگر کسی پر حق اسکا ہو اور وہ مفلس ہو گیا اور بالفعل نہیں ادا کر سکتا اُسکو مہلت
دے ش ح

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَفْلَسَ فَأَدْرَكَ رَجُلٌ مَالَهُ
بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مفلس ہوا پس پایا ایک
شخص نے مال اپنا بعینہ یعنی اُسکے پاس پس وہ لائق تر ہے ساتھ اُس مال کے غیر اپنے سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف یعنی مثلاً ایک شخص نے کچھ خریدا
اور مول اُسکا دیا نہ تھا کہ وہ مفلس ہو گیا قاضی نے حکم اُسکے مفلس ہونے کا کر دیا اور بائع بیچنے والے نے وہ چیز بعینہ یعنی ہلاک نہوئی تھی وہ حسًّا یا معنًی ساتھ
تصرفات شرعیہ کے مانند ہبہ و وقف کے تو اُسکو پہنچتا ہے کہ فسخ کرے بیع کو اور لیلے وہ چیز اپنی بہ نسبت قرض خواہوں کے وہ مقدم ہے اور اگر کچھ مول
لے لیا تھا بائع نے اور کچھ مشتری پر رہا تھا کہ وہ مفلس ہو گیا لیوے مال اپنا بقدر اُس چیز کے کہ باقی رہا ہے مول میں سے یہی مذہب ہے امام شافعیؒ اور
مالکؒ کا اور ہمارے نزدیک نہیں پہنچتا ہے بیچنے والے کو فسخ کرنا بیع کا اور لے لینا اُسکا بلکہ وہ مثل اور قرض خواہوں کے ہے اور حمل کیا ہے ہمنے حدیث
کو اسپر کہ عقد بالخیار ہوئی تھی کہ خیار بائع کے لیے تھا پھر ظاہر ہوا اُسکو بیچ مدت خیار کے کہ مول لینے والا مفلس ہو گیا پس انسب ہے اسکو کہ یہ اختیار کرے
فسخ کو ش ع ش ح وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِهِ
خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا پہنچایا گیا نقصان ایک شخص بیچ زمانے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ میوے کے کہ خریدا تھا اُسکو پس بہت ہوا دین اُسپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو صدقہ دو اُسکو یعنی تاکہ دین اپنا
ادا کرے پس صدقہ دیا لوگوں نے اُسکو پس نہ پہنچا وہ صدقہ موافق دین اُسکے کے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے قرضخواہوں کو لو جو پاؤ
تم اور نہیں واسطے تمہارے مگر یہ نقل کی یہ مسلم نے ف پہنچایا گیا الخ یعنی حضرت کے زمانے میں ایک شخص نے درخت میوے کا لیا اور درخت پر میوہ
خوب طرح نہ پکا تھا آفت کے سبب سے جھڑ گیا اور مول اُسکا دیا نہ تھا پس بیچنے والے نے طلب کیا مول اُسکا لینے والے نے لوگوں سے قرض لیکر
ادا کیا مول اُسکا اس جہت سے اُسکے ذمے پر دین بہت سا ہو گیا اور اخیر جملہ حدیث کے معنی یہ ہیں کہ نہیں پہنچتا تمکو تنبیہ کرنا اور قید کرنا اُسکو بسبب
ظاہر ہونے افلاس اُسکے کے پس واجب ہے مہلت دینی اُسکو جب کچھ اُس پاس دیکھو گے پھر لینا نہ یہ کہ حق بیچنے والے کا اُسکے ذمے سے ساقط ہوا۔

اور اسی طرح حرام نہیں ہے بند کر رکھنا اُن چیزون کا کہ قوت نہیں ہین ش ح ش ع اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ مکروہ ہے احتکار یعنی قوتون آدمیون
اور جانورون کے جبکہ ہو یہ احتکار یعنی ایسے شہر کے کہ ضرر کرے شہر والون کو یعنی شہر چھوٹا ہے اسکے احتکار سے گرانی زیادہ ہو جائے گی اور ضرر
پہونچیگا لوگون کو اور اگر شہر بڑا ہی یہ احتکار کریگا تو ضرر لوگون کو نہیں ہوگا وہان کچھ مضائقہ نہیں اسکا اور جسنے احتکار کیا غلے زمین اپنی کا یا خریدے ہوے
غلے کو اور شہر سے پس نہیں ہی وہ احتکار کرنے والا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَکَرَ
فَھُوَ خَاطِئٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی معمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ احتکار کرے پس وہ ہی گنہگار نقل کی یہ مسلم نے
وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ عُمَرَ کَانَتْ اَمْوَالُ بَنِی النَّضِیْرِ فِیْ بَابِ الْفَیْءِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی کہ سرا اُسکا یہ ہی کانت
اموال بنی النضیر بیچ باب فیئ کے اگر چاہیگا اللہ تعالی **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَالِبُ
مَرْزُوْقٌ وَالْمُحْتَکِرُ مَلْعُوْنٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی عمر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا سوداگر رزق دیا گیا
ہے اور احتکار کرنے والا ملعون ہی نقل کی یہ ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی جو کوئی غلہ وغیرہ شہر مین لاوے تا بیچے بموجب نرخ حال کے برخلاف احتکار
کرنے والیکے وہ رزق دیا گیا ہے یعنی حاصل ہوتا ہے اُسکو فائدہ بغیر گناہ کے اور برکت دیجاتی ہے اُسکے رزق مین اور احتکار کرنے والا کہ معنی اُسکے اوپر
مذکور ہوئے گنہگار اور دور خیر سے ہے جب تک کہ اس فعل مین ہے نہین حاصل ہوتی اُسکو برکت ش ح ش ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلٰی
عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَعِّرْ لَنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ
الرَّازِقُ وَاِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَلْقٰی رَبِّیْ وَلَیْسَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ یَطْلُبُنِیْ بِمَظْلَمَۃٍ بِدَمٍ وَلَا مَالٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا مہنگا ہوا نرخ غلے کا زمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مین پس کہا صحابہؓ نے یا رسول اللہ نرخ مقرر کیجیے واسطے
ہمارے یعنی حکم کیجیے لوگون کو کہ اس بھاؤ بیچا کرو پس کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ وہ ہی ہی نرخ مقرر کرنے والا تنگ کرنے والا فراخ کرنیوالا روزی
دینے والا اور تحقیق مین البتہ امید رکھتا ہون یہ کہ ملون پروردگار اپنے سے اس حالت مین کہ نہ ہو کوئی تم مین سے کہ طلب کرے مجھ سے کچھ حق بسبب
خون کے یا مال کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** وہ ہی ہے نرخ مقرر کرنے والا آخر یعنی نرخ اللہ تعالی کے ہاتھ ہے کہ
ساتھ اُسکے روزی لوگون پر تنگ اور فراخ کرتا ہے یہ جو کہتے ہین کہ نرخ آسمانی ہے اُسکے یہی معنی ہین اور امید رکھتا ہون مین آخر اسمین نہی ہے
نرخ مقرر کرنے سے اسلیے کہ وہ تصرف کرنا ہے لوگون کے مال مین بغیر اذن اُنکے کے اور ظلم کرنا ہے اُن کے حق مین اور نرخ مقرر کرنے سے کبھی لوگ بیچنا
چھوڑ دیتے ہین اور یہ باعث ہوتا ہے قحط کا اور مراد یہ ہے کہ تکلیف نہ دیجائے لوگون پر ساتھ نرخ مقرر کرنے کے اور لازم نہ کیا جاوے اُن پر نرخ
ولیکن حکم کیے جاوین ساتھ انصاف و شفقت کے خلق پر اور خیر خواہی خلق کے ش ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ احْتَکَرَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ طَعَامَھُمْ ضَرَبَہُ اللّٰہُ بِالْجُذَامِ وَالْاِفْلَاسِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ
وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَزِیْنٌ فِیْ کِتَابِہٖ روایت ہی عمر بن خطابؓ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے جو کوئی بند کر کے بیچے مسلمانون سے غلہ اُنکا پونہچاتا ہے اللہ اُسکو جذام اور افلاس نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان
مین اور رزین نے اپنی کتاب مین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی ارادہ کرتا ہے ضرر پہونچانے کا مسلمانون کو تو مبتلا کرتا ہے اُسکو اللہ تعالی بلائے
بدنی اور مالی مین اور جو کوئی ارادہ کرتا ہے نفع پونہچانے کا اُنکو پہونچاتا ہے اللہ تعالی اُسکے نفس اور مال مین خیر اور برکت ش ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَکَرَ طَعَامًا اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا یُرِیْدُ بِہِ الْغَلَاءَ فَقَدْ بَرِیَٔ مِنَ اللّٰہِ وَبَرِیَٔ اللّٰہُ مِنْہُ رَوَاہُ رَزِیْنٌ

مستحب ہے اور عالی ہمتی بشرطیکہ اصل عقد مین شرط نہ کی ہو۔ ع ۔ ح **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا تَقَاضٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَاشْتَرُوْا لَهٗ بَعِیْرًا فَاَعْطُوْهُ اِیَّاهُ قَالُوْا لَا نَجِدُ اِلَّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهٖ قَالَ اشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ اِیَّاهُ فَاِنَّ خَیْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ ایک شخص نے تقاضا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی اونٹ کا کہ قرض لیا تھا پس سخت کہا حضرتؐ کو پھر قصد کیا حضرتؐ کے یارون نے اُسکے ایذا دینے کا پس فرمایا حضرتؐ نے چھوڑ دو اُسکو اسلیے کہ صاحب حق کو جگہ ہے کہنے کی اور خرید کرو اُسکے لیے اونٹ پس دو اُسکو عرض کیا صحابہؓ نے نہین پاتے ہم یعنی اُس عمر کا اونٹ کہ اُس سے لیا تھا مگر زیادہ تر اُسکی عمر سے یعنی اُسکا اونٹ چھوٹا اور حقیر تھا اور یہ بڑا اور اچھا فرمایا حضرتؐ نے خرید و اُسکو یعنی اُسی اونٹ کو کہ پاتے ہو اگرچہ اُس سے زیادہ عمر کا ہو پھر دو اُسکو اونٹ اسلیے کہ تحقیق بہتر تم مین وہ ہے جو اچھا ہو تم مین از روے ادا کرنے قرض کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** وہ تقاضا کرنے والا کافر ہوگا یہود مین سے یا غیر اُنکے مین سے اور بعضون نے کہا کہ شاید فرو اُجلاف گوارون مین سے تھا اور صاحب حق کو جگہ ہے کہنے کی کہا ابن ملک نے کہ مراد حق سے یہان دین ہی یعنی جبکہ کسی پر قرض آتا ہو پھر وہ تاخیر کرے ادا کرنے مین تو پونہچتا ہے قرضخواہ کو یہ کہ شکوہ کرے اُس سے اور لیجاوے اُسکو حاکم کے پاس اور غصہ کرے اُسپر ع **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ فَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰی مَلِیٍّ فَلْیَتْبَعْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تاخیر کرنا غنی کا ظلم ہے پس جبکہ حوالہ کیا جاوے ایک تمہارا غنی پر پس چاہیے کہ قبول کرلے حوالہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تاخیر کرنا الخ یعنی جسکو مقدور ہو ایک چیز کے مول دینے کا اور پھر وہ نہ دے یا قرضدار کو مقدور ہے قرض کے ادا کرنے کا اور وہ تاخیر کرتا ہی یہ ظلم ہے اور لکھا ہے علما نے کہ یہ فسق ہے اور رد کیجاتی ہی بسبب اسکے گواہی اُسکی اگرچہ ایکبار ہوا اور بعضون نے کہا کہ اگر مکرر کرے اور عادت کرے اُسکی اور جسوقت کہ حوالہ کیا جاوے الخ یعنی ایک شخص پر قرض ہو کسی کا اور وہ مقدور نہین رکھتا ادا کرنے کا اور وہ کسی غنی کو کہے کہ تو میری طرف سے ادا کر پس چاہیے قرضخواہ کو کہ اس بات کو جلدی سے قبول کرلے تاکہ اُسکا مال ضایع نہو اور یہ امر استحباب کے لیے ہے اور بعضون نے کہا وجوب کے لیے اور بعضون نے کہا اباحت کے لیے ع ۔ ح **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ تَقَاضٰی ابْنَ اَبِیْ حَدْرَدٍ دَیْنًا لَهٗ عَلَیْهِ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰی سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ بَیْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَیْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ وَنَادٰی كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ یَا كَعْبُ قَالَ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَشَارَ بِیَدِهٖ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَیْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے کعب بن مالکؓ سے یہ کہ اُنھون نے تقاضا کیا ابن ابی حدرد سے اپنے دین کا کہ تھا اُسپر بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد مین پس بلند ہوئین آوازین دونون کی یہانتک کہ سُنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آوازون کو اور حضرتؐ تھے گھر اپنے مین پس ارادہ نکلنے کا کیا طرف اُنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ کھولا پردہ اپنے حجرہ کا اور پکارا کعب بن مالکؓ کو فرمایا اے کعب عرض کیا کعب نے حاضر ہون یا رسول اللہ پس اشارہ کیا حضرتؐ نے اپنے ہاتھ سے یہ کہ موقوف کر آدھا اپنے دین سے کہا کعبؓ نے تحقیق کیا مین نے یا رسول اللہ فرمایا حضرتؐ نے ابن ابی حدرد کو کھڑا ہو پس ادا کر باقی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے تقاضا کرنا دین کا مسجد مین اور سفارش کرنی صاحب حق سے اور صلح کروا دینی جھگڑنے والون مین اور قبول کرنا سفارش کا غیر معصیت مین ع **وَعَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اُتِیَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوْا صَلِّ عَلَیْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَیْهِ دَیْنٌ قَالُوْا لَا فَصَلّٰی عَلَیْهَا ثُمَّ اُتِیَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰی فَقَالَ هَلْ عَلَیْهِ دَیْنٌ قِیْلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ

ح مولانا وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ رَجُلٌ یُدَایِنُ النَّاسَ فَکَانَ یَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَیْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ
لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یَّتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِیَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ایک
شخص معاملہ کرتا تھا لوگون سے دین کا اور تھا کہتا واسطے گماشتے اپنے کے کہ جب آوے تو تنگ دست کے پاس درگذر کر اُس سے شاید کہ اللہ تعالی
درگذر کرے ہم سے فرمایا حضرتؐ نے پس ملاقات کی اُسنے اللہ تعالی سے یعنی مرا پس درگذر کیا اللہ تعالی نے اُس سے یعنی گناہون پر مواخذہ نہ کیا
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّنْجِیَهُ اللّٰهُ مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ
فَلْیُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ یَضَعْ عَنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش لگے
یہ کہ نجات دے اُسکو اللہ تعالی سختیون دن قیامت کی سے پس چاہیے کہ تاخیر کرے طلب کرنے دین مین مفلس سے یا موقوف کر دے اُس سے
یعنی سارا حق اپنا معاف کر دے یا کچھ اُسمین سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** فرض افضل ہے نفل سے ستر درجے مگر چند مسائل مین ایک تو معاف
کر دینا حق کا کہ تنگدست پر ہو مستحب ہے لیکن وہ افضل ہے اسکے مہلت دینے سے کہ وہ واجب ہے دوسرے ابتداے سلام سنت ہی لیکن افضل
ہے اُس کے جواب سے کہ وہ فرض ہے تیسرے وضو پہلے وقت کے مستحب ہی لیکن افضل ہے وضو سے کہ بعد داخل ہونے وقت کے کرے
کہ وہ فرض ہی ؛ ع وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَنْجَاهُ اللّٰهُ مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ مہلت دے مفلس کو یا
معاف کرے اُس سے یعنی سب حق یا کچھ نجات دیگا اُسکو اللہ سختیون دن قیامت کی سے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِی الْیَسَرِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی الیسر سے کہا سنا
مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص مہلت دے تنگدست کو یا موقوف کر دے اُس سے جگہ دیگا اُسکو اللہ تعالی بیچ سایہ
عنایت اپنے کے یعنی محفوظ رکھیگا گرمی روز قیامت کی سے اور آسان کریگا اُسپر شدت اُسکی نقل کی یہ مسلم نے **ف** اور روایت کی احمدؒ اور ابن ماجہ
اور حاکم نے بطریق مرفوع کے کہ جو کوئی مہلت دے تنگدست کو پس واسطے اُسکے بدلے ہر دن کے مانند دین کے ثواب صدقے کا ہے پہلے اسکے کہ
وقت آوے ادا ے دین کا پس جب آوے وقت ادا ے دین کا پھر مہلت دے اُسکو پس واسطے اُسکے بدلے ہر دن کے مانند اُسکے ثواب صدقے کا
ہے پہلے اسکے کہ آوے وقت ادا ے دین کا پھر جب آوے وقت ادا ے دین کا پس مہلت دے اُسکو پس واسطے اُسکے بدلے ہر دن کے دو مثل
اُسکے ثواب صدقے کا ہے ؛ ع وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَکْرًا فَجَاءَتْهُ اِبِلٌ مِّنَ الصَّدَقَةِ قَالَ
اَبُوْ رَافِعٍ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَقْضِیَ الرَّجُلَ بَکْرَهٗ فَقُلْتُ لَا اَجِدُ اِلَّا جَمَلًا خِیَارًا رَبَاعِیًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِهٖ اِیَّاهُ فَاِنَّ
خَیْرَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی رافعؓ سے کہ کہا قرض لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ جوان پس آئے حضرتؐ
پاس اونٹ زکوۃ کے کہا ابو رافع نے پس حکم فرمایا مجکو کہ یہ دون مین اُس شخص کو مانند اونٹ اُسکے کے کہ قرض لیا تھا حضرتؐ نے اُس سے
پس کہا مین نے نہین پاتا مین مگر اونٹ اچھا کہ ساتوین برس مین لگا ہے یعنی اونٹ اُسکا جوان تھا بجاے اُسکے یہ کیونکر دون کہ یہ افضل ہی
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دے اُسکو اونٹ اچھا پس بہترین لوگون کا وہ ہی کہ بہت اچھا ہو اُن مین ادا ے قرض مین نقل کی یہ مسلم نے
ف اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ قرض لینا حیوان کا جائز ہے اور یہی مذہب ہی امام شافعیؒ اور امام مالکؒ اور اکثر علما کا اور امام ابو حنیفہؒ کے
نزدیک یہ جائز نہین وہ کہتے ہین کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور اخیر جملے سے یہ معلوم ہوا کہ دینا قرض مین اچھی چیز کا بہ نسبت اُسکے کہ قرض لی ہے

قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمروؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخشے جاتے
ہین واسطے شہید کے تمام گناہ مگر دین نقل کی یہ مسلم نے ف تمام گناہ صغیرہ اور کبیرہ اور دین سے مراد ہین حقوق آدمیون کے خواہ مال کسی کا اُسکے
ذمے ہو خواہ خون کسی کا کیا ہو خواہ آبروریزی کی ہو کسی کی یعنی برا کہا ہو کسی کو یا غیبت کی ہو کسی کی وغیر ذلک یہ نہین بخشے جاوینگے بسبب شہادت
کے اور کہا ابن ملک نے کہ کہا ہے بعضون نے کہ یہ بیچ حق شہداء بر یعنی جنگل کے ہے اسلیے کہ روایت کیا ہے ابن ماجہ نے ابو امامہ سے بطریق مرفوع
کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید دریا کے بخشے جاتے ہین تمام گناہ اور دین بھی ۞ ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ قَضَاءً فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ
صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَامَ فَقَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ
دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم لایا جاتا اُنکے پاس آدمی مردہ اس حال مین کہ ہوتا اُسپر دین پس پوچھتے کہ کیا چھوڑا ہے واسطے ادا دین اپنے کے مال پس اگر بیان کیا جاتا یہ کہ وہ
چھوڑ گیا ہے مال اسقدر کہ دین ادا ہو جاویگا تو نماز پڑھتے اُسپر اور اگر نہ چھوڑ گیا ہوتا کچھ فرماتے واسطے مسلمانون کے کہ پڑھو نماز اپنے یار پر یعنی آپ نماز نہ پڑھتے
اوروں کو فرماتے کہ تم پڑھو پس جب کھولین اللہ تعالی نے حضرت پر فتوحین یعنی غنیمتین ہاتھ لگین کھڑے ہوئے یعنی خطبے کے لیے پس فرمایا کہ مین لائق تر
ہون ساتھ مسلمانون کے اُنکی جانون سے پس جو کوئی مرے مسلمانون سے اور چھوڑ جاوے دین یعنی اور نہ ہو کچھ اُسکا مال پس میرے ذمے پر ہے ادا کرنا دین
اُسکے کا اور جو شخص کہ چھوڑ جاوے مال پس وہ واسطے وارثون اُسکے کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لائق تر ہون الخ یعنی ہر چیز مین امور دین اور دنیا
سے پس واجب ہے مومنون پر یہ کہ ہون حضرتؐ محبوب تر طرف اُنکی جانون اُنکی سے اور حضرتؐ کے حکم کو مقدم کرین اپنے نفسون کے حکم سے اور حضرتؐ کے
حق کو مقدم جانین اپنے نفسون کے حق سے اور شفقت اُنکی حضرتؐ پر زیادہ ہو بہ نسبت شفقت اُنکی کے اپنے نفسون پر اور اسی طرح شفقت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے لائق تر ہے شفقت اُنکی سے اپنے نفسون پر پس جب حاصل ہوئی حضرتؐ کو غنیمت تو ہوئی لائق تر ساتھ ادا کرنے دین اُنکے کے جیسا کہ فرمایا فَمَنْ
تُوُفِّيَ الخ اور واسطے وارثون اُسکے کے یعنی بعد ادا کرنے دین اُسکے کے اور کہا بعضون نے کہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرتے قرض مردون کا بیت المال
مین سے اور یہ ظاہر ہے اور بعضون نے کہا کہ حضرتؐ اپنے مال مین سے ادا کرتے تھے پھر کہا بعضون نے کہ تھا یہ ادا کرنا دین کا واجب حضرتؐ پر اور بعضون
نے کہا کہ تھا یہ تبرعا یعنی از راہ احسان کے ۞ ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری عَنْ أَبِي خَلْدَةَ الزُّرَقِيِّ قَالَ جِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا
قَدْ أَفْلَسَ فَقَالَ هَذَا الَّذِي قَضَى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ أَوْ أَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أَحَقُّ بِمَتَاعِهِ
إِذَا وَجَدَهُ بِعَيْنِهِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابی خلدہ زرقیؓ سے کہ کہا آئے ہم پاس ابو ہریرہؓ کے بیچ مقدمہ ایک یار
اپنے کے کہ تحقیق مفلس ہو گیا تھا یعنی اور اُسکے پاس اسباب لوگون کا تھا کہ نہین دیا تھا مول اُسکا پس پوچھا ہمنے کہ کیا حکم ہے اُسکا پس کہا ابو ہریرہؓ نے
کہ یہ مانند اُس شخص کے ہے کہ حکم فرمایا اُسکے مقدمے مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مرے یا مفلس ہو جاوے پس مالک اسباب کا لائق تر ہے
ساتھ اسباب اپنے کے جبکہ پاوے جون کا تون نقل کی یہ شافعیؒ اور ابن ماجہؒ نے ف بیان اسکا اسی باب کی پہلی فصل مین ہو چکا ہے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روح مومن کی لٹکائی جاتی ہے بدلے دین اپنے کے یعنی نہین داخل ہوتی
جنت مین اور نہین پہونچتی بیچ جماعت بندگان صالح کے یہانتک کہ ادا کیا جاوے دین اُسکا نقل کی یہ شافعیؒ اور احمدؒ اور ترمذی اور ابن ماجہ اور

شَيْئًا قَالُوا ثَلٰثَةَ دَنَانِيْرَ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا ثَلٰثَةُ دَنَانِيْرَ قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ صَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ کہا تھے ہم بیٹھے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ لایا گیا جنازہ پس کہا صحابہ رضی اللہ عنہم نے نماز پڑھیے اسپر پس فرمایا حضرت نے آیا ہے اسپر دین کہا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہ نہیں پھر نماز پڑھی اسپر پھر لایا گیا ایک اور جنازہ پس فرمایا کیا ہے اسپر دین کہا گیا ہان پس فرمایا کیا چھوڑ گیا ہے کچھ عرض کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہ چھوڑ گیا ہے تین دینار پس نماز پڑھی اسپر پھر لایا گیا تیسرا جنازہ پس فرمایا کیا ہے اسپر دین کہا صحابہ نے تین دینار فرمایا کیا چھوڑ گیا ہے کچھ عرض کیا کہ نہیں فرمایا پڑھو نماز اپنے یار پر کہا ابو قتادہ نے کہ نماز پڑھیے اسپر یا رسول اللہ اور میرے ذمے پر ہے دین اسکا پس نماز پڑھی حضرت نے اسپر نقل کی یہ بخاری نے **ف** احتمال ہے کہ یہ تینوں جنازے ایک دن اور ایک مجلس میں آئے ہوں یا کئی دنوں اور کئی مجلسوں میں اور دوسرے شخص پر وہی تین دینار کا قرض ہوگا جو اُسکے پاس سے نکلے اسلیے حضرت نے اُسپر نماز پڑھی اور تیسرے پاس جو مال اداے دین کے لیے نہ نکلا اور حضرت نے اُسپر نماز نہ پڑھی یہ یا تو اسلیے تھا کہ لوگ پرہیز کریں دین سے اور باز رہیں تاخیر و تقصیر کرنے سے ادا میں یا مناسب نہ جانا حضرت نے کہ میں دعا کروں اُسکے لیے اور وہ موقوف ہے یعنی قبول نہ ہو بسبب اسکے کہ اسپر حق لوگوں کے ہیں اور اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ ضامن ہونا میت کی طرف سے جائز ہے برابر ہے کہ چھوڑا ہو مال اداے دین کے لیے یا نہ چھوڑا ہو اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ اور اکثر علما کا بخلاف امام ابو حنیفہؒ کے کہ اُنکے نزدیک یہ نہیں درست ذکرہ الطیبی اور ہمارے بعضے علما نے لکھا ہے کہ دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے ابو یوسفؒ اور محمدؒ اور مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ نے اسپر کہ صحیح ہے کفالت اُس میت کیطرف سے کہ نہیں چھوڑا مال اور ہو اُسپر دین اسلیے کہ اگر نہ صحیح ہوتی کفالت تو حضرت نماز نہ پڑھتے اور امام ابو حنیفہؒ نے کہا کہ نہیں صحیح ہے کفالت میت مفلس کی طرف سے اسلیے کہ کفالت میت مفلس کیطرف سے کفالت ہے دین ساقط کی اور کفالت دین ساقط کی باطل ہے اور حدیث میں احتمال ہے یہ کہ ہوا قرار ساتھ کفالت پہلی کے اور احتمال یہ بھی ہے کہ ہو وعدہ نہ کفالت ؎ ع ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَاءَهَا اَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ لے مال لوگوں کا ارادہ رکھتا ہوا ادا اُسکے کا یعنی قرض لے احتیاج کے لیے اور وہ ارادہ رکھتا ہو اُسکے ادا کا اور کوشش کرتا ہو بیچ ادا کے ادا کریگا اللہ تعالی اُس سے یعنی مدد کریگا اُسکی اُسکے ادا پر دنیا میں اور راضی کردیگا حق والے کو عقبی میں اور جو شخص کہ لے مال ارادہ رکھتا ہو ضایع کرنے اُسکے کا یعنی قرض لے بغیر احتیاج کے اور نہ قصد ہو اُسکے ادا کرنے کا ضایع کریگا اُسکو اللہ اسپر یعنی نہیں مدد کرنیکا اُسکی اور نہیں فراخ کریگا اسپر رزق اُسکا بلکہ تلف کریگا مال اُسکا اسلیے کہ قصد کیا اُسنے مسلمان کے مال تلف کرنے کا نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا اَدْبَرَ نَادَاهُ فَقَالَ نَعَمْ اِلَّا الدَّيْنَ كَذٰلِكَ قَالَ جِبْرِئِيْلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہ کہا کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ خبر دو مجکو اگر مارا جاؤن میں بیچ راہ اللہ کے اس حال میں کہ ہوں میں صبر کرنے والا ڈھونڈنے والا ثواب کا یعنی نہ قصد کرنے والا سنانے اور دکھانے کا متوجہ ہونے والا نہ پیٹھ دینے والا کیا جھاڑیگا اللہ تعالی مجھ سے گناہ میرے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہاں پس جب پیٹھ پھیری اُس شخص نے پکارا حضرت نے اُسکو پھر فرمایا ہاں یعنی اللہ تعالی سب گناہ بخشتا ہے لیکن دین نہیں بخشتا اسی طرح سے کہا جبرئیلؑ نے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس سے یہ معلوم ہوا کہ بندوں کے حقوق میں بڑی تنگی اور دشواری ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت جبرئیلؑ حضرت سے کچھ باتیں سوائے قرآن کے بھی کہہ جاتے تھے ؎ ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَعُقُوْبَتَهٗ یُحْبَسُ لَهٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤْدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے شرید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درنگ کرنا غنی کا حلال
کرتا ہے بے آبروئی اُسکی کو اور سزا دینے اُسکے کو کہا ابن مبارک نے حلال کرنا بے آبروئی اُسکی کا یہ کہ سخت کہا جاوے اُسکو اور سزا یہ ہے کہ قید کروایا جاوے
اُسکو نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** یعنی غنی ہو کر جو قرض خواہ کا قرض نہ ادا کرے تو مباح ہوتی ہے آبروریزی اُسکی اور سزا دینی اُسکی کہ کلام سخت
کہا جاوے اُسکو اور قید کرے اُسکو حاکم کے حکم سے اسلیے کہ درنگ کرنا اُسکا ظلم ہے ۞ع **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَۃٍ لِیُصَلِّیَ عَلَیْھَا فَقَالَ ھَلْ عَلٰی صَاحِبِکُمْ دَیْنٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ھَلْ تَرَکَ لَہٗ مِنْ وَفَاءٍ قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰی
صَاحِبِکُمْ قَالَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیَّ دَیْنُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰی عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَعْنَاہُ وَقَالَ فَکَّ اللّٰہُ رِھَانَکَ
مِنَ النَّارِ کَمَا فَکَکْتَ رِھَانَ اَخِیْکَ الْمُسْلِمِ لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یَقْضِیْ عَنْ اَخِیْہِ دَیْنَہٗ اِلَّا فَکَّ اللّٰہُ رِھَانَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنازہ تاکہ نماز پڑھیں اُسپر پس فرمایا آیا ہے
تمھارے یار پر قرض کہا لوگوں نے ہاں فرمایا کیا چھوڑ گیا ہے واسطے قرض اپنے کے یعنی مال بقدر ادا کے عرض کیا کہ نہیں فرمایا پڑھو نماز اپنے یار پر
یعنی میں نہیں پڑھنے کا کہا علی بن ابی طالب نے کہ میرے ذمے پر ہے ادا کرنا دین اُسکے کا اے رسول خدا پس آگے بڑھے حضرت اور نماز پڑھی اُسپر اور ایک
روایت میں معنی اس حدیث کے ہیں یعنی نہ الفاظ مذکورہ اور یہ زیادہ ہے کہ فرمایا حضرت نے یعنی حضرت علی کو کہ خلاص کیا یا خلاص کرے اللہ تعالی
نفس تیرے کو آگ دوزخ سے جیساکہ خلاص کیا تو نے نفس بھائی مسلمان اپنے کا نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ ادا کرے اپنے بھائی کیطرف سے دین اُسکا
مگر کہ خلاص کریگا اللہ تعالی نفس اُسکے کو دن قیامت کے نقل کی یہ شرح السنہ میں **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ مَاتَ وَھُوَ بَرِیْءٌ مِنَ الْکِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّیْنِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے
ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرے اس حال میں کہ وہ پاک ہو تکبر سے اور خیانت سے اور قرض سے داخل ہوگا جنت
میں یعنی ساتھ مقبولوں کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ
الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ یَّلْقَاہُ بِھَا عَبْدٌ بَعْدَ الْکَبَائِرِ الَّتِیْ نَھَی اللّٰہُ عَنْھَا اَنْ یَّمُوْتَ رَجُلٌ وَعَلَیْہِ دَیْنٌ لَا یَدَعُ لَہٗ قَضَاءً رَوَاہُ اَحْمَدُ
وَاَبُوْدَاؤْدَ اور روایت ہے ابی موسی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق بہت بڑا گناہوں میں نزدیک اللہ کے یہ ہے کہ ملے اللہ تعالی سے
ساتھ گناہوں کے بندہ پیچھے کبیرہ گناہوں کے کہ منع کیا اللہ تعالی نے اُنسے یہ ہے کہ مرے آدمی اس حال میں کہ اُسپر ہو دین کہ نہ چھوڑے مال
واسطے اُسکے بقدر ادا کے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **ف** پیچھے کبیرہ گناہوں کے اسلیے کہا کہ نفس دین کبائر سے نہیں ہے بلکہ وہ مستحب ہے جیساکہ آیا
ہے بعض احادیث میں اور نہی جو آئی ہے اُس سے بسبب عارض کے ہے کہ وہ ضایع کرنا حقوق لوگوں کا ہے بخلاف کبائر کے کہ وہ منع کیے گئے
لذاتہا طیبی ۞ ایک توجیہ خوب یہ ہے کہ جو کبیرہ گناہ کہ مشہور ہیں مانند شرک اور زنا وغیرہما کے انکے بعد درجہ اسکا ہے بحسب اس توجیہ کے یہ بھی اور کبیرہ گناہوں میں
داخل ہا ۞ مولانا **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ
حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی شُرُوْطِھِمْ اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَاَبُوْدَاؤْدَ وَانْتَھَتْ
رِوَایَتُہٗ عِنْدَ قَوْلِہٖ شُرُوْطِھِمْ اور روایت ہے عمرو بن عوف مزنی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صلح جائز ہے درمیان مسلمانوں کے مگر وہ
صلح کہ حرام کرے حلال کو یا حلال کرے حرام کو اور مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں یعنی شرطیں کہ آپسمیں کی ہیں صلح و جنگ میں اور سوا اسکے انکے میں لازم ہے
رعایت اُنکی مگر وہ شرط کہ حرام کرے حلال کو یا حلال کرے حرام کو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور ابوداؤد نے اور تمام ہوئی روایت ابوداؤد کی لفظ

دارمی نے **ف** کہا ہے بعضون نے کہ دین جو جنت سے روکیگا یہان تک کہ بدلہ لیا جاوے وہ وہ دین ہو کہ روپیہ قرض لیکر خرچ کیا واہیات مین اور اسراف کیا اور جسنے قرض لیا ہے حق واجب کے ادا کرنے کے لیے بقدر ضرورت کے اور مال بقدر ادا کرنے کے نہ چھوڑا تو اسد تعالی اسکو روکتے کا نہین جنت سے انشاء اسد تعالی مگر سلطان یعنی حاکم کو چاہیے کہ ادا کرے اُسکی طرف سے اور وہ نہ ادا کریگا تو اللہ تعالی اُسکے قرضخواہون کو راضی کردیگا ؛ ع ؛

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَاحِبُ الدَّیْنِ مَاسُوْرٌ بِدَیْنِہٖ یَشْکُوْ اِلٰی رَبِّہِ الْوَحْدَۃَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرُوِیَ اَنَّ مُعَاذًا کَانَ یَدَّانُ فَاَتٰی غُرَمَاؤُہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَالَہٗ کُلَّہٗ فِیْ دَیْنِہٖ حَتّٰی قَامَ مُعَاذٌ بِغَیْرِ شَیْءٍ مُرْسَلٌ ھٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَلَمْ اَجِدْہُ فِی الْاُصُوْلِ اِلَّا فِی الْمُنْتَقٰی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ شَابًّا سَخِیًّا وَکَانَ لَایُمْسِکُ شَیْئًا فَلَمْ یَزَلْ یَدَّانُ حَتّٰی اَغْرَقَ مَالَہٗ کُلَّہٗ فِی الدَّیْنِ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَلَّمَہٗ لِیُکَلِّمَ غُرَمَاءَہٗ فَلَوْ تَرَکُوْا لِاَحَدٍ لَتَرَکُوْا لِمُعَاذٍ لِاَجْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَھُمْ مَالَہٗ حَتّٰی قَامَ مُعَاذٌ بِغَیْرِ شَیْءٍ رَوَاہُ سَعِیْدٌ فِیْ سُنَنِہٖ مُرْسَلًا

اور روایت ہی براء بن عازب ؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے قرضدار قید کیا جاویگا بسبب دین اپنے کے یعنی جنت کے داخل ہونے سے اور صالحین کی صحبت مین پونہچنے سے روکا جاویگا شکوہ کریگا طرف پروردگار اپنے کے تنہائی کا دن قیامت کے نقل کی یہ شرح السنہ مین اور روایت کیگئی یہ کہ معاذ بن جبل ؓ تھے لیتے قرض پھر آئے قرضخواہ اُنکے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی طلب دین کے لیے پس بیچا نبی صلی اسد علیہ وسلم نے مال اُنکا سارا اُنکے دین مین یعنی اُن کے دین ادا کرنے کے لیے یہانتک کہ ہو گئے معاذ مفلس یہ حدیث مرسل ہو اور یہ لفظ مصابیح کے ہین اور نہین پائی مین نے یہ حدیث اصول مین یعنی صحاح ستہ وغیرہ مین مگر منتقی مین اسطرح آور روایت ہی عبدالرحمن بیٹے کعب بیٹے مالک کے سے کہ کہا تھے معاذ بن جبل جوان سخی اور تھے نہ پاس رکھتے اپنے کوئی چیز یعنی مال مین سے بسبب سخاوت کے پس ہمیشہ قرض لیا کرتے تھے یہانتک کہ ڈبو دیا مال اپنا سارا قرض مین پھر آئے معاذ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس بات کی حضرت ؐ سے تاکہ کہین اُنکے قرضخواہون سے یعنی یہ کہ قرض چھوڑ دین سب یا بعض پس فرمایا حضرت ؐ نے اُنھون نے کچھ نہ چھوڑا پس اگر چھوڑتے قرض کسی کے لیے تو البتہ چھوڑتے معاذ کے لیے واسطے خاطر رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم کے پس بیچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض خواہون کے لیے مال معاذ کا یہانتک کہ ہو گئے معاذ مفلس نقل کی یہ سعید نے اپنی سنن مین بطریق ارسال کے **ف** شکوہ کریگا الخ یعنی اپنے پروردگار سے شکوہ کریگا اپنی تنہائی اور وحشت قید کا یعنی صالحین جنت مین جاوینگے اور یہ اُنکے پاس جانے سے محروم رہیگا اور نہ کوئی سفارشی نظر آویگا کہ چھڑاوے اُس تنہائی سے یہانتک کہ حق دین سے چھٹکارا پاوے ساتھ دینے نیکیون اُسکی کے قرضخواہ کو یا رکھنے گناہون قرض خواہ کے اُسپر یا ساتھ راضی کرنے اسد تعالی کے قرضخواہ کو اپنے فضل سے پس یہ تنہائی بھی اُسکے لیے عذاب ہوگی کہ بڑا رنج پاویگا اُس سے عیاذًا باسد منہ اور ایک روایت مین آیا کہ قرضدار قید کیا جاویگا بدلے اپنے دین کے اپنی قبر مین شکوہ کریگا طرف اسد تعالی کے تنہائی کا اور نہین پائی مین نے یہ اصول مین الی آخرہ اصول اُن کتابون کو کہتے ہین کہ جنمین حدیثین مع سند کے لکھی گئی ہین اور منتقی نام ہو کتاب ابن تیمی کا پس مؤلف مشکوۃ کا کہتا ہے کہ یہ لفظ مصابیح کے ہین اور نہین پایا مین نے اُسکو اصول مین مگر منتقی مین ساتھ ان الفاظ کے وعن عبدالرحمن الخ کہا طیبی نے کہ یہ عبارت ہے کتاب منتقی کی لایا اسکو مؤلف تاکہ معلوم ہو کہ یہ حدیث اگرچہ اصول مین نہین ہو کہ دیکھا اُنکو مؤلف نے لیکن موجود ہو منتقی مین پس اگر نہوتی یہ بعض اصول مین تو نہ لاتا اسکو صاحب منتقی اپنی کتاب مین انتہی پس چاہیے کہ لفظ وعن بیچ عبارت وعن عبدالرحمن کے سیاہی سے لکھا جاوے نہ سُرخی سے فتأمل ؛ ح ؛ ع ؛ **وَعَنِ** الشَّرِیْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُّ الْوَاجِدِ یُحِلُّ عِرْضَہٗ وَعُقُوْبَتَہٗ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَکِ یُحِلُّ عِرْضَہٗ یُغَلَّظُ لَہٗ

کہا مر بھائی میرا اور چھوڑ گیا تین سو دینار اور چھوڑ گیا لڑکے چھوٹے پس چاہا مین نے یہ کہ خرچ کرون مین اُنپر یعنی اور قرض اُسکا نہ ادا کرون پس فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بھائی تیرا قید کیا گیا ہے بدلے دین اپنے کے یعنی عالم برزخ مین قید ہے کہ نہین پہونچ سکتا وہان کی نعمتون کو اور صالحین کے پاس پس ادا کر اُسکی طرف سے کہا سعد نے پس گیا مین اور ادا کیا مین نے قرض اُسکی طرف سے پھر آیا مین اور عرض کیا مین نے کہ یا رسول اللہ تحقیق ادا کیا مین نے اُسکی طرف سے اور نہین باقی رہی مگر ایک عورت کہ دعوی کرتی ہے دو دینار کا اور نہین واسطے اُسکے گواہ فرمایا دے اُسکو اسلیے کہ تحقیق وہ سچی ہے نقل کی یہ احمد نے **ف** یا تو حضرت کو حال اُسکے قرض کا بغیر وحی کے معلوم ہو گا پس حکم کیا اُسکو دینے کا اسلیے کہ جائز ہے حاکم کو یہ کہ حکم کرے ساتھ علم اپنے کے اور یا حضرت کو وحی سے حال اُسکے قرض کا معلوم ہوا ہو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دین میراث پر مقدم ہے ؎ط؎ ح وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ يُوْضَعُ الْجَنَائِزُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ قِبَلَ السَّمَاءِ فَنَظَرَ ثُمَّ طَأْطَأَ بَصَرَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى جَبْهَتِهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا نَزَلَ مِنَ التَّشْدِيْدِ قَالَ فَسَكَتْنَا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا فَلَمْ نَرَ اِلَّا خَيْرًا حَتّٰى اَصْبَحْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا التَّشْدِيْدُ الَّذِيْ نَزَلَ قَالَ فِي الدَّيْنِ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يُقْضٰى دَيْنُهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ نَحْوَهٗ اور روایت ہے محمد بیٹے عبد اللہ بیٹے حجش کے سے کہ کہا تھے ہم یعنی صحابہ بیٹھے ہوئے بیچ صحن متصل مسجد کے اُس جگہ کہ رکھے جاتے تھے جنازے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے درمیان ہمارے پس اُٹھائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر اپنی طرف آسمان کے پس دیکھا پھر جھکائی نظر اپنی اور رکھا ہاتھ اپنا اوپر پیشانی اپنی کے کہا سبحان اللہ سبحان اللہ یعنی از راہ تعجب کے کہ کسقدر اُتری سختی کہا راوی نے پس چپ رہے ہم یعنی سوال سے اُسدن اور رات پس نہ دیکھی ہم نے مگر بھلائی یعنی سختی اور عذاب نہ دیکھا ہمنے یعنی اُنھون نے خیال کیا تھا کہ اُس سختی سے عذاب ہے کہ بالفعل نازل ہو گا سو نہ دیکھا یہانتک کہ صبح کی ہمنے کہا محمد بن عبد اللہ راوی نے پس پوچھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا سختی ہے جو کہ اُتری فرمایا بیچ مقدمہ دین کے سختی اُتری ہے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان محمد کی بیچ ہاتھ اُسکے کے ہے اگر کوئی شخص مارا جاوے اللہ کی راہ مین پھر زندہ ہو پھر مارا جاوے اللہ کی راہ مین پھر زندہ ہو پھر مارا جاوے اللہ کی راہ مین پھر زندہ ہو اور اُسپر ہو دین نہ داخل ہو گا بہشت مین یہانتک کہ ادا کیا جاوے دین اُسکا یعنی اگر کئی بار اللہ کی راہ مین مارا جاوے تو بھی کفارہ دین کا نہین ہوتا نقل کی یہ احمد نے اور شرح السنہ مین مانند اسکے ہے یعنی مطلب یہی ہے اور لفظ اُسکے اور **ف** آمین دلیل ہے اسپر کہ جنازون پر نماز مسجد مین نہ پڑھتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ ؎ ع

بَابُ الشِّرْكَةِ وَالْوَكَالَةِ

باب بیچ بیان شرکت اور وکالت کے **ف** شرکت دو قسم پر ہے شرکت ملک اور شرکت عقد شرکت ملک تو یہ ہے کہ مالک ہون دو شخص عین کے یعنی ایک چیز کے از راہ ارث کے یا خریدنے کے یا کوئی ہبہ کرے اُن دونون کو کچھ یا غالب ہون دو شخص چیز مباح پر مثلاً شکار کرین دو شخص وغیر ذلک یا مل جاوے مال دو شخصون کا اسطرح کہ نہ متمیز ہو سکے یعنی ایک جنس کا مال دونون پاس تھا وہ مل گیا جیسے دودھ ایک کا دوسرے کے دودھ مین ملجاوے یا دونون قصداً اس مال کو ملا دیوین پس اس شرکت کا حکم یہ ہے کہ ہر ایک دوسرے کے حصے مین اجنبی ہے اور جائز ہے بیچنا اپنے حصے کا اپنے شریک کے ہاتھ اور غیر شریک کے ہاتھ بھی بیچنا جائز ہے اپنے حصے کا بغیر اذن شریک کے سواے دونون قسمون اخیر کے یعنی دونون نے مال ملا دیا ہو یا آپ سے مل گیا ہو تو اُسکا بیچنا بغیر اذن شریک کے درست نہین اور شرکت عقد یہ ہے کہ کہے ایک دوسرے سے کہ شریک کیا مین نے تجکو فلانی چیز مین اور دوسرا قبول کرلے اور رکن شرکت عقد کا ایجاب و قبول ہے اور شرط اسکی یہ ہے کہ نہو اُسمین کوئی چیز ایسی کہ قطع کرے شرکت کو مانند شرط کرنے معین روپیون کے فائدے مین سے واسطے ایک کے اُن دونون مین سے یعنی اگر دو شریکون مین سے

شہر وطہم تک **ف** مگر وہ صلح آخر مثلاً صلح کرے اسپر کہ نہین صحبت کرنے کا بیوی کی سوکن سے تو یہ صلح نہین درست کہ اسمین حرام سمجھا حلال کو اور
اسیطرح وہ صلح بھی نہین درست ہی کہ حلال کرے حرام کو مثلاً صلح کرنی شراب و رسور پراور وہ شرط کہ حرام کرے حلال کو مثلاً شرط کرے اپنی بیوی کے لیے
کہ نہین صحبت کرنیکا اپنی لونڈی سے اور یا حلال کرے حرام کو مثلاً یہ شرط کرے کہ نکاح کرونگا بیوی کی بہن سے ساتھ بیوی کے تو ایسی شرطین نہین
درست مناسبت اس حدیث کی ساتھ عنوان باب کے غیر ظاہر ہے مگر یہ کہ کہا جاوے کہ صلح بیع و شرا مین وقت افلاس کے ہوتی ہی واللہ اعلم
ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** سُوَیْدِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَمَۃُ الْعَبْدِیُّ بَزًّا مِنْ ھَجَرٍ فَاَتَیْنَا بِہٖ مَکَّۃَ فَجَاءَنَا
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِیْلَ فَبِعْنَاہُ وَثَمَّ رَجُلٌ یَزِنُ بِالْاَجْرِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زِنْ
وَاَرْجِحْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ روایت ہی سوید بن قیس سے
کہ کہا لایا مین اور مخرمہ عبدی کپڑا بیچنے کے لیے ہجر سے کہ نام ہے ایک مکان کا قریب مدینے کے پس لائے ہم اسکو مکے مین پھر آئے ہمارے پاس
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ پیادہ پا چلتے تھے یعنی سوار نہ تھے پس چکایا ہمسے پائجامہ پس بیچا ہمنے اسکو اور اُس جگہ ایک شخص تولتا
تھا مول بدلے مزدوری کے یعنی تولنے پر مزدوری لیتا تھا پس فرمایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تول دے تو یعنی مول اور زیادہ تول یعنی جتنا
مول ٹھہرا ہے اُس سے کچھ زیادہ تول دے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **ف**
ابو یعلی اپنی مسند مین ابو ہریرہؓ سے لایا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پائجامہ چار درہم کو خریدا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے
پائجامہ خریدا اور پہننا پائجامے کا ثابت نہین ہوا اور اس حدیث مین بیان ہی حضرت کی تواضع کا کہ پیادہ پا اُنکے پاس تشریف لائے اور پائجامہ
چکایا اور اسمین بیان ہی حضرت کے خلق و کرم کا کہ قیمت سے زیادہ دیا اور مناسبت اس حدیث کی بھی ساتھ عنوان باب کے غیر ظاہر ہی مگر یہ کہ
کہین کہ زیادہ دینا قیمت کا سبب افلاس بیچنے والے کے ہوتا ہے ع ح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ کَانَ لِیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَیْنٌ
فَقَضَانِیْ وَزَادَنِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا تھا قرض میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس دیا مجکو اور زیادہ دیا مجکو نقل کی یہ ابوداؤد
نے **ف** ان دونون حدیثون سے معلوم ہوا کہ جو شخص دین ادا کرے اور کچھ زیادہ دے اپنی طرف سے کہ شرط درمیان مین نہ آئی ہو سرے سے تو یہ درست
ہی اسکو حکم سود کا نہین مولانا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ قَالَ اسْتَقْرَضَ مِنِّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِیْنَ اَلْفًا فَجَاءَہٗ
مَالٌ فَدَفَعَہٗ اِلَیَّ وَقَالَ بَارَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ اَھْلِکَ وَمَالِکَ اِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْاَدَاءُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے
عبداللہ بن ابی ربیعہ سے کہ کہا قرض لیے مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس ہزار یعنی درہم پس آیا حضرت کے پاس مال بہت پس دیا سب مال یا پس
دیے وہ چالیس ہزار درہم اُسمین سے مجکو اور فرمایا برکت دے تجکو اللہ تعالی بیچ اہل تیرے کے اور مال تیرے کے نہین ہی بدلہ قرض کا مگر شکر و ثنا کرنی اور
ادا کرنا نقل کی یہ نسائی نے **وَعَنْ** عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ لَہٗ عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ فَمَنْ اَخَّرَہٗ
کَانَ لَہٗ بِکُلِّ یَوْمٍ صَدَقَۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عمران بن حصینؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطے اسکے کسی
شخص پر حق پس وہ شخص تاخیر کرے اسکو یعنی اپنے حق کے طلب کرنے مین تاخیر کرے ہوگا واسطے اُسکے بدلے ہر دن کے صدقہ نقل کی یہ احمد نے **وَعَنْ**
سَعْدِ بْنِ الْاَطْوَلِ قَالَ مَاتَ اَخِیْ وَتَرَکَ ثَلٰثَ مِائَۃِ دِیْنَارٍ وَتَرَکَ وَلَدًا صِغَارًا فَاَرَدْتُّ اَنْ اُنْفِقَ عَلَیْھِمْ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاکَ مَحْبُوْسٌ بِدَیْنِہٖ فَاقْضِ عَنْہُ قَالَ فَذَھَبْتُ فَقَضَیْتُ عَنْہُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ قَضَیْتُ عَنْہُ وَلَمْ یَبْقَ
اِلَّا امْرَاَۃٌ تَدَّعِیْ دِیْنَارَیْنِ وَلَیْسَتْ لَھَا بَیِّنَۃٌ قَالَ اَعْطِھَا فَاِنَّھَا صَادِقَۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی سعد بن اطول سے

مقدار بوجھ اونٹ کے غلہ بے نقصان یعنی ببرکت دعا حضرت کے پھر بھیجتے اسکو طرف مکان اپنے کے اور تھے عبد اللہ بن ہشام کہ لیگئی تھی انکو ماں انکی یعنی
زینب طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ہاتھ پھیرا سر پر اُسکے اور دعا کی واسطے اُسکے ساتھ برکت کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی
شرکت عقود مین ❊ ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِیْلَ قَالَ
لَا تَکْفُوْنَنَا الْمَؤُنَةَ وَنُشْرِکُکُمْ فِی الثَّمَرَةِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا انصار نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
کہ تقسیم کرو درمیان ہمارے اور درمیان بھائیون ہمارے کے درخت کھجور کے فرمایا نہین تقسیم کرتا مین کفایت کرو تم ہمسے یعنی مہاجرون سے محنت کو یعنی فقط تمھین
محنت کرو ہم نہین کرینگے اور شریک ہونگے ہم تمھارے میوے مین کہا انصار نے سُنا ہمنے اور مانا ہمنے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی جب مہاجر ہجرت کرکے آئے
مدینے مین اور مال اپنا مکے وغیرہ مین چھوڑ آئے تو اُسوقت انصار نے یہ بات عرض کی کہ درخت کھجور کے ہمارے ہم مین اور ہمارے بھائیون مہاجرین مین تقسیم کر دیجیے
اُسکے جواب مین حضرت نے فرمایا کہ مین درخت نہین تقسیم کرتا تمھین محافظت کرو اُنکی اور پانی وغیرہ دینے کی محنت اپنے ذمے رکھو ان بھائیون سے محنت نہین ہو سکتی
کی جب میوہ تیار ہوگا تو تم دونون فرقون مین بٹ دونگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی مدد کرنی بھائی مسلمانون کی اور دور کرنا مشقت کا اُنسے
اور اسمین بیان ہی صحت شرکت کا ❊ ع **وَعَنْ** عُرْوَةَ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ الْبَارِقِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ دِیْنَارًا لِیَشْتَرِیَ لَهٗ شَاةً
فَاشْتَرٰی لَهٗ شَاتَیْنِ فَبَاعَ اِحْدٰهُمَا بِدِیْنَارٍ وَاَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِیْنَارٍ فَدَعَا لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْعِهٖ بِالْبَرَکَةِ فَکَانَ
لَوِ اشْتَرَی التُّرَابَ لَرَبِحَ فِیْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عروہ بن ابی الجعد بارقی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا اُسکو ایک دینار
تاکہ خریدے واسطے اُنکے ایک بکری پس خریدین اُسنے واسطے حضرت کے دو بکریان پھر بیچی ایک اُنمین سے ایک دینار کو اور لائے حضرت کے پاس ایک بکری
اور ایک دینار پس دعا کی واسطے عروہ کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بیع اُسکی کے ساتھ برکت کے پس تھے عروہ اگر خریدتے مٹی البتہ فائدہ اُٹھاتے اُسمین
نقل کی یہ بخاری نے **ف** کہا ابن ملک نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے وکیل کرنا معاملات مین اور تمام ایسی چیزون مین کہ جاری ہوتی ہی اُسمین نیابت اور جو کوئی بیچے
مال غیر کا بغیر اذن اُسکے کے منعقد ہو جاتی ہی بیع لیکن موقوف ہوتی ہے صحت اُسکی اوپر اذن مالک کے اور یہی مذہب ہی ہمارا اور کہا شافعی نے کہ نہین جائز ہی اگرچہ
راضی ہو مالک بعد اُسکے ❊ ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَفَعَهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ اَنَا ثَالِثُ الشَّرِیْکَیْنِ
مَا لَمْ یَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَاِذَا خَانَهٗ خَرَجْتُ مِنْ بَیْنِهِمَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَزَادَ رَزِیْنٌ وَجَاءَ الشَّیْطَانُ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ پہنچائی حدیث حضرت تک کہ
فرمایا حضرتؐ نے تحقیق اللہ عزوجل فرماتا ہی مین تیسرا ہون دو شریکون کا جب تک کہ نہین خیانت کرتا ایک اُنکا شریک اپنے سے پس جسوقت خیانت کرتا ہی اُسکی نکلتا
ہون مین درمیان اُن دونون کے سے نقل کی یہ ابو داؤد نے اور زیادہ کیا رزین نے اور آتا ہے شیطان **ف** تیسرا ہون الخ یعنی ہمراہ اُنکے ہون ساتھ محافظت و برکت کے
کہ محفوظ رکھتا ہون مال اُنکا اور دیتا ہون اُن دونون کو رزق و خیر اُنکے معاملات مین اور مدد کرتا ہون اُن دونون کی اور نکلتا ہون مین الخ یعنی جاتی رہتی ہی برکت بسبب
نکال لینے حفاظت کے اُن دونون سے اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی شرکت کرنی اسلیے کہ برکت اُترتی ہی اللہ تعالی کیطرف سے اُسمین بخلاف اسکے کہ اکیلا ہو اسلیے
کہ ہر ایک دونون شریکون مین سے سعی کرتا ہے بیچ حفاظت مال شریک اپنے کے اور اللہ تعالی مددگار ہوتا ہے بندے کا جب تک کہ بندہ اپنے بھائی مسلمان کی
مدد مین ہوتا ہے ❊ ع **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَکَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَکَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پہنچا امانت کو طرف اُس شخص کے کہ امانت دار کرے تجھکو اور نہ خیانت کر
تو اُس شخص کی کہ خیانت کرے تیری نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے **ف** کہا قاضی نے کہ مراد یہ ہی کہ نہ معاملہ کر خائن سے مانند معاملہ اُسکے کے پس جو دیگا
تو مثل اُسکے اور نہین داخل ہے اسمین وہ کہ لیوے مانند حق اپنے کے مال جاحد یعنی منکر کے سے اسلیے کہ یہ حق اپنا لیتا ہے اور نہین ہی عدوان یعنی زیادتی اور خیانت

ایک یہ شرط کرلے کہ جو فائدہ ہوگا اسمین سے پانچ روپے مین لیلونگا مثلاً پس ایسی شرط شرکت کو قطع کردیتی ہی نہ ہونا اسکا شرط ہے اس شرکت کی اور شرکت
عقد چار قسم ہے شرکت مفاوضت اور شرکت عنان اور شرکت صنائع و تقبل اور شرکت وجوہ شرکت مفاوضت تو یہ ہی کہ شریک ہون دو شخص کہ برابر ہون دونون
تصرف اور دین مین اور مال مین اور فائدے مین اور متضمن ہوتی ہی یہ شرکت وکالت اور کفالت کو یعنی ایک دوسرے کا وکیل اور کفیل ہوتا ہے پس نہین جائز ہی
یہ شرکت درمیان مسلمان اور ذمی کے اسلیے کہ دین مین مساوی نہین اور نہ درمیان غلام اور آزاد کے اور نہ درمیان بالغ اور لڑکے کے اسلیے کہ تصرف مین مساوی
نہین اور ضرور ہے اسمین لفظ مفاوضت کا یا بیان کرنا تمام مقتضیات اسکے کا اور نہین شرط ہی اسمین دونا مال کا اور نہ ملانا مال کا وقت عقد کے اور ان دونون
مین سے جو کوئی کچھ مول لیویگا سوائے طعام اور لباس اپنے اہل کے پس وہ دونون کا ہوگا اور نہین صحیح شرکت مفاوضت اور عنان مگر ساتھ روپے یا اشرفی
یا پیسون کے کہ جنکا چلن ہو نزدیک امام محمدؒ کے اور ساتھ ڈلی سونے اور چاندی کے اگر معاملہ کرتے ہون لوگ ساتھ ان کے اور اگر ایک دونون شریکون مین سے
مالک ہوا بسبب ارث کے یا او ہبت کر ایسے مال کا کہ جسمین مفاوضت درست ہوسکتی ہی مانند روپے اشرفی کے تو شرکت مفاوضت جاتی رہی اور شرکت
عنان ہوگئی اور اگر وارث ہوا ایک دو شریکون مین سے ایسی چیز کا کہ جسمین شرکت مفاوضت نہین ہوسکتی مانند اسباب اور مکان و زمین کے باقی رہی شرکت
مفاوضت اور شرکت عنان یہ ہی کہ شریک ہون دو شخص کہ برابر ہون چیزون مذکورہ مین یعنی تصرف وغیرہ مین یا نہ برابر ہون اور یہ شرکت متضمن ہوتی ہی
وکالت کو نہ کفالت کو اور شرکت صنائع و تقبل یہ ہے کہ شریک ہون دو حرفے والے مثلاً دو درزی ہون یا ایک رنگریز اور دوسرا درزی ہو اس شرط پر کہ
قبول کرین کام دونون اور ہو کسب درمیان دونون کے یعنی دونون ملکر کسب کرین اور اگر شرط کرین دونون کام کرنے مین آدھون آدھ کی اور نفع مین یہ شرط
کرین کہ دو تہائی ایک لے اور ایک تہائی ایک تو جائز ہے اور جو کام کہ ایک لیگا دونون مین سے لازم ہوگا دونون پر کرنا اسکا پس ہر ایک سے طلب کرنا کام کا
پونہچتا ہے اور ہر ایک کو مزدوری مانگنی اور بری ہو جاویگا دینے والا مزدوری کا ساتھ دینے کے ایک کو ان دونون مین سے اور کمائی درمیان دونون کے
ہوگی اگرچہ کام کرے ایک ان دونون مین سے فقط اور شرکت وجوہ یہ ہے کہ دو شخص کہ ان پاس مال ہو نہین شریک ہون اسطرح کہ اپنی وجاہت و ریت سے
اسباب مول لاکر بیچین گے اور نفع درمیان دونون کے ہو جسقدر شرط کرین پس اگر شرط کرین دونون اسمین بطور مفاوضت کے تو صحیح ہی اور اگر مطلق کہین تو
بطور شرکت عنان کے ہوگی اور متضمن ہی یہ شرکت وکالت کو بیچ اس چیز کے کہ مول لین یعنی ایک دوسرے کا وکیل ہوتا ہی پس اگر شرط کرین دونون آدھون آدھ
ہونا چیز خریدی گئی کا اسمین یا تہائی ایک کے لیے اور دو تہائی ایک کے لیے تو نفع بھی اسیطرح ہوگا اور شرط زیادتی کی باطل ہی اور نہین جائز ہی شرکت
اس چیز مین کہ نہین صحیح ہی وکالت اسمین مانند کاٹنے لکڑیون کے اور گھانس کے اور شکار کرنے اور پانی لانے کے جو جمع کریگا وہ اسی کا ہوگا اور اگر
مدد کی دوسرے نے وہ مزدوری اپنی لے بحسب معمول و عرف کے اور وکالت کے معنی ہین قائم کرنا غیر کا جگہ اپنی تصرف مین اور شرط وکالت کی یہ ہی کہ موکل
مالک تصرف کا ہو اور وکیل جانتا ہو عقد کو یہ ملتقی الابحر مین سے مختصر کر کر لکھا ہے جسکو مفصل دیکھنا منظور ہو اس مقام کو وہ ملتقی مین سے یا اور فقہ کی
کتاب مین سے دیکھ لے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ اِلَى السُّوْقِ
فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُوْلَانِ لَهُ اَشْرِكْنَا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ
فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ ذَهَبَتْ بِهِ اُمُّهُ اِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ رَاْسَهُ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی زہرہ بن معبدؓ سے یہ کہ وہ تھے کہ لیجاتے انکو
دادا انکے عبداللہ بن ہشام طرف بازار کے پس خریدتے دادا انکے غلہ پھر ملتے انسے ابن عمرؓ اور ابن زبیر پس کہتے وہ دونون انکو کہ شریک کرلے ہمکو
اسلیے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ہے واسطے تیرے ساتھ برکت کے پس شریک کرتے دادا میرے انکو پس اکثر پاتے دادا میرے فائدہ

اور روایت ہے ابن عمر رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دودھ دوہے کوئی شخص کسی شخص کے جانور کا بے اذن اُسکے کے یعنی بدون حکم و رضا اُسکی کے
کیا دوست رکھتا ہے ایک تمھارا یعنی نہیں دوست رکھتا یہ کہ آوے کوئی خزانہ اُسکے میں پس توڑا جاوے خزانہ اُسکا اور اُٹھا لیا جاوے غلہ اُسکا اور سوائے اسکے نہیں
کہ حفاظت کرتے ہیں واسطے اُنکے تھن مواشی اُنکے کے طعامون اُنکے کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی تھن اُنکے مواشی کے بیچ حفاظت کرنے دودھ کے بمنزلہ خزانون
تمھارے کے ہیں جو کہ محفوظ رکھتے ہیں غلے تمھارے کو پس جو شخص اُنکے مواشی کا دودھ دوہے گویا اُسنے توڑے خزانے اُنکے اور پھر الیا اُنمیں سے کچھ اور شرح السنہ
مین لکھا ہے کہ اسپر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ نہیں جائز ہے دودھ دوہنا کسی کے مواشی کا بغیر اذن اُسکے کے مگر جب کہ بیقرار ہو بھوک سے تو بقدر ضرورت کے پی لے اور
ضمان دے یعنی قیمت اُسکی دے اگر اُسکے پاس ہو اسی وقت دیوے والا جب اُس پاس ہو تب دے ؛ ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهٖ فَاَرْسَلَتْ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِصَحْفَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهَا
يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيْهَا الطَّعَامَ الَّذِيْ كَانَ
فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُوْلُ غَارَتْ اُمُّكُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتّٰى اُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِّنْ عِنْدِ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيْحَةَ اِلَى الَّتِيْ كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا
وَاَمْسَكَ الْمَكْسُوْرَةَ فِيْ بَيْتِ الَّتِيْ كَسَرَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک بعضی بیبیون اپنی کے یعنی
حضرت عائشہ رض کے پس بھیجی ایک نے بیبیون میں سے یعنی زینب رض یا صفیہ رض یا ام سلمہ رض نے رکابی کہ اُسمین تھا کھانا پس مارا اُن بی بی نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اُنکے
گھر مین یعنی عائشہ رض نے خادم کے ہاتھ کو پس گری رکابی اور ٹوٹ گئی پس جمع کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹکڑے رکابی کے پھر لگے کیا اُن ٹکڑون مین کھانا کہ تھا رکابی
مین اور فرمایا کہ غیرت کی ماں تمھاری نے پھر ٹھہرا رکھا خادم کو یہانتک کہ لائی گئی رکابی اُس بی بی کے پاس سے کہ حضرت اُسکے گھر مین تھے پس بھیجی رکابی
ثابت طرف اُس بی بی کے کہ توڑی گئی تھی رکابی اُسکی اور رکھ لی ٹوٹی ہوئی رکابی اُنکے گھر مین کہ توڑی تھی جنھون نے نقل کی یہ بخاری نے **ف** خادم لونڈی
کو بھی کہتے ہیں اور غلام کو بھی اور یہان لونڈی مراد ہے اور حضرت صلعم نے جو کھانا اُٹھا لیا اس سے معلوم ہوا حضرت کا کمال تحمل اور تواضع اور خوش گذرانی بیبیون
کے ساتھ اور تعظیم کرنی نعمت پروردگار کی اور ماں تمھاری نے یہ خطاب عام ہے اس قصہ سننے والیکو حضرت نے عذر بیان کیا اُن بی بی کیطرف سے کہ یہ بات صادر
ہوئی بسبب غیرت کے کہ جبلت میں ہے عورت کی کہ اپنی سوکن پر رشک لیجاتی ہے اسطرح کا رشک نہیں دفع کر سکتی اُسکو اپنے نفس سے یہ اسلیے بیان فرمایا کہ تا لوگ
اس فعل کو حمل بُرائی پر نہ کرین بلکہ جان لین کہ باقتضاے بشری یہ امر سرزد ہوا اور کہا قاضی نے اس حدیث کو اس باب مین اسلیے لائے کہ ایک طرح کا غصب تھا
توڑنا رکابی کا اسلیے کہ تلف کرنا مال غیر کا تھا اگرچہ کسی سبب سے ہو یا یہ کہ بھیجنا طعام کا بطور تحفے کے تھا اور جس رکابی مین کہ طعام آیا تھا وہ بطریق عاریت کے تھی
ع مولانا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن یزید سے
کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ منع کیا آپ نے لوٹنے سے اور مثلہ کرنے سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** لوٹنا مال مسلمان کا حرام ہے اور مثلہ یہ ہے کاٹنا
ناک کا اور کانون کا اور مانند اُنکے کا اور یہ حرام ہے ؛ ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَانْصَرَفَ وَقَدْ
اٰضَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهٗ اِلَّا قَدْ رَاَيْتُهٗ فِيْ صَلٰوتِيْ هٰذِهٖ لَقَدْ جِيْءَ بِالنَّارِ وَذٰلِكَ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ
مَخَافَةَ اَنْ يُّصِيْبَنِيْ مِنْ لَفْحِهَا وَحَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ وَكَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهٖ فَاِنْ فُطِنَ لَهٗ
قَالَ اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِيْ وَاِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهٖ وَحَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِيْ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ
مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا ثُمَّ جِيْءَ بِالْجَنَّةِ وَذٰلِكَ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ وَلَقَدْ مَدَدْتُ

عدوان ہو اور مذہب امام اعظمؒ کا یہ ہے کہ اگر کسی کا کچھ کسی کے ذمے آتا ہو اور حقدار اُسکے مال پر قادر ہو تو اُسکے مال میں سے بقدر اپنے حق کے لیلیے بشرطیکہ جس مال پر
قادر ہوا ہے وہ جنس اُس مال سے ہو کہ اُسکے ذمے ہے مثلاً دس روپے اسکے کسی کے ذمے تھے اور یہ اُسکے روپون پر قادر ہو تو دس روپے اپنے لیلیے کذا فہم من الہدایۃ ؛
ع ؛ مولانا وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَرَدْتُّ الْخُرُوْجَ اِلٰی خَیْبَرَ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ وَقُلْتُ اِنِّیْ اَرَدْتُّ الْخُرُوْجَ
اِلٰی خَیْبَرَ فَقَالَ اِذَا اَتَیْتَ وَکِیْلِیْ فَخُذْ مِنْہُ خَمْسَۃَ عَشَرَ وَسْقًا فَاِنِ ابْتَغٰی مِنْکَ اٰیَۃً فَضَعْ یَدَکَ عَلٰی تَرْقُوَتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے
جابرؓ سے کہ کہا ارادہ کیا میں نے نکلنے کا طرف خیبر کے پس آیا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی بارادہ رخصت ہونے کے پس سلام کیا میں نے اُنپر اور کہا
میں نے تحقیق میں چاہتا ہون نکلنا طرف خیبر کے پس فرمایا جسوقت کہ پہنچے تو میرے وکیل کے پاس پس لے اُس سے پندرہ وسق پھر اگر مانگے تجھ سے کوئی نشانی
پس رکھ ہاتھ اپنا اوپر حلق اُسکے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف پندرہ وسق یعنی کھجورین اور وسق ہوتا ہے ساٹھ جو سیرون کا اور حضرت نے اُس وکیل کو تعلیم کردیا
ہوگا کہ جو کوئی میری طرف سے کچھ مانگنے آوے اور تو اُس سے نشان دلوانے کا طلب کرے اور وہ ہاتھ تیرے حلق پر رکھدے تو جان لینا کہ میں نے بھیجا ہے
اُسکو پس حضرت نے وہی نشانی سکھا کر اُسکو بھیجا تا وکیل اس پتے سے دیوے ؛ مولانا اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ صُہَیْبٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ فِیْہِنَّ الْبَرَکَۃُ اَلْبَیْعُ اِلٰی اَجَلٍ وَالْمُقَارَضَۃُ وَاِخْلَاطُ الْبُرِّ بِالشَّعِیْرِ لِلْبَیْتِ لَا لِلْبَیْعِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ
روایت ہے صہیبؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین ہین کہ اُن میں برکت یعنی خیر کثیر ہے بیچنا بوعدہ یعنی مہلت دینی مشتری کو مول میں اور مضاربت
اور ملانا گیہون کا ساتھ جو کے واسطے خرچ گھر کے نہ واسطے بیچنے کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف مضاربت یہ ہے کہ ایک شخص اپنا مال سوداگری کے لیے کسی کو دے
اور وہ محنت کرے اور آپسمین نفع ٹھہرالین دھون آدھ یا کم وبیش اور جو ملالیوے گیہون میں گھر کے خرچ کے لیے تا بہت سے ہوجاوین اور بیچنے کے لیے نہ ملاوے
کہ یہ گناہ و فریب ہے ؛ ع وَعَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَہٗ بِدِیْنَارٍ لِیَشْتَرِیَ لَہٗ بِہٖ اُضْحِیَّۃً فَاشْتَرٰی
کَبْشًا بِدِیْنَارٍ وَبَاعَہٗ بِدِیْنَارَیْنِ فَرَجَعَ فَاشْتَرٰی اُضْحِیَّۃً بِدِیْنَارٍ فَجَاءَ بِہَا وَبِالدِّیْنَارِ الَّذِیْ اسْتَفْضَلَ مِنَ الْاُخْرٰی
فَتَصَدَّقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالدِّیْنَارِ فَدَعَا لَہٗ اَنْ یُّبَارَکَ لَہٗ فِیْ تِجَارَتِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے حکیم بن حزام سے یہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ساتھ اُن کے ایک دینار تاکہ خریدے واسطے حضرتؐ کے ساتھ اُس دینار کے قربانی پس خریدا حکیم نے ایک مینڈھا ایک دینار کو اور بیچا وہ
دو دینار کو پس پھرا یعنی اپنے گھر کو یا پھر اُس خریدنے سے اور شروع اور معاملے میں کیا پس خریدی قربانی ایک دینار کو پھر لایا اُسکو اور دینار کو کہ بیچ رہا دوسرے سے
یعنی قیمت اُس قربانی کے سے کہ بیچا اُسکو پس تصدق دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دینار اور دعا کی واسطے حکیم کے یہ کہ برکت دیجاوے واسطے اُسکے بیچ سوداگری
اُسکی کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے بَابُ الْغَصْبِ وَالْعَارِیَۃِ یہ باب ہے بیچ بیان غصب کے اور عاریت کے ف غصب چھین لینا مال کسی کا
از راہ ظلم کے بغیر چوری کے اور عاریت کو سب جانتے ہین حاجت بیان نہیں ؛ ح اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّہٗ یُطَوَّقُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہے سعید بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ لے بالشت بھر زمین میں سے از راہ ظلم کے پس تحقیق وہ زمین بطور طوق کے پہنائی
جاویگی اُسکی گردن میں دن قیامت کے ساتون زمینون میں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی وہ ٹکڑا زمین کا ساتون طبق زمین سے لیکر اُسکی گردن میں
ڈالین گے اور شرح السنہ میں لکھا ہے کہ معنی طوق پہنانے کے یہ ہین کہ دھنسا ویگا اُسکو اللہ تعالی زمین میں پس ہوگا ٹکڑا غصب کیا گیا اُسکی گردن میں مانند
طوق کے ؛ ح ؛ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِیَۃَ امْرِئٍ بِغَیْرِ اِذْنِہٖ اَیُحِبُّ
اَحَدُکُمْ اَنْ تُؤْتٰی مَشْرُبَتُہٗ فَتُکْسَرَ خِزَانَتُہٗ فَیُنْتَقَلَ طَعَامُہٗ وَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَہُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِیْہِمْ اَطْعِمَاتِہِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

ابی حرہ رقاشی سے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو نہ ظلم کرو خبردار ہو نہیں حلال مال کسی شخص کا مگر ساتھ خوشی اسکی کے
نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور دارقطنی نے مجتبی میں ❁ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ
وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ کہا
نہیں ہے جلب اور نہ جنب اور نہیں ہے شغار اسلام میں اور جو شخص کہ لوٹے لوٹنا پس نہیں ہے ہم میں سے یعنی ہماری جماعت میں سے نہیں یا ہمارے
طریقے پر نہیں نقل کی یہ ترمذی نے ف جلب اور جنب ایک تو سباق میں ہوتے ہیں اور ایک صدقے میں اور سباق اسکو کہتے ہیں کہ دو شخص آپس میں گھوڑے
دوڑاویں کہ دیکھیں کون آگے نکل جاوے پس سباق میں جلب یہ ہے کہ گھوڑا دوڑانے والا ایک آدمی اپنے گھوڑے کے پیچھے رکھے کہ گھوڑے کو مارے اور آواز کر
کر ہانکے اور جنب اسمیں یہ ہے کہ گھوڑا اپنے ساتھ رکھے کہ اگر سواری کا گھوڑا تھک جاوے تو اسپر سوار ہو کر آگے نکل جاوے اور صدقے میں جلب یہ ہے کہ صدقہ لینے والا
کہ صدقات اور زکوۃ لینے کو جاوے تو ایک جگہ اترے اور مال والوں کے پاس آدمی بھیجے کہ اپنے مکانوں سے زکوۃ لیکر یہاں آویں اور جنب اسمیں یہ ہے کہ مال والا
اپنے مکان سے اور کہیں چلا جاوے اور زکوۃ لینے والے کو تکلیف دیوے کہ یہاں آن کر زکوۃ لیوے چنانچہ بیان اسکا کتاب الصدقات میں گذرا پس انسے منع فرمایا
کہ یوں نہ چاہیے اور شغار یہ کہ ایک شخص نکاح کر دے اپنی بیٹی یا بہن کا کسی کے ساتھ اس شرط پر کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کر دے اس سے اور مہر کچھ نہو یہ شرط
ہی بمنزلہ مہر کے ہو اور یہ عقد فاسد ہے اکثر علما کے نزدیک مگر ابو حنیفہؒ اور سفیان کہتے ہیں کہ صحیح ہے اور مہر مثل واجب ہوتا ہے لیکن کرنے والا اسکا گنہگار
ہوتا ہے نہ کرنا چاہیے ❁ ح وَعَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ عَصَا أَخِيهِ لَاعِبًا جَادًّا
فَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيهِ فَلْيَرُدَّهَا إِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرِوَايَتُهُ إِلَى قَوْلِهِ جَادًّا اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہ نقل کی اپنے
باپ سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہ لیوے ایک تمہارا لاٹھی اپنے بھائی کی کھیلتے ہوئے قصد کرنے والا پس جو شخص کہ لیوے لاٹھی بھائی
اپنے کی پس چاہیے کہ پھیر دے اسکو طرف اسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور روایت ابو داؤد کی لفظ جادًّا تک ہے ف کھیلتے ہوئے الخ یعنی لیوے لاٹھی
ظاہر میں ہنسی سے اور قصد ہو اسکا اسمیں یہ کہ رکھ چھوڑونگا اس سے منع فرمایا اور ذکر کرنا عصا کا مبالغے کے لیے ہے کہ ایسی چیز حقیر کے لیے لینے کو منع فرمایا
تو اس سے زیادہ میں بطریق اولی منع ہوگا ❁ ع وَعَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ أَحَقُّ
بِهِ وَيَتَّبِعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے سمرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ پاوے بعینہ
اپنا مال نزدیک کسی کے پس وہ سزاوار ہے ساتھ اسکے اور پیچھا کرے مول لینے والا اس شخص کا کہ بیچا ہے اسکو نقل کی یہ احمدؒ اور ابو داؤد اور نسائی نے ف حاصل
معنی حدیث کے یہ ہیں کہ اگر کسی نے غصب کیا یا چرایا مال کسی کا یا جاتا رہا مال کسی کا اور دوسرے کے ہاتھ پڑا اور اس سے کسی اور نے خریدا پس وہ مالک مال کا
کہ مال اپنا خریدنے والے کے پاس پاوے لے لیوے اور وہ خریدنے والا پیچھا اس بیچنے والے کا کرے اور مول اپنا اس سے لیوے ❁ ح وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سمرہ سے کہ نقل کی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اوپر ہاتھ کے ہے وہ چیز کہ لی یہاں تک کہ ادا کرے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف اوپر ہاتھ کے یعنی صاحب ہاتھ کے
یعنی لینے والے کے ہے پہنچا دینا اس چیز کا کہ لی ہے یہاں تک کہ ادا کرے وہ چیز کہ لی ہے حاصل یہ کہ جو شخص کہ مال کسی کا لے بطریق چھین لینے کے یا چرانے کے یا عاریت
کے یا امانت کے اسپر ہے مال پہنچا دینا پس واجب ہے دے دینا چھینے ہوئے مال کا اگرچہ نہ مانگے مالک اور واجب ہے دینا عاریت کا جبکہ پوری ہو چکے مدت
اگر ایک مدت معین کی ہے اور امانت کا دینا نہیں لازم ہے مگر جبکہ طلب کرے مالک ❁ ع وَعَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ
بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا فَأَفْسَدَتْ فَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَلٰى أَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَأَنَّ مَا أَفْسَدَتِ الْمَوَاشِي

یدی وانا ارید ان اتناول من ثمرها لتنظروا الیه ثم بدا لی ان لا افعل رواه مسلم اور روایت ہے جابرؓ سے کہا گہن
سورج بیچ عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدن کہ مرے ابراہیم بیٹے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑھائی حضرت نے لوگون کو چھ رکوع ساتھ چار
سجدون کے یعنی دو رکعتین پڑھین ہر رکعت مین تین تین رکوع کیے اور دو دو سجدے پھر پھرے نماز سے اس حال مین کہ ہوگیا تھا آفتاب جیسا کہ تھا اور فرمایا نہین
کوئی چیز کہ وعدہ دیے جاتے ہو تم اسکا مگر کہ تحقیق دیکھی مین نے وہ بیچ اس نماز اپنی کے البتہ تحقیق لائی گئی دوزخ اور یہ سوقت تھا کہ دیکھا تمنے مجکو پیچھے ہٹا
اُس ڈر سے کہ پہونچے مجکو گرمی اسکی اور یہانتک کہ دیکھا مین نے اُسمین کجدار سرے کی لاٹھی والے کو یعنی عمرو بن لحی کو اس حال مین کہ کھینچتا ہی انتڑیان اپنی دوزخ میں
اور تھا وہ چُراتا حاجیون کی چیزین ساتھ لاٹھی کجدار اپنی کے پس اگر جانا جاتا ساتھ اُسکے کہتا کہ اٹک آئی تھی میری لاٹھی مین یعنی آپ سے اور اگر نہ جانا جاتا ساتھ اُسکے
لیجاتا اُس چیز کو اور یہانتک کہ دیکھا مین نے دوزخ مین ایک عورت بلی والی کو کہ باندھ رکھا تھا اُسنے بلی کو نہ کھلاتی تھی اسکو کچھ اور نہ چھوڑتی تھی اسکو کہ کھاوے
حشرات الارض یعنی چوہے وغیرہ یہانتک کہ مرگئی مارے بھوک کے پھر لائی گئی بہشت یعنی حضرت کے پاس اور یہ سوقت تھا کہ دیکھا تم نے مجکو کہ آگے بڑھا یہانتک کہ
کھڑا ہوا مین اپنی جگہہ کھڑے ہونے کی مین اور تحقیق دراز کیا مین نے ہاتھ اپنا حال آنکہ ارادہ رکھتا تھا مین یہ کہ لون مین میوے اسکے سے تاکہ دیکھو تم طرف اُسکے
پھر عقل مین آیا میری یہ کہ نکرون مین یعنی تاکہ ایمان تمھارا ساتھ غیب کے ہو نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ بہشت و دوزخ پیدا ہوچکی ہین
اور موجود ہین اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہٹ جانا ہلاک عذاب کی جگہہ سے سنت ہے اور تھوڑا اسا عمل نہین باطل کرتا نماز کو اور بعضے
لوگ عذاب دیے جاتے ہین دوزخ مین اب بھی ؛ ع **وعن** قتادة قال سمعت انسا يقول كان فزع بالمدينة فاستعار النبي صلى الله عليه
وسلم فرسا من ابي طلحة يقال له المندوب فركب فلما رجع قال ما راينا من شيء وان وجدناه لبحرا متفق عليه روایت ہے قتادہؓ سے کہا سنا مین نے
انسؓ سے کہ کہتے تھے تھی مدینے مین گھبراہٹ و خوف یعنی بسبب اسکے کہ لشکر کفار کا قریب آگیا تھا پس عاریۃً مانگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑا ابوطلحہ سے کہا جاتا
تھا اُس گھوڑے کو مندوب یعنی نام تھا پس سوار ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اُسپر اور نکلے مدینے سے تحقیق خبر کے لیے پس جبکہ پھرے فرمایا نہین دیکھی مین نے کوئی
کی چیز اور تحقیق پایا مین نے اس گھوڑے کو کشادہ قدم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابو طلحہ کا گھوڑا پہلے نہایت سست تھا حضرت کی سواری کی برکت سے تیز
ہوگیا اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے عاریۃً مانگ لینا جانور کا اور جائز ہے نام رکھنا جانور کا اور اسی طرح نام رکھنا سامان لڑائی کا اور جائز ہے کوشش کرنی
بیچ دریافت کرنے خبر دشمن کے اور مستحب ہے خوشخبری دینی لوگون کو بعد خوف کے جبکہ جاتا رہے خوف اور اسمین بیان ہے حضرت کی شجاعت کا ؛ ع **الفصل**
الثاني فصل دوسری **عن** سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من احيا ارضا ميتة فهي له وليس لعرق ظالم
حق رواه احمد والترمذي وابو داود ورواه مالك عن عروة مرسلا وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب
روایت ہے سعید بن زیدؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا جو شخص کہ زندہ کرے زمین مردہ کو پس وہ واسطے اُسکے ہے اور نہین واسطے رگ ظالم کے حق
نقل کی یہ احمدؒ و ترمذی اور ابوداؤد نے یعنی متصل اور روایت کی مالکؒ نے عروہ سے بطریق ارسال کے اور کہا ترمذیؒ نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** زندہ
کرے الخ یعنی جو شخص کہ آباد کرے زمین ویران کو پس وہ ملک اُسکی ہے بشرطیکہ کسی مسلمان کی ملک نہو اور نہ متعلق ہو ساتھ کامون مصلحت شہر کے یا گانون کے
جیسیکہ مویشی کے بیٹھنے کی جگہہ ہے یا دھوبی کپڑے وہان دھوتے ہین وغیر ذالک اور امام اعظمؒ کے نزدیک اذن ہونا امام کا بھی شرط ہے اور صاحبینؒ اور شافعیؒ
اور احمدؒ کے نزدیک نہین شرط دلیلین سبھون کی فقہ کی کتابون مین اور مرقات مین مذکور ہین اور نہین واسطے رگ ظالم کے حق یعنی جو کوئی کھیتی کرے یا درخت لگاوے
بیچ زمین آباد کی ہوئی کسی کے وہ بسبب اسکے مستحق اُس زمین کا نہین ہوتا ؛ ع **وعن** ابي حرة الرقاشي عن عمه قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم الا لا تظلموا الا لا يحل مال امرئ الا بطيب نفس منه رواه البيهقي في شعب الايمان والدارقطني في المجتبى اور روایت ہے

عاریت ادا کیجاوے یعنی واجب ہی عاریت لینے والے پر پونہچا دینا اُسکا مالک کے تئین اور منحہ پھیری جاوے اور دین ادا کیا جاوے یعنی واجب ہی ادا کرنا اُسکا اور ضامن ضمان بھرنے والا ہے یعنی جو کوئی کسی کے قرض وغیرہ کا ضامن ہو لازم ہی اُسکو ادا کرنا اُسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** منحہ میم کے زیر سے اُسکو کہتے ہین کہ دودھ کا جانور کسی کو دے تا وہ دودھ پیوے یا زمین یا باغ دے میوے وغیرہ کر کھانے کے لیے پس منحہ مین مالک کرنا منفعت کا ہوتا ہے نہ اصل اُس چیز کا پس بعد انتفاع کے واجب ہی پھیر دینا اُسکا ؛ ع **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا أَرْمِي نَخْلَ الْأَنْصَارِ فَأُتِيَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا غُلَامُ لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ قُلْتُ آكُلُ قَالَ فَلَا تَرْمِ وَكُلْ مِمَّا سَقَطَ فِي أَسْفَلِهَا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَشْبِعْ بَطْنَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی رافع بن عمرو غفاری سے کہا تھا مین لڑکا پھینکتا تھا درخت کھجوروں انصار کی پر پس لایا گیا مجکو یعنی لائے مجکو انصار روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فرمایا کہ اے لڑکے کیون پھینکتا ہی تھر کھجورون پر کہا مین نے کھاتا ہون مین کھجورین یعنی کھجوروں کے کھانے کے لیے تھر پھینکتا ہون نہ اور غرض کے لیے فرمایا پس نہ پھینک تھر اور کھا جو گرا پڑا ہو نیچے اُسکے پھر ہاتھ پھیرا میرے سر پر اور کہا یا الٰہی بھر تو پیٹ اسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** اور کہا جو گرا پڑا ہوا الی آخرہ یعنی اسلیے کہ اکثر عادت جاری ہی کہ گرے ہوے میوے کے کھانے کو کوئی منع نہین کرتا خصوصاً لڑکون کو کہ انکو ترکاری کے کھانے کی طرف بہت رغبت ہوتی ہی اور کہا طیبی نے کہ اگر وہ مضطر ہوتا تو درخت پر سے بھی توڑنے کی اجازت دیتے ؛ ع **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فِي بَابِ اللُّقَطَةِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى اور ذکر کرینگے ہم حدیث عمرو بن شعیب کی بیچ باب لقطہ کے اگر چاہیگا اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی سالم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ لے زمین سے کچھ ناحق یعنی از راہ ظلم کے دھنسایا جاویگا اُسکو دن قیامت کے سات زمینوں تک نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كُلِّفَ أَنْ يَحْمِلَ تُرَابَهَا الْمَحْشَرَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی یعلی بن مرہ رض سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ لے زمین ناحق یعنی از راہ ظلم کے تکلیف دیا جاویگا یعنی حکم کیا جاویگا اُسکو یہ کہ اُٹھاوے مٹی اُسکی سر پر محشر مین نقل کی یہ احمد نے **ف** پہلی فصل مین کہا کہ طوق کر کے زمین اُسکی گردن مین ڈالی جاویگی اور یہان کہا کہ دھنسایا جاویگا اور مٹی کے اُٹھانیکا حکم کیا جاویگا یہ قسمین عذاب کی ہین بعضے اُس طرح عذاب دیے جاوینگے اور بعضے اس طرح ؛ ح **وَعَنْهُ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ كَلَّفَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَحْفِرَهُ حَتَّى يَبْلُغَ آخِرَ سَبْعِ أَرَضِينَ ثُمَّ يُطَوَّقُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی یعلی بن مرہ رض سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ لیوے از راہ ظلم کے بالشت بھر زمین سے تکلیف دیویگا اُسکو اللہ غالب بزرگ یعنی قبر مین یہ کہ کھودے اُسکو یہانتک کہ پونہچے آخر ساتوین زمین تک پھر طوق کر کے ڈالی جاویگی وہ زمین اُسکے گلے مین قیامت تک یہانتک کہ حکم کیا جاوے درمیان لوگون کے نقل کی یہ احمد رح نے

بَابُ الشُّفْعَةِ باب ہی بیچ بیان شفعہ کے

ف شفعہ ساتھ پیش شین کے مشتق ہی شفع سے بمعنی ملانے اور جفت کرنے کے یہ نام اُسکا اسلیے رکھا گیا کہ اسمین ملانا ہے زمین خریدی ہوئی کا ساتھ زمین شفیع کے اور شفعہ ثابت ہی شریک کے لیے تینون امامون کے نزدیک اور ہمسایہ کے لیے نہین اور نزدیک امام ابو حنیفہ رح کے اور بیچ روایت صحیح کے امام احمد رح سے ثابت ہی ہمسایہ کے لیے بھی اور حدیثین بیچ شفعہ ہمسایہ کے وارد ہوئی ہین اور صحت کو پونہچی ہین اور جسنے کہ اسمین کلام کیا ہے بے حجت کلام کیا ہے ؛ ح

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ

بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلٰى اَهْلِهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حرام بیٹے سعد بیٹے محیصہ کے سے یہ کہ اونٹنی براء بن عازب کی
گھس گئی ایک باغ مین اور خراب کیا پس حکم دیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ باغ والون پر ہی نگہبانی باغون کی دن کو اور تحقیق وہ باغ کہ خراب کرے انکو
مواشی رات کو ضمان یعنی بدلہ دینا آتا ہے مواشی کے مالکون پر نقل کی یہ مالک رح اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** حاصل یہ کہ اگر مواشی تلف کر ڈالے باغ کسی کا دن کو
مالک چارپایہ کو بدلہ دینا اسکا نہین آتا اسلیے کہ دن کو محافظت کرنی باغ کی باغ والے پر ہے پس تقصیر اُسکی طرف سے ہوئی اور اگر رات کو تلف کرے تو بدلہ
مالک چارپایہ پر ہے بسبب تقصیر اُسکی کے کہ رات کو محافظت کرنی جانور کی اُسپر ہے اور یہ اُس صورت مین ہی کہ مالک چارپایہ کا ہمراہ اُسکے نہو اور اگر ہمراہ ہوگا
بدلہ دینا آویگا اسکو برابر ہی کہ سوار ہو اُسپر یا ہانکتا ہو اُسکو یا کھینچتا ہو اُسکو اور برابر ہے کہ تلف کرے چارپایہ اپنے ہاتھ سے یا پاؤن سے یا منہ سے اور یہ مذہب
مالک رح کا اور شافعی رح کا ہے اور مذہب حنفیہ کا یہ ہے کہ اگر مالک چارپایہ کا ہمراہ اُسکے نہو بدلہ دینا اُسکو نہین آتا دن ہو یا رات ؎ ح ؎ ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّجْلُ جُبَارٌ وَقَالَ النَّارُ جُبَارٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا پاؤن جو ہے معاف ہے اور فرمایا آگ بھی معاف ہی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی اگر جانور کے پاؤن سے کوئی چیز تلف ہو جاوے تو اُسکے مالک پر
ضمان یعنی بدلہ نہین بشرطیکہ مالک ساتھ اُسکے نہو اور اسی طرح سے کسی نے آگ جلائی بغیر قصد ظلم اور ایذا رسانی کے اور زمین سے کسی کے اسباب پر چنگاری ہوا سے
جا پڑی اور جلا دیا تو جلانے والے آگ کے پر ضمان نہین بشرطیکہ جسوقت آگ جلائی تھی اُسوقت ہو ٹھہری ہوی تھی اور پھر چلی اور اگر ہوا چلنے کیوقت جلائی تھی تو ضمان
آویگا ؎ ع **وَعَنِ** الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ عَلٰى مَاشِيَةٍ فَاِنْ كَانَ فِيْهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَاْذِنْهُ
فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهَا فَلْيُصَوِّتْ ثَلٰثًا فَاِنْ اَجَابَهُ اَحَدٌ فَلْيَسْتَاْذِنْهُ وَاِنْ لَّمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی
حسن رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ آوے کوئی تم مین سے مواشی پر پس اگر ہو اُنمین مالک اُنکا پس چاہیے کہ مانگے اُس سے یعنی دودھ پینے کی اور
اگر نہو مالک پاس اُسکے پس چاہیے کہ آواز کرے تین بار پس اگر جواب دیا اُسکو کسی نے پس پوچھ لے اُس سے اور اگر نہ جواب دیا اُسکو کسی نے پس وہ دودھ دوہ لے اور پی لے
بقدر ضرورت کے اور نہ اُٹھا کر لیجاوے اُنمین سے کچھ نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یہ دودھ دوہ کر پی لینا اُسوقت درست ہی کہ حالت اضطرار ہو یعنی بھوک کے مارے
مرا جاتا ہو اور یا یہ محمول ہی عادت پر یعنی جہان رسم و عادت ہو کہ مسافر کو دودھ پینے کو منع نکرتے ہون اُسجگہ اسقدر پی لینا درست ہی ؎ ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَاْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ
غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ جاوے کسی باغ مین پس چاہیے کہ کھاوے اور نہ لے جھولی مین نقل کی یہ
ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** یہ حکم بھی مضطر کے لیے ہی یا موافق عادت کے ؎ ع **وَعَنْ** اُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ
اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ مِنْهُ اَدْرَاعَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ اَغَصْبًا يَا مُحَمَّدُ قَالَ بَلْ عَارِيَةٌ مَّضْمُوْنَةٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی امیہ بیٹے صفوان کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عاریت لین اُس سے کتنی ایک زرہین دن جنگ حنین کے پس کہا
صفوان نے آیا چھین کر کی راہ لیتے ہو اے محمد فرمایا بلکہ عاریت لیتا ہون کہ پھیر دیجاوینگی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** صفوان اُس زمانے مین کافر تھا پھر مسلمان ہوا
اور شریح اور حسن اور نخعی اور ثوری اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک عاریت امانت ہوتی ہی عاریت لینے والے پاس اگر تلف ہو بدلہ دینا نہین آتا مگر جبکہ تعدی کرے اور
ابن عباس رض اور ابو ہریرہ رض اور شافعی رح اور احمد رح کے نزدیک بدلہ دینا آتا ہے یعنی قیمت اُسکی دینی آتی ہی پس وہ لفظ مضمونۃ کے معنی یہ لیتے ہین کہ بدلہ دی گئی ہین
اگر جاتی رہین ؎ ع **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ وَالدَّيْنُ
مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی امامہ رض سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے

بیچے تو ترجیح کرے مول اُسکا زمین و مکانات مین ۰ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ يُنْتَظَرُ بِهَا
وَاِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمسایہ لائق تر ہے ساتھ شفعہ اپنے کے انتظار کیا جاوے اُسکا بسبب شفعہ کے اگرچہ ہووے غائب جسوقت کہ ہو راہ اُن دونون کی
ایک نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّرِيْكُ شَفِيْعٌ وَ
الشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ قَالَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهُوَ اَصَحُّ
اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا شریک یعنی زمین مین کہ بیچی جاتی ہی شفیع ہے اور شفعہ بیچ ہر چیز کے ہے یعنی
غیر منقولات مین مانند زمین اور باغ اور مانند انکے کے نقل کی یہ ترمذی نے کہا ترمذی نے اور تحقیق روایت کیگئی ہی یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے کہ نقل کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق ارسال کے اور وہ صحیح تر ہے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ
سِدْرَةً صَوَّبَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ فِي النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُخْتَصَرٌ يَعْنِيْ مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً فِيْ فَلَاةٍ يَسْتَظِلُّ بِهَا ابْنُ السَّبِيْلِ وَالْبَهَائِمُ
غَشْمًا وَظُلْمًا بِغَيْرِ حَقٍّ يَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا صَوَّبَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ فِي النَّارِ اور روایت ہی عبداللہ بن حبشیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ
کاٹے درخت بیری کا اُلٹا ڈالیگا اللہ تعالی سر اُسکا دوزخ مین نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا یہ حدیث مختصر ہے یعنی جو شخص کہ کاٹے بیری کو جنگل مین کہ سایہ
پکڑتے ہین ساتھ اُسکے مسافر اور جانور از راہ ظلم و زیادتی کے ساتھ غیر حق کے کہ ہووے واسطے اُسکے اُس درخت مین تو اُلٹا ڈالیگا اللہ تعالی سر اُسکا آگ
مین **ف** لفظ ظلم اور بغیر حق تاکید ہین لفظ غشما کی یا حق سے مراد شفعہ ہے اور ابوداؤد کی مرقات الصعود مین لکھا ہے کہ طبرانی نے اپنی کتاب اوسط مین
زیادہ کیا ہی کہ جو درخت بیری کا حرم مین کاٹے اُسپر یہ وعید ہے اور بعضون نے کہا کہ بیری مدینے کی مراد ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد بیری جنگل کی ہے
کہ مسافر اور حیوانات اُسکے سایہ مین آرام پاتے ہون اور بعضون نے کہا کہ مراد وہ بیری ہی کہ ملک کسی کی ہو اور یہ اُسکو از راہ ظلم کے کاٹ ڈالے ۰ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ قَالَ اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فِي الْاَرْضِ فَلَا شُفْعَةَ فِيْهَا وَلَا شُفْعَةَ فِيْ بِئْرٍ وَلَا
فَحْلِ النَّخْلِ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی عثمانؓ بن عفان سے کہا جسوقت کہ واقع ہون حدین زمین مین پس نہین شفعہ یعنی شرکت کا اُسمین اور نہ شفعہ ہے
بیچ کنوین کے اور نہ بیچ درخت کھجور نر کے نقل کی یہ مالکؒ نے **ف** نہ شفعہ ہی کنوین مین اسلیے کہ شفعہ اُس زمین مین ہی کہ احتمال تقسیم کا رکھے اور کنوان احتمال
تقسیم کا رکھتا ہی نہین اور یہی ہی مذہب شافعیؒ کا اور ہمارے نزدیک شفعہ ثابت ہی ہر زمین مین اگرچہ احتمال تقسیم کا نہ رکھے مانند کنوین اور حمام اور چکی کے
اور دلیل ہماری یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی الشفعۃ فی کل شئ یعنی شفعہ ہر چیز مین ہے یعنی غیر منقول مین اور نہ بیچ درخت کھجور نر کے یعنی جسوقت
کہ وارث ہوے کتنے شخص کھجور کے درختون کے اور آپسمین بانٹ لیے درخت اور اُنمین ہی ایک درخت نر کہ ڈالتے ہین اُسمین سے اپنی کھجورون پر پھول اُسکا پس
جسوقت کہ بیچے ایک شخص اُنمین سے اپنا حصہ ساتھ حقوق اُسکے کے درخت نر سے اور غیر اُسکے سے تو نہین ہی شفعہ شریکون کو درخت نر مین اسلیے کہ وہ
زمین نہین ہی اور نہ ممکن ہی بانٹنا اُسکا ۰ح **بَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُزَارَعَةِ** باب ہی بیچ بیان مساقات کے اور مزارعت کے **ف** مساقاۃ یہ ہے
کہ اپنے درخت کسی کو دیوے اور یہ کہدے کہ انہین پانی دینا اور اصلاح کرنا اور میوہ جو حاصل ہوگا آپسمین بانٹ لین گے آدھون آدھ یا تہائی یا چوتھائی یا مانند
اُنکے اور مزارعت یہ کہ کسیکو زمین دیوے کہ اُس زمین مین بووے جو اُسمین پیدا ہو آپسمین بانٹ لین گے آدھون آدھ وغیر ذلک حاصل یہ کہ مساقات درختون مین
ہوتی ہی اور مزارعت زمین مین اور حکم دونون کا ایک ہی ہے اور مساقات اور مزارعت فاسد ہین امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اور نزدیک صاحبینؒ اور
تینون اماموں اور اور علما کے جائز ہے دلیل امام ابوحنیفہؒ کی یہ ہے کہ یہ اجارہ ساتھ اجر مجہول کے اور معدوم کے ہی پس درست نہین اور حدیث مین بھی

فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ثابت ہونے شفعہ کے بیچ ہر چیز کے کہ نہ بانٹی گئی ہو یعنی غیر منقول کہ شراکت ہین ہو پس جسوقت کہ واقع ہون حدین یعنی تقسیم کیجاوے ملک مشترک اور پھیری جاوین راہین یعنی ہر ایک کی حصے کی راہ جُدا ہو جاوے پس نہین شفعہ نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی سبب باقی رہنے شرکت کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ شفعہ شریک کے لیے ہی نہ ہمسایے کے لیے اور یہی مذہب ہی شافعیؒ کا اور امام اعظمؒ کے نزدیک کہ شفعہ ہمسایے کے لیے ہی دلیل اُنکی اور حدیثین ہین اور اس حدیث مین وہ تاویل کرتے ہین کہ مراد یہ ہی کہ شفعہ شرکت کا نہین ہے پس اس سے نفی شفعہ جوار کی یعنی ہمسائگی کی نہین لازم آتی ؛ ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِىْ كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ اَوْ حَائِطٍ لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهٗ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ فَاِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ شفعہ کے بیچ ہر زمین مشترک کے کہ نہ تقسیم کیگئی گھر ہو یا باغ ہو نہین حلال ہی مالک بائع کو بیچنا یہانتک کہ خبر کرے اپنے شریک کو پس اگر چاہے لے اور اگر چاہے چھوڑ دے پس جسوقت کہ بیچا اور نہ خبر کی اسکو پس وہ لائق تر ہے ساتھ اُسکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شفعہ نہین ہی مگر اُس چیز مین کہ نہ ممکن ہو نقل کرنا اُسکا مانند زمین اور مکان اور باغ کے نہ اُس چیز مین کہ ممکن ہو نقل کرنا اسکا مانند اسباب اور جانورون کے اور یہی مذہب ہے سب علما کا پھر شفعہ خاص نہین ہی ساتھ مسلمان کے بلکہ مسلمان اور ذمّی مین بھی ہے اور نہین حلال بیچنا الخ اس سے معلوم ہوا کہ واجب ہی آگاہ کر دینا شریک کو جیسے کہ ارادہ کرے بیچنے کا ؛ ع **وَعَنْ** اَبِىْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ اور روایت ہی ابی رافعؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسایہ سزاوار تر ہے بسبب نزدیک ہونے اپنے کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی ہمسایہ لائق تر ہے ساتھ شفعہ کے اور شفعہ اُسکو پہونچتا ہے جسوقت کہ نزدیک و متصل ہو اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر ثابت ہونے شفعہ کے ہمسایہ کے لیے ؛ ح **وَعَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهٗ اَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَةً فِىْ جِدَارِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرے ہمسایہ اپنے ہمسائے کو گاڑنے لکڑی کے سے بیچ دیوار اپنی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جس صورت مین کہ ضرر نہ کرے گاڑنا لکڑی کا تو منع نہ کرے یہ امر وجوب کے لیے ہی نزدیک امام احمدؒ اور محدثین کے اور استحباب کے لیے ہے نزدیک امام ابوحنیفہؒ اور مالکؒ اور شافعیؒ کے ؛ ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِى الطَّرِيْقِ جُعِلَ عَرْضُهٗ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اختلاف کرو تم بیچ راہ کے تو ٹھہرایا جاوے چوڑاؤ اُسکا سات ہاتھ کا نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی اگر ہو درمیان مین اُفتادہ ایک قوم کے راہ اور چاہین وہ عمارت بنانی اُسمین اگر اتفاق کرین ایک مقدار پر تو فبہا اور اگر اختلاف کرین بیچ مقدار اُسکی کے تو مقرر کیجاوے سات ہاتھ پس مراد حدیث سے تو یہ ہی کہ جو ذکر کیگئی اور اگر ہو ایک راہ چلتی ہوئی زیادہ سات ہاتھ سے تو روا نہین کسیکو کہ لیوے کچھ اُسمین سے اور کہے کہ راہ سات ہاتھ کی کافی ہی ؛ ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ فصل دوسری **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَاعَ مِنْكُمْ دَارًا اَوْ عِقَارًا قَمِنٌ اَنْ لَّا يُبَارَكَ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَّجْعَلَهٗ فِىْ مِثْلِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِىُّ روایت ہی سعید بن حریثؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ بیچے تم مین سے گھر یا زمین لائق ہے یہ کہ نہ برکت دیجاوے واسطے اُسکے یعنی اُسکے مول مین مگر یہ کہ گردانے اُسکو بیچ مانند اُسکے کے نقل کی یہ ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی بیچنا زمین کا اور مکانات کا بلا ضرورت اور صرف کرنا مول اُسکا منقولات مین غیر مستحب ہی اسلیے کہ غیر منقولات مین منافع بہت ہین اور آفت کم ہی کہ نہین چراتا اُسکو چور بخلاف منقولات کے پس اولی یہ ہی کہ نہ بیچے غیر منقولات کو اور اگر

حَقْلًا وَكَانَ اَحَدُنَا يُكْرِي اَرْضَهُ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِيْ وَهٰذِهِ لَكَ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ ذِهْ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهْ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا تھے ہم اکثر مدینے والون مین کھیتی کرنے کو اور تھا ایک ہمارا کرایہ کو دیتا تھا زمین
اپنی اور کہتا تھا اسقدر ٹکڑا زمین کا واسطے میرے ہے یعنی جو کچھ اسمین پیدا ہو میرے لیے ہے اور یہ واسطے تیرے ہے پس اکثر نکلتی کھیتی اس قطعہ زمین مین
یعنی دونون مین سے ایک کے قطعہ مین کھیتی ہوتی اور نہ نکلتی اُس قطعہ مین یعنی دوسرے کے قطعہ مین پس منع فرمایا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اس معاملہ
سے اسلیے کہ ایک کے ہاتھ تمام حاصل زمین کا لگا اور دوسرے کا حق بالکل ضائع ہوا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِطَاؤُسٍ لَوْ
تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَاِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُ قَالَ اَيْ عَمْرُو وَاِنِّيْ اُعْطِيْهِمْ وَاُعِيْنُهُمْ وَاِنَّ اَعْلَمَهُمْ اَخْبَرَنِيْ
يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلٰكِنْ قَالَ اَنْ يَّمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ
يَّاْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَّعْلُوْمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمرو بن دینار تابعی سے کہ کہا مین نے واسطے طاؤس تابعی کے اگر
چھوڑ دیتا تو مزارعت کو تو بہتر تھا اسلیے کہ کہتے ہین علما یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اُس سے کہا طاؤس نے اے عمرو تحقیق مین دیتا ہون
لوگون کو یعنی زمین کھیتی کرنے کے لیے اور مدد کرتا ہون مین انکی اور تحقیق بڑے عالم اُنکے نے یعنی ابن عباس رض نے خبر دی مجکو یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین منع فرمایا اس سے ولیکن یہ فرمایا ہے کہ دینا ایک تمھارے کا زمین کو اپنے بھائی کے تئین بہتر ہے واسطے اُسکے اس سے کہ لیوے اُوپر اسکے
معین کرکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مزارعت مین یہ ہوتا ہے کہ کچھ دیتے ہین اور کچھ لیتے ہین پس اگر احسان کرلے اور بغیر کچھ لینے
کے زمین بطریق عاریت کے دے کہ اس سے لینے والا فائدہ اُٹھاوے تو بہتر ہے ؂ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطے اُسکے زمین پس چاہیے کہ کھیتی کرے اسمین یا دیوے اپنے بھائی کو عاریت پس اگر نہ مانے مالک دونون باتین پس چاہیے
کہ رکھ لیوے اس زمین اپنی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا مظہر نے کہ یعنی لائق ہے آدمی کو کہ حاصل کرے نفع اپنے مال سے پس جس پاس زمین
ہو چاہیے کہ کھیتی کرے اسمین تا حاصل ہو اسکو نفع اُس سے یا دیوے اسکو اپنے بھائی مسلمان کے تئین تا کہ حاصل ہو اسکو ثواب پس اگر دونون چیزین
نکرے تو رہنے دے زمین اپنی یہ امر توبیخ یعنی تنبیہ کے لیے ہے یعنی توبیخ ہے اوپر ترک کرنے دونون امر ذکر کیے گئے کے اور اختیار کرنے مزارعت کے
اور توبیخ ہے اُس شخص پر کہ اپنے مال سے نہ آپ منتفع ہوا اور نہ اور کو نفع پہونچاوے اور بعضون نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ اگر انکار کرے بھائی اسکا قبول
کرنے عاریت سے تو رہنے دے زمین اپنی پس امر اباحت کے لیے ہے ؂ع وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ وَرَاٰى سِكَّةً وَشَيْئًا مِّنْ اٰلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الذُّلَّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی امامہ رض سے اس حال مین کہ دیکھا انھون نے ہل اور کچھ اسباب
کھیتی کا پس کہا کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین داخل ہوتا یہ کسی کے گھر مین مگر کہ داخل کرتا ہے اللہ تعالی اُس گھر مین ذلت
کو نقل کی یہ بخاری نے ف اسمین رغبت دلائی ہے جہاد کرنے پر کہ زراعت مین مشغول ہو کر جہاد کو نہ ترک کردین اور اگر واسطے حاصل کرنے قوت
حلال کے زراعت کرین تو ظاہر یہ ہے کہ اس وعید مین داخل نہونگے اور بعضون نے کہا کہ یہ اُن کے حق مین ہے کہ قریب دشمن کے ہون اسلیے کہ اگر
مشغول ہونگے زراعت مین اور ترک کرینگے جہاد کو تو ذلیل ہونگے بسبب غالب ہونے دشمن کے اُنپر ؂ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَرَعَ فِيْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهٗ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَلَهٗ نَفَقَتُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ کھیتی کرے

نہی واقع ہوئی ہو مخابرت سے اور فتویٰ صاحبینؒ ہی کے قول پر ہے ؛ ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَفَعَ اِلٰی یَھُوْدِ خَیْبَرَ نَخْلَ خَیْبَرَ وَاَرْضَھَا عَلٰی اَنْ یَعْتَمِلُوْھَا مِنْ اَمْوَالِھِمْ وَلِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَطْرُ ثَمَرِھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ الْبُخَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطٰی خَیْبَرَ الْیَھُوْدَ اَنْ یَعْمَلُوْھَا وَیَزْرَعُوْھَا وَلَھُمْ شَطْرُ مَا یَخْرُجُ مِنْھَا روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیے یہود خیبر کو درخت کھجور خیبر کے اور زمین اُسکی اس شرط پر کہ محنت کریں اُسمیں اپنے مالوں سے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہو آدھا میوہ اُسکا نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت بخاری کے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا خیبر یعنی درخت وزراعت خیبر کی یہود کو اس شرط پر کہ محنت کریں اُسمیں اور کھیتی کریں اُسمیں اور ہو یہود کے لیے آدھا اُس چیز کا کہ نکلے اُس سے **ف** خیبر نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینے کے اور یہ حدیث دلیل ہے سب علما کی سوائے امام ابوحنیفہؒ کے بیچ جائز ہونے مساقات کے اور مزارعت کے اور امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ یہ اُس قبیلے سے نہیں ہے اسلیے کہ درخت اور زمین حضرت کی ملک سے نتھی کہ انکو بطریق مساقات اور مزارعت کے دی بلکہ ان ہی کے درخت اور زمین کو اُنپر مسلم رکھا اور اُنپر خراج رکھا اور خراج دو قسم پر ہے خراج مُوظف اور خراج مقاسمت خراج مُوظف یہ کہ امام ہر سال کچھ مال اُنسے لینا مقرر کرے جیسیکہ اہل نجران سے ہر سال ایک ہزار اور دو سو حلے یعنی جوڑے لیتے تھے اور خراج مقاسمت یہ کہ تقسیم کرے آپسمیں اُس چیز کو کہ زمین سے نکلے جیسے کہ اہل خیبر سے کیا ؛ ح **وَعَنْہُ** قَالَ کُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰی بِذٰلِکَ بَاْسًا حَتّٰی زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْھَا فَتَرَکْنَاھَا مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہؓ سے کہ کہا تھے ہم مخابرت کرتے اور نہ دیکھتے اُسکا مضائقہ یہانتک کہ کہا رافع بن خدیج نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے پس چھوڑ دیا ہمنے مخابرت کو اس سبب سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مخابرت اُسی مزارعت کو کہتے ہیں جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور یہ دلیل امام ابوحنیفہؒ کی ہے ؛ ح **وَعَنْ** حَنْظَلَۃَ بْنِ قَیْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمَّایَ اَنَّھُمْ کَانُوْا یُکْرُوْنَ الْاَرْضَ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا یَنْبُتُ عَلَی الْاَرْبِعَاءِ اَوْ شَیْءٍ یَسْتَثْنِیْہِ صَاحِبُ الْاَرْضِ فَنَھَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَکَیْفَ ھِیَ بِالدَّرَاھِمِ وَالدَّنَانِیْرِ فَقَالَ لَیْسَ بِھَا بَاْسٌ وَکَانَ الَّذِیْ نُھِیَ عَنْ ذٰلِکَ مَا لَوْ نَظَرَ فِیْہِ ذُو الْفَھْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ یُجِزْہُ لِمَا فِیْہِ مِنَ الْمُخَاطَرَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے حنظلہؓ بن قیس سے کہ نقل کی رافع بن خدیج سے کہ کہا خبر دی مجکو دو چچاؤں میرے نے یہ کہ صحابہ کرائے کو دیتے تھے زمین بیچ عہد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُس چیز کے کہ پیدا ہو نالیوں پر یعنی کرائے کو دیتے تھے زمین اس شرط پر کہ زراعت کرے عامل ساتھ تخم اپنے کے اور جو کچھ کہ نالیوں کے کنارون پر اُگے مالک کے لیے ہو اُجرت زمین اُسکے کی اور سوائے اُسکے عامل کے لیے ہو یا کرائے کو دیتے تھے زمین ساتھ اُس چیز کے کہ جدا کرے اُسکو مالک زمین کا یعنی کرائے کو دیتے تھے زمین اس شرط کہ جو کچھ اُگے قطعہ معین میں مالک کے لیے ہو اور جو کچھ سوائے اُس قطعہ کے اُگے عامل کے لیے ہو پس منع کیا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے یعنی اسلیے کہ اسمین خطر اور فریب ہے شاید کہ وہاں کچھ نہ اُگے کہا حنظلہ نے پس کہا مین نے واسطے رافع کے پس کیا حکم ہے مزارعت کا بدلے درہمون اور دینارون کے پس کہا نہیں ساتھ اسکے مضائقہ اور گویا وہ چیز کہ منع کیا گیا ہے اُس سے وہ چیز ہے کہ اگر دیکھے اسمین صاحب فہم کا ساتھ حلال اور حرام کے تو نہ جائز رکھے اُسکو واسطے اُس چیز کے کہ اسمین ہے مخاطرت سے کہ ہووے یا نہووے یعنی جیسے صورتون ذکر کیگئی ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پس منع کیا ہمکو الخ صورتین ذکر کیگئی محل نہی کی ہین نزدیک جائز رکھنے والون مزارعت کے اور جاننا چاہیے کہ حدیثین بیچ مقدمہ مزارعت کے مختلف آئی ہین اور دروازہ تاویل کا جانبین سے کھلا ہوا ہے اور جمہور ائمہ کے نزدیک مزارعت جائز ہے اور فتویٰ ہمارے مذہب مین بھی جواز ہی پر ہے واسطے دفع حاجت کے ؛ ح **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ کُنَّا اَکْثَرَ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ

مشقت پر اور حاصل ہو خلوت اور نسبت بادشاہ کو رعیت کے ساتھ ایسی ہی جیسے چرواہے کو ساتھ بکریوں کے ؛ ع ؛ ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ثَلٰثَۃٌ اَنَا خَصْمُھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَکَلَ ثَمَنَہٗ وَرَجُلٌ اِسْتَاْجَرَ اَجِیْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْہُ وَلَمْ یُعْطِہٖ اَجْرَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے تین شخص ہیں کہ میں جھگڑونگا اُنسے دن قیامت کے ایک وہ کہ دیا عہد ساتھ نام وسوگند میری کے پھر توڑ ڈالا اور دوسرا وہ شخص کہ بیچا اُسنے ایک آزاد کو پھر کھایا مول اُسکا اور تیسرا وہ شخص کہ مزدوری کو لگایا ایک مزدور پھر کام لیا اُس سے پورا یعنی جس کام کے لیے لگایا تھا وہ تمام کروایا اور نہ دی اُسکو مزدوری اُسکی نقل کی یہ بخاری نے **ف** پھر کھایا مول اُسکا یہ قید واسطے زیادتی تنبیہ کے ہے اگر نہ کھاویگا تو بھی گنہگار اور داخل اس وعید میں ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرُّوْا بِمَاءٍ فِیْھِمْ لَدِیْغٌ اَوْ سَلِیْمٌ فَعَرَضَ لَھُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْمَاءِ فَقَالَ ھَلْ فِیْکُمْ مِّنْ رَّاقٍ اِنَّ فِی الْمَاءِ رَجُلًا لَدِیْغًا اَوْ سَلِیْمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنْھُمْ فَقَرَاَ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ عَلٰی شَاءٍ فَبَرَاَ فَجَاءَ بِالشَّاءِ اِلٰی اَصْحَابِہٖ فَکَرِھُوْا ذٰلِکَ وَقَالُوْا اَخَذْتَ عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ اَجْرًا حَتّٰی قَدِمُوا الْمَدِیْنَۃَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخَذَ عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ اَجْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا کِتَابُ اللّٰہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَصَبْتُمْ اِقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِیْ مَعَکُمْ سَھْمًا اور روایت ہے ابن عباس رضؓ سے یہ کہ ایک جماعت صحابیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گذری ایک گانوں پر کہ اُنمیں تھا لدیغ یا سلیم یعنی کاٹا ہوا بچھو کا یا سانپ کا پس نمودار ہوا واسطے اُن کے ایک شخص بستی والوں میں سے پس کہا کیا ہے تم میں کوئی منتر پڑھنے والا تحقیق بستی میں ہے ایک شخص کاٹا ہوا بچھو کا یا ڈسا ہوا سانپ کا پس گیا ایک شخص اُنمیں سے یعنی صحابیوں میں سے اور پڑھی سورۂ فاتحہ اوپر لینے بکریوں کے یعنی اس شخص نے اُنسے کہا کہ میں منتر پڑھتا ہوں اس شرط پر کہ دو تم مجھکو اتنی بکریاں پس وہ راضی ہوے پھر اُنھوں نے پڑھی فاتحہ بنا بر اسکے کہ آیا ہے فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ شِفَاءٌ مِّنَ السَّمِّ پس اچھا ہو گیا وہ پھر لایا یہ بکریاں اپنی یاروں کے پاس پس مکروہ جانا یاروں نے اس لینے اُسکے کو اور کہا اُنھوں نے کہ لی تو نے کتاب اللہ پر مزدوری یہانتک کہ آئے وہ صحابہ رضؓ مدینے میں اور کہا یا رسول اللہ لی فلانے شخص نے کتاب اللہ پر مزدوری پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق لائق ترین اُس چیز کی کہ لو تم اُسپر مزدوری کتاب اللہ کی ہے نقل کی یہ بخاری نے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ اچھا کیا تم نے تقسیم کرو یعنی بکریوں کو آپسمیں اور حصہ لگاؤ واسطے میرے ساتھ اپنے **ف** لفظ او سلیم شک راوی ہے لفظ میں کہ لدیغ کہا یا سلیم اور لدیغ اور سلیم کے ایک ہی معنی ہیں کہ سانپ کا ڈسا ہوا اور طیبی نے کہا معنی اکثر اطلاق لدیغ کا بچھو کے کاٹے ہوے پر آتا ہے اور سلیم کا سانپ کے ڈسے ہوے پر اس صورت میں شک راوی ہے معنوں میں اور بعضوں نے لکھا ہے کہ نام اُن صحابی منتر پڑھنے والے کا ابو سعید خدری رضؓ تھا اور جماعت صحابہ کی تیس آدمی تھے اور بکریاں بھی اُن پڑھنے والے نے تیس لیں اور حضرت نے اپنا حصہ لگانے کو اسلیے فرمایا تاکہ وہ خوش ہوں اور جانیں کہ بے شک وشبہ یہ حلال ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ منتر کرنا ساتھ قرآن اور ذکر اللہ کے اور اُسپر مزدوری لینی درست ہے اور قرآن کو پڑھکر مزدوری لینی نہیں درست اور فرق ان دونوں میں یہ ہے کہ پڑھنا قرآن کا عبادت ہے اور عبادت پر مزدوری لینی نہیں درست اور کسی دُکھی پر پڑھکر دم کرنا اور اُس سے اچھے ہو جانا اُسکا عبادت نہیں پس اُسپر لینا درست ہے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ بیچنا مصحف کا اور خریدنا اُسکا اور لکھوائی پر لکھنا مصحف اور اور کتابوں دین کا جائز ہے اور متاخرین نے تعلیم کتاب اللہ کو بھی اُسپر قیاس کرکے کہا ہے کہ جائز ہے اُجرت لینی اُسپر اور متقدمین نے مانند ابو حنیفہ رحؒ وغیرہ کے تعلیم قرآن پر اُجرت لینے کو حرام کہا ہے ؛ ح ؛ ع مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ خَارِجَۃَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّہٖ قَالَ اَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْنَا عَلٰی حَیٍّ مِّنَ الْعَرَبِ فَقَالُوْا اِنَّا اُنْبِئْنَا اَنَّکُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِّنْ عِنْدِ ھٰذَا الرَّجُلِ بِخَیْرٍ فَھَلْ عِنْدَکُمْ مِّنْ دَوَاءٍ

کسی قوم کی زمین میں بغیر اذن اُنکے کے یعنی بغیر حکم اور رضا اُنکی کے پس نہیں واسطے اُسکے کھیتی میں سے کچھ اور واسطے اُسکے ہے خرچ اُسکا نقل کی یہ ترمذی
اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** یعنی کھیتی زمین کے مالک کے ہوگی اور تخم بونے والے کے لیے کچھ نہیں ہے سوائے
اُسکے تخم کے اور یہی مذہب ہے امام احمدؒ کا اور اوروں نے کہا ہے کہ کھیتی تخم والوں کے لیے ہوگی اور اُسکو نقصان زمین کا دینا آویگا یہ ذکر کیا ہے
بعضے عالموں ہمارے نے اور کہا ابن ملک نے کہ اُسپر اُجرت زمین کی ہے دن قبض کرنے اُسکے سے دن فارغ ہونے اُسکے تک اور جو کچھ کہ حاصل ہوگا
کھیتی سے پس وہ تخم والے کے لیے ہے ؛ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ مَا بِالْمَدِيْنَةِ اَهْلُ بَيْتِ
هِجْرَةٍ اِلَّا يَزْرَعُوْنَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِيٌّ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَالْقَاسِمُ وَ
عُرْوَةُ وَاٰلُ اَبِيْ بَكْرٍ وَاٰلُ عُمَرَ وَاٰلُ عَلِيٍّ وَابْنُ سِيْرِيْنَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْاَسْوَدِ كُنْتُ اُشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ فِي
الزَّرْعِ وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلٰى اِنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهٖ فَلَهُ الشَّطْرُ وَاِنْ جَاءُوْا بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے قیس
ابن مسلم سے کہ نقل کی ابی جعفرؓ سے یعنی امام محمد باقر سے کہ کہا نہیں مدینے میں کوئی اہل بیت ہجرت کے یعنی مہاجر مگر کہ زراعت کرتے تھا لئی اور چوتھائی
پر اور زراعت کی حضرت علیؓ اور سعد بن مالکؓ یعنی سعد بن ابی وقاصؓ نے اور عبد اللہ بن مسعود اور عمر بن عبد العزیز اور قاسم اور عروہ اور اولاد ابی بکرؓ
اور اولاد عمرؓ اور اولاد علیؓ اور ابن سیرین نے اور کہا عبد الرحمن بن اسود تابعی نے کہ تھا میں شراکت کرتا عبد الرحمن بن یزید سے مزارعت میں اور
معاملہ کیا حضرت عمرؓ نے لوگوں سے یعنی ساتھ مزارعت کے اس شرط پر کہ اگر لادے عمرؓ بیج اپنے پاس سے پس واسطے اُسکے آدھا اور اگر لادیں لوگ
بیج واسطے اُنکے اتنا یعنی آدھا یا مانند اُسکے نقل کی یہ بخاری نے **ف** کہا میرک شاہ نے کہ سمجھا جاتا ہے بخاری سے اور اُسکی شرحوں سے کہ کلام
ابی جعفر کا تمام ہوا ہے لفظ والربع پر اور باقی کلام بخاری کا ہے اور تمام یہ آثار معلق ہیں کہ لایا ہے اُنکو بخاری بغیر اسناد کے پس اولی یہ تھا کہ کہتا مصنف
رواہ البخاری تعلیقاً ؛ **بَابُ الْاِجَارَةِ** باب ہے بیچ بیان اجارے کے **ف** اجارے کے معنی ہیں کرائے دینا کسی چیز کو اور شرع میں اجارے کے
معنی ہیں مالک کرنا منفعت کا اور قیاس یہ چاہتا تھا کہ اجارہ جائز نہو واسطے ہونے منفعت کے معدوم ولیکن جائز رکھا اُسکو لوگوں کی احتیاج کیلیے
اور ثابت ہے اجارہ احادیث و آثار سے ؛ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ زَعَمَ ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَاَمَرَ بِالْمُؤَاجَرَةِ قَالَ لَا بَاْسَ بِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبد اللہ بن مغفلؓ سے کہ کہا کہا ثابت بن
ضحاک نے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مزارعت سے اور حکم کیا ساتھ اجارے کے اور کہا نہیں مضائقہ ساتھ اُسکے نقل کی یہ مسلم نے
ف منع کیا مزارعت سے یعنی اُس مزارعت سے کہ جانا گیا عدم جواز اُسکا ؛ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فَاَعْطَى
الْحَجَّامَ اَجْرَهٗ وَاسْتَعَطَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھری ہوئی سینگی کھچوائی پس دی سینگی کھینچنے والے کو مزدوری
اُسکی اور ناک میں دوا ڈالی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مباح ہے اجارہ اور کسب شاخ کشی کا اور جائز ہے دوا کرنی
؛ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ وَاَنْتَ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَرْعٰى
عَلٰى قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں بھیجا اللہ نے کوئی نبی مگر کہ چرائی
ہیں بکریاں پس کہا اُنکے صحابیوں نے اور آپ نے بھی چرائی ہیں فرمایا کہ ہاں تھا میں چراتا اوپر اُجرت چند قیراط کے واسطے اہل مکہ کے نقل کی یہ بخاری
نے **ف** یعنی نوکر رکھا مجکو اہل مکہ نے اوپر چرانے بکریوں کے ایک قیراط روز کو اور چند قیراط جو کہا باعتبار اجرت مہینے کے اور قیراط کہتے ہیں آدھے دانق
کو اور دانق چھٹا حصہ درہم کا ہوتا ہے اور انبیا علیہم الصلوٰة والسلام بکریاں چراتے تھے اسلیے کہ تا حاصل ہو شفقت و نگہبانی اُمت کی اور صبر کرنا اُنکی

ف سورہ طسم یعنی سورۂ قصص مین ذکر ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جانیکا مدین مین اور ملاقات کرنے اُنکے کا حضرت شعیب علیہ السلام سے اور نکاح ہونے حضرت موسیٰ کا اُنکی بیٹی سے اور مزدوری مین دینا حضرت موسیٰ کا اپنے تئین پس جب حضرت اِس قصّے تک پہونچے تو کلام مذکور فرمایا اور مراد بچانے شرمگاہ سے نکاح ہی حاصل یہ کہ انھون نے اُنکی بیٹی سے نکاح کیا اس شرط پر کہ مین آٹھ برس یا دس برس تک بکریان تمھاری چرایا کرونگا اور اُسکو مہر ٹھہرایا اُنکی شریعت مین درست تھا کہ خدمت آزاد کو مہر ٹھہراوین اور یا مہر اور ہووے اور یہ خدمت بطریق احسان کے ہوا اور اِس مسئلے مین اختلاف ہی حنفیہ تو کہتے ہین کہ نہین جائز ہی نکاح کرنا کسی عورت کا عوض اسکے کہ خدمت کرے اُسکی خاوند آزاد اُسکا برس دن تک مثلاً اور یہ درست ہے کہ نکاح کرے عورت سے عوض اسکے کہ خدمت کرے اُسکی غلام خاوند کا برس دن تک اور امام شافعیؒ کے نزدیک درست ہے نکاح کرنا عوض مزدوری کیواسطے بعضے کامونکے اور خدمت کے جبکہ ہو مستاجر لہ یا مخدوم فیہ امر معلوم ۞ ح ۞ ع وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ أَهْدٰى إِلَيَّ قَوْسًا مِمَّنْ كُنْتُ أُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْقُرْاٰنَ وَلَيْسَتْ بِمَالٍ فَأَرْمِيْ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ إِنْ كُنْتَ تُحِبُّ أَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبادہ بن صامت رضی سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ ایک شخص نے بطریق تحفے کے بھیجی طرف میرے کمان اُن شخصون مین سے کہ تھا سکھلاتا مین اُنکو کتاب اور قرآن اور نہین ہی کمان مال پس تیراندازی کرونگا اُس سے بیچ راہ خدا کے فرمایا اگر تو دوست رکھتا ہی یہ کہ طوق پہنایا جاوے طوق آگ کا پس قبول کر اُسکو نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف نہین ہی کمان مال یعنی کمان ایسی چیز نہین ہی کہ شمار کیجاوے مال اور اجرت بلکہ وہ سامان لڑائی کا ہی کہ تیراندازی کرونگا اُس سے جہاد مین پس جواب فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین وہ تیرے لیے اجرت کلام اللہ کی لیکن وہ باطل کریگی تیرے اخلاص کو پس نہ لے تو اُسکو اور جو حرام کہتے ہین اجرت لینے کو تعلیم علوم دین پر وہ دلیل پکڑتے ہین ساتھ ظاہر اس حدیث کے

باب اِحْيَاءِ الْمَوَاتِ وَالشِّرْبِ

باب ہے بیچ بیان آباد کرنے زمین خراب کے اور بیچ حق پانی پلانیکے ف نہایہ مین لکھا ہے کہ موات اُس زمین کو کہتے ہین کہ جسمین نہ زراعت ہو اور نہ مکان اور اُسکا کوئی مالک نہو اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ موات اُس زمین کو کہتے ہین کہ فائدہ نہ اٹھایا جاوے اُس سے بسبب منقطع ہونے پانی کے اُس سے یا بسبب غلبہ پانیکے اُسپر یا کوئی اور چیز اُسمین ایسی ہو کہ مانع ہو زراعت سے پس جو زمین کہ عادی ہی یعنی قدیم ہی کہ مالک نہین کوئی اُسکا یا مملوک ہے اسلام مین کہ معلوم نہین مالک اُسکا اور دور ہی بستی سے اسقدر کہ اگر کھڑا رہے آدمی کنارے بستی کے اور آواز کرے تو آواز اُسکی اُس زمین تک نہ پہونچے پس وہ زمین موات ہے انتہی اور احیاء موات سے مراد ہی آباد کرنا اُس کا اور آباد کرنا ساتھ مکان بنانیکے ہوتا ہی یا درخت بونے کے یا کھیتی کرنیکے یا پانی دینے کے یا ہل چلانیکے کذا فی در المختار اور حکم اسطرح کی زمین کے آباد کرنیکا یہ ہی کہ آباد کرنے والا مالک اُسکا ہوجاتا ہی پھر آباد کرنے مین اذن لے لینا امام کا شرط ہی امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اور امام شافعی اور صاحبینؒ کے نزدیک اذن لینا شرط نہین اور شرب ساتھ زیر شین کے حصّہ پانی کو کہتے ہین اور شریعت مین عبارت ہے نوبت انتفاع سے ساتھ پانی کے کہ دیوے اپنی کھیتی مین اور چارپایون کو پلاوے اور لوگونکا حق ہی پانی مین کہ منع نکرنا چاہیے اُنکو اُس سے اور یہان تفصیل ہی دریا پانی دریا اور نہرون اور نالون اور اُن پانیون کے کہ باسنون مین بھرے گئے ہین اور احکام اُنکے مذکور ہین فقہ مین اور مذہب ہمارا یہ ہی کہ دریا کے پانی مین سب لوگونکا حق ہے بیچ پینے کے اور زمین مین پانی دینے کے اور نہرین کھود کر پانی لیجانے مین اپنی زمینون مین نفع لینا پانی دریا کے سے مانند نفع لینے کے ہی آفتاب و چاند و ہوا سے کہ خصوصیت کسی کے ساتھ نہین رکھتے سب تئین شریک ہین اور کنوون اور ندیون مین بھی سبھونکا حق ہی لیکن اگر کوئی چاہے کہ اُس پانی سے زمین کو پانی دیا کرے یعنی اُفتادہ زمین مین زراعت کرے تو اہل نہر اُس سے منع کر سکتے ہین نقصان کرے اُنکو یا نکرے پانی لینا اُسکا اسلیے کہ اُسمین خالص اُنہین کا حق ہی اور جو پانی کہ باسنون مین بھرا جاتا ہی مملوک ہوجاتا ہی اور حق غیر اُس سے منقطع ہوجاتا

اَوْ رُقْیَۃٍ فَاِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوْهًا فِی الْقُیُوْدِ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَجَاءُوْا بِمَعْتُوْهٍ فِی الْقُیُوْدِ فَقَرَأْتُ عَلَیْہِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ غُدْوَۃً وَّعَشِیَّۃً اَجْمَعُ بُزَاقِیْ ثُمَّ اَتْفُلُ قَالَ فَکَاَنَّمَا اُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَاَعْطَوْنِیْ جُعْلًا فَقُلْتُ لَا حَتّٰی اَسْاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کُلْ فَلَعَمْرِیْ لَمَنْ اَکَلَ بِرُقْیَۃٍ بَاطِلٍ لَقَدْ اَکَلْتَ بِرُقْیَۃٍ حَقٍّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے خارجہ بیٹے صلت کے سے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہا چلے ہم اپنے وطن کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے پس گذرے ہم ایک قوم پر عرب مین سے پس کہا اس قوم نے یعنی بعضون نے اُنمین سے یہ کہ ہم خبر دیے گئے ہین کہ تحقیق تم لائے ہو اس شخص کے پاس سے یعنی آنحضرت کے پاس سے بھلائی یعنی قرآن اور ذکر اللہ پس کیا ہے تمھارے پاس کوئی دوا یا منتر پس تحقیق ہمارے پاس ہے ایک دیوانہ بیڑیون مین پس کہا ہمنے کہ ہان ہمارے پاس منتر ہے پھر لائے وہ دیوانے کو بیڑیون مین پس پڑھی مین نے اسپر سورہ فاتحہ تین دن صبح اور شام اس حال مین کہ جمع کرتا مین تھوک اپنا پھر تھوکتا مین اسپر کہا چچا میرے نے پس گویا کہ کھولا گیا وہ رسی بندھی ہوئی سے یعنی وہ اچھا ہو گیا جلدی پھر دی اُنھون نے مجکو مزدوری پس کہا مین نے کہ نہین لینے کا مین یہ مزدوری یہانتک کہ پوچھون مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی پھر پوچھا مین نے نبی صلعم سے پس فرمایا حضرت نے پس قسم ہے زندگانی اپنی کی البتہ جو شخص کہ کھاتا ہے ساتھ منتر باطل کے بجز اگر تا ہے تحقیق کھایا تو نے ساتھ منتر حق کے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** منتر باطل وہ ہے کہ جسمین ذکر ہو ستارون کا اور مدد مانگنی ستارون اور جنات سے اور اورون سے سوائے اللہ تعالی کے اور منتر حق وہ ہے کہ جسمین ذکر اللہ اور کلام الٰہی ہو اور اگر کوئی کہے کہ قسم ساتھ غیر نام خدا کے تعالی کے کھانی منع ہے پھر حضرت نے کیونکر یہ قسم کھائی جواب یہ کہ مراد اس سے قسم نہین ہے بلکہ جاری ہوتا ہے یہ لفظ عرب کے کلام مین بحسب عادت اُنکی کے یا یہ قسم پہلے منع ہونے قسم غیر نام خدا کے کھائی ہو اور طیبی نے کہا کہ حضرت کو شاید اجازت تھی ایسی قسمون کے کھانے کی پس یہ حضرت صلعم کی خصوصیات سے تھی ۱۲ ع مولانا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطُوا الْاَجِیْرَ اَجْرَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّجِفَّ عَرَقُہٗ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مزدور کو مزدوری اُسکی پہلے خشک ہونے پسینے اُسکے کے یعنی بعد کام کر چکنے کے مزدور کو مزدوری بہت جلدی دو دیر نہ کرو نقل کی یہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ** الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَّاِنْ جَاءَ عَلٰی فَرَسٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِی الْمَصَابِیْحِ مُرْسَلٌ اور روایت ہے حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے مانگنے والے کے حق ہے اگرچہ آوے گھوڑے پر نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے اور مصابیح مین کہا کہ یہ حدیث مرسل ہے **ف** یعنی خالی نہ پھیر سائل کو اگرچہ گھوڑے پر چڑھا آوے مانگنے کو اور کہا قاضی نے کہ نہ پھیر سائل کو اگرچہ آوے تیرے پاس ایسے حال سے کہ دلالت کرے اُسکی غنا پر یہ گمان کر کر اگر اسکو حاجت سوال کی نہوتی تو کاہے کو ذلیل کرتا تیرے آگے اپنے تئین اور گویا دینا اُجرت ہے اُسکے سوال کی اس سبب سے باب الاجارہ مین اس حدیث کو لائے اور اس حدیث کی اسناد مین کلام ہے کہ بعضے محدثین نے کہا ہے امام احمد نے کہا کہ کچھ اصل اسکی نہین اور کہا کہ یہ حدیث بازار مین پھرتی ہے اور ابو داؤد نے اس سے سکوت کیا ہے پس اُسکے نزدیک قابل دلیل پکڑنے کے ہے اور کہا مصابیح مین کہ یہ حدیث مرسل ہے اور تحقیق یہ ہے کہ مسند ہے اور بعضے مصابیح کے نسخون مین لفظ مرسل کا ہے بھی نہین ۱۲ ع شرح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** عُتْبَۃَ بْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ طٰسٓمٓ حَتّٰی بَلَغَ قِصَّۃَ مُوْسٰی قَالَ اِنَّ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ اٰجَرَ نَفْسَہٗ ثَمَانَ سِنِیْنَ اَوْ عَشْرًا عَلٰی عِفَّۃِ فَرْجِہٖ وَطَعَامِ بَطْنِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے عتبہ بن منذر سے کہ کہا تھے ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پڑھی طسم یہانتک کہ پہونچے قصہ حضرت موسیٰ تک فرمایا کہ تحقیق موسیٰ علیہ السلام نے مزدوری مین دیا ذات اپنی کو آٹھ برس یا دس برس واسطے بچانے شرمگاہ اپنی کے اور طعام پیٹ اپنے کے نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے

قدیم الاسلام ہیں سولہ برس کے تھے کہ اُنکے چچا نے عذاب دیا اُنکو ساتھ دھوئیں کے تاکہ چھوڑ دیویں اسلام کو پس نہ چھوڑا اور حضرت کے ساتھ حاضر رہے ہیں سب لڑائیوں میں اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں پس وہ اور ایک انصاری ایک نالی میں سے پانی کھیتوں کو دیا کرتے تھے پس ایک بار دونوں جھگڑے اُسنے کہا میں پہلے پانی دونگا کھیت کو اُنہوں نے کہا میں پہلے دونگا پھر دونوں حضرت کے پاس حاضر ہوئے فیصلے کے لیے پس حضرت نے فرمایا کہ اے زبیر تو پانی اپنے کھیت کو دے پھر ہمسایہ کے زمین میں چھوڑ دے زبیر کی زمین اونچی تھی اُسکی زمین سے اور متصل تھی نالی سے اپس اس انصاری نے کہا کہ زبیر آپکی پھوپھی کے بیٹے ہیں اسلیے یہ حکم دیا حضرت خفا ہوئے اور زبیر کو فرمایا کہ تو اچھی طرح پانی اپنے کھیت کو دے جو کہ حق تیرا ہی پھر اپنے ہمسایہ انصاری کی طرف چھوڑ اور بیچ صریح حکم کے یعنی صریح حکم کیا کہ زبیر تمام حق اپنا لیلے اور تھے حضرت الخ یعنی اوّل حضرت نے زبیر کو حکم کیا تھا کہ کچھ حق اپنا از راہ احسان کرنیکے ہمسایہ پر چھوڑ دے بغیر اسکے کہ واجب ہو یہ امر اس پر پھر جب انصاری نے از راہ جہل کے قبول نکیا تو حضرت نے حکم کیا زبیر کو ساتھ پورا حق لے لینے اپنے کے رہا یہ کہ گستاخی انصاری کی بہ نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کس سبب سے تھی بعضوں نے تو کہا کہ وہ منافق تھا اور انصاری اُسکو اسلیے کہا کہ انصار کے قبیلہ میں سے تھا انصار کی قبیلوں میں بعضے منافق بھی تھے مانند عبداللہ بن ابی وغیرہ کے اور قتل اُسکو یا تو اسلیے نہ کیا کہ تالیف اُسکی منظور تھی یا واسطے صبر کرنے کے ایذاے منافقوں پر تا لوگ نہ کہیں کہ محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ وہ مومن تھا از راہ غصہ کے اسطرح کی گستاخی کر بیٹھا واللہ اعلم ؏ ح

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوْا بِهٖ فَضْلَ الْكَلَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرو تم زیادہ پانی کو تاکہ منع کرو بسبب اُسکے زیادہ گھانس کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف مواشی کو گھانس وہاں چراتے ہیں جہاں پانی ہوتا ہی پس اگر پانی پلانے سے جانوروں کو منع کروگے تو کوئی گھانس کا ہیکو چراویگا پس پانی سے کیا منع کیا گویا گھانس سے منع کیا اور گھانس کی احتیاج مواشی کو پڑتی ہی منع کرنا اُس سے درست نہیں پس پانی پلانیکو نہ منع کرو تا اُس پانی سے باز رکھنا گھانس سے نہ لازم آوے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَةٍ لَقَدْ اُعْطِیَ بِهَا اَكْثَرَ مِمَّا اُعْطِیَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ الْيَوْمَ اَمْنَعُكَ فَضْلِیْ كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَاءٍ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ نہیں بولیگا اُنسے اللہ دن قیامت کے یعنی بولنا رحمت کا نہ ملامت کا اور نہ دیکھے گا طرف اُنکے یعنی نظر عنایت سے نہ غضب سے ایک وہ شخص کہ قسم کھاتا ہی اوپر اسباب کے کہ تحقیق دیا جاتا تھا وہ شخص یعنی بدلے اس اسباب کے زیادہ اُس چیز سے کہ دیا گیا یعنے وہ شخص اسباب بیچتا ہی اور خریدار مول دیتا ہی اور بیچنے والا قسم کھاتا ہی کہ مجھکو زیادہ اس سے ملتا تھا اور حالانکہ وہ شخص ہی جھوٹا یعنی اس قسم میں اور دوسرا وہ شخص کہ قسم کھائے ایک چیز پر قسم جھوٹی پیچھے نماز عصر کے تاکہ لیوے بسبب اُس قسم کے مال مرد مسلمان کا اور تیسرا وہ شخص کہ منع کیا اُسنے زیادہ پانی کو پس فرماویگا اللہ تعالی یعنی دن قیامت کے کہ آج کے دن منع کرونگا میں تجھکو فضل اپنے سے جیسا منع کیا تونے زیادہ پانی سے کہ نہیں نکالا تھا ہاتھوں تیرے نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پیچھے نماز عصر کے تخصیص وقت عصر کی اسلیے ہی کہ قسمیں مغلظہ اُسوقت کھائی جاتی ہیں یا ذکر کیا اسکو اسلیے کہ وہ وقت بزرگ ہی پس ہوگی قسم جھوٹی اُسوقت بہت بری اور مال مرد مسلمانکا اور اسی کے حکم میں مال ذمی کا ہی اور ہاتھوں کے تیرے نے یعنی تیری قدرت سے نہیں نکلا تھا بلکہ محض میری قدرت سے نکلا تھا اگرچہ کنوان اور نہر آدمی کی مشقت سے بنتے ہیں لیکن نکلنا پانی کا محض اللہ ہی کی قدرت سے ہی ؏ ح وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ فِیْ بَابِ الْمَنْهِیِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوْعِ اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی بیچ باب المنہی عنہا من البیوع کے **ف** وہ حدیث یہ ہی نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ صاحب مصابیح نے یہاں ذکر کی تھی اور ہمنے وہاں ؏

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

جیسیکہ شکار کسی نے گھیرا تو اُسکی ملک مین آجاتا ہی اور اگر کنواں اور نہر اور چشمہ کسی کے ملک مین ہون تو پہونچتا ہی اُسکو منع کرنا غیر کو داخل ہونے سے اپنی ملک مین جسوقت کہ اور پانی پاوے نزدیک اُس پانی کے بیچ غیر ملک کسی کے اور اگر نہ پاوے وہ پانی تو کہا جاوے مالک نہر کو کہ یا تو خود پانی لاوے یا اجازت دے اُسکو آوے اور پانی لے بشرطیکہ کنارے کنوین کو نہ توڑ ڈالے اور اگر کھودا ہو کنواں بیچ زمین موات کے تو منع کرنا پانی کے لینے سے نہیں پہونچتا اور جیسیکہ زمین ملک اُسکی ہوتی ہی پانی نہیں ملک ہوتا ہی اور اگر وہ منع کرے اور یہ شخص ڈرتا ہی اپنے ہلاک ہونے سے اور سواری کے ہلاک ہونے سے تو پہونچتا ہی اسکو کہ لڑے ساتھ ہتھیار کے اور پانی کنوین مین مباح ہی غیر مملوک بخلاف اُس پانی کے کہ باسن مین بھرا ہو کہ اگر ڈرتا ہو ہلاک سے تو لڑے بغیر ہتھیار کے اور اسیطرح طعام حالت مخمصہ مین اور بعضون نے کہا کہ ادنی یہ ہی کہ کوئین کے پانی نہ دینے سے بھی لڑے بغیر ہتھیار کے اسلیے کہ وہ مرتکب گناہ کا ہوا اور یہ قائم مقام تعذیر کے ہی یہ سب مسائل مذکور ہین ہدایہ مین۔ع

الفصل الاول فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَمَرَ اَرْضًا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ قَالَ عُرْوَةُ قَضٰى بِهٖ عُمَرُ فِيْ خِلَافَتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے عائشہ رضی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ آباد کرے زمین کو کہ نہین کسی کی پس وہ لائق تر ہی ساتھ اُسکے کہا عروہ نے کہ حکم کیا ساتھ اسکے حضرت عمر رضی نے بیچ خلافت اپنی کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی انکے حکم کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث منسوخ نہین۔ع **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس رض سے یہ کہ صعب بن جثامہ رض نے کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے نہین ہی روند مگر واسطے اللہ کے اور رسول اُسکے کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** حمی ح کے زیر سے اُس زمین کو کہتے ہین کہ گھانس جسمین رکی جاتی ہی جانورون کے لیے جسکو یہان روند کہتے ہین پس معنی حدیث کے یہ ہین کہ نہین لائق ہی کسی کو یہ کہ کرے یہ مگر ساتھ اذن اللہ کے اور رسول اُسکے کے ایام جاہلیت مین عادت تھی کہ سردار عرب کے گھیرتے تھے اپنے مواشی کے لیے اُس زمین کو کہ جسمین گھانس اور پانی ہوتا پس حضرت نے منع کیا اُس سے مگر اجازت دی واسطے اُن گھوڑون اور اونٹون کے کہ جہاد کے لیے تھے اور واسطے جانورون زکوٰۃ کے اور نہین جائز بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حاکم کو کہ روکے روند اپنے لیے اور اختلاف کیا ہی بیچ روکنے اُسکے کے واسطے اکثر مسلمانون کے پس بعضون نے تو کہا کہ درست ہی جیسیکہ حضرت نے کیا اور بعضون نے کہا کہ نہین درست جبکہ باعث تکلیف شہروالونکا ہو روکنا اُسکا۔ع۔ح **وَعَنْ** عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فِيْ شِرَاجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهٗ فِيْ صَرِيْحِ الْحُكْمِ حِيْنَ اَحْفَظَهُ الْاَنْصَارِيُّ وَكَانَ اَشَارَ عَلَيْهِمَا بِاَمْرٍ لَهُمَا فِيْهِ سَعَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عروہ سے کہ کہا جھگڑا کیا زبیر نے اور ایک شخص نے انصار مین سے بیچ نالیون پانی کے زمین سنگستان سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی دے ای زبیر یعنی اپنی زراعت کو پھر چھوڑ دے پانی طرف زراعت ہمسایہ اپنے کے پس کہا انصاری نے کہ یہ حکم اسلیے کرتے ہو کہ ابن زبیر بیٹے پھوپھی تمھاری کے پس متغیر ہوا چہرہ حضرت کا پھر فرمایا پانی دے ای زبیر پھر روک رکھ پانی یعنی مت چھوڑ پانی اُسکی زراعت مین یہانتک کہ پہونچے منڈیر تک یعنی پہونچے پانی تمام زمین مین اور اندازہ کیا ہی اُسکو ساتھ پہونچنے پانی کے پاشنہ تک پھر چھوڑ دے پانی طرف ہمسایہ اپنے کے پس پورا دلوا دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کو حق اُسکا بیچ صریح حکم کے اُسوقت کہ غصہ دلایا حضرت کو انصاری نے اور تھے حضرت کہ مشورہ دیا تھا اُن دونون کو پہلی مرتبہ ایک امر کہ واسطے اُن دونون کے تھی اُسمین فراخی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عروہ بن زبیر بن العوام کبار تابعین سے ہین اور سات فقیہ جو مدینے مین تھے اُنمین سے ایک یہ بھی ہین اور مان انکی اسماء بیٹی حضرت ابوبکر رض کی ہین اور باپ انکے زبیر حضرت کی پھوپھی کے بیٹے تھے کہ نام انکا صفیہ بنت عبد المطلب تھا اور زبیر

اور عمارت سے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ احیا نہیں جائز ہے قریب عمارت کے اسلیے کہ وہان احتیاج پڑتی ہے جانورونکے چرانیکی مع ع ⁂ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُوْنَ شُرَكَاءُ فِیْ ثَلٰثٍ فِی الْمَاءِ وَالْكَلَاءِ وَالنَّارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب مسلمان شریک ہین تین چیزونمین پانی اور گھانس اور آگ مین نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** مراد پانی سے پانی کوئین اور مانند اسکے کا ہے نہ پانی بھرا ہوا باسن مین چنانچہ بیان مفصل اسکا ترجمۃ الباب مین ہو چکا ہے اور گھانس سے وہ گھانس مراد ہے کہ جنگل مین اُگی ہو اور آگ یعنی اگر کسی کے پاس آگ ہو تو نہین پونہچتا ہے اسکو کہ منع کرے کسی کو آگ لینے سے اور چراغ جلانے سے اور اُسکی روشنی مین بیٹھنے سے اور مانند انکے سے لیکن اُسکو جائز ہے کہ منع کرے اُس شخص کو کہ لے اسمین سے سلگتی ہوئی لکڑی اسلیے کہ اس سے آگ ناقص ہو جائیگی اور بجھ جائیگی اور بعضون نے کہا کہ مراد آگ سے سنگ چقمق ہے یعنی نہ منع کرے کسی کو اُس پتھر کے لینے سے جبکہ ہو زمین موات مین ⁂ ح ⁂ ع وَعَنْ اَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَایَعْتُہٗ فَقَالَ مَنْ سَبَقَ اِلٰی مَاءٍ لَمْ یَسْبِقْہُ اِلَیْہِ مُسْلِمٌ فَھُوَ لَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے اسمرؓ بن مضرس سے کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس بیعت کی مین نے حضرتؐ سے یعنی مسلمان ہوا پس فرمایا جو شخص کہ سبقت کرے یعنی پونہچ جاوے طرف اُس پانی کے کہ نہ پونہچا طرف اُسکے کوئی مسلمان پس وہ واسطے اُسکے ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی جو کوئی لیوے پانی مباح مین سے پس وہ پانی لیا ہوا ملک اُسکی ہو جاتا ہے اور وہ پانی کہ باقی رہا اُسجگہ وہ اُسکی ملک مین نہین آتا ایسا ہی حکم اور مباح چیزونکا ہے مانند گھانس اور لکڑی وغیرہما کے ⁂ ع وَعَنْ طَاؤُسٍ مُرْسَلًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْیٰی مَوَاتًا مِنَ الْاَرْضِ فَھُوَ لَہٗ وَعَادِیُّ الْاَرْضِ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ ھِیَ لَكُمْ مِنِّیْ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَرُوِیَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِعَبْدِ اللّٰہِ مَسْعُوْدٍ الدُّوْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ وَھِیَ بَیْنَ ظَھْرَانَیْ عِمَارَۃِ الْاَنْصَارِ مِنَ الْمَنَازِلِ وَالنَّخْلِ فَقَالَ بَنُوْ عَبْدِ بْنِ زُھْرَۃَ نَكِّبْ عَنَّا ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلِمَ ابْتَعَثَنِیَ اللّٰہُ اِذًا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُقَدِّسُ اُمَّۃً لَا یُؤْخَذُ لِلضَّعِیْفِ فِیْھِمْ حَقُّہٗ اور روایت ہے طاؤس سے بطریق ارسال کے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ آباد کرے زمین بنجر کو پس وہ واسطے اُسکے ہے اور قدیم زمین واسطے اللہ کے اور رسول اُسکے کے ہے پھر وہ واسطے تمھارے ہے میری طرف سے نقل کی یہ شافعی نے اور روایت کی گئی شرح السنہ مین یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیے واسطے عبد اللہ بن مسعود کے گھر مدینے مین اور وہ گھر تھے درمیان آبادی انصار کے یعنی درمیان مکانون اور کھجورون اُنکی کے پس کہا بیٹون عبد بن زہرہ کے نے کہ دور رکھو ہم سے ام عبد کے بیٹے کو یعنی عبد اللہ بن مسعود کو پس فرمایا واسطے اُنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کیون بھیجا ہے مجکو اللہ نے اسوقت تحقیق اللہ تعالی نہین پاک کرتا اُس اُمت کو کہ نہ لیا جاوے واسطے ضعیف کے اُنمین حق اُسکا **ف** قدیم زمین کہ نہ معلوم ہو مالک اُسکا نسبت کیا اسکو طرف عاد قوم ہود علیہ السلام کے بسبب قدیم ہونے زمانے اُنکے کے واسطے مبالغے کے اور مراد اُس سے زمین خراب ہے اور نہ رسول اُسکے کی آخر یعنے مین تصرف کرتا ہون اُسمین جسطرح چاہتا ہون اور دیتا ہون جسکو چاہتا ہون اور اذن دیتا ہون اُسکے آباد کرنیکا اور کہا قاضی نے کہ جملہ ثم ہی لکم آخر سے معلوم ہوا کہ ذکر کرنا اللہ کا تمہید ہے واسطے ذکر رسول کے اُنکی تعظیم شان کے لیے اور حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اللہ ہی کا ہے اور گھر جو حضرت نے عبد اللہ کو دیے واقع تھے وہ درمیان عمارتون اور کھجور کے درختون انصار کے پس انصار کو ناگوار ہوا کہ مکان عبد اللہ بن مسعود کا درمیان مکانون انکے کے ہوا اور مسعود باپ عبد اللہ کے حلیف تھے بیٹون عبد بن زہرہ کے ایام جاہلیت مین اور ام عبد مان عبد اللہ کی بھی انکے خادمون مین تھی پس بیٹون نے کہا کہ بیٹے ام عبد کو یعنی عبد اللہ بن مسعود کو ہم سے الگ رکھیے اور اسطرح جو انھون نے کہا از راہ حقارت تھے کہا پس حضرتؐ نے جواب دیا کہ پھر مجکو اللہ نے کیون بھیجا ہے یعنی بھیجنا مین تقویت ضعیفون کی اور مددگاری مسکینون کی نکرون تو بھیجنا میرا کاہے کے لیے ہوگا اور حکمت میرے بھیجنے مین کیا ہوگی اللہ تعالی پاک نہین کرتا ہے گناہون سے اُس جماعت کو کہ حق ضعیفونکا اُنمین نہین لیا جاتا ہے یعنی عبد اللہ بن مسعود ضعیف ہے تم مین پس مجھکو لازم ہے کہ تقویت اُسکی کرون ⁂ ع ⁂ ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِیْ سَیْلِ الْمَھْزُوْرِ اَنْ یُّمْسَكَ حَتّٰی یَبْلُغَ الْكَعْبَیْنِ ثُمَّ یُرْسِلُ الْاَعْلٰی عَلَی الْاَسْفَلِ

فصل دوسری عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَاطَ حَائِطًا عَلَى الْاَرْضِ فَهُوَ لَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے
حسن بصری سے کہ نقل کی سمرہؓ سے کہ اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ گھیرے دیوار زمین پر پس وہ واسطے اُسکے ہے نقل کی یہ
ابوداؤد نے **ف** یعنی جو کوئی زمین موات پر دیوار گھیرے تو وہ زمین اُسکی ملک ہو جاتی ہے ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے کہ دیوار کھینچنی کافی ہے
بیچ مالک ہونے زمین موات کے اور یہ مذہب امام احمدؒ کا ہے بیچ مشہور تر روایتوں کے اور تینوں اماموں کے نزدیک شرط ہے احیا یعنی آباد کرنا کہ بیان اُسکا
ابتداے باب میں ہو چکا اور دیوار کھینچنے کو احیا میں دخل نہیں ہے اور مراد حدیث میں دیوار کھینچنا واسطے سکونت کے ہے ۔ح ۔ع وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ
اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ نَخِيْلًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے اسماءؓ بیٹی ابوبکرؓ کی سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جاگیر کر دیے واسطے زبیرؓ کے درخت کھجوروں کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** احتمال ہے کہ یہ درخت خمس میں سے تھے کہ حق اُسکا تھا یا زمین موات
تھی کہ آباد کیا اُسکو ۔ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ حُضْرَ فَرَسِهٖ فَاَجْرٰى فَرَسَهٗ حَتّٰى قَامَ ثُمَّ رَمٰى
بِسَوْطِهٖ فَقَالَ اَعْطُوْهُ مِنْ حَيْثُ بَلَغَ السَّوْطُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی زبیرؓ کو بقدر
دوڑنے گھوڑے اُنکے کے یعنی ایک دوڑ میں گھوڑا جہاں جا ٹھہرے وہاں تک دی پس دوڑایا زبیرؓ نے گھوڑا اپنا یہانتک کہ ٹھہرا پھر پھینکا کوڑا اپنا پس
فرمایا حضرتؐ نے دو زبیرؓ کو اسجگہ تک کہ پہونچا ہے کوڑا نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَقْطَعَهٗ اَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ قَالَ فَاَرْسَلَ مَعِيَ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَعْطِهَا اِيَّاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے علقمہ بن وائلؓ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے
یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی اُسکو ایک زمین حضرموت میں کہا وائل نے کہ بھیجا حضرتؐ نے ساتھ میرے معاویہؓ کو تاکہ بتاوے یون وہ زمین مجھکو فرمایا حضرتؐ نے
معاویہؓ کو دے وہ زمین وائلؓ کو نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **ف** حضرموت نام ایک شہر کا ہے اور وائل بن حجر وہین رہتے تھے ۔ح وَعَنْ اَبْيَضَ
بْنِ حَمَّالٍ الْمَارِبِيِّ اَنَّهٗ وَفَدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ الَّذِيْ بِمَارِبَ فَاَقْطَعَهٗ اِيَّاهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ رَجُلٌ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَقْطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ قَالَ فَرَجَعَهٗ مِنْهُ قَالَ وَسَاَلَهٗ مَاذَا يُحْمٰى مِنَ الْاَرَاكِ قَالَ مَا لَمْ تَنَلْهُ اَخْفَافُ الْاِبِلِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابیض بیٹے حمال ماربی سے کہ وہ آیا پاس رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس سوال کیا حضرتؐ سے یہ کہ جاگیر دین اُسکو
کان نمک کی وہ کہ تھی مارب میں پس جاگیر دی حضرتؐ نے کان نمک اُسکو پس جبکہ پھرا ابیض کہا ایک شخص نے یعنی اقرع بن حابس تمیمی نے کہ یا رسول اللہ
سواے اسکے نہیں کہ دیا آپنے اُسکو پانی تیار کہا روایت کرنے والے نے ابیض سے پس پھیر لیا حضرتؐ نے اُسکو ابیضؓ سے کہا راوی نے اور سوال کیا
اُس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی زمین پیلو کی گھیری جاوے فرمایا وہ کہ نہ پہونچین اُسکو پاؤن اونٹون کے نقل کی یہ ترمذی اور
ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** مارب نام ایک جگہ کا ہے یمن میں اور پانی تیار یعنی تیار بہت ہمیشہ رہنے والا کہ نہ منقطع ہو مادہ اسکا اور پھیر لیا الخ یعنی حضرتؐ
نے اول گمان کیا تھا کہ وہ قطعہ مانند اُس کان کے ہے کہ حاصل ہوتا ہے اُس سے نمک ساتھ محنت و مشقت کے جب جانا کہ وہ تیار ہے بغیر محنت و مشقت کے
نمک موجود ہے مانند پانی اور گھاس کے پھیر لیا اُسکو واسطے متعلق ہونے حق سب لوگونکے ساتھ اُسکے پس صلاح کار اور رعایت حق پھیر لینے میں دیکھی
حاصل یہ کہ جب ظاہر ہوا حضرتؐ کو کہ وہ مانند پانی تیار کے ہے پھیر لیا اُسکو اور اس سے معلوم ہوا کہ جاگیر کر دینا کانون کا جائز ہے جبکہ ہون پوشیدہ
کہ نہ حاصل ہو اُنسے کچھ مگر ساتھ رنج و محنت کے اور جو کہ ہون ظاہر کہ حاصل ہو مقصود اُنسے بغیر تدبیر و محنت کے نہیں جائز ہے جاگیر کر دینا اُنکو بلکہ لوگ اُنمین
شریک ہین مانند گھاس اور پانی نالون کے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ حاکم اگر حکم کرے پھر ظاہر ہو کہ حق اُسکے خلاف میں ہے تو جائز ہے کہ توڑ ڈالے
اپنے حکم کو اور رجوع کرے اُس سے اور گھیری جاوے یعنی احیا یعنی آباد کیجاوے اور نہ پہونچین اُسکو پاؤن اونٹون کے یعنے جو کہ الگ ہو چراگاہ

پانی پس گویا کہ زندہ کیا اُسکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** زندہ کیا اُسکو یعنی نفس مسلمان کو اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو دعویٰ کیا تھا پانی کے حال جاننے کا اس دعوے کے رد کرنیکے لیے حضرتؐ نے پانی کے دینے کا ثواب اخیر کو بیان کیا یعنی تو نہیں جانتی ہے حال پانی کا اسطرح مفصل؛

باب العطایا

یہ باب ہے بیچ بیان بخششوں کے **ف** اس باب میں بیان کی ہیں قسمین بخشش کی مانند وقف اور ہبہ اور عمریٰ اور رقبے کی کذا ذکر الشیخ اور ملا علیؒ نے لکھا ہے کہ عطایا سے مراد بخششین امرا کی اور انعام انکے ہیں کہا امام غزالیؒ نے منہاج العابدین میں کہ بیچ جائزوں یعنی بخششوں سلاطین کے اختلاف کیا ہے علما نے بعضوں نے تو کہا کہ جو مال کہ نہ یقین ہوا سکے حرام ہونیکا لینا اُسکا درست ہے اور بعضوں نے کہا کہ اولیٰ نہ لینا اُسکا ہے جب تک کہ نہ یقین ہوا سکے حلال ہونیکا اسلیے کہ اس زمانے میں سلاطین کے پاس اکثر مال حرام کا ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ صلے بادشاہوں کے حلال ہیں غنی اور فقیر کے لیے جبکہ نہ متحقق ہو کہ یہ حرام ہے اور وبال دینے والے پر ہے دلیل انکی یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا تحفہ مقوقس بادشاہ اسکندریہ کا اور قرض لیا یہودی سے باوجود فرمانے اللہ تعالیٰ کے انکو اکّالون للسحت اور بعضوں نے کہا کہ جو مال کہ نہ یقین ہو اُسکے حرام ہونیکا پس وہ حلال ہے فقیر کے لیے نہ غنی کے لیے اور نہیں حرج ہے فقیر پر یہ کہ لیوے مال سلطان کے سے اسلیے کہ اگر وہ مال ملک سلطان سے ہے تو لینا اُسکا اُسکو درست ہے بلاریب اور اگر ہے وہ مال فئی یا خراج یا عشر کے سے تو فقیر کے لیے اُسمین حق ہے اور اسی طرح اہل علم کیلیے بھی اُسمین حق ہے فرمایا حضرت علیؓ نے کہ جو کوئی داخل ہوا اسلام میں برغبت اور یاد کرے قرآن پس واسطے اُسکے بیت المال میں ہر سال دو سو درم ہیں اور اگر نہ لیگا وہ انکو دنیا میں لیویگا انکو عقبیٰ میں پس جبکہ ہوا ایسا تو لے فقیر اور عالم حق اپنے میں سے

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عمرؓ ان عمر اصاب ارضا بخیبر فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اصبت ارضا بخیبر لم اصب مالا قط انفس عندی منہ فما تامرنی بہ قال ان شئت حبست اصلہا وتصدقت بہا فتصدق بہا عمر انہ لا یباع اصلہا ولا یوہب ولا یورث وتصدق بہا فی الفقراء وفی القربیٰ وفی الرقاب وفی سبیل اللہ وابن السبیل والضیف لا جناح علی من ولیہا ان یاکل منہا بالمعروف او یطعم غیر متمول قال ابن سیرین غیر متاثل مالا متفق علیہ روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ حضرت عمرؓ نے پائی ایک زمین خیبر میں یعنی غنیمت میں سے اُنکے حصے میں آئی اور اُسمین کھجورین ہوتی تھین پس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے پائی ہے ایک زمین خیبر میں کہ نہیں پایا میں نے کوئی مال کبھی کہ بہت نفیس ہو نزدیک میرے اس زمین سے پس کیا حکم کرتے ہو مجھکو اُسمین یعنی میں چاہتا ہوں کہ مقرر کروں میں اُسکو واسطے اللہ کے اور میں جانتا ہوں نہیں کہ کسطرح مقرر کروں آپؐ تعلیم فرماویے طور اُسکا فرمایا اگر چاہے تو وقف کر اصل اس زمین کو اور تصدق کر حاصل اُسکے کو پس تصدق کیا اُس زمین کو حضرت عمرؓ نے اس شرط پر کہ نہ بیچی جاوے اصل اسکی اور نہ ہبہ کیجاوے اور نہ میراث کیجاوے اور تصدق کیا حاصل اُسکا فقیروں میں اور قرابتیوں میں اور بیچ آزاد کرنے بردوں کے یعنی جیسے کہ زکوٰۃ مکاتبوں کو دیتے ہیں تا بدل کتابت دیکر آزاد ہوں اور بیچ راہ خدا کے یعنی غازیوں اور حاجیوں کے لیے اور بیچ مسافروں کے یعنی اگرچہ گھر میں مال رکھتے ہیں اور بیچ مہمانوں کے نہیں گناہ اُس شخص پر کہ متولی ہو اُس زمین کا یعنی تدبیر کرے اُسکی اور پہونچاوے حاصل اُسکا مصارف مذکورہ میں یہ کہ کھاوے اُسمین سے موافق عرف کے یعنی بقدر قوت کے لیوے یا کھلاوے یعنی اہل اپنے کو جو کہ مالدار نہو اُس حالت میں کہ نہ جمع کرنے والا ہو مال کا اُسکے حاصل میں سے کہا ابن سیرین نے یعنی بیان کیے معنی غیر متمول کے کہ نہ جمع کرنیوالا ہو مال نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اُسمین دلیل ہے اوپر صحت وقف کے اور اجماع ہے اُسپر سب مسلمانوں کا اور دلیل ہے اُسپر کہ وقف نہ بیچا جاوے اور نہ ہبہ کیا جاوے اور نہ میراث جاری ہو اُسمین اور اُسمین فضیلت وقف کی ہے اور وہ صدقہ جاریہ ہے اور خیبر فتح کیا گیا تھا عنوۃ یعنی از راہ غلبے کے اور غانمین یعنی غنیمت لینے والے مالک ہوئے اُسکے اور تقسیم کیا اُنھوں نے اُسکو اور شرح السنہ میں لکھا ہے کہ اُسمین دلیل ہے اُسپر کہ جائز ہے وقف کرنے والے کو یہ کہ نفع اٹھاوے ساتھ وقف اپنے کے اسلیے کہ مباح کیا حضرتؐ نے کھانا اُسکے لیے کہ متولی ہو اُسکا اور وقف کرنیوالا متولی ہوتا ہے اور اسلیے کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ کون لیتا ہے بیر رومہ پس ہو ڈول اُسکا اُسمین مانند ڈولوں مسلمانوں کے پس

رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے یہ کہ رسولخدا نے حکم کیا بیچ پانی نہر مہزور کے بند کیا جاوے یہانتک کہ پہونچے ٹخنون تک پھر چھوڑ دے اوپر والا نیچے والے پر نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** مہزور نام ایک پانی کا تھا بنی قریظہ مین کہ وہانسے پانی آتا تھا کھیتون اور باغون مین اُنکے پس حضرت نے حکم فرمایا کہ جسکی زمین نزدیک ہو نالی سے اوّل اُسکا حق ہو دینے کا یہانتک کہ ٹخنون تک پونہچ جاوے پھر چھوڑ دے پانی کہ پہونچے اُس زمین پر کہ نیچے اُس سے ہو اور ایسے ہی حکم ہر نہر کا ہے کہ جاری ہوا خود بغیر عمل اور محنت کسی کے کہ جسکی زمین جانب بلندی مین ہو وہ تا پہونچنے پانی کے پاشنہ تک روک رکھے اور جب پانی اسقدر ہو جاوے تو چھوڑ دے تا جو زمین نیچی اُس سے ہو اُسمین پونہچے ؛؛ ح **وَعَنْ** سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّہٗ کَانَتْ لَہٗ عَضُدٌ مِّنْ نَّخْلٍ فِیْ حَائِطِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَ الرَّجُلِ اَھْلُہٗ فَکَانَ سَمُرَۃُ یَدْخُلُ عَلَیْہِ فَیَتَاَذّٰی بِہٖ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَطَلَبَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَبِیْعَہٗ فَاَبٰی فَطَلَبَ اَنْ یُّنَاقِلَہٗ فَاَبٰی قَالَ فَھَبْہُ لَہٗ وَلَکَ کَذَا اَمْرًا رَغَّبَہٗ فِیْہِ فَاَبٰی فَقَالَ اَنْتَ مُضَارٌّ فَقَالَ لِلْاَنْصَارِیِّ اِذْھَبْ فَاقْطَعْ نَخْلَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے یہ کہ تھے اُسکے کتنے ایک درخت کھجورون کے بیچ باغ ایک شخص کے انصار مین سے اور ساتھ اُس شخص کے اہل اُسکے تھے یعنی باغ مین اُسکے ساتھ اہل وعیال بھی اُسکے رہتے تھے پس تھے سمرہ کہ آتے تھے باغ مین پس ایذا پاتا تھا انصاری بسبب اسکے پھر آیا انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا یہ ورو آنحضرت کے پس طلب کیا طرف مجلس شریف کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سمرہ کو تا کہ بیچے انصاری کے ہاتھ یعنے درخت کھجور کے تا کہ ایذا نہو اُسکو پس نمانا سمرہ نے پھر طلب کیا حضرت نے یہ کہ بدل کرے اُن درختون کو ساتھ درختون انصاری کے کہ اور جا ہے تھے پس نمانا سمرہ نے فرمایا حضرت نے پس بخش تو یہ درخت اُسکو اور واسطے تیرے ایسا ہو یعنی بہشت کی نعمتین ملین گی یہ امر ہے کہ رغبت دلائی اُسمین یعنی یہ امر بطریق سفارش اور رغبت دلانیکے ہے یا ترجمہ اسکا یہ ہے کہ فرمایا حضرت نے ایک امر رغبت کا یعنی ثواب اسپر ذکر کیا پس نمانا سمرہ نے پھر فرمایا حضرت نے سمرہ کو کہ تو ضرر پونہچانیوالا ہے یعنی انصاری کو اور جو کوئی ضرر کسی کو پونہچاوے واجب ہوتا ہے دفع ضرر کا اُس سے پس فرمایا انصاری کو کہ جا اور کاٹ ڈال اُسکے درخت کھجورون کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** کہا بعضون نے کہ نام اُس انصاری کا مالک بن قیس تھا اور حضرت نے جو سمرہ کو حکم درخت کاٹنے کیا اور انھون نے نمانا تو سبب اسکا یہ ہے کہ وہ امر وجوب کے لئے نہ تھا بلکہ بطریق سفارش تھا اسلیے حضرت نے رغبت دلائی ثواب مین اور الا کیونکر متصور ہو سکتا ہے کہ سمرہ کہنا حضرت کا نہ مانتے اور شاید حضرت نے حکم کیا انصاری کو درخت کاٹنے کا اسلیے کہ معلوم ہوا حضرت کو کہ سمرہ ضرر پہونچاتا ہے اُسکو کہ درخت بعاریت لگایا تھا اور اب بیچتا ہے نہ بدلتا ہے نہ ہبہ کرتا ہے ؛؛ ح **وَذُکِرَ** حَدِیْثُ جَابِرٍ مَنْ اَحْیٰی اَرْضًا فِیْ بَابِ الْغَصَبِ بِرِوَایَۃِ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ اَبِیْ صِرْمَۃَ مَنْ ضَارَّ اَضَرَّ اللّٰہُ بِہٖ فِیْ بَابِ مَا یُنْھٰی مِنَ التَّھَاجُرِ اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ ابتدا اُسکی یہ ہے مَنْ اَحْیٰی اَرْضًا باب غصب کے بیچ ساتھ روایت سعید بن زید کے اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابی صرمۃ کی کہ ابتدا اُسکی یہ ہے مَنْ ضَارَّ اَضَرَّ اللّٰہُ بِہٖ بیچ باب مَا یُنْھٰی مِنَ التَّھَاجُرِ کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا یَحِلُّ مَنْعُہٗ قَالَ الْمَاءُ وَالْمِلْحُ وَالنَّارُ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا الْمَاءُ قَدْ عَرَفْنَاہُ فَمَا بَالُ الْمِلْحِ وَالنَّارِ قَالَ یَا حُمَیْرَاءُ مَنْ اَعْطٰی نَارًا فَکَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِیْعِ مَا اَنْضَجَتْ تِلْکَ النَّارُ وَمَنْ اَعْطٰی مِلْحًا فَکَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِیْعِ مَا طَیَّبَتْ تِلْکَ الْمِلْحُ وَمَنْ سَقٰی مُسْلِمًا شَرْبَۃً مِّنْ مَّاءٍ حَیْثُ یُوْجَدُ الْمَاءُ فَکَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَۃً وَمَنْ سَقٰی مُسْلِمًا شَرْبَۃً مِّنْ مَّاءٍ حَیْثُ لَا یُوْجَدُ الْمَاءُ فَکَاَنَّمَا اَحْیَاھَا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے عائشہ سے کہ اُنھون نے کہا یا رسول اللہ کیا چیز ہے کہ نہین درست ہے نہ دینا اُسکا فرمایا پانی اور نمک اور آگ کہا حضرت عائشہ نے کہا مین نے یا رسول اللہ یہ پانی تحقیق جانا ہمنے اُسکو یعنی پہچانا ہمنے حال پانی کا اور احتیاج لوگون کی اور حیوانات کی ساتھ اسکے اور ضرر نہ دینا اُنکو ندینے سے پس کیا ہے حال نمک اور آگ کا یعنی یہ چیزین مثل پانی کے ہین نہین یہ حقیر چیزین ہین دنیا اور نہ دنیا انکا کیا اعتبار رکھتا ہے فرمایا اے حمیرا جو شخص کہ دیوے آگ کسی کو پس گویا کہ تصدق کیا تمام اُس چیز کو کہ پکایا اُس آگ نے اور جس شخص نے کہ دیا نمک پس گویا کہ تصدق کیا تمام اُس چیز کو کہ اچھا کر دیا اُس نمک نے اور جسنے پانی پلایا مسلمان کو ایک بار پلانا اس جگہ کہ پایا جاتا ہے پانی پس گویا کہ آزاد کیا ایک بردہ اور جسنے پلایا کسی مسلمان کو پانی ایک بار پلانا اسجگہ کہ نہین پایا جاتا ہے

تمہاری ملک سے اور پہونچتا ہی اُسکے وارثون کو پس ضائع نکرو اموال اپنے اور نہ نکالو اپنی ملک سے ساتھ رقبے اور عمرے کے پس یہ نہی پہلے جائز ہونے اُنکے کے
ہو یا مراد یہ ہی کہ مخالف مصلحت کے ہی ولیکن بعد کرنیکے صحیح ہوتے ہین اور ہوتے ہین اُسکے لیے اور اُسکے وارثون کے لیے پس حاجت اسکی نہین کہ قائل ہون
نسخ کے کذا ذکر الشیخ اور ملا علی نے لکھا ہی کہ رقبی نہین صحیح ابو حنیفہؒ اور محمدؒ کے نزدیک اور صحیح ہی ابو یوسفؒ کے نزدیک اور کہا بعضے شارحین نے ہمارے
علما سے کہ یہ نہی ارشادی ہی یعنے نہ ہبہ کرو اموال اپنے ایک مدت تک پھر لے لو اُسکو بلکہ جب ہبہ کی تمنے ایک چیز تو زائل ہوئی تمسے اور نہین رجوع کرے کی
طرف تمہارے برابر ہی کہ ہو ساتھ لفظ ہبہ کے یا عمرے کے یا رقبے کے **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ
لِاَهْلِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا عمری جائز ہی واسطے عمرے والون کے یعنی جنکو بطور عمرے کے دیا اور
رقبے جائز ہی واسطے رقبے والون کے نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذی اور ابوداود نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكُوْا اَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ لَا تُفْسِدُوْهَا فَاِنَّهُ مَنْ اَعْمَرَ عُمْرٰى فَهِيَ لِلَّذِيْ اُعْمِرَهَا حَيًّا وَمَيِّتًا وَلِعَقِبِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھو تم اپنے مالون کو اپنے پاس نہ خراب کرو اُنکو پس تحقیق شان یہ ہی جو شخص کہ دیتا ہی کسی کو بطریق عمرے کے پس وہ عمرے
یعنی زمین کہ جسمین کیا گیا عمری واسطے اُس شخص کے ہی کہ عمری کیا گیا واسطے اُسکے حالت زندگی مین اور حالت موت مین اور واسطے اولاد اُسکی
کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** تاویل اسکی وہی ہی کہ جو دوسری فصل مین ذکر کی گئی ؞ ح

بَابٌ

یہ باب متعلق ہی پہلے باب کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل
پہلی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدَّهٗ فَاِنَّهٗ خَفِيْفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيْحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیا جائے پھول خوشبودار پس نہ پھیر دے اُسکو اسلیے کہ وہ سبکبار ہی یعنی
احسان اُسکا کم ہی اور اچھی ہی بو اُسکی نقل کی یہ مسلم نے **ف** ایسا ہی حال ہر تحفے کا ہی کہ ہو وہ کم اور نافع تو اُسکو پھیر نہ دے تا کہ بھیجنے والے کو رنج
نہو ؞ ع **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نہین پھیرتے تھے خوشبو کو نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ
فِيْ قَيْئِهٖ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھیرنے والا
اپنے ہبہ مین یعنی ایک چیز کسی کو دیکر پھیر لینے والا مانند کتے کے ہی کہ چاٹتا ہی قے اپنی نہین لائق ہمکو مثل بُری نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے
لائق نہین ہمارے اہل ملت کو کہ کرے ایسی چیز کہ تمثیل بُری دیا جاوے بسبب اُسکے اور جاننا چاہیے کہ رجوع کرنا ہبہ اور صدقے سے بعد قبض
کرنیکے جائز ہی ہمارے نزدیک لیکن مکروہ ہی مگر کتنی ایک صورتون مین نہین جائز چنانچہ وہ فصل دوسری کی پہلی حدیث کے فائدے مین مذکور ہونگی اور
ایک حدیث بھی اس باب مین آئی ہی اور یہ حدیث واسطے بیان کراہت اور بے مروتی کے ہی اور تینون امامون کے نزدیک جائز نہین رجوع
کرنا بسبب اسی حدیث کے کہ انھون نے اسکو حرمت پر حمل کیا ہی اور نزدیک شافعیؒ کے اور بیچ ایک روایت کے احمدؒ سے جائز ہی رجوع کرنا
والد کو اُس چیز سے کہ ہبہ کی ہی اپنے فرزند کو چنانچہ بعضی حدیثین کہ آگے آتی ہین اسپر دلالت کرتی ہین اور امام ابو حنیفہؒ نے جو اُن حدیثون
کے معنی لیے ہین آگے مذکور ہونگے ؞ ع ؞ ح **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ
نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ اَيَسُرُّكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا اِلَيْكَ فِي
الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا اِذًا وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ اَعْطَانِيْ اَبِيْ عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اَعْطَيْتُ ابْنِيْ مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَاَمَرَتْنِيْ

خرید اُسکو حضرت عثمان رضؓ نے ؎ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰی جَائِزَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا عمریٰ جائز ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عمریٰ اُسکو کہتے ہین کہ ایک شخص مکان اپنا کسی کو دے اسطرح سے کہ یہ مکان تجھکو تیری عمر تک یعنی یہ جائز ہی اور جب تک کہ وہ شخص زندہ ہی اُس سے نہین لے سکتا رہا یہ کہ بعد اُسکے اُسکے وارثون کو بھی پہونچتا ہی یا نہین اسمین اختلاف ہے اور تفصیل اُسکی یہ ہی کہ یہ کہنا تین طرح پر ہوتا ہی ایک تو یہ کہ مالک کہے یہ کہ مکان تیرا ہی اور تجھکو دیا مین نے جب تک کہ تو زندہ ہی اور جب تو مریگا تو تیرے وارثون اور اولاد کا ہوگا اسمین سب علما اتفاق رکھتے ہین کہ یہ ہبہ ہی اور مالک کی ملک سے وہ مکان نکل جاتا ہی اور جسکو دیا اُسکی ملک مین آجاتا ہی اور بعد اسکے وارث اُسکے مالک ہوتے ہین اور اگر وارث نہون تو داخل بیت المال مین ہو اور دوسرے یہ کہ مطلق کہے کہ یہ مکان تیرا ہی تیری مدت عمر تک جمہور کہتے ہین کہ حکم اسکا حکم اول ہی کا سا ہی اور مذہب ہمارا بھی یہی ہی اور صحیح تر یہ ہی کہ قول شافعیؒ کا بھی یہی ہی اور بعضے علما کے نزدیک اس صورت مین بعد اُسکے مرنے کے وارثون کو نہین پہونچتا اور پھر مالک کی طرف رجوع کرتا ہی اور تیسرے یہ کہ یوں کہے کہ یہ تیرے لیے ہی تیری مدت عمر تک اور اگر تو مرے تو میری ملک مین اور میرے وارثون کی ملک مین آوے صحیح یہ ہی کہ یہی حکم اول کا رکھتا ہی اور ہمارے نزدیک یہ شرط فاسد ہی اور ہبہ ساتھ شرط فاسد کے فاسد نہین ہوتا اور صحیح تر قول شافعیؒ کا بھی یہی ہی اور امام احمدؒ کے نزدیک عمریٰ اسطرح کا فاسد ہی بسبب شرط فاسد کے اور کہا امام مالکؒ نے کہ عمریٰ سب صورتون مین مالک کرنا منافع کا ہی ؎ح وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعُمْرٰی مِیْرَاثٌ لِاَهْلِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق عمریٰ میراث ہوتا ہی واسطے اہل اُسکے کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جسکو مکان بطور عمریٰ مذکورہ کے دیا وہ اُسکی ملک ہوتا ہی اور بعد اُسکے میراث اُسکی اولاد کی ہوتی ہی ظاہر اس حدیث کا بھی مؤید ہی مذہب جمہور کا ؎ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰی لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِیْ اُعْطِیَهَا لَا تَرْجِعُ اِلَی الَّذِیْ اَعْطَاهَا لِاَنَّهٗ اَعْطٰی عَطَاءً وَقَعَتْ فِیْهِ الْمَوَارِیْثُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کیا گیا عمریٰ واسطے اُسکے اور واسطے وارثون اُسکے کے پس تحقیق وہ عمریٰ واسطے اُس شخص کے ہی کہ دیا گیا عمریٰ اُسکو یعنی ملک اسکی ہوتا ہے نہین پھرتا طرف دینے والے کے یعنی مالک کے اسواسطے کہ دینے والے نے دیا دینا کہ واقع ہوتی ہی اُسمین میراث نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جسکو دیا اُسکی ملک ہو جاتا ہی پس پہونچیگا بعد اُسکے مرنیکے اُسکے وارثون کو اور دینے والے کی طرف رجوع نہین کریگا اور ابوہریرہؓ کی جو حدیث ابھی اوپر گذری اُسکے فائدے مین تین قسمین جو عمریٰ کی ذکر کین اس حدیث مین قسم اول ہی اور اختلاف مذاہب کا تفصیل سے وہان ذکر کیا گیا ؎ع وَعَنْهُ قَالَ اِنَّمَا الْعُمْرٰی الَّتِیْ اَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقُوْلَ هِیَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَاَمَّا اِذَا قَالَ هِیَ لَكَ مَا عِشْتَ فَاِنَّهَا تَرْجِعُ اِلٰی صَاحِبِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا نہین ہی عمریٰ کہ جائز رکھا اُسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر یہ کہ کہے مالک کہ یہ عمریٰ تیرے لیے ہی اور تیرے وارثون کے لیے پس جسوقت کہ مطلق کہے کہ یہ عمریٰ تیرے لیے ہی جب تک کہ جیتا رہے تو پس تحقیق وہ عمریٰ پھر آتا ہی طرف دینے والے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ حدیث خلاف ہی مذہب جمہور کے اور مذہب جمہور کا بیچ فائدہ حدیث ابی ہریرہؓ کے ذکر کیا گیا پس اس حدیث کا وہ یہ جواب دیتے ہین کہ یہ قول جابرؓ کا ہی موجب رائے اور اجتہاد اپنے کے نہ حدیث مرفوع ہی ؎ح

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُرْقِبُوْا وَلَا تُعْمِرُوْا فَمَنْ اُرْقِبَ شَیْئًا اَوْ اُعْمِرَهٗ فَهِیَ لِوَرَثَتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ رقبیٰ کرو اور نہ عمریٰ پس جو کہ رقبیٰ کیا گیا کچھ یعنی کوئی زمین یا عمریٰ کیا گیا پس وہ واسطے وارثون اُسکے کے ہی نقل کی یہ ابوداود نے ف رقبیٰ یہ ہی کہ کوئی کہے کسی کو کہ یہ مکان تجھکو دیتا ہون باین شرط کہ اگر مین مرون پہلے تجھسے تو یہ مکان تیرے ہی پاس رہے اور اگر تو مجھسے پہلے مرے تو پھر آوے طرف میرے اور رقبیٰ مشتق ہی ارقاب سے یعنی مراقبے کے یعنی ہر ایک منتظر رہتا ہی موت دوسرے کا پس اس حدیث مین منع کیا رقبے اور عمریٰ سے اور تعلیل کیا اسکو ساتھ اسکے کہ وہ اُس کسی کا ہوتا ہی کہ رقبیٰ اور عمریٰ کیا گیا واسطے اُسکے اور نکل جاتا ہی

نہین کرسکتا اور ہٰذہ سے اشارہ ہی طرف ہلاک ہونے موہوب کے یعنی اگر چیز موہوب ہلاک ہوگئی یعنی جاتی رہی تو واہب کو رجوع کرنا موہوب لہ سے
نہین پہونچتا ۔ مولانا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یُعْطِیَ عَطِیَّۃً ثُمَّ یَرْجِعَ فِیْہَا
اِلَّا الْوَالِدُ فِیْمَا یُعْطِیْ وَلَدَہٗ وَمَثَلُ الَّذِیْ یُعْطِی الْعَطِیَّۃَ ثُمَّ یَرْجِعُ فِیْہَا کَمَثَلِ الْکَلْبِ اَکَلَ حَتّٰی اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِیْ قَیْئِہٖ رَوَاہُ
اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَصَحَّحَہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین
حلال یعنی نہین لائق از راہ مروت کے واسطے آدمی کے یہ کہ دیوے کچھ پھر رجوع کرے اُسمین مگر باپ کو رجوع کرنا درست ہے اُس چیز مین کہ دے
بیٹے اپنے کو اور مثل اُس شخص کی کہ دیتا ہے کچھ پھر رجوع کرتا ہے اُسمین مانند مثل کتے کے ہے کہ کھایا یہانتک کہ جسوقت پیٹ بھرا قے کر ڈالی پھر چاٹنے
لگا اپنی قے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا ہے اسکو ترمذی نے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَهْدٰی
لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَکْرَۃً فَعَوَّضَہٗ مِنْہَا سِتَّ بَکَرَاتٍ فَتَسَخَّطَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ
ثُمَّ قَالَ اِنَّ فُلَانًا اَهْدٰی اِلَیَّ نَاقَۃً فَعَوَّضْتُہٗ مِنْہَا سِتَّ بَکَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَقْبَلَ هَدِیَّۃً اِلَّا مِنْ قُرَشِیٍّ اَوْ اَنْصَارِیٍّ اَوْ
ثَقَفِیٍّ اَوْ دَوْسِیٍّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ ایک گنوار بطریق تحفے کے لایا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے ایک اونٹنی جوان پس بدلے اس اونٹنی کے دین حضرتؐ نے اُس گنوار کو چھ اونٹنیان جوان پھر بھی خفا رہا وہ گنوار پس پہونچی یہ خبر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو پس حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اُسپر یعنی جیسی کہ عادت تھی حضرتؐ کی وقت شروع خطبہ اور کلام کے پھر فرمایا کہ تحقیق فلانا شخص بطریق تحفے کے
لایا تھا طرف میرے ایک اونٹنی پس اُسکے بدلے مین دین مین نے اسکو چھ اونٹنیان جوان پھر بھی رہا وہ خفا تحقیق قصد کیا مین نے یہ کہ نہ قبول کرون مین
کوئی تحفہ مگر قریشی کا یا انصاری کا یا ثقفی کا یا دوسی کا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف اُسکی یہ بات ناگوار معلوم ہوئی حضرتؐ کو
اسپر یہ فرمایا اور ثقفی اور دوسی نام دو قبیلون کے ہین اور خاص ان قبائل کو ذکر کیا واسطے عالی ہمتی اور سخی ہونے اُنکے کے ۔ع ۔ح وَعَنْ
جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُعْطِیَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْیَجْزِ بِہٖ وَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیُثْنِ فَاِنَّ مَنْ اَثْنٰی فَقَدْ شَکَرَ وَمَنْ کَتَمَ فَقَدْ
کَفَرَ وَمَنْ تَحَلّٰی بِمَا لَمْ یُعْطَ کَانَ کَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو
شخص کہ دیا جاوے کوئی چیز پس پاوے مقدور بدلے کا پس چاہیے کہ بدلہ دے اُسکا اور جو شخص کہ نہ پاوے مقدور پس چاہیے کہ تعریف کرے
دینے والے کی اور ظاہر کرے عطا اُسکی اسلیے کہ جسنے تعریف کی اپنے محسن کی پس تحقیق شکر ادا کیا یعنی فی الجملہ بدلہ اُتارا اور جسنے چھپایا احسان کسیکا
یعنی نہ اُتارا بدلہ اُسکا ساتھ دینے کے یا تعریف کرنیکے پس تحقیق کفران نعمت کیا اور جو شخص کہ آراستہ کرے اپنے کو ساتھ اُس چیز کے کہ نہین دیا ہوگا مانند
پہننے والے دو کپڑون جھوٹ کے ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف شکر ادا کیا اسلیے کہ تعریف افراد شکر سے ہے کہ شکر کے معنی ہین محبت رکھنی
دل سے اور تعریف کرنی زبان سے اور خدمت کرنی ہاتھ پانون سے اور جو شخص کہ آراستہ کرے الخ یعنے جو شخص کہ اظہار کرے کمال دینی یا دنیوی کو کہ
نہوا ہو اُسمین مانند پہننے والے دو کپڑون جھوٹ کے ہے مراد اس سے وہ شخص ہے کہ لباس زاہدون اور صالحون کا پہنے اور واقع مین ایسا نہو اور بعضون نے
کہا کہ اُسکے ساتھ تشبیہ دی کہ پیراہن پہنے اور لگادی اُسمین دو آستینین اور نیچے آستینون کے تاکہ لوگ جانین کہ گویا دو پیراہن پہنے ہین اور بعضون نے
کہا کہ عرب مین ایک شخص تھا کہ دو کپڑے نفیس پہنتا تھا تا اُسکو عزت و شرف ہوا ور جھوٹی گواہی دینے کو کوئی جھوٹی نجانے اُسکے ساتھ تشبیہ دی
اُسکو ۔ح ۔ع وَعَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ اِلَیْہِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِہٖ جَزَاکَ
اللّٰہُ خَیْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِی الثَّنَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کیا

اَنْ اُشْھِدَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَعْطَیْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ ھٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْدِلُوْا بَیْنَ اَوْلَادِکُمْ قَالَ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِیَّتَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّہٗ قَالَ لَا اَشْھَدُ عَلٰی جَوْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے یہ کہ باپ اُسکا لایا اُسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق بخشا مین نے اس بیٹے اپنے کو یعنی نعمان کو ایک غلام پس فرمایا حضرت نے کہ کیا اپنے سب فرزندون کو دیا ہی تو نے مانند اس بیٹے کی کہا کہ نہین فرمایا پس پھیر لے اُسکو اور ایک روایت مین ہی یہ کہ فرمایا حضرت نے اُسکو کہ آیا خوش کرتا ہی تجھکو یہ کہ ہو وین سب فرزند طرف تیرے نیکی مین برابر یعنے کیا چاہتا ہی تو کہ سب فرزند تیرے سلوک کرین تجھسے اور فرمانبرداری اور تعظیم کرین تیری کہا ہان فرمایا پس نہین ہی اسوقت یعنی اگر تو یہ چاہتا ہی تو نہ دے اکیلے اس بیٹے کو غلام اور ایک روایت مین یہ ہی کہ نعمان نے کہا کہ دی مجھکو باپ میرے نے ایک چیز پس کہا عمرہ بیٹی رواحہ کی نے کہ بیوی تھی بشیر کی نہین راضی ہوتی ہین یہانتک کہ گواہ کرے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اس ہبہ پر پس آیا بشیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق دی مین نے اپنے بیٹے کو کہ عمرہ بنت رواحہ سے ہی ایک چیز پس کہا مجھکو عمرہ نے یہ کہ گواہ کرون مین آپکو یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے کہ دیا تو نے اپنے سارے فرزندون کو مانند اس دینے کے کہا کہ نہین فرمایا حضرت نے پس ڈرو اللہ سے اور انصاف کرو درمیان اولاد اپنی کے کہا نعمان نے پس پھر آیا بشیر اور پھیر لی بخشش اپنی اور ایک روایت مین یہ ہی کہ فرمایا حضرت نے نہین گواہ ہوتا مین ظلم پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سب فرزندون کو اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی برابر دینا بیٹون اور بیٹیون کو اور پھیر لے یہ امر بنا بر اولویت کے ہی یعنی اولی ہی پھیر لینا اور کہا شافعیؒ اور مالکؒ اور ابو حنیفہؒ نے کہ اگر اولاد مین سے بعضون کو دے اور بعضون کو نہ دے تو یہ ہبہ صحیح ہی لیکن ساتھ کراہت کے اور کہا احمدؒ اور ثوریؒ اور اسحقؒ وغیرہم نے کہ یہ حرام ہی اور دلیل پکڑی ہی اُنھون نے ساتھ قول حضرتؐ کے لا اشھد علی جور اور دلیل پکڑی ہی پہلون نے ساتھ اسکے کہ ایک روایت مین آیا ہی فاشھد علی ھٰذا غیری پس اگر یہ ہبہ حرام یا باطل ہوتا تو کیون فرماتے حضرتؐ یہ **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ**

فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرْجِعُ اَحَدٌ فِیْ ھِبَتِہٖ اِلَّا الْوَالِدُ مِنْ وَلَدِہٖ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ رجوع کرے کوئی ہبہ اپنے مین یعنی لائق نہین ہی کہ رجوع کرے مگر باپ بیٹے اپنے سے نقل کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یہ حدیث دلیل ہی امام شافعیؒ کی کہ اُنکے نزدیک رجوع کرنا ہبہ سے درست نہین مگر باپ کو درست ہی بیٹے کے ہبہ سے رجوع کرنا اور ابو حنیفہؒ کہتے ہین کہ رجوع کرنا باپ کا ہبہ بیٹے کے سے معنی لینے اور خرچ کرنے اُسکے کے ہی اپنے نفقہ مین وقت حاجت کے مثل تمام اموال اُسکے کے **ف۲** امام اعظمؒ کے نزدیک رجوع کرنا ہبہ سے درست ہی مع الکراہت مگر سات جگہ اُنکے یہان بھی نہین درست چنانچہ اُن سات جگہون کی طرف اشارہ ہی ان حرفون مین دمع خزقہ دال سے مراد زیادتی متصلہ ہی یعنی جو زیادتی ہو متصل ہبہ مین رجوع نہین کر سکتا مثلاً کسی نے کسیکو زمین بے عمارت اور بے درختون کے ہبہ کی اور جسکو ہبہ کی اُسنے اُسمین عمارت بنائی یا درخت لگائے تو ہبہ کرنے والا اس حالت مین نہین پھیر سکتا اور میم سے اشارہ موت واہب یا موہوب لہ کی طرف ہے یعنی اگر کسی نے کسیکو کچھ ہبہ کیا اور ہبہ کرنیوالا مر گیا تو ہبہ کرنیوالے کے وارثون کو موہوب لہ سے دعوی کچھ نہین پہونچتا بابت اس ہبہ کے یا موہوب لہ مر گیا تو واہب کو موہوب لہ کے وارثون سے بابت اس ہبہ کے کچھ دعوی نہین پہونچتا ہی اور عین سے اشارہ ہی ہبہ بالعوض کی طرف کہ اگر کوئی کسیکو کچھ ہبہ کرے عوض کسی چیز کے تو واہب کو رجوع کرنا ہبہ مین نہین پہونچتا اور خ سے اشارہ ہی طرف خروج کے یعنی چیز موہوب موہوب لہ کی ملک مین سے نکل گئی یا اُسنے بیچ ڈالی یا کسیکو دے ڈالی تو واہب تقاضہ کر کر موہوب لہ سے نہین لے سکتا اور ز سے اشارہ ہی طرف زوجین کے یعنی اگر خاوند بیوی کو کچھ بخشے یا بیوی خاوند کو تو ایک دوسرے سے لے نہین سکتا اور ق سے اشارہ ہی طرف قرابت کے وہ قرابت کہ جسمین محرمیت ہو مثلاً باپ بیٹے کو بخشے کچھ یا بیٹا باپ کو یا ماں کو بخشے یا دادا یا نانا کو یا بھائی یا بہن کو یا سواے انکے کو کہ جنمین قرابت ہی محرمیت کی تو رجوع

ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادَوْا فَاِنَّ الْهَدِیَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ
فِرْسِنِ شَاةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحفہ بھیجا کرو آپس میں اسلیے کہ تحفہ دور کرتا ہے کدورت
سینے کی یعنی بغض وعداوت اور نہ حقیر جانے ہمسایہ واسطے ہمسائے اپنے کے اگرچہ ایک ٹکڑا بکری کے کھر کا بھیجے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی ہمسائے
بھیجنے والے کو نچاہیے کہ تھوڑی سی چیز بھیجنے کو ہمسائے کے تئین حقیر سمجھے بلکہ بھیج دے گو کہ تھوڑی ہو اور اسی طرح ہمسائے لینے والیکو نہ
چاہیے کہ حقیر جانے ہمسائیکے تحفے کو بلکہ لے لیوے اگرچہ تھوڑی اور بری چیز ہو؛ ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
ثَلٰثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ قِیْلَ اَرَادَ بِالدُّهْنِ الطِّیْبَ اور روایت ہے ابن عمرؓ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں کہ نہ پھیری جاویں تکیہ اور تیل اور دودھ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے کہا
گیا کہ ارادہ کی حضرتؐ نے ساتھ تیل کے خوشبوئی کو ف یعنی کوئی مہمان کی تواضع کرے ساتھ تکیہ دینے کے یا تیل یا دودھ پینے کے تو لائق
نہیں ہے پھیر دینا انکا اور بعضوں نے دُھن سے خوشبوئی مراد لی ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد دہن سے مطلق تیل ہے اسلیے
کہ عرب لگاتے ہیں تیل سر میں؛ ع وَعَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِیَ اَحَدُكُمُ الرَّیْحَانَ
فَلَا یَرُدَّهُ فَاِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے ابی عثمان نہدیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جسوقت کہ دیا جاوے ایک تمہارا پھول خوشبودار پس نہ پھیرے اسکو اسلیے کہ تحقیق وہ نکلا ہے بہشت سے نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال
کے ف یعنی اصل پھول کی بہشت سے نکلی ہے مراد یہ ہے کہ آئی ہے اُس سے خوشبو بہشت کی اور باوجود اسکے سبک ہے یعنی احسان اُسکا کم ہوتا ہے
جیسا کہ اوپر گذرا؛ ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَتِ امْرَاَةُ بَشِیْرٍ انْحَلْ اِبْنِیْ غُلَامَكَ وَاَشْهِدْ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَاَلَتْنِیْ اَنْ اَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِیْ وَقَالَتْ اَشْهِدْ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَهُ اِخْوَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَكُلَّهُمْ اَعْطَیْتَهُمْ مِثْلَ مَا اَعْطَیْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَیْسَ یَصْلُحُ هٰذَا وَاِنِّیْ لَا اَشْهَدُ
اِلَّا عَلٰی حَقٍّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا کہا عورت بشیر صحابی کے نے بشیر کو کہ بخش تو بیٹے میرے کو اپنا غلام اور گواہ کرو واسطے
میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس آیا بشیر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق بیٹی فلانے کی نے یعنی عمرہ بنت
رواحہ نے کہ بیوی میری ہے سوال کیا مجھسے یہ کہ بخشوں میں اُسکے بیٹے کو غلام اپنا اور کہا کہ گواہ کرو واسطے میرے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو پس فرمایا حضرتؐ نے کہ کیا ہیں واسطے اُس بیٹے کے بھائی کہا کہ ہاں فرمایا کیا سب کو دیا ہے تو نے مانند اُس چیز کے کہ دیا تو نے اُس بیٹے کو
کہا کہ نہیں فرمایا پس نہیں لائق یہ اور تحقیق میں نہیں گواہ ہوتا مگر حق پر نقل کی یہ مسلم نے ف حق پر یعنی حق خالص پر کہ نہ کراہت ہو اُسمیں یا حق پر
نہ باطل پر اور مفصل بیان اسکا فصل اول میں گذر چکا ہے؛ ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ
بِالْبَاكُوْرَةِ الْفَاكِهَةِ وَضَعَهَا عَلٰی عَیْنَیْهِ وَعَلٰی شَفَتَیْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَهُ فَاَرِنَا اٰخِرَهُ ثُمَّ یُعْطِیْهَا مَنْ یَكُوْنُ عِنْدَهُ مِنَ
الصِّبْیَانِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْكَبِیْرِ اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ کہا دیکھا میں نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اُسوقت
کہ دیے گئے نیا پھل رکھا اُسکو اپنی آنکھوں پر اور اپنے ہونٹوں پر اور کہا یا الٰہی جیسا دکھلایا تو نے ہمکو اول اسکا پس دکھا ہمکو آخر اسکا پھر دیتے میوہ اسکو
کہ ہوتا پاس حضرتؐ کے لڑکوں میں سے نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر میں ف حضرتؐ آنکھوں پر رکھتے نئے پھل کو واسطے تعظیم نعمت تازہ اللہ تعالی
کے اور آخر اسکا یعنی دنیا میں پس ہوگی دعا عمر درازی کی اور یا عقبی میں پس اس صورت میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ دنیا کی کیا حقیقت ہے آخرت کے آگے

جاوے طرف اُسکے احسان اور کہے واسطے احسان کرنیوالے کے کہ بدلہ دے تجھکو اللہ تعالے بہتر پس تحقیق بہت کامل کی اُسنے تعریف نقل کی
ترمذی نے ف یعنی مبالغہ کیا اُسکے ادا ے شکر مین اسلیے کہ اُسنے اقرار کیا اپنے قصور کا اور عاجز ہونیکے کا اُسکے بدلہ اُتارنیسے اور اُسکی تعریف کرنیسے
پس سونپا بدلہ اُسکا طرف اللہ تعالی کے کہ بدلہ دے اُسکو پورا دنیا اور آخرت مین شیخ بزرگ قدر عبد الوہاب متقی فرماتے تھے کہ صوفی کو چاہیے کہ
دینے اور نہ دینے خلق کے مین دائرہ استقامت سے باہر نہ نکلے اور قدم راہ حق سے باہر نہ رکھے جب کوئی فاسق و نا اہل کچھ دیوے تو اُنکی تعریف
نکرے کہ اُسکو صالح اور ولی کہے بلکہ کہے کہ خدا اُسکو جزاے خیر دیوے اور اگر کسی صالح سے رنج پاوے تو نفی اُسکی صلاح کی نکرے اور بُرا نکہے
بلکہ کہے غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَلَنَا یہ طریقہ اہل استقامت کا ہے ع ح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ
لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہین شکر کرتا ہے لوگونکا نہین شکر
کرتا ہے اللہ تعالی کا نقل کی یہ احمد نے اور ترمذی نے ف اسلیے کہ شکر اللہ تعالی کا تمام ہوتا ہے ساتھ تابعداری اُسکی کے اور بجالانے حکم اُسکے کے
بیچ شکر کرنے لوگون کے کہ وہ واسطہ ہین بیچ پہونچانے نعمتون اللہ تعالی کی طرف اُسکے پس جس نے نہ تابعداری کی اُسکی اُسین نہوا ادا کرنیوالا
شکر اُسکی نعمتون کا یا مراد یہ ہے کہ جو کوئی شکر نہ ادا کرے گا لوگون کا اور اقرار نہ کریگا اُنکی نعمتونکا وہ خدا تعالی کا بھی شکر نہین ادا کرنیکا بسبب
عادت پکڑنیکے ساتھ کفران نعمت کے ع ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ اَتَاہُ الْمُھَاجِرُوْنَ
فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا رَاَیْنَا قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ کَثِیْرٍ وَلَا اَحْسَنَ مُوَاسَاۃً مِنْ قَلِیْلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَیْنَ اَظْھُرِھِمْ لَقَدْ کَفَوْنَا الْمُؤْنَۃَ
وَاَشْرَکُوْنَا فِی الْمَھْنَاِ حَتّٰی لَقَدْ خِفْنَا اَنْ یَّذْھَبُوْا بِالْاَجْرِ کُلِّہٖ فَقَالَ لَا مَا دَعَوْتُمُ اللّٰہَ لَھُمْ وَاَثْنَیْتُمْ عَلَیْھِمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ
اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین یعنے ہجرت کرکر حاضر ہوئے حضرتؐ کے پاس مہاجر اور عرض کیا کہ
یارسول اللہ نہین دیکھا ہمنے کسی قوم کو بہت خرچ کرنے والا مال بہت سے اور نہ نیک تردد کرنے مین مال تھوڑے سے اُس قوم سے کہ اُترے ہم درمیان
اُنکے یعنی انصار تحقیق کفایت کیا ہمکو محنت سے اور شریک کیا ہمکو منفعت مین یہان تک کہ تحقیق ڈرے ہم یہ کہ لیجاوین وہ تمام ثواب پس فرمایا نہین
یعنے تمام ثواب نہین لیجا نیکے جب تک کہ دعا کروگے تم اللہ سے اُنکے لیے اور تعریف کروگے تم اُنپر یعنی شکر اُنکی نعمت ادا کروگے نقل کی یہ ترمذی نے اور
صحیح کیا اس حدیث کو ف حضرتؐ جب مدینے مین تشریف لائے تو انصار نے مہاجرین کی بہت خدمت گذاری کی کہ باغ وغیرہ آدھون آدھ انکو بانٹ دیے
اور طرح طرح کی خاطر داریان کین اُسپر مہاجرین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ انکے برابر کسی کو بہت خرچ کرنے والا ہمنے نہین دیکھا کہ خبر گیری ہماری کی تھوڑے
اور بہت مال سے یعنی جیسا کسی کو مقدور تھا اُس سے دریغ نکیا اور غم خواری ہماری کی کہ باز رکھا ہمکو محنت سے یعنی خبر گیری درختون کی اور
بنا مکانات کا وغیرہ ذلک اپنے ذمے کیا اور شریک کیا ہمکو منفعت مین کہ جو کچھ درختون مین سے حاصل ہوتا ہے آدھا ہمین بانٹ دیتے ہین پس ڈرتے ہین
ہم کہ سارا ثواب ہمارا لیجاوین یعنی دیوے اُنکو اللہ ثواب ہماری ہجرت کا اور ہماری ساری عبادت کا بسبب کثرت احسان اُنکے کے ہمپر حضرتؐ نے
فرمایا کہ تمھارا سارا ثواب نہین لیجا نیکے اللہ کا فضل واسع ہے تمکو ثواب عبادت کا ملیگا اور اُنکو ثواب مددگاری کا جبتک کہ تم دعا کروگے اُنکے
لیے بھلائی کی تو دعا تمھاری بدلا اُنکے احسان کا ہوگی اور ثواب تمھاری عبادت کا تمکو ملیگا ع وَعَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ تَھَادَوْا فَاِنَّ الْھَدِیَّۃَ تُذْھِبُ الضَّغَائِنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا تحفہ بھیجا کرو آپسمین اسلیے کہ تحفہ بھیجنا دور کرتا ہے کینون کو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی بغض و عداوت اس سے جاتی رہتی ہے اور الفت
اور محبت پیدا ہوتی ہے اور اصل نسخہ مشکوۃ کے مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چھوٹی ہوئی ہے پیچھے سے کسی نے لفظ الترمذی کا لاحق کردیا ہے

گٹھلیون کے بیچ متفرق جگہون کے اور مانند چھلکون انار کے بیچ متفرق جگہون کے پس جائز ہی اُسکو یہ کہ لیلیوے اُنکو اور نفع اٹھاوے اُنسے اور نہین ہوتی ہین وہ ملک لینے والے کی اور پہونچا ہو اُسکے مالک کو لے لینا اُسکا اور ذکر کیا شیخ الاسلام نے کہ وہ ہوجاتی ہین ملک لینے والے کی اور ایک مال اسطرحکا ہوتا ہی کہ جانتا ہی کہ مالک اسکا طلب کریگا اُسکو مانند سونے اور چاندی کے اور تمام اسباب کے پس چاہیے اُسکو یہ کہ لیوے اور رکھ چھوڑے اُسکو اور تعریف کرے یہانتک کہ پہونچاوے طرف مالک اُسکے کے اور اگر پاوے روٹی یا کم اُس سے تو مباح ہی کھالینا اُسکا حالت فراخی مین اور اگر پیسے گیہون کسی کی چکی مین اور ملجاوے اُسکے آٹے مین وہ آٹا کہ باقی رہتا ہی چکی مین عادۃً تو نہین مضائقہ ہی اُسکا اور اگر لیوے کسی کی جھاڑو مین سے خلال اپنے دانتون کے لیے تو نہین مضائقہ ہی اُسکا اور لیدہ وغیرہ جو جانور کرتے ہین سڑکین تو بعد جانے مالک اُنکے کے وہ ملک ہوتی ہی اُسکی کہ لے اُسکو نہ صاحب سرا کی مولانا شیخ عبد العزیز ملتقی **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْ سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ روایت ہی زید بن خالدؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا حضرتؐ سے احوال لقطہ کا پس فرمایا پہچان رکھ ظرف اُسکا یعنی جسمین لقطہ ہو خواہ چمڑے مین ہو خواہ کپڑے مین اور پہچان رکھ سربند اُسکا پھر تعریف کر اُسکی ایک برس پس اگر آوے مالک اُسکا دیدے اُسکو اور اگر نہ آیا مالک اُسکا پس اپنے کام مین لا اُسکو کہا اُس شخص نے پس گم ہوئی بکری کا کیا حکم ہی فرمایا کہ وہ واسطے تیرے ہی یا واسطے بھائی تیرے کے یا واسطے بھیڑیے کے کہا اُسنے پس گم ہوے اونٹ کا کیا حکم فرمایا کیا کام ہی تجھے اُس سے یعنے چھوڑدے اُسکو اور نہ لے کہ حاجت اُسکی لینے کی نہین وہ ضائع نہین ہوتا اُسکے ساتھ مشک اُسکی ہی اور موزے اُسکے وارد ہوتا ہی پانی پر اور کھاتا ہی درخت مین سے یہانتک کہ ملے اُسے مالک اُسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ فرمایا حضرتؐ نے تعریف کر اُسکی ایک برس تک پھر پہچان رکھ سربند اُسکا اور ظرف اُسکا پھر خرچ کر اُسکو پس اگر آیا مالک اُسکا پس دے اُسکے تئین اُسکو یعنی اگر وہ چیز باقی ہو والا قیمت اُسکی دے **ف** کہا ابن مالک نے کہ ظرف اور سربند پہچان رکھنے کو اسلیے فرمایا کہ تا معلوم ہو جھوٹ سچ اسکا کہ دعوی کرے اُسکا شرح السنۃ مین لکھا ہی کہ اختلاف کیا ہی علما نے اسمین کہ اگر ایک شخص آیا اور اُسنے پہچانا ظرف اپنا اور سربند اُسکا تو واجب ہی دینا اُسکا یا نہین امام مالکؒ اور امام احمدؒ تو کہتے ہین واجب ہی دینا اُسکا بغیر گواہ کے اسلیے کہ یہی مقصود ہی پہچاننے ظرف اور سربند کے سے اور کہا شافعیؒ اور حنفیہ نے کہ جب پہچانے آدمی ظرف اور سربند اور عدد اور وزن اور واقع ہو اُسکے نفس مین یہ کہ سچا ہی پس جائز ہی اُسکو دینا اُسکا اور جبر کرنا نہین پہونچتا بغیر گواہون کے اس صورت مین پہچان رکھنے کا فائدہ یہ ہی کہ تا وہ لقطہ اُسکے مال مین اسطرح مل نجاوے کہ تمیز کر نسکے جبکہ آوے مالک اُسکا اور پھر تعریف کر اُسکی یعنی آگاہ کر لوگون کو اُسکے حال سے اُس جگہ کہ پایا گیا ہی بازارون مین اور مسجدون مین اور راہ کی جگہون مین کہ جہان لوگ جمع ہوتے ہون اور طریقہ تعریف کا یہ ہی کہ پکارے کہ جسکی کچھ چیز گئی ہو آوے اور صفت اُسکی ذکر کرے اور سال بھر تک تعریف کرنا قول شافعیؒ اور محمدؒ اور مالکؒ اور احمدؒ کا ہی عمل کیا ہی اُنھون نے ظاہر اس حدیث پر اور صحیح تر نزدیک ابو حنیفہؒ اور ابو یوسفؒ کے یہ ہی کہ قید مدت معین کی نہین ہی اور حدیث مین ذکر سال کا بسبیل اتفاق کے واقع ہوا ہی باعتبار غالب کے اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ اگر کم دس درہم سے ہو تو تعریف کرے چند روز اور اگر دس ہون ایک مہینے تک اور اگر سو یا زیادہ ہون تو ایک برس تک تعریف کرے اور یہ ایک روایت ہی ابی حنیفہؒ سے اور بعضون نے کہا صحیح یہ ہی کہ ان مقدارون مین سے لازم ایک بھی نہین اور موقوف ہی لقطہ اٹھانیوالے کی رائے پر پس تعریف کرے یہانتک کہ ظن غالب ہو کہ کوئی نہین آنے کا اور نہین طلب کریگا بعد اس مدت کے دلیل اُنکی حدیث مسلم کی ہی کہ اسمین مطلق عرفہا آیا ہی بلا قید سنۃ کے اور تعریف

متفق اور مرقات مین بھی اسی روایت کو صحیح لکھا ہے ۱۲

بڑی نعمت نعمت آخرت کی ہے وہاں نصیب کر۔ ع

بَابُ اللُّقَطَةِ

باب ہے بیچ بیان لقطہ کے ف[۱] لقطہ لام کے پیش سے اور قاف کے زبر اور جزم سے آیا ہے لیکن محدثون کے نزدیک قاف کے زبر سے مشہور ہے اور لقطہ اُس چیز کو کہتے ہین کہ پڑی ہوئی پاوے اور مالک اسکا معلوم نہو اور اُٹھا لینا لقطے کا مستحب ہے اگر اعتماد ہو اپنے نفس پر اُسکی تعریف کرنیکا و الا ترک کرنا اُسکا اولی اور واجب ہے اُٹھانا اُسکا اگر خوف ہو اُسکے ضایع ہونیکا پس اگر چھوڑ دیگا اُسکو یہان تک کہ وہ ضایع ہوگا تو گنہگار ہوگا۔ ح ۔ درمختار ف[۲] لقطہ امانت ہے اگر اُٹھانیوالے نے کسی کو گواہ کر دیا ہو کہ مین مالک کے دینے کے لیے لیتا ہون پس اس صورت مین ہلاک ہوجاویگا تو ضمان یعنی بدلہ نہین دینا آویگا اور اگر گواہ نہ کیا کسی کو اور وہ ہلاک ہوگیا تو ضمان دینا آویگا اگر مالک انکار کریگا کہ میرے دینے کے لیے لینے نہین لیا تھا اور تعریف کیا جاوے یعنی معلوم کروایا جاوے لقطہ اُس جگہ کہ پایا گیا ہے اور لوگون کے جمع ہونے کی جگہ اتنی مدت تک کہ جانے کہ نہین طلب کرنیکا مالک بعد اُسکے اور صاحبین[رح] کے نزدیک برس روز تک تعریف کرے اور جو چیز کہ نہ رہ سکے اُسکو تعریف کرے یہانتک کہ خوف ہو اُسکے خراب ہوجانیکا پھر للہ دے پس جب آوے مالک اُسکا چاہے اجازت دے ثواب ہوگا اُسکو اور چاہے ضمان لے مالک سے یا فقیر سے جیسے کہ جانور پائے ہوئے کا حکم ہے اور جو کچھ خرچ کرے جانور پر بغیر اذن حاکم کے احسان ہے اُسکا یعنی مالک سے کچھ نہین لینا پہونچتا اور اگر حاکم کے اذن سے خرچ کرے ساتھ شرط کرنے لے لینے خرچ کے مالک سے تو دین ہے اُسکے مالک پر اور کمائی کروائے قاضی اُس چیز سے کہ اُسمین منفعت ہے مانند غلام بھاگے ہوئے کے اور خرچ کرے اُسپر اُسمین سے اور جو چیز ایسی ہو کہ نہین منفعت اُسمین اذن دے قاضی ساتھ خرچ کرنے کے اُسپر اور شرط کرے لے لینے اُس چیز کی مالک اُسکے سے اگر مالک کے حق مین یہ بہتر ہو و الا بیچ ڈالے اُسکو اور رکھ چھوڑے مول اُسکا اور خرچ کرنیوالے کو روک رکھنا اُس چیز کا پہونچتا ہے واسطے لینے خرچ اپنے کے پھر اگر بیان کرے مدعی اُسکا علامت اُسکی تو جائز ہے دے دینا اُسکا واجب نہین بغیر گواہون کے اور نفع اُٹھاوے ساتھ لقطہ کے اگر فقیر ہو و الا للہ دیدے اگرچہ اپنے اصول کو دے یا فروع کو یا بیوی کو اگر ہون وہ فقیر اور مستحب ہے پکڑ لینا بردے بھاگے ہوئے کا اُس شخص کو کہ پکڑ سکے اُسکو اور اسیطرح مستحب ہے راہ بھولے ہوئے بردہ کا رکھ لینا اور بردے بھاگے ہوئے کے لے آنے والے کو مدت سفر سے چالیس درہم دیے جاوین اگر گواہ کر لیا تھا کہ مین نے پکڑا ہے مالک کے دینے کے لیے اگرچہ وہ چالیس درہم کا نہو اور اگر ایسی جگہ سے لاوے کہ حد سفر سے کم ہو تو موافق اُسکے اس حساب سے دے مثلاً ڈیڑھ منزل سے لاوے تو بیس درہم دے پھر اگر بھاگ جاوے اُس سے تو نہین ضمان دینا آتا اور اگر گواہ نہین کیا کسی کو تو کچھ نہین دینا آتا اُسکو اور ضمان دے اگر بھاگ جاوے اور لقیط یعنی بچہ کسی کا پڑا ہوا پاوے تو اُٹھا لینا اُسکا مستحب ہے اور اگر خوف ہو اُسکے ہلاک ہوجانیکا تو واجب ہے اور وہ حر ہے مگر جبکہ ثابت ہو مملوک ہونا اُسکا اور نفقہ لقیط کا اور خون بہا اُسکا بیت المال مین سے دیا جاوے اور میراث اُسکی بھی بیت المال مین رکھی جاوے اور نہ لیا جاوے لقیط اُس سے کہ لیوے اُسکو اور نسب اُسکا اُس سے ثابت ہوگا کہ دعوی کرے اُسکا اگرچہ دو شخص دعوی کرین معاً اور اگر ایک ان دونون مین سے نشانی بیان کرے اُسکی مثلاً کہے کہ اُسکی پیٹھ پر مسّہ ہے اور وہ سچ ہو یا ایک اُنمین کا دعوی کرے تو اولی وہ ہے اور اگر غلام دعوی کریگا اُسکے نسب کا تو ثابت ہوگا اُس سے لیکن لقیط حر ہوگا اور اگر ذمی دعوی کریگا تو اُس سے بھی نسب اُسکا ثابت ہوگا لیکن وہ مسلمان ہے اگر ذمیون کی بستی مین نہین تھا اور اگر اُنکی بستی مین تھا تو یہ ذمی ہوگا اور جو کچھ لقیط پر زیور وغیرہ ہو اُسپر خرچ کرے بحکم قاضی اور بعضون نے کہا بغیر حکم کے خرچ کرے اور واسطے اُٹھانیوالے کے جائز ہے سپرد کرنا اُسکا حرفہ کے لیے نہ نکاح کر دینا اُسکا اور نہ تصرف کرنا اُسکے مال مین اور نہ مزدوری کروانی اُس سے بحسب صحیح تر روایت کے مسئلہ ایک شخص نے رکھین جوتیان اپنی ایک جگہ پس آیا ایک اور شخص اور رکھین جوتیان اپنی اُسی جگہ پھر آیا پہلا اور پہلین جوتیان دوسرے کی پس آیا جائز ہے دوسرے کو یہ کہ لے لیوے جوتیان پہلے کی مختار یہ ہے کہ نہین جائز ہے جبکہ ہون جوتیان پہلے کی مانند جوتیون اُسکی کے یا بہتر اُنسے اور اگر ناقص ہون اُسکی جوتیون سے تو جائز ہے اُسکو انتفاع اُٹھانا اُنسے بلا تکلف کذا فی الظہیریۃ مسئلہ آدمی جو پاتا ہے مال غیر کا دو طرح کا ہوتا ہے ایک تو اسطرح کا ہوتا ہے کہ جانتا ہے یہ کہ نہین طلب کرنیکا اُسکو مالک اُسکا مانند

فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَذَكَرَ فِي ضَالَّةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ كَمَا ذَكَرَ غَيْرُهُ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْهَا فِي الطَّرِيقِ الْمِيتَاءِ
وَالْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَأْتِ فَهُوَ لَكَ وَمَا كَانَ فِي الْخَرَابِ الْعَادِيِّ فَفِيهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى أَبُوْدَاوُدَ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ إِلَى آخِرِهٖ ۔ روایت ہے عمرو بن شعیب رض سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے
نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپ سے سوال کیے گئے میوے سے لٹکے ہوئے سے یعنی درخت میں پس فرمایا
حضرت نے کہ جو صاحب حاجت کا پونہچے اس سے اس حال میں کہ نہ بھرنیوالا ہو جھولی کو پس نہیں کچھ گناہ اسپر اور جو شخص کہ نکالے کچھ میوے سے یعنی کھاوے اور
جھولی باندھ کر نکلے پس اسپر بدلہ ہے دو مثل اسکے اور سزا اور جو شخص کہ چرالے میوؤں سے کچھ بعد اسکے کہ ٹھکانا دیا ہو اسکو کھلیان نے یعنی کھلیان میں
پڑا ہو پس پونہچے ستے مول کو یعنی سپر ہے ہاتھ کاٹنا اور ذکر کیا راوی نے بیچ گم ہوے اونٹ اور بکری کے جیسا کہ ذکر کیا اور راویوں نے کہا راوی نے
اور سوال کیے گئے حضرت صلعم حکم لقطے کے سے پس فرمایا کہ جو لقطہ ہو بیچ راہ آمد و رفت کے اور گانون آباد کے کہ لوگ وہاں رہتے ہوں پس تعریف کر اسکی برس تک
پھر اگر آوے مالک اسکا حوالے کر لقطے کو طرف اسکے اور اگر نہ آیا پس وہ واسطے تیرے ہے یعنی تو اپنے کام میں لا اور وہ لقطہ کہ ہو بیچ ویرانہ قدیم کے پس اسمین اور مال
گڑے ہوئے میں پانچوان حصہ خدا کی راہ میں نقل کی یہ نسائی نے اور روایت کی ابوداؤد نے عمرو بن شعیب سے قول اسکے سے وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ آخر تک ف
صاحب حاجت کا مراد صاحب حاجت سے یا تو فقیر ہے اگرچہ حد اضطرار کو نہ پونہچے یا مضطر ہے یعنی جو کہ بھوک کے مارے مرا جاتا ہو حاصل یہ کہ جو کوئی بضرورت
میوہ درخت کا کھاوے اور جھولی بھر کر نہ نکلے اسپر کچھ گناہ نہیں اور کہا ابن ملک نے مراد یہ ہے کہ گنہگار نہیں ہوتا لیکن ضمان یعنی قیمت اسکی دینی آتی ہے یا یہ حکم ابتدائے
اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا اور جو شخص کہ نکالے کچھ میوے سے پس اسپر بدلہ ہے دو مثل اسکے یعنی دوچند قیمت اسکی دیوے کہا ابن ملک نے کہ یہ بطریق تنبیہ کے فرمایا ورنہ اسکے
بدلے میں زیادہ قیمت اسکی سے نہیں دینا آتا اور حضرت عمر رض دوچند ہی قیمت کا حکم کرتے تھے بحسب ظاہر حدیث کے اور امام احمد رح کا مذہب بھی یہی ہے اور بعضوں نے
کہا کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا اور اسپر ہے سزا یعنی تعذیر اور ہاتھ کاٹنا نہیں آتا اسلیے کہ اس زمانے میں باغ محفوظ اور محرز یعنی گھرے ہوئے نہ تھے اور جو کوئی
چرا لیوے میں سے بعد پڑنے کے کھلیان میں اور ہووے وہ بقدر قیمت سپر کے تو اسکا ہاتھ کاٹنا آتا ہے اور قیمت سپر کی تین درہم یا چار درہم تھی اور یہ نصاب چوری کی ہے
نزدیک شافعی رح کے اور ہمارے نزدیک دس درہم ہیں کہا شمنی نے کہ قیمت سپر کی اس زمانے میں دس درہم تھی اور جو لقطہ بیچ راہ آمد و رفت کے ہو یعنی جو لقطہ پایا جاوے آبادی
کی راہ میں کہ اسپر اکثر لوگ چلتے ہوں تو واجب ہے تعریف اسکی اسواسطے کہ غالب یہ ہے کہ وہ کسی مسلمان کا ہو اور وہ لقطہ کہ ہو بیچ ویرانہ قدیم کے اسے مراد یہ ہے کہ جو لقطہ پایا جاوے
گانون ویران یا زمین قدیم میں کہ نہ پائی جاوے اسپر عمارت اہل اسلام کی اور نہ داخل ہو وہ کسی مسلمان کی ملک میں برابر ہے کہ وہ لقطہ سونا ہو یا چاندی یا سوائے انکے قسم ظروف
اور زیور سے پس اسمین اور مال گڑا ہوا جو نکلے اسمین پانچوان حصہ خدا کا دینا آتا ہے ع ح وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَجَدَ دِينَارًا فَأَتَى
بِهٖ فَاطِمَةَ فَسَأَلَ عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا رِزْقُ اللّٰهِ فَأَكَلَ مِنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَكَلَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَتَتِ امْرَأَةٌ تَنْشُدُ الدِّينَارَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ أَدِّ الدِّينَارَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہے ابی سعید خدری رض سے یہ کہ علی بن ابی طالب رض نے پایا ایک دینار یعنی راہ میں بطریق لقطے کے پس لائے اسکو حضرت علی رض فاطمہ رض کے پاس پھر پوچھا حضرت صلعم سے
حکم اسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ رزق ہے اللہ کا پس کھایا اس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کھایا علی رض اور فاطمہ رض
نے یعنی اسکا کچھ لیکر کھایا پس جبکہ ہوا بعد اسکے آئی ایک عورت ڈھونڈتی ہوئی دینار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی رض دے تو دینار نقل کی یہ ابوداؤد
نے ف اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ حضرت علی رض نے بغیر تعریف کے وہ دینار کھایا ہو احتمال ہے کہ تعریف کی ہو پھر کھایا ہو اور حضرت صلعم نے جو فقط اس عورت کے کہنے
سے دینار اسکو دلوا دیا تو اسنے علامت اسکی بیان کی ہوگی یا حضرت صلعم کو معلوم ہوگا کہ اسکا ہے ع ح وَعَنِ الْجَارُوْدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کھانوں میں اور میووں میں یہانتک ہے کہ خراب ہوں اور اگر کچھ چیز حقیر ہو مانند گٹھلی و چھلکوں انار کے اور خوشہ اناج کے بعد کاٹنے کے تو فائدہ اٹھاوے ساتھ
اُسکے بدون تعریف کیے اور پہونچتا ہے مالک کو لے لینا اُسکا اور اگر پاوے مالک اُسکا تو دیدے اگر گواہ گذارے تو واجب ہے دیدینا اُسکا والا جائز جیسا کہ اوپر
ذکر کیا گیا اور اگر نہ آیا مالک تو لا اپنے کام میں لاوے اس سے معلوم ہوا کہ لقطے کا بعد تعریف کیے مالک ہو جاتا ہے غنی ہو یا فقیر اور مذہب اکثر صحابہ رضی کا اور شافعی کا بھی یہی ہے
اور بعضے صحابہ رضی نے کہا کہ غنی تصدق کرے اور وہ مالک نہیں ہوتا اور یہ قول ابن عباس رضی اور سفیان ثوری اور ابن المبارک اور حنفیہ کا بھی یہی ہے بعد ازان اگر
مالک آوے تو اختیار رکھتا ہے چاہے جائز رکھے تصدق کو اور ثواب اُسکے لیے ہوگا اور اگر چاہے ضمان یعنی بدلہ لے اُس سے یا فقیر سے اگر وہ چیز ہلاک
ہو جاوے اور جونسا دونوں میں سے ضمان دے دوسرے پر نہ رجوع کرے یعنی دعوی دوسرے پر نہیں پہونچتا اور اگر وہ چیز موجود ہو تو وہی نے حاصل
یہ کہ ضمان اس صورت میں لینا پہونچتا ہے کہ وہ چیز ہلاک ہو جاوے اور اگر وہ موجود ہو تو وہی لے اور بعضے حواشی شرح وقایہ کے میں نہایہ سے نقل کیا ہے
کہ تصدق بعد تعریف کیے جائز ہے اور رکھ چھوڑنا اُسکا عزیمت ہے اور وہ واسطے تیرے ہے الخ یعنی اگر پکڑی تو نے بکری اور تعریف کیا اُسکو اور نہ پایا
اُسکے مالک کو تو جائز ہے تجھکو منتفع ہونا اُس سے یا واسطے بھائی تیرے کے یعنی اگر تو نے پکڑی اور اُسکا مالک آ گیا تو وہ لے لیگا اُسکو یا چھوڑ دیگا تو اُسکو اور لیگا
اُسکو مالک اُسکا تو بھی وہ لے لیگا یا معنی یہ ہیں کہ تو نہ لیگا تو اور کوئی تیرا بھائی مسلمان لے لیگا اور اگر ان صورتوں میں سے ایک بھی نہ پائی جاویگی تو بھیڑیا لے لیگا
مقصود آگاہ کرنا ہے اور جائز ہونے لینے اور منتفع ہونے کے ساتھ اُسکے تا ضائع نہو اور بھیڑیا نہ کھا جاوے اور یہ حکم عام ہے ہر جانور کے لیے کہ بغیر
چرانے والے کے ضائع ہو آور مشک اُسکی ہے یعنی پیٹ اُسکا بمنزلہ مشک کے ہے کہ اُسمیں رطوبت ہوتی ہے کہ کفایت کرتی ہے بہت دنوں کو یعنی اونٹ متحمل ہوتا ہے
کئی روز کی پیاس کا کہ اور جانور ویسے متحمل نہیں ہو سکتے چنانچہ مشہور ہے کہ پندرہ روز تک متحمل ہو سکتا ہے اور موزے اُسکے یعنی قوی ہیں تلوے اُسکے کہ قدرت
راہ چلنے کی اور پانی اور گھانس کھانیکے لیے جانے کی اور بچنے کی درندوں سے خوب رکھتا ہے تشبیہ دی اُسکو ساتھ اُس مسافر کے کہ سامان سفر کا اپنے
ساتھ رکھتا ہے اور لکھا ہے علمانے کہ بیچ حکم اونٹ کے ہر حیوان ہے کہ ضائع نہیں ہوتا بغیر چرانے والے کے مانند گھوڑے اور گائیں اور گدھے کے اور
ساتھ اس حدیث کے دلیل پکڑی ہے امام مالک رح اور شافعی رح نے بیچ عدم التقاط یعنی نہ پکڑ لینے اونٹ اور گائیں کے جنگل میں اور اگر پائے جاویں یہ جانور دیہات
میں اور شہروں میں تو جائز ہے التقاط اُنکا اور ہمارے نزدیک مستحب ہے التقاط اور تعریف سب جانوروں کی ہر جگہ واسطے محافظت مال لوگوں کے
اور جواب دیا گیا ہے اس حدیث زید کی سے کہ یہ حکم اُس زمانے میں تھا بسبب غلبہ اہل اصلاح و امانت کے کہ اگر کوئی نہ پکڑتا تھا تو ہاتھ کسی خائن کا اُن تک نہ پہونچتا تھا
اور ہمارے زمانے میں امن نہیں ہے پس اُنکے پکڑ لینے میں محافظت ہے مال مالک کی ح م ع متفق **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
اٰوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زید سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ٹھکانا دے گم ہوئی چیز کو
پس وہ گمراہ ہے جب تک کہ نہ تعریف کرے اُسکی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی چاہیے کہ تعریف کرے اُسکو اور بغیر تعریف کے نہ رکھ چھوڑے کہ اُسمیں خیانت
اور گمراہی ہے ح **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
عبد الرحمن بن عثمان تیمی سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حاجیوں کے لقطے لینے سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی حرم مکے میں نہیں حلال ہے
مالک ہونا لقطے کا بعد تعریف کے بلکہ واجب ہے اُٹھانیوالے کو کہ رہنے دے اُسکو یہانتک کہ مالک اُسکا آوے اور یہی مذہب ہے امام شافعی رح کا اور ہمارے
نزدیک لقطہ حرم اور غیر حرم کا برابر ہے چنانچہ بیان اسکا باب حرم مکے میں مفصل ہو چکا ہے ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری **عن** عَمْرِو بْنِ
شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ اَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ
غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوْبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ

میت نے غیر پر یعنی کہا کہ یہ بیٹا میرے باپ کا ہے اور اور کسی طرح نسب اُسکا ثابت نہو سوائے اسکے اقرار کے اور اگر وہ بھی نہو تو جسکے لیے تمام مال کی وصیت کی ہو اُسکو دے اور وہ بھی نہون تو بیت المال مین مال اُسکا رکھا جاوے اور اگر بیت المال بھی نہو تو مصرف بیت المال مین صرف کرے یعنی فقرا وغیرہ کو دے اور صحاب فروض بارہ ہین باپ وادا اگرچہ اوپر کے درجے کے ہون اور بھائی اخیافی اور بھائی اخیافی وہ ہے کہ مان اسکی اور اُسکی ایک ہو اور باپ دو اور جورو اور خاوند اور مان اور جدہ یعنی دادی اور نانی اگرچہ اوپر کے درجے مین ہون اور بیٹی اور پوتی اور بہن سگی اور بہن سوتیلی اور بہن اخیافیہ پس باپ کا چھٹا حصہ ہے اگر اُسکے ساتھ بیٹا یا پوتا میت کا ہو اگرچہ نیچے کے درجے کا ہو اور اگر یہ دونون نہون اور اُسکے ساتھ ہو بیٹی یا پوتی میت کی اگرچہ نیچے کے درجے کی ہو تو چھٹا حصہ بھی لیگا اور عصبہ بھی ہوگا اور اگر نہو اولاد میت کی اور میت کے بیٹے کی اگرچہ نیچے کے درجے کی ہو حاصل یہ کہ پہلی صورت مین باپ نرا صاحب فرض ہے اور دوسری صورت مین صاحب فرض بھی ہے اور عصبہ بھی اور تیسری صورت مین نرا عصبہ اور دادا بیچ صورت نہونے باپ کے تینون احوال مذکور مین مانند باپ کے ہے اور باپ میت کے ہوتے ہوئے دادا محروم ہے اور بھائی اخیافی اور بہن اخیافیہ کا چھٹا حصہ ہے اگر ایک ہو اور اگر دو یا زیادہ ہون تو تہائی حصہ ہے کہ مرد و عورت پر برابر بانٹا جاوے اور یہ بھائی اور بہن اخیافی ساتھ اولاد میت کے اور ساتھ اولاد بیٹے میت کی کے اور ساتھ باپ دادا میت کے محروم ہین اور خاوند کا چوتھائی حصہ ہے اگر میت کے اولاد ہو اور اگر اولاد نہو تو آدھا ہے اور بیوی کا آٹھوان حصہ ہے ایک بیوی ہو یا زیادہ اگر اولاد میت کے ہو اور اگر اولاد نہو تو چوتھائی ہے اور مان کا چھٹا حصہ ہے اگر اسکے ساتھ اولاد میت کی ہو یا اولاد میت کے بیٹے کی ہو یا ایک بھائی اور ایک بہن یا دو بھائی یا دو بہن یا زیادہ دو سے ہون عام ہے کہ سگے ہون یا سوتیلے یا اخیافی اور اگر انمین سے کوئی نہو تو تہائی حصہ ہے کُل مال مین سے اور جس صورت مین کہ مان کے ساتھ باپ اور خاوند یا بیوی میت کی ہون تو حصہ خاوند یا بیوی کو دے کر تہائی مابقی کی وارث ہوگی اور اگر اس مسئلے مین دادا بجاے باپ کے ہو تو حصہ مانکا تہائی سب ترکہ کا ہوگا کہ دادا اسمین بجاے باپ کے نہین اور حصہ جدہ کا ایک ہو یا کئی باپ کے طرف کی ہو یا مان کے طرف کی یا دونون طرف کی چھٹا حصہ ہے کہ سب برابر ہین بشرطیکہ درجے مین برابر ہون اور اگر درجے مین متفاوت ہون تو دور کی بسبب قریب کے محروم ہوگی اور سب جدات یعنی دادیان اور نانیان مان کے ہونیسے محروم ہوتی ہین اور اسی طرح جدات پدری ہونے جدیت کے سے ساقط ہوتی ہین مگر بیوی دادا کی نہین ساقط ہوتی اور بیٹی اگر ایک ہو تو اُسکا حصہ آدھا ہے اور اگر دو یا زیادہ دو سے ہون تو دو تہائی ہین جس صورت مین کہ اُسکے ساتھ سگا بھائی یا سوتیلا بھائی نہو اور بھائی کے ہوتے ہوے عصبہ ہوتی ہے پس حصہ اُسکا بہ نسبت بھائی کے حصے کے آدھا ہوگا اور اگر بیٹے اور بیٹیان میت کی متعدد ہون تو تقسیم اُنکی یہی طرح ہے کہ بیٹے کے دو حصے اور بیٹی کا ایک حصہ اور پوتی اگر ایک ہو تو حصہ اُسکا آدھا ہے اور اگر دو یا زیادہ ہون دو سے تو دو تہائی ہے اگر میت کی بیٹی یا پوتا نہو اور ایک بیٹی میت کے ہوتے ہوے پوتی کا چھٹا حصہ ہے اور دو بیٹیون میت کے ہوتی ہوئے پوتی محروم ہوگی مگر کہ پوتی کے ساتھ پوتا میت کا ہو تو اُس صورت مین باوجود ایک بیٹی یا دو بیٹیون میت کے وہ پوتی عصبہ ہوگی اگرچہ پوتا پوتی کے درجے سے نیچے ہو پس حق عصوبت کا سب پوتا پوتی کو پہنچے گا کہ تقسیم اُنکی بطور عصوبت کے ہوگی یعنی پوتے کے دو حصے اور پوتی کا ایک حصہ اور یہ پوتا سگا بھائی اُس پوتی کا ہو یا سوتیلا بھائی یا چچا کا بیٹا بھائی اور یہ پوتی میت کے بیٹا ہوتے ہوے محروم محض ہے بہر حال اور بیچ صورت نہونے اولاد میت کے اور نہ ہونے اولاد بیٹے میت کے پڑپوتی میت کی قائم مقام پوتی کے ہے سب باتون ذکر کئے گئے مین اور اولاد پوتی کی پوتی کے ہونیسے اور اولاد بیٹی کی بیٹی کے ہونیسے محروم ہین اور محروم ہوتے ہین بھائی اور بہنین اخیافی بسبب ہونے اولاد میت کی اور میت کے بیٹے کی اولاد کے ہونیسے اگرچہ نیچے کے درجے کی ہون اور باپ ور دادا کے ہونیسے بھی محروم ہوتے ہین اور سگی بہن بیچ صورت نہونے بیٹے کے اور نہونے پوتے کے اور نہونے پڑپوتے کے سب حال مین قائم مقام بیٹی کے ہے یعنی ایک کو آدھا اور دو کو یا دو سے زیادہ کو دو تہائی اور بہن سوتیلی بشرط نہونے سگی بہن کے یہی حکم رکھتی ہے اور عصبہ ہوتی ہے بہن سگی اور سوتیلی ہوتے ہوئے بیٹے میت کے یا پوتے میت کے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون اور اسی طرح سگی بہن سگے بھائی کے ساتھ عصبہ ہوتی ہے اور سوتیلے بھائی کے ساتھ صاحب فرض ہوتی ہے اور بھائی اور بہنین سوتیلے ہوتے ایک بھائی سگے کے ساقط ہوتے ہین اور حصہ سوتیلی بہن کا ہوتے ہوئے ایک سگی بہن کے چھٹا ہے ایک ہو یا زیادہ ایک سے

ضَالَّۃُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے جارودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گم ہوئی چیز مسلمانکی شعلہ ہے آگ کا نقل کی یہ دارمی نے
ف یعنی اگر لیوے کوئی لقطے کو اس ارادہ سے کہ مالک ہوئیگا اُسکا اور نہ رعایت کرے اُسمین وہ احکام کہ مشروع ہین اُسمین قسم تعریف وغیرہ سے تو وہ لقطہ پونچاتا ہے اُسکو
آگ دوزخ مین ۱۲ طیبی وَعَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ لُقَطَۃً فَلْیُشْہِدْ ذَوَاعَدْلٍ اَوْذَوِیْ عَدْلٍ
وَلَا یَکْتُمْ وَلَا یُغَیِّبْ فَاِنْ وَجَدَ صَاحِبَہَا فَلْیَرُدَّہَا عَلَیْہِ وَاِلَّا فَہُوَ مَالُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہے عیاض بن حمارؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پاوے لقطہ پس چاہیے کہ گواہ کرے صاحب عدل کو یا کہا دو صاحب عدل کو اور نہ چھپاوے
لقطے کو یعنی ساتھ ترک کرنے تعریف کے اور نہ غائب کر ڈالے اُسکو یعنی کسی اور مکان مین نہ بھیج دے پھر اگر پاوے اُسکے مالک کو پس پھیر دے لقطے کو مالک پر اور اگر نہ پایا
مالک کو پس وہ مال ہے اللہ کا دیتا ہے وہ مال جسکو چاہتا ہے نقل کی یہ احمدؒ اور ابو داوٗدؒ اور دارمیؒ نے ف گواہ کرے کہ یہ چیز مین نے پائی ہے تا نافی الحال تہمت
اور دعوی زیادتی کا نکرے اور اسمین یہ بھی حکمت ہے کہ بغیر گواہ کرنیکے کبھی اپنا نفس طمع کرتا ہے کہ گواہ تو کوئی ہے ہی نہین مالک کو دینا کیا ضرور ہے اور گواہ کرنیسے یہ طمع
نہین ہوتی اور خواہ مخواہ دینا پڑتا ہے اور یہ بھی اسمین حکمت ہے کہ ساتھ موت ناگہانی کے وارث اُسکو داخل ترکے مین نکرین اور یہ امر گواہ کرنیکا بعضے کہتے ہین کہ بطریق استحباب
کے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ بطریق وجوب کے ہے اور اس حدیث مین کہا کہ وہ مال ہے اللہ کا اور اوپر کی حدیث مین کہا کہ رزق اللہ کا ہے مراد ان دونون لفظونسے حلال ہے یعنی وہ
مال حلال ہے منتفع ہو اُس سے کہ خدا نے غیب سے بھیجا اور پھر اگر مالک آوے تو دیوے اُسکو جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ۱۲ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فِی الْعَصَا وَالسَّوْطِ وَالْحَبْلِ وَاَشْبَاہِہٖ یَلْتَقِطُہُ الرَّجُلُ یَنْتَفِعُ بِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا رخصت دی ہمکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے لاٹھی مین اور کوڑے مین اور رسی مین اور مانند انکے مین کہ عرف مین انکو قلیل جانتے ہین کہ اُٹھالیوے اُسکو آدمی فائدہ لے اُس سے نقل کی یہ ابو داوٗد نے ف
یعنی لقطہ اُٹھانیوالا ان چیزون سے منتفع ہو بغیر تعریف کے اگر فقیر ہو اور شرح السنہ مین لکھا ہے کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ قلیل مال نہ تعریف کیا جاوے ولیکن اسمین کلام ہے
اور حد قلیل کی کیا ہے بعضون نے کہا دس درہم سے کم قلیل ہے اور بعضون نے کہا کہ دینار اور کم دینار سے قلیل ہے بموجب حدیث حضرت علیؓ کے ۱۲ ع وَذُکِرَ حَدِیْثُ
الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ اَلَا لَا یَحِلُّ فِیْ بَابِ الْاِعْتِصَامِ اور ذکر کی گئی حدیث مقدام بن معدیکرب کی کہ سر اُسکا یہ ہے الا لا یحل بیچ باب الاعتصام بالکتاب و
السنہ کے

بَابُ الْفَرَائِضِ

باب ہے بیچ بیان فرائض کے ف یعنی اس باب مین بیان ہے حصونکا کہ معین ہین قرآن مین یا حدیث مین بیچ میراث
کے اور لکھا ہے علمائے کہ متعلق ہوتے ہین ساتھ متروکہ میت کے چار حق اس ترتیب سے کہ اول تو میت کو تکفین و تجہیز کرے یعنی پہلے اُسکو غسل دے پھر کفن دے
پھر نماز پڑھے پھر اُٹھا کر مقبرے مین لیجاوے اور قبر مین دفن کرے اور ان سب چیزون مین کہ حاجت خرچ کرنے مال کی ہو بغیر تنگی اور اسراف کے خرچ کرے بعد اسکے اگر میت
کے ذمے دین ہو تو دین ادا کرے بعد اسکے جو مال بچے اُسمین سے تہائی تک وصیت جاری کرے اگر وصیت کی ہو بعد اسکے مال کو درمیان وارثون کے بانٹے اس طرح سے
کہ پہلے اصحاب فرائض کو دے یعنی جنکا حصہ قرآن یا حدیث مین معین ہے پھر بعد اسکے جو بچے تو میت کے عصبات نسبی کو دے کہ جو کچھ اصحاب فروض سے بچتا ہے وہ لیتے ہین
اور اگر اصحاب فروض وارث نہین ہوتے ہین تو سب ترکہ عصبات نسبی کو پونچتا ہے اور اگر عصبات نسبی نہون تو جو کچھ اصحاب فروض سے بچے میت کے آزاد کرنے والے
کو دے اگر میت بردہ آزاد ہو اور اگر آزاد کرنے والا نہو تو آزاد کرنے والیکے عصبونکو دے جو عصبے کہ مرد ہین اور اگر یہ بھی نہون تو رد ہو اصحاب فروض پر سوائے زوجین کے
کہ اُنپر رد نہین اور رد یہ ہے کہ جو کچھ بچے اصحاب فروض کے حصون معین سے وہ پھر ہر ایک کو بقدر حصے اُسکے کے دے اور اگر نہ اصحاب فروض ہون اور نہ عصبات
نسبی اور نہ سببی ہون تو ذوی الارحام کو دے اور وہ بھی نہون تو مولی موالات کو دے اور صورت مولی موالاۃ کی یہ ہے کہ ایک شخص لاوارثی نے کہا کسی سے کہ تو مولی
میرا ہے وارث ہونا تو میرا جب مرونگا اور خون بہا دینا تو میری طرفسے اور اُسنے قبول کیا تو یہ عقد ہمارے نزدیک درست ہے اور قبول کرنے والا مولی موالاۃ کہلاتا
ہے اور اگر دوسرا شخص لاوارث تھا اور اُسنے بھی اسی طرح کہا اور اُسنے قبول کیا تو آپسمین ایک دوسرے کا وارث ہوگا اور وہ بھی نہون تو اُسکو دے کہ جسکے نسب کا اقرار کیا

سلہ حنفیہ کے نزدیک فقیر ملتقط کو جائز ہے اور غنی کو تصدق کرے جیسا کہ اوپر مفصل بیان ہوا ۱۲ سلہ اور عصبہ سببی سے مراد معتق ہے ۱۲

اور یہ حکم کافروں کیلیے ہے اہل اسلام کے لیے نہیں اگر اہل اسلام اختلاف دارین رکھتے ہین تو آپسمین ایک دوسرے کا وارث ہوگا + مغنی الطالب + سراجی + شریفی + بسیط مولانا
اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَّاتَ وَعَلَیْهِ دَیْنٌ وَلَمْ یَتْرُكْ
وَفَاءً فَعَلَیَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَنْ تَرَكَ دَیْنًا اَوْ ضَیَاعًا فَلْیَاْتِنِیْ فَاَنَا مَوْلَاهُ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا
فَاِلَیْنَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مین نزدیک تر اور لائق تر ہون ساتھ مسلمانون کے جانون انکی سے یعنی
ہر چیز مین امور دین و دنیا سے شفقت میری انپر بہت ہے شفقت انکی سے اپنی جانون پر پس ہون مین لائق تر ساتھ ادا کرنے قرضون انکے کے پس جو شخص کہ مرے
اور اُسپر ہو دین اور نہ چھوڑ گیا ہو اتنا مال کہ دین اُس سے ادا ہو سکے پس مجھپر ہے ادا کرنا اُسکے دین کا اور جو شخص کہ چھوڑ جاوے مال پس وہ اُسکے وارثون کے لیے ہے یعنی
بعد ادا کرنے دین و وصیت اُسکی کے اور ایک روایت مین ہے کہ جو شخص چھوڑ جاوے قرض یا عیال پس آوے میرے پاس یعنی وکیل یا وصی اُسکا پس مین ہون کارساز
اُسکا یعنی قرض اُسکا ادا کرونگا اور غمخواری کرونگا اُسکے عیال کی اور ایک روایت مین ہے کہ جو شخص چھوڑ جاوے مال پس اُسکے وارثون کے لیے ہے اور جو شخص کہ
چھوڑ جاوے چیز بھاری یعنی دین و عیال پس وہ رجوع کرنے والی ہے طرف میرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابتدا مین عادت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی یہ تھی کہ اگر کوئی مرتا اور اُسپر ہوتا قرض اور مال چھوڑ نہ گیا ہوتا تو حضرتؐ اُسکے جنازے کی نماز پڑھتے اور اخیر مین جب فراغت ہوئی تو ایسا ٹھیرایا کہ دین اُسکا
اپنے ذمے کر لیتے اور نماز پڑھتے چنانچہ یہ مطلب حدیث ابی ہریرہؓ کی سے کہ باب الافلاس والانظار کی پہلی فصل مین گذری سمجھا جاتا ہے اور یہ بات بسبب کمال شفقت
و رحمت کے تھی اُمت پر صلی اللہ علیہ وسلم + ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِیَ فَهُوَ
لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَكَرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حصے میراث کے کہ کتاب اللہ مین معین ہین حصے دارون
کو پھر جو کچھ بچے پس وہ واسطے اُس شخص کے ہے کہ بہت نزدیک ہو میت کے مرد ہو بیچ کہ اُسکو عصبہ کہتے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جنکا حصہ معین ہے کتاب اللہ
مین کہ اُنکو ذوی الفروض کہتے ہین اول اُنکو دو ترکے مین سے پھر جو کچھ بچے اُنسے تو عصبون کو دو اور عصبون مین جو قریب تر ہے وہ مقدم ہے پس نہین وارث ہوتا عصبہ
بعید عصبہ قریب کے ہوتے اور بیان ذوی الفروض کا اور عصبون کا ابتداے باب مین تفصیل سے ہو چکا اور شرح السنہ مین لکھا ہے کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ بعضے وارث حاجب
یعنی روکنے والے ہوتے ہین بعضون کو اور حجب دو قسم پر ہے حجب نقصان اور حجب حرمان چنانچہ بیان مفصل اسکا فرائض مین ہے اور لفظ ذکر واسطے تاکید کے اور
احتراز کرنے کے خنثی سے ہے + ع **وَعَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہے اسامہ بن زیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین وارث ہوتا مسلمان کافر کا اور نہ کافر مسلمان کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا
نووی نے کہ اجماع ہے مسلمانون کا اسپر کہ کافر نہین وارث ہوتا مسلمان کا اور اسمین اختلاف ہے کہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے یا نہین جمہور تو کہتے ہین کہ وہ بھی نہین
وارث ہوتا اور بعضے صحابہؓ اور تابعین نے کہا کہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے اور امام مالکؒ کا بھی یہی مذہب ہے اور مرتد نہین وارث ہوتا مسلمان کا بالاجماع اور مسلمان
مرتد کا وارث ہوتا ہے یا نہین اسمین بھی اختلاف ہے نزدیک امام مالکؒ اور شافعیؒ اور ربیعہ اور ابن ابی لیلی وغیرہم کے مسلمان نہین وارث ہوتا اُسکا اور کہا ابو حنیفہؒ نے کہ
جو کچھ کمایا ہے حالت مرتد ہوتے مین پس وہ بیت المال کے لیے ہے اور جو کچھ کمایا ہے اسلام مین پس وہ واسطے وارثون مسلمان اُسکے کے ہے + ع **وَعَنْ** اَنَسٍ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مولی قوم کا اُس قوم
مین سے ہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** مولی سے مراد یہان آزاد کرنے والا ہے یعنی آزاد کرنے والا وارث ہوتا ہے غلام آزاد کا اگر اُسکا کوئی عصبہ نسبی نہو بخلاف غلام
کے کہ وہ وارث آزاد کرنے والے کا نہین ہوتا اور بعضون نے کہا کہ مولی سے مراد ہے غلام آزاد کیا ہوا یعنی جس قوم نے کسی کو آزاد کیا ہو حکم اُسکا حکم اُس قوم کا
سا ہے مثلاً بنی ہاشم نے آزاد کیا کسی غلام کو تو وہ بیچ مقدمہ زکوٰۃ کے حکم بنی ہاشم کا رکھتا ہے جیسے کہ بنی ہاشم پر زکوٰۃ حرام ہے اسی طرح بنی ہاشم کے غلام آزاد

اور دو سگی بہنون کے ہوتے ہوئے سوتیلی بہن ساقط ہوتی ہے مگر کہ سوتیلی بہن کے ساتھ بھائی سوتیلا بھی ہو پس بیچ صورت ہونے ایک بہن یا دو بہنون سگی کے
اور بیچ صورت نہونے سگی بہن کے سوتیلی بہن ساتھ بھائی سوتیلے کے عصبہ ہوتی ہے اور حصہ درمیان اُنکے بطور عصوبت کے تقسیم ہوتا ہے اور جبکہ سگی بہن ساتھ بیٹے یا پوتے
یا پر پوتے وغیرہ میت کے عصبہ ہوگی تو بھائی سوتیلا اور بہن سوتیلی محروم ہونگے اور محروم ہوتے ہین بھائی اور بہنین سگی اور سوتیلی بسبب ہونے بیٹے اور پوتے کے اگرچہ
نیچے کے درجے کا ہو اور بسبب ہونے باپ اور دادا کے مسئلہ عصبات چار قسم پر ہین اوّل بیٹا اور پوتا اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون دوسرے باپ اور دادا اگرچہ اوپر کے
درجے کے ہون تیسرے بھائی سگے اور سوتیلے اور بیٹے اُنکے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون چوتھے چچا میت کے اور چچا میت کے باپ کے اور چچا میت کے دادا کے اور
بیٹے اور پوتے ان تینون چچاؤن کے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون اور مقدم انمین ہین بیٹے پھر پوتے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون پھر باپ پھر دادا اگرچہ اوپر کے
درجے کے ہون پھر بھائی پھر بھتیجے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون پھر چچا پھر اولاد اُنکی پس جہان کہین کہ ایک قسم اوّل مین سے ہوگا تو باقی تین قسمون کے لوگ بالکل محروم ہونگے
اور اسی طرح بسبب ہونے ایک کے قسم دوسری مین سے باقی دو قسمون کے لوگ محروم ہونگے اور بسبب ہونے ایک کے قسم تیسری مین سے چوتھی قسم کے لوگ محروم ہونگے
اور بیچ ہر قسم کے ان قسمون مین سے قریب بعید سے اولی ہے یعنی بسبب ہونے قریب کے بعید کو کچھ نہین پہنچے گا اور سگا سوتیلے سے اولی ہے اور پوتے میت کے چچاؤن
کے چچاؤن باپ میت کے سے اولی ہین اور پوتے باپ کے چچاؤن کے چچاؤن دادا کے سے اولی ہین مسئلہ ذوی الارحام بھی چار قسم پر ہین اوّل اولاد بیٹے کی
اور اولاد پوتے کی اور اولاد پرپوتے کی اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون دوسرے اجداد فاسد اور جدات فاسدہ اگرچہ اوپر کے درجے کے ہون اور جد فاسد اُسکو کہتے
ہین کہ بیچ واسطے اُسکے کے ساتھ میت کے عورت داخل ہو مانند نانا میت کے اور باپ نانی یا دادی میت کے اور جدّہ فاسدہ وہ ہے کہ بیچ واسطے اُسکے کے
ساتھ میت کے جد فاسد آوے مانند نانا کی مان کے اور دادی اور نانی کے باپ کی مان کے کہ یہ ذوی الارحام سے ہین اور جد صحیح وہ ہے کہ بیچ واسطے اُسکے
کے ساتھ میت کے عورت داخل نہو مانند دادا اور پردادا کے اگرچہ اوپر کے درجے کے ہون اور جدّہ صحیحہ وہ ہے کہ جد فاسد بیچ واسطے اُسکے کے ساتھ میت کے
نہو مانند دادی اور پردادی اور نانی اور پرنانی کے اگرچہ اوپر کے درجے کی ہون اور یہ ذوی الفروض سے ہین جیسیکہ اوپر ذکر کی گئین اور تیسری قسم
ذوی الارحام سے اولاد سگی بہنون کی اور سوتیلی بہنون کی اور بہنون اخیافیہ کی اور اولاد بھائی اخیافی کی اور بیٹیان سگے بھائی اور سوتیلے بھائی کی ہین چوتھے
پھپیان مطلق یعنی سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور چچا اخیافی اور مامون اور خالائین پس اگر ایک قسم اوّل سے یا اولاد اُنکی سے اگرچہ نیچے کے درجے کا ہو موجود
ہو تو لوگ تینون قسمون باقی کی سب محروم ہون گے اور بسبب ہونے ایک کے قسم دوسری مین سے لوگ قسم تیسری اور چوتھی کے محروم ہونگے اور بسبب ہونے
ایک کے قسم تیسری مین سے سب لوگ چوتھی قسم کے محروم ہونگے اور قریب بعید سے بیچ سب قسمون کے اولی ہین اور باقی تفصیل اسکی فرائض مین دیکھنی چاہیے مسئلہ
موانع ارث کے چار ہین یعنے انسے وارث نہین ہوتا ایک تو رِق یعنی بردہ ہونا کہ نہ بردہ کا وارث آزاد ہوتا ہے اور نہ بردہ آزاد کا وارث ہوتا ہے اور دوسرے
قتل مانع ہے ارث سے وہ قتل کہ جس سے واجب ہوتا ہے قصاص یا کفارہ بیان مجمل اسکا یہ ہے کہ قتل کی پانچ قسمین ہین چنانچہ برمحل بیان مفصل اُنکا ہوگا
انشاء اللہ تعالی اُنمین سے چار قسمین تو ایسی ہین کہ کسی مین قصاص لازم آتا ہے اور کسی مین کفارہ اور دیت پس ان چارون صورتون مین محروم ہوتا ہے
قاتل میراث سے ہمارے نزدیک جبکہ ناحق قتل کرے اور اگر اپنے مورث کو از راہ قصاص کے یا حد کے یا دفع کرنیکے نفس اپنے سے مارے تو اصلاً محروم نہین ہوتا
اور ایک قسم انمین قتل بالتسبیب کہلاتی ہے اُس سے نہ قصاص لازم آتا ہے نہ کفارہ بلکہ دیت لازم آتی ہے پس اُس قتل سے قاتل نہین محروم ہوتا اور قتل
بالتسبیب یہ ہے کہ کھودے ایک شخص کنوان یا رکھے پتھر غیر ملک اپنی مین بلا اذن پس ہلاک ہو جاوے اُس سے انسان اور اسی طرح قاتل اگر لڑکا ہو یا دیوانہ
ہو تو نہین محروم ہوتا مقتول کی میراث سے ہمارے نزدیک اور تیسرے اختلاف دو دینون کا مانع ہے ارث سے یعنی نہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے اور
نہ کافر مسلمان کا اور چوتھے اختلاف دارین ہے یعنی ایک شخص دار الاسلام مین ہو اور ایک شخص دار الحرب مین تو نہ وہ اسکا وارث ہوگا اور نہ یہ اُسکا

فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيْعَةً فَاِلَيْنَا وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَاَنَا مَوْلٰى مَنْ لَا مَوْلٰى لَهٗ اَرِثُ مَالَهٗ وَاَفُكُّ عَانَهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ
مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ يَرِثُ مَالَهٗ وَيَفُكُّ عَانَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَاَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ اَعْقِلُ عَنْهُ وَاَرِثُهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ
لَا وَارِثَ لَهٗ يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے مقدام رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مین لائق تر ہون
ساتھ ہر مومن کے جان اُسکی سے پس جو شخص کہ چھوڑ جاوے دین اپنے ذمے یا عیال پس طرف میرے ہے ادا کرنا اُسکا اور پرورش کرنا
اُسکا اور جو شخص کہ چھوڑ جاوے مال پس واسطے وارثون اُسکے کے ہے اور مین کارساز اُسکا ہون کہ نہین کوئی کارساز اُسکا وارث ہوتا ہون اُسکے مال کا
یعنی رکھتا ہون اُسکو بیت المال مین والا انبیا وارث نہین ہوتے کسی کے اور نہ کوئی اُنکا وارث ہوتا ہے اور چھڑاتا ہون مین قیدی اُسکے کو یعنی
اُسپر جو خون بہا دینا لازم آیا تھا اور بسبب اُسکے نفس اُسکا مقید و معذب ہے عالم برزخ مین اُسکی طرفسے دیکر اُسکو چھڑاتا ہون عذاب سے اور ماموں
وارث اُس شخص کا ہے کہ نہین کوئی وارث اُسکا یعنی ماموں کہ ذوی الارحام سے ہے وارث ہوتا ہے اُسکا کہ جسکے ذوی الفروض اور عصبی نہین ہوتے
وارث ہوتا ہے اُسکے مال کا اور چھڑاتا ہے قیدی اُسکے کو اور ایک روایت مین ہے کہ مین وارث ہون اُسکا کہ نہین وارث اُسکا خون بہا ادا کرتا ہون
اُسکی طرفسے اور وارث ہوتا ہون اُسکا اور ماموں وارث ہے اُسکا کہ نہین کوئی وارث اسکا خون بہا بھرتا ہے اُس کی طرفسے اور وارث ہوتا ہے اُسکا
نقل کی یہ ابو داؤد نے وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحُوْزُ الْمَرْاَةُ ثَلٰثَ مَوَارِيْثَ عَتِيْقَهَا وَلَقِيْطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِيْ
لَاعَنَتْ عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے واثلہ رض بن اسقع سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لیتی ہے عورت تین شخصون کی
میراث اپنے آزاد کیے ہوئے کی اور اپنے پائے ہوئے کی اور بچے اپنے کی کہ لعان ہوا اُس سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** میراث آزاد کیے
ہوئے کی یعنی ایک عورت بردہ آزاد کرے اور وہ بردہ مر جاوے اور اس بردے کا کوئی عصبہ نسبی ہووے نہین تو وہ عورت وارث اسکی ہوتی ہے مانند مرد کے
اور پائے ہوئے کی یعنی ایک عورت نے بچہ راہ مین سے پڑا ہوا پایا اور پالا اُسکو اُسکی عورت وارث ہوتی ہے بعد مرنیکے اور یہ مذہب اسحٰق بن راہویہ کا ہے
اور اور علما کا مذہب یہ ہے کہ نہین ولا ہے واسطے ملتقط کے یعنی بچے کو راہ مین سے اُٹھانے والا نہین وارث ہوتا اسلیے کہ خاص کیا ہے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے ولا کو واسطے آزاد کرنے والیکے ساتھ قول اپنے کے لَا وَلَاءَ لَهَا اِلَّا وَلَاءُ الْعَتَاقَةِ پس شاید کہ یہ حدیث منسوخ
ہے اُنکے نزدیک اور قاضی نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ مال اُسکا بیت المال کے لیے ہے اور یہ عورت اولی اور احق ہے بہ نسبت
اور مسلمانون کے ساتھ اسکے کہ صرف کیا جاوے اُسپر وہ مال کہ چھوڑا ہے لڑکے نے اور لعان اُسکو کہتے ہین کہ مرد اپنی بیوی کو تہمت
زنا کی کرے یا انکار کرے بچے پیدا ہوئے کا کہ یہ میرا نہین اور آپسمین ایک دوسرے کو لعنت کرے چنانچہ بیان مفصل اسکا باب اللعان
مین ہوگا انشاء اللہ تعالی پس جس بچے کے پیدا ہونے مین لعان ہووے اُس بچے کا نسب باپ سے ثابت نہین ہوتا اور نہ آپسمین ایک
دوسرے کا وارث ہوتا ہے اسلیے کہ توارث بسبب نسب کے ہوتا ہے اور وہ منتفی ہوا اور نسب اُسکا ماں سے ثابت ہے پس وہ آپس مین
وارث بھی ہوتے ہین اور یہی حکم ولد الزنا کا ہے + ح ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ
عَاهَرَ بِحُرَّةٍ اَوْ اَمَةٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًا لَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب رض سے کہ نقل کی اپنے
باپ سے یعنی شعیب رض سے اور شعیب رض نے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ زنا کرے ساتھ عورت
آزاد کے یا لونڈی کے پس فرزند کہ پیدا ہوا اُس سے ولد الزنا ہوتا ہے نہ وارث ہوتا ہے وہ اور نہ میراث لی جاتی ہے اُس سے نقل کی
یہ ترمذی نے **ف** یعنی لڑکا نہین وارث ہوتا زنا کرنے والیکا اور نہ اُسکے اقربا کا اسلیے کہ وراثت بسبب نسب کے ہوتی ہے اور

لیے ہوئے پر بھی زکوٰۃ حرام ہے ع **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِبْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھانجا قوم کا اونھین مین سے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی بھانجا وارث ہوتا ہے ماموں کا اور ذوی الارحام سے ہے اور نہین وارث ہوتے ذوی الارحام مگر نزدیک امام ابو حنیفہ اور احمد کے اور ذوی الارحام جب وارث ہوتے ہین کہ نہون میت کے ذوی الفروض ورنہ عصبات اور ذوی الارحام کا بیان ابتداے باب مین تفصیل سے ہو چکا ہے اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے حنفیہ نے اوپر وارث ہونے ذوی الارحام کے طیبی ع ح **وَذُکِرَ** حَدِیْثُ عَائِشَۃَ اِنَّمَا الْوَلَاءُ فِیْ بَابٍ قَبْلَ بَابِ السَّلَمِ وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ الْبَرَاءِ اَلْخَالَۃُ بِمَنْزِلَۃِ الْاُمِّ فِیْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِیْرِ وَحِضَانَتِہٖ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کی گئی حدیث عائشہ رض کی کہ سرا اُسکا انما الولاء ہے بیچ باب کے کہ پہلے باب السلم سے ہے اور ذکر کرینگے ہم حدیث براء کی کہ سرا اُسکا یہ ہے الخالۃ بمنزلۃ الام بیچ باب بلوغ الصغیر وحضانتہ کے اگر چاہیگا اللہ تعالی **ف** بمنزلۃ الام یعنی خالہ بمنزلہ ماں کے ہے میراث مین پس اگر جمع ہو خالہ ساتھ پھوپی کے تو دو ثلث پھوپی کو ملین گے اور ایک ثلث خالہ کو ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَوَارَثُ اَھْلُ الْمِلَّتَیْنِ شَتّٰی رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ عَنْ جَابِرٍ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین وراثت ہوتی ہے درمیان دو دین والون مختلف کی نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور نقل کی ترمذی نے جابر رض سے **ف** یعنی نہ کافر مسلمان کا وارث ہوتا ہے اور نہ مسلمان کافر کا ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْقَاتِلُ لَا یَرِثُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنیوالا نہین وارث ہوتا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی جو شخص کہ اپنے مورث کو مار ڈالے تو وہ اُسکی میراث سے محروم ہے اور بیان مفصل اسکا ابتداے باب مین گذر چکا ہے ح **وَعَنْ** بُرَیْدَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْجَدَّۃِ السُّدُسَ اِذَا لَمْ تَکُنْ دُوْنَھَا اُمٌّ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے بریدہ رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ٹھیرایا واسطے جدہ کے چھٹا حصہ جسوقت کہ نہو حاجب اُسکو ماں نقل یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی اگر ماں میت کی جیتی ہوگی تو وہ حاجب ہوگی یعنے محروم کرے گی جدہ کو حصے سے اور جدہ سے مراد عام ہے نانی ہو یا دادی ح مولانا **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَھَلَّ الصَّبِیُّ صُلِّیَ عَلَیْہِ وَوُرِّثَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے جابر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آواز کرے لڑکا نماز پڑھی جاوے اُسپر اور وارث کیا جاوے نقل کی یہ ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** مراد آواز سے علامت زندگی کی ہے یعنی اگر جب پیدا ہونے کی وقت آدھے سے زیادہ نکلا اور اُسمین علامت زندگی کی معلوم ہوئی خواہ آواز کی خواہ سانس لیا ہو خواہ چھینکا خواہ کوئی عضو ہلا اور پھر مر گیا تو اُسپر نماز جنازہ بھی پڑھے اور اُسکو وارث بھی ٹھیراوے اور اُسکا ورثہ بھی بانٹے پس اگر مرے ایک شخص اور وارث اُسکا پیٹ مین ہو تو رکھ چھوڑی جاوے اُسکے لیے میراث اگر زندہ پیدا ہوا وارث ہوگا اور اُس سے اُسکے وارثون کی طرف نقل کرے گی میراث اور اگر زندہ نہ پیدا ہوا اور وارث نہ لینگے ح **وَعَنْ** کَثِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْھُمْ وَحَلِیْفُ الْقَوْمِ مِنْھُمْ وَابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْھُمْ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے کثیر بن عبد اللہ رض سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی عبد اللہ سے اُنھون نے نقل کی دادا کثیر رض کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مولی قوم کا اُس قوم مین سے ہے اور حلیف قوم کا اُس قوم مین سے ہے اور بھانجا قوم کا اُس قوم مین سے ہے نقل کی یہ دارمی نے **ف** مولی قوم کا الخ بیان اسکا فائدہ حدیث انس رض کی مین ہو چکا اور حلیف قوم کا الخ عرب مین پہلے عادت تھی کہ آپس مین قسمان قسمین کرتے تھے اسپر کہ خون تیرا خون میرا ہے اور صلح تیری صلح میری ہے اور جنگ تیری جنگ میری ہے اور مین وارث تیرا اور تو وارث میرا بعد ازان یہ حکم منسوخ ہوا ساتھ آیت مواریث کے اور بھانجا قوم کا الخ بیان اسکا بھی بیچ فائدہ حدیث انس رض کے گذر چکا ح **وَعَنِ** الْمِقْدَامِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِہٖ

اُسکے اجرا مین اہتمام خوب طرح کرین اور آدمی وارث ہوتا ہے الخ یہ تفسیر اور تاکید پہلے کلام کی ہے ح ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قُتِلَ أَبُوهُمَا مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا وَإِنَّ عَمَّهُمَا أَخَذَ مَالَهُمَا وَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا وَلَا تُنْكَحَانِ إِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ يَقْضِي اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَمِّهِمَا فَقَالَ أَعْطِ لِابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا لائی عورت سعد بن ربیع کی اپنے دونون بیٹیون کو کہ سعد بن ربیع سے تھین پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ یہ دونون بیٹیان سعد بن ربیع کی ہین مارا گیا باپ انکا آپکے ساتھ دن اُحد کے شہید اور تحقیق چچا انکے نے لیا مال انکا یعنی جو مال کہ انکو پہنچا سعد کے بھائی نے لے لیا بحسب رسم جاہلیت کے کہ عورتون کو محروم کرتے تھے میراث سے اور نہ چھوڑا انکے لیے مال اور نکاح نہین کی جاتین یہ مگر کہ ہو واسطے انکے مال فرمایا حضرتؐ نے حکم کریگا اللہ تعالی بیچ مقدمہ اسکے کے یعنی صبر کرتا وحی آوے انکے مقدمے مین پس اُتری آیت میراث کی یعنی یُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ الخ پس بھیجا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کو اُنکے چچا کے پاس اور فرمایا کہ دے سعد کی دونون بیٹیونکو دو تہائی اور دے لڑکیون کی مان کو آٹھوان حصہ اور جو کچھ کہ بچ رہے پس واسطے تیرے ہے نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** یعنی مال کے چوبیس ۲۴ حصے کر کر یون تقسیم کرے

مسئلة ۲۴ زید — بنت ۸ بنت ۸ زوجہ ۳ عم ۵

وَعَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ سُئِلَ أَبُو مُوسٰى عَنِ ابْنَةٍ وَبِنْتِ ابْنٍ وَأُخْتٍ فَقَالَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ وَائْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَيُتَابِعُنِي فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَأُخْبِرَ بِقَوْلِ أَبِي مُوسٰى فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ أَقْضِي فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الِابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ فَأَتَيْنَا أَبَا مُوسٰى فَأَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هٰذَا الْحَبْرُ فِيكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ہزیل بیٹے شرحبیل کے سے کہ کہا سوال کیے گئے موسی اس مسئلے سے کہ ایک بیٹی ہو اور ایک پوتی اور ایک بہن یعنی ایک شخص مرے یہ وارث چھوڑ کر تو اُسکی میراث کیونکر بٹے پس جواب دیا ابو موسی نے کہ بیٹی کو آدھا اور بہن کو آدھا یعنی پوتی کو محروم کیا اور کہا ابو موسی نے پوچھنے والے کو کہ جا عبد اللہ بن مسعودؓ کے پاس یعنی اور پوچھ اُس سے بھی یہ مسئلہ موافقت کریگا میری یعنی یہی جواب دینگے پس سوال کیے گئے ابن مسعودؓ اور خبر دیے گئے ساتھ جواب ابو موسیؓ کے پس کہا ابن مسعود نے کہ تحقیق مین گمراہ ہون اُسوقت یعنی مین اگر ایسا فتوی دون تو گمراہ ہون اور نہ ہون مین راہ پانے والون سے حکم کرونگا مین اس مسئلے مین موافق اُسکے کہ حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ یہ ہے بیٹی کو آدھا اور پوتی کو چھٹا حصہ واسطے پورا کرنے دو تہائی کے یعنی حق دو بیٹیونکا یا زیادہ کا دو سے دو تہائی تھا جب ایک بیٹی نے آدھا پایا تو چھٹا حصہ پوتی کو دیکر دو تہائی پورے کر دینگے اور جو باقی رہے پس واسطے بہن کے ہے یعنی بموجب اُس حدیث کے کہ کرو بہنون کو ساتھ بیٹیون کے عصبہ اور مذہب جمہور کا بھی یہی ہے پس آئے ہم ابو موسیؓ کے پاس اور خبر دی ہمنے اُنکو ساتھ کہنے ابن مسعود کے پس کہا ابو موسی نے کہ نہ پوچھا کرو مجھسے جبتک کہ یہ عالم ہے بیچ تمہارے یعنی ابن مسعودؓ نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی چھ حصے کر کر یون بانٹے میت

مسئلة ۶ بکر — بنت ۳ بنت الابن ۱ اخت ۲

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ ابْنِي مَاتَ فَمَا لِي مِنْ مِيرَاثِهِ قَالَ لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ لَكَ سُدُسٌ آخَرُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ إِنَّ

نسب ہے نہین درمیان اسکے اور درمیان زنا کرنے والیکے اور نہ زنا کرنے والا وارث ہوتا ہے اُس لڑکے کا اور نہ اقربا زنا کرنے والے کے بخلاف مان کے کہ وہ اس لڑکے کی وارث ہوتی ہے اور لڑکا اُسکا ؏ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ مَوْلًى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَتَرَكَ شَيْئًا وَلَمْ يَدَعْ حَمِيْمًا وَلَا وَلَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْا مِيْرَاثَهٗ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ قَرْيَتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہ رضؓ سے یہ کہ غلام آزاد کیا ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا مر گیا اور چھوڑ گیا کچھ مال اور نہ چھوڑا کوئی ناتے دار اور نہ فرزند پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو میراث اسکی ایک شخص کو اُسکے بستی والون مین سے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے **ف** چونکہ اُسنے کوئی وارث چھوڑا نہین مال اُسکا واسطے بیت المال کے تھا اور مصرف بیت المال کے فقرا وغیرہ ہین پس آنحضرتؐ نے اُسکے بستی والون کو دینا مناسب جانا بسبب محتاج ہونے اُنکے کے اور حضرتؐ کو ولا یعنی وراثت اُسکی اسلیے نہ پہنچی کہ نہ انبیا وارث کسی کے ہوتے ہین اور نہ کوئی اُنکا وارث ہوتا ہے + ؏ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيْرَاثِهٖ فَقَالَ اِلْتَمِسُوْا لَهٗ وَارِثًا اَوْ ذَا رَحِمٍ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهٗ وَارِثًا وَلَا ذَا رَحِمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْهُ الْكُبْرَ مِنْ خُزَاعَةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ انْظُرُوْا اَكْبَرَ رَجُلٍ مِنْ خُزَاعَةَ اور روایت ہے بریدہ رضؓ سے کہ کہا مر گیا ایک شخص خزاعہ مین سے کہ نام ایک قبیلے کا ہے پس لائی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میراث اُسکی پس فرمایا کہ تلاش کرو واسطے اُسکے وارث کو یعنی ذوی الفروض یا عصبات سے یا ذوی رحم کو پس نہ پایا اُسکا وارث اور نہ ذوی رحم پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دو میراث اُسکی بڑے کو خزاعہ مین سے نقل کی یہ ابو داؤد نے اور ایک روایت ابو داؤد کی مین یون ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے دیکھو بڑے شخص کو خزاعہ مین سے یعنی اور دو اُسکو یہ **ف** اسکی بھی تاویل وہی ہے جو اوپر کی حدیث مین گذری کہ ترکہ اُسکا داخل بیت المال کے ہوتا حضرتؐ نے مناسب یون جانا کہ ایک شخص بڑے کو اُنمین سے دیجیے بنظر اسکے کہ وہ بھی مصرف بیت المال ہے اور باعتبار ہم قبیلہ ہونیکے اور بڑھاپے کے احق ہے + ح وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْ دَيْنٍ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاِنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ دُوْنَ اَخِيْهِ لِاَبِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ قَالَ الْاِخْوَةُ مِنَ الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ اِلٰى اٰخِرِهٖ اور روایت ہے حضرت علی رضؓ سے کہ کہا تحقیق تم پڑھتے ہو اس آیت کو مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْ دَيْنٍ اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ ادا کرنے دَین کے پہلی وصیت کے اور حکم کیا حضرتؐ نے کہ حقیقی بھائی وارث ہوتے ہین نہ سوتیلے یعنی باوجود ہونے حقیقی بھائیون کے سوتیلون کو نہین پہنچتا آدمی وارث ہوتا ہے اپنے سگے بھائی کا نہ سوتیلے بھائی کا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت دارمی کی مین یون ہے کہ فرمایا حضرت علی رضؓ نے کہ بھائی کہ مان مین بھی شریک ہون یعنی مان اور باپ مین شریک ہون یعنے سگے بھائی وارث ہوتے ہین نہ بھائی کہ فقط باپ مین شریک ہون یعنی سوتیلے تا آخر حدیث مذکور ہوئی کے **ف** پڑھتے ہو اس آیت کو الخ حاصل آیت کا یہ ہے کہ میراث بعد جاری کرنے وصیت کے ہے کہ میت نے کی اور بعد ادا کرنے دَین میت کے ہے اور مراد حضرت علی رضؓ کی یہ ہے کہ تم اس آیت کو پڑھتے ہو آیا معنی بھی اسکے سمجھتے ہو بیان اسکا یہ ہے کہ آیۂ کریمہ مین وصیت دَین پر مقدم واقع ہوئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ادائے دَین کو مقدم رکھا اجرائے وصیت پر پس یہ گمان نکرین لوگ درمیان آیت کے اور فعل آنحضرتؐ کے منافات ہے بلکہ جانین کہ دَین مقدم ہے حکم مین اگرچہ مؤخر ہے ذکر مین اور وصیت کو مقدم ذکر مین اسلیے کیا کہ ورثہ پر جاری کرنا وصیت کا شاق ہے اُسکو سہل نہ جانین بلکہ

دلوایا باوجود اُسکے بیٹے ہونیکے کہ باپ تھا میّت کا اور مذہب علما کا یہ ہے کہ باوجود ہونے باپ میّت کے اُس میت کی دادی کو کچھ نہین پہونچتا یعنی دادی پوتے کے مال سے محروم ہے ساتھ اپنے بیٹے کے کہ باپ ہے میت کا اور اس حدیث پر علمانے عمل اسلیے نہین کیا کہ یہ حدیث ضعیف ہے لائق دلیل پکڑنیکے نہین دلیل پکڑنیکے لیے حدیث صحیح چاہیے یا یہ کہ حضرتؐ نے جدہ کو اس صورت مین تبرعاً یعنے ازراہ احسان کے دلوایا نہ بطریق میراث کے ۱۲ ع و مولانا **وَعَنِ** الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنْ وَرِّثِ امْرَاَةَ اَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ضحاک بن سفیان سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لکھا طرف اُسکے یہ کہ وارث گردان یعنی میراث دے اشیم ضبابی کی عورت کو خون بہا خاوند اُسکے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** اشیم ضبابی حضرتؐ کی حیات مین مارے گئے خطاءً اور شرح السنہ مین لکھا ہے کہ اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ دیت واجب ہوتی ہے واسطے مقتول کے اوّل پھر انتقال کرتی ہے اُس سے طرف وارثون مقتول کے مانند تمام املاک اُسکی کے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا انتہی اور آیا ہے امیر المومنین حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ وارث نہین ہوتی ہے عورت خاوند کی دیت سے پس بیان کی اُنکے آگے ضحاک نے یہ حدیث طیبی ۱۲ ح **وَعَنْ** تَمِيْمِ الدَّارِيِّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدَيْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے تمیم داری سے کہ کہا پوچھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا حکم ہے شرع کا بیچ مشرک کے کہ اسلام لایا ہاتھ پر ایک شخص مسلمان کے یعنی وہ مسلمان مولی اس نومسلم کا ہوتا ہے یا نہین پس فرمایا وہ شخص یعنی جسکے ہاتھ پر مسلمان ہوا ہے لائق تر ہے ساتھ زندگی اُسکی کے اور مرنے اُسکے کے یعنی مولی اُسکا ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** تمیم داری مشہور صحابی ہین اوّل نصرانی تھے پھر مسلمان ہوئے نوین سال ہجری مین اور وہ شب بیدار تھے رات کو ایک رکعت مین ختم قرآن کرتے تھے اور کبھی ایک آیت صبح تک بار بار پڑھتے رہتے اور ایک رات ناغہ ہو گئی اُنسے تہجد اُسکے کفارے مین برس روز تک نہ سوئے اور مسجد مین چراغ اول اُنھون نے ہی روشن کیا تھا اور موالی آپس مین وارث ایک دوسرے کے ہوتے تھے ابتدائے اسلام مین پھر منسوخ ہوا اور بعضون نے کہا مراد یہ ہے کہ وہ لائق تر ہے ساتھ مدد کرنے اُسکی کے زندگی مین اور ساتھ نماز پڑھنے کے اُسپر بعد مرنے اُسکے کے ۱۲ ح طیبی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا اِلَّا غُلَامًا كَانَ اَعْتَقَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَهٗ اَحَدٌ قَالُوْا لَا اِلَّا غُلَامٌ لَهٗ كَانَ اَعْتَقَهٗ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَهٗ لَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ ایک شخص مرگیا اور نہ چھوڑا کوئی وارث مگر ایک غلام کہ آزاد کیا تھا اُسکو پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا ہے واسطے اُسکے کوئی وارث عرض کیا صحابہؓ نے کہ نہین کوئی وارث مگر ایک غلام کہ آزاد کیا تھا اُسکو پس دلوائی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میراث اُس میت کی اُس غلام آزاد کو نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یہ دلوانا میراث کا ازراہ تبرع یعنی احسان کے تھا جیسا کہ اوپر گذرا حضرت عائشہؓ کی حدیث مین کہ دو میراث اُسکی ایک شخص کو اُسکی بستی والون مین سے بیان مفصل اسکا وہان گذر چکا ہے اور کہا شریح اور طاؤس نے بحسب ظاہر اس حدیث کے کہ غلام آزاد وارث ہوتا ہے اپنے آزاد کرنے والے کا جیسا کہ وارث ہوتا ہے آزاد کرنے والا غلام آزاد کا ۱۲ ع **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وارث ہوتا ہے ولا کا جو وارث ہوتا ہے مال کا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث اسناد اسکی نہین قوی **ف** ولا کہتے ہین غلام آزاد کے مال کو یعنی مثلاً بعد مرنے باپ کے مرا غلام آزاد کیا ہوا باپ کا یا باپ کے غلام

السُّدُسُ الآخِرُ طُعْمَةٌ لَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے
عمران بن حصین سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق پوتا میرا مر گیا پس کیا پونہچتا ہے مجکو میراث اُسکی سے
فرمایا واسطے تیرے ہے چھٹا حصہ پس جب پھرا وہ بلایا اُسکو حضرتؐ نے اور فرمایا واسطے تیرے ہے چھٹا حصہ اور پس جب پشت پھیری بلایا اُسکو
فرمایا تحقیق چھٹا حصہ اخیر کا رزق ہے واسطے تیرے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** رزق
ہے یعنی دوسرا چھٹا حصہ بطریق عصبیت کے تجھے پونہچا اور پہلا بطریق فرضیت کے اور تہائی حصہ ایک بارگی ہی اُسے نہ دیا تا وہ یہ گمان نکرے کہ
فرض تہائی ہے اور صورت اس مسئلے کی یہ ہے کہ ایک شخص مرا چھوڑ کر دو بیٹیاں اور یہ دادا کہ سائل ہے پس اُسکے مال میں سے اُسکی دو بیٹیوں کو تو دو تہائی
پونہچا اور باقی رہا تہائی اُسمین سے چھٹا حصہ تو دادا کو بطریق فرضیت کے پونہچا اور چھٹا حصہ بطریق عصبیت کے ۱۲ع میت مسئلہ ۶ خالد — بنت ۲ بنت ۲ جد ۲
وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ تَسْاَلُهُ مِيْرَاثَهَا فَقَالَ لَهَا مَالَكِ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ شَىْءٌ وَمَالَكِ فِىْ سُنَّةِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَىْءٌ فَارْجِعِىْ حَتّٰى اَسْاَلَ النَّاسَ فَسَاَلَ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيْرَةُ فَاَنْفَذَهُ لَهَا
اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْاُخْرٰى اِلٰى عُمَرَ تَسْاَلُهُ مِيْرَاثَهَا فَقَالَ هُوَ ذٰلِكِ السُّدُسُ فَاِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَاَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهٖ
فَهُوَ لَهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے قبیصہؓ بیٹے ذویبؓ کے سے
کہ کہا آئی جدّہ پاس ابو بکر صدیقؓ کے اس حال میں کہ مانگتی تھی اُنسے میراث اپنی پس کہا واسطے اُسکے نہیں واسطے تیرے بیچ کتاب اللہ کے کچھ اور
نہیں واسطے تیرے بیچ سنت یعنی حدیثوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ یعنے جو حدیثیں کہ مجھے یاد ہیں اُن میں یہ حکم نہیں پاتا پس پھر جا
یہانتک کہ پوچھوں لوگوں سے یعنی علمائے صحابہؓ سے شاید کہ اُن میں کوئی جانتا ہو یہ حکم پھر پوچھا ابو بکرؓ نے لوگوں سے پس کہا مغیرة بن شعبہ
نے کہ حاضر ہوا تھا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دلوایا جدہ کو چھٹا حصہ پس کہا ابو بکرؓ نے مغیرہ کو کہ آیا ہے ساتھ تیرے کوئی
سوا تیرے کہ یہ سُنا یا دیکھا ہو حضرت سے یعنی احتیاطًا اُنھوں نے یہ پوچھا پس کہا محمد بن مسلمہ نے مانند اُس چیز کے کہ کہا تھا مغیرہ نے
پس جاری کیا اُس حکم کو واسطے اُس جدہ کے حضرت ابو بکرؓ نے پھر آئی جدہ دوسری پاس حضرت عمرؓ کے اس حال میں کہ طلب کرتی تھی اُنسے
میراث اپنی پس کہا حضرت عمرؓ نے وہی چھٹا حصہ ہے پس اگر جمع ہو تم دونوں پس وہ چھٹا مشترک ہے درمیان تم دونوں کے اور جونسی تم دونوں سے
کہ تنہا ہو ساتھ اس چھٹے حصے کے پس وہ چھٹا حصہ اُسکے لیے ہو نقل کی یہ مالکؒ اور احمدؒ اور ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی اور ابن ماجہ نے **ف**
جدّہ کہتے ہیں دادی کو بھی اور نانی کو بھی پس حضرت ابو بکرؓ کے پاس جو آئی تھی نانی تھی اور حضرت عمرؓ کے پاس جو آئی دادی تھی اُسی میّت کی چنانچہ
ایک روایت میں اسی طرح آیا ہے اور اخیر جملے کا حاصل یہ ہے کہ میراث جدّہ کی چھٹا حصہ ہے خواہ ایک ہو یا کئی ہوں پس حضرت صدیقؓ نے حکم
کیا چھٹے حصے کا ایک جدہ کے لیے تنہا اسلیے کہ دوسری کا ہونا معلوم نتھا اور حضرت عمرؓ کو جب معلوم ہوا دوسری کا ہونا تو حکم کیا کہ دونوں چھٹے حصے میں شریک
ہوں ۱۲ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فِى الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا اِنَّهَا اَوَّلُ جَدَّةٍ اَطْعَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدُسًا مَعَ ابْنِهَا وَابْنُهَا حَىٌّ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ضَعَّفَهُ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا بیچ مسئلہ جدّہ کے ساتھ بیٹے اُسکے کے یہ بات کہ وہ
یعنی جدہ کہ ذکر کی گئی مسئلے میں اوّل جدہ تھی کہ دلوایا تھا اُسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چھٹا حصہ ساتھ بیٹے اُسکے کے اور بیٹا اُسکا زندہ
تھا نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور ترمذی نے ضعیف کہا اس حدیث کو **ف** یعنی ایک شخص مرا دادی اور باپ چھوڑ کر حضرتؐ نے دادی کو چھٹا حصہ

فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ مَالًا کَثِیْرًا وَلَیْسَ یَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَتِیْ اَفَاُوْصِیْ بِمَالِیْ
کُلِّہٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَثُلُثَیْ مَالِیْ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ اِنَّکَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَکَ
اَغْنِیَاءَ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَہُمْ عَالَۃً یَّتَکَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّکَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَۃً تَبْتَغِیْ بِہَا وَجْہَ اللّٰہِ اِلَّا اُجِرْتَ بِہَا حَتَّی اللُّقْمَۃَ تَرْفَعُہَا
اِلٰی فِیْ امْرَاَتِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا بیمار ہوا مین اُس سال کہ فتح ہوا مکہ ایسا بیمار کہ پہونچا مین کنارے موت پر
پس آئے میرے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو پس کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق واسطے میرے مال ہے بہت اور نہین وارث میرا کوئی مگر
بیٹی میری کیا پس وصیت کرون مین ساتھ تمام مال اپنے کے فرمایا کہ نہین کہا مین نے پس دو تہائی مال کی وصیت کرون مین فرمایا کہ نہین کہا مین نے پس آدھی
مال کی وصیت کرون فرمایا کہ نہین کہا مین نے پس تہائی کی وصیت کرون فرمایا کہ تہائی کی کر اور تہائی بھی بہت ہے تحقیق تو یہ کہ چھوڑ کر جاوے اپنے وارثون کو
غنی بہتر ہے اس سے کہ چھوڑے انکو مفلس اس حال مین کہ ہاتھ پھیلاوین آگے لوگون کے مانگنے کے لیے اور تحقیق تو ہرگز نہ خرچ کریگا کوئی مال کہ طلب کرے تو ساتھ اس
خرچ کرنیکے رضامندی اللہ تعالیٰ کی مگر کہ ثواب دیا جاویگا تو بسبب اُسکے یہان تک کہ لقمہ اُٹھا دے تو اُسکو طرف مُنھ بیوی اپنی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہین
وارث میرا کوئی الخ یعنے ذوی الفروض مین سے یا ایسے وارثون مین سے کہ خوف اُنکے ضایع ہونیکا ہو کوئی وارث میرا نہین سوائے بیٹی کے یہ تاویل اسلیے کی کہ وارث
اُنکے بہت عصبات تھے اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ مباح ہے جمع کرنا مال کا اور عدل کرے وارثون کے حق مین اور اتفاق ہے سب علما کا اسپر کہ جس میت کا
کوئی وارث ہو تو نہین جاری ہوتی ہے وصیت اُسکے تہائی مال سے زیادہ مین مگر جبکہ وارث جائز رکھین وصیت کو تو جاری ہوگی اگرچہ سارے مال کی جائز رکھین اور
جس میت کا کوئی وارث نہو تو بھی مذہب جمہور علما کا تو یہی ہے کہ زیادہ تہائی مین سے نہین جاری ہوگی وصیت اور جائز رکھا ہے اُسکو ابو حنیفہؒ اور علما اُنکے نے اور اسحق نے اور احمدؒ نے
ایک روایت مین اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہے ناتے دارون سے سلوک کرنے کی اور شفقت کرنے کی وارثون پر اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ قرابتیون سے
سلوک کرنا افضل ہے غیرون کے دینے سے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مال خرچ کرنے سے اپنے عیال پر ثواب دیا جاتا ہے جبکہ ارادہ کرے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مباح مین اگر ارادہ کرے رضامندی اللہ تعالیٰ کا تو وہ طاعت ہو جاتی ہے بیوی کہ حظ دنیوی ہے اور نوالہ اُسکے مُنھ مین دینا وقت خوشی
کے عادت ہے اور وہ بہت دور ہے طاعت سے اور امور آخرت سے اور باوجود اسکے حضرت نے خبر دی کہ اگر نوالہ دینے مین ارادہ رضامندی اللہ تعالیٰ کا ہو تو اسمین بھی
ثواب ملتا ہے پس غیر اس حالت مین بطریق اولی ثواب ملیگا طیبی **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ عَادَنِیْ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِیْضٌ فَقَالَ اَوْصَیْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِکَمْ قُلْتُ بِمَالِیْ کُلِّہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ فَمَا تَرَکْتَ لِوَلَدِکَ قُلْتُ ہُمْ
اَغْنِیَاءُ بِخَیْرٍ فَقَالَ اَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زِلْتُ اُنَاقِصُہٗ حَتّٰی قَالَ اَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے سعد بن ابی وقاصؓ سے
کہ کہا خبر پوچھنے کو میری آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور مین تھا بیمار پس فرمایا کیا ارادہ وصیت کا کیا ہے تو نے کہا مین نے ہان فرمایا کسقدر
مال کی وصیت کا ارادہ کیا تو نے کہا مین نے اپنے سارے مال کی وصیت کرنیکا ارادہ کیا ہے مین نے اللہ کی راہ مین فرمایا پس کیا چھوڑا تو نے واسطے اولاد
اپنی کی کہا مین نے وہ غنی ہین ساتھ مال کے پس فرمایا وصیت کر دسوین حصے کے پس ہمیشہ رہا مین کہ کم گنتا تھا اُس چیز کو کہ فرماتے تھے حضرتؐ یہان تک
کہ فرمایا وصیت کر تو ساتھ تہائی کے اور تہائی بہت ہے نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِہٖ عَامَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَعْطٰی کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّہٗ فَلَا وَصِیَّۃَ لِوَارِثٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ
اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاہِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُہُمْ عَلَی اللّٰہِ وَیُرْوٰی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وَصِیَّۃَ لِوَارِثٍ اِلَّا
اَنْ یَّشَاءَ الْوَرَثَۃُ مُنْقَطِعٌ ہٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَفِیْ رِوَایَۃِ الدَّارَقُطْنِیِّ قَالَ لَا تَجُوْزُ وَصِیَّۃٌ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ الْوَرَثَۃُ اور روایت ہے

آزاد کا آزاد کیا ہوا تو وارث ہوگا اُسکا بیٹا اُسکے مال کا اور یہ مخصوص ہے ساتھ عصبہ کے یعنی جو عصبہ بنفسہ کہ وارث ہوتا ہے مال میّت کا وہ وارث
ہوتا ہے ولا غلام کا پس نہین وارث ہوتی ولا کی بیٹی میت کی اگرچہ وارث ہوتی ہے مال کی اسلیے کہ بیٹی عصبہ نہین ہے عصبہ بنفسہ مرد ہی ہوتے ہین
نہ عورتین حاصل یہ کہ عورت وارث ولا کی نہین ہوتی مگر جبکہ عورت خود کسی غلام کو آزاد کرے یا اُسکا آزاد کیا ہوا کسی کو آزاد کرے تو اُنکے ولا کی
وارث ہوتی ہے ؛ ح ؛ ع طیبی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا کَانَ
مِنْ مِیْرَاثٍ قُسِمَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَھُوَ عَلٰی قِسْمَۃِ الْجَاھِلِیَّۃِ وَمَا کَانَ مِنْ مِیْرَاثٍ اَدْرَکَہُ الْاِسْلَامُ فَھُوَ عَلٰی قِسْمَۃِ الْاِسْلَامِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ
روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میراث کہ بانٹی گئی جاہلیت مین پس وہ اوپر بانٹنے جاہلیت کے ہے اور جو میراث کہ پایا
اُسکو اسلام نے پس وہ اوپر بانٹنے اسلام کے ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یعنی جو میراث کہ ایام جاہلیت مین بٹی اگر کسی کو زیادہ پہونچ گیا اور کسی کو نا اُسکو
نہین پہونچا اور اگر کسی کو کم پہونچا اُسکو دعوی باقی کے لینے کا نہین پہونچتا اور اگر بعد اسلام لانے کے بانٹی جاوے گی تو بحسب حکم اسلام کے بانٹی جاوے گی
مولانا **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَاہُ کَثِیْرًا یَقُوْلُ کَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ عَجَبًا لِلْعَمَّۃِ تُوْرَثُ وَلَا تَرِثُ
رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہے محمد بن ابی بکر بن حزم سے یہ کہ اُسنے سنا اپنے باپ سے کہ اکثر کہتے تھے کہ تھے حضرت عمر بن الخطاب فرماتے کہ تعجب ہے واسطے پھوپی کے
کہ وارث ہوتا ہے اُسکا بھتیجا اور نہین وارث ہوتی وہ بھتیجے کی نقل کی یہ مالک نے **ف** یہ تعجب از راہ قیاس عقل کے ہے اور جبکہ دیکھے طرف بجا آوری حکم کے اور
طرف اسکے کہ حکمت اسکی اللہ تعالی ہی جانتا ہے تو کچھ عجب نہین اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ اگر پھوپی مرجاوے کسی شخص کی تو وہ وارث ہوتا ہے اسکا اور اگر وہ شخص
مرجاوے تو پھوپی اُسکی وارث نہین ہوتی اور یہ بنی ہے اوپر نہ وارث ہونے ذوی الارحام کے والا پھپیان ذوی الارحام سے ہین وارث ہوتی ہین نزدیک اُنکے
کہ وارث کرتی ہین ذوی الارحام کو بحسب تفصیل کے کہ مذکور ہے علم فرائض مین طیبی ؛ ح **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَزَادَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَ
الطَّلَاقَ وَالْحَجَّ قَالَ فَاِنَّہٗ مِنْ دِیْنِکُمْ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عمر سے فرمایا سیکھو احکام فرائض کے اور زیادہ کیا ابن مسعود نے یہ کہ سیکھو احکام طلاق
اور حج کے کہا حضرت عمر اور ابن مسعود نے اسلیے کہ یہ علم ضروریات دین تھا ایسے ہے نقل کی یہ دارمی نے **بَابُ الْوَصَایَا** باب ہے بیچ بیان وصیتون کے
ف وصایا جمع وصیت کی ہے جیسے خطایا جمع خطیّہ کی اور وصیّت اسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص زندگی مین کہہ جاوے کہ میرے مرنے کے بعد یون کرنا اور
کبھی استعمال کیجاتی ہے وصیت بمعنی نصیحت کے اور وصیت کرنی علماے ظواہر کے نزدیک واجب ہے اور اوروں کے نزدیک مستحب ہے نہ واجب اور پہلے نازل ہونے
میراث کے وصیت واجب تھی جب میراث واجب ہوئی تو واجب ہونا وصیت کا منسوخ ہوا چنانچہ اسی لیے وصیت وارث کے لیے درست نہین اور لکھا ہے علما نے
کہ جسپر قرض کسی کا آتا ہو یا امانت رکھی ہو تو لازم ہے اُسکو کہ وصیت اُسکے ادا کی کرجاوے اور لکھکر اُسپر گواہیان کروادے ؛ ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ**
فصل پہلی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَّہٗ شَیْءٌ یُّوْصٰی فِیْہِ یَبِیْتُ لَیْلَتَیْنِ اِلَّا وَ
وَصِیَّتُہٗ مَکْتُوْبَۃٌ عِنْدَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین لائق مرد مسلمان کو کہ واسطے
اُسکے ایک چیز ہو کہ صلاحیت وصیت کی رکھتی ہو قبیلہ مال اور معاملے سے ساتھ لوگون کے کہ گذارے دو راتین مگر کہ وصیت اُسکی لکھی ہو اُسکے پاس نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی کسی کا حق رکھتا ہو اپنے ذمے یا کچھ معاملہ ہو لوگون سے تو چاہیے کہ دو راتین نہ گذرنے پاوین مگر کہ اُسکے پاس وصیت نامہ
لکھا ہے اور مراد دو شب سے زمانہ قلیل ہے اور گئے ہین علماے ظواہر طرف واجب ہونے وصیت کے بحسب اس حدیث کے اور نہین و الا ہے اسمین واجب ہونے پر
لیکن اگر ہو کسی پر دین یا اُسکے پاس امانت ہو کسی کی تو لازم ہے وصیت کرنی اُسکی اور مستحب ہے جلدی کرنی وصیت اور لازم ہے کہ اُس وصیت کو لکھکر دو
گواہیان وصیت نامے پر کروادے ؛ ح ؛ ع ؛ س **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَیْتُ عَلَی الْمَوْتِ

فقال حتی اسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان ابی اوصی ان یعتق عنہ مائۃ
رقبۃ وان ہشاما اعتق عنہ خمسین وبقیت علیہ خمسون رقبۃ افاعتق عنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لو کان مسلما
فاعتقتم عنہ او تصدقتم عنہ او حججتم عنہ بلغہ ذلک رواہ ابو داود اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے
نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہؓ سے یہ کہ عاص بن وائل نے وصیت کی یہ کہ آزاد کیے جاویں میری طرف سے سو بردے پس آزاد کیا اسکے بیٹے ہشامؓ نے
پچاس بردے پھر ارادہ کیا بیٹے اسکے عمرو نے یہ کہ آزاد کرے اسکی طرف سے پچاس بردے باقی یعنی سو میں سے جو باقی رہے تھے پھر کہا عمروؓ نے یعنی اپنے دل میں کہ نہیں آزاد
کرنے کا میں یہاں تک کہ پوچھوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یعنی یہ کہ اسکی طرف سے آزاد کرنا بردوں کا روا اور مفید ہے یا نہیں پس آیا عمروؓ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میرے نے یعنی عاص نے وصیت کی تھی یہ کہ آزاد کیے جاویں اسکی طرف سے سو بردے اور تحقیق ہشام نے کہ بھائی میرا ہے
آزاد کیے اسکی طرف سے پچاس بردے اور باقی ہے اسپر یعنی پدر پر عاص پر یعنی بموجب وصیت کے پچاس بردے کیا پس میں آزاد کروں اسکی طرف سے یعنی پچاس باقی کو
پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ وہ اگر مسلمان ہوتا اور آزاد کرتے تم بردے اسکی طرف سے یا صدقہ دیتے اسکی طرف سے یا حج کرتے اسکی طرف سے پہنچتا اسکو
نقل کی ابوداؤد نے **ف** عاص بن وائل نے پایا زمانہ اسلام کا لیکن مسلمان نہیں ہوا اور اسکے دو بیٹے تھے ہشام بن عاص اور عمرو بن عاص یہ دونوں
مسلمان ہوئے تھے اور صحابہ میں سے تھے یعنی اللہ تعالیٰ عنہم اور حاصل حضرتؐ کے جواب کا یہ ہے کہ اگر عاص مسلمان ہوتا تو عبادات مذکورہ کا ثواب اسکو پہنچتا
چونکہ وہ مسلمان تھا نہیں اسکو کچھ ثواب اسکا نہ پہنچا پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ وغیرہ مفید نہیں کافر کے لیے اور اسکا چھٹکارا عذاب سے اسکے لیے نہیں ہوتا
اور مسلمان کے لیے مفید ہے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قطع میراث وارثہ قطع اللہ میراثہ من
الجنۃ یوم القیمۃ رواہ ابن ماجۃ ورواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ کاٹے میراث اپنے وارث کی کاٹے گا اللہ تعالیٰ میراث اسکی بہشت سے دن قیامت کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں ابی ہریرہؓ
سے **ف** یعنی اللہ تعالیٰ نے جو مومنوں سے وعدہ فرمایا ہے وارث ہونے بہشت کا اس آیت میں یرثون الفردوس یعنی وارث ہونگے بہشت کے پس جو کوئی اپنے وارث کو محروم کریگا میراث
سے اللہ تعالیٰ اسکو دن قیامت کے بہشت کی وراثت سے محروم رکھے گا یعنی بہشت میں نہیں داخل کریگا اول وہلہ میں نجات پانے والوں کے ساتھ **کتاب
النکاح** کتاب ہے بیچ بیان نکاح کے **ف** نکاح کے معنی ملنا اور جمع ہونا اور اطلاق نکاح کا صحبت کرنے پر اور عقد پر بھی آیا ہے کہ ان میں جمع ہونا پایا
جاتا ہے اور حنفیہ کے نزدیک نکاح کرنا واجب ہے وقت توقان کے یعنی غلبہ شہوت کے اور اگر یقین ہو کہ بغیر نکاح کے زنا میں گرفتار ہو جاویگا تو فرض ہے اور یہ واجب
اور فرض اس صورت میں ہے کہ مالک ہو مہر اور نفقے کا اور اگر مالک نہو مہر اور نفقے کا تو گناہ نہیں ہے ترک کرنا اسکا اور سنت مؤکدہ ہے حالت اعتدال میں یعنے
قدرت رکھتا ہو وطی کی اور مہر اور نفقہ دینے کی پس گنہگار ہوتا ہے ساتھ ترک کرنے نکاح کے اور ثواب دیا جاتا ہے اگر نیت کرے بچنے کی زنا سے اور بچے ہونے کی
اور کوئی عبادت ایسی نہیں ہے کہ مشروع ہو حضرت آدمؑ کے وقت سے اب تک اور پھر جنت میں بھی باقی رہے سوائے نکاح اور ایمان کے اور نکاح مکروہ ہے وقت
خوف ظلم کے یعنی اگر خوف ہو اسکا کہ مزاج میرا بڑا ہے بیوی پر زیادتی کرونگا اور خبرگیری اسکی نہیں کر سکنے کا تو مکروہ ہے اور اگر یقین ہو ظلم کرنے کا تو حرام ہے
نکاح کرنا اور مستحب ہے اعلان کرنا نکاح کا اور پڑھنا خطبے کا پہلے نکاح کے اور ہونا نکاح کا مسجد میں اور دن جمعے کے اور مستحب ہے کہ نکاح باندھنے والا [illegible]
اور گواہ عادل ہوں اور دیکھ لے بیوی کو پہلے نکاح کے اور مستحب ہے کہ ہو بیوی کم عمر میں بہ نسبت خاوند کے اور حسب میں اور عزت میں اور مال میں اور زیادہ ہو
خاوند سے خلق میں اور ادب میں اور جمال میں اور ورع میں اور منعقد ہوتا ہے نکاح ساتھ ایجاب و قبول کے کہ دونوں ساتھ لفظ ماضی کے ہو دیں جیسے
عورت کہے نفس اپنا یا بیٹی اپنی کہ [illegible] میں دیا اور مرد کہے کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا اور عورت کہے قبول کیا یا ایجاب و قبول میں سے ایک ساتھ لفظ ماضی کے

ابی امامہؓ سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیچ خطبے اپنے کے سال حجۃ الوداع مین کہ تحقیق اللہ تعالی نے دیا ہر صاحب حق کو حق
اُسکا پس نہین وصیت واسطے وارث کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا ترمذی نے کہ فرزند واسطے صاحب فراش کے ہے اور واسطے زنا کرنیوالے کے
محرومی ہے اور حساب اُنکا اللہ پر ہے اور روایت کی گئی ہے ابن عباسؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین وصیت واسطے وارث کے مگر
یہ کہ چاہین وارث یہ حدیث منقطع ہے یہ لفظ مصابیح کے ہین اور بیچ روایت دارقطنی کے یہ الفاظ ہین کہ فرمایا حضرتؐ نے نہین جائز ہوتی وصیت واسطے
وارث کے مگر یہ کہ چاہین وارث **ف** اللہ تعالی نے دیا آخر یعنی وارثونکے لیے اللہ نے حصے معین فرمادیے ہین صاحب فرض ہوں یا عصبہ پس وارث کو
حاجت وصیت کی نہین اگر میت وصیت کر بھی جاوے کسی وارث کیلیے کہ اور وارثون سے حصہ زیادہ دلایا جاوے تو شرعاً اُسکا اعتبار نہین مگر سب وارث
کہ بالغ ہون اور وہ ایک وارث کیلیے زیادہ اُسکے حصے سے دین موجب وصیت میت کے تو مضائقہ نہین اور پہلے اُترنے آیت میراث کے وصیت اقربا کے لیے فرض تھی
پھر جب آیت میراث کی اُتری تو فرض ہونا وصیت کا فسخ ہوا اور فراش عورت کو اسلیے کہا کہ پڑتی ہے نیچے اپنے خاوند کے مانند فرش کے اور مراد فراش
یہان صاحب فراش ہے یعنی کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے اور اُس سے بچہ پیدا ہو تو منسوب ہوتا ہے طرف صاحب فراش کے خواہ خاوند ہو خواہ
سید یعنی مالک اُسکا یا صحبت کرنے والا ساتھ شبہے کے اور زانی کے لیے پتھر ہے یعنی وہ محروم ہے کہ نسب لڑکے کا اُس سے ثابت نہین ہونے کا اور میراث
اِسکی اسکو نہین پہونچے گی یا مراد پتھر سے سنگسار کرنا ہے اور حساب اُنکا اللہ پر ہے کہ ہر ایک کو موافق کرتوت اُسکے کے جزا دیگا اس عبارت کو دوسرے
مضمون سے بہت مناسبت ہے یعنی ہم زنا کرنے والون پر حد قائم کرتے ہین اور حساب اُنکا خدا تعالی پر ہے چاہے مواخذہ کرے اور اگر چاہے بخشدے
اور احتمال ہے کہ یہ مراد ہو اس سے کہ جو کوئی زنا کرے یا کوئی اور گناہ کرے اور نہ قائم ہو اُس پر حد پس حساب اُسکا اللہ پر ہے اگر چاہے بخشدے اُسکو
اور چاہے عذاب کرے طیبی **وَعَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ وَالْمَرْاَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ
سِتِّیْنَ سَنَةً ثُمَّ یَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَیُضَارَّانِ فِی الْوَصِیَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَأَ اَبُوْهُرَیْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُوْصٰی بِهَا اَوْ دَیْنٍ غَیْرَ
مُضَآرٍّ اِلٰی قَوْلِهٖ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق مرد اور عورت البتہ بندگی کرتے ہین اللہ تعالی کی ساٹھ برس پھر آتی ہے اُنکو موت یعنی علامت موت کی پس ضرر پہونچاتے
ہین وصیت کرنے مین پس واجب ہوتی ہے اُنکے لیے دوزخ پھر پڑھی ابو ہریرہؓ نے یہ آیت میراث لیکن پیچھے وصیت کے کہ وصیت کی جاوے ساتھ اُسکے یا پیچھے
دین کے درحالیکہ نہ ضرر پہونچانے والا ہو پڑھی یہ آیت اِس قول تک اور یہ ہے مراد پانی بڑی نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف**
ضرر پہونچاتے ہین یعنی وارثون کو بسبب وصیت کرنے کے واسطے اجنبی کے زیادہ تہائی سے یا ہبہ کردیتے ہین تمام مال اپنا ایک وارث کو تاکہ نہ پہونچے اور وارث کو
کچھ مال اُنکے سے پس یہ مکروہ ہے اور اللہ کے حکم سے بھاگنا ہوتا ہے اسکے سبب لائق عذاب دوزخ کے ہوتے ہین پھر ابو ہریرہؓ نے واسطے تائید اس حدیث کے
اور بیان کرنے اُسکے کے یہ آیت پڑھی مِنْ بَعْدِ وَصِیَّةٍ آخر کہ اُس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ وصیت کرنے مین ضرر نہ پہونچاوین بسبب وصیت کرنے کے
زیادہ تہائی سے ۱۲ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ عَلٰی وَصِیَّةٍ مَاتَ عَلٰی
سَبِیْلٍ وَّسُنَّةٍ وَمَاتَ عَلٰی تُقًی وَّشَهَادَةٍ وَمَاتَ مَغْفُوْرًا لَّهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص کہ مرا وصیت پر یعنی وقت مرنے کے وصیت کی کچھ مال دینے کی فقرا کو مرا طریق مستقیم پر اور طریقہ پسندیدہ پر اور مرا تقوی پر اور شہادت پر یعنی داخل تھا ثواب
اور شہیدون میں ہوا اور مرا اس حالت مین کہ بخشش کی گئی اُسکے لیے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ
الْعَاصَ ابْنَ وَائِلٍ اَوْصٰی اَنْ یُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَاَعْتَقَ ابْنُهٗ هِشَامٌ خَمْسِیْنَ رَقَبَةً فَاَرَادَ ابْنُهٗ عَمْرٌو اَنْ یُّعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِیْنَ الْبَاقِیَةَ

ف یہ الساتھ شبہے جیسے بیان ہین فوائد کی [illegible] ۱۲

اُنکو اذن دیتے تو ہم مبالغہ کرتے تبتل میں یہاں تک کہ خصی ہو جاتے اور نہیں ارادہ کیا ساتھ اسکے حقیقۃً خصی ہونا اسلیے کہ وہ غیر جائز ہے اور نووی نے کہا کہ سعدؓ
نے یہ کہا گمان اسکے کہ جائز ہے خصی ہونا اور یہ گمان اُنکا موافق واقع کے نہ تھا اسلیے کہ خصی ہونا آدمی کیلیے حرام ہے چھوٹا ہو یا بڑا ہو اور اسی طرح خصی کرنا
ہر حیوان غیر ماکول کا حرام ہے اور جو جانور کھایا جاتا ہے اُسکا خصی کرنا درست ہے چھوٹی عمر میں اور حرام ہے بڑی عمر میں اور امام شافعیؒ کے نزدیک بغیر
نکاح کے رہنا افضل ہے ۞ ع ملا علیؒ نے مرقات میں دلیل شافعیؒ کی نقل کر کر نقل کی ہیں بہت سی دلیلیں امام ابو حنیفہؒ کی کہ اُنکے نزدیک نکاح کرنا ہی
افضل ہے اور نووی شافعیؒ نے تو جانور کے خصی کرنے میں یہ تفصیل لکھی ہے جو ذکر کی گئی اور در مختار اور ہدایہ میں بدون تفصیل مذکور کے لکھا ہے کہ خصی کرنا
چار پایوں کا جائز ہے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا
فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیجاتی ہے عورت بسبب چار
چیزوں کے بسبب مال اُسکے کے اور بسبب حسب اُسکے کے اور بسبب جمال اُسکے کے اور بسبب دین اُسکے کے پس مطلب یاب ہو ساتھ دین والی کے خاک آلودہ ہوں
دونوں ہاتھ تیرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بسبب حسب اُسکے کے یعنی بسبب بزرگی اور شرف کے اُسکی ذات میں اور اُسکی قوم میں یعنی لوگ اُسکے طالب ہوتے
ہیں کہ عورت ہو قوم اشراف سے کہ بیچ نسب فرزندوں کے اُس سے شرف حاصل ہو اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ عادت لوگوں کی یہ ہے کہ عورتوں کے
نکاح کرنے میں رغبت کرتے ہیں بسبب چار چیزوں ذکر کی گئی کے پس دیندار کو لائق یہ ہے کہ عورت دیندار کا طالب ہو اور خاک آلودہ ہوں انتہٰی یعنی خوار
و ہلاک ہو جیو یہ بد دعا ہے لیکن یہاں دعاے بد منظور نہیں ہے بلکہ مراد رغبت دلانی ہے اوپر کوشش کرنیکے بیچ طلب کرنے عورت دیندار کے ۞ ح
۞ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمروؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا تمام متاع ہے اور بہتر متاع دنیا کی عورت نیکبخت ہے نقل کی یہ مسلم نے
ف متاع ہے یعنی دنیا فائدہ اُٹھانا قلیل ہے اور نفع ہے جاتا رہنے والا عنقریب اور بہتر متاع دنیا کی یعنی بہتر اُس چیز کی کہ فائدہ اُٹھاتے ہیں ساتھ اُسکے
دنیا میں عورت نیکبخت ہے اسلیے کہ مددگار ہوتی ہے امور آخرت پر ۞ ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ
رَكِبْنَ الْاِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین عورتوں کی کہ سوار ہوتی ہیں اونٹوں پر نیکبخت عورتیں قریش کی ہیں بہت شفیق ہوتی ہیں جنس عورتوں سے اولاد پر بیچ
چھوٹی عمر اُنکی کے اور بہت حفاظت کرتی ہیں جنس عورتوں سے خاوند پر بیچ مال اُسکے کے کہ اُنکے قبضے میں ہوتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
سوار ہوتی ہیں الخ مراد عورتیں عرب کی ہیں کہ اکثر عادت اونٹ کی سواری کی رکھتی ہیں پس گویا کہ فرمایا بہترین عورتیں عرب کی نیکبخت عورتیں قریش کی
ہیں ۞ ح ۞ ع وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہے اسامہ بن زیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں چھوڑا میں نے پیچھے اپنے کوئی فتنہ کہ زیادہ ضرر کرتا ہو مردوں کو عورتوں سے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسلیے کہ طبیعتیں مردوں کی اکثر خواہش کرتی ہیں طرف عورتوں کے پس پڑتے ہیں حرام میں اور سعی کرتے ہیں
قتال اور عداوت میں بسبب عورتوں کے اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ رغبت دلاتی ہیں عورتیں مردوں کو دنیا میں اور دنیا سے زیادہ اور کونسی چیز مضر ہے کہ
اسکے حق میں فرمایا ہے حضرتؐ نے حُبُّ الدُّنْيَا رَاْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ اور یہ جو فرمایا کہ پیچھے میرے اس سے معلوم ہوا کہ ظہور عورتوں کے فتنے کا بعد حضرتؐ کے بہت ہوا
حضرتؐ کے زمانے میں ایسا نہ تھا اسلیے کہ اُسوقت میں غلبہ حق کا تھا اور بعد حضرتؐ کے غلبہ باطل کا ہوا ۞ ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَاِنَّ

جیسے عورت کہے کہ نکاح کر مجسے اور مرد کہے کہ نکاح کیا مین نے یا عکس اسکے اور اگر کہے مرد کہ دیا تونے نفس اپنا یا قبول کیا تونے اور عورت کہے دیا یا قبول کیا بغیر لفظ مین کہے تو بھی درست ہے اور اگر کہے آگے گواہون کے کہ ہم جورو خاوند ہین تو نہین نکاح ہونا اور نکاح منعقد ہوتا ہے ساتھ لفظ نکاح اور تزویج کے اور اُن الفاظ کے کہ موضوع ہین واسطے تملیک عین کے فی الحال مانند بیع اور شرا اور ہبہ اور صدقہ اور تملیک کے نہ ساتھ اجارہ اور اعارہ اور اباحت اور وصیت کے اور شرط ہے نکاح کی یہ کہ سُنے ہر ایک عاقدین مین سے لفظ دوسرے کا اور گواہ ہون دو مرد آزاد یا ایک مرد آزاد اور دو آزاد عورتین اور ہون دونون گواہ مکلف مسلمان اور سُنین دونون گواہ معاً لفظ عاقدین کے پس نہین صحیح ہونے کا نکاح اگر دونون گواہ سُنین متفرق اور جائز ہے ہونا دونون گواہون کا فاسق یا حد لگائے گئے قذف مین یا دونون اندھے ہون یا دونون بیٹے ہون عاقدین کے یا دونون بیٹے ہون ایک کے اُن دونون مین سے اور اگر ایک نے کسی کو حکم کیا کہ میری چھوٹی بیٹی کا نکاح ایک شخص سے کر دے پس اُسنے نکاح کیا اُسکا سامنے ایک مرد کے اور باپ اُسکے کے تو جائز ہوگا اور باپ کے پیٹھ پیچھے سوا دو گواہون کے درست نہین ۔ح۔ درمختار ملتقی الابحر **ف** فوائد نکاح کے پانچ ہین کم ہونا شہوت کا اور بند و بست ہونا گھر کا اور کثرت کنبے کی اور مجاہدہ نفس کا بسبب خبر گیری کرنے بیوی اور عیال کے اور پیدا ہونا فرزند صالح کا اور آفات نکاح کی چھ ہین عاجز ہونا طلب حلال سے اور فراخی کرنی حرام مین اور قصور ہونا ادائے حقوق عورتون کے مین اور صبر کرنا عورت کی بداخلاقی پر اور اُٹھانا ایذا کا عورت سے اور باز رہنا بسبب بیوی اور اولاد کے حقوق اللہ تعالےٰ کے سے یعنی پس اگر نہ موجود ہون فوائد اور جمع ہون آفات تو مجرد رہنا افضل ہے اور اگر مقابل ہون دونون امر یعنی فوائد و آفات برابر ہون جس چیز سے دین کی باتون مین زیادتی ہو اُسکو ترجیح دیجائے مثلاً نکاح کیے سے شہوت کم ہوتی ہے اور نکاح کرنے مین خلل دینی یہ ہے کہ صبر نہین ہو سکنے کا عورت کی بداخلاقی پر تو ترجیح نکاح کو ہے اسلیے کہ نکاح نہ کرے گا تو زنا مین گرفتار ہوگا اور خصلتین پسندیدہ منکوحہ مین آٹھ ہین دین اور خُلق نیک اور حسن اور کمی مہر کی اور ہونا اولاد کا اور باکرہ ہونا اور صاحب نسب ہونا اور یہ کہ نہو بہت قریب اس سے یہ خصلتین احیاء العلوم سے نقل کی گئین ہین ۔ مولانا عبد العزیز رح

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ فَاِنَّہٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْہِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ لَہٗ وِجَاءٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے گروہ جوانون کے جو کوئی طاقت رکھے تم مین سے اسباب جماع کی یعنی نفقہ اور مہر کی پس چاہیے کہ نکاح کرے پس تحقیق نکاح کرنا بہت ڈھانکتا ہے نظر کو کہ اجنبی عورت پر نظر نہین پڑتی اور بہت محفوظ رکھتا ہے ستر کو یعنی حرام کاری سے اور جو شخص کہ نہ طاقت رکھے اسباب جماع کی پس اُسکو چاہیے روزے رکھنے تحقیق روزہ رکھنا اُسکے لیے خصی کرنا ہے جیسے فوطے کو ملنے سے شہوت جاتی رہتی ہے ایسے ہی روزے رکھنے سے جاتی رہتی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** آدمی بعد بالغ ہونیکے جوان کہلاتا ہے اور حد جوانی کی امام شافعی رح کے نزدیک تیس برس کی عمر تک ہے اور امام اعظم کے نزدیک چالیس برس کی عمر تک ۔ح۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی عُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَہٗ لَاخْتَصَیْنَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا رد کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون پر نکاح کے ترک کرنے کو اور اگر اذن دیتے اُنکو البتہ خصی ہوتے ہم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تبتل کے معنی ہین انقطاع کرنا عورتون سے اور ترک کرنا نکاح کا اور تبتل نصاریٰ کے یہان اچھا تھا پس عثمان رض بن مظعون صحابی نے جو تبتل کی اجازت چاہی حضرت نے منع فرمایا تا کہ بہت ہو نسل اور ہمیشہ جہاد ہوتا رہے اسیے سعد بن ابی وقاص راوی نے کہا کہ اگر عثمان کو حضرت اجازت تبتل کی دیتے تو ہم سب اپنے کو خصی کر ڈالتے تا احتیاج طرف عورتون کے نہ پڑتی کہا طیبی نے کہ حق ظاہر یہ تھا کہ کہا جاتا اگر حضرت اذن دیتے عثمان کو تو ہم بھی تبتل کرتے پس یہ نہ کہا اور کہا کہ ہم خصی ہوتے یہ مبالغۃً کہا یعنی اگر حضرت

وَالْمَسْكَنِ وَالدَّابَّةِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نحوست عورت مین اور گھر مین اور گھوڑے مین ہوتی ہے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین یون ہے کہ نحوست تین چیزون مین ہوتی ہے عورتون مین اور مکانون اور جانورون مین **ف** شوم ضد ہے یمن کی یعنی
بے برکتی کہ اسکو نحوست بھی کہتے ان تینون چیزون مین اور مراد نحوست سے کیا ہے بعضون نے تو کہا کہ نحوست گھر کی تو یہ ہے کہ تنگ ہو اور ہمسایے برے
ہون اور نحوست عورت کی یہ ہے کہ بہت ہو مہر اسکا اور بد خلق ہو اور زبان دراز ہو اور بانجھ ہو اور نحوست گھوڑے کی یہ ہے کہ شوخ ہو اور اٹھا ہو قدم اسکا
اور نہ جہاد کیا جاوے اُسپر اور بعضون نے کہا کہ مراد نحوست ہونے سے انہین یہ ہے کہ اگر ہوتی نحوست کسی چیز مین تو ان تین چیزون مین ہوتی پس معلوم ہوا کہ
نحوست کسی چیز مین نہین ہے یہ تین چیزین قابل نحوست کے تھین جیسے اور حدیث مین فرمایا کہ اگر کوئی چیز بڑھ جاتی ہے تقدیر سے تو عین تھی یعنی نظر اور بعضون نے
کہا یہ تعلیم ہے حضرت کی طرف سے امت کو کہ جسکے لیے گھر ہو کہ مکروہ جانتا ہو رہنا اسکا یا عورت ہو کہ ناگوار ہو اسکو صحبت اسکی یا گھوڑا ہو کہ اچھا نہ معلوم
ہوتا ہو اسکو تو جدا کرے اپنے سے کہ اس گھر سے اٹھ جاوے اور طلاق دیدے اس عورت کو اور بیچ ڈالے گھوڑے کو پس نہین ہے یہ قبیلہ طیرہ منہی عنہا سے
یعنی شگون بد ماننا جو منع ہے یہ اس قبیلے سے نہین حاصل یہ کہ لوگون مین جو مشہور ہے کہ یہ مکان ناسزاوار ہوا یا قدم اس گھوڑے کا یا عورت کا نامبارک ہوا وہ یہان
مراد نہین ہے ع مولانا **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي
حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ
فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتّٰى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جہاد مین پس جبکہ پھرے ہم ہوئے ہم نزدیک مدینے کے کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مین نیا بیاہا ہوا ہون یعنی اگر حکم ہو تو مین
آگے جاؤن گھر مین فرمایا حضرت نے نکاح کیا ہے تو نے کہا مین نے ہان فرمایا کنواری ہے وہ یا خاوند کر چکی ہے کہا مین نے کنواری نہین ہے بلکہ خاوند کر چکی ہوئی ہے
فرمایا کیون نہ نکاح کیا تو نے کنواری سے کہ کھیلتا تو اس سے اور کھیلتی وہ تجھسے پس جب آئے ہم یعنی مدینے مین ارادہ کیا ہمنے کہ داخل ہون ہم اپنے گھرون مین فرمایا
حضرت نے ٹھہر جاؤ تاکہ داخل ہو وین ہم رات کو یعنی وقت شام کے تاکنگھی کرے عورت پراگندہ بالون والی اور بال زیر ناف کے لے وہ عورت کہ غائب تھا
خاوند اسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کھیلتا تو آخر یعنے کمال الفت اور بے تکلفی ہوتی ہے آپسمین اسلیے کہ جو عورت خاوند کر چکی ہے اسکا دل کبھی متعلق ہوتا ہے
ساتھ پہلے خاوند کے اور تکلف کرتی ہے صحبت اور مخالطت مین اگر نہین پاتی ہے دوسرے خاوند کو مانند اول کے بخلاف کنواری کے کہ اسمین یہ باتین نہین ہین
اور اخیر حدیث کا حاصل یہ ہے کہ ٹھہرے رہو تاکہ ذکو عورتین بناؤ اور سنگار کرلین اور مستعد تمہاری صحبت کرنیکے لیے ہون اگر کہا جاوے کہ اور حدیث مین منع
فرمایا ہے کہ سفر سے آوے تو رات کو گھر مین نہ جاوے اور اسمین فرمایا رات کو جاؤ جواب اسکا یہ ہے کہ منع اس صورت مین ہے کہ بغیر خبر کیے یکایک گھر مین چلا جاوے
اور اگر خبر ہو جاوے جیسیکہ انکے آنے مین تھا تو منع نہین ہے **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمُ الْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہین کہ لازم ہے اللہ تعالی پر مدد انکی یعنی بمقتضاے وعدہ اسکے
کے ایک تو مکاتب وہ جو ارادہ کرتا ہے ادا کرنے بدل کتابت کا اور دوسرے وہ نکاح کرنے والا جو ارادہ رکھتا ہو بچنے کا زنا سے اور تیسرے جہاد کرنے والا خدا کی
راہ مین نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** مکاتب اس غلام کو کہتے ہین کہ مالک اسکا کہدے کہ اسقدر روپے تو مجھے کما دیگا تو آزاد ہے اور
وہ جو روپیہ اس سے لینا مقرر کیا اسکو بدل کتابت کہتے ہین **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ
وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ إِنْ لَا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا شیرین سبز ہے اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنے والا ہے تمکو دنیا مین پس دیکھتا ہے کہ کسطرح عمل کرتے ہو پس بچو دنیا سے اور بچو عورتون سے پس تحقیق اول فتنہ بنی اسرائیل کا تھا بسبب عورتون کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** دنیا شیرین الخ یعنی جیسے شیرینی مرغوب الطبع ہے اور سبز چیز آنکھون مین اچھی معلوم ہوتی ہے ایسی ہی دنیا دلون مین پیاری ہے اور آنکھون مین اچھی معلوم ہوتی ہے اور اللہ خلیفہ کرنے والا ہے الخ یعنی تمکو خلیفہ کیا ہے دنیا مین یعنی تم بمنزلہ وکیلون کے ہو بیچ تصرف کرنیکے دنیا مین اور حقیقت مین دنیا ملک اللہ تعالی ہی کی ہے پس دیکھتا ہے اللہ تعالی کہ کیونکر تم تصرف کرتے ہو یا معنے اسکے یہ ہین کہ اللہ تعالی نے کیا ہے تمکو خلیفہ اُن لوگونکا کہ تھے پہلے تمسے پس دیا تمکو جو کچھ کہ اُنکے پاس تھا پس دیکھتا ہے کہ کیونکر عبرت پکڑتے ہو ساتھ حال اُنکے کے اور کیونکر تدبیر کرتے ہو اُنکے مال مین اور بچو دنیا سے یعنی دنیا کے مال و جاہ پر فریفتہ نہو کہ وہ فنا ہونے والی ہے اور اُسکے حلال پر حساب ہونا ہے اور اُسکے حرام پر عذاب اور ڈرو عورتونسے یعنی بسبب عورتون کے میل نکرو ممنوع چیزون کی طرف اور اول فتنہ بنی اسرائیل کا الخ منقول ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت مین ایک شخص بلعم بن باعور نامی مستجاب الدعوات تھا اور اسم اعظم اُسکو یاد تھا جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بقصد جنگ جبّارون کے ولایت شام مین بیچ زمین بنی کنعان کے اُترے تو قوم بلعم بلعم کے پاس آئی اور کہا کہ موسیٰ علیہ السلام بہت سا لشکر لیکر ہمارے نکالنے اور قتل کرنے کے لیے آئے ہین ہمارے لیے دعا کر کہ یہان سے پھر جاوین بلعم نے کہا کہ مین جو کچھ جانتا ہون تم نہین جانتے پیغمبر خدا پر اور مومنون پر کیونکر بد دعائین کرون اور اگر مین دعاے بد کرون تو دنیا اور آخرت میری دونون جاتی ہین اُنکی قوم نے بہت الحاح و تکرار کی بلعم نے کہا کہ مین استخارہ کرتا ہون اللہ تعالی سے دیکھون کیا حکم ہوتا ہے اور وہ بغیر استخارے کے کوئی کام نہ کرتا تھا جبکہ استخارہ کیا تو خواب مین دیکھا کہ پیغمبر اور مومنون پر بد دعا مت کر بلعم نے اپنی قوم کے آگے یہ خواب ظاہر کیا قوم اُسکی اُسکے لیے تحفہ لائی اور بہت الحاح اور تکرار اور تضرع اور زاری کی یہانتک کہ اُسکو فتنے مین ڈالا اور بلعم بقصد بد دعا کے اپنے گدھے پر سوار ہوکر متوجہ ہوا طرف پہاڑ حسبان کے کہ قریب لشکر موسیٰ علیہ السلام کے تھا راہ مین کئی بار اُسکا گدھا زمین پر گرا اور وہ بہت مار کر اُسکو اُٹھاتا تھا آخر الامر گدھا ساتھ حکم الٰہی کے بولا کہ ولے اے بلعم نہین دیکھتا ہے تو کہ کہان جاتا ہے اور ملائکہ میرے آگے آنکر مجکو پھیرتے ہین بلعم نے گدھے کو چھوڑ کر پیادہ پا ہوکر پہاڑ پر چڑھا اور بد دعا کی جو کلمہ بُرا کہ بنی اسرائیل کے حق مین زبان سے نکالنے کا ارادہ کرتا تھا قدرت الٰہی سے بجاے بنی اسرائیل کے نام قوم بلعم کا زبان سے نکلتا تھا قوم نے کہا کہ ہم پر بد دعا کرتے ہو بلعم نے کہا کہ حق تعالی مجھسے کہواتا ہے یہ بغیر ارادے میرے کے بعد ازان زبان بلعم کی مُنھہ سے نکل کر سینے پر آپڑی اور کہا کہ دنیا اور آخرت میری دونون برباد گئین اب ایک حیلہ کرنا چاہیے کہ اپنی عورتون کو آراستہ کر کر کچھ چیزین اُنکے ہاتھ مین دیکر بھیجو بنی اسرائیل کے لشکر مین اُن چیزون کے بیچنے کے حیلے سے اور اُنکو کہدو کہ اگر کوئی شخص بنی اسرائیل مین سے کسی کو تم مین سے بلائے تو انکار نہ کرنا اگر ایک شخص بھی اُنمین سے زنا مین مبتلا ہوگا تو مہم تمھاری سر ہوجائے گی قوم بلعم نے ایسا ہی کیا جبکہ عورتین اُنکی لشکر بنی اسرائیل مین آئین تو ایک عورت تھی کہ نام اُسکا کستی بنت صور تھا وہ گذری آگے ایک سردار بنی اسرائیل کے کہ زمرم بن شلوم اُسکا نام تھا وہ اُس عورت کو دیکھکر فریفتہ اُسکے جمال کا ہوا اور ہاتھ اُسکا پکڑ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس لے گیا اور کہا کہ اسکو مجپر حرام کہتے ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہان ہرگز اسکے پاس نجانا زمرم نے کہا اس امر مین مطیع تمھارا نہین ہونیکا اور اُس عورت کو خیمے مین لیجا کر اُس سے زنا کیا حق تعالی نے اُسکی شامت سے وبا لشکر بنی اسرائیل پر بھیجی ایک ساعت مین ستر ہزار آدمی ہلاک ہوگئے فنحاص پوتا حضرت ہارون کا کہ مرد قوی اور داروغہ حضرت موسیٰ کا تھا اس امر سے خبر پاکر حربہ اپنا لیکر زمرم کے خیمے مین آیا اور زمرم کو اور اُس عورت کو مار ڈالا اور کہا الٰہی ہمکو بسبب معصیت اس شخص کے ہلاک کرتا ہے تو اُسی وقت وبا دفع ہوگئی پس جو حدیث مین فرمایا کہ اول فتنہ بنی اسرائیل کا بسبب عورتون کے تھا وہ یہ تھا کہ جو مذکور ہوا منبع بحر العلوم وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ الشُّؤْمُ فِي ثَلٰثَةٍ فِي الْمَرْأَةِ

زنا سے اور پاکیزہ کیا گیا پس چاہیے کہ نکاح کرے آزاد بیویوں سے **ف** اسلیے کہ آزاد بیبیاں پاک و پاکیزہ ہوتی ہین بہ نسبت لونڈیوں کے پس سرایت کرتی ہی پاکیزگی اُنکی بسبب صحبت اور مخالطت اُنکی کے اور آزاد بیبیاں ادب سکھاتی ہین اولاد کو اور لونڈیون مین یہ بات نہین ہوتی وہ خود ذلیل و آوارہ ہوتی ہین اور یہ بات باعتبار اکثر کے ہو ***** ح طیبی **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ یَقُوْلُ مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَی اللّٰہِ خَیْرًا لَّہٗ مِنْ زَوْجَۃٍ صَالِحَۃٍ اِنْ اَمَرَھَا اَطَاعَتْہُ وَاِنْ نَظَرَ اِلَیْھَا سَرَّتْہُ وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَیْھَا اَبَرَّتْہُ وَاِنْ غَابَ عَنْھَا نَصَحَتْہُ فِیْ نَفْسِھَا وَمَالِہٖ رَوَی ابْنُ مَاجَۃَ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ اور روایت ہی ابی امامہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ نہین حاصل کی مومن نے بعد تقویٰ خدا تعالیٰ کے کوئی چیز بہتر واسطے اپنے بیوی نیک بخت خوبصورت سے ایسی بیوی کہ اگر حکم کرے اُسکو فرمانبرداری کرے اُسکی اور اگر دیکھے طرف اُسکے خوش کرے اُسکو اور اگر قسم دے اُسکو پورا کرے اُسکو اور اگر غائب ہو خاوند اُس سے خیر خواہی کرے اُس کی بیچ نفس اپنے کے کہ نگاہ رکھے زنا اور فسق سے اور خیر خواہی کرے بیچ مال خاوند کے کہ ضائع نکرے اور خیانت نکرے اسمین نقل کین ابن ماجہ نے یہ تینون حدیثین **ف** تقویٰ کہتے ہین احکام الٰہی کے بجا لانے کو اور بچنے کو ممنوعات سے اور فرمانبرداری کرے یعنی اُس چیز مین کہ نہین گناہ ہو اُسمین اسلیے کہ وارد ہوا ہے کہ نہین طاعت چاہیے مخلوق کی بیچ معصیت خالق کے اور خوش کرے اُسکو ساتھ خوبصورتی اور خوش سیرتی اپنی کے اور اگر قسم دے اُسکو بیچ ایک امر کے کہ وہ عورت اسکے کرنے یا نکرنے کو مکروہ جانتی ہو اور یہ چاہتا ہو اُسکے کرنے یا نکرنے کو تو وہ اُسکی قسم کو پورا کرے یعنی بحسب مرضی اور قسم دینے اُسکے کے اُسکو کرے یا ترک کرے ***** ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ نِصْفَ الدِّیْنِ فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ فِی النِّصْفِ الْبَاقِیْ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نکاح کیا بندے نے پس تحقیق پورا کیا آدھا دین اپنا پس چاہیے کہ تقویٰ کرے اللہ سے بیچ آدھے باقی کے **ف** یعنی اکثر فساد دین مین سبب ستر اور پیٹ کے ہوتا ہی پس جب بسبب نکاح کے فساد ستر کے سے خلاصی پائی چاہیے کہ بیچ دفع کرنے فساد پیٹ کے تقویٰ کرے تا اسلیے دین کی پوری حاصل ہو ***** ح **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ النِّکَاحِ بَرَکَۃً اَیْسَرُہٗ مُؤْنَۃً رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت بڑی برکت والا نکاح وہ ہے کہ آسان ہو محنت مین نقل کی یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** مراد آسان ہونے محنت سے یہ ہے کہ بیوی کا مہر کم ہو اور وہ روٹی کپڑا بہت نمانگے بلکہ جو کچھ دے اُسمین راضی رہے ***** ع

بَابُ النَّظَرِ اِلَی الْمَخْطُوْبَۃِ وَبَیَانُ الْعَوْرَاتِ

باب ہی بیچ بیان نظر کرنے کے طرف مخطوبہ کے یعنی جس سے پیغام نکاح کا دیا ہو اور بیچ بیان اُس چیز کے کہ واجب ہی چھپانا اُسکا یعنی ذکر پردے اور ستر کا ہے **ف** جائز ہے دیکھنا مخطوبہ کو پہلے نکاح کرنے سے نزدیک ہمارے اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اور اکثر علما کے خواہ مخطوبہ اذن دے یا نہ دے اور امام مالکؒ کے نزدیک جائز ہے دیکھنا مخطوبہ کو ساتھ اذن اُسکے کے اور ایک روایت مین اُنسے ممنوع ہے دیکھنا مطلق اور اگر بھیجے ایسی عورت کو کہ ماہر اور امین ہو تو بہتر ہے ***** ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَانْظُرْ اِلَیْھَا فَاِنَّ فِیْ اَعْیُنِ الْاَنْصَارِ شَیْئًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ مین ارادہ رکھتا ہون نکاح کرنے ایک عورت کا انصار مین سے فرمایا دیکھ لے تو طرف اُسکے اسواسطے کہ انصار کی یعنی بعض انصار کی آنکھو مین کچھ خلل ہوتا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کچھ خلل ہوتا ہے کہ نفرت کرتی ہی اُس سے طبیعت اور کہا نووی نے یعنی کیری یا کرنجی ہوتی ہین آنکھین اُنکی اور اِس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ذکر کر دینا عیب کا واسطے خیر خواہی کے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مستحب ہے دیکھنا عورت کو پہلے بھیجنے پیغام نکاح کے اور اگر نہ ممکن ہو تو مستحب یہ ہی کہ بھیجے ایک عورت کو کہ وہ دیکھکر حال اُسکا

وسلم نے جسوقت کہ پیغام بھیجے نکاح کا طرف تمہارے وہ شخص کہ راضی ہو تم دین اُسکے سے اور خُلق اُسکے سے پس نکاح کرو اُس سے اگر نہ کروگے تم نکاح تو
ہوگا فتنہ زمین مین اور فساد بڑا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یہ خطاب ہی اولیاء عورت کو کہ جب پیغام نکاح کا بھیجے اور طلب نکاح کی کرے تمہاری بیٹی یا
بہن یا مانند اُنکے سے کوئی شخص دیندار اچھے خلق کا تو اُس سے نکاح کردو اُسکا اور اگر ایسے شخص سے نکاح نکروگے بلکہ نظر کروگے مال وجاہ پر جیسیکہ عادت
دنیاداروں کی ہی تو اکثر عورتین رہین گی بغیر خاوند کے اور اکثر مرد بغیر بیویون کے پس بہت ہوگا زنا اور لاحق ہوگی عار اور غیرت اولیا کو پس ہلاک کرینگے اُسکو کہ
عار دلاویگا اُنکو پس واقع ہوگا فتنہ اور جنگ وجدل اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث مین دلیل ہی واسطے امام مالک کے کہ وہ کہتے ہین کہ نہ رعایت کرین کفائت
مین مگر دین کی فقط اور مذہب جمہور کا یہ ہی کہ رعایت کرین چار چیز کی دین اور حریت اور نسب اور صنعت کی پس نہ نکاح کیا جاوے مسلمان عورت کا کافر سے
اور نہ نیکبخت کا فاسق سے اور نہ حرہ کا غلام سے اور نہ مشہورۃ النسب کا گمنام سے اور نہ سوداگر اور نہ اچھے حرفے والیکی بیٹی کا اُس سے کہ حرفہ اُسکا حرام یا مکروہ
ہو پھر اگر راضی ہو عورت اور ولی اُسکا ساتھ نکاح کرنیکے غیر کفو سے تو صحیح ہوجاویگا نکاح +ع **وَعَنْ** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی معقل بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ نکاح کرو اُس عورت سے کہ دوست رکھے خاوند کو اور بہت جننے والی ہو اسلیے کہ تحقیق مین فخر کرونگا بسبب بہتایت تمہاری کے اور امتون پر نقل
کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** دو قیدین ذکر کی گئین اسلیے لگائین کہ اگر عورت بہت جننے والی خاوند کو دوست نہ رکھتی ہو تو خاوند کو اُس سے رغبت
نہین ہوتی اور دوست رکھنے والی اگر بہت جننی نہو تو حاصل ہوتا مطلوب کہ وہ کثرت امت کی ہی بسبب بہت ہونے بچون کے اور یہ دونون صفتین اکثر
کنواریون مین کہ اسکی قرابت مین ہون پائی جاتی ہین اسلیے کہ طبیعتین اقربا کی ایک دوسرے مین سرایت کرتی ہین اور عادت اور خو مین ایک دوسرے کا شریک
ہوتا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی نکاح کرنا عورت بہت محبت کرنے والی اور جننے والی سے اور بہت ہونا اولاد کا بہتر ہی اسلیے کہ حاصل ہوتا ہے
اس سے مقصود حضرت کا کہ وہ فخر کرنا ہی بسبب کثرت اُمت کے اور احتمال ہے کہ مراد نکاح کرنے سے ساتھ انکے یہ ہی کہ جنمین یہ صفتین پائی جاوین
ثابت رہو اُنکے نکاح پر واللہ اعلم +ع طیبی **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْاَبْكَارِ فَاِنَّهُنَّ اَعْذَبُ اَفْوَاهًا وَاَنْتَقُ اَرْحَامًا وَاَرْضٰى بِالْيَسِيْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مُرْسَلًا اور روایت ہی
عبدالرحمن بیٹے سالم بیٹے عتبہ بیٹے عویم بیٹے ساعدہ انصاری کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی سالم سے سالم نے نقل کی دادا عبدالرحمن کے سے
یعنی عتبہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم ہی تمکو نکاح کرنا ساتھ کنواریونکے اسلیے کہ وہ شیرین ہوتی ہین از روے منہ کے
یعنی خوش کلام ہوتی ہین اور بدزبان اور فحش گو نہین ہوتین اور بہت بچے جننی ہین اور بہت راضی ہوتی ہین ساتھ تھوڑے کے یعنی تھوڑے سے
مال دینے اور جماع کرنے سے راضی رہتی ہین نقل کی یہ ابن ماجہ نے بطریق ارسال کے **ف** کنواری عورت کا رحم نطفہ اکثر قبول کرلیتا ہے اسلیے
کہ حرارت اُنکے رحم مین بہت ہوتی ہے لیکن اسباب کو تاثیر نہین ہوتی بدون حکم الٰہی کے اور تھوڑے سے مال وغیرہ پر راضی رہتی ہین اسلیے کہ اور
خاوند کا کچھ دیکھا نہین ہوتا ہے کہ زیادہ طلبی کرین +ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دیکھی تو نے یعنی اے سننے والے دو چیز
کہ زیادہ کرے محبت کو واسطے دو محبت کرنے والون کے مانند نکاح کے **ف** یعنی جیسیکہ درمیان خاوند اور بیوی کے بسبب نکاح کے محبت ہوجاتی ہی
بغیر علاقہ قرابت کے اسکے برابر کسی کو نہین دیکھا + مولانا **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا
فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ارادہ کرے یہ کہ ملاقات کرے اللہ سے پاک یعنی نجاست

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَآءِ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ الْحَمُوَ قَالَ الْحَمُوُ الْمَوْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بچو تم داخل ہونیسے عورتوں پر یعنی اجنبی عورتوں پر بطریق تخلیے کے یا جبکہ ننگی کھلی بیٹھی ہوں پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ خبر دو مجکو داخل ہونے حمو کے سے عورتوں پر فرمایا کہ حمو موت ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حمو کہتے ہیں خاوند کے قرابتی کو سوائے باپ اور بیٹے خاوند کے اور حمو موت ہے یعنی داخل ہونا اُسکا مانند موت کے ہلاک کرنے والا ہے یعنی فتنہ اُس سے بہت برپا ہوتا ہے بسبب اسکے کہ لوگ اُسکو سہل جانتے ہیں اور وہ بہت داخل ہوتے ہیں اور خلا ملا رہتے ہیں اور قادر ہونا اُنکو آسان ہوتا ہے بسبب مخالطت کے اور یہ کلمہ عرب میں مقام خوف دلانے میں بولتے ہیں جیسے کہتے ہیں شیر مرگ ہے اور سلطان آگ ہے یعنی قرب انکا مانند موت اور آگ کے ہے یعنی پس چاہیے کہ بچے موت سے ع وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ اُمَّ سَلَمَۃَ اسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْحِجَامَۃِ فَاَمَرَ اَبَا طَیْبَۃَ اَنْ یَّحْجُمَہَا قَالَ حَسِبْتُ اَنَّہٗ کَانَ اَخَاہَا مِنَ الرَّضَاعَۃِ اَوْ غُلَامًا لَمْ یَحْتَلِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ ام سلمہؓ نے پروانگی مانگی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سینگی کھنچوانے کی پس حکم کیا ابوطیبہؓ کو یہ کہ سینگی کھینچے ام سلمہؓ کے کہا جابرؓ نے کہ گمان کرتا ہوں میں یہ کہ ابوطیبہ بھائی تھے ام سلمہؓ کے دودھ شریک یا لڑکے تھے نابالغ نقل کی یہ مسلم نے ف کہنا جابرؓ کا کہ گمان کرتا ہوں میں آخر دلالت کرتا ہے اسپر کہ ام سلمہؓ کو حاجت سینگی کھنچوانے کی ضروری نہ تھی ورنہ وقت ضرورت کے اجنبی کو بھی جائز ہے یہ کہ سینگی کھینچے اور فصد کھولے اور واسطے علاج کیلیے دیکھے طرف تمام بدن عورت کے ع طیبی وَعَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَۃِ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہا پوچھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حکم نظر ناگہان کا کہ یکبارگی عورت بیگانی پر پڑے پس حکم کیا مجکو یہ کہ پھیر دوں میں نظر اپنی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی نظر ناگہان جا پڑے معذور ہے لیکن پھر نہ دیکھتا رہے بلکہ جلدی سے نظر پھیر لے اور پھر دوبارہ نہ دیکھے اس لیے کہ پہلی نظر جبکہ ہو قصداً معاف ہے پھر اگر دیکھتا رہے گنہگار ہوتا ہے واجب ہے کہ فی الفور نظر پھیر لے چنانچہ اسمیں وارد ہوا ہے قول اللہ تعالی کا قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِہِمْ اور کسی غرض کے لیے مانند نکاح وغیرہ کے دیکھنا جائز ہے اور اگر کسی عورت کے زخم ہو یا فصد کھلواوے یا کچھ ضرورت ہو دکھانے کی تو بدن بقدر ضرورت کے دکھاوے اور باقی بدن کپڑے سے چھپالے ع طیبی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَۃَ تُقْبِلُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ اِذَا اَحَدُکُمْ اَعْجَبَتْہُ الْمَرْاَۃُ فَوَقَعَتْ فِیْ قَلْبِہٖ فَلْیَعْمِدْ اِلَی امْرَاَتِہٖ فَلْیُوَاقِعْہَا فَاِنَّ ذٰلِکَ یَرُدُّ مَا فِیْ نَفْسِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عورت آتی ہے بیچ صورت شیطان کے اور جاتی ہے بیچ صورت شیطان کے جسوقت کسی کو تم میں سے خوش لگے ایک عورت پس آوے محبت اُسکی بیچ دل اُسکے کے پس چاہیے کہ قصد کرے طرف عورت اپنی کے پس صحبت کرے اُس سے پس تحقیق یہ یعنے جماع کرنا دور کردیگا اُس چیز کو کہ اُسکے دل میں ہے یعنی خواہش اُسکی نقل کی یہ مسلم نے ف مشابہت دی عورت کو شیطان کے ساتھ وسوسہ ڈالنے اور گمراہ کرنے میں یعنے جیسے شیطان وسوسہ ڈالتا ہے دل میں اور گمراہ کرتا ہے ویسے ہی دیکھنا عورت کا باعث وسوسہ اور فساد کا ہے اور اس سے استنباط کیا جاتا ہے کہ لائق ہے عورت کو یہ کہ نہ نکلے مگر بضرورت اور بناؤ کرکے نکلے اور لائق ہے مرد کو یہ کہ نہ دیکھے طرف عورت کے اور نہ طرف کپڑوں اُسکے کے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نہیں مضائقہ ہے واسطے مرد کے یہ کہ بلاوے بیوی اپنی کو جماع کرنے کے لیے دن کو اگرچہ ہو بیوی مشغول ایسے کام میں کہ ممکن ہو ترک کرنا اُسکا اس لیے کہ کبھی غالب ہوتی ہے مرد پر شہوت پس ضرر کرتی ہے شہوت بسبب تاخیر کرنے جماع کے اُسکے بدن یا دل میں ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اَحَدُکُمُ الْمَرْاَۃَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی مَا یَدْعُوْہُ اِلٰی نِکَاحِہَا فَلْیَفْعَلْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے جابرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

بیان کرے اس سے اور مباح ہے اسکو دیکھنا اُسکے منھ اور ہتھیلیوں کا فقط اسلیے کہ وہ اُسکے حق میں ستر نہیں انتہی **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بدن نہ لگائے عورت عورت سے ننگا کر کر پھر بیان کرے اُس عورت کا حال روبرو خاوند اپنے کے گویا کہ دیکھتا ہے خاوند اُس عورت کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی عورت بدن ننگا کر کر لگائے عورت سے اور پھر خاوند سے اُسکے بدن کی نرمی وغیرہ کا حال بیان کرے اِس سے منع فرمایا اسلیے کہ خاوند کا دل پھر پھرا ہوگا اور اس سے فتنہ برپا ہوگا **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دیکھے مرد طرف ستر مرد کے اور نہ دیکھے عورت طرف ستر عورت کے اور نہ جمع ہو مرد ساتھ مرد کے ننگے ہو کر ایک کپڑے میں اور نہ جمع ہو عورت ساتھ عورت کے ننگی ہو کر ایک کپڑے میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** ستر مرد کا زیر ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک ہے اس ستر کو دیکھنا بے ضرورت درست نہیں نہ مرد کو نہ عورت کو مگر اُسکی بی بی یا لونڈی کو دیکھنا اسکا درست ہے اور سوا اسکے مرد کا باقی بدن دیکھنا جائز ہے مرد کو بھی اور عورت کو بھی بشرطیکہ عورت امن میں ہو شہوت سے اور اگر امن میں نہو بالکل نہ دیکھے اور یہی طرح ستر عورت کا بیچ حق عورت کے زیر ناف سے زانوں تک ہے یعنی عورت کو بھی عورت کا یہ ستر دیکھنا درست نہیں اور ستر عورت حرہ کا بہ نسبت مرد اجنبی کے سارا بدن ہے مگر چہرہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں قدم بموجب ایک روایت کے پس دیکھنا ان اعضا کا جائز ہے اگر امن ہو شہوت سے اور اگر امن نہو شہوت سے تو نہیں جائز مگر گواہ کو وقت ادائے شہادت کے اور حاکم کو وقت حکم کے دیکھنا ان اعضا کا بہر حال جائز ہے اور نہیں جائز ہے چھونا انکا اگرچہ امن ہو شہوت سے اگر ہو عورت جوان اور اگر بڑھیا ہو کہ خواہش اُسپر نہیں آتی یا مرد بڈھا کہ امن رکھتا ہو اپنے نفس پر اور اُسکے نفس پر تو جائز ہے چھونا ان اعضا کا اور اپنی بیوی اور لونڈی کا کہ جس لونڈی سے حلال ہے صحبت کرنی تمام بدن دیکھنا درست ہے اور ستر عورت کا بہ نسبت محرم کے مانند ستر مرد کے ہے اور پیٹھ اور پیٹ پس اسکو دیکھنا اور چھونا اسکا درست نہیں اگرچہ امن ہو شہوت سے اور پنڈلی اور بازو اور سینہ اور چہرہ اور سر ستر نہیں بہ نسبت محرم کے پس دیکھنا اُنکو درست ہے اگر امن ہو شہوت سے اور اسی طرح مس کرنا بھی ان اعضا کا اُسکو جائز ہے اگر امن ہو شہوت سے اور ستر غیر کی لونڈی کا بھی مانند ستر محرم کے ہے پس اسکے دیکھنے اور مس کرنیکا حکم مانند حکم دیکھنے اور مس کرنے محرم کے ہے اور امرد خوبصورت کو دیکھنا ساتھ شہوت کے حرام ہے اور جائز ہے دیکھنا اور ہاتھ لگانا عورت کو باوجود خوف شہوت کے وقت ارادہ خریدنے یا نکاح کرنے کے اور غلام سے پردہ کرنا اُسکی مالکہ یعنی بیوی کو مانند پردہ کرنے کے اجنبی سے ہے اور خوجہ اور ہیجڑہ مانند مرد کے ہے اور دیکھنا عورت بیگانی کو حرام ہے خواہ بشہوت ہو یا بے شہوت اور نہ جمع ہو مرد الخ جمع ہونا مرد کا مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں ننگے ہو کر اور جمع ہونا عورت کا ساتھ عورت کے ننگی ہو کر اگرچہ بسبب عادت کے محل آفت نہیں لیکن باوجود اسکے حرام ہے اور مکروہ ہے مرہ ع + ملتقی + مولانا **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاكِحًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو کہ نہ شب گذارے مرد نزدیک عورت ثیب کے مگر یہ کہ ہو نکاح کرنے والا یعنی خاوند یا محرم نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد رات گذارنے سے یہاں خلوت کرنی ہے یعنی تنہا ایک مکان میں مرد و عورت ثیب جمع نہوں رات ہو یا دن اور ثیب کہتے ہیں اُس عورت کو کہ خاوند کر چکی ہو اور یہاں مراد ثیب سے عورت جوان ہے اور محرم سے مراد وہ ہے کہ جس سے نکاح حرام ہے ہمیشہ کو اگرچہ بسبب علاقہ دودھ کے ہو مرہ ع مرح **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ

زانو کے ہے اور مذہب امام اعظمؒ کا یہ ہے کہ جب اپنی لونڈی بیاہ دی تو وہ آقا کے حق مین مانند اجنبی کی لونڈی کے ہوگئی اور بیان اُسکے ستر کا ابی سعیدؓ کی حدیث کے فائدے مین ہو چکا اور امام شافعیؒ کے نزدیک ستر اُسکا مانند ستر مرد کے ہے دلیلین ہر ایک کی فقہ کی بڑی کتابون مین موجود ہین مولانا + ح وَعَنْ جُرْهَدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے جرہدؓ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہین جانا تو نے کہ تحقیق ران ستر ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** کتاب اسد الغابۃ مین لکھا ہے کہ گذرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جرہد پر مسجد مین اور ران اُنکی کھلی ہوئی تھی پس فرمایا حضرت نے کہ ڈھانک ران اپنی کہ ران ستر ہے اور اسمین حجت ہے اُنپر جو کہتے ہین ران ستر نہین اور یہ ایک روایت ہے امام مالکؒ اور امام احمدؒ سے ح ع وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا عَلِيُّ لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے علیؓ کے اے علیؓ نہ کھول اپنی ران کو اور نہ دیکھ طرف زندے کی ران کے نہ مردے کی ران کی نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زندہ اور مُردہ برابر ہین بیچ حکم ستر کے ح وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَعْمَرٍ وَفَخِذَاهُ مَكْشُوْفَتَانِ قَالَ يَا مَعْمَرُ غَطِّ فَخِذَيْكَ فَاِنَّ الْفَخِذَيْنِ عَوْرَةٌ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے محمدؓ بن جحش سے کہا گذرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم معمر پر اس حال مین کہ دونون رانین اُسکی کھلی ہوئی تھین فرمایا اے معمرؓ ڈھانک اپنی رانون کو اس لیے کہ تحقیق رانین ستر ہین نقل کی یہ شرح السنہ مین وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ فَاِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ اِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِيْنَ يُفْضِي الرَّجُلُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاسْتَحْيُوْهُمْ وَاَكْرِمُوْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم ننگے ہونیسے یعنی اگرچہ تنہا ہو اس لیے کہ تحقیق ساتھ تمھارے وہ ہین کہ نہین جُدے ہوتے تمسے یعنی فرشتے نگہبانی کرنے والے اور کرام کاتبین مگر وقت پاخانے کے اور اُسوقت کہ صحبت کرے بیوی اپنی سے پس حیا کرو اُنسے اور تعظیم کرو اُنکی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی ستر ڈھکا رکھو اور اچھے کام کرتے رہو اور بُری اور لغویات باتون سے بچتے رہو کہ یہ چیزین باعث حیا اور تعظیم اور تکریم اُنکی کی ہین اور کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ نہین جائز ہے کھولنا ستر کا بغیر ضرورت کے مانند مجامعت اور رفع حاجت وغیر ذلک کے ح ع وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُوْنَةُ اِذْ اَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ هُوَ اَعْمٰى لَا يُبْصِرُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَعَمْيَاوَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے یہ کہ وہ اور میمونہؓ تھین پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگہان آئے ابن ام مکتومؓ کہ صحابی تھے نابینا پھر آئے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن دونون بیبیون کو کہ پردہ کرو اس سے ام سلمہؓ کہتی ہین پس کہا مین نے یا رسول اللہ کیا نہین وہ اندھا کہ نہین دیکھتا ہمکو پس فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا پس اندھی ہو تم دونون کیا نہین دیکھتین تم دونون یعنے اگر وہ اندھا ہے تو تم دونون تو اندھی نہین ہو نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے دیکھنا مرد کو عورت کا حرام ہے ویسے ہی دیکھنا عورت کو مرد کا لیکن لکھا ہے علمانے کہ یہ محمول ورع اور تقوی پر ہے اور صحیح تر یہ ہے کہ جائز ہے عورت کو دیکھنا مرد کا اوپر ناف کے اور نیچے زانون کے اس لیے کہ حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ مین دیکھتی تھی حبشیون کو اس حال مین کہ وہ نیزہ بازی کر رہے تھے اور یہ دیکھنا ۹ھ ہجری مین تھا اُن ایام مین حضرت عائشہؓ سولہ برس کی تھین اور حکم پردہ کرنیکا آچکا تھا پس اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے عورت کو دیکھنا مرد کا سوائے ستر مذکور کے اور یہ اُس صورت مین ہے کہ امن مین ہو شہوت سے والا بالکل نہ دیکھے مرد کو ح ع وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ

نے جب چاہے ایک تمہارا کہ پیغام نکاح کا بھیجے طرف ایک عورت کے پس اگر کر سکے یہ کہ نظر کرے طرف اُس چیز کے یعنی اعضا اُسکے کے کہ باعث ہو اُسکو طرف
نکاح اُسکے کے کہ وہ مُنھ اور ہاتھ ہین پس چاہیے کہ کرے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** دیکھ لینا مخطوبہ کو پہلے پونہچنے پیغام نکاح کے مستحب ہے اِس لیے کہ مرغوب الطبع
ہوگی تو بعد نکاح کے اُسی کے سبب سے زنا سے بچا رہے گا اور یہی مقصود اصلی نکاح سے ہے اور یہ جو وارد ہوا ہے کہ نکاح نہ کیجاوے عورت بسبب جمال
اُسکے کے تو اس سے یہ غرض نہین ہے کہ رعایت جمال کی نکرے بلکہ غرض یہ ہے کہ رعایت نری جمال کی باوجود فساد دین کے نکرے ﴿ع﴾ **وَعَنِ** الْمُغِیْرَةِ
بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَطَبْتُ امْرَاَةً فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ نَظَرْتَ اِلَیْھَا قُلْتُ لَا قَالَ فَانْظُرْ اِلَیْھَا فَاِنَّہٗ اَحْرٰی اَنْ یُّؤْدَمَ بَیْنَکُمَا رَوَاہُ اَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے مغیرہؓ بن شعبہ سے کہ کہا ارادہ کیا مین نے منگنی کا ایک عورت سے پس کہا واسطے میرے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کیا دیکھا تو نے طرف اُس عورت کے کہا مین نے نہین فرمایا پس دیکھ تو طرف اُسکے پس تحقیق دیکھنا لائق تر ہے ساتھ اسکے کہ الفت ڈالی جاوے درمیان
تمہارے نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی بعد دیکھنے کے جو نکاح کریگا تو محبت و الفت ہوگی آپسمین اِس لیے کہ جب نکاح
بعد دیکھنے کی ہوتا ہے تو ندامت نہین ہوتی غالبًا ﴿ع﴾ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ امْرَاَةً فَاَعْجَبَتْہُ فَاَتٰی سَوْدَةَ وَھِیَ
تَصْنَعُ طِیْبًا وَعِنْدَھَا نِسَاءٌ فَاَخْلَیْنَہٗ فَقَضٰی حَاجَتَہٗ ثُمَّ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ رَاٰی امْرَاَةً تُعْجِبُہٗ فَلْیَقُمْ اِلٰی اَھْلِہٖ فَاِنَّ مَعَھَا مِثْلَ الَّذِیْ مَعَھَا رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ
اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو پس خوش لگی وہ حضرتؐ کو پس آئے حضرتؐ سودہؓ کے پاس کہ بی بی تھین
حضرتؐ کی اُس حال مین کہ وہ بنا رہی تھین خوشبوئی اس حال مین کہ اُنکے پاس تھین عورتین پس خلوت کردی عورتون نے حضرتؐ کے لیے یعنی باہر چلی آئین
اُس جگہ سے پس پوری کی حضرتؐ نے حاجت اپنی یعنے صحبت کی بی بی سودہ سے پھر فرمایا حضرتؐ نے جو مرد کہ دیکھے کسی عورت کو کہ خوش لگے اُسکو پس
چاہیے کہ آوے طرف بیوی اپنی کے یعنی اور صحبت کرے تا کہ منقطع ہو شہوت اُسکی اور جاتا رہے وسوسہ اُسکا اس لیے کہ تحقیق ساتھ بیوی اُسکی کے ہے
مانند اُس چیز کے کہ ساتھ اُس عورت کے ہے یعنی شرمگاہ ہے مانند شرمگاہ اُسکی کے نقل کی یہ دارمی نے **ف** خوش لگنا اُس عورت کا حضرتؐ کو
بمقتضاے طبیعت کے تھا اور یہ پہلی نظر مین تھا کہ اُسکا مضائقہ نہین ﴿ح﴾ **وَعَنْہُ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَھَا
الشَّیْطٰنُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ عورت ستر ہے پس جبکہ نکلتی ہے یعنی اپنے پردے سے
اچھا کر دکھاتا ہے اُسکو شیطان مردونکی نظر مین نقل کی یہ ترمذی نے **ف** عورت ستر ہے یعنی پردے مین رہنا چاہیے عورت کو جیسے ستر کو پردے
مین رکھتے ہین اور لوگون کے سامنے ہونا اُسکو بُرا ہے جیسے کھولنا ستر کا بُرا ہے ﴿ع﴾ **وَعَنْ** بُرَیْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ
یَا عَلِیُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَاِنَّ لَکَ الْاُوْلٰی وَلَیْسَتْ لَکَ الْاٰخِرَةُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے بریدہؓ سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے علیؓ کے اے علیؓ نہ ڈال نظر پیچھے نظر کے یعنی ایکبار کہ نظر ناگہان جا پڑے عورت اجنبیہ پر دوبارہ پھر نہ دیکھ اُسکو اِس
لیے کہ جائز ہے واسطے تیرے پہلی نظر یعنی جبکہ بغیر قصد کے ہو اور جائز نہین تیرے لیے نظر دوسری نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے **وَعَنْ**
عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا زَوَّجَ اَحَدُکُمْ عَبْدَہٗ اَمَتَہٗ فَلَا یَنْظُرَنَّ اِلٰی عَوْرَتِھَا وَفِیْ رِوَایَةٍ فَلَا یَنْظُرَنَّ اِلٰی مَا دُوْنَ السُّرَّةِ وَ
فَوْقَ الرُّکْبَةِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت
نکاح کر دے ایک تمہارا اپنے غلام کا اپنی لونڈی سے پس نہ دیکھے طرف ستر لونڈی کے یعنی اس لیے کہ وہ حرام ہوگئی اُسپر اور ایک روایت مین ہے کہ پس دیکھے
طرف اُس چیز کے کہ نیچے ناف اور اوپر زانو کے ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اپنے غلام کے ساتھ نکاح کر دینے کا جب یہ حکم ہو تو غیر اپنے غلام کے ساتھ نکاح
کرنے مین بطریق اولی یہ حکم ہوگا اور اِس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اپنی لونڈی کو بیاہ دے تو حرام ہے دیکھنا اُسکے اتنے بدن کا کہ درمیان ناف اور

تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ام سلمہؓ
سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے انکے پاس اور گھر مین ایک مخنث تھا پس کہا اُسنے واسطے عبد اللہؓ بن ابی امیہ کے کہ بھائی تھا ام سلمہؓ کا اے عبد اللہ اگر فتح کیا اللہ نے واسطے
تمھارے کل کو طائف پس تحقیق مین تبلا دونگا تجکو غیلان کی بیٹی کو پس تحقیق وہ آتی ہے ساتھ چار کے اور جاتی ہو ساتھ آٹھ کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ داخل ہوا
کرین تمپر یہ مخنث نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مخنث ساتھ زبر نون اور زیر نون کے ہے اور زیر صحیح ہے اور زبر مشہور تر اور مخنث اُسکو کہتے ہین کہ مشابہ ہو ساتھ عورتون
کے اخلاق مین اور کلام مین اور حرکات اور سکنات مین جسکو یہان زنانا اور زنخا کہتے ہین اور یہ مشابہ ہونا کبھی تو خلقی ہوتا ہے پس وہ برا اور باعث گناہ نہین اور کبھی
یہ مشابہ ہونا تبکلف ہوتا ہے یہ بُرا ہے اور موجب لعن حدیث شریف مین آیا ہے کہ لعنت کرے اللہ اُن عورتون کو کہ مشابہ ہوتی ہین مردون کے اور لعنت کرے
اللہ اُن مردون کو کہ مشابہ ہوتے ہین عورتون کے اور پہلے جو مخنث امہات المومنین یعنے حضرت کی بیبیون کے پاس آتا تھا سبب یہ تھا کہ وہ گمان کرتی تھین کہ اسکو حاجت اور
رغبت عورتون کی طرف نہین اور قسم غیر اولی الاربہ سے ہے کہ جو قرآن مجید مین مذکور ہے کہ اُس سے عورتون پر پردہ واجب نہین پس جب حضرت نے کلام اسکا سنا تو
معلوم کیا کہ یہ اولی الاربہ سے ہے منع فرما دیا کہ یہ مخنث عورتون کے پاس نہ آیا کرین اور حکم خصی اور مجبوب کا بھی یہی ہی اور اِس مخنث کے کلام مین جو مذکور ہوا کہ آتی
ہے ساتھ چار کے آخر مراد اِس سے بیان کرنا اُس عورت کی فربہی کا ہی کہ فربہ کے پیٹ مین چار شکن پڑتے ہین پس جب آتی ہے تو وہ معلوم ہوتے ہین اور جب پیٹھ
پھیرتی ہے تو اُن شکنون کے سرے دونون پہلوون کی طرف سے معلوم ہوتے ہین چار ایک طرف سے اور چار ایک طرف سے پس یہ جو کہا جاتی ہے ساتھ آٹھ کے مراد اُس سے یہی ہے کہ جب
پیٹھ پھیرتی ہے تو وہ آٹھ شکن کہ سرے ہین پیٹ کے شکنون کے معلوم ہوتے ہین حاصل یہ کہ وہ بڑی فربہ ہے اور عرب مین فربہ عورت کی طرف بہت میلان ہوتا ہی
مردون کو اس لیے اُس مخنث نے بیان اُسکی فربہی کا کیا اور نام اُس عورت کا بادیہ تھا بیٹی غیلان کی اور نام اُس مخنث کا ہیئت تھا یا ماطع ع ح
وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ حَمَلْتُ حَجَرًا ثَقِيلًا فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِي سَقَطَ عَنِّي ثَوْبِي فَلَمْ اَسْتَطِعْ اَخْذَهُ فَرَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لِي خُذْ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ وَلَا تَمْشُوا عُرَاةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو مسور بن مخرمہ سے کہ کہا اُٹھایا مین نے ایک بھاری پتھر پس اُسوقت مین چلتا تھا گرا میرے
بدن سے کپڑا میرا یعنے اور ستر میرا کھل گیا پس نہ پکڑ سکا مین اُسکو پس دیکھا مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی ننگے پس فرمایا مجکو لے اپنے اوپر کپڑا اپنا اور نہ چلا کرو تم
ننگے یعنی یہ عام خطاب کیا سب کو نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَظَرْتُ اَوْ مَا رَاَيْتُ فَرْجَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ رَوَاهُ
ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا نہین نظر کی مین نے یا کہا نہین دیکھا مین نے ستر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کبھی نقل کی یہ ابن ماجہؒ نے **ف**
یا کہا آخر یہ روای کو شک ہوا کہ حضرت عائشہؓ نے لفظ ما نظرت کہا یا لفظ ما رایت معنی دونون کے ایک ہی مین اور اور روایت مین آیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے
کہا کہ نہ حضرت نے میرا ستر دیکھا اور نہ مین نے حضرت کا اس سے معلوم ہوا کہ ادب یہ ہے کہ مرد و عورت آپسمین ایک دوسرے کا ستر نہ دیکھین ع **وَعَنْ**
اَبِي اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ اِلٰى مَحَاسِنِ امْرَاَةٍ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَغُضُّ بَصَرَهُ اِلَّا اَحْدَثَ اللّٰهُ لَهُ عِبَادَةً يَجِدُ
حَلَاوَتَهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ نظر جا پڑے اُسکی طرف حسن ایک عورت کے
پہلی بار یعنے اول نظر بلا قصد پھر پھیرے اُس سے نگاہ اپنی مگر کہ پیدا کریگا اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے ایک عبادت کہ پاویگا مزا اُسکا نقل کی یہ احمدؒ نے **ف**
پاویگا مزا اُسکا یعنی اپنے دل مین بسبب فرمانبرداری امر رب اپنے کے یہ مزا بدلہ اُس تلخی کا ہے کہ صبر مین کھینچی ع **وَعَنِ** الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ بَلَغَنِي
اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُورَ اِلَيْهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی حسن بصری سے بطریق ارسال
کے کہ کہا پہنچی مجکو یعنے صحابہؓ سے یہ حدیث کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کرے اللہ دیکھنے والے کو اور اُسکو کہ دیکھا گیا طرف اُسکے یعنی
بغیر عذر و بغیر اضطرار کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی لعنت کرے اللہ اُسکو کہ جو نظر کرے قصداً اُس چیز کی طرف کہ نہین جائز

زَوْجَتِكَ اَوْمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُّسْتَحْيٰى مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی حکیم سے اور حکیم نے نقل کی بہز کے دادا سے یعنی معاویہ بن جیدہ سے کہ کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈھانک تو ستر اپنے کو مگر اپنی بی بی سے یا لونڈی سے کہا مین نے یا رسول اللہ خبر دو مجکو جسوقت کہ ہو آدمی تنہا وہان بھی ڈھانکے پس فرمایا اللہ تعالیٰ لائق تر ہے کہ شرم کیجاوے اُس سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی اگرچہ وہان کوئی نہو لیکن حق تعالیٰ دیکھتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ واجب ہے ستر کا چھپانا خلوت مین بھی مگر بضرورت کھولنا جائز ہے اور یہ جو اوپر کہا مگر اپنی بی بی سے الخ اس سے معلوم ہوا کہ ملک اور نکاح مباح کردیتے ہین نظر کرنے کو طرف ستر کے جانبین سے ؎ ع **وَعَنْ** عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطٰنُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہین خلوت مین جمع ہوتا کوئی مرد ساتھ عورت اجنبیہ کے مگر ہوتا ہے تیسرا اُنکا شیطان نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی شیطان اُن دونون کے ساتھ ہوتا ہے جوش مین لاتا ہے اُنکی شہوت کو یہان تک کہ ڈالتا ہے دونون کو زنا مین ؎ ع **وَعَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوْا عَلَى الْمُغِيْبَاتِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنْ اَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا وَمِنْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَمِنِّيْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ داخل ہو اُن عورتون پر کہ اُنکے خاوند غائب ہین اس لیے کہ شیطان جاری ہوتا ہے بیچ ایک تمھارے کے جگہ جاری ہونے خون کے یعنی تصرف اور وسواس اُسکا سرایت کرتا ہے تمام رگ و پوست آدمی کے مین کہا ہمنے اور آپ مین بھی جاری ہوتا ہے یا رسول اللہ فرمایا اور مجھ مین بھی جاری ہوتا ہے ولیکن اللہ نے مدد کی ہے میری شیطان پر پس سلامت رہتا ہون نقل کی یہ ترمذی نے **ف** جن عورتون پر کہ خاوند اُنکے غائب ہون خاص اُنکو اس لیے ذکر کیا کہ وہ مشتاق جماع کی بہت ہوتی ہین خوف فتنے کا وہان زیادہ ہے اور لفظ مجری الدم کا ترجمہ شیخؒ نے تو یہی کیا ہے جو مولانا زادہ اللہ شرفا نے کیا اور ملا علیؒ نے یہ کیا ہے مانند جاری ہونے خون کے درمیان تمھارے اس طرح کہ نہین دیکھتے ہو تم یعنی شیطان مسلط ہے تم پر اسطرح کہ تم نہین دیکھتے جیسے خون تمھارے بدن مین جاری ہوتا ہے اور تم نہین دیکھتے ہاں دونون عبارتون کا ایک ہی ہے اور لفظ اسلم ساتھ صیغہ ماضی اور مضارع متکلم کے آیا ہے اور دونون روایتین صحیح ہین مضارع کا ترجمہ تو مذکور ہوا اور ماضی کا ترجمہ یہ ہے کہ مسلمان ہو گیا ہے شیطان سح ؎ ع **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ قَدْ وَهَبَهٗ لَهَا وَعَلٰى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ اِذَا قَنَّعَتْ بِهٖ رَاْسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا وَاِذَا غَطَّتْ بِهٖ رِجْلَيْهَا لَمْ يَبْلُغْ رَاْسَهَا فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلْقٰى قَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ عَلَيْكِ بَاْسٌ اِنَّمَا هُوَ اَبُوْكِ وَغُلَامُكِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے حضرت فاطمہؓ کے پاس اس حال مین کہ اُنکے پاس غلام تھا کہ بخشا تھا غلام حضرت نے فاطمہؓ کو اور حضرت فاطمہؓ پر کپڑا تھا یعنی چھوٹا جسوقت کہ ڈھانکتین اُس سے سر اپنا تو نہ پہونچتا اُنکے پانؤن تک اور جسوقت کہ ڈھانکتین ساتھ اُسکے پانؤن اپنے نہ پہونچتا اُنکے سر تک پس جب دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس مشقت کو کہ پاتی ہین فاطمہؓ یعنی بدن ڈھکنے مین بسبب حیا کے فرمایا بتحقیق نہین ہے تجھپر مضائقہ سوا اسکے نہین کہ وہ یعنی جس سے تو حیا کرتی ہے باپ تیرا ہے اور غلام تیرا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اس حدیث سے امام شافعیؒ نے دلیل پکڑی ہے کہ عورت کا غلام محرم اُسکا ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک غلام مانند اجنبی کے ہے جائز نہین اُسکو نظر کرنی طرف بیوی اپنی کے مگر اُسقدر کہ اجنبی کو جائز ہے اور اس حدیث کا وہ یہ جواب دیتے ہین کہ اس سے یہ بات کہ تم کہتے ہو نہین ثابت ہوتی شاید کہ وہ غلام غیر بالغ ہو ؎ ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ اَخِيْ اُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفَ فَاِنِّيْ اَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ فَاِنَّهَا

سکوت اُسکا بسبب کثرت حیا اُسکی کے اور ایک روایت مین ہے فرمایا عورت شوہر دیدہ لائق تر ہے ساتھ نفس اپنے کے ولی اپنے سے اور لڑکی کواری طلب اذن کی
کیجاوے اور اذن اُسکا چپ رہنا اُسکا ہے اور ایک روایت مین یون ہے کہ فرمایا عورت شوہر دیدہ لائق تر ہے ساتھ نفس اپنے کے ولی اپنے سے اور عورت
کواری طلب اذن کرے اُس سے باپ اسکا بیچ نکاح کرنے اُسکے کے اور اذن اُسکا چپ رہنا اُسکا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** لائق تر ہے الخ یعنی لائق تر ہے ساتھ راضی
ہونیکے یہان تک کہ نکاح کیجاوے مگر یہ کہ اذن دے زبان سے بخلاف باکرہ کے اور باقی شرح اسکی اوپر کی حدیث مین ذکر ہو چکی ہے اور یہ سب روایتین آپسمین
قریب المعانی ہین ۱۲ ع ح **وَعَنْ** خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ
نِكَاحَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نِكَاحَ اَبِيْهَا اور روایت ہے خنسا بیٹی خذام کے سے یہ کہ باپ اُسکے نے نکاح کر دیا اُسکا اس حال مین کہ وہ شوہر
دیدہ تھی یعنے اور اذن نہ چاہا اُس سے اور وہ تھی بالغہ پس مکروہ جانا اُسنے اُس عقد کو پھر آئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پھیر دیا نکاح
اُسکا یعنے نکاح کرنا باپ کا نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت ابن ماجہ کے یون ہے کہ رد کیا نکاح کیا ہوا باپ اُسکے کا **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَزُفَّتْ اِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ وَلُعَبُهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اُنسے اُس حال مین کہ وہ سات برس کی تھین اور بھیجی گئین وہ حضرت کے گھر مین
اس حال مین کہ وہ نو برس کی تھین اور کھلونے کھیلنے کے ساتھ اُنکے تھے اور وفات ہوئی آنحضرت کی اور جدا ہوئے عائشہ رض سے اس حال مین کہ عائشہ رض تھین
اٹھارہ برس کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** سات برس کی تھین کہا نووی نے کہ اور اکثر روایتو مین آیا ہے کہ چھ برس کی تھین تطبیق ان روایتون یون دیگئی ہے کہ حضرت
عائشہ رض کچھ اوپر چھ برس کی تھین پس اُن روایتو مین تو اختصار کیا چھ پر اور کسر کو حذف کر دیا اور اس روایت مین کسر کو یعنے اُس سال کو بھی کہ لگی تھین اسمین یعنی ساتوین
برس مین شمار کر لیا اور بسبب اس حدیث کے اجماع ہے مسلمانون کا اسپر کہ جائز ہے باپ اور دادا کو نکاح کر دینا باکرہ صغیرہ کا اور نہین اختیار ہے اُسکو بعد بالغ ہونیکے اُس
نکاح کے فسخ کرنیکا مگر نزدیک بعضے عراقین کے اور سوائے باپ اور دادا کے اور اولیا کو نہین جائز ہے نکاح کر دینا اُسکا نزدیک شافعی اور مالک کے اور کہا ابو حنیفہ
اور اوزاعی اور اورون نے کہ جائز ہے اولیا کو بھی نکاح کر دینا اُسکا لیکن اُسکو اختیار ہے بعد بالغ ہونیکے اور ابو یوسف نے کہا کہ اس صورت مین بھی اُسکو اختیار نہین
ہے اور مراد کھلونون سے گڑیان ہین اور اور حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے دیکھا اُنکو اور انکار نکیا اُنپر یعنے بُرا نہ جانا اُنکو پس اس سے یہ معلوم ہوا کہ جائز ہے بنانا
گڑیونکا اور مباح ہے لڑکیون کو کھیلنا گڑیون سے اور لکھا ہے علمانے کہ سبب اسکا یہ ہے کہ لڑکیان گڑیون کے کھیلنے سے سیکھتی ہین تربیت اولاد کی اور سینا پرونا
اور درستی کرنی گھر کی اور احتمال یہ بھی ہے کہ ہو یہ قصہ ابتدائے ہجرت مین پہلے حرام ہونے تصویر کے اور بعضون نے کہا کہ اُن گڑیونکی صورتین نہ بنی ہوئی تھین
جیسی تصویرین ہوتی ہین کہ جو حرام ہین بلکہ یون ہین جیسے چیتھڑون کی بنالین تھین ۱۲ ع طیبی ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے
ابی موسی رض سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہین نکاح بغیر ولی کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی
نہین ہوتا نکاح بغیر اذن ولی کے ہمارے نزدیک یہ غیر بالغہ اور غیر عاقلہ کے حق مین ہے یعنی نکاح صغیرہ اور دیوانے کا نہین ہوتا بغیر اذن ولی کے اور
امام شافعی اور امام احمد نے ظاہر اس حدیث پر عمل کیا ہے وہ کہتے ہین کہ نہین ہوتا نکاح مگر ساتھ عقد کرنے ولی کے اور نہین ہوتا نکاح ساتھ عبارت
عورتون کے برابر ہے کہ عورت اصیلہ ہو یا وکیلہ اور کہا سیوطی نے کہ حمل کیا ہے اسکو جمہور نے اوپر نفی صحت کے اور ابو حنیفہ نے اوپر نفی کمال کے ۱۲ ع
وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نَكَحَتْ نَفْسَهَا بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا
بَاطِلٌ فَاِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

نظر کرنی طرف اُسکے خواہ وہ عورت اجنبی ہو یا ستر کسی کا یا اور کچھ اور لعنت کرے اُسکو کہ جسکی طرف دیکھا گیا یعنی جس صورت مین کہ اُسنے بغیر عذر و بغیر اضطرار کے قصداً دکھایا ع بَابُ الْوَلِیِّ فِی النِّکَاحِ وَاسْتِیْذَانِ الْمَرْأَۃِ باب ہے ولی کا نکاح مین اور پروانگی مانگنی عورت کی مقدمہ نکاح مین ف ولی کہتے ہین کارساز کو کہ کام کسی کا ذمے اپنے لے اور یہان مراد وہ ہے کہ متولی امر نکاح کا ہے یعنی جسکو اختیار ہے عورت کے نکاح کرنیکا اور اِس باب مین حدیثین وارد ہوئی ہین اِس مضمون کی کہ نکاح مین اذن ہونا ولی کا اور طلب کرنا اذن کا عورت سے ضرور ہے اور ولایت نکاح مین عصبات کو ہے اوپر ترتیب میراث کے کہ بیان مفصل اُسکا باب الفرائض مین ہوچکا ہے اور اگر عصبات نہون تو ولایت مان کو ہے پھر دادی کو اور قنیہ مین عکس اِسکے ہے پھر ولایت بیٹی کو ہے پھر پوتی کو پھر نواسی کو پھر پوتے کی بیٹی کو پھر نواسی کی بیٹی کو پھر نانا کو پھر سگی بہن کو پھر سوتیلی بہن کو پھر مانکی اولاد کو برابر ہے کہ مرد ہون یا عورت پھر اُنکی اولاد کو پھر ذوی الارحام کو اِسطرح کہ اول پھپیون کو ولایت ہے پھر مامون کو پھر خالاؤن کو پھر چچاؤن کی بیٹیونکو اور اِسی ترتیب سے اُنکی اولاد کو پھر مولائے موالات کو پھر سلطان کو پھر قاضی کو اگر اُسکے فرمان مین ہو ولایت نکاح کی پھر قاضی کے نائبون کو اگر ہو قاضی کو اجازت نائب کر دینے کی اور نہین تو نہین اور حریت اور عقل اور بلوغ اور اسلام ولایت مین شرط ہے پس نہین ہے ولایت غلام کو اور نہ چھوٹے کو اور نہ دیوانے کو اور نہ کافر کو مسلمان پر اور اِسی طرح مسلمان کو بھی کافر پر ولایت نہین ہے مگر ساتھ سبب عام کے جیسے کہ ہو مسلمان آقا لونڈی کافرہ کا یا بادشاہ ہو یا نائب ہو ح + درمختار

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْکَحُ الْاَیِّمُ حَتّٰی تُسْتَامَرَ وَلَا تُنْکَحُ الْبِکْرُ حَتّٰی تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَکَیْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْکُتَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کیجاوے عورت شوہر دیدہ بالغہ یہان تک کہ طلب کیا جاوے امر اُسکا اور نہ نکاح کیجاوے عورت کواری یعنی کواری بالغہ یہان تک کہ طلب اذن کیجاوے کہا صحابہؓ نے اے یارسول اللہ کس طرح ہے اذن اُسکا یعنے باکرہ کا حالانکہ وہ بڑی حیا رکھتی ہے فرمایا یہ کہ چپکی رہے یعنی اگرچہ چپکی رہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایم کہتے ہین اُس عورت کو کہ خاوند نہ رکھتی ہو خواہ باکرہ ہو یا ثیب یعنی خاوند کیا تھا وہ مر گیا یا طلاق دی تھی اُس نے اور یہان ایم سے مراد ثیب بالغہ ہے اور ثیب کے نکاح مین طلب کرنا امر کا کہا اور باکرہ کے نکاح مین طلب کرنا اذن کا اِس لیے کہ ثیب امر کرتی ہے اور اشارہ کرتی ہے صریحاً اور شرم نہین کرتی اسمین بخلاف باکرہ کے کہ وہ شرم رکھتی ہے امر کرنے اور اشارہ کرنے سے بلکہ اذن دیتی ہے اور راضی ہوتی ہے اگرچہ ساتھ سکوت کے ہو اور ظاہر اِس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز نہین نکاح بغیر امر اور اذن عورت کے ولیکن فقہا کے یہان تفصیل ہے کہ سب عورتین چار قسم پر ہین اول ثیب بالغہ پس اسمین اتفاق رکھتے ہین علما کہ جائز نہین نکاح کرنا اُسکا بغیر اذن اُسکے کے بشرطیکہ عاقلہ ہو یعنی دیوانی نہو اگر دیوانی ہوگی تو ولی کی اجازت سے ہو جاویگا اور دوسری باکرہ صغیرہ اور اسمین بھی اتفاق ہے علما کا کہ حاجت اُسکے اذن کی نہین ولی بغیر اُسکے اذن کے نکاح اُسکا کر دے سکتا ہے تیسری ثیب صغیرہ اُسکا بھی نکاح بغیر اُسکے اذن کے جائز ہے حنفیہ کے نزدیک نہ شافعیہ کے چوتھی باکرہ بالغہ اُسکا نکاح ہمارے نزدیک جائز نہین بغیر اُسکے اذن کے اور امام شافعیؒ کے نزدیک جائز ہے پس مدار ولایت کا حنفیہ کے نزدیک صغر پر ہے باکرہ ہو یا ثیب اور شافعیہ کے نزدیک مدار بکارت پر ہے صغیرہ ہو یا کبیرہ پس یہ حدیث محمول ہے ہمارے نزدیک بالغہ پر خواہ ثیب ہو یا باکرہ اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وَلَا تُنْکَحُ الْبِکْرُ حَتّٰی تُسْتَاْذَنَ حجت ہے شافعیؒ پر ع ح **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِیِّهَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاْذَنُ فِیْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ الثَّیِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِیِّهَا وَالْبِکْرُ تُسْتَامَرُ وَاِذْنُهَا سُکُوْتُهَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ الثَّیِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِیِّهَا وَالْبِکْرُ یَسْتَاْذِنُهَا اَبُوْهَا فِیْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت شوہر دیدہ یعنی شوہر دیدہ بالغہ عاقلہ لائق تر ہے ساتھ نفس اپنے کے اپنے ولی سے اور لڑکی کواری یعنی بالغہ طلب اذن کی کیجاوے بیچ ذات اپنی کے یعنی بدا تہا اور اذن اُسکا چپ رہنا ہے یعنی احتیاج نہین ہے اذن صریح کی بلکہ کفایت کرتا ہے

سے معنے مولیٰ موالات کے باب الفرائض مین بیان ہوچکے ہیں ۱۲

بغیر ولی کے شافعیؒ کے نزدیک یعنی عقد کرنیکی ولایت عورت کو اپنے عقد کرنے کی یا غیر کے عقد کرنیکی نہین ہی یعنی عبارت عورتون کی سے نکاح صحیح نہین ہوتا نزدیک
امام شافعیؒ کے ۱۲ع ؏ مولانا **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وُّلِدَ لَہٗ وَلَدٌ فَلْیُحْسِنِ اسْمَہٗ وَاَدَبَہٗ فَاِذَا بَلَغَ فَلْیُزَوِّجْہُ
فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ یُزَوِّجْہُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُہٗ عَلٰی اَبِیْہِ اور روایت ہے ابی سعیدؓ اور ابن عباسؓ سے کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ
پیدا کیا جاوے واسطے اُسکے لڑکا پس چاہیے کہ اچھا رکھے نام اُسکا اور ادب نیک سکھاوے اُسکو یعنی تعلیم کرے آداب احکام شریعت و معیشت کے کہ دنیا اور آخرت
مین مفید ہون پھر جب بالغ ہو پس چاہیے کہ نکاح کر دے اُسکا پس اگر بالغ ہو لڑکا یعنی اور ہو وہ فقیر اور نہ نکاح کرے اُسکا یعنی باپ اور ہو وہ قادر نکاح کر دینے
پر پھر پہونچے لڑکا گناہ کو یعنی زنا کرے یا مقدمات زنا کے پس سوا اسکے نہین کہ گناہ اُسکا اوپر باپ اُسکے کے ہے **ف** اسلیے کہ اسمین قصور کیا اُس نے اور سبب ا
گناہ کا اور یہ محمول ہے زجر و تہدید پر واسطے مبالغہ اور تاکید کے اور فرزند کے حکم مین لونڈی و غلام بھی ہین ۱۲ع **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِکٍ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی التَّوْرٰىۃِ مَکْتُوْبٌ مَنْ بَلَغَتِ ابْنَتُہُ اثْنَتَیْ عَشَرَۃَ سَنَۃً وَلَمْ یُزَوِّجْہَا فَاَصَابَتْ اِثْمًا فَاِثْمُ ذٰلِکَ عَلَیْہِ **رَوَاھُمَا**
الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی عمرؓ بن الخطاب و انسؓ بن مالک سے کہ نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا توریت مین لکھا ہوا ہی کہ جو شخص کہ پہونچے
بیٹی اُسکی بارہ۱۲ برس کو اور نہ نکاح کرے وہ اُسکا یعنی باوجود پانے کفو کے پھر پہونچے وہ بیٹی گناہ کو یعنی زنا وغیرہ کو پس گناہ اُسکا اوپر باپ اُسکے کے ہے نقل کین
یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین **بَابُ اِعْلَانِ النِّکَاحِ وَالْخِطْبَۃِ وَالشَّرْطِ** باب ہے بیچ بیان آشکار کرنے نکاح کے اور بیان
خطبہ نکاح کے یا بیچ بیان منگنی کے اور بیچ بیان شرط نکاح کے **ف** آشکار کرنا نکاح کا مستحب ہے اور آیا ہی کہ آشکار کرو نکاح کو اگرچہ ساتھ دف بجانیکے ہو اور
دف بجانے مین علما نے اختلاف کیا ہی بعضون نے تو کہا ہی کہ وہ حرام ہی یا مکروہ مطلقاً اور بعضون کے نزدیک مباح ہے مطلقاً اور صحیح یہ ہے کہ مباح ہے
بعض اوقات مین جیسے عیدین اور وقت آنے مسافر کے اور وقت نکاح کے اور سوا ان کے حرام ہے اور خطبہ ساتھ پیش خ کے اور زیر خ کے دونون
طرح صحت کو پہونچا یا ہے علما نے زیر سے جو خطبہ ہے اُسکے معنی ہین پیغام نکاح کا بھیجنا اور پیش سے یعنی خطبے کے کہ نکاح مین پڑھتے ہین اور ظاہر یہ ہے کہ یہان پیش
سے ہے اور قاموس مین لکھا ہے کہ خطبہ کہتے ہین کلام منثور مسجع کو کہ مشتمل ہو حمد اور ثنا اور درود اور وعظ و نصیحت کو اور خطبہ پڑھنا سنت ہی نکاح مین اور نزدیک
امام شافعیؒ کے ہر عقد مین سنت ہے مانند بیع اور شرا اور سوا انکے کے اور مراد شرط سے وہ شرطین ہین کہ ذکر کیجاوین نکاح مین فاسد یا صحیح ۱۲ح **ف۲** یعنی خطبے
کے جو نقل کیے گئے ہین بموجب مذہب شافعیؒ کے ہین اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک خطبہ نام مطلق ذکر کا ہے اگرچہ ایک تسبیح ہو یا تحمید ہو یا مانند انکے اور صاحبینؒ
کے نزدیک خطبہ ذکر طویل کو کہتے ہین اور اولی درجہ اُسکا بقدر تشہد کے ہے کذا فی در المختار اور نہین مضائقہ نرے راگ کا اور بجانے دف کا نکاح مین اور شادی
مین اور اسی طرح سے نہین مضائقہ نرے گانے اور بجانے دف کا عیدین مین محققون کے نزدیک اور ذکر کیا شیخ الاسلام نے کہ یہ سب مکروہ ہین ہمارے علما
کے نزدیک یعنی حضرت امام اعظمؒ اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے اور نہین جائز سننا نرے راگ کا بھی عورت اجنبیہ سے اور امرد سے اور جس راگ
مین ذکر ہو شراب کا یا عورتون یا امردون کے خط و خال وغیرہ کا یا ذکر ہو کلمات کفر کا تو وہ حرام ہے یعنی نرے راگ مین بھی اگر یہ باتین ہون تو وہ حرام
ہو جاتا ہے اور نکاح کی بدعتون مین سے ہے ظاہر کرنا یا جونکا اور مزامیر کا اور کھیل کی چیزونکا اور ظاہر کرنا کھیل کھیلنے والونکا یعنی تیلیون وغیرہ اور ڈھانکنا
گھر کی دیوارونکا ساتھ کپڑون کے واسطے زینت کے اور سواری کرنی گھوڑون کی اور پھرنا شہر مین بغیر حاجت کے فرمایا اللہ تعالی نے نہو تم مانند اُن لوگونکے
کہ نکلے اپنے گھرون سے اتراتے ہوئے اور واسطے دکھلانے لوگون کے اور نہین درست یہ کہ ہو بیچ نکلنے براتون کے گانے والے اور گانے والیان پس
تحقیق یہ ہے بہت بیحیائی یا ہو ساتھ دو لہ کے ڈھول اور باجا اور ضائع کرنا مال کا ساتھ جلانے بارود اور کاغذ کے یعنی آتش بازی اور یہ کہ ہو بیچ اُسکے
جلوہ روبرو مردون کے پس تحقیق یہ سب حرام ہے اور اسی طرح سے ظاہر کرنی جہیزون پر دونکی نکاح کی مجلس مین اور بٹھانا دولہا کا مسند ریشمی پر اور تانا بنا

اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت کہ نکاح کرے اپنا بے اذن ولی لینے کے پس نکاح اُسکا باطل ہے پس نکاح اُسکا باطل ہے پس نکاح
اُسکا باطل ہے پھر اگر صحبت کی ساتھ اُس عورت کے پس واسطے اُسکے ہے مہر بسبب اُس چیز کے کہ فائدہ اُٹھایا شرمگاہ اُسکی سے پھر اگر اختلاف کریں ولی پس ولی
بادشاہ ہے اُسکا کہ نہیں اُسکا کوئی ولی نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** پس نکاح اُسکا باطل ہے تین بار فرمایا تاکید اور
مبالغے کے لیے اور یہ حدیث اور مانند اسکے معارض ہیں اس حدیث کے اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا اِسی لیے حنفیہ اسمین تاویل کرتے ہین کہ مراد یہ ہے کہ
جو عورت غیر کفو سے نکاح کرے بغیر اذن ولی کے یا لڑکی یا لونڈی یا مکاتبہ نکاح کرین بغیر اذن ولی کے تو نکاح اُنکا باطل ہے اور اس حدیث کی اور اوپر کی حدیث
کی صحت مین کلام ہے اور حاصل اخیر جملہ حدیث کا یہ ہے کہ اولیا نے جب منع کیا نکاح کرنیسے تو وہ کالعدم ہوئے پس ہوگا بادشاہ ولی اُسکا و الا نہین ہے
ولایت بادشاہ کو ولی کے ہوتے + ع + ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَغَايَا اللَّاتِيْ يُنْكِحْنَ اَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَالْاَصَحُّ
اَنَّهٗ **مَوْقُوْفٌ** عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنے والی ہین وہ عورتین
کہ نکاح کرتی ہین اپنا بے شاہدونکے اور صحیح تر یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے ابن عباسؓ پر یعنے قول ابن عباسؓ کا ہے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اِس سے معلوم ہوا
کہ نکاح بغیر گواہون کے نہین ہوتا اور یہی مذہب ہے اماموں کا اور یہی منقول ہے صحابہؓ اور تابعین سے + ح **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيْمَةُ تُسْتَاْمَرُ فِيْ نَفْسِهَا فَاِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ اِذْنُهَا وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اور روایت ہے
ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کواری بالغہ پوچھی جاوے بیچ نکاح اپنے کے پھر اگر چپ رہے پس وہی ہے اذن اُسکا اور اگر انکار کیا
پس نہین جبر اُسپر نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے اور نقل کی دارمی نے ابی موسیٰؓ سے **وَعَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا
عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے فرمایا جو غلام کہ نکاح کرے بغیر اذن مالک اپنے کے پس وہ زانی ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے **ف** یعنی نکاح مملوک کا بغیر اذن مالک کے
صحیح نہین پس اگر صحبت کریگا اُس نکاح کے بعد حرام ہوگی اور وہ زناکار ہوگا اور یہی ہے مذہب امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا کہ نکاح غلام کا بغیر اذن آقا کے
نہین جائز اور نہین ہوتا ہے عقد صحیح ساتھ اجازت دینے کے بعد اسکے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک نکاح ہو جاتا ہے لیکن نافذ یعنے صحیح ہونا اُسکا موقوف
ہے اذن آقا پر جب وہ اذن دیگا تو نافذ ہو جائیگا مانند نکاح فضولی کے + ح + ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ جَارِيَةً
بِكْرًا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تحقیق ایک لڑکی کواری یعنے اور تھی وہ بالغہ آئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کیا یہ کہ باپ اُسکے نے نکاح
کر دیا اُسکا اور وہ تھی ناراض پس اختیار دیا اُسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اختیار دیا کہ چاہے نکاح رکھ چاہے فسخ کر ڈال اس سے معلوم
ہوا کہ نہین جبر کرنا پہنچتا ولی کو بالغہ پر اگرچہ باکرہ ہو اور یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہؒ کا + ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا فَاِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِيْ تُزَوِّجُ نَفْسَهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کرے عورت کسی عورت کا اور نہ نکاح کرے عورت اپنا اسلیے کہ تحقیق زنا کرنے والی وہ ہے کہ نکاح کرتی ہے اپنا آپ نقل
کی یہ ابن ماجہ نے **ف** نہ نکاح کرے عورت الخ یہ نہی تنزیہی ہے ہمارے نزدیک اسلیے کہ مستحب یہ ہے کہ نکاح کرے عورت کا ولی اُسکا اور جسکا کوئی ولی
نہین تو قاضی اُسکا ولی ہے اور نہ نکاح کرے عورت کسی سے اپنا ہمارے نزدیک مراد یہ ہے کہ بغیر گواہون کے یا غیر کفو سے نکاح نکرے اور امام شافعیؒ
کے نزدیک مراد یہ ہے کہ عورت اپنا نکاح بغیر ولی کے نکرے اسلیے کہ زنا کرنے والی وہ ہے کہ نکاح کرتی ہے اپنا یعنی بغیر گواہون کے ہمارے نزدیک اور

لہ یعنی جس کا وہ ولی ہے اس کے اذن لینے کا اور اگر عورت ولی کے اذن سے [illegible] جب اجازت دے وہ [illegible] زبان سے [illegible]

فَجَلَسَ عَلٰی فِرَاشِیْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّیْ فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِیْ يَوْمَ بَدْرٍ اِذْ قَالَتْ اِحْدٰهُنَّ وَفِيْنَا نَبِیٌّ يَعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ فَقَالَ دَعِیْ هٰذِهٖ وَقُوْلِیْ بِالَّذِیْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ربیع بیٹی معوذ بیٹی عفراء کی سے کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس داخل ہوئے یعنی ہمارے گھر مین اُسوقت کہ لائی گئی مین خاوند کے گھر مین پھر بیٹھے میرے بچھونے پر مانند بیٹھنے تیرے کے بہ نسبت میرے یعنی جیسے تو میرے بچھونے پر بیٹھا ہے اسی طرح حضرتؐ بیٹھے یہ خطاب کیا اُسکی طرف کہ جسنے روایت کی حدیث اُنسے کہ وہ خالد بن ذکوان ہین پس شروع کیا چھوکریون نے کہ تھین ہماری قوم مین بجانا دف کا اور بیان کرنا خوبیون اور شجاعت اُنکی کا کہ مارے گئے تھے ہمارے باپون مین سے دن بدر کے ناگہان کہا ایک نے اُن چھوکریون مین سے اور بیچ ہمارے نبیؐ ہین کہ جانتے ہین اُسچیز کو کہ ہونے والی ہے کل کو پس فرمایا حضرتؐ نے کہ چھوڑ دے اسکو اور کہہ وہ چیز کہ تھی کہتی نقل کی یہ بخاری نے **ف** عفراء نام ہے معوذ کی مان کا اور معوذ شہدائے بدر سے ہین اور کشندہ ابوجہل لعین کے اور مراد چھوکریون سے بیٹیان انصار کی ہین کہ حد شہوت کو نہ پہونچی تھین نہ لونڈیان اور کہا اکمل الدین نے کہ اس مین دلیل ہے اوپر جائز ہونے دف کے وقت نکاح اور زفاف کے اعلان کے لیے اور لاحق کیا ہے نکاح کے ساتھ بعضے علمانے ختنہ کرنے کو اور عیدین کو اور سفر سے آنے کو اور مجمع احباب کو خوشی کے لیے یعنی انمین بھی جائز ہے مانند نکاح کے اور دف سے مراد دف بغیر جھانجھ کے ہے اور جھانجھ دار مکروہ ہے بالاتفاق اور کہہ وہ چیز کہ تھی کہتی یعنے ذکر شہدائے بدر کا کہ رہین تھین وہی کرو اُسکو منع حضرتؐ نے اسلیے کیا کہ اسنے نسبت علم غیب کی حضرتؐ کیطرف کی حضرتؐ کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی اسلیے کہ غیب کوئی نہین جانتا سواے اللہ کے مگر ہان جو کچھ اللہ تعالی چاہتا ہے وہ معلوم کروا دیتا ہے اپنے رسولون کو غیب کی باتون مین سے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے پڑھنا شعرونکا کہ ہوا نمین فحش اور جھوٹ ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ زُفَّتِ امْرَاَةٌ اِلٰی رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عائشہ رضؓ سے کہ کہا لائی گئی بعد بیاہ کے ایک عورت طرف ایک شخص کے کہ تھا انصار مین سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین ہے ساتھ تمھارے کھیل یعنے بجانا دف کا اور گانا کہ اسمین گناہ نہو پس تحقیق انصار خوش لگتا ہے انکو گانا نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْهَا** قَالَتْ تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شَوَّالٍ وَبَنٰی بِیْ فِیْ شَوَّالٍ فَاَیُّ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحْظٰی عِنْدَهٗ مِنِّیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ رضؓ سے کہ کہا نکاح کیا مجھسے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ مہینے شوال کے اور گھر مین لائے مجکو بیچ مہینے شوال کے یعنی تین برس کے بعد پس کون عورت تون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تھی بہت نصیبہ ور نزدیک حضرتؐ کے مجھسے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ یہ جہلا شوال کے مہینے مین نکاح کرنے کو نحس جانتے ہین یہ عقیدہ باطل ہے بلکہ مستحب ہے اسمین نکاح کرنا اور زفاف کرنا جیسے بیان کے جہلا کا عقیدہ ہے ایسا ہی اہل جاہلیت کا تھا چنانچہ حضرت عائشہ رضؓ نے اُن ہی کا عقیدہ رد کرنیکے لیے کلام مذکور فرمایا م ح ع **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عقبہؓ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لائق ترین شرطونکی کہ وفا کرو تم اُنکو وہ شرط ہی کہ حلال کین تمنے ساتھ اُسکے شرمگاہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد شرط سے مہر ہے یا تمام حقوق بیوی کے یعنی مہر بیبیون کے ادا کرو اور خرچ دو کھانے پینے کے لیے اور مکان دو رہنے کے لیے اور اچھی طرح گذران کرو اُنسے انکو شرط اسلیے کہا کہ چونکہ خاوند نے التزام کیا ہے ان چیزونکا اپنے پر گویا کہ شرط کی ہے م ح **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰی يَنْكِحَ اَوْ يَتْرُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ پیغام بھیجے مرد نکاح کا اوپر پیغام اپنے بھائی مسلمان کے تاکہ نکاح کر دے وہ یا چھوڑ دے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ پیغام بھیجنا منع اس صورت مین ہی کہ جب دونون راضی ہو گئے ہون اور مہر بھی مقرر ہو گیا ہو لیکن اگر دوسرا نکاح اُس عورت سے بغیر اذن اول کے

ڈوریکا ساتھ پگڑی دولھاکے پھر دینا اُسکو ساحر کے تئین تاکہ سحر کرے واسطے محبت خاوند جورو کے اور پہنیا سونے چاندی کے باسنون مین اور بہت تعریف کرنی خاوند کے اور جورو کے قرابتیونکی اور ایسی باتین بیان کرنی کہ محض جھوٹی ہین فرمایا اللہ تعالی نے چاہے ہین یہ کہ تعریف کیے جاوین ساتھ اُس چیز کے کہ نہین کی اور اسی طرح سے حرام ہے پہننا دولھا کو حریر یا زعفرانی رنگ یا کسنبایہ شادی اور غیر شادی دونون مین حرام ہین اور اسی طرح سے حرام ہے اُتارنا پگڑی کا دولھاکے سر سے اور رکھدینا اُسکا دولھن کے سر پر اور اسی طرح سے پھرنا دولھا کا دولھن کے گرد سات بار اور چلی آنا عورتون اجنبیہ کا دولھاکے سامنے اور باتین کرنین اُس سے اور ہاتھ لگانا اُسکے ناک کان کو اور ذکر کرنا بیحیائی باتونکا اور دُھلوانا انگوٹھا مرد کا ساتھ دودھ کے عورت سے اور کھلانا شکر اور پلانا دودھ کا دولھاکو اور رکھنا نبات کا دولھن کے بدن پر اور کہنا دولھاکو کہ اُٹھالے اپنے مُنہ سے اور گھیر لینا دولھا اور دولھن کو عورتون کا وقت خلوت کے یہ سب باتین بدعت کی نکاح مین حرام ہین واجب و ضرور ہے بچنا انسے اسیطرح سے لکھا ہے بیچ بعضے رسالون تصنیف کیے ہوے قاضی ضیاء الدین سنائی کی رحمت کرے اُنکو اللہ اور حضرت سید آدم بنوری نے اپنی کتاب مین کتاب علم الہدی سے نقل کیا ہے کہ نکاح مین کتنی چیزین کفر ہین اور کتنی چیزین ایسی ہین کہ خوف کفر ہے اُمین اور بعضی چیزین بدعت ہین پس جو کوئی وہ رسوم بجا لاوے علاقہ زوجیت کا درمیانمین سے اُٹھ جاتا ہے اور وہ نکاح اہل اسلام کا سا نہین ہوتا اور جو فرزند کہ پیدا ہوتا ہے نسب اُسکا ثابت نہین ہوتا کیونکہ حرام کا ہوتا ہے ایک تو یہ کہ ایک قوم مین رسم ہے کہ تھوڑی سی سرسون اور اسپند دانہ وغیرہ اور ہلدی اور انگوٹھی لوہے کی کپڑے مین باندھکر دولھا دولھن کے ہاتھ مین باندھ دیتے ہین اور اُسکو اہل ہند کنگنا کہتے ہین یہ کفر صریح ہے کرنے والا اور راضی ہونے والا اس عمل کا کافر ہوتا ہے اور یہ رسم ہے کہ مٹی کی ٹھلیا پر پھول باندھتے ہین اور صندل پیس کر انپر لگاتے ہین یہ رسم گبرونکی ہے اور اور یہ رسم ہے کہ جلوہ دیتی ہین دولھن کو کہ اُسمین طرح طرح کی فضیحتین اور رسوائیان ہین اور اور یہ رسم ہے کہ دولھاکے سر پر مان اور بہین یا اور عورتین آنچل ڈالتی ہین اور دولھن کے سر پہ دستار رکھتی ہین دونون ملعون ہوتے ہین اسلیے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لعنت خدا کی اُس مرد پر کہ مشابہ ہو ساتھ عورتون کے اور لعنت خدا کی ہے اُس عورت پر کہ مشابہ ہو ساتھ مردون کے اور اور یہ رسم ہے کہ انگوٹھا دولھن کا ساتھ دودھ اور پانی کے دھوتے ہین اور دولھا کو پلاتے ہین یہ بھی گبرونکی رسمون سے ہے اور خوف ہے اسمین کفر کا اور اور یہ رسم ہے کہ ڈلیان مصری کی عورت کے بدن پر رکھتے ہین اور مرد اُسکو اپنے منھ سے اُٹھاتا ہے جسکو یہان نبات چنّا کہتے ہین ان افعال سے فاسق ہوتا ہے اور یہ گبرونکی رسمو نسے ہے اور مشابہت ساتھ چارپایونکے ہوتی ہے اور اور یہ رسم ہے کہ وقت جُلوہ کے ناڑا لاتے ہین اور مشاطہ دولھا کو تخت پر بیٹھا کر اعضا اُسکے بلکہ شرمگاہ اُسکی ناپتی ہے اور عورتین دیکھتی ہین اور ہنستی ہین ان افعال سے سب لعنت کیے جاتے ہین اور اور یہ رسم ہے کہ گالیان فقرے بند دیتی ہین یہان تک کہ حقارت مسجد و محراب و شملہ کی اُن گالیون مین ہوتی ہے اور حقارت ان چیزون کی کفر ہے اور اور یہ رسم ہے کہ دولھا گرد دولھن کے سات بار پھرتا ہے یہ رسوم کفّار سے ہے اور خوف کفر کا ہے اسمین اور اور یہ رسم ہے کہ شرمگاہ عورت کی شربت سے دھوتی ہین اور عورت اُسمین پیشاب بھی کردیتی ہے اور مرد کو وہ پلاتی ہین اسمین بھی خوف کفر کا ہے اور اور یہ رسم ہے کہ کاجل مرد کے لگاتی ہین یہ بالاتفاق مکروہ ہے اور یہ رسم ہے کہ گاتی ہین یا دف اور رباب ور شہنا وغیرہ اور تالیان بجاتی ہین اور ناچ اور گانا کرتی ہین یہ چیزین بھی سب بالاتفاق حرام ہین اور اگر کہین کہ یہ ایک راہ اور مذہب ہے کافر ہوتے ہین اور اور یہ رسم ہے کہ دولھا کی ہولی بند باندھتے ہین یہ بھی بالاتفاق حرام ہے اور اور یہ رسم ہے کہ کاغذ کے جھاڑ اور پھول اور اور چیزین بناتے ہین یہ بہت بُرا ہے اسلیے کہ کاغذ کو قرطاس کہتے ہین اور قرطاس نام اللہ عزوجل کا ہے پس بنانے والے اُسکے اور راضی ہونے والے اُسکے دونون گرفتار عذاب قیامت ہوتے ہین اور اور یہ رسم ہے کہ پھول اور تمامی کی پٹی دولھاکے سر پر باندھتے ہین یہ بدعت ہے بعضون نے لکھا ہے کہ یہ گبرونکی رسمون سے ہے اور اور یہ رسم ہے کہ دولھاکے گلے مین ہانس چاندی کا اور بعضے لباس عورتون کے پہناتے ہین یہ بدعت سئیہ ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ رُبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِیْنَ بُنِیَ عَلَیَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلٰوةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُّدُ فِي الصَّلٰوةِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَالتَّشَهُّدُ
فِي الْحَاجَةِ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَيَقْرَأُ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي الْجَامِعِ التِّرْمِذِيِّ فَسَّرَ الْاٰيَاتِ الثَّلٰثَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ بَعْدَ قَوْلِهٖ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَبَعْدَ قَوْلِهٖ
مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا وَالدَّارِمِيُّ بَعْدَ قَوْلِهٖ عَظِيْمًا ثُمَّ يَتَكَلَّمُ بِحَاجَتِهٖ وَرَوٰى فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ خُطْبَةِ
الْحَاجَةِ مِنَ النِّكَاحِ وَغَيْرِهٖ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا سکھلائی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تشہد پڑھنی نماز میں اور تشہد پڑھنی حاجت میں کہا
عبداللہ بن مسعودؓ نے تشہد نماز میں یہ ہے عبادتیں زبان کی واسطے اللہ کے ہیں اور عبادتیں بدنی اور عبادتیں مالی بھی واسطے اللہ کے ہیں سلام ہے تمپر اے نبی اور
رحمت اللہ کی اور برکتیں اسکی سلام ہے ہمپر اور اوپر نیکبخت بندوں اللہ کے گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ محمد بندے اللہ کے
ہیں اور رسول اللہ کے اور تشہد حاجت میں یہ ہے کہ سب تعریف واسطے اللہ کے مدد چاہتے ہیں ہم اس سے اور بخشش چاہتے ہیں ہم اس سے اور پناہ مانگتے ہیں ہم
ساتھ اللہ کے برائیوں نفسوں اپنے کی سے جسکو ہدایت کرے اللہ یعنی توفیق دے ہدایت کی پس نہیں کوئی گمراہ کرنے والا اسکو یعنی نہ شیطان اور نہ نفس اور نہ اور
کوئی اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہیں کوئی ہدایت کرنے والا اسکو اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ محمد بندے اللہ
کے ہیں اور رسول اسکے اور پڑھتے حضرت یہ تین آیتیں ایک آیت یہ ہے اے لوگو جو ایمان لائے ڈرو اللہ سے حق ڈرنے اسکے کا اور نہ مرو مگر حال یہ کہ تم مسلمان ہو
اور دوسری آیت یہ ہے اے لوگو کہ ایمان لائے ڈرو اللہ سے ایسا اللہ کہ مانگتے ہو تم آپس میں بوسیلہ نام پاک اسکے کے یعنی کہتے ہو مانگتے ہیں تجھسے یہ چیز واسطے
اللہ کے اور ڈرو توڑنے ناتے کے سے تحقیق اللہ ہے تمپر نگہبان اور تیسری آیت یہ ہے اے لوگو کہ ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور کہو بات مضبوط درست کریگا
واسطے تمہارے عمل تمہارے یعنی قبول کریگا نیکیاں تمہاری اور بخشے گا واسطے تمہارے گناہ تمہارے اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول اسکے کی پس
تحقیق مطلب یاب ہوا مطلب یاب ہونا بڑا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور جامع ترمذی میں یہ عبارت
ذکر کی گئی ہے کہ بیان کیا ان تینوں آیتوں کو سفیان ثوری نے اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے بعد کہنے اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ کے لفظ نَحْمَدُهٗ کا اور زیادہ کیا بعد کہنے
مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا کے وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا کو اور زیادہ کی دارمی نے بعد کہنے عَظِيْمًا کے یہ عبارت پھر کلام کرے ساتھ حاجت اپنی کے یعنی ذکر عقد کا کرے
اور روایت کی شرح السنہ میں ابن مسعودؓ سے بیچ خطبۂ حاجت کے کہ نکاح ہے اور سوائے اسکے یعنی بیان کرنے حاجت کے یہ عبارت من النكاح وغیرہ بڑھادی
ہے ف تشہد کے معنی ہیں ظاہر کرنا گواہی ایمان کا اور زین العرب نے کہا کہ مراد تشہد سے یہاں ایک عبارت ہے کہ اسمیں تعریف اللہ تعالی کی اور دونوں کلمے
شہادت کے ہوں اور تشہد پڑھنی حاجت میں یعنی خطبہ پڑھنا نکاح وغیرہ میں اور نزدیک امام شافعیؒ کے خطبہ سنت ہے تمام عقود میں اور دوسری آیت میں جو
لفظ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کا سب مشکوٰۃ کے نسخوں میں ہے شاید ابن مسعودؓ کے مصحف میں اسیطرح ہوگا ورنہ اس مصحف مجید میں وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ ہی بدون يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کے اور یہ آیت ابتدائے سورۂ نساء میں ہے اور حصن حصین سے سمجھا جاتا ہے کہ ابوداؤد نے یہ بھی زیادہ کیا ہے بعد لفظ وَرَسُوْلُهٗ کے اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ
بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَلَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا ۔ اور جو نکاح باندھے

کرےگا تو صحیح ہوگا نکاح لیکن گنہگار ہوگا ح ع وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسْاَلِ الْمَرْاَۃُ طَلَاقَ اُخْتِہَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَہَا
وَلْتَنْکِحَ فَاِنَّ لَہَا مَا قُدِّرَ لَہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ سوال کرے عورت یعنی کسی شخص سے
طلاق دینے بہن اپنی کی یعنی دینی بہن کی تاکہ خالی کرے پیالہ بہن اپنی کا یعنی سمیٹ لیوے حق اُسکا اپنے لیے اور تاکہ نکاح کرے اُسکے خاوند سے پس تحقیق واسطے اُسکے
ہے جو مقدر کیا گیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مثلاً ایک شخص ایک عورت نکاح مین رکھتا ہے اور ایک عورت سے نکاح کیا چاہتا ہے وہ عورت کہتی ہے
کہ اپنی بیوی کو طلاق دیدے یا دو عورتین ایک شخص کے نکاح مین ہین ایک چاہتی ہے کہ دوسری کو طلاق دیدے خاوند اس سے منع فرمایا اسلیے کہ اپنی اپنی
تقدیر اپنے ساتھ ہے کیون اسکی حارج ہوتی ہے اور تاکہ نکاح کرے یہ ترجمہ باعتبار معنی اول کے ہے اور باعتبار معنی دوسرے کے یہ ترجمہ ہوگا کہ تاکہ نکاح کرے سوکن
اور خاوند سے ح ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ یُّزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَہٗ عَلٰی اَنْ یُّزَوِّجَہُ الْاٰخَرُ
ابْنَتَہٗ وَلَیْسَ بَیْنَہُمَا صَدَاقٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ لَا شِغَارَ فِی الْاِسْلَامِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے شغار سے اور شغار یہ ہے کہ نکاح کردے آدمی اپنی بیٹی کا یعنی مثلاً کسی شخص سے اس شرط پر کہ نکاح کردے اس سے وہ دوسرا بیٹی اپنی کا اور نہو آپسمین
کچھ مہر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہے کہ فرمایا حضرت نے نہین نکاح شغار اسلام مین ف شغار اسکو کہتے ہین کہ کوئی اپنی بیٹی
یا بہن کا نکاح کرے کسی سے بایں شرط کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس سے کردے اور نہ ہو دونون کا مہر بھی بدل کرنا آپسمین مہر ہو اسطرح کا نکاح ایام جاہلیت
مین کیا کرتے تھے اسلام مین منع کیا گیا اس سے اور اسطرح کا نکاح امام اعظمؒ کے نزدیک ہو جاتا ہے اور لازم آتا ہے مہر مثل دینا لیکن چاہیے نہین کرنا اور امام
شافعیؒ کے نزدیک یہ نکاح ہوتا ہی نہین اور دلیلین طرفین کی فقہ مین مذکور ہین ح ع وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ مُتْعَۃِ
النِّسَاءِ یَوْمَ خَیْبَرَ وَعَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع
فرمایا متعہ عورتون کے سے دن خیبر کے اور منع کیا کھانے گوشت گدھونکے سے کہ گھرون مین رہتے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف متعہ اسکو کہتے ہین کہ عورت
سے نکاح کرے اسطرح کہ فائدہ اُٹھاؤنگا تجھسے اتنے دنون تک مثلاً مہینہ بھر تک عوض اتنے روپون کے پس یہ ابتدائے اسلام مین درست تھا بعد ازان حرام ہوا
اور تحقیق یہ ہے کہ حلال ہونا اور حرام ہونا متعہ کا دوبارہ واقع ہوا اور پہلے حلال تھا پیشتر از خیبر کے پھر حرام ہوا دن خیبر کے پھر مباح ہوا روز فتح مکے کے بعد ازان
حرام ہوا ابد الآباد کو اور فسخ ہونا اُسکا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور ذکر کیا گیا ہے بیچ حدیث ابن عمرؓ کے کہ متعہ کی اجازت ابتدائے اسلام مین تھی اُسکے لیے
کہ مضطر ہو طرف اُسکے مانند مُردار اور مانند اسکے کے پھر اجماع ہوا صحابہؓ کا اسپر کہ جب ہو نکاح متعہ کا حکم کیا جاوے ساتھ باطل ہونے اُسکے کے اور اجماع ہے
سب علما کا اسکے حرام ہونے پر نہین خلاف کیا ہے اِسمین کسی نے مگر ایک رافضیون نے اور ابن عباسؓ سے جو مشہور ہے کہ وہ اسکے اباحت کے قائل تھے
ثابت ہوا ہے رجوع کرنا اُنکا اس سے اور ہدایہ مین جو امام مالکؒ سے جواز متعہ کا نقل کیا ہے ابن ہمامؒ نے لکھا ہے کہ نسبت کرنی اسکی طرف مالکؒ کے
غلط ہے اور نوویؒ نے شرح مسلم مین اس مسئلے کو بہت طویل لکھا ہے اور یہی گدھے جو گھر مین رہتے ہین اُنکے گوشت کھانے سے منع فرمایا وہ حرام ہے اور
جنگل کے گدھے کا گوشت کھانا درست ہے جسکو گورخر کہتے ہین ح ع وَعَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَامَ اَوْطَاسٍ فِی الْمُتْعَۃِ ثَلٰثًا ثُمَّ نَہٰی عَنْہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سلمہ بن اکوعؓ سے کہ کہا اجازت دی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
سال جنگ اوطاس کے متعہ مین تین دن پھر منع کیا اُس سے نقل کی یہ مسلم نے ف اوطاس نام ایک جنگل کا ہے متعلقات ہوازن سے کہ تقسیم کی
اِسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت ہوازن کی اور یہ بعد از فتح مکے کے ہے متصل اُس سے باعتبار اِس کے اجازت کو نسبت کیا طرف دن فتح
مکے کے جیساکہ اوپر کی حدیث کے فائدے مین ذکر کیا گیا ح ع اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ

که گاوے کہا عائشہؓ نے کہ نہیں پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق انصار ایک قوم ہے کہ اُنمین غزل ہے طرف گانیکے پس کاش کہ بھیجتی تم ساتھ
اُسکے اُس شخص کو کہ کہتا آئے ہم تمہارے پاس آئے ہم تمہارے پاس پس اللہ تعالی باقی اور سلامت رکھے ہمکو اور باقی اور سلامت رکھے تمکو نقل کی یہ ابن ماجہ
نے **ف** اور بعد اُسکے یہ ہے وَلَوْلَا الْحِنْطَةُ السَّمْرَاءُ لَمْ تَسْمَنْ عَذَارِيكُمْ یعنے اگر نہوتے گیہوں سُرخ نہ موٹی ہوتین بیٹیاں کنواری تمہاری اور بعضون
نے کہا کہ بعد اُسکے یہ ہے وَلَوْلَا الْعَجْوَةُ السَّوْدَاءُ مَا كُنَّا بِوَادِيكُمْ یعنی اور اگر نہوتین کھجورین سیاہ نہ رہتے ہم بیچ مکانون تمہارے کے یعنی بھوکوں کے مارے کہین نکل
جاتے یہ گیت ہے کہ عرب میں شادیوں میں گاتے ہیں ؎ع مولانا وَعَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ
فَهِيَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے سمرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو عورت کہ نکاح کردین اُس کا دو ولی پس وہ عورت واسطے اوّل کے ہے اُن دونون میں سے اور جو کوئی بیچے بیچنا دو آدمیون کے ہاتھ پس وہ چیز
بیچی گئی واسطے پہلے کے ہے اُن دونون میں سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے **ف** نکاح کردین دو ولی یعنی دو شخصون نے اسطرح کہ پہلے ایک نے
ایک شخص سے کیا بعد اُسکے دوسرے نے کسی ور سے کیا تو وہ عورت واسطے اوّل کے ہے یعنی جس سے کہ پہلے ولی نے نکاح کردیا وہ اُسی کی بیوی ہو گئی اور یہ حکم اُس صورت میں ہے کہ دو ولی ایک درجے
ہون اور اگر ایک درجے کے نہون تو ولی اقرب یعنی جو قرابت قریبہ رکھتا ہے وہ مقدم ہوگا دور کی نات والے پر اور اگر دو ولی برابر کے درجے کی نکاح باندھین معاً یعنی ایک ہی وقت میں ایک ولی ایک سے
نکاح باندھے اور دوسرا ولی ایک ور سے باندھے تو وہ نکاح باطل ہے بالاتفاق ؎ح ؎ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ
كُنَّا نَغْزُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا اَلَا نَخْتَصِيْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَسْتَمْتِعَ فَكَانَ اَحَدُنَا
يَنْكِحُ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ اِلٰى اَجَلٍ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے
ابن مسعودؓ سے کہ کہا تھے ہم جہاد کرتے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حالانکہ نہ تھین ساتھ ہمارے عورتین یعنی بیبیان اور لونڈیان اور ہم خواہش اُنکی
رکھتے تھے پس کہا ہم نے کیا نہ خوجا ہو وین ہم یعنی تا کہ چھٹکارا پاوین شہوت نفس اور وسوسۂ شیطان کے سے پس منع کیا ہمکو حضرت نے خوجا ہونے سے پھر
رخصت دی ہمکو متعہ کرنے کی پس تھا ایک ہمارا کہ نکاح کرتا تھا عورت سے بدلے کپڑے کے ایک مدت تک یعنی متعہ کرتا تھا پھر پڑھی عبداللہؓ بن مسعود نے
یہ آیت اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو نہ حرام جانو پاکیزہ چیزون کو اُن چیزون سے کہ حلال کی ہین اللہ تعالی نے واسطے تمہارے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف اس حدیث سے کہ رخصت متعہ کی معلوم ہوتی ہے تو یہ رخصت ابتدای اسلام میں تھی پیچھے منسوخ ہوئی چنانچہ اگلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے
اور اس سے پہلے بھی حدیثین گذرین کہ اُنسے منسوخ ہونا متعہ کا معلوم ہوا اور ابن مسعودؓ نے کہ آیت مذکورہ پڑھی اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ
معتقد تھے مباح ہونے متعہ کے مانند ابن عباسؓ کے لیکن ابن عباسؓ کا پھرنا اس اعتقاد سے بسبب کہنے سعیدؓ بن جبیر کے ثابت ہوا ہے چنانچہ آگے آویگا
بیان اسکا اور ابن مسعودؓ بھی شاید کہ پھرے ہون اس اعتقاد سے بعد اسکے یا اسی اعتقاد پر رہے ہون بسبب نہ پہونچنے نص کے اُنکو یعنی حکم صریح نسخ کا
اُنکو نہ پونہچا ہو ؎ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْبَلْدَةَ لَيْسَ لَهٗ بِهَا مَعْرِفَةٌ فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ
بِقَدْرِ مَا يُرٰى اَنَّهٗ يُقِيْمُ فَتَحْفَظُ لَهٗ مَتَاعَهٗ وَتُصْلِحُ لَهٗ شَيْئَهٗ حَتّٰى اِذَا نَزَلَتِ الْاٰيَةُ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكُلُّ فَرْجٍ
سِوَاهُمَا فَهُوَ حَرَامٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا نہ تھا متعہ مگر اوّل اسلام میں تھا مرد کہ آتا ایک شہر میں کہ نہوتی واسطے اُسکے
اُس شہر میں شناسائی یعنی لوگون سے کہ ٹھکانا دے اُسکو کوئی پس نکاح کرتا ایک عورت سے مقدار اُس مدت کے کہ جانتا کہ ٹھیرونگا اس شہر میں پس
نگہبانی کرتی وہ عورت واسطے اُسکے اسباب اُسکے کی اور پکاتی واسطے اُسکے کھانا اُسکا یہان تک کہ اُتری یہ آیت مگر او پر بیبیون اپنی کے یا او پر لونڈیون اپنی
کے کہا ابن عباسؓ نے کہ جو شرمگاہ ہے سوا ان دونون کے یعنی بی بی اور لونڈی کی شرمگاہ کے سوا پس وہ حرام ہے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** حاصل

بیٹھے اول یہ خطبہ پڑھے بعد ازان ایجاب قبول کرواوے جسطرح کہ ابتداے کتاب النکاح مین ذکر کیا گیا **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَیْسَ فِیْهَا تَشَهُّدٌ فَهِیَ كَالْیَدِ الْجَذْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خطبہ یعنے نکاح کرنا کہ نہو اُسمین تشہد یعنی حمد و ثنا اللہ کی پس وہ مانند ہاتھ کٹے ہوئے کے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** یعنی جیسے ہاتھ کٹا ہوا بیفائدہ ہے کہ ہاتھ والے کو اُس سے کچھ فائدہ نہین اسیطرح سے نکاح بغیر خطبے کے بیفائدہ ہے کہ خالی ہے خیر و برکت سے شرح ملا علی قاریؒ نے لفظ خطبہ کا ساتھ زیر خ کے ضبط کیا ہے اور معنی اُسکے لکھے ہین تزوج یعنی نکاح کرنا اور مولانا زادہ اللہ شرفا نے فرمایا کہ ہمنے اپنے اُستادو ساتھ پیش خ کے سُنا ہے اور ایسا ہی سمجھا جاتا ہے کلام حضرت شیخؒ کے سے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا یُبْدَءُ فِیْهِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کام صاحب شان و اعتبار کا کہ شروع کیا جاوے اُسمین ساتھ حمد خدا کے پس وہ کام بے برکت ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِی الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَیْهِ بِالدُّفُوْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ظاہر کیا کرو تم اِس نکاح کو اور کیا کرو اُسکو مسجدونمین اور بجایا کرو وقت نکاح کے دف نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** ظاہر کرو یعنی ساتھ گواہون کے پس امر واسطے وجوب کے ہوگا یا ظاہر کرو ساتھ شہرت دینے کے پس امر استحباب کے لیے ہوگا اور مستحب ہے نکاح کرنا مسجدمین اور اسیطرح ہونا نکاح کا دن جمعے کے اور نکاح کرنیسے مسجدمین اور دن جمعے کے برکت حاصل ہوتی ہے +ع **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصْلُ مَا بَیْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ وَالدُّفُّ فِی النِّكَاحِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے محمدؓ بیٹے حاطب جمحی کے سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا فرق درمیان حلال و حرام کے آواز کرنی اور دف بجانا نکاح مین ہے **ف** مراد آواز کرنے سے گانا ہی یا ذکر کرنا اور مشہور کرنا نکاح کا لوگونمین اور غرض اِس حدیث سے یہ نہین کہ بغیر آواز اور دف کے نکاح ہوتا ہی نہین اس لیے کہ نکاح دو گواہونکے سامنے بھی ہو جاتا ہے بلکہ مراد اس حدیث سے رغبت دلانی ہے طرف ظاہر کرنے نکاح کے اور مشہور کرنے اُسکے کے اور حد مشہور کرنیکی اس سے معلوم ہوئی کہ جس مکان مین نکاح ہو دوسرے مکانمین ظاہر ہو جاوے دائرہ بجانے اور آواز کرنیسے معلوم ہو جاتا ہے اور یہ حد نہین ہے ظاہر کرنیکی کہ محلونمین اور شہرونمین معلوم ہو ساتھ بجانے نوبت اور اور باجون کے مولانا من الشروح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِیْ جَارِیَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ زَوَّجْتُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَةُ اَلَا تُغَنِّیْنَ فَاِنَّ هٰذَا الْحَیَّ مِنَ الْاَنْصَارِ یُحِبُّوْنَ الْغِنَاءَ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِهٖ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھی نزدیک میرے ایک لڑکی انصارمین سے کہ نکاح کر دیا مین نے اُسکا یعنی کسی سے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہؓ کیا نہین گانے کو کہتی ہے تو اسلیے کہ تحقیق یہ قوم انصار کی دوست رکھتی ہے گانے کو نقل کی یہ ابن حبان نے بیچ کتاب صحیح اپنی کے **ف** لڑکی حضرت عائشہؓ کے پاس یا تو انکے قرابتیونمین کی تھی جیسے کہ آگے کی حدیث مین ہے یا یتیمہ تھی کہ پرورش کی تھی اُنھون نے اور اصل کتاب مشکوٰۃ مین بعد لفظ رواہ کے سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اسواسطے کہ مؤلف کو نام کتاب کا نہین معلوم ہوا اور عالمون نے اُسکے پیچھے حاشیہ پر یہ عبارت لکھدی ہے ابن حبان فی صحیحہ +ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَنْكَحَتْ عَائِشَةُ ذَاتَ قَرَابَةٍ لَّهَا مِنَ الْاَنْصَارِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَهْدَیْتُمُ الْفَتَاةَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ تُغَنِّیْ قَالَتْ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَنْصَارَ قَوْمٌ فِیْهِمْ غَزَلٌ فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ یَّقُوْلُ اَتَیْنَاكُمْ اَتَیْنَاكُمْ فَحَیَّانَا وَحَیَّاكُمْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا نکاح کروا دیا حضرت عائشہؓ نے ایک عورت کا اپنے قرابتیونمین سے کہ تھی انصار مین سے پس آئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا بھیجا تمنے لڑکی کو کہ بیاہی گئی خاوند کے پاس کہا گھر کے لوگون نے کہ ہان فرمایا کیا بھیجا تمنے ساتھ اُسکے اُسکو

ہوتی ہے حرمت مصاہرۃ کی بسبب صحبت کرنیکے حلال ہو صحبت یا شبہ سے ہو یا زنا سے ہو پس جس نے زنا کیا ساتھ ایک عورت کے حرام ہوئی اُسپر ماں اُسکی اگرچہ اوپر کے درجے کی ہو اور حرام ہوئی بیٹی اُسکی اگرچہ نیچے کے درجے کی ہو اور اسیطرح حرام ہوتی ہے وہ عورت کہ جس سے زنا کیا زنا کرنے والیکے باپ دادو پر اگرچہ اوپر کے درجے مین ہون اور اسکے بیٹون پر اگرچہ نیچے کے درجے مین ہون اور اگر صحبت کی ایک عورت سے پس لگا بچہ اُسکا ایک ہو گیا تو نہین حرام ہوتی اُسپر ماں اُسکی اسلیے کہ یقین نہین ہے کہ صحبت فرج مین ہوئی مگر جبکہ حمل رہ جاوے اُسکو اور معلوم ہو کہ اُسی کا ہے اور جیسے کہ ثابت ہوتی ہے یہ حرمت بسبب وطی کے ثابت ہوتی ہے بسبب چھونے اور بوسہ لینے کے اور نظر کرنیکے طرف فرج کے ساتھ شہوت کے برابر ہے کہ ہو چھونا وغیرہ ساتھ نکاح کے یا ملک کے یا فجور کے نزدیک ہمارے اور لکھا علما ہمارے نے کہ شبہ اور غیر شبہ اسمین برابر ہے اور مباشرت شہوۃ سے بمنزلہ بوسہ لینے کے ہے اور اسی طرح گلے لگانا اور اسی طرح اگر کاٹا اُسکو ساتھ شہوت کے اور اگر دیکھا ایک عورت نے طرف ستر مرد کے یا چھوا امرد کو ساتھ شہوت کے یا بوسہ لیا اُسکا ساتھ شہوت کے متعلق ہوئی ساتھ اُسکے حرمت مصاہرت کی اور نہین ثابت ہوتی حرمت مصاہرت کی ساتھ نظر کرنیکے طرف تمام اعضا کے مگر ساتھ شہوت کے اور نہ ساتھ چھونے تمام اعضا کے مگر شہوت سے بلا اختلاف اور معتبر نظر کرنی طرف فرج داخل کے ہے لکھا ہے علما نے کہ اگر مرد نے نظر کی طرف فرج عورت کے اس حال مین کہ وہ کھڑی ہے تو نہین ثابت ہوتی حرمت مصاہرت کی اسلیے کہ طرف فرج داخل کے نظر نہین پڑتی بلکہ پڑتی ہے نظر طرف فرج داخل کے جبکہ بیٹھی ہو تکیہ لگائے ہوئے اور اگر دیکھے طرف فرج عورت کے ساتھ شہوت کے باریک پردے کے پیچھے سے یا شیشے کے پیچھے سے کہ معلوم ہوتی ہو اُسمین سے فرج اُسکی تو ثابت ہوتی ہے حرمت مصاہرت کی اور اگر دیکھا آئینہ مین پس دیکھی فرج عورت کی اور نظر کی شہوت سے تو نہین حرام ہوتی اُسپر ماں اُسکی اور بیٹی اُسکی اسلیے کہ نہین دیکھی اسنے فرج اُسکی بلکہ دیکھا عکس اُسکی فرج کا اور اگر ہو عورت کنارہ حوض پر یا پل پر اور دیکھے مرد پانی مین پس دیکھے شہوت سے فرج عورت کی نہین ثابت ہوتی ہے حرمت اور اگر ہو عورت پانی مین پس دیکھے مرد فرج عورت کی اور نظر کرے شہوت سے تو ثابت ہوتی ہے حرمت پھر بیچ ثابت ہونے حرمت کے ساتھ چھونیکے نہین ہے فرق اسمین کہ چھوئے قصداً یا بھول کر یا از راہ جبر کے یا از راہ خطا کے یا سوتے مین پس اگر جگانے لگے اپنی بیوی کو جماع کرنیکے لیے پھر پہونچ جاوے ہاتھ اُسکا طرف بیٹی اپنی کے کہ اُس سے ہو پس چٹکی لے اُسکے ساتھ شہوت کے بگمان اسکے کہ یہ ماں اُسکی ہے اور وہ ہو مشتہات تو حرام ہوتی ہے اُسپر ماں اُسکی ہمیشہ کو اور اگر چھوئے بال عورت کے ساتھ شہوت کے وہ بال کہ متصل ہین ساتھ سر کے تو ثابت ہوتی ہے حرمت اور اگر لٹکے ہوئے بالون کو چھوئے تو نہین ثابت ہوتی ہے حرمت اور ناطفی نے مطلق چھونے کو باعث حرمت لکھا ہے بغیر اس تفصیل کے اور اگر چھوئے ناخن عورت کے ساتھ شہوت کے تو ثابت ہوتی ہے حرمت پھر چھونا جو واجب کرتا ہے حرمت مصاہرت کو وہ چھونا ہے کہ نہو درمیان مرد و عورت کے کپڑا اور جبکہ کپڑا درمیان دونون کے ہو تو اگر کپڑا ایسا سخت ہو کہ نہ پاوے چھونے والا حرارت چھوئے گئی کی تو نہین ثابت ہوتی ہے حرمت مصاہرت کی اگرچہ کھڑا ہو جاوے ستر مرد بسبب اسکے اور اگر کپڑا باریک ہو اسطرح کا کہ پہونچے حرارت چھوئے گئے کی چھونے والیکے ہاتھ کو تو ثابت ہوتی ہے اور اسیطرح ثابت ہوتی ہے حرمت اگر چھوئے موزے کے نیچے کی جانب مگر ہو جبکہ چمڑا لگا ہوا اُسکو کہ نہ پاوے نرمی قدم کی تو اُسکے چھونے سے حرمت نہین ثابت ہوتی اگر بوسہ لیوے مرد عورت کا اس حال مین کہ درمیان مین دونون کے کپڑا ہو پس اگر پاوے ٹھنڈک دانتون کی یا ٹھنڈک ہونٹونکی تو وہ بوسہ لینا اور چھونا ہوا اور مداومت کرنی چھونے پر نہین ہے شرط واسطے ثابت ہونے حرمت کے یہان تک کہ کہا گیا ہے اگر پھیلاوے کوئی ہاتھ اپنا طرف بیوی کے ساتھ شہوت کے اور پڑ جاوے ہاتھ اُسکا اُسکی بیٹی کے ناک پر پس زیادہ ہو شہوت اُسکی تو حرام ہوتی ہے اُسپر بیوی اُسکی اگرچہ اُٹھا لیوے ہاتھ اُسیوقت اور شرط کیا گیا ہے یہ کہ ہو عورت مشتہات اور فتویٰ اسپر ہے کہ عورت نو برس کی مشتہات ہے نہ کم اس سے پس اگر جماع کرے صغیرہ غیر مشتہات سے تو نہین ثابت ہوتی حرمت اور اگر بوڑھی ہو جاوے عورت یہان تک کہ حد مشتہات سے نکل جاوے تو باعث حرمت ہوتی ہے اسلیے کہ وہ داخل ہو چکی ہے تحت حرمت کے پس نہین نکلتی بسبب بڑھاپے کے اور صغیرہ ایسی ہے نہین اور اسیطرح شرط کی گئی ہے شہوت ذکر مین یہان تک کہ اگر جماع کرے چار برس کا لڑکا مثلاً

آیت کا یہ ہے کہ جو نگاہ رکھتے ہیں اپنے ستروں کو سوا اپنی بیبیوں اور اپنی لونڈیوں سے وہ ملامت نہیں کیے گئے ہیں اور جو کوئی سوا اسکے ڈھونڈے وہ تجاوز کرنے والے ہیں یعنی حلال سے طرف حرام کے کہا طیبیؒ نے کہ مراد ابن عباسؓ کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وصف کیا انکا ساتھ اسکے کہ وہ محافظت کرتے ہیں ستروں اپنی کی سب عورتوں کی شرمگاہوں سے مگر اپنی بیبیوں اور لونڈیوں سے نہیں محافظت کرتے یعنی اُنسے صحبت کرتے ہیں اور متعہ کی عورت بیوی نہیں ہوتی ہے واسطے ہونے توارث کے یعنی میراث کے آپسمیں اجماعاً اگر بیوی ہوتی تو توارث جاری ہوتا اور نہ وہ مملوکہ ہے بلکہ وہ اجرت کو دینے والی ہے نفس اپنے کے تئیں چند روز کو پس نہیں داخل ہے وہ بیچ حکم کے اور کہا امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر میں کہ متعہ کی عورت نہیں ہے بیوی اُسکی پس واجب ہے یہ کہ نہ حلال ہووے اور تعجب ہے شیعہ سے کہ عمل کرتے ہیں قول ابن عباسؓ کے پر اور ترک کرتے ہیں حضرت علیؓ کے مذہب کو کہ صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت علیؓ نے سنا ابن عباسؓ کو کہ متعہ کو جائز کہتے ہیں پس فرمایا حضرت علیؓ نے کہ نہ کہا سطرح اے ابن عباسؓ اسلیے کہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ منع کیا متعہ سے دن خیبر کے اور پلے ہوئے گدھوں کے گوشت سے ع **وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى قَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ فِيْ عُرْسٍ وَاِذَا جَوَارٍ يُغَنِّيْنَ فَقُلْتُ اَيْ صَاحِبَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلَ بَدْرٍ يُفْعَلُ هٰذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَ اجْلِسْ اِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَاِنْ شِئْتَ فَاذْهَبْ فَاِنَّهٗ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ** اور روایت ہے عامرؓ بن سعد سے کہا داخل ہوا میں اوپر قرظہؓ بن کعب کے اور ابو مسعود انصاری کے بیچ ایک شادی کے پس ناگہاں کتنی ایک چھوکریاں گاتی تھیں پس کہا میں نے اے دو صحابیو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اہل بدر کے کیا جاتا ہے یہ نزدیک تمہارے یعنی گانا چھوکریوں کا پس کہا دونوں صحابیوں نے بیٹھ تو اگر چاہے تو پس سن ساتھ ہمارے اور اگر چاہے تو پس چلا جا پس تحقیق رخصت دی گئی ہے واسطے ہمارے بیچ گانے کے وقت شادی کے نقل کی یہ نسائی نے **ف** اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانے میں بھی مشہور حرمت اور کراہت راگ کی تھی اور تخصیص عید یا نکاح اور مانند اسکے کے بعضوں کو معلوم تھی اور بعضوں کو نہیں معلوم تھی واللہ اعلم ع

بَابُ الْمُحَرَّمَاتِ باب ہے بیچ بیان اُن عورتوں کے کہ حرام ہیں مرد پر **ف** جو عورتیں کہ حرام ہیں مرد پر تفصیل اُنکی فتاویٰ عالمگیری میں خوب لکھی ہے ترجمہ اُسکا لکھا جاتا ہے کہ اُنکی نو قسمیں ہیں اول تو وہ ہیں کہ جو حرام ہیں بسبب نسب کے وہ مائیں ہیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھپیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں پس اُنسے نکاح بھی حرام ہے اور صحبت کرنی بھی اور وہ چیزیں کہ باعث صحبت ہیں یعنی مساس وغیرہ ہمیشہ کو اور ماؤں سے مراد اُسکی ماں ہے اور دادی اور نانی اگرچہ اوپر کے درجے کی ہوں اور بیٹیوں سے مراد بیٹی اُسکی اور پوتی اور نواسی اگرچہ نیچے کے درجے میں ہوں اور بہنیں تین طرح کی ہیں سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسی طرح بھتیجیاں اور بھانجیاں اگرچہ نیچے کے درجے کی ہوں اور پھپیاں بھی تین طرح کی ہیں سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسی طرح اسکے باپ کی پھپیاں اور دادوں کی پھپیاں اور اسکی ماں کی پھپیاں اور دادیوں کی اور نانیوں کی پھپیاں اگرچہ اوپر کے درجے میں ہوں رہا یہ کہ پھپی کی پھپی اسکو دیکھیں گے اگر پھپی قریب کی سگی یا سوتیلی ہے اُسکی وہ پھپی ہے تو حرام ہے اور اگر قریب کی اخیافی ہے تو اُسکی پھپی نہیں حرام اور خالائیں بھی کئی ہیں سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور باپوں کی خالائیں اور ماؤں کی خالائیں اور خالا کی خالا کو دیکھیں گے اگر قریب خالا سگی یا اخیافی ہے اُسکی وہ خالا ہے تو حرام ہے اور اگر قریب کی خالا سوتیلی ہے تو اُسکی خالا نہیں حرام اور دوسری قسم وہ ہیں کہ حرام ہیں بسبب صہریت کے یعنی سسرال کے علاقہ سے اسکے چار فرقے ہیں اول ساسیں اور دادیا ساسیں اور نانیا ساسیں اگرچہ اوپر کے درجے میں ہوں اور دوسری بیٹیاں بیویونکی اور بیٹیاں بیویونکی اولاد کی اگرچہ نیچے کے درجے میں ہوں بشرطیکہ صحبت کی ہو بیویوں سے برابر ہے کہ ہو بیٹی اسکی پرورش میں یا نہو اور ہمارے علما نے نہیں قائم کیا ہے خلوت کو مقام صحبت کے بیچ حرام ہونے بیٹیوں کے اور تیسری بہو اور پوت بہو اور نواس بہو اگرچہ نیچے کے درجے میں ہوں صحبت کی ہو اُنسے بیٹے وغیرہ نے یا نہ کی ہو اور نہیں حرام ہوتی بیوی لے پالک کی اور چوتھی بیویاں باپ اور دادا اور نانا کی اگرچہ اوپر کے درجے میں ہوں پس یہ حرام ہیں ہمیشہ کو نکاح بھی اُنسے حرام ہے اور صحبت کرنی بھی اور ثابت ہوتی ہے حرمت مصاہرت کی یعنی سسرال کی بسبب نکاح صحیح کے نہ فاسد کے پس اگر نکاح کیا فاسد ایک عورت سے تو نہیں حرام ہوتی ہے اُسپر ماں اُسکی نرے عقد سے بلکہ بسبب وطی کے حرام ہوتی ہے اور ثابت

حرمت مصاہرت کی اگرچہ دونون نے ازراہ ہنسی کے کہا تھا پس بعد اسکے کہ اگر وہ کہیگا کہ مین نے جھوٹ کہا تھا تو نہین سچ جانا جاویگا کہنا اُسکا اور ایک شخص کی ملک
مین لونڈی تھی پس کہا اُسنے کہ صحبت کی مین نے اِس سے تو نہین حلال وہ اُسکے بیٹے کو اور اگر کسی اور کی لونڈی تھی اور اُس نے کہا کہ مین نے صحبت کی اس سے
تو جائز ہے اُسکے بیٹے کو کہ چھٹلا وے اُسکو اور صحبت کرے اُس سے اور اگر حرم کیا چاہے لونڈی میراث باپ بیٹے کی کو تو جائز ہے اُسکو صحبت کرنی اُس سے یہان تک کہ جانے
یہ کہ باپ نے صحبت کی ہے اُس سے ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے اس شرط پر کہ وہ باکرہ ہے پھر جب ارادہ کیا صحبت کرنیکا اُس سے پایا اُسکو غیر باکرہ
پس کہا اُس سے کہ کس نے توڑا بکر تیرا کہا اُسنے کہ تیرے باپ نے اگر تصدیق کیا اسکو خاوند نے جدی ہوئی وہ اُس سے اور نہین ہے مہر واسطے اُسکے اور اگر جھٹلایا
اُسکو پس وہ بیوی اُسکی ہے اگر دعوی کیا ایک عورت نے یہ کہ چھونا خاوند کے بیٹے کا تھا شہوت سے تو نہ سچ جانا جاوے کہنا اُسکا اور اعتبار ہوگا خاوند کے بیٹے
کے قول کا ایک شخص نے بوسہ لیا اپنے باپ کی بیوی کا ساتھ شہوت کے یا بوسہ لیا باپ نے اپنے بیٹے کی بیوی کا ساتھ شہوت کے اور بیوی جبر کی گئی ہے اور انکار کیا
خاوند نے ہونے اُسکے کا ساتھ شہوت کے تو قول خاوند کا معتبر ہوگا اور اگر تصدیق کریگا خاوند اُسکی واقع ہوگی فرقت اور واجب ہوگا مہر خاوند پر اور پھر لے
خاوند مہر اُس سے کہ کی یہ حرکت اگر قصد کیا تھا اس فعل سے کرنیوالے نے فساد کا اور اگر نہین قصد کیا فساد کا تو نہ لے اور صحبت کرنے مین مہر نہ لے اگرچہ قصد کیا
تھا ساتھ صحبت کرنیکے فساد کا اِسلیے کہ اس صورت مین واجب ہوئی حد اور حد اور مال نہین جمع ہوتے نکاح کیا ایک شخص نے کسی کی لونڈی سے پھر لونڈی
نے بوسہ لیا اپنے خاوند کے بیٹے کا پہلے دخول کے ساتھ اُس کے پس دعوی کیا خاوند نے کہ اِسنے بوسہ لیا شہوت سے اور جھٹلایا اُسکو لونڈی کے
مالک نے تو وہ جدی ہوجاوے گی اپنے خاوند سے لسبب کہنے خاوند کے کہ اِسنے بوسہ لیا شہوت سے اور لازم ہوگا خاوند پر آدھا مہر لسبب جھٹلانے مالک کے
اُسکو اور نہین قبول کیا جاویگا قول لونڈی کا اسمین اگر کہا اُسنے کہ بوسہ لیا مین نے اُسکا ساتھ شہوت کے اور اگر پکڑا ایک عورت نے ستر داماد کا لڑائی مین اور
کہا کہ تھا یہ بغیر شہوت کے تو سچ جانا جاویگا کہنا اُسکا اور نکاح نہین جاتا رہتا لسبب حرمت مصاہرت کے اور دودھ پلانیکے بلکہ فاسد ہوجاتا ہے یہان تک کہ اگر
صحبت کی اُس سے خاوند نے پہلے تفریق کے ازراہ اشتباہ کے یا بغیر اشتباہ کے تو نہین واجب ہوتی اُسپر حد اور اگر بدکاری کی ایک عورت سے یا چھوا اُسکو وغیرہ ذلک
پھر توبہ کی تو ہوگا محرم اُسکی بیٹی کے لیے اِسلیے کہ حرام ہوا اُسپر نکاح کرنا اُسکی بیٹی سے ہمیشہ کو اور یہ دلیل ہے اسپر کہ محرمیت ثابت ہوتی ہے ساتھ جماع حرام کے اور
ساتھ اُسچیز کے کہ ثابت ہوتی ہے اُس سے حرمت مصاہرت کی نہین مضائقہ اسکا کہ نکاح کرے مرد ایک عورت سے اور نکاح کرے اُسکا بیٹا اُسی عورت کی بیٹی
سے یا اُسکی مان سے اگر لپیٹا اپنے ستر کو کپڑے مین اور جماع کیا عورت سے اگر تھا کپڑا ایسا کہ نہین منع کرتا تھا پہنچنے حرارت کو طرف ستر اُسکے کے تو حلال ہوگی
عورت خاوند اول پر اور اگر کپڑا ایسا تھا کہ لسبب اُسکے حرارت نہین پہنچتی تھی تو نہین حلال ہوگی اور تیسری قسم وہ ہین کہ حرام ہین لسبب دودھ پینے کے
جو عورتین کہ حرام ہوتی ہین لسبب قرابت اور صہریت کے حرام ہوتی ہین لسبب علاقہ دودھ کے چنانچہ بیان مفصل اِسکا آگے آتا ہے اور تھوڑا دودھ پینا
اور بہت پینا جب ہو عمر شیرخوارگی مین تو متعلق ہوتی ہے ساتھ اُسکے حرمت اور تھوڑے کی حد یہ ہے کہ معلوم ہو پیٹ مین پہنچ جانا اُسکا اور عمر شیرخوارگی کی
امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تیس مہینے ہین اور صاحبینؒ کے نزدیک دو برس اگر دودھ پینا موقوف کیا لڑکے نے عمر شیرخوارگی کے اندر پھر پیا بعد اُسکے عمر
شیرخوارگی ہی مین تو وہ بھی دودھ پینا ہوا اِسلیے کہ پایا گیا دودھ پلانا اُسکی مدت مین اور جب تمام ہو چکی عمر شیرخوارگی کی تو نہین متعلق ہوتی حرمت ساتھ دودھ پینے
کے اور اجماع ہے علما کا اسپر کہ مدت شیرخوارگی کی بیچ مستحق ہونے اجرت دودھ پلانیکے اندازہ کی گئی ہے ساتھ دو برس کے یہان تک کہ اگر مانگے مطلقہ لڑکے
کے باپ سے بعد دو برس کے اجرت دودھ پلانے کی اور باپ انکار کرے اُسکے دینے کا تو جبر کرنا نہین آتا اُسپر اور دو برس مین جبر کیا جاویگا اور یہ حرمت
جیسے کہ ثابت ہوتی ہے مان رضاعی یعنے دودھ پلانے والی کی جانب مین ویسی ہی ثابت ہوتی ہے باپ رضاعی کی جانب مین اور باپ رضاعی وہ ہے کہ دودھ
اُتر لسبب صحبت کرنے اُسکے کے یعنی خاوند دودھ پلانے والی کا حرام ہین رضیع پر مان باپ رضاعی اُسکے اور اصول اُنکے اور فروع اُنکے خواہ نسبی ہون خواہ رضاعی

۱ یعنی باپ نے بیوی یا بیٹوں نے باپ کی بیوی سے صحبت کی تو خاوند کو صحبت کرنا اُس سے ... نہین ہوگا ۱۲
۲ یعنی صحبت کرنا اس عورت سے حرام ہو جاویگا ... چاہیے کہ طلاق دیوے اسکو اگر وہ نہ طلاق دیوے تو قاضی تفریق کر دیوے ۱۲
۳ یعنی چھونے وغیرہ سے ۱۲
۴ یعنی جس نے طلاق مغلظہ دی تھی ۱۲
۵ رضیع دودھ پینے والا ۱۲
۶ رضاعی دودھ کے علاقہ سے ۱۲

اپنے باپ کی بیوی سے تو نہین ثابت ہوتی بسبب اسکے حرمت مصاہرت کی اور جماع کرنا ایسے لڑکے کا کہ جماع کرسکتا ہو مانند اُسکے بمنزلہ جماع کرنے بالغ کے
ہو اس باب مین لکھا ہو علمانے کہ لڑکا جماع کرسکتا ہو مانند اُسکے وہ ہو کہ جماع کرسکے اور خواہش کرے عورت کی اور حیا کرے عورت مثل اُسکے سے
اور شہوت معتبر ہے وقت چھونے اور نظر کرنیکے یہان تک کہ اگر پائی جاوین یہ دونون چیزین بغیر شہوت کے اور پھر شہوت ہو بعد چھوڑ دینے کے تو نہین متعلق
ہوتی بسبب اسکے حرمت اور حد شہوت کی مرد مین یہ ہے کہ کھڑا ہو ستر اُسکا یا زیادہ کھڑا ہو یعنی تندی ہو اگر پہلے سے کھڑا تھا وہ ہو اصحیح وعلیہ الفتویٰ پس جسکا
کھڑا ہوا ستر پس طلب کیا بیوی اپنی کو اور داخل کیا ستر کو درمیان دونون رانون بیٹی اپنی کے پس نہین حرام ہوتی اُسپر مان اُسکی جبتک کہ نہ زیادہ
کھڑا ہوا اور یہ حد شہوت کی جب ہے کہ ہو وہ جوان قادر جماع پر اور اگر ہو بڈھا یا نامرد تو اُسکی حد شہوت کی یہ ہو کہ حرکت کرے دل اُسکا ساتھ خواہش
کرنیکے اگر نہو حرکت کرنیوالا پہلے اسکے اور اگر تھا حرکت کرنیوالا پہلے سے تو زیادہ ہو خواہش اور حد عورتون کی شہوت اور ستر کٹے ہوؤنکی شہوت کی
یہ ہو کہ خواہش ہو دل مین اور لذت حاصل ہو ساتھ چھونے وغیرہ کے اگر نہ تھی خواہش وغیرہ پہلے سے اور اگر تھی پہلے سے تو زیادہ ہو اور ہونا شہوت
کا ایک کو دونون مین سے کفایت کرتا ہو حرمت مین اور چھونے وغیرہ سے جو حرمت ثابت ہوتی ہو شرط اُسمین یہ ہو کہ نہ مُنزل ہو یہان تک کہ اگر
مُنزل ہوا وقت چھونیکے یا دیکھنے کے تو نہین ثابت ہوگی ساتھ اُسکے حرمت مصاہرت کی وعلیہ الفتویٰ اسلیے کہ ظاہر ہوا ساتھ مُنزل ہونیکے کہ یہ چھونا
باعث نہین ہوا ہے جماع کا اور اگر دیکھی مقعد عورت کی نہین ثابت ہوتی ساتھ اُسکے حرمت مصاہرت کی اور اسی طرح اگر بدفعلی کرے عورت کے پیچھے سے
نہین ثابت ہوتی ساتھ اسکے حرمت وہو الاصح وعلیہ الفتویٰ اور اگر جماع کرے مردہ سے نہین ثابت ہوتی ساتھ اُسکے حرمت اور اگر اقرار کیا ساتھ حرمت
مصاہرت کے اعتبار کیا جاویگا اُسکا اور تفریق کروادی جاوے گی درمیان میان بیوی کے اور اسی طرح اگر نسبت کرے اُسکو طرف ماقبل نکاح کے یعنی
اگر کہے اپنی بیوی سے کہ جماع کیا تھا مین نے تیری مانسے پہلے نکاح تیرے کے تو اعتبار کیا جاویگا اُسکا اور تفریق کرادیجاوے گی دونون مین لیکن نہین
تصدیق کیا جاویگا حق مہر مین یہان تک کہ واجب ہوگا مہر معین اور مداومت کرتی اس اقرار پر نہین ہو شرط یہان تک کہ اگر رجوع کرے اس سے
اور کہے جھوٹ کہا تھا مین نے تو قاضی نہ سچ جانے اُسکو لیکن اگر جھوٹا ہوگا اپنے اقرار مین تو عنداللہ نہین حرام ہونے کی بیوی اُسکی اُسپر اور اگر کہے
آدمی ایک عورت کو کہ یہ مان میری ہے دودھ پلائی پھر ارادہ کرے نکاح کرنیکا اُس سے بعد اسکے اور کہے کہ خطا کی مین نے اسمین تو اُسکو جائز ہو نکاح
کرنا اس سے استحسانًا اور اگر بوسہ لیا ایک عورت کا پھر کہا کہ نہین تھا یہ شہوت سے یا چھوا اُسکو یا نظر کی طرف فرج اُسکی کے اور پھر کہا کہ نہین تھا یہ شہوت سے تو بوسہ
لینے مین فتویٰ دیا جاوے ساتھ ثابت ہونے حرمت کے جب تک کہ نہ ظاہر ہو کہ اُسنے بوسہ لیا بغیر شہوت کے اور چھونے اور نظر کرنے مین طرف فرج کے
نہین فتویٰ دیا جاوے ساتھ حرمت کے مگر کہ ظاہر ہو یہ کہ اُسنے کی ہین یہ چیزین ساتھ شہوت کے اسلیے کہ اصل بوسہ لینے مین شہوت ہے بخلاف چھونے
اور نظر کرنیکے اور یہ جب ہے کہ چھوا ہو غیر فرج کو اور اگر فرج کو چھوا تھا تو نہ سچ جانا جاوے کہنا اُسکا اور اگر پکڑے چھاتی عورت کی اور کہا کہ نہ تھا یہ شہوت سے
تو نہ سچ جانا جاوے اور اسیطرح اگر سوار ہوا ساتھ عورت کے جانور پر تو نہ سچ جانا جاوے بخلاف اُسکے کہ چڑھا عورت کی پیٹھ پر اور اگر گذرا ساتھ اُسکے
پانی سے یعنی اُس صورت مین سچ جانین اُسکے کہنے کو اور قبول کیجاوے گواہی اوپر اقرار کرنیکے ساتھ چھونیکے اور بوسہ لینے کے ساتھ شہوت کے اور
قبول کیجاوے گواہی اوپر نفس چھونے اور بوسہ لینے کے ساتھ شہوت کے اسلیے کہ شہوت ایسی چیز ہے کہ معلوم ہوجاتی ہے فی الجملہ یا تو ساتھ حرکت کرنے
عضو کے اُس شخص سے کہ حرکت کرتا ہے عضو اُسکا یا ساتھ اور علامتون کے اُس شخص سے کہ نہین حرکت کرتا عضو اُسکا اور کہا قاضی علی سغدی نے کہ
ایک نشے والے نے بدن لگایا اپنا ساتھ بدن بیٹی اپنی کے اور بوسہ لیا اُسکا اور قصد جماع کا کیا پس کہا اُسکی بیٹی نے کہ مین بیٹی تیری ہون پھر چھوڑ دیا
اُسنے اُسکو تو حرام ہوجاتی ہے مان اُسکی اور کہا گیا ایک شخص سے کہ کیا کیا تو نے اپنی ساس سے کہا اُس نے کہ جماع کیا مین نے اُس سے ثابت ہوتی ہے

تک کہ اگر نکاح کرے گی وہ باکرہ کسی مرد سے پھر طلاق دیدیگا وہ اُسکو پہلے صحبت کرنیکے اُس سے تو جائز ہوگا اُسکو نکاح کرنا اُس لڑکی سے اور اگر طلاق دیگا اُسکو بعد صحبت کرنیکے تو نہین جائز ہوگا اُسکو نکاح کرنا اُس لڑکی سے اور اگر ایک لڑکی نہ پہونچی تھی نو برس کی عمر کو اور اُترآیا اُسکے دودھ پھر پلایا اُسنے دودھ ایک لڑکے کو تو نہین متعلق ہوتی بسبب اُسکے حرمت اور حرمت جب متعلق ہوتی ہے کہ اُترے نو برس کی عمر مین یا زیادہ اور اسیطرح اگر اُترآیا باکرہ عورت کے چھاتی مین پانی زرد تو نہین ثابت ہوتی اُسکے پلانیسے حرمت اگر ایک عورت نے چھاتی دی بچے کے مُنھ مین اور معلوم ہوا اُسکو چوسنا دودھ کا تو نہین حکم دیا جاویگا حرمت کا بسبب شک کے لیکن از راہ احتیاط کے ثابت ہوگی حرمت گیا پانی بچے کے مُنھ مین پانی زرد چھاتی سے ثابت ہوگی حرمت دودھ پینے کی اسلیے کہ وہ دودھ ہے کہ بدل گیا ہے رنگ اُسکا اگر اُترا ایک مرد کے دودھ پس پلایا اُسنے ایک بچے کو تو نہین ثابت ہوگی حرمت بسبب اُسکے دودھ پینے کے اور دودھ عورت زندہ اور مُردہ کا برابر ہے اس حرمت مین اور اگر دو لڑکے ایک جانور کا دودھ پیوین تو نہین ثابت ہوتی بسبب اُسکے حرمت اور دودھ پینا دار الاسلام مین اور دار الحرب مین برابر ہے یہانتک کہ اگر دودھ پلایا گیا دار الحرب مین اور اسلام لائے وہ بانکلے طرف دار الاسلام کے ثابت ہونگے احکام دودھ پینے کے آپس مین اور جیسے کہ ثابت ہوتی ہے حرمت ساتھ دودھ پینے کے چھاتی سے ثابت ہوتی ہے ساتھ دودھ ڈالدینے کے مُنھ مین اور ناک مین نچوڑنیکے اور نہین ثابت ہوتی حرمت ساتھ دودھ ڈالدینے کے کان مین اور حقنہ مین اور سوراخ ذکر مین اور مقعد مین اور زخم دماغ مین اور پیٹ کے زخم مین اگرچہ پہونچ جاوے دماغ مین اور پیٹ مین یہ ظاہر الروایت ہے اور امام محمدؒ کے نزدیک حقنہ سے بھی ثابت ہو جاتی ہے اور اگر ڈالدیا جاوے دودھ کھانے مین پس آگ پر رکھا گیا کھانا اور پکایا گیا یہانتک کہ متغیر ہوگیا دودھ پس نہین حرام ہوتا برابر ہے کہ ہو دودھ غالب یا مغلوب اور اگر آگ پر نہ رکھا گیا تو اگر ہوگا طعام غالب نہین ثابت ہونے کی اُس سے بھی حرمت اور اگر دودھ غالب ہوگا تو بھی نہین ثابت ہوگی حرمت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اسلیے کہ جب پتلی چیز ملی ایک بستہ چیز مین ہوگئی پتلی تابع اوس بستہ کے پس نکل گئی اُس سے کہ ہو شروب پینے کے لائق شرعی یہانتک کہ کہا ہے علما نے اگر ہو کھانا تھوڑا اور باقی رہے دودھ لائق پینے کے ثابت ہوتی ہے بسبب اسکے حرمت دودھ کی اور اگر ملگیا دودھ آدمی کا ساتھ دودھ بکری کے اور دودھ آدمی کا غالب ہے ثابت ہوگی حرمت اور اسیطرح اگر بھگوئی عورت نے روٹی اپنے دودھ مین اور غذا بنا کر لیا روٹی نے دودھ کو یا گھولے ستو اپنے دودھ مین اگر پایا جاویگا اُنمین سے مزا دودھ کا تو ثابت ہوگی حرمت یہ جب ہے کہ کھاوے طعام لقمہ لقمہ پس اگر گھونٹ گھونٹ پیوے ثابت ہوگی حرمت اور اگر ملا دودھ عورت کا ساتھ پانی کے یا دوا کے یا دودھ جانور کے پس اعتبار غالب کا ہے اور اسیطرح اگر ملے دودھ ہر پتلی چیز مین اور بستہ مین تو اعتبار غالب کا ہے اور تفسیر غلبے کی یہ ہے کہ معلوم ہوا اُس سے مزا اُسکا اور بو اُسکی اور رنگ اُسکا یا ایک چیز ان چیزون مین سے اور اگر برابر ہو دودھ اور دوسری چیز تو واجب ہے ثابت ہونا حرمت کا اسلیے کہ دودھ مغلوب نہوا اور اگر ملے دودھ دو عورتون کا تو متعلق ہوتی ہے حرمت ساتھ اغلب کے نزدیک امام ابوحنیفہؒ اور ابو یوسفؒ کے اور کہا محمدؒ نے کہ متعلق ہوتی ہے حرمت ساتھ دونو کے بہرکیف اور یہ ایک روایت ابوحنیفہؒ سے بھی ہے اور یہی روایت ظاہر تر اور بہت احتیاط کی ہے اور اگر دونون عورتون کے دودھ برابر ہون تو متعلق ہوتی ہے ساتھ دونون کے اجماعًا اور اگر کیا جاوے دودھ چھاچ یا دہی یا پنیر یا مانند اسکے کے اور کھاوے اُسکو لڑکا تو نہین ثابت ہوتی حرمت اسلیے کہ اسکو دودھ پینا نہین کہتے اور ایک لڑکی کو دودھ پلایا کسی عورت نے گانون والون مین سے لیکن معلوم نہین کس نے پلایا پھر نکاح کیا اُس سے ایک مرد نے اُس گانون والون مین سے تو درست ہے اور واجب ہے عورتون پر یہ کہ نہ دودھ پلایا کرین ہر لڑکے کو بغیر ضرورت کے اور اگر کرین یہ تو یاد رکھین یا لکھ رکھین اور نہین فرق حرام ہونے مین درمیان دودھ پلانے بالفعل کے اور پہلے کے اگر ایک شخص نے نکاح کیا ایک لڑکی شیرخوار سے پھر آئی ماں خاوند کی نسبی یا رضاعی یا بہن اُسکی یا بیٹی اُسکی اور دودھ پلایا اُس لڑکی کو تو وہ حرام ہوگئی اُسپر اور واجب ہوا واسطے اُسکے خاوند پر آدھا مہر اور خاوند پھر لیوے مہر مرضعہ سے اگر قصد کیا تھا اُسنے فساد کا اور اگر قصد نہین

یہان تک کہ مان رضاعی نے اگرچہ بیٹا اُسکے باپ رضاعی سے یا غیر اُسکے سے پہلے اس دودھ پلانے کے یا بعد اسکے یا دودھ پلایا کسی کے لڑکے کو یا بچہ ہوا باپ
رضاعی کے غیر مان رضاعی اُسکی سے پہلے اس دودھ پلانیکے یا بعد اُسکے پس سب بھائی اور بہن ہین رضیع کے اور اولاد اُنکی بھتیجے اور بھانجے اُسکے ہونگے اور بھائی
رضاعی باپ کا چچا اُسکا ہوگا اور بہن اُسکی پھوپھی اُسکی اور بھائی مان رضاعی کا ماموں اُسکا اور بہن اُسکی خالہ اُسکی اور اسی طرح دادا اور دادی اور نانی رضاعی ہین
اور ثابت ہوتی ہے حرمت مصاہرت کی دودھ پینے مین یہانتک کہ بیوی رضاعی باپ کی حرام ہے رضیع پر اور بیوی رضیع کی حرام ہے اُسکے باپ رضاعی پر اور
اسی پر قیاس کر اور دون کو مگر دو مسئلون مین ایک تو یہ کہ نہین جائز مرد کو یہ کہ نکاح کرے اپنے نسبی بیٹے کی بہن سے اور دودھ کے علاقہ مین یہ درست ہے
اسلیے کہ اسکے نسبی بیٹے کی بہن اگر اسی سے ہوگی تو بیٹی اُسکی ہوگی اور اگر اس سے نہوگی تو ربیبہ اسکی ہوگی اور دودھ کے علاقہ مین یہ باتین نہین ہوتین یہانتک کہ اگر
نسب مین بھی ایسا بات ان دونون باتون سے نہین پائی جاوے گی تو نکاح درست ہوگا مثلاً ایک لونڈی تھی دو شریکون مین اُسنے بچہ جنا اور دونون شریکون
نے دعویٰ کیا اُسکا یہانتک کہ ثابت ہوا نسب دونون سے اور ہر ایک شریک کے ایک ایک بیٹی ہے اور عورت سے تو جائز ہے ہر ایک شریک کو یہ کہ نکاح کرے
دوسرے کی بیٹی سے اسلیے کہ ان باتون سے ایک بھی نہ پائی گئی اگرچہ ہوا ہر ایک شریک نکاح کرنے والا اپنی نسبی بیٹے کی بہن سے اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ نہین جائز
مرد کو یہ کہ نکاح کرے اپنے نسبی بھائی کی مان سے اور یہ جائز ہے دودھ کے علاقے مین اسلیے کہ نسب مین اگر دونون بھائی ہونگے اخیافی تو مان بھائی کی اُسکی بھی مان
ہوگی اور اگر دونون سوتیلے بھائی ہونگے تو مان بھائی کی اُسکے باپ کی بیوی ہوگی اور یہ باتین دودھ کے علاقہ مین نہین ہوتین اور حلال ہوتی ہے بہن دودھ
شریک بھائی کی جیسے کہ حلال ہوتی ہے نسب مین مثلاً زید کا سوتیلا بھائی عمرو ہے اور عمرو کی ایک بہن ہے اخیافی یعنی اُسکے باپ کے نطفے سے نہین ہے کسی اور سے
ہے اور مان دونون کی ایک ہے تو اس سے حلال ہے نکاح کرنا عمرو کے سوتیلے بھائی کو کہ زید ہے اور حلال ہے مان دودھ شریک بھائی کی اور حلال ہے مان چچا
اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ رضاعی کی اور جائز ہے نکاح کرنا ساتھ مان پوتی رضاعی اپنی کے اور ساتھ دادی اور نانی فرزند رضاعی کے اور جائز ہے نکاح کرنا
فرزند رضاعی کی بہن سے اور اُسکی بہن کی مان سے اور اُسکی بھانجی سے اور اُسکی بھتیجی کی بیٹی سے اور اسی طرح عورت کو جائز ہے نکاح کرنا ساتھ باپ بہن رضاعی
اپنی کے اور ساتھ بھائی بیٹے رضاعی اپنی کے اور ساتھ باپ پوتے رضاعی اپنے کے اور ساتھ دادا اور ماموں فرزند رضاعی اپنے کے اور یہ تین جائز ہیں سبب نسب کے جب
طلاق دے مرد ایک عورت کو اور وہ دودھ والی ہو پھر وہ نکاح کرے اور خاوند سے بعد گذرنے عدت کے اور صحبت کرے اُس سے خاوند دوسرا تو اجماع ہے علما کا
اسپر کہ جب تک وہ جنے گی بچہ دوسرے سے تو دودھ دوسرے کا ہوگا اور منقطع ہوگا دودھ اول کا اور اگر نہ حاملہ ہوگی دوسرے سے تو دودھ اول کا ہوگا اور اگر حاملہ ہوئی دوسرے سے
ولیکن بچہ نہوا تو کہا ابو حنیفہ نے کہ دودھ ہوگا اول کا یہانتک کہ جنے دوسرے سے ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے اور نہ جنی اُس سے کبھی پھر اُترا اُس کے
دودھ اور پلایا اُسنے ایک لڑکے کو تو ہوگا وہ دودھ عورت کا نہ اُسکے خاوند کا یہانتک کہ نہین حرام ہوگی اُس لڑکے پر اولاد اُس شخص کی کہ غیر اس عورت سے
ہوگی ایک شخص نے زنا کیا ایک عورت سے پس جنی اُس سے اور دودھ پلایا ایک لڑکے کو تو نہین جائز اُس زانی کو اور اُسکے باپ دادون کو اور اُسکی اولاد کو
نکاح کرنا اُس لڑکی سے اور جائز ہے زانی کے چچا کو اور اُسکے ماموں کو نکاح کرنا اُس لڑکی سے مانند اُس لڑکے کے کہ زنا سے ہوا اور اگر جماع کیا ایک عورت سے
ساتھ شبہ کے اور حاملہ ہوئی وہ اُس سے پھر دودھ پلایا اُسنے ایک لڑکے کو تو وہ بیٹا ہے رضاعی جماع کرنیوالیکا اور اسی قیاس پر جہان کہ ثابت ہوگا نسب
لڑکے کا جماع کرنے والے سے ثابت ہوگا اُس سے علاقہ دودھ کا اور جہان کہین کہ نہین ثابت ہوگا نسب لڑکے کا جماع کرنیوالے سے ثابت ہوگا دودھ مان
کی طرف سے ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے پھر جنی اُس سے بچہ اور دودھ پلایا اپنے لڑکے کو پھر خشک ہو گیا دودھ اوسکا پھر اُترا دودھ اُسکے بعد اُسکے
پس پلایا اُسنے ایک لڑکیکو تو جائز ہے اُس لڑکے کو نکاح کرنا اُس شخص کی اولاد سے کہ غیر اُس دودھ پلانیوالی سے ہو ایک باکرہ عورت نے نکاح نہ کیا تھا اور اُسکے
اُترآیا دودھ پس پلایا اُسنے دودھ ایک لڑکے کو تو ہوئی وہ مان رضاعی اُس لڑکے کی اور ثابت ہونگے تمام احکام دودھ کے درمیان اُن دونون کے بیان

عورت نے اُسکو اور اگر تصدیق کی تھی عورت نے اُسکی تو اُسکو دینا آویگا جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل مین سے اور نہین واسطے اُسکے نفقہ اور جگہ رہنے کی اور اگر اقرار کیا
خاوند نے اسکا پہلے نکاح سے پس کہا کہ یہ بہن یا مان میری ہے رضاعی پھر کہا کہ وہم ہوا تھا مجکو یا چوک گیا مین تو جائز ہے مرد کو نکاح کرنا اُس عورت سے اور
اگر کہا کہ حق ہے جو کہ کہا تھا مین نے نہین جائز نکاح کرنا اُس سے اور اگر کرے نکاح تو تفریق کیجائے میان بیوی مین اور اگر مکر گیا اقرار سے اور گواہی دی دو شخصون نے
اقرار کی تو تفریق کیجاوے میان بیوی مین اور اگر اقرار کیا عورت نے کہ یہ باپ میرا ہے رضاعی یا بھائی میرا ہے رضاعی یا بھتیجا میرا ہے رضاعی اور انکار کیا مرد نے پھر
جھٹلایا عورت نے اپنے تئین اور کہا چوک گئی ہین پھر نکاح کیا مرد نے اُس سے تو نکاح جائز ہوا اور اسیطرح جائز ہے اگر نکاح کرے اُس عورت سے پہلے اس سے
کہ وہ جھٹلاوے اپنے تئین اور اگر کہا عورت نے ایک مرد کو کہ یہ بیٹا میرا ہے رضاعی اور اصرار کیا عورت نے اسپر جائز ہے مرد کو نکاح کرنا اُس سے اور اگر اقرار کیا مرد نے
نسب کا پس کہا کہ یہ بہن ہے میری نسبی یا مان میری ہے یا بیٹی میری ہے اور نہین واسطے عورت کے نسب معروف اور صلاحیت رکھتا ہے مرد اسکی کہ ہو وہ عورت
مان یا بیٹی اُسکی تو وہ مرد پوچھا جاوے دوبارہ پس اگر کہا اُسنے کہ وہم ہوا تھا مجکو یا چوک گیا مین یا غلطی کی مین نے تو نکاح دونون کا بدستور رہیگا از راہ
استحسان کے اور اگر کہا مرد نے کہ اقرار وہی ہے جو کیا تھا مین نے تو تفریق کیجاوے درمیان دونون کے اور اگر مرد ایسا ہو کہ مثل اس عورت کے نہین پیدا
ہو سکتی واسطے مثل اُسکے کے تو نہین ثابت ہوگا نسب اور نہ تفریق کیجاوے مرد و عورت مین اور اگر کہا مرد نے واسطے عورت اپنی کے کہ یہ بیٹی میری ہے نسبی اور
ثابت رہا اُس کہنے پر اور واسطے عورت کے نسب معروف ہے تو نہین تفریق کیجاویگی درمیان اُنکے اور اُسی طرح اگر کہا مرد نے کہ یہ مان میری ہے اور واسطے
اُسکے مان معروف ہے اور ثابت رہا وہ اسپر نہ تفریق کیجاوے درمیان اُنکے اور چوتھی قسم وہ عورتین ہین کہ حرام ہین ساتھ جمع کرنیکے اور جمع کرنا دو قسم پر ہے جمع کرنا اجنبی
عورتونکا اور جمع کرنا محرمونکا جمع کرنا اجنبیات کا بیان تو یہ ہے کہ نہین درست مرد کو یہ کہ جمع کرے زیادہ چار عورتونسے اور نہین جائز غلام کو یہ کہ نکاح کرے زیادہ
دو عورتونسے اور جائز ہے مرد آزاد کو یہ کہ حرم کرے جتنی لونڈیونکو چاہے اگرچہ بہت ہون اور غلام کو نہین جائز ہے حرم کرنا اگرچہ اذن دے مالک اُسکا اور مرد آزاد
کو جائز ہے نکاح کرنا چار عورتونسے آزاد ہون وہ یا لونڈیان ہون یا ملی جلی اور غلام کو جائز ہے نکاح کرنا دو عورتونسے آزاد ہون وہ یا لونڈیان ہون یا ملی جلی
اور اگر نکاح کرے حر آزاد پانچ عورتونسے آگے پیچھے جائز ہوگا نکاح چار پہلی کا اور نہین جائز ہوگا نکاح پانچوین کا اور اگر نکاح کرے پانچ سے ایک عقد مین فاسد ہوگا
نکاح سب کا اور اسی طرح غلام جبکہ نکاح کرے تین سے اور اگر نکاح کرے حربی پانچ سے پھر مسلمان ہووین میان بیویان تو اگر نکاح کیا تھا اُسنے آگے پیچھے جائز ہوگا
نکاح چار پہلی کا اور تفریق کیجاوے گی درمیان اسکے اور درمیان پانچوین کے اور اگر نکاح کیا تھا اُنسے اکٹھے تفریق کیجاوے درمیان اُسکے اور درمیان سب کے
اور جبکہ نکاح کیا ایک سے پھر چار سے جائز ہوگا نکاح ایک کا نہ اوروں کا اور اگر نکاح کیا ایک عورت نے دو خاوندونسے ایک عقد مین پس اگر تھین واسطے ایک
کے اُنمین سے چار بیویان تو جائز ہوا نکاح دوسرے کا اور بیان جمع کرنے محرمونکا یہ ہے کہ نہ جمع کیجاوین دو بہنین ساتھ نکاح کے اور نہ صحبت کرنیکے ساتھ ملک
یمین کے برابر ہے کہ ہون دونون بہنین نسبی یا رضاعی اور قاعدہ کلیہ اسمین یہ ہے کہ جو دو عورتین ایسی ہون کہ اگر ایک کو اُنمین سے مرد فرض کرین تو نہ جائز ہو
نکاح درمیان اُنکے بسبب دودھ پینے کے یا نسب کے تو اُن عورتونکا جمع کرنا نہین جائز پس نہین جائز جمع کرنا ایک عورت کا اور اُسکی پھپھی کا نسبی ہو پھپھی یا رضاعی
اور اسیطرح نہین جائز جمع کرنا ایک عورت کا اور اُسکی خالہ کا اور مانند اُنکے کا اور جائز ہے جمع کرنا ایک عورت کا اور اُسکے خاوند کی بیٹی کا اسلیے کہ اگر عورت
کو مرد فرض کرین تو حلال ہوگی اُسکے لیے بیٹی اُسکے خاوند کی بخلاف عکس کے یعنی اگر بیٹی کو مرد فرض کرین تو اُسکے لیے نہین حلال ہوگی بیوی اُسکے باپ کی
اور اسی طرح جائز ہے جمع کرنا ایک عورت کا اور اُسکی لونڈی کا بشرطیکہ لونڈی سے پہلے نکاح کیا ہو پس اگر نکاح کرے دو بہنونسے ایک عقد مین تفریق کیجاوے
درمیان اُنکے اور درمیان مرد کے پھر اگر ہو تفریق پہلے دخول کے تو نہین دینا آتا اُنکو کچھ اور اگر ہو تفریق بعد دخول کے تو واجب ہوگا ہر ایک کے لئے
اُنمین سے جو کہ کم ہو مہر مثل اور مہر معین مین سے اور اگر نکاح کیا دو بہنون سے دو عقد مین تو نکاح پچھلی کا فاسد ہے اور واجب ہے خاوند پر یہ کہ الگ

کیا تھا فساد کا تو نہ لیوے اور اگر نکاح کیا دو چھوٹی لڑکیون دودھ پیتی ہوئیونسے پس آئی ایک اجنبیہ عورت اور دودھ پلایا اُن دونونکو معًا یا آگے پیچھے حرام ہوئین
دونون اُسپر اور جائز ہے اُسکو نکاح کرنا ایک سے اُن دونون مین سے جس سے چاہے اور اگر ہون تین اور دودھ پلاوے اُنکو معًا حرام ہونگی اُسپر تینون اور جائز ہے
اُسکو نکاح کرنا ایک سے انمین سے جس سے چاہے اور اگر دودھ پلاوے اُن تینون کو آگے پیچھے تو حرام ہونگی اُسپر دو پہلی اور ہوگی تیسری بیوی اُسکی اور اسیطرح
اگر دو کو دودھ پلایا معًا پھر تیسری کو حرام ہوئین دونون اور تیسری بیوی اُسکی ہے اور اگر دودھ پلایا پہلی کو پھر دو کو معًا حرام ہوئین تینون اور واجب ہوگا
خاوند پر واسطے ہر ایک کے اُنمین سے آدھا مہر اور پھر لیوے مہر مرضعہ سے اگر قصد کیا تھا اُسنے فساد کا اور اگر چار لڑکیان نکاح مین تھین اور اُنکو دودھ پلایا
معًا یا آگے پیچھے فاسد ہوا نکاح سبکا اور اسی طرح اگر دودھ پلایا ایک کو پھر تینون کو معًا حرام ہوئین چارون اور اگر دودھ پلایا تین کو اُنمین سے معًا پھر دودھ
پلایا چوتھی کو نہین حرام ہوئی چوتھی اور اگر نکاح کیا ایک شخص نے ایک چھوٹی لڑکی سے اور ایک بڑی سے پھر دودھ پلایا بڑی نے چھوٹی کو حرام ہوئین دونون
خاوند پر پھر اگر نہین صحبت کی تھی بڑی سے نہین مہر دینا آویگا اُسکو اور چھوٹی کو آدھا مہر دینا آویگا اور پھر لیوے خاوند آدھا مہر بڑی سے اگر ارادہ کیا
تھا اُسنے فساد کا اور اگر نہین ارادہ کیا تھا فساد کا تو نہین لینا آویگا اُس سے کچھ اگرچہ جانتی تھی بڑی یہ کہ چھوٹی بیوی اُسکی ہے اور دودھ پلانا ثابت
ہوتا ہے ساتھ ایک امر کے دو امرونمین سے ایک تو اقرار سے اور دوسرے گواہی سے اور نہین قبول کیجاتی گواہی دودھ کے مقدمہ مین مگر دو مردون یا
ایک مرد اور دو عورتونکی کہ عادل ہون اور نہین ہوتی فرقت مگر ساتھ تفریق[1] قاضی کے اور جبکہ گواہی دین دودھ پینے کی دو مرد عادل یا ایک مرد اور
دو عورتین اور تفریق کر دے قاضی درمیان میان اور بیوی کے پس اگر ہو تفریق پہلے صحبت کرنے کے عورت سے تو نہین واسطے عورت کے کچھ
اور اگر ہو بعد صحبت کرنیکے تو واجب ہوگا جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل مین سے اور نہین واجب ہوگا نفقہ اور جگہ رہنے کی اور گواہی دین دو مرد
یا ایک مرد اور دو عورتین بعد نکاح کے سامنے بیوی کے نہین لائق ہے بیوی کو رہنا پاس خاوند کے اسلیے کہ یہ گواہی اگر قائم ہوتی نزدیک قاضی
کے تو ثابت ہو جاتا دودھ پینا پس اسی طرح جبکہ قائم ہوئی نزدیک عورت کے اور اگر ایک خبر دے اور اُسکے دلمین آوے کہ یہ سچا ہے تو اولی ہے
پرہیز کرنا واجب نہین پائی جاوے خبر دینی پہلے عقد کے یا پیچھے عقد کے اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے پس کہا ایک اور عورت نے کہ مین نے تم دونونکو
دودھ پلایا ہے تو اسکی چار صورتین ہین اگر سچ مانا کہنا اُس عورت کا میان بیوی نے تو فاسد ہوا نکاح اور نہین مہر واسطے بیوی کے اگر صحبت نہین کی ہے
اُس سے اور اگر جھٹلایا دونون نے اُسکو تو نکاح قائم ہے ولیکن اگر وہ خبر دینے والی عادلہ ہے تو اولی یہ ہے کہ چھوڑ دے اُسکو اور جب چھوڑ دے تو اولی یہ ہے کہ
دیوے اُسکو آدھا مہر اگر ہو یہ امر پہلے صحبت کرنیکے اور اس عورت کو افضل یہ ہے کہ نہ لے اُس سے کچھ اور اگر ہو یہ بعد صحبت کرنیکے تو افضل خاوند کو
یہ ہے کہ دیوے اُسکو پورا مہر اور نفقہ اور جگہ رہنے کی اور عورت کو افضل یہ ہے کہ لیوے جو کہ کم ہو مہر مثل اور مہر معین مین سے اور نہ لیوے نفقہ اور جگہ رہنے
کی اور اگر اُسکو طلاق نہین دی ہے تو جائز ہے اُسکو رہنا پاس خاوند کے اور اسیطرح اولی ہے چھوڑ دینا اُسکو اگر گواہی دین دو عورتین یا ایک مرد اور ایک
عورت یا دو مرد غیر عادل یا ایک مرد اور دو عورتین غیر عادل اور اگر سچ مانا کہنا اُسکا مرد نے اور جھٹلایا اُسکو عورت نے تو فاسد ہوا نکاح اور مہر دینا
آویگا اور اگر سچ مانا عورت نے کہنا اُسکا اور جھٹلایا اُسکو مرد نے تو نکاح قائم ہے ولیکن لازم ہے عورت کو کہ قسم دے خاوند کو اور تفریق کیجاوے اگر انکار
کرے خاوند قسم سے اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے پھر کہا بعد نکاح کے کہ یہ بہن میری ہے رضاعی یا مانند اسکے کہا پھر کہا وہم ہوا تھا مجکو کہ جو کہا مین نے
اسطرح نہین ہے نہ تفریق کیجاوے درمیان اُنکے از راہ استحسان کے اور اگر ثابت رہا اس کہنے پر اور کہا کہ حق ہے جو کہ کہا تھا مین نے تفریق کیجاوے
درمیان اُنکے اور اگر مکر جاوے بعد اُسکے تو نہین نفع دیگا اُسکو کرنا اُسکا اور اگر عورت نے تصدیق کی مرد کی تو نہین مہر[2] واسطے اُس عورت کے اور
اگر جھٹلایا عورت نے اُسکو تو عورت کو آدھا مہر دینا آویگا اور اگر صحبت کی تھی اُس سے تو اُسکو دینا آویگا تمام مہر اور نفقہ اور جگہ رہنے کی اگر جھٹلا نا

[1] یعنی فقط دودھ پینے کے ثابت ہونے سے فرقت نہین ہو جاتی بلکہ جب قاضی حکم تفریق کرتا ہے جب فرقت ہوتی ہے اور طلاق نہین ہوتی تفریق کا ہونا ظاہر ہے اسلیے ذکر کیا ۱۲

[2] یعنی عورت نیک بخت ہو اگر صحبت نہین کی اس سے ۱۲

کیا اپنی لونڈی کی بہن سے ایسی لونڈی کہ صحبت کی تھی اُس سے صحیح ہوا نکاح اور جبکہ جائز ہوا نکاح نہ صحبت کرے لونڈی سے اگرچہ نہ صحبت
کی منکوحہ سے اور نہ صحبت کرے منکوحہ سے مگر جبکہ حرام کرے لونڈی کو اپنے پر ساتھ کسی سبب کے اسباب مذکورہ سے تو اُسوقت صحبت کرے منکوحہ سے
اور صحبت کرے منکوحہ سے اگر نہ صحبت کی تھی لونڈی سے اور اگر نکاح فاسد کیا اپنی لونڈی کی بہن سے تو نہیں حرام ہوتی کی اُسپر لونڈی اُسکی کہ صحبت
کرتا تھا اُس سے مگر جبکہ صحبت کریگا منکوحہ سے تو اُسوقت حرام ہوگی لونڈی کہ صحبت کرتا تھا اُس سے دو بہنوں نے کہا ایک مرد سے کہ نکاح کیا ہمنے اپنا
تجھسے بدلے اتنے مہر کے اور نکلے دونوں کلام اُن دونوں سے متّابس قبول کیا مرد نے نکاح ایک کا اُن دونوں میں سے تو وہ نکاح جائز ہوا اور اگر ابتدا
کی خاوند نے پس کہا کہ نکاح کیا میں نے تم دونوں سے ہر ایک سے بدلے ہزار درہم کے پس کہا ایک نے کہ راضی ہوئی میں اور انکار کیا دوسری نے تو
نکاح دونوں کے باطل ہوئے کہا امام محمدؒ نے کہ ایک مرد نے وکیل کیا ایک شخص کو اسپر کہ نکاح کرے اُسکا ایک عورت سے اور وکیل کیا ایک اور
شخص کو اسپر پس نکاح کیا اُسکا ہر ایک نے اُن دونوں میں سے ایک ایک عورت سے بغیر امر اُن عورتوں کے اور وہ دونوں بہنیں تھیں رضاعی اور نکلے
دونوں کلام متّابس دونوں نکاح باطل ہوئے اور اسی طرح اگر ہوا ایک دونوں نکاحوں کا ساتھ رضائے عورت کے یا ہوئے دونوں نکاح ساتھ رضا دونوں
کے نکاح کیا دو بہنوں سے اور ایک اُن دونوں میں عدت میں تھی کسی کے یا منکوحہ تھی کسیکی صحیح ہوگا نکاح فارغہ کا اور نہیں صحیح نکاح کرنا بہن بیوی
اپنی کی سے اصحابین کہ بیوی عدت میں ہو برابر ہے کہ عدت طلاق رجعی کی ہو یا بائن کی یا تین طلاقونکی یا نکاح فاسد کی یا شبہ کی اور جیسے کہ نہیں جائز
نکاح کرنا بیوی کی بہن سے بیوی کی عدت میں اسیطرح نہیں جائز نکاح کرنا کسی محرم سے کہ نہیں جائز جمع کرنا اُن دونوں کا اور اسیطرح نہیں حلال نکاح کرنا
چار سے سوائے اسکے اور اگر آزاد کرے اپنی ام ولد کو تو نہیں حلال اُسکو نکاح کرنا اُسکی بہن سے یہاں تک کہ ہو چکے عدت اُسکی اور حلال ہیں چار سوائے
اُسکے امام اعظمؒ کے نزدیک اور صاحبینؒ کے نزدیک حلال ہے بہن بھی اگر کہا خاوند نے کہ خبر دی تھی مجھکو بیوی نے کہ ہو چکی عدت اُسکی پس اگر ہو یہ ایسی مدت
میں کہ نہیں تمام ہو سکتی بیچ مثال اُسکے کے عدت تو نہ قبول کیا جاوے قول خاوند کا اور نہ قول بیوی کا اگر خبر دی تھی اُسنے مگر یہ کہ بیان کرے بیوی اُسکو
ساتھ اُس چیز کے کہ محتمل ہو وہ چیز گذرنے عدت کو مانند اسقاط حمل کے کہ بچہ اُسمیں پورا ہو گیا ہو اور اگر ہو یہ ایسی مدت میں کہ تمام ہو سکے بیچ مثل اُسکے
کے عدت اگر تصدیق کی عورت نے اُسکی یا چپ ہو یا غائب تھی پس جائز ہو خاوند کو نکاح کرنا اور چوتھی سے یا بہن اُسکی سے اگرچہ ہو یہ اور اسیطرح اگر جھٹلاوے
عورت اُسکو ہمارے علما کے نزدیک اور مرتدہ جبکہ چلی جاوے دار الحرب میں تو جائز ہے اُسکے خاوند کو نکاح کرنا اُسکی بہن سے پہلے تمام ہونے عدت اُسکی کے
جیسے کہ بعد مرنے اُسکے کے یہ جائز ہے پھر اگر وہ آوے مسلمان ہو کر بعد نکاح کرنے اُسکی بہن سے نہیں فاسد ہوگا نکاح بہن کا اور اگر پہلے نکاح کرنے اُسکی
بہن سے آوے تو بھی نہیں فاسد ہوتا نزدیک ابی حنیفہؒ کے اور نزدیک صاحبینؒ کے نہیں جائز اُسکو نکاح کرنا اُسکی بہن سے اور نہیں جائز جمع کرنا اُن
دو عورتوں کا کہ ہر ایک اُن دونوں میں سے بھتیجی ہو دوسری کی اور نہیں جائز جمع کرنا اُن عورتوں کا کہ ہر ایک اُنمیں سے خالہ ہو دوسرے کی اور
صورت اُسکی یہ ہے کہ نکاح کریں دو شخص اسطرح کہ وہ اُسکی ماں سے نکاح کرے اور وہ اُسکی ماں سے اور ان دونوں کے یہاں پیدا ہوویں بیٹیاں
تو وہ بیٹیاں آپس میں ایک دوسری کی بھتیجی ہونگی اور اگر نکاح کریں دو شخص اسطرح کہ وہ اُسکی بیٹی سے نکاح کرے اور وہ اُسکی بیٹی سے اور اُنکے
یہاں پیدا ہوویں بیٹیاں تو وہ بیٹیاں آپس میں ایک دوسری کی خالہ ہونگی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے کہ ملی ہوئی ہے ساتھ محرمہ کے اور صورت اُسکی
یہ ہے کہ نکاح کیا دو عورتوں سے کہ ایک اُن دونوں میں سے ایسی تھی کہ نہیں حلال تھا اُس سے نکاح بسبب اسکے کہ محرمہ تھی یا خاوند والی تھی یا بت پرست
تھی اور دوسری ایسی تھی کہ حلال تھا نکاح اُس سے تو صحیح ہوگا نکاح اُسکا کہ حلال تھی اور باطل ہوگا نکاح دوسری کا اور مہر معین سارا اُسکے لیے ہوگا کہ جائز ہوا
نکاح اُس سے اور یہ نزدیک ابو حنیفہؒ کے ہے اور اگر صحبت کی اُس سے کہ حلال نہیں تھی تو اُسکو مہر مثل دینا آویگا جسقدر کہ ہو اور مہر معین سارا اُسکے لیے ہوگا

ہو جاوے اُس سے اور اگر قاضی کو اسکا علم ہو تو وہ تفریق کروا دے اُنمین پس اگر تفریق کرے اس سے پہلے صحبت کرنیکے تو نہین ثابت ہوتی کوئی چیز احکام
مین سے اور اگر تفریق کرے اس سے بعد صحبت کرنیکے تو اُسکے لیے مہر ہے اور واجب ہوگا جو کم ہو مہر معین اور مہر مثل مین سے اور لازم ہوگی اُسپر عدت اور
ثابت ہوگا نسب اور اگر ہے مرد اپنی بیوی سے یہان تک کہ تمام ہو عدت اُسکی بہن کی اور اگر نکاح کیا دو بہنون سے دو عقد و نمین اور معلوم نہین کہ کس سے
پہلے کیا تو حکم کیا جاوے خاوند کو اسکے بیان کرنیکا پس جو کچھ بیان کرے موافق اُسکے حکم کیا جاوے اور اگر بیان نہ کیا تو قاضی تفریق کرے درمیان
خاوند کے اور اُن دونونکے اور اُن دونونکے لیے آدھا مہر ہے جبکہ ہو مہر اُن دونون کا برابر اور ہو مہر معین عقد مین اور ہو طلاق پہلے دخول کے اور اگر
ہون دونون مہر مختلف تو حکم کیا جاوے واسطے ہر ایک کے اُن دونون مین سے ساتھ چوتھائی مہر اُسکے کے اور اگر نہو مہر معین عقد مین تو واجب
ہوگا ایک جوڑہ واسطے دونونکے بدلے آدھے مہر کے اور اگر ہو فرقت بعد دخول کے تو واجب ہوگا واسطے ہر ایک کے مہر کامل کہا ابو جعفر ہندوانی نے
کہ صورت مسئلہ کی یہ ہے کہ جب دعوی کرے ہر ایک بیوی پہلے نکاح بندھنے کا اور گواہ ہووین نہین اُنکے لیے تو حکم کیا جاوے واسطے دونون کے
آدھے مہر کا اور اگر کہین کہ نہین جانتے ہم کہ کِسکا عقد پہلے ہوا تو نہ حکم کیا جاوے کچھ یہان تک کہ صلح کرین دونون اور صورت صلح کرنے کی یہ ہے کہ
کہین دونون بیویان آگے قاضی کے کہ واسطے ہمارے خاوند پر مہر ہے اور یہ حق ہم دونون سے باہر نہین ہے پس صلح کرتی ہین ہم اوپر لینے آدھے
مہر کے تو حکم کرے قاضی اور اگر گواہ گذرانے ہر ایک بی بی اوپر پہلے نکاح ہونیکے تو خاوند پر آدھا مہر لازم ہوگا درمیان دونون کے بالاتفاق اور یہ سب
احکام کہ ذکر کیئے گئے درمیان دو بہنون کے ثابت ہین اور درمیان ہر عورت کے کہ نہین جائز جمع کرنا اُسکا محرمو نمین ہے اور اگر ارادہ کرے خاوند نکاح
کرنیکا ایک سے اُن دونونمین سے بعد تفریق کے تو جائز ہے اُسکے لئے یہ اگر ہو تفریق پہلے صحبت کرنیکے اور اگر ہو بعد صحبت کرنیکے تو نہین جائز اُسکو یہ
یہان تک کہ گذر جاوے عدت دونون کی اور اگر ہو چکی عدت ایک کی اُن دونونمین سے نہ دوسری کی تو جائز ہے خاوند کو نکاح کرنا اُس عورت سے کہ
عدت مین ہے نہ دوسری سے جب تک کہ نہ ہو چکے عدت اُسکی کہ عدت مین ہے اور اگر صحبت کی ایک سے اُن دونون مین سے تو جائز ہے خاوند کو نکاح
کرنا اُس سے نہ دوسری سے جب تک کہ نہ ہو چکے عدت اُسکی کہ جس سے صحبت کی تھی اور اگر ہو چکی عدت اُسکی تو جائز ہے خاوند کو یہ کہ نکاح کرے جس سے
چاہے اُن دونون مین سے اور نہین جائز جمع کرنا دو بہنون کا از روے فائدہ اُٹھانیکے جیسے کہ نہین جائز جمع کرنا اُنکا از روے نکاح کرنیکے پس جبکہ مالک
ہووے دو بہنون کا تو جائز ہے اُسکو فائدہ اُٹھانا ایک سے اُن دونون مین سے پس جبکہ فائدہ اُٹھاوے ایک سے تو نہین جائز اُسکو فائدہ اُٹھانا دوسری
سے بعد اسکے یہان تک کہ حرام کرے اُسکو اپنے پر اور اسیطرح اگر خریدی ایک لونڈی اور صحبت کی اُس سے پھر خریدی بہن اُسکی تو جائز ہوگا اُسکو یہ کہ صحبت
کرے پہلی سے اور نہین جائز ہوگا یہ کہ صحبت کرے دوسری سے جب تک کہ نہ حرام کرے پہلی کو اپنے پر اور حرام کرنا اُسکو یا تو ہوتا ہے ساتھ نکاح کر دینے کے
کسی سے یا ساتھ نکال دینے کے اپنی مِلک سے یا ساتھ آزاد کر دینے کے یا ہبہ کر دینے کے یا بیچ ڈالنے کے یا اللہ دینے کے یا مکاتب کرنے کے اور آزاد کرنا بعض کا مانند
آزاد کرنے کل کے ہے اور اسیطرح مِلک کر دینا بعض کا مانند مِلک کر دینے کل کے ہے اور اگر کہا کہ وہ مجھپر حرام ہے تو نہین حلال ہوتی واسطے اُسکے دوسری
مانند حیض اور نفاس اور احرام اور صیام کے اور اگر صحبت کی دو بہنون سے کہ اُسکی مِلک مین ہین تو نہین جائز اُسکو صحبت کرنی ایک اُن دونونمین سے
یہان تک کہ حرام کرے دوسری کو جسطرح کہ کہا ہمنے اور اگر بیچا ایک کو اُن دونون مین سے یا نکاح کر دیا یا ہبہ کر دیا پھر پھیری گئی وہ طرف اُسکے بسبب عیب
کے یا رجوع کیا ہبہ مین یا طلاق دی منکوحہ کو خاوند اُسکے نے اور ہو چکی عدت اُسکی نہ صحبت کرے ایک سے اُن دونون مین سے یہان تک کہ حرام کرے
دوسری کو اپنے پر اور اگر نکاح کیا ایک لونڈی سے پس نہ صحبت کی اُس سے یہان تک کہ خریدا اُسکی بہن کو تو نہین جائز اُسکو فائدہ اُٹھانا خرید کی ہوئی سے
اسلیے کہ فراش ثابت ہوتا ہے واسطے اُسکے ساتھ نفس نکاح کے پس اگر صحبت کی اُس سے کہ خریدا تھا اُسکو ہو جمع کرنیوالا دو نونکو فراش مین پس اگر نکاح

قریب تر ہے طرف احتیاط کے اور اسی پر عمل کرتے ہین ہم اور یہ خلاف اُس صورت مین ہے کہ نکاح کیا اُسکے مالک نے پہلے استبراء کے پس اگر استبراء کیا تھا اُسنے
پہلے نکاح کرنے اُسکے کے تو جائز ہوگی صحبت کرنی خاوند کو بغیر استبراء کے اتفاقاً اور اگر دیکھا ایک عورت کو زنا کرتے ہوئے پھر نکاح کیا اُس سے حلال ہو گی
صحبت کرنی اُس سے پہلے استبراء اُسکے کے نزدیک ابو حنیفہؒ اور ابو یوسفؒ کے اور کہا امام محمدؒ نے نہین دوست رکھتا مین اُسکے لیے یہ کہ صحبت کرے اُس سے
جبتک کہ نہ استبراء کرے باپ نے اگر نکاح کیا اپنے بیٹے کی لونڈی سے جائز ہوا ہمارے نزدیک ور جائز ہے نکاح کرنا بندی سے غیر بندی پکڑنے والیکو اگر وہ
بندی مین آئی تھی تنہا بدون خاوند کے اور نکالی گئی طرف دار الاسلام کے اور نہین عدت اُسپر اور اسی طرح جو عورت ہجرت کرکر آوے جائز ہوگا نکاح اُسکا
اور نہین عدت اُسپر نزدیک ابی حنیفہؒ کے اور صاحبینؒ کے نزدیک اُسپر عدت ہے اور نہین جائز نکاح اُسکا اور نہین خلاف اِسمین کہ نہین حلال ہے صحبت
کرنی اُس سے پہلے استبراء کے ساتھ ایک حیض کے اور ساتوین قسم حرام ہین عورتین بسبب شرک کے نہین جائز نکاح کرنا مجوسیات سے اور بُت پرستونسے
اور برابر ہین اسمین آزاد اور لونڈیان اُنکی اور داخل ہین بُت پرستونمین پوجنے والیان سورج کی اور ستارونکی اور صورتونکی کہ اچھا جانتی ہین اونکو اور معطلہ اور زنادقہ
اور باطنہ اور اباحیہ اور ہر ایسی مذہب والی کہ اعتقاد اُسکا سبب ہو کفر کا اور نہ صحبت کرے اپنی لونڈی مشرکہ مجوسیہ سے اور جائز ہے مسلمان کو نکاح کرنا کتابیہ
حربیہ اور ذمیہ سے آزاد ہو یا لونڈی ہو اور اولی یہ ہے کہ نہ نکاح کرے اُنسے اور نہ کھایا جاوے جانور ذبح کیا ہوا اُنکا مگر بضرورت پھر جبکہ نکاح کرے مسلمان
کتابیہ سے تو پہونچتا ہے اُسکو منع کرنا کتابیہ کو نکلنے سے طرف عبادت خانون اُنکے کے اور بنانے شراب کے سے اُسکے گھر مین اور نہ جبر کرے اُسکو غسل
پر بعد حیض و نفاس اور جنابت کے اور اگر نکاح کیا مسلمان نے کتابیہ حربیہ سے دار الحرب مین جائز ہوا نکاح لیکن مکروہ ہے پس اگر نکلا ساتھ اُسکے
طرف دار الاسلام کے نکاح باقی رہا اور اگر نکل آیا مسلمان دار الحرب سے اور اُسکو وہین چھوڑ آیا واقع ہوئی فرقت بسبب تباین دارین کے اور جو شخص
کہ معتقد ہو دین آسمانی کا اور اُسکے واسطے کتاب آسمانی ہو مانند صحیفون ابراہیمؑ اور شیثؑ کے اور زبور داؤدؑ کے پس وہ اہل کتاب سے ہے پس جائز ہے
نکاح کرنا اُنسے اور کھانا اُنکے جانور ذبح کیے ہوئے کو اور جسکے مان باپ مین سے ایک کتابی ہو اور دوسرا مجوسی تو حکم اُسکا حکم اہل کتاب کا سا ہے اور اگر
نکاح کیا مسلمان نے کتابیہ سے پھر وہ مجوسیہ ہو گئی تو حرام ہو گئی وہ اسپر اور فسخ ہوا نکاح اُسکا اور اگر نکاح کیا یہودیہ سے پھر وہ نصرانیہ ہو گئی یا نصرانیہ سے نکاح
کیا پھر وہ یہودیہ ہو گئی نہین فاسد ہوتا نکاح اسکا اور اصل اسمین یہ ہے کہ ایک میان بیوی مین سے جب ایسا ہو جاوے کہ اگر از سر نو نکاح کیا جاوے تو نہ جائز
ہو تو نکاح باطل ہوتا ہے پھر جبکہ فاسد ہوا نکاح بسبب مجوسی ہونیکے اگر ہوا فساد عورتونکی جانب سے تو ہو جاتی ہے تفریق اور عورت کو نہ مہر دینا آتا ہے اور
نہ متعہ اگر ہو پہلے صحبت کرنیکے اُس سے اور اگر بعد صحبت کرنیکے فساد ہوا سارا مہر دینا آویگا اور اگر ہوا فساد جانب مرد کی سے تو اگر ہوا پہلے صحبت کرنیکے پس اُسکو
آدھا مہر دینا آویگا اگر تھا مہر معین اور اگر مہر معین نہین تھا تو واجب ہوگا متعہ اور اگر ہوا فساد بعد صحبت کرنیکے تو واجب ہوگا مہر سارا اور نہین جائز
ہے مرتد کو نکاح کرنا مرتدہ سے اور نہ مسلمہ سے اور نہ کافرہ اصلیہ سے اور اسیطرح نہین جائز نکاح مرتدہ کا ساتھ کسی کے اور نہین جائز نکاح مسلمہ کا مشرک سے اور
نہ کتابی سے اور حلال ہے عورت بُت پرست اور مجوسیہ ہر کافر کے لیے مگر مرتد کے لیے نہین جائز اور جائز ہے نکاح ذمیونکا بعض کا بعض سے اگرچہ مختلف
ہون دین اُنکے اور جائز ہے نکاح کتابیہ کا مسلمہ پر سوکن مسلمہ کا کتابیہ پر اور یہ دونون نوبت مقرر کرنے مین برابر ہین اور آٹھوین قسم حرام ہین عورتین بسبب ملک کے
نہین جائز عورتونکو نکاح کرنا اپنے غلام سے اور نہ اُس غلام سے کہ مشترک ہو درمیان اُسکے اور درمیان غیر اُسکے کے اور باطل ہوگا نکاح اگر ہو جاوے مالک مین
نکاح پر اسطرح کہ مالک ہو جاوے میان بیوی مین سے ایک دوسرے کا یا بعض اُسکے کا اگر نکاح کرے مرد اپنی لونڈی سے یا اُس لونڈی سے کہ مالک
ہو بعض اُسکے کا تو نہین ہوتا یہ نکاح لکھا ہے علمانے کہ اس زمانے مین اولی یہ ہے کہ نکاح کر لیا کرے اپنی لونڈی سے اسلیے کہ شرائط لونڈی گری
کے پائے جانا اس زمانے مین مشکل ہین پس اگر ہو گی حرہ تو ہوگی صحبت حلال بسبب نکاح کے اور اگر خرید امرد آزاد نے اپنی بیوی کو ساتھ شرط خیار کے نہین

کہ حلال تھی اور پانچوین قسم لونڈیان ہین کہ نکاح کیجاوین آزاد عورتون پر یا ساتھ اُنکے نہین جائز نکاح کرنا لونڈی سے آزاد عورت پر اور نہ ساتھ اُسکے اور ویسا ہی حال
مدبّرہ اور ام ولد کا ہے اور اگر جمع کیا لونڈی اور آزاد عورت کو ایک عقد مین تو صحیح ہوگا نکاح آزاد کا اور باطل ہوگا نکاح لونڈی کا اور یہ جب ہے کہ صحیح ہو نکاح
آزاد عورت کا تنہا پس اگر نہ صحیح ہوگا تو ملانا اُسکا بھی ساتھ لونڈی کے نہین موجب ہوگا بطلان نکاح لونڈی کا اور اگر نکاح کیا لونڈی سے پھر آزاد سے تو صحیح ہوا
نکاح دونون کا اور اگر نکاح کیا لونڈی سے آزاد عورت پر کہ ہو وہ عدت مین طلاق بائن کی یا تین طلاقون کی تو نہین جائز ہوگا نکاح نزدیک ابو حنیفہ رح کے اور
نزدیک صاحبین رح کے جائز ہوگا اور اگر آزاد عدت مین تھی طلاق رجعی کی تو نہین جائز ہوگا باتفاق اور اگر نکاح کیا لونڈی سے اور آزاد عورت سے اور آزاد
عورت عدت مین تھی نکاح فاسد کی یا وطی بشبہ کی تو جائز ہوگا نکاح لونڈی کا اور اگر نکاح کیا ایک شخص نے آزاد عورت سے بیچ عدت لونڈی کے کہ وہ عدت مین
تھی طلاق رجعی کی پھر رجوع کی لونڈی سے تو جائز ہے ایک غلام نے نکاح کیا آزاد عورت سے اور صحبت کی اُس سے بغیر اذن مالک اپنے کے پھر نکاح کیا لونڈی سے بغیر اذن
مالک اپنے کے پھر اجازت دی مالک نے دونون کے نکاح کی تو جائز ہوگا نکاح آزاد کا نہ لونڈی کا اور اگر نکاح کیا ایک لونڈی سے بغیر اذن مالک اُسکے کے اور صحبت
نہین کی اُس سے پھر نکاح کیا آزاد عورت سے پھر اجازت دی مالک نے تو نہ جائز ہوا نکاح لونڈی کا اور اگر نکاح کیا لونڈی سے بغیر اذن اُس کے مالک کے
پھر نکاح کیا لونڈی کی بیٹی سے اور وہ تھی آزاد پھر اجازت دی مالک نے لونڈی کے نکاح کی تو جائز ہوا نکاح اُسکی بیٹی کا نہ اُسکا ایک شخص کی بیٹی ہے بالغہ اور لونڈی
ہے بالغہ پس کہا اُسنے ایک شخص سے کہ تجھسے مین نے دونون کا نکاح کر دیا بدلے اتنے مہر کے اور قبول کیا خاوند نے نکاح لونڈی کا تو ہوگا باطل پھر اگر قبول کیا
بعد اسکے نکاح آزاد کا تو جائز ہوگا اور جائز ہے نکاح کرنا لونڈی سے مسلمان ہو یا کتابی ہو اگرچہ قادر ہو آزاد کے نکاح کرنے پر لیکن اگر قدرت رکھتا ہو آزاد کے
نکاح کی تو لونڈی سے نکاح کرنا مکروہ ہے اور اگر نکاح کیا چار لونڈیون سے اور پانچ آزاد عورتون سے ایک عقد مین تو صحیح ہوگا نکاح لونڈیون کا اور چھٹی قسم
وہ عورتین حرام ہین کہ متعلق ہو ساتھ اُنکے حق غیر کا نہین جائز مرد کو نکاح کرنا کسی کی بیوی سے یا اُس سے کہ عدت مین ہو خواہ عدت طلاق کی ہو یا وفات
کی یا نکاح فاسد کی کہ صحبت واقع ہوئی اُسمین یا عدت ہو شبہ نکاح کی اگر نکاح کیا منکوحہ غیر سے ازراہ انجانی کے پھر صحبت کی اُس سے واجب ہوگی عدت اور
اگر جانتا تھا کہ وہ منکوحہ غیر کی ہے نہین واجب ہوگی عدت یہان تک کہ نہین حرام ہوگی خاوند پر صحبت کرنی اُس سے اور جائز ہے صاحب عدت کے لیے نکاح
کرنا اُس سے یہ اُس صورت مین ہے کہ نہو وہان کوئی مانع سوائے عدت کے اور جائز ہے نکاح کرنا اُس عورت سے کہ حاملہ ہو زنا سے لیکن صحبت اور جو چیزین کہ باعث
صحبت ہین یعنی مساس وغیرہ نہ کرے اُس سے یہان تک کہ جنے اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے اُس شخص نے کہ زنا کیا تھا اُسنے اُس سے اور ظاہر ہوا تھا اُسکو
حمل پس نکاح جائز ہوا اور صحبت بھی کرنی اُسکو درست ہے اور مستحق ہوتی ہے عورت نفقہ کی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے پھر عورت کا حمل گرا
اور بچہ ایسا نکلا کہ اُسکی خلقت ظاہر تھی پس اگر وہ حمل گرا بعد نکاح کے چار مہینے مین یا زیادہ اِس سے تو جائز ہوا نکاح اور اگر چار مہینے سے کم مین گرا تو نہ جائز
ہوا اسلیے کہ خلقت بچے کی نہین ظاہر ہوتی مگر ایکسو بیس ۱۲۰ روز مین اور حاملہ ثابت النسب سے نہین جائز نکاح اجماعاً اور ابو حنیفہ رح سے روایت ہے کہ اگر ہو
حمل حربی سے جیسے کوئی عورت ہجرت کر کر آوے دار الحرب سے یا بندی مین آوے تو جائز ہے نکاح اُس سے لیکن صحبت نکرے اُس سے یہانتک کہ وہ جنے
نقل کی ہے یہ روایت ابو یوسف رح نے اور اس روایت پر اعتماد کیا طحاوی رح نے اور امام محمد رح نے روایت کیا ہے کہ نہین جائز نکاح اُس سے اسپر اعتماد کیا ہے کرخی نے
اور یہ صحیح تر اور قابل اعتماد کے ہے ایک شخص نے نکاح کر دیا اپنی ام ولد کا کسی سے اس حال مین کہ وہ حاملہ تھی اُس سے پس نکاح اُسکا باطل ہوا اور اگر حاملہ نہ تھی
تو صحیح ہوا نکاح اُسکا ایک شخص نے صحبت کی اپنی لونڈی سے پھر نکاح کر دیا اُسکا جائز ہوا نکاح مگر یہ کہ اسکے مالک کو مستحب ہے کہ استبرا کروا دے
اُسسے واسطے محافظت نطفے اپنے کے اور جب جائز ہوا نکاح تو جائز ہے اُسے اُسکے خاوند کو صحبت کرنی اُسسے پہلے استبرا کے نزدیک ابی حنیفہ رح اور ابو یوسف رح
کے اور کہا امام محمد رح نے کہ نہین درست رکھتا ہین یہ کہ صحبت کرے اُس سے یہانتک کہ استبرا کرے اُس سے اور کہا فقیہ ابو اللیث نے کہ قول محمد رح کا

پوچھا ہو گا اُسکے جواب مین یہ فرمایا و الّا جمع کرنا اور بعضی عورتو نکا بھی حرام ہے چنانچہ بیان اِسکا بڑے فائدے مین ہو چکا ع ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حرام ہوتی ہے بسبب دودھ پینے کے وہ چیز کہ حرام ہوتی ہے جننے سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی دودھ کے پینے سے حرام ہوتی ہین جو کہ بسبب نسب کے حرام ہوتی ہین مگر کتنے ایک مسائل استثنا کیے گئے ہین اِس سے یعنی کئی ایک صورتو نمین فرق ہے درمیان نسب کے اور علاقۂ دودھ کے چنانچہ بیان مفصل اِسکا بڑے فائدے مین ہو چکا اور کہا نووی نے کہ اِسمین دلیل ہے اسپر کہ علاقۂ دودھ سے حرام ہوتا ہے نکاح اور حلال ہوتی ہے نظر اور خلوت اور مسافرت لیکن نہین مترتب ہوتے اُسپر تمام احکام نسب کے پس نہین وارث ہوتے دونون آپسمین اور نہین واجب ہوتا کسی پر اِن دونون سے نفقہ دوسر کیا اور نہین آزاد ہوتا اُسپر ساتھ ملک کے اور نہین قطع ہوتا دودھ پلانے والی سے قصاص ساتھ مار ڈالنے دودھ پینے والے کے پس وہ دونون مانند اجنبیون کے ہین ان احکام مین ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ جَاءَ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتّٰى أَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَأْذَنِيْ لَهُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا آیا چچا میرا دودھ کے ناتے کا اور پروانگی مانگی میرے پاس آنے کی پس انکار کیا مین نے اذن دینے کا یہان تک کہ پوچھو نمین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آنا اُسکا میرے پاس درست ہے یا نہین پس تشریف لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس پوچھا مین نے حضرتؐ سے پس فرمایا تحقیق وہ چچا تیرا ہے پس اذن دے اُسکو آنیکا کہا حضرت عائشہؓ نے پس کہا مین نے یا رسول للہ سوا اِسکے نہین کہ وہ دودھ پلایا مجکو عورت نے اور نہین دودھ پلایا مجکو مرد نے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق وہ چچا تیرا ہے پس چاہیے کہ داخل ہو تجھپر یعنی آوے تیرے پاس اور یہ آنا اُسکا بعد اُسکے تھا کہ مقرر کیا گیا ہمپر پردہ کرنا یعنی اجنبیو نسے نہ قرابتیو نسے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** چچا میرا نام اُنکا افلح تھا بھائی ابو القعیس کے کہ وہ تکلہ تھے حضرت عائشہؓ کے اور دودھ پلایا مجکو عورت نے یعنی حاصل ہوا ہے دودھ پلانا جانب عورت کے سے نہ جانب مرد کے سے پس گویا کہ گمان کیا تھا حضرت عائشہؓ نے کہ دودھ پلانا عورت کا نہین سرایت کرتا طرف مرد و نکے اُسپر حضرتؐ نے پھر وہی فرمایا کہ چچا تیرا ہے شوق سے تیرے پاس آوے اِس سے معلوم ہوا کہ جیسی حرمت دودھ پینے کی دودھ پلانے والی کی جانب مین ثابت ہوتی ہے ویسی ہی اُسکے خاوند کی جانب مین ہوتی ہے ع **وَعَنْ** عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِيْ بِنْتِ عَمِّكَ حَمْزَةَ فَإِنَّهَا أَجْمَلُ فَتَاةٍ فِيْ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ حَمْزَةَ أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ اُنھون نے کہا یا رسول للہ کیا ہے خواہش آپ کو بیچ بیٹی چچا اپنے کے کہ حمزہؓ ہین پس تحقیق وہ خوبصورت ہے جوان عورتون قریش کی مین پس فرمایا حضرتؐ نے حضرت علیؓ کو کہ کیا نہین جانتا تو کہ تحقیق حمزہ بھائی میرا ہے دودھ شریک اور تحقیق اللہ تعالی نے حرام کی بسبب دودھ پینے کے وہ چیز کہ حرام کی بسبب نسب کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** حضرت حمزہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دودھ شریک بھائی یون ہوئے کہ ثوبیہ لونڈی تھی ابولہب کی اُسنے اوّل دودھ حضرت حمزہؓ کو پلایا اور بعد چار برس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا اور ثوبیہ نے جب خبر دی حضرتؐ کے پیدا ہونے کی ابولہب کو تو ابولہب نے خوشی پیدا ہونے بھتیجے کی مین اُس لونڈی ثوبیہ کو آزاد کر دیا بسبب اِسی خوشی کے کرنے کے ابولہب کو پیر کے دن عذاب مین تخفیف ہوتی ہے اِسلیے کہ تولد حضرتؐ کا پیر ہی کے دن ہوا تھا اور دودھ حضرتؐ کو چار عورتون نے پلایا حضرتؐ کی والدہ نے اور حلیمہؓ نے اور ثوبیہ نے اور ام ایمن نے کہ حضرتؐ کے باپ کی لونڈی تھین ع مولانا **وَعَنْ** أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ أَوِ الرَّضْعَتَانِ وَفِيْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ وَفِي الْأُخْرٰى لِأُمِّ الْفَضْلِ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ هٰذِهِ رِوَايَاتُ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہے ام فضلؓ سے کہ کہا تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین حرام کرتا یعنی نکاح کو ایک بار دودھ پی لینا یا دو بار

باطل ہوگا نکاح اُسکا نزدیک ابو حنیفہؒ کے اور نویں قسم حرام ہین عورتین بسبب طلاقونکے نہین حلال مرد کو نکاح کرنا اُس عورت آزاد کے ساتھ کہ تین طلاقین دی ہون اُسکو پہلے صحبت کرنے دوسرے خاوند کے اور نہین حلال نکاح کرنا اُس لونڈی سے کہ اُسکو دو طلاقین دی ہون اور جیسے کہ نہین جائز ہے اُسکو نکاح کرنا اُس سے نہین درست اُسکو صحبت کرنی اُس سے ساتھ ملکت یمین کے اور اگر نکاح کیا لونڈی سے پھر دو طلاقین دین اُسکو پھر خرید اُسکو اور آزاد کیا اُسکو نہین حلال مرد کو نکاح کرنا اُس سے یہان تک کہ نکاح کرے غیر اُسکا اور صحبت کرے اُس سے اور طلاق دے اُسکو اور ہو چکے عدت اُسکی **مسائل متفرقہ** نکاح متعہ کا باطل ہے نہین مفید حلت کو اور نہین واقع ہوگی اُسپر طلاق اور نہ ایلا اور نہ ظہار اور نہ وارث ہوتے ہین آپسمین اور نکاح متعہ یہ ہے کہ کہے مرد اُس عورت کو کہ خالی ہو موانع سے تمتع یعنی فائدہ اُٹھاؤنگا ساتھ تیرے مدت دس روز تک مثلاً یا کہے چند روز یا کہے متمتع یعنی بہرہ مند کر مجکو نفس اپنے سے چند روز یا دس روز یا نہ ذکر کرے دنونکا عوض اتنے مال کے اور نکاح موقت بھی باطل ہے اور نہین ہے فرق درمیان مدت دراز کے اور کم مدت کے اور نہ درمیان مدت معلومہ کے اور مجہولہ کے اور اگر ذکر کرین دونون ایسی مدت کہ یقین ہے اُس مدت تک دونون نہین جینے کے مثلاً ہزار برس کی قید لگاوین تو ہو جاویگا نکاح اور باطل ہوگی شرط جیسے کہ اگر نکاح کرنا اُس سے قائم ہونے قیامت تک یا نکلنے دجال تک یا اُترنے عیسیٰؑ تک اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے مطلق اور اُسکی نیت مین یہ ہے کہ رہونگا اُسکے ساتھ ایک مدت تک کہ نیت مین ہے تو نکاح صحیح ہوا اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے اس شرط پر کہ طلاق دیدونگا اُسکو بعد ایک مہینے کے پس یہ جائز ہے اور نہین مضائقہ ساتھ نکاح کرنے نہاریات کے اور وہ یہ ہے کہ نکاح کرے ایک عورت سے اس شرط پر کہ بیٹھونگا ساتھ تیرے دنکو نہ رات کو اور جائز ہے مرد و عورت احرام باندھے ہوؤن کو نکاح کرنا حالت احرام مین اور ایسے ہی جائز ہے ولی محرم کو نکاح کر دینا اُس عورت کا کہ یہ ولی ہے اُسکا اور جو عورت کہ دعوی کرے ایک مرد پر اپنے نکاح کا اور گذارے گواہ پس کر دے اُسکو قاضی بیوی اُسکی اور واقع مین اُسنے نکاح کیا نہ تھا تو نہین مضائقہ اُسکو یہ کہ رہوے ساتھ مرد کے اور اگر عورت طلب کرے مرد سے کرنا جماع کا جماع کرے اُس سے اور یہ نزدیک ابو حنیفہؒ کے ہے اور یہ قول ابو یوسفؒ کا بھی ہے ابتدا مین اور ابو یوسفؒ کے قول آخر مین اور یہی ہے قول محمدؒ کا نہین جائز اُسکو صحبت کرنی اُس سے پس کیجاوے گی قضا سے حکم قاضی کی اسی لیے شرط کیا گیا ہے یہ کہ ہو عورت محل انشا کی یہان تک کہ اگر ہو عورت خاوند والی یا غیر کی عدت مین یا اُسے اُسکو تین طلاقین دی ہون تو نہین جاری ہونے کی قضا قاضی کی اور شرط کیا گیا ہے حاضر ہونا گواہونکا وقت قضا کے اکثر کے نزدیک اور اگر مرد دعوی کرے عورت پر نکاح کا تو اُسکا بھی حکم ایسا ہی ہے اور اسیطرح اگر حکم کرے قاضی طلاق کا ساتھ گواہی جھوٹیکے باوجود جاننے عورت کے تو حلال ہوگا عورت کو نکاح کرنا اور سے بعد عدت کے اور حلال ہوگا نکاح کرنا گواہ کو اُس سے اور حرام ہوگی عورت خاوند اول پر اور نزدیک ابی یوسفؒ کے نہ حلال ہوگا نکاح کرنا اول کے لیے اور نہ دوسرے کے لیے اور نزدیک محمدؒ کے حلال ہوگا نکاح اول کے لیے جب تک کہ نہ صحبت کریگا اُس سے دوسرا پس جبکہ صحبت کریگا اُس سے دوسرا حرام ہوئے گی اول پر واسطے واجب ہونے عدت کے رہا دوسرا اُسکے لیے نہین حلال ہوگا نکاح کبھی دعوی کیا ایک مرد نے ایک عورت پر نکاح کا اور انکار کیا عورت نے پس صلح کی مرد نے عورت سے سو روپیہ پر مثلاً بایں شرط کہ اقرار کرے عورت نکاح کا پھر اقرار کیا عورت نے پس یہ مال لازم ہوگا اور یہ اقرار بمنزلہ انشاے نکاح کے ہوگا پس اگر ہوا یہ اقرار روبرو گواہونکے صحیح ہوگا نکاح اور جائز ہوگا عورت کو رہنا ساتھ خاوند اپنے کے عند اللہ بھی اور اگر نہوا اقرار روبرو گواہون کے نہین منعقد ہونیکا نکاح اور نہین جائز ہوگا عورت کو رہنا ساتھ خاوند اپنے کے ہوا تصحیح للہ الحمد تمام ہوا بیان محرمات کا فتاوی عالمگیری سے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُجْمَعُ بَیْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَیْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع کیا جاوے درمیان عورت کے اور پھوپھی اُسکی کے اور نہ جمع کیا جاوے درمیان عورت کے اور خالہ اُسکی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پھوپھی اور خالہ سے عام پھوپھی اور خالہ مراد ہین خواہ حقیقی ہون خواہ مجازی یعنی اوپر کے درجے کی جیسے دادا کی بہن اور نانی کی بہن مثلاً اسیطرح سے اور اوپر کے درجے کی اور تخصیص پھوپھی اور خالہ کی اتفاقی ہے اسلیے کہ بھتیجی کا حال

چلے عقبہؓ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تھے مدینے مین اور پوچھا حضرت سے حکم اس نکاح کا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسطرح نکاح مین رکھیگا اسکو
اسحالمین کہ تحقیق کہا گیا ہے کہ دودھ شریک بہن تیری ہے پس جدا کر دیا اُس عورت کو عقبہؓ نے اور نکاح کیا اُس عورت نے اور خاوند سے سوائے اُسکے نقل کی یہ بخاری
نے ف اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے امام احمدؒ نے کہ ایک عورت کی گواہی دودھ کے مقدمہ مین قبول ہے اور امام اعظمؒ اور اکثر علما کے نزدیک ثبوت دودھ پلانیکا
دو مردون یا ایک مرد اور دو عورتون عادل سے ہوتا ہے جواب اس حدیث کا وہ یہ دیتے ہین کہ حضرتؐ نے بنا بر احتیاط کے اور تقوی کے فرمایا کہ جمع رہنا ان دونوکا
مناسب نہین ہے ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ بَعَثَ جَیْشًا اِلٰی اَوْطَاسٍ فَلَقُوْا عَدُوًّا فَقَاتَلُوْھُمْ
فَظَھَرُوْا عَلَیْھِمْ وَاَصَابُوْا لَھُمْ سَبَایَا فَکَاَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْیَانِھِنَّ مِنْ اَجْلِ
اَزْوَاجِھِنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ فِیْ ذٰلِکَ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاۗءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ اَیْ فَھُنَّ لَھُمْ حَلَالٌ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُھُنَّ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دن حنین کے بھیجا ایک لشکر طرف اوطاس کے کہ نام ہے ایک
جگہ کا نزدیک طائف کے پس ملے دشمنون سے اور لڑے دشمنون سے پس غالب آئے یہ دشمنو پر اور پائے واسطے اپنے بندی پس گویا کہ بعضے آدمیون نے صحابیون
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سے پرہیز کیا صحبت کرنے اُن لونڈیون کی سے بسبب ہونے خاوندون اُنکے کے کہ مشرک تھے پس اُتاری اللہ تعالی نے
اس مقدمہ مین یہ آیت اور حرام کی گئی ہین تمپر عورتین خاوند والیان مگر وہ عورتین کہ مالک ہوئے ہین ہاتھ تمھارے یعنی وہ لونڈیان کہ دارالحرب سے
پکڑ لائے ہو لڑائی مین اور اُنکے خاوند دارالحرب مین موجود ہین پس وہ لونڈیان واسطے تمھارے حلال ہین جسوقت کہ گذر جاوے عدت اُنکی نقل کی یہ مسلم نے ف
عورت جو کسی کے نکاح مین ہو اُس سے اور کسی کو نکاح کرنا اور اپنے تصرف مین لانا درست نہین مگر کافرونکی بیبیان کہ بندی مین پکڑی آوین اور خاوند اُنکے
دارالحرب مین موجود ہون تو اُنکو اپنے تصرف مین لانا درست ہے جبکہ عدت اُنکی گذر جاوے اور مراد عدت سے استبرا ہے یعنی اگر حاملہ ہو تو بچہ جن لے اور اگر حاملہ
نہو تو ایک حیض گذر جاوے اگر حیض آتا ہو اسکو والا ایک مہینا گذر جاوے پھر کہا طیبی نے کہ گئے ہین ابن عباسؓ طرف اسکے کہ لونڈی خاوند والی جبکہ بیچی جاوے
تو ٹوٹ جاتا ہے نکاح اُسکا اور حلال ہوتی ہے مول لینے والیکو صحبت کرنی اُس سے بعد استبرا کے بسبب عام ہونے اس آیت کے اور اور سب علما کہتے ہین کہ نکاح
اُسکا نہین ٹوٹتا ہے اور آیت خاص بندی کے حق مین نازل ہوئی ہے ع اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ تُنْکَحَ الْمَرْاَۃُ عَلٰی عَمَّتِھَا اَوِ الْعَمَّۃُ عَلٰی بِنْتِ اَخِیْھَا وَالْمَرْاَۃُ عَلٰی خَالَتِھَا اَوِ الْخَالَۃُ عَلٰی بِنْتِ اُخْتِھَا لَا تُنْکَحُ الصُّغْرٰی
عَلَی الْکُبْرٰی وَلَا الْکُبْرٰی عَلَی الصُّغْرٰی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَالنَّسَاۗئِیُّ وَرِوَایَتُہٗ اِلٰی قَوْلِہٖ بِنْتِ اُخْتِھَا روایت ہے ابی ہریرہؓ سے
یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ نکاح کیجاوے عورت اوپر پھوپی اپنی کے یا پھوپی اوپر بھتیجی اپنی کے اور منع فرمایا اس سے کہ نکاح کیجاوے عورت
اپنی خالہ پر یا خالہ اپنی بھانجی پر نہ نکاح کیجاوے چھوٹے ناتے والی بڑے ناتے والی پر اور نہ بڑے ناتے والی چھوٹے ناتے والی پر نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور
دارمی اور نسائی نے اور روایت نسائی کی لفظ بِنْتِ اُخْتِھَا تک ہے ف نہ نکاح کیجاوے چھوٹے ناتے والی الخ یہ تاکید ہے پہلے حکم کی اور مراد چھوٹے ناتے والی سے
بھتیجی اور بھانجی ہے اور مراد بڑے ناتے والی سے پھپی اور خالہ حاصل یہ کہ خالہ کو بھانجی پر اور بھانجی کو خالہ پر اور بھتیجی کو پھپی پر اور پھپی کو بھتیجی پر جمع کرنا نکاح
مین درست نہین لیکن بعد طلاق دینے ایک کے اُنمین سے اور بعد گذرنے اسکی عدت کے یا بعد مرنے اُسکے کے دوسری سے نکاح کرنا درست ہے ع مولانا
وَعَنِ الْبَرَاۗءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَرَّ بِیْ خَالِیْ اَبُوْ بُرْدَۃَ بْنُ نِیَارٍ وَمَعَہٗ لِوَاۗءٌ فَقُلْتُ اَیْنَ تَذْھَبُ فَقَالَ بَعَثَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی رَجُلٍ
تَزَوَّجَ امْرَاَۃَ اَبِیْہِ اٰتِیْہِ بِرَاْسِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ وَلِلنَّسَاۗئِیِّ وَابْنِ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیِّ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَہٗ وَاٰخُذَ مَالَہٗ وَفِیْ ھٰذِہِ الرِّوَایَۃِ
قَالَ عَمِّیْ بَدَلَ خَالِیْ اور روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ کہا گذرا مجپر ماموں میرا ابو بردہؓ بن نیار اور ساتھ اُسکے نشان تھا پس کہا مین نے کہان جاتے ہو پس کہا

پی لینا یعنی ایک بار چوسنا اور دو بار چوسنا اور بیچ روایت عائشہؓ کے یون ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے نہین حرام کرتا ایک بار چوسنا اور دو بار چوسنا اور اور روایت
ام فضل سے یون آئی ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے نہین حرام کرتا ایکبار داخل کرنا چھاتی کا یا دو بار داخل کرنا یہ روایتین ہین مسلم کی **ف** ظاہر ان روایات سے
سمجھا جاتا ہے کہ دو بار دودھ چوسنے سے نکاح نہین حرام ہوتا تین بار یا زیادہ چوسے تو حرام ہوتا ہے اور بعضے علما نے عمل بھی اسی پر کیا ہے اور ہمارے نزدیک
اور اکثر اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ برابر ہے قلیل اور کثیر دودھ کا بشرطیکہ بیچ مدت دودھ پینے کی پیوے کہ وہ دودھ دو برس ہین اکثرون کے نزدیک اور امام
ابو حنیفہؒ کے نزدیک اڑھائی برس اور دلیل انکی یہ ہے کہ آیت کلام اللہ کی وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ مطلق وارد ہوئی ہے اور خبر واحد صلاحیت اسکی رکھتی
نہین کہ مقید کرے اطلاق کتاب کو اور دلیل انکی حدیث حضرت عائشہؓ کی ہے کہ وہ بھی مطلق وارد ہوئی ہے یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ
اور امام شافعیؒ نے کہا کہ پانچ بار سے کم پیوے تو حرام نہین ہوتا انکی دلیل حدیث مابعد کی ہے ح ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيْمَا اُنْزِلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَشْرُ
رَضَعَاتٍ مَّعْلُوْمَاتٍ يُّحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَّعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِيْمَا يُقْرَاُ مِنَ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہؓ
سے کہا تھا بیچ اسچیز کے کہ اُتاری گئی قرآن مین یہ کلام کہ دس بار دودھ پینا کہ یقینًا معلوم ہو وجود اُسکا حرام کرتا ہے پھر منسوخ ہوا یہ حکم ساتھ پانچ بار دودھ
پینے کے معلوم ہو یعنے بعد اسکے یہ حکم اترا کہ پینا پانچ بار کا کہ معلوم ہو حرام کرتا ہے اسنے پہلا حکم منسوخ ہوا پھر وفات کئے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور
حالانکہ یہ آیت پڑھی جاتی تھی قرآن مین نقل کی یہ مسلم نے **ف** پہلے حکم یہی تھا کہ دس بار دودھ پیے تو حرام ہو پھر یہ حکم منسوخ ہوا اور تلاوت بھی منسوخ ہوئی
اور حکم ہوا کہ پانچ بار پینا حرام کرتا ہے پھر یہ رہا قرآن مین حضرت عائشہؓ کی قراءت مین اور منسوخ ہوا پڑھنا اسکا اور صحابہؓ کے نزدیک اور امام شافعیؒ کے نزدیک
حکم اسکا باقی ہے اور تلاوت منسوخ ہے اور امام اعظمؒ اور اور علما کے نزدیک حکم بھی اسکا منسوخ ہوا ساتھ آیت وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ کے کہ مطلق وارد ہوئی ہے
مولانا **وَعَنْهَا** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَاَنَّهٗ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ اِنَّهٗ اَخِيْ فَقَالَ انْظُرْنَ مَنْ اِخْوَانُكُنَّ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اُنکے پاس اور نزدیک اُنکے تھا ایک شخص بیٹھا پس گویا کہ مکروہ جانا اُسکو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے پس کہا حضرت عائشہؓ نے کہ تحقیق یہ شخص بھائی ہے میرا دودھ شریک فرمایا حضرتؐ نے دیکھو یعنی سوچو اور پہچانو کہ کون ہے بھائی تمھارا پس سوا
اسکے نہین کہ معتبر شرع مین دودھ پینا وقت بھوک کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی دودھ پینا شرع مین وہ معتبر ہے کہ قائم مقام طعام کے ہو اور
بھوک کو دفع کرے اور یہ بات خورد سالی مین ہوتی ہے پہلے تمام ہونے دو برس کے اکثرون کے نزدیک اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک پہلے تمام ہونے اڑھائی
برس کے کہ اس مدت مین بچہ طعام سے سیر نہین ہوتا سوائے دودھ کے حاصل یہ کہ حرمت دودھ پینے کی بڑی عمر مین نہین ثابت ہوتی اور وہ شخص کہ حضرت
عائشہؓ کے پاس بیٹھا تھا اور اُسکو انھون نے دودھ شریک بھائی کہا اُسنے بڑی عمر مین دودھ پیا تھا اور کہتے ہین کہ مذہب عائشہؓ کا یہ تھا کہ حرمت دودھ پینے کی
بڑی عمر مین بھی حاصل ہو جاتی ہے + ع ح **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِاَبِيْ اِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ فَاَتَتْ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُ عُقْبَةَ
وَالَّتِيْ تَزَوَّجَ بِهَا فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا اَعْلَمُ اَنَّكِ اَرْضَعْتِنِيْ وَلَا اَخْبَرْتِنِيْ فَاَرْسَلَ اِلٰى اٰلِ اَبِيْ اِهَابٍ فَسَاَلَهُمْ فَقَالُوْا مَا عَلِمْنَا اَرْضَعَتْ
صَاحِبَتَنَا فَرَكِبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ
وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عقبہؓ بیٹے حارث کے سے یہ کہ اُسنے نکاح کیا بیٹی ابو اہابؓ بیٹی عزیز کی سے پھر آئی ایک عورت
اور کہا کہ تحقیق دودھ پلایا مین نے عقبہؓ کو اور اُس عورت کو کہ نکاح کیا عقبہ نے اُس سے یعنی پس وہ عورت دودھ شریک بہن ہوئی عقبہؓ کی اور نکاح انکا باطل ہوا پس
کہا اُسکو عقبہ نے کہ نہین جانتا مین کہ تحقیق تو نے دودھ پلایا ہو مجکو اور نہ خبر دی تو نے مجکو یعنی پہلے اِس سے پس بھیجا عقبہؓ نے ایک شخص کو طرف لوگون ابی اہاب
کے پس پوچھا اُنسے کہ تمھاری لڑکی کو دودھ پلایا ہے اس عورت نے پس کہا اُنھون نے نہین جانتے ہم کہ دودھ پلایا ہو اس عورت نے ہماری لڑکی کو پس سوار ہو کر

دس عورتین جاہلیت مین اور عورتین بھی مسلمان ہوئین ساتھ اُسکے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رکھو تو چار عورتون کو یعنی اپنے نکاح مین اور جدا کرو باقیون کو نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نکاح کافرونکا صحیح ہے یہانتک جب مسلمان ہون تو حکم نہ کیے جاوین ساتھ تجدید نکاح کے مگر جبکہ اُنکے نکاح مین ایسی عورتین ہون کہ جائز نہین ہے جمع کرنا اُنکا نکاح مین اور یہ بھی معلوم ہوا اس سے کہ نہین جائز ہے نکاح کرنا زیادہ چار عورتون سے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اسلام ایک کا مرد و عورتین سے موجب تفرق کا نہین مانند مرتد ہونیکے جیسے کہ مذہب حنفیہ کا ہے ل ح ع **وَعَنْ** نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَسْلَمْتُ وَتَحْتِي خَمْسُ نِسْوَةٍ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَارِقْ وَاحِدَةً وَاَمْسِكْ اَرْبَعًا فَعَمَدْتُ اِلَى اَقْدَمِهِنَّ صُحْبَةً عِنْدِي عَاقِرٍ مُنْذُ سِتِّيْنَ سَنَةً فَفَارَقْتُهَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے نوفل بیٹے معاویہؓ کے سے کہ کہا مسلمان ہوا مین اور تھین نکاح مین میرے پانچ عورتین پس پوچھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی حکم اُنکا پس فرمایا چھوڑدے ایک کو اور رکھ چار کو پس قصد کیا مین نے طرف پہلی نکاحی پانچ کے کہ سب سے پہلے تھی صحبت مین نزدیک میرے ساٹھ برس سے پس جدا کردیا مین نے اُسکو نقل کی یہ شرح السنہ مین **وَعَنِ** الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوْزَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اَسْلَمْتُ وَتَحْتِي اُخْتَانِ قَالَ اخْتَرْ اَيَّتَهُمَا شِئْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ضحاکؓ بیٹے فیروز دیلمی کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی فیروز سے کہ کہا کہا مین نے یارسول اللہ تحقیق مین مسلمان ہوا اور نکاح میرے مین دو بہنین ہین فرمایا اختیار کرے اُن دونوئمین سے ایک کو جسکو چاہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** کہا مظہر نے کہ مذہب شافعیؒ اور مالکؒ اور احمدؒ کے مین یہ ہے کہ اگر اسلام لاوے ایک شخص اور اُسکے نکاح مین دو بہنین ہون کہ وہ بھی اسلام لائی ہون ساتھ اُسکے تو جائز ہے اُسکو کہ اختیار کرے ایک کو اُن دونون مین سے خواہ پہلی نکاحی کو خواہ دوسری کو اور کہا ابوحنیفہؒ نے کہ اگر نکاح کیا تھا اُن دونون سے ساتھ تو نہین جائز ہے یہ کہ اختیار کرے ایک کو اُن دونومین سے اور اگر نکاح کیا تھا اُن دونون سے آگے پیچھے تو جائز ہے اُسکو کہ اختیار کرے اُس عورت کو کہ جس سے نکاح اول کیا تھا نہ دوسری کو ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَسْلَمَتِ امْرَاَةٌ فَتَزَوَّجَتْ فَجَاءَ زَوْجُهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي قَدْ اَسْلَمْتُ وَعَلِمَتْ بِاِسْلَامِي فَانْتَزَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِهَا الْاٰخَرِ وَرَدَّهَا اِلَى زَوْجِهَا الْاَوَّلِ وَفِي رِوَايَةٍ اَنَّهُ قَالَ اِنَّهَا اَسْلَمَتْ مَعِي فَرَدَّهَا عَلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَرُوِيَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ جَمَاعَةً مِنَ النِّسَاءِ رَدَّهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنِّكَاحِ الْاَوَّلِ عَلَى اَزْوَاجِهِنَّ عِنْدَ اجْتِمَاعِ الْاِسْلَامَيْنِ بَعْدَ اخْتِلَافِ الدِّيْنِ وَالدَّارِ مِنْهُنَّ بِنْتُ الْوَلِيْدِ بْنِ مُغِيْرَةَ كَانَتْ تَحْتَ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ فَاَسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ الْاِسْلَامِ فَبَعَثَ اِلَيْهِ ابْنَ عَمِّهِ وَهْبَ بْنَ عُمَيْرٍ بِرِدَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَانًا لِصَفْوَانَ فَلَمَّا قَدِمَ جَعَلَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْيِيْرَ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ حَتّٰى اَسْلَمَ فَاسْتَقَرَّتْ عِنْدَهُ وَاَسْلَمَتْ اُمُّ حَكِيْمٍ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ امْرَاَةُ عِكْرِمَةَ بْنِ اَبِي جَهْلٍ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ الْاِسْلَامِ حَتّٰى قَدِمَ الْيَمَنَ فَارْتَحَلَتْ اُمُّ حَكِيْمٍ حَتّٰى قَدِمَتْ عَلَيْهِ الْيَمَنَ فَدَعَتْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاَسْلَمَ فَثَبَتَا عَلَى نِكَاحِهِمَا رَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مُرْسَلًا اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا مسلمان ہوئی ایک عورت پھر نکاح کیا یعنی ایک شخص سے پھر آیا پہلا خاوند اُسکا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یارسول اللہ تحقیق مین مسلمان ہوا تھا اور جانا تھا اسنے اسلام میرا یعنی اور باوجود اسکے نکاح کیا پس نکالا اُس عورت کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دوسرے خاوند کے نکاح سے اور حوالے کیا اُس عورت کو طرف خاوند پہلے اُسکے کے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ اُس پہلے خاوند نے کہا کہ وہ عورت مسلمان ہوئی ساتھ میرے پس حوالے کی حضرتؐ نے وہ عورت اُسی کو نقل کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی گئی شرح السنہ مین کہ تحقیق کتنی ہی عورتون کو پھیر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب پہلے نکاح کے اُنکے خاوندونپر نزدیک جمع ہونے اسلام خاوند اور بی بی کے پیچھے مختلف ہونے دین کے اور ملک کے اُنمین سے یعنی اُن عورتونمین سے کہ پھیرا اُنکو حضرتؐ نے اُنکے خاوندونپر بسبب پہلے نکاح کے بیٹی ولید بیٹے مغیرہ کے تھے نکاح صفوان بیٹے امیہ کے مین پس اسلام لائی وہ دن فتح مکے کے یعنی خاوند کے پہلے اور بھاگ گیا خاوند اُسکا اسلام لانیسے پس بھیجا حضرتؐ نے طرف اُسکے بیٹے چچا اُسکے کو کہ نام اُسکا وہبؓ بن عمیر تھا ساتھ چادر شریف اپنی کے رحمت ہو اللہ کی اُنپر اور سلام واسطے

بھیجا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ایک شخص کے کہ نکاح کیا ہے اُسنے اپنے باپ کی بیوی سے لاؤن مین حضرتؐ کے پاس سر اُسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور ایک روایت ابو داؤد
اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی کی مین یون آیا ہے کہ پس حکم کیا مجکو حضرتؐ نے یہ کہ مارون مین گردن اُسکی اور لے آؤن مین مال اُسکا اور اس روایت مین کہا چچا میرا ابو بردہ سے
ماموں میرے کے **ف** پس اختلاف ہوا کہ ابو بردہؓ بن نیار ماموں ہے براء بن عازب کا یا چچا اُسکا اور تھا نشان ساتھ اُسکے علامت کے لیے تا لوگ معلوم کرین کہ حضرت
کا بھیجا ہوا جاتا ہے کام ذکر کیے گئے کیلیے اور کہا طیبی نے کہ حضرتؐ نے جسکی گردن مارنیکا حکم کیا وہ اعتقاد رکھتا تھا حلال ہونے نکاح کا باپ کی بی بی کے ساتھ جیسے کہ
اعتقاد تھا اہل جاہلیت کا پس جو کوئی کہ اعتقاد کرے حلال ہونے ایک چیز حرام کا وہ کافر ہوتا ہے اور جائز ہوتا ہے قتل کرنا اُسکا اور لینا اُسکے مال کا ؏

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا مَا فَتَقَ الْاَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ام سلمہؓ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین حرام کرتی دودھ پینے سے کوئی قسم اُسکی مگر وہ قسم کہ کھولے انتڑیونکو بیچ پینے چھاتی کے اور ہووے پہلے وقت دودھ
چھڑانے دودھ کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** کھولے انتڑیونکو یعنی لڑکے کی انتڑیون کو مانند طعام کے اور واقع ہوا ہے مین جگہ غذا کے اور یہ نہین ہوتا مگر بیچ عمر
شیر خوارگی کے کہ دو برس یا اڑھائی برس ہین مراد یہ ہے کہ حرمت بسبب دودھ پینے کے بڑی عمر مین یعنی بعد دو برس یا اڑھائی برس کی عمر کے ثابت نہین ہوتی بلکہ چھوٹی
عمر مین یعنی دو برس یا اڑھائی برس کی عمر تک پیوے تو ہوتی ہے اور یہ جو کہا کہ بیچ پینے چھاتی کے مقصود اس سے بیان کرنا واقع کا اور صورت دودھ پلانیکا ہے
کہ چھاتی سے دودھ پلایا کرتی ہین والا شرط نہین ہے بیچ ثابت ہونے حرمت دودھ پینے کے کہ چھاتی سے دودھ پیوے یعنی برابر ہے کہ چھاتی سے دودھ پلاوے
یا کسی چیز مین لیکر پلاوے مانند چمچہ وغیرہ کے حرمت ہر طرح ثابت ہو جائیگی اور پہلے وقت چھڑانے دودھ کے یعنی شرع مین جو وقت دودھ چھڑانیکا مقرر ہے اُس سے
پہلے ہو یہ جملہ تاکید ہے بیان اوپر کے کلام کا اور فقہ مین لکھا ہے کہ نہین اعتبار ہے دودھ چھڑانیکا پہلے وقت معین کے یہان تک کہ اگر دودھ چھڑاوے بچے کا پہلے وقت
معین کے اور پھر دودھ پلاوے اُس مدت مین تو ثابت ہوتی ہے حرمت اور دودھ پلانا بعد مدت معین کے درست نہین اسلیے کہ دودھ جزو آدمی کا ہے
اور نفع اٹھانا جزو آدمی کے سے بغیر ضرورت کے حرام ہے اور ضرورت اب دفع ہو گئی اور بنا بر اسی کے نہین جائز ہے بطور دوا کے استعمال کرنا آدمی کے دودھ
کا اور اہل طب نے ثابت کیا ہے کہ بیٹی کا دودھ فائدہ کرتا ہے آنکھ کو اور مشائخ نے اسمین اختلاف کیا ہے بعضون نے تو کہا کہ نہین جائز ہے اور بعضون نے
کہا جائز ہے جبکہ ظن غالب ہو کہ اس سے رمد جاتا رہیگا ؏ درمختار

وَعَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے حجاجؓ بیٹے حجاج اسلمی کے سے کہ نقل کی اُسنے اپنے باپ سے تحقیق اُسنے
کہا یا رسول اللہ کیا چیز دور کرتی ہے مجھسے حق دودھ کو پس فرمایا مملوک یعنی بردہ غلام ہو یا لونڈی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے **ف**
یعنی پوچھنے والے نے پوچھا کہ کونسی چیز ہے کہ اُسکے ادا کرنے سے حق دودھ پلانیوالی کا ادا ہو حضرتؐ نے فرمایا کہ بردہ دینے سے دودھ پلانے والی کو حق اُسکے دودھ
پلانیکا ادا ہوتا ہے چونکہ دودھ پلانے والی خدمت کرتی ہے دودھ پینے والے کی اُسکے بدلے مین اُسکو بھی خادم دیجیے تا خدمت کرے اُسکی ؏ **عَنْ**
اَبِي الطُّفَيْلِ الْغَنَوِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ فَبَسَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَاءَهٗ حَتّٰى قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبَتْ قِيْلَ
هٰذِهٖ اَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی طفیلؓ غنوی سے کہ کہا تھا مین بیٹھا ہوا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگہان آئی
ایک عورت یعنی حضرت حلیمہؓ پس بچھادی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چادر اپنی یعنی اُنکی تعظیم اور خوش کرنے کیلیے یہانتک کہ بیٹھ گئی وہ چادر پر پس جب چلی گئی
وہ کسی جگہ یعنی اور تعجب کیا لوگون نے بسبب تعظیم کرنے اُسکی کے اور بیٹھ جانے اُسکے کے چادر مبارک پر کہا گیا کہ اس عورت نے دودھ پلایا تھا نبی صلے اللہ علیہ
وسلم کو نقل کی یہ ابو داؤد نے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ اَسْلَمَ وَلَهٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاَسْلَمْنَ مَعَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَمْسِكْ اَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ غیلان بن سلمہؓ ثقفی مسلمان ہوا ایسا مین کہ اُس پاس تھین

ف بیٹی کے مقدمہ میں جو اس حدیث میں فرمایا یہ مضمون اس آیت سے ثابت ہے وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اور ماں کے مقدمہ میں جو فرمایا بسبب مطلق وارد ہونے اس آیت کے فرمایا وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ اور بسبب اسناد کے یعنی بسبب اور ہونے کے یہ صحیح نہیں ہے اگرچہ صحیح ہے باعتبار معنوں کے بسبب مطابق ہونے کے ساتھ آیت مذکورہ کے ع

بَابُ الْمُبَاشَرَةِ

باب ہے بیچ بیان صحبت کرنے کے عورتوں سے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے جابرؓ سے کہا تھے یہود کہتے جس وقت کہ صحبت کرے مرد اپنی عورت سے پیچھے کی طرف سے اس کی اگلی جانب میں تو ہوتا ہے لڑکا بھینگا پس اتری یہ آیت کہ عورتیں تمہاری یعنی بیویاں اور لونڈیاں کھیتی ہیں تمہاری پس آؤ اپنی کھیتی میں جس طور سے چاہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی یہود کہتے تھے کہ اگر آدمی عورت سے صحبت اس طور سے کرے کہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر یا بیٹھ کر ستر اپنا اس کے اگلے ستر میں داخل کرے تو اس جماع سے لڑکا بھینگا پیدا ہوتا ہے پس ان کے اس وہم کے رد کرنے کے لیے یہ آیت اتری کہ تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں یعنی جگہ پیدا ہونے اولاد تمہاری کی ہیں جیسے زمین کھیتی پیدا ہونے کی جگہ ہے اور جگہ اس کی شرمگاہ ہے نہ مقعد اس لیے کہ مقعد جگہ پائخانہ کی ہے نہ جگہ کھیتی کی پس آؤ تم اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو کھڑے ہو یا بیٹھے یا لیٹے یا پیچھے سے آگے کے ستر میں یا آگے سے آگے کے ستر میں حاصل یہ کہ جس طرح صحبت کرو درست ہے اور کچھ مضر نہیں بشرطیکہ آگے کی جانب میں ہو اور پیچھے کے ستر میں یعنے اغلام کرنا سب مذہبوں میں حرام ہے ع وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْهَنَا اور روایت ہے جابرؓ سے کہا تھے ہم عزل کرتے اس حال میں کہ قرآن اترتا تھا یعنی حضرتؐ کے زمانے میں کہ وحی اترتی تھی ہم عزل کرتے تھے اور نہی نہ آئی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے پس پہنچی خبر اس کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پس منع کیا ہم کو **ف** معنی عزل کے یہ ہیں کہ مرد عورت سے صحبت کرے اور جب منزل ہونے لگے تو ستر اپنا عورت کی شرمگاہ میں سے نکال کر باہر منزل ہو کہا ابن ہمام نے کہ عزل جائز ہے نزدیک اکثر علما کے اور مکروہ رکھا ہے اس کو ایک جماعت نے صحابہ وغیرہم سے اور صحیح یہ ہے کہ جائز ہے اور در مختار میں لکھا ہے کہ جائز ہے عزل کرنا اپنی لونڈی سے بغیر اذن اس کے اور منکوحہ اگر آزاد ہو تو اس کے اذن سے جائز ہے اور اگر کسی کی لونڈی ہو تو اس کے مالک کی اجازت سے جائز ہے اور سید نے لکھا ہے کہ جائز رکھا ہے شافعیؒ نے عزل کو لونڈی سے برابر ہے کہ منکوحہ ہو یا مملوکہ اور آزاد عورت سے صحبت کرنے میں عزل کرے تو اذن لے اس سے اور کہا نودی نے کہ ہمارے نزدیک عزل مکروہ ہے اس لیے کہ سبب ہے قطع النسل کا ع وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لِي جَارِيَةً هِيَ خَادِمَتُنَا وَأَنَا أَطُوفُ عَلَيْهَا وَأَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ اعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ فَإِنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَبِلَتْ فَقَالَ قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہا تحقیق ایک شخص آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق میرے پاس ایک لونڈی ہے کہ وہ خدمت کرتی ہے ہماری اور میں صحبت کرتا ہوں اس سے اور مکروہ جانتا ہوں یہ کہ حاملہ ہو پس فرمایا حضرتؐ نے عزل کر اس سے اگر چاہے تو پس تحقیق پیدا ہو گی اس سے وہ چیز کہ مقدر ہے پس درنگ کی اس شخص نے ایک مدت پھر آیا حضرتؐ کے پاس اور کہا کہ تحقیق لونڈی حاملہ ہو گئی پس فرمایا کہ تحقیق خبر دی تھی میں نے تجھ کو کہ تحقیق پیدا ہو گی اس سے وہ چیز کہ مقدر ہے واسطے اس کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا نودی نے کہ اس میں دلالت ہے اوپر لاحق کرنے نسب کے باوجود عزل کے انتہی اور ابن ہمام نے کہا کہ اگر عزل کیے باذن یا بغیر اذن اور ظاہر ہو حمل تو آیا جائز ہے نفی کرنی اس حمل کی یا نہیں کہا علما نے کہ اگر نہ عود کیا تھا طرف عورت کے یا عود کیا تھا بعد پیشاب کرنے کے تو جائز ہے نفی اس حمل کی اور اگر پیشاب نہیں کیا تھا پہلے عود کرنے کے تو نہیں جائز اسی طرح منقول ہے حضرت علیؓ سے اس لیے کہ بقیہ منی کا ذکر میں تھا وہ گر پڑا رحم میں اور اسی طرح کہا ابو حنیفہؒ نے اس شخص کے حق میں کہ غسل جنابت کیا پہلے پیشاب کرنے کے پھر پیشاب کیا پھر نکلی منی تو واجب ہے پھر غسل کرنا ع وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا

امان دینے صفوان کے یعنی قتل و تعرض سے پس جب آیا صفوان مقرر کیا واسطے اُنکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سیر کرنا چار مہینے کا یہانتک کے مسلمان ہوا صفوان
یعنی بیوی کے مسلمان ہونیکے دو مہینے کے بعد پس ٹھیری بیٹی ولید کی کہ بیوی اسکی تھی اُسکے نکاح مین اور اُن عورتونمین سے مسلمان ہوئی ام حکیم بیٹی حارث بیٹے
ہشام کی عورت عکرمہؓ بیٹے ابوجہل کی دن فتح مکے کے مکہ مین اور بھاگا خاوند اُسکا یعنی عکرمہؓ اسلام لانیسے یہانتک کہ آیا یمن مین اور چلی ام حکیم یعنے بیچ طلب
خاوند کے ساتھ حکم آنحضرت کے یہانتک کہ آئی خاوند کے پاس یمن مین پس بُلایا خاوند کو طرف اسلام کے پس مسلمان ہوا پس رہے دونون اپنے نکاح پر نقل کی
یہ مالک رحؒ نے ابن شہاب سے بطریق ارسال کے **ف** بیچ مختلف ہونے دین اور مُلک کے کہا مظہر نے کہ یعنی جب اسلام لائے خاوند اور بیوی پہلے گذرنے عدت
کے تو ثابت رہتا ہے نکاح دونونمین برابر ہے کہ ہوتے ایک دین پر جیسے دونون کتابی ہوتے یا بُت پرست ہوتے یا ایک اُن دونونمین سے ہوتا ایک دین پر اور دوسرا
اور دین پر اور برابر ہے کہ ہوتے دونون دار الاسلام مین یا دار الحرب مین یا ایک اُن دونون مین سے ہوتا بیچ ایک کے اُن دونونمین اور دوسرا اور مین اور یہی مذہب
شافعیؒ اور احمدؒ کا ہے اور کہا ابو حنیفہؒ نے کہ نہین حاصل ہوتی فرقت دونون مین مگر بسبب ایک چیز کے تین چیزونمین سے یا تو عدت ہو چکی یا عرض کرے اسلام جو کہ
مسلمان ہو دوسرے پر اور وہ نہ قبول کرے یا انتقال کرے ایک اُن دونون کا دار الاسلام سے طرف دار الحرب کے یا دار الحرب سے طرف دار الاسلام کے اور برابر ہے
اُنکے نزدیک اسلام لانا پہلے دخول کے اور بعد دخول کے اور سیر کرنا چار مہینے کا یعنی حکم کیا کہ چار مہینے تک با امن پھرتا رہے درمیان مسلمانون کے تاکہ دیکھے
خصلت اُنکی پس پھر اکیا انمین چند روز پھر نصیب فرمایا اسکو اللہ تعالی نے اسلام **ع** **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ
سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَأَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهَاتُكُمْ الْاٰيَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا حرام کی گئین نسب سے سات عورتین اور
مصاہرت سے سات پھر پڑھی یہ آیت حرام کی گئین تمپر مائین تمھاری آخر آیت تک نقل کی یہ بخاری نے **ف** نسب سے سات عورتین یہ حرام ہین ماں اور بیٹی
اور بہن اور پھپی اور خالہ اور بھتیجی اور بھانجی اور مصاہرت کہتے ہین اُس قرابت کو کہ بسبب نکاح کے حاصل ہو پس مصاہرت کے علاقے سے چار عورتین تو ہمیشہ کو حرام
ہین ماں بیوی کی اور بیویان بیٹے اور پوتے کی اگرچہ نیچے کے درجے مین ہون اور بیویان باپ اور دادا کی اگرچہ اوپر کے درجے مین ہون اور بیٹی اُس بیوی
کی کہ صحبت کی ہو اُس سے اور تین عورتین ہین مصاہرت کے علاقے مین کہ ہمیشہ کو حرام نہین بیوی کی بہن اور پھپی اور خالہ اور آیت مذکورہ سند کے لیے
پڑھی کہ اسمین جو عورتین کہ بسبب نسب کے حرام ہین سب مذکور ہین اور علاقہ مصاہرت سے جو حرام ہین اکثر اُنکی اسمین مذکور ہین اور ساری آیت یون ہے
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَاَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهَاتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوَاتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَ
اُمَّهَاتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ
وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا **ع** **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُ ابْنَتِهَا وَاِنْ لَّمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا وَاَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً فَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّنْكِحَ اُمَّهَا دَخَلَ
اَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ وَاِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ لَهِيْعَةَ وَالْمُثَنَّى ابْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ
وَهُمَا يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ اور روایت ہے عمرو بن شعیبؒ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ سے یہ کہ رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نکاح کرے کسی عورت سے پھر صحبت کرے اُس سے پس نہین درست اُسکو نکاح کرنا اسکی بیٹی سے اور اگر نہین صحبت کی اُس سے پس جائز ہے
نکاح بیٹی اسکی سے یعنی بعد طلاق دینے اُس عورت کے یا بعد مرنے اُسکے کے اور جمع کرنا ماں اور بیٹی کا درست نہین اور جو شخص کہ نکاح کرے کسی عورت سے پس نہین
حلال ہے نکاح کرنا ماں اسکی سے صحبت کی ہو اُس عورت سے یا نہ صحبت کی ہو اُس سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہین صحیح بسبب اسناد کے سوا
اسکے نہین کہ روایت کیا اسکو ابن لہیعہ نے اور مثنی بیٹے صباح کے نے عمرو بن شعیب سے اور وہ دونون نسبت طرف ضعف کے کیے جاتے ہین بیچ نقل کرنے حدیث

پس حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ بات ضرر کرنیوالی ہوتی تو ضرر کرتی فارس اور روم کو کہ عادت انکی ہے اسکے کرنے کی چونکہ انکو ضرر نہیں کرتی معلوم ہوا کہ یہ مضر نہیں پس عزل مت کر بمحبت خوف حاملہ ہونے عورت کے اور اسمین مبالغہ ہے بیچ نہی کے عزل سے اس طرح **وَعَنْ** جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ وَهُوَ يَقُوْلُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّوْمِ وَفَارِسَ فَاِذَا هُمْ يُغِيْلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَاَلُوْهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْوَاْدُ الْخَفِيُّ وَهِيَ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جدامہ بیٹی وہب کی سے کہا حاضر ہوئی مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ کتنے لوگون کے اور حال ہین کہ وہ فرماتے تھے تحقیق قصد کیا مین نے یہ کہ منع کرون مین غیلہ سے پھر دیکھا مین نے بیچ حال روم اور فارس کے کہ وہ غیلہ کرتے ہین اپنی اولاد کو پس نہین ضرر کرتا انکی اولاد کو یہ کچھ پھر پوچھا لوگون نے حضرت سے حکم عزل کرنیکا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ عزل کرنا زندہ گاڑ دینا ہے بچے کا پوشیدہ اور یہ خصلت بری داخل ہے اس آیت کریمہ مین اور جسوقت جیتی گاڑی پوچھی جاویگی نقل کی یہ مسلم نے **ف** غیلہ ساتھ زیر غین کے کہتے ہین دودھ پلانا بچہ کو حالت حمل مین اور نہایہ مین لکھا ہے کہ غیلہ یہ ہے کہ جماع کرے آدمی اپنی بیوی سے حالت دودھ پلانے مین پس عرب احتراز کرتے تھے غیلہ سے بگمان اسکے کہ یہ ضرر کرتا ہے بچے کو پس حضرت نے بھی چاہا کہ منع کرین اس سے اسی لیے پھر دیکھا فارس اور روم کو کہ وہ یہ کرتے ہین اور کچھ ضرر انکی اولاد کو نہین پونہچتا پس منع کیا اس سے اور وادکہتے ہین جیتا بچہ گاڑ دینے کو عرب جیتی بیٹی گاڑ دیتے تھے بخوف تنگدستی اور لاحق ہونے عار کے پس حضرت نے فرمایا کہ عزل کرنا واد پوشیدہ ہے اور یہ دلیل ہے انکی کہ نہین جائز رکھتے عزل کو اور جو کہ جائز رکھتے ہین وہ کہتے ہین کہ یہ منسوخ ہے یا تہدید ہے یا بیان اولی ہے اور مؤید ہے انکی یہ کہ بیٹھے حضرت عمرؓ کے پاس حضرت علی اور زبیر اور سعد رضی اللہ تعالی عنہم ایک جماعت مین اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سے پھر ذکر کیا آپسمین عزل کا پس کہا اصحابؓ نے کہ نہین مضائقہ اسکا پھر کہا ایک شخص نے انمین سے کہ لوگ کہتے ہین کہ یہ موؤدۃ صغری ہے پس کہا حضرت علیؓ نے کہ حاصل اسکا یہ ہے کہ نہین ہوتا موؤدۃ یہانتک کہ پڑے جان بچے مین یعنی بعد پڑنے جان کے اسقاط حمل کرے یا آپ سے پیدا ہو جیتا جاگتا اور اسکو گاڑدے تو وہ موؤدۃ ہے پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ سچ کہا تمنے عمر دراز کرے اللہ تعالی تمھاری اور جبتک کہ بچے مین جان نہ پڑے اسقاط حمل جائز ہے اور جان پڑتی ہے بچے مین ایکسوبیس روز مین بعد حمل رہنے کے اور بعضون نے کہا کہ یہ نہین دلالت کرتی ہے حرمت عزل پر بلکہ دلالت کرتی ہے کراہت پر اسلیے کہ نہین ہے یہ بیچ حکم واد حقیقی کے اسواسطے کہ اسمین ہلاک کرنا جان کا ہوتا ہے بلکہ مشابہ ہے اسکے اسلیے اسکو واد پوشیدہ فرمایا کہ وہ بیچ ضائع کرنے نطفے کے کہ مہیا کیا ہے اسکو اللہ تعالی نے فرزند پیدا ہونیکے لیے مشابہ ہے ہلاک کرنے فرزند کے اور گاڑ دینے اسکے کے جیتا اور کہا ابن ہمام نے کہ صحت کو پونہچا ہے ابن مسعودؓ سے کہ انہون نے فرمایا کہ عزل موؤدۃ صغری ہے اور حضرت ابی امامہ سے ہے کہ وہ پوچھے گئے حکم عزل سے پس کہا انھون نے کہ نہین دیکھا مین نے کسی مسلمان کو کہ کرتا ہو یہ اور ابن عمرؓ سے ہے کہ حضرت عمرؓ نے مارا عزل کرنے پر بعضے شخصونکو اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ سے ہے کہ منع کرتے تھے عزل سے انتہی اور ظاہر یہ ہے کہ نہی محمول ہے تنزیہہ پر **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلَ يُفْضِيْ اِلٰى امْرَاَتِهٖ وَتُفْضِيْ اِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بڑی امانت نزدیک اللہ تعالی کے دن قیامت کے اور بیچ ایک روایت کے تحقیق بدترین لوگونکا نزدیک خدا کے باعتبار مرتبے کے دن قیامت کے وہ شخص ہے کہ پونہچے طرف عورت اپنی کے یعنی صحبت کرے اس سے اور پونہچے عورت طرف اسکے پھر ظاہر کرے بھید اسکا نقل کی یہ مسلم نے **ف** تحقیق بڑی امانت الخ کہا طیبی نے کہ یعنی بہت بڑی امانت کہ خیانت کرنیسے اسمین آدمی پوچھا جائیگا دن قیامت کے امانت اس شخص کی ہے کہ صحبت کرے اپنی بیوی سے پھر افشا کرے بھید اسکا اور کہا اشرف نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ بہت بڑی خیانت امانت کی نزدیک اللہ تعالی کے دن قیامت کے خیانت اس شخص کی ہے کہ صحبت کرے اپنی بیوی سے پھر افشا کرے اسکے بھید کو اور افشا کرنے بھید سے مراد یہ ہے کہ کہتا پھرے

النِّسَاءِ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَعْزِلَ وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَبْلَ اَنْ نَسْاَلَهُ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی سعیدؓ خدری سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بیچ غزوہ بنی المصطلق کے پس پائے ہم نے بندی ہندی عرب کے سے یعنی پکڑلائے لونڈی غلام پس رغبت کی ہمنے عورتونکی یعنی صحبت کرنے کی عورتونسے اور سخت مشکل ہوا ہمپر مجرد رہنا اور چاہا ہمنے عزل کرنا یعنی لونڈیونسے بخوف حمل رہنے کے پس ارادہ کیا ہمنے عزل کرینگا اور کہا ہمنے یعنی اپنے دلوںمین یا آپسمین کہ عزل کرین ہم اسحال مین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے ہین پہلے اس سے کہ پوچھین ہم اُنسے کہ آیا جائز ہے یا نہین پھر پوچھا ہمنے اُنسے حکم اسکا پس فرمایا نہین نقصان تمکو یہ کہ نہ کرو عزل کو نہین کوئی جان پیدا ہونیوالی قیامت تک مگر وہ کہ پیدا ہونے والی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بندی عرب کے سے کہا نووی نے کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ عرب پر بھی جاری ہوتا ہے رق یعنی وہ لونڈی غلام ہوجاتے ہین جبکہ وہ مشرک ہون اسلیے کہ بنی المصطلق قبیلہ ہے خزاعہ مین سے اور وہ عرب ہین اور یہ مذہب مالکؒ اور شافعیؒ کا ہے اور کہا ابو حنیفہؒ نے اور شافعیؒ نے قول قدیم مین کہ نہین جاری ہوتا ہے اُنپر رق بسبب شرافت اُنکی کے اور لفظ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا مین ساتھ زبر الف اور زیر ہمزہ کے ہے کہا نووی نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ نہین تمپر ضرر بیچ ترک کرنے عزل کے اسلیے کہ جونفس کہ مقدر کیا ہے اللہ تعالی نے پیدا کرنا اُسکا پیدا کریگا اُسکو برابر ہے کہ عزل کرو یا نکرو پس نہین فائدہ ہے تمھارے عزل کرنے مین اور بعضون نے کہا کہ حرف لا اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا مین زائد ہے اس صورت مین معنی یہ ہونگے کہ نہین مضائقہ تمکو یہ کہ عزل کرو بحسب اسکے جائز ہوا عزل **ع** وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُوْنُ الْوَلَدُ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعیدؓ خدری سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حکم عزل کرنے کے سے کہ آیا جائز ہے یا نہین پس فرمایا نہین ہوتا ہر آب منی سے فرزند اور جسوقت کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالی پیدا کرنے کسی چیز کا تو نہین باز رکھتی اُسکو کوئی چیز نقل کی یہ مسلم نے **ف** اگر کوئی کہے کہ یہ جواب مطابق سوال کے کیونکر ہوا تو جواب یہ ہے کہ معنی سوال کے یہ ہین کہ لوگون نے اذن مانگا عزل کرنے مین بخوف فرزند ہونیکے پس جواب دیے گئے کہ تم گمان کرتے ہو کہ گرنا آب منی کا سبب ہے پیدائش کا اور عزل کرنا سبب ہے نہ پیدا ہونیکا اور ہے اسطرح نہین اسلیے کہ نہین ہوتا فرزند ہر آب منی سے اکثر منی گرتی ہے اور بچہ اُس سے نہین پیدا ہوتا اور بعض اوقات عزل کرتے ہین اور بچہ پیدا ہوجاتا ہے پس پیدا ہونا بچے کا موقوف ہے ارادہ اللہ پر نہ گرانے منی پر اور اسیطرح نہونا بھی موقوف ہے اُسکے ارادے پر نہ عزل پر لیکن ہان عادت اللہ یون جاری ہوئی ہے کہ فرزند نطفے سے پیدا ہوتا ہے پس ہوسکتا ہے کہ بیچ صورت عزل کے بے اختیار کچھ نطفے سے رحم مین جا پڑے اور بچہ بن جاوے اور اگر تقدیر الٰہی مین پیدا ہونا ہی ہے اُسکا تو بغیر نطفے کے بھی وہ پیدا کرسکتا ہے اور ان حدیثون سے رخصت عزل کی سمجھی جاتی ہے لیکن اشارہ ہے اسپر کہ مکروہ ہے کرنا اُسکا اور مذہب ہمارا اور اکثر علما کا جو اسمین ہے بیان اُسکا بیچ فائدہ حدیث جابرؓ کے گذر چکا طیبی **ع** وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اَعْزِلُ عَنِ امْرَاَتِيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ الرَّجُلُ اُشْفِقُ عَلٰى وَلَدِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سعدؓ بن ابی وقاص سے یہ کہ ایک شخص آیا طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق مین عزل کرتا ہون عورت اپنی سے پس کہا واسطے اُسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیون کرتا ہے تو یہ پس کہا اُس شخص نے کہ ڈرتا ہون اوپر لڑکے اُسکے کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر یہ ضرر کرتا تو ضرر کرتا فارس اور روم کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** ڈرتا ہون الخ یعنے بیوی لڑکے کو دودھ پلاتی ہے ڈرتا ہون کہ اگر عزل نکرون اُس سے تو حاملہ ہوجائے گی اور درصورت حمل کے دودھ پلانا بچے کو ضرر کریگا یہ اُسنے اسلیے کہا کہ اعتقاد قوم کا یہ تھا کہ جماع کرنا حالت دودھ پلانے مین اور حمل رہ جانا ضرر کرتا ہے اُس بچے کو کہ دودھ پلاتی ہے عورت بسبب فساد دودھ کے اور دودھ بھی حمل کیوقت کم ہوجاتا ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً فِي الدُّبُرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین دیکھتا اللہ تعالی یعنی دیکھنا رحمت کا طرف اُس شخص کے کہ آوے مرد کے پاس یا عورت کے پاس مقعد مین نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَاِنَّ الْغَيْلَ يُدْرِكُ الْفَارِسَ فَيُدَعْثِرُهُ عَنْ فَرَسِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے اسماءؓ بیٹی یزید کی سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ مارو تم اولاد اپنی کو پوشیدہ پس تحقیق غیل پالیتا ہے سوار کو پس پچھاڑتا ہے اسکو گھوڑے اُسکے سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** نہ مارو اولاد کو پوشیدہ یعنی ساتھ غیلہ کے اور غیلہ کے معنی اوپر گذر ہی چکے ہین کہ دودھ پلانے کو حالت حمل ہین یا صحبت کرنیکو حالت دودھ پلانے مین کہتے ہین یعنی باقی رہتا ہے اثر غیل کا لڑکے مین بیچ فساد مزاج اور ضعف قوی کے تا پونہچنے لڑکے کے حد بلوغ کو پس جب مقابلہ کرتا ہے لڑائی مین تو سُست ہوتا ہے اور گرپڑتا ہے گھوڑے کی پیٹھ سے اور ہوتا ہے یہ مانند قتل کے حاصل یہ کہ غیلہ نہ کیا کرو کہ یہ باعث ہلاک لڑکے کا ہوتا ہے اِس حدیث مین معلوم ہوا کہ اثر ہوتا ہے غیلہ کا بچے مین اور اوپر کی حدیثون سے معلوم ہوا کہ غیلہ کچھ اثر نہین کرتا کہا طیبی نے کہ نفی کرنی اثر غیل کی اوپر کی حدیثون مین تھی واسطے باطل کرنے اعتقاد جاہلیت کے کہ وہ مؤثر حقیقی اُسکو جانتے تھے اور اثبات اُسکا یہان اِسلیے ہے کہ وہ سبب فی الجملہ ہے اور مؤثر حقیقی اللہ تعالی ہے انتہی آیا یون کہا جاوے کہ یہ نہی تنزیہی ہے اور قول سابق لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ انتہی حمل کیا جاوے تحریم پر پس نہین منافات دونون مین یا یون کہا جاوے کہ نہی اور ترک نہی دونون بہ اجتہاد تھین اول نہی کی بحسب متعارف قوم کے بعد ازان حال فارس اور روم کا دیکھکر کہ اُنکو غیلہ نہین ضرر کرتا ترک کیا نہی کو جیسا کہ حدیث جدامہ کی دلالت کرتی ہے اسپر واللہ اعلم ☆☆ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعْزَلَ عَنِ الْحُرَّةِ اِلَّا بِاِذْنِهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عزل کرنے حرہ کے سے بدون اذن اُسکے کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یعنی آزاد عورت سے صحبت کرے تو بدون اذن اُسکے کے عزل نکرے واسطے متعلق ہونے حق اُسکے کے یا تو بسبب لذت جماع کے حق اُسکا متعلق ہے یا واسطے بچے کے اور اس سے سمجھا جاتا ہے کہ جائز ہے عزل کرنا آزاد عورت سے صحبت کرنے مین باذن اُسکے کے اور لونڈی کے صحبت کرنے مین بغیر اذن اُسکے کے جیسا کہ مذہب ہمارا ہے ☆☆ **بَابٌ** باب ہے بیچ بیان حدیثون کے کہ متعلق ہین پہلے باب کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا فِيْ بَرِيْرَةَ خُذِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عروہؓ سے کہ نقل کی حضرت عائشہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے اُنکے بیچ مقدمہ بریرہؓ کے کہ لے اُسکو پھر آزاد کر اُسکو اور تھا خاوند بریرہؓ کا غلام پس مختار کیا اُسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس اختیار کیا بریرہؓ نے اپنے نفس کو اور اگر ہوتا خاوند اُسکا آزاد تو نہ اختیار دیتے اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بریرہؓ اول لونڈی تھی ایک یہود کی بعد ازان حضرت عائشہؓ نے اُسکو خرید اچنانچہ قصہ اسکا کتاب البیوع مین گذر چکا ہے پس حضرتؐ نے وقت خریدنے اُسکے کے حضرت عائشہؓ کو فرمایا کہ تو خرید اُسکو اُسکے مالکون سے اور آزاد کر پس حضرت عائشہؓ نے اُسکو لیکر آزاد کیا اور بریرہؓ کا خاوند غلام تھا حضرتؐ نے اُسکو بعد آزاد ہونے اُسکے کے اختیار دیا کہ چاہے اُسکے نکاح مین رہ اور چاہے فسخ کر نکاح کو اسکو خیار عتق کہتے ہین کہ اگر لونڈی کسی کے نکاح مین ہو اور وہ لونڈی آزاد ہو تو اختیار رکھتی ہے چاہے خاوند کے نکاح مین رہے اور چاہے نہ رہے پس اختیار کیا بریرہؓ نے نفس اپنا اور جُدا ہوئی خاوند سے اور اگر ہوتا خاوند اُسکا آزاد الخ ظاہرا یہ کلام عروہؓ کا ہے اور یہی قول تینون اماموں کا ہے کہ اختیار عورت کو ثابت ہے بعد آزاد ہونیکے اُسصورت مین ہے کہ خاوند اُسکا غلام ہو واسطے دفع عار کے کہ آزاد غلام کے نکاح مین کیونکر ہو اور اگر خاوند اُسکا آزاد ہو تو اُسکو اختیار نہین ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اختیار اُسکو ثابت ہے اگرچہ خاوند آزاد ہو اور دلیلین اُنکی فقہ مین مذکور ہین اور اگر میان بیوی دونون ساتھ آزاد ہون تو اختیار ثابت نہین سب کے نزدیک اور اگر خاوند آزاد کیا جاوے تو

لوگونسے جو کچھ کہ گذرا ہے اُسمین اور اُسکی بیوی مین قسم کلام اور افعال سے جیسے عادت ہے رذالون کی یا افشا کرے کسی عیب کو اُسکے عیبونمین سے یا ذکر کرے اُسکی
خوبیونسے اُسچیز کو کہ واجب ہے شرعًا یا عرفًا چھپانا اُسکا اور کہا ابن ملک نے کہ مراد یہ ہے کہ افعال و اقوال ہر ایک کے خاوند اور بیبی مین سے امانت رکھے گئے ہین
دوسرے کے پاس پس جو کوئی افشا کرے اُن دونون مین سے اُسچیز کو کہ مکروہ رکھے اُسکو دوسرا پس خیانت کی اُسنے اُسکی کہا ایک ادیب نے کہ ارادہ کرتا ہو نمین
طلاق دینے بیوی اپنی کا لوگون نے کہا کیونکر ذکر کرو نمین عیب اپنی بیوی کا پھر جب طلاق دی اسکو تو لوگون نے کہا کیون طلاق دی تو نے کہا کیونکر ذکر کرو نمین
عیب عورت اجنبیہ کا پھر کہا ہی بعضون نے کہ یہ مکروہ جب ہے کہ نہ مترتب ہوا اُسپر کچھ فائدہ اور جبکہ فائدہ مترتب ہو کہ عورت دعویٰ کرے خاوند پر عاجز ہونیکا
وقت جماع کے یا شکوہ کرے بیزار ہونے خاوند کا اپنے سے یا مانند اسکے کے تو نہین کراہیت ہے اُسکے ذکر کرنے مین فرمایا اللہ تعالی نے لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ بِالسُّوْٓءِ
مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُوْحِیَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ
لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَلْاٰیَۃَ اَقْبِلْ وَاَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَیْضَۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا وحی کی گئی طرف
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ عورتین تمھاری کھیتیان ہین واسطے تمھارے پس آؤ تم اپنی کھیتیونمین آخر آیت تک اگلی جانب مین اگلی طرف سے اور پچھلی طرفسے
اگلی جانب مین اور پرہیز کرو داخل کرنیسے مقعد مین اور حالت حیض مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی وقت حیض کے اگلی جانب مین بھی
صحبت نہ کرے کہ حرام ہے اور مقعد مین کبھی نکرے یہ بھی حرام ہے اور لفظ اَقْبِلْ اور اَدْبِرْ تفسیر و بیان ہین فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ الخ کا مولانا ع **وَعَنْ**
خُزَیْمَۃَ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ لَا تَاْتُوا النِّسَآءَ فِیْ اَدْبَارِھِنَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہے خزیمہؓ بیٹے ثابت کے سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالی حیا نہین کرتا بیان کرنے حق کے سے نہ آؤ تم عورتون کے پاس یعنی
بدفعلی نکرو مقعدون اُنکی مین نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** حیا کہتے ہین تغیر کو کہ لاحق ہو آدمی کو بسبب خوف عیب لگنے کے اور
بُرا کہے جانیکے اور تغیر اللہ تعالی کی ذات مین محال ہے پس یہ مجاز ہے ترک سے کہ وہ مقصود ہے حیا سے یعنی اللہ تعالی نہین چھوڑتا ہے حق کہنے کو اور اُسکے
اظہار کو اس بات کو جو مقدمہ نہی مابعد کا کیا اسمین تاکید اور تنبیہ ہے اوپر نہایت بُرے اور حرام ہونے اس فعل بد کے یعنی یہ کلام ایسا ہے کہ مکروہ ہے ذکر
کرنا اُسکا اور زبان پر نہ لانا چاہیے اگرچہ بطریق منع و نہی کے ہو لیکن چارہ نہین ہے ذکر کرنے حکم شرعی سے کہ وہ یہ ہے نہ بدفعلی کرو عورتونسے اُنکی مقعدونمین
پس عورتونسے جب منع ہوئی تو مردونسے بطریق اولی منع ہوگی اور کہا طیبی نے کہ ظاہر یہ تھا کہ فرماتے حضرتؐ مین نہین حیا کرتا حق سے لیکن منسوب کیا اُسکو طرف
اللہ تعالی کے واسطے زیادتی مبالغہ کے انتہی اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ پیچھے سے بدفعلی کرنی بیویونسے اور لونڈیونسے حرام ہے اور جسنے جائز رکھا اسکو بڑی
خطا کی اور کہا طیبی نے کہ اگر یہ حرکت کرے اجنبی عورت سے تو حکم اُسکا حکم زنا کا ہے اور اگر اپنی بیوی سے یا اپنی لونڈی سے کرے تو حرام ہے لیکن سنگسار نکیا
جاوے اور نہ حد لگایا جاوے لیکن تعزیر دیا جاوے اور کہا نووی نے کہ اگر اغلام کرے اپنے غلام سے تو وہ مانند اغلام کرنیکے ہے اجنبی سے اور جس سے کہ
فعل بد کرے اگر وہ چھوٹا ہو یا دیوانہ ہو یا مکرہ ہے یعنی زبردستی اُس سے یہ فعل کیا تو نہین حد ہے اُسپر اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس فعل بد پر
تعزیر ہے موافق حال فاعل و مفعول کے ع ح مولانا **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَّنْ اَتٰی
امْرَاَتَہٗ فِیْ دُبُرِھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کیا گیا ہے وہ شخص کہ آئے
اپنی عورت کے پاس بیچ مقعد اُسکی کے نقل کی یہ احمدؒ اور ابو داود نے **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِیْ یَاْتِیْ
امْرَاَتَہٗ فِیْ دُبُرِھَا لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْہِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ شخص کہ آوے
عورت کے پاس مقعد اُسکی مین نہین نظر کرتا اللہ تعالی یعنی نظر رحمت و عنایت کی نہین کرتا طرف اُسکے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ

اور امام مالکؒ کے نزدیک ربع تھائی دینار اور امام شافعی رحمہ اللہ اور امام احمدؒ کے نزدیک جو چیز صلاحیت ثمن یعنی مول ہونے کی رکھے ساتھ اُسکے مہر باندھنا جائز ہی

ح ف شرح وقایہ سے معلوم ہوتا ہی کہ دس درہم وزن میں سات مثقال بھر ہوتے ہیں اور مثقال ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہی پس دس درہم ساڑھے اکتیس ماشہ بھر ہوئے پس اگر روپیہ بارہ ماشے کا ہو جیسے کلدار سیدھی کل کا اور ڈبل اور پتلی دار تو دس درہم کے دو روپے اور دس آنے ہوئے اور دینار ہوتا ہی دس درہم کا اور مہر حضرتؐ کی سب بیویوں کا سوائے ام حبیبہؓ کے اور مہر حضرتؐ کی سب بیٹیوں کا سوائے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن پانسو درہم کا ہی پس پانسو درہم کے حساب مذکور سے ایک سو اکتیس روپے چار آنے ہوئے اگر روپے بارہ بارہ ماشے کے ہوں جیسے کلدار سیدھی کل کا یا ڈبل یا پتلی دار اور اگر روپیہ ساڑھے گیارہ ماشے کا ہو جیسے لکھنؤ وغیرہ کا تو ایک سو چھتیس روپے پندرہ آنے تین پائی اور پندرہ ٹکڑے پائی کے تیئیس ٹکڑوں میں سے ہوئے اور مہر حضرت ام حبیبہؓ کا چار ہزار درہم یا چار سو دینار کا تھا جسکے ایک ہزار پچاس روپے ہوئے اگر روپیہ کلدار سیدھی کل کے یا ڈبل یا پتلی دار ہوں اور اگر روپے لکھنؤ کے ہوں تو ایک ہزار پچانوے روپے دس آنے پانچ پائی اور پانچ جز پائی کے تیئیس جزو میں سے ہوئے اور مہر حضرت فاطمہؓ کا چار سو مثقال چاندی کا ہی جسکے ڈیڑھ سو روپے ہوئے اگر روپے کلدار سیدھی کل کے یا ڈبل یا پتلی دار ہوں اور اگر لکھنؤ وغیرہ کے ہوں تو ایک سو پچیس روپے آٹھ آنہ چار پائی اور چار جز پائی کے تیئیس جزوں میں سے ہوئے۔

مہر ازواج مطہرات کا سوائے ام حبیبہؓ کے اور مہر حضرتؐ کی صاحبزادیوں کا سوائے حضرت فاطمہ زہراؓ کے		مہر حضرت ام حبیبہؓ کا		مہر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا	
درہم	۵۰۰	درہم یا دینار	۴۰۰۰ درہم ۴۰۰ درہم	مثقال نقرہ	۴۰۰ درہم
ماشہ	۱۵۷۵	ماشہ	۱۲۶۰۰	کلدار و ڈبل و پتلی دار	۱۵۰
کلدار و ڈبل و پتلی دار	۱۳۱ ۴ر	کلدار و ڈبل و پتلی دار	۱۰۵۰	لکھنؤ وغیرہ کے	۱۲۵ ۸ر ۴ پائی ۴ جزو/۲۳
لکھنؤ کے	۱۳۶ ۱۵ر ۳ پائی ۱۵ جزو/۲۳	لکھنؤ کے	۱۰۹۵ ۱۰ر ۵ پائی ۵ جزو/۲۳		

روپیا کلدار سیدھی کل کا اور ڈبل اور پتلی دار بوزن بارہ ماشے کا اور لکھنؤ ساڑھے گیارہ ماشے کا اور پائی نام ہی آنے کے بارھویں حصے کا اور آنہ ہی سولواں حصہ روپے کا مولانا رفیع الدین وغیرہ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ وَهَبْتُ نَفْسِیْ لَكَ فَقَامَتْ طَوِيْلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ فِيْهَا حَاجَةٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا قَالَ مَا عِنْدِیْ اِلَّا اِزَارِیْ هٰذَا قَالَ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ انْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی سہلؓ بن سعد سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی ایک عورت اور کہا اُسنے یا رسول اللہ تحقیق بخشی میں نے جان اپنی واسطے آپکے اور کھڑی رہی دیر تک یعنی اور آنحضرتؐ ساکت تھے کچھ جواب ہست نیست کا ندیا پس کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسولؐ اللہ نکاح کر دو میرا اس سے یعنی حکم کرو اُسکو نکاح کرنیکا مجھسے اگر نہیں ہی آپ کو اُسمیں کچھ حاجت پس فرمایا حضرتؐ نے کیا ہی

اختیار نہین ہے اُسکو خواہ بیوی اُسکی آزاد ہو یا لونڈی ہو ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا اَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِ
يَطُوفُ خَلْفَهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ
مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِيهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ تَاْمُرُنِي قَالَ اِنَّمَا اَشْفَعُ قَالَتْ
لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھا خاوند بریرہ کا غلام سیاہ کہا جاتا تھا اُسکو مغیثؓ گویا کہ مین دیکھتا
ہون طرف اُسکے پھرتا تھا پیچھے بریرہؓ کے مدینے کے کوچون مین روتا اور آنسو اُسکے بہتے اُسکی ڈاڑھی پر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے عباسؓ کے اے عباسؓ
کیا نہین تعجب کرتا تو چاہنے مغیثؓ کے سے بریرہؓ کو اور دشمن رکھنے بریرہؓ کے سے مغیثؓ کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہؓ کو کاش کہ رجوع کیتے تو مغیث
سے یعنی نکاح کرے اُس سے پس عرض کیا بریرہؓ نے کہ یا رسول اللہ کیا حکم فرماتے ہو مجھکو یعنی وجوبًا فرمایا سوا اسکے نہین کہ سفارش کرتا ہون نہین یعنی حکم کرتا ہون مجھکو استحبابًا
کہا بریرہؓ نے نہین حاجت مجھکو اسکے رجوع کرنے مین یعنی مجھکو اُسکے پاس رہنا منظور نہین نقل کی یہ بخاری نے ف غلام سیاہ یعنی مانند غلام سیاہ کے تھا بدصورتی مین یا اوّل
غلام تھا پھر آزاد کیا گیا پس ہو گیا آزاد پس نہین منافی ہے یہ اس روایت کی کہ وہ تھا آزاد اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو سفارش کرنی رعیت سے اچھی بات ہے اور یہ بھی
معلوم ہوا کہ قبول کرنا سفارش کا واجب نہین اور اُسکے نہ ماننے پر امام کو مواخذہ بھی نہین پہنچتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عداوت بسبب بدخلقی اور بدسلوکی کے جائز
ہے ع ح اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تُعْتِقَ مَمْلُوكَيْنِ لَهَا زَوْجٌ فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَبْدَاَ
بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْاَةِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ اُنھون نے ارادہ کیا آزاد کرنے دو مملوک اپنے کا کہ آپس مین تھے خاوند بیوی پھر
پوچھا عائشہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس حکم فرمایا حضرت عائشہؓ کو یہ کہ آزاد کرین مرد کو پہلے عورت کے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف یعنی تاکہ عورت
کو اختیار نرہے بیچ نکاح کے یعنی اگر عورت کو پہلے آزاد کرتین تو آزاد غلام کے نکاح مین ہوتی اس صورت مین اُسکو اختیار تھا چاہتی نکاح مین رہتی چاہتی نہ
رہتی جیسا کہ مذہب تینون امامونکا ہے چنانچہ بیان مفصل اسکا ابھی ہو چکا ہے پس اسلیے فرمایا کہ مرد کو پہلے آزاد کرین تا عورت کو اختیار نرہے اور ظاہر تر یہ ہے
کہ اوّل مرد کے آزاد کرنیکو اسلیے فرمایا کہ وہ کامل تر اور فضل ہے یا اسلیے فرمایا کہ اکثر بیزار ہوتی ہے عورت اس سے کہ ہو خاوند اُسکا غلام بخلاف عکس کے واللہ اعلم ع ح
وَعَنْهَا اَنَّ بَرِيرَةَ عَتَقَتْ وَهِيَ عِنْدَ مُغِيثٍ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهَا اِنْ قَرِبَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ بریرہ آزاد ہوئی اسحالمین کہ وہ تھی نکاح مین مغیثؓ کے پس اختیار دیا بریرہؓ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی نکاح رکھنے نرکھنے کا
اور فرمایا اُسکو اگر نزدیکی کریگا تجھسے یعنی جماع کریگا خاوند تیرا پس نہین اختیار رہنے کا واسطے تیرے یعنی واسطے حاصل ہونے رضا کے ساتھ زوجیت اسکی کے نقل کی یہ
ابوداؤد نے ف ہدایہ مین لکھا ہے کہ اگر نکاح کرے لونڈی ساتھ اذن مولیٰ اپنے کے یا نکاح کردے اُسکا مولیٰ اُسکا ساتھ رضا اُسکی کے یا بغیر رضا اُسکی کے اور پھر
لونڈی آزاد ہو تو اُسکو اختیار ہے نکاح مین رہنے نرہنے کا آزاد ہو خاوند اُسکا یا غلام اور اگر لونڈی اپنا نکاح اپنے آپ کرے بغیر اذن مولیٰ اُسکے
پھر آزاد کرے مولیٰ اُسکو تو نافذ ہوتا ہے یعنی صحیح ہو جاتا ہے نکاح اُسکا ساتھ آزاد کرنے کے اور نہین اختیار رہتا اُسکو اور تینون امام اسمین مخالف
ہین ہمارے کہ اگر خاوند اُسکا آزاد ہو تو نہین اختیار اُسکو اور کہا ابن ہمام نے کہ سبب خلاف کا یہ ہے کہ بریرہؓ کے خاوند کے حق مین دو روایتین متعارض
آئی ہین صحیحین مین ثابت ہوا ہے حدیث عائشہؓ سے کہ حضرتؐ نے اختیار دیا بریرہؓ کو اسحالمین کہ تھا خاوند اُسکا غلام اور صحیحین مین یہ بھی روایت ہے کہ اُسکا
خاوند آزاد تھا جبکہ وہ آزاد کی گئی اور اسیطرح سنن اربعہ مین ہے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے پس اور امامون نے پہلی روایت کو ترجیح
دی ہے اور امام ابوحنیفہؒ نے روایت دوسری کو ع ح ملا علی قاریؒ نے قول امام ابن ہمام کا تفصیل سے مرقات مین لکھا ہے بخوف درازگی کے
خلاصہ اُسکا بیان لکھا گیا

بَابُ الصَّدَاقِ

باب ہے بیچ بیان مہر کے ف ادنیٰ درجہ مہر کا نزدیک امام ابوحنیفہؒ کے دس درہم ہین

اور یہ سب کتابوں اصول کے **ف** دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے شافعیہ نے اسپر کہ مستحب ہے مہر باندھنا پانسو درہم کا اور اگر کوئی کہے کہ مہر ام حبیبہؓ کا
کہ وہ بھی بیوی تھیں حضرتؐ کی چار ہزار درہم کا تھا یا چار سو دینار کا تو جواب اسکا آگے کی حدیث کے فائدے میں مذکور ہے اور اصول اُن کتابوں کو کہتے ہیں کہ جنمیں
حدیثیں مع سند کے لکھی گئی ہیں ۱۲ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَلَا لَا تُغَالُوْا صَدُقَةَ النِّسَاۗءِ فَاِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً
فِي الدُّنْيَا وَتَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ لَكَانَ اَوْلٰكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ شَيْئًا مِّنْ
نِسَائِهٖ وَلَا اَنْكَحَ شَيْئًا مِّنْ بَنَاتِهٖ عَلٰى اَكْثَرَ مِنِ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ اُوْقِيَّةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ
الدَّارِمِيُّ روایت ہے عمر بن الخطابؓ سے کہ کہا خبردار ہو نہ بھاری مہر باندھو عورتوں کا پس تحقیق بھاری مہر باندھنا اگر ہوتا سبب بزرگی کا دنیا میں اور موجب تقوی کا
نزدیک اللہ تعالی کے تو البتہ لائق تر ہوتے ساتھ اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جانتا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکاح کیا ہو کسی عورتوں اپنی میں
سے اور نہ نکاح کر دیا کسی بیٹیوں اپنی سے زیادہ بارہ اوقیہ سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف**
موجب تقوی کا یعنی زیادہ تقوی کا نزدیک اللہ تعالی کے یعنی موجب زیادتی بزرگی کا آخرت میں بموجب قول اللہ تعالی کے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ
اور بارہ اوقیہ کے چار سو اسی درہم ہوتے ہیں اور آگے ایک حدیث آتی ہے کہ مہر ام حبیبہؓ کا چار ہزار درہم کا تھا وہ مستثنی ہے قول عمرؓ کے سے اسلیے کہ انکا
اسقدر مہر نجاشی بادشاہ حبشہ کے نے باندھا تھا حبشہ میں واسطے تعظیم و تکریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت عائشہؓ نے اور روایت کیا کہ
حضرت کی بیویوں کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ کا تھا اور اسمیں آیا کہ بارہ اوقیہ کا تھا تطبیق انمیں یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے محض اوقیہ ذکر کیے اور التفات طرف
کسور کے نہ کیا معہذا حضرت عمرؓ نے نفی کی زیادتی کی اپنے علم میں شاید کہ اُنکو خبر زیادتی کی کہ عائشہؓ نے روایت کی نہ پہنچی ہو اور حضرت عمرؓ نے بیان افضل
اور اولی کا کیا والا اس سے زیادہ کے جائز ہونے میں کلام نہیں ۱۲ع **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْطٰى فِيْ صَدَاقِ امْرَاَتِهٖ
مِلْءَ كَفَّيْهِ سَوِيْقًا اَوْ تَمْرًا فَقَدِ اسْتَحَلَّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے دیا بیچ مہر عورت اپنی کے
بھر کر دونوں ہاتھ ستوؤں سے یا کھجوروں سے یعنی مہر معجل پس تحقیق حلال کیا اُسنے اُس عورت کو نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ امْرَاَةً
مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلٰى نَعْلَيْنِ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَضِيْتِ مِنْ نَّفْسِكِ وَمَالِكِ بِنَعْلَيْنِ قَالَتْ نَعَمْ فَاَجَازَهٗ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عامر بیٹے ربیعہؓ کے سے یہ کہ ایک عورت نے بنی فزارہ میں سے نکاح کیا اوپر دو جوتیوں کے پس فرمایا اُسکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کیا راضی ہوئی تو بدلے نفس اپنے کے باوجود ہونے مال اپنے کے ساتھ دو جوتیوں کے یعنی اپنے نفس کو بدلے ان دو جوتیوں کے دیا تو نے اور
راضی ہوئی تو ساتھ اُنکے باوجود مالدار ہونیکے کہا ہاں پس روا رکھا آنحضرتؐ نے اسکو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یہ بھی محمول ہے مہر معجل پر واسطے دفع تعارض
کے اور ظاہر یہ ہے کہ جب اس عورت نے نکاح کیا بدلے دو جوتیوں کے تو صحیح ہوا نکاح اُسکا اور رہا اُسکو مطالبہ اپنے مہر مثل کا پس جب راضی ہوئی وہ ساتھ
دو جوتیوں کے اور ساقط کیا حق اپنا کہ زائد تھا جوتیوں پر جائز رکھا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اسکے جائز ہونے میں اختلاف نہیں پس یہ دلیل شافعی وغیرہ
کی نہیں ہو سکتی اور یہ حدیث ضعیف ہے ۱۲ع **وَعَنْ** عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا شَيْئًا وَلَمْ يَدْخُلْ
بِهَا حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ
نِ الْاَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَاَةٍ مِّنَّا بِمِثْلِ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے علقمہ سے کہ نقل کی ابن مسعودؓ سے یہ کہ وہ پوچھے گئے حکم ایک شخص کے سے کہ نکاح کیا ایک عورت سے
اور نہ معین کیا واسطے اُس کے کچھ مہر اور نہ دخول کیا ساتھ اُسکے یعنی نہ صحبت کی اور نہ خلوت صحیحہ یہانتک کہ مر گیا پس کہا ابن مسعودؓ نے یعنی بعد ایک مہینے

تیری پاس کچھ چیز کہ مہر میں دیوے تو اُسکو کہا اُس شخص نے کہ نہیں میرے پاس کچھ مگر تہبند میرا یہ فرمایا حضرت صلعم نے پس ڈھونڈ لا یعنی کوئی چیز اور اگرچہ ہو ایک انگوٹھی لوہے کی
پس ڈھونڈا اُس نے اور نہ پائی کوئی چیز پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے ساتھ تیرے قرآن سے کچھ یعنی تجھکو کچھ قرآن یاد ہے یا نہیں تا ہے کہا اُس شخص نے
کہ ہاں سورۂ فلانی اور سورۂ فلانی پس فرمایا نکاح کر دیا میں نے تیرا اُس سے بسبب اُس چیز کے کہ ساتھ تیرے ہے قرآن سے اور ایک روایت میں ہے کہ کہا
جا پس تحقیق نکاح کر دیا میں نے تیرا اُس سے پس سکھلا اُسکو قرآن سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بخشتی ہیں نے الخ یہ حکم تھا کہ اگر کوئی عورت بخشے نفس اپنا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو تو حلال ہے اور مہر نہیں واجب حضرتؐ پر اور بیاہ اور کو درست نہیں حضرت ہی کے خصائص سے تھا چنانچہ آیت قرآن کی دلالت کرتی ہے اسپر
وَامْرَاَۃً مُّؤْمِنَۃً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ اَنْ یَّسْتَنْکِحَهَا خَالِصَۃً لَّکَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنے حلال کی ہمنے تیرے لیے
صحبت کرنی اُس مومنہ عورت سے کہ بخشے تیرے لیے نفس اپنا اور نہ مانگے مہر اگر چاہے نبی نکاح کرنا اُس سے یہ خاص تیرے لیے ہے نہ اور مومنوں کے لیے تفصیل
اُسکی یہ ہے کہ امام شافعیؒ کے نزدیک نکاح ساتھ لفظ ہبہ کے بغیر مہر کے یہ خاص حضرتؐ ہی کے لیے تھا اور کے لیے نہیں درست اور ہمارے نزدیک لفظ ہبہ سے کو نکاح
کرنا جائز ہے مگر نہ واجب ہونا مہر کا اسصورت میں یہ خاص حضرتؐ ہی کے لیے تھا اور کے لیے نہیں پس سوا حضرت کے اور ونپر مہر مثل واجب ہوتا ہے اگرچہ نام نہ لے
مہر کا یا نفی کرے مہر کی پس ہمارے نزدیک معنی خَالِصَۃً لَّکَ کے اس آیت میں یہ ہیں کہ بغیر واجب ہونے مہر کے وہ عورت خاص تیری ہی لیے درست ہے اور کے
لیے نہیں درست اور اگرچہ ہو ایک انگوٹھی لوہے کی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کم مہر باندھنا ساتھ اُس چیز کے کہ قسم مال سے ہو جبکہ دونوں راضی ہوں اور یہی
مذہب ہے شافعیؒ اور جمہور علما کا اور امام اعظمؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک جو اقل درجہ مہر کا ہے بیان اُسکا اوپر ہو چکا اور دلیل حنفیہ کی یہ حدیث جابر
کی ہے کہ آگاہ ہو نکاح کریں عورتوں کا اولیا پس نہ نکاح کریں وہ مگر ہم کفو سے اور نہیں ہے مہر کمتر دس درہم سے نقل کی یہ دارقطنی اور بیہقی نے اور مروی ہے اسکا قول
حضرت علیؓ کا کہ نہیں ہے مہر کمتر دس درہم سے یہ بھی نقل کی دارقطنی اور بیہقی نے اور اس حدیث سہلؓ کو حمل کیا ہے انھوں نے مہر معجل پر اسلیے کہ عادت تھی اُنکی
کہ کچھ مہر میں سے جلدی دیتے تھے پہلے صحبت کرنیکے یہانتک کہ گئے ہیں بعضے علما طرف اسکے کہ نہ صحبت کرے بیوی سے یہانتک کہ پہلے کچھ دے لے اُسکو
چنانچہ ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ اور زہری اور قتادہ کا بھی یہی مذہب تھا دلیل اُنکی یہ ہے کہ جب حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ سے نکاح کیا تو چاہا کہ صحبت کریں
اُنسے پس منع کیا حضرت علیؓ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ دیویں فاطمہؓ کو کچھ پس حضرت علیؓ نے کہا یا رسول اللہ نہیں میرے پاس کچھ پس
فرمایا حضرت صلعم نے دے اُسکو زرہ اپنی پس دی حضرت علیؓ نے اُنکو زرہ اپنی پھر صحبت کی اُنسے اور یہ معلوم ہے کہ مہر حضرت فاطمہؓ کا چار سو مثقال چاندی
کا تھا پس اُنہیں سے اسقدر دینے کا حکم کیا اور یہ دینا اُنکے نزدیک واجب ہے اور ہمارے نزدیک مستحب اور کیا ہے تیرے ساتھ قرآن سے کچھ اس
سے ظاہر یہ ہے کہ تعلیم قرآن کو مہر ٹھہرایا اور جائز رکھا ہے اسکو بعضے اماموں نے اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک نہیں جائز وہ کہتے ہیں کہ واجب ہے اس
صورت میں مہر مثل اور حرف ب یہاں مقابلے کے لیے نہیں ہے بلکہ واسطے سببیت کے ہے یعنی نکاح کر دیا میں نے بسبب اُس چیز کے کہ ساتھ تیرے قرآن سے ہے
اور سبب جمع ہونے تیرے لکا ساتھ اسکے وجود قرآن کا ہے جیسے کہ اُسکا نکاح کرنا ابو طلحہؓ کا ام سلیمؓ سے اسلام پر اور سکھلا اسکو قرآن سے یہ امر استحباب کے لیے
پس نہیں دلالت ہے آمین اسپر کہ تعلیم مہر ہے ع ح وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ کَمْ کَانَ صَدَاقُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
کَانَ صَدَاقُہٗ لِاَزْوَاجِہٖ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ اُوْقِیَّۃً وَّنَشٌّ قَالَتْ اَتَدْرِیْ مَا النَّشُّ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ اُوْقِیَّۃٍ فَتِلْکَ خَمْسُمِائَۃِ دِرْهَمٍ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَنَشٌّ بِالرَّفْعِ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَفِیْ جَمِیْعِ الْاُصُوْلِ اور روایت ہے ابی سلمہؓ سے کہ کہا پوچھا میں نے عائشہؓ سے کہ کتنا تھا مہر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ تھا مہر حضرتؐ کا واسطے بیویوں اُنکی کے بارہ اوقیہ اور ایک نش کہا حضرت عائشہؓ نے کیا جانتا ہے تو کہ کیا ہے نش
کہا میں نے کہ نہیں کہا حضرت عائشہؓ نے آدھا اوقیہ پس یہ سب ہوئے پانسو درہم نقل کی یہ مسلم نے اور لفظ نش ساتھ دو پیشوں کے ہے شرح السنہ میں

کی یہ ہے کہ وقت نکاح کے کھانا کھلایا جاتا ہے پھر منگایا کھانا پس کھایا سبھون نے اور متفرق ہوئے اور یہ نکاح سنہ سات ہجری مین ہوا اور خالد رضی بن سعید مذکور
ام حبیبہ رضی کے باپ کے چچا کا بیٹا تھا اور ابو سفیان باپ ام حبیبہ رضی کا وقت نکاح کے مشرک تھا دشمن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد ازان مسلمان ہوا + ع
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ تَزَوَّجَ اَبُوْ طَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ فَكَانَ صِدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا الْاِسْلَامَ اَسْلَمَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ قَبْلَ اَبِيْ طَلْحَةَ فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ فَاِنْ اَسْلَمْتَ
نَكَحْتُكَ فَاَسْلَمَ فَكَانَ صِدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے انس رضی سے کہ کہا نکاح کیا ابو طلحہ رضی نے ام سلیم سے پس ہوا مہر آپسمین اسلام لانا مسلمان
ہوئی تھی ام سلیم رضی پہلے ابو طلحہ رضی کے پھر پیغام نکاح کا بھیجا ابو طلحہ رضی نے ام سلیم کو پس کہا ام سلیم رضی نے کہ تحقیق مین مسلمان ہوئی ہون اگر مسلمان ہوگا تو نکاح
کرونگی مین تجھسے یعنی اور نہین لینے کی تجھسے مہر پس مسلمان ہوا ابو طلحہ پس ہوا اسلام لانا ابو طلحہ کا مہر آپسمین نقل کی یہ نسائی نے **ف** ام سلیم رضی بیٹی ملحان
کی مان ہین انس رضی بن مالک کی اول اُنسے نکاح کیا مالک بن نضر نے اُس سے انس رضی پیدا ہوا پھر مارا گیا مالک حالت شرک مین پھر اسلام لائی ام سلیم رضی پس پیغام نکاح
کا بھیجا ام سلیم رضی کو ابو طلحہ رضی نے اور ابو طلحہ رضی مشرک تھا ام سلیم رضی نے انکار کیا اور بلایا ابو طلحہ رضی کو طرف اسلام کے پس اسلام لایا وہ پس کہا ام سلیم رضی نے کہ مین نکاح کرتی ہون تجھسے
اور نہین لونگی تجھسے مہر بسبب اسلام تیرے کے پس نکاح کیا ام سلیم رضی سے ابو طلحہ رضی نے اور رہا اسلام لانا الخ یعنی واقع ہوا نکاح ساتھ مہر اُسکے کے اور بخشدیا اُسنے مہر ابو طلحہ رضی
کو بسبب اسلام لانے اُسکے کے بموجب وعدے اپنے کے پس گویا کہ اسلام مہر ہوا آپسمین نہ یہ کہ مہر اسلام تھا علمائے شفعیہ تو یون کہتے ہین اور امام حمل ظاہر پر
کرتے ہین واللہ اعلم ع ح **بَابُ الْوَلِيْمَةِ** باب ہے بیچ بیان ولیمہ کے **ف** ولیمہ اُس کھانیکو کہتے ہین کہ نکاح مین کھلایا جاتا ہے اور ولیمہ مشتق ہے اولم
سے یعنی اجتماع کے چونکہ وقت اجتماع زوجین کے کھلایا جاتا ہے اسلیے اسکو ولیمہ کہتے ہین اور اکثر علما اسپر ہین کہ ولیمہ سنت ہے اور بعضون نے کہا مستحب اور بعضون نے
کہا واجب ہے اور وقت ولیمہ کا بعضون نے کہا بعد دخول کے ہے اور بعضون نے کہا وقت عقد کے اور بعضون نے کہا وقت عقد کے بھی اور بعد دخول کے بھی اور اختلاف کیا
ہے علمانے بیچ تکرار اُسکے کہ زیادہ دو روز سے ایک جماعت علمانے مکروہ رکھا ہے اسکو اور مستحب کہا ہے اسکو مالکیہ نے ایک ہفتہ تک و مختار یہ ہے کہ ہو وہ بقدر حال خاوند کے
اور مجمع البحار مین لکھا ہے کہ ضیافت آٹھ قسم پر ہے ولیمہ واسطے نکاح کے اور خرس ساتھ پیش خ کے واسطے پیدا ہونے لڑکے کے اور اعذار واسطے ختنہ کے لیے اور وکیرہ مکان بننے
کے لیے اور نقیعہ مسافر کے آنے کے لیے خواہ مسافر تیار کروادے یا اُسکے لیے کوئی اور تیار کرے اور وضیمہ ساتھ ضاد معجمہ کے مصیبت کے لیے اور عقیقہ واسطے نام رکھنے
بچے کے اور مادبہ ساتھ ہمزہ کے اور پیش دال کے اور باء موحدہ کے اُس کھانیکو کہتے ہین کہ تیار کیا جاوے ضیافت کے لیے بے سبب اور یہ سب اقسام مستحب ہین مگر ولیمہ کہ
بعضونکے نزدیک واجب ہے ع ح دین العرب **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ
صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا عبد الرحمن رضی بن عوف پر نشان زردی کا یعنے اُسکے بدن کو یا کپڑیکو زعفران لگی ہوئی تھی پس فرمایا کیا ہے یہ کہا عبد الرحمن رضی نے
تحقیق مین نے نکاح کیا ایک عورت سے اوپر ہموزن نواۃ کے سونے سے فرمایا حضرت نے برکت کرے اللہ واسطے تیرے ولیمہ کر یعنی کھانا پکا کر کھلا لوگونکو اگرچہ ایک بکری ہو نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کیا ہے یہ یعنی کیا سبب ہے اسکا اور احتمال ہے کہ مراد ہو ساتھ اسکے انکار اسلیے کہ حضرت منع کرتے تھے لگانے خلوق کے سے اور خلوق نام ایک خوشبوئی کا
ہے کہ زعفران وغیرہ سے بنتی ہے پس جواب دیا اُسنے کہ مین نے لگائی نہین ہے بلکہ لگ گئی ہے بسبب مخالطت دلھن کے بغیر قصد کے یا بغیر اطلاع کے اور کہا قاضی نے کہ نواۃ نام ہے
پانچ درہم کا جیسے کہ نش نام ہے بیس درہم کا اور اوقیہ نام ہے چالیس درہم کا حاصل یہ کہ مہر اسکا پانچ درہم بھر سونیکا باندھا جسکے پونے سولہ ماشہ ہوئے اور بعضون نے کہا
کہ مراد ساتھ نواۃ کے نواۃ تمر ہے یعنی گٹھلی کھجور کی اتنی اور ظاہر اور متبادر لفظ سے اخیر ہی معنی ہین یعنی بقدر گٹھلی کھجور کے سونیکا مہر باندھا اور ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہووے ح اسطرح
کی عبارت بیان تقلیل کے لیے بھی آتی ہے اور تکثیر کے لیے بھی آتی ہے اور لکھا ہے علمانے کہ یہان مراد تکثیر ہے یعنی اگرچہ زیادہ بھی خرچ ہو کر اسلیے کہ بکری کا کم ہونا اُس
زمانے مین بعید ہے جیسا کہ حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ ولیمہ کرتے تھے ساتھ ستوؤن کے اور مانند اسکے اور عبد الرحمن رضی اُس زمانہ مین غنی بھی نہ تھے + ع ح

کے اجتہاد کر کر کہ واسطے اُس عورت کے ہے مانند مہر عورتوں کے کہ اُسکی قوم کی ہیں یعنی مہر مثل دینا آویگا نہ کم اور نہ زیادہ اور اُسپر ہے عدت یعنی وفات کی اور واسطے اُسکے میراث بھی ہے پس کھڑے ہوئے معقل بن سنان اشجعی اور کہا کہ حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق بروع بیٹی واشق کے کہ ایک عورت تھی ہم میں سے مانند اُسچیز کے کہ حکم کیا تمنے پس خوش ہوئے ساتھ اس بات کے ابن مسعودؓ نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے

ف ابن مسعودؓ خوش ہوئے اسلیے کہ حکم میرا موافق ہوا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مذہب حضرت علیؓ کا اور ایک جماعت صحابہ کا اس مسئلہ میں یہ ہے کہ مہر نہیں ہے اُس عورت کے لیے بسبب عدم دخول کے اور اُسپر ہے عدت و میراث اُسکو پہونچے گی اور امام شافعیؒ کے دو قول ہیں ایک تو موافق قول حضرت علیؓ کے اور دوسرا موافق قول ابن مسعودؓ کے اور مذہب امام ابو حنیفہؒ اور احمدؒ کا مانند مذہب ابن مسعودؓ کے ہے اور مہر مثل کہتے ہیں باپ کی قوم کے مہر کو مانند بہنوں اور پھوپھیوں اور چچا کی بیٹیوں کے بشرطیکہ مساوی ہوں دونوں عمر میں اور جمال میں اور مال میں اور عقل میں اور دین اور بکارت میں یا ثیابت میں اور ایک عصر اور ایک شہر میں ہوں مع ملتقی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** اُمِّ حَبِيبَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمْهَرَهَا عَنْهُ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ وَفِي رِوَايَةٍ اَرْبَعَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَبَعَثَ بِهَا اِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے ام حبیبہؓ سے یہ کہ وہ تھیں نکاح میں عبداللہ بن جحش کے پس مر گئے عبداللہ بیچ زمین حبشہ کے پس نکاح کر دیا اُنکا نجاشی بادشاہ حبشہ کے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور مہر مقرر کیا نجاشی نے ام حبیبہؓ کا حضرتؐ کی طرف سے چار ہزار اور ایک روایت میں چار ہزار درہم یعنے اس روایت میں لفظ درہم کا صریح مذکور ہے اور پہلی روایت میں نہیں اور مراد یہی ہے اور بھیجدیا ام حبیبہؓ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ساتھ شرحبیلؓ بیٹے حسنہ کے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے

ف مشکوٰۃ کے نسخہ میں عبداللہ بن جحش ہے اور یہ غلط صواب عبیداللہ بن جحش ہے ساتھ صیغہ تصغیر کے چنانچہ سنن ابی داؤد میں اور اصول وغیرہ میں یوں ہی ہے اور یہ عبیداللہ اسلام لایا تھا اور مکے سے ہجرت کر کر حبشہ کو گیا ام حبیبہؓ کو ساتھ لیکر پھر وہاں جاکر مرتد ہو گیا کہ نصرانی ہوا اور وہیں مرا اور ام حبیبہؓ اسلام پر ثابت رہیں پھر بھیجا حضرتؐ نے عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی کے پاس کہ لقب ہے بادشاہ حبشہ کا اور نام اُسکا اصحمہ تھا کہ پیغام نکاح کا بھیجے ام حبیبہؓ کو حضرتؐ کیطرف سے پھر نجاشی نے ام حبیبہؓ کا نکاح حضرتؐ سے کیا اور چار سو دینار کا مہر باندھا اور قصہ نکاح کرنیکا یوں منقول ہے کہ نجاشی نے بھیجا ام حبیبہؓ کے پاس اپنی لونڈی کو کہ ابرہہ نام تھا اُسنے جاکر کہا کہ بادشاہ نے یہ کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہے مجھکو کہ نکاح کروں تیرا اُنسے ام حبیبہؓ نے یہ سنکر بھیجا آدمی خالد بن سعید کے پاس اور وکیل کیا اُنکو اور دیے ام حبیبہؓ نے ابرہہ کو دو کپڑے اور انگوٹھی چاندی کی اس خوشخبری سنانے کے عوض میں پس جب شام کا وقت ہوا تو حکم کیا نجاشی نے حاضر ہونیکا جعفر بن ابی طالبؓ کو اور مسلمانوں کو کہ وہاں تھے پس وہ حاضر ہوئے اور خطبہ پڑھا نجاشی نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ السَّلَامِ الْمُؤْمِنِ الْمُهَيْمِنِ الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ وَاَمَّا بَعْدُ پس تحقیق قبول کیا میں نے اُس چیز کو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مہر مقرر کیا میں نے چار سو دینار سونے کے پھر حاضر کیں دینار میں آگے قوم کے پس کہا خالد بن سعید نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاَحْمَدُهٗ وَاَسْتَعِيْنُهٗ وَاَسْتَغْفِرُهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اَمَّا بَعْدُ پس تحقیق قبول کیا میں نے اُسچیز کو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نکاح کر دیا میں نے اُنسے ام حبیبہؓ بیٹی ابی سفیانؓ کی کا پس مبارک کرے اللہ واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اٹھائی گئیں دینار یں طرف خالد بن سعیدؓ کے اُنھوں نے لیں پھر ارادہ کیا لوگوں نے اُٹھنے کا پس کہا نجاشی نے بیٹھے رہو سنت انبیا

بسبب ہونے اُسکے کے یا نہ لائق ہو ساتھ اُسکے بیٹھنا اُسکا یا واسطے دفع شر اُسکی کے دعوت اُسکی کیجاوے یا واسطے طمع جاہ اُسکی کے یا دعوت اُسکی اسلیے کرین کہ مدد کرے اُنکی باطل پر
یا وہان کوئی ممنوع چیز ہو مانند شراب یا ناچ رنگ کے یا سارنگ تبلیونکے یا گانے بجانیکے یا فرش حریر کے وغیر ذلک انتہی پوشیدہ نہین ہے کہ اس زمانے کی مجلسین ایسی چیزونسے
خالی نہین اگر سب نہین ہوتی ہین تو بعضی انمین سے اکثر جگہ پائی جاتی ہین اسلیے کہا ہے صوفیہ نے کہ حلال ہوئی عزلت بلکہ لائق ہے یہ کہ کہا جاوے کہ واجب ہوئی عزلت پس
جو اختیار کرے عزلت یعنی گوشہ نشینی اختیار کرے ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَاِنْ شَاءَ
طَعِمَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بلایا جاوے ایک تمھارا طرف طعام کے یعنی طعام نکاح
کے یا مانند اسکے کے پس چاہیے کہ قبول کرے یعنی حاضر ہو پھر اگر چاہے کھاوے اور اگر چاہے نہ کھاوے نقل کی یہ مسلم نے **ف** پس سنت یا واجب حاضر ہونا ہے نہ کھانا اور اگر
روزے سے ہو تو مستحب ہے کھانا اور کہا ابن ملک نے کہ امر اسمین وجوب کے لیے ہے اور یہ اُس شخص کے حق مین ہے کہ نہو اُسکو عذر اور جو کہ معذور ہو مثلاً راہ دور ہو کہ لاحق ہوگی
اُسکو مشقت وہان کے جانے مین پس نہین ہے مضائقہ اُسکے قبول نکرنے مین ع ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بُرا کھانا وہ کھانا نکاح کا ہے کہ بُلائے جاتے ہین واسطے اُسکے دولتمند اور چھوڑے جاتے ہین فقیر اور جو شخص نہ قبول کرے دعوت
یعنی بغیر عذر کے پس تحقیق نافرمانی کی اُسنے اللہ کی اور رسول اُسکے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بُرا کھانا الخ یعنی بُرے کھانون سے ایک یہ بھی ہے اسلیے کہ بعضے
کھانے اس سے بھی زیادہ بُرے ہین اور یہی مراد شَرُّ النَّاسِ مَنْ اَكَلَ وَحْدَهٗ سے ہے اور مراد یہ نہین ہے کہ مطلق کھانا نکاح کا بُرا ہے اسلیے کہ حکم کیا ہے اسکے کرنیکا اور قبول
کرنیکا اور نہ قبول کرنے پر گنہگار ہونا فرمایا بلکہ مراد یہ ہے کہ جو کھانا نکاح کا ایسا ہو کہ اُسمین اغنیا بُلائے جاوین اور فقرا نہ بلائے جاوین تو وہ بُرا ہے عادت تھی اُن لوگونکی
کہ اس کھانے مین اغنیا ہی کو بُلاتے تھے اور بہت اچھے اچھے کھانے کھلاتے تھے اور فقیرون بیچارونکی بات بھی نہ پوچھتے تھے پس اسطرح کی رسم کو گویا منع فرمایا اور
دعوت کے نہ قبول کرنے مین اللہ تعالیٰ کی نافرمانی یون ہوئی کہ جسنے مخالفت کی امر رسول اللہؐ کی اُسنے مخالفت کی اللہ تعالیٰ کے امر کی اور جو کہ دعوت کے
قبول کرنیکو واجب کہتے ہین اُنھون نے دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے اور جمہور نے حمل کیا ہے اسکو اوپر تاکید استحباب کے ع **وَعَنْ** اَبِيْ مَسْعُوْدٍ
الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُكْنٰى اَبَا شُعَيْبٍ كَانَ لَهٗ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ اصْنَعْ لِيْ طَعَامًا يَكْفِيْ خَمْسَةً لَعَلِّيْ اَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَصَنَعَ لَهٗ طُعَيِّمًا ثُمَّ اَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا شُعَيْبٍ اِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَاِنْ
شِئْتَ اَذِنْتَ لَهٗ وَاِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهٗ فَقَالَ لَا بَلْ اَذِنْتُ لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی مسعود انصاریؓ سے کہ کہا تھا ایک شخص
انصار مین سے کُنیت کیا جاتا تھا ابو شعیبؓ تھا اُسکا غلام بیچتا تھا گوشت پس کہا اُس شخص نے غلام کو کہ تیار کر موجب کہنے میرے کے کھانا کہ کفایت کرے پانچ آدمیونکو
تاکہ بلاؤن مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اسحالمین کہ آنحضرت پانچوین ہون پانچ مین سے یعنی ایک پیغمبر خدا ہون اور چار اُنکے ساتھ اور ہون پس تیار کیا غلام
نے بموجب کہنے اُسکے کے واسطے حضرتؐ کے تھوڑا سا کھانا پھر آیا وہ شخص آنحضرتؐ کے پاس اور دعوت کی حضرتؐ کی یعنی اور حضرتؐ کے چار اصحابؓ کی پس ساتھ
لگ لیا اُنکے ایک شخص پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی وقت پہونچنے کے اُسکے گھر پر کہ اے ابو شعیبؓ ساتھ ہو لیا ہے ہمارے ایک شخص پس اگر چاہے ہے تو
اذن دے اُسکو آنیکا اور اگر چاہے تو چھوڑ دے اُسکو یعنے دروازے پر یعنی نہ اذن دے آنیکا کہا ابو شعیبؓ نے نہین چھوڑتا مین اُسکو بلکہ اذن دیا مین نے اُسکو نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسمین دلیل ہے اسپر کہ نہین جائز ہے کسی کو یہ کہ آوے بیچ ضیافت ایک قوم کے بغیر اذن اُنکے کے اور نہین جائز ہے مہمانکو یہ کہ اذن دے کسی کو
آنیکا اپنے ساتھ مگر ساتھ امر صریح کے یا اذن عام کے یا جانے رضامندی ضیافت کرنیوالیکی اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ نہین جائز ہے کسی کو یہ کہ جاوے کسی کے
گھر مین مگر با اذن اُسکے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اگر ضیافت ایک جماعت مخصوص کی کرے اور اُسکے ساتھ کوئی ہو لیوے تو مستحب ہے مہمانکو کہ اُسکے لیے اذن

وَعَنْهُ قَالَ مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ نِّسَائِهٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ اَوْلَمَ بِشَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس رضؓ سے کہ کہا نہیں ولیمہ کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوپر کسی کے اپنی عورتوںمین سے اُسقدر کہ ولیمہ کیا زینب رضؓ کے نکاح مین ولیمہ کیا اُنکا ساتھ بکری کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ولیمہ کرنا ساتھ بکری کے بہت ہے ع وَعَنْهُ قَالَ اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَنٰى بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَاَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَّلَحْمًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس رضؓ سے کہ کہا ولیمہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تصرف مین لائے زینب رضؓ جحش کی بیٹی کو پس پیٹ بھر دیا لوگونکا روٹی اور گوشت سے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَاَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس رضؓ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ رضؓ کو اور نکاح کیا اُنسے یعنے بعد آزاد کر چکنے اور ٹھیرائی آزادی اُنکی مہر اُنکا اور ولیمہ کیا اُنکے نکاح مین ساتھ حیس کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** صفیہ جنگ خیبر مین ہاتھ لگی تھین اور بیٹی تھین حیی بن خطب کی اور سردار تھین قریظہ اور نضیر کی اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اسمین کہ اگر آزاد کرے کوئی اپنی لونڈی کو اور نکاح کرے اُس سے اور اُسکی آزادی کو مہر اُسکا ٹھیرا دے تو آیا جائز ہے یا نہین پس گئی ہے ایک جماعت صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اور بعضے علما طرف جواز اسکے کے بموجب ظاہر حدیث کے اور نہین جائز رکھا اسکو ایک جماعت نے اور حنفیہ بھی انھین مین ہین اور تاویل کیا ہی انھون نے اس حدیث کو کہ یہ خواص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے تھا اور کو نہین درست اور شرح ہدایہ مین لکھا ہے کہ اگر آزاد کرے کوئی لونڈی کو اُسکی آزادی کو مہر اُسکا ٹھیرا وے کہ کہے آزاد کیا مین نے تجکو اس شرط پر کہ نکاح کرے تو مجسے عوض آزادی کے پس قبول کیا اُسنے تو صحیح ہو آزاد کرنا اور اسکو اختیار ہے نکاح کرنے مین اُس سے پھر اگر نکاح کیا اُسنے اُس سے پس واسطے اُسکے مہر مثل اُسکا ہے اور حیس نام ایک کھانے کا ہے کہ مثل حلوے کے ہوتا ہے بنتا ہے کھجورون اور اقط اور گھی سے اور اقط اسکو کہتے ہین کہ دہی کا پانی ٹپکا کر مانند پنیر کے ٹکیان بناتے ہین اور اُسکو قروط بھی کہتے ہین ع وَعَنْهُ قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ وَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ وَمَا كَانَ فِيْهَا اِلَّا اَنْ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَاُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْاَقِطُ وَالسَّمْنُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا ٹھیرے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان خیبر اور مدینے کے تین رات لائی گئین حضرت کے پاس صفیہ رضؓ یعنی حضرت کے تصرف مین آئین پس بُلایا مین نے مسلمانونکو طرف ولیمہ اُنکے کے اور نتھی اُسمین روٹی اور نہ گوشت اور نہ تھا اُسمین مگر یہ کہ حکم کیا حضرت نے ساتھ بچھانے دسترخوان چمڑیکے پس بچھائے گئے دسترخوان اور ڈالی گئین دسترخوانوں پر کھجورین اور اقط اور گھی نقل کی یہ بخاری نے **ف** اوپر کی حدیث مین جو گذرا لفظ حیس کا اسحدیث مین بیان اُسکا ہے کہ کھجورون اور اقط اور گھی سے بنتا ہے اور معنی اقط کے اوپر کی حدیث کے فائدے مین ذکر کیے گئے ع وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ اَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيْرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی صفیہ رضؓ بیٹی شیبہ کی سے کہ کہا ولیمہ کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضی اپنی عورتونکا ساتھ دو سیر جو کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** شاید کہ وہ عورت ام سلمہ رضؓ تھین ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَاْتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ اَوْ نَحْوَهٗ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر رضؓ سے کہ بیشک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت بُلایا جاوے ایک تمہارا طرف طعام شادی کے پس چاہیے کہ حاضر ہو اُس طعام شادی کے مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہے کہ پس چاہیے کہ قبول کرے دعوت نکاح کی ہو یا مانند اسکے **ف** مانند اسکے یعنی مثل عقیقہ اور ختنہ کے پس گویا کہ مراد ولیمہ سے اِن روایتونمین مطلق طعام شادی ہے اور کہا ہے بعضون نے کہ قبول کرنا دعوت نکاح کا واجب ہے پس گنہگار ہوتا ہی نہ قبول کرنیوالا اُسکا بغیر عذر کے بموجب حدیث حضرت کے مَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور بعضون نے کہا مستحب ہے اور یہ واجب یا مستحب حاضر ہونا ہے اور کھانا اُسکا مستحب ہے اگر روزے سے نہو اور سوای نکاح کی دعوت کے اور دعوتونکا قبول کرنا مستحب ہی یہ ذکر کیا ہے طیبی اور ابن ملک نے اور کہا اُن دونون نے کہ ساقط ہو جاتا ہے وجوب یا استحباب دعوت کا کئی چیزونسے یا تو کھانا شبہ کا ہو یا تخصیص اغنیا کی ہو اُس دعوت مین یا وہان وہ شخص ہو کہ ایذا پاوے

دعوت قبول کرے کہ جو جان پہچان ہو یا نیکبخت ہو وغیر ذلک اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو طالب علم یا فتوی پوچھنے والا عالم کے پاس پہلے آوے تو سبق اور فتوی پہلے
آنیوالیکو پڑھاوے اور دیوے +ح س ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ اَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِيْ سُنَّةٌ
وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کھانا پہلے دنکا حق ہے
اور کھانا دوسرے دن کا سنت ہے اور کھانا تیسرے دنکا سُنانا ہے اور جو کوئی سُناوے سُناویگا اللہ اسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف حق ہے یعنی نکاح مین پہلے دن کھانا
کھلانا اور قبول کرنا اُسکا واجب ہے یا سنت مؤکدہ ہے بحسب اختلاف علما کے اور دوسرے دنکا کھانا سنت اور مستحب ہے اور تیسرے دنکا اسلئے ہوتا ہے کہ تا لوگ سُنین اور تعریف
کرین اُسکی اور جو کوئی سناوے یعنے مشہور کرے اپنے تئین ساتھ سخاوت کے فخر کیلئے مشہور کریگا اُسکو اللہ تعالی میدان محشر مین کہ اسنے سُنانے اور دکھانیکے لئے دیا تھا یہ جھوٹا
اور مفتری ہے پس رسوا ہوگا لوگونمین کہا طیبی نے کہ جب اللہ تعالی بندیکو کچھ نعمت دے تو لازم ہے اُسکو کہ شکر ادا کرے اور مستحب ہے یہ دوسرے دن واسطے پورا کرنے
نقصان کے کہ اول روز مین واقع ہوا ہو اسلیے کہ سنت کامل کرتی ہے واجب کو اور تیسرے دن سُنانے اور دکھانیکے لئے ہوتا ہے اور جس کو کھلانیکے لئے بُلاوے
تو واجب ہے اُسکو قبول کرنا اول روز مین اور مستحب ہے دوسرے دن اور مکروہ ہے بلکہ حرام ہے تیسرے دن انتہی اور اسمین رد صریح ہے مالکیہ پر کہ وہ کہتے ہین مستحب
ہے ولیمہ کرنا سات دن تک +ح ع وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ اَنْ يُّؤْكَلَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ
مُحْيِي السُّنَّةِ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا اور روایت ہے عکرمہؓ سے کہ نقل کی ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا کھانے طعام دو شخصون فخر کرنیوالونکے سے آپس مین نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا محی السنہ نے کہ صحیح یہ ہے کہ عکرمہ نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق
ارسال کے ف یعنی صحیح یہ ہے کہ لفظ عن ابن عباس اسکی سند مین نہین اور متباریین دو شخص کہ آپسمین مقابلہ کرین طعام مین اور چاہین کہ ایک دوسرے کی
ضد پر بہت پکاوے کھانا تا غالب آوے دوسرے پر یعنی اگر فخر اور سُنانے اور دکھانیکے لئے پکادین اور دعوت کرین دعوت اُنکی قبول نکرے اور کھانا انکا
نہ کھاوے اگلے بزرگ دعوت فخر کی نہ قبول کرتے تھے +ح اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَبَارِيَانِ
لَا يُجَابَانِ وَلَا يُؤْكَلُ طَعَامُهُمَا قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ يَعْنِي الْمُتَعَارِضَيْنِ بِالضِّيَافَةِ فَخْرًا وَّرِيَاءً روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو شخص کہ کھانا
از راہ فخر و مقابلہ کے تیار کرین اُنکی دعوت قبول نہ کیجاوے اور کھانا اُنکا نہ کھایا جاوے کہا امام احمدؒ نے یعنی بیچ تفسیر متباریان کے کہ مراد حضرتؐ کی متباریین سے یہ ہے
کہ دو شخص بطریق مقابلے کے ضیافت کرین از راہ فخر اور ریا کے وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِجَابَةِ طَعَامِ الْفَاسِقِيْنَ اور روایت
ہے عمران بن حصین سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبول کرنے دعوت فاسقین کی سے ف فاسق سے مراد مطلق فاسق ہے کسی طرح کا ہو اور سبب اسکے
منع کا یہ ہے کہ اکثر فاسق احتیاط نہین کرتے ہین کھانے مین اور کھاتے ہین حرام اور فاسق کبھی ظالم بھی ہوتا ہے اور کھانا ظالم کا کہ مال لوگون کا از راہ ظلم کے
لیتا ہے بالاتفاق حرام ہے اور یہ بھی ہے کہ فاسق کی دعوت قبول کرنے مین خوش کرنا اُسکا اور تکریم اُسکی لازم آتی ہے +ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَلْيَاْكُلْ مِنْ طَعَامِهٖ وَلَا يَسْاَلْ وَيَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهٖ وَلَا يَسْاَلْ رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ
شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ هٰذَا اِنْ صَحَّ فَلِاَنَّ الظَّاهِرَ اَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يُطْعِمُهٗ وَلَا يَسْقِيْهِ اِلَّا مَا هُوَ حَلَالٌ عِنْدَهٗ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آوے ایک تمہارا بھائی مسلمان کے پاس پس چاہیے کہ کھاوے کھانے اسکے مین سے اور نہ پوچھے یعنے حال طعام کا کہ کیسا ہے
اور کہانسے آیا ہے اور پیوے پانی اُسکا اور نہ پوچھے اُس سے کہ کیسا ہے اور کہانسے آیا ہے روایت کین تینون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا بیہقی نے حدیث
اخیر کی اگر صحیح ہو تو وجہ اُسکی یہ ہے کہ ظاہر حال مسلمانکا یہ ہے کہ نہین کھلاتا مسلمان کو اور نہین پلاتا اُسکو مگر وہ کہ حلال ہوتا ہے نزدیک اُسکے ف مسلمان سے
مراد مسلمان کامل ہے یعنی غیر فاسق پس اُسکے کھانیکا حال نہ پوچھے بسبب نیک گمانی کے اور پوچھنے سے اُسکو ایذا ہووے گی مگر ہان جبکہ معلوم ہو کہ کھانا اُسکا وجہ

چاہئے صاحب خانہ سے اور مستحب ہے صاحب خانہ کو کہ اُسکو نہ منع کرے آنیسے مگر یہ کہ ہو اُسکے آنیسے مفسدہ کہ ایذا پاوین حاضرین اور اگر پھیرے اُسکو تو ساتھ نرمی کے پھیرے اور اگر اُسکو کچھ کھانے مین سے دیوے بشرطیکہ لائق اُسکے ہو تو یہ اچھا ہے اور شرح السنۃ مین لکھا ہے کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ نہین حلال ہے کھانا ضیافت کا اُسکے لئے کہ نہ بلایا جاوے اور بعضے عالمون نے کہا ہے کہ جب ایک شخص کے آگے کھانا رکھدے اور اُسکی ملک کر دے تو وہ مختار ہو جاتا ہے آپ کھاوے اور چاہے اور کو کھلاوے اور چاہے اپنے گھر کو اُٹھالاوے اور اگر بیٹھے دسترخوان پر تو چاہیے کہ کھاوے موافق عرف کے اور نہ اُٹھاوے اسمین سے کچھ اور نہ کھلاوے اور کو اُسمین سے اور اچھا جانا ہے بعضے اہل علم نے یہ کہ دیوین دسترخوان والے بعضے بعضونکو کچھ کھانے مین سے اور اگر دو دسترخوانو پر ہون تو نہین جائز ہے یہ + ع + ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰی صَفِیَّۃَ بِسَوِیْقٍ وَتَمْرٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا یعنی کھانا نکاح کا وقت نکاح صفیہؓ کے ساتھ ستو اور کھجور کے نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** اوپر کی حدیث مین گذرا کہ ولیمہ صفیہؓ کا کیا حضرتؐ نے ساتھ حیس کے اور اسمین آیا کہ ساتھ ستو اور کھجور کے وجہ تطبیق کی انمین یہ ہے کہ دونون چیزین ہونگی ولیمہ مین حیس بھی اور ستو اور کھجور بھی جسنے جو دیکھا سو روایت کیا + ع **وَعَنْ** سَفِیْنَۃَ اَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَصَنَعَ لَہٗ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ لَوْ دَعَوْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَکَلَ مَعَنَا فَدَعَوْہُ فَجَاءَ فَوَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی عِضَادَتَیِ الْبَابِ فَرَاَی الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ فِیْ نَاحِیَۃِ الْبَیْتِ فَرَجَعَ قَالَتْ فَاطِمَۃُ فَتَبِعْتُہٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا رَدَّکَ قَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ لِیْ اَوْ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّدْخُلَ بَیْتًا مُزَوَّقًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے سفینہؓ سے یہ کہ ایک شخص مہمان آیا حضرت علیؓ بن ابیطالب کے پاس پس تیار کیا حضرت علیؓ نے اُسکے لئے کھانا اور کہا فاطمہؓ نے اگر بُلاوین ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کھاوین وہ ہمارے ساتھ تو بہتر ہے پس بُلایا حضرتؐ کو اور آئے حضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم اور رکھے دونون ہاتھ اپنے اوپر دونون بازوون دروازے کے پس دیکھا پردہ پڑا ہوا بیچ کونے گھر کے پس پھر گئے حضرتؐ کہا حضرت فاطمہؓ نے پس پیچھے پیچھے گئی مین حضرتؐ کے اور کہا مین نے اے رسول خدا کے کس چیز نے پھیرا آپکو فرمایا نہین واسطے میرے یا واسطے کسی نبی کے یہ کہ داخل ہو گھر زینت کئے مین نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے **ف** قرام پردہ باریک منقش اور بعضون نے کہا کہ منقش نہ تھا لیکن ڈھانکا تھا اُس سے دیوار کو مانند چھپر کھٹ دولہا دولھن کے اور یہ عادت متکبرین کی ہے اور حضرتؐ اُسکو دیکھکر پھر گئے آگاہ کرنیکے لیے اسپر کہ یہ بہتر نہین ہے کہ زینت دنیا کی ہے اور وہ باعث نقصان آخرت کی ہے + ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِیَ فَلَمْ یُجِبْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَمَنْ دَخَلَ عَلٰی غَیْرِ دَعْوَۃٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِیْرًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دعوت کیا جاوے پھر نہ قبول کرے پس بیشک نافرمانی کی اللہ اور رسول اُسکے کی اور جو آدمی آیا مجلس کھانے کی مین بن بلائے آیا چور اور نکلا لوٹ کر نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** آیا چور بسبب اُسکے کہ آیا بغیر اذن صاحب خانہ کے پس گویا چھپ کر آیا مانند چور کے پس گنہگار ہوا جیسے گنہگار رہوتا ہے چور بسبب جانیکے کسی کے گھر مین حاصل یہ کہ حضرتؐ نے اپنی اُمت کو تعلیم کیے اچھے اخلاق اور منع کیا اُنکو بُری خصلتون سے کہ نہ قبول کرنا دعوت کا بلا عذر دلالت کرتا ہے تکبر نفس اور رعونت اور عدم الفت پر اور جانا کسی کے ہان بغیر دعوت کے دلالت کرتا ہے حرص نفس اور حاصل کرنے ذلت پر + ع **وَعَنْ** رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِیَانِ فَاَجِبْ اَقْرَبَہُمَا بَابًا فَاِنْ سَبَقَ اَحَدُہُمَا فَاَجِبِ الَّذِیْ سَبَقَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ایک شخص سے کہ تھا صحابیون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت اکٹھے ہو جاوین دو دعوت کرنیوالے پس قبول کر دعوت اُسکی کہ بہت نزدیک ہو اُن دونون مین سے از روے دروازے کے اور اگر پہلے کی ایک نے اُن دونون مین سے پس قبول کر دعوت اُسکی جسنے پہلے کی نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **ف** ظاہرا یہ اُس صورت مین ہے کہ جمع نہین کر سکتا ہے یعنی دونون کی دعوت نہین کھا سکتا ہے بسبب ایک ہی وقت ہونیکے اور مانند اسکے کے اور اگر جمع کر سکتا ہے دونون کی دعوت قبول کرے اور یہ حکم تو ہمسایہ کا ہے اور اگر اہل شہر دعوت کرین تو وہان ترجیح اور جہت سے ہو گی مثل معرفت اور صلاح اور اور حقوق کے یعنے اگر اہل شہر مین سے سواے ہمسایہ کے دو آدمی اسکی دعوت کرین تو اُسکی

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَیْنَ نِسَائِہٖ فَاَیَّتُھُنَّ خَرَجَ سَھْمُھَا خَرَجَ بِھَا مَعَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے
کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے سفر کا قرعہ ڈالتے درمیان بیویوں اپنی کے پس جس کسی کا اُنمین سے نکلتا حصہ لیجاتے اُسکو ساتھ اپنے سفر مین نقل کی بخاری
اور مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّۃِ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِکْرَ عَلَی الثَّیِّبِ اَقَامَ عِنْدَھَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّیِّبَ اَقَامَ عِنْدَھَا ثَلَاثًا
ثُمَّ قَسَمَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَۃَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ اِنَّ اَنَسًا رَفَعَہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی قلابہؓ سے کہ نقل کی انسؓ سے کہ کہا
سنت سے ہے جسوقت کہ نکاح کرے مرد عورت باکرہ سے ثیب پر رہے باکرہ کے پاس سات رات پھر تقسیم کرے یعنی نوبت درمیان نئی اور پرانی کے اور جسوقت کہ نکاح کرے
ثیب سے رہے اُسکے پاس تین رات پھر تقسیم کرے کہا ابو قلابہؓ نے اگر چاہتا مین کہتا مین کہ انسؓ نے پہونچائی ہے یہ حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
باکرہ سے ثیب پر الخ باکرہ کہتے ہین کنواری عورت کو اور ثیب کہتے ہین اُس عورت کو کہ خاوند کر چکی ہو اور امام شافعیؒ نے اس حدیث پر عمل کیا ہے وہ کہتے ہین کہ اگر ایک شخص کے نکاح مین
کئی عورتین ہون یا ایک عورت ہو اور پھر نکاح کرے ایک اور عورت سے اگر وہ عورت باکرہ ہے تو اسکے پاس سات رات رہے اور اگر ثیب ہو تو اُسکے پاس تین رات رہے پھر تقسیم
برابر کیا کرے اور امام اعظمؒ کے نزدیک باکرہ اور ثیب اور نئی اور پرانی تقسیم مین برابر ہین اُنھون نے عمل کیا ہے وہ حدیثون پر کہ دوسری فصل مین آتی ہین کہ وہ مطلق ہین اور اس
حدیث کے معنی اُنکے نزدیک یہ ہین کہ باکرہ کے پاس سات رات رہے اور اورونکے پاس بھی سات سات رات رہے اور ثیب کے پاس تین رات رہے اور اورونکے پاس بھی تین تین
رات رہے اور ابو قلابہ کے قول کے یہ معنی ہین کہ اگر مین چاہتا تو مرفوع کہتا اس حدیث کو سلئے کہ کہنا کہ انکا کہ سنت سے ہے یہ بھی حکم مرفوع کے ہے اور معنی حدیث مرفوع کے ابتدا کتاب مین
لکھے گئے ہین + مولانا ح وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَۃَ وَاَصْبَحَتْ عِنْدَہٗ قَالَ لَھَا لَیْسَ بِکِ عَلٰی اَھْلِکِ
ھَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَکِ وَسَبَّعْتُ عِنْدَھُنَّ وَاِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَکِ وَدُرْتُ قَالَتْ ثَلِّثْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّہٗ قَالَ لَھَا لِلْبِکْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّیِّبِ ثَلٰثٌ رَوَاہُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی بکر بیٹے عبد الرحمن کے سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نکاح کیا ام سلمہؓ سے اور صبح کی ام سلمہؓ نے حضرتؐ کے پاس فرمایا اُنکو کہ
نہین ہے بسبب تیرے اوپر اہل تیرے کے ذلت اگر چاہے تو سات رات رہون مین تیرے پاس اور ہسات سات رات رہون اور سب بیویونکے پاس اور اگر چاہے تو تین رات
رہون تیرے پاس اور دورہ کرون مین کہا ام سلمہؓ نے تین راتین رہیے میرے پاس اور ایک روایت مین ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا واسطے ام سلمہؓ کے نزدیک باکرہ کے رہنا
سات رات اور ثیب کے پاس تین رات نقل کی یہ مسلم نے ف نہین ہے بسبب تیرے الخ یعنی مین جو تین رات تمہارے پاس رہونگا تو تمہارے کُنبے قبیلے کو اس سبب سے حقارت
نہین لاحق ہوئیگی اسلئے کہ یہ سبب بے رغبتی کے تمہاری صحبت سے نہین ہے بلکہ اس سبب سے ہے کہ حکم شرع اسیطرح پر ہے اور یہ تمہید عذر کی ہے بیچ اقتصار کے تین رات
رہنے پر اور اگر چاہے تو سات رات تیرے پاس رہون جیسیکہ حکم باکرہ کا ہے ولیکن سات سات رات رہون اور سب بیویونکے پاس اور اگر چاہے تو تین رات تیرے پاس رہون
جیسیکہ حکم ثیب کا ہے اور دورہ کرون مین یعنی تین تین رات اورونکے پاس رہون ح ع اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کَانَ یَقْسِمُ بَیْنَ نِسَائِہٖ فَیَعْدِلُ وَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا قَسْمِیْ فِیْمَا اَمْلِکُ فَلَا تَلُمْنِیْ فِیْمَا تَمْلِکُ وَلَا اَمْلِکُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ
روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے تقسیم کرتے درمیان بیویون اپنی کے یعنی نوبت مقرر کرتے از راہ تفضل کے اور بعضون نے کہا از راہ وجوب کے اور عدل
کرتے یعنی برابری کرتے درمیان اُنکے رات کے رہنے مین اور کہتے یعنی مَعْطِدًا یا الٰہی یہ تقسیم کرنا میرا بیچ اُس چیز کے ہے کہ مالک ہون مین پس نہ ملامت کر مجھکو بیچ اُس چیز کے
کہ مالک ہے تو اور نہین مالک مین نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنی نوبت مقرر کرنیکا اور دینے نفقے کا مین مالک ہون اسمین
برابری کرتا ہون اور دل کی محبت کا مین نہین مالک تو مالک ہے اسمین برابری نہین کرسکتا کسی سے زیادہ محبت ہے کسی سے کم پس معلوم ہوا کہ برابری رات کے رہنے
مین اور نفقے مین چاہیے نہ محبت مین اور صحبت کرنے مین اور بوسے لینے مین ح ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ
امْرَاَتَانِ فَلَمْ یَعْدِلْ بَیْنَھُمَا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَشِقُّہٗ سَاقِطٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ

ہو جبکہ حرام سے ہو تو نہ کھاوے اور اگر ایک شخص کا کھانا اکثر حرام کا ہے تو بھی نہ کھاوے ع ح **بَابُ الْقَسْمِ** باب ہے بیچ بیان حکم تقسیم کے **ف** یعنی اس باب مین
بیان ہے نوبت مقرر کرنیکا بیویونکے لیے یعنی بیویونکے پاس باری باری سے رہے رات کو اور نوبت مقرر کرنی واجب ہے دو بیویونکے لئے اور زیادہ کیلیے اور ایک کی نوبت
مین دوسریکے گھر مین رات کو رہنا جائز نہین اور نہ جمع کرنا دو عورتونکا ایک رات مین جائز ہے مگر باذن اور ارادے اُنکے کے جائز ہے اور صحبت کرنا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا اپنی بیویونسے ایک رات مین پہلے واجب ہونے نوبت کے تھا یا اُنکے اذن سے تھا اور مذہب حنفیہ یہ ہے کہ نوبت مقرر کرنی حضرتؐ پر واجب نہ تھی لیکن
حضرتؐ نے از راہ کرم و تفضل کے نوبت مقرر کر رکھی تھی واللہ اعلم اور نہین ہے حق عورت کے لیے بیچ نوبت کے حالت سفر مین خاوند جس بیوی کو چاہے اُسکو ساتھ لیجاوے
اور اولی یہ ہے کہ قرعہ ڈالے درمیان بیویونکے جسکا نام قرعہ مین نکلے اُسکو ساتھ لیجاوے اور اصل نوبت مقیم کے حق مین رات ہے اور دن تابع ہے رات کا اور اگر ایک شخص
رات کو کسی کام مین مشغول رہتا ہو مانند چوکیدار وغیرہ کے تو اُسکے حق مین اصل دن ہے اور باقی احکام و مسائل نوبت کے فقہ مین مذکور ہین ع ح ہدایہ **ف** واجب
ہے برابری کرنی رات کے رہنے مین بیویونکے پاس اور پہنانے کھلانے مین اور صحبت مین نہ جماع کرتے مین اور محبت مین بلکہ مستحب ہے اور ساقط ہوجاتا ہے حق عورت کا ساتھ ایکبار
جماع کرنیکے اور واجب ہے جماع کرنا کبھی کبھی دیانۃً اور نہ ترک کرے جماع بقدر مدت ایلاء کے مگر ساتھ رضا سے عورت کے اور اگر ضرر کرے بیوی کو کثرت جماع کی تو نہین جائز
ہے صحبت کرنی زیادہ قدر طاقت اُسکی سے اور رہوے ہر ایک بیوی کے پاس ایک رات اور ایکدن لیکن لازم برابر کرنی رات ہی مین ہے یہانتک کہ اگر آوے
ایک بیوی کے پاس بعد غروب کے اور دوسری کے پاس بعد عشا کے تو ترک کی اُسنے قسم یعنی نوبت اور نہ جماع کرے بیوی سے غیر نوبت اُسکی مین اور اسیطرح نہ جاوے بیوی
کے پاس رات کو غیر نوبت اُسکی مین مگر واسطے عیادت اُسکی کے اور اگر مرض شدید ہو تو نہین مضائقہ یہ کہ رہے اُسکے پاس یہانتک کہ شفا پاوے وہ یا مر جاوے اور
یہ اُسصورت مین ہے کہ نہو اُسکے پاس کوئی غمخوار اور اگر خاوند اپنے گھر مین بیمار ہو تو بلاوے ہر ایک کو اُسکی نوبت مین + درمختار **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُبِضَ عَنْ تِسْعِ نِسْوَۃٍ وَکَانَ یَقْسِمُ مِنْھُنَّ لِثَمَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم وفات کیئے گئے نو بیویان چھوڑکر اور تقسیم کرتے تھے اُنمین سے واسطے آٹھ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی بیویان حضرت کی اگرچہ نو سے زیادہ تھین
لیکن وقت وفات کے نو موجود تھین عائشہؓ حفصہؓ ام حبیبہؓ سودہؓ ام سلمہؓ صفیہؓ میمونہؓ زینبؓ بنت جحش جویریہؓ رضی اللہ تعالی عنہن انمین سے آٹھ کیلئے تو نوبت
مقرر ہے اور ایک کے لیے یعنی سودہؓ کیلیے نوبت نہ تھی اسلیے کہ اُنھون نے اپنی نوبت حضرت عائشہؓ کو بخشدی تھی اُنکی نوبت مین حضرتؐ عائشہؓ کے پاس رہتے تھے جیسا
کہ حدیث آئندہ مین مذکور ہے ح **وَعَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ سَوْدَۃَ لَمَّا کَبِرَتْ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ جَعَلْتُ یَوْمِیْ مِنْکَ لِعَائِشَۃَ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْسِمُ لِعَائِشَۃَ یَوْمَیْنِ یَوْمَھَا وَیَوْمَ سَوْدَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ سودہؓ جبکہ بوڑھی ہوئین تو کہا یا رسول اللہ تحقیق کر دانا مین نے اپنا دن
یعنی اپنی نوبت کہ آپ سے رکھتی تھی واسطے عائشہؓ کے پس تھے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نوبت کرتے واسطے عائشہؓ کے دو دن ایکدن تو اُنکی نوبت کا اور ایکدن
حضرت سودہؓ کی نوبت کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نکاح سودہؓ کا مکے مین ہوا تھا بعد خدیجہؓ کے اور پہلے عائشہؓ کے لکھا ہے فقہا نے کہ اگر بخشے ایک بیوی نوبت
اپنی اپنی سوکن کو تو جائز ہے بشرطیکہ نہو یہ ساتھ دینے رشوت کے خاوند کی طرفسے اور جائز ہے واسطے عورت بخشنے والی نوبت کے کہ یہ رجوع کرے جب چاہے ح ع
وَعَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَسْاَلُ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ اَیْنَ اَنَا غَدًا اَیْنَ اَنَا غَدًا یُرِیْدُ یَوْمَ عَائِشَۃَ فَاَذِنَ لَہٗ اَزْوَاجُہٗ یَکُوْنُ حَیْثُ شَاءَ
وَکَانَ فِیْ بَیْتِ عَائِشَۃَ حَتّٰی مَاتَ عِنْدَھَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے اپنی بیماری مین کہ جسمین وفات ہوئی کہان ہونگا مین
کل کو کہان ہونگا مین کل کو یعنی ہر روز بیویونسے پوچھتے تھے اور ارادہ کرتے تھے دن نوبت عائشہؓ کا یعنی بسبب زیادتی محبت اُنکی کے پس اذن دیا حضرتؐ کو اُنکی بیویون
نے کہ رہین جہان چاہین اور تھے حضرتؐ بیچ گھر عائشہؓ کے یہانتک کہ وفات ہوئی اُنکے پاس نقل کی یہ بخاری نے **ف** ارادہ کرتے تھے یہ تفسیر ہے پہلے قول کی پس تھا
پوچھنا اذن چاہنے کے لئے بیویونسے کہ اذن دین حضرتؐ کو حضرت عائشہؓ کے پاس رہنے کا اور دلالت کرتا ہے اسپر یہ جملہ پس اذن دیا آخر ع **وَعَنْھَا قَالَتْ کَانَ**

بدخلق اور غنیہ اور فقیرہ اور مانند انکے کے والا ظاہر یہ تھا کہ یون کہتے بیچ بیان حقوق عورتون کے ﴿ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَیْرًا فَاِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِیْمُهٗ کَسَرْتَهٗ وَاِنْ تَرَکْتَهٗ لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ** روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون کے بھلائی کی اسلئے کہ تحقیق عورتین پیدا کی گئین ہین پسلی سے کہ وہ ٹیڑھی ہے اور تحقیق بہت ٹیڑھی چیز پسلی مین اوپر کی پسلی ہے پس اگر ارادہ کرے تو کہ سیدھا کرے پسلی کو توڑ دے گا اسکو اور اگر چھوڑے تو پسلی کو اپنے حال پر ہمیشہ رہیگی ٹیڑھی پس قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی حضرت حوا علیہا السلام کہ اصل اور اول سب عورتون کی ہین حضرت آدمؑ کی اوپر کی پسلی مین سے پیدا ہوئین کہ وہ بہت ٹیڑھی ہوتی ہے پس انکی اصل مین ٹیڑھا پن ہے کوئی اسکو متغیر نہین کر سکتا اور ٹیڑھی پسلی کا حال یہ ہے کہ اگر تو سیدھا کیا چاہے تو ٹوٹ جاویگی اور اگر تو اسکو چھوڑے بحال خود تو ہمیشہ ٹیڑھی رہیگی اسیطرح حال عورتونکا ہے کہ انکی اصل خلقت مین کجی اعمال اور اخلاق مین ہے اگر چاہین مرد کہ راست و درست کرین انکو توڑ ڈالین گے کہ مراد ساتھ اسکے طلاق ہے جیسا کہ حدیث آئندہ مین آتا ہے پس ممکن نہین ہے فائدہ اٹھانا ساتھ عورتون کے مگر ساتھ چھوڑنے انکے کے ٹیڑھا پن پر جبتک کہ اس چھوڑنے مین گناہ نہ لازم آوے اور اگر گناہ لازم آوے تو تغافل مناسب نہین حاصل یہ کہ معاملہ انسے اچھی طرح رکھو اور صبر کرو انکے ٹیڑھے پن پر اور یہ توقع اٹھا دو کہ سب باتوں مین تمھاری مرضی موافق کام کرینگی ﴿ **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِیْمَ لَکَ عَلٰی طَرِیْقَةٍ فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ وَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِیْمُهَا کَسَرْتَهَا وَکَسْرُهَا طَلَاقُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عورت یعنی اصل اور مان انکی حضرت حوا کہ پیدا کی گئی پسلی سے یعنی حضرت آدمؑ کی پسلی سے ہرگز نہین سیدھی ہوگی واسطے تیرے اوپر ایک راہ کے پس اگر چاہے تو کہ فائدہ اٹھاوے تو ساتھ اسکے فائدہ اٹھا دے تو ساتھ اسکے اسحالت مین کہ ہوا سمین کجی اور اگر چاہے تو سیدھا کرنا اسکا توڑیگا تو اسکو اور توڑنا اسکا طلاق دینا اسکا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ہرگز نہین سیدھی ہوگی واسطے تیرے اوپر ایک راہ کے یعنی ہمیشہ ایک حالت مستقیمہ پر نہین رہے گی بلکہ حالتین بدلتی جاوینگی شکر سے طرف ناشکری کے اور اطاعت سے طرف نافرمانی کے اور قناعت سے طرف طمع کے وغیر ذلک ﴿ **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ کَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْهَا اٰخَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بغض رکھے مرد مسلمان عورت مسلمان سے اگر ناخوش رکھے گا اسکے ایک فعل وخو کو تو خوش رکھے گا اسکے فعل وخوی دوسرے کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** اسلئے کہ تمام آدمی کے اخلاق وافعال برے نہین ہوتے اگر بعضے برے ہوتے ہین تو بعضے اور اچھے بھی ہوتے ہین پس نظر اسکی افعال واخلاق نیک پر کرنی چاہیے اور راضی ہونا چاہیے اور اسکے افعال واخلاق بد پر صبر کرے مقصود رغبت دلانی اور مبالغہ ہے بیچ خوش گذرانی کے ساتھ عورتونکے اور صبر کرنیکے انکی ایذا پر اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ یار بے عیب نہین ہاتھ لگتا پس اگر کوئی شخص بے عیب یار ڈھونڈھے تو رہیگا بے یار کے اور نہین خالی ہوتا ہے انسان خصوصًا مومن بعضے اچھی خصلت سے پس لائق ہے کہ رعایت اسکی کرے اور چشم پوشی کرے سوائے اسکے سے ﴿ **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ لَمْ یَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَهَا الدَّهْرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ** اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر نہوتے بنی اسرائیل نہ سڑتا گوشت اور اگر نہ ہوتی حوا نہ خیانت کرتی کوئی عورت اپنے خاوند کی کبھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت موسی علیہ السلام کیوقت مین بنی اسرائیل پر جنگل مین من سلوا اترتا تھا اللہ تعالی کی طرف سے اور حکم تھا بقدر ضرورت لیلین اور ذخیرہ نکرین وہ نہایت حرص سے ذخیرہ کرنے لگے یہانتک کہ سڑ جاتا پس وہ سڑنا گوشت کا سزا تھی انکی فعل بد کی یعنی ذخیرہ کرنیکی کہ بسبب حرص اور نہ توکل کرنیکے خدا تعالی پر ذخیرہ کرتے تھے بعد از ان سڑنا گوشت کا مقرر ہوا ہمیشہ کو پس فرمایا حضرتؐ نے اگر بنی اسرائیل نہ جمع کرتے گوشت کو تو سڑا نہ کرتا اور خیانت کے معنی ہین ناراستی یعنی کجی پس کجی حضرت حوا کی یہ تھی کہ رغبت دلائی حضرت آدم علیہ السلام کو کھانے درخت معلوم کے برخلاف امر

کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ ہوں نزدیک ایک شخص کے دو بیویاں یعنی مثلاً پھر نہ انصاف کرے درمیان اُنکے آویگا دن قیامت کے اسحالت
مین کہ آدھا دھڑ اُسکا گرا ہوا ہوگا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یہ سزا دو ہی عورتوں کی بے انصافی کرنے پر نہین موقوف ہی اگر تین ہونگی
یا چار اور اُنمین انصاف نہ کریگا تو بھی یہی سزا ہوگی اُسکی پس واجب ہے برابری کرنی نوبت مین باعتبار رات کے رہنے کے نہ صحبت کرنیکے اور باکرہ اور ثیب اور نئی اور پرانی
اور مسلمان اور کتابیہ اسمین برابر ہین اور لونڈی اور مکاتبہ اور مدبرہ اور ام ولد کے لئے نوبت آدھی ہے بہ نسبت عورت آزاد کے یعنی اگر اسکے نکاح مین لونڈی وغیرہ کسی
کی ہی اور عورت آزاد بھی ہے تو لونڈی وغیرہ کے پاس ایک رات رہے اور عورت آزاد کے پاس دو راتین اور حرم کے لئے نوبت نہین ہے ع ملتقی مولانا **اَلْفَصْلُ
الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ عَطَاءٍ** قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُوْنَةَ بِسَرِفٍ فَقَالَ هٰذِهٖ زَوْجَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا
رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوْهَا وَلَا تُزَلْزِلُوْهَا وَارْفُقُوْا بِهَا فَاِنَّهٗ كَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعُ نِسْوَةٍ كَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ
لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ قَالَ عَطَاءٌ اَلَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْسِمُ لَهَا بَلَغَنَا اَنَّهَا صَفِيَّةُ وَكَانَتْ اٰخِرَهُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بِالْمَدِيْنَةِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَالَ رَزِيْنٌ قَالَ غَيْرُ عَطَاءٍ هِيَ سَوْدَةُ وَهُوَ اَصَحُّ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ حِيْنَ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ طَلَاقَهَا فَقَالَتْ لَهٗ اَمْسِكْنِيْ وَقَدْ وَهَبْتُ يَوْمِيْ لِعَائِشَةَ لَعَلِّيْ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ نِسَائِكَ فِي الْجَنَّةِ روایت ہی عطاء بن رباح
تابعی سے کہ کہا حاضر ہوئے ہم ساتھ ابن عباسؓ کے میمونہؓ کے جنازے پر مقام سرف مین پس کہا ابن عباسؓ نے یہ ہین بی بی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جسوقت کہ
اُٹھاؤ تم جنازہ اُنکا پس نہ بہت ہلاؤ اُسکو اور نہ جنبش دو اُسکو اور اُٹھاؤ اُسکو سہج سے اور تعظیم کرو اُسکی اسلئے کہ تحقیق تھین نزدیک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
نو عورتین تھے حضرتؐ تقسیم کرتے یعنی نوبت کرتے تھے اُنمین سے واسطے آٹھ کے اور نہ تقسیم کرتے تھے واسطے ایک کے کہا عطاء نے وہ عورت کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نہ تقسیم کرتے تھے واسطے اُسکے پونہچی ہے ہمکو خبر یہ کہ وہ تھین صفیہؓ اور تھین صفیہؓ آخر سب عورتوں کی مرنے مین کہ مری تھین مدینے مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور
کہا رزین نے کہ ائمہ حدیث سے ہے کہ کہا غیر عطاء نے کہ وہ عورت کہ نہ تقسیم کرتے تھے اُسکے لئے سودہؓ تھین اور یہی بہت صحیح ہے کہ بخشدیا تھا اُنھون نے دن اپنا یعنی نوبت کا
واسطے عائشہؓ کے جسوقت کہ ارادہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکی طلاق کا پس کہا اُنھون نے واسطے حضرتؐ کے کہ رہنے دو مجکو اپنے نکاح مین اور تحقیق بخشدیا
مین نے دن اپنا واسطے عائشہؓ کے بامید اسکے کہ ہوؤن مین تمھاری بیویون سے بہشت مین **ف** حضرت میمونہؓ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویون مین سے ہین اور خالہ تھین
ابن عباسؓ کی اور سرف نام ایک جگہ کا ہے کہ ایک منزل ہی مکے سے کہ قبر حضرت میمونہؓ کی وہین ہے اور نکاح اور زفاف بھی اُنکا وہین ہوا تھا اور انتقال بھی وہین ہوا اور
اسلئے یہ تعلیل ہے نہی کی یعنی نہ ہلاؤ اسلئے کہ یہ اُن بیویون مین سے ہے کہ حضرتؐ نے نوبت مقرر کر رکھی تھی اُنکی اور کہا خطابی نے کہ یہ کہنا کہ وہ عورت کہ نہین تقسیم کرتے تھے
حضرتؐ اُسکے لیے صفیہؓ تھین وہم ہے کہ کسی راوی سے واقع ہوا ہے بلکہ وہ سودہؓ ہی تھین اور تھین صفیہؓ آخر سب عورتوں کی مرنے مین آخر جاننا چاہئے کہ انتقال ہوا صفیہؓ
کا رمضان کے مہینے مین سنہ ہجری مین اور بعضون نے کہا سنہ ۵۲ باونمین مین بیچ زمانہ معاویہؓ کے اور دفن کی گئین بقیع مین اور مری میمونہؓ سنہ اکیاون ۵۱ مین اور بعضون نے
کہا سنہ چھیاسٹھ ۶۶ مین اور بعضون نے کہا سنہ ترسٹھ ۶۳ مین اور حضرت عائشہؓ مرین مدینے مین سنہ ستاون ۵۷ مین اور بعضون نے کہا سنہ اٹھاون ۵۸ مین اور مرین سودہؓ سنہ چون ۵۴ مین اور
حفصہؓ سنہ پچاس ۵۰ مین اور ام سلمہؓ سنہ انسٹھ ۵۹ مین اور ام حبیبہؓ سنہ چوالیس ۴۴ مین اور زینب بنت جحشؓ سنہ بیس ۲۰ مین اور جویریہؓ سنہ پچاس ۵۰ مین کذا ذکرہ صاحب المواہب اور حضرت
خدیجہؓ کا انتقال ہوا پہلے ہجرت کے اور زینب بنت خزیمہؓ کا بھی انتقال حضرتؐ کے سامنے ہوا پس جب یہ معلوم ہوا تو حضرت صفیہؓ کا مرنا سب بیویوں کے بعد غیر صحیح ہی اور اگر
ضمیر لفظ کانت کی میمونہؓ کی طرف پھیرین تو نہین مناسب ہے یہ اس قول کے مَاتَتْ بِالْمَدِيْنَةِ اسلیے کہ وہ مرین ہین سرف مین پس نہین خالی ہی یہ کلام اشکال سے واللہ اعلم
بالحال ح ع **بَابُ عِشْرَةِ النِّسَاءِ وَمَا لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنَ الْحُقُوْقِ** یہ باب ہی بیچ بیان اُن حدیثون کے کہ وارد ہوئی ہین بیچ صحبت اور اختلاط کے
ساتھ عورتون کے اور بیچ بیان حقوق ہر ایک عورت کے **ف** ہر ایک عورت جو کہا گویا باعتبار ارادہ کرنے اقسام عورتون کے کہا یعنی باکرہ اور ثیبہ اور خوش خلق اور

مِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ قَالَتْ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ٥ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا کہا مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مین البتہ جانتا ہون جسوقت کہ ہوتی ہو تو مجھ سے خوش اور جسوقت کہ ہوتی ہو تو مجھپر خفا یعنی بسبب کسی امر دنیوی کے جیسیکہ میان بیوی مین خفگی ہوتی ہے پس کہا مین نے کہان سے پہچانتے ہو یہ فرمایا جسوقت کہ ہوتی ہو تو مجھسے راضی پس تحقیق تو کہتی ہی نہین ہے اسطرح قسم ہے پروردگار محمدؐ کی اور جسوقت کہ ہوتی ہے تو مجھپر خفا کہتی ہی نہین ہے اسطرح قسم ہے پروردگار ابراہیمؑ کی یعنے نام میرا نہین لیتی اور پروردگار ابراہیمؑ کہتی ہے کہا حضرت عائشہؓ نے کہا مین نے کہ ہان یعنی اسیطرح سے ہے قسم ہے اللہ کی اے رسول خدا کے نہین چھوڑتی مین مگر نام تمہارا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی حالت غضب مین کہ مسلوب العقل ہوتی ہون نہین ترک کرتی مگر نام تمہارا اور دل میرا مستغرق ہوتا ہے تمہاری محبت مین ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ رَّجُلٍ يَّدْعُوْ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَتَاْبٰى عَلَيْهِ اِلَّا كَانَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بلاوے کوئی مرد اپنی عورت کو طرف بچھونے اپنے کے پس انکار کرے وہ اور گذارے خاوند رات غصے مین لعنت کرتے ہین فرشتے عورت کو صبح تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یون ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ یعنی قبضۂ تصرف اُسکے کے ہے نہین کوئی شخص کہ بلاوے اپنی عورت کو طرف بچھونے اپنے کے پھر انکار کرے اسپر مگر ہوتا ہے وہ کہ آسمان مین ہے خفا اُسپر یہانتک کہ راضی ہو خاوند اُسکا اُس سے **ف** انکار کرے یعنی بغیر عذر شرعی کے اور بعضون نے کہا کہ حیض عذر نہین ہے انکار کرنے مین اسلیے کہ خاوند کو جائز ہے فائدہ اُٹھانا اُس سے ساتھ اُسچیز کے کہ اوپر ازار کے ہے نزدیک جمہور کے اور بعضی علما کے نزدیک سواے شرمگاہ کے اور بدن سے فائدہ اُٹھانا جائز ہے اور صبح تک یہ باعتبار غالب کے فرمایا کہ اکثر ایسا معاملہ رات کو ہوتا ہے اگر دنکو اسیطرح انکار کریگی تو شام تک یہی حال ہوگا اور وہ کہ آسمان مین ہے یعنی حکم اُسکا آسمان مین ہے یا وہ کہ معبود ہے آسمان مین یعنی اللہ تعالی اور اللہ تعالی معبود آسمان مین بھی ہے اور زمین مین بھی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ پس حدیث مین فقط معبود آسمان کا کہا اسلیے کہ اکتفا کیا ساتھ ذکر کرنے اشرف کے اور احتمال ہے کہ مراد اُس سے فرشتے ہون اور اسحدیث سے یہ معلوم ہوا کہ خفگی خاوند کی باعث ہے پروردگار کی خفگی کا اور جب قضاء شہوت کی خفگی کا یہ حال ہوا تو اگر خفگی امر دین مین ہو تو کیا حال ہوگا ع **وَعَنْ** اَسْمَآءَ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِيْ غَيْرَ الَّذِيْ يُعْطِيْنِيْ فَقَالَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسماءؓ سے یہ کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میری ہے ایک سوکن پس کیا ہے مجھپر گناہ اگر اظہار کرون مین اپنے خاوند کی طرف سے یعنی سوکن کے آگے غیر اُسچیز کا کہ دیتا ہے مجکو یعنی جو کچھ دیتا ہے اُس سے زیادہ اظہار کرون سوکن کے جلانیکے لئے کہ دیکھ تجھسے زیادہ مجکو دیتا ہے پس فرمایا حضرتؐ نے کہ اظہار کرنیوالا ساتھ اُسچیز کے کہ نہین دیا گیا مانند پہننے والے دو کپڑون جھوٹ کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دو کپڑون سے مراد چادر اور تہبند ہین اور جھوٹے کپڑے پہننے والے سے مراد وہ شخص ہے کہ کپڑے عاریت یا امانت کے پہنے اور اسطرح دکھاوے کہ گویا اُسکے ہی ہین یا وہ شخص مراد ہے کہ لباس زاہدون اور صالحون کا پہنے اور واقع مین ایسا ہو نہین اور بعضون نے کہا کہ اُسکے ساتھ تشبیہ دی کہ پیراہن پہنے اور لگادے اُسمین دو آستینین اور نیچے آستینون کے تا لوگ جانین کہ دو پیراہن پہنے ہین اور بعضون نے کہا کہ عرب مین ایک شخص تھا کہ دو کپڑے نفیس پہنتا تھا تا کہ اُسکو عزت و شرف ہو اور جھوٹی گواہی دینے کو کوئی جھوٹی نجانے اُسکے ساتھ تشبیہ دی اُسکو ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ شَهْرًا وَّكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهٗ فَاَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا ایلاء کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیون سے ایک مہینے کا اور تھی کہ موچ آئی تھی حضرتؐ کے پاؤن مین پس ٹھیرے رہے بالاخانہ مین انتیس راتین پھر اُترے پس عرض کیا لوگون نے کہ اے رسول خدا کے ایلاء کیا تھے ایک مہینے کا اور مہینا انتیس دن کا ہوتا ہے پس

اللہ تعالیٰ کے پس فرمایا کہ کبھی حضرت حوا سے سرزد ہوئی اگر وہ یہ کجی نہ کرتین تو کوئی عورت اپنے خاوند سے کجی نہ کرتی ح وعن عبد اللہ بن زمعۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجلد احدکم امراتہ جلد العبد ثم یجامعھا فی اخر الیوم وفی روایۃ یعمد احدکم یجلد امراتہ جلد العبد فلعلہ
یضاجعھا فی اخر یومہ ثم وعظھم فی ضحکھم من الضرطۃ فقال لم یضحک احدکم مما یفعل متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن زمعہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مارے ایک تمہارا بیوی اپنی کو مارنا غلام کا سا یعنی بہت پھر صحبت کریگا اُس سے آخر دن مین اور ایک روایت مین ہے قصد کرتا
ہے ایک تمہارا پس مارتا ہے عورت اپنی کو مارنا غلام کا سا پس شاید کہ وہ ہمخواب ہو اُس سے بیچ آخر دن مارنیکے پھر نصیحت فرمائی حضرتؐ نے صحابہؓ کو بیچ ہنسنے اُنکے
کے ریح نکلنے پر پھر فرمایا کیون ہنستا ہے ایک تمہارا اُس چیز سے کہ آپ بھی کرتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پھر صحبت کریگا یعنی کیا مناسب ہے کہ جسکے ساتھ ایسا
معاملہ ہو اُس سے ایسا سلوک کرے اگرچہ بیوی کو کچھ نافرمانی پر مارنا آیا ہے نہ کہ ایسا اس سے یہ معلوم ہوا کہ ساتھ بیوی کی اتفاق وسلوک سے رہے اور کیون ہنستا ہے
آخر یعنی ہنسنا اچھا نہین معلوم ہوتا ہے مگر امر عجیب پر کہ نہ پایا جاتا ہو عادۃً پس جب ایک چیز اپنے ہی مین موجود ہو تو غیر سے سرزد ہونے پر تو کیون ہنسے اس سے
معلوم ہوا کہ اگر کسی سے گوز سرزد ہو تو تغافل کرے تا کہ اُسکو رنج نہو چنانچہ حاتم اصم کا حال لکھا ہے کہ یہ بہرے نہ تھے ایکبار ایک عورت کوئی مسئلہ پوچھنے کو آئی
اُنکے پاس اور اثناء پوچھنے مین اُس سے گوز سرزد ہوا اُنھون نے اُسکے رفع خجالت کیلئے اُس سے کہا کہ پکار کر کہہ پس وہ خوش ہوئی اُسنے جانا کہ یہ بہرے ہین پھر اُنھون
نے اُس بات کے پورا کرنیکے لئے اپنے کو بہرا بنا رکھا اور کہا طیبی نے کہ اسمین تنبیہ ہے اسپر کہ لائق ہے مرد عاقل کو کہ جب ارادہ کرے بھائی مسلمان کی عیب گیری کا تو اول
اپنے نفس مین تامل کرے کہ آیا مجھ مین یہ عیب یا مانند اسکے پایا جاتا ہے یا نہین پس اگر اپنے کو اُس سے پاک نہ پاوے تو باز رہنا اُسکی عیب گیری سے بہتر ہے کیا خوب
کسی نے کہا ہے کہ دیکھتا ہون مین اکثر لوگونکو کہ دیکھتے ہین عیب اور دیکھنے اندھے ہین اپنے عیبون سے ع **وعن** عائشۃ قالت کنت العب بالبنات عند النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وکان لی صواحب یلعبن معی فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل ینقمعن منہ فیسربھن الی فیلعبن معی متفق علیہ
اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھی مین کھیلتی ساتھ گڑیون کے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھین میری ہمجولیان کھیلتین ساتھ میرے اور تھے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت تشریف لاتے چھپ جاتین ہمجولیان میری حضرتؐ سے یعنی بسبب شرم کے پس حضرتؐ بھیجتے اُنکو طرف میرے پس کھیلتین ساتھ میرے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس مین بیان ہے خوش گذرانی کا ساتھ بیوی کے اور حکم لڑکیون کے کھیلنے کا گڑیون سے باب اولی مین گذر چکا ع **وعنھا** قالت واللہ
لقد رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقوم علی باب حجرتی والحبشۃ یلعبون بالحراب فی المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسترنی بردائہ لانظر
الی لعبھم بین اذنہ وعاتقہ ثم یقوم من اجلی حتی اکون انا التی انصرف فاقدروا قدر الجاریۃ الحدیثۃ السن الحریصۃ علی اللھو متفق
علیہ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا قسم ہے اللہ کی تحقیق دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے اوپر دروازے حجرے میرے کے اور حبشی کھیلتے تھے ساتھ
برچھیون کے مسجد مین اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پردہ کر رہے تھے میرا ساتھ چادر اپنی کے تا کہ دیکھون مین طرف کھیل اُنکے کے درمیان کانون اور مونڈھون حضرتؐ
کے سے پھر کھڑے رہے واسطے خاطر میری کے یہانتک ہوئی مین وہ کہ پھری مین آپ یعنی آنحضرتؐ اسقدر ٹھیرے رہے کہ جب تک مین نہ پھری اور بس نہ کیا آپ پھرے
پس اندازہ کرو زمانہ سے مقدار کھڑے رہنے لڑکی کہ صغیر سن حرص کرنیوالی کھیل پر ہو یعنی خیال کرو کہ لڑکیان خورد سال کسقدر حریص ہوتی ہین کھیل کے
دیکھنے پر اُسقدر کھڑی رہی ہین اور حضرتؐ بھی میری خاطر کھڑے رہے حاصل یہ کہ حضرتؐ دیر تک تماشا دکھلایا کئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مسجد مین
یعنی رحبہ مسجد مین کہ وہ ایک چبوترا تھا متصل مسجد کے یا نفس مسجد مین اسلئے کہ کھیلنا اُنکا برچھیون سے سامان جہاد سے تھا پس ہوا وہ عبادت مانند تیر اندازی کے
اور نظر کرنی اُنکے طرف ظاہر یہ ہے کہ یہ تھا پہلے نزول حجاب کے کذا ذکرہ التورپشتی اور اس سے حضرتؐ کی خوش خلقی اور خوش گذرانی اور محبت وعنایت حضرت
عائشہؓ پر معلوم ہوئی ع **وعنھا** قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعلم اذا کنت عنی راضیۃ واذا کنت علی غضبی فقلت

کرون اپنے مان باپ سے یعنی مشورہ اُس امر مین کرتے ہین کہ اُسمین کچھ تردد ہوتا ہے اور مجھے اسمین کچھ تردد نہین بلکہ اختیار کیا مین نے اللہ کو اور رسول اُسکے کو اور
گھر آخرت کو اور سوال کرتی ہون مین آپ سے یہ کہ نہ خبر دو کسی عورت کو اپنی عورتو نمین سے ساتھ اسچیز کے کہ کہا مین نے فرمایا حضرتؐ نے نہین پوچھیگی مجھسے کوئی
عورت اُنمین سے مگر کہ خبر دونگا مین اُسکو تحقیق اللہ تعالی نے نہین بھیجا مجکو کسی کے رنج دینے کو اور نہ خواہ مخواہ کسی کے تکلیف دینے کو ولیکن بھیجا ہی مجھکو احکام دین
سکھانے کو اور آسانی کرنے کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** پایا عمرؓ نے الخ شاید کہ یہ قصہ پردے کے حکم ہونیسے پہلے کا ہے اور ہنساؤن الخ یعنے کوئی بات خوش طبعی کی کہون
تا حضرتؐ کا ملال رفع ہو اور خوش ہون اِس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے آدمی کو کہ جب اپنے دوست کو غمگین دیکھے تو ایسی بات اُسکے آگے کہے کہ وہ ہنسے اور خوش ہو اور
مشغول ہو اُسمین چنانچہ آیا ہے کہ جب حضرتؐ اپنے کسی صحابی کو غمگین دیکھتے تو خوش کرتے اُسکو ساتھ خوش طبعی کے اور آیت مذکورہ ساری یون ہے یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ
لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ
فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا حاصل آیت کا یہ ہے کہ کہدے اے محمدؐ اپنی بیویون کو کہ مین نے تو اختیار کیا ہے فقر دنیا مین پس اگر تم نہ راضی ہو میرے فقر پر
تو خبر دو مجکو اور آؤ میرے پاس فائدہ مند کرونمین تمکو اور رخصت کرون تمکو رخصت کرنا اچھی طرح اور اگر راضی ہوگی میرے فقر پر اور ارادہ کروگی رضامندی خدا
اور رسول کا اور ملنے جنت کا تو تمکو اللہ تعالی عوض اس مشقت کے ثواب دیگا بڑا اور مشورہ کرے تو آنحضرتؐ نے یہ اسلئے فرمایا کہ عائشہؓ صغیر سن تھین مبادا باقتضاے
سن کے دنیا اختیار کرین اور آخرت نہ اختیار کرین اور راضی ہون مجسے جدا ہونے پر تو انکو بھی ضرر پونہچے گا اور اُنکے مان باپ کو بھی اور اگر اپنے مان باپ سے پوچھینگی
تو وہ وہی صلاح دینگے جو اُنکے حق مین بہتر ہوگی اور حضرت عائشہؓ نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منع کیا کہ جو کچھ مین نے جواب دیا ہے اُسکی خبر اور کسی بیوی کو نہ
کیجیگا سبب اِس کا یہ تھا کہ منظور اُنکو یہ تھا کہ شاید کوئی بیوی دنیا کو اختیار کرے اور حضرتؐ کے نکاح سے نکل جاوے اور یہ بات اُنھون نے بسبب نہایت
محبت کے حضرتؐ سے اور غیرت کرنے کے سوکنون پر کہی پس حضرتؐ نے فرمایا کہ مجسے نہین ہونیکا جو کوئی پوچھیگی مین کہدونگا کہ اسمین بھلا اُنکا ہے اگر مین نہ کہون تو بے
شفقتی ثابت ہوتی ہے مجکو اللہ نے کسی کے رنج اور تکلیف دینے کے لئے نہین بھیجا ہے بلکہ مجکو تعلیم خلائق اور آسان کرنے امور اُنکے کے لئے بھیجا ہی ع ح **وَعَنْ عَائِشَةَ**
قَالَتْ كُنْتُ اَغَارُ عَلَى اللَّاتِیْ وَهَبْنَ اَنْفُسَهُنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَتَهَبُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تُرْجِیْ مَنْ تَشَاۤءُ
مِنْهُنَّ وَتُؤْوِیْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَاۤءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ مَا اَرٰى رَبَّكَ اِلَّا يُسَارِعُ فِیْ هَوَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھی مین عیب کرتی اُن عورتون پر کہ بخشتے نفس اپنے واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہتی مین کہ کیا بخشتی ہے عورت نفس اپنا پس
جب اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیت کہ الگ کر تو جسکو چاہے اُنمین سے اور ٹھکانا دے اپنی طرف جسکو چاہے اور جسکو طلب کرے تو اُن عورتون مین سے کہ الگ کیا تونے
پس نہین گناہ تجھپر کہتی ہین عائشہؓ کہ کہا مین نے نہین دیکھتی مین پروردگار تیرے کو مگر کہ جلدی کرتا ہے بیچ رضا و خواہش تیری کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت
عائشہؓ اسلیے عیب کرتی تھین کہ ہبہ کرنا عورتون کا اپنے نفس کو دلالت کرتا ہے اُنکی حرص پر اور قلت حیا پر اور واقع مین یہ بات اچھی تھی کہ حضرتؐ کو اپنا نفس ہبہ کرتی
تھین رہے طامع اُنکے اور کہتی مین یعنے ازراہ انکار کے کہ آیا بخشتی ہے عورت نفس اپنا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ کیا نہین حیا کرتی عورت اس سے کہ بخشتے نفس اپنا مرد کو
اور الگ کر تو الخ یعنی ترک کردے تو ساتھ سُلانا جسکا چاہے تو اُنمین سے اور ٹھکانا دے یعنی ساتھ سُلا جسکو چاہے تو یا طلاق دے تو جسکو چاہے اور نکاح مین رکھ جسکو چاہے
یا معنی آیت کے یہ ہین کہ ترک کر تو نکاح کرنا جس سے چاہے تو عورتون اُمت اپنی کی سے اور نکاح کر جس سے چاہے تو کہا نووی نے صحیح تر یہ ہے کہ یہ ناسخ ہے اس آیت کی لَا یَحِلُّ
لَكَ النِّسَاۤءُ مِنْۢ بَعْدُ اسلیے کہ صحیح تر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہین ہوئی یہانتک کہ مباح کی گئین اُنکے لئے عورتین سواے بیویون اُنکی کے اور کہا بغوی
نے کہ مشہور تر قول تو یہ ہے کہ یہ آیت حضرتؐ کی بیویونکی نوبت کے مقدمے مین اُتری ہے کہ پہلے حضرتؐ پر نوبت ٹھیرانی بیویون کے لئے واجب تھی جب یہ اُتری تو
ساقط ہوئی حضرتؐ سے نوبت اور حضرتؐ کو اختیار ہوا کہ جسکے پاس چاہین رہین اور جسکو طلب کرے تو اور ارادہ کرے تو اپنے ساتھ سُلانیکا اُن عورتونمین سے کہ الگ کیا

کے بعد کیون اتر آئے پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق مہینا ہوتا ہے انتیس ۲۹ دن کا بھی نقل کی یہ بخاری نے **ف** ایلاء لغت مین کہتے ہین قسم کھانیکو اور شرع مین ایلاء اُسکو کہتے ہین کہ قسم کھائے کہ مین بیوی کے پاس چار مہینے یا زیادہ چار مہینے سے نہین جاونگا یعنی صحبت نہین کرونگا پس اگر قسم پوری کی تو طلاق بائن پڑجاتی ہے اور اگر قسم توڑ ڈالے تو ساقط ہوجاتا ہے ایلاء اور لازم آتا ہے کفارہ یا جزا اور اگر لونڈی کسی کی اسکے نکاح مین ہو اس سے ایلاء کرے تو اودنی مدت اسکی دو مہینے ہین پس اگر ان مدتون سے کم کی قسم کھائے تو وہ ایلاء شرعی نہین ہے پس اس حدیث مین ایلاء لغوی مراد ہے یعنی قسم کھائی کہ مین مہینا بھر تک بیویون کے پاس نہین جاونگا اور سبب اسکا یہ تھا کہ بیویان حضرت کی کچھ نفقہ زیادہ مانگتی تھین حضرت نے قسم کھائی کہ مین انکے پاس مہینے بھر تک نہین جاونگا اور انھین دنون مین حضرت کے پائے مبارک مین چوٹ آگئی تھی بسبب گر پڑنے کے گھوڑے پر سے پس حضرت بالاخانہ پر رہے انتیس ۲۹ دن بعد ازان اُترے شاید کہ وہ مہینا انتیس ۲۹ دن کا تھا اسی پے انتیس ۲۹ دن پر اکتفا کیا **ع** وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ يَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوْسًا بِبَابِهٖ لَمْ يُؤْذَنْ لِاَحَدٍ مِّنْهُمْ قَالَ فَاُذِنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ اَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَاْذَنَ فَاُذِنَ لَهٗ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا حَوْلَهٗ نِسَاۤؤُهٗ وَاجِمًا سَاكِتًا قَالَ فَقَالَ لَاَقُوْلَنَّ شَيْئًا اُضْحِكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ رَاَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ سَاَلَتْنِي النَّفَقَةَ فَقُمْتُ اِلَيْهَا فَوَجَاْتُ عُنُقَهَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُنَّ حَوْلِيْ كَمَا تَرٰى يَسْاَلْنَنِي النَّفَقَةَ فَقَامَ اَبُوْ بَكْرٍ اِلٰى عَائِشَةَ يَجَاُ عُنُقَهَا وَقَامَ عُمَرُ اِلٰى حَفْصَةَ يَجَاُ عُنُقَهَا كِلَاهُمَا يَقُوْلُ تَسْاَلِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ عِنْدَهٗ فَقُلْنَ وَاللّٰهِ لَا نَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهٗ ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا اَوْ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ حَتّٰى بَلَغَ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا قَالَ فَبَدَاَ بِعَائِشَةَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَعْرِضَ عَلَيْكِ اَمْرًا اُحِبُّ اَنْ لَّا تَعْجَلِيْ فِيْهِ حَتّٰى تَسْتَشِيْرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَلَا عَلَيْهَا الْاٰيَةَ قَالَتْ اَفِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَشِيْرُ اَبَوَيَّ بَلْ اَخْتَارُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَاَسْاَلُكَ اَنْ لَّا تُخْبِرَ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَاۤئِكَ بِالَّذِيْ قُلْتُ قَالَ لَا تَسْاَلُنِي امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اِلَّا اَخْبَرْتُهَا اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْنِيْ مُعَنِّتًا وَّلَا مُتَعَنِّتًا وَّلٰكِنْ بَعَثَنِيْ مُعَلِّمًا مُّيَسِّرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے جابرؓ سے کہا آئے ابوبکرؓ درحالیکہ طلب پروانگی کی کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی آپ کے پاس آنیکی پس پایا ابوبکرؓ نے لوگونکو بیٹھا حضرتؐ کے دروازے پر کہ نہ پروانگی دی گئی کسیکو انمین سے داخل ہونے کی کہا جابرؓ نے پس پروانگی ہوئی واسطے ابوبکر صدیقؓ کے پس داخل ہوئے پھر آئے حضرت عمرؓ اور پروانگی طلب کی پس پروانگی دی گئی انکو پس پایا عمرؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بیٹھے اسحالمین کہ گرد حضرتؐ کے تھین عورتین انکی اور حضرتؐ تھے غمگین خاموش کہا جابرؓ نے کہ کہا حضرت عمرؓ نے یعنی اپنے دلمین البتہ کہون مین کچھ کہ ہنساؤن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس کہا عمرؓ نے یارسول اللہ اگر دیکھو تم خارجہ کی بیٹی کو کہ بیوی انکی تھی طلب کرے مجھسے خرچ روٹی پانی کا یعنی زیادہ عادت سے تو کھڑا ہوؤن مین طرف اُسکے اور کوٹون اُسکی گردن پس ہنسے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا یہ عورتین کہ گرد میرے بیٹھی ہین جیسا کہ دیکھتا ہے تو طلب کرتی ہین مجھسے خرچ یعنی زیادہ عادت سے پس کھڑے ہوئے ابوبکرؓ طرف عائشہؓ کے کوٹنے لگے گردن عائشہؓ کی اور کھڑے ہوئے عمرؓ طرف حفصہؓ کے کوٹنے لگے گردن حفصہؓ کی حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ دونون نے کہا کہ طلب کرتی ہو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اُس چیز کو کہ نہین حضرتؐ پاس پس کہا عورتون نے قسم ہے خدا کی نہین مانگین گے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ کبھی کہ نہو اُنکے پاس پھر الگ ہوئے حضرتؐ بیویون سے ایک مہینا یا انتیس ۲۹ دن یعنی بنابر قسم سابق کے اور یہ شک راوی ہے پھر اُتری یہ آیت اے نبی کہہ اپنی عورتون سے یہانتک کہ پہونچے اس لفظ تک للمحسنات منکن اجرا عظیما کہا جابرؓ نے پس شروع کیا حضرتؐ نے کہنا اس بات کا حضرت عائشہؓ سے یعنی اسلیئے کہ وہ بہت عقلمند اور افضل تھین سب بیویون سے پس فرمایا اے عائشہؓ تحقیق مین ارادہ کرتا ہون کہ بیان کرون روبرو تیرے ایک بات کہ چاہتا ہون کہ نہ جلدی کرے تو اُسمین یعنی اسکے جواب دینے مین ابھی یعنی یہانتک کہ مشورہ کرے تو ماں باپ اپنے سے کہا عائشہؓ نے کیا ہے وہ اے رسول خدا کے پس پڑھی حضرتؐ نے روبرو عائشہؓ کے آیت مذکورہ کہا عائشہؓ نے کیا تمھارے مقدمہ مین اے رسول خدا کے مشورہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ عورت جسوقت پڑھے پانچون نمازین یعنی اوقات طہارت اپنے مین اور روزے رکھے ماہ رمضان کے یعنی ادا اور قضا اور نگاہ رکھے
شرمگاہ اپنی کو یعنی باز رکھے نفس اپنی کو فواحش سے اور فرمانبرداری کرے اپنے خاوند کی یعنی اُن چیزون مین کہ فرمانبرداری کرنی چاہیے پس چاہیے کہ داخل
ہو جس دروازے بہشت کے سے چاہیے نقل کی یہ ابونعیم نے حلیۃ الابرار مین **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کُنْتُ اٰمِرُ
اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَۃَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ اگر حکم کرتا مین کسی کو یہ کہ سجدہ کرے واسطے کسی کے تو البتہ حکم کرتا عورت کو کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی
سجدہ کرنا کسی کو درست نہین سواے رب معبود کے اگر درست ہوتا کسی کو سجدہ کرنا تو بیوی کو کہتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اسلیے کہ حقوق خاوند کے بہت
ہین بیوی پر اور وہ عاجز ہے ادا کرنے شکر حقوق اُسکے سے اور اسمین نہایت مبالغہ ہے بیچ واجب ہونے اطاعت خاوند کے بیوی پر ع **وَعَنْ**
اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ مَاتَتْ وَزَوْجُھَا عَنْھَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے
ام سلمہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کہ مرے اس حال مین کہ خاوند اُسکا اُس سے راضی ہو داخل ہو گی جنت مین نقل کی یہ ترمذی نے
ف جو خاوند کہ عالم اور متقی ہو اُسکی رضامندی کا یہ ثواب ہے نہ فاسق جاہل کی رضامندی کا ع **وَعَنْ** طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَہٗ لِحَاجَتِہٖ فَلْتَاْتِہٖ وَاِنْ کَانَتْ عَلَی التَّنُّوْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے طلق بن علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت کوئی شخص بلاوے اپنی بیوی کو اپنی حاجت کے لئے یعنی جماع کرنیکے لیے پس چاہیے کہ حاضر ہو اگرچہ ہو تنور پر نقل کی یہ ترمذی
نے **ف** یعنی اگرچہ مشغول ہو شغل ضروری مین اور احتمال ضائع ہونے مال کا ہو جیسیکہ روٹی تنور مین بکاتی ہو اور خاوند بلاوے صحبت کرنیکے لئے تو
اطاعت اُسکی کرے ع **وَعَنْ** مُعَاذٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِیْ امْرَاَۃٌ زَوْجَھَا فِی الدُّنْیَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُہٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ لَا تُؤْذِیْہِ
قَاتَلَکِ اللّٰہُ فَاِنَّمَا ھُوَ عِنْدَکِ دَخِیْلٌ یُوْشِکُ اَنْ یُّفَارِقَکِ اِلَیْنَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا
حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے معاذؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین ایذا دیتی عورت اپنے خاوند کو دنیا مین مگر کہتی ہے
بیوی اُسکی حور بڑی آنکھون والی نہ ایذا دے اسکو مارے تجکو اللہ یعنی دور کرے تجکو اپنی رحمت وجنت سے پس سواے اسکے نہین کہ وہ نزدیک تیرے
مہمان ہے قریب ہے کہ وہ جدا ہو گا تجسے اور آویگا طرف ہمارے یعنی بہشت مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** اور
ایک روایت مین آیا ہے لعن الملائکۃ لعاصیۃ الزوج ان دونون حدیثون مین دلالت ہے اسپر کہ ملأ اعلٰی یعنی آسمان کے رہنے والے مطلع ہوتے
ہین اوپر اعمال دنیا کے ع **وَعَنْ** حَکِیْمِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ الْقُشَیْرِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا حَقُّ زَوْجَۃِ اَحَدِنَا عَلَیْہِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَھَا
اِذَا طَعِمْتَ وَتَکْسُوْھَا اِذَا اکْتَسَیْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْہَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَھْجُرْ اِلَّا فِی الْبَیْتِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہے حکیم بن معاویہ قشیری سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا کہا مین نے یارسول اللہ کیا حق ہے بیوی ایک ہماری کا اُسکے خاوند پر فرمایا یہ کہ کھلاوے
تو اسکو جسوقت کہ کھاوے تو اور پہناوے اسکو جسوقت کہ پہنے تو اور نہ مار منہ پر اور نہ رکھ برا اور نہ کہہ کہ برا کرے تجکو اللہ اور نہ جدائی کر اُس سے مگر گھر مین
نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** نہ مار منہ پر اسلیے کہ وہ سب اعضا مین افضل ہے اور اس سے سمجھا جاتا ہے کہ اگر سواے منہ کے اور جگہ مارے
بر تقدیر ظاہر ہونے فاحشہ کے یا ترک کرنے فرائض کے یا واسطے مصلحت تادیب کے تو جائز ہو اور منہ پر مارنا منع ہے بہرحال اور فتاوی قاضی خان مین
لکھا ہے کہ خاوند کو جائز ہے یہ کہ مارے عورت کو چار باتون پر ایک تو ترک کرنے زینت پر جبکہ چاہے خاوند زینت کرانا اُسکا اور دوسرے جبکہ خاوند
ارادہ کرے صحبت کرنیکا اور وہ نہ مانے باوجود ہونے عذر کے اور تیسرے ترک کرنے نماز پر اور نہ نہانا جنابت سے اور حیض سے بمنزلہ ترک صلوٰۃ کے ہے

تو نے نوبت سے پس نہین گناہ تجھپر پس مباح کیا اللہ تعالی نے حضرتؐ کے لئے واسطے بزرگی دینے اُنکے کے سب مردونپر ترک کرنا نوبت کا واسطے بیویون اُنکی کے کہ جسکو چاہین بغیر نوبت مین ساتھ سُلادین اور جسکو چاہین روز نوبت مین نہ سُلاوین اور نہین دیکھتی مین آخر یعنے نہین گمان کرتی مین پروردگار تیرے کو مگر جلدی پونہچاتا ہی اُس چیز کو کہ خواہش کرتا ہے تو اور کہا نووی نے کہ یعنی تخفیف کرتا ہے تجسے اور فراخی کرتا ہے تجپر امور مین اور اسی لئے اختیار دیا تمکو انتہی پھر ہبہ کرنیوالی نفس اپنے کو واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضون نے کہا کہ میمونہؓ تھین اور بعضون نے کہا ام شریکؓ اور بعضون نے کہا زینبؓ بنت خزیمہ اور بعضون نے کہا کہ خولہؓ بنت حکیم اور اس حدیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ واقع ہوا ایک جماعت عورتون کی سے +ع **وَحَدِيثُ** جَابِرٍ اِتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ ذُكِرَ فِي قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اور حدیث جابرؓ کی اِتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ ذکر کی گئی بیچ قصہ حجۃ الوداع کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلٰى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِي قَالَ هٰذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت ہی عائشہؓ سے یہ کہ وہ تھین ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سفر مین کہا عائشہؓ نے پس دوڑی مین ساتھ حضرتؐ کے اپنے پانوٴن پر پس بڑھ گئی مین حضرت سے پس جب فربہ ہوئی مین دوڑی مین حضرتؐ کے ساتھ پس بڑھ گئے حضرتؐ مجھسے فرمایا یہ بڑھ جانا بدلے اُس بڑھ جانیکے ہے یعنی پہلے کہ تو مجھسے بڑھ گئی تھی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اپنے پانوٴنپر یعنی نہ سواری پر اور کہا طیبی نے کہ اس کلمے سے تاکید منظور ہے جیسیکہ کہتے ہین کہ لکھا مین نے اپنے ہاتھ سے اور دیکھا مین نے اپنی آنکھون سے اور اسمین بیان ہے حضرتؐ کے حسن خلق اور مہربانی کرنیکا بیویونپر تاکہ پیروی کیجاوے حضرتؐ کی اور کہا قاضی خان نے کہ جائز ہے سباق چار چیزونمین اونٹ مین اور گھوڑے مین اور تیر اندازی مین اور پیادہ پا چلنے مین اور جائز ہے جبکہ ہو بدل ایک جانب سے اسطرح کہ کہے اگر بڑھ جاؤنمین تجھسے تو میرے لئے اسقدر ہو اور اگر تو بڑھ جاوے مجھسے تو نہین ہے کچھ تیرے لیے اور اگر شرط کرین بدل کی جانبین سے تو یہ حرام ہے اسلئے کہ یہ جوا ہی مگر یہ کہ جب داخل کرین دونون ایک مُحلِّل کو یعنی حلال کرنیوالیکو درمیان اپنے پس کہے ہر ایک اگر بڑھ جاوے تو مجھسے تو واسطے تیرے اسقدر ہی اور اگر بڑھ جاؤن مین تجھسے تو میرے لیے اسقدر ہے اور اگر بڑھ جاوے تیسرا تو نہین ہے کچھ اُسکے لئے پس یہ جائز ہے اور حلال اور مراد جائز ہونیسے یہ ہے کہ وہ مال حلال طیب ہے نہ کہ استحقاق رکھتا ہے اُسکا اسلئے کہ اس سے مستحق نہین ہوتا اور امراء جو دوڑنے والون سے کہدیتے ہین کہ جو تم مین سے آگے نکل جاوے اُسکے لئے اسقدر ہی پس یہ جائز ہے اور جائز ہے دوڑنا ان چارون چیزونمین اسلئے کہ وارد ہوئی ہین انہین احادیث اور سوائے انکے اور کسی چیز مین کوئی حدیث آئی نہین +ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِي وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى قَوْلِهٖ لِاَهْلِي اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین تمھارا بہترین تمھارا ہے واسطے اہل اپنے کے اور مین بہترین تمھارا ہون واسطے اہل اپنے کے اور جسوقت کہ مر جاوے صاحب تمھارا پس چھوڑ دو اُسکو نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے ابن عباس سے لفظ لِاَهْلِي تک **ف** اول جملے حدیث کے معنی یہ ہین کہ تم مین بہتر نزدیک خلق وخدا کے وہ ہے کہ جو اپنے اہل کے ساتھ بھلائی اور سلوک کرتا ہے اسلئے کہ یہ بات دلالت کرتی ہے اُسکی خوش اخلاقی پر اور اہل سے مراد یہان بیوی اور اقربا اور خادم ہین اور صاحب تمھارا یعنی کوئی شخص تم مین سے مر جاوے تو چھوڑ دو ذکر کرنا برائیون اُسکی کا مراد یہ ہے کہ مردونکی غیبت نکرو جیسے کہ اور اور روایت مین آیا ہے کہ یاد کرو موتی اپنے کو ساتھ بھلائی کے اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ جب کوئی مر جاوے تو چھوڑ دو محبت اُسکی اور رونا اُسپر اور تعلق ساتھ اُسکے اور بعضون نے کہا کہ صاحب سے مراد حضرتؐ نے اپنی ذات مبارک رکھی ہے یعنی جب مین انتقال کرون تو تاسف وتحسر مجھپر نکرو کہ اللہ کارساز تمھارا ہے اور بعضون نے کہا کہ یہ معنی ہین اسکے کہ جب مین مرون تو چھوڑ دو مجکو اور نہ ایذا دو مجکو بسبب ایذا دینے کے اہل بیت میرے کو اور صحابہ میرے کو اور تبع شریعت میری کو یعنی علما اور اولیا کو +ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَةُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

وسلم اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کامل
ترین مومنین کا ایمان مین وہ ہے کہ بہت اچھا ہو خلق مین اور بہت مہربان ہو اپنے اہل وعیال پر نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اسلئے کہ کمال ایمان باعث ہوتا ہی
خوش خلقی کا اور احسان کرنیکا تمام خلائق پر خصوصًا اپنے اہل وعیال پر ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ
اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اِلٰى قَوْلِهٖ خُلُقًا اور روایت ہے
ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کامل ترین مومنون کا ایمان مین وہ ہے کہ بہت اچھا ہو ایمان از راہ خلق کے یعنی تمام خلائق کے ساتھ خوش خلقی
کرے اور بہتر تمھارے وہ ہین کہ بہتر ہون واسطے عورتون اپنی کے یعنی اسلیے کہ وہ قابل رحم کے ہین بسبب ضعف وعجز کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
حسن صحیح ہی اور نقل کی یہ ابوداؤد نے لفظ خلقا تک **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَوْ حُنَيْنٍ وَفِيْ
سَهْوَتِهَا سِتْرٌ فَهَبَّتْ رِيْحٌ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَائِشَةُ قَالَتْ بَنَاتِيْ وَرَاٰى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهٗ
جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ فَقَالَ مَا هٰذَا الَّذِيْ اَرٰى وَسْطَهُنَّ قَالَتْ فَرَسٌ قَالَ وَمَا هٰذَا الَّذِيْ عَلَيْهِ قَالَتْ جَنَاحَانِ قَالَ فَرَسٌ لَهٗ جَنَاحَانِ
قَالَتْ اَمَا سَمِعْتَ اَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا اَجْنِحَةٌ قَالَتْ فَضَحِكَ حَتّٰى رَاَيْتُ نَوَاجِذَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تشریف
لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے یا حنین سے اور عائشہؓ کے گھر کے شہ نشین مین پردہ پڑا ہوا تھا پس چلی ہوا اور کھول دیا کونا پردہ کا گڑیون پر سے
کہ تھین عائشہؓ کے کھیلنے کی پس فرمایا حضرتؐ نے کہ کیا ہے یہ اے عائشہؓ کہا عائشہؓ نے یہ گڑیان ہین میری اور دیکھا حضرتؐ نے درمیان گڑیون کے ایک
گھوڑا کہ اُسکے ہین دو پر کپڑے یا کاغذ کے پھر فرمایا حضرتؐ نے کیا ہی یہ وہ چیز کہ دیکھتا ہون مین درمیان گڑیونکے کہا عائشہؓ نے یہ گھوڑا ہی فرمایا حضرتؐ نے بطریق تعجب
کے کہ گھوڑا ہی اُسکے دو پر ہین کہا عائشہؓ نے کیا نہین سنا آپ نے کہ واسطے سلیمانؑ کے گھوڑے تھے کہ اُنکے پر تھے کہا عائشہؓ نے پس ہنسے حضرتؐ یہانتک کہ دیکھین مینے
کچلیان حضرتؐ کی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** تبوک نام ایک جگہ کا ہی متعلقات شام سے اور غزوہ تبوک سنہ نو ہجری مین ہوا اور یا حنین یہ شک راوی ہے
حنین نام ایک جگہ کا ہی کہ چند منزل ہی مکے سے غزوہ حنین کا سنہ مین ہوا جن ایام مین کہ مکہ فتح ہوا اور حکم لڑکیون کے کھیلنے کا گڑیون سے باب ولی مین گذر چکا
ہے ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَاَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ يُّسْجَدَ لَهٗ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّيْ اَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَاَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَاَنْتَ
اَحَقُّ بِاَنْ يَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ لِيْ اَرَاَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِيْ اَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهٗ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ
النِّسَاءَ اَنْ يَّسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقٍّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ روایت ہی قیس بن سعدؓ سے کہ کہا آیا مین حیرہ
مین کہ نام ہی ایک شہر کا کوفے کے پاس پس دیکھا مین نے وہان کے لوگون کو کہ سجدہ کرتے ہین واسطے سردار اپنے کے پس کہا مین نے یعنی اپنے دل مین کہ البتہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لائق تر ہین ساتھ اسکے کہ سجدہ کیا جاوے اُنکو پھر آیا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا مینے کہ تحقیق مین
گیا حیرہ مین پس دیکھا مین نے وہان کے لوگون کو کہ سجدہ کرتے ہین اپنے سردار کو پس آپ لائق تر ہین ساتھ اسکے کہ سجدہ کیا جاوے واسطے آپکے پس فرمایا حضرتؐ
نے مجکو کہ خبر دے مجکو اگر گذرے تو میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو قبر کو پس کہا مینے نہین پس فرمایا نکرو اگر مین حکم کرتا کسی کو کہ سجدہ کرے واسطے کسی کے تو حکم کرتا
عورتون کو سجدہ کرین اپنے خاوندون کو بسبب اسکے کہ مقرر کیا اللہ نے مردونکا عورتون پر حق نقل کی یہ ابوداؤدؒ نے اور نقل کی یہ احمدؒ نے معاذ بن جبلؓ سے
ف فرمایا نکرو یعنی حالت حیات مین بھی اسیطرح نہ سجدہ کرو کہ فرمایا اللہ تعالی نے لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ
ع **وَعَنْ** عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُسْاَلُ الرَّجُلُ فِيْمَا ضَرَبَ امْرَاَتَهٗ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ

یعنی اسپر بھی مارے اور جو تھے نکلنے پر گھر سے بغیر اذن خاوند کے اور نہ جدائی الخ یعنی اگرچہ مصلحت ہو اُسکی جدائی مین تو جدائی نکر مگر بچھونے مین اور
گھر مین رات کو نہ رہ بموجب قول اللہ تعالی کے وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ + ع + ح وَعَنْ
لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي امْرَأَةً فِي لِسَانِهَا شَيْءٌ يَعْنِي الْبَذَاءَ قَالَ طَلِّقْهَا قُلْتُ إِنَّ لِي مِنْهَا وَلَدًا وَلَهَا صُحْبَةٌ قَالَ فَمُرْهَا يَقُولُ
عِظْهَا فَإِنْ يَكُ فِيهَا خَيْرٌ فَسَتَقْبَلُ وَلَا تَضْرِبَنَّ ظَعِينَتَكَ ضَرْبَكَ أُمَيَّتَكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے لقیط بن صبرہ سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق
میری ایک عورت ہے کہ اُسکی زبان مین ہے کچھ یعنی زبان دراز ہے اور فحش بکتی ہے فرمایا طلاق دے اُسکو یعنی اگر اُسکی ایذا پر صبر نہین کرسکتا ہے تو طلاق دیدے یہ امر
اباحت کے لئے ہے کہا مین نے تحقیق واسطے میرے اُس سے اولاد ہے اور واسطے اُسکے صحبت ہے یعنی موافقت قدیمی فرمایا پس امر کر اُسکو مراد اس سے
یہ ہے کہ نصیحت کر اُسکو یعنی خوش خلقی کی پس اگر ہوگی اُسمین کچھ بھلائی قبول کریگی نصیحت اور نہ مار اپنی بی بی کو مارنا لونڈی کا سا نقل کی یہ ابوداؤد نے
ف لفظ یقول کلام راوی کے سے ہے کہ ساتھ اُسکے مراد حضرتؐ کی بیان کی ہے کہ لفظ مُرھا سے مراد حضرتؐ کی یہ ہے کہ نصیحت کر اُسکو اور اخیر جملے حدیث مین کچھ اشارہ
ہے طرف اسکے کہ اگر نصیحت نہ مانے تو مار کچھ تھوڑا سا ع وَعَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللّٰهِ
فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ فَرَخَّصَ فِي ضَرْبِهِنَّ فَأَطَافَ بِآلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ
أُولٰئِكَ بِخِيَارِكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ایاسؓ بن عبداللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ مارو خدا کی لونڈیون کو
یعنی اپنی بیویون کو پس آئے عمرؓ پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ دلیر ہوگئین عورتین اپنے خاوندون پر یعنی بسبب آپ کے منع کرنیکے مارنے سے
پس رخصت دی حضرتؐ نے اُنکے مارنے کی پھر جمع ہوئین عورتین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویون کے پاس بہت سی عورتین اسحال مین کہ شکوہ کرتی
تھین اپنے خاوندونکا یعنی بسبب مارنے کے اُنکو پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جمع ہوئین محمدؐ کی بیویون کے پاس بہت سی عورتین شکایت
کرتی ہین اپنے خاوندونکی نہین یہ لوگ بہتر تم مین نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف نہین یہ لوگ یعنی جو کہ مارتے ہین اپنی عورتون کو بہت
یا مطلق بہتر تم مین بلکہ بہتر وہ ہین کہ نہین مارتے ہین اُنکو اور تحمل کرتے ہین اُنکی ایذا پر یا کچھ تھوڑا سا مارتے ہین ازراہ ادب کے اور نہین مارتے اُنکو بہت کہ باعث ہو انکی شکایت
کا ہو شرح السنہ مین لکھا ہے کہ اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ مارنا عورتونکا بسبب منع کرنے حقوق نکاح کے مباح ہے مگر چاہئے یہ کہ بہت نہ مارے اور حکیم بنؓ معاویہ سے
جو حدیث گذری اُسکے فائدے مین جو آیت لکھی گئی اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ مارے عورتونکو ازراہ تادیب کے اور اس حدیث سے منع معلوم ہوتا ہے مارنا وجہ تطبیق کی
انہین یہ ہے کہ احتمال ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہو عورتونکے مارنیسے پہلے اُترنے آیت مذکورہ کے پھر جب کہ دلیر ہوئین عورتین اذن دیا حضرتؐ
نے اُنکے مارنیکا اور اتری آیت موافق حضرتؐ کے حکم کے پھر جبکہ مبالغہ کیا لوگون نے مارنے مین خبر دی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مارنا اگرچہ مباح ہو انکی بدخلقی
کی شکایت پر لیکن تحمل و صبر کرنا اُنکی بدخلقی پر اور نہ مارنا افضل و خوب ہے اور یہ معنی امام شافعیؒ سے نقل کیے گئے + ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ہمارے تابعدارون مین سے وہ شخص کہ بدراہ کرے کسی عورت کو اُسکے خاوند پر یا غلام کو اُسکے مالک پر نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی ہمارے
تابعدارون سے نہین ہے وہ کہ کسی عورت کا دل برا کردے اُسکے خاوند کی طرف سے اسطرح کہ ذکر کرے اُسکے آگے برائی اُسکے خاوند کی یا خوبیان اجنبی کی اور بہکاوے
کہ زیادہ طلبی کر اپنے خاوند سے اور اُسکی خدمت مین قصور کر یا غلام کو بہکاوے کہ تو بھاگ جا یا مالک کی خدمت مین کوتاہی کیا کر اور اسی کے حکم مین ہے بہکانا خاوند کو
بیوی کی طرف سے اور بہکانا لونڈی کو اُسکے مالک کی طرف سے اور مالک کو بہکانا لونڈی غلام کی طرف سے + ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اُس عورت کو کہ بجا لاوے حکم اُسکا نقل کی یہ احمد نے **ف** عبادت کرو الخ اس مین اشارہ ہے طرف اس آیت کے کہ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ اور سجدہ کرنا اونٹ کا بطریق خرق عادت کے تھا کہ واقع ہوا تھا بسبب مسخر کرنے اللہ تعالی کے اور حضرت کو اللہ تعالی کے فعل مین دخل تھا نہین اور اونٹ معذور تھا اسلیے کہ حکم کیا گیا تھا پروردگار کی طرف سے مانند حکم کرنے اللہ تعالی کے فرشتون کو یہ کہ سجدہ کرین آدم کو واللہ سبحانہ اعلم اور تعظیم کرو الخ یعنی میری محبت دلمین رکھو اور اطاعت کرو میری ظاہر و باطن مین اور پہاڑ زرد سے الخ بیچ ذکر کرنے رنگ پہاڑونکے منظور مبالغہ ہے بیچ دور ہونے اُن پہاڑون کے ایک دوسرے سے اسلئے کہ پائے نہین جاتے ہین اسطرح کے پہاڑ پاس ایک دوسرے کے کہ اگر پہاڑ ایک دور ہو دوسرے پہاڑ سے اور خاوند حکم کرے کہ اسپر سے پتھر اُسپر لیجا تو مانے کہنا اُسکا غرض یہ ہے کہ اگر حکم کرے ایسا مشکل اپنی عورت پر تو بھی لائق ہے کہ حکم بجا لاوے اُسکا ع ح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلٰوةٌ وَلَا تَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوَالِيْهِ فَيَضَعَ يَدَهٗ فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَالْمَرْاَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین قبول کیجاتی واسطے اُنکے کوئی نماز یعنے کامل قبول نہین ہوتی اور نہین چڑھتی واسطے اُنکے نیکی یعنی طرف اللہ تعالی کے ایک غلام بھاگا ہوا یہانتک کہ پھر آوے طرف مالکون اپنے کے پس رکھے ہاتھ اپنا بیچ ہاتھ اُنکے کے یعنی اطاعت کرے اُنکی اور دوسرے وہ عورت کہ خفا ہو اُسپر خاوند اُسکا اور تیسرے نشے والا یہانتک کہ ہوش مین آوے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** مالکون جمع جو کہا گویا اشارہ ہے طرف مالک کے اور اولاد اُسکی کے اُنسے بھی وفاداری کرے اور بعد لفظ زوجہا کے ایک روایت مین حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا بھی آیا ہے یعنی جس عورت کا خاوند اُس سے خفا ہو اُسکی نماز نہین قبول ہوتی اور عمل نہین چڑھتے یہانتک کہ راضی ہو خاوند اُسکا اُس سے اور اس روایت مین یہ لفظ نہین ذکر کیا اسلئے کہ ظاہر ہے اور مراد یہ ہے کہ یہانتک کہ راضی ہو یا طلاق دے اُسکو ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ قَالَ الَّتِيْ تَسُرُّهٗ اِذَا نَظَرَ وَتُطِيْعُهٗ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهٗ فِيْ نَفْسِهَا وَلَا فِيْ مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا عرض کیا گیا واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ کونسی عورت بہتر ہے فرمایا وہ عورت کہ خوش کرے اپنے خاوند کو جسوقت کہ دیکھے خاوند طرف اُسکے اور بجا لاوے حکم اُسکا جسوقت کہ کچھ فرماوے یعنی بشرطیکہ خلاف شرع نہو اور نہ خلاف کرے اُسکا بیچ ذات اپنی کے اور نہ بیچ مال اپنے کے ساتھ اسطرح کے کہ ناخوش رکھے مرد اُسکو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** جسوقت کہ دیکھے یعنی اُسکی خوش اخلاقی دیکھکر خاوند اُسکا خوش ہو اور اگر صورت و سیرت دونون اچھی ہون تو نور علے نور اور سرور علے سرور ہے (نور بر نور ۱۲ خوشی بر خوشی) اور نہ خلاف کرے بیچ مال اپنے کے الخ یعنی جو مال حقیقت مین اُسکا ہو اُسکو بھی خلاف مرضی خاوند کے نہ خرچ کرے اور یا مال اُس کے سے مراد مال مجازی ہے یعنی مال ہے اُسکے خاوند کا لیکن ہے اُسکے قبضہ تصرف مین اُسمین خیانت نہ کرے اور خاوند کے خلاف مرضی نہ خرچ کرے اُسکو ع + مولانا **وَعَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ اُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ اُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ قَلْبٌ شَاكِرٌ وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ وَبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِيْهِ خَوْنًا فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزین ہین جو شخص دیا گیا وہ چار چیزین پس تحقیق دیا گیا بھلائی دنیا اور آخرت کی دل شکر کرنیوالا یعنی اللہ تعالی کا اُسکی نعمتونپر اور زبان یاد کرنے والی یعنی اللہ تعالی کو حالت خوشی ناخوشی مین اور بدن بلاؤنپر صبر کرنیوالا اور عورت کہ نہ ڈھونڈھے واسطے خاوند کے خیانت بیچ ذات اپنی کے اور نہ بیچ مال خاوند کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

بَابُ الْخُلْعِ وَالطَّلَاقِ

باب ہے بیچ بیان خلع اور طلاق کے **ف** خُلع ساتھ پیش خ کے اسم ہے خلع سے کہ ساتھ زبر خ کے ہے بمعنی نکالنے ایک چیز کے اور اکثر استعمال اُسکا آتا ہے بیچ اُتارنے پہنی ہوئی چیز کے بدلے مانند کپڑے اور موزے وغیرہ کے اور خلع شرع مین کہتے ہین مال کے لینے کو عورت سے مقابلہ ملک نکاح کے ساتھ لفظ خلع کے اور لکھا ہے مظہر نے کہ اختلاف کیا گیا ہے اسمین کہ اگر کہے مرد کہ خلع کیا مین نے تجھسے عوض اتنے مال کے اور کہے بیوی قبول کیا

لائق ترجمہ اور نہیں لائق ہے واسطے کسی آدمی کے کہ دیوے اُسکو اللہ کتاب اور علم اور نبوت اور پھر کہے لوگوں کو ہو جاؤ بندے میرے سوائے اللہ کے و لیکن ہو جاؤ اللہ والے ۱۲

علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں سوال کیا جاتا مرد بیچ اُسچیز کے کہ مارا اپنی عورت کو اُسچیز پر نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** نہیں سوال کیا جاتا مرد یعنی کچھ گناہ نہیں لازم آتا اپنی بیوی کے مارنے سے کہ بازپرس ہو دنیا اور آخرت میں بشرطیکہ رعایت کرے شرائط مارنیکے کی اور حد سے تجاوز نہ کرے اور ضمیر مجرور یعنی لفظ علیہ میں جو ہے پھرتی ہے طرف حرف ما کے کہ مراد اُس سے نشوز ہے جو کہ اس آیت میں آیا ہے وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ الخ پس حاصل معنی اس جملے کے یوں ہونگے کہ گنہگار نہیں ہوتا اپنی بیوی کے مارنے سے نافرمانی پر ع ح **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَتْ زَوْجِي صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ وَيُفَطِّرُنِي إِذَا صُمْتُ وَلَا يُصَلِّي الْفَجْرَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَهُ قَالَ فَسَأَلَهُ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَّا قَوْلُهَا يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ فَإِنَّهَا تَقْرَأُ بِسُورَتَيْنِ وَقَدْ نَهَيْتُهَا قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ سُورَةٌ وَاحِدَةٌ لَكَفَتِ النَّاسَ قَالَ وَأَمَّا قَوْلُهَا يُفَطِّرُنِي إِذَا صُمْتُ فَإِنَّهَا تَنْطَلِقُ تَصُومُ وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا أَصْبِرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُ امْرَأَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا وَأَمَّا قَوْلُهَا إِنِّي لَا أُصَلِّي حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاكَ لَا نَكَادُ نَسْتَيْقِظُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ فَإِذَا اسْتَيْقَظْتَ يَا صَفْوَانُ فَصَلِّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا آئی ایک عورت پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ ہم پاس حضرتؐ کے تھے پس کہا اُس عورت نے کہ خاوند میرا صفوان بن معطلؓ مارتا ہے مجکو جبکہ نماز پڑھتی ہوں اور فطار کروا دیتا ہے مجکو جب روزہ رکھتی ہوں اور نہیں نماز پڑھتا وہ فجر کی یہانتک کہ نکلتا ہے سورج یعنی حقیقۃً قریب نکلنے کے ہوتا ہے کہا راوی نے اور صفوانؓ پاس تھا حضرتؐ کے کہا راوی نے پس پوچھا حضرتؐ نے صفوانؓ سے اُسچیز سے کہ کہا عورت اُسکی نے پس کہا صفوانؓ نے اے رسول خدا کے کہنا اُسکا کہ مارتا ہے مجکو جسوقت نماز پڑھتی ہوں میں پس تحقیق وہ پڑھتی ہے دو سورتیں یعنی دراز ایک رکعت میں یا دو رکعتوں میں حالانکہ میں نے منع کیا ہے اُسکو یعنی قرأت دراز پڑھنے سے کہا راوی نے پس فرمایا واسطے تصدیق اُسکی کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتی قرأت ایک سورۃ یعنی بعد سورۃ فاتحہ کے تو البتہ کفایت کرتی لوگوں کو کہا صفوانؓ نے اور کہنا اس عورت کا کہ افطار کروا دیتا ہے مجکو جب روزہ رکھتی ہوں پس تحقیق یہ روزے رکھتی چلی جاتی ہے یعنی ہمیشہ رکھتی ہے نفلی روزے اور میں ہوں مرد جوان پس نہیں صبر کر سکتا یعنی جماع کرنے دن کے سے اور رات کو کام میں مشغول رہتا ہوں جیسا کہ آگے مذکور ہے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھے کوئی عورت یعنی نفلی روزے مگر باذن خاوند اپنے کے اور کہنا اُس عورت کا کہ میں نماز نہیں پڑھتا یہانتک کہ نکلتا ہے سورج پس سبب اسکا یہ ہے کہ ہم کام والے ہیں یعنی بڑی رات تک کھیتوں اور باغوں کو پانی دیتے ہیں سونا میسر نہیں ہوتا تحقیق پہچانی گئی ہے واسطے ہمارے یہ یعنی عادت ہماری قوم کی کہ ایسی ہی پڑ رہی ہے کہ نہیں جاگتے ہم یعنی جبکہ سوتے ہیں اخیر رات میں یہانتک کہ نکلتا ہے سورج یعنی حقیقۃً یا قریب نکلنے کے ہوتا ہے فرمایا حضرتؐ نے پس جسوقت کہ جاگے تو اے صفوانؓ پس پڑھ نماز نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** صفوانؓ جو پانی دیتا تھا زراعت و باغات میں بڑی رات تک ہیں پڑ کر سو رہتا تھا اور وہاں کوئی جگانیوالا نہ تھا پس وہ معذور تھا واللہ اعلم ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيرٌ فَسَجَدَ لَهُ فَقَالَ أَصْحَابُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَأَكْرِمُوا أَخَاكُمْ وَلَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ أَمَرَهَا أَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ أَصْفَرَ إِلَى جَبَلٍ أَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ أَسْوَدَ إِلَى جَبَلٍ أَبْيَضَ كَانَ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَفْعَلَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے ساتھ ایک جماعت کے مہاجرین اور انصار میں سے پس آیا ایک اونٹ اور سجدہ کیا حضرتؐ کو پس عرض کیا حضرتؐ کے یاروں نے اے رسول خدا کے سجدہ کرتے ہیں آپ کو چارپائے اور درخت یعنی باوجود نا سمجھی اور نہ مکلف ہونے کے ساتھ تعظیم آپ کی کے پس ہم لائق تر ہیں یعنی اُنسے یہ کہ سجدہ کریں آپ کو پس فرمایا عبادت کرو اپنے رب کی اور تعظیم کرو اپنے بھائی کی یعنی میری اور اگر میں حکم کرتا کسی کو یہ کہ سجدہ کرے کسی کو تو البتہ حکم کرتا عورت کو یہ کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو اور اگر حکم کرے خاوند اُس کو یہ کہ لیجاوے پتھر پہاڑ زرد سے طرف پہاڑ سیاہ کے اور پہاڑ سیاہ سے طرف پہاڑ سفید کے تو لائق ہے

یعنی طلاق دینے کی حالت حیض مین تیسرے یہ کہ طہر اول ساتھ حیض کے کہ طلاق دی ہے اُسمین بیچ حکم ایک چیز کے ہے پس اگر طلاق اوّل طہر مین دے تو گویا حیض ہی مین دی اور ان وجہون سے معلوم ہوتا ہے کہ باز رہنا طلاق سے دوسرے طہر تک واجب نہین بلکہ اولی ہے واللہ اعلم پھر جاننا چاہیے کہ طلاق کی تین قسمین ہین احسن اور حسن اور بدعی اور حسن کو سنی بھی کہتے ہین اور بدعی احسن تو یہ ہے کہ ایک طلاق دے اُس طہر مین کہ جماع نہ کیا ہو اُسمین اور چھوڑ دے اُسکو یہانتک کہ گذر جاوے عدت اُسکی اور حسن یہ ہے کہ تین طلاقین دے تین طہرونمین کہ نہ جماع کیا ہو اُنمین اگر ہو وہ عورت مدخول بہا اور غیر مدخول بہا کے لیے ایک طلاق حسن ہے اگرچہ حیض مین ہو اور آئسہ اور صغیرہ اور حاملہ کی طلاق سنی یہ ہے کہ ہر مہینے مین ایک طلاق دی جاوے اور جائز ہے اُنکو طلاق دینی بعد جماع کے بھی اور طلاق بدعی یہ ہے کہ تین طلاقین دے یا دو ایک دفعہ یا ایک طہر مین کہ نہ رجعت ہو اُسمین اگر ہو مدخول بہا یا طلاق دے اُس طہر مین کہ جماع کیا ہو اُسمین اور اسی طرح طلاق دینی اُسکو حیض مین یعنی یہ بھی بدعی ہے اور واجب ہے رجوع کرنا ساتھ اُسکے صحیح تر روایت مین اگر ہو وہ مدخول بہا اور بعضون نے کہا کہ مستحب ہے رجوع کرنا پس جب پاک ہو پھر حائض ہو پھر پاک ہو تو طلاق دے اُسکو اگر چاہے اور ایک تقسیم طلاق کی یہ ہے کہ طلاق رجعی ہے اور بائن ہے طلاق رجعی تو یہ ہے کہ کہے ایکبار یا دو بار اَنْتِ طَالِقٌ یا طَلَّقْتُکِ یا مانند اُنکے کہ پس اسطرح کے طلاق دینے سے ایام عدت مین بغیر نکاح کے رجوع کر لینا جائز ہے یعنی اگر کہے کہ رجوع کی مین نے تجھسے یا ہاتھ لگائے یا مساس یا جماع کرے تو رجوع اس سے ہو جاتا ہے حاجت نکاح جدید کی نہین اور طلاق بائن پڑتی ہے ساتھ الفاظ کنایات کے سوائے تین الفاظ کے کہ وہ فقہ مین مذکور ہین پس طلاق سے عورت نکاح مین سے نکلجاتی ہے جبتک کہ پھر نکاح نکرے نکاح مین نہین آتی اور ایک تقسیم طلاق کی یہ ہے کہ طلاق مغلظہ ہے اور مخففہ مغلظہ تو یہ ہے کہ تین طلاقین ایکبارگی دے یا بتفریق اس طلاق سے نکاح کرنا درست نہین ہوتا جب تک کہ بعد اُسکی عدت کے اور خاوند سے نکاح نکرے اور وہ صحبت نکرے اور طلاق نہ دے اور عدت نہ گذرے اُسکی اور طلاق مخففہ مقابلے مین اُسکے ایک یا دو ہین اور واقع ہوتی ہے طلاق ہر خاوند عاقل بالغ کی اگرچہ کسی کے جبر کرنے سے دے یا نشے مین دے یا گونگا ہو کہ ساتھ اشارہ معہودہ کے دے اور نہین واقع ہوتی طلاق لڑکے کی اور دیوانے کی اور سوتے کی اور مالک کی اپنے غلام کی بیوی پر اور اعتبار طلاق مین عورت کا ہے پس طلاق آزاد عورت کی تین ہین اگرچہ غلام کے نکاح مین ہو اور طلاق لونڈی کی دو ہین اگرچہ مرد آزاد کے نکاح مین ہو ح ملتقی +

مولانا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا مختار کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اختیار کیا ہمنے اللہ اور رسول اُسکے کو پس نہ شمار کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پھر کچھ یعنے اقسام طلاق سے نہ ایک نہ تین نہ بائن نہ رجعی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مختار کیا ہمکو کہ اگر دنیا اور زینت دنیا کی چاہتی ہو تو آؤ تا فائدہ دیکر تمکو چھوڑ دون اور اگر خدا اور رسول خدا کو اور دار آخرت کو چاہتی ہو تو تمھارے لیے اللہ کے پاس ثواب عظیم ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر خاوند کہے اپنی بیوی کو کہ اختیار کر اپنے نفس کو یا مجکو اور اختیار کرے وہ خاوند کو تو نہین واقع ہوئی طلاق کسی طرح کی اور یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کا اور اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو واقع ہوتی ہے طلاق رجعی نزدیک شافعی اور احمد کے اور طلاق بائن نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور تین طلاقین نزدیک مالک کے اور منقول ہے بعضے صحابہ رض اور حضرت امیر المومنین علی رض سے کہ واقع ہوتی ہے ایک طلاق رجعی بمجرد اختیار دینے خاوند کے بیوی کو اگرچہ اختیار کرے وہ خاوند کو اور زید بن ثابت رض کے نزدیک ایک طلاق بائن واقع ہوتی ہے پس حضرت عائشہ رض نے رد کیا اُنکے قول کو ساتھ بیان کرنے اس حدیث کے ح

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي الْحَرَامِ يُكَفِّرُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہ کہا بیچ حرام کرنے کے کفارہ دے البتہ تحقیق ہے تمکو اسمین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اچھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اگر کوئی حرام کرے ایک چیز کو اپنے پر خواہ بیوی کو خواہ اور کسی چیز کو تو اُسپر لازم آتا ہے کفارہ قسم کا اور وہ چیز حرام نہین ہوتی اور یہ مذہب ابن عباس رض کا ہے اور ہمارا مذہب بھی یہی ہے کہ اگر حرام کرے کسی چیز کو اپنے پر اگرچہ وہ چیز حرام ہو یا ملک غیر کی ہو جیسے کہ کہے شراب مجپر حرام ہے یا مال فلانیکا مجپر حرام ہے تو یہ قسم ہے اگر نہ ارادہ کرے خبر دینے کا پس جب کھاوے گا اُسکو یا

ہین نے اور حاصل ہووے فرقت میان میان بیوی کے تو آیا وہ طلاق ہے یا فسخ ہے پس مذہب ابو حنیفہؒ اور مالکؒ کا اور صحیح تر قول شافعیؒ کا یہ ہے کہ وہ طلاق بائن ہے اور مذہب امام احمدؒ کا اور ایک قول شافعیؒ کا یہ ہے کہ وہ فسخ ہے اور مکروہ ہے خاوند کو لینا کسی چیز کا یعنی بدلے خلع کے اگر زیادتی اُسکی طرفسے ہو اور اگر عورت نافرمانی کرتی ہو تو مکروہ ہے خاوند کو لینا زیادہ اُس چیز سے کہ دی ہے اسکو یعنی اُسکا مہر جو دیا ہے زیادہ اُس سے نہ لے بدل خلع اور طلاق کے معنی لغت مین کھولنے اور چھوڑنیکے ہین اور شرع مین چھوڑنا مرد کا عورت کو قید نکاح سے ۱۲ ح ع ملتقی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا اَعْتِبُ عَلَيْهِ فِيْ خُلُقٍ وَّلَا دِيْنٍ وَّلٰكِنِّيْ اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهٗ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ عورت ثابتؓ بن قیس کی آئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اے رسول خدا کے ثابتؓ بن قیس پر نہین غصہ ہوتی مین اور نہین عیب لگاتی اُسکے خلق مین اور نہ دین مین لیکن مین ناخوش جانتی ہون کفر کو اسلام مین پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا پھیر دیگی تو اُسپر باغ اُسکا یعنی وہ باغ کہ مہر مین دیا تھا تجکو کہا اُسنے کہ ہان فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ثابتؓ کو کہ لے تو باغ اپنا اور طلاق دے اُسکو ایک طلاق نقل کی یہ بخاری نے **ف** نہین غصہ ہوتی الخ یعنی جدائی اُسکی مین اسلئے نہین چاہتی کہ وہ بدخلق ہے اور اُسکے دین مین کچھ نقصان ہے ولیکن مکروہ رکھتی ہون کفر کو یعنی کفران نعمت کو یا گناہ کو یعنی مجھ مین اور اُسمین محبت نہین ہے اور بالطبع مجکو بُرا معلوم ہوتا ہے پس ڈرتی ہون کہ مجھسے نسبت اُسکے کوئی چیز واقع ہو خلاف حکم اسلام کے یعنی نافرمانی وغیرہ کہتے ہین کہ ثابت بن قیسؓ بہت بدصورت اور ٹھنگنے تھے اور اُنکی بیوی کہ حبیبہ یا جمیلہ نام تھا اُنکا نہایت خوبصورت تھین اسلیے وہ اُنکو بُرے معلوم ہوتے تھے پس بموجب انکے عرض کرنیکے حضرتؐ نے ثابت کو مصلحتاً حکم ایک طلاق دینے کا کیا اس سے معلوم ہوا کہ اولیٰ ہے طلاق دینے والیکو کہ ایک طلاق دے تاکہ اگر رجوع کرنا منظور ہو تو رجوع کرلے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ خلع طلاق ہے نہ فسخ اور صاحب ہدایہ نے ایک حدیث بھی نقل کی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اَلْخُلْعُ تَطْلِيْقَةٌ بَائِنَةٌ ۱۲ ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَةً لَّهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ وَفِيْ رِوَايَةٍ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا اَوْ حَامِلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے یہ کہ اُنھون نے طلاق دی اپنی بیوی کو حالت حیض مین پس ذکر کیا یہ حضرت عمرؓ نے روبرو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس غصے ہوے بسبب اس کام کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا کہ رجوع کرے عبداللہ ساتھ اُس عورت کے یعنی کہے مثلاً کہ پھیر لیا مین نے اُسکو طرف نکاح اپنے کے تاکہ تدارک کرے اس گناہ کا پھر رکھے اُس عورت کو اپنے پاس یہانتک کہ پاک ہووے پھر حائض ہو اور پاک ہو حیض دوسرے سے پھر اگر چاہے طلاق دینا اُسکا طلاق دے اُسکو حالت پاکی مین پہلے اسکے کہ صحبت کرے اُس سے پس یہ وہ عدت ہے کہ حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ طلاق دی جاوین وقت اُس عدت کے عورتین اور ایک روایت مین اسطرح سے ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے عمرؓ کو کہ حکم کر عبداللہؓ کو کہ رجوع کرے ساتھ اُسکے پھر طلاق دے اُسکو پاکی کی حالت مین یعنی اگر حیض ہوتا ہو اُسکو یا حالت حمل مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** غصہ ہوے الخ اسمین دلیل ہے اوپر حرام ہونے طلاق کے حالت حیض مین یعنے اسلیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ غصہ ہوتے بغیر حرام ہونیکے اور سبب اُسکے حرام ہونیکا یہ ہے کہ مبادا طلاق بسبب کراہت طبع کے دی ہو نہ واسطے مصلحت کے کہ دیکھی ہے اُسمین اور حالت طہر مین یہ احتمال نہین ہوتا اور باوجود حرام ہونیکے اگر طلاق دے تو پڑ جاتی ہے اسی لیے حضرتؐ نے فرمایا کہ رجوع کر ساتھ اُسکے رجوع کرنا بعد طلاق کے ہوتا ہے اور لکھا ہے علمانے کہ فائدہ تاخیر کا دوسرے طہر تک کیا ہے پہلے طہر مین کیون نہ طلاق دی اسکی کئی وجہین لکھی ہین ایک تو یہ کہ تا رجوع کرنا غرض طلاق کے لئے نہ ہو بلکہ چاہیے کہ رہنے دے ایک مدت تک کہ حلال ہے اُسمین طلاق دوسرے یہ کہ یہ سزا ہے اُسکے فعل بد کی

بغیر عذر کے اور پڑھنا نماز کا غصب کی زمین مین مباح ہی یعنی فرض ادا ہو جاتا ہے ولیکن مکروہ ہی ح وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ وَلَا عِتَاقَ إِلَّا بَعْدَ مِلْكٍ وَلَا وِصَالَ فِي صِيَامٍ وَلَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ وَلَا رِضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ وَلَا صُمْتَ يَوْمٍ إِلَى اللَّيْلِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی حضرت علی رضؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین طلاق پہلے نکاح سے اور نہین آزاد کرنا غلام کا مگر پیچھے مالک ہونے کے اور نہین جائز طے کے روزے رکھنے یعنی پے درپے روزے رکھتے چلے جانا کہ رات کو افطار نکرے جائز نہین اور حضرت صلعم کو یہ جائز تھا اُنکے خصائص سے تھا اور نہین یتیم ہونا بعد بالغ ہونیکے یعنی بعد بالغ ہونیکے یتیم نہین کہلاویگا اور نہین ہے شیر خوارگی بعد مدت دودھ چھڑانیکے یعنی دودھ چھڑانے کی مدت دو برس یا اڑھائی برس ہین اُسکے بعد دودھ پلاوے تو حرمت نکاح کی کہ بسبب دودھ پینے کے ہوتی ہے وہ نہین ہوتی اور نہین جائز یا ثواب چپ رہنا دن کو رات تک نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** نہین طلاق الخ یعنی پہلے نکاح کے طلاق دے تو وہ طلاق نہین پڑتی اسلیے کہ طلاق فرع نکاح کی ہی بغیر نکاح کے کیونکر ہو اور اسی طرح بردے کو پہلے مالک ہونیکے آزاد کرے تو نہین آزاد ہوتا یہ حدیث دلیل ہی امام شافعیؒ اور احمدؒ کی اور مذہب ہمارا یہ ہے کہ جب اضافت کرے طلاق کو طرف سبب ملک کے تو درست ہی جیسیکہ اجنبی عورت کو کہے کہ اگر نکاح کرون مین تجھسے تو تجھے طلاق ہی یا کہے کہ جس عورت سے مین نکاح کرون اُسکو طلاق ہے پس واقع ہوتی ہے طلاق وقت نکاح کرنیکے اور اسی طرح اگر آزادی کو اضافت کرے طرف ملک کے جیسیکہ کہے اگر مالک ہون مین اس غلام کا یا جس غلام کا تو وہ آزاد ہی پس بعد ملک مین آنے اُسکی کے وہ آزاد ہو جاتا ہے پس یہ حدیث ہمارے نزدیک محمول ہی نفی تنجیز پر یعنی وقت کہنے کے طلاق نہین پڑتی ہے پس نفی تعلیق طلاق کی نہوئی اور چپ رہنا بعضے اگلی امتون مین عبادت تھا اور ہماری شریعت مین یہ درست نہین اور کچھ ثواب اس سے نہین حاصل ہوتا مگر ہان بُرے اور لایعنی کلام کرنیسے ہر وقت چپ رہنا ضرور بہتر ہے ح ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ فِي مَا لَا يَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ وَلَا بَيْعَ إِلَّا فِيمَا يَمْلِكُ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو رضؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین صحیح ہوتی نذر واسطے ابن آدم کے اُس چیز مین کہ نہین مالک ور نہین آزاد کرنا اُس چیز مین کہ نہین مالک ور نہین طلاق اُس چیز مین کہ نہین مالک نقل کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا ابو داؤد نے اور نہین بیچنا مگر اُس چیز مین کہ مالک ہی یعنی اُسکے عقد کا اصالةً یا وکالةً یا ولایةً **ف** نہین صحیح ہوتی نذر الخ یعنی اگر کہے واسطے اللہ کے ہے مجھپر یہ کہ آزاد کرون اس غلام کو حالانکہ وہ غلام وقت نذر کرنیکے اُسکی مِلک مین نہین ہی تو نہین صحیح ہیگی نذر اور اگر مالک ہوگا اُس غلام کا بعد اسکے تو وہ آزاد نہین ہونیکا اور بیان طلاق اور آزاد کرنیکا اوپر کی حدیث مین گذر چکا ع وَعَنْ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ فَأَخْبَرَ بِذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتَ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ إِلَّا أَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا الثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ اور روایت ہی رکانہ رضؓ بیٹے عبد یزید کے سے کہ اُسنے طلاق دی اپنی عورت کو کہ نام اُسکا سہیمہ رضؓ تھا طلاق بت پس خبر دی رکانہ رضؓ نے ساتھ اسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور کہا قسم ہی خدا کی نہین ارادہ کیا مین نے مگر ایک طلاق کا پس پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے خدا کی نہین ارادہ کیا تو نے مگر ایک کا پس کہا رکانہ رضؓ نے قسم ہے خدا کی نہین ارادہ کیا مین نے مگر ایک کا پس پھروائی وہ عورت طرف اُسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر دوسری طلاق دی رکانہ نے اُسکو بیچ عہد حضرت عمر رضؓ کے اور تیسری طلاق دی بیچ عہد حضرت عثمان رضؓ کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے مگر ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نہین ذکر کیا دوسری اور تیسری کا **ف** طلاق بت یعنی کہا اَنْتِ طَالِقٌ الْبَتَّةَ البتہ بت سے ہے بمعنی قطع کے یعنی یہ طلاق ایسی ہے کہ لگاؤ نہین رکھتی بالکل نکاح سے نکال دیتی ہی عورت کو اور

خرچ کریگا تو کفارہ قسم کا لازم آویگا اُسپر اور اگر تصدیق کریگا یا ہبہ کریگا تو حانث یعنی توڑنے والا قسم کا نہین ہوئیگا پھر ابن عباسؓ نے اپنے مذہب کی تقویت کے لیے یہ آیت پڑھی لَقَدْ کَانَ لَکُمْ آہ یعنی حضرت کی پیروی کرنی تمکو خوب ہی حضرتؐ نے جب حرام کیا تھا شہد اپنے پر تو حکم کفارہ دینے کا نازل ہوا اس آیت مین یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَکَ الآیۃ چنانچہ بیان اسکا حدیث آیندہ مین ہے پس لازم کرو تم متابعت حضرتؐ کی اور اگر کہے سب حلال مال مجھپر حرام ہین یا کہے سب حلال خدا کے مجھپر حرام ہین تو فتوی اسپر ہے کہ اس کہنے سے طلاق پڑجاتی ہے اُسکی بیوی پر بغیر نیت طلاق کے اور اگر کہے بیوی کو کہ تو مجھپر حرام ہے تو ہوتا یہ ایلاء ہے اگر نیت کرے حرام کرنے کی یا نہ نیت کرے کچھ اور ظہار ہوتا ہی اگر نیت کرے ظہار کی اور ہدر ہے یعنی لغو ہی اس کہنے سے کچھ نہین ہوتا اگر نیت کرے جھوٹ کی اور یہ عند اللہ ہے اور حاکم کے نزدیک ایلاء ہی ہوگا اور اس کہنے سے طلاق بائن پڑتی ہے اگر نیت کرے طلاق کی اور اگر تین طلاق کی نیت کرے تو تین طلاقین پڑتی ہین اور فتوی اسپر ہی کہ طلاق بائن پڑتی ہے اگرچہ نیت کرے طلاق کی کذا فی درمختار **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَمْکُثُ عِنْدَ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَشَرِبَ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَیْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَنَّ اَیَّتَنَا دَخَلَ عَلَیْهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّیْ اَجِدُ مِنْكَ رِیْحَ مَغَافِیْرَ اَکَلْتَ مَغَافِیْرَ فَدَخَلَ عَلٰی اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا بَاْسَ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَنْ اَعُوْدَ لَهٗ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرِیْ بِذٰلِكَ اَحَدًا یَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِهٖ فَنَزَلَتْ یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ الآیۃ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے توقف فرماتے نزدیک زینبؓ بیٹی جحش کی کہ بیوی تھین حضرتؐ کی اور پیتے نزدیک اُنکے شہد پس ٹھیرایا آپسمین مین نے اور حفصہؓ نے کہ جس کسی کے پاس ہم مین سے تشریف لاوین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس البتہ کہے کہ تحقیق کہ مین پاتی ہون تم مین سے بو مغافیر کی کیا کھایا ہے آپ نے مغافیر پھر تشریف لائے حضرتؐ ایک کے پاس اُنمین سے یعنے عائشہؓ کے پاس یا حفصہؓ کے پاس راوی کو یاد نہین رہا کہ کس کے پاس آئے پس کہا ایک نے انمین سے واسطے حضرتؐ کے یہ پس فرمایا حضرتؐ نے کچھ مضائقہ نہین پیا ہی مین نے شہد نزدیک زینب بیٹی جحش کے ہرگز مین پھر نہین پینے کا شہد اور تحقیق مین نے قسم کھائی ہی اُسکی نہ خبر کرنا ساتھ اسکے کسی کو یعنی تاکہ نہ شکستہ خاطر ہون زینبؓ بسبب باز رہنے حضرتؐ کے شہد پینے اُنکے سے چاہتے تھے حضرتؐ یعنی بسبب حرام کرنے شہد کے خوشی اپنی بیویونکی یعنی بعضی بیبیون کی پس اُتری یہ آیت اے نبی کیون حرام کرتا ہی اسچیز کو کہ حلال کی اللہ نے واسطے تیرے چاہتا ہی تو خوشی اپنی بیویونکی آخر آیت تک نقل کی یہ بخاریؒ اور مسلمؒ نے **ف** توقف فرماتے الخ یہ اُنکے روز نوبت کا ذکر نہین بلکہ مراد یہ ہی کہ جب دورہ کرتے حضرتؐ اپنی بیبیوںپر اور آتے زینبؓ کے پاس تو ٹھیر جاتے اور مغافیر ایک درخت کے میوے کا نام ہی کہ مشابہ گوند کے ہوتا ہی اور بوسکی بری ہوتی ہی اور ایک گونہ مشابہ بوئے شہد کے ہوتی ہے اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ حضرتؐ کو شہد مرغوب تھا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینبؓ پاس تشریف لیجاتے دورے مین تو وہ شہد پلایا کرتی تھین اور اسسبب سے حضرتؐ اُنکے پاس ٹھیرتے تھے یہ بات حضرت عائشہؓ کو ناگوار گذری اُنھون نے حضرت حفصہؓ سے کہ وہ بھی بیوی حضرتؐ کی تھین اور حضرت عائشہؓ سے اتفاق رکھتی تھین مشورہ کرکر کلام مذکور حضرتؐ سے عرض کرنا ٹھیرایا کہ تا حضرتؐ شہد پینا اور اُنکے پاس ٹھیرنا موقوف کرین چنانچہ ایساہی ہوا جیسا کہ ذکر کیا گیا

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَةٍ سَاَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِیْ غَیْرِ مَا بَاْسٍ فَحَرَامٌ عَلَیْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہے ثوبانؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کہ مانگے اپنے خاوند سے طلاق بلا ضرورت پس حرام ہی اُسپر بو جنت کی یعنی جبکہ مقربون اور محبوبونکو بو جنت کی موقف مین پہنچیگی تو یہ محروم رہین گی اُس سے نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰهِ الطَّلَاقُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مبغوض ترین مباح مین طرف اللہ کے طلاق ہی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی اگرچہ طلاق حلال و مباح ہی لیکن خدا تعالی کے نزدیک مبغوض و مکروہ ہی بہت چیزین ہین کہ مباح ہین اور ہین مکروہ جیسا کہ ادا کرنا نماز فرض کا گھر مین

حضرت علیؓ سے منقول ہے کُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ ح ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَبْلُغَ وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰى يَعْقِلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْهُمَا اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُٹھایا گیا قلم تکلیف کا تین شخصوں سے یعنی قول و فعل اُنکے معتبر نہین اور لکھے نہین جاتے ہین اعمال اُنکے نا مواخذہ کرین بسبب تکے ایک تو سونیوالے سے یہانتک کہ جاگے اور دوسرے لڑکے سے یہانتک کہ بالغ ہو اور تیسرے بےعقل سے یہانتک کہ عاقل ہو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور روایت کی یہ دارمی نے عائشہؓ سے اور ابن ماجہ نے حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ سے وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيْقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلاق لونڈی کی دو طلاقین ہین اور عدت اُسکی دو حیض ہین نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے

ف یعنی لونڈی دو طلاقون سے حرام ہو جاتی ہے جیسیکہ آزاد عورت تین طلاقون سے حرام ہوتی ہے پس دو طلاقین اُسکے حق مین بمنزلہ تین طلاقون کے ہین اور عدت اُسکی دو حیض ہین جیسیکہ عدت حرہ کی تین حیض ہین اور اگر حیض نہ آتا ہو تو عدت اُسکی آزاد عورت کی تین مہینے ہین اور لونڈی کی ڈیڑھ مہینا اور دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ اعتبار طلاق اور عدت مین عورت کا ہے نہ مرد کا پس اگر عورت آزاد ہوگی تو طلاقین اُسکی تین ہونگی اور عدت اُسکی تین حیض اگرچہ غلام کے نکاح مین ہو اور اگر لونڈی ہو تو طلاقین اُسکی دو ہونگی اور عدت اُسکی دو حیض اگرچہ خاوند آزاد ہو مذہب امام ابو حنیفہؒ کا بھی یہی ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک طلاق و عدت مین اعتبار مرد کا ہے اگر مرد آزاد ہوگا تو اُسکی بیوی کی طلاقین تین ہونگی اور عدت تین حیض اگرچہ بیوی اُسکی لونڈی ہو اور اگر مرد غلام ہوگا تو طلاقین اُسکی دو ہونگی اور عدت اُسکی دو حیض اگرچہ بیوی آزاد ہو اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ عدت ساتھ حیض کے ہے نہ طہر کے جیسیکہ مذہب ہمارا ہے اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ مراد قول اللہ تعالی کے سے ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ تین حیض ہین نہ تین طہر ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتین نافرمانی کرنے والین اپنے خاوندونکی اور خلع طلب کرنیوالین وہ ہین منافق نقل کی یہ نسائی نے ف یعنی جو عورتین کہ طلب کرتی ہین خلع اور طلاق اپنے خاوندون سے بلا سبب وہ منافق ہین یعنی عاصی ہین باطن مین اور مطیع ہین ظاہر مین ح ع وَعَنْ نَافِعٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ اَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے نافعؒ سے کہ روایت کی ایک عورت آزاد کی ہوئی صفیہؓ بنت ابی عبید کی سے یہ کہ صفیہ نے خلع کیا اپنے خاوند سے یعنی ابن عمرؓ سے بدلے ہر چیز کے کہ تھی اُسکے پاس پس نہ انکار کیا اسکا عبد اللہ بن عمرؓ نے نقل کی یہ مالکؒ نے ف انکار نہ کیا اسکا بسبب جائز ہونے خلع کے اگرچہ اس طرح مکروہ ہے ح وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلٰثَ تَطْلِيْقَاتٍ جَمِيْعًا فَقَامَ غَضْبَانَ ثُمَّ قَالَ اَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ حَتّٰى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَقْتُلُهٗ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے محمودؓ بیٹے لبید کے سے کہا خبر دیے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حال ایک شخص کے سے کہ طلاق دی اپنی بی بی کو تین طلاقین اکٹھی پس کھڑے ہوئے حضرت غصے مین پھر فرمایا کیا کھیلا جاتا ہے ساتھ کتاب اللہ عز و جل کے حال آنکہ مین درمیان تمھارے ہون یہانتک کہ کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ کیا نہ قتل کرون مین اسکو نقل کی یہ نسائی نے ف کھیلا جاتا ہے یعنی استہزا کیا جاتا ہے ساتھ کتاب اللہ کے اور مراد کتاب اللہ سے یہ قول اللہ تعالی کا ہے اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ تا وَلَا تَتَّخِذُوْا اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا یعنے طلاق شرعی طلاق دینی ہے بعد طلاق کے متفرق نہ اکٹھی اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تین طلاقین اکٹھی دینی حرام و بدعت ہین چنانچہ اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ تین طلاقین اکٹھی دینی حرام ہین اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہین خفا ہوتے تھے مگر ساتھ کرنے گناہ کے اور امام شافعیؒ کے نزدیک تین طلاقین اکٹھی دینی خلاف اولی ہے اور فائدہ متفرق طلاقین دینے مین یہ ہے کہ شاید بعد طلاق کے

پھر وائی الخ یعنے حکم کیا ساتھ رجعت کے یعنی پھر لائی گئی نکاح مین ساتھ اُس قول کے راجعتها الی نکاحی یہ معنی بموجب مذہب شافعیؒ کے ہین کہ طلاق بات اُنکے نزدیک ایک طلاق رجعی ہوتی ہے اور اگر نیت کرے ساتھ اسکے دو کی یا تین کی تو موافق نیت کے ہوتی ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ہوتی ہے ساتھ اس لفظ کے ایک طلاق بائن برابر ہے کہ نیت کرے ایک کی یا دو کی یا کچھ نہ نیت کرے اور اگر نیت کرے تین کی تو تین پڑتی ہین پس اُنکے نزدیک لفظ ردّہا کے معنی یہ ہین کہ پھر وایا اُسکو ساتھ نکاح جدید کے ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزین ہین کہ قصد کرنا اُنکا بھی قصد ہے اور ہنسی کی راہ سے کہنا بھی کہنا قصد ہے نکاح کرنا اور طلاق دینا اور رجعت نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف معنی جد کے ہین کوشش کرنی ایک کام مین اور یہان مراد یہ ہے کہ لفظ جن معنون کے لیے وضع کیا گیا ہے وہی معنی مراد رکھے جیسے نکحت یا طلقت کہے اور معنی اُسکے مراد رکھے اور ہزل یہ ہے کہ وہ لفظ کہے اور معنی اُسکے مراد نہ رکھے پس یہ تین چیزین ایسی ہین کہ معنی انکے مراد رکھے یا نہ رکھے واقع ہوجاتی ہین پس اگر ہنسی ہنسی مین درمیان مرد وعورت کے ایجاب قبول ہوجاوے روبرو دو شاہدون کے تو بھی نکاح ہوجاتا ہے اسی طرح سے طلاق ہنسی ہی مین دینے سے پڑجاتی ہے اور اسیطرح سے بعد طلاق رجعی کے رجوع کرنے مین ہنسی سے رجوع ثابت ہوجاتی ہے بخلاف اور چیزون کے مانند بیع وشرا وغیرہ کے کہ وہ ہنسی سے نہین لازم ہوجاتین ح ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِيْ اِغْلَاقٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ قِيْلَ مَعْنَى الْاِغْلَاقِ الْاِكْرَاهُ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین طلاق اور نہین آزادی بیچ حالت زبردستی کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے کہا گیا کہ معنی اغلاق کے ہین اکراہ ف اکراہ کے معنی ہین زبردستی کرنی یعنی اگر کوئی زبردستی کسی سے طلاق دلوادے یا اُس سے غلام کو آزاد کروادے تو نہ طلاق پڑتی ہے اور نہ غلام آزاد ہوتا ہے ساتھ اس حدیث کے دلیل پکڑی ہے تینون امامون نے کہ اُنکے نزدیک یہ دونون چیزین ازراہ زبردستی کے نہین واقع ہوتین اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک واقع ہوجاتی ہین اُنھون نے قیاس کیا ہے اِن کو ہزل پر اور دلیلین اُنکے اصول فقہ مین دیکھنی چاہییں اور جو چیزین کہ ثابت ہوتی ہین ساتھ اکراہ کے احکام اُنکے وہ سب گیارہ ہین نکاح اور طلاق اور رجعت اور ایلاء اور فئی اور ظہار اور عتاق اور عفو قصاص سے اور قسم اور نذر اور اسلام ح ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ وَالْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ الرَّاوِيْ ضَعِيْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر طلاق واقع ہوتی ہے مگر طلاق بے عقل کی اور مغلوب العقل کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور عطاء بن عجلان روایت کرنیوالا حدیث کا ضعیف ہے نہین یاد رکھنے والا احدیث کا ف مذہب امام ابوحنیفہؒ کا موافق ہے ساتھ اس حدیث کے اور مراد معتوہ سے دیوانہ ہے کہ اسکی عقل مین نقصان و خلل ہو کبھی بیہوش ہو اور کبھی ہوشیار قاموس مین لکھا ہے کہ عتہ بمعنے نقصان عقل اور مدہوش ہونیکے ہے اور صراح مین لکھا ہے معتوہ کہتے ہین ڈول اُلٹے ہوئے اور بے عقل کو اور فقہ کی کتابون مین بھی یہی معنی بیان کیے ہین اسکے پس قول وَالْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهٖ عطف تفسیری ہوگا چنانچہ بعضی روایت مین اَلْمَغْلُوْبُ بغیر واؤ کے آیا ہے پس جب طلاق معتوہ کی نہ واقع ہوئی تو طلاق مجنون مطلق کی کہ اصلا شعور نہ رکھے بطریق اولی نہین واقع ہونیگی اور کہا زین العرب نے کہ معتوہ ناقص العقل اور مغلوب العقل کو کہتے ہین شامل ہے مجنون اور سونیوالے کو اور مریض کو کہ جاتی رہی ہو عقل اُسکی بسبب مرض کے اور غش والے کو پس ان سبھونکے نزدیک طلاق نہین پڑتی اور اسی طرح لڑکے کی طلاق نہین پڑتی انتہی اور کہا ابن ہمام نے کہ کہا ہے بعضون نے کہ معتوہ وہ ہے کہ کم ہو سمجھ اُسکی اور ملا ہوا ہو کلام فاسد اُسکا ساتھ تدبیر کے لیکن نہ مارتا ہو اور نہ گالیان دیتا ہو بخلاف مجنون کے اور راوی اس حدیث کا اگرچہ ضعیف ہے لیکن موید ہے اسکی یہ روایت کہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَہٗ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَلِیٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ روایت ہی عبداللہ بن مسعودؓ سے
کہا لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے محلل کو اور محلل لہ کو نقل کی یہ دارمی نے اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے حضرت علی اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر سے راضی ہو
اللہ اُنسے **ف** محلل وہ ہے کہ جسنے نکاح کیا کسی کی عورت سے کہ اُسکو تین طلاقین دی گئین تھین بقصد یا بشرط اسکے کہ طلاق دے اُسکو بعد صحبت کرنیکے تا حلال ہوجاوے
طلاق دینے والے کو نکاح کرنا اُس سے اور محلل لہ خاوند اول ہے پس ان دونون کو لعنت کی اور اس حدیث سے یہ معلوم نہین ہوتا کہ عقد باطل ہوتا ہے بلکہ معلوم ہوتا ہی کہ صحیح
ہوتا ہی اسلیے کہ اُس نکاح کرنے والے کو محلل کہا اور محلل جب ہی ہوتا ہی کہ عقد صحیح ہو عقد فاسد سے حلال نہین ہوتا اور شمنی نے کہا محلل کو کہ خاوند دوسرا ہے لعنت اسلیے
کی کہ اُسنے نکاح کیا بقصد فراق کے اور نکاح مشروع ہوا ہے دوام کے لیے پس یہ بیچ حکم بکری مستعار کے ہوا جیسیکہ ایک حدیث مین آیا ہی اور محلل لہ کو یعنی پہلے خاوند کو لعن
اسلیے کی کہ وہ باعث ہوا اس نکاح کا اور مراد ظاہر کرنا دونونکے خساست کا ہی کہ طبیعت سلیم نفرت کرتی ہے اس فعل قبیح سے نہ حقیقت لعن کی نہی اور ہدایہ وغیرہ
سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر شرط کی ہو حلال کرنے کی زبانی اسطرح کہ کہے محلل اُس عورت طلاق دی ہوئی کو کہ نکاح کرتا ہون تجھسے اسلیے کہ حلال کرون تجکو تیرے خاوند
طلاق دینے والے کے لیے یا کہے عورت کہ نکاح کرتی ہون تجھسے اسلیے کہ حلال ہون مین اپنے خاوند کے لیے تو یہ مکروہ تحریمی ہے اور اگر زبان سے کچھ کہین اور نیت مین
یہ بات ہو تو محلل ماخوذ اور مستحق لعنت کا نہین ہوتا اسلیے کہ اُسکو اصلاح منظور ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر نکاح کیا اُس عورت نے کہ تین طلاقین دی گئی تھی غیر کفو سے
بغیر اذن ولی کے اور پھر صحبت کی اُسنے اُس سے تو وہ عورت اول خاوند کے لیے حلال نہین ہوتی فتویٰ اسی پر ہے **وَعَنْ** سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ اَدْرَکْتُ
بِضْعَۃَ عَشَرَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّھُمْ یَقُوْلُوْنَ یُوْقَفُ الْمُوْلِیْ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے سلیمانؓ بن یسار سے کہا
پایا مین نے دس اور کتنے ایک صحابیون پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کو کہ سب کہتے تھے کہ ٹھیرایا جاوے ایلاء کرنیوالا نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** ایلاء یہ
ہے کہ مرد قسم کھاوے کہ مین اپنی عورت سے صحبت نہین کرونگا چار مہینے یا زیادہ اس سے پس اگر صحبت کی اور گذر گئے چار مہینے نہین پڑتی طلاق بمجرد
گذر جانے چار مہینے کے نزدیک اکثر صحابہ کے بلکہ ایلاء کرنے والے کو ٹھیرا کے یا تو رجوع کرے اپنی عورت سے اور کفارہ دے اپنی قسم کا اور یا طلاق دے یہی مذہب
امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمد کا ہی اور کہا امام شافعیؒ نے کہ اگر وہ نہ طلاق دے تو حاکم اُسکو ایک طلاق دے اور امام اعظمؒ کے نزدیک یہ ہے کہ اگر صحبت کی
چار مہینے کے اندر تو لازم آتا ہے کفارہ قسم کا اور ساقط ہوجاتا ہے ایلاء اور اگر صحبت نہ کی اور چار مہینے گذر گئے تو اُسپر ایک طلاق بائن پڑتی ہے اور اور
مسائل ایلاء کے فقہ مین دیکھنے چاہئین **وَعَنْ** اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ وَیُقَالُ لَہٗ سَلَمَۃُ بْنُ صَخْرٍ الْبَیَاضِیُّ جَعَلَ امْرَاَتَہٗ
عَلَیْہِ کَظَھْرِ اُمِّہٖ حَتّٰی یَمْضِیَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضٰی نِصْفٌ مِّنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَیْھَا لَیْلًا فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ
ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْ رَقَبَۃً قَالَ لَا اَجِدُھَا قَالَ فَصُمْ شَھْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِیْعُ قَالَ
اَطْعِمْ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِفَرْوَۃَ بْنِ عَمْرٍو اَعْطِہٖ ذٰلِکَ الْعَرَقَ وَھُوَ مِکْتَلٌ یَاْخُذُ خَمْسَۃَ
عَشَرَ صَاعًا اَوْ سِتَّۃَ عَشَرَ صَاعًا لِیُطْعِمَ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ سَلَمَۃَ
بْنِ صَخْرٍ نَحْوَہٗ قَالَ کُنْتُ امْرَاً اُصِیْبُ مِنَ النِّسَآءِ مَا لَا یُصِیْبُ غَیْرِیْ وَفِیْ رِوَایَتِھِمَا اَعْنِیْ اَبَا دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیَّ فَاَطْعِمْ وَسْقًا مِّنْ تَمْرٍ بَیْنَ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا
اور روایت ہے ابی سلمہؓ سے یہ کہ سلمانؓ ابن صخر نے اور کہا جاتا تھا اُسکو سلمۃ بن صخر بیاضی گردانا اپنی عورت کو اپنے پر مانند پیٹھ ماں اپنی کے یعنی کہا کہ تو مجپر مانند
پیٹھ ماں میری کے ہی کہ اُسکو ظہار کہتے ہین یہانتک کہ گذرے رمضان یعنی حرام کیا اسکو اپنے اوپر گذرنے ماہ رمضان تک پس جب کہ گذرا آدھا مہینا
رمضان کا گرا سلمانؓ اُسپر ایک رات یعنی صحبت کی اُس سے پھر آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا یہ روبرو حضرت کے پس فرمایا اُسکو
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آزاد کر ایک بردہ کہا سلمانؓ نے نہین پاتا مین اُسکو یعنی مجکو اُسکا مقدور نہین فرمایا پس روزے رکھ دو مہینے کے پے در پے

اللہ تعالی خاوند کے دل کو مائل کر دے بیوی کیطرف اور وہ رجوع کرے اور خلاف کیا ہے علمانے اُس شخص کے حق مین کہ کہے اپنی بیوی کو اَنْتِ طَالِقٌ ثَلٰثًا پس کہا مالکؒ اور شافعیؒ اور ابوحنیفہؒ اور احمدؒ اور جمہور علمانے کہ تین طلاقین پڑتی ہین اور کہا طاؤس اور بعضے اہل ظاہر نے کہ ایک طلاق پڑتی ہی اور کیا نہ قتل کرونین اسلیے کہ کھیلنا ساتھ کتاب خدا کے کفر ہے یہ اسنے اسلیے کہا کہ نہ معلوم کیا کہ مراد آنحضرتؐ کی زجر و توبیخ ہی اور حقیقت کلام کی مراد نہین ہے ع ح وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اِنِّىْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِىْ مِائَةَ تَطْلِيْقَةٍ فَمَاذَا تَرٰى عَلَىَّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طُلِّقَتْ مِنْكَ بِثَلٰثٍ وَسَبْعٌ وَتِسْعُوْنَ اتَّخَذْتَ بِهَا اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا رَوَاهُ فِى الْمُوَطَّأِ اور روایت ہے مالکؒ سے پہنچی اُسکو یہ بات کہ ایک شخص نے کہا عبد اللہ بن عباسؓ کے روبرو کہ تحقیق مین نے طلاق دی اپنی بیوی کو سو طلاقین پس کیا دیکھتے ہو مجھپر یعنی کیا حکم دیتے ہو طلاق ہوئی یا نہ ہوئی پس کہا ابن عباسؓ نے کہ جدی ہوئی وہ عورت تجسے ساتھ تین طلاقون کے اور ستانوے طلاقین کہ باقی رہین ننانوے مین سے پکڑا تو نے ساتھ اُنکے اللہ تعالی کی آیتونکو ٹھٹا نقل کی یہ موطا مین ف اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کے اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ تا وَلَا تَتَّخِذُوْا اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا اور بیان سکا اوپر کی حدیث مین گذر چکا ع وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الْعِتَاقِ وَلَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِىُّ اور روایت ہی معاذ بن جبلؓ سے کہ کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے معاذ نہین پیدا کی اللہ تعالی نے کوئی چیز یعنی موجود روے زمین پر یعنی مستحباب مین سے کہ بہت پیاری ہو طرف اُسکے آزاد کرنیسے اور نہین پیدا کی اللہ تعالی نے کوئی چیز روے زمین پر یعنی حلال چیزون مین سے کہ بہت بُری ہو طرف اُسکے طلاق دینے سے نقل کی یہ دارقطنی نے ف بردیکا آزاد کرنا اسلئے بہت پیارا ہے اللہ کے نزدیک کہ بسبب اُسکے خلاصی ہوتی ہے بندگی مخلوق کی سے کہ مثل اُسکے ہے اور فارغ ہوتا ہی عبادت مولا کے لئے اور بسبب اُسکے خلاصی ہوتی ہی اُسکے مالک کو آگ دوزخ کی سے اور طلاق دینی وہ بُری ہے اللہ کے نزدیک کہ بغیر حاجت کے اور بدون ضرورت کے ہو کہا ابن ہمام نے کبھی ہوتی ہی طلاق دینی مستحب یعنی اُس عورت کو کہ نماز نہ پڑھتی ہو اور بدکار ہو اور فتاوی قاضیخان مین ہے کہ کسی کی بیوی نماز نہ پڑھتی ہو تو لائق ہی اُسکو یہ کہ طلاق دے اُسکو اگرچہ نہو اُسکے پاس مال کہ ادا کرے مہر اُسکا اور منقول ابو حفص بخاری سے ہی کہ کہا اُنھون نے اگر ملے بندہ اللہ تعالی سے کہ مہر بیوی کا اُسکی گردن پر ہو تو محبوب تر ہے طرف میرے اس سے کہ صحبت کرے ایسی بیوی سے کہ نہ نماز پڑھتی ہو اور اس حدیث مین دلالت ہے اسپر کہ نکاح افضل ہی گوشہ نشینی سے عبادت کے لئے ع

بَابُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلٰثًا

باب ہی بیچ بیان اُس عورت کے کہ تین طلاقین دی گئین ف یعنی اس باب مین حکم ہے اُس عورت کا کہ جسکو تین طلاقین دی گئین کہ وہ نہین حلال ہوتی پہلے خاوند کے لیے بغیر جماع کرنے دوسرے خاوند کے اور بعضے نسخون مین بعد لفظ ثلثا کے یہ عبارت بھی ہے وفیہ ذکر الظہار والایلاء یعنی اس باب مین ذکر ظہار اور ایلاء کا بھی ہے اور معنی ظہار اور ایلاء کے اور کچھ مسائل انکے آگے مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِىِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّىْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِىْ فَبَتَّ طَلَاقِىْ فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهٗ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَمَا مَعَهٗ اِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِىْ اِلٰى رِفَاعَةَ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِىْ عُسَيْلَتَهٗ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہ کہا آئی عورت رفاعہؓ قرظی کی طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا تحقیق مین تھی نزدیک رفاعہؓ کے یعنی اُسکے نکاح مین پس طلاق دی مجکو پس تین طلاقین دین مجکو اور نکاح کیا مین نے بعد از رفاعہؓ کے عبد الرحمنؓ بن زبیر سے اور نہین ساتھ اُسکے یعنی ستر اُسکا مگر مانند پھندنے کپڑے کے یعنی عبد الرحمنؓ نامرد ہے پس فرمایا حضرتؐ نے کیا ارادہ رکھتی ہی تو پھر جانیکا طرف رفاعہؓ کے کہا کہ ہان فرمایا حضرتؐ نے نہ رجوع کر طرف اُسکے یہانتک کہ چکھے تو مزا اُسکا اور چکھے وہ مزا تیرا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہان زبیر ساتھ زبر ز کے اور ب کی زیر کے ہے اور سواے اسکے سب جگہ ساتھ پیش ز کے اور ب کے زبر کے ہے اور یہانتک کہ چکھے تو مزا اُسکا آخر یعنی جب تک کہ دوسرا خاوند صحبت نکرے پہلے خاوند سے نکاح کرنا حلال نہین اور یہ حدیث مشہور ہے دلالت کرتی ہے اسپر کہ بیچ حلال ہونے عورت کے پہلے خاوند کے لئے فقط ہونا نکاح کا کافی نہین بلکہ ضرور ہے ہونا صحبت کا اور صحبت کرنے مین فقط دخول کافی ہے انزال شرط نہین ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ

فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اُس سے پہلے کفارہ دینے سے پھر آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا یہ روبرو حضرتؐ کے پس فرمایا حضرتؐ نے کونسی چیز باعث ہوئی تجکو اسپر عرض کیا اُسنے یا رسول اللہ دیکھی مین نے سفیدی پازیب اُسکی کی چاندنی مین پس نہ روک سکا مین نفس اپنے کو صحبت کرنے اُسکے سے پس ہنسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور حکم کیا اُسکو یہ کہ نہ صحبت کرے اس سے پھر یہانتک کہ کفارہ دے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی ترمذی نے مانند اسکے یعنی معنے اسکے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور نقل کی ابوداود اور نسائی نے مانند اسکے مسند اور مرسل اور کہا نسائی نے مرسل نزدیک تر ہے ساتھ صحت کے مسند سے **باب** یہ باب ہے متعلق پہلے باب کے **الفصل الاول**

فصل پہلی عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ جَارِيَةً كَانَتْ لِيْ تَرْعٰى غَنَمًا لِيْ فَجِئْتُهَا وَقَدْ فَقَدَتْ شَاةً مِّنَ الْغَنَمِ فَسَاَلْتُهَا عَنْهَا فَقَالَتْ اَكَلَهَا الذِّئْبُ فَاَسِفْتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا وَعَلَيَّ رَقَبَةٌ اَفَاُعْتِقُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ اللّٰهُ فَقَالَتْ فِي السَّمَاءِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ كَانَتْ لِيْ جَارِيَةٌ تَرْعٰى غَنَمًا لِيْ قِبَلَ اُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَاِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِّنْ غَنَمِنَا وَاَنَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ اٰسَفُ كَمَا يَاْسَفُوْنَ لٰكِنْ صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُعْتِقُهَا فَقَالَ ائْتِنِيْ بِهَا فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لَهَا اَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ اَنَا قَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ روایت ہے معاویہؓ بن الحکم سے کہا کہ آیا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق ایک لونڈی میری چراتی تھی ریوڑ میرا پس آیا مین اُسکے پاس اس حال مین کہ نہ پائی مینے ایک بکری ریوڑ مین سے پس پوچھا مین نے اُس سے حال بکری کا کہ کیا ہوئی پس کہا اُسنے کھا گیا اُسکو بھیڑیا پس غصہ ہوا مین اُسپر اور ہون مین بنی آدم مین سے کہ بحکم بشریت کے غصے ہوتے ہین پس مارا مین نے طمانچہ اُسکے منھ پر اور واجب ہی مجھپر آزاد کرنا بردے کا یعنی بسبب ظہار کے یا قسم کے یا کسی اور سبب سے کیا آزاد کر دون مین اُسکو یعنی تاکہ وہ کفارہ بھی ادا ہو جاوے میرے ذمّے سے اور بسبب مارنے طمانچہ کے کہ پشیمانی اور شرمندگی رکھتا ہون اُس سے بھی خلاصی پاؤن پس فرمایا اُس لونڈی سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کہان ہے اللہ پس کہا اُسنے آسمان مین پھر فرمایا حضرتؐ نے مین کون ہون پس کہا اُسنے تم ہو رسول خدا کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر اُسکو نقل کی یہ مالکؒ نے اور مسلم کی روایت مین یون ہے کہ کہا معاویہؓ نے تھی میری لونڈی چراتی تھی ریوڑ میرا جانب پہاڑ اُحد کے اور جوانیہ کے کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب اُحد کے پس دیکھا مین نے ایک دن ریوڑ پس ناگہان بھیڑیا لے گیا تھا ایک بکری میری ریوڑ مین سے اور مین ہون مرد اولاد آدم مین سے غصہ ہوتا ہون جیسے غصے ہوتی ہین اولاد آدم کی یعنی ارادہ کیا مین نے کہ مارون اُسکو بہت جیسا کہ مقتضا غصے کا ہے لیکن مارا مین نے اُسکو ایک طمانچہ پھر آیا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی اور بیان کیا مین نے روبرو حضرتؐ کے یہ ماجرا پس بڑا جانا یہ امر مجھپر یعنی فرمایا کہ تو نے بڑا گناہ کیا پس کہا مین نے یا رسول اللہ کیا نہ آزاد کر دون مین اُسکو پس فرمایا بلا لا میرے پاس اُسکو پس لایا مین حضرتؐ کے پاس اُسکو پس فرمایا اُسکو کہان ہے اللہ کہا اُسنے آسمان مین فرمایا کون ہو مین کہا اُسنے تم ہو رسول خدا کے فرمایا آزاد کر اُسکو اسلیے کہ یہ مسلمان ہے **ف** کہان ہے اللہ نہین ارادہ کیا حضرتؐ نے اس سے سوال کرنا مکان سے اسلیے کہ اللہ تعالی پاک ہے مکان اور زمان سے بلکہ مراد حضرتؐ کی یہ تھی کہ کہان ہے جگہ امر اُسکے کی اور جگہ ظاہر ہونے بادشاہت اور قدرت اُسکی کی اور اسطرح سوال حضرتؐ نے اس لیے کیا کہ اسوقت مین کفار عرب بتون کو معبود جانتے تھے اور جہلا سوا اُنکے اور کسی کو معبود نہ جانتے تھے پس حضرتؐ نے چاہا کہ معلوم کرین کہ آیا وہ موحدہ ہے یا مشرکہ ہے حاصل یہ کہ مراد حضرتؐ کی اس سے نفی معبودون زمین کی تھی کہ وہ بت ہین نہ ثابت کرنا آسمان کو جگہ واسطے اللہ تعالی کے جب اُسنے جواب مذکور دیا تو معلوم کیا حضرتؐ نے کہ وہ موحدہ ہے اور مسلم کی روایت مین جو کہا کیا آزاد کر دون مین اُسکو اگر کوئی کہے کہ

کہا نہین طاقت رکھتا مین یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ روزے رکھے دو مہینے کے پہلے جماع کرنیسے اور دو مہینے تک کہ رک نہین سکتا بسبب کثرت شہوت کے فرمایا کھلا ساٹھ مسکینونکو کہا نہین پاتا مین یعنی طعام ساٹھ مسکینونکا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے فروۃ بن عمروؓ صحابی کے کہ دی اُسکو وہ عرق کھجورونکا کہ کوئی لایا تھا اور عرق ایک تھیلا ہوتا ہے کھجور کے پتونکا کہ سماتی ہین اُسمین کھجورین پندرہ صاع یا سولہ صاع تاکہ کھلاوے ساٹھ مسکینون کو نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے سلیمان بن یسار سے کہ اُسنے نقل کی سلمۃ بن صخر سے مانند اسکے کہا تھا مین ایک شخص کہ پہنچتا تھا عورتون کو اسقدر کہ نہین پہنچتا غیر میرا یعنے قوت جماع کی بہت رکھتا تھا اس سبب سے نہ رک سکا صحبت کرنیسے اور بیچ روایت ان دونون کے یعنی ابو داؤد اور دارمی کے یون آیا ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے پس کھلا ایک وسق کھجور ونکا ساٹھ مسکینون کو **ف** ظہار اُسکو کہتے ہین کہ تشبیہ دے اپنی بیوی کو یا اُسکے اُس عضو کو کہ تعبیر کیجاتی ہے کل ساتھ اُس عضو کے یا تشبیہ دے اُسکے جزو شائع کو ساتھ اُس عضو محرم کے کہ حرام ہے اُسکو دیکھنا اسکا جیسے کہے بیوی کو کہ تو مجھپر حرام مانند پیٹھ ماں میری کے ہے یا سر تیرا اور مانند اُسکے کے یا نصف تیرا یا مانند اُسکے کے مانند پیٹھ یا پیٹ ماں میری کے ہے یا مانند ران ماں میری کے یا مانند پیٹھ بہن میری کے یا پھپھی میری کے یا مانند اُنکے کے پس اسطرح کے کہنے سے حرام ہوجاتی ہے صحبت کرنی بیوی سے اور اسباب صحبت کے یعنی مساس وغیرہ یہانتک کہ کفارہ دے پس اگر صحبت کری اُس سے پہلے کفارہ دینے کے تو نہین لازم آتا اُسپر کچھ سوای استغفار کے اور پہلے کفارہ کے اور پھر صحبت نکرے اس سے یہان تک کہ کفارہ دے اور ظہار بیوی سے ہوتا ہے نہ لونڈی سے اور باقی مسائل اسکے فقہ مین دیکھنے چاہیین اور یہانتک کہ گذرے رمضان کہا طیبی نے کہ اسمین دلیل ہے اوپر صحیح ہونے ظہار موقت کے اور کہا قاضی خان نے کہ اگر ظہار موقت کرے تو ہوجاتا ہے ظہار کرنیوالا فی الحال اور جبکہ گذر جاوے وہ وقت تو باطل ہوجاتا ہے ظہار اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر ظہار کرے اور استثنا کرے دن جمعے کو مثلاً تو نہین جائز اور اگر ظہار کرے ایک دن یا ایک مہینے کا تو صحیح ہے قید لگانی اسکی اور نہین باقی رہتا ظہار بعد گذرنے مدت کے اور کھلا ساٹھ مسکینون کو یعنی پیٹ بھر کر دو نون وقت یا ہر ایک کو بقدر فطرہ کے یا قیمت اسکی دے پہلے صحبت کرنیسے مانند آزاد کرنے بردے کے اور رکھنے روزے کے اور تاکہ کھلاوے ساٹھ مسکینون کو ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نہین واجب ہے ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دینا ہر مسکین کو اور فقہ کی کتابون مین لکھا ہے کہ کھجورین دے تو ایک ایک صاع دے مانند فطرہ کے پس معنی اسکے یہ ہین کہ استعانت کرے ساتھ اسکے یعنی اسمین اپنے پاس سے ملا کر ساٹھ کو کھلاوے پس یہ اس سے نہین لازم آتا کہ سب کو اسی مین کھلاوے اس لیے کہ اسکے بعد کی روایت مین آیا کہ کھلا ایک وسق اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے پس ہر مسکین کو ایک ایک صاع آیا ع **وَعَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَّاحِدَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سلیمانؓ بن یسار سے کہ نقل کی سلمۃ بن صخر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حق ظہار کرنیوالے کے کہ صحبت کرے پہلے کفارہ دینے سے فرمایا کفارہ ایک ہی آتا ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** اکثر علما کا یہی مذہب ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اگر صحبت کرے کفارہ سے پہلے تو واجب ہوتے ہین اسپر دو کفارے اور جو کوئی اپنی کئی بیویون کو کہے کہ تم مجھپر مانند پیٹھ ماں میری کے تو ہوتا ہے ظہار کرنیوالا اُن سب سے بلا خلاف اور خلاف بیچ تعدد کفارہ کے ہے پس ہمارے نزدیک اور امام شافعیؒ کے نزدیک واجب ہوتے ہین کئی کفارے یعنی اُنمین سے جسکے ساتھ صحبت کا ارادہ کریگا واجب ہوگا اُسپر پہلے اسکے ادا کرنا کفارے کا اور یہی کہا حسن اور زہری اور ثوری وغیرہم نے اور کہا مالکؒ اور احمدؒ نے کہ ایک کفارہ لازم آتا ہے ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَغَشِيَهَا قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُ بَيَاضَ حِجْلَيْهَا فِي الْقَمَرِ فَلَمْ اَمْلِكْ نَفْسِيْ اَنْ وَّقَعْتُ عَلَيْهَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهٗ اَنْ لَّا يَقْرَبَهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ مُسْنَدًا وَّمُرْسَلًا وَقَالَ النَّسَائِيُّ الْمُرْسَلُ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباسؓ سے یہ کہ ایک شخص نے ظہار کیا اپنی عورت سے پھر صحبت کی

عورت ہمیشہ کو مگر جسوقت جھٹلاوے خاوند اپنے تئین تو حد لگائی جاوے اُسکو اور نکاح کرنا اُس سے درست ہوجاویگا اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ہمیشہ کو حرام ہوگئی اگرچہ خاوند اپنے تئین جھٹلاوے ح ملتقی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اِنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَيَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَسْحَمَ اَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيْمَ الْاَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُحَيْمِرَ كَاَنَّهٗ وَحَرَةٌ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهٖ عَلَى النَّعْتِ الَّذِيْ نَعَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيْقِ عُوَيْمِرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ اِلٰى اُمِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے سہلؓ بن سعد ساعدی سے کہ کہا تحقیق عویمرؓ عجلانی صحابی نے کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو حکم اُس شخص کے سے کہ پاوے ساتھ عورت اپنی کے ایک شخص اجنبی کو یعنی اور یقین کرے کہ اسنے زنا کیا ہی اُسکی عورت سے کیا قتل کرے اُسکو یعنی جائز ہے قتل اُسکا پس قتل کرینگے وارث مقتول کے اس قاتل کو یا کیا کرے یعنی آیا صبر کرے عار پر یا کچھ اور کرے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وحی اُتاری گئی بیچ قضیہ تیرے کے اور عورت تیری کے پس جا اور بُلا لا عورت اپنی کو کہا سہل نے پس لعان لیا دونون نے یعنی میان بیوی نے مسجد مین اور مین تھا ساتھ اور لوگون کے نزدیک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس جب فارغ ہوے دونون لعان سے کہا عویمرؓ نے جھوٹ بولا مین اُسپر یا رسول اللہ اگر رکھون مین اُسکو پھر طلاق دی اُسکو تین بار پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھو اگر لاوے یہ عورت بچے کو یعنی جو اُسکے حمل مین ہے سیاہ رنگ اور بہت کالی ہون آنکھین اُسکی اور بڑے ہون کولے اور بھرا ہوا ہو گوشت دونون پنڈلیون مین پس نہین گمان کرونگا مین عویمرؓ کو مگر یہ کہ سچ کہا اُسنے اسپر یعنی جس شخص کی طرف نسبت زنا کی تھی وہ ایسا ہی تھا پس اگر بچہ اسطرحکا پیدا ہوگا تو معلوم ہوگا کہ اُسیکے نطفے سے ہے اور اگر لائی بچہ سُرخ رنگ گویا کہ بامنی کے رنگ کا ہی پس نہین گمان کرونگا عویمر کو مگر کہ جھوٹ بولا اسپر یعنے عویمرؓ سرخ رنگ تھا اگر بچہ سرخ رنگ کا ہوا تو عویمر ہی کا ہوگا پس معلوم ہوگا کہ جھوٹا ہے بہتان کیا بیوی پر پس لائی بچے کو اُس صفت پر کہ بیان کیا تھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سچے کرنے عویمرؓ کے سے یعنی اُس زانی کی صورت کا تھا پس تھا لڑکا پیچھے اسکے نسبت کیا جاتا تھا طرف ماں اپنی کے یعنی بموجب فرمانے حضرتؐ کے اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کیا قتل کرے اُسکو علما نے اختلاف کیا ہے بیچ حکم اُس شخص کے کہ مارڈالا ایک شخص کو کہ پایا اُسکو اپنی بیوی کے ساتھ زنا کرتے ہوے جمہور اسپر ہین کہ قتل کیا جاوے اُسکو مگر یہ کہ چار گواہ گذرانے زنا پر یا اقرار کرین اسپر وارث قتیل کے تو نہ قتل کیا جاوے لیکن اللہ کا گنہگار نہین اگر سچا ہوگا اور وحی اُتاری گئی الخ یعنی یہ آیتین اُترین وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ آخر آیات تک کہا بعضون نے کہ اُترین یہ آیتین بیچ ماہ شعبان کے سنہ نو ہجری ہین اور کہا ابن ملک نے کہ ظاہر اسحدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آیت لعان کی اُتری عویمرؓ کے حق مین اور اول لعان اسلام مین یہی ہوا اور بعضی عالمون نے کہا کہ آیت لعان کی اُتری ہلال بنؓ امیہ کے حق مین اور اول جو لعان کیا اسلام مین اسی نے کیا چنانچہ حدیث ابن عباسؓ کی آگے آتی ہے اُس سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے پس اسصورت مین معنی اس قول کے کہ وحی اُتاری گئی بیچ قضیہ تیرے الخ یہ ہونگے کہ تیرے سے قضیہ مین یہ آیت اُتری اور بعضون نے کہا احتمال ہے کہ دونون کے مقدمہ مین اتری ہووے شاید کہ سوال کیا ہو دونون نے بیچ دو وقتون متغائر کے پس اُتری ہو دونون کے حق مین اور سبقت کی ہو ہلالؓ نے بیچ لعان کے اور جھوٹ بولا مین اسپر الخ یہ کلام تمہید ہے اسکے تین طلاق دینے کی یعنے اگر رکھون مین اس عورت کو اپنے نکاح مین اور طلاق نہ دون اُسکو تو لازم آتا ہے مجہر جھوٹ بیچ نسبت کرنیکے اُسکو ساتھ زنا کے اسلیے کہ رکھنا میرا اُسکو نکاح مین دلالت کرتا ہے اسپر کہ گویا مین نے جھوٹ کہا وہ پاک ہی زنا سے **ع** بیچ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَاَتِهٖ فَانْتَفٰى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْاَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي

فائدہ ترجمہ بچہ حرامی منسوب ہے طرف ماں کے اور زناکار کو محرومی ہے ۱۲

دونون روایتونمین تطبیق کیونکر ہوکہ اوپر کی روایت مین تو کہا کہ واجب ہے مجپر آزاد کرنا بردے کا کسی سبب سے کیا آزاد کرو نہین اُسکو تاکہ وہ کفارہ بھی ادا ہوجاوے اور پشیمانی کہ اُسکے مارنے کے سبب سے حاصل ہوئی وہ بھی دفع ہو اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ فقط بسبب اس مارنے کے آزاد کرنا چاہا جواب سکا یہ ہے کہ پہلی روایت مین تو صریح آگیا کہ مجپر آزاد کرنا بردہ کا ہے کسی سبب سے اور اس مارنیکے سبب سے آزاد کرنا مجکو ضرور پڑا آیا کفایت کریگا مجکو آزاد کرنا بردے کا واسطے دونون امرون کے اور روایت دوسری مطلق ہے محتمل دونون امرون کو پس مطلق محمول ہو مقید پر یعنی یہان بھی وہی مراد ہے کہ آیا کفایت کریگا مجکو آزاد کرنا بردہ کا واسطے دونون امرونکے اور مراد مصنف کی اس حدیث کے لانیسے اس باب مین یہ ہو کہ کفارہ ظہار مین بردہ مومن آزاد کرنا چاہیے مذہب شافعیؒ یہی ہے اور حنفیہ نے حمل کیا ہے اُسکو افضلیت پر اور باقی تحقیق اسکی فقہ کی بڑی کتابونمین دیکھنی چاہیے پھر بیان کفارہ کا بموجب مذہب حنفیہ کے یہ ہے کہ اول تو آزاد کرنا بردے کا لازم ہوتا ہے اور جائز ہے اسمین بردہ مسلمان اور کافر اور مرد اور عورت اور چھوٹا بڑا اور کانا اور بہرا ایسا بہرا کہ جب پکارا جاوے تو سُن لے اور ایک ہاتھ کٹا ہوا ایک پانون کٹا ہوا جانب مخالف سے یعنی مثلاً داہنا ہاتھ کٹا ہو تو بایان پانون کٹا ہو اور جائز ہی مکاتب کہ نہ ادا کیا ہو کچھ اور نہین جائز ہی اندھا اور ایسا بہرا کہ نہ سُنے اصلاً اور گونگا اور دونون ہاتھ کٹا ہوا یا دونون انگوٹھے دونون یا دونون پانون کے کٹے ہون یا دونون پانون کٹے ہون یا ہاتھ اور پانون ایک ہی طرف کے کٹے ہون اور نہین جائز ہے مجنون مطبق یعنی ہمیشہ دیوانہ ہی رہتا ہو اور نہین جائز مدبر اور ام ولد اور مکاتب کہ کچھ بدل کتابت مین سے ادا کیا ہو اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکھنی چاہیے اور اگر بردہ نہ ملے تو روزے رکھے دو مہینے کے پے در پے کہ نہو اُن مہینون مین رمضان اور نہ وہ دن کہ جنمین روزے رکھنے منع ہین ایام تشریق اور عیدین پس اگر صحبت کرے بیوی سے اِن دونون مہینونمین رات کو قصداً یا دن کو بھول کر تو از سر نو روزے رکھنے شروع کرے اور اگر افطار کرے بے عذر یا بلا عذر تو بھی از سر نو رکھے اور اگر روزے نہ رکھ سکے تو دیوے وہ یا نائب اُسکا ساٹھ مسکینون کو ہر مسکین کو مانند فطرہ کے یعنے دو دو سیر گیہون یا چار چار سیر جو یا کھجورین یا قیمت اُنکی اور صحیح ہے دینا سیر بھر گیہوئون کا ساتھ دو سیر جو یا کھجورون کے اور صحیح ہے اباحت کفارات مین اور[۱] فدیہ مین نہ صدقات واجبہ مین اور اباحت اُسکو کہتے ہین کہ کھانا پکا کر روبرو فقیر کے رکھدے جسقدر وہ چاہے کھالے پس یہ کفارات اور فدیہ مین جائز ہی اور صدقات واجبہ مین مانند زکوٰۃ وغیرہ کے بدون ملک کر دینے کے نہین جائز پس اگر پیٹ بھر کر کھلاوے ونکو اور رات کو یا دن ہی کو کھلاوے دو روز تک یا رات ہی کو کھلاوے دو راتین تو جائز ہے اگرچہ تھوڑ لیسے کھانے مین اُنکا پیٹ بھر جاوے اور ضرور ہے سالن ساتھ جو کی روٹیون کے نہ ساتھ گیہون کی روٹیون کے اور اگر کھلاوے ایک فقیر کو ساٹھ روز تک تو جائز ہے اور اگر دیوے ایک کو طعام ساٹھ کا ایک ہی دن تو نہین درست اور اس صورت مین ایک ہی دن کا ادا ہوگا اور اگر صحبت کرے بیوی سے درمیان مین کھلانے کی تو پھر از سر نو کھلانا شروع کرے اور اگر دو ظہارون کے کفارے مین ساٹھ فقیرون کو مثلاً گیہون دے ہر فقیر کو ایک ایک صاع تو نہین صحیح ہے اگر دیگا تو ایک ہی ظہار کا کفارہ ادا ہوگا اور اگر کفارہ ظہار اور کفارہ افطار مین اسیطرح دے تو دونون کفارے ادا ہوجائینگے اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکھنی چاہیے ۱۲ ملتقی

باب اللعان

لعان اور ملاعنت کے معنے ہین ایک دوسرے کو لعنت کرنا اور شرع مین لعان اُسکو کہتے ہین کہ جب مرد اپنی عورت کو تہمت زنا کی کرے اور عورت اُسکی انکار کرے کہے کہ تو مجپر تہمت کرتا ہی تو قاضی کے پاس جاوے اور قاضی اُسکے خاوند کو بلاوے پس خاوند اگر چار گواہون سے ثابت کردے تو قاضی حد قائم کرے اُسکی بیوی پر اور اگر گواہونسے ثابت نہ کرے تو قاضی حکم کرے کہ اول مرد چار بار گواہی دے اسطرح کہ گواہی دیتا ہونمین ساتھ اللہ کے کہ بیشک مین سچونمین سے ہون بیچ اُسچیز کے کہ نسبت کی مین نے اِسکو زنا کی اور پانچوین دفعہ کہے کہ لعنت خدا کی اُس شخص پر اگر ہو جھوٹا بیچ اسچیز کے کہ نسبت کی اسکو زنا کی اور اشارہ کرے طرف عورت کے ہر بار پھر کہے عورت چار بار گواہی دیتی ہونمین ساتھ اللہ کے کہ یہ جھوٹا ہے بیچ اسچیز کے کہ نسبت کی مجکو زنا کی اور پانچوین بار کہے کہ غضب خدا کا اُسپر یعنی عورت پر اگر ہو یہ مرد سچا بیچ اُس چیز کے کہ نسبت کی مجکو زنا کی اور اشارہ کرے طرف مرد کے ہر بار پس جب ملاعنت کی مرد عورت نے تو تفریق[۲] کرے قاضی درمیان اُنکے اور ہوتی ہے یہ طلاق بائن اور حرام ہوتی ہے

[۱] فدیہ رمضان کے روزونکا بعد مرنے کے دیا جاتا ہے ۱۲ [۲] یہ مذہب حنفیہ کا ہے اور جمہور کے نزدیک زن و شوہر مین فرقت واقع ہو جاتی ہے بغیر تفریق قاضی کے ۱۲

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضٰى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِيْ وَلَهَا شَاْنٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس رض سے یہ کہ ہلال بن امیہ نے تہمت زنا کی کی
اپنی بیوی کو روبرو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک بن سحماء صحابی کے یعنی کہا کہ اسنے زنا کیا اس شخص کی بیوی سے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
یعنی ہلال سے کہ گواہ لا یا حد ماری جاویگی تہمت کی تیری پیٹھ پر پس عرض کیا ہلال رض نے یا رسول اللہ جسوقت کہ دیکھے ایک ہمارا اپنی عورت پر کسی شخص کو کیا جاوے
کہ ڈھونڈے گواہ یعنی ایسے وقتمین کہاں ایسی فرصت ہی کہ گواہ کرے کسی کو اور یہ کیا جگہ ہے گواہ کرنیکی پس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے گواہ قائم کرو ورنہ
حد لگیگی تیری پیٹھ پر پس کہا ہلال نے قسم ہے اس ذات کی کہ بھیجا آپ کو ساتھ حق کے تحقیق مین سچا ہون پس البتہ اتاریگا اللہ ایسا حکم کہ پاک کرے پیٹھ میری کو
حد تہمت سے پس اترے جبرئیل ع اور اتارین حضرت پر یہ آیتین اور وہ لوگ کہ تہمت کرتے ہین اپنی بیویونپر پس پڑھین یعنی اسکے بعد کی آیتین یہانتک کہ پونہچے
اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۵ تک پس آیا ہلال رض اور گواہی دی یعنی لعان کیا کہ اسمین پانچ گواہیان ہین جیسا کہ بیان مفصل اسکا اوپر ہو چکا اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بے شبہ اللہ تعالی جانتا ہے کہ ایک تم مین سے جھوٹا ہے پس آیا ہے تم مین سے کوئی توبہ کرنیوالا پھر کھڑی ہوئی عورت ہلال کی اور لعان
کیا پس جب پونہچی نزدیک پانچوین گواہی کے روکا اسکو یعنی صحابہ رض نے اور کہا تحقیق یہ پانچوین گواہی واجب کرنیوالی ہی یعنی تفریق کو درمیان تمہارے یا واجب کرنیوالی
ہی یعنی عذاب کو اگر جھوٹ بولے گی کہا ابن عباس رض نے پس ٹھہر گئی وہ عورت اور ہٹی یعنی تردد کیا کہ اسکے حال سے معلوم ہوتا تھا کہ پانچوین گواہی نہین دینے کی
یہان تک کہ گمان کیا ہمنے کہ وہ پھر جاوے گی اپنے کہنے سے پھر کہا اس عورت نے کہ نہین فضیحت کرتی مین اپنی قوم کو ساری عمر یعنی بسبب اعراض کرنیکے لعان سے
اور رجوع کرنیکے طرف تصدیق خاوند کے پھر گذری یعنی پانچوین گواہی بھی دی اور پورا کیا لعان کو اور حضرت نے حکم تفریق کا کیا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتے
رہو اس عورت کو پس اگر لائی لڑکا سرمگین آنکھون کا بھاری سرینون کا موٹی پنڈلیون کا پس وہ شریک بن سحماء کا ہے کہ وہ بھی ایسا ہی تھا پس لائی وہ
عورت لڑکا اسطرح کا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر نہوتا حکم کہ گذرا کتاب اللہ سے کہ حد و تعزیر متلاعنین کے لیے نہین ہے تو البتہ ہوتا واسطے میرے
اور واسطے اس عورت کے ایک کام یعنی دیکھتی کسطرح تنبیہ کرتا اسکو بسبب مشابہ ہونے بچے کے ساتھ زانی کے تاکہ عبرت ہوتی دیکھنے والون کو نقل کی یہ بخاری نے ف
اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اول لعان اسلام مین یہ ہوا اور اسمین آیت مذکورہ اتری اور تحقیق اسکی بیچ فائدہ حدیث سہل کے گذر چکی اور بے شبہ جانتا ہے الخ ظاہر
تر یہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ قول بعد فارغ ہونے ان دونون کے لعان سے اور مراد یہ ہے کہ لازم ہے جھوٹے کو توبہ کرنی اور بعضون نے کہا کہ حضرت نے یہ
قول کہا پہلے لعان کے واسطے ڈرانے ان دونونکے لعان سے اور اس حدیث مین دلالت ہے اسپر کہ حاکم کو مظنہ اور علامتون اور قرائن پر نہ التفات کرنی چاہیے اور حکم
کرے ساتھ ظاہر اس چیز کے کہ مقتضی ہون اسکو دلیلین ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ وَجَدْتُّ مَعَ اَهْلِيْ رَجُلًا لَمْ اَمَسَّهٗ حَتّٰى
اٰتِيَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ كَلَّا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ كُنْتُ لَاُعَاجِلُهٗ بِالسَّيْفِ قَبْلَ
ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْمَعُوْا اِلٰى مَا يَقُوْلُ سَيِّدُكُمْ اِنَّهٗ لَغَيُوْرٌ وَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
ابی ہریرہ رض سے کہ کہا کہا سعد رض بن عبادہ نے اگر پاؤن مین ساتھ اپنی عورت کے کسی کو نہ ہاتھ لگاؤن اس شخص کو یعنی نہ مارون اور نہ قتل کرون اسکو یہان تک کہ لاؤن مین
چار گواہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان کہا سعد رض نے یون نہین قسم ہے اس ذات کی کہ بھیجا ہے آپ کو ساتھ حق کے تحقیق مین البتہ جلدی سے مارون اسکو ساتھ
تلوار کے پہلے اسکے کہ شاہد لاؤن فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے سنو طرف اس چیز کے کہ کہتا ہے سردار تمہارا یعنی سعد رض تحقیق وہ البتہ غیرت مند ہے اور مین زیادہ
غیرت مند ہون اس سے اور اللہ زیادہ غیرت مند ہے مجھسے نقل کی یہ مسلم نے ف سعد رض نے جو کلام مذکور کہا تو یہ کچھ حضرت کے قول کو رد نہین کیا اور مخالفت
حضرت کے حکم کی انکو منظور نہین تھی بلکہ انھون نے یہ خبر دی حال نفس اپنے کی کہ میرا حال تو یہ ہے اور غیرت اور غضب میرا اس مرتبے کو پونہچا ہے
مین کیا کرون اسلیے حضرت نے فرمایا کہ سنو طرف اس چیز کے کہ کہتا ہے سردار تمہارا مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کلام سے تعریف

حدیثہ لہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعظہ وذکرہ واخبرہ ان عذاب الدنیا اھون من عذاب الآخرۃ ثم دعاھا فو
وذکرھا واخبرھا ان عذاب الدنیا اھون من عذاب الآخرۃ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا لعان کا درمیان ا
شخص کے اور بیوی اُسکی کے پس دور ہوا وہ شخص فرزند اُس عورت کے سے یعنی ملاعنت کے سبب سے نسب لڑکے کا اُس شخص سے جاتا رہا اور جدائی کی حضر
درمیان مرد و عورت کے اور ملا دیا لڑکے کو ساتھ عورت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ حدیث ابن عمرؓ کے کہ بخاری اور مسلم میں ہے یہ ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
وسلم نے نصیحت کی اُس شخص کو اور یاد دلایا اسکو عذاب آخرت کا یعنی تا جھوٹ نہ کہے اور اقرار نہ کرے عورت پر اور خبر دی اُسکو کہ عذاب دنیا کا سہل ہے عذ
آخرت کے سے پھر بلایا عورت کو اور نصیحت کی اُسکو اور یاد دلایا اسکو عذاب آخرت کا اور خبر دی اُسکو یہ کہ عذاب دنیا کا سہل تر ہے عذاب آخرت کے سے و
جدائی کی یعنی حکم کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جدائی کا درمیان میاں بیوی کے اور اسمیں دلیل ہے اسپر کہ فرقت درمیان میاں بیوی کے بسبب تفریق حاکم کے
ہوتی ہے نہ نفس لعان سے اور یہی مذہب ہے ابی حنیفہؒ کا اور دلیل اُنکی یہ ہے کہ فرقت اگر واقع ہوتی نفس لعان سے تو تین طلاقیں کیوں دی جاتیں جب
اوپر کی حدیث میں مذکور ہوئیں اور عذاب دنیا مراد عذاب دنیا سے قائم کرنا حد کا ہے کہ مرد نے عورت کو بہتان کیا زنا کا اور بخوف حد لگنے کے ساتھ
گواہوں کے اثبات اُسکا کرے یا عورت نے زنا کیا اور بخوف قائم کرنے حد کے اقرار اُسکا نہ کرے اور ملاعنت کریں پس حضرتؐ نے فرمایا کہ عذاب دنیا آسان
ہے بہ نسبت عذاب آخرت کے بخوف یہاں کے عذاب کے خلاف حق نکرو سچ سچ کہدو اور یہاں کا عذاب سہل اختیار کرو تا وہاں کے عذاب شدید سے
بچو س ح **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال للمتلاعنین حسابکما علی اللہ احدکما کاذب لا سبیل لک علیہا قال یا رسو
اللہ مالی قال لا مال لک ان کنت صدقت علیہا فھو بما استحللت من فرجہا وان کنت کذبت علیہا فذاک ابعد وابعد لک منہا متفق علیہ
اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے مرد و عورت لعان کرنیوالوں کے کہ حساب تمہارا اللہ پر ہے ایک تم دونوں میں سے
جھوٹا ہے یعنی نفس الامر میں اور ہم حکم کرتے ہیں بحسب ظاہر کے نہیں راہ واسطے تیرے اسپر یعنی نہیں جائز تجکو یہ کہ رہے تو ساتھ اس عورت کے بلکہ تجھ
ہمیشہ کو حرام ہوئی عرض کیا یا رسول اللہ مال میرا یعنے دیا ہوا مہر میرا کیا جاتا رہیگا فرمایا نہیں مال واسطے تیرے یعنی پھیر لینا مہر کا تجکو نہیں پونہچتا اسلیے کہ
دو حال سے خالی نہیں اگر سچ بولتا ہے تو اُسپر پس وہ مال بدلے شرمگاہ اُسکی کے ہے کہ حلال کی تونے اور اگر تو جھوٹ بولتا ہے اسپر تو پھیر لینا مہر کا اُس سے
بہت دور ہے اور بہت دور ہے واسطے تیرے یعنی جب حالت صدق میں نہ پھیرنا پونہچا تو حالت کذب میں بطریق اولی نہ پھیرنا چاہیے نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے **ف** حساب یعنی محاسبہ تمہارا اور تحقیق امر تمہاری اور جزا دینی اسپر اللہ پر ہے اور بدلے شرمگاہ اُسکی کے الخ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ لعان کرنیوا
نہ پھیرے مہر اگر دخول کیا ہے ساتھ اُس عورت کے اور اسپر اتفاق ہے علما کا اور اگر دخول نکیا ہو ساتھ اُسکے تو کہا ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ اور مالکؒ نے کہ
اُسکے لیے آدھا مہر ہے س ع **وعن** ابن عباس ان ہلال بن امیۃ قذف امرأتہ عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشریک بن سحماء فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم البینۃ او حد فی ظہرک فقال یا رسول اللہ اذا رای احدنا علی امرأتہ رجلا ینطلق یلتمس البینۃ فجعل النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یقول البینۃ والا حد فی ظہرک فقال ہلال والذی بعثک بالحق انی لصادق فلینزلن اللہ ما یبرئ ظہری من
الحد فنزل جبرئیل وانزل علیہ والذین یرمون ازواجہم فقرأ حتی بلغ ان کان من الصادقین فجاء ہلال فشہد والنبی صلی اللہ علیہ
وسلم یقول ان اللہ یعلم ان احدکما کاذب فہل منکما تائب ثم قامت فشہدت فلما کانت عند الخامسۃ وقفوھا وقالوا انہا
موجبۃ قال ابن عباس فتلکأت ونکصت حتی ظننا انہا ترجع ثم قالت لا افضح قومی سائر الیوم فمضت وقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ابصروھا فان جاءت بہ اکحل العینین سابغ الالیتین خدلج الساقین فہو لشریک بن سحماء فجاءت بہ کذلک فقال

مشابہ ہوئے فرمایا پس شاید کہ یہ لڑکا کالا بسبب رگ کے ہوا کہ کھینچ لیا اسکو اور مشابہ کیا اپنے یعنی اسکی بھی اصل میں کوئی کالا ہوگا یہ مشابہ اسکے ہوا اور رخصت ندی آنحضرتؐ نے اس اعرابی کو بیچ نفی کرنے لڑکے کے اپنے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا طیبی نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ منع ہے نری علامتوں ضعیفہ سے نفی کرنا لڑکے کا اپنے سے یعنی یہ کہنا کہ میرا نہیں ہے بلکہ ضرور ہے اسمیں پایا جانا دلیل قوی کا جیسیکہ بیوی سے صحبت نکی تھی اور بچہ پیدا ہو یا صحبت کی اور بعد صحبت کے نیکے چھ مہینے سے پہلے بچہ پیدا ہوا تو اسکی نفی کرنا جائز ہے ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰی اَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّیْ فَاقْبِضْهُ اِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ اِنَّهُ ابْنُ اَخِیْ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِیْ فَتَسَاوَقَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَخِیْ كَانَ عَهِدَ اِلَیَّ فِيْهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِیْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ اِحْتَجِبِیْ مِنْهُ لِمَا رَاٰی مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰهَ وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ هُوَ اَخُوْكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِ اَبِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھا عتبہ بن ابی وقاص وصیت کی تھی اسنے طرف بھائی اپنے سعدؓ بن ابی وقاص کے یہ کہ بیٹا لونڈی زمعہ کا مجھسے ہے پس لے لینا اسکو طرف اپنے پس جبکہ ہوا سال فتح مکے کا لیا اسکو سعدؓ نے اور کہا کہ تحقیق یہ بھتیجا میرا ہے اور کہا عبدؓ بن زمعہ نے یہ بھائی میرا ہے پس گئے دونوں پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا سعدؓ نے یا رسول اللہ تحقیق بھائی میرے نے وصیت کی تھی مجکو بیچ حق اس لڑکے کے کہ تو لینا اسکو اور کہا عبدؓ بن زمعہ نے کہ بھائی میرا ہے اور بیٹا ہے میرے باپ کی لونڈی کا پیدا کیا گیا ہے اسکے فرش پر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ واسطے تیرے ہے اے عبدؓ بن زمعہ لڑکا واسطے صاحب بچھونے کے ہے اور واسطے زانی کے ہے محرومی یعنی میراث و نسب سے یا سنگساری پھر فرمایا حضرتؐ نے واسطے سودہؓ بیٹی زمعہ کے پردہ کر تو اس سے بسبب اس چیز کے کہ دیکھی مشابہت اسکی ساتھ عتبہ کے پس نہ دیکھا اس لڑکے نے سودہ کو یہاں تک کہ ملاقات کی اللہ سے یعنی مرگیا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ وہ بھائی تیرا ہے اے عبدؓ بن زمعہ بسبب اسکے کہ وہ پیدا کیا گیا ہے اوپر بچھونے باپ اسکے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عتبہ کافر تھا اور اسنے دندان مبارک حضرتؐ کا شہید کیا تھا جنگ احد میں اور زمعہ باپ تھے حضرت سودہؓ کے کہ بیوی تھیں حضرتؐ کی پس عتبہ مذکور نے زنا کیا زمعہ کی لونڈی سے اور اس سے بچہ پیدا ہوا پس گمان کیا عتبہ نے کہ نسب ولد الزنا کا ثابت ہوتا ہے زانی سے جبکہ دعوی کرے وہ جیسیکہ معمول تھا ایام جاہلیت میں پس وصیت کی اسنے مرتے وقت اپنے بھائی سعدؓ کو کہ وہ لڑکا مجھسے ہوا ہے تو اسکو لیکر پرورش کرنا پس سال فتح مکہ میں سعدؓ نے اس لڑکے کو بحسب وصیت بھائی اپنے کے لیا اور کہا کہ یہ بھتیجا میرا ہے اور عبدؓ بیٹے زمعہ کے نے کہا کہ یہ بھائی میرا ہے اسلیے کہ میرے باپ نے اپنی لونڈی سے جنا یا غرض کہ یہ قصہ حضرتؐ کے آگے جاکر عرض کیا حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عبدؓ بن زمعہ وہ لڑکا تیرے ہی لیے ہے اور تیرا بھائی ہے اسلیے کہ لڑکا واسطے صاحب بچھونے کے ہے یعنی اور معنی اس جملے کے باب الوصایا کی پہلی فصل میں بیچ فائدہ حدیث ابی امامہؓ کے تفصیل سے ذکر کیے گئے ہیں اور پردہ کر تو اس سے آخر یعنے اگرچہ وہ بحکم شرع بھائی تیرا ہوا اور مشابہت اور قیافہ کو شرع میں اعتبار نہیں لیکن چونکہ وہ لڑکا مشابہ عتبہ کے ہے تورع اور احتیاط مقتضی اسکے ہے کہ تو سامنے اسکے نہو بسبب اسکے کہ وہ پیدا کیا گیا آخر یہ کلام راوی کا ہے یعنی حضرتؐ نے یہ حکم واسطے عبدؓ بن زمعہ کے بسبب اسکے کیا کہ وہ لڑکا پیدا ہوا اوپر بچھونے باپ اسکے کے ع ح **وَعَنْهَا** قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُوْرٌ فَقَالَ اَیْ عَائِشَةُ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِیَّ دَخَلَ فَلَمَّا رَاٰی اُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوْسَهُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا داخل ہوئے مجھپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن اس حالت میں کہ وہ خوش تھے پس فرمایا اے عائشہؓ کیا نہیں جانا تو نے یہ کہ مجزز مدلجی آیا یعنی مسجد میں پس جب دیکھا اسامہؓ اور زیدؓ کو اس حال میں کہ اوڑھے ہوئے تھے وہ دونوں چادر اور ڈھانکے ہوئے تھے سر اپنا اور ظاہر تھے قدم انکے پس کہا مجزز نے کہ تحقیق یہ قدم بعض انکا بعض سے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ان دونوں

کی ہے اور اشارہ ہے اسپر کہ یہ صفات بزرگوں اور عادات سرداروں سے ہے اگرچہ حکم شرع میں اور ہے حاصل یہ کہ حضرت نے سعدؓ کا عذر بیان فرمایا کہ یہ کلام بسبب غیرت
کے اُس سے صادر ہوا پس اس سے تقریر اور اثبات اُنکے کلام کا منظور نہیں ہے اور کہا مظہر نے کہ جواب دینا سعدؓ کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو تھا بطمع اسکے کہ اجازت ہو قتل کرنے
کی نہ از راہ رد کرنے قول حضرتؐ کے پس جب حضرتؐ نے انکار کیا اسکا تو اُنھوں نے سکوت کیا اور غیرت کہتے ہیں تغیر حالت کو کہ پیدا ہو آدمی میں وقت دیکھنے ایک چیز
ناگوار کے اپنی اہل میں اور یہ بہ نسبت اللہ تعالیٰ کے محال ہے پس اللہ تعالیٰ کے غیرت ناک ہونیکے معنی یہ ہیں کہ وہ منع فرمانے والا ہے بندوں کو گناہوں سے اجتناب قرب
اُسکی سے دور نہ ہین ۱۲ ع ح **وَعَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفِحٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللّٰهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّي وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ
الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ الْمُنْذِرِينَ وَالْمُبَشِّرِينَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ
وَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے مغیرہؓ سے کہ کہا سعدؓ بن عبادہ نے اگر دیکھوں میں کسی شخص کو ساتھ بیوی اپنی کے البتہ ماروں میں اُسکو ساتھ تلوار کے نہ ساتھ
جانب پشت تلوار کے بلکہ جانب تیز سے پس پہونچی یہ خبر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا یعنی صحابہؓ سے کیا تعجب کرتے ہو تم کمال غیرت سعدؓ کی سے قسم ہے خدا کی البتہ
مین زیادہ غیرت مند ہوں اُس سے اور اللہ بہت غیرت مند ہے مجھسے اور بسبب غیرت اللہ تعالیٰ کے حرام کیے اللہ نے گناہ جو ظاہر ہین اُنمین سے اور جو پوشیدہ
ہین اور نہین کوئی کہ بہت محبوب ہو اُسکو عذر کرنا اللہ تعالیٰ سے اسلیے بھیجا ڈرانیوالوں کو اور خوشخبری دینے والوں کو یعنی انبیاؤں کو اور نہین کوئی کہ بہت محبوب ہو
اُسکو تعریف کرنی اللہ تعالیٰ سے اور بسبب اسکے وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے بہشت کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور بسبب غیرت اللہ تعالیٰ کے آخر تک تفسیر ہے غیرت اللہ
کی یعنی اسکے کہ منع کیا لوگوں کو حرام چیزوں سے اور مرتب کیا اُنپر عذاب اسلیے کہ غیرت اصل میں یہ ہے کہ مکروہ رکھے اور غصے ہووے آدمی اُس سے کہ تصرف کرے
کوئی اسکی مِلک مین اور مشہور معنی غیرت کے یہ ہین کہ غصے ہووے آدمی اُسپر کہ کرے اُسکی بیوی سے فعل بد یا دیکھے اُسکی بیوی کو پس اللہ کی غیرت یہ ہے کہ غصہ ہووے
اُسپر کہ کرے گناہ اور کہا نووی نے کہ عذر بیان معنی اعذار کے ہے یعنی ازالہ عذر یعنی جیسا اللہ تعالیٰ عذر کے کرنیکو دوست رکھتا ہے ایسا اور کوئی نہین رکھتا ہے
اسی لیے اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو بھیجا تا بندوں کو عذر نہ رہے جیسا کہ قرآن مجید مین فرمایا لِئَلَّا يَكُونَ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ اور اللہ تعالیٰ کے برابر تعریف کرنی
کسی کو محبوب نہین اسی لیے اُسنے تعریف کی اپنے نفس کی اور اپنے دوستوں کی اور اسی لیے وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے جنت کا اُسکے لیے کہ تعریف کرے اُسکی
اور اطاعت کرے اُسکی ۱۲ ع **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَغَارُ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ
أَنْ لَا يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ غیرت مند ہے اور تحقیق
مؤمن غیرت مند ہے یعنی غیرت صفت اللہ تعالیٰ کی ہے کہ بندہ مومن بھی وہ صفت رکھتا ہے اور مقتضا غیرت اللہ تعالیٰ کا یہ ہے کہ نہ کرے مومن اُس چیز کو کہ حرام کی
اللہ تعالیٰ نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي
أَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ
إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ فَأَنّٰى تُرٰى ذٰلِكَ جَاءَهَا قَالَ عِرْقٌ نَزَعَهَا قَالَ فَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الِانْتِفَاءِ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ ایک اعرابی آیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق عورت میری جنی ہے ایک لڑکا کالا اور تحقیق میں نے انکار کیا اُسکا
یعنی میں نے کہا کہ میرا نہین بسبب نہونے اُسکے کے ہم رنگ میرے پس فرمایا اُسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا ہین واسطے تیرے کچھ اونٹ کہا ہاں فرمایا کیا ہین رنگ
اُنکے کہا سرخ فرمایا کیا ہے اُنمین کوئی اونٹ خاکستری رنگ کا کہا تحقیق اُنمین البتہ ہین خاکستری رنگ کے فرمایا کہاں سے گمان رکھتا ہے تو کہ یہ آیا اُنمین یعنی کہاں
سے آیا اُنمین یہ رنگ حالانکہ ماں باپ اُنکے نہین ہین اس رنگ کے کہا کوئی رگ ہے کہ کھینچ لیا اُسکو یعنی اُنکی اصل میں اس رنگ کا کوئی اونٹ ہوگا یہ بھی اُسکے

یہودیہ کہ مسلمان کے نکاح مین ہو اور تیسری عورت آزاد کہ غلام کے نکاح مین ہو اور چوتھی لونڈی کہ آزاد کے نکاح مین ہو نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یعنی اگر کسی مسلمان کے نکاح مین عورت نصرانیہ یا یہودیہ ہو اور خاوند اُسکا تہمت کرے زنا کی اور وہ انکار کرے تو اس صورت مین لعان نہین آتا اور اسی طرح اگر عورت آزاد ہو غلام کے نکاح مین یا لونڈی ہو آزاد کے نکاح مین اُنمین بھی لعان نہین اور اصل اس مسأئل مین یہ ہے کہ لعان گواہی ہے پس ضرور ہے کہ مرد و عورت دونون اہل شہادت سے ہون اور مملوک و کافر اہل شہادت ہین نہین اسی لیے انمین لعان نہین + مولانا + ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا حِيْنَ اَمَرَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ اَنْ يَّتَلَاعَنَا اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلٰى فِيْهِ وَقَالَ اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عباس رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ایک شخص کو اُسوقت کہ حکم فرمایا دو لعان کرنیوالونکو لعان کرنیکا یہ کہ رکھدے ہاتھ اپنا نزدیک پانچوین گواہی کی اُسکے منھ پر اور فرمایا تحقیق پانچوین گواہی واجب کرنے والی ہے نقل کی یہ نسائی نے **ف** یعنی دو مرد و عورت کہ ارادہ لعان کا رکھتے تھے اُنکو حضرت صلعم نے جب لعان کرنیکا حکم فرمایا تو اسوقت ایک شخص کو فرما دیا کہ جب پانچوین گواہی کی نوبت پونہچے تو اُسکے منھ پر ہاتھ رکھدینا تا وہ پانچوین گواہی دیکر لعان کو پورا نکردے ظاہرا یہ تلقین ہے اُسکو کہ ہاتھ رکھنے سے باز رہے گا اس کہنے سے + ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ فَغِرْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَاٰى مَا اَصْنَعُ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ اَغِرْتِ فَقُلْتُ وَمَا لِيْ لَا يَغَارُ مِثْلِيْ عَلٰى مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَمَعِيَ شَيْطَانٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنْ اَعَانَنِيَ اللهُ عَلَيْهِ حَتّٰى اَسْلَمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ رض سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلے اُنکے پاس سے ایک رات یعنی شعبان کی پندرھوین شب کو جیسا کہ احادیث مین آیا ہے کہا عائشہ رض نے پس غیرت کی مین نے حضرت پر پھر آئے حضرت اور دیکھا اُس چیز کو کہ کرتی تھی مین پس فرمایا کیا ہے واسطے تیرے اے عائشہ رض کیا غیرت کی تونے پس کہا مین نے کیا ہے واسطے میرے کہ نہ غیرت کرے مجھ جیسی تم جیسے پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق آیا تیرے پاس شیطان تیرا یعنی شیطان نے تجکو وسواس مین ڈالا کہا حضرت عائشہ رض نے یا رسول اللہ کیا میرے ساتھ شیطان ہے فرمایا کہ ہان کہا مین نے اور آپکے ساتھ بھی ہے یا رسول اللہ صلعم فرمایا کہ ہان ولیکن مدد دی ہے اللہ نے مجکو اُسپر یہان تک کہ سالم رہتا ہون مین یعنی اُسکے وسوسہ سے یا وہ مسلمان ہو گیا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** غیرت کی مین نے حضرت پر کہ اور بیویون کے پاس نجاوین اور متغیر ہوا حال میرا اور گھبرا کر حضرت صلعم کے پیچھے پیچھے گئی اور حضرت صلعم کو جنت البقیع مین پایا کہ استغفار اموات مین مشغول ہین پس جب حضرت صلعم وہانسے چلنے لگے تو مین دوڑ کر آگے چلی آئی اور بسبب دوڑنیکے میرا دم چڑھ گیا پس دیکھا حضرت صلعم نے اُس چیز کو کہ کرتی تھی مین یعنی دم چڑھا ہوا اور گھبراہٹ میری دیکھی اور مجھ جیسی الخ یعنی آپ مجھسے کمال محبت رکھتے ہین اور سوکنین میری بہت ہین اور آپ متصف بہ جمال و کمال ظاہر و باطن ہین پس مین کیونکر نہ آپ پر رشک لیجاؤن + ع **بَابُ الْعِدَّةِ** باب ہے بیچ بیان عدت کے **ف** عدت کے معنی لغت مین ہین گنتے کے اور شرع مین عدت کہتے ہین عورت کے ٹھہرنے کو بعد مرنے خاوند کے یا بعد زوال نکاح کے کہ اُسمین صحبت یا خلوت واقع ہوئی ہو یا بعد زوال اُس چیز کے کہ مشابہ نکاح کے ہے ایام مقررہ تک یعنی اگر آزاد عورت کو خاوند نے طلاق دی یا فسخ نکاح ہوا اور اُسکو حیض آتا ہے تو تین حیض تک ٹھیری رہے کہ کسی سے نکاح نکرے اور ایسے ہی جس عورت سے صحبت ساتھ شبہہ کے واقع ہو یا ساتھ نکاح فاسد کے مانند نکاح موقت وغیرہ کے اور تفریق کی گئی یا مر گیا مرد یعنی بغیر تفریق کے اور ام ولد جبکہ آزاد کیجاوے یا مر جاوے مولی اُسکا تو انکی بھی عدت تین حیض ہین بشرط آنے حیض کے اور نہین گنتی مین آویگا وہ حیض کہ طلاق دی گئی اُسمین اور اگر حیض نہ آتا ہو بسبب صغر سن کے یا بالغ ہونیکے یا بڑھاپے کے تو عدت اُسکی تین مہینے ہین اور اگر خاوند مر جاوے تو عدت اُسکی چار مہینے اور دس دن ہین اور اگر لونڈی کو طلاق دے خاوند اور حیض آتا ہو اُسکو تو عدت اُسکی دو حیض ہین اور لونڈی کو حیض نہ آتا ہو تو ڈیڑھ مہینا اور خاوند اُسکا مر جاوے تو دو مہینے اور پانچ دن ہین اور حاملہ عورت کی عدت جننے تک ہے مطلقا یعنی خاوند نے طلاق دی ہو یا مر گیا ہو عورت آزاد ہو یا لونڈی ہو جب جننے کی عدت سے نکل آوے گی اگرچہ بعد طلاق وغیرہ کے تھوڑی ہی دیر مین جنے اور باقی

وارث ہوگا اُسکا اور اگر اُسنے انکار نہین کیا تھا اور ہوا اُسکی لونڈی سے تو لاحق ہوگا ساتھ اُسکے اور وارث ہوگا اُسکا لیکن اُسکے اُس مال کا کہ نہین تقسیم کیا گیا ہنوز اور نہین وارث ہوگا اُسکے اُس مال کا کہ بٹ گیا پہلے لاحق کرنے اُسکے کے اور اگر غیر کی لونڈی سے ہوگا جیسے بیٹا زمعہ کی لونڈی کا کہ بیان اُسکا اوپر ہوچکا یا ہوگا آزاد عورت سے کہ زنا کیا تھا اُس سے تو نہین لاحق ہوئیگا ساتھ اُسکے اور نہین وارث ہوئیگا اُسکا بلکہ اگر صحبت کرنیوالا خود لاحق کرنا چاہے گا تو بھی نہین لاحق ہوئیگا اسلیے کہ زنا سے نسب نہین ثابت ہوتا ہے ع وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ اَنَّ نَبِىَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللهُ فَاَمَّا الَّتِى يُحِبُّهَا اللهُ فَالْغَيْرَةُ فِى الرِّيْبَةِ وَاَمَّا الَّتِى يُبْغِضُهَا اللهُ فَالْغَيْرَةُ فِى غَيْرِ رِيْبَةٍ وَاِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللهُ وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللهُ فَاَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِى يُحِبُّ اللهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَاَمَّا الَّتِى يُبْغِضُ اللهُ فَاخْتِيَالُهُ فِى الْفَخْرِ وَفِى رِوَايَةٍ فِى الْبَغْىِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِىُّ اور روایت ہے جابرؓ بن عتیک سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعضی غیرت یعنی اپنے اہل پر وہ ہے کہ دوست رکھتا ہے اُسکو اللہ اور بعضی غیرت وہ ہے کہ مکروہ رکھتا ہے اُسکو اللہ پس وہ غیرت کہ دوست رکھتا ہے اُسکو اللہ وہ غیرت ہے کہ ہو مقام شک و شبہ مین یعنی جیسے بیوی یا لونڈی اُسکی بیگانون کے آگے آتی تھی یا بیگانے اُس پاس آتے ہین اور ہنستے ہین اُس سے اور مانند اسکے اور وہ غیرت کہ مکروہ رکھتا ہے اُسکو اللہ پس غیرت کرنی غیر مقام شک و شبہہ مین ہے یعنی جبسیکہ اسکے خاطر مین بدگمانی گذری بغیر قرینہ اور سبب کے اور تحقیق بعض تکبر وہ ہے کہ مکروہ رکھتا ہے اُسکو اللہ تعالی اور بعض تکبر وہ ہے کہ دوست رکھتا ہے اُسکو اللہ پس وہ تکبر کہ دوست رکھتا ہے اُسکو اللہ تکبر کرنا آدمی کا ہے وقت لڑائی کے یعنی جہاد مین جب کفار سے مقابلہ ہو تو خوب اکڑے واسطے اظہار قوت اپنی کے اور حقیر جاننے اُنکے کے اور اپنی شجاعت بیان کرے اور تکبر کرنا اُسکا نزدیک للہ دینے کے یعنی وقت دینے کے خوشی دل سے اور بے پروائی سے دے اور بہت دینے کو تھوڑا جانے اور وہ تکبر کہ مکروہ رکھتا ہے اُسکو اللہ پس تکبر کرنا اُسکا بیچ فخر کرنیکے یعنی نسب مین اور ایک روایت مین بجاے فی الفخر کے فی البغی آیا ہے یعنی تکبر کرنا ظلم مین یعنے تکبر کرنا بغیر حق کے اور اسمین بہت سی قسمین ہین نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** تکبر کرنا فخر نسب مین یہ ہے کہ کہے مین اشرف ہون نسب مین اور بزرگ ہین باپ دادا میرے حالانکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ اَتْقٰكُمْ[1] اور ایک نسخہ مین فی الفقر ہے بدلے فی الفخر کے یعنی تکبر کرنا اُسکا حالت فقر مین یہ بدتر ہے اُس تکبر سے کہ حالت غنا مین ہو اور یہ تکبر کرنا حالت فقر مین بُرا جب ہے کہ ہو تکبر فقرا پر اور تکبر کرنا اغنیا پر اچھا ہے اسلیے کہ تکبر کرنا متکبر پر صدقہ ہے ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ فُلَانًا اِبْنِىْ عَاهَرْتُ بِاُمِّهٖ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دِعْوَةَ فِى الْاِسْلَامِ ذَهَبَ اَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے عمروؓ بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہؓ بن عمرو سے کہ کہا کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ تحقیق فلانا بیٹا میرا ہے زنا کیا تھا مین نے اُسکی مان سے زمانے جاہلیت مین پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین دعوی کرنا اسلام مین گئی بات جاہلیت کی یعنی اُس زمانے مین جو بچہ زنا سے پیدا ہوتا تھا اُسکا دعوی زانی کرتا تھا اُس سے ثابت ہوتا تھا اور اسلام مین یہ نہین درست بچہ واسطے صاحب فراش کے ہے اور زنا کرنیوالے کیلیے ہے محرومی یا سنگساری نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** صاحب فراش یعنی عورت کسی کے نکاح مین ہو یا ملک مین ہو اور اُس کے بچہ پیدا ہو زنا سے تو نسب اُسکا اُسکے خاوند یا مالک سے ثابت ہوگا اور اگر نکاح و ملک نہو تو بچہ مان ہی کی طرف منسوب ہوگا + مولانا + وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مِّنَ النِّسَاءِ لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُنَّ اَلنَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُوْدِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوْكِ وَالْمَمْلُوْكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمرو سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار قسم کی عورتین ہین کہ نہین لعان درمیان اُنکے یعنی اُنمین اور اُنکے خاوندوں مین ایک تو عورت نصرانیہ کہ مسلمان کے نکاح مین ہو اور دوسری عورت

[1] تحقیق سب سے بزرگ تم مین نزدیک اللہ کے بڑا پرہیزگار تمہارا ہے ۱۲

کہ مارتا ہے عورتوں کو اس سے معلوم ہوا کہ جسکو عیب معلوم ہو مرد کا یا عورت کا تو وقت منگنی کے بیان کر دے اُسکو تا ضرر و مشقت مین نہ پڑین اور نا خوش جانا مین نے اُسکو یعنی اُسامہؓ کو اسلیے کہ وہ حضرتؐ کے غلام کا بیٹا تھا سیاہ رنگ اور یہ فاطمہؓ قریشی تھین اور خوبصورت لیکن از بسکہ اسامہؓ محبوب و مقرب تھے حضرتؐ کے اُنکی سفارش مکرر کی اور فاطمہؓ نے بموجب حکم حضرتؐ کے نکاح کیا اُس سے اِسی سبب چین و آرام پایا اُس سے اور جس عورت غیر حاملہ کو طلاق بائن دی ہو اُسکے نفقہ اور سکنی مین ایام عدت تک اختلاف کیا ہے علمانے کہا حضرت عمرؓ نے اور امام ابو حنیفہؒ نے اور اور بعضی علمانے کہ اُسکے لیے نفقہ اور سکنی ہی سکنی تو اس آیت سے ثابت کیا ہے اَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ اور نفقہ اسلیے ہے کہ وہ رُکی ہوئی ہے اُسکے سبب سے اور فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ نہین چھوڑینگے ہم اپنے رب کی کتاب کو اور اپنے نبیؐ کی سنت کو بسبب کہنے ایک عورت کے یعنی اس فاطمہؓ کے شاید کہ وہ بھول گئی ہو یا اشتباہ ہوا ہو اُسکو سُنا ہے مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اِسکے لئے سکنی اور نفقہ ہے اور کہا ابن ملک نے کہ ہوا یہ امر روبرو صحابہؓ کے یعنی پس یہ بمنزلہ اجماع کے ہوا اور امام احمدؒ نے کہا کہ نہ اِسکے لئے سکنی ہے اور نہ نفقہ بموجب اس حدیث کے اور کہا مالکؒ اور شافعیؒ اور اور بعضے علمانے کہ اُسکے لیے سکنی ہے بموجب قول اللہ تعالی کے اَسْكِنُوهُنَّ الخ اور نفقہ نہین مگر یہ کہ ہو حاملہ بموجب اس حدیث کے ﴿ع﴾ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ فَخِيفَ عَلَى نَاحِيَتِهَا فَلِذٰلِكَ رَخَّصَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي فِي النُّقْلَةِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ اَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ تَعْنِي فِي قَوْلِهَا لَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق فاطمہؓ بنت قیس تھی بیچ مکان ویران کے پس خوف کیا گیا اُسپر پس اسی لیے رخصت دی اُسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی بیچ اُٹھ آنے کے مکان رہنے اپنے کے سے بیچ وقت عدت کے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ کیا ہے فاطمہؓ کو کہ نہین ڈرتی اللہ سے مراد رکھتی تھین حضرت عائشہؓ بیچ کہنے اُسکے کے کہ نہین ہے سکنی اور نہ نفقہ ہے نقل کی یہ بخاری نے ف تھی بیچ مکان ویران کے الخ یعنی جس مکان مین فاطمہؓ رہتی تھین اُسمین بسبب ویرانہ کے خوف تھا چور وغیرہ کا اِسلیے حضرتؐ نے وہانسے اُٹھ آنیکا حکم کیا بیچ مکان ابن اُم مکتوم کے غرض اُنکی اس بیان سے یہ تھی کہ وہ جو عدت بیٹھین بیچ غیر گھر خاوند اپنے کے تو اُس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ تین طلاقوں والی عورت کے لیے سکنی نہین ہے اور جہان چاہے وہان عدت بیٹھے بلکہ سبب یہ تھا جو ذکر کیا اور دوسری روایت کا مطلب یہ ہے کہ فاطمہؓ بنت قیس نقل کرتی تھین پیغمبر خدا سے کہ جو عورت طلاق بائن کی عدت مین ہو اُسکے لیے نہ سکنی ہے اور نہ نفقہ ہے اسپر حضرت عائشہؓ انکار کرتی تھین اور فرماتی تھین خدا سے نہین ڈرتی کہ نقل کرتی ہے پیغمبر خدا سے کہ نہین ہے سکنی اور نہ نفقہ اسطرح سے حضرتؐ نے نہ فرمایا ہوگا حضرت عائشہؓ کا بھی مذہب اُسمین مثل مذہب حضرت عمرؓ کے تھا جو کہ اوپر ذکر کیا گیا اور یہ بھی مؤید ہے مذہب امام ابو حنیفہؒ کا کہ طلاق بائن والی کے لئے سکنی بھی ہے اور نفقہ بھی ﴿ع﴾ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اِنَّمَا نُقِلَتْ فَاطِمَةُ لِطُوْلِ لِسَانِهَا عَلٰى اَحْمَائِهَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے سعید بن المسیب سے کہ کہا سوا اسکے نہین کہ اُٹھائی گئی تھی فاطمہؓ یعنے عدت مین اپنے خاوند کے گھر سے بسبب زبان درازی اپنی کے اپنے خاوند کے قرابتیون پر نقل کی یہ شرح السنہ مین ف یہ دوسرا سبب ہے فاطمہؓ کے اُٹھنے کا سوائے ویرانہ کے کہ اوپر ذکر کیا گیا ﴿ح﴾ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَتِيْ ثَلَاثًا فَاَرَادَتْ اَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ اَنْ تَخْرُجَ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلٰى فَجُدِّيْ نَخْلَكِ فَاِنَّهٗ عَسٰى اَنْ تَصَدَّقِيْ اَوْ تَفْعَلِيْ مَعْرُوْفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تین طلاقین دی گئی خالہ میری یعنی اور عدت مین بیٹھی پس ارادہ کیا یہ کہ جاوے واسطے کاٹنے میوہ کھجور کے درخت کے پس منع کیا اُسکو ایک شخص نے نکلنے سے پس آئی وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی اور یہ احوال بیان کیا پس فرمایا حضرتؐ نے کہ ہان نکل اور کاٹ میوہ درخت کھجور اپنی کا پس تحقیق شاید کہ تو صدقہ دے تو یا کرے تو احسان نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اگر پہونچیگا مال تیرا قدر نصاب کو دیگی تو زکوٰۃ اُسکی والّا احسان کریگی کہ تصدق کریگی ہمسایون وغیرہ پر بطور نفل کے اور بطریق تحفہ کے بھیجے گی لوگونکو اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر تصدق نکرتی تو جائز نہوتا اُسکو نکلنا اور کہا نوویؒ نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ عورت کو عدت طلاق بائن کی مین جائز ہی نکلنا اپنی حاجت کے لیے اور مذہب ابو حنیفہؒ کا بیچ فائدہ حدیث ام عطیہؓ کے

مسائل عدت کے فقہ مین دیکھنے چاہییں ع ملتقی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ طَلَّقَھَا الْبَتَّۃَ وَھُوَ غَائِبٌ فَاَرْسَلَ اِلَیْھَا وَکِیْلُہٗ الشَّعِیْرَ فَسَخِطَتْہُ فَقَالَ وَاللّٰہِ مَالَکِ عَلَیْنَا مِنْ شَیْءٍ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ لَیْسَ لَکِ نَفَقَۃٌ فَاَمَرَھَا اَنْ تَعْتَدَّ فِیْ بَیْتِ اُمِّ شَرِیْکٍ ثُمَّ قَالَ تِلْکِ امْرَاَۃٌ یَغْشَاھَا اَصْحَابِیْ اِعْتَدِّیْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَاِنَّہٗ رَجُلٌ اَعْمٰی تَضَعِیْنَ ثِیَابَکِ فَاِذَا حَلَلْتِ فَاٰذِنِیْنِیْ قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَکَرْتُ لَہٗ اَنَّ مُعَاوِیَۃَ بْنَ اَبِیْ سُفْیَانَ وَاَبَا جَھْمٍ خَطَبَانِیْ فَقَالَ اَمَّا اَبُوْ الْجَھْمِ فَلَا یَضَعُ عَصَاہُ عَنْ عَاتِقِہٖ وَاَمَّا مُعَاوِیَۃُ فَصُعْلُوْکٌ لَا مَالَ لَہٗ اِنْکِحِیْ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ فَکَرِھْتُہٗ ثُمَّ قَالَ اِنْکِحِیْ اُسَامَۃَ فَنَکَحْتُہٗ فَجَعَلَ اللّٰہُ فِیْہِ خَیْرًا وَاغْتَبَطْتُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْھَا قَالَ فَاَمَّا اَبُوْ جَھْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّ زَوْجَھَا طَلَّقَھَا ثَلَاثًا فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نَفَقَۃَ لَکِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنِیْ حَامِلًا

روایت ہے ابی سلمہ رض سے کہ نقل کی فاطمہ رض بنت قیس سے یہ کہ ابو عمرو رض بن حفص نے تین طلاقین دین فاطمہ بنت قیس کو کہ بیوی تھی اُسکی اور ابو عمرو رض تھا غائب یعنے لکھ بھیجا یا کسی کے زبانی کہلا بھیجا مین نے طلاق دی پس بھیجے طرف فاطمہ رض کے وکیل ابو عمرو رض کے نے جَو یعنی نفقہ کے لیے پس کم جانا فاطمہ رض نے اُن جَو ونکو اور ناراض ہوئی اُنسے پس کہا وکیل نے قسم ہے اللہ کی کہ نہین تیرا کچھ ہمپر حق یعنی اسلیے کہ تجکو تین طلاقین دی ہین اور تین طلاقون والی کے لیے نفقہ کا حکم ہی نہین پس یہ جَو بھی بطریق سلوک و احسان کے دیے ہین ہمنے تجکو پھر آئی فاطمہ رض پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا یہ ماجرا حضرت سے پس فرمایا حضرت نے نہین ہے واسطے تیرے کچھ نفقہ اور حکم فرمایا فاطمہ رض کو یہ کہ عدت بیٹھے بیچ گھر اُم شریک کے پھر فرمایا حضرت نے کہ وہ یعنی ام شریک ایک عورت ہے کہ آمد و رفت رکھتے ہین اسکے گھر مین میرے یار یعنی چونکہ اُسکے اقربا اور اُسکے اولاد مین ہین وہ اُس پاس آتے جاتے ہین پس اُسکا گھر لائق عدت بیٹھنے کے نہین عدت بیٹھ نزدیک ابن ام رض مکتوم کے اسلیے کہ تحقیق وہ شخص ہے اندھا رکھے گی تو کپڑے اپنے پس جسوقت کہ حلال ہو تو یعنی نکلے عدت سے خبر کرنا مجکو یعنی تاکہ فکر کرون تیرے نکاح کی کہا فاطمہ رض نے پس جبکہ حلال ہوئی مین ذکر کیا مین نے حضرت کے روبرو کہ معاویہ بن ابی سفیان رض اور ابو جہم رض نے پیغام نکاح کا بھیجا ہے مجھسے پس فرمایا حضرت نے ابو جہم نہین رکھتا لاٹھی اپنی کندھے اپنے سے اور معاویہ رض پس مفلس ہے نہین مال واسطے اُسکے نکاح کر اسامہ بن زید سے پس کہا فاطمہ رض نے کہ ناخوش جانا مین نے اسکو پھر فرمایا حضرت نے کہ نکاح کر اُسامہ سے پس نکاح کیا مین نے اُس سے پس گردانی اللہ نے اُسمین یعنی اُس نکاح مین اور اُسامہ رض کی صحبت مین بھلائی اور رشک کی گئی مین یعنی مجھ مین اور اُسامہ مین کمال موافقت آئی کہ لوگ مجھپر رشک لیجاتے تھے اور ایک روایت مین فاطمہ رض سے یون آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے ابو جہم رض مرد ہے بہت مارنیوالا عورتون کو نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہے کہ فاطمہ رض کے خاوند نے تین طلاقین دی تھین اُسکو پس آئی وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا حضرت نے نہین نفقہ واسطے تیرے مگر یہ کہ ہو تو حاملہ **ف** رکھے گی تو الخ یعنی احتیاط پردے کی وہان نہین ہو گی اسلیے کہ وہ اندھا ہے اور اُسکے گھر مین کوئی آتا نہین یا معنی یہ ہین کہ رکھدے یعنی نہ پہن کپڑے زینت کے عدت مین یا یہ کہ کنایہ ہے اس سے کہ نہین جائز نکلنا ایام عدت مین اور کہا نووی نے کہ دلیل پکڑی ہے بعضے لوگون نے ساتھ اس حدیث کے اسپر کہ جائز ہے عورت کو دیکھنا طرف مرد اجنبی کے اگر مرد نہ دیکھے اسکو اور یہ دلیل اُنکی ضعیف ہے اور صحیح وہ ہے جسپر جمہور ہین کہ حرام ہے عورت کو دیکھنا مرد اجنبی کا جیسیکہ مرد کو حرام ہے دیکھنا عورت اجنبیہ کا بموجب فرمانے اللہ تعالی کے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا آخر آیت تک اور قُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِھِنَّ آخر آیت تک اور بموجب حدیث ام سلمہ رض کے اَفَعَمْیَاوَانِ اَنْتُمَا اور اس حدیث فاطمہ رض کی سے بھی یہ نہین معلوم ہوتا کہ حضرت نے جائز کر دیا اُسکے لیے دیکھنا ابن ام مکتوم رض کا بلکہ مقصود یہ تھا کہ تو امن مین رہے گی ابن ام مکتوم کے پاس کہ کوئی تجکو دیکھنے کا نہین اور ممانعت دیکھنے اجنبی کی اُسکو خود معلوم تھی کتاب اللہ سے وہ کاہے کو دیکھتی ہو گی ابن ام مکتوم کو انتہی اور حنفیہ کے نزدیک جائز ہے عورت کو دیکھنا مرد اجنبی کا سوائے زیر ناف سے زیر زانو تک اگر امن ہین ہو شہوت سے والا تمام بدن دیکھنا حرام ہے اور ابو جہم رض نہین رکھتا لاٹھی الخ یعنی درشت خو ہے

ابوداؤد نے اور نہ رنگے یعنی بالونکو اور ہاتھونکو ساتھ منہدی کے ف۱ کپڑا رنگین یعنی کسنبا یا زعفرانی یا گیروے رنگ کا یعنی جوکہ نہایت شوخ رنگ ہو اور کافی ہین لکھا
ہو کہ اگر ہو عورت کے پاس کپڑا سواے رنگین کے تو نہین مضائقہ پہننے رنگین کا واسطے ضرورت ستر عورت کے لیکن نہ قصد کرے ساتھ اسکے زینت اور عصب قسم چادر سے
ہو کہ سوت کو جمع کرکر باندھ کر رنگتے ہین پھر اُسکو بنتے ہین تو وہ سُرخ ایسا ہوتا ہو کہ سفید خط بھی اُسمین ہوتی ہین بسبب اسکے کہ اُسکے سوت کو جو باندھ کر رنگتے ہین تو
جہان بندھا ہوتا ہو وہان سے سفید رہتا ہو جیسے بندھنو ہین اور نہین معتدہ کے لیے اُس کپڑے سے ہو کہ رنگا جاوے بعد بننے کے کذا قال بعض الشراح من علمائنا
والطیبی اور کہا ابن ہمام نے کہ نہ پہنے عورت عصب کو ہمارے نزدیک اور جائز رکھا ہے شافعیؒ نے مہین اور موٹے عصب کو اور منع کیا ہو مالکؒ نے مہین کو نہ موٹے
کو اور نہ سرمہ لگاوے کہا ابن ہمام نے مگر عذر ہو تو لگاوے اور اختلاف مذاہب کا جو اُسمین ہے بیچ فائدہ حدیث ام سلمہؓ کے ذکر ہو چکا اور قسط اور اظفار قسم خوشبو سے
ہین کہ عرب مین عورتین بعد پاک ہونیکے حیض سے شرمگاہ مین استعمال کرتی ہین بدبو دور ہونیکے لئے پس استعمال خوشبو سے منع فرمایا مگر دور کرنے بدبو کے لیے حائضہ
کو بعد پاک ہونیکے حیض سے اجازت دی ان دو چیزونکے استعمال کرنیکی اور اس حدیث مین دلیل ہو اوپر واجب ہونے سوگ کے اُس عورت کو کہ عدت مین ہو بعد مرنے
خاوند کے اور اسپر اجماع ہو سب علما کا اگرچہ اختلاف کیا ہو اُنھون نے اسکی تفصیل مین پس گئے ہین شافعیؒ اور جمہورؒ طرف اسکے کہ برابر ہے اسمین مدخول بہا اور غیر
مدخول بہا خواہ چھوٹی ہو خواہ بڑی باکرہ ہو یا ثیبہ آزاد ہو یا لونڈی ہو مسلمہ ہو یا کافرہ اور حنفیہؒ کے نزدیک نہین سوگ ہو سات عورتون پر کافرہ اور مجنونہ اور صغیرہ اور
معتدہ عتق پر یعنے اُس ام ولد پر کہ آزاد کرے اُسکو مولی اُسکا یا مر جاوے مولی ام ولد کو چھوڑ کر اور نہین عدت اُس عورت پر کہ عدت مین ہو نکاح فاسد کے یا وطی بالشبہ کے
یا طلاق رجعی کے اور عورت کو سوگ رکھنا تین دن سے زیادہ کسی قرابتی کے مرجانیکے بعد حلال نہین سواے خاوند کے کہ اُسکے مرنیکے بعد چار مہینے اور دس دن تک سوگ
رکھنا واجب ہے اور سواے خاوند کے اور قرابتیونکے مرنیکے بعد سوگ رکھنا تین دن تک مباح ہو واجب نہین اور بعد تین دن کے مباح بھی نہین پس اگر خاوند تین
دن کے سوگ کو بھی منع کرے تو پہونچتا ہو اُسکو اسلیے کہ زینت کرنا حق خاوند کا ہو کہ اگر خاوند ارادہ کرے کہ بیوی زینت کرے اور وہ نہ کہنا مانے تو خاوند کے تئین مارنا
بیوی کا جائز ہو پس سوگ رکھنے مین اُسکا حق فوت ہوتا ہو ع + در مختار ف۲ سوگ کرے جو عورت کہ عدت مین ہو طلاق بائن کے اور موت کے اگر ہو مکلفہ
مسلمہ ساتھ ترک کرنے زینت کے اور نہ پہننے زعفرانی اور کسنبی کے اور ترک کرنے استعمال خوشبو اور تیل اور سرمہ اور منہدی کے مگر بسبب عذر کے جائز ہو استعمال کرنا
اُنکا اور نہ سوگ کرے وہ عورت کہ عدت مین ہو آزادی کے اور نکاح فاسد کے اور نہ بھیجا جاوے پیغام نکاح کا معتدہ کو اور نہین مضائقہ ہے کنایہ کرنے
نکاح کا اُس سے کہ وفات کی عدت مین ہو نہ اُس سے کہ طلاق کی عدت مین ہو اور نہ نکلے معتدہ طلاق اپنے گھر سے اصلا اور معتدہ موت نکلے دن کو اور
کچھ رات مین اور رات کو نہ رہے غیر مکان اپنے مین اور لونڈی نکلے حاجت مولی کیلیے اور عدت بیٹھے معتدہ اُس مکان مین کہ رہتی ہو اُسمین وقت فرقت
کے اور موت کے مگر یہ کہ نکالی جاوے جبرًا یا خوف کرے اپنے مال کا یا گر پڑنے مکان کا یا نہ قادر ہو اُسکے کراے پر تو ان صورتون مین اور مکان مین عدت بیٹھنا جائز
ہے اور نہین مضائقہ ہے یہ کہ ساتھ رہین میان بیوی ایک مکان مین اگرچہ ہو طلاق بائن کی عدت مین بشرطیکہ ہو درمیان دونونکے پردہ مگر یہ کہ خاوند ہو فاسق تو
باوجود پردے کے بھی اکٹھے نہ رہین پس اگر خاوند ہو فاسق یا گھر تنگ ہو تو نکلے عورت اور اولی ہے نکلنا خاوند کا اور اگر مقرر کرین مرد و عورت درمیان اپنے ایک
عورت ثقہ کو کہ قادر ہو حائل ہونے پر تو خوب ہے اور اگر طلاق بائن دے خاوند عورت کو یا مر جاوے سفر مین اور درمیان عورت کے اور درمیان شہر اُسکے کے کم ہو
مدت سفر سے یعنی تین روز سے کم ہو تو پھر آوے اپنے شہر مین اور اگر اُسمین اور اُسکے شہر مین مدت سفر ہو اور درمیان مقصد اُسکے کے یعنی جہان جاتی تھی کم ہو تو
وہان چلی جاوے اور اگر دونون طرف مدت سفر ہو تو اختیار رکھتی ہے چاہے اُدھر جاوے چاہے وطن کو پھر آوے اُسکے ساتھ ولی ہو یا نہو اور پھر آنا
خوب ہے تاکہ عدت بیٹھے خاوند کے گھر مین ولیکن اگر ہو یہ کسی شہر مین تو نہ نکلے اُس سے جبتک کہ نہ عدت بیٹھ لے پھر نکلے اگر ہو اُسکے لیے محرم اور کہا
صاحبین نے کہ اگر ہو عورت کے ساتھ محرم تو جائز ہے اُسکو نکلنا پہلے عدت کے بھی ملتقی الابحر + در مختار **الفصل الثانی** فصل دوسری عن زینب

ف۱ یعنی کسنبہ میں ۱۲
ف۲ یعنی عدت مین ... ۱۲
ف۳ یعنی طلاق رجعی مین سوگ نہین ۱۲
ف۴ یعنی اگر ام ولد کسی کی آزاد کیجاوے تو اسکو سوگ رکھنا ضرور نہین ۱۲
ف۵ معتدہ جو عورت کہ عدت مین ہو ۱۲
ف۶ جیسے کہ کوئی ارادہ رکھتا ہو نکاح کا ۱۲
ف۷ اگرچہ شہر مین ہو ۱۲
ف۸ یعنی دونون صورتون مین ۱۲

بیان ہوگا ع مولانا وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ سُبَیْعَةَ الْاَسْلَمِیَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَیَالٍ فَجَاءَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَتْهُ اَنْ تَنْکِحَ فَاَذِنَ لَهَا فَنَکَحَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سے یہ کہ سبیعہؓ اسلمیہ جنی پیچھے مرنے خاوند اپنے کے کتنے دنون بعد پھر آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پروانگی طلب کی حضرت سے نکاح کرنیکی پس اذن دیا حضرت نے اسکو پس نکاح کیا اُسنے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی سبیعہؓ حاملہ تھی جب اُسکا خاوند مرا پھر جنی وہ بعد چند روز کے پس حضرت نے اسکو اذن دیا نکاح کرنیکا اور خاوند سے کہا ہی علمانے کہ اگر جنی عورت بعد وفات خاوند کے یا بعد طلاق دینے کے تو عدت سے نکل آئی ہی اور جائز ہوتا ہی اُسکو نکاح کرنا اور خاوند سے اگرچہ جنے بعد طلاق وغیرہ کے تھوڑی سی دیر مین ع وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِیْ تُوُفِّیَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَکَتْ عَیْنُهَا اَفَنَکْحُلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا کُلُّ ذٰلِکَ یَقُوْلُ لَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا هِیَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرٌ وَقَدْ کَانَتْ اِحْدٰکُنَّ فِی الْجَاهِلِیَّةِ تَرْمِیْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰی رَاْسِ الْحَوْلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ام سلمہؓ سے کہ کہا آئی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میری بیٹی کا مر گیا خاوند اور تحقیق دکھتی ہین آنکھیں اُسکی کیا سُرمہ لگاوین اُسکے پس فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ دو بار پوچھا یا تین بار ہر بار فرماتے تھے نہ پھر فرمایا سوا اسکے نہین کہ عدت چار مہینے اور دس دن ہے اور تحقیق تھی ایک تمھاری جاہلیت مین پھینکتی مینگنیان برس روز پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسمین دلیل ہی امام احمدؒ کے لیے کہ اُنکے نزدیک نہین جائز سرمہ لگانا ساتھ اثمد کے اُس عورت کو کہ مر جاوے خاوند اسکا نہ آنکھ دُکھنے مین نہ بغیر آنکھ دُکھنے کے اور ہمارے نزدیک اور امام مالکؒ کے نزدیک جائز ہے سرمہ لگانا آنکھ دُکھنے مین اور کہا شافعیؒ نے کہ سرمہ لگاوے رات کو آنکھ دُکھنے مین اور پونچھ ڈالے اُسے دن کو اور کہا بعض علما ہمارے نے شارحین سے کہ احتمال ہی کہ اُس عورت نے ارادہ زینت کا کیا ہو اور بہانہ کیا ہو آنکھ دُکھنے کا پس حضرت کو معلوم ہوا آپنے منع کیا اُسکو اور آخر حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جاہلیت مین رسم تھی کہ جس عورت کا خاوند مر جاتا تو وہ ایک گھر تنگ مین بیٹھی رہتی اور بُرے کپڑے مانند ٹاٹ و کمل کے پہنتی اور زینت کی چیز اور خوشبو لی لگانی چھوڑ دیتی برس روز تک پھر لاتے اُسکے پاس گدھا یا بکری یا کوئی پرندہ اور وہ رگڑتی ساتھ اُسکے شرمگاہ اپنی اور نکلتی گھر سے اور دیجاتین اُسکے ہاتھ مین چند مینگنیان پس پھینکتی مینگنیونکو اور نکلتی ساتھ اُسکے عدت مین سے پس اسحدیث مین اشارہ اوسی کی طرف فرمایا کہ مدت عدت کی اسلام مین تھوڑی ہی یعنی چار مہینے اور دس روز اور اتنی تنگی نہین اور آگے یہ یہ خرابیان اور دشواریان تھین پس باوجود اسکے یہ اضطراب کیون ہی ع ح وَعَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ وَزَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ام حبیبہؓ اور زینب بنت جحشؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین درست کسی عورت کو کہ ایمان رکھتی ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے یہ کہ سوگ رکھے کسی مُردہ پر زیادہ تین روز سے مگر اپنے خاوند پر چار مہینے اور دس دن سوگ رکھنا چاہیے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سوگ رکھے یعنی ترک کرے زینت کو اور خوشبو لگانیکو اور چار مہینے الخ ابتداے مدت خاوند کی موت سے ہی اور حضرت علیؓ کے نزدیک ابتداے مدت کی وقت جاننے عورت کے سے موت خاوند کو یہانتک کہ اگر مر گیا خاوند سفر مین اور نہ پونہچی خبر عورت کو یہانتک کہ گذر گئے چار مہینے دس روز تمام ہوئی عدت نزدیک جمہور کے اور نزدیک علیؓ کے نہین تمام ہوتی یہانتک کہ گذرین چار مہینے اور دس دن وقت جاننے اُسکے سے ع وَعَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحِدُّ امْرَاَةٌ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَکْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِیْبًا اِلَّا اِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَا تَخْتَضِبُ اور روایت ہی ام عطیہؓ سے یہ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ سوگ رکھے کوئی عورت کسی مردہ پر زیادہ تین دنسے مگر خاوند پر چار مہینے دس دن اور نہ پہنے عدت مین کپڑا رنگین مگر کپڑا عصب کا اور نہ سرمہ لگاوے اور نہ خوشبو لگاوے مگر جسوقت کہ پاک ہووے حیض سے کچھ استعمال کرنا قسط کا یا اظفار کا درست ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا

کرنہ لگاوے عورت سوگ والی تیل خوشبو کا اور اختلاف کیا غیر خوشبودار مین مانند تیل تلون اور زیت وغیرہ کے پس ہمارے نزدیک اور شافعی رح کے نزدیک وہ بھی نہ لگاوے مگر بضرورت اسلیے کہ اِنسے بھی زینت حاصل ہوتی ہے اور جائز رکھا ہے انکو دونون اماموں نے اور علماے ظاہر نے ع **وَعَنْهَا** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا الْحُلِيَّ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ام سلمہ رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو عورت کہ مرجاوے خاوند اُسکا نہ پہنے کپڑا کسنبا اور نہ رنگا ہوا گیرو کا اور نہ پہنے زیور اور نہ رنگے بال اور ہاتھ پانون مہندی سے اور نہ سرمہ لگاوے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** نہیں مضائقہ ہے ساتھ پہنے سیاہ اور خاکستری رنگ کے اور کپڑے پرانے کے کہ خوشبو نہ آتی ہو اُسمین کذا فی الدرر اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ جائز ہے عورت مذکورہ کو پہننا ریشمی کپڑے کا بسبب عذر کے مانند کھجلی اور جوؤن اور بیماری کے ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ الْاَحْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ حِيْنَ دَخَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ زَيْدٌ اَنَّهَا اِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِئَ مِنْهَا لَا يَرِثُهَا وَلَا تَرِثُهٗ رَوَاهُ **مَالِكٌ** روایت ہے سلیمان رح بن یسار سے یہ کہ احوص رض مرگیا تھا شام مین اُسوقت کہ داخل ہوئی عورت اُسکی بیچ خون تیسرے حیض کے اور تحقیق طلاق دی اُسکو احوص رض نے یعنی پہلے مرنے کے پس لکھا معاویہ رض بن ابی سفیان رض نے طرف زید رض بن ثابت کے پوچھتے تھے زید رض سے یہ مسئلہ پس لکھا طرف معاویہ رض کے زید رض نے یہ کہ تحقیق وہ عورت جسوقت کہ داخل ہوئی بیچ خون کے تیسرے حیض سے پس تحقیق وہ الگ ہوگئی احوص رض سے اور الگ ہوا وہ اُس سے نہ وارث ہوا احوص رض اُسکا اور نہ وارث ہو وہ احوص رض کی نقل کی یہ مالک رح نے **ف** طلاق دی تھی الخ اور عدت بیٹھی تھی وہ ساتھ تین حیضون کے جیسکہ حکم ہے عدت طلاق کا ہے اور اب خاوند مرگیا عدت موت ساتھ چار مہینے اور دس دن کے بیٹھنی چاہیے پس یہ مسئلہ معاویہ رض نے زید رض سے پوچھ بھیجا کہ آیا اس صورت مین عورت وارث خاوند کی ہوگی یا نہین زید رض نے جواب لکھا معاویہ رض کو کہ اس عورت کو جبکہ تیسرا حیض شروع ہوا اور جبکہ دیکھے خون تیسرے حیض کے الگ ہوگئی اور خلاص ہوئی قید مرد کی سے اور وہ مرد الگ ہوا اُس سے یعنی عدت طلاق تمام ہوئی باعتبار گذرنے اکثر عدت کے یا شروع ہونے تیسرے حیض کے اور عدت وفات ساقط ہوئی وارث نہین ہوگا وہ مرد اُس عورت کا اگر زندہ ہوتا اور عورت مرجاتی اور وارث نہین ہوگی وہ عورت اُس مرد کی اگر مرد مرا جیسکہ صورت مذکورہ مین ہے اور اس حدیث مین مقصود سوال کا میراث سے تھا اس صورت مین اور احتمال ہے کہ سوال عدت سے ہو کہ عدت طلاق کھینچے یا عدت وفات کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی رح نے لکھا ہے کہ کہا طیبی نے کہ اس سے صریحاً معلوم ہوتا ہے کہ مراد قروء ثلثہ سے بیچ قول اللہ تعالی کے وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ طہر ہین کہتا ہوں مین کہ یہ مذہب صحابی کا ہے حالانکہ نقل کیا گیا ہے اُنسے خلاف اسکے بھی اور یہ نہین معلوم ہوا کہ معاویہ رض نے عمل کیا انکے قول پر یا نہین کیا اور ہمارے نزدیک مراد قروء سے حیض ہین چنانچہ خلفاے راشدین کا اور اکثر صحابہ رض کا بھی یہی قول ہے اور تیرہ صحابیون سے منقول ہے کہ وہ کہتے تھے کہ آدمی احق ہے اپنی بیوی کا یہانتک کہ نہاوے تیسرے حیض سے پس اس سے بھی یہی معلوم ہوا کہ مراد قروء سے حیض ہین اور اور بہت سی دلیلین اپنے مذہب کی لکھی ہین ملا علی رح نے مرقات مین **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَيُّمَا امْرَاَةٍ طُلِّقَتْ فَحَاضَتْ حَيْضَةً اَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ رُفِعَتْهَا حَيْضَتُهَا فَاِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ اَشْهُرٍ فَاِنْ بَانَ بِهَا حَمْلٌ فَذٰلِكَ وَاِلَّا اعْتَدَّتْ بَعْدَ التِّسْعَةِ الْاَشْهُرِ ثَلٰثَةَ اَشْهُرٍ ثُمَّ حَلَّتْ رَوَاهُ **مَالِكٌ** اور روایت ہے سعید رض بن مسیب سے کہ کہا فرمایا عمر رض بن خطاب رض نے کہ جو عورت طلاق دی گئی پھر آیا اُسکو ایک حیض یا دو پھر موقوف ہوگیا حیض اُسکا پس تحقیق انتظار کرے وہ عورت نو مہینے پھر اگر ظاہر ہوا اُسکو حمل پس حکم اُسکا ظاہر ہے کہ جب جنے گی عدت تمام ہوگی اور اگر نہ ظاہر ہوا حمل عدت کھینچے بعد نو مہینے کے تین مہینے پھر حلال ہو یعنی عدت سے نکلے نقل کی یہ مالک رح نے **بَابُ الْاِسْتِبْرَاءِ** باب ہے بیچ بیان استبراء کے **ف** استبراء شرع مین کہتے ہین طلب پاکی کرنے رحم لونڈی کو حمل سے جو کوئی مالک ہو لونڈی کا بسبب خریدنے یا وصیت کے یا ہبہ کے یا ارث کے حرام ہے اُسپر صحبت کرنی

[حاشیہ: ۵ یعنی بالا جواب اسکا دیتے ہیں طیبی کے کلام کا ۔ ۵ یعنی زید بن ثابت سے یہ بھی منقول ہے ... ۱۲ ۔ ۵ ... مذہب حضرت عمر کا اس مین بھی ہوگا ۱۲]

بِنْتِ كَعْبٍ اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ اُخْتُ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهُ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ فَاِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَهُ اَبَقُوْا فَقَتَلُوْهُ قَالَتْ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ فَاِنَّ زَوْجِيْ لَمْ يَتْرُكْنِيْ فِيْ مَنْزِلٍ يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةٍ فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ اَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَانِيْ فَقَالَ امْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهُ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہے زینب بنت کعب کی سے یہ کہ فریعہ بیٹی مالک بن سنان کی نے اور وہ بہن ہے ابی سعید خدری کی خبر دی اُسکو یعنی زینب کو یہ کہ فریعہ آئی حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اسواسطے کہ پوچھتی تھی حضرت سے یہ کہ پھر جاوے طرف کنبہ اپنے کے کہ قبیلہ بنی خدرہ میں تھی اسواسطے کہ خاوند اُسکا نکلا تھا واسطے ڈھونڈھنے غلاموں اپنے کے کہ بھاگ گئے تھے پس مار ڈالا غلاموں نے اُسکو یعنی اور مجھکو عدت بیٹھنا چاہیے کہا فریعہ نے پس پوچھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ پھر جاؤں میں طرف کنبے اپنے کے اسواسطے کہ میرے خاوند نے نہیں چھوڑا مجھکو مکان میں کہ مالک ہووہ اُسکا یعنی جس مکان میں رہتی ہوں وہ اُسکی ملک نہیں اور نہ نفقہ ہے میرے پاس پس کہا فریعہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاں چلی جا اپنے کنبے میں پس پھری میں یہانتک کہ جب پہونچی میں صحن حجرہ یا مسجد نبوی میں بُلایا مجکو حضرت نے پس فرمایا ٹھیری رہو اپنے گھر میں یعنی جس گھر میں خاوند کے مرنے کی خبر آئی ہے اگرچہ وہ خاوند کی ملک نہیں یہانتک کہ پہونچے کتاب اپنی مدت تک یعنی عدت پوری ہوجاوے کہا فریعہ نے پس عدت بیٹھی میں اُس گھر میں چار مہینے اور دس دن نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ معتدہ کو اُٹھ جانا ایک مکان سے دوسرے مکان میں درست نہیں بلا ضرورت اور شرح السنہ میں لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے علما نے سکنی میں معتدہ وفات کیلیے اور امام شافعیؒ کے اسمیں دو قول ہیں صحیح تر تو یہ ہے کہ اُسکے لیے سکنی ہے اور یہی مذہب ہے عمرؓ اور عثمانؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور عبداللہ بن عمرؓ کا اور کہا اُنھوں نے کہ اذن دینا حضرت کا فریعہ کو اول ہو گیا منسوخ ساتھ قول حضرت کے ٹھیری رہ الخ اور دوسرا قول شافعیؒ کا یہ ہے کہ نہیں سکنی اُسکے لیے بلکہ عدت بیٹھے جہاں چاہے اور یہی قول ہے علیؓ اور ابن عباسؓ اور عائشہؓ کا اسلیے کہ حضرت نے اذن دیا فریعہ کو نقل مکان کرنیکا اور پھر جو ٹھیرے رہنے کو وہیں فرمایا یہ امر استحباب کے لیے ہے ع + اور مذہب امام اعظمؒ کا بیچ دوسرے فائدہ باب النفقات کے تفصیل سے ذکر کیا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَيَّ صَبِرًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا اُمَّ سَلَمَةَ قُلْتُ اِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ لَيْسَ فِيْهِ طِيْبٌ فَقَالَ اِنَّهٗ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيْهِ اِلَّا بِاللَّيْلِ وَتَنْزِعِيْهِ بِالنَّهَارِ وَلَا تَمْتَشِطِيْ بِالطِّيْبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَاِنَّهٗ خِضَابٌ قُلْتُ بِاَيِّ شَيْءٍ اَمْتَشِطُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِيْنَ بِهٖ رَاْسَكِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ بیوی ہیں حضرت کی کہا آئے میرے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اُسوقت کہ وفات کیے گئے ابو سلمہؓ یعنے اُنکے خاوند کہ پہلے حضرت کے تھے اِسحالمیں کہ لگایا تھا میں نے اپنے منھ پر ایلوا پس فرمایا حضرت نے کیا ہے یہ یعنی یہ کیا لگایا ہے تونے عدت میں اے ام سلمہؓ کہا میں نے نہیں ہے یہ مگر ایلوا نہیں اسمیں خوشبو کہ ممنوع ہے سوگ میں پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق یہ جوان کرتا ہے چہرہ کو یعنی اس سے چہرہ چمکنے لگتا ہے اور رنگ چہرے کا اچھا ہو جاتا ہے پس نہ لگا اسکو مگر رات کو یعنی اسلیے کہ یہ بعید تر ہے قصد زینت سے اور چھڑا ڈال اسکو دنکو اور نہ کنگھی کر ساتھ خوشبو کے یعنی نہ کنگھی خوشبو لگو وہ اور نہ کنگھی کر ساتھ منھدی کے اسلیے کہ منھدی رنگ ہے یعنی سُرخ رنگ ہوتا ہے اُسکا اور وہ سوگ میں ممنوع ہے اور منھدی میں خوشبو بھی ہوتی ہے کہا میں نے ساتھ کس چیز کے کنگھی کروں میں یارسول اللہ فرمایا کنگھی کر ساتھ بیری کے پتوں کے غلاف کرو ساتھ اُسکے سر اپنے کو یعنی بہت ڈال وہ بالوں پر حتی کہ ڈھانپ لے تیرے بالوں کو جیسا کہ غلاف ڈھانپ لیتا ہے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** اجماع ہے علما کا اِس پر

سلہ شک راوی ہے ... سلہ نور کتاب ... سلہ مکان رہنے کا ۱۲

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّقَعَ عَلٰى اِمْرَاَةٍ مِنَ السَّبْيِ حَتّٰى يَسْتَبْرِئَهَا وَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّبِيْعَ مَغْنَمًا حَتّٰى يُقْسَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اِلٰى قَوْلِهٖ زَرْعَ غَيْرِهٖ اور روایت ہی رویفع بیٹے ثابت انصاری کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دن حنین کے کہ نہین درست واسطے کسی شخص کے
کہ ایمان لایا ہو ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے یہ کہ پلاوے اپنا پانی یعنی نطفہ اپنا کھیتی غیر اپنی کے مین یعنی صحبت کرنی عورت حمل والی سے کہ حمل غیر اُس
کے کا ہو نہین درست اور نہین درست واسطے اُس شخص کے کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے یہ کہ صحبت کرے عورت بندی پکڑی ہوئی سے
یہانتک کہ استبرا کرے اُسکو یعنی ساتھ ایک حیض کے یا ایک مہینے گذرنے کے اور نہین درست واسطے اُس شخص کے کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ اور دن
آخرت کے یہ کہ بیچے غنیمت کی چیز کو یہانتک کہ بٹ نہ لے یعنی تصرف وخیانت نکرے غنیمت مین نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی ترمذی نے قول زرع
غیرہ تک **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِاسْتِبْرَاءِ الْاِمَاءِ بِحَيْضَةٍ اِنْ كَانَتْ
مِمَّنْ تَحِيْضُ وَثَلٰثَةِ اَشْهُرٍ اِنْ كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيْضُ وَيَنْهٰى عَنْ سَقْيِ مَاءِ الْغَيْرِ روایت ہی مالک رض سے کہ کہا پہونچا مجکو یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے ساتھ پاک کرنے لونڈیون کے ساتھ ایک حیض کے اگر ہو حیض والی اور ساتھ تین مہینے کے اگر ہو اُن عورتون سے کہ نہین حیض والیان اور
منع کیا پانی پلانے غیر کے سے **ف** یعنی داخل کرنے نطفہ اپنے سے اوپر نطفہ غیر کے یعنی جو کہ حمل رکھتی ہو کسیکا اُس سے صحبت نکرے اور مذہب جمہور کا
یہ ٹھیرا ہے کہ اگر لونڈی کو حیض نہ آتا ہو تو استبراء حاصل ہوتا ہی ساتھ ایک مہینے کے اور بعضونکا بسبب اس حدیث کے یہ مذہب ہے کہ ساتھ تین مہینے کے
حاصل ہوتا ہے ع ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا وُهِبَتِ الْوَلِيْدَةُ الَّتِيْ تُوْطَاُ اَوْ بِيْعَتْ اَوْ اُعْتِقَتْ فَلْتَسْتَبْرِءْ رَحِمَهَا بِحَيْضَةٍ وَلَا تُسْتَبْرَءُ
الْعَذْرَاءُ رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ اور روایت ہی ابن عمر رض سے یہ کہ اُنھون نے کہا جسوقت کہ بخشش کیجاوے لونڈی کہ صحبت کیجاتی تھی یا بیچی جاوے یا
آزاد کیجاوے پس چاہیے کہ پاک کرے رحم اپنے کو ساتھ ایک حیض کے اور نہ پاک کرے کنواری نقل کین یہ دونون حدیثین رزین نے **ف** اس حدیث
پر ابن شریح نے عمل کیا ہے کہ وہ کہتے ہین واجب نہین استبراء باکرہ کے لیے اور جمہور کہتے ہین کہ اُسکے لیے بھی استبراء ہے بسبب عام ہونے حدیث بندیون
اوطاس کے جیسیکہ اوپر کہا گیا اور کہا صاحب ہدایہ نے کہ جب مرجاوے مولی ام ولد کا یا آزاد کردے اُسکو تو عدت اُسکی تین حیض ہین اور اگر حیض
نہ آتا ہو تو تین مہینے کہا ابن ہمام نے یعنی اگر حاملہ نہو اور نہ کسی کے نکاح مین ہو اور نہ کسیکی عدت مین ہو پس اگر ہو گی حاملہ تو عدت اُسکی ساتھ جننے کے ہو گی
اور اگر کسی کے نکاح مین یا کسی کی عدت مین ہو گی تو نہین واجب ہو گی اُسپر عدت مولی کی بسبب نہ ظاہر ہونے فراش کے مولی سے اور یہ ہمارے نزدیک ہی اور
امام شافعی کے نزدیک عدت ام ولد کی ایک حیض ہے اور یہی قول امام مالک اور امام محمد کا ہی ع ح **بَابُ النَّفَقَاتِ وَحَقِّ الْمَمْلُوْكِ** باب ہی بیچ بیان
نفقونکے اور لونڈی غلام کے حق کے **ف** نفقات جمع نفقہ کی ہی اور نفقہ نام ہی اُس چیز کا کہ خرچ کیجاوے اور جمع اُسکی باعتبار انواع اُسکی کے ہے جیسے نفقہ
بیویونکا اور اولادکا اور والدین اور اقارب کا مثلاً اور ظاہر یہ ہے کہ یہان نفقہ عام مراد ہے واجب اور غیر واجب اور مراد لونڈی غلام کے حق سے کھلانا
اور پہنانا اُنکا ہی اور نہ تکلیف دینی اُس کام کی کہ نہ طاقت رکھین اُسکی جیسیکہ سمجھا جاتا ہے حدیثونسے **ف** واجب ہے نفقہ اور لباس اور مکان رہنے
کا بیوی کیلیے اُسکے خاوند پر اگرچہ خاوند چھوٹا ہو اور بیوی مسلمان ہو یا کافرہ ہو بڑی ہو یا چھوٹی کہ صحبت کیجاوے بشرطیکہ سپرد کردیا ہو بیوی نے
خاوند کو نفس اپنا بیچ مکان خاوند کے یا نہ سپرد کیا ہو بسبب حق اپنے کے یا بسبب نہ طلب کرنے خاوند کے اور مقرر کیا جاوے نفقہ ہر مہینہ کا اور
سپرد کرایا جاوے بیوی کو اور مقرر کیا جاوے لباس ہر چھ مہینے کا اور مقرر کیا جاوے نفقہ اور لباس اُسقدر کہ کفایت کرے عدت کو بغیر اسراف اور تنگی
کے اور معتبر ہے اسمین حالت میان بیوی کی پس اگر دونون توانگر ہین تو نفقہ توانگرونکا سا واجب ہو گا اور اگر دونون محتاج ہون تو نفقہ محتاجونکا
ہو گا اور اگر بیوی محتاج ہی اور خاوند توانگر یا خاوند محتاج بیوی توانگر تو بین بین اُسکے چاہیے یعنی توانگر سے کم اور فقیر سے زیادہ اور بعضون نے

لمس سے اور لوازمات صحبت کے مانند مساس کرنے اور بوسہ لینے وغیرہ کے یہانتک کہ استبراء کرے ساتھ دیکھنے حیض کے اگر حیض آتا ہو اسکو یا ساتھ گذرنے
ایک مہینے کے اگر حیض نہ آتا ہو یا ساتھ جننے کے اگر حاملہ ہو اور استبراء بہر حال کرے اگرچہ باکرہ ہو لونڈی یا عورت سے خریدی ہو یا محرم سے یا مال لڑکے
کے سے ہو اگرچہ قیاس یہ چاہتا تھا کہ ان صورتوں مین استبراء واجب نہو اسلیے کہ حکمت استبراء مین یہی ہے کہ معلوم ہو جاوے پاک ہونا رحم کا نطفہ غیر کے سے تا اختلاط
اسکے نطفے کا غیر کے نطفے کے ساتھ نہ ہو اور ان صورتوں مین احتمال نطفہ غیر کا ہی نہین لیکن قیاس کو ترک کیا بسبب نص کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوطاس کے بردونکے حق مین فرمایا کہ آگاہ ہو صحبت نہ کیجاوے حاملہ یہانتک کہ جنے اور غیر حاملہ یہانتک کہ دیکھے حیض کو اور یہ ضرور ہے کہ انمین عورتین باکرہ اور مانند
اُنکے کے ہونگی ﴿ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی ﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَۃٍ مُجِحٍّ فَسَاَلَ عَنْھَا فَقَالُوْا اَمَۃٌ
لِفُلَانٍ قَالَ اَیُلِمُّ بِھَا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَہٗ لَعْنًا یَدْخُلُ مَعَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ کَیْفَ یَسْتَخْدِمُہٗ وَھُوَ لَا یَحِلُّ لَہٗ اَمْ کَیْفَ یُوَرِّثُہٗ وَھُوَ لَا
یَحِلُّ لَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی درداؓ سے کہ کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت پر کہ قریب تھی جننے کے پس پوچھا احوال اُسکا یعنی یہ کہ آزاد
ہے یا لونڈی ہے پس کہا اصحابہؓ نے کہ لونڈی ہے فلانے کی فرمایا کیا صحبت کرتا ہے وہ اس سے عرض کیا صحابہ نے کہ ہان فرمایا کہ تحقیق قصد کیا تھا مین نے
کہ لعنت کرو مین اُسکو ایسی لعنت کہ داخل ہو ساتھ اُسکے اُسکی قبر مین کسطرح خدمت کو کیے گا فرزند اپنے کے تئین حال آنکہ خدمت کو کہنا فرزند کے تئین
اور غلام کرنا اُسکے تئین حلال نہین اُسکو یا کسطرح سے وارث گردانیگا فرزند غیر کو حال آنکہ وارث کرنا فرزند غیر کے تئین حلال نہین اُسکو نقل کی یہ مسلم نے ف
داخل ہو الخ یعنی وہ لعنت ہمیشہ رہے کہ اثر اُسکا اُسکے مرنیکے بعد تک باقی رہے اور حضرتؐ نے قصد لعنت کرنیکا اُسپر اسلیے کیا کہ جب اُسنے صحبت کی
اپنی ایسی لونڈ یسی کہ مالک ہوا اُسکا حالت حمل مین ہوا ترک کرنیوالا استبراء کا حال آنکہ وہ فرض ہے اُسپر بعد ازان اشارہ کیا طرف سبب لعن
کے بیچ ترک کرنے استبراء کے ساتھ اس قول اپنے کے کہ کسطرح خدمت کو کہیگا الخ حاصل اسکا یہ ہے کہ جب صحبت کریگا لونڈی سے بغیر استبراء کے اور
پیدا ہوگا اس سے فرزند ایسے زمانے مین کہ احتمال رکھے کہ اُسکے خاوند سے ہو جیسیکہ چھے مہینہ مین جنی پس اگر اقرار کریگا یہ صحبت کرنیوالا ساتھ نسب اُسکے
کے تو وارث ہوگا وہ اُسکا پس لازم آویگا وارث کرنا فرزند غیر کا اور یہ حرام ہے پس مستحق ہوگا لعنت کا اور احتمال رکھے ہے کہ اس صحبت کرنیوالے سے
ہو پس اگر اقرار نکریگا اُسکے نسب کا غلام رہیگا اور لازم آویگی خدمت لینی فرزند سے اور قطع ہونا نسب کا اور یہ بھی حرام ہے پس مستحق ہوگا لعنت کا
پس ضرور ہے استبراء واسطے تحقیق حال کے ﴿ **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری ﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَفَعَہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ سَبَایَا اَوْطَاسٍ لَا تُوْطَاُ حَامِلٌ حَتّٰی تَضَعَ وَلَا غَیْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتّٰی تَحِیْضَ حَیْضَۃً رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ
روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ پونہچایا اسکو طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا بیچ حق بندی پکڑے ہوئے اوطاس کے کہ نہ صحبت کیجاوے کوئی
عورت حاملہ یہانتک کہ جنے اور نہ صحبت کیجاوے بن حمل والی بھی یہانتک کہ آچکے ایک حیض نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور دارمی نے ف اور اگر حیض
نہ آتا ہو اسکو بسبب صغر سن کے یا بڑی عمر کے تو استبراء کرے ساتھ ایک مہینے کے اور یہ قسم نہ ذکر کی گئی بسبب قلیل الوجود اور نادر ہونے اسکے کے
اور اگر مالک ہووے لونڈی کا حالت حیض مین تو نہ شمار کرے اس حیض کو یہانتک کہ استبراء کرے ساتھ اور حیض پورے کے اور اسمین دلیل ہے
اسپر کہ حادث ہونا ملک کا لونڈی کو واجب کرتا ہے استبراء کو اور یہی مذہب ہے چارون اماموں کا اور دلیل ہے اسمین اسپر کہ بندی پکڑے آنے سے
جاتا رہتا ہے نکاح پہلا اور ظاہر اس حدیث کا مطلق ہے کہ خاوند اسکے ساتھ ہوئے یا نہ ہوئے اور یہ مذہب مالکؒ اور شافعیؒ کا ہے اور ہمارے نزدیک
اگر دونون میاں بیوی ساتھ بندی کرلائے جاوین تو باقی رہتا ہے نکاح اُنکا ﴿ وَعَنْ رُوَیْفِعِ بْنِ ثَابِتِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ لَا یَحِلُّ لِامْرِءٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْقِیَ مَاءَہٗ زَرْعَ غَیْرِہٖ یَعْنِیْ اِتْیَانَ الْحَبَالٰی وَلَا یَحِلُّ لِامْرِءٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ

پس نفقہ اُس شخص کا کہ اُسکا ماموں بھی ہو اور چچا کا بیٹا بھی ہو ماموں پر لازم ہوتا ہے اور نفقہ باپ کی بیوی کا اُسکے بیٹے پر ہو اور نفقہ بہو کا سُسرے پر ہو اگر ہو بیٹا
چھوٹا یا اپاہج اور نہین واجب ہو نفقہ کسیکا فقیر پر مگر بیوی کا اور اولاد کا اور نہین واجب ہو نفقہ ساتھ اختلاف دین کے مگر واسطے بیوی اور قرابت ولادت کے
ہو یعنی ماں باپ اگرچہ اوپر کے درجہ مین ہوں اور بیٹا بیٹی اگرچہ نیچے کے درجہ مین ہوں اُنکا نفقہ باوجود اختلاف دین کے بھی واجب ہو اور جائز ہو باپ کو
بیچنا اسباب بیٹے اپنے کا اپنے نفقہ کے لیے اور نہین جائز بیچنا عقار یعنی زمین و باغات وغیرہ اُسکے کا اور نہین جائز بیچنا اسباب کا واسطے دَین اپنے کے کہ
بیٹے پر آتا ہو سوائے نفقہ کے اور نہین جائز ماں کو بیچنا بیٹے کے مال کا اپنے نفقہ کے لیے اور صاحبین کے نزدیک باپ کو بھی نہین جائز اور مالک پر واجب
ہے نفقہ غلام کا پھر اگر انکار کرے مالک نفقہ کا تو کسب کریں غلام اور خرچ کریں اپنے پر اور نہوا نکے لیے کسب تو جبر کیا جاوے مالک اُنکے بیچنے پر اور جانوروں کے
نفقہ مین حکم کیا جاوے دیانۃً ملتقی **الفصل الاول** نقل ہیں عن عائشۃ ان ہندًا بنت عتبۃ قالت یا رسول اللہ ان ابا سفیان رجل شحیح
ولیس یعطینی ما یکفینی وولدی الا ما اخذت منہ وھو لا یعلم فقال خذی ما یکفیک وولدک بالمعروف متفق علیہ
روایت ہو عائشہؓ سے یہ کہ ہندؓ بیٹی عتبہ کی نے کہا یا رسول اللہ تحقیق ابو سفیانؓ یعنی خاوند اُسکا مرد بخیل وحریص ہے اور نہین دیتا مجکو اسقدر کہ کفایت
کرے مجکو اور میری اولاد کو کہ اُس سے ہے لیکن کفایت کرتا ہے مجکو دیا ہوا اُسکا اور وہ چیز کہ لوں مین مال اُسکے سے اِسحالمین کہ وہ نجانے یعنی لیلوں اور اُسکو
خبر نکروں پس فرمایا لے لے اُسقدر کہ کفایت کرے تجکو اور تیری اولاد کو بموجب شرع کے یعنی اوسط کے درجہ کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
اِس سے معلوم ہوا کہ نفقہ بقدر حاجت کے واجب ہے اور سب علما کا اجماع ہو اِسپر اور کہا نووی نے کہ اِسحدیث مین بہت سے فوائد ہین ایک تو یہ
کہ نفقہ بیوی کا اور چھوٹی اولاد محتاج کا واجب ہو اور اور یہ کہ نفقہ بقدر حاجت کے ہو اور اور یہ کہ جائز ہے سُننا کلام اجنبی عورت کا وقت فتوی دینے اور
حکم دینے کے اور اور یہ کہ جائز ہے ذکر کرنا انسان کا اِسطرح کہ ناگوار ہو اُسکو جبکہ ہو فتوی طلب کرنیکے لیے اور اور یہ کہ جبکا کچھ حق کسی پر ہو اور وہ دیتا نہو تو
جائز ہے اُسکو لے لینا مال اُسکے مین سے بقدر حق اپنے کے بغیر اذن اُسکے کے اور اور یہ کہ عورت کو بھی دخل ہو بیچ کفالت اولاد اپنی کے اور خرچ کرنیکے اوپر
اُنکے باپ کے مال مین سے اور اور یہ کہ جائز ہے بیوی کو نکلنا اپنے گھر سے اپنی حاجت کے لیے جبکہ اذن دے خاوند یا جانے رضا خاوند کی ساتھ اُسکے اور
اور یہ کہ قاضی کو پہنچتا ہو یہ حکم دے ساتھ علم اپنے کے اِسلیے کہ حضرت نے گواہ اُس سے طلب نہ کیے اور اپنے علم پر حکم دیا ع **وعن** جابر بن سمرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطی اللہ احدکم خیرًا فلیبدأ بنفسہ واھل بیتہ رواہ مسلم اور روایت ہو جابرؓ بن سمرہ سے
یہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ دیوے اللہ تعالی ایک تمہارے کو مال پس چاہیے کہ اول اپنے پر خرچ کرے اور اپنے گھر کے لوگوں پر یعنی بیوی
بچوں پر نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للمملوک طعامہ وکسوتہ ولا یکلف من العمل الا ما یطیق
رواہ مسلم اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے بردے کے یعنی اُسکے مالک پر روٹی کپڑا اُسکا ہے اور نہ تکلیف دیا
جاوے کام سے مگر اُسقدر کہ طاقت رکھے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی واجب ہے مالک پر کہ اپنے بردے کو روٹی کپڑا بقدر حاجت اُسکی کے اور موافق عرف شہر اپنے
کے دے یعنی جیسی رسم ہو اُس شہر مین اکثر بردوں کے روٹی کپڑا دینے کے موافق اُسکے یہ بھی دے اور نہ تکلیف دیا جاوے یعنی نہ حکم کیا جاوے کام کرنیکا مگر
اسقدر کہ طاقت رکھے یعنی مداومت کرنیکی اُسپر نہ یہ کہ طاقت رکھے کرنیکی ایکدن یا دو دن یا مانند اُنکے کے اور پھر عاجز ہو جاوے حاصل یہ کہ ایسا کام کرنیکو
نہ کہے کہ اُسکے بدن کو ضرر ظاہر پہنچے خیال تو کرے کہ مالک حقیقی بندوں کو تکلیف نہین دیتا مگر بقدر طاقت اُنکی کے پس بندوں کو بھی کہ مالک مجازی ہین چاہیے
کہ اپنے مملوکوں پر کہ مانند اُنکے اور ہمجنس اُنکے ہین یہی طریقہ جاری رکھین اور ابن عباسؓ سے حدیث مرفوع منقول ہے کہ بردے کے لیے مالک پر تین امر ہین نہ
جلدی کرے اُسپر نماز اُسکی مین اور نہ اُٹھاوے اُسکو کھانا کھاتے مین سے اور پیٹ بھر دے اُسکا خوب طرح ط ع **وعن** ابی ذرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

لے یعنی ماں حضرت معاویہؓ کی مسلمان ہوئین سال فتح مکہ مین بعد اسلام لانے خاوند اپنے کے ۱۲
لے یہ مسلک امام ابو حنیفہؒ کا ہے
کہ اگر قادر ہو اُسکے لیے مال پر کردہ ضبط مال اُسکے کے مثلاً اُس کے دس روپیہ کسی پر تھے اور وہ نہین دیتا ہو اور اُسکے آٹھ روپے اُسکے ہاتھ لگے تو یہ اپنے دس روپے لے لے
لے اِسکا بیان مفصل اِس کا باب عدت کی دوسری فصل مین گذر چکا ۱۲

کہا کہ اعتبار خاوند ہی کے حال کا ہے فقط اور اگر اختلاف ہو میان بیوی مین بیچ تنگدستی اور وسعت کے تو قول خاوند کا معتبر ہوگا اور گواہ معتبر ہونگے بیوی کے
اور معین کرے خاوند نفقہ بیوی کے ایک خادم کا اگر توانگر ہو اور اگر مفلس ہو تو نہین لازم اُسپر نفقہ خادم کا صحیح تر روایت مین اور اگر معین کیا گیا نفقہ
حالت افلاس خاوند کے مین پھر وہ توانگر ہو گیا پس جھگڑا کیا بیوی نے اُس سے تو پورا کر دے اُسکے لیے نفقہ توانگری کا اور اگر توانگری کی حالت مین
مقرر ہوا اور پھر مفلس ہو گیا تو نفقہ مفلسونکا سا لازم ہوگا اور نہین نفقہ واسطے بیوی نافرمان کے کہ نکل جاوے خاوند کے گھر سے ناحق اور نہ اُسکے لیے ہے
کہ قید کی گئی ہو عوض دین کے یا بیمار ہو کہ نہ بھیجی گئی ہو بعد بیاہ کے خاوند کے گھر یا کسی نے غصب کیا ہو اُسکو یا ایسی چھوٹی ہو کہ نہ صحبت کیجاتی ہو اُس سے
یا حج کو گئی ہو بغیر خاوند کے اور اگر حج کو گئی ہو خاوند کے ساتھ تو اُسکے لیے نفقہ حضر کا ہے نہ سفر کا اور نہ کرایہ سواری کا اور نہ اگر بیمار ہوئی خاوند کے گھر تو
اُسکے لیے نفقہ ہے اور اگر بیمار ہوئی اپنے گھر مین اور بھیجی گئی بیمار بعد نکاح کے تو نہین نفقہ اُسکے لیے اور خاوند پر لازم ہے یہ کہ رکھے بیوی کو ایک
مکان مین کہ خالی ہو اہل اُسکے سے اگرچہ بیٹا اُسکا ہو کسی اور سے اور خالی ہو اہل بیوی کے سے اور کفایت کرتا ہے عورت کو ایک الگ حجرہ گھر مین سے
جبکہ ہو اُسمین اسباب بند کرنیکا یعنی کواڑ وغیرہ اور خاوند کو پہنچتا ہے کہ منع کرے بیوی کے لوگونکو اگرچہ بیٹا اُسکا ہو کسی اور سے داخل ہونیسے
بیوی کے پاس نہ نظر کرنے سے طرف بیوی کے اور کلام کرنیسے ساتھ بیوی کے جب چاہین وہ اور صحیح یہ ہے کہ خاوند نہ منع کرے بیوی کو جانیسے
اپنے ماں باپ کے پاس اور آنے ماں باپ کے بیوی کے پاس سے ہر ہفتہ مین ایکبار اور سوائے ماں باپ کے اور قرابتی محارم کے آنے جانیسے نہ
منع کرے برس دن مین ایکبار اور واجب ہے نفقہ اور سکنی واسطے اُس عورت کے کہ عدت مین ہو طلاق رجعی کے یا بائن کے اور اُسکے لیے کہ جدی ہو
بغیر معصیت کے مانند خیار عتق کے اور بالغ ہونیکے اور تفریق کے بسبب نہونے کفویت کے اور نہین نفقہ اور سکنی واسطے اُس عورت کے کہ عدت مین
ہو موت کے اور نہ اُسکے لیے کہ جدی ہو سبب گناہ کے مانند مرتد ہو جانیکے اور بوسہ لینے خاوند کے بیٹے کے اور اگر مرتد ہو جاوے وہ عورت کہ تین طلاقین
دی گئی ہو ساقط ہو جاتا ہے نفقہ اُسکا اگر نہ صحبت کروائے خاوند کے بیٹے سے اور نفقہ لڑکے فقیر کا باپ پر واجب ہے اگرچہ فقیر ہو اور نہ جبر کیجاوے
ماں اُسکی دودھ پلانے پر مگر جبکہ معین ہو ماں یعنی اور کا دودھ نہ پیوے بچہ یا اور دودھ پلانیوالی سوا ماں کے نہ ملے تو اُس صورت مین ماں پر جبر
کیا جاوے اور باپ دودھ پلانیوالی نوکر رکھے اور ماں پاس رہکر دودھ پلاوے اور اگر باپ نوکر رکھے لڑکے کی ماں کو تاکہ دودھ پلاوے بچہ
کو اِس حال مین کہ وہ بیوی اُسکی ہو یا اُسکی عدت مین ہو طلاق رجعی سے تو نہین جائز اور عدت مین طلاق بائن کے ہو تو دو روایتین ہین اسمین
یعنی بعضون نے کہا جائز اور بعضون نے کہا نہین جائز اور بعد عدت کے جائز ہے بلکہ وہ احق ہے اگر نہ طلب کرے زیادہ بہ نسبت غیر کے اور اگر
نوکر رکھے اُسکو اِس حال مین کہ وہ بیوی اُسکی ہے واسطے دودھ پلانے بیٹے اپنے کے کہ غیر اُسکے سے ہو تو صحیح ہے اور نفقہ بیٹی فقیر بالغہ کا اور نفقہ بیٹے
فقیر جاماندہ یعنی اپاہج کا باپ ہی پر واجب ہے فتویٰ اِسی پر ہے اور بعضون نے کہا کہ دو تہائی باپ پر ہے اور ایک تہائی ماں پر اور نفقہ اصول
کا یعنی ماں اور باپ اور دادا دادی اور نانا نانی کا اگرچہ اوپر کے درجہ مین ہون اگر وہ محتاج ہون تو اولاد پر واجب ہے بشرطیکہ اولاد توانگر ہو اس طرح کی
کہ صدقہ لینا اُنکو حرام ہو پس یہ بیٹا اور بیٹی پر برابر واجب ہے اور معتبر ہے اِسمین قرب جزئیت نہ ارث پس اگر ہو کسیکی بیٹی اور پوتا تو نفقہ بیٹی پر ہے باوجود
اِسکے کہ ارث دونونکو پہنچتی ہے اور اگر ہو نواسی اور بھائی تو نفقہ اُسکا نواسی پر ہے باوجود اِسکے کہ کل ارث اُسکے بھائی کو پہنچتی ہے اور واجب
ہے توانگر پر نفقہ ہر ذی رحم محرم اُسکے کا اگر ہو ذی رحم فقیر چھوٹا یا عورت یا جاماندہ یعنی اپاہج یا اندھا یا خوب نکر جانتا ہو کسب بسبب نادانی کے یا
بسبب بزرگی کے یا خاوند انہون مین سے یا طالب علم ہو اور جبر کیا جاوے دہ نفقہ پر اور یہ نفقہ واجب ہوتا ہے بقدر میراث کے یہانتک کہ اگر ہون اُسکی
بہنین متفرقات تو نفقہ اُسکا اُنپر واجب ہوگا اخماساً جیسیکہ وہ وارث ہوتی ہین اُسکی اور معتبر ہے اِسمین اہلیت ارث کی نہ حقیقت ارث کی

پروردگار اپنے کے اور ساتھ اچھی کرنے فرمانبرداری مالک اپنے کے یعنی اچھا اپنے مملوک کے لیے یہ کہ مرے اللہ تعالی کی اچھی طرح عبادت کرنیمین اور مالک کی اچھی طرح فرمانبرداری کرنیمین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَہٗ صَلٰوۃٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ قَالَ اَیُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ قَالَ اَیُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ مِنْ مَّوَالِیْہِ فَقَدْ کَفَرَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْہِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جریر رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بھاگتا ہی غلام نہین قبول کیجاتی واسطے اسکے کوئی نماز اور ایک روایت مین جریر سے یون ہے کہ فرمایا حضرت نے جو غلام کہ بھاگا بری ہوا اُس سے ذمہ اور ایک روایت مین جریر رضی سے یون ہے کہ جو غلام کہ بھاگا اپنے مالکون سے پس تحقیق کافر ہوا یہانتک کہ پھر کر آدے طرف اُنکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ذمہ یعنی ذمہ اسلام کا اور عہد و امان اُسکا یعنی جب بھاگا طرف شہرون کفار کے اور مرتد ہو گیا تو الگ ہو گیا اُس سے عہد اسلام کا اور جائز ہوا قتل اُسکا اور اگر بھاگا طرف کسی شہر اہل اسلام کے بغیر مرتد ہونیکے تو نہین جائز قتل اُسکا اور یہ حدیث اُسکے حق مین محمول ہو گی تہدید و مبالغہ پر بیچ جائز ہونے مارنے اُسکے کے اور کافر ہوا یعنی اگر حلال جانا بھاگنے کو یا معنی یہ ہین کہ قریب کفر کے ہوا یا خوف ہے اُسپر کفر کا یا عمل کیا کافرونکا سا یا کفران نعمت کیا اپنے مالک کا **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْکَہٗ وَہُوَ بَرِیْءٌ مِّمَّا قَالَ جُلِدَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ کَمَا قَالَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا سُنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو کوئی تہمت زنا کی کرے اپنے بردے پر اور وہ ہو پاک اُسچیز سے کہ کہا مارے جاوینگے کوڑے مالک کو دن قیامت کے مگر یہ کہ ہو غلام جیسیکہ کہا مالک نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دن قیامت کے یعنی اگرچہ دنیا مین بسبب بہتان زنا کرنیکے مملوک کو حد نہین مارا جاوے گا لیکن آخرت مین روبرو لوگونکے اُسکی یہ فضیحت ہو گی کہ کوڑے لگین گے اُسکو اور مگر یہ کہ ہو غلام الخ یعنی اگر واقع مین وہ ایسا ہی تھا جیسے مالک نے کہا تو اس صورت مین مالک پر کوڑے نہین پڑینگے پس افسوس ہے اُنپر جو اپنے لونڈی غلام کو گالیان دیتے ہین اور وہانکے ایسے عذاب سے نہین ڈرتے ہین **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَّہٗ حَدًّا لَّمْ یَاْتِہٖ اَوْ لَطَمَہٗ فَاِنَّ کَفَّارَتَہٗ اَنْ یُّعْتِقَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر رضی سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ مارے اپنے غلام کو حد کہ نہین کام کیا حد کا یعنی بے گناہ مارے نہ از راہ تادیب کے یا طمانچہ مارے اسکو پس تحقیق کفارہ اُسکا یہ ہے کہ آزاد کرے اُسکو نقل کی یہ مسلم نے **ف** طمانچہ مارنا ہر کسیکو حرام ہی **وَعَنْ** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ کُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِّیْ فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِیْ صَوْتًا اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ لَلّٰہُ اَقْدَرُ عَلَیْکَ مِنْکَ عَلَیْہِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا ہُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہُوَ حُرٌّ لِّوَجْہِ اللّٰہِ فَقَالَ اَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْکَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْکَ النَّارُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری رضی سے کہ کہا تھا مین مارتا اپنے غلام کو پس سُنی مین نے اپنے پیچھے سے آواز خبردار ہو اے ابو مسعود البتہ اللہ تعالی زیادہ قادر ہے تجھپر تجھسے غلام پر یعنی جیسے تو قدرت رکھتا ہے غلام پر اس سے زیادہ تر اللہ تعالی قادر ہے تجھپر پس دیکھا مین نے پیچھے اپنے پس ناگہان پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے پس کہا مین نے یا رسول اللہ یہ آزاد ہے للہ پس فرمایا آگاہ ہو اگر تو آزاد کرتا تو البتہ جلاتی تجکو آگ دوزخ کی یا فرمایا لگتی تجکو آگ نقل کی یہ مسلم نے **ف** لگتی آگ اگر مارا تو نے اُسکو از راہ ظلم کے اور معاف نہ کرتا وہ قصور تیرا کہا نووی نے کہ اسمین رغبت دلائی ہے اوپر نرمی کرنیکے مملوک پر اور آزاد کرنا غلام کا عوض مارنیکے واجب نہین مستحب ہے بامید اسکے کہ کفارہ ہو اُس گناہ کا

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِیْ مَالًا وَّاِنَّ وَالِدِیْ یَحْتَاجُ اِلٰی مَالِیْ قَالَ اَنْتَ وَمَالُکَ لِوَالِدِکَ اِنَّ اَوْلَادَکُمْ مِّنْ اَطْیَبِ کَسْبِکُمْ کُلُوْا مِنْ کَسْبِ اَوْلَادِکُمْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی عمرو بن شعیب رضی سے کہ اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ تحقیق میرے پاس مال ہے اور تحقیق باپ میرا محتاج ہے طرف مال میرے کے فرمایا

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِخْوَانُکُمْ جَعَلَھُمُ اللّٰہُ تَحْتَ اَیْدِیْکُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰہُ اَخَاہُ تَحْتَ یَدَیْہِ فَلْیُطْعِمْہُ مِمَّا یَاْکُلُ وَلْیُلْبِسْہُ مِمَّا یَلْبَسُ وَلَا یُکَلِّفُہٗ مِنَ الْعَمَلِ مَا یَغْلِبُہٗ فَاِنْ کَلَّفَہٗ مَا یَغْلِبُہٗ فَلْیُعِنْہُ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ذر رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بردے تمہارے بھائی تمہارے ہین اور مانند تمہارے ہین یعنے بسبب دین کے اور خلقت کے کیا ہے اُنکو اللہ تعالی نے زیر دست یعنی زیر حکم تمہارا امتحان کے لیے پس جو شخص کہ کرے اللہ تعالی بھائی اُسکے کو زیر دست اُسکا پس چاہیے کہ کھلاوے اُسکو اُس چیز سے کہ آپ کھاوے اور پہناوے اُسکو اُس چیز سے کہ آپ پہنے اور نہ تکلیف دے اُس کام کی کہ نہو سکے اُس سے پھر اگر تکلیف دے اُسکو اُس کام کی کہ نہین ہوسکتا اس سے تو چاہیے کہ مدد کرے اُسکی اُس کام پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ امر ساتھ کھلانے اور پہنانے مملوک کے اُس چیز کے سے کہ کھاتا اور پہنتا ہے مالک محمول ہے استحباب پر اور نفقہ واجب مملوک کا مالک پر موافق عرف شہرون اور اشخاص کے ہے برابر ہے کہ ہو جنس کھانے اور لباس مالک کے سے یا کم اُس سے یا زیادہ اُس سے یہانتک کہ اگر تنگی کرے مالک اپنے نفس پر اسطرح کی تنگی کہ خارج ہو عادت ہمجنسون اُسکے سے خواہ از راہ زہد کے تنگی کرے یا از راہ بخل کے تو نہین درست اُسکو ایسی تنگی کرنی اپنے مملوک پر اور مدد کرے اُسکی یعنی آپ یا اور سے مدد کروادے بعضے بزرگونسے منقول ہے کہ لونڈیونکی چکی پیسنے مین مدد کرتے تھے اور شریک ہوتے تھے اُنکے ؎ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو جَاءَہٗ قَھْرَمَانٌ لَّہٗ فَقَالَ لَہٗ اَعْطَیْتَ الرَّقِیْقَ قُوْتَھُمْ قَالَ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَاَعْطِھِمْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَفٰی بِالرَّجُلِ اِثْمًا اَنْ یَّحْبِسَ عَمَّنْ یَّمْلِکُ قُوْتَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ کَفٰی بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ یُّضَیِّعَ مَنْ یَّقُوْتُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضؓ سے کہ آیا اُنکے پاس مختار اُنکا پس کہا عبداللہ رضؓ نے اُسکو دیا تو نے غلام لونڈیونکو قوت اُنکا کہا اُسنے کہ نہین کہا عبداللہ نے پس جا اور دے اُنکو یعنی قوت اُنکا پس تحقیق رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفایت کرتا ہے آدمی کو گناہ ہونے مین یہ کہ ندے اپنے مملوک کو قوت اُسکا اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے کفایت کرتا ہے آدمی کو گناہ ہونے مین یہ کہ ضائع کرے قوت اُسکا کہ لازم ہے اُسپر قوت اُسکا یعنی اہل وعیال لونڈی وغلام نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَنَعَ لِاَحَدِکُمْ خَادِمُہٗ طَعَامَہٗ ثُمَّ جَاءَہٗ بِہٖ وَقَدْ وَلِیَ حَرَّہٗ وَدُخَانَہٗ فَلْیُقْعِدْہُ مَعَہٗ فَلْیَاْکُلْ فَاِنْ کَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوْھًا قَلِیْلًا فَلْیَضَعْ فِیْ یَدِہٖ مِنْہُ اُکْلَۃً اَوْ اُکْلَتَیْنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تیار کرے واسطے ایک تمہارے کے خادم اُسکا کھانا اُسکا پھر لاوے اُسکے پاس کھانا حال آنکہ اُٹھائی ہے اُسنے گرمی اُسکی اور دھوان اُسکا پس چاہیے کہ بٹھاوے اُسکو اپنے ساتھ اور کھاوے پس اگر ہو کھانا مشفوہ یعنی کھانیوالے اُسکے بہت ہون حال آنکہ ہو وہ تھوڑا پس چاہیے کہ رکھدے اُسکے ہاتھ مین اُس سے ایک لقمہ یا دو لقمہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** کھاوے یعنی کھانا ساتھ اُسکے عار نہ کرے اُس سے جیسیکہ عادت متکبرونکی ہے اسلیے کہ وہ بھائی اُسکا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ افضل طعام وہ ہے کہ بہت پڑین اُسمین ہاتھ اور یہ امر استحباب کے لیے ہے ؎ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا نَصَحَ لِسَیِّدِہٖ وَاَحْسَنَ عِبَادَۃَ اللّٰہِ فَلَہٗ اَجْرُہٗ مَرَّتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر رضؓ سے یہ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق غلام جسوقت کہ خیر خواہی کرتا ہے اپنے مالک کی اور اچھی کرتا ہے بندگی اللہ کی پس اُسکے لیے ہے ثواب اُسکا دوہرا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایک ثواب تو بسبب خدمت مالک کے ہوتا ہے اور ایک بسبب عبادت خدا کے اس سے معلوم ہوا کہ خیر خواہی مالک کی بھی عبادت ہے کہ اُسپر ثواب ملتا ہے اور حقیقت مین وہ بھی عبادت خدا کی ہے کہ اُسکے فرمانے سے کرتا ہے جیسے خدمت اور فرمانبرداری ماں باپ کی اور بعضے تاویل کرتے ہین کہ اُسکے لیے ہر عمل مین دوہرا ثواب ہے ؎ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْکِ اَنْ یَّتَوَفَّاہُ اللّٰہُ بِحُسْنِ عِبَادَۃِ رَبِّہٖ وَطَاعَۃِ سَیِّدِہٖ نِعِمَّا لَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اچھا ہے واسطے مملوک کے یہ کہ وفات دے اُسکو اللہ تعالی ساتھ اچھی کرنے عبادت

کرنی خالق کی اور زیادتی عمر مین یا تو حقیقۃً ہوتی ہو کہ معلق کرتا ہے اُسکو اللہ تعالی کہ عمر فلانے کی اتنے برس کی ہو اور اگر نیکی یعنے طاعت اللہ تعالی کی اچھی طرح کریگا یا خلق سے اچھی طرح سلوک کریگا تو اتنے برس زیادہ ہوجائینگے اُسکی عمر مین پس جب نیکی کرتا ہو تو بڑھ جاتی ہو عمر اسقدر اور زیادتی معنوی مراد ہے کہ برکت وخیر حاصل ہوتی ہو عمر مین یا اُسکے مرنیکے بعد لوگ بھلائی سے یاد کرین گے پس یہ زیادتی ہے عمر مین حکماً اور کہا میرک نے کہ سمجھا جاتا ہے کلام شیخ جزری کے سے کہ یہ حدیث جسطرح کہ مصابیح مین ہے روایت کیا ہو اسکو احمدؒ نے بتمامہ واللہ اعلم انتہی پس اعتراض صاحب مشکوٰۃ کا صاحب مصابیح پر غیر صحیح ہو ع ق

عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُکُمْ خَادِمَہٗ فَذَکَرَ اللّٰہَ فَارْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ لٰکِنْ عِنْدَہٗ فَلْیُمْسِکْ بَدَلَ فَارْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مارے ایک تمہارا خادم کو یعنی مثلاً پس یاد کرے وہ اللہ کو یعنی کہے مثلاً کہ خدا کے واسطے معاف کر مجکو پس اُٹھاؤ تم ہاتھ اپنے یعنی مارنیسے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین لیکن نزدیک بیہقی کے لفظ فَلْیُمْسِکْ ہو بدلے فَارْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ کے کہ مطلب دونون لفظونکا ایک ہی ہے **ف** اُٹھاؤ تم الخ کہا طیبی نے کہ یہ اسصورت مین ہے کہ مارتا ہو ادب سکھانیکے لیے اور اگر حد مارتا ہو تو نہ اُٹھاوے ہاتھ ع

وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ وَالِدَۃٍ وَّوَلَدِھَا فَرَّقَ اللّٰہُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اَحِبَّتِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی ایوبؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے جو شخص کہ جدائی ڈالے درمیان ماں اور بیٹے اُسکے کے جدائی ڈالیگا اللہ درمیان اُسکے اور درمیان محبوبون اُسکے کے دن قیامت کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **ف** جدائی ڈالے یعنے ساتھ بیچنے کے اور ہبہ کے اور سوا انکے کے یعنی مثلاً ماں کو بیچے اور چھوٹے بیٹے کو رہنے دے یا چھوٹے بیٹے کو بیچے اور ماں کو رہنے دے یا ایک کو کسی کے ہاتھ بیچے دوسرے کو کسی کے ہاتھ پس جو کوئی جدائی ڈالیگا اُنمین تو جدائی ڈالیگا اللہ تعالی اُسمین اور اُس کے محبوبون یعنی اولاد اور ماں باپ وغیرہما مین دن قیامت کے اُس موقف مین کہ جمع ہونگے اُسمین احباب اور شفاعت کریگا ایک دوسرے کی رب الارباب سے اور لکھا ہے علما نے کہ خاص ماں اور بیٹے کو جو ذکر کیا اتفاقاً ذکر کیا ہے یہی حکم ہے جدائی کرنے ہر چھوٹے بردیکا اُسکے ذی رحم محرم سے خواہ ماں ہو یا باپ یا دادا یا دادی یا بہن یا بھائی یا سوا انکے کے اور چھوٹے کی قید سے بڑا نکل گیا مثلاً بڑے بیٹے کو اُسکی ماں سے جدا کرنا مکروہ نہین اور جائز رکھا ہے حنفیہ نے جدائی ڈالنے کو درمیان دو چھوٹے بھائیونکے اور اگر ہو ایک اُن دونون سے چھوٹا تو نہین جائز اور اختلاف کیا ہے علما نے حد بڑے ہونین کہ بڑا کتنی عمر مین کہلاتا ہے امام شافعی کے نزدیک تو سات برس یا آٹھ برس کا بڑا کہلاتا ہے اور ہمارے نزدیک جب بالغ ہو اور اسطرحکا بیچنا مکروہ ہے امام ابو حنیفہؒ اور محمدؒ کے نزدیک اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اگر قرابت ولادت کی ہو تو جائز نہین بیچنا بتفریق اور ایک روایت اُنسے یہ ہے کہ جائز نہین کل مین ع ح

وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ وَھَبَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُلَامَیْنِ اَخَوَیْنِ فَبِعْتُ اَحَدَھُمَا فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ مَا فَعَلَ غُلَامُکَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ رُدَّہٗ رُدَّہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا بخشے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو غلام کہ بھائی تھے آپسمین پس بیچا مین نے ایک کو اُنمین سے پس فرمایا مجکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے علیؓ کیا ہوا غلام تیرا یعنے غائب پس خبر دی مین نے حضرت کو یعنی اُسکے بیچ ڈالنے کی پس فرمایا پھیرے اُسکو پھیرے اُسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** پھیرے یعنی فسخ کر بیع کو اور لے اُسکو تا جدائی دو بھائیونمین نہ واقع ہو اور لفظ پھیرے دو بار تاکیداً فرمایا اشارہ ہے اسمین طرف اسکے کہ یہ امر وجوب کے لیے ہے اور بیع مکروہ تحریمی ہو اور اسحدیث سے معلوم ہوا کہ یہ حکم مخصوص ماں بیٹون ہی کیلیے نہین ہے ع ح

وَعَنْہُ اَنَّہٗ فَرَّقَ بَیْنَ جَارِیَۃٍ وَّوَلَدِھَا فَنَھَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَرَدَّ الْبَیْعَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ مُنْقَطِعًا اور روایت ہے حضرت علیؓ سے یہ کہ انھون نے جدائی کی درمیان ایک لونڈی کے اور بیٹے اُسکے کے یعنی ایک کو اُن دونون سے بیچا اور ایک کو نہ بیچا پس منع فرمایا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پس فسخ کیا انھون نے بیع کو نقل کی یہ ابوداود نے بطریق انقطاع کے **ف** امام ابو یوسفؒ نے دلیل پکڑی ہے ساتھ ان دونون حدیثونکے

تو اور مال تیرا واسطے باپ تیرے کے ہے اسواسطے کہ اولاد تمھاری بہترین کمائی تمھاری سے ہی کھاؤ کمائی اولاد اپنی کی سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** تو اور مال تیرا الخ یعنے واجب ہے تجھپر کہ خرچ کرے مال باپ پر اور دفع کرے حاجت اسکی اور جائز ہے اسکو کہ تصرف کرے تیرے مال مین اور اسحدیث مین دلیل ہی اوپر واجب ہونے نفقہ باپ کے بیٹے پر اور باپ اگرچہ چرا دے بیٹے کے مال مین سے یا صحبت کرے اسکی لونڈی سے تو نہین حد آتی اسپر بسبب شبہ ملک کے اور اولاد تمھاری الخ یعنی اولاد تمھاری تمھاری کمائیون مین حلال تر اور افضل کمائی ہی پس جو کچھ کماوے اولاد تمھاری وہ حلال ہے تمھارے لیے اور اولاد کو کمائی باپ کی اسلیے کہا کہ حاصل ہوتی ہی بسبب وجود باپ کے اور فعل و سعی اسکی کے ہے ع **وَعَنْهُ** عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ فَقِیْرٌ لَیْسَ لِیْ شَیْءٌ وَّلِیْ یَتِیْمٌ فَقَالَ کُلْ مِنْ مَّالِ یَتِیْمِكَ غَیْرَ مُسْرِفٍ وَّلَا مُبَادِرٍ وَّلَا مُتَاَثِّلٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمرو بن شعیبؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق مین ہون فقیر نہین میرے پاس کچھ اور میری پرورش مین ہے ایک یتیم یعنی آیا اُسکے مال مین سے کھاؤن پس فرمایا کھا اپنے یتیم کے مالمین سے اسحالمین کہ نہ اسراف کرنیوالا ہو یعنی زیادہ حاجت سے نہ خرچ کر اور نہ جلدی کرنیوالا اور نہ جمع کرنیوالا مال کا نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** نہ جلدی کرنیوالا یعنی بیچ لینے کے مال اسکے مین سے پہلے اسکے کہ محتاج ہو طرف اسکے بخوف اسکے کہ بالغ ہوگا لڑکا تو چھین لیگا مال اُس سے اِس سے معلوم ہوا کہ یتیم کی پرورش کرنیوالیکو جائز ہے کہ کھاوے مال یتیم کے مین سے اگر فقیر ہو اور غنی کو نہین درست اور فقیر بھی بقدر حاجت کے کھاوے نہ بہ اسراف اور یہ مضمون قرآن شریف سے بھی ثابت ہوتا ہے ع **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ مَرَضِهِ الصَّلٰوةَ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ عَنْ عَلِیٍّ نَحْوَهٗ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تھے وہ فرماتے اپنے مرض الموت مین کہ لازم پکڑو نماز کو اور ادا کرو حق اُسکا کہ مالک ہوے ہاتھ تمھارے یعنی لونڈی غلام نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور نقل کی احمدؒ اور ابو داؤد نے حضرت علیؓ سے مانند اُسکے **ف** لازم پکڑو نماز کو اور محافظت کرو نماز کی یعنی ہمیشہ پڑھا کرو نماز اور حقوق اُسکے خوب طرح ادا کیا کرو اور حق لونڈی غلام کا یہ ہے کہ کھلاوے اور پہناوے اُنکو اور ناحق مارے نہین اور برا نہ کہے اور اسیطرح جانورونکا بھی حق ادا کرے لکھا ہے علمانے کہ خصومت ذمی کی اور جانور کی دن قیامت کے اشد ہوگی خصومت مسلمان کی سے ع **وَعَنْ** اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَیِّئُ الْمَلَکَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی بکر صدیقؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی ابتداءً نجات پائے ہوؤن کے ساتھ برائی کرنیوالا اپنے مملوک سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ مَکِیْثٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُسْنُ الْمَلَکَةِ یُمْنٌ وَّسُوْءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَمْ اَرَ فِیْ غَیْرِ الْمَصَابِیْحِ مَا زَادَ عَلَیْهِ فِیْهِ مِنْ قَوْلِهٖ وَالصَّدَقَةُ تَمْنَعُ مِیْتَةَ السُّوْءِ وَالْبِرُّ زِیَادَةٌ فِی الْعُمُرِ اور روایت ہے رافع بن مکیثؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیکی اور خوش خلقی کرنی مملوکو نسے باعث برکت ہے اور بد خلقی مملوکو نسے کرنی سبب ہے بے برکتی کی نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا مشکوٰۃ کے مصنف نے اور نہین دیکھی مین نے غیر مصابیح مین وہ چیز کہ زیادتی کی صاحب مصابیح نے اسحدیث پر مصابیح مین یعنی یہ قول اُسکا اور صدقہ دنیا باز رکھتا ہی بُری طرح کے مرنے کو اور نیکی کرنی سبب زیادتی کی ہی عمر مین **ف** نیکی اور خوش خلقی کرنی الخ یعنے اکثر یہ ہوتا ہے کہ جب مالک بھلائی اور خوش خلقی کرتا ہے مملوک کے ساتھ تو وہ تابعدار اور خیر خواہ ہوتے ہین اُسکے اور بہت ہی محنت کرتے ہین اُسکے کام مین پس یہ چیزین باعث یمن و برکت کی ہوتی ہین اور بد خلقی باعث بغض اور نفرت کی ہوتی ہے پس ہلاک و تباہ کرتے ہین جان و مال اور بری طرح کے مرنیسے مراد مرگ مفاجات ہے یا مرنا ساتھ غفلت کے توحید و یاد حق سے اور مرگ مفاجات بری اسلیے ہے کہ یکایک آجاتی ہے آدمی کو توبہ نہین کر سکتا اور نیکی کرنی یعنی احسان کرنا خلق پر یا طاعت

دلیل ہے اوپر واجب ہونے خوراک دواب کی اور سوار ہو آخر مقصود اس سے رغبت دلانی ہے طرف خبر گیری انکی کے دانے گھانس سے تا قوی اور لائق سواری کے ہون اور چھوڑ دو انکو پہلے تھکنے کے اور دانہ گھانس دو تا فربہ ہون اور سواری کیجاوے اوپر بعد اسکے ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اَلْاٰيَةَ اِنْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ يَتِيْمٌ فَعَزَلَ طَعَامَهٗ مِنْ طَعَامِهٖ وَشَرَابَهٗ مِنْ شَرَابِهٖ فَاِذَا فَضَلَ مِنْ طَعَامِ الْيَتِيْمِ وَشَرَابِهٖ شَيْءٌ حُبِسَ لَهٗ حَتّٰى يَاْكُلَهٗ اَوْ يَفْسُدَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فَخَلَطُوْا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِمْ وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے ابن عباس رضی سے کہ کہا جب اترا قول اللہ تعالی کا اور نہ نزدیک ہو مال یتیم کے مگر ساتھ اس خصلت وحالت کے کہ وہ نیک تر ہے یعنی بدیانت وامانت اور اترا قول اللہ تعالی کا تحقیق وہ لوگ کہ کھاتے ہین مال یتیمونکا ازراہ ظلم کے آخر آیت تک شروع کیا ان لوگون نے کہ تھے نزدیک انکے یتیم یعنے پرورش کرتے تھے یتیمونکی پس الگ کردیا کھانا انکا کھانے اپنے سے اور پینا انکا پینے اپنے سے پس جب بچ رہتا کھانے یتیم کے سے اور پینے اسکے سے کچھ رکھ چھوڑتے واسطے اسکے یہانتک کہ کھاتا اسکو یتیم پھر یا بگڑ جاتا پس دشوار ہوا یہ یتیم کے پالنے والونپر پھر ذکر کیا انھون نے یہ یعنی دشوار ہونا امر مذکور کا روبرو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس اتاری اللہ تعالی نے یہ آیت اور پوچھتے ہین تجھ سے حال یتیمونکے سے کہہ درستی کرنی لینے ساتھ جدا کر رکھنے مال کیواسطے یتیمونکے بہتر ہے یعنی ملا دینے سے اور اگر ملا لو انکے مال کو اپنے مال مین پس بھائی تمہارے ہین لینے اور بھائی کا مال اگر بھائی کے مال مین ملجاوے اور ایک کے مال مین سے دوسرے کے مال مین کچھ چلا جاوے مضائقہ نہین پس ملا دیا پرورش کرنیوالون نے کھانا انکا ساتھ کھانے اپنے کے اور پینا انکا ساتھ پینے اپنے کے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** بعد لفظ ظلما کے باقی آیت یون ہے اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا اور بعد لفظ فاخوانکم کے باقی آیت یون ہے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ حاصل یہ کہ لوگونپر دشوار تھا اپنے مال کو جدا رکھنا یتیمونکے مال سے اللہ صاحب نے اجازت دی مال کے ملانے کی اور ارشاد فرمایا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ آخر مین طرف اسکے کہ مال ملاؤ لیکن خیر خواہ یتیمونکے رہو دغا فریب کر کر انکے مال خراب نہ کرو اللہ جانتا ہے بگاڑنیوالے اور سنوارنیوالے کو منقول ہے کہ امام محمدؒ کا ایک شاگرد مر گیا انھون نے اسکی کتاب بیچکر اسکی تجہیز وتکفین مین خرچ کی لوگون نے انسے کہا کہ اسنے اسکی وصیت تو کی ہی نہین تھی کیون تمنے ایسا کیا انھون نے یہی آیت پڑھی وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ع **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهٖ وَبَيْنَ الْاَخِ وَبَيْنَ اَخِيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے ابی موسی رضی سے کہ کہا لعنت کی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو کہ جدائی ڈالے درمیان باپ اور اسکے بیٹے کے اور درمیان دو بھائیونکے نقل کی یہ ابن ماجہ اور دارقطنی نے **ف** مراد جدائی ڈالنے سے ہے بیچڈالنا یا بخشدینا ایک کو دونون مین سے بشرطیکہ چھوٹا ہو بیٹا یا ایک بھائی چھوٹا ہو اور احتمال ہے کہ یہ مراد ہو کہ ایک کو دوسرے کی طرف سے باتین لگا کر آپسمین خفگی اور جدائی ڈلوا دے مولانا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِالسَّبْيِ اَعْطٰى اَهْلَ الْبَيْتِ جَمِيْعًا كَرَاهِيَةَ اَنْ يُّفَرِّقَ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب لائے جاتے بندی دیتے ایک ہماریکو سارا گھر کا گھر یعنی بندی مین ایک گھر کے جتنے ہوتے وہ سب کے سب ایک کو ہم مین سے دیتے واسطے مکروہ رکھنے اسکے کہ جدائی ڈالین درمیان انکے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِشِرَارِكُمْ الَّذِيْ يَاْكُلُ وَحْدَهٗ وَيَجْلِدُ عَبْدَهٗ وَيَمْنَعُ رِفْدَهٗ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے یہ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ برونکے تم مین سے یعنی معلوم کرا دون تمکو کہ برا فریق تم مین کون ہے وہ فریق ہے کہ کھاوے تنہا اور مارے اپنے غلام کو یعنی ناحق اور نہ دے بخشش اپنی نقل کی یہ رزین نے **ف** یعنی نہ دے کسیکو کچھ حاصل یہ کہ برے لوگ وہ ہین کہ بدخلق وبخیل ہون اور جامع صغیر مین روایت کی ابن عساکر نے معاویہ رضی سے کہ کیا نہ خبر دون مین تجکو ساتھ بُرے

اور پرنہ جائز ہونے بیع انکی کے ہے وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ يَسَّرَ اللّٰهُ حَتْفَهٗ وَاَدْخَلَهٗ جَنَّتَهٗ رِفْقٌ بِالضَّعِيْفِ وَشَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَاِحْسَانٌ اِلَى الْمَمْلُوْكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے جابر رضی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تین چیزین ہین جس شخص مین ہون وہ آسان کرتا ہے اللہ تعالیٰ مرنے اُسکے کو اور داخل کریگا اسکو بہشت اپنی مین وہ تین چیزین یہ ہین نرمی کرنی ساتھ ضعیف کے اور شفقت کرنی ماں باپ پر اور احسان کرنا طرف اپنے مملوک کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** ضعیف از راہ جسم کے ہو یا حال کے یا عقل کے اور احسان کرنا یعنی جو کچھ واجب ہے مالک پر اُس سے زیادہ سلوک کرنا ہے وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَبَ لِعَلِيٍّ غُلَامًا فَقَالَ لَا تَضْرِبْهُ فَاِنِّيْ نُهِيْتُ عَنْ ضَرْبِ اَهْلِ الصَّلٰوةِ وَقَدْ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَفِي الْمُجْتَبٰى لِلدَّارَقُطْنِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّيْنَ اور روایت ہے ابی امامہ رضی سے یہ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بخشا واسطے علی رض کے ایک غلام اور فرمایا کہ نہ مارنا اسکو یعنی بے حکم شرعی اسواسطے کہ مین منع کیا گیا ہون یعنے میرے رب نے منع کیا ہے مارنے نمازیونکے سے اور دیکھا ہے مین نے اسکو نماز پڑھتے یہ یعنی جو کہ مذکور ہوا مشکوٰۃ مین لفظ مصابیح کے ہین اور کتاب مجتبیٰ مین کہ تصنیف دارقطنی کی ہے یہ ہے کہ عمر بن الخطاب رض نے کہا کہ منع کیا ہمکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مارنے نمازیونکے سے **ف** نہی مارنے نمازیونکے سے واسطے شرافت و بزرگی انکی کے ہے نزدیک خدا کے اور واسطے رعایت اکرام و توقیر انکی کے نزدیک لوگونکے اور کہا طیبی رح نے کہ جب اللہ تعالیٰ نے منع کیا نمازیونکے مارنیسے دنیا مین تو امید ہے اُسکے لطف و کرم سے کہ رسوا نہین کریگا اُنکو آخرت مین ساتھ عذاب کے انشاء اللہ تعالیٰ ہے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ نَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ فَسَكَتَ ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَ اعْفُوْا عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر رض سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ کتنے بار درگذرین ہم تقصیرات خادم یعنی لونڈی غلام اپنے کے سے پس چپکے رہے حضرت یعنی کچھ جواب ندیا پھر عرض کیا حضرت سے کلام مذکور پس چپ رہے پھر تیسری بار پوچھا تو فرمایا معاف کرو اُس سے ہر روز ستر بار نقل کی یہ ابو داؤد نے اور نقل کی یہ ترمذی نے عبد اللہ بن عمرو سے **ف** ستر بار مراد اس سے کثرت ہے نہ یہ عدد خاص جیسا کہ متعارف ہے اس عدد مین اور چپ رہنا حضرت کا جواب سوال اُسکے سے بسبب کراہت اس سوال کے تھا کہ عفو مستحب اور اچھا ہے مطلقاً مقید ساتھ عدد معین کے نہین اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ خاموشی واسطے انتظار وحی کے ہو ہے وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَاءَمَكُمْ مِنْ مَمْلُوْكِيْكُمْ فَاَطْعِمُوْهُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَاَكْسُوْهُ مِمَّا تَكْتَسُوْنَ وَمَنْ لَا يُلَائِمُكُمْ مِنْهُمْ فَبِيْعُوْهُ وَلَا تُعَذِّبُوْا خَلْقَ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ذر رض سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہ ملائمت اور موافقت اور اطاعت کرے تمھاری لونڈی غلامون تمھارے سے یعنی موافق مزاج تمھارے کے ہو اور خدمت کرے تمھاری جیسیکہ چاہتے ہو پس کھلاؤ اُسکو اسمین سے کہ جو آپ کھاتے ہو اور پہناؤ اُسکو اُسمین سے کہ جو آپ پہنتے ہو یعنی جب وہ تمکو راضی کرین تو تم بھی راضی کرو اُنکو اور جو کہ نہ موافق ہو تمھارے لونڈی غلامون سے پس بیچ ڈالو اُسکو اور نہ عذاب دو مخلوق خدا کو نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعِيْرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهٗ بِبَطْنِهٖ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً وَاتْرُكُوْهَا صَالِحَةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے سہل رض بن حنظلیہ سے کہ کہا گذرے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ پر کہ تحقیق لگ گئی تھی پیٹھ اُسکی پیٹ اُسکے سے یعنی بسبب شدت بھوک و پیاس اور کثرت سواری کے پس فرمایا ڈرو اللہ تعالیٰ سے بیچ حق ان چارپایون بے زبان کے پس سوار ہو اُنپر اسحالمین کہ قوی اور قابل سواری کے ہون اور چھوڑ دو اُنکو اس حالمین کہ اچھے ہون اور تھکے نہون نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** ان چارپایون بے زبان کے آخر یعنے بول نہین سکتے ہین کہ حال اپنے بھوک و پیاس وغیرہ کا مالک سے کہین اور اسمین

وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاَجَازَنِیْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ هٰذَا فَرْقٌ بَیْنَ الْمُقَاتِلَةِ وَالذُّرِّیَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا روبرو کیا گیا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنی جہاد میں جانیکے لیے سال جنگ اُحد کے کہ سنہ تین میں ہوئی اس حال میں کہ تھا میں چودہ برس کا پس نہ لیگئے مجکو یعنی جہاد میں بسبب صغر سن کے پھر روبرو کیا گیا میں حضرتؐ کے سال جنگ خندق کے اس حال میں کہ میں پندرہ برس کا تھا پس اجازت دی مجکو یعنی جہاد میں جانیکی اسلیے کہ پندرہ برس حد بلوغ ہیں پس کہا عمر بن عبد العزیز نے کہ یہ عمر فرق کرنیوالی ہے درمیان لڑنیوالونکے اور لڑکونکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عمر بن عبد العزیز نے جب یہ حدیث سنی تو کلام مذکور فرمایا مراد اُنکی یہ ہے کہ جب پہونچے لڑکا پندرہ برس کو تو داخل ہو بیچ جماعت مجاہدین کے اور لکھا جاوے نام اُسکا دفتر میں اور جو اُس عمر کو نہ پہونچے وہ شمار کیا جاوے لڑکون میں اور اس سے معلوم ہوا کہ حد بالغ ہونے کی پندرہ برس ہیں ع ح **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَةِ عَلٰی ثَلٰثَةِ اَشْیَاءَ عَلٰی اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ رَدَّهٗ اِلَیْهِمْ وَمَنْ اَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ لَمْ یَرُدُّوْهُ وَعَلٰی اَنْ یَّدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَیُقِیْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَی الْاَجَلُ خَرَجَ فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِیْ یَا عَمِّ یَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِیٌّ فَاَخَذَ بِیَدِهَا فَاخْتَصَمَ فِیْهَا عَلِیٌّ وَزَیْدٌ وَجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِیٌّ اَنَا اَخَذْتُهَا وَهِیَ بِنْتُ عَمِّیْ وَقَالَ جَعْفَرٌ بِنْتُ عَمِّیْ وَخَالَتُهَا تَحْتِیْ وَقَالَ زَیْدٌ بِنْتُ اَخِیْ فَقَضٰی بِهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ وَقَالَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ وَقَالَ لِزَیْدٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ کہا صلح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن حدیبیہ کے تین چیزوں پر اسپر کہ جو آجاوے حضرتؐ کے پاس مشرکون میں سے پھیر دیں اُسکو انکی طرف اور جو آوے مشرکونکے پاس مسلمانون میں سے نہ پھیریں مشرک اُسکو اور صلح کی اسپر کہ آویں حضرتؐ مکہ میں اگلے سال یعنی مدینہ سے اور قضا کریں عمرہ اپنا اور ٹھیریں اُس میں تین دن یعنی طاعت و استراحت کے لیے جب داخل ہوے حضرتؐ مکہ میں یعنے سال آیندہ اور ہو چکی مدت معینہ یعنے تین روز ارادہ کیا نکلنے کا حضرتؐ نے یعنی مکہ سے پس لگی اُنکے پیچھے بیٹی حمزہؓ کی پکارتی ہوئی اے چچا میرے اے چچا میرے پس ارادہ کیا پکڑنے اُسکے کا حضرت علیؓ نے پس پکڑلیا ہاتھ اُسکا پس جھگڑے بیچ پرورش کرنے بیٹی حمزہؓ کے علیؓ اور زیدؓ اور جعفرؓ پس کہا حضرت علیؓ نے میں نے پہلے لیا ہے اسکو اور وہ ہے بیٹی میرے چچا کی یعنی پس میں احق ہوں اُسکا اور کہا حضرت جعفرؓ نے کہ یہ بیٹی ہے میرے چچا کی اور خالہ اُسکی میرے نکاح میں ہے اور کہا زیدؓ نے بھتیجی میری ہے پس حکم فرمایا ساتھ لینے بیٹی حمزہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے خالہ اُسکی کے کہ جعفرؓ کے نکاح میں تھیں اور فرمایا کہ خالہ بمنزلہ ماں کے ہے اور فرمایا واسطے حضرت علیؓ کے کہ تو مجھسے ہے اور میں تجھسے ہوں یعنی مجھ میں اور تم میں کمال اخلاص ہے اور فرمایا واسطے جعفرؓ کے کہ مشابہ ہے تو پیدائش میری میں اور خلق میری میں اور فرمایا زیدؓ کو کہ تو بھائی ہمارا ہے اور محب ہمارا ہے نقل کی یہ بخاریؒ اور مسلمؒ نے **ف** حدیبیہ نام ہے ایک جگہ کا قریب مکہ کے جدّہ کیطرف نو کوس یا دس کوس پس حضرتؐ بہ نیت عمرہ کے مکہ کو تشریف لیچلے تھے جب حدیبیہ میں پہونچے تو مشرکون نے مکہ میں نہ آنے دیا اور صلح اسطرح ہوئی جیسیکہ ذکر کی گئی اور بیان مفصل اسکا باب الجہاد میں ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور حضرت حمزہؓ چچا تھے حضرتؐ کے اور دودھ شریک بھائی بھی تھے کہ حضرتؐ اور حضرت حمزہؓ نے ثویبہ ابولہب کی لونڈی کا دودھ پیا تھا اسلیے حضرت حمزہؓ کی بیٹی نے حضرتؐ کو چچا کہا اور حضرت جعفرؓ بھائی تھے حضرت علیؓ کے دس برس بڑے تھے عمر میں اور زیدؓ بن ثابت غلام آزاد اور متبنی تھے حضرتؐ کے اور حضرتؐ نے حضرت حمزہؓ اور زیدؓ میں بھائی چارہ کروایا تھا مانند اور صحابہ کے اسلیے زیدؓ نے حضرت حمزہؓ کی بیٹی کو بھتیجی کہا پس یہ سب صاحب جھگڑے آپس میں کہ ہر ایک چاہتا تھا پرورش کرنا حضرت حمزہؓ کی بیٹی کا پس حضرتؐ نے اُن کی پرورش کرنیکے لیے خالہ کو حکم فرمایا اور اُن تینوں صاحبونکی تسلی اور خوش کرنیکے لیے کلمات مذکورہ فرمائے تا آزردہ نہوں ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا کَانَ بَطْنِیْ لَهٗ وِعَاءً وَثَدْیِیْ لَهٗ سِقَاءً وَحِجْرِیْ لَهٗ حِوَاءً وَاِنَّ اَبَاهُ طَلَّقَنِیْ وَاَرَادَ اَنْ یَّنْزِعَهٗ مِنِّیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْتِ اَحَقُّ بِهٖ مَا لَمْ تَنْکِحِیْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ

لوگوں میں وہ وہ ہے کہ کھاوے تنہا اور نہ دے بخشش اپنی اور سفر کرے تنہا اور مارے اپنے غلام کو کیا نہ خبر دون میں تجکو ساتھ بُرے کے اس سے وہ وہ ہے کہ بغض رکھے لوگونسے اور بغض رکھیں لوگ اُس سے کیا نہ خبر دون میں تجکو ساتھ بُرے کے اس سے وہ وہ ہے کہ ڈرین لوگ اُسکی بُرائی سے اور نہ امید رکھیں اُسکی بھلائی کی کیا نہ خبر دون میں تجکو ساتھ بُرے کے اس سے وہ وہ ہے کہ بیچے آخرت اپنی غیر کو دنیا کیلیے کیا نہ خبر دون میں تجکو ساتھ بُرے کے اس سے وہ وہ ہے کہ کھاوے دنیا کو بوسیلہ دین کے۔ ر ع **وَعَنْ** اَبِیْ بَکْرِ ن الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ سَیِّئُ الْمَلَکَۃِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَیْسَ اَخْبَرْتَنَا اَنَّ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ اَکْثَرُ الْاُمَمِ مَمْلُوْکِیْنَ وَیَتَامٰی قَالَ نَعَمْ فَاَکْرِمُوْھُمْ کَکَرَامَۃِ اَوْلَادِکُمْ وَاَطْعِمُوْھُمْ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَنْفَعُنَا الدُّنْیَا قَالَ فَرَسٌ تَرْتَبِطُہٗ تُقَاتِلُ عَلَیْہِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَمْلُوْکُکَ یَکْفِیْکَ فَاِذَا صَلّٰی فَھُوَ اَخُوْکَ ۔ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی بکر صدیق رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا بہشت میں بُرائی کرنیوالا ساتھ غلام لونڈی سے کہا صحابہ رضی نے یا رسول اللہ کیا نہیں خبر دی آپنے ہمکو یہ کہ یہ امت آپکی بہت ہے اگلی امتوں سے باعتبار لونڈی غلام اور یتیموں کے یعنی باوجود اس کثرت کے مشکل ہی سبھوں سے خوش خلقی کرنی اور بدخلقی نکرنی فرمایا ہاں یعنی البتہ بہت ہی باعتبار لونڈی غلام کے اور حسن خلق باوجود اس کثرت کے مشکل ہے لیکن اگر تم چاہتے ہو داخل ہونا جنت میں تو احسان کرو اُنپر اور طرح تابدلہ بدخلقی کا ہو کہ وہ یہ ہے پس عزیز رکھو اُنکو مانند عزیز رکھنے اولاد اپنی کے یعنی رحم کیا کرو اُنپر پس نہ کہو ایسے کام کو کہ اُنسے نہو سکے اور ظلم و زیادتی نکرو انپر اور کھلاؤ اُنکو اسچیز سے کہ کھاتے ہو تم کہا صحابہ رضی نے پس کونسی چیز نفع کرتی ہے ہمکو دنیا میں فرمایا ایک گھوڑا کہ باندھ رکھے تو اُسکو لڑا کرے تو اُسپر اللہ کی راہ میں اور ایک مملوک کہ کفایت کرے تجکو یعنی تیرے امور دنیا کے سرانجام کرے تا امور آخرت کے باقی فراغ ادا ہوں پس جب نماز پڑھے مملوک پس وہ بھائی تیرا ہے یعنی مسلمان بھائی ہے یا مانند بھائی تیرے کے ہے پس ایسا سلوک کر اُس سے جیسا بھائی بھائی سے کرتا ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے

ف یہ جو فرمایا کہ اس امت میں لونڈی غلام اور یتیم بہت ہونگے سبب اسکا یہ ہے کہ اس امت میں جہاد بہت ہوگا بندی بہت سے پکڑے آوینگے اور لڑکونکے باپ شہید ہونگے وہ یتیم رہ جاوینگے + مولانا

بَابُ بُلُوْغِ الصَّغِیْرِ وَحِضَانَتِہٖ فِی الصِّغَرِ

باب ہے بیچ بیان بالغ ہونے چھوٹے لڑکے کے اور بیچ بیان پرورش اُسکی کے صغر میں

ف یعنی اسمین بیان ہے اسکا کہ علامت اور حد لڑکے اور لڑکی کی بالغ ہونیکی کیا ہے اور بیان ہے اسکا کہ بچہ کی پرورش کرنیکا حق کسکو پہنچتا ہے جاننا چاہیے کہ بالغ ہونا لڑکے کا ہوتا ہے ساتھ احتلام ہونیکے اور حمل رکھوانیکے اور منزل ہونیکے اور بالغ ہونا لڑکی کا ہوتا ہے ساتھ احتلام کے اور حیض آنیکے اور حمل رہ جانیکے پھر اگر یہ چیزیں نہ پائی جاوین تو جب پندرہ۱۵ برس کا ہوگا لڑکا یا لڑکی تو بالغ کہلا وینگے فتویٰ اسی پر ہے اور ادنیٰ مدت بالغ ہونیکی مرد کے لیے بارہ۱۲ برس اور عورت کے لیے نو۹ برس ہیں پھر اگر قریب بالغ ہونیکے ہوں دونوں اور کہیں کہ بالغ ہوئے ہم تو تصدیق کیجائیے دونوں کی اور یہ دونوں مانند بالغ کے ہیں حکم میں اور حق لڑکے کی پرورش کرنیکا اُسکی ماں کیلیے ہے بغیر جبر کرنیکے اُسپر طلاق دی گئی ہو یا نہ طلاق دیگئی پھر اُسکی نانی کیلیے اگرچہ اوپر کے درجے میں ہو پھر اُسکی دادی کیلیے ہے پھر اُسکی بہن کیلیے پھر اخیافی بہن کیلیے پھر سوتیلی بہن کیلیے پھر اُسکی خالہ کیلیے اسیطرح پھر اُسکی پھپھی کیلیے اسیطرح اور بھانجیاں اولیٰ ہیں بھتیجیوں سے اور بھتیجیاں اولیٰ ہیں پھپھیوں سے اور شرط ہے اسمین آزاد ہونا انکا پس نہیں ہے حق اسمین لونڈی کیلیے اور ام ولد کے لئے اور ذمیہ مانند مسلمہ کے ہے یہانتک کہ سمجھنے لگے لڑکا دین کو اور جو کہ نکاح کرے لڑکے کے غیر محرم سے ساقط ہو جاتا ہے حق اُسکا اور محرم سے تو نہیں ساقط ہوتا جیسے ماں نکاح کرے لڑکے کے چچا سے اور عود کرتا ہے حق بسبب زائل ہونے اس نکاح کے کہ ساقط ہوا تھا بسبب اُسکے حق اور رہے لڑکا نزدیک ذکر کی گئی عورتوں کے یہانتک کہ کھانے پینے لگے اور کپڑا پہنے اور استنجا کرے آپ اور اندازہ کیا گیا ہے اسکا ساتھ نو برس یا سات برس کے پھر زبردستی لیلیوے اُسکو باپ اور لڑکی ماں ور نانی کے پاس رہے یہانتک کہ حائضہ ہو اور نزدیک امام محمد رح کے یہانتک کہ خواہش ہو اُسکو طرف مرد کے جیسے کہ غیر ماں اور نانی اور دادی کے پاس رہنے میں شرط ہے اور فتویٰ اسی پر ہے بسبب فساد زمانہ کے پھر اگر عورت نہو تو حق پرورش ہے عصبات کو بحسب ترتیب کے مذکور ہے میراث میں لیکن نہ دیجاوے لڑکی عصبہ غیر محرم کو مانند مولی عتاقہ کے اور چچا کے بیٹے کے اور نہ دیجاوے فاسق بے پروا کو مولانا عبدالعزیز رح ملتقی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** اِبْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ اُحُدٍ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشَرَۃَ سَنَۃً فَرَدَّنِیْ ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَیْہِ عَامَ الْخَنْدَقِ

پس کہا خاوند اُسکے نے کون ہی جھگڑتا مجھسے میرے لڑکے کے مقدمہ مین پس فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی اُس لڑکے کو کہ یہ ہو باپ تیرا اور یہہ ماں
تیری پس پکڑلے ہاتھ اُن دونو نمین سے جسکا چاہے پس پکڑا اُسنے ہاتھ اپنی ماں کا نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے **ف** ابو ہریرہؓ نے جو فارسی مین کلام
کیا اس سے معلوم ہوا کہ بعضے صحابہ بسبب اختلاط عجمیونکے کچھ زبان اُنکی سیکھ گئے تھے اور یہ لڑکا بھی بالغ تھا اور بالغ کو اختیار ہی چاہے الگ رہے چاہے ماں
باپ کے پاس پس اُسکو حضرت نے اختیار دیا اُسنے ماں کے پاس رہنا اختیار کیا اور دلیل اُسکے بالغ ہونے پر یہ ہے کہ انہا دور سے پانی لاتا تھا اور غیر بالغ
نادان ہوتا ہی اُسکو کوئین پر جانیسے منع کیا کرتے ہین اکثر کہ خوف ہوتا ہی اُسکے گر پڑنیکا واللہ اعلم ع **کِتَابُ الْعِتْقِ** کتاب ہے بیچ بیان آزاد کرنے
غلام کے **ف** شرط آزاد کرنیکی یہ ہی کہ آزاد کرنیوالا آزاد اور بالغ اور عاقل اور مالک ہو اور آزاد کرنا غلام کا مستحب ہے اور کبھی ہوتا ہے گناہ جیسیکہ جب ظن
غالب ہو اُسکو کہ آزاد کرونگا اُسکو تو دار الحرب مین چلا جاویگا یا مرتد ہو جاویگا یا خوف ہو چوری یا قزاقی کرنیکا اور کبھی ہوتا ہے آزاد کرنا واجب مانند کفارہ
کے اور کبھی ہوتا ہی مباح مانند آزاد کرنیکے زید کی خاطر سے یا زید کے ثواب پہونچانیکے لیے اور عبادت وہ آزاد کرنا ہوتا ہی کہ ہو خالصًا للہ ع **اَلْفَصْلُ
الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّسْلِمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِکُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنَ
النَّارِ حَتّٰی فَرْجَهٗ بِفَرْجِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آزاد کرے بردہ مسلمان آزاد کریگا اللہ یعنی
نجات دیگا بدلے ہر عضو بردہ کے عضو آزاد کرنے والیکو آگ دوزخ سے یہانتک کہ ستر اُسکے کو بدلے ستر اُسکے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بردہ مسلمان قید اسلام
کی اسلیے لگائی کہ تا ثواب اُسکا زیادہ ہو اور ستر کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ وہ جگہ زنا کی ہی کہ وہ اکبر کبائر ہے بعد شرک کے پس فرمایا کہ اسکو بھی اللہ تعالی نجات دیتا ہے اور
بعضے عالمون نے لکھا ہی کہ اس سے سمجھا جاتا ہی کہ غلام جو آزاد کرے تو چاہیے کہ خصی یا ستر کٹا ہوا نہو اور عورت عورت کو آزاد کرے اور مرد مرد کو پس اولی یہ ہی ع ق
عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِهٖ قَالَ قُلْتُ فَاَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ
قَالَ اَغْلَاهَا ثَمَنًا وَّاَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ تُعِیْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَاِنَّهَا
صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰی نَفْسِكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ذرؓ سے کہ کہا پوچھا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا عمل بہتر ہے فرمایا ایمان لانا ساتھ
اللہ کے اور جہاد کرنا اُسکی راہ مین کہا ابوذرؓ نے کہ کہا مینے کونسا بردہ آزاد کرنا بہتر ہے فرمایا وہ کہ مہنگا ہو مول مین اور بہت پیارا ہو نزدیک مالک اُسکے کے کہا
مین نے اگر نہ کرسکون یعنی از راہ عجز کے نہ از راہ کسل کے فرمایا مدد کر کام کرنیوالے کی یا بناوے واسطے اُسکے کہ نہین بنانا جانتا کہا مین نے پس اگر نہ کرسکون
فرمایا چھوڑ تو لوگونکو بُرائی سے پس تحقیق یہ خصلت خیر ہے کہ خیر کرتا ہی تو ساتھ اُسکے اپنے نفس پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایمان کا بہتر ہونا تو ظاہر ہے
کہ بغیر اُسکے کوئی عمل مقبول ہی نہین اور جہاد بہتر ہے باعتبار اسکے کہ سبب ہے تقویت دین اور غلبے مسلمانونکا اور نماز و روزہ افضل ہی اور وجوہ کر یا مراد جہاد سے
مطلق مشقت اُٹھانی ہی کہ شامل ہی اُس جہاد کو بھی اور طاعات کو بھی یعنی نفس پر مشقت اُٹھاوے ساتھ کرنے مامورات کے اور بچنے منہیات کے کہ اُسکو جہاد
اکبر فرمایا ہی پس حاصل جواب کا یہ ہوگا کہ بہترین اعمال ہی ایمان لانا اور عمل کرنا بمقتضای اُسکے جیسیکہ فرمایا قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ اور مدد کر کام کرنیوالے
کی مراد کام سے یہان وہ چیز ہی کہ آدمی کی سبب معاش کی ہو داخل ہی اسمین حرفہ اور تجارت یعنی مدد کر اُس کام کرنیوالے کی کہ نہ کافی ہو کسب اُسکا اُسکے عیال
کو یا ضعیف و عاجز ہو کام کرنے مین اور یا بناوے الخ یعنی کاروپیشہ کر اُسکے لیے کہ کاروپیشہ نہین کرسکتا اور چھوڑ تو الخ یعنی کسیکو بُرائی نہ پونہچا کہ یہ بُرائی نہ پونہچانی
بھی خیر کرنی ہے خصوصًا وقت قدرت کے بدی پر ع مرا ز خیر تو امید نیست شر مرسان + اور ظاہر عبارت یون تھا کہ فرماتے یہ بھی خیر ہے کہ خیر کرتا ہی تو ساتھ
اُسکے لوگونپر لیکن چونکہ خیر کرنی لوگونسے حقیقت مین خیر کرنی اپنے پر ہے کہ فائدہ اُسکا اُسی کو پونہچتا ہے اسطرح فرمایا کہ خیر کرتا ہے ساتھ اُسکے اپنے نفس پر ع
ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِیْ عَمَلًا

روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اسنے اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے یہ کہ ایک عورت نے کہا یارسول اللہ
تحقیق بیٹا میرا یہ تھا پیٹ میرا واسطے اُسکے باسن یعنی مدت تک پیٹ مین رہا اور تھی چھاتی میری واسطے اُسکے مشک یعنی مدت تک اُس سے دودھ پیتا رہا اور
گود میری اُسکے لیے رہی بے گھیرے ہوئے یعنی مدت تک گود مین پلا اور تحقیق باپ اُسکے نے طلاق دی مجکو اور ارادہ رکھتا ہی چھین لینے اُسکے کا مجھسے پس فرمایا
رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تو لائق تر ہی ساتھ پرورش کرنے اُسکے کے جبتک کہ نہ نکاح کرے تو کسی سے نقل کی یہ احمدؒ اور ابو داؤدؒ نے **ف** کہا طیبی نے کہ شاید
یہ لڑکا سن تمیز کو نہ پونچا ہوگا اسلیے مان کو حکم کیا اُسکی پرورش کرنیکا اور حدیث مابعد مین جو لڑکے کو اختیار دیا تھا وہ سن تمیز کو پونچ چکا تھا اور جبتک کہ نہ نکاح
کرے تو آخر یہ حدیث مطلق ہی اور علمانے مقید کیا ہے ساتھ نکاح کرنے غیر محرم کے یعنی لڑکے کے غیر محرم سے اگر مان وغیرہ نکاح کرے تو پھر اُسکو حق پرورش نہین رہتا اور
اگر محرم سے کرے جیسے لڑکے کے چچا سے تو اُسکو حق پرورش رہتا ہی بسبب قیام شفقت کے ہی ہی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
خَیَّرَ غُلَامًا بَیْنَ اَبِیْهِ وَاُمِّهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا لڑکے کو درمیان اُسکے باپ کے اور مان اُسکی کے
نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی اختیار دیا کہ چاہے باپ پاس رہ اور چاہے مان پاس اور یہ لڑکا سن بلوغ کو پونچ گیا تھا اسلیے اُسکو اختیار دیا اور یہ حضانتہ کے
قبیلہ سے نتھا اور پہلی حدیث مین جو ذکر لڑکے کا گذرا وہ صغیر سن تھا اور تمیز نہ رکھتا تھا اور وہ حضانت کے قبیلہ سے تھا پس مقدم کیا مان کو حضانت مین اور
حضانت مین لڑکے کو اختیار نہین ہمارے نزدیک اور امام شافعیؒ کے نزدیک ہی ہی **وَعَنْهُ** قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجِیْ یُرِیْدُ اَنْ یَّذْهَبَ بِابْنِیْ وَقَدْ سَقَانِیْ وَنَفَعَنِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَبُوْكَ وَهٰذِهٖ اُمُّكَ فَخُذْ بِیَدِ اَیِّهِمَا
شِئْتَ فَاَخَذَ بِیَدِ اُمِّهٖ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا آئی ایک عورت پاس رسولخدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے اور کہا کہ خاوند میرا ارادہ رکھتا ہی کہ لیجاوے بیٹے میرے کو اور حال یہ ہے کہ پلاتا ہی مجکو اور نفع دیتا ہے مجکو یعنی اس عمر کو پونچا ہی کہ منتفع ہوتی ہون اُسکی خدمت سے
پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ باپ تیرا ہی اور یہ مان تیری ہی پس پکڑے ہاتھ ان دونون سے جسکا چاہے پس پکڑا ہاتھ مان اپنی کا پس لے گئی اُسکو نقل کی
یہ ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** هِلَالِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَبِیْ مَیْمُوْنَةَ سُلَیْمَانَ مَوْلًی لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا
جَالِسٌ مَعَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَارِسِیَّةٌ مَعَهَا ابْنٌ لَهَا وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَادَّعَیَاهُ فَرَطَنَتْ لَهٗ تَقُوْلُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ زَوْجِیْ یُرِیْدُ اَنْ یَّذْهَبَ بِابْنِیْ فَقَالَ
اَبُوْ هُرَیْرَةَ اسْتَهِمَا عَلَیْهِ رَطَنَ لَهَا بِذٰلِكَ فَجَاءَ زَوْجُهَا وَقَالَ مَنْ یُّحَاقُّنِیْ فِیْ اِبْنِیْ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ هٰذَا اِلَّا اَنِّیْ كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ زَوْجِیْ یُرِیْدُ اَنْ یَّذْهَبَ بِابْنِیْ وَقَدْ نَفَعَنِیْ وَسَقَانِیْ مِنْ بِئْرِ اَبِیْ عِنَبَةَ وَعِنْدَ النَّسَائِیِّ مِنْ عَذْبِ
الْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهِمَا عَلَیْهِ فَقَالَ زَوْجُهَا مَنْ یُّحَاقُّنِیْ فِیْ وَلَدِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَبُوْكَ
وَهٰذِهٖ اُمُّكَ فَخُذْ بِیَدِ اَیِّهِمَا شِئْتَ فَاَخَذَ بِیَدِ اُمِّهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی ہلال بنؓ اسامہ سے کہ نقل کی ابی میمونہؓ سے کہ
نام اُسکا سلیمانؓ آزاد کیا ہوا کسی کا مدینہ والون مین سے تھا کہا اُسوقت کہ مین بیٹھا ہوا تھا ساتھ ابوہریرہؓ کے آئی اُنکے پاس ایک عورت فارس کی رہنے والی اُسکے
ساتھ تھا بیٹا اُسکا حال آنکہ طلاق دی تھی اُسکو اُسکے خاوند نے پس دعوی کیا خاوند و بیوی نے اُس لڑکے کا پس باتین کین اُس عورت نے فارسی مین ابوہریرہؓ سے
کہتی تھی ای ابوہریرہؓ خاوند میرا ارادہ رکھتا ہی یہ کہ لیجاوے میرے بیٹے کو پس کہا ابوہریرہؓ نے قرعہ ڈالو اسپر فارسی مین کلام کیا ابوہریرہؓ نے اُس عورت سے ساتھ اس مطلب کے
پھر آیا خاوند اُسکا اور کہا کون جھگڑتا ہی مجھسے بیچ مقدمہ بیٹے میرے کے پس کہا ابوہریرہؓ نے یاالٰہی تحقیق مین نہین کہتا یہ یعنی اپنی طرف سے مگر کہ تحقیق تھا مین بیٹھا پاس رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پس آئی حضرت کے پاس ایک عورت اور کہا یارسول اللہ تحقیق خاوند میرا ارادہ رکھتا ہی یہ کہ لیجاوے بیٹے میرے کو حال آنکہ نفع دیتا ہی وہ مجکو اور پلاتا
ہی مجکو پانی ابوعنبہ کے کنوئین سے اور کتاب نسائی مین یون ہی کہ پلاتا ہی مجکو میٹھا پانی کہ باہر شہر کے دور ہی پس فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈالو اسپر

اور باوجود اُسکے پس زیادتی کمی ہوجاتی ہے یعنی پڑھنے مین از راہ سہو اور غلطی کے پس ہونا کمی زیادتی کا ضروری ہے کہ واقع ہوتی ہے باوجود ضبط وتکرار
کے پس کہا ہم نے سوائے اسکے نہین کہ ارادہ کیا تھا ہم نے حدیث کا کہ سُنا ہو تمنے اُسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پس کہا واثلہ رضؓ نے کہ آئے ہم رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ مقدمہ ایک یار اپنے کے کہ واجب کیا تھا اپنے نفس پر یعنی آگ دوزخ کی کو بسبب قتل کرنے کے یعنی اپنے تئین یا کسی اور
کو عمدًا بس فرمایا حضرت صلعم نے آزاد کرو اُسکی طرف سے یعنی غلام آزاد کریگا اللہ بدلے ہر عضو غلام کے عضو اُس قاتل کا آگ سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف**
غصہ ہوئے واثلہ الخ واثلہ رضؓ یہ سمجھے تھے کہ مراد غریف رحؒ کی یہ ہے کہ الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعینہ روایت کرین اُسپر وہ غصہ ہوئے اور کلام مذکور کہا
پس غریف رحؒ نے کہا کہ مراد ہماری یہ ہے کہ روایت کرو حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ معنی اُسکے متغیر نہون اگرچہ الفاظ مین کچھ کمی زیادتی ہوجائے
اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے روایت کرنا حدیث کا ساتھ معنونکے گو کہ الفاظ مین تفاوت ہو ح ﷺ **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الشَّفَاعَةُ بِهَا تُفَكُّ الرَّقَبَةُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہو سمرہ رضؓ بیٹے جندب کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقہ کا سفارش کرنی ہے کہ بسبب اُسکے خلاص کیجاوی گردن نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنے کسی کے غلام کو
آزاد کروا دینا سفارش کر کر یا کوئی اپنے غلام کو قتل کیا چاہتا ہو یا مارتا دھاڑتا ہو اُسکو بچا دینا اور چھڑا دینا سفارش کر کر بہترین صدقہ کا ہو ح **بَابُ اِعْتَاقِ**
الْعَبْدِ الْمُشْتَرَكِ وَشِرَى الْقَرِيْبِ وَالْعِتْقِ فِي الْمَرَضِ باب ہو بیچ بیان آزاد کرنے غلام مشترک کے اور خرید کرنے قرابتی
کے اور آزاد کرنیکے بیماری کی حالت مین **ف** آزاد کرنے غلام مشترک کے یعنی اگر ایک غلام مشترک ہو دو آدمیو نمین مثلاً اور ایک شریک حصہ اپنا آزاد کردے
تو دوسرا کیا کرے اور اختلاف ہوا ہے اسمین درمیان ابوحنیفہ رحؒ اور صاحبین رحؒ کے کہ آزاد کرنا متجزی ہوتا ہے جیسے کہ آدھا آزاد ہو اور آدھا غلام رہے یا نہین امام
ابوحنیفہ رحؒ تو کہتے ہین کہ متجزی ہوتا ہے اور صاحبین رحؒ کہتے ہین کہ متجزی نہین ہوتا اور متفرع ہوتے ہین اس اختلاف پر احکام کہ مذکور ہونگے آگے اور خرید کرنے قرابتی
کے کہ قرابتی بمجرد خرید کرنیکے آزاد ہوجاتا ہی بغیر اسکے کہ یہ آزاد کرے لیکن اختلاف اسمین ہو کہ مراد قرابتی سے کون ہے بیان اسکا بھی آگے آویگا اور آزاد کرنیکے
بیماری مین کہ بیماری مین آزاد کرے تو حکم اُسکا کیا ہے اسکا بیان بھی آگے ہوگا ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ وَكَانَ لَهٗ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ عَلَيْهِ قِيْمَةَ عَدْلٍ فَاُعْطِيَ شُرَكَاؤُهٗ حِصَصَهُمْ وَ
عَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہو ابن عمر رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آزاد کرے
حصہ اپنا غلام مین اور ہو واسطے آزاد کرنیوالے کے مال کہ پہونچتا ہو مول غلام کو یعنی قیمت باقی اُسکی کو قیمت کیا جاوے غلام یعنی باقی غلام اُسپر قیمت انصاف
کی یعنی برابر بغیر کمی زیادتی کے پس دیے جاوین اُسکے شریکونکو حصے اُنکے اور آزاد ہوا اُسپر غلام اور اگر نہین مال اُسکے پاس پس تحقیق آزاد ہوا اُس سے جو
کہ آزاد ہوا یعنی اور حصے شریکونکے مملوک ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ پھیر دے
شریک کا اور آزاد ہوجاویگا غلام اُسپر اور اگر معتق مفلس ہو تو جسقدر آزاد ہوا آزاد ہے اور جو کچھ نہ آزاد ہوا غلام ہے اور آزادی اور بندگی متجزی ہوتی
ہین اور تکلیف نہ دیا جاوے شریک ساتھ آزاد کرنے حصہ اپنے کے اور استسعا نہ کیا جاوے غلام اور یہ مذہب امام شافعی رحؒ کا ہے اور مذہب امام اعظم رحؒ کا
باوجودیکہ قائل ہین وہ ساتھ تجزی آزادی اور بندگی کے یہ ہے کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ شریک کا پھیر دے یا استسعا کرے شریک غلام سے یا آزاد
کر دے غلام کو اور اگر مفلس ہو تو حصہ شریک کا نہین پھیرنا آتا لیکن شریک یا استسعا کرے یا آزاد کر دے اور ولاء دونونکے لیے ہی اور صاحبین رحؒ کہتے ہین
کہ حالت تونگری مین معتق حصہ پھیر دے شریک کا اور حالت مفلسی مین استسعا کرے شریک غلام سے اور ولاء معتق کے لیے ہوتا ہے بسبب نہ متجزی ہونے
آزادی کے اور معنی استسعا کے یہ ہین کہ غلام تکلیف دیا جاوے ساتھ کمانے مال کے اور حاصل کرنے قیمت کے شریک کے لیے اور بعضون نے کہا کہ خدمت

يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ لَئِنْ كُنْتَ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ أَعْرَضْتَ الْمَسْأَلَةَ أَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ قَالَ أَوَلَيْسَا وَاحِدًا قَالَ لَا عِتْقُ النَّسَمَةِ أَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا وَفَكُّ الرَّقَبَةِ أَنْ تُعِينَ فِي ثَمَنِهَا وَالْمِنْحَةَ الْوَكُوفَ وَالْفَيْءَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الظَّالِمِ فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَأَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْآنَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ روایت ہے براء ابن عازب سے کہ کہا آیا ایک گنوار پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا سکھلائیے مجکو کوئی عمل کہ داخل کرے مجکو بہشت مین یعنی ابتدائً نجات پائے ہوؤن کے ساتھ فرمایا اگر کوتاہی کی تو نے بیان کرنے مین تحقیق پھیلاؤ کیا تو نے سوال کو یعنی اگرچہ کلام مختصر کیا ولیکن سوال اور طلب بڑی لمبی چوڑی کی یعنی بڑی بات پوچھی کہ وہ داخل ہونا بہشت کا ہے بعد ازان تعلیم کیا اُسکو وہ عمل آزاد کر جان کو یعنی بردیکو اور خلاص کر بردیکو کہا اعرابی نے کیا نہین دونون ایک یعنی آزاد کرنا جان کا اور خلاص کرنا بردے کا کیا ایک نہین فرمایا نہین آزاد کرنا جان کا یہ ہے کہ تنہا اور مستقل ہووے تو ساتھ آزاد کرنے اُسکے کے اور خلاص کرنا بردے کا یہ ہے کہ مدد کرے تو اُسکے مول مین اور دے منحہ شیر دار اور مہربانی اور احسان کرنا بیدار ظالم پر کہ تجھپر ظلم کرتا ہو پس اگر نہ کرسکے تو یہ پس کھلا کچھ بھوکے کو اور پلا پیاسے کو اور حکم کر ساتھ اچھی چیز کے اور منع کر بُری چیز سے پھر اگر نہ کرسکے تو پس بند کر اپنی زبان کو یعنی سب چیزونسے سوا بھلائی کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین آخر حاصل یہ کہ آزاد کرنا جان کا یہ ہے کہ تو خود اپنے بردیکو آزاد کرے اور خلاص کرنا بردیکا یہ کہ اور کے بردیکے آزاد ہونے مین سعی کرے کہ مدد کرے اُسکے مول دینے مین یعنی ایک غلام کو اُسکے مالک نے لکھدیا کہ جب تو اتنے روپے مجکو ادا کردیگا تو تو آزاد ہے اُس غلام کو کہتے ہین مکاتب اُس غلام کو پیسا دینا تاکہ اپنے مالک کو ادا کرے یہ ہے سعی کرنی اور کے بردیکے آزاد ہونیمین اور منحہ سے مراد ہے اونٹنی یا بکری کہ محتاج کو دیتے ہین تاکہ اُسکے دودھ و پشم سے منتفع ہو اور وکوف کہتے ہین بہت دودھ والی کو پس بند کر تو زبان اپنی آخر اور مانند اسکے ہے یہ حدیث مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ اور مراد بھلائی سے وہ چیز ہے کہ جسمین ثواب ہو پس اسصورت مین مباح بھلائی نہین اور ظاہر یہ ہے کہ مراد بھلائی سے یہان وہ چیز ہے کہ مقابل ہے بُرائی کے پس اسصورت مین بھلائی شامل ہے مباح کو بھی والا نہین مستقیم ہوگا حصر ع مولانا وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِيُذْكَرَ اللّٰهُ فِيهِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ أَعْتَقَ نَفْسًا مُسْلِمَةً كَانَتْ فِدْيَتَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عمرو بن عبسہ رض سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ بناوے مسجد یعنی چھوٹی یا بڑی تاکہ ذکر کیا جاوے اللہ کا اُسمین یعنی نہ نام و نمود کیلیے بنایا جاتا ہے اُسکے لیے محل بڑا بہشت مین اور جو شخص کہ آزاد کرے ایک نفس مسلمان کو ہوگا وہ نفس بدلہ اُسکا آگ دوزخسے یعنی سبب خلاصی اُسکی کا آگ دوزخسے اور جو شخص کہ بوڑھا ہو بوڑھا ہونا اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین یا حج مین یا طلب علم مین یا اسلام مین جیسیکہ ایک روایت مین ہے ہوگا وہ بڑھاپا اُسکے لیے نور دن قیامت کے یعنی نجات پاویگا بسبب اُس کے تاریکیون اُس دن کی سے نقل کی یہ صاحب مصابیح نے شرح السنہ مین ف یعنی ساتھ اسناد اپنی کے اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ مشکوۃ کے مصنف نے نہین پائی یہ حدیث سوائے شرح السنہ کے اور حدیث کی کتابونمین ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ الْغَرِيفِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ أَتَيْنَا وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا حَدِيثًا لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ وَلَا نُقْصَانٌ فَغَضِبَ وَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَقْرَأُ وَمُصْحَفُهُ مُعَلَّقٌ فِي بَيْتِهِ فَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ فَقُلْنَا إِنَّمَا أَرَدْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَوْجَبَ يَعْنِي النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ أَعْتِقُوا عَنْهُ يُعْتِقِ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے غریف بیٹے دیلمی کے سے کہ کہا آیا مین واثلہ رض بیٹے اسقع کے پاس اور کہا مین نے کہ بیان کر مجھ سے ایک حدیث کہ نہ ہو اُسمین زیادتی اور نہ کمی پس غصے ہوے واثلہ رض اور کہا کہ تحقیق ایک تمھارا پڑھتا ہے قرآن اور حال آنکہ قرآن اُسکا لٹکا ہوا ہوتا ہے اُسکے گھر مین یعنے جب شبہہ واقع ہو کہین تو دیکھ بھی سکتا ہے اُسمین

وَهٰكَذَا يَقُوْلُ فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ ایک شخص نے انصار میں سے مدبر کیا غلام کو اور نہ تھا اُسکے
پاس کچھ مال سوا اُس غلام کے پس پہنچی یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا کون شخص ہے کہ خریدے اُسکو مجھسے پس خریدا اُسکو نعیمؓ بن نحام
نے بدلے آٹھ سو درہم کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے پس خریدا اُسکو نعیم بن عبداللہ عدوی نے آٹھ سو درہم
کو پس لایا نعیمؓ آٹھ سو درہم روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دیے حضرت نے وہ درہم اُس شخص کو پھر فرمایا خرچ کر پہلے اپنی جان پر پس تو ثواب
حاصل کر بسبب اُسکے پھر اگر بچ رہے کچھ پس خرچ کر اپنے اہل و عیال پر پس اگر بچ رہے اہل و عیال تیرے سے کچھ پس واسطے ناتے داروں تیرے کے ہے پھر
اگر بچ رہے ناتے داروں تیرے سے کچھ پس اسطرح اور اسطرح کہتا ہے راوی یعنی تفسیر کرتا ہے اسطرح اور اسطرح کی کہ خرچ کر آگے اپنے اور داہنے اپنے اور بائیں
اپنے یعنی للہ دے سائلوں کو کہ آگے اور داہنے اور بائیں تیرے جمع ہوں **ف** مدبر اُسے کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے غلام کو کہے کہ بعد مرنے میرے کے یہ
آزاد ہے پس ایسے غلام کا بیچنا امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک جائز ہے بنا بر ظاہر اس حدیث کے اور امام اعظمؒ فرماتے ہیں کہ مدبر دو طرح کا
ہوتا ہے ایک مدبر مطلق اور دوسرا مدبر مقید مدبر مطلق وہ غلام ہے کہ کہے مالک اُسکا کہ بعد مرنے میرے کے یہ آزاد ہے اور مدبر مقید وہ غلام ہے کہ کہے
مالک اُسکا کہ اس بیماری میں اگر میں مرگیا تو یہ آزاد ہے پس مدبر مطلق کا حکم یہ ہے کہ نہیں جائز مالک کو نکالنا اُسکا اپنی ملک سے مگر ساتھ آزاد کرنے کے
یعنی نہ بیچنا اُسکا درست ہے اور نہ ہبہ کرنا لیکن آزاد کرنا اُسکا درست ہے اور جائز ہے خدمت کروانی اس سے اور لونڈی ہو تو جائز ہے اُس سے
صحبت کرنی مالک کو اور نکاح کر دینا اُسکا بغیر رضا اُسکی کے اور جب مالک مرجاوے تو وہ آزاد ہو جاتا ہے مالک کے تہائی مال میں سے اور اگر نہ
نکل سکے تہائی میں سے تو بحساب تہائی کے آزاد ہوگا اور مدبر مقید کا بیچنا درست ہے اور اگر پائی جاوے شرط یعنی وہ مرجاوے اُسی مرض میں تو وہ
آزاد ہو جاتا ہے مانند آزاد ہونے مدبر مطلق کے پس اس حدیث میں وہ یہ تاویل کرتے ہیں کہ اس مدبر کو کہ حضرت نے بیچا وہ مدبر مقید ہوگا اور سب نسخوں میں
ابن نحام ہی لکھا ہے علما نے کہ یہ غلط ہے اور صواب فاشترہ النحام ہے اسلیے کہ مشتری نعیمؓ ہے اور وہی نحام ہے یہ نام اُسکا اسلیے ہوا کہ فرمایا تھا حضرت
نے کہ داخل ہوا میں جنت میں پس سُنی میں نے اُسمیں نحمہ نعیم کی اور نحمہ کہتے ہیں آواز کو + مولانا و ملتقیٰ + ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری عَنِ الْحَسَنِ
عَنْ سَمُرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے حسن
بصری سے کہ نقل کی سمرہؓ سے کہ نقل کی سمرہؓ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جو شخص مالک ہو ذی رحم یعنی ناتے دار محرم کا یعنی بسبب خریدنے کے
یا ہبہ کے یا وارث کے پس وہ آزاد ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** مثلاً باپ نے بیٹے کو مول لیا کہ کسی کی ملک میں تھا یا بیٹے
نے باپ کو مول لیا یا بھائی نے بھائی کو مول لیا بمجرد مول لینے کے آزاد ہو جاتا ہے اور ذی رحم وہ ہے کہ قرابت ولادت کی رکھے کہ بوساطت رحم کے ہے اور
یہ شامل ہے بیٹے کو اور باپ کو اور بھائی کو اور چچا کو اور بھتیجے کو اور سوا انکے کو اور محرم وہ کہ نکاح اُس سے جائز نہو پس چچا کا بیٹا اور مانند اُسکے کے نکل گئے اس
قید سے اور کہا نووی نے کہ اختلاف کیا ہے علما نے بیچ آزاد ہونے اقربا کے جبکہ ملک میں آویں پس کہا اہل ظاہر نے کہ نہیں آزاد ہوتا کوئی انمیں سے بمجرد ملک
میں آنیکے بلکہ ضرور ہے آزاد کرنا اور دلیل پکڑی ہے انھوں نے ساتھ حدیث ابی ہریرہؓ کے کہ اوپر گذری اور جمہور علما کہتے ہیں کہ حاصل ہوتی ہے آزادی
اصول میں اگرچہ اوپر کے درجہ کے ہوں اور فروع میں اگرچہ نیچے کے درجہ کے ہوں بمجرد ملک کے اور اختلاف کیا ہے سوائے انکے میں پس کہا شافعیؒ نے
اور علما اُنکے نے کہ نہیں آزاد ہوتے سوائے انکے ساتھ ملک کے اور کہا مالکؒ نے کہ آزاد ہو جاتے ہیں بھائی بھی اور ایک روایت اُنسے ہے کہ آزاد ہوتے
ہیں سب ذوی الارحام محرم اور تیسری روایت اُنسے مانند مذہب شافعیؒ کے ہے اور کہا ابو حنیفہؒ نے کہ آزاد ہوتے ہیں سب ذوی الارحام محرم مولانا
مسیح ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَلَدَتْ أَمَةُ الرَّجُلِ مِنْهُ فَهِيَ حُرَّةٌ عَنْ دُبُرٍ مِّنْهُ أَوْ بَعْدَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

سلہ یعنی مالک کی زندگی میں ۱۲

کرے غلام شریک کی بقدر اُسکے جز کے کہ اُسکی مِلک ہے اسمین ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا فِیْ عَبْدٍ اُعْتِقَ كُلُّهٗ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ فَاِنْ لَّمْ یَكُنْ لَهٗ مَالٌ اُسْتُسْعِیَ الْعَبْدُ غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جو شخص کہ آزاد کرے حصہ اپنا غلام مین آزاد کیا گیا کُل اُسکا یعنی معتق پر اگر ہو واسطے اُسکے مال یعنی اسقدر کہ پونہچے قیمت باقی غلام کی کو پس حصہ پھیر دیگا اُسکا پس اگر نہو واسطے اُسکے مال سعی کروایا جاوے غلام یعنی بیچ غیر اُسکے جز کے کہ آزاد ہوئی اسحالت مین کہ نہ مشقت ڈالی جاوے اُسپر یعنے تکلیف دیا جاوے ساتھ اُسچیز کے کہ دشوار ہو اُسپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف صاحبین کا عمل اسپر ہے وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوْكِیْنَ لَهٗ عِنْدَ مَوْتِهٖ لَمْ یَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَیْرُهُمْ فَدَعَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَزَّاهُمْ اَثْلَاثًا ثُمَّ اَقْرَعَ بَیْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَیْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً وَقَالَ لَهٗ قَوْلًا شَدِیْدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ النَّسَائِیُّ عَنْهُ وَذَكَرَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اُصَلِّیَ عَلَیْهِ بَدَلَ وَقَالَ لَهٗ قَوْلًا شَدِیْدًا وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ لَوْ شَهِدْتُّهٗ قَبْلَ اَنْ یُّدْفَنَ لَمْ یُدْفَنْ فِیْ مَقَابِرِ الْمُسْلِمِیْنَ اور روایت ہے عمران بن حصینؓ سے یہ کہ ایک شخص نے آزاد کیے چھ غلام اپنے وقت مرنے کے نہ تھا واسطے اُسکے مال سوائے اُن غلامون کے پھر بُلایا اُن غلامون کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور حصے کیے اُنکے تین پھر قرعہ ڈالا درمیان اُنکے پس آزاد کیے دو اور غلام رکھے چار اور فرمایا آزاد کرنیوالیکے حق مین کلام سخت یعنی عتاب کا نقل کی یہ مسلم نے اور نقل کی یہ نسائی نے عمرانؓ سے اور ذکر کیا اس عبارت کو کہ البتہ تحقیق قصد کیا تھا مین نے یہ کہ نہ پڑھون نماز جنازہ اُسپر بجائے اس عبارت کے وقال له قولا شدیدا اور بیچ روایت ابی داؤد کے یون ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے یعنی واسطے تہدید و تنبیہ کے کہ اگر حاضر ہوتا مین اُسکے جنازہ پر پہلے دفن کے تو نہ دفن کیا جاتا مسلمانونکے مقبرے مین ف آزاد کیے دو الخ یعنی حکم کیا کہ دو تہائی آزاد مین اور چار غلام ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ آزاد کرنا مرض الموت مین جاری ہوتا ہے تہائی مال مین بسبب متعلق ہونے حق وارثونکے ساتھ مال اُسکے کے اور اسیطرح وصیت اور تصدق اور ہبہ اور مانند انکے کے جاری ہوتے ہین تہائی مالمین اور کہا زین العربؒ نے کہ یہ حکم حضرتؐ نے اسلیے کیا کہ اکثر غلام اُنکے زنگی ہوتے تھے اور وہ مساوی ہوتے تھے قیمت مین کہا نووی نے کہ کہا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہ آزاد ہوگا ہر ایک سے تہائی حصہ اور سعی کروایا جاوے باقی مین اور حضرتؐ نے اُس شخص پر جو غصہ فرمایا بسبب مکروہ جاننے اس فعل اُسکے کے کہ کسواسطے سب غلامونکو آزاد کیا اور رعایت وارثونکی نکی اسلیے جاری کیا اُسکو تہائی سے بسبب شفقت و رحم کے یتیمونپر اور اس سے معلوم ہوا کہ میت کو فعل نامشروع و ظلم پر بد کہہ سکتے ہین اور یہ جو وارد ہوا ہے اذكروا موتاكم بالخير بیچ غیر اس صورت کے ہے ح ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَجْزِیْ وَلَدٌ وَالِدَهٗ اِلَّا اَنْ یَّجِدَهٗ مَمْلُوْكًا فَیَشْتَرِیَهٗ فَیُعْتِقَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین بدلہ اُتار سکتا کوئی لڑکا اپنے باپ کے احسان کا مگر اسطرح سے کہ پاوے اُسکو غلام پس خرید کرے اُسکو اور آزاد کر دے اُسکو نقل کی یہ مسلم نے ف ظاہر اسحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ باپ بمجرد خریدنے کے آزاد نہین ہوتا جب آزاد کرے تو آزاد ہوتا ہے اصحاب ظواہر کا یہی مذہب ہے اور جمہور اسپر ہین کہ بمجرد ملک مین آنیکے آزاد ہو جاتا ہے اور حدیث کہ اوّل دوسری فصل مین آتی ہے صریح ہے اسمین اور اسحدیث کے بھی یہی معنی ہین کہا مظہر نے کہ فا فَیُعْتِقَهٗ مین سببیہ کیلیے ہے یعنی آزاد کرے اُسکو بسبب خریدنے اُسکے کے پس نہین احتیاج ہے بعد خریدنیکے اس کہنے کی کہ آزاد کیا مین نے بلکہ آزاد ہو جاتا ہے ساتھ نفس خریدنیکے ح ع وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوْكًا وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَیْرُهٗ فَبَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ یَّشْتَرِیْهِ مِنِّیْ فَاشْتَرَاهُ نُعَیْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ فَاشْتَرَاهُ نُعَیْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِیُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَآءَ بِهَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَیْهِ ثُمَّ قَالَ ابْدَاْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَیْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَیْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَیْءٌ فَلِذِیْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِیْ قَرَابَتِكَ شَیْءٌ فَهٰكَذَا

شرط کرنیکی کیا حاجت ہی مین آپ حضرتؐ کی خدمت کرنی سعادت جانتا ہون پس آزاد کیا ام سلمہؓ نے مجکو اور شرط لگا دی مجھپر خدمت حضرتؐ کی نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** سفینہ غلام آزاد تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بعضون نے کہا غلام آزاد تھے حضرت ام سلمہؓ کے کہ بیوی تھین حضرتؐ کی اُنھون نے آزاد کیا شرط مذکور لگا کر اور سفینہؓ لقب تھا اُنکا اور نام اُنکا تھا مہران یا رومان یا رباح اور سفینہؓ حضرتؐ کی اور حضرتؐ کے یارونکی خدمت کرتے تھے اور غزوات مین بوجھ لوگونکے اپنے پیٹھ پر اُٹھاتے تھے اسی سببسے سفینہ لقب اُنکا ہوا کہ معنی کشتی کے ہین یعنی جیسے کشتی بوجھ اُٹھاتی ہے ویسی ہی یہ بھی بوجھ اُٹھاتے تھے ایکبار یہ ایک لشکر مین تھے کہ جنگل مین راہ بھول گئے ایک شیر پیدا ہوا اور اُنکے آگے آیا سفینہؓ نے کہا یا ابوالحارث مین سفینہؓ ہون مولی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کا پس شیر چاپلوسی اُنکی کرنے لگا اور آگے اُنکے ہولیا تا منزل اُنکو پہنچا دیا + ع + ح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهٖ دِرْهَمٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیبؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے اور اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ مکاتب غلام ہے جبتک کہ باقی رہے بدل کتابت اُسکے سے ایک درہم یعنی مثلاً نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** مکاتب اُس غلام کو کہتے ہین کہ مالک اُسکو لکھدے کہ اسقدر روپیا جب تو ادا کریگا تو آزاد ہے پس فرمایا جبتک ایکدرہم اُسپر باقی رہیگا غلام ہے جب سب روپیا بیباق کریگا تب آزاد ہوگا یہ نہین ہے کہ بحساب روپونکے کہ پہنچائے ہین بعض اُس کا آزاد ہوجاتا ہے + ح **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ اِحْدٰىكُنَّ وَفَاءٌ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی عورتونکو جسوقت کہ ہونزدیک مکاتب ایک تمھارے کے اسقدر روپیا کہ تمام بدل کتابت دیسکے پس چاہیے کہ پردہ کرے اُس سے یعنی ایک تمھاری کہ وہ مالکہ اُسکی ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی اگرچہ مکاتب نے جبتک کہ تمام بدل کتابت نہین ادا کیا ہے غلام اور محرم ہے پردہ کرنا اُس سے لازم نہین ولیکن اسقدر مال رکھتا ہے کہ بدل کتابت ادا کرسکتا ہے تو اُس سے پردہ کرنا چاہیے از راہ تورع اور احتیاط کے اسلیے کہ جب قدرت رکھتا ہے ادا کی تو گویا بالفعل ادا کرچکا اور ظاہر یہ ہے کہ یہ خاص حضرتؐ نے اپنی بیویونکے لیے فرمایا اسلیے کہ پردہ اُنکا بڑا تھا بہ نسبت اور عورتونکے فرمایا اللہ تعالے نے لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاۗءِ یعنی نہین تم مانند اور عورتونکے + خ + ع **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهٗ عَلٰى مِائَةِ اُوْقِيَّةٍ فَاَدَّاهَا اِلَّا عَشْرَةَ اَوَاقٍ اَوْ قَالَ عَشْرَةَ دَنَانِيْرَ ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيْقٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمرو بن شعیبؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کہ مکاتب کیا اپنے غلام کو سو اوقیہ پر پس ادا کیے اُسنے سب مگر دس اوقیہ نہ ادا کیے یا کہا دس دینار نہ ادا کیے یعنی بجای دس اوقیہ کے کہا دس دینار یہ شک راوی ہے پھر عاجز ہوگیا ادا سے باقی سے پس وہ مکاتب غلام ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** کہا ابن ملک نے کہ یہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ عاجز ہونا مکاتب کا ادا کرنے بعض بدل کتابت کے سے مانند عاجز ہونے اُسکے کے ہے کل سے پس پہنچتا ہے مالک کو فسخ کرنا کتابت اُسکی کا پس ہوجاویگا غلام جیساکہ تھا اور دلالت کرتا ہے مفہوم قول فہو رقیق کا اسپر کہ جو کچھ ادا کیا اُسنے اپنے مالک کو وہ اُسکے مالک ہی کا ہے + ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا اَوْ مِيْرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ يُوْدَى الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا اَدّٰى دِيَةَ حُرٍّ وَمَا بَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ وَضَعَّفَهٗ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ مستحق ہو مکاتب دیت کا یا میراث کا وارث ہوتا ہے مقدار اُس چیز کے کہ آزاد ہوا اُس سے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور ایک روایت ترمذی کی مین یون ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے دیت دیا جاوے مکاتب

اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ جنے لونڈی کسی مرد کی اُس مرد سے یعنی مالک اپنے سے پس وہ لونڈی
آزاد ہو جاویگی پیچھے مرنے اُسکے کے یا فرمایا بعد مرنے اُسکے کے نقل کی یہ دارمی نے **ف** یعنی جس لونڈی کے اولاد اُسکے مالک سے ہووے بعد مرنے مالک
کے وہ آزاد ہو جاتی ہے اور اُسکی زندگی میں آزاد نہیں ہوتی لیکن اُسکو بیچ بھی نہیں سکتا نہ بخش سکتا ہے اور اسپر اجماع ہے علما کا اور جو روایت کہ
برخلاف اسکے آئی ہے منسوخ ہے اور تفصیل اسکی حدیث آیندہ میں آوے گی مولانا ح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ بِعْنَا اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ نَهَانَا عَنْهُ فَانْتَهَيْنَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا بیچیں ہمنے مائیں لڑکوں کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ میں اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کے وقت میں پھر جبکہ خلیفہ ہوے حضرت عمرؓ منع کیا ہمکو بیچنے اُنکے سے پس باز رہے ہم نقل کی یہ ابو داؤد
نے **ف** لڑکوں کی ماؤں سے مراد ہیں لونڈیاں کہ اپنے مالکوں سے بچے جنیں اور یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ جب حضرتؐ کے عہد میں اور حضرت
ابو بکرؓ کے عہد میں اُنکو بیچتے تھے تو حضرت عمرؓ نے کیوں منع کیا جواب اسکا یہ ہے احتمال ہے کہ منسوخ ہونا اسکا حضرتؐ کے زمانہ میں عوام کو نہ پونچا ہوگا
اور حضرتؐ کو اُنکے بیچنے کی خبر نہ پونچی ہوگی پس بیچنا اُنکا دلیل نہیں ہوسکتا دلیل جب ہوتا کہ حضرتؐ کو معلوم ہوتا اور حضرتؐ جائز رکھتے اُسکو اور
احتمال یہ بھی ہے کہ بیچنا اُنکا حضرتؐ کے زمانہ میں ہو پہلے نسخ ہونے اُسکے کے اور حضرت ابو بکرؓ بھی بسبب کم ہونے مدت خلافت کے اور مشغول ہونیکے
مہمات میں اُسپر مطلع نہوے بعد ازاں منع کیا حضرت عمرؓ نے اُس سے بسبب اُسکے کہ پونچی تھی اُنکو نہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اس سے
ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ السَّيِّدُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ
مَاجَةَ اور روایت ہے عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آزاد کرے غلام کو اور غلام کے پاس ہو مال پس مال
غلام کا اُسکے مالک کیلیے ہے مگر یہ کہ شرط کرے مالک نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** غلام مالک مال کا تو ہوتا ہی نہیں اُسکا مال کیا ہوگا مراد یہ ہے
کہ مالک کے اذن سے جو اُسنے کسب و تجارت کی ہے اور اُس سے مال حاصل ہوا وہ مِلک مالک کی ہے اِسلیے کہ غلام اور جو کچھ کہ اُسکے پاس ہے مِلک مولی
کی ہے یعنی یہ گمان نکرے کہ مال کہ غلام کے پاس ہے اور وہ آزاد ہوا اور مستحق مالکیت کا ہوا اُسکی مِلک ہو پس فرمایا کہ مال مِلک مالک کی ہے اور غلام کو اُس سے
بہرہ نہیں مگر یہ کہ کہدے مالک وقت آزاد کرنیکے کہ مال مِلک غلام کی ہے پس مال تصدق اور ہبہ ہوگا مالک کیطرف سے غلام کیلیے بعد آزاد ہونے کے
ح **وَعَنْ** اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ شِقْصًا مِّنْ غُلَامٍ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيْكٌ فَاَجَازَ عِتْقَهٗ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی الملیحؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ ایک شخص نے آزاد کیا ایک حصہ غلام میں سے پس ذکر کیا گیا یہ روبرو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس فرمایا نہیں واسطے خدا کے کوئی شریک پس اجازت دی حضرتؐ نے آزاد ہونے اُسکے کی یعنی حکم کیا ساتھ آزاد ہونے سارے غلام کے نقل
کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی جو کام کہ خدا کیلیے کریں اور جنس عبادت سے ہو اُسمیں اپنا حصہ شریک نہ کرنا چاہیے پس آزاد کرنا بعض غلام کا اور
بردہ رکھنا بعض اُسکے کا مناسب نہیں اور آزاد ہونے آخر یہ بظاہر دلالت کرتا ہے اوپر نہ متجزی ہونے اعتاق کے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک معنی
اِسکے یہ ہیں کہ حکم کیا اور رغبت دلائی حضرتؐ نے ساتھ آزاد کرنے سارے غلام کے ح **وَعَنْ** سَفِيْنَةَ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوْكًا لِاُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ
اُعْتِقُكَ وَاَشْتَرِطُ عَلَيْكَ اَنْ تَخْدُمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتَ فَقُلْتُ اِنْ لَّمْ تَشْتَرِطِيْ عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا عِشْتُ فَاَعْتَقَتْنِيْ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سفینہؓ سے کہ کہا تھا میں مِلک میں ام سلمہؓ کے یعنی
ابدا میں پس کہا ام سلمہؓ نے کہ آزاد کرتی ہوں میں تجکو یعنی ارادہ کرتی ہوں تیرے آزاد کرنیکا اور شرط لگاتی ہوں تجھ پر یہ کہ خدمت کرے تو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی جبتک کہ زندہ رہے پس کہا میں نے اگر نہ شرط کرتی تو مجھپر تو بھی نہ جدا ہوتا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جبتک کہ جیتا رہتا میں یعنی تیرے

پورا کرنا اُنکا جیسیکہ قسم کھاوے کرنے فرائض پر یا ترک کرنے گناہوں پر مثلاً کہے قسم ہے اللہ کی مین ظہر کی نماز پڑھونگا یا زنا کرنا چھوڑ دونگا تو ایسی قسم کا پورا کرنا واجب ہوتا ہے اور اُنمین بعضی قسمین ایسی ہوتی ہین کہ توڑنا اُنکا واجب ہوتا ہے جیسیکہ قسم کھاوے کرنے گناہ پر یا ترک کرنے واجبات پر تو اُسکا توڑ ڈالنا واجب ہوتا ہے اور اُنمین بعضی قسمین ایسی ہوتی ہین کہ بہتر ہوتا ہے توڑنا اُنکا جیسیکہ قسم کھاوے کہ مین کسی مسلمان سے ترک ملاقات کرونگا اور مانند اسکے کے اور سوائے انکے اور قسمونکا پورا کرنا افضل ہے واسطے محافظت قسم کے اور برابر ہے واجب ہونے کفارہ مین قصداً قسم کھانیوالا اور بھولکر قسم کھانیوالا اور وہ کہ زبردستی کیا جاوے قسم کھانے یا قسم کے توڑنے مین اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ بردہ آزاد کرے یا کھانا کھلاوے دس مسکینونکو مانند آزاد کرنے بدلے ظہار کے اور کھلانے اُسکے کے یا لباس دیوے دس مسکینونکو ہر ایک کو اسطرحکا کپڑا دیوے کہ ڈھاک لے اکثر بدنکو صحیح یہی ہے پس نہین کفایت کرتا دینا ازار کا پھر اگر عاجز ہو ایک انکے سے یعنی تینون چیزونمین سے ایک بھی نہ کر سکے وقت ادا کرنے کفارہ کے تو تین روزے رکھے پے درپے اور نہین جائز ہے کفارہ دینا پہلے توڑ ڈالنے قسم کے اور نہین کفارہ ہے بیچ قسم کافر کے اگرچہ قسم توڑے حالت اسلام مین اور نہین صحیح ہے قسم لڑکے کی اور دیوانہ کی اور سوتے کی اور حروف قسم کے یہ ہین و ب ت جیسیکہ کہے واللہ یا باللہ یا تاللہ اور کبھی یہ حروف مقدر ہوتے ہین یعنی لفظونمین نہین ہوتے جیسے اللہ افعلہ یعنی واللہ افعلہ اور قسم ہوتی ہے ساتھ لفظ اللہ کے یا ساتھ کسی نام کے نامون اُسکے سے مانند رحمٰن اور رحیم اور حق وغیر ذلک کے اور نہین احتیاج ہے نیت کی مگر اُن نامونمین احتیاج نیت کی ہے کہ وہ سوائے اللہ تعالی کے اور کے بھی نام ہوتے ہین مانند علیم اور حکیم کے یا قسم ہوتی ہے ساتھ ایسی صفت کے صفات اللہ تعالی کی سے کہ قسم کھائی جاتی ہو ساتھ اُسکے عُرفاً مانند عزت اللہ اور جلال اللہ اور کبریاء اللہ اور عظمت اللہ اور قدرت اللہ کے نہ ساتھ اُس صفت کے کہ نہین قسم کھائی جاتی ساتھ اُسکے عرفاً مانند رحمت اور علم اور رضا اور غضب اور عذاب اللہ تعالی کے اور نہین جائز ہے قسم کھانی غیر اللہ کے مانند باپ اور دادا اور قرآن اور انبیا اور ملائکہ اور کعبہ اور نماز اور روزہ اور حرم اور زمزم اور تمام شرائع کے اور مانند انکے کے اور لعمر اللہ قسم ہے اسیطرح قسم ہے یہ سوگند خدا اور سوگند کھاتا ہون خدا کی اور اسیطرح عہد اللہ اور میثاق اللہ اور قسم کھاتا ہون اور حلف کرتا ہون اور اشہد اگرچہ نہ کہے لفظ اللہ کا اور اسیطرح قسم ہے یہ کہنا مجھپر نذر ہے یا یمین ہے یا عہد ہے اگرچہ نہ اضافت کرے طرف اللہ کے اور اسیطرح قسم ہے یہ کہنا کہ اگر کرون یہ کام تو وہ شخص کافر ہے یا یہودی ہے یا نصرانی ہے یا بری ہے اللہ تعالی سے اور نہین ہوتا ہے انمین کافر ساتھ خلاف قسم ہونیکے برابر ہے کہ قسم کھائے زمانہ گذشتہ کی یا زمانہ آیندہ کی اگر ہو جانتا کہ یہ قسم ہے اور اگر ہو نزدیک اُسکے یہ کہ یہ کفر ہے ہو جائیگا بسبب اُسکے کافر واسطے راضی ہونے اُسکے کے ساتھ کفر کے اور نہین ہے قسم یہ کہنا کہ اگر کرے وہ شخص یہ کام تو اُسپر غضب اللہ کا ہے یا لعنت اُسکی ہے یا وہ شخص زانی ہے یا چور ہے یا شراب پینے والا ہے یا کھانیوالا بیاج کا ہے اور اسیطرح یہ کہنا حقاً یا وحق اللہ نہین قسم لیکن اُسمین خلاف کیا ہے ابو یوسفؒ نے اور نہین ہے یہ قسم سوگند کھاؤنمین ساتھ خدا کے یا ساتھ طلاق بیوی کے اور جو کوئی حرام کرے اپنی مِلک کو حرام نہین ہوتی لیکن اگر مباح کریگا اُسکو تو اُسپر کفارہ آوے گا مثلاً یہ کہا کہ روٹی مین نے حرام کی اپنے پر تو وہ حرام نہین ہوتی لیکن جب کھا دیگا تو کفارہ قسم کا دینا آویگا اور یہ کہنا کہ سب حلال مجھپر حرام ہین واقع ہوتا ہے کھانے اور پینے پر اور فتویٰ اسپر ہے کہ طلاق ہو جاتی ہے اُسکی بیوی پر اس کہنے سے بغیر نیت کے اور اسی کے مانند ہے یہ کہنا کہ حلال اُسپر حرام ہے اور یہ کہنا کہ جو کچھ دائین ہاتھ مین لون اُسپر حرام ہے اور جو کوئی ملاوے ساتھ قسم کے لفظ انشاء اللہ کا تو نہین حنث اُسپر یعنی وہ قسم نہوئی اسکے توڑنے سے کفارہ نہین دینا آتا کذا فی ملتقی الابحر اور نذر اُسکو کہتے ہین کہ واجب کرے اپنے نفس پر اُس چیز کو کہ نہین واجب لکھا ہے بعضے علمانے کہ اجماع کیا ہے مسلمانون نے اسپر کہ صحیح ہے ماننا نذر کا اور واجب ہے پورا کرنا اُسکا اگر ہو نذر طاعت اور اگر نذر ہو گناہ کی نہین منعقد ہوتی نذر اُسکی نزدیک شافعیؒ اور جمہور علما کے اور کہا امام ابو حنیفہؒ اور امام احمدؒ نے کہ لازم آویگا اُسمین قسم کا موجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ كذا فی المرقاۃ اور ملتقی مین لکھا ہے کہ جسنے نذر کی مطلق یا

ساتھ حصہ اسچیز کے کہ ادا کیا ہے بدل کتابت سے دیت آزاد کی اور باقی دیت غلام کی اور ضعیف کہا اسکو ترمذی نے **ف** مستحق ہو مکاتب آخر معنی اسکے یہ ہین کہ جب ثابت ہو مکاتب کیلئے دیت یا میراث تو ثابت ہوگی واسطے اسکے موافق اسچیز کے کہ آزاد ہوا ہے جیسیکہ اگر ادا کیا آدھا بدل کتابت پھر مرگیا باپ اسکا اسحالمین کہ وہ آزاد تھا اور کوئی اور وارث اسنے چھوڑا نہین سوا ای بیٹے مکاتب کے تو وارث ہوگا یہ بیٹا مکاتب اسکے آدھے مال کا یا آدھا بدل کتابت مکاتب نے ادا کیا تھا کہ اسکو کسی نے مار ڈالا تو قاتل ادا کرے آدھی دیت آزاد کی اسکے وارثونکو اور اسکے مالک کو آدھی دیت غلام کی کہ آدھی قیمت اسکی ہے مثلاً کتابت کی تھی ہزار درہم پر اور قیمت اسکی تھی سو درہم ہے پس ادا کئے اسنے پانسو درہم بعد ازان وہ مارا گیا تو غلام کے وارثونکے لیے دیوے پانسو درہم کہ آدھی دیت آزاد کی ہے اور اسکے مالک کو پچاس درہم دے کہ آدھی قیمت اسکی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مکاتب آزاد ہے بمقدار اسچیز کے کہ ادا کی بدل کتابت سے اور اسپر عمل کیا ہے نخعی نے فقط اور کسی نے اسپر عمل نہین کیا اور یہ حدیث باوجود ضعیف ہونیکے معارض ہے ساتھ دونون حدیثون صحیحہ کے کہ عمرو بن شعیب سے اوپر گذرین کہ اُن سے معلوم ہوا کہ وہ غلام ہے جبتک کہ باقی ہے اسپر کچھ بھی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی عَمْرَۃَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ اُمَّہٗ اَرَادَتْ اَنْ تُعْتِقَ فَاَخَّرَتْ ذٰلِکَ اِلٰی اَنْ تُصْبِحَ فَمَاتَتْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَیَنْفَعُھَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْھَا فَقَالَ الْقَاسِمُ اَتٰی سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّیْ ھَلَکَتْ فَھَلْ یَنْفَعُھَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ رَوَاہُ مَالِکٌ روایت ہے عبدالرحمن رض بن ابی عمرہ انصاری سے یہ کہ اسکی مان نے ارادہ کیا بردہ آزاد کرنیکا پھر دیر لگائی آزاد کرنیمین صبح تک پس مرگئی کہا عبدالرحمن رض نے پس کہا مین نے قاسم بن محمد کو کہ کیا نفع کریگا میری مانکو یہ کہ آزاد کرون مین اسکی طرفسے پس کہا قاسم نے کہ آئے سعد بن عبادہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق مان میری مرگئی یعنی یکایک جیسیکہ ایک روایت مین آیا ہے پس کیا نفع کریگا اسکو یہ کہ آزاد کرون مین بردہ اسکی طرفسے پس فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان نفع کریگا نقل کی یہ مالک نے **ف** قاسم پوتے ہین حضرت ابوبکر رض کے سات فقہا جو مدینہ منورہ مین مشہور تھے اُنمین سے ایک یہ بھی ہین اور ہان نفع کریگا یعنے ثواب اسکا اسکو پونچیگا اور اتفاق ہے علما کا کہ عبادت مالی کا ثواب میت کو پونچتا ہے اور عبادت بدنی سے ثواب پونچنے مین اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ اسکا بھی ثواب پونچتا ہے **وعن** یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ تُوُفِّیَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ فِیْ نَوْمٍ نَامَہٗ فَاَعْتَقَتْ عَنْہُ عَائِشَۃُ اُخْتُہٗ رِقَابًا کَثِیْرَۃً رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہے یحیی بن سعید رض سے کہ کہا وفات کیے گئے عبدالرحمن رض بن ابی بکر رض وقت سونیکے کہ سوتے تھے اُسمین یعنی ناگہان مرگئے پس آزاد کیے بہت سے بردے اُنکی طرفسے حضرت عائشہ رض نے کہ بہن اُنکی تھین نقل کی یہ مالک نے **ف** سبب بردے آزاد کرنیکا یا تو یہ تھا کہ اُنپر بردے آزاد کرنے تھے فرصت وصیت کی نہپائی پس حضرت عائشہ رض نے اُنکی طرفسے آزاد کیے اور یا یہ کہ ناگہانی موت مین ایک طرح کا نقصان ہے حضرت عائشہ رض غمگین ہوئین اور بہت سے بردے آزاد کیے تا تدارک اُس نقصان کا ہو **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰی عَبْدًا فَلَمْ یَشْتَرِطْ مَالَہٗ فَلَا شَیْءَ لَہٗ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے خریدا غلام اور نہ شرط کیا مال اُسکا یعنی جو اُسکے ساتھ تھا پس نہین حق اُسمین مول لینے والیکا یعنی اسلیے کہ مال جو اُسکے ساتھ ہے وہ ملک مالک کی ہے نقل کی یہ دارمی نے **باب الایمان والنذور** باب ہے بیچ بیان قسمون اور نذرونکے **ف** قسم کی تین قسمین ہین ایک تو کہلاتی ہے غموس اور وہ یہ ہے کہ قسم کھاوے امر گذشتہ پر یا حال پر جھوٹ قصداً جیسیکہ کہے قسم ہے مین نے یہ کام کیا تھا یا نہ کیا تھا یا کہا کہ زید پر مجھپر ہزار درہم ہین یا نہین اور واقع مین وہ اسکا جھوٹ ہو اور حکم اس قسم کا یہ ہے کہ گنہگار ہوتا ہے اُسکا کھانیوالا اور نہین کفارہ آتا اسمین مگر یہ کہ توبہ کرے اور دوسری لغو وہ یہ ہے کہ قسم کھاوے امر ماضی پر یا حال پر اسحالمین کہ وہ گمان کرے کہ وہ امر اسیطرح ہے جسطرح کہ کہا اور ہو وہ امر خلاف اسکے مثلاً کہے واللہ کیا مین نے اسطرح حال آنکہ نہ کیا تھا وہ امر اور وہ گمان کرتا ہے کہ کیا ہے یا دیکھا ایک شخص کو دور سے پس کہا واللہ یہ زید ہے پس گمان کیا اسکو زید حال آنکہ وہ عمرو تھا اور حکم اسکا یہ ہے کہ امید ہے کہ نہین مواخذہ ہوگا اس قسم کا کھانیوالا اور تیسری منعقدہ اور وہ یہ ہے کہ قسم کھاوے ایک کام کے کرنے پر یا نہ کرنے پر زمانہ آئندہ مین اور حکم اسکا یہ ہے کہ کفارہ واجب ہوتا ہے اگر خلاف قسم کے کرے اور منعقدہ مین بعضی قسمین ایسی ہوتی ہین کہ واجب ہوتا ہے

حاجتی ان اطعم الفقراء الذین بباب السیدۃ نفیسۃ او الفقراء الذین بباب الامام الشافعیؒ او الامام ابی اللیث او اشتری

تو حاجت میری کھلاؤنگا میں اُن فقیروں کو کہ دروازہ پر بی بی نفیسہ کے ہیں یا کھلاؤنگا اُن فقیروں کو کہ دروازہ پر ہیں امام شافعیؒ کے یا امام ابی اللیثؒ کے یا خریدونگا

حصیرا للمساجدهم او زیتا لوقودها او دراهم لمن یقوم بشعائرها الی غیر ذلک مما یکون فیه النفع للفقراء والنذر للہ

میں بوریے اُنکی مسجدوں کے لیے یا تیل واسطے اُنکی روشنی کیلیے یا درہمیں دونگا اُنکی مسجدونکو شعائر قائم کرنیوالوں کو اور سوائے اسکے اُس چیز سے کہ ہووے اُسمیں نفع واسطے فقراء کے پس نذر واسطے اللہ

عز وجل وذکر الشیخ انما هو لبیان محل تصرف النذر لمستحقیه القاطنین برباطه او مسجده او جامعه

عز وجل کے ہے اور ذکر کرنا شیخ کا نہیں ہے مگر واسطے بیان جگہ خرچ کرنے نذر کے واسطے مستحقوں نذر کے کہ رہنے والے ہیں شیخ کی خانقاہ میں یا مسجد میں یا جامع مسجد اُسکی میں

فیجوز بهذا الاعتبار اذ مصرف النذر الفقراء وقد وجد المصرف ولا یجوز ان یصرف ذلک لغنی غیر محتاج

پس جائز ہے بایں اعتبار اسواسطے کہ جگہ خرچ کرنے نذر کی فقرا ہیں اور تحقیق پائی گئی جگہ خرچ کرنیکی اور نہیں جائز ہے کہ خرچ کرے یہ واسطے توانگر غیر محتاج کے

ولا لشریف النسب لانه لا یحل له الاخذ ما لم یکن محتاجا ولا لذی نسب لاجل نسبه ما لم یکن فقیرا ولا

اور نہ واسطے شریف النسب کے اسلیے کہ نہیں حلال واسطے اُسکے لینا اُسکا جبتک کہ ہو محتاج اور نہ واسطے صاحب نسب کے بسبب نسب اُسکے کے جبتک کہ ہو فقیر اور نہ واسطے

لذی علم لاجل علمه ما لم یکن فقیرا ولم یثبت فی الشرع جواز التصرف للاغنیاء للاجماع علی حرمة النذر للمخلوق

صاحب علم کے بسبب علم اُسکے کے جبتک کہ ہو فقیر اور نہیں ثابت ہوا شرع میں جائز ہونا تصرف کا اغنیا کیلیے واسطے اجماع کے اوپر حرام ہونے نذر کے مخلوق کیلیے اور نہیں منعقد ہوتی

ولا ینعقد ولا یشتغل الذمة به وانه حرام بل سحت فلا یجوز لخادم الشیخ اخذه ولا اکله ولا التصرف فیه

وہ نذر اور نہیں مشغول ہوتا ذمہ ساتھ اُسکے اور تحقیق وہ حرام ہے بلکہ سحت پس نہیں جائز خادم شیخ کو لینا اُسکا اور نہ کھانا اُسکا اور نہ تصرف کرنا اُسمیں کسی طرح

بوجه من الوجوه الا ان یکون فقیرا وله عیال فقراء عاجزون عن الکسب وهم مضطرون فیاخذونه علی

مگر یہ کہ ہو خادم فقیر اور واسطے اُسکے عیال واطفال ہوں فقیر عاجز کسب سے اور وہ ہوں بیقرار بھوک کے مارے پس لیں وہ اُس کو بر سبیل صدقہ

سبیل الصدقة المبتداة واخذه ایضا مکروه ما لم یقصد به الناذر التقرب الی اللہ تعالی وصرفه الی الفقراء

نئے کے اور لینا اُسکو بھی مکروہ ہے جب تک کہ نہ قصد کرے نذر ماننے والا نزدیکی حاصل کرنے طرف اللہ تعالی کے اور خرچ کرنا اُسکا طرف

ویقطع النظر عن نذر الشیخ فاذا علمت هذا فما یؤخذ من الدراهم والشمع والزیت وغیرها وینقل الی ضرائح

فقیروں کے اور قطع نظر کرے نذر شیخ کی سے پس جب جانا تو نے یہ تو جو کچھ کہ لیا جاتا ہے درہموں سے اور شمع سے اور تیل وغیرہ سے اور نقل کیا جاتا ہے طرف قبروں

الاولیاء تقربا الیهم فحرام باجماع المسلمین ما لم یقصدوا بصرفها الفقراء الاحیاء قولا واحدا انتهی وکذا فی النهر والدر

اولیا کی از راہ نزدیکی حاصل کرنیکے پس حرام ہے ساتھ اجماع مسلمانوں کی جبتک کہ نہ قصد کریں خرچ کرنا اُنکا فقرا زندوں پر اتفاق ہے علما کا اسپر تمام ہوا کلام بحر الرائق والیکا اور اسیطرح نہر فائق اور در مختار میں

تمام ہوا کلام مولانا صاحب کا اب جواب ایک سوال کا کہ اسی باب میں مولوی رشید الدین خان مرحوم نے لکھا ہے وہ بھی بہت مفید ہے مع سوال کے لکھا جاتا ہے

سوال طعام کہ نذر و نیاز بزرگونکی مقرر کرتے ہیں کرنا اور کھانا اُسکا درست ہے یا نہیں اور درست ہے تو کسطرح درست ہے اور بعضی نذر بشرط بر آمد کام

کے اور بعضی بلا شرط کرتے ہیں اسمیں کچھ فرق ہے یا نہیں جواب بیچ نذر و نیاز کے کہ لوگ بنام بزرگونکے دیتے ہیں فرق ہے نذر تو شرع میں عبارت

واجب کرنے ایک چیز غیر واجب کے سے اوپر نفس اپنے کے چنانچہ جامع الرموز میں لکھا ہے النذر ایجاب علی النفس ما لیس علیها بالقبول اور امام

رازی نے تفسیر کبیر میں بیچ تفسیر کریمہ او نذرتم من نذر کے فرمایا ہے النذر الزام الانسان علی نفسه انتهی تفسیر مختصر نذر کی تو یہ ہے اور تفصیل اُسکی

ف یعنی امام مؤذن وغیرہما

معلق ساتھ ایسی شرط کے کہ ارادہ کرتا ہے ہونے اُسکے کا جیسے کہے ان شفی اللہ مریضی اور پائی جاوے شرط لازم ہے پورا کرنا اُسکا اور اگر معلق کرے
نذر کو ساتھ ایسی شرط کے کہ نہ ارادہ کرے ہونے اُسکے کا تو اختیار رکھتا ہے چاہے کفارہ قسم کا دے اور چاہے پورا کرے اُسکو مثلاً کہا تھا کہ اگر
زنا کروں تو بردہ آزاد کروں پس چاہے کفارہ قسم کا دیوے اور چاہے بردہ آزاد کرے انتہی اور مسائل نذر کے فتاوی عالمگیری میں مفصل مذکور ہیں جسکو
تفصیل اُسکی دیکھنی منظور ہو اُسمین سے دیکھے اب ایک بات بڑے فائدے کی لکھی جاتی ہے کہ جاننا اُسکا ہر ایک کو بہت ضرور ہے وہ یہ ہے کہ نذر یعنی منت
ماننی کسی کی سوائے اللہ کے جائز نہیں نہ نبی کی نہ فرشتے کی نہ ولی کی نہ اور کسی کی چنانچہ مولانا محمد اسحٰق صاحب زادہ اللہ شرفاً نے مائۃ مسائل میں اُنچاسوین
سوال کا جواب کتابوں معتبرہ سے لکھا ہے ازبسکہ کثیر المنفعت اور مشتمل ہے اثبات حرمت نذر لغیر اللہ کو وہ سب یہاں نقل کیا جاتا ہے کہ نذر کرنی اسطرح کہ اگر
حاجت میری خدائے تعالیٰ بر لاوے تو فلانے ولی کے مزار پر اسقدر نقد اور جنس طعام پکے ہوئے سے پونہچاؤنگا یہ درست نہیں اسلیے کہ صحیح نذر کرنے
خدائے تعالیٰ کے کتنی ایک شرطیں ہیں اگر سب متحقق ہوں تو نذر صحیح ہوتی ہے والا نہیں صحیح ہوتی ایک تو یہ کہ جو چیز اپنے ذمہ پر نذر کرتا ہے شرعاً جنس
اُسکی سے واجب ہو پس اسلیے اگر کوئی نذر کرے مریض کی عیادت کرنیکی نذر نہیں صحیح ہوتی اسلیے کہ اُسکے جنس سے شرعاً واجب نہیں دوسری یہ کہ
جو چیز نذر کرے قسم عبادت مقصودہ سے ہو نہ وسیلہ عبادت دوسری کا جیسے وضو وغیرہ کہ نذر اسکی بھی صحیح نہیں ہوتی تیسری یہ کہ فی الحال یا ثانی الحال
وہ چیز واجب اُسپر نہو جیسے نماز پنجگانہ چوتھی یہ کہ جو چیز نذر کرے وہ گناہ نہو چنانچہ یہ شرطیں فتاوی عالمگیری میں لکھی ہیں پس اس سے معلوم ہوا کہ اسطرح نذر
کرنی کہ فلانے ولی کے مزار پر اسقدر نقد یا کھانا پکا کر پونہچاؤنگا صحیح نہیں اسلیے کہ پونہچانا نقد وطعام کا کسی جگہ عبادت نہیں لیکن ہاں اگر اسطرح کہیگا کہ اگر
حاجت میری خدائے تعالیٰ بر لاویگا تو فلانے ولی کے مزار کے خدام فقرا کو کھلاؤنگا نذر صحیح ہوگی اور پورا کرنا اُسکا لازم ہوگا لیکن تخصیص کرنی خدام فقرائے
مزار ولی کی بیچ وفائے نذر کے لازم نہیں جس فقیر کو دیگا نذر ادا ہو جائیگی اور اگر اسطرح کہے کہ اگر حاجت میری بر آویگی تو واسطے فلانے ولی کے یا بنام فلانے
ولی کے اسقدر طعام یا اسقدر نقد ہو پس اسطرح نذر کرنی باطل ہے بالاجماع اور کھانا اُس طعام کا حرام ہے چنانچہ بحر الرائق میں لکھا ہے ۔

وَاَمَّا النَّذْرُ الَّذِیْ یَنْذُرُہٗ اَکْثَرُ الْعَوَامِ عَلٰی مَا هُوَ مُشَاهَدٌ کَاَنْ یَکُوْنَ لِاِنْسَانٍ غَائِبٌ اَوْ مَرِیْضٌ اَوْ لَهٗ حَاجَةٌ
اور نذر جو مانتے ہیں اکثر عوام اسطرح پر کہ دیکھی جاتی ہے جیسے کہ ہو واسطے آدمی کے غائب یا بیمار یا اُس کو ہو حاجت
ضَرُوْرِیَّةٌ فَیَاْتِیْ فِیْ بَعْضِ مَزَارَاتِ الصُّلَحَاءِ فَیَجْعَلُ سِتْرَهٗ عَلٰی رَاْسِهٖ وَیَقُوْلُ یَا سَیِّدِیْ فُلَانُ اِنْ رُدَّ غَائِبِیْ اَوْ عُوْفِیَ مَرِیْضِیْ
ضروری پس آوے بعضے مزارات صلحا میں پھر گردانے پردہ اُسکا اپنے سر پر اور کہے یا سید میرے فلانے اگر آوے غائب میرا یا عافیت دیا جاوے بیمار میرا
اَوْ قُضِیَتْ حَاجَتِیْ فَلَكَ مِنَ الذَّهَبِ کَذَا اَوْ مِنَ الْفِضَّةِ کَذَا اَوْ مِنَ الطَّعَامِ کَذَا اَوْ مِنَ الْمَاءِ کَذَا اَوْ مِنَ الشَّمْعِ کَذَا اَوْ مِنَ الزَّیْتِ
یا روا کیجاوے حاجت میری پس واسطے تیرے سونا اسقدر ہے یا چاندی اسقدر یا طعام اسقدر یا پانی اسقدر یا شمع اسقدر یا زیت
کَذَا فَهٰذَا النَّذْرُ بَاطِلٌ بِالْاِجْمَاعِ بِوُجُوْهٍ مِنْهَا اَنَّهٗ نَذْرٌ لِّلْمَخْلُوْقِ وَالنَّذْرُ لِلْمَخْلُوْقِ لَا یَجُوْزُ لِاَنَّهٗ عِبَادَةٌ وَالْعِبَادَةُ لَا تَکُوْنُ
اسقدر پس یہ نذر باطل ہے بالاجماع کئی سبب سے ایک تو یہ کہ نذر مخلوق کی ہے اور نذر مخلوق کی جائز نہیں اسلیے کہ نذر عبادت ہے اور عبادت نہیں ہوتی
لِلْمَخْلُوْقِ وَمِنْهَا اَنَّ الْمَنْذُوْرَ لَهٗ مَیِّتٌ وَالْمَیِّتُ لَا یَمْلِكُ وَمِنْهَا اَنْ ظَنَّ اَنَّ الْمَیِّتَ یَتَصَرَّفُ فِی الْاُمُوْرِ دُوْنَ اللّٰهِ
واسطے مخلوق کے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ جسکی نذر مانی ہے وہ میت ہے اور میت مالک ہوتا نہیں اور تیسرا سبب یہ ہے کہ اگر گمان کیا کہ میت تصرف کرتا ہے امور میں سوائے اللہ تعالیٰ
فَاعْتِقَادُہٗ بِہٖ ذٰلِكَ کُفْرٌ اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ یَّقُوْلَ یَا اَللّٰهُ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ اِنْ شَفَیْتَ مَرِیْضِیْ اَوْ رَدَدْتَ غَائِبِیْ اَوْ قَضَیْتَ
کے تو اعتقاد کرنا اُسکا میت کے حق میں ساتھ اسکے کفر ہے یا الٰہی کچھ نہیں منتی مگر یہ کہ کہا جاوے اے اللہ تحقیق نذر مانی تیری کہ اگر شفا دیگا تو بیمار میرے کو یا پھیریگا تو غائب میرے کو یا روا کریگا

غیر اللہ کی بھرپور اکرون اُسکو اور اللہ سبحانہ کو سزاوار ہی یہ کہ قسم کھاوے جسکی چاہے اپنی مخلوقات مین سے واسطے آگاہ کرنے کے اپنی بزرگی پر
پھر اگر کہا جاوے کہ یہ حدیث مخالف ہے اس قول حضرت کے اَفْلَحَ وَاَبِیْہِ یعنی اس سے ثابت ہوا کہ حضرت نے باپ کی قسم کھائی ہے تو جواب اسکا
یہ ہی کہ یہ واقع ہوا پہلے وارد ہونے نہی کے یا بحسب عادت کے بغیر قصد کے زبان سے نکل گیا ہو ع مولانا وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِیْ وَلَا بِاٰبَائِکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد الرحمٰن بن سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ نہ قسم کھاؤ بتونکی اور نہ اپنے باپونکی نقل کی یہ مسلم نے ف ایام جاہلیت مین لوگ بتونکی اور اپنے باپونکی اکثر قسم کھایا کرتے تھے بعد اسلام
لانے کے حضرت نے منع کیا اس سے تاکہ ہوشیار رہین اور بسبب عادت قدیم کے انکی زبان پر وہ قسمین جاری نہون ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِیْ حَلِفِہٖ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰی فَلْیَقُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِہٖ تَعَالَ اُقَامِرْکَ فَلْیَتَصَدَّقْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ قسم کھاوے اور کہے اپنی قسم مین کہ قسم کھاتا ہون لات وعزے کی کہ نام
بتونکے ہین پس چاہیے کہ کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور جس شخص نے کہا واسطے یار اپنے کے کہ آؤ جوا کھیلین ہم تجھسے پس چاہیے کہ تصدق کرے نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے ف کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنے توبہ کرے طرف اللہ تعالی کے اور اسکے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ جاری ہون نام لات وعزی کے کسی نو مسلم کی
زبان پر از راہ سہو کے بحسب عادت سابق کے تو وہ کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ از راہ کفارہ اُن الفاظ کے اسلیے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ
پس یہ توبہ ہوگی غفلت سے اور دوسرے یہ کہ جاری ہون نام لات عزی کے زبان پر بقصد تعظیم انکی کے تو یہ کفر اور مرتد ہونا صریح ہی پس کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
واسطے تجدید ایمان کے پس یہ توبہ معصیت ہوگی اور تصدق کرے یعنی کچھ اپنے مال مین سے تصدق دے تاکہ کفارہ اُس کہنے کا ہو اور بعضون نے کہا کہ تصدق دے اُس
مال کو کہ ارادہ رکھتا ہی جوا کھیلنے کا ساتھ اُسکے اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ جو کوئی بلاوے کسی کو طرف کھیل کے تو کفارہ اسکا تصدق ہو پس کیا ہی حال اُسکا
کہ جو کھیلے ع وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاکِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی مِلَّۃٍ غَیْرِ الْاِسْلَامِ کَاذِبًا فَھُوَ
کَمَا قَالَ وَلَیْسَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ نَذْرٌ فِیْمَا لَا یَمْلِکُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ بِشَیْءٍ فِی الدُّنْیَا عُذِّبَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَھُوَ کَقَتْلِہٖ وَمَنْ
قَذَفَ مُؤْمِنًا بِکُفْرٍ فَھُوَ کَقَتْلِہٖ وَمَنِ ادَّعٰی دَعْوٰی کَاذِبَۃً لِیَتَکَثَّرَ بِھَا لَمْ یَزِدْہُ اللّٰہُ اِلَّا قِلَّۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ثابت بن ضحاک سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قسم کھاوے کسی دین پر کہ سواے اسلام کے ہی جھوٹی پس وہ ہوتا ہی جیسا کہ کہا اور نہین لازم ہوتی ابن آدم پر نذر
اُس چیز مین کہ نہین مالک اور جو شخص کہ مار ڈالے اپنے تئین ساتھ کسی چیز کے یعنی چھری وغیرہ سے دنیا مین عذاب کیا جاویگا ساتھ اُس چیز کے دن قیامت
کے یعنی مثلاً چھری سے مارا تھا تو قیامت کو چھری اُسکے ہاتھ مین دینگے اور وہ مار یگا اپنے تئین اس سے ہمیشہ جبتک کہ چاہے گا اللہ تعالی اور جو شخص
کہ لعنت کرے کسی مسلمان کو پس وہ مانند قتل کرنے اُسکے کے ہے یعنے اصل گناہ مین اور جو شخص کہ تہمت کرے کسی مرد مسلمان کو ساتھ کفر کے پس وہ مانند قتل اُسکے
کے ہی یعنی اسلیے کہ تہمت کرنی ساتھ کفر کے اسباب قتل سے ہے پس ہوگی تہمت کرنی ساتھ کفر کے مانند قتل کے اور جو شخص کہ کرے دعوے جھوٹا تاکہ حاصل
ہو بسبب اُسکے مال بہت نہین زیادہ کرتا اُسکو اللہ مگر کمی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کسی دین پر الخ جیسے کہ کہے اگر مین یہ کام کرون تو یہودی ہون
یا نصرانی ہون یا بیزار ہون دین اسلام سے یا پیغمبر سے یا قرآن سے اور جھوٹ اسمین یہ ہے کہ مثلاً پھر کرے اُس کام کو اسلیے کہ قسم واسطے منع کرنیکے فعل سے
ہی پس اگر نکرے پس سچ تو اسکا یہ ہی کہ نکرے وہ کام اور اگر کرے تو جھوٹا ہوگا پس جھوٹا ہوگا تو ویسا ہی ہوگا کہ جو کہا ہی یعنی یہودی اور نصرانی اور بیزار دین
اسلام سے ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسطرح کی قسم کھانیوالا کافر ہو جاتا ہی بمجرد قسم کھانیکے یا بعد قسم توڑنیکے بسبب ساقط کرنے حرمت اسلام کے اور
نہ ہونیکے ساتھ کفر کے اور شاید کہ مراد ساتھ اسکے تہدید اور مبالغہ ہے وعید مین نہ حکم اسکا کہ ہو جاتا ہی یہودی وغیرہ پس گویا کہ فرمایا کہ وہ مستحق عذاب

ف حاصل ترجمہ حالانکہ قدیم الاسلام کا تو کہ اگر سہوا بلا قصد تعظیم کے جاری ہوں نہین کفر اور اگر بقصد تعظیم بتوں کے جاری ہوں کفر ہے اسکو نہ ذکر کیا کہ عادت ہونی ... قسم کھانے کی اور تعظیما ... قسم کھاتا ہو مولانا سلمہ پس تحقیق نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیوں کو ۱۲

کتب فقہ اور اصول فقہ مین ہے اور نیاز لفظ فارسی ہے اُسکے کتنے ہی معنی ہین ازان جملہ ایک معنی اُسکے ہین تحفہ درویشان کذا فی البرہان القاطع
اور جب معنی دونون لفظونکے دریافت ہوے تو اب حکم شرعی ان دونونکا سُننا چاہیے پس جاننا چاہیے کہ نذر غیر خدا کیلیے جائز نہین اور اگر کوئی نذر
غیر خدا کی مانے تو منعقد نہین ہوتی اور لینا اور کھانا اُسکا بموجب روایات فقہ کے ناروا ہے یہ ہے حکم نذر بغیر اللہ کا آمدم بر بیان نیاز بزرگان پس چونکہ ابھی معلوم
ہوچکا کہ لفظ نیاز کے معنی تحفہ درویشان ہے اور وہ بروصلہ ہے پس اگر کوئی کسی بزرگ زندہ کو کچھ بطریق نیاز یعنی بروصلہ اور تحفہ کے دیوے تو وہ
نیاز جائز اور اُس بزرگ کو کھانا اُس چیز کا جائز ہے اسی طرح اگر نیاز کسی بزرگ مُردہ کی کرے کہ بمعنی فاتحہ اور پونہچانے ثواب اُس چیز کے اُسکو ہے یہ نیاز
جائز اور بیچ کھانے اُس چیز کے تفصیل ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر دینے والے نیاز کے نے بزرگون مُردہ کو پونہچانا ثواب صدقہ ماکولی کا اُنکو ارادہ کیا ہے تو کھانا اُس چیز
کا اغنیا کو جائز نہین اور اگر پونہچانا ثواب اباحت ماکولی کا واسطے عام مومنونکے ارادہ کیا ہے تو کھانا اُسکا ہر بھوکے کو جائز ہے غنی ہو یا فقیر اور حاصل یہ کہ
جو کچھ کہ لوگ نذر بزرگونکی از راہ نزدیکی حاصل کرنے کے اُنسے یا اور برآنے ایک کام کے معلق کر کے کرتے ہین بموجب روایات مرقومۃ الصدر کے وہ نذر
ناجائز اور کھانا اُسکا ناروا ہے اور جو کچھ کہ نیاز انکی نہ بطور نزدیکی حاصل کرنیکے اُنسے اور نہ معلق ساتھ کسی کام کے کرتے ہین بلکہ اول اُس چیز کو از راہ نزدیکی
حاصل کرنیکے اللہ تعالی سے دیتے ہین اور ثواب اُسکا کسی بزرگ کو بخشتے ہین کھانا اُسکا اغنیا کو درصورتے کہ نیت پونہچانے ثواب صدقہ ماکولی کی کسی
بزرگ کو ہو جائز نہین اور درصورتیکہ نیت اُسکی پونہچانی ثواب اباحت ماکولی کی کسی بزرگ کو ہو کھانا اُسکا اغنیا اور فقرا کو جائز ہے اور اس تفصیل سے
معلوم ہوا کہ نیاز بزرگونکی محض بطور پونہچانے ثواب کے اُنکو جائز ہے اور ساتھ نیت نزدیکی حاصل کرنیکے اُنسے جائز نہین ہے واجب کرنا ایک چیز کا اُنکے
لیے اپنے نفس پر خواہ وہ واجب کرنا مطلق ساتھ ایک کام کے ہو اور خواہ بدون اُسکے اسلیے کہ یہ نذر ہے اور نذر سواے خدا کے کسی کے لیے روا نہین
پس واضح ہوا کہ واجب کرنا ایک چیز کا واسطے غیر خدا کے اپنے نفس پر خواہ معلق ساتھ کسی کام کے ہو خواہ بدون اُسکے یہ واجب کرنا دونون طرح
جائز نہین اور نیاز بزرگونکی کہ واجب کرنا ایک چیز کا اُس مین اپنے نفس پر واسطے اُس بزرگ کے نہو جائز ہے بلکہ مستحسن اور اُسکے کھاتے مین جو تفصیل ہے
اوپر ذکر کی گئی انتہی اور دلیل الضالین مین لکھا ہے کہ نذر نہین ہوتی مگر واسطے اللہ سبحانہ کے پس جسنے نذر کی واسطے کسی نبی کے انبیا مین سے یا کسی
ولی کی اولیا مین سے نہین لازم آتا اُسپر کچھ پھر اگر دیوے وہ چیز کسی کو آدمیون مین سے اسی نیت پر تو نہین جائز ہے لینا اُسکا اور اگر ہو طعام
نہین حلال کھانا اُسکا اور اگر ہو جانور ذبح کیا ہوا پس وہ مردار ہے اور اگر کھاوین وہ بسم اللہ کر کر کافر ہون سب اور اگر نذر کرے اللہ تعالی کی پھر کھاوین
لوگ اور بخشین ثواب اُسکا کسی آدمی کو تو یہ جائز ہے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابن عمر قال اکثر ما کان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یحلف لا ومقلب القلوب رواہ البخاری روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا اکثر تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قسم کھاتے یون نہین قسم ہے
پھیرنے والے دلونکی نقل کی یہ بخاری نے **ف** دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ جائز ہے قسم کھانی ساتھ صفات اللہ تعالی کے ۱۲ ع **وعنہ** ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ ینھٰکم ان تحلفوا بآبائکم من کان حالفا فلیحلف باللہ او لیصمت متفق علیہ اور روایت ہے
ابن عمرؓ سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی منع فرماتا ہے تمکو اس سے کہ قسم کھاؤ تم اپنے باپونکی جو شخص ہو قسم کھانیوالا
پس چاہیے کہ قسم کھاوے اللہ کی یعنی ساتھ نامون اور صفتون اُسکی کے یا چُپ رہے نقل کی یہ بخاریؒ اور مسلمؒ نے **ف** باپ کی قسم سے منع کرنا بطریق
مثال کے ہے اور مراد یہ ہے کہ سواے اللہ تعالی کے اور کی قسم نہ کھایا کرو اور خاص باپ کو ذکر اسلیے کیا کہ عادت ہے لوگونکی کہ باپ کی قسم بہت کھایا
کرتے ہین اور سواے اللہ تعالی کے اور کی قسم کھانیسے اسلیے منع کیا کہ قسم مختص ہے ساتھ ذات باری تعالی کے بسبب کمال عظمت اُسکی کے پس نہ
مشابہ کیا جاوے ساتھ اسکے غیر اُسکا آیا ہے ابن عباسؓ سے کہ قسم کھاؤن مین اللہ تعالی کی سو بار پھر توڑ ڈالون اُسکو بہتر ہے اس سے کہ قسم کھاؤن

کہتے ہین کہ اگر کفارہ ادا کرے ساتھ روزے کے پہلے قسم توڑنیکے نہین جائز اور اگر غلام آزاد کرے یا کھانا کھلاوے یا لباس دے پہلے قسم توڑنیکے تو جائز ہے
اور امام اعظم رح کے نزدیک پہلے قسم توڑنے سے مطلق کفارہ دینا نہین جائز وہ کہتے ہین کہ جن حدیثونمین تقدیم کفارہ کی سمجھی جاتی ہے اُنمین واو مطلق جمع
کیلیے ہے ۱۲ ع ح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی خَیْرًا مِّنْھَا فَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ
وَلْیَفْعَلْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قسم کھاوے کسی چیز پر پھر دیکھے یعنی خلاف اُسکا بہتر
اُس سے تو چاہیے کہ کفارہ دے اپنی قسم کا اور کرے یعنی خلاف اُسکا نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّلَجَّ
اَحَدُکُمْ بِیَمِیْنِہٖ فِیْ اَھْلِہٖ اٰثَمُ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ اَنْ یُّعْطِیَ کَفَّارَتَہُ الَّتِیْ افْتَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی البتہ اصرار کرنا یعنی ہٹ کرنا ایک تمہارے کا اپنی قسم پر در مقدمہ اہل بیت کے گناہ مین ڈالنے والا زیادہ ہے اُسکو نزد
اللہ کے قسم توڑنے اور کفارہ دینے اُسکے سے جو کہ فرض کیا اللہ نے اُسپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اگرچہ قسم توڑنے مین بھی باعتبار ظاہر کے ہتک
حرمت نام خدا تعالی کی ہے اور بیچ گمان قسم کھانیوالیکے بھی اسمین گناہ ہے لیکن بیچ اصرار قسم کے کہ لازم کرے فوت ہونے حق اہل و عیال کو گناہ زیادہ
ہے حاصل مضمون اس حدیث کا بھی مانند مضمون پہلی حدیثونکے ہے کہ بر تقدیر ہونے بھلائی کے خلاف قسم مین قسم کا توڑنا اور کفارے کا دینا لازم ہے ح
وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمِیْنُکَ عَلٰی مَا یُصَدِّقُکَ عَلَیْہِ صَاحِبُکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم تیری واقع ہوتی ہے اس چیز پر کہ سچا جانے تجکو صاحب تیرا یعنے قسم دینے والا نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی معتبر بیچ سچ ہونے قسم کے
نیت اُس شخص کی ہے کہ قسم دے تجکو اور ارادہ رکھے وہ اور معتبر نہین اُسمین نیت قسم کھانیوالے کی اور توریہ اور تاویل اُسکی اور یہ اُسصورت مین ہے کہ قسم
دینے والا صاحب حق ہو کہ باطل ہوتا ہو حق اُسکا بسبب توریہ کے جیسیکہ بیچ صورت قسم دینے قاضی اور نائب اُسکے کے مدعی علیہ کو اور اگر ایسا نہو یا
کوئی قسم دینے والا نہو تو مضائقہ نہین ہے توریہ مین خصوصًا کہ اُسمین نفع کسیکا ہو مانند کہنے خلیل الرحمن علیہ السلام کے سارہ رض کو کہ یہ بہن میری ہین بارادہ
بہن اسلام کے تا ہاتھ اُس ظالم کے سے اُسکو خلاص کرین ح وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْیَمِیْنُ عَلٰی نِیَّۃِ الْمُسْتَحْلِفِ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہوتی ہے اوپر نیت قسم دینے والیکے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ
عَائِشَۃَ قَالَتْ اُنْزِلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْ اَیْمَانِکُمْ فِیْ قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰہِ وَبَلٰی وَاللّٰہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَقَالَ
رَفَعَہٗ بَعْضُھُمْ عَنْ عَائِشَۃَ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا اُتاری گئی یہ آیت نہین پکڑتا تمکو اللہ ساتھ لغو کے بیچ قسمون تمہاری کے بیچ حق کہنے آدمی کے لا واللہ
وبلی واللہ نقل کی یہ بخاری نے اور شرح السنہ مین روایت کی گئی ہے یہ ساتھ لفظ مصابیح کے اور کہا شرح السنہ مین کہ ہونچائی ہے یہ حدیث بعضے راویون نے
حضرت عائشہ رض سے حضرت تک ف یعنی عادت عرب کی ہے کہ آپس کے کلام کرنیمین اکثر کہتے ہین لا واللہ یعنی قسم ہے اللہ کی ہمنے یہ کام نہین کیا
اور قسم ہے اللہ کی ہمنے یہ کام کیا ہے اور اسکے کہنے مین ارادہ قسم کا نہین رکھتے بلکہ بقصد تاکید کلام کی اسطرح اُنکی زبانپر جاری ہوا کرتا ہے پس اس سے
قسم نہین منعقد ہوتی اور اُسکو قسم لغو کہتے ہین لغو کے معنی ہین لغت مین کلام بیہودہ کہنا امام شافعی رح نے اسپر عمل کیا ہے کہ اُنکے نزدیک قسم لغو وہ ہے کہ صادر
ہو بلا قصد زمانہ ماضی کے یا مستقبل کے اور ہمارے نزدیک قسم لغو وہ ہے کہ قسم کھاوے ایک چیز پہ بگمان اسکے کہ وہ حق ہے اور واقع مین ایسا ہو
نہین چنانچہ بیان مفصل اسکا ابتدائے باب مین ہو چکا ہے ح اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِکُمْ وَلَا بِاُمَّھَاتِکُمْ وَلَا بِالْاَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوْا بِاللّٰہِ اِلَّا وَاَنْتُمْ صَادِقُوْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ قسم کھاؤ تم اپنے باپونکی اور نہ اپنی ماؤنکی اور نہ بتونکی اور نہ قسم کھاؤ تم اللہ کی مگر اسحال مین

کا ہوتا ہے مانند یہود وغیرہ کے اور نظیر اسکی یہ قول حضرت کا ہے مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ فَقَدْ كَفَرَ اسکے بھی یہی معنی ہوتے ہین کہ تارک نماز مستحق ہوتا ہے عذاب
کافر کا پھر اسطرح کا کلام عرف شرع مین قسم ہوتا ہے اور لازم آتا ہے کفارہ ساتھ توڑنے قسم کے یا نہین پس مذہب ابی حنیفہؒ اور بعضے علما کا تو یہ ہے کہ یہ قسم ہے اور واجب
آتا ہے کفارہ ساتھ توڑنے اُسکے کے اور دلیل انکی ہدایہ وغیرہ مین لکھی ہے اور مالکؒ اور شافعیؒ نے کہا کہ یہ قسم نہین ہے اور نہ لازم آتا ہے کفارہ اسمین لیکن کہنے والا اسکا
گنہگار ہوتا ہے سچّا ہو اسمین یا جھوٹا اور درالمختار مین لکھا ہے کہ صحیح تر یہ ہے کہ اسطرحکا قسم کھانیوالا کافر نہین ہوتا برابر ہے کہ معلق کرے اُسکو ساتھ زمانہ گذرے
ہوے کے یا زمانہ آیندہ کے اگر ہو اُسکے اعتقاد مین یہ قسم اور سوا اگر ہے وہ جاہل ور اسکے اعتقاد مین یہ ہے کہ کافر ہوجاتا ہے جھوٹی قسم کھانیوالا زمانہ گذشتہ کی
یا ساتھ مباشرت شرط کے زمانہ آیندہ مین تو کافر ہوجاتا ہے دونون صورتونمین واسطے راضی ہونے اُسکے کے ساتھ کفر کے انتہی اور نہین لازم ہوتی ابن
آدم پر الخ جیسیکہ کہے اگر شفا پاوے بیار میرا تو فلانا غلام آزاد کرون اور وہ غلام اُسکے ملک مین ہے نہین تو لازم نہین ہوتا پورا کرنا اُس نذر کا اگرچہ
داخل ہو اُسکے ملک مین بعد اسکے بخلاف اسکے کہ معلق کرے آزادی کو ساتھ ملک کے کہ کہے اگر خریدونمین یا مالک ہون اُسکا تو وہ آزاد ہے پس اسصورتمین
آزاد ہوجاویگا غلام بعد خرید سکنے اور ملک مین آنیکے اور تا کہ حاصل ہو بسبب اُسکے مال بہت یہ اشارہ ہے طرف علت دعوے کے باعتبار اکثر کے اور قید نہین
ہے کہ جزا مترتب نہو اُسپر بغیر قصد تکثیر کے اور یہی بات جاری ہوتی ہے بیچ دعویٰ کرنے احوال اور فضائل وکمالات کے بقصد تکثیر جاہ ومرتبہ کے نزدیک
لوگونکے جیسیکہ بعضے متشبہ اور متصنع طریقت کے کرتے ہین اعاذنا اللہ من ذلک ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اِنِّیْ وَاللّٰہِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ لَا اَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ فَاَرٰی غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا اِلَّا کَفَّرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَاَتَیْتُ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی موسیٰؓ سے
کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مین قسم خدا کی اگر چاہے اللہ نہ قسم کھاؤنگا کسی چیز پر پھر دیکھونمین خلاف اُسکا بہتر اُس سے مگر کہ کفارہ
دونمین قسم اپنی سے اور کرونمین وہ چیز کہ وہ بہتر ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل یہ کہ اگر قسم کھاؤنمین ایک کام پر کہ نہ کرونگا اُسکو حالانکہ کرنا اُسکا
بہتر ہو تو قسم توڑڈالونگا اور کرونگا اُس کام کو اور کفارہ قسم کا دونگا اور مثال اُسکی آگے مذکور ہوگی ح **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّکَ اِنْ اُوْتِیْتَهَا عَنْ مَسْاَلَةٍ وُکِلْتَ اِلَیْهَا وَاِنْ اُوْتِیْتَهَا عَنْ غَیْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَیْهَا
وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاَیْتَ غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا فَکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِکَ وَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَکَفِّرْ
عَنْ یَمِیْنِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عبد الرحمن بن سمرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبد الرحمنؓ نہ مانگ تو سرداری کہ ہین کا
تجھے حاکم کرین پس تحقیق تو اگر دیا جاویگا سرداری مانگنے سے تو سونپا جاویگا طرف اُسکے اور اگر دیا جاویگا سرداری بن مانگے مدد دیا جاویگا اُسپر اور
جسوقت قسم کھاوے تو کسی چیز پر پھر دیکھے تو خلاف اُسکا بہتر اُس سے پس کفارہ دے قسم اپنی کا اور کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہے اور ایک روایت مین یون ہے کہ کر تو وہ
چیز کہ وہ بہتر ہے اور کفارہ دے قسم اپنی کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ مانگ سرداری الخ یعنے سرداری امر دشوار ہے نہین ادا کر سکتے حق اُسکا مگر بعضے آدمی
پس نہ مانگ اُسکو حرص نفس سے اسلیے کہ اگر تو مانگے گا اُسکو تو سپرد کیا جاویگا طرف اُسکے اور نہین مدد کرنیکا تیری اللہ اُس سرداری پر اور اس صورتمین تمام تر فساد
برپا ہونگے اور اگر دیا جاویگا سرداری بن مانگے تو مدد کریگا اللہ تیری اُسپر پس اسصورت مین درستی تیرے سب امور کی ہوگی اور کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہے یعنی اگر قسم
کھاوے گناہ پر مثلاً کہے کہ نماز نہین پڑھنے کا یا فلانے کو مار ڈالونگا یا اپنے باپ سے کلام نہین کرونگا تو واجب ہے کہ قسم کو توڑ ڈال اور کفارہ دے قسم کا اور اگر
قسم کھاوے ایک چیز پر کہ خلاف اُسکا اولیٰ ہو اُس سے جیسے قسم کھاوے کہ مین اپنی بیوی سے صحبت نہین کرونگا ایک مہینے یا مانند اسکے کے تو توڑ ڈالنا اُسکا افضل ہے
اور باقی اقسام اسکے ابتداے باب مین ذکر ہو چکے ہین اور پہلی اور دوسری روایت مین فرق یہ ہے کہ پہلی روایت سے سمجھا جاتا ہے کہ کفارہ پہلے دے قسم
توڑنے سے اور دوسری روایت سے سمجھا جاتا ہے کہ کفارہ بعد قسم توڑنے کے دے اور تینون امام جائز رکھتے ہین دینا کفارہ کا پہلے قسم توڑنے سے لیکن شافعی یہ

له یعنی ساتھ خلاف شرع ہونے کے ۱۲ منہ

فرمایا جو شخص کہ قسم کھاوے کسی چیز پر اور کہے انشاء اللہ تعالیٰ یعنی متصل قسم سے پس نہین ہے حنث اُسپر نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ
اور دارمی نے اور ذکر کیا ترمذی نے ایک جماعت کو کہ ٹھیرائی ہے اُنھون نے یہ حدیث ابن عمرؓ پر **ف** حنث کے معنی ہین گناہ اور خلاف کرنا قسم کا
یعنی اگر متصل قسم کے انشاء اللہ کہے تو وہ قسم نہین ہوتی تا حنث اُسپر مترتب ہو حاصل یہ کہ نہ وہ قسم ہوتی ہے اور نہ اُسکے توڑنیسے کفارہ لازم آتا
ہی اور اسیطرح انشاء اللہ متصل کہنا مانع ہے منعقد ہونے تمام عقود کے سے یہی ہے مذہب اکثر علما کا اور مذہب امام ابو حنیفہؒ کا اور ابن عباسؓ کے
نزدیک کہنے انشاء اللہ منفصل کا بھی یہی حکم ہے اور حد متصل ہونیکی یہ ہے کہ اور کلام مین مشغول نہو جب بعد قسم کے اور کلام مین مشغول ہوا اور پھر
انشاء اللہ کہا تو متصل نہوا وہ منفصل ہے اور بعضون نے حد اتصال کی اور اور بھی کچھ بیان کی ہے جو چاہے مرقات مین دیکھے ہ ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**
فصل تیسری **عَنْ** اَبِی الْاَحْوَصِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ ابْنَ عَمٍّ لِیْ اٰتِیْهِ اَسْاَلُهٗ فَلَا یُعْطِیْنِیْ وَلَا یَصِلُنِیْ ثُمَّ یَحْتَاجُ اِلَیَّ فَیَاْتِیْنِیْ
فَیَسْاَلُنِیْ وَقَدْ حَلَفْتُ اَنْ لَّا اُعْطِیَهٗ وَلَا اَصِلَهٗ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰتِیَ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَاُكَفِّرَ عَنْ یَمِیْنِیْ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَاْتِیْنِیْ ابْنُ عَمِّیْ
فَاَحْلِفُ اَنْ لَّا اُعْطِیَهٗ وَلَا اَصِلَهٗ قَالَ كَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِكَ روایت ہے ابی الاحوص عوف بن مالکؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی مالکؓ سے کہا کہا مین نے یا رسول اللہ خبر دیجیے مجکو حال چچا کے بیٹے
میرے سے آتا ہون مین اُسکے پاس اسحال مین کہ مانگتا ہون مین اُس سے یعنی کچھ مال پس نہین دیتا وہ مجکو اور نہین سلوک کرتا مجھ سے پھر محتاج ہوتا ہے
وہ طرف میرے اور آتا ہے میرے پاس اور مانگتا ہے مجھسے اور تحقیق قسم کھائی مین نے یہ کہ نہ دونگا مین اُسکو یعنی کچھ اور نہ سلوک کرونگا اُس سے یعنی واسطے
جزاے عمل اُسکے کے کہ آپ نہین دیتا اور مجھسے مانگتا ہے پس حکم فرمایا مجکو یہ کہ کرون مین وہ چیز کہ وہ بہتر ہے یعنی اُسکو دون بھی اور سلوک بھی کرون اُس سے
اور کفارہ دون اپنی قسم کا نقل کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے اور ابن ماجہ کی روایت مین یون ہی کہ کہا مالکؓ نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ آتا ہے
میرے پاس بیٹا چچا میرے کا پس قسم کھاتا ہون مین یہ کہ نہ دونگا مین اُسکو اور نہ سلوک کرونگا مین اُس سے فرمایا کہ کفارہ دے قسم اپنی کا یعنی بعد
توڑنے قسم کے **بَابٌ فِی النُّذُوْرِ** باب ہے بیچ بیان نذرونکے **ف** پہلے باب مین مصنف حدیثین قسمون اور نذرونکی لایا اور اس باب مین حدیثین
فقط نذرون ہی کی لایا ہے اور لفظ نذور کا جمع باعتبار اقسام نذر کے لایا ہ ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَا
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْذُرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْقَدَرِ شَیْئًا وَّاِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَخِیْلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے اور ابن
عمرؓ سے کہا دونون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نذر مانو تم اس لیے کہ نذر نہین دور کرتی تقدیر سے کسی چیز کو اور سواے اسکے نہین
کہ نکالا جاتا ہے بسبب نذر کے بخیل سے یعنی کچھ مال نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی سخی دیتا ہے خدا کے نام پر بہ اختیار خود بلا واسطہ نذر کے
اور بخیل کا یہ کام ہے کہ کہتا ہے کہ اگر خدا مجکو یہ چیز دیگا تو اُسکے نام پر اسقدر دونگا اس حدیث سے بعضون نے دلیل پکڑی ہی کہ نذر ماننی بالکل
مکروہ ہے کہا قاضی نے کہ عادت لوگونکی یہ ہے کہ متعلق کرتے ہین نذر کو اوپر حاصل ہونے منافع کے اور دور ہونے ضرورتکے پس منع کیا حضرتؐ
نے اس سے اسلیے کہ یہ کام بخیلونکا ہے اسواسطے کہ سخی جب ارادہ کرتا ہے نزدیکی حاصل کرنیکا اللہ تعالیٰ سے تو جلدی کرتا ہے اُسمین اور
کرتا ہے اوسکو فی الحال اور بخیل کا دل نہین چاہتا کہ ہاتھ سے کسیکو دے مگر مقابلہ مین غرض کے دیتا ہے کہ اول وہ حاصل ہوئے یا متعلق کرتا
ہو اُس دینے کو اوپر حاصل ہونے نفع اور دفع ضرر کے اور یہ تقدیر کو رد کرتا نہین ولیکن نذر کبھی موافق ہو جاتی ہے تقدیر کے پس نکالتی ہے
بخیل سے اُسچیز کو کہ نہین ارادہ کرتا تھا نکالنے اُسکے کا اور بعضون نے کہا کہ غرض منع کرنے نذر کے سے یہ ہے کہ نذر کر کر سستی نکیا کرین اُسکے
ادا کرنے مین کیونکہ جب نذر کی تو لازم ہوا اُسکے ذمے ادا کرنا اسکا اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ ساتھ اس گمان کے نذر نہ مانین کہ جو اللہ
تعالیٰ نے مقدر نہین کیا ہے وہ نذر سے ہو جاویگا پس حقیقت مین نہی نذر سے بائین غرض ہے نہ مطلق نذر سے ہ ح ع **وَعَنْ**

له اور یہ حکم اللہ کی نذر کا ہے اور نذر بغیر اللہ کے کسی کے نزدیک درست نہین ۱۲ مولانا

کہ ہو تم سچے یعنی زمانہ گذشتہ مین یا آیندہ مین نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **وعن** ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حلف بغیر اللہ فقد اشرک رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسنے قسم کھائی غیر اللہ کی پس تحقیق شرک کیا اُسنے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی جسنے قسم کھائی غیر اللہ کی اسحال مین کہ اعتقاد رکھتا ہو اُسکی تعظیم کا اُسنے کیا شرک جلی یا خفی اسلیے کہ اُسنے شریک کیا اُسکو ساتھ اللہ تعالے کے بیچ تعظیم کے کہ مخصوص تھی ساتھ اُسکے اور یہ جو یہان رسم ہے کہ از راہ محبت اور عزیز ہوتے کسی کے اُسکی قسم کھاتے ہین مانند قسم کھانے بیٹے کی یا اُسکے سر یا جان کی یہ بھی خالی گناہ سے نہین اگرچہ شرک نہو اور اگر قسم نکل گئی زبان سے بلا قصد بحسب عادت کے مانند لا و ابی کے تو شرک و گناہ نہین ۱۲ مولانا **وعن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف بالامانۃ فلیس منا رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہے بریدہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قسم کھاوے امانت کی پس نہین وہ ہم مین سے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** یعنی جسنے قسم کھائی نری امانت کی بغیر اضافت کرنیکے طرف اللہ تعالے کے پس وہ ہمارے تابعین مین سے نہین ہو اسلیے کہ یہ اہل کتاب کی عادات سے ہی اور قسم غیر اللہ کی ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد رکھی حضرت نے امانت سے فرائض یعنی نہ قسم کھاؤ تم نماز اور حج اور مانند اُنکے کی اور بہر تقدیر نہین کفارہ ہی اِس قسم مین سب کے نزدیک اور اگر قسم کھاوے امانت اللہ کی تو اکثر و نکے نزدیک اسمین بھی کفارہ نہین اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک یہ قسم ہے واجب ہوتا ہی کفارہ اِس قسم کے توڑنیسے اسلیے کہ یہ اللہ تعالی کی صفات سے ہے اسواسطے کہ امین اسماے الٰہی سے ہے یا مراد امانت اللہ تعالی سے کلمہ توحید ہی ۱۲ ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال انی بریء من الاسلام فان کان کاذبا فھو کما قال وان کان صادقا فلن یرجع الی الاسلام سالما رواہ ابو داود والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہے بریدہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے مین بیزار ہون اسلام سے یعنی اگر کیا ہو مین نے ایسا یا نہ کیا ہو مین نے ایسا پس اگر ہو جھوٹا پس وہ ایسا ہی جیسا اُسنے کہا اور اگر ہے سچا پس ہرگز نہ پھریگا طرف اسلام کے ثابت نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی اگر کوئی قسم کھاوے اسطرح کہ اگر مین نے یہ کام کیا ہو تو مین اسلام سے بیزار ہون پس اگر وہ شخص اسمین جھوٹ کہتا ہو یعنی واقع مین وہ بات کی تھی پس ہو گیا وہ اسلام سے بیزار اسمین مبالغہ ہے بیچ منع کرنیکے اِس قول سے اور اگر وہ سچا ہے یعنی واقع مین اُسنے نہین کی تھی وہ بات تو اس صورت مین بھی خالی گناہ سے نہین کہ ایسی قسم کھانی مسلمان کو نچاہیے ۱۲ مولانا **وعن** ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اجتھد فی الیمین قال لا والذی نفس ابی القاسم بیدہ رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت مبالغہ کرتے قسم کھانے مین فرماتے نہین قسم ہے اُس ذات کی کہ جان ابو القاسم کی اُسکے ہاتھ مین ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** نہین یعنی نہین غیر اُسکے کہ ذکر کی گئی تاکہ شامل ہو قسم نفی و اثبات کو اور ابو القاسم کنیت شریف حضرت کی ہے اور اس عبارت مین تاکید و مبالغہ اِس سبب سے ہو کہ یہ عبارت دلالت کرتی ہی اوپر کمال قدرت اللہ تعالی کے اور مسخر ہونے نفس مبارک حضرت کے ۱۲ ح **وعن** ابی ھریرۃ قال کانت یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حلف لا واستغفر اللہ رواہ ابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھی قسم پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی جسوقت کہ قسم کھاتے لا و استغفر اللہ نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** قسم کہنا اِس عبارت کا بسبب مشابہت قسم کے ہی اسلیے کہ معنی اِسکے یہ ہین کہ بخشش چاہتا ہون اللہ سے اگر ہو امر خلاف اِسکے چونکہ یہ کہنا مضبوط کر دیتا ہی کلام و مطلب کو بیچ حکم قسم کے ہے ۱۲ ح **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من حلف علی یمین فقال ان شاء اللہ تعالی فلا حنث علیہ رواہ الترمذی وابو داود والنسائی وابن ماجۃ والدارمی وذکر الترمذی جماعۃ وقفوہ علی ابن عمر اور روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

اِسحدیث پر امام شافعیؒ نے کہ سوار ہونے سے کچھ لازم نہین آتا اور کہا ابوحنیفہؒ نے کہ لازم آتا ہے اُسپر جانور ذبح کرنا[1] اسلیے کہ داخل کیا اُسنے نقصان بعد التزام کے اور یہی ایک قول شافعیؒ کا ہے دو قولون مین سے اور کہا مظہرؒ نے کہ اختلاف کیا ہے علمانے اُس شخص کے حق مین کہ نذر مانی یہ کہ پیادہ پا چلونگا طرف بیت اللہ کے پس کہا شافعیؒ نے کہ پیادہ پا جاوے اگر طاقت رکھتا ہے پیادہ پا چلنے کی اور اگر عاجز ہو جانور ذبح کرے اور سوار ہولے اور کہا ابوحنیفہؒ نے کہ سوار ہو اور جانور ذبح کرے برابر ہے کہ طاقت رکھتا ہو پیادہ پا چلنے کی یا نہ طاقت رکھتا ہو انتہی اور کہا علما ہمارے نے کہ اگر کوئی کہے کہ مجھپر ہے پیادہ پا چلنا طرف بیت اللہ کے تو واجب ہوتا ہے اُسپر حج یا عمرہ جو چاہے اور بیان[2] موقوف اُسپر ہے اور اگر کہے کہ مجھپر ہے پیادہ پا چلنا طرف حرم کے یا طرف مسجد الحرام کے نہین آتا اُسپر کچھ نزدیک ابی حنیفہؒ کے اور صاحبینؒ کے نزدیک لازم ہے اُسپر حج یا عمرہ اور اگر کہے کہ مجھپر ہے جانا طرف بیت اللہ تعالیٰ کے تو نہین صحیح بالاجماع اور جو شخص کہ نذر مانے حج کرنا پیادہ پا تو واجب ہے اُسپر کہ گھر سے پیادہ پا چلے اور سوار نہو یہانتک کہ کرے طواف الزیارۃ اور اگر نذر مانے عمرہ کرنا پیادہ پا تو نہ سوار ہو یہانتک کہ سر منڈاوے پھر اگر سوار ہو تمام راہ مین یا آدھی راہ سے زیادہ مین بعذر یا بلا عذر تو لازم آویگا جانور ذبح کرنا اور اگر سوار ہوا آدھی راہ سے کم مین تو تصدق کرے بقدر اُسکے بکری کی قیمت مین سے ۱۲ ع ح

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَاَفْتَاهُ اَنْ يَّقْضِيَهٗ عَنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ سعد بن عبادہؓ نے فتوی پوچھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ مقدمہ نذر کے کہ تھی اُنکی مان پر اور وہ مر گئی پہلے ادا کرنے اُسکے کے پس فتوی دیا حضرتؐ نے سعدؓ کو یہ کہ ادا کرے نذر کو اُسکی طرف سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اختلاف کیا ہے علما نے بیچ نذر سعدؓ کی مان کے بعضون نے تو کہا ہے کہ نذر مطلق مانی تھی اور بعضون نے کہا روزہ نذر مانا تھا اور بعضون نے کہا غلام آزاد کرنا اور بعضون نے کہا صدقہ اور ظاہر یہ ہے کہ تھی نذر مالی یا نذر مبہم اور مؤید ہے اسکی یہ روایت دارقطنی کی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پلا اُسکی طرف سے پانی اور مذہب جمہور کا یہ ہے کہ نہین لازم ہے وارث پر ادا کرنا نذر واجب کا کہ میت پر ہو جبکہ ہو نذر غیر مالی اور اگر مالی ہو اور ترکہ میت نے چھوڑا نہو تو بھی لازم نہین وارث پر ادا کرنا اُسکا ولیکن مستحب ہے اور علماے ظاہر کہتے ہین بموجب اِسحدیث کے کہ لازم ہے اور دلیل ہماری یہ ہے کہ وارث نے نذر لازم نہین کی ہے کہ اُسپر ادا کرنا اُسکا لازم ہو اور اِسحدیث سعدؓ کا جواب یہ ہے کہ احتمال ہے کہ اُسکی مان نے ترکہ چھوڑا ہو اُسمین سے اُسنے ادا کیا ہو یا تبرع ہو سعدؓ کی طرف سے اور اِسحدیث مین دلالت وجوب پر ہے نہین ۱۲ ع ح

وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا طَرَفٌ مِّنْ حَدِيْثٍ مُطَوَّلٍ

اور روایت ہے کعبؓ بن مالک سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق تمام و کمال توبہ میری سے یہ ہے کہ الگ ہو جاؤن مین سارے مال اپنے سے اور تصدق کرون مین اُسکو طرف اللہ کے اور طرف رسول اُسکے کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رکھ تو کچھ مال اپنا پس وہ بہتر ہے تیرے لیے کہا مین نے پس تحقیق رکھتا ہون مین حصہ اپنا جو کہ خیبر مین ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور یہ ٹکڑا ہے حدیث دراز کا **ف** جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے تو کعبؓ بن مالک اور مرارۃ بن ربیع اور ہلالؓ بن اُمیہ حضرتؐ کے ساتھ نہ گئے جب حضرتؐ تشریف لائے تو خفا ہوے اُنپر اور لوگونکو منع فرمایا کہ کوئی اُنسے کلام نہ کیا کرے یہ بہت تنگ ہوے اور دعا و زاری اور توبہ جناب غفار سے کیا کرتے بعد چندی کے توبہ اُنکی مقبول ہوئی اور اُنکے حق مین یہ آیت اتری وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا الاٰیۃ پس جب کعبؓ بن مالک نے جناب رسالت مآب علیہ الف الف صلوۃ سے عرض کیا کہ مین اِس شکرانہ مین اور کامل کرنے توبہ اپنی کیلیے چاہتا ہون کہ سب مال للہ دیدون حضرتؐ نے فرمایا کہ کچھ مال رہنے دے ظاہر یہ ہے کہ دو تہائی مال رکھنے کو فرمایا

[1] یعنی بکری یا مانند اسکے کے ۱۲

[2] یعنی اگر نیت حج کی ہو حج کرے اور اگر نیت عمرہ کی ہے عمرہ کرے بیان اسکا موقوف اسپر ہے ۱۲

عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصیہ فلا یعصہ رواہ البخاری اور روایت ہے
عائشہ رضی سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نذر کرے یہ کہ اطاعت کرے اللہ کی پس چاہیے کہ اطاعت کرے اسکی اور جو شخص کہ
نذر کرے اللہ کے گناہ کرنیکی پس نہ گناہ کرے اسکا نقل کی یہ بخاری نے وعن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا وفاء
لنذر فی معصیۃ ولا فیما لا یملک العبد رواہ مسلم وفی روایۃ لا نذر فی معصیۃ اللہ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہیں جائز پورا کرنا نذر کا گناہ میں اور نہیں پورا کرنا نذر کا بیچ اس چیز کے کہ نہیں مالک ہوتا بندہ نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں
ہے کہ نہیں جائز پورا کرنا نذر کا بیچ گناہ اللہ تعالی کے **ف** نہیں جائز الخ یعنی اگر نذر مانے گناہ کرنیکی تو نہیں جائز ہے پورا کرنا اسکا اور نہیں لازم آتا کفارہ
اور یہی قول ہے مالک رح اور شافعی رح کا اور حنفیہ کے نزدیک اسمین کفارہ قسم کا لازم آتا ہے اور نہیں مالک ہوتا یعنی مثلاً کوئی کہے غیر کے غلام کو یا کسی
اور چیز کو کہ مین نے لازم کیا اپنے پر اسکو خدا کی راہ مین آزاد کرنا یا دینا تو اسکے ذمہ لازم نہیں ہوتا بسبب نہ صحیح ہونے نذر کے طیبی و مولانا وعن
عقبۃ بن عامر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کفارۃ النذر کفارۃ الیمین رواہ مسلم اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ نقل کی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کفارہ نذر کا کفارہ قسم کا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی مطلق نذر مانے کہے کہ مجھپر نذر ہے اور نام نہ لے کسی چیز
کا تو اسپر کفارہ قسم کا ہے اور اگر نیت کرے روزونکی بغیر عدد کے لازم ہوتے ہین اسپر تین روزے اور اگر نیت کرے صدقہ کی تو کھلانا دس مسکینو کا مانند
فطرہ کے لازم ہوتا ہے ع در المختار وعن ابن عباس قال بینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب اذا ہو برجل قائم فسأل عنہ فقالوا ابو اسرائیل
نذر ان یقوم ولا یقعد ولا یستظل ولا یتکلم ویصوم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مروہ فلیتکلم ولیستظل ولیقعد
ولیتم صومہ رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہ کہا اسوقت کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتے تھے ناگہان دیکھا ایک شخص
کھڑے ہوئے کو پس پوچھا نام و احوال اسکا پس کہا لوگوں نے کہ نام اسکا ابو اسرائیل ہے نذر مانی ہے اسنے یہ کہ کھڑا رہے اور نہ بیٹھے اور نہ سایہ مین آوے
اور نہ بولے یعنی مطلقاً اور روزہ رکھے یعنی ہمیشہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہو اس سے کہ بولے اور سایہ مین آوے اور بیٹھے اور پورا کرے
روزہ اپنا نقل کی یہ بخاری نے **ف** پورا کرے روزہ اور ہمیشہ رکھتا رہے روزے اسلیے کہ نذر ماننی طاعت کی لازم ہے اور رکھنا روزونکا ہمیشہ اچھا ہے
اسکے لیے کہ قدرت رکھے اسکی اور استثنا کیے جاتے ہین اس سے پانچ روزے جو رکھنے منع ہین شرعاً اور عرفاً اور اگر نیت کرے ان پانچ دنونکی بھی تو واجب ہے
اسپر افطار کرنا انکا اور لازم آویگا کفارہ بسبب افطار کرنے انکے کے ہمارے نزدیک اور حضرت نے اسکو بولنے کا اسلیے حکم کیا کہ بولنا کبھی واجب
ہوتا ہے مانند قراءت کے یعنی نماز مین اور جواب دینے سلام کے پس ترک کرنا اسکا گناہ ہے اور نہ بیٹھنا اور سایہ مین نہ آنا طاقت بشری سے باہر تھا
اسلیے بیٹھنے اور سایہ مین آنیکا حکم کیا ع وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای شیخا یہادی بین ابنیہ فقال ما بال ہذا قالوا
نذر ان یمشی قال ان اللہ عن تعذیب ہذا نفسہ لغنی وامرہ ان یرکب متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم عن ابی ہریرۃ قال ارکب ایہا
الشیخ فان اللہ غنی عنک وعن نذرک اور روایت ہے انس رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک بوڑھے کو کہ راہ چلتا ہے درمیان دو بیٹون
اپنے کے یعنی تکیہ کیے ہوئے انپر بسبب ضعف کے پس فرمایا حضرت نے کہ کیا حال ہے اسکا عرض کیا صحابہ رض نے کہ نذر مانی ہے اس شخص نے یہ کہ پیادہ پا
جاوے یعنی بیت اللہ کو فرمایا حضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالی عذاب کرنے اسکے سے اپنی جان پر البتہ بے پروا ہے اور حکم کیا اسکو سوار ہونیکا نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین ابو ہریرہ سے یون آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے سوار ہو جا اے بڈھے اسلیے کہ اللہ تعالی بے پروا
ہے تجھسے اور تیری نذر سے **ف** سوار ہونیکا حکم کیا حضرت نے اسکو بسبب عاجز ہونے اسکے کے پیادہ پا چلنے سے کہا ابن ملک نے کہ عمل کیا ہو علما

پس فرمایا کیا تھا اس مکان مین کوئی بت جاہلیت کے بتون مین سے کہ پوجا جاتا تھا کہا اس عورت نے کہ نہین فرمایا کیا تھا اسمین کوئی میلہ میلون انکے سے کہا اسنے کہ نہین فرمایا پوری کر تو اپنی نذر **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بجانا دف کا مباح ہے اور جو کہتے ہین کہ نذر کرنی خاص طاعت کی چیز چاہیے وہ کہتے ہین کہ بجانا دف کا اگرچہ طاعت نہین مباح ہی لیکن چونکہ اسنے نذر مانی تھی کہ حضرت تشریف لاوینگے خیر وعافیت سے تو مین دف بجاؤنگی بجانا اسکا جملہ طاعات سے ہوا **وَعَنْ** اَبِیْ لُبَابَۃَ اَنَّہٗ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِیْ اَنْ اَھْجُرَ دَارَ قَوْمِیَ الَّتِیْ اَصَبْتُ فِیْھَا الذَّنْبَ وَاَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِیْ کُلِّہٖ صَدَقَۃً قَالَ یُجْزِیُٔ عَنْکَ الثُّلُثُ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہے ابی لبابہؓ سے یہ کہ انھون نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق تمام و کمال توبہ میری سے یہ ہے کہ چھوڑ دونمین گھر قوم اپنی کا وہ جو پہنچا مین اسمین گناہ کو اور یہ کہ الگ ہو جاؤنمین سارے مال اپنے سے واسطے تصدق کرنیکے فرمایا حضرت نے کفایت کرتا ہے تجھسے تہائی مال دینا نقل کی یہ رزین نے **ف** چھوڑ دونمین گھر الخ کہا ابو لبابہؓ نے یہ واسطے بھاگنے کے اسجگہ سے کہ غالب ہوا اسپر شیطان کہ گناہ کروا دیا اسمین اور گناہ کرنا انکا تھا بسبب محبت بنی قریظہ کے اسلیے کہ عیال واموال ابو لبابہؓ کے تھے انکے قبضے مین اور قصہ ابو لبابہ کا یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کو کہ ایک قبیلہ ہے یہود سے محاصرہ کیا تو انھون نے حضرت سے عرض کروا بھیجا کہ ابو لبابہؓ صحابی کو ہمارے پاس بھیجدیجیے تا انسے ہم مشورت کرین اپنے مقدمہ مین پس آنحضرت نے بحسب عرض انکی کے ابو لبابہؓ کو انکے پاس بھیجا جب انھون نے ابو لبابہؓ کو دیکھا تو مرد و عورت اور چھوٹے اور بڑے انکے ابو لبابہؓ کے آگے روئے اور زاری کی حتی کہ ابو لبابہؓ کو انپر رحم آیا پھر انھون نے ابو لبابہؓ سے کہا کہ ای ابو لبابہؓ خبر دے ہمکو کہ اگر اترینگے ہم حکم محمدؐ پر تو کیا کرینگے وہ ساتھ ہمارے ابو لبابہؓ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اپنے حلق پر یعنی ذبح کرینگے تمکو ابو لبابہؓ کہتے ہین کہ یہ بات مین نے کہی اور ہنوز قدم وہانسے مین نے نہ اٹھایا تھا کہ متنبہ اور نادم ہوا کہ تو نے خیانت کی خدا اور رسول خدا کی اور یہ آیت اتری انکے حق مین یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِکُمْ بعد ازان گئے ابو لبابہؓ مسجد مین اور باندھا اپنے تئین ستون مسجد سے اور کہا کہ نہین کھلنے کا مین دانہ پانی یہانتک کہ توبہ کرونگا مین اور اللہ قبول کرے توبہ میری وقت نماز کے انکے بیٹے آتے اور کھولدیتے جب وہ نماز پڑھ لیتے تو پھر باندھ دیتے اور جب لوگ آتے انکے کھولنے کیلیے تو وہ راضی نہوتے اور کہتے کہ جبتک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجکو آن کر نہ کھولینگے مین یہانسے نہین جانیکا پس سات دن وہ وہین بندھے رہے یہانتک کہ مارے بھوک اور پیاس کے غش کھا کر گر پڑے پھر توبہ قبول کی اللہ تعالی نے انکی پس کہا گیا انکو کہ اللہ نے توبہ قبول کی تمھاری کھولدو اپنے تئین انھون نے کہا کہ واللہ مین اپنے تئین نہین کھولنے کا یہانتک کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھولین مجکو پس تشریف لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کھولا انکو اپنے دست مبارک سے پھر انھون نے عرض کیا کہ مین پوری توبہ اپنی اسمین دیکھتا ہون کہ اپنے سارے مال سے نکل آؤن تصدق کرنیکے لیے حضرت نے فرمایا تمام مال دینے کی حاجت نہین تہائی مال کافی ہے اور حدیث مین جواب قوم کے گھر چھوڑ دینے کا نہ ذکر کیا ظاہرا اسکو حضرت نے روا رکھا ہو کہ وہ قسم طاعت سے تھا مع ح **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَجُلًا قَامَ یَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اِنْ فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْکَ مَکَّۃَ اَنْ اُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ رَکْعَتَیْنِ قَالَ صَلِّ ھٰھُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَیْہِ فَقَالَ صَلِّ ھٰھُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَیْہِ فَقَالَ شَاْنَکَ اِذًا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے جابرؓ بن عبد اللہ سے یہ کہ ایک شخص کھڑا ہوا دن فتح مکہ کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مین نے نذر مانی ہے واسطے اللہ عزوجل کے کہ اگر فتح کریگا اللہ تمپر مکہ یہ کہ نماز پڑھونگا بیت المقدس مین دو رکعت فرمایا حضرت نے نماز پڑھ اسجگہ یعنی مسجد الحرام مین اس لیے کہ افضل یہ ہے باوجود ہونے اسکے کے سہل تر پھر دوبارہ وہی بات پوچھی اسنے حضرت سے پس فرمایا حضرت نے نماز پڑھ اسجگہ پھر سہ بارہ وہی بات پوچھی حضرت سے پس فرمایا حضرت نے مختار ہے تو اسوقت یعنی اگر انکار کرتا ہے تو یہانکی نماز پڑھنے سے تو تو جان اختیار رکھتا ہے کہ جو کچھ نذر مانی ہے تو نے یعنی بیت المقدس مین پڑھنے کی نقل کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے **ف** شرح السنہ مین لکھا ہے کہ اگر نذر کرے نماز پڑھنی

اور حضرتؐ نے یہ حکم اسلیے کیا کہ مبادا اُنکو حاجت ہو کچھ اور صبر نکر سکین اور حضرت ابوبکرؓ نے جو سارا مال اللہ دیدیا اور حضرتؐ نے منع نکیا سبب یہ تھا کہ و
صابر اور راضی برضائے مولیٰ تھے اور یہ حدیث شاید مصنف اس باب مین اسلیے لایا کہ یہ مشابہ نذر کے تھا اسمین کہ کعبؓ نے واجب کی اپنے نفس پر وہ چیز
نہ واجب تھی بسبب حادث ہونے ایک امر کے ۱۲ ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَةٍ فَکَفَّارَتُهٗ کَفَّارَةُ الْیَمِیْنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ
نہین جائز پورا کرنا نذر کا گناہ مین اور کفارہ اُسکا کفارہ قسم کا ہے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے **ف** یہ حدیث دلیل ہے امام اعظمؒ کی
کہ اُنکا یہی مذہب ہے اور حجت ہے امام شافعیؒ پر ۱۲ ع **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ یُسَمِّهٖ
فَکَفَّارَتُهٗ کَفَّارَةُ یَمِیْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِیْ مَعْصِیَةٍ فَکَفَّارَتُهٗ کَفَّارَةُ یَمِیْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا یُطِیْقُهٗ فَکَفَّارَتُهٗ کَفَّارَةُ
یَمِیْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا اَطَاقَهٗ فَلْیَفِ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَوَقَفَهٗ بَعْضُهُمْ عَلَی ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہے ابن عباسؓ
سے یہ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مانے نذر غیر معین یعنی جیسے کہے کہ خدا کیلیے مجھپر نذر ہے اور تعین نکرے اُسچیز نذر کی گئی کو کہ
روزہ ہے یا صدقہ ہے مثلاً پس کفارہ اُسکا کفارہ قسم کا ہے اور جو شخص مانے نذر گناہ مین تو کفارہ اُسکا کفارہ قسم کا ہے اور جو شخص مانے
ایسی نذر کہ نہ طاقت رکھے اُسکے پورا کرنیکی یعنی مثلاً نذر مانے پہاڑ کے اُٹھانیکی یا پیادہ پا چلنے کی طرف بیت اللہ کے اور مانند انکے کے پس کفارہ
اُسکا کفارہ قسم کا ہے اور جو شخص کہ مانے ایسی نذر کہ طاقت رکھے اُسکی پس چاہیے کہ پورا کرے اُسکو نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور
موقوف کیا اسکو بعضون نے ابن عباسؓ پر **وَعَنْ** ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاکِ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّنْحَرَ اِبِلًا
بِبُوَانَةَ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ کَانَ فِیْهَا وَثَنٌ مِّنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِیَّةِ یُعْبَدُ قَالُوْا
لَا قَالَ فَهَلْ کَانَ فِیْهَا عِیْدٌ مِّنْ اَعْیَادِهِمْ قَالُوْا لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْفِ بِنَذْرِکَ فَاِنَّهٗ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ وَلَا فِیْ
مَا لَا یَمْلِکُ ابْنُ اٰدَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہ کہا نذر مانی ایک شخص نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین یہ کہ
ذبح کرے اونٹ بوانہ مین کہ نام ایک جگہ کا ہے اسفل مکہ مین پس آیا وہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی حضرتؐ کو یعنی اپنی نذر کی پس
فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہؓ سے کہ کیا تھا اُسمین کوئی بُت بتون جاہلیت کے سے کہ پوجا جاتا تھا کہا صحابہؓ نے کہ نہین فرمایا پس کیا تھی اُس مین
کوئی عید عیدون کفار کی سے کہا کہ نہین پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی متوجہ ہو کر طرف اُس شخص کے کہ پوری کر نذر اپنی اسلیے کہ تحقیق
نہین جائز پورا کرنا واسطے نذر کے کہ گناہ مین ہو اور نہین لازم ہوتی ہے نذر اُسچیز مین کہ نہین مالک بیٹا آدم کا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** کوئی عید الخ
یعنی وہان کوئی میلہ اُنکا ہوتا تھا کہ وہان جاکر سیر و تماشے مین مشغول ہوتے تھے ان باتونکے پوچھنے سے غرض یہ تھی کہ مشابہت کفار کے ساتھ
نہو ۱۲ ع ح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ نَذَرْتُ اَنْ اَضْرِبَ عَلٰی رَاْسِکَ بِالدُّفِّ قَالَ
اَوْفِیْ بِنَذْرِکِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَزَادَ رَزِیْنٌ قَالَتْ وَنَذَرْتُ اَنْ اَذْبَحَ بِمَکَانِ کَذَا وَکَذَا مَکَانٌ یَذْبَحُ فِیْهِ اَهْلُ الْجَاهِلِیَّةِ فَقَالَ هَلْ کَانَ بِذٰلِکَ الْمَکَانِ
وَثَنٌ مِّنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِیَّةِ یُعْبَدُ قَالَتْ لَا قَالَ هَلْ کَانَ فِیْهِ عِیْدٌ مِّنْ اَعْیَادِهِمْ قَالَتْ لَا قَالَ اَوْفِیْ بِنَذْرِکِ اور روایت ہے عمرو
بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمروؓ سے یہ کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق مین نے نذر مانی
ہے یہ کہ بجاؤن مین دف آپکے سر پر یعنی روبرو آپکے وقت آنے آپکے کے جہاد سے فرمایا پوری کرے اپنی نذر نقل کی یہ ابوداؤد نے اور زیادہ کیا رزین
نے کہ کہا اُس عورت نے اور نذر مانی ہے مین نے یہ کہ ذبح کرون بیچ مکان فلانے اور فلانے کے وہ مکان کہ ذبح کرتے تھے اُسمین جاہلیت کے لوگ

فِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ وَلَا فِي مَالَا يَمْلِكُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد اور روایت ہے سعید بن المسیبؒ سے یہ کہ دو بھائی انصار مین سے تھے اُنکے درمیان مین میراث یعنی
اُن دونونکو میراث کسی کی پونہچی تھی کہ بانٹنی چاہیے تھی پس طلب کیا ایک بھائی نے اُن دونونمین سے اپنے دوسرے بھائی سے بانٹنا میراث کا پس
کہا اُس دوسرے بھائی نے کہ اگر پھر طلب کریگا تو مجھسے بانٹنا میراث کا تو سارا مال میرا صرف کیا جاویگا کعبہ مین پس کہا اُسکو حضرت عمرؓ نے کہ تحقیق
کعبہ بے پرواہے تیرے مال سے یعنی حاجت نہین رکھتا وہ کہ مال اپنا نذر اُسکے کرے اور یہ امر واجب وضروری نہین کفارہ دے اپنی قسم کا اور بول
اپنے بھائی سے یعنی اگر پھر طلب کرے تجسے بانٹنا میراث کا جواب اُسکے سوال کا دے اور تقسیم کر میراث کو پس تحقیق مین نے سنا ہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے نہین واجب تجھپر یعنی مثل تیرے پر لازم کرنا اس قسم کا یعنی بلکہ کفارہ دینا چاہیے تجکو اور نہین نذر بیچ گناہ پروردگار کے یعنی نہین پورا
کرنا چاہیے اِس نذر کو اور نہ بیچ کاٹنے ناتے کے اور نہ بیچ اُس چیز کے کہ نہین مالک اُسکا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** رتاج کہتے ہین بڑے دروازے کو اور یہان
رتاج کعبہ سے نفس مراد ہے نہ دروازہ کعبہ کا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ النَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِي طَاعَةٍ فَذٰلِكَ لِلّٰهِ فِيْهِ الْوَفَاءُ وَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِي مَعْصِيَةٍ فَذٰلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَلَا وَفَاءَ فِيْهِ وَيُكَفِّرُهُ
مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہے عمرانؓ بن حصین سے کہ کہا سُنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ نذر کرنی
دو طرح ہے پس جو شخص کہ نذر کرے طاعت مین یعنی بیچ بندگی اللہ کے پس یہ واسطے اللہ کے ہے اِسطرح کی نذر مین پورا کرنا چاہیے یعنی واجب ہے
پورا کرنا اُسکا اور جو شخص کہ نذر کرے گناہ مین پس یہ نذر واسطے شیطان کے ہے نہ پورا کرنا چاہیے اِس نذر کو اور کفارہ دے اُسکا جو کہ کفارہ
دیتا ہے قسم کا نقل کی یہ نسائی نے **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ اِنَّ رَجُلًا نَذَرَ اَنْ يَنْحَرَ نَفْسَهٗ اِنْ نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنْ عَدُوِّهٖ فَسَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ
فَقَالَ لَهٗ سَلْ مَسْرُوْقًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ لَا تَنْحَرْ نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا قَتَلْتَ نَفْسًا مُؤْمِنَةً وَاِنْ كُنْتَ كَافِرًا تَعَجَّلْتَ اِلَى
النَّارِ وَاشْتَرِ كَبْشًا فَاذْبَحْهُ لِلْمَسَاكِيْنِ فَاِنَّ اِسْحَاقَ خَيْرٌ مِّنْكَ وَفُدِيَ بِكَبْشٍ فَاَخْبَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ هٰكَذَا كُنْتُ اَرَدْتُ اَنْ اُفْتِيَكَ
رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے محمد بن منتشر سے کہ کہا تحقیق ایک شخص نے نذر مانی یہ کہ ذبح کرے اپنے تئین اگر نجات دے اُسکو اللہ دشمن اُسکے سے پس
پوچھا ابن عباسؓ سے یعنی حکم اِس مسئلہ کا پس کہا اُسکو پوچھ مسروق سے پس پوچھا اُس سے پس کہا مسروق نے اُسکو کہ نہ ذبح کر تو اپنی جان کو
اِسلیے کہ تحقیق تو اگر ہے مسلمان قتل کیا تو نے جان مسلمان کو اور اگر ہے تو کافر جلدی کی تو نے طرف دوزخ کے اور خرید کر تو دنبہ اور ذبح کر تو اُسکو واسطے
مسکینونکے کیونکہ حضرت اسحٰق علیہ السلام بہتر تھے تجھسے اور بدلہ دیے گئے وہ ساتھ ایک دنبہ کے پس خبر دی اُس شخص نے یعنی مسروق کے فتوے کی ابن
عباسؓ کو پس کہا ابن عباسؓ نے اسیطرح سے تھا مین ارادہ رکھتا کہ فتویٰ دون تجکو نقل کی یہ رزین نے **ف** اگر نجات دے اس شخص کو دشمن کے ہاتھ
مرنا اشد اور فضیحت ناک معلوم ہوتا تھا پس اُسنے کہا کہ خداوندا اصل موت مجپر سخت نہین مین باختیار خود جان اپنی تجکو سونپتا ہون لیکن مرنا
دشمن کے ہاتھ مجپر شاق ہے اگر نجات دیگا تو مجکو اُسکے ہاتھ سے تو مارونگا مین اپنے تئین تیرے لیے اور یہ اُسنے نہ جانا کہ قتل نفس اپنے ہاتھ اشد
اور حرام ہے اور مسروقؒ ابن اجدع کبار تابعین اور بڑے علما و فقہا سے تھے اسلام لائے تھے پہلے وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابن عباسؓ نے
اِس مسئلہ کے پوچھنے کو مسروق سے اِسلیے کہا کہ مسروق نے تحصیل علم خلفاے اربعہ اور عائشہ صدیقہؓ سے کیا تھا اور یہ امر بسبب نہایت احتیاط اور دیانت
اور صبر ابن عباسؓ کے تھا پس اُسنے جب مسروق سے یہ مسئلہ پوچھا تو اُنھون نے منع کیا کہ اپنے تئین ذبح نہ کر اِسلیے کہ تو اگر اللہ کے نزدیک مسلمان ہے اور اپنے
تئین ماریگا تو ماریگا نفس مسلمان کو اور اوپر قتل کرنے نفس مومن کے وعید ساتھ ہمیشہ رہنے کے دوزخ مین وارد ہوا ہے اِس آیت مین وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ
وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا الخ اور اگر تو کافر ہے تو شتابی کریگا طرف آگ دوزخ کے بہر تقدیر مارنا اپنے تئین نامشروع و نامعقول ہے اور یہ جو کہا کہ بدلہ دیے گئے

مسجد نبوی مین تو نکلتا ہے نذر اپنی سے اگر پڑھے مسجد الحرام مین اور نہین نکلتا اگر پڑھے مسجد اقصیٰ یعنے بیت المقدس مین اور اگر نذر کرے نماز پڑھنی مسجد اقصیٰ مین پھر پڑھے مسجد الحرام مین یا مسجد نبوی مین تو نکل جاتا ہے نذر سے اور کہا علما ہمارے نے کہ ہمارے مذہب مین یہ ہے کہ جو کوئی نذر کرے نماز پڑھنی ایک مکان مین پھر نماز پڑھی اور مکان مین کہ وہ کم ہو اُس سے تو جائز ہے ؏ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً وَاِنَّهَا لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِ اُخْتِكَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ بَدَنَةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَرْكَبَ وَتُهْدِيَ هَدْيًا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ شَيْئًا فَلْتَحُجَّ رَاكِبَةً وَتُكَفِّرْ يَمِيْنَهَا اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ بہن عقبہؓ بن عامر کی نے نذر مانی یہ کہ حج کرے پیادہ اور تحقیق وہ طاقت رکھتی ہو نہین اسکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے پیادہ چلنے بہن تیری کے سے پس چاہیے کہ سوار ہو یعنی جبکہ پیادہ پا نہ چل سکے اور ذبح کرے بدنہ یعنی اونٹ یا گائین ہمارے نزدیک اور اونٹ نزدیک شافعیؒ کے نقل کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے اور بیچ ایک اور روایت ابو داؤد کے یون آیا ہے کہ پس حکم کیا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوار ہو اور ذبح کرے ہدی اور ایک اور روایت ابو داؤد کی مین یون ہے کہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہین دیتا ساتھ مشقت بہن تیری کے کچھ یعنی اسطرح کی مشقت کھینچنے مین کچھ ثواب نہین ہوتا پس چاہیے کہ حج کرے سوار یعنی اگر نہ چل سکے پیادہ اور کفارہ دے اپنی قسم کا **ف** ہدی کہتے ہین اُس جانور کو کہ حرم مین بھیجا جاوے ذبح کرنیکے لیے اور ادنیٰ درجہ اُسکا بکری ہے اور اعلیٰ اُسکا بدنہ یعنی اونٹ یا گائین اور حکم ساتھ بدنے کیواسطے استحباب کے ہو کہا قاضی نے کہ جبکہ تھا پیادہ پا چلنا حج مین قبیلہ طاعات سے واجب ہوا ساتھ نذر کے اور لاحق ہوا ساتھ تمام ایسے اعمال کے کہ نہین جائز ہے ترک اُنکا مگر اسکے لیے کہ عاجز ہو اور متعلق ہوتا ہے ساتھ ترک اُسکے کے فدیہ اور اختلاف کیا گیا ہے واجب مین کہ کیا واجب ہوتا ہے پس کہا حضرت علیؓ نے کہ واجب ہوتا ہے بدنہ بحسب اس حدیث کے اور کہا بعضون نے کہ واجب آتی ہے بکری جیسے بیچ تجاوز کرنیکے میقات سے اور حمل کیا ہے اُنھون نے امر کرنیکو ساتھ بدنہ کے استحباب پر اور یہی قول مالکؒ کا اور ظاہر تر قول شافعیؒ کا ہے اور کفارہ دے اپنی قسم کا یعنی توڑنے قسم کا اور ظاہر یہ ہے کہ مراد کفارہ سے کفارہ جنایت کا ہے کہ وہ ہدی ہے یا روزہ کہ قائم مقام ہدی کے ہو جو آگے مذکور ہے تاکہ مطابق ہو جاوے یہ اور روایتونکے نہ کفارہ قسم کا ؏ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُخْتٍ لَهٗ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ مُرُوْهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عبداللہؓ بن مالک سے یہ کہ عقبہ ابن عامر نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال اپنی بہن کا کہ نذر مانی تھی یہ کہ حج کرے پیادہ ننگے پاؤن ننگے سر پس فرمایا حضرتؐ نے کہ حکم کرو اُسکو سر ڈھانپے اور سوار ہو اور چاہیے کہ روزے رکھے تین دن نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** سر ڈھانکنے کا اسلیے حکم کیا کہ کھلا رکھنا سر کا عورت کو گناہ ہے اسلیے کہ عورت کا سر اور بال اُسکے ستر ہین اور حکم سواری کا اسلیے کیا کہ عاجز تھی پیادہ چلنے سے اور مشقت اُٹھاتی تھی اُسمین اور روزے رکھے الخ یعنی وقت عاجز ہونیکے ہدی سے کہ اس سے پہلی حدیث مین گذری بدلے ہدی کے روزے رکھے یا اسلیے روزونکو فرمایا کہ کفارہ قسم کی جو کئی قسمین ہین انمین سے ایک یہ بھی ہین پس اگر عاجز ہو اور قسمون کفارہ کی سے تو تین روزے رکھا اور تین دن پےدرپے اگر ہون کفارہ قسم کا و الا جسطرح چاہے ؏ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَخَوَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيْرَاثٌ فَسَاَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ فَقَالَ اِنْ عُدْتَ تَسْاَلُنِي الْقِسْمَةَ فَكُلُّ مَالِيْ فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اِنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ كَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَكَلِّمْ اَخَاكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَمِيْنَ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ الرَّبِّ وَلَا

بِشَجَرَۃٍ فَقَالَ اَسْلَمْتُ لِلّٰہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلَمَّا اَھْوَیْتُ لِاَقْتُلَہٗ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَقْتُلُہٗ بَعْدَ اَنْ قَالَھَا قَالَ لَا تَقْتُلْہُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ قَطَعَ اِحْدٰی یَدَیَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْہُ فَاِنْ قَتَلْتَہٗ فَاِنَّہٗ بِمَنْزِلَتِکَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَہٗ وَاِنَّکَ بِمَنْزِلَتِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْلَ کَلِمَتَہُ الَّتِیْ قَالَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے مقداد بن اسود سے یہ کہ اُسنے کہا یا رسول اللہ خبر دیجیے مجکو اگر مین ملاقات کرون ایک شخص کافر سے پس لڑین ہم آپسمین پس مارے کافر ایک ہاتھ پر میرے دونون ہاتھون مین سے تلوار اور کاٹ ڈالے اُس ہاتھ کو پھر پناہ پکڑے کافر مجھسے ساتھ ایک درخت کے اور کہے مسلمان ہوا مین واسطے اللہ کے اور ایک روایت مین یون ہے کہ جب قصد کیا مین نے کہ قتل کرون مین اُسکو کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کیا مار ڈالون مین اُسکو بعد کہنے کے فرمایا نہ قتل کر اُسکو پس کہا مقداد نے یا رسول اللہ تحقیق اُسنے کاٹ ڈالا ہے ایک ہاتھ میرا پس فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قتل کر اُسکو پس اگر قتل کریگا تو اُسکو پس تحقیق وہ بیچ مرتبہ تیرے کے ہے پہلے اُسکے کہ قتل کرے تو اُسکو اور تحقیق تو ہوویگا بیچ مرتبہ اُسکے کے پہلے کہنے کلمے اُسکے کے کہ کہا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جیسا تو معصوم الدم تھا پہلے مارنے اُسکے کے اب وہ ہوگیا معصوم الدم بسبب اسلام لانیکے اور تو ہوا غیر معصوم الدم بسبب مارنے اُسکے کے جیسا وہ تھا پہلے کہنے کے یعنی پہلے کہنے کلمے کے اُسکا مار ڈالنا درست تھا بسبب کفر کے اور اب تیرا مار ڈالنا درست ہوا بسبب قتل کرنے اُسکے کے مولانا **وَعَنْ** اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اُنَاسٍ مِّنْ جُھَیْنَۃَ فَاَتَیْتُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْھُمْ فَذَھَبْتُ اَطْعَنُہٗ فَقَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَطَعَنْتُہٗ فَقَتَلْتُہٗ فَجِئْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ اَقَتَلْتَہٗ وَقَدْ شَھِدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِکَ تَعَوُّذًا قَالَ فَھَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃِ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْبَجَلِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَیْفَ تَصْنَعُ بِلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِذَا جَاءَتْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَہٗ مِرَارًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اسامہؓ بن زید سے کہ کہا بھیجا ہمکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف لوگون جہینہ کے یعنی لڑنے کیلیے اُنسے اور جہینہ نام ہے ایک قبیلہ کا پس آیا مین ایک شخص کے پاس اُن مین سے اور ارادہ کیا مین نے یہ کہ مارون مین اُسکو نیزہ پس کہا اُسنے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور مارا مین نے اُسکو نیزہ پس مار ڈالا مین نے اُسکو پھر آیا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبر دی مین نے آپکو پس فرمایا کیا قتل کیا تو نے اُسکو حال آنکہ پڑھا اُسنے کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا مین نے یا رسول اللہ سوائے اُسکے نہین کہ کیا اُسنے یہ واسطے بچاؤ کے قتل سے فرمایا پس کیون نہ چیرا تو نے دل اُسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت جندبؓ بن عبد اللہ بجلی کے یہ ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کریگا اور کیا جواب دیگا تو کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو جسوقت کہ آویگا یہ کلمہ جھگڑتا ہوا دن قیامت کے کہنے والے کیطرف سے فرمایا حضرتؐ نے یہ کئی بار یعنی واسطے خوف دلانیکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کیون نہ چیرا تو نے دل اُسکا اور نہ دریافت کیا تو نے حال دل اُسکے کا تا جانتا کہ اُسنے بسبب مال جان اپنی کے کہا ہے یا بطریق خلاص وصدق کے اور یہ چیرنا دل کا اور جاننا حقیقت باطن اُسکے کا ممکن نتھا پس چاہیے تھا حکم ظاہر پر کرنا یعنی اُسکو حکم مومن ہونیکا دیتا اور اسامہؓ نے گمان کیا کہ ایمان لانا ایسی حالت مین نہین نفع دیتا پس حضرتؐ نے بیان فرمایا کہ تمکو خطا ہوئی اجتہاد مین اور مجتہد خطاے اجتہادی مین معذور ہوتا ہے اسلیے اسامہؓ پر دیت نہ لازم ہوئی اور حضرت اسامہؓ پر خفا اسلیے ہوے کہ لازم تھا اُنکو توقف کرنا تا معلوم ہوتا حال اُسکا ۱۲ ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاھِدًا لَّمْ یَرَحْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَاِنَّ رِیْحَھَا تُوْجَدُ مِنْ مَّسِیْرَۃِ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمروؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قتل کرے عہد والے کو نہ پاویگا بو بہشت کی اور تحقیق بو بہشت کی آتی ہے چالیس برس کی راہ سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** عہد والے سے مراد ہے وہ کافر کہ عہد کیا ہو ساتھ امام کے اوپر ترک کرنے لڑائی کے ذمی ہو یا غیر ذمی اور چالیس برس کی راہ سے اور ایک روایت مین ستر برس آئے ہین اور ایک روایت مین سو برس اور موطا مین پانسو برس اور فردوس مین ہزار برس اور یہ تفاوت بحسب اختلاف اشخاص اور اعمال اور تفاوت درجات کے ہے کہ بعضونکو ہزار برس کی مسافت سے آویگی وہ بو اور بعضون کو پانسو برس کی مسافت سے وغیر ذلک اور احتمال ہے کہ مراد ان سب سے طول مسافت ہے نہ تحدید اُسکی اور نہ مراد پانے بو بہشت کی سے یہ ہے کہ

اسحٰقؑ ساتھ دنبہ کے تو یہ مبنی ہے اوپر قول بعضون کے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو خواب مین دیکھا کہ مین اپنے بیٹے کو ذبح کرتا ہون تو وہ اسحٰق تھے اور
قول مشہور اور مختار یہ ہے کہ وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تھے اور جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے کہ حضرت اسحٰق کے حق مین یہ کہنا تحریف اہل کتاب کی سے
ہے واللہ اعلم کذا ذکرہ الشیخ اور در مختار مین ہے کہ اگر نذر کی ایک شخص نے یہ کہ ذبح کرے اپنے بیٹے کو پس اُسپر ہے ذبح کرنا بکری کا واسطے قصہ خلیل علیہ السلام
کے اور لغو کہا ہے اِسکو ابو یوسفؒ اور شافعیؒ نے اور لغو ہے نذر اگر ہو ساتھ ذبح کرنے نفس اپنے کے یا غلام اپنے کے اور واجب ہے امام محمدؒ کے نزدیک بکری اور
اگر نذر کرے ساتھ ذبح کرنے باپ اپنے کے یا دادا اپنے کے یا ماں اپنی کے تو لغو ہے **كِتَابُ الْقِصَاصِ** کتاب ہے بیچ بیان قصاص کے **ف** قصاص ور قصص کے
معنی ہین کسی کے پیچھے جانا چونکہ ولی مقتول پیچھا پکڑتا ہے قاتل کا تا مارے اُسکو بدلے مین مقتول کے اسلیے اِسکو قصاص کہتے ہین اور مقاصات کے معنی مساوات کے
بھی ہین قصاص لینے سے برابر ہو جاتے ہین ولی اور قاتل یا قاتل اور مقتول اسلیے کہ کیا جاتا ہے قاتل سے مثل اُس چیز کے کہ کیا قاتل نے مقتول سے ؏ **اَلْفَصْلُ**
الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ یَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ
رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّیِّبُ الزَّانِیْ وَالْمَارِقُ لِدِیْنِہِ التَّارِکُ لِلْجَمَاعَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے عبد اللہ بن
مسعودؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین روا خون کرنا انسان مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو اِسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین رسول اللہ
کا مگر بسبب ایک بات کے تین مین سے ایک تو قتل کرنا عمدا کہ مارا جاوے نفس بدلے نفس کے یعنی قصاص لینا اور یہ حق ولی مقتول کا ہے اُسطرح کہ شرع مین مقرر
ہے اور دوسری زنا ہے کہ سنگسار کیا جاوے زانی بیاہا ہوا یعنی اور ہو وہ مکلف اور مسلمان اور آزاد اور تیسری نکلنا دین اپنے سے چھوڑ دینے والا جماعت کو نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** گواہی دیتا ہو الخ یعنی گواہی دیتا ہو الوہیت خدائے تعالی کی اور میری رسالت کی یہ تاکید اور بیان ہے اسلام کا اور اشارہ ہے اسپر
کہ کہنا شہادتین کا کافی ہے بیچ ناروا ہونے کرنے خون کے اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ مسلمان کا خون کرنا روا نہین مگر بسبب ایک چیز کے تین چیزون سے یا تو
مارنا کسیکو ناحق یعنی جو کوئی کسیکو ناحق قتل کرے اُسکا قتل کرنا روا ہے اور یا زنا کرنا کہ اگر بیاہا ہوا مکلف مسلمان آزاد زنا کرے تو اُسکو سنگسار کرنا روا ہے
اور یا نکلنا دین اپنے سے یعنی جو کوئی مرتد ہو جاوے اُسکو بھی قتل کرنا روا ہے اور چھوڑ دینے والا الخ یہ صفت مؤکدہ ہے مارق کی یعنی جو کہ چھوڑ دے جماعت
مسلمانونکی اور الگ ہو جاوے اُنسے بسبب مرتد ہونیکے کہ وہ چھوڑ دینا اسلام کا ہے ازروئے قول کے یا فعل کے یا اعتقاد کے تو واجب ہے قتل کرنا اُسکا اگر
نہ توبہ کرے اور اُسکو مسلمان کہنا مجازا ہے باعتبار حالت پہلی کے اور حنفیہ کے نزدیک اگر عورت مرتدہ ہو جاوے تو اُسکو نہ قتل کرین ؏ **وَعَنِ**
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّزَالَ الْمُؤْمِنُ فِیْ فُسْحَۃٍ مِّنْ دِیْنِہٖ مَا لَمْ یُصِبْ دَمًا حَرَامًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے
ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہا ہے مومن بیچ کشادگی اور فراغت دین اپنے سے جبتک کہ نہین پہونچتا خون حرام کو نقل کی
یہ بخاری نے **ف** یعنی جبتک کسیکا خون ناحق نہین کیا تو اللہ تعالی کی امید رحمت اور بخشش کی ہین بیچ وسعت کے ہے اور جب اسنے خون ناحق کیا
تو تنگی ہوئی اسپر اور داخل ہوا اُنکے زمرہ مین کہ نا امید ہین رحمت اللہ تعالی کی سے ؏ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِی الدِّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے اول حکم کرنا اللہ تعالی کا درمیان لوگونکے حکم کرنا خونون ہوگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی بندونکے حقوق مین جو حکم کیا جاویگا
تو اول حکم در مقدمہ خون ہی کے کیا جاویگا اور اللہ تعالی کے حقوق مین جو سوال کیا جاویگا تو اول در مقدمہ نماز کے سوال کیا جاویگا اور ظاہر تر یہ ہے کہ
منہیات مین جو حکم کیا جاویگا تو اول در مقدمہ خون کے حکم کیا جاویگا اور مامورات کا جو سوال کیا جاویگا تو اول نماز کا سوال کیا جاویگا ؏ **وَعَنِ**
الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ لَّقِیْتُ رَجُلًا مِّنَ الْکُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ اِحْدٰی یَدَیَّ بِالسَّیْفِ فَقَطَعَھَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّیْ

اپنے کہا اُس شخص نے کہ کہا گیا واسطے میرے یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہرگز نہ درست کرینگے ہم تجھسے اُس چیز کو کہ خراب کی تو نے پس بیان کیا اس خواب کو طفیلؓ نے روبرو
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی اُسکو اور دونون ہاتھون اُسکے کو بخشدے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
بہ برکت ہجرت کرنیکے طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہوتی تھی رحمت و مغفرت الٰہی اور اگر ہجرت کرنیوالا مبتلا ہوتا کسی گناہ مین بخشا جاتا تھا بسبب
استغفار حضرتؐ کے اور صحیح حدیثون سے ثابت ہوا ہے کہ زیارت کرنی حضرتؐ کی قبر شریف کی بعد از وفات حضرتؐ کے مانند زیارت کرنے اُنکی کے ہے حالت
زندگی مین پس حاصل ہونے اس نعمت کا امیدوار رہنا چاہیے اور یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کرنا کبیرہ گناہ کا باعث کفر اور ہمیشہ رہنے کا دوزخ مین نہین
جیسا کہ مذہب اہل سنت و جماعت کا ہے **وَعَنْ** اَبِی شُرَیْحٍ الْکَعْبِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ اَنْتُمْ یَا خُزَاعَۃُ قَدْ قَتَلْتُمْ
ھٰذَا الْقَتِیْلَ مِنْ ھُذَیْلٍ وَاَنَا وَاللّٰہِ عَاقِلُہٗ مَنْ قَتَلَ بَعْدَہٗ قَتِیْلًا فَاَھْلُہٗ بَیْنَ خِیَرَتَیْنِ اِنْ اَحَبُّوْا قَتَلُوْا وَاِنْ اَحَبُّوْا اَخَذُوا الْعَقْلَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَالشَّافِعِیُّ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ بِاِسْنَادِہٖ وَصَرَّحَ بِاَنَّہٗ لَیْسَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ وَقَالَ وَاَخْرَجَاہُ مِنْ رِوَایَۃِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَعْنِیْ بِمَعْنَاہُ
اور روایت ہے ابی شریح کعبی سے کہ نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا پھر تم اے خزاعہ تحقیق قتل کیا تمنے اُس قتیل کو قبیلہ ہذیل سے اور مین قسم ہے خدا کی
دین بہا دینے والا ہون اُسکا جو شخص کہ قتل کرے پیچھے اُسکے کسیکو پس وارث اُسکے مختار ہین درمیان دو امر کے اگر چاہین مار ڈالین قتل کرنیوالیکو اور اگر
چاہین بھر لین اُس سے خون بہا نقل کی یہ ترمذی اور شافعیؒ نے اور شرح السنہ مین ساتھ اسناد شافعیؒ کے مذکور ہے اور صریح بیان کیا ہے بغوی شرح السنہ کے
مصنف نے کہ یہ حدیث نہین ہے بخاری اور مسلم مین ابی شریحؓ سے اور کہا بغوی نے کہ روایت کیا ہے بخاری اور مسلم نے اس حدیث کو ابی ہریرہؓ سے یعنی ساتھ معنی
اسکے **ف** یعنی صحیحین مین معنی اس حدیث کے ہین اور الفاظ اسکے اصلا نہین نہ ابی شریحؓ سے اور نہ ابی ہریرہؓ سے یہ اعتراض ہے بغوی پر کہ پہلی فصل مین حدیثین
صحیحین کی لاتا ہے اور یہ صحیحین مین ہے نہین چنانچہ خود بغوی نے کہا ہے کہ یہ صحیحین مین نہین اور ابتدائے حدیث مین جو فرمایا کہ پھر تم اے خزاعہ الخ تو یہ تتمہ ہے
خطبہ کا کہ پڑھا حضرتؐ نے روز فتح مکہ کے اور ابتدا اسکی مذکور ہے بیچ باب حرم مکہ کے اور خزاعہ نے مارا تھا اُن ایام مین ایک شخص کو ہذیل مین سے بدلے مین
ایک قتیل کے کہ ایام جاہلیت مین مارا گیا تھا پس ادا کیا حضرتؐ نے خون بہا اُسکا واسطے دفع فتنہ کے درمیان دونون قبیلون کے جیسیکہ فرمایا اور مین قسم ہے
خدا کی الخ بعد اسکے بیان کیا حضرتؐ نے قاعدہ شرع کا اس باب مین جو شخص کہ قتل کرے الخ اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ اختیار قتیل کے وارثونکو ہے
چاہین قصاص لین اور چاہین دیت لین اور یہ مذہب ہے شافعیؒ اور احمدؒ کا اور امام ابو حنیفہؒ اور مالکؒ کے نزدیک ثابت نہین ہوتی دیت مگر ساتھ رضا قاتل
کے اور امام شافعیؒ کا بھی ایک قول یہی ہے پس اُنکے نزدیک تاویل اس حدیث کی یہ ہے کہ وارث قتیل کے اختیار رکھتے ہین چاہین قصاص لین اور چاہین دیت
لین اگر دیجاوے دیت اُنکو **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ یَھُوْدِیًّا رَضَّ رَاْسَ جَارِیَۃٍ بَیْنَ حَجَرَیْنِ فَقِیْلَ لَھَا مَنْ فَعَلَ بِکِ ھٰذَا اَفُلَانٌ اَفُلَانٌ
حَتّٰی سُمِّیَ الْیَھُوْدِیُّ فَاَوْمَتْ بِرَاْسِھَا فَجِیْءَ بِالْیَھُوْدِیِّ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَاْسُہٗ بِالْحِجَارَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ ایک یہودی نے کچلا سر ایک لڑکی کا درمیان دو پتھرونکے یعنی ایک پتھر سر کے نیچے رکھا اور ایک اوپر سے مارا پس کہا گیا لڑکی کو کس نے
ساتھ تیرے یہ کیا فلانے نے کیا فلانے نے یعنی جن جن پر گمان تھا اُنکا نام لیا یہانتک کہ نام لیا گیا اُس یہودی کا پس اشارہ کیا لڑکی نے ساتھ سر اپنے کے کہ ہان اُسنے
پس پھر حاضر کیا گیا یہودی پس اقرار کیا اُسنے کہ مین نے یہ کیا ہے پس حکم کیا بسبب اُسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کچلنے سر یہودی کے
پس کچلا گیا سر اُسکا ساتھ پتھرونکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ساتھ پتھرونکے ظاہر یہ ہے کہ درمیان دو پتھرون کے سر کچلا ہو مانند اُس لڑکی کے اور
اس مین دلیل ہے اسپر کہ مرد قتل کیا جاوے بدلے عورت کے جیسیکہ قتل کیجاتی ہے عورت بدلے مرد کے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا اور دلیل ہے اسپر کہ قتل کرنا
ساتھ پتھر بھاری کے کہ حاصل ہو ساتھ اُسکے قتل غالبًا موجب ہے قصاص کا اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا اور تینون امامون کا اور امام ابو حنیفہؒ کے

اوّل جو مقرب اور صالحین ہو بہشت کی پاوینگے یہ اُسوقت محروم رہیگا نہ یہ کہ ہمیشہ محروم رہیگا اور بعضون نے کہا کہ مراد اس سے تغلیظ و تہدید ہے ع ح **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ یَتَرَدّٰی فِیْهَا خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰی سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَسَمُّهٗ فِیْ یَدِهٖ یَتَحَسَّاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِیْدَةٍ فَحَدِیْدَتُهٗ فِیْ یَدِهٖ یَتَوَجَّأُ بِهَا فِیْ بَطْنِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ گرایا اپنے تئین پہاڑ سے اور مار ڈالا اپنی جان کو بسبب اُسکے پس وہ بیچ آگ دوزخ کے ہے گرتا رہیگا اُسمین ہمیشہ ہمیشہ رکھا گیا اُسمین کبھی نہ نکلیگا اور جسنے پیا زہر اور ماری جان اپنی پس زہر اُسکا اُسکے ہاتھ مین ہوگا پیویگا اُسکو دوزخ کی آگ مین ہمیشہ ہمیشہ رکھا گیا اُسمین کبھی نہ نکلیگا اور جسنے مار ڈالی جان اپنی ساتھ تیز چیز کے یعنے چھری وغیرہ سے پس تیز چیز اُسکی اُسکے ہاتھ مین ہوویگی بھونکے گا اُسکو اپنے پیٹ مین بیچ آگ دوزخ کے ہمیشہ ہمیشہ رکھا گیا اُسمین کبھی نہ نکلیگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ہمیشہ آخر لفظ مخلد اور ابدا تاکید ہین لفظ خالدا کی اور حاصل یہ کہ جو کوئی اپنے تئین کسی چیز سے مار ڈالیگا وہ اُسی چیز سے عذاب دیا جاویگا ہمیشہ اور مراد یہ ہے کہ جو حلال جانکر ان چیزونکو کرینگے وہ ہمیشہ دوزخ مین رہین گے یا مراد ہمیشہ رہنے سے رہنا ہے مدت دراز تک ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَّذِیْ یَخْنُقُ نَفْسَهٗ یَخْنُقُهَا فِی النَّارِ وَالَّذِیْ یَطْعَنُهَا یَطْعَنُهَا فِی النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ گلا گھونٹے اپنا اور مار ڈالے اپنے تئین گلا گھونٹے گا اپنا دوزخ مین اور وہ شخص کہ نیزہ مارے اپنے تئین نیزہماریگا اپنے تئین آگ مین نقل کی یہ بخاری نے **وعن** جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِکِّیْنًا فَحَزَّ بِهَا یَدَهٗ فَمَا رَقَاَ الدَّمُ حَتّٰی مَاتَ قَالَ اللهُ تَعَالٰی بَادَرَنِیْ عَبْدِیْ بِنَفْسِهٖ فَحَرَّمْتُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے جندبؓ بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تھا بیچ اُن لوگونکے کہ تھے پہلے تمسے ایک شخص اُسکے لگا تھا زخم پس بے صبری کی اُسنے اور لی ایک چھری اور کاٹ ڈالا ساتھ چھری کے اپنا ہاتھ یعنی جو زخمی تھا پس نہ تھنبا خون یہانتک کہ مر گیا فرمایا اللہ تعالی نے جلدی کی مجھسے بندے میرے نے ساتھ ہلاک کرنے نفس اپنے کے پس حرام کی مین نے اُسپر بہشت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ محمول ہے مستحل پر یعنی اپنے ہلاک کرنیکو حلال جانا اُسنے اسلیئے حرام ہوا داخل ہونا بہشت کا اُسپر یا یہ مراد ہے کہ حرام ہوا اُسپر داخل ہونا بہشت کا اوّل ساتھ صالحین کے یہانتک کہ چکھے سزا اپنے کردار بد کی اور قتل نفس شرع مین حرام ہے اور گناہ کبیرہ اور حقیقت مین وہ تصرف کرنا ملک غیر مین ہے کیونکہ بندے کا ظاہر و باطن ملک پروردگار کی ہے پس اسکو کیا یارا کہ اُسکی ملک مین تصرف کرے اور اپنے کو ہلاک کرے ع +ح **وعن** جَابِرٍ اَنَّ الطُّفَیْلَ ابْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِیَّ لَمَّا هَاجَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ هَاجَرَ اِلَیْهِ وَهَاجَرَ مَعَهٗ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَمَرِضَ فَجَزِعَ فَاَخَذَ مَشَاقِصَ لَهٗ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهٗ فَشَخَبَتْ یَدَاهُ حَتّٰی مَاتَ فَرَاٰهُ الطُّفَیْلُ بْنُ عَمْرٍو فِیْ مَنَامِهٖ وَهَیْئَتُهٗ حَسَنَةٌ وَّرَاٰهُ مُغَطِّیًا یَدَیْهِ فَقَالَ لَهٗ مَا صَنَعَ بِکَ رَبُّکَ فَقَالَ غَفَرَ لِیْ بِهِجْرَتِیْ اِلٰی نَبِیِّهٖ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِیْ اَرَاکَ مُغَطِّیًا یَدَیْکَ قَالَ قِیْلَ لِیْ لَنْ نُّصْلِحَ مِنْکَ مَا اَفْسَدْتَ فَقَصَّهَا الطُّفَیْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ وَلِیَدَیْهِ فَاغْفِرْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ جب ہجرت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف مدینہ کے تو ہجرت کی طفیل بن عمروؓ نے طرف حضرتؐ کے اور ہجرت کی ساتھ طفیلؓ کے ایک شخص نے اُنکی قوم مین سے پس مریض ہوا وہ شخص اور بے صبری کی پس لین اپنی پیکانین تیرونکی اور کاٹ ڈالے ساتھ ایک پیکان کے جوڑ اپنی اُنگلیونکے پس جاری ہوا خون دونون ہاتھون اُسکے سے یہانتک کہ مر گیا پس دیکھا اُسکو طفیلؓ بن عمروؓ نے اپنے خواب مین اسحالت مین کہ ہیئت اُسکی اچھی ہے اور دیکھا اُسکو اسحال مین کہ ڈھانکے ہوئے ہے دونون ہاتھ اپنے پس کہا طفیلؓ نے اُسکو کہ کیا معاملہ کیا ساتھ تیرے رب تیرے نے پس کہا اُسنے کہ بخشدیا مجکو رب میرے نے بسبب ہجرت کرنے میرے کے طرف نبی اُسکے کے رحمت ہو جو اللہ کی اُنپر اور سلام پھر کہا طفیلؓ نے کیا ہے واسطے میرے کہ دیکھتا ہون تجکو ڈھانکے ہوئے دونون ہاتھ

اور دلیل انکی اور حدیث ہی چنانچہ وہ مرقات مین مذکور ہی اور سوال مذکور ابو جحیفہؓ نے اسلیے کہا کہ شیعہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص اپنے اہل بیت کو خصوصاً حضرت علیؓ کو کچھ اسرار علم وحی کے بتائے ہین کہ نہین ذکر کیے وہ غیر اُنکے سے یا اسلیے پوچھا کہ حضرت علیؓ کے زمانہ مین حضرت علیؓ کے برابر علم اور تحقیق کسی مین نہین پائی جاتی تھی پس قسم کھائی حضرت علیؓ نے کہ یہ بات نہین ہی یعنی حضرت نے نہین خاص کیا ہی مجکو ساتھ تبلیغ وارشاد کے سوائے اور لوگون کے میرے پاس نہین ہے سوائے قرآن کے اور اس کاغذ لکھے ہوئے کے اور واقع ہوا ہے تفاوت سمجھ کی جہت سے اور بسبب استعداد واستنباط کے پس جو کوئی دیا گیا سمجھ اور ادراک در سوجھ معانی قرآن مین کھولے گئے اُسپر ابواب علوم کے ۱۲ ع ح وَذُكِرَ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا فِي كِتَابِ الْعِلْمِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن مسعودؓ کی نہ ماری جاوے کوئی جان از راہ ظلم کے کتاب العلم مین

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَهُوَ الْاَصَحُّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ روایت ہی عبد اللہ بن عمروؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ جاتا رہنا دنیا کا بہت سہل ہی نزدیک اللہ کے قتل کرنے مرد مسلمان کے سے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور موقوف بیان کیا ہے اسکو بعضے راویون نے اور وہ صحیح تر ہی یعنی موقوف ہونا نقل کی یہ ابن ماجہ نے براء بن عازب سے یعنی نہ عبد اللہ سے **ف** اللہ تعالی نے زمین آسمان وغیرہ دنیا کی چیزین مسلمانونکے لیے پیدا کی ہین تا عبادت کرین اور ان چیزونکو دیکھکر اللہ تعالی کی قدرت پر یقین کرین پس جسنے قتل کیا مسلمان کو کہ دنیا اُسکے لیے پیدا ہوئی ہی اُسنے گویا فنا کیا دنیا کو چنانچہ اسی کیطرف اشارہ ہے اس آیت مین مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا یعنی جسنے قتل کیا جان بغیر جان کے یا بغیر فساد کے زمین مین پس گویا کہ قتل کیا سب لوگونکو ۱۲ ع وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ وَاَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی سعیدؓ اور ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر تحقیق آسمان والے اور زمین والے شریک ہون بیچ خون کرنے ایک مرد مسلمان کے تو البتہ اُلٹا ڈالیگا اُنکو اللہ دوزخ مین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** بعض شارحین نے لکھا ہی کہ لفظ اَكَبَّهُمْ لازمی ہی اور كَبَّهُمْ متعدی پس کسی راوی کو سہو ہو گیا کہ كَبَّهُمْ کو اَكَبَّهُمْ نقل کیا لیکن ملا علی قاریؒ نے لکھا ہی کہ لفظ اکبہ قاموس مین لازمی اور متعدی دونون طرح نقل کیا گیا ہے پس نسبت خطا کی طرف بعض اہل لغت کے بلکہ سب کے اولی اور احوط ہی نسبت کرنے خطا کے سے طرف راویون ثقہ اور عادلون کے پس تحقیق اس مقام کی یہ ہی اور جامع صغیر مین لَكَبَّهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي النَّارِ آیا ہی واللہ اعلم بالصواب وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَاصِيَتُهُ وَرَاْسُهُ بِيَدِهِ وَاَوْدَاجُهُ تَشْخَبُ دَمًا يَقُولُ يَا رَبِّ قَتَلَنِي حَتّٰى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا لاویگا مقتول قاتل کو دن قیامت کے اسحال مین کہ پیشانی قاتل کی اور سر اُسکا مقتول کے ہاتھ مین ہوگا اور رگین اُسکی بہتی ہونگی خون سے کہیگا ای پروردگار میرے قتل کیا ہی مجکو یعنی اس شخص نے پس فریاد رسی کر میری یہانتک کہ نزدیک لیجاویگا مقتول قاتل کو عرش کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یہ کنایہ ہے اس سے کہ مقتول اپنا پورا حق طلب کریگا اور کنایہ ہے بیچ راضی کر دینے اللہ تعالی کے اُسکو ساتھ عدل اپنے کے ۱۲ ع وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ زِنًى بَعْدَ اِحْصَانٍ اَوْ كُفْرٍ بَعْدَ اِسْلَامٍ اَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهٖ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ فَبِمَ تَقْتُلُوْنَنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَلِلدَّارِمِيِّ لَفْظُ الْحَدِيثِ

نزدیک قصاص نہین آتا اُسمین اور دلیل اُنکی اور حدیثین ہین کہ وارد ہوئی ہین اسمین اور قتل یہودی کا بطریق سیاست کے تھا ع ج **وَعَنْهُ** قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ وَهِيَ عَمَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَا وَاللّٰهِ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْشَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا توڑے ربیع نے کہ وہ پھوپی ہین انس رض بن مالک کی دانت ایک لڑکی کے انصار مین سے پس آئے قرابتی اُس لڑکی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس حکم فرمایا حضرت نے ساتھ بدلے کے کہ ربیع کے بھی دانت توڑے جاوین پس کہا انس رض بن نضر چچا انس رض بن مالک کے نے یون نہین قسم ہے خدا کی نہ توڑے جاوینگے دانت اُسکے اے رسول خدا کے پس فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے انس حکم اللہ کا بدلہ لینا ہے پس رضامند ہوئی قوم اور قبول کی دیت پس فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بعضے بندگان خدا وہ ہین کہ اگر قسم کھا بیٹھین اللہ پر تو البتہ پورا کرے اللہ اُنکی قسم کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مالک رض کے باپ کا نام نضر ہے اور ربیع بیٹی تھین نضر کی اور مالک رض باپ انس رض کا اور انس رض چچا انس رض کا بیٹے تھے نضر کے پس یہ دونون بھائی ہوے ربیع کے اور انس رض بن نضر نے جو کہا قسم ہے اللہ کی الخ تو یہ اُنھون نے ازراہ رد اور انکار کرنے حکم حضرت کے نہین کہا بلکہ کہا یہ ازراہ توقع اور امید کے فضل اللہ تعالی سے کہ راضی کر دیگا اُسکے مدعیون کو اور ڈال دیگا اُنکے دل مین یہ کہ معاف کرینگے قصاص اُس سے چنانچہ اِسی لیے حضرت نے کلام مذکور انکے حق مین فرمایا جبکہ راضی ہوے مدعی اُسکے دیت لینے پر اور حکم اللہ کا بدلہ لینا ہے یہ اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کے وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ تا وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ اور پورا کرے الخ یعنی سچ کرے اُسکی قسم کو اور سچا کرے اُسکو نہ حانث مقصود اِس کلام سے تعریف کرنی انس رض بن نضر کی ہے کہ وہ ایسا شخص ہے کہا نووی نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جائز ہے قسم کھانی اُس چیز مین کہ گمان کرے آدمی اُسکے واقع ہونیکا اور جائز ہے تعریف کرنی اُسکی کہ نہ خوف ہو فتنہ کا اُس پر بسبب تعریف کرنیکے اور مستحب ہے عفو کرنا قصاص سے ع ج **وَعَنْ** أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی جحیفہ رض سے کہ کہا پوچھا مین نے حضرت علی رض سے کہ کیا ہے تمھارے پاس کوئی چیز سواے قرآن کے پس کہا حضرت علی رض نے قسم ہے اُس ذات کی کہ پیدا کیا اناج اور پیدا کی جان نہین میرے پاس مگر وہ چیز کہ قرآن مین ہے مگر سمجھ کہ دیا جاتا ہے کوئی شخص اللہ تعالی کی کتاب مین اور ہمارے پاس ہے وہ چیز کہ کاغذ مین لکھی ہوئی ہے کہا مین نے کیا ہے کاغذ مین لکھی ہوئی فرمایا حضرت علی رض نے کہ خون بہا اور قدر اور حکم اُسکا اور چھٹانا قیدی کا یعنی ثواب اُسکا لکھا تھا اور یہ کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے یعنی سواے ذمی کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** مگر سمجھ الخ یعنی اللہ نے مجھکو سمجھ دی ہے کہ استنباط کرتا ہون اُس سے معانی قرآن کے اور دریافت کرتا ہون اُس سے اشارات اور علوم پوشیدہ اور اسرار باطنہ کہ معلوم ہوتے ہین علماے راسخین اور عارفان ارباب یقین کو حاصل یہ کہ سمجھ مجھکو عطا ہوئی ہے کہ اُس سے مسائل وغیرہ نکالتا ہون قرآن مین سے اور ابن عباس رض سے منقول ہے کہ تمام علوم قرآن مین ہین لیکن قاصر ہین اس سے فہم لوگونکے اور وہ چیز کہ کاغذ مین الخ یعنی ایک کاغذ پر کچھ احکام خون بہا کے وغیرہ ذلک لکھکر بیچ غلاف شمشیر کے رکھے تھے اور لکھا ہے علما نے کہ اُس کاغذ مین سواے ان تین چیزون ذکر کی گئی کے اور بھی بہت احکام تھے لیکن یہان بیان اُنکا نہین کیا اسلیے کہ مقصود اِس باب مین ذکر کرنا خون بہا اور قصاص کا ہے اور چھوڑنا بندی کا مناسب اِسکے ہے بسبب ہونے اُسکے کے قریب قتل کے اور نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے مذہب بہت صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور تینون امامونکا یہی ہے کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے کافر خواہ ذمی ہو خواہ حربی اور مذہب امام ابوحنیفہ رح اور اور اکثر علما کا یہ ہے کہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر ذمی کے

لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ فِيْ اَوَّلِهٖ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰى اَبِي الَّذِيْ بِظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْنِيْ اُعَالِجُ الَّذِيْ بِظَهْرِكَ فَاِنِّيْ طَبِيْبٌ فَقَالَ اَنْتَ رَفِيْقٌ وَاللّٰهُ الطَّبِيْبُ اور روایت ہے ابی رمثہ سے کہ کہا آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے باپ کے ساتھ پس فرمایا کون ہی یہ تیرے ساتھ کہا کہ یہ بیٹا میرا ہے گواہ رہو ساتھ اسکے فرمایا خبردار رہ کہ یہ نہین گناہ کریگا تجھپر اور نہ تو گناہ کریگا اسپر نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا صاحب مصابیح نے شرح السنہ مین بیچ اول اس حدیث کے اس عبارت کو کہ کہا ابورمثہ نے کہ گیا مین ساتھ باپ اپنے کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس دیکھی میرے باپ نے مُہر نبوت کہ پشت پر تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا باپ میرے نے کہ چھوڑ دو مجکو یعنی اذن دو مجکو علاج کرون مین اُس چیز کا کہ تمھاری پشت مین ہی پس تحقیق مین طبیب ہون پس فرمایا حضرت نے کہ تو رفیق ہی اور اللہ طبیب ہے **ف** گواہ رہ ساتھ اسکے یعنی گواہ رہ کہ یہ بیٹا صلبی میرا ہی مقصود اس گواہ کرنیسے یہ تھا کہ اگر مجسے کچھ گناہ مانند قتل وغیرہ کے ہوجاوے تو مواخذہ اس سے کیا جاوے بحسب رسم جاہلیت کے کہ باپ بیٹون مین سے جو کوئی گناہ کرتا تو ایک کا مواخذہ دوسرے سے ہوتا اسی سبب سے حضرت نے فرمایا کہ یہ نہین گناہ کریگا تجھپر الخ یعنی اگر تیرے بیٹے نے کچھ گناہ کی بات کی تو تجکو پکڑا اور تجسے پرسش نہین ہونیکی دنیا و آخرت مین اور اسیطرحسے تجسے کوئی گناہ ہوا تو تیرا بیٹا نہین پکڑا جاویگا دنیا و آخرت مین حاصل یہ کہ جاہلیت مین جو رسم تھی کہ باپ بیٹون مین سے جو کوئی گناہ کرتا تھا تو ایک کا مواخذہ دوسرے سے ہوتا تھا وہ بات اب موقوف ہوئی اور مین طبیب ہون الخ چونکہ اس کلام مین دعوی کرنا طب و دانائی کا تھا حضرت کو جہالت اور بے تمیزی اُسکی خوش نہ آئی اعتراض کیا اُسپر کہ تو رفیق ہی یعنی نرمی و مہربانی کرتا ہی مریض پر علاج کرنے مین اور نگاہ رکھتا ہی اسکو اُس چیز سے کہ ظاہر ضرر کرے اُسکو نہ کہ شفا دیتا ہی تو اُسکو حقیقت مین اور خدا طبیب ہے یعنی وہی جانتا ہی حقیقت مرض اور دوا کی اور نہین کوئی شفا دیسکتا سوائے اللہ واحد کے کہ موصوف ہی ساتھ بقا کے ۱۲ مولانا ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيْدُ الْاَبَ مِنِ ابْنِهٖ وَلَا يُقِيْدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهٗ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے انھون نے نقل کی اپنے دادا سے اُسنے نقل کی سراقہ بن مالک سے کہ کہا حاضر ہوا مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس قصاص لیتے تھے باپ کا بیٹے اسکے سے اور نہ قصاص لیتے تھے بیٹے کا باپ اُسکے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور ضعیف کیا اسکو **ف** یعنی اگر بیٹا باپ کو مار ڈالتا بیٹے کو اُسکے قصاص مین مار ڈالتے اور باپ بیٹے کو مارتا قصاص نہ لیتے بلکہ خون بہا لیتے ح وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى وَمَنْ خَصٰى عَبْدَهٗ خَصَيْنَاهُ اور روایت ہے حسن بصری رح سے کہ نقل کی سمرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قتل کرے اپنے غلام کو قتل کرینگے ہم اُسکو اور جو شخص کاٹے اعضا یعنی ناک کان یا ہاتھ پانوٗن وغیرہ تو اعضا کاٹین گے ہم اُسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور زیادہ کیا نسائی نے اور روایت مین جو کوئی خوجہ کرے اپنے غلام کو خوجہ کرینگے ہم اُسکو **ف** جو شخص کہ قتل کرے اپنے غلام کو الخ یہ بطریق زجر و تشدید کے فرمایا تا باز آوین لوگ اپنے غلام کے مار ڈالنے سے جیسیکہ چوتھے یا پانچوین بار شراب پینے والیکے حق مین حضرت نے فرمایا کہ مار ڈالو اُسکو حالانکہ نہ مارا حضرت نے اُسکو جبکہ لایا گیا وہ حضرت کے پاس اور بعضون نے کہا کہ مراد حدیث مین وہ غلام ہی کہ آزاد کیا گیا اور اُسکو غلام باعتبار حال سابق کے کہا اور بعضون نے کہا کہ یہ منسوخ ہی اس آیت سے اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ الخ اور مذہب حنفیہ کا اسمین یہ ہی کہ آزاد قتل کیا جاوے بسبب قتل کرنے غلام غیر کے نہ اپنے غلام کے اور تینون امام کہتے ہین کہ نہ قتل کیا جاوے آزاد بدلے غلام کے اگرچہ ہو غلام غیر کا بسبب قول اللہ تعالی کے اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ آخر تک اور ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری کہتے ہین کہ آزاد قتل کیا جاوے بدلے غلام کے اگرچہ اپنا غلام ہو اور جو شخص کاٹے اعضا الخ شرح السنہ مین لکھا ہی کہ گئے ہین سب اہل علم طرف اسکے کہ اعضا

اور روایت ہے ابی امامہ بیٹے سہل بن حنیف کے سے یہ کہ عثمان بن عفان رضؓ چڑھے مکان بلند پر دن دار کے اور کہا قسم دیتا ہون مین تم کو اللہ کی آیا جانتے ہو تم یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین حلال ہوتی ہے خون ریزی شخص مسلمان کی مگر بسبب ایک بات کے تین۳ باتونمین سے زنا کرنا پیچھے نکاح کرنیکے یا کفر کرنا پیچھے اسلام کے یا جان مارنی ناحق پس مارا جاویگا بدلے اُسکے مین پس قسم ہے خدا کی نہین زنا کیا مین نے جاہلیت مین اور نہ اسلام مین اور نہ مرتد ہوا مین جب سے کہ بیعت کی مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور نہ قتل کیا مین نے کسی جان کو کہ حرام کیا اللہ تعالی نے قتل کرنا اُسکا پس کس سبب سے قتل کرتے ہو تم مجکو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور واسطے دارمی کے ہین لفظ حدیث کے **ف** ون دار کے دار کہتے ہین گھر کو یعنی جن دنونمین کہ بلوائیون نے حضرت عثمان رضؓ کو گھیر لیا انکے گھر مین اُن دنونکو کہتے ہین یوم الدار پس اُنھین دنونمین حضرت عثمان رضؓ نے اوپر گھر کے چڑھکر کلام مذکور کو فرمایا اور زنا کرنا الخ یعنی زنا کرے محصن ہوکر تو اُسکو سنگسار کرنا آتا ہے اور محصن اُسکو کہتے ہین کہ حر مسلمان مکلف جماع کرے عورت سے ساتھ نکاح صحیح کے اور لفظ حدیث کے یعنی لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ الخ ہین نہ قصہ عثمان رضؓ کا یعنی اَشْرَفَ یَوْمَ الدَّارِ الخ مولانا ﷺ **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَالَمْ یُصِبْ دَمًا حَرَامًا فَاِذَا اَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ رہتا ہے مسلمان جلدی کرنیوالا طرف نیکی کے ادا کرنیوالا حقوق اللہ تعالی کے اور حقوق بندون اُسکے کے جب تک کہ نہ پونہچے خون حرام کو پس جب پونہچا خون حرام کو تھک جاتا ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی مومن ہمیشہ توفیق دیا جاتا ہے کرنے بھلائیونکی اور جلدی کرنیکی طرف بھلائیونکے جبتک کہ خون ناحق نہین کرتا جب خون ناحق کرتا ہے تو باز رہتا ہے حاصل کرنے بھلائیونکے سے بسبب شومی اس گناہ کے پس قتل کرنیکی خاصیت ہے کہ دل سیاہ ہوجاتا ہے قاتل کا اور توفیق خیر سے محروم رہتا ہے اگرچہ حال سب گناہونکا یہی ہے لیکن یہ اشد ہے بہ نسبت اور گناہونکے ﷺ **وَعَنْهُ** عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّغْفِرَهٗ اِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا اَوْ مَنْ یَّقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَاهُ النَّسَائِیُّ عَنْ مُعَاوِیَةَ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو گناہ ہے امید ہے اللہ تعالی سے یہ کہ بخشدے اُسکو مگر گناہ اُس شخص کا کہ مرے مشرک یا گناہ اُس شخص کا کہ قتل کرے کسی مسلمان کو جانکر نقل کی یہ ابو داؤد نے اور نقل کی یہ نسائی نے معاویہ رضؓ سے **ف** ظاہر اسحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہ قتل کا بھی نہین بخشا جاتا مانند شرک کے لیکن مذہب اہل سنت وجماعت کا یہ ہے کہ گناہ قتل کا بخشا جاویگا بعد عذاب شدید ہونیکے مدت دراز تک اور دلیل اُنکی یہ آیت ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَاءُ اور اسحدیث سے جو نہ بخشا جانا اُسکا سمجھا جاتا ہے یہ محمول ہے تشدید وتغلیظ پر یا یہ مراد ہے کہ قتل کرے مومن کو حلال جانکر تو نہین بخشا جاویگا یا متعمدًا کے یہ معنی ہین کہ قصد کرے قتل کرنے مومن کا بسبب ہونے اُسکے کے مومن ﷺ **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِی الْمَسَاجِدِ وَلَا یُقَادُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابن عباس رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قائم کیجاوین حدین مسجدونمین اور نہ قصاص لیا جاوے بدلے اولاد کے باپ سے یعنی بلکہ دیت آویگی باپ پر نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **ف** حدین مانند حد زنا اور چوری اور مانند انکے کے مسجدونمین نہ ماری جاوین اور قصاص بھی داخل اس حکم مین ہے کہ وہ بھی مسجدونمین نہ لیا جاوے اِسلیے کہ مسجدین نہین ہین مگر واسطے نماز فرض اور توابع اُسکے کے کہ نفل نمازین ہین اور ذکر اور پڑھنا اور پڑھانا علوم دینیہ کا اور نہ قصاص لیا جاوے الخ اتفاق ہے اماموںکا اِسپر کہ بیٹا اگر مان کو یا باپ کو مار ڈالے تو اُسکو قتل کیجیے اور اسمین اختلاف ہے کہ باپ بیٹے کو مار ڈالے امام ابو حنیفہ رحؒ اور امام شافعی رحؒ اور احمد رحؒ تو کہتے ہین کہ باپ نہ قتل کیا جاوے اور امام مالک رحؒ کہتے ہین کہ اگر ذبح کرے باپ بیٹے کو تو قتل کیا جاوے اور اگر تلوار سے مار ڈالے تو نہ قتل کیا جاوے اور ماں مانند باپ کے ہے اور دادا اور دادی اور نانی مانند باپ کے ہین ﷺ **وَعَنْ** اَبِی رِمْثَةَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِی فَقَالَ مَنْ هٰذَا الَّذِی مَعَكَ قَالَ اِبْنِی اَشْهَدُ بِهٖ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ

مَنْ اُصِیبَ بِدَمٍ اَوْ خَبْلٍ وَالْخَبْلُ الْجُرَاحُ فَهُوَ بِالْخِیَارِ بَیْنَ اِحْدَی ثَلٰثٍ فَاِنْ اَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوْا عَلٰی یَدَیْهِ بَیْنَ اَنْ یَّقْتَصَّ اَوْ یَعْفُوَ اَوْ یَاْخُذَ الْعَقْلَ فَاِنْ اَخَذَ مِنْ ذٰلِكَ شَیْئًا ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِیْهَا مُخَلَّدًا اَبَدًا رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی شریح خزاعی سے کہ کہا سنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ مصیبت زدہ ہو ساتھ خون کے یعنی قتل نفس کے یا زخم کے یعنی جسکا مورث ناحق مارا جاوے یا کوئی عضو اسکا کٹ جاوے پس وہ یعنی وارث مختار ہے درمیان ایک کے تین چیزونمین سے پس اگر چاہے چوتھی چیز یعنی تین سے زائد پس پکڑو ہاتھ اسکا یعنی منع کرو اُس سے بیان اُن تین چیزونکا یہ ہے بدلہ لے یا معاف کرے یا لیوے دیت پس اگر لے ان چیزونمین سے کوئی چیز پھر زیادتی کی پیچھے اُسکے یعنی مثلاً معاف کیا بعد ازان طلب کی دیت یا قصاص پس واسطے اُسکے ہے آگ ہمیشہ رہنے والا ہوگا اُسمین ہمیشہ رکھا گیا کبھی نہین نکلنے کا نقل کی یہ دارمی نے **ف** تاکید بعد تاکید کے واسطے زجر اور وعید شدید کے اور بیان ہمیشہ رہنے کا پہلی فصل مین بیچ فائدہ حدیث ابی ہریرہؓ کے ہو چکا ع **وعن** طاؤس عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِیْ عِمِّیَّةٍ فِیْ رَمْیٍ یَکُوْنُ بَیْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ اَوْ جَلْدٍ بِالسِّیَاطِ اَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَهُوَ خَطَاءٌ وَعَقْلُهٗ عَقْلُ الْخَطَاءِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَمَنْ حَالَ دُوْنَهٗ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهٗ لَا یُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے طاؤس سے کہ نقل کی ابن عباسؓ سے اُنھون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ مارا جاوے بیچ اندھا دھند کے یعنی ایسے حال مین کہ مشتبہ ہو امر اُسکا اور معلوم نہ ہو قاتل اور نہ حال قاتل کا بیچ پتھراؤ کے کہ ہووے درمیان اُنکے ساتھ پتھرونکے یا مارا جاوے ساتھ مارنے کوڑونکے یا ساتھ مارنے لکڑیون کے پس یہ قتل بیچ حکم قتل خطا کے ہے یعنی نہ گناہ ہونے مین اور دیت اُسکی دیت خطا کی ہے اور جو شخص کہ مارا گیا جان بوجھ کر پس وہ قتل موجب قصاص کا ہے اور جو شخص کہ حائل ہو درمیان قصاص لینے کے پس اُسپر ہے لعنت اللہ کی اور غضب اُسکا نہ قبول کیا جاویگا اُس سے نفل اور نہ فرض نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** ساتھ پتھرون کے یعنے آپسمین لڑتے تھے اور پتھر مارتے تھے ناگاہ ایک پتھر کسی کے جا لگا اور مر گیا مقصود یہ کہ ساتھ پتھر کے مارا گیا بلکہ قید لگائی پتھر کی بھی اتفاقی ہے اور مراد یہ ہے کہ قتل ساتھ مثقل کے موجب دیت کا ہے نہ قصاص کا اور دیت اُسکی دیت خطا کی ہے اور فقہا اسکو شبہہ عمد کہتے ہین اسلیے کہ قتل کرنا ساتھ غیر تیز چیز کے اگرچہ وہ چیز ایسی ہو کہ حاصل ہوتا ہو اُس سے قتل غالباً شبہہ عمد ہے نزدیک امام ابو حنیفہؒ کے اور نزدیک صاحبین اور شافعیؒ کے شبہہ عمد وہ ہے کہ قصد قتل کا کرے ساتھ ایسی چیز کے کہ نہ حاصل ہوتا ہو اُس سے قتل غالباً اور جو چیز ایسی ہو کہ حاصل ہوتا ہو اُس سے قتل غالباً وہ جملہ عمد سے ہے پس پتھر اور عصا کہ حدیث مین مذکور ہین نزدیک ابو حنیفہؒ کے مطلق ہین یعنی ہلکے ہون یا بھاری اور نزدیک صاحبینؒ اور شافعیؒ کے محمول ہین ہلکے پر حاصل یہ کہ بیچ قتل کے ساتھ مثقل کے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک قصاص نہین اور صاحبینؒ اور شافعیؒ کے نزدیک یہ تفصیل ہے کہ جو ذکر کی گئی اور جو شخص کہ حائل ہو الخ یعنی مقتول کے وارثونکو قصاص نہ لینے دے تو اُسپر لعنت ہے الخ یہ اور ما بعد اسکے جو جملہ ہے مراد اُنسے زجر شدید اور تہدید و عید ہے ح ع **ف** قتل کی پانچ قسمین ہین عمد اور شبہہ عمد اور خطا اور جاری مجری خطا اور قتل بسبب قتل عمد یہ ہے کہ مارے ساتھ ایسی چیز کے کہ جدا کر دے اعضا کو خواہ وہ قسم ہتھیار سے ہو یا تیز چیز ہو قسم پتھر یا لکڑی یا کھپاچ یا شعلہ آگ سے اور صاحبین کے نزدیک قتل عمد وہ ہے کہ مارے ایسی چیز سے کہ قتل کیا جاتا ہو اُس سے غالباً اور اس قتل سے گنہگار ہوتا ہے آدمی اور لازم آتا ہے قصاص فقط مگر یہ کہ عفو کیا جاوے یا راضی ہون وارث دیت پر اور نہین کفارہ ہے اُسمین اور شبہہ عمد یہ ہے کہ مارے قصداً ساتھ غیر چیز دھار کی کے اور اس قتل سے بھی گنہگار ہوتا ہے اور دیت مغلظہ عاقلہ پر لازم آتی ہے نہ قصاص اور اسمین بھی جان مارنیسے کم مین قصاص لازم آتا ہے یعنی اگر قطع عضو اس سبب سے ہوا تو عوض اُسکے اُسکا عضو کاٹا جاویگا اور قتل خطا کی دو قسمین ہین ایک تو خطا قصد مین ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک شخص کو تیر مارا شکار گمان کر کر یا حربی گمان کر کر اور تھا وہ مسلمان اور دوسری خطا فعل مین ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ تیر مارتا تھا نشانہ پر اور وہ لگ گیا ایک آدمی کے

آزاد کے نہ کاٹے جاوین بدلے اعضا غلام کے پس ثابت ہوا اس اتفاق سے کہ یہ حدیث محمول زجر و منع پر ہے یا منسوخ ہے ﴿ع﴾ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوا وَإِنْ شَاءُوا أَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلٰثُونَ حِقَّةً وَثَلٰثُونَ جَذَعَةً وَأَرْبَعُونَ خَلِفَةً وَمَا صَالَحُوا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قتل کرے جان بوجھ کر حوالہ کیا جاوے طرف وارثون مقتول کے پس اگر چاہین مار ڈالین اور اگر چاہین لیوین دیت یعنی خون بہا اور دیت یہ ہی تیس اونٹنیان کہ چوتھے برس مین لگی ہون اور تیس اونٹنیان کہ پانچوین برس مین لگی ہون اور چالیس اونٹنیان حاملہ اور جس چیز پر صلح کرین پس وہ واسطے اُنکے ہے یعنی اصل دیت کہ حق مقتول کے وارثونکا ہے یہی جو ذکر کی گئی اور اگر صلح کرین وارث اس سے کم پر وہی واجب ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** امام شافعیؒ اور امام محمدؒ کا یہی مذہب ہے دیت مین اور امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک سَو اونٹ چار قسم کے ہین پچیس بنت مخاض پچیس بنت لبون پچیس حقہ پچیس جزعہ اور دلیل اُنکی حدیث سائبؓ بن یزید کی ہو کہ حکم کیا حضرتؐ نے ساتھ سَو اونٹون چار قسم کے اور یہ حدیث کہ دلیل شافعیؒ کی ہو غیر ثابت ہے بسبب اختلاف صحابہؓ کے دیت مین ﴿ع﴾ وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ أَلَا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہی علیؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مسلمان آپسمین برابر ہین قصاص اپنے مین اور دیت مین اور سعی کرتا ہو ساتھ ذمہ اور عہد اُنکے کے ادنی اُنکا اور رد کرتا ہی اُنپر جو بہت دور ہو اُنسے اور مسلمان حکم ایک ہاتھ کا رکھتے ہین یعنی مدد کرتے اور اتفاق رکھنے اور اختلاف نکرنے مین اوپر اُن لوگونکے کہ سوائے اُنکے ہین یعنی کافر یعنی جیسیکہ بیچ اجزا ایک ہاتھ کے خلاف اور جدائی نہین ہے ہلنے مین اور پکڑنے مین ایسا ہی مسلمانونکو چاہیے کہ آپسمین ایک دوسرے کی مدد کرتا رہے وقت مقابلہ کے کفار سے خبردار ہو کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے اور نہ مارا جاوے عہد والا یعنی ذمی بیچ عہد اپنے کے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے اور نقل کی ابن ماجہ نے ابن عباسؓ سے **ف** مسلمان برابر ہین الخ یعنی کچھ فرق نہین درمیان رذالے اور اشراف کے اور چھوٹے اور بڑے کے اور عالم اور جاہل کے اور مرد اور عورت کے ان مقدمات مین یعنی قصاص اور دیت کے لینے دینے مین سب برابر ہین جو دیت سید کی ہے وہی دیت جولاہے کی ہے اور اگر سید جُلاہے کو مار ڈالے جُلاہے کے بدلے سید کو مار ڈالے اسیطرح باقیونکو سمجھ لے بخلاف رسم جاہلیت کے کہ اُسوقت مین اگر اشراف رذالے کو مار ڈالتا تو اُسکو قصاص مین نہ مارتے بلکہ اُسکے بدلے چند آدمی اُسکے قبیلہ مین سے کہ کم رویت ہوتے اُنکو مار ڈالتے اور سعی کرتا ہی الخ یعنی اگر ایک ادنی مسلمان نے مانند عورت یا غلام کے کسی کافر کو امن دیا تو چاہیے کہ اُسکو سب مسلمان امن دین اور اُس عہد کو نہ توڑین اور رد کرتا ہی الخ اس عبارت کے دو معنی ہین ایک یہ کہ کسی مسلمان نے اگرچہ دور ہو کافرون کے مُلک سے جسوقت کہ کسی کافر کو امن دیا نہین پہنچتا کسی مسلمان کو کہ نزدیک ہو اُس سے توڑنا اُسکا اور دوسرے یہ کہ جسوقت داخل ہو لشکر کافرون کے ملک مین اور امام بھیجے ایک فوج اُس لشکر مین سے کسی طرف پھر لاوین غنیمت مار کر تو وہ فقط اُنھین کا حق نہین ہے بلکہ سارے لشکر کو باٹین اور عہد والا بیچ عہد اپنے کے یعنی جبتک کہ ذمی ہے اور کوئی چیز منافی ذمی ہونیکی نہین کرتا اُسکو نہ مارے پس معلوم ہوا کہ قتل کرنا ذمی کا جائز نہین ہے پس اگر اُسکو کوئی مسلمان قتل کرے تو اُس مسلمان کو اُسکے قصاص مین مارنا چاہیے جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہؒ کا ہے پس یہ جو فرمایا کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے مراد کافر سے حربی ہے نہ ذمی حاصل یہ کہ امام اعظمؒ کے نزدیک حربی کے بدلے مسلمان کو نہ مارے اور ذمی کے بدلے مارے اور امام شافعیؒ کے نزدیک مسلمان بدلے کسی کافر کے نہ مارا جاوے نہ حربی کے بدلے نہ ذمی کے بدلے ✣ مولانا من الشروح وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

بموجب قول اللہ تعالی کے لَا یَیْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکَافِرُوْنَ اور معنی اسکے یہ ہیں کہ فضیحت ہو کا خلائق کے روبرو ساتھ اس نشانی مذکورہ کے اور یہ مبنی ہی تغلیظ پر یا محمول ہی حلال جاننے پر ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمْسَکَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَہُ الْاٰخَرُ یُقْتَلُ الَّذِیْ قَتَلَ وَیُحْبَسُ الَّذِیْ اَمْسَکَ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت کہ پکڑے کوئی شخص کسی کو اور قتل کرے اسکو اور شخص تو قتل کیا جاوے وہ شخص کہ جسنے قتل کیا اور قید کیا جاوے وہ شخص کہ جسنے پکڑا نقل کی یہ دارقطنی نے **ف** جیسے اگر پکڑے ایک شخص ایک عورت کو اور زنا کرے اس سے دوسرا تو حد نہیں ہے پکڑنیوالے پر اسیطرح قصاص نہیں ہے پکڑنیوالے پر بلکہ قید ہے بطریق تعزیر کے اور مقدار قید کی موقوف ہے رائے حاکم پر جسقدر مناسب جانے قید رکھے پس بعض شارحین نے تو یہ لکھا ہی لیکن معلوم کیا چاہیے کہ یہ مدد کرنی ہے قتل پر اور بیچ مدد کرنیکے قتل پر بحسب اور احادیث کے قصاص ہے پس یہ حدیث منسوخ ہو گئی واللہ اعلم اور کہا شمنی نے کہ ملتقی میں ہی کہ اگر ڈالدیوے ایک شخص کسی کو آگے شیر کے یا اور درندے کے او وہ مار ڈالے اسکو تو ڈالنے والے پر نہ قصاص ہے اور نہ دیت ولیکن تعزیر دیا جاوے اور مارا جاوے مارنا درد پہنچانیوالا اور قید کیا جاوے یہانتک کہ توبہ کرے م ح ع **بَابُ الدِّیَاتِ** باب ہے بیچ بیان دیتونکے **ف** دیات جمع دیت کی ہی دیت اس مال کو کہتے ہیں کہ دیا جاتا ہے بدلے قتل کرنے نفس کے یا ناقص کرنے کسی کے اعضا کے اور لفظ جمع یعنی دیات باعتبار انواع دیت کے لائے کہ دیت نفس کی ہی اور دیت اعضا کی اور دیت دو طرح کی ہوتی ہی مغلظہ اور مخففہ مغلظہ تو یہ ہے کہ سو اونٹنیاں ہوں چار طرح کی پچیس بنت مخاض اور پچیس بنت لبون اور پچیس حقہ اور پچیس جذعہ یہ امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ہے اور امام محمدؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس مسنہ کہ سب حاملہ ہوں اور دیت بیچ قتل شبہ عمد کے وہی آتی ہی اور دیت مخففہ یہ ہے کہ اگر سونے کی قسم سے دے تو ہزار دینار دے اور چاندی کی قسم سے دے تو دس ہزار درہم دے اور اونٹ دے تو پانچ طرح کے دے بیس ابن مخاض اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ اور یہ دیت لازم آتی ہی قتل خطا میں اور جاری مجری خطا میں اور قتل تسبیب میں م ح + ملتقی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ہٰذِہٖ وَہٰذِہٖ سَوَاءٌ یَعْنِی الْخِنْصَرَ وَالْاِبْہَامَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا دیت اسکی اور اسکی برابر ہی یعنی اشارہ کیا حضرتؐ نے طرف چھنگلیا اور انگوٹھے کے جیسا کہ بیان کیا راوی نے یعنی چھنگلیا کی اور انگوٹھے کی نقل کی یہ بخاری نے **ف** جاننا چاہیے کہ بیچ کاٹنے تمام انگلیوں دونوں ہاتھ کے یا دونوں پانوں کے تمام دیت لازم آتی ہے بسبب فوت کرنے جنس منفعت کے پس بیچ کاٹنے ہر انگلی کے دسواں حصہ دیت کا لازم آتا ہے کہ وہ دس اونٹ ہیں پس فرمایا کہ دیت چھنگلیا کی اور انگوٹھے کی برابر ہے اگرچہ انگوٹھے کے دو جوڑ ہیں اور چھنگلیا کے تین اسلیے کہ دونوں برابر ہیں اصل منفعت میں پس زیادتی و نقصان کا اعتبار نہیں جیسے داہنی اور بائیں میں فرق نہیں اور جبکہ ہر انگلی میں دسواں حصہ کل دیت کا ہو تو ہر بند انگلی کے میں بحساب سکے ہے پس ہر بند انگلی کے میں تہائی دسویں حصہ کا ہی اور بیچ بند انگوٹھے کے آدھا دسویں حصہ کا اسلیے کہ اسکے دو بند ہیں اور انگلیوں کے تین تین بند م ح **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنِیْنِ امْرَاَۃٍ مِّنْ بَنِیْ لِحْیَانَ سَقَطَ مَیِّتًا بِغُرَّۃٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَۃٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَۃَ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْہَا بِالْغُرَّۃِ تُوُفِّیَتْ فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ مِیْرَاثَہَا لِبَنِیْہَا وَزَوْجِہَا وَالْعَقْلَ عَلٰی عَصَبَتِہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچے پیٹ ایک عورت کے بنی لحیان میں سے کہ گر پڑا مردہ ہوکر ساتھ غرے کے یعنی اس عورت کے عاقلہ پر اور مراد غرے سے غلام یا لونڈی ہے پھر تحقیق وہ عورت کہ حکم کیا گیا تھا اسپر یعنی اسکے عاقلہ پر ساتھ غرے کے مر گئی پس حکم فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میراث اسکی اسکے بیٹوں کیلیے اور اسکے خاوند کیلیے ہے اور حکم فرمایا کہ دیت اسکی عصبوں

اور جاری مجری خطا کے یہ ہی کہ ایک شخص سُوتا ہوا جا پڑا کسی پر اور مار ڈالا اُسکو اُن دونوں مین کفارہ لازم آتا ہے اور دیت عاقلہ پر اور موجب گناہ کا ہوتا ہی باعتبار ترک عزیمت کے اور قتل بسبب یہ ہی کہ ایک شخص نے کنوان کھودا یا رکھا ایک پتھر غیر کی ملک مین بغیر اذن اُسکے کے اور اُس سے ہلاک ہوگیا کوئی آدمی یعنی کوئین مین گر کر مر گیا یا ٹھوکر لگی اُس پتھر کی اور مر گیا پس اس سے دیت آتی ہی عاقلہ پر نہ کفارہ اور چار قسمون پہلی قتل کی سے قاتل محروم ہوتا ہی میراث سے مقتول کی اور پانچوین قسم قتل کی سے محروم نہین ہوتا ملتقی وہدایہ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اُعْفِیْ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ اَخْذِ الدِّیَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ چھوڑونگا مین اُس شخص کو یعنی بلکہ قصاص لونگا اُس سے کہ قتل کرے پیچھے لینے دیت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ یُصَابُ بِشَیْءٍ فِیْ جَسَدِہٖ فَتَصَدَّقَ بِہٖ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ بِہٖ دَرَجَۃً وَحَطَّ عَنْہُ خَطِیْئَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی درداءؓ سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین کوئی شخص کہ زخمی کیا گیا کچھ بیچ بدن اپنے کے پھر معاف کیا زخمی کرنے والے سے یعنی بدلا نہ لیا اور بخشدیا اُسکو اور صبر کیا تقدیر الٰہی پر مگر کہ بلند کرتا ہے اُسکا اللہ بسبب اُسکے ایک درجہ اور دور کرتا ہی اُس سے ایک گناہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَۃً اَوْ سَبْعَۃً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوْہُ قَتْلَ غِیْلَۃٍ وَقَالَ عُمَرُ لَوْ تَمَالَاَ عَلَیْہِ اَھْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُھُمْ جَمِیْعًا رَوَاہُ مَالِکٌ وَرَوَی الْبُخَارِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَہٗ اور روایت ہی سعیدؓ بن مسیب سے یہ کہ عمرؓ بن خطاب نے قتل کیا ایک جماعت کو کہ پانچ تھے یا سات تھے بدلے قتل کرنے ایک شخص کے کہ قتل کیا تھا سب نے اُسکو قتل خفیہ فریب دیکر اور فرمایا حضرت عمرؓ نے اگر حملہ کرتے اُسپر اور مدد کرتے صنعا والے تو البتہ قتل کرتا مین اُن سب کو نقل کی یہ مالک نے اور نقل کی بخاری نے ابن عمرؓ سے مانند اسکے **ف** صنعا نام ایک شہر کا ہی شہرون یمن کے سے اور خاص صنعا کو اسلیے ذکر کیا یا تو وہ قتل کرنیوالے وہان کے رہنے والے تھے یا یہ مثل ہی نزدیک عرب کے کثرت مین اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ اگر ایک شخص کے قتل کرنے مین کئی آدمی شریک ہون تو سب کو قتل کرنا چاہیے ہی **وَعَنْ** جُنْدُبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ فُلَانٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَجِیْءُ الْمَقْتُوْلُ بِقَاتِلِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیَقُوْلُ سَلْ ھٰذَا فِیْمَا قَتَلَنِیْ فَیَقُوْلُ قَتَلْتُہٗ عَلٰی مُلْکِ فُلَانٍ قَالَ جُنْدُبٌ فَاتَّقِھَا رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے جندبؓ سے کہ کہا حدیث کی مجکو فلانے نے یعنی ایک صحابی نے کہ نام اُسکا نہ لیا یا لیا لیکن راوی بھول گیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لاویگا قتل کیا گیا اپنے قاتل کو دن قیامت کے اور کہیگا یعنی اللہ تعالی سے کہ پوچھ اس سے کہ کس سبب سے قتل کیا مجکو پس وہ کہیگا کہ قتل کیا مین نے اسکو فلانے شخص کی سلطنت مین کہا جندب نے کہ پس بچ تو اس سے نقل کی یہ نسائی نے **ف** قتل کیا مین نے اسکو الخ اگر کوئی کہے کہ یہ جواب مطابق سوال کے کسطرح ہوا اسلیے کہ اُسنے پوچھا تھا سبب قتل کا جواب یہ کہ مراد اس قول سے کہ فلانے کی سلطنت مین قتل کیا یہ ہی کہ فلانے بادشاہ کے عہد مین بسبب مدد اُسکی کے مین نے اسکو قتل کیا یہ معنی اسصورت مین ہون گے کہ ہو لفظ مُلک کا ساتھ پیش میم کے روایت مین اور اگر ساتھ زبر میم کے ہی تو معنی یہ ہین کہ قتل کیا مین نے اسکو بیچ جھگڑے کے درمیان میرے اور درمیان اُسکی تھا اوپر مِلک فلانے شخص کے کہ زید ہے مثلاً اور مراد اس سے بیان واقع ہی اور بچ تو اس سے یعنی قتل کرنیسے یا پرہیز کر مدد کرنیسے یا جھگڑنیسے کہ باعث ہے قتل کا اور کہا طیبی نے کہ جندب نصیحت کرتا تھا ایک بادشاہ کو تاکہ مدد نکرے کسی ظالم کی ہی ہی **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعَانَ عَلٰی قَتْلِ مُؤْمِنٍ شَطْرَ کَلِمَۃٍ لَقِیَ اللّٰہَ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ اٰیِسٌ مِّنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مدد کرے اوپر قتل کرنے مومن کے ساتھ آدھے کلمہ کے یعنی مثلاً اُقتل پورا نہ کہا اُق کہا ملاقات کریگا اللہ تعالی سے اسحال مین کہ لکھا ہوگا درمیان دونون آنکھون اُسکی کے یہ نا امید ہے اللہ کی رحمت سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** نا امید ہو الخ یہ کنایہ ہے کفر سے

ف یعنی قتل کرنا مسلمان کا علامت ہے کفر کی یعنی گناہ کبیرہ ہے ۱۲

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو کہ تحقیق دیت قتل خطا کی کہ شبہ عمد ہے کہ ساتھ کوڑے اور عصا کے ہو سو اونٹ ہیں انمین چالیس ایسے ہوں کہ انکے پیٹوں میں بچے انکے ہوں نقل کی یہ نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور نقل کی ابو داؤد نے ابن عمرو سے اور ابن عمرؓ سے اور شرح السنہ میں لفظ مصابیح کے ہیں ابن عمرؓ سے **ف** لفظ مصابیح کے یہ ہیں الا ان فی قتل العمد الخطاء بالسوط والعصاء مائۃ من الابل مغلظۃ منہا اربعون خلفۃ فی بطونہا اولادھا اور گویا کہ مراد ساتھ قتل عمد خطا کے قتل خطا شبہ بعمد ہے جاننا چاہیے کہ قتل عمد ہے یا شبہ عمد یا خطا سے محض مراد ساتھ عمد کے یہ ہے کہ قصداً قتل کرے ساتھ ایسی چیز کے کہ جدا کرے اور شبہ عمد یہ ہے کہ قتل کرے قصداً ساتھ غیر چیز ذکر کی گئی کے خواہ واقع ہوتا ہو اس سے قتل غالباً یا نہ ہوتا ہو اور قتل خطا یہ ہے کہ چوک کر قتل کرے چنانچہ بیان مفصل انکا اوپر گذر چکا ہے اور یہ نزدیک امام ابوحنیفہؒ کے ہے اور وہ حمل کرتے ہیں عصا کو مطلق عصا پر خفیف ہو یا ثقیل اور اور کہتے ہیں کہ قتل ساتھ بھاری چیز کے کہ واقع ہوتا ہو ساتھ اسکے قتل غالباً قبیلہ عمد سے ہے اور وہ حمل کرتے ہیں عصا کو خفیف پر کہ واقع نہ ہوتا ہو ساتھ اسکے قتل غالباً اور بعضی روایات میں مغلظہ واقع ہوا ہے اور تغلیظ بیچ شبہ عمد کے نزدیک ابن مسعودؓ اور ابوحنیفہؒ اور ابو یوسفؒ اور احمدؒ کے یہ ہے کہ واجب ہوں چار طرح کے اونٹ چنانچہ بیان انکا ابتدائے باب میں ہو چکا ہے اور نزدیک شافعیؒ اور محمدؒ کے یہ ہے کہ تین طرح کے اونٹ ہوں چنانچہ بیان انکا بھی ابتدائے باب میں ہو چکا ہے اور خطا محض میں دیت مغلظہ نہیں ہوتی ہے اور واجب ہوتے ہیں اسمیں پانچ طرح کے اونٹ کہ اوپر ذکر ہو چکے ہیں اور یہ باتفاق ہے اور یہ حدیث دلیل شافعیؒ اور محمدؒ کی ہے اور ہم کہتے ہیں کہ یہ حدیث معارض ہے اس حدیث کی کہ روایت کی گئی ابن مسعودؓ اور سائبؓ بن یزید سے پس عمل کیا ہم نے ساتھ متیقن کے ہے **وَعَنْ** اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی اَھْلِ الْیَمَنِ وَکَانَ فِیْ کِتَابِہٖ اَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا فَاِنَّہٗ قَوَدُ یَدِہٖ اِلَّا اَنْ یَّرْضٰی اَوْلِیَاءُ الْمَقْتُوْلِ وَفِیْہِ اَنَّ الرَّجُلَ یُقْتَلُ بِالْمَرْاَۃِ وَفِیْہِ فِی النَّفْسِ الدِّیَۃُ مِائَۃٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَعَلٰی اَھْلِ الذَّھَبِ اَلْفُ دِیْنَارٍ وَّفِی الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِبَ جَدْعُہُ الدِّیَۃُ مِائَۃٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی الْاَسْنَانِ الدِّیَۃُ وَفِی الشَّفَتَیْنِ الدِّیَۃُ وَفِی الْبَیْضَتَیْنِ الدِّیَۃُ وَفِی الذَّکَرِ الدِّیَۃُ وَفِی الصُّلْبِ الدِّیَۃُ وَفِی الْعَیْنَیْنِ الدِّیَۃُ وَفِی الرِّجْلِ الْوَاحِدَۃِ نِصْفُ الدِّیَۃِ وَفِی الْمَاْمُوْمَۃِ ثُلُثُ الدِّیَۃِ وَفِی الْجَائِفَۃِ ثُلُثُ الدِّیَۃِ وَفِی الْمُنَقِّلَۃِ خَمْسَ عَشَرَۃَ مِنَ الْاِبِلِ وَفِیْ کُلِّ اُصْبُعٍ مِّنْ اَصَابِعِ الْیَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی السِّنِّ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ مَالِکٍ وَفِی الْعَیْنِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْیَدِ خَمْسُوْنَ وَفِی الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْمُوْضِحَۃِ خَمْسٌ اور روایت ہے ابی بکرؓ بیٹے محمد بیٹے عمرو بیٹے حزم کے سے نقل کیا انہوں نے باپ سے اور اسکے باپ نے نقل کی اسکے دادا سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نامہ لکھا طرف یمن والوں کے اور تھا بیچ اس حضرت کے یہ کہ جو شخص مار ڈالے بے تقصیری مسلمان کو مار ڈالنا یعنی عمداً پس تحقیق وہ قصاص ہاتھ اپنے کا ہے یعنی قتل کیا جاوے بدلے فعل اور تقصیر کے ساتھ ہاتھ اپنے کے کی مگر یہ کہ راضی ہو جاویں وارث مقتول کے یعنی ساتھ لینے دیت کے یا معاف کر دیں تو نہ قتل کیا جاوے اور اس نامے میں یہ بھی تھا کہ قتل کیا جاوے مرد بدلے عورت کے اور اسمیں یہ بھی تھا کہ بیچ مار ڈالنے جان کے دیت ہے سو اونٹ یعنی جسکے پاس اونٹ ہوں سو اونٹ دیوے بحسب تفصیل مذکور کے اور اوپر سونا رکھنے والوں کے ہزار دینار اور بیچ ناک کے جس وقت کہ پوری کاٹی جاوے دیت ہے سو اونٹ اور بیچ دانتوں کے کہ سب توڑے جاویں دیت پوری ہے اور بیچ ہونٹوں کے کہ کاٹے جاویں پوری دیت ہے اور بیچ دونوں خصیوں کے کہ کاٹے جاویں دیت ہے اور بیچ کاٹنے آلت کے دیت ہے اور بیچ توڑنے پیٹھ کی ہڈی کے دیت ہے اور بیچ پھوڑنے دونوں آنکھوں کی دیت ہے اور بیچ کاٹنے ایک پانوں کی آدھی دیت ہے اور بیچ زخم پہنچنے پوست مغز سر کے تہائی دیت ہے اور بیچ زخم پیٹ کے تہائی دیت ہے اور بیچ زخم کے کہ ہڈی سرک گئی ہو پندرہ اونٹ ہیں اور بیچ ہر انگلی کے انگلیوں ہاتھ اور پانوں کی سے دس دس اونٹ ہیں اور بیچ ہر دانت کے پانچ پانچ اونٹ ہیں نقل کیا اسکو نسائی اور دارمی نے اور بیچ روایت مالک کے یہ ہے کہ اور بیچ ایک آنکھ کے پچاس اونٹ ہیں اور بیچ ایک ہاتھ کے پچاس اور بیچ ایک پانوں کی پچاس اور بیچ زخم کے کہ ہڈی کھل گئی ہو پانچ اونٹ ہیں **ف** بیچ مار ڈالنے جان کے دیت ہے یعنی قتل عمد میں جبکہ قصاص سے درگذر کریں وارث مقتول کے اور راضی ہوں دیت لینے پر تو دیت ہے اور قتل خطا اور شبہ عمد میں دیت ہے اور سونے والوں پر ہزار دینار ہیں اور چاندی والوں پر ہزار درہم ہیں اور اسکو ذکر نہ کیا بسبب اکتفا کرنے کے ساتھ قیاس کے مراد یہ ہے کہ اونٹ والوں واقع ہیں بحسب اتفاق کے اونٹ لیں اور زر والے زر نہ یہ کہ واجب ہو کہ غیر اسکا مقبول و محسوب نہ ہونا چاہیے کہ اختلاف کیا ہے علما نے بیچ دراہم و دنانیر کے

ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی دو عورتین آپسمین لڑین پس ایک نے اُنمین سے پتھر مارا دوسری عورت کو کہ وہ حاملہ تھی وہ پتھر اُسکے پیٹ پر لگا اور بچہ مرکر پیٹ مین سے نکل پڑا پس حکم فرمایا آنحضرتؐ نے ساتھ غرہ کے اُس عورت مارنے والی کے عاقلہ پر اور اگر زندہ نکلتا بچہ پیٹ سے بعد ازان مارتی تو تمام دیت بڑے آدمی کی سی دینی واجب آتی اور غرہ کے کئی معنی ہین ازانجملہ غلام اور لونڈی پر بھی اطلاق کرتے ہین اور فقہا کے نزدیک مراد غرہ سے بیسوان حصہ دیت کا ہے یعنی پانسو درہم اور اُسکے عصبیون پر بھی کہ مراد عاقلہ سے عصبی ہین یعنی دیت عاقلہ پر ہے اور وہ وارث نہین ہوتی اور دیت سے ارث لازم نہین آتی وارث اور لوگ ہین اور تخصیص بیٹونکی اور خاوند کی اس سبب سے ہوویگی کہ وارث یہی ہونگے واقع مین والا ظاہر یہ ہے کہ میراث وارثونکے لیے ہو جو کہ ہون جیسا کہ حدیث آئندہ مین ہے و ورثھا ولدھا ومن معھم **وَعَنْهُ** قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدٰهُمَا الْأُخْرٰى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دِيَةَ جَنِيْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيْدَةٌ وَقَضٰى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا لڑین دو عورتین قوم ہذیل مین سے پس مارا ایک نے اُنمین سے دوسری کو ساتھ پتھر کے پس جان سے مار ڈالا اُسکو اور بچہ کو کہ اُسکے پیٹ مین تھا پس حکم کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیت بچے اُسکے کی کہ بیچ پیٹ اُسکے کے مرا غرہ ہے غلام یا لونڈی اور حکم کیا ساتھ دیت عورت کے کہ قتل کی گئی اوپر قوم اُس عورت کے کہ قتل کیا اُسنے اور وارث کیا دیت اُسکی کا اولاد اُسکی کو اور اُنکو کہ ساتھ اولاد کے تھے یعنی اور وارث نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر یہ ہے کہ پہلی حدیث مین قضیہ اور عورت کا ہے اور اسمین اور کا پہلی حدیث مین قتل کرنیوالی مرگئی اور مقصود بیان کرنا حال وفات اُسکی کا اور حکم اُسکے کا تھا اور اسحدیث مین عورت مجنیہ بچہ سمیت مرگئی اور حکم اُسکا ذکر کیا گیا اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ قتل کرنا ساتھ پتھر کے موجب دیت کا ہے نہ قصاص کا اور قبیلۂ عمد سے نہین بلکہ شبہ عمد ہے جیسے کہ مذہب امام ابوحنیفہؒ کا ہے اور اور حمل کرتے ہین چھوٹے پتھر پر **وَعَنِ** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ إِحْدٰهُمَا الْأُخْرٰى بِحَجَرٍ أَوْ عَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَأَلْقَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ غُرَّةً عَبْدًا أَوْ أَمَةً وَجَعَلَهُ عَلٰى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ هٰذِهٖ رِوَايَةُ التِّرْمِذِيِّ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَأَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ وَهِيَ حُبْلٰى فَقَتَلَتْهَا قَالَ وَإِحْدٰهُمَا لِحْيَانِيَّةٌ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُوْلَةِ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِيْ بَطْنِهَا اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے یہ کہ دو عورتین تھین آپسمین سوکنین پس مارا ایک نے اُن دونون مین سے دوسری کو ساتھ پتھر کے یا چوب خیمہ کے پس گرادیا اُسکے پیٹ کے بچے کو پس حکم فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچہ کے غرہ غلام یا لونڈی اور حکم کیا اور واجب کیا اُسکو اوپر عصبہ یعنی عاقلہ عورت مارنے والی کے یہ روایت ترمذی کی ہے یعنی یہ اعتراض ہے صاحب مصابیح پر کہ اسحدیث کو صحاح مین لایا اور بیچ روایت مسلم کی یون ہے کہ کہا مغیرہؓ نے کہ مارا ایک عورت نے اپنی سوکن کو ساتھ چوب خیمہ کے اور وہ تھی حاملہ پس مار ڈالا اُس عورت نے اپنی سوکن حاملہ کو یعنی اور بچہ بھی مرگیا کہا مغیرہؓ نے اور ایک اُنمین سے تھی لحیان مین کی کہ لحیان ایک بطن ہے قبیلہ ہذیل سے کہا پس مقرر کی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیت عورت قتل کی گئی کی اوپر عاقلہ عورت مار ڈالنے والی کے اور غرہ واسطے اُسچیز کے کہ بیچ پیٹ اُسکے کے تھی یعنی بچہ کی دیت یہ ٹھیرائی **ف** یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر مذہب امام ابوحنیفہؒ کے اسلیے کہ چوب خیمہ سے واقع ہوتا ہے قتل عادۃً اور شافعیہ کہتے ہین کہ یہ محمول ہے اوپر چوب اور پتھر چھوٹے کے کہ قصد نہین کیا جاتا ہے اُنسے قتل غالبًا

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنَّ دِيَةَ الْخَطَاءِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا أَوْلَادُهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

اور ناتیداروں کے سلوک کرنے پر اور محافظت حقوق پر اسکو ثابت و جائز رکھا ساتھ قول اپنے کے مَا کَانَ مِنْ حِلْفٍ اَلخ اور پھرتے ہیں لشکر انکے اَلخ یہ تفسیر کلام سابق کی ہے اور
شرح اس حدیث کی بیچ فائدہ حدیث حضرت علی رض کے دوسری فصل کتاب القصاص کی میں گذر چکی اور نہ قتل کیا جاوے مومن اَلخ بیان اسکا بھی اسی حدیث کے فائدے میں گذرا
اور دیت کافر کی آدھی دیت مسلمان کی ہے امام مالک رح نے اسپر عمل کیا ہے اور نزدیک شافعی رح کے اور ایک روایت میں امام احمد رح سے دیت اسکی تہائی دیت مسلمان کی ہے اور ہمارے نزدیک
دیت ذمی کی مانند دیت مسلمان کے ہے اور ہدایہ میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ دیت ہر ذمی عہد کے بیچ عہد اسکے کے ہزار دینار ہیں اور کہا کہ اسیطرح حکم کیا ابو بکر رض اور عمر رض اور عثمان رض نے اور جب زمانہ
معاویہ رض کا ہوا تو آدھی کر دی اور حضرت علی رض سے روایت کیا کہ کہا نہ دیا ذمیوں نے جزیہ کو مگر اسلیے کہ ہوویں خون انکے مانند خونوں ہمارے کے اور اموال انکے مانند اموال ہمارے کے اور کہا جو کچھ کہ
برخلاف اسکے صحابہ رض سے روایت کیا ہے معارض ان آثار مشہورہ کے نہیں ہو سکتا اور نہیں ہے کچھ واسطے انکا اَلخ مراد جلب سے یہ ہے کہ زکوٰۃ لینے والا کہ زکوٰۃ لینے کو جاوے مواشی والوں کے گھروں سے
بہت دور اترے اور انکو اپنے پاس بلوا بھیجے اور صدقات لیوے اور جنب یہ کہ مواشی والے زکوٰۃ لینے والے سے دور تر جا رہیں اور طلب اور حاضر کرنا انکا زکوٰۃ لینے والے پر شاق ہووے
پس ان دونوں باتوں سے منع فرمایا اسلیے کہ پہلی بات مشقت مواشی والوں کو لاحق ہوتی ہے اور دوسری بات میں زکوٰۃ لینے والے کو اور بیان مفصل اسکا کتاب الزکوٰۃ میں ہو چکا ہے اور نہ لیجاوے
زکوٰۃ اَلخ یہ تفسیر اور تاکید پہلے کلام کی ہے ع ح **وَعَنْ** خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دِيَةِ الْخَطَاءِ عِشْرِيْنَ
بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرِيْنَ بَنِيْ مَخَاضٍ ذُكُوْرٍ وَعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِشْرِيْنَ جَذَعَةً وَعِشْرِيْنَ حِقَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالصَّحِيْحُ
اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَخِشْفٌ مَجْهُوْلٌ لَا يُعْرَفُ اِلَّا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَدٰى قَتِيْلَ خَيْبَرَ بِمِائَةٍ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَلَيْسَ فِيْ اَسْنَانِ اِبِلِ الصَّدَقَةِ ابْنُ مَخَاضٍ اِنَّمَا فِيْهَا ابْنُ لَبُوْنٍ ع ح اور روایت ہے خشف بن مالک سے کہ نقل
کی ابن مسعود رض سے کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ دیت خطا کے بیس۲۰ اونٹنیاں کہ دوسرے برس میں لگی ہوں اور بیس۲۰ اونٹ کہ دوسرے برس میں لگے ہوں اور بیس۲۰ اونٹنیاں
کہ تیسرے برس میں لگی ہوں اور بیس۲۰ اونٹنیاں کہ پانچویں برس میں لگی ہوں اور بیس۲۰ اونٹنیاں کہ چوتھے برس میں لگی ہوں نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے اور صحیح یہ ہے کہ یہ
موقوف ہے ابن مسعود رض پر یعنی انکا قول ہے اور خشف مجہول ہے نہیں پہچانا جاتا مگر ساتھ اسی حدیث کے اور روایت کیا بغوی نے شرح السنہ میں یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت دی
اس شخص کے کہ مارا گیا تھا خیبر میں ساتھ سو اونٹوں کے اونٹوں زکوٰۃ کے میں سے حالانکہ نہ تھے درمیان اونٹوں زکوٰۃ کے اونٹ برس روز کے سوا اسکے نہیں کہ انمیں تھے دو برس کے اونٹ
ف بیچ دیت خطا کے اَلخ اس سے معلوم ہوا کہ دیت خطا کی اخماس ہے یعنی پانچ طرح کے اونٹ دینے آتے ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا لیکن اختلاف انکی تقسیم میں ہے مذہب حنفی میں تو
اسیطرح دیے جاتے ہیں کہ جو حدیث میں مذکور ہوے اور امام شافعی رح کے نزدیک بیس۲۰ ابن لبون جگہ ابن مخاض کے ہیں اور یہ حدیث حجت ہے انپر اور اس حدیث میں جو کلام کیا گیا ہے اسکے
خوب خوب جواب دیے ہیں ملا علی رح نے جو چاہے انکی شرح میں دیکھ لے خلاصہ جواب کا یہ ہے کہ حضرت نے جو دیت دی تھی بطور احسان کے ہے نہ بطور حکم کے اور روایت کیا بغوی نے اَلخ اسمین وہی
حدیث سابق ہے کہ جسمیں اثبات ابن مخاض کا ہے اور اسمیں اثبات ابن لبون کا اور اسپر عمل کیا ہے شافعی رح نے اسکا جواب بھی ملا علی رح نے خوب لکھا ہے ع ح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ
عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَتْ قِيْمَةُ الدِّيَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانَ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ ثَمَانِيَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَدِيَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ
يَوْمَئِذٍ النِّصْفُ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ فَكَانَ كَذٰلِكَ حَتّٰى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ اِنَّ الْاِبِلَ قَدْ غَلَتْ قَالَ فَفَرَضَهَا عُمَرُ
عَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفَ دِيْنَارٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا وَعَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَيْ شَاةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ
حُلَّةٍ قَالَ وَتَرَكَ دِيَةَ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرْفَعْهَا فِيْمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اسنے نقل کی اپنے دادا سے کہ کہا تھی قیمت
دیت کی یعنی قیمت اونٹوں دیت کی کہ سو ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم اور دیت اہل کتاب کی ان دنوں تھی آدھی دیت مسلمان کی کہا اسکے دادا نے
پس تھا اسیطرح سے یہانتک کہ خلیفہ کیے گئے عمر رض اور کھڑے ہوے حضرت عمر رض خطبہ فرمانے پس کہا تحقیق اونٹ مہنگے ہو گئے کہا روایت کرنیوالے نے ٹھیرائی دیت حضرت عمر رض نے اوپر دولتمند
سونا رکھنے والوں کے ہزار دینار اور اوپر دولتمند چاندی والوں کے بارہ ہزار درہم اور گائیں والوں پر دو سو گائیں اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں اور جوڑے والوں پر جو کپڑے کے جوڑے رکھتے ہوں دو سو

ملے اور ورثہ مقتول کی طرف نہیں ۱۲ ملک قصہ اسکا باب القصاص میں ذکر کیا جا چکا ۱۲

آیا لیے جاوین دیات مین یا نہین پس کہا ابوحنیفہؒ اور احمدؒ نے کہ جائز ہے لینا اُنکا دیات مین باوجود ہونے اونٹونکے اور کہا شافعیؒ نے کہ نہ عدول کرے اونٹونسے جبکہ پائے
جاوین اونٹ مگر برضا سے طرفین اور بیچ چھوڑنے دونون آنکھون کے آخر اصل بیچ باب قطع عضا کے یہ ہے کہ اگر زائل کرے تمام و کمال جنس منفعت کو یا زائل کرے
تمام جمال کو کہ مقصود ہی واجب ہوتی ہے تمام دیت کہ ایک وجہ کر بیچ حکم تلف کرنے نفس کے ہے پس ملحق ہے ساتھ تلف کرنے نفس کے بسبب تعظیم آدمی کے اور اصل اسکی حکم
کرنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ساتھ تمام دیت کے بیچ زبان اور ناک کے اور پیدا ہوتے ہین اس اصل سے فروع بہت اور حکم کیا حضرت عمرؓ نے ساتھ چار دیتون
کے بیچ ایک ضرب کے کہ زائل کیا عقل اور سمع اور بصر اور کلام کو اور اسیطرح اگر ڈاڑھی کسیکی کوئی مونڈ ڈالے اور وہ پھر نہ نکلے تو دیت آتی ہے اسلیے کہ فوت کرنیوالا
جمال کا ہوا اور اسیطرح سر کے بالونمین کذا فی الہدایہ ۱۲ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْمَوَاضِحِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَسْنَانِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
الْفَصْلَ الْأَوَّلَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اُسنے اپنے دادا سے کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ زخمونکے کہ کھل جاوے ہڈی پانچ پانچ
اونٹ ہین اور بیچ دانتونکے پانچ پانچ اونٹ ہین یعنے ہر دانت مین پانچ پانچ اونٹ نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے اور روایت کیا ترمذی اور ابن ماجہ نے پہلا جملہ یعنی
جسمین ذکر زخمونکا ہے ف اگر کوئی کہے کہ جب بیچ تمام دانتونکے دیت پوری آتی ہے تو ایک دانت مین پانچ اونٹ کیونکر آوینگے دانت بتیس ہوتے ہین یا اٹھائیس ہوتے
ہین جواب یہ ہے کہ یہ تقدیرات بحکم شارع ہین عقل کو اسمین دخل نہین لیکن ہان بعضے قسام مین جیسے کہ ساری دیت دونون آنکھونمین اور آدھی دیت ایک آنکھ مین ہے مثلاً وجہ معقول
بھی معلوم کر سکتے ہین اور اصل وہی حکم شارع ہے ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءً رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا مقرر کین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیان دونون ہاتھون اور دونون پانوٗنکی برابر نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف یہانتک کہ
انگوٹھا اور چھنگلیا اگرچہ ہین دونون مختلف جوڑونمین جیسیکہ پہلے گذرا ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ وَالْأَسْنَانُ سَوَاءٌ
الثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَاءٌ هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیان برابر ہین اور دانت برابر
ہین یعنی دیت مین اگرچہ بعضے بڑے ہین بعضونسے جیسے اگلے دانت اور ڈاڑھین برابر ہین یعنی دیت مین اگرچہ ڈاڑھین بڑی ہین اگلے دانتونسے یہ اور یہ یعنی چھنگلیا
اور انگوٹھا برابر ہین نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ ثُمَّ قَالَ
النَّاسُ إِنَّهُ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَا كَانَ مِنْ حِلْفٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّ الْإِسْلَامَ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا شِدَّةً الْمُؤْمِنُونَ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ يُجِيرُ عَلَيْهِمْ
أَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَيَرُدُّ سَرَايَاهُمْ عَلَى قَعِيدَتِهِمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ دِيَةُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ
صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور
شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سال فتح مکہ کے پھر فرمایا یعنی بعد خطبہ کے کہ مشتمل تھا حمد و ثنا پر اے لوگو تحقیق نہین ہے پیدا کرنا عہد
اور قسم کا اسلام مین اور وہ عہد اور قسم کہ تھی جاہلیت مین پس اسلام نہین زیادہ کرتا اُسکو مگر مضبوطی مسلمان حکم ایک ہاتھ کا رکھتے ہین یعنی اتفاق کار خیر مین اُن لوگو پر
کہ سوا ہے اُنکے ہین یعنی کافر پناہ دیتا ہے اُنپر ادنی اُنکا اور پھیر تا ہے اُنپر جو بہت دور ہے اُنسے اور پھرتے ہین لشکر اُنکے بیٹھے رہنے والون پر نہ قتل کیا جاوے مومن بدلے کافر کے یعنی کافر
حربی کے اور نزدیک شافعیؒ کے اگرچہ ذمی ہو اور دیت کافر کی یعنی ذمی کی آدھی دیت مسلمان کی ہے نہین ہے کھینچوا منگانا زکوٰۃ کے مواشی کو اور نہ الگ جا رہنا مواشی والونکو اور
نہ لیجاوے زکوٰۃ اُنکی مگر اُنھین کے گھرونمین سے اور ایک روایت مین کہا دیت عہد والے کی آدھی دیت حر کی ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف نہین ہے پیدا کرنا قسم کا الخ اصل مین حلف کے
معنی ہین عقد کرنا اور عہد باندھنا اہل جاہلیت آپسمین عہد کرتے تھے کہ ایک دوسرے کا وارث ہو اور ایک دوسری کی مدد کرے لڑائی مین اور فتنہ انگیزی مین اور ادا سے ضمانات واجبہ مین و
غیرہ ذلک پس منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرح کے عہد کرنے سے اسلام مین ساتھ قول اپنے کے لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ اور ایک عہد کرتے تھے جاہلیت مین مظلوم کی مدد کرنے پر

ہونے مین تمام دیت ہے کہ سَو اونٹ ہین اور ایک آنکھ کے تلف ہونے مین پچاس اونٹ ہین اور یہ حدیث دلالت کرتی ہو اسپر کہ بیچ تلف ہونے آنکھ کے اِسطرح تہائی دیت ہو اور
بعضے علما کا مذہب بھی یہی ہو اور اکثر علمانے واجب کی ہو اِسصورت مین حکومت عدل کی اِسلیے کہ منفعت بالکل نہین جاتی رہی پس بیچ حکم اُس دیت کے ہوئی کہ
سیاہ ہوگیا مارنیسے اور معنی حکومت کے یہ ہین کہ اگر وہ زخمی غلام ہوتا تو کسقدر کم ہوتا بسبب اِس زخم کے اُسکی قیمت مین سے پس واجب ہوگا اُسکی دیت مین سے اسقدر اور
اِسحدیث کو بھی اوپر معنی حکومت کے حمل کیا ہی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیان ساتھ تہائی دیت کے حکم فرمایا بطریق حکومت کے نہ کہ بطریق قاعدۂ کلیہ کے
اور کلام تورپشتی کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ بیچ صحت اِس حدیث کے کلام ہو واللہ اعلم **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنِیْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ اَوْ فَرَسٍ اَوْ بَغْلٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَخَالِدٌ الْوَاسِطِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو
وَلَمْ يَذْكُرَا اَوْ فَرَسٍ اَوْ بَغْلٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی محمد بن عمرو سے کہ نقل کی ابی سلمہؓ سے اور اُسنے ابو ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچے کے پیٹ مین مر گیا ساتھ غرہ کے کہ غلام یا لونڈی یا گھوڑا یا خچر نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا روایت کی یہ حدیث حماد بن سلمہ نے اور خالد وسطی نے
محمد بن عمروؓ سے اور نہین ذکر کیا ہر ایک نے دونو نمین سے لفظ او فرس و بغل کا یعنی یہ زیادتی نہین ذکر کی پس ہوئی یہ زیادتی شاذہ اور حدیث ضعیف نقل کی یہ ابوداؤد اور
نسائی نے **ف** کہا نووی نے کہ غرہ نزدیک عرب کے کہتے ہین بہت نفیس چیز کو اور اطلاق کیا گیا ہے اِسکا اِسجگہ انسان پر اِسلیے کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا ہو انسان کو
احسن تقویم مین اور کہا بعضون نے کہ ذکر فرس و بغل کا وہم ہے راوی سے اِسلیے کہ غرہ نہین اطلاق کیا جاتا ہو مگر انسان مملوک صورت پر **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ
شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے
عمرو بن شعیبؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ طبیب ٹھہراوے اپنے تئین بہ تکلف حال آنکہ نہین جانی گئی ہے
اُس سے طب یعنی مشہور نہین ہو ساتھ طب کے اور مہارت نہین رکھتا اُسمین پس مر گیا کوئی اُسکے علاج سے پس وہ ضامن ہو نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** یعنی جو شخص کہ
علم طب کا نہ رکھتا ہو اور اُسکے قواعد سے واقف نہو پھر کسیکا علاج کرے اور علاج عام ہو کہ آپ اپنے ہاتھ سے کرے مانند کھولنے فصد وغیرہ کے یا ساتھ تجویز کرنے نسخہ کے کرے اور وہ
مریض اُس سے تلف ہو جاوے تو وہ ضامن ہو یعنی اُسکی دیت اُسکے عاقلہ پر لازم آتی ہو سب علما کے نزدیک اور نہین لازم آتا قصاص اُسپر بسبب اذن اور رضاے مریض کے
ساتھ اُسکی **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ غُلَامًا لِاُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ اُذُنَ غُلَامٍ لِاُنَاسٍ اَغْنِيَاءَ فَاَتٰى اَهْلُهُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا
اُنَاسٌ فُقَرَاءُ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِمْ شَيْئًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی عمران بن حصینؓ سے یہ کہ ایک لڑکے فقیرون کے نے کان کاٹ ڈالا ایک لڑکے کی
دولتمند کے کا پس آئے ناتیدار اُس لڑکے کے کان کاٹنے والی کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ ہم ہین محتاج پس نہ مقرر کی حضرت نے اُنپر کوئی چیز نقل کی
یہ ابوداؤد نے **ف** اِسلیے کہ عاقلہ اُسکے تھے محتاج اور جنایت لڑکی کی عاقلہ پر ہوتی ہو اِسلیے کہ وہ جنایت خطائی ہو کیونکہ نہین صادر ہوئی اختیار صحیح سے چنانچہ اِسلیے
نہین قصاص لیا جاتا لڑکے سے قتل مین اور فقرا نہین متحمل ہوتے دیت کے اور ظاہر یہ ہو کہ کاٹنے والا کان کا تھا لڑکا آزاد اِسلیے کہ اگر ہوتا غلام تو متعلق ہوتی جنایت
اُسکے ساتھ رقبہ یعنی ذات اُسکی کے اور فقر مالک اُسکے کا نہ دفع کرتا اُسکو کذا ذکرہ ابن الملک وغیرہ من علمائنا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَلِیٍّ اَنَّهٗ
قَالَ دِيَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ اَثْلَاثًا ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ ثَنِيَّةً اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَاتٌ وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ فِی
الْخَطَاءِ اَرْبَاعًا خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ جَذَعَةً وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بَنَاتِ لَبُوْنٍ وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بَنَاتِ مَخَاضٍ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی علیؓ سے یہ کہ اُنھون نے فرمایا کہ دیت شبہ عمد کی مین تین طرح کی اونٹ دینے آتے ہین تینتیس ۳۳ اونٹنیان اِسطرح کہ چوتھے برس مین لگی ہون اور
تینتیس ۳۳ اونٹنیان اِسطرح کی کہ پانچوین برس مین لگی ہون اور چونتیس ۳۴ اونٹنیان اِسطرح کی کہ چھٹے برس مین لگی ہون آٹھ برس تک کہ نوین برس مین لگی ہون اور سب
ہون حاملہ اور ایک روایت مین حضرت علیؓ سے یون آیا ہو کہ کہا بیچ قتل خطا کے چار قسم کی اونٹنیان دینی آتی ہین پچیس ۲۵ تین تین برس کی اور پچیس چار چار برس کی

کرتے تھے دو سو جوڑے کہا روایت کرنیوالے نے اور چھوڑی عمرؓ نے دیت ذمیّون کی یعنی اُسحال پر کہ تھی حضرتؐ کے زمانہ مین یعنی چار ہزار درہم نہین زیادہ کیا اُسکو اُن دیتون مین کہ زیادہ کی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** آٹھ ہزار درہم کہا بعضون نے کہ دلالت کرتی ہی یہ حدیث اسپر کہ اصل دیت مین اونٹ ہین اور یہ اونٹ مختلف ہوتے ہین بحسب اختلاف قیمت کے جیسیکہ مذہب شافعیؒ کا ہی قول جدید مین اور کہا ابن ملک نے کہ جوڑے سے مراد تہبند اور چادر ہی جسطرح کپڑے ہون اور نہین زیادہ کیا الخ کہا طیبی نے یعنی جبکہ ہوئی قیمت دیت مسلمان کی بارہ ہزار درہم اور وہی دیت ذمی کی جیسیکہ تھی یعنی چار ہزار درہم ہوے دیت ذمی کی مانند تہائی دیت مسلمان کے مطلقاً انتہی پس اس سے دلیل پکڑی ہی شافعیؒ اور اور بعضون نے کہ موافق انکے ہین کہ دیت ذمی کی تہائی دیت مسلمان کی ہی اور ہمارے نزدیک دیت ذمی کی مانند دیت مسلمان کے ہی اور کہا شمنی نے کہ دیت سونے کی ہزار دینار ہین اور دیت چاندی کی دس ہزار درہم اور اونٹو نکے سو اونٹ اور امام شافعیؒ کے نزدیک چاندی کے بارہ ہزار درہم ہین **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ حضرتؐ نے ٹھیرائی دیت بارہ ہزار درہم نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُ دِيَةَ الْخَطَاءِ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَرْبَعَمِائَةِ دِينَارٍ أَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيُقَوِّمُهَا عَلَى أَثْمَانِ الْإِبِلِ فَإِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِي قِيمَتِهَا وَإِذَا هَاجَتْ رُخْصًا نَقَصَ مِنْ قِيمَتِهَا وَبَلَغَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ أَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِمِائَةِ دِينَارٍ وَعِدْلُهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ قَالَ وَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاةٍ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَقْلَ مِيرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ وَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَقْلَ الْمَرْأَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیبؓ سے نقل کی انہو نے باپ سے اور اُسنے اپنے دادا سے کہا تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم ٹھیراتے دیت خطا کی بستیون والون پر چار سو دینار یا برابر اُنکے یعنی قیمت مین چاندی ہی یعنی چار ہزار درہم اور قیمت ٹھیراتے دیت خطا کیا اوپر مول اونٹو نکے پس جسوقت مہنگے ہوتے اونٹ تو زیادہ کرتے بیچ قیمت دیت کے اور جب ظاہر ہوتی ارزانی اونٹو نکی قیمت مین کم کرتے قیمت دیت سے اور پہنچی دیت رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ما بین چار سو دینار کے آٹھ سو دینار تک اور برابر انکے چاندی تھی آٹھ ہزار درہم کہا راوی نے اور حکم فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے گائیون والون پر دو سو گائین اور بکریوالون پر دو ہزار بکریان اور فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیت میراث ہوتی ہی درمیان وارثون قتل کیے گئے کے اور حکم فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیت عورت کی کہ بانٹی گئی ہی درمیان عصبون اُسکے کے اور نہین وارث ہوتا قاتل مورث کا کسی چیز کا یعنے نہ دیت کا اور نہ اور کسی چیز کا نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** آٹھ ہزار درہم کہا طیبی نے کہ یہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ اصل دیت مین اونٹ ہین پس اگر نہ ملین واجب ہوتی ہی قیمت اُنکی جسقدر کہ ہو جیسیکہ کہا شافعیؒ نے قول جدید مین اور دیت عورت کی الخ یعنی ایک عورت نے کہ جنایت کی اور مار ڈالا کسی کو تو ادا کرین دیت اُسکی عصبات اُسکے کہ مددگار اُسکے تھے جیسیکہ حکم مرد کی دیت کا ہی یعنی عورت غلام کی مانند نہین ہی کہ متعلق ہوتی ہی دیت اُسکی ساتھ رقبہ یعنی ذات اُسکی کے نہ ساتھ عصبے اُسکے کے **وَعَنْهُ** عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَقْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمْدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عمروؓ سے کہ نقل کی انہو نے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیت شبہ عمد کی سخت ہی مانند دیت عمد کے اور نہ مارا جاوی صاحب شبہ عمد کا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** صاحب الخ یعنی جسنے کہ قتل کیا بطریق شبہ عمد کے اُسکو قصاص مین قتل نہ کیجیے یہ کلام فرمایا واسطے رفع توہم جائز ہونے قصاص کے شبہ عمد مین یعنی اگر کوئی یہ توہم کرے کہ جبکہ مشابہ عمد کے ہوا تو چاہیے کہ حکم اسکا حکم عمد کا سا ہو اس توہم کے دفع کیلیے اسطرح فرمایا اور بیان قتل عمد اور شبہ عمد کا اوپر ہو چکا ہے **وَعَنْهُ** عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا بِثُلُثِ الدِّيَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عمروؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ کہا حکم فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ مقدمہ آنکھ کے کہ ٹھیری ہو اپنی جگہ اور جاتی رہی ہو روشنی اُسکی ساتھ تہائی دیت کی نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** یعنی کسی کی آنکھ زخمی ہوئی کہ بینائی اُسکی جاتی رہی لیکن اپنی جگہ سے نہ نکلی اور بیچ جمال منھ اُسکے کے خلل نہ پڑا اور پہلے گذر چکا کہ دونون آنکھو نکے تلف

غزوۂ تبوک مین اور تھا میرا ایک نوکر پس لڑا وہ ایک آدمی سے پس کاٹ کھایا ایک نے اُن دونون مین سے ہاتھ دوسرے کا پس نکالا اُس شخص نے کہ کاٹا گیا تھا ہاتھ اُسکا کاٹنے والیکے مُنھ سے پس گرادیے دانت اُسکے پس چھوڑے پس گیا وہ کہ جسکے دانت گرے تھے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی تا داد اُسکی دیوین اور حکم فرماوین اُسکے حق مین پس معاف کیا حضرت نے بدلہ اُسکے دانتونکا اور فرمایا کہ چھوڑ دیتا ہاتھ اپنا تیرے مُنھ مین کہ چباتا تو اُسکو مانند چبانے اونٹ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ اشارہ ہے طرف سبب ساقط کرنے بدلہ کے کہ وہ معذور ہے اپنے ہاتھ بچانیکے لیے مُنھ مین سے ہاتھ کھینچا اور شرح السنہ مین ہے کہ اسیطرح اگر ارادہ کرے کوئی مرد کسی عورت سے بدکاری کا پس دفع کرے وہ اُسکو اپنے نفس سے پس مار ڈالے تو نہین لازم آتا ہے عورت پر کچھ چنانچہ حضرت عمرؓ کے پاس ایک قضیہ آیا کہ ایک لڑکی لکڑیان کاٹ رہی تھی پس پیچھا کیا اُسکا ایک شخص نے اور ارادہ کیا بدکاری کا اُس سے پس اُس لڑکی نے ایک پتھر مارا اُسکو اور مار ڈالا اُسکو پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ یہ قتل کیا ہوا اللہ کا ہے قسم ہے اللہ کی کہ نہین دیت دلوائی جاویگی کبھی اور یہی قول شافعیؒ کا ہے اور اسیطرح جو شخص کہ قصد کرے کسی کے مال لینے کا اور خونریزی کا اور اُسکے اہل کا پس اُسکو جائز ہے دفع کرنا قصد کرنیوالیکا اور قتل کرنیوالیکا اور لائق ہے یہ کہ دفع کرے رسانی سا آسانی مین پس اگر نہ باز رہے سوائے قتال کرنیکے اور قتل کرے اُسکو تو خون اُسکا ساقط ہے **ع وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمروؓ سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ قتل کیا جاوے واسطے مال اپنے کے پس وہ شہید ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی مال کی حفاظت کر رہا تھا اور کسی نے مار ڈالا اور ایسا ہی حال اہل کی محافظت مین مارے جانیکا ہے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ اَخْذَ مَالِیْ قَالَ فَلَا تُعْطِهٖ مَالَكَ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَاتَلَنِیْ قَالَ قَاتِلْهُ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلَنِیْ قَالَ فَاَنْتَ شَهِيْدٌ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلْتُهٗ قَالَ هُوَ فِی النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو اُسکی کہ اگر آوے ایک شخص ارادہ رکھتا ہو لینے مال میرے کا یعنی دو نہین اُسکو یا نہ دون فرمایا پس نہ دے تو اُسکو مال اپنا کہا اُسنے کہ خبر دیجیے مجکو اُسکی کہ اگر لڑے مجسے یعنی تو کیا کرون فرمایا کہ لڑ تو اُس سے کہا اُسنے خبر دیجیے مجکو اُسکی کہ اگر مار ڈالے مجکو فرمایا پس تو شہید ہے کہا اُسنے خبر دیجیے مجکو اُسکی کہ اگر مین مار ڈالون اُسکو یعنی تو اُسکا کیا حال ہے فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی نہین کچھ تجھپر اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ دفع کرنا قاتل کا اور ہلاک کرنا اُسکا دفع مین مباح ہے **ع وَعَنْهُ** اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوِ اطَّلَعَ فِیْ بَيْتِكَ اَحَدٌ وَّلَمْ تَاْذَنْ لَهٗ فَخَذَفْتَهٗ بِحَصَاةٍ فَفَقَاْتَ عَيْنَهٗ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ابی ہریرہؓ سے ہے کہ اُنھون نے سُنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اگر جھانکے تیرے گھر مین کوئی یعنی دروازہ بند ہو اور اُسکی درازمین سے جھانکے اسحال مین کہ نہین پروانگی دی ہے تو نے اُسکو یعنی گھر مین آنے کی پس مارے تو اُسکو ساتھ کنکری کے پس پھوڑے تو آنکھ اُسکی نہین تجھپر گناہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث پر عمل کیا ہے شافعیؒ نے کہ ساقط کیا اُس سے ضمان آنکھ کا اور کہا ابو حنیفہؒ نے کہ اُسپر ضمان ہے اور حدیث محمول ہے مبالغہ اور زجر شدید پر واللہ اعلم **ع وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِیْ جُحْرٍ فِیْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهٖ رَاْسَهٗ فَقَالَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُنِیْ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِیْ عَيْنِكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِيْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سہل بن سعدؓ سے کہ ایک شخص نے جھانکا بیچ سوراخ دروازہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لکڑی تھی کہ کھجلاتے تھے اُس سے سر اپنا پس فرمایا اگر جانتا مین یعنی یقینا کہ تو دیکھتا ہے مجکو یعنی قصدا البتہ چبھوتا مین اُسکو تیری آنکھ مین نہین مقرر کی گئی ہے شرع مین پروانگی مانگنی یعنی وقت آنے کے بیچ گھر بیگانہ کے مگر واسطے بچنے کے نظر کرنیسے طرف غیر محرم کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پس نظر کرنی بغیر اذن کے مانند داخل ہونے بغیر اذن کے ہے **ع وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّهٗ رَاٰی رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَا تَخْذِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ اِنَّهٗ لَا يُصَادُ بِهٖ صَيْدٌ وَّلَا يُنْكَاُ بِهٖ عَدُوٌّ وَّلٰكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَاُ الْعَيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے یہ کہ دیکھا اُنھون نے ایک شخص کو کہ پھینکتا ہے کنکر ساتھ انگوٹھے اور اُنگلی شہادت کے پس کہا اُنھون نے کہ نہ پھینک تو کنکر اسلیے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اسطرح کے کنکر پھینکنے سے اور فرمایا کہ تحقیق نہین شکار کیا جاتا ہے ساتھ اسکے شکار اور نہ زخمی کیا جاتا ہے ساتھ اسکے دشمن یعنی دشمنان دین سے یعنی نہ اسمین فائدہ دنیا کا ہے اور نہ دین کا محض لہو و لعب ہے اور باوجود اسکے لوگونکو

اور پچیس ۲۵ دو دو برس کی اور پچیس ۲۵ ایک ایک برس کی نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَضٰى عُمَرُ فِيْ شِبْهِ الْعَمَدِ ثَلَاثِيْنَ حِقَّةً وَثَلٰثِيْنَ جَذَعَةً وَاَرْبَعِيْنَ
خَلِفَةً مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے مجاہد سے کہا حکم فرمایا حضرت عمرؓ نے بیچ قتل شبہ عمد کے تیس اونٹنیاں تین تین برس کی اور تیس ۳۰ چار
چار برس کی اور چالیس ۴۰ اونٹنیاں حاملہ مابین پانچ پانچ برس پورے کی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یہ موافق مذہب شافعیؒ کے ہے وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْجَنِيْنِ يُقْتَلُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِيْدَةٍ فَقَالَ الَّذِيْ قُضِيَ عَلَيْهِ كَيْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا نَطَقَ
وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ
اَبُوْدَاؤُدَ عَنْهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مُتَّصِلًا اور روایت ہے سعید بن مسیبؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بیچ لڑکے کے کہ مارا جاوے اپنی ماں کے پیٹ میں ساتھ غرہ کے غلام
ہو یا لونڈی پس کہا اس شخص نے کہ حکم کیا گیا تھا اوپر کہ کسطرح تاوان بھروں میں اس شخص کا کہ نہ پی اسنے کوئی چیز اور نہ کھائی اور نہ بولا اور نہ چلایا اور مانند اس قتل کے ساقط کیا
جاتا ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہیں کہ یہ کاہنوں کے بھائیوں میں سے ہے نقل کی یہ مالکؒ اور نسائی نے مرسل یعنے ساتھ حذف صحابی کے اور نقل کی یہ ابوداؤد
نے سعید سے اور اسنے نقل کی ابی ہریرہؓ سے بطریق اتصال کے ف کاہن اسکو کہتے ہیں کہ خبریں غیب کی بتاتا ہے اور حضرت نے اسکو کاہن کا بھائی اسلیے فرمایا کہ وہ بھی اپنی جھوٹی
باتوں کو ساتھ عبارت مسجع اور مقفی کے بیان کرتے ہیں لوگوں کے فریفتہ کرنیکے لیے اور مطلق عبارت مسجع اور مقفی مذموم نہیں ہے اسلیے کہ حضرت عبارت مسجع اکثر بولے ہیں جیسے
کہ اس دعا میں ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ الخ بلکہ عبارت مسجع وہ مذموم ہے کہ جو بہ تکلف ہو اور غرض اس سے رواج دینا باطل کا ہو جیسیکہ اس شخص نے
کیا اور کہا شمنی نے کہ جو کوئی مارے عورت کے پیٹ پر اور اسکے پیٹ سے بچہ نکل پڑے مردہ تو واجب ہوتا ہے غرہ یعنی پانسو ۵۰۰ درہم مارنے والیکے عاقلہ پر اور ہمنے تفسیر غرہ کی پانسو درہم اسلیے
کی کہ اکثر روایتوں میں آئی ہے اور جیتا ہو پیٹ میں سے نکلے اور پھر مر جاوے تو پوری دیت دینی آتی ہے ع

بَابُ مَا لَا يُضْمَنُ مِنَ الْجِنَايَاتِ

باب ہے بیچ بیان ان چیزوں کے کہ نہیں تاوان دیا جاتا ہے انکا بسبب قصور کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ
وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چارپائے زخم کر دینا انکا معاف ہے اور کان بھی معاف ہے
اور کنوئیں میں کوئی گر کر مرے معاف ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف چارپائے آخر یعنی جانور کے منہ سے یا دم سے یا پانوں سے کوئی شخص مر جاوے یا کوئی چیز ضائع ہو جاوے تو
اسکا بدلہ کچھ نہیں بشرطیکہ اسکے ساتھ کوئی آدمیوں میں سے نہ ہو اور اگر اسکے ساتھ ہی ہانکنے والا یا کھینچنے والا یا اوپر سوار ہے اور اس جانور سے کوئی چیز ضایع ہوئی اسکے ساتھ والے پر
تاوان دینا آتا ہے نزدیک امام اعظمؒ کے اور امام شافعیؒ کے نزدیک اگر دن میں کوئی چیز اس سے ضائع ہو گئی تو اسکے مالک کو کچھ دینا نہیں آتا اور اگر رات میں کوئی چیز تلف ہو گئی تو
اسکے مالک پر تاوان آتا ہے اسواسطے کہ رات کو نگہبانی مالک جانور پر لازم ہے اور دن کو محافظت کرنی چیزوں اور باغوں کی انکے مالکوں پر لازم ہے اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ
ہانکنے والا تاوان دے اس چیز کا کہ تلف ہو جانور کے ہاتھ سے یا پانوں سے اور کھینچنے والا تاوان دے اس چیز کا کہ تلف ہو ساتھ ہاتھ کے نہ ساتھ پانوں کے اور سوار تاوان دے
اس چیز کا کہ تلف ہو ساتھ ہاتھ یا پانوں یا سر جانور کے اور اگر سوار اور ہانکنے والا یا سوار اور کھینچنے والا دونوں ساتھ ہوں تو تاوان دونوں پر آتا ہے اور کان بھی معاف ہے یعنی
اگر کوئی کان میں جاوے یا اسکے اوپر کھڑا ہو اور کان گر پڑے اور وہ ہلاک ہو جاوے تو نہیں آتا تاوان اسپر کہ کھودی ہے کان یا کسیکو کان کے کھودنے کیلیے مزدوری کو لگایا
تھا اور کان اسپر گر پڑے اور ہلاک ہو گیا نہیں ہے تاوان صاحب کان پر اور یہ وجہ مخصوص ساتھ کان ہی کے نہیں اور اجاروں میں بھی جاری ہے اور یہ وجہ اول موافق ہے
ساتھ اسی چیز کے کہ بیچ معنی قول والبئر جبار کے کہا ہے یعنی کسی نے کہ کنواں کھودا اپنی زمین یا زمین مباح میں اور اسمیں کوئی گر کر مر گیا تو تاوان نہیں ہے اوپر کھودنے
والے کنوئیں کے ع وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ وَكَانَ لِيْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ
اَحَدُهُمَا يَدَ الْاٰخَرِ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوْضُ يَدَهٗ مِنْ فِي الْعَاضِّ فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ وَقَالَ
اَيَدَعُ يَدَهٗ فِيْ فِيْكَ تَقْضَمُهَا كَالْفَحْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے یعلی بن امیہؓ سے کہا جہاد کیا میں نے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر تنگی کے میں یعنی

حکم تون کٹ کھنون کا رکھتے ہین ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو گروہ ہین دوزخیون سے نہین دیکھا مین نے انکو یعنی بلکہ نہ دیکھونگا ایک انمین سے وہ ہین کہ اُنکے پاس کوڑے ہونگے مانند دُمون گاؤن کے مارینگے یعنی ناحق ساتھ اُن کوڑونکے لوگونکو اور دوسری قسم عورتین ہین پہنے ہوئے کپڑے ظاہر مین اور ننگی ہین حقیقت مین اور میل کروانے والیان اور میل کرنیوالیان سر اُنکے مانند کوہان اونٹون بختی کے ہلتے ہوئے نہین داخل ہونگی بہشت مین اور نہین پاوینگی بو اُسکی حال آنکہ بو جنت کی پائی جاتی ہے مسافت اتنی اور اتنی سے یعنی بہت دور سے مثلاً سو برس کی راہ سے نقل کی یہ مسلم نے ف پہنے ہوئے الخ یعنی مہین کپڑے پہنتی ہین کہ بدن اُنکے اُنمین سے معلوم ہوتے ہین پس اگرچہ ظاہر مین پہنے ہوئے ہین لیکن حقیقت مین ننگی ہین یا کچھ بدن ڈھانکتی ہین اور کچھ کھلا رکھتی ہین جیسیکہ دوپٹہ پیٹھ پر ڈال لیتی ہین اور سینہ اور پیٹ کہ جگہ شہوت کی ہین برہنہ رکھتی ہین یا پہنتی ہین دنیا مین لباس فاخرہ اور ننگی ہین لباس تقوی سے کہ آخرت مین بسبب تقوی کے لباس بہشت کے پہنینگی اور میل کروانیوالیان الخ یعنی ایسی سج دھج بناتی ہین کہ لوگونکو اپنی طرف مائل کرتی ہین اور میل کرنے والیان یعنی آپ بھی رغبت کرتی ہین مردون کی طرف یا ممیلات کے یہ معنی ہین کہ اوڑھنیان سر سے اُتار ڈالتی ہین تا دیکھین لوگ منھ اُنکے اور مائلات یعنی مٹک چال چلتی ہین تا دل لوگونکے فریفتہ کرین اور اور بھی کئی معنی اُنکے لکھے ہین شروح مین اور سر اُنکے الخ یعنی چوٹیونکو سر پر باندھ لیتی ہین یعنی جوڑا ہوتا ہے اُنکے سر پر کہ سر اُنکے مانند کوہان اونٹون بختی کے ہین کہ مائل ہوتے ہین وہ کوہان بسبب کثرت فربہی کے جیسیکہ معمول عورتون مصر کا ہے اور وہ قسم مردونکی اور یہ طرح کی عورتین بیچ زمان طہارت نشان حضرت کے اصلا نتھین پس خبر انکی دینی قبیلہ معجزات سے ہے اور نہین داخل ہونگی الخ یہ صفت عورتونکی ہے اور مذکر کی صفت مردونکی مانند اسکے واسطے اختصار کے اور کہا قاضی عیاض نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ نہین داخل ہونگی جنت مین اور نہین پاوینگی بو جنت کی اُسوقت کہ داخل ہونگی اُسمین اور پاوینگی بو اُسکی عورتین پارسا اور پرہیزگار نہ یہ کہ کبھی نہین داخل ہونگی یا یہ محمول ہے حلال جاننے پر یا مراد اُس سے زجر و تغلیظ ہے ح ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ مارے ایک تمھارا یعنی کسی کو پس چاہیے کہ بچاوے منھ کو اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی نے پیدا کیا آدم کو اوپر صورت اپنی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اوپر صورت اپنی کے یعنی صفات اپنی کے اور کیا اُسکو مظہر صفات جلالیہ اور جمالیہ اپنی کا یا پیدا کیا آدم کو اوپر صورت خاصہ کے کہ اختراع کیا اُسکو اور پیدا کیا اور اضافت واسطے تشریف و تکریم کے ہے جیسیکہ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِیْ مین اور بعضون نے کہا کہ ضمیر عاید طرف آدم کے ہے یعنی پیدا کیا اسکو اوپر صورت کے کہ مخصوص ساتھ آدم کے ہے ممتاز تمام مخلوقات سے مشتمل اوپر خصائص و کرامات کے پس حاصل معنی کا یہ ہوگا کہ حق تعالے نے آدم کو اشرف سب مخلوقات مین کیا اور منھ اُسکا اشرف اعضا اُسکے کا اور محل ظہور صورت و کمال اُسکے کا ہے پس پرہیز کرنا چاہیے اُسکے منھ پر مارنے سے اور لکھا ہے علما نے کہ یہ امر استحباب کے لیے ہے ح اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَاَدْخَلَ بَصَرَهٗ فِی الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ يُّؤْذَنَ لَهٗ فَرَاٰى عَوْرَةَ اَهْلِهٖ فَقَدْ اَتٰى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّاْتِيَهٗ وَلَوْ اَنَّهٗ حِيْنَ اَدْخَلَ بَصَرَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ رَجُلٌ فَفَقَاَ عَيْنَهٗ مَا عَيَّرْتُ عَلَيْهِ وَاِنْ مَرَّ الرَّجُلُ عَلٰى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهٗ غَيْرِ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا خَطِيْئَةَ عَلَيْهِ اِنَّمَا الْخَطِيْئَةُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کھولے پردہ اور داخل کرے اپنی نگاہ گھر مین پہلے اس سے کہ اذن دیا جاوے اُسکو یعنی پردہ کھولنے کا اور داخل ہونیکا پس دیکھے اہل اُسکے کو پس تحقیق آیا ایک حد کو یعنی کی ایک چیز کہ واجب کرے حد کو یعنی تقدیر کو نہین درست اُسکو کرنا اُسکا یعنی آنا بے اذن اور دیکھنا پردہ کھولکر اور اگر تحقیق داخل کی اُسنے اپنی نگاہ اور سامنے آگیا اُسکے کوئی شخص گھر والون مین سے پس پھوڑ ڈالی آنکھ اُسکی نہین سرزنش کرونگا مین اُسپر اور نہ مین لازم کرونگا اُسپر کچھ اور اگر گذرے مرد دروازے پر کہ نہین پردہ اُسکے لیے یعنی کہ بند نہین کیا گیا ہے وہ پس جا پڑے نظر اُسکی گھر والون پر پس نہین گناہ اُسپر سوا اُسکے نہین کہ گناہ گھر کے لوگون پر ہے کہ کیون دروازہ

ضرر بھی اس سے پہونچتا ہے جیسے کہ فرمایا ولیکن یہ پھینکنا توڑ ڈالتا ہے دانت کو اور پھوڑ دیتا ہے آنکھ کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا ابن ملک نے کہ منع کیا حضرت نے اس سے اسلیے کہ مصلحت نہیں ہے اسمین اور خوف ہے فساد کا اور یہی حکم ہر چیز کا کہ اسمین یہ بات پائی جاتی ہے ؏ **وعن** اَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا وَفِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى نِصَالِهَا اَنْ يُصِيبَ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بِشَيْءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ گذرے ایک تمہارا بیچ مسجد ہماری کے یا بیچ بازار ہمارے کے اور ساتھ اسکے ہون تیر پس چاہیے کہ بند کرے یعنی ہاتھ رکھے انکی پیکانوں پر اسلیے کہ نہ لگے کسی کو مسلمانوں میں سے انسے کچھ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیچ مسجد ہماری کے الخ یعنی مسلمانوں کی مسجدوں اور بازار دمین اور جتنی جگہ مسلمانوں کے جمع ہونیکی ہین انھیں کے حکم مین ہین اور مانند تیرونکے اور لوہیکے ہتھیار وغیرہ ہین کہ انکو بھی مجمع مین اسطرح استعمال نکرین کہ لوگونکو ایذا ہو ؏ **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُشِيرُ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ اشارہ کرے ایک تمہارا اوپر بھائی اپنے کے ساتھ ہتھیار کے اسلیے کہ تحقیق وہ نہیں جانتا شاید کہ شیطان کھینچ لے ہتھیار کو اسکے ہاتھ سے یعنی جالگے اسکے پس جا پڑے بیچ گڑھے آگ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی شیطان ہاتھ اسکے سے ہتھیار لگوا دے کسی بھائی مسلمان کو اور اسکے سبب سے مستحق دوزخ کا ہو ؏ **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتّٰى يَضَعَهَا وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيهِ وَاُمِّهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ اشارہ کرے طرف بھائی اپنے کے ساتھ لوہے کے پس تحقیق فرشتے لعنت کرتے ہین اسکو یہانتک کہ رکھدے اسکو اگرچہ ہو اشارہ کرنیوالا بھائی اسکا حقیقی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی سگا بھائی بھائی کے قتل کرنیکا قصد نہیں کرتا ہے اکثر پس اشارہ کرنا از راہ ہنسی کے ہو گا باوجود اسکے لعنت ہوتی ہے اسپر مقصود مبالغہ ہے بیچ نہی کے اس سے ح **وعن** اِبْنِ عُمَرَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا اور روایت ہے ابن عمرؓ اور ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا جو شخص کہ اٹھاوے ہمپر ہتھیار یعنی اگرچہ از راہ ہنسی کے کھینچے ہتھیار پس نہیں ہم مین سے یعنی نہیں ہمارے طریقہ پر نقل کی یہ بخاری نے اور زیادہ کیا مسلم نے اور جو شخص کہ فریب دے ہمکو یعنی ڈھانپے عیب بیع کا مثلاً پس نہیں ہم مین سے **وعن** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کھینچے ہمپر تلوار یعنی اگرچہ نہ قصد کرے کسی کے قتل کرنیکا پس نہیں وہ ہم مین سے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ مَرَّ بِالشَّامِ عَلٰى اُنَاسٍ مِنَ الْاَنْبَاطِ وَقَدْ اُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ وَصُبَّ عَلٰى رُؤُسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هٰذَا قِيلَ يُعَذَّبُونَ فِي الْخَرَاجِ فَقَالَ هِشَامٌ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ہشام بن عروہؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ ہشام بن حکیم گذرا شام مین اوپر کتنے آدمیوں کے قوم نبطیوں میں سے اسحال مین کہ تحقیق وہ کھڑے کیے گئے تھے دھوپ مین اور ڈالا گیا تھا انکے سر پر تیل گرم کر کر پس کہا ہشام بن حکیم نے کہ کیا ہے یہ یعنی کیا سبب ہے اس امر کا کہا گیا کہ عذاب کیے جاتے ہین یہ بسبب خراج کے کہ مال واجبی نہیں دیتے ہین پس کہا ہشام نے گواہی دیتا ہون مین کہ البتہ سنا ہے مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ عذاب کریگا ان لوگون کو کہ عذاب کرتے ہین لوگون کو دنیا مین نقل کی یہ مسلم نے **ف** عذاب کرتے ہین یعنی ناحق اور ساتھ اس چیز کے کہ عذاب کریگا اللہ تعالیٰ ساتھ اس کے عقبیٰ مین مانند گرم تیل ڈالنے وغیرہ کے ؏ ح **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰى قَوْمًا فِي اَيْدِيهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُونَ فِي غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوحُونَ فِي سَخَطِ اللّٰهِ وَفِي رِوَايَةٍ يَرُوحُونَ فِي لَعْنَةِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے اگر دراز ہووے تیری مدت عمر یہ کہ دیکھیگا تو ایک گروہ کو کہ انکے ہاتھون مین ہونگے مانند دُموں گایون کے یعنی کوڑے صبح کرینگے بیچ غضب اللہ کے اور شام کرینگے بیچ نہایت ناخوشی اللہ کے یعنی ہمیشہ اللہ کے غضب مین رہتے ہین اور ایک روایت مین ہے کہ شام کرینگے بیچ لعنت اللہ کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد انسے وہ لوگ ہین کہ ظالمونکے دروازونپر موجود رہتے ہین اور آگے انکے چلتے ہین اور مارتے ہین اور دھمکی دیتے ہین لوگونکو اور برا کہتے ہین اور

فَتَكَلَّمُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحِقُّوْا قَتِيْلَكُمْ اَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ بِاَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْرٌ لَمْ نَرَهُ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ فِيْ اَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ فَفَدَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ تَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَتَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ اَوْ صَاحِبَكُمْ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ بِمِائَةِ نَاقَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ سے یہ کہ دونوں نے حدیث کی یہ کہ عبداللہ بن سہل و محیصہ بن مسعود آئے دونوں خیبر میں اور جدا ہو گئے کھجوروں کے درختوں میں یعنی ایک کسی طرف چلا گیا اور ایک کسی طرف سیر کرتے ہوئے پس پائے گئے عبداللہ بن سہل پھر آئے عبدالرحمن بن سہل یعنی بھائی مقتول کا اور حویصہ اور محیصہ بیٹے مسعود کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کلام کیا انھوں نے بیچ شان یار اپنے کے کہ قتل کیا گیا تھا پس شروع کیا یعنی کلام کرنے میں عبدالرحمن نے کہ بھائی تھا مقتول کا اور تھا وہ چھوٹا تینوں سے پس کہا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑائی رکھ بڑے کی یعنی جو تجھسے بڑا ہے مقدم کر اسکو کلام کرنے میں کہا یحییٰ بن سعید نے کہ راویوں اس حدیث کے سے ہے مراد رکھتے تھے حضرت اس سے کہ متولی ہو کلام کرنے کا بڑا پس کلام کیا انھوں نے یعنی انکے بڑے نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحق ہو دیت یا قصاص قتیل اپنے کے یا فرمایا یعنی بجائے قتیل اپنے کے یار اپنے کے ساتھ قسموں پچاس مردوں کے تم میں سے عرض کیا انھوں نے یا رسول اللہ یہ ایک چیز ہے کہ نہیں دیکھا ہمنے اسکو یعنی نہیں جانتے کہ کس نے مارا ہے اسکو فرمایا حضرت نے پس پاک کرینگے تمکو یعنی اس گمان سے یہود بیچ قسموں پچاس کے یعنی وہ قسم کھا جاوینگے کہ ہمنے نہیں مارا ہے اسکو اور رفع تہمت کرینگے اپنے سے کہا انھوں نے یا رسول اللہ وہ قوم کافر ہیں یعنی انکی قسموں کا کیا اعتبار ہے پس بدلہ دیا یعنی دیت دی یاروں مقتول کے کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے یعنی دفع فتنہ کیلیے اور ایک روایت میں ہے کہ کھاؤ تم پچاس قسمیں اور مستحق ہو دیت قاتل اپنے کے یا فرمایا صاحب اپنے کے پس دیت دی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے سو اونٹ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف متولی ہو الخ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ بڑا لائق تر ہے ساتھ اکرام کے اور ابتدا کرنے کلام کے اور جائز ہے وکالت حدود میں اور جائز ہے وکالت حاضر کی اسلیے کہ ولی خون کے عبدالرحمن بن سہل تھے کہ بھائی ہیں قتیل کے اور حویصہ اور محیصہ اسکے چچا کے بیٹے ہیں اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قسامت میں پہلے قسم دینی مدعی پر آتی ہے اور ہمارے نزدیک ابتدا کیجاوے قسم دینے میں ساتھ مدعی علیہ کے ہے وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ اور یہ باب خالی ہے فصل دوسری سے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ اَصْبَحَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ مَقْتُوْلًا بِخَيْبَرَ فَانْطَلَقَ اَوْلِيَاؤُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَلَكُمْ شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلٰى قَاتِلِ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ يَكُنْ ثَمَّ اَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّمَا هُمْ يَهُوْدُ وَقَدْ يَجْتَرِءُوْنَ عَلٰى اَعْظَمَ مِنْ هٰذَا قَالَ فَاخْتَارُوْا مِنْهُمْ خَمْسِيْنَ فَاسْتَحْلِفُوْهُمْ فَاَبَوْا فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا ہو گیا ایک شخص انصار میں سے یعنی عبداللہ بن سہل مقتول بیچ خیبر کے پس گئے وارث اسکے یعنی بیٹا اسکا اور دونوں بیٹے چچا اسکے کے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا یہ ماجرا روبرو حضرت کے پس فرمایا حضرت نے کیا تمھارے پاس ہیں دو شاہد کہ شاہدی دیں اوپر قتل کرنیوالے یار تمھارے کے کہا وارثوں نے یا رسول اللہ نہ تھا اسجگہ کوئی مسلمانوں میں سے اور نہیں ہیں وہ مگر یہود یعنی مشہور ساتھ ظلم اور فساد اور قتل اور حیلہ گری کے اور تحقیق دلیری رکھتے ہیں وہ اس سے بہت بڑے کاموں پر یعنی قتل کرنے انبیا پر اور تحریف کلام اللہ پر اور نہ ماننے احکام خدا پر فرمایا حضرت نے پس اختیار کرو تم انمیں سے پچاس شخصوں کو پس قسم لو انسے پس انکار کیا وارثوں مقتول کے نے قسم لینے یہود کے سے پس دیت دی اس مقتول کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف کہا ملا علی نے کہ ظاہر سیاق حدیث کا صریح ہے بیچ دلیل ہونے مذہب ہمارے کے اور بعد اسکے اختلاف مذاہب کا اور دلیلیں اپنے مذہب کی خوب بیان کی ہیں

بَابُ قَتْلِ اَهْلِ الرِّدَّةِ وَالسُّعَاةِ بِالْفَسَادِ

باب ہے بیچ بیان قتل کرنے مرتدوں کے اور ان لوگوں کے کہ سعی کرتے ہیں فساد کرنے میں ف مرتد اسکو کہتے ہیں کہ جو اسلام سے پھر جاوے اور مسلمان جب اسلام سے پھر جاوے عیاذاً باللہ منہ عرض کیا جاوے اوسپر اسلام اور اگر اسکو شبہ ہو تو دور کیا جاوے شبہ اس سے اور عرض اسلام اور دور کرنا شبہ کا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے اسلیے کہ دعوت اسلام کی پہونچ چکی ہے اسکو احتیاطاً دعوت جدید کی نہیں اور مستحب ہے کہ حبس کریں اسکو تین روز اگر مسلمان ہوا تو بہتر اور الا قتل کریں اور بعضوں نے کہا کہ اگر وہ مہلت طلب کرے مہلت دیں ورنہ لا حاجت نہیں اور امام شافعی کے نزدیک واجب ہے کہ مہلت دے اسکو امام تین روز اور ظاہر اس قول اللہ تعالیٰ کے سے اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ اور حدیث

نہ بند کیا اور پردہ نہ ڈالا اُسپر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** نہیں درست اُسکو آخر یہ استیناف ہے متضمن واسطے علت کے یعنی یہ جملہ جملہ ہے کہ اُسمین معنی علت کے ہیں اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اُسپر کہ واجب ہے بند رکھنا دروازہ کا یا ڈالے رکھنا پردے کا دروازے پر ۲ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پکڑنے تلوار کے سے ننگی کر نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** ننگی تلوار کے پکڑنیسے منع فرمایا واسطے خوف اسکے کہ گر پڑے ہاتھ سے خطاء یا کوئی ڈرے اُس سے ۲ع **وَعَنِ** الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يُّقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے حسن سے کہ نقل کی سمرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ چیرا جاوے تسمہ درمیان دونوں انگلیوں کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** سبب منع فرمانیکا اس سے یہ ہے کہ زخمی نہو جاوین انگلیاں اور ان دونوں حدیثوں مین نہی تنزیہی اور شفقت کی ہے ۲ع **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے سعید بن زیدؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مارا جاوے واسطے محافظت دین اپنے کے پس وہ شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے محافظت جان اپنی کے پس وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے محافظت مال اپنے کے پس وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے محافظت اہل اپنے کے پس وہ بھی شہید ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** واسطے محافظت دین اپنے کے یعنی کوئی کافر یا مبتدع اُسکے دین کی حقارت کرتا ہے اور اُسنے اُسکا مقابلہ کیا اور مارا گیا اور اکثر علما اسپر ہین کہ اگر کوئی شخص قصد کرے کسی کے مال لینے کا یا مار ڈالنے اُسکے کا یا تعرض کرے اُسکے اہل وعیال پر تو پہنچتا ہے اُسکو کہ دفع کرے اُسکے قصد کرنیوالیکو ساتھ طریقہ سہل اور اچھے کے پھر اگر وہ باز نہ آوے بغیر قتل وقتال کے اور یہ مار ڈالے اُسکو تو نہین لازم آویگا اسپر کچھ اور اگر یہ مارا جاویگا تو شہید ہوگا ۲ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ بَابٌ مِّنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَوْ قَالَ عَلٰى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا دوزخ کے سات دروازے ہین ایک دروازہ اُنمین واسطے اُس شخص کے ہے کہ کھینچے تلوار اوپر اُمت میری کے یعنی ناحق یا فرمایا اوپر اُمت محمد کے نقل کی ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **وَحَدِيْثُ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَلرِّجْلُ جُبَارٌ ذُكِرَ فِيْ بَابِ الْغَضَبِ اور حدیث ابی ہریرہؓ کی کہ سرا اُسکا یہ ہے اَلرِّجْلُ جُبَارٌ ذکر کی گئی باب الغصب مین **بَابُ الْقَسَامَةِ** باب ہے بیچ بیان قسامت کے **ف** قسامت ساتھ زبر قاف کے معنی قسم کے ہے سوگند کھانا اور شرع مین قسامت اُسکو کہتے ہین کہ محلہ مین ایک شخص قتل کیا گیا پایا اور اُسکا قتل کرنیوالا معلوم نہین پھر محلہ کے لوگونمین سے پچاس ۵۰ آدمی قسم کھاوین کہ ہمنے نہین مارا ہے اِسکو اور نہ ہم مارنیوالیکو جانتے ہین بیچ مذہب امام ابوحنیفہؒ کا ہے بسبب حدیث مشہور کے اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ جیسیکہ دلالت کرتی ہے اُسپر حدیث آئندہ تیسری فصل مین رافع بن خدیجؓ سے اور نزدیک شافعیؒ اور احمدؒ کے اگر ہو درمیان اہل محلہ کے اور قتیل کی عداوت یا ظاہر ہو کوئی علامت اور ظن غالب ہو اسکا کہ انھوں نے مارا ہے جیسیکہ پایا گیا اُنکے محلہ مین تو سوگند دیجائے اولیائے مقتول کو کہ وہ قسم کھاوین کہ قسم ہے تمنے ہی مارا ہے اور اگر وہ انکار کرین سوگند کھانیسے تو سوگند دیجاوے اُنکو کہ اتہام کیے گئے ہین قتل کے جیسے کہ دلالت کرتی ہے اُسپر حدیث اول رافع بن خدیجؓ سے اور واجب نہین ہوتا قسامت مین قصاص اگرچہ دعوی قتل عمد کا ہو بلکہ واجب اُسمین دیت ہے خواہ قتل عمد کا دعوی کرے یا خطا کا اور امام مالکؒ کہتے ہین کہ اگر دعوی قتل عمد کا ہو تو حکم ساتھ قصاص کے کرنا چاہیے اور قول قدیم شافعیؒ کا بھی یہی ہے اور تمام مسائل قسامت کے اور دلائل اُسکے مذکور ہین کتب فقہ مین اور قسامت احکام جاہلیت سے تھی اور حضرت نے بھی اُسکو مسلم رکھا اور حکم کیا ساتھ اُسکے درمیان جماعت کے انصار سے کہ دعوی قتل کا کیا اوپر یہود خیبر کے ۲ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ وَسَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّهُمَا حَدَّثَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ اَتَيَا خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوْا فِيْ اَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَبَدَاَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ اَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ يَعْنِيْ لِيَلِيَ الْكَلَامَ الْاَكْبَرُ

دیوں موجلا اُسکے اور نقل ہوگا وہ مال اُسکا کہ کمایا ہے حالت اسلام میں طرف مسلمان وارثوں اُسکے کے باتفاق تینوں علما ہمارے کے اور جو کچھ وصیت
کی تھی مرتد نے حالت اسلام میں پس وہ مذکور ہے ظاہر روایت یعنی مبسوط وغیرہ میں کہ وہ باطل ہے مطلقاً بغیر فرق کرنیکے درمیان اُسکے کہ وہ قربت ہو یا غیر
قربت اور بغیر ذکر کرنے خلاف کے مرتد جبتک کہ جیتا پھرتا ہو دارالاسلام میں پس قاضی نہ حکم کرے کچھ اُن احکام میں سے تصرف مرتد کا اسکی ردت میں
چار طرح پر ہے ایک تو وہ کہ نافذ ہوتا ہے سب کے نزدیک مانند قبول کرنے ہبہ کے اور ام ولد کرنیکے اور جب جنے لونڈی اسکی بچہ اور وہ دعوی کرے نسب کا تو ثابت
ہوگا نسب لڑکے کا اس سے اور وارث ہوگا وہ لڑکا ساتھ وارثوں اُسکے کے اور ہوجائیگی لونڈی ام ولد اسکی اور نافذ ہوگی اس سے تسلیم شفعہ کی اور حجر اوپر غلام
ماذون اپنے کے اور دوسرا تصرف وہ ہے کہ باطل ہے بالاتفاق مانند نکاح کے نہیں جائز اسکو یہ کہ نکاح کرے کسی مسلمان عورت سے اور نہ مرتدہ سے اور
نہ ذمیہ سے اور نہ حرہ سے اور نہ مملوکہ سے اور حرام ہے ذبح کیا ہوا اُسکا اور شکار اسکا ساتھ کتے کے اور باز کے اور تیر کے اور تیسرا تصرف وہ ہے کہ موقوف ہوتا ہے
نزدیک سب کے وہ شرکت مفاوضہ ہے پس جب شرکت مفاوضہ کرے مرتد کسی مسلمان سے تو وہ موقوف رہتی ہے اگر مسلمان ہو مرتد نافذ ہوجاتی ہے شرکت مفاوضہ
اور اگر مرجاوے وہ یا قتل کیا جاوے اوپر ردہ کے یا لاحق ہو دارالحرب میں اور حکم کردیوے قاضی ساتھ لاحق ہونے اسکے کے تو باطل ہوجاتی ہے شرکت مفاوضہ اور
ہوجاتی ہے شرکت مفاوضہ شرکت عنان سب کے نزدیک صاحبین کے اور نزدیک ابوحنیفہ رح کے نہیں باطل ہوتی اصلاً چوتھا تصرف وہ ہے کہ اختلاف کیا ہے
علما نے بیچ موقوف ہونے اسکے کے وہ بیع ہے اور شرا اور اجارہ اور آزاد کرنا اور مدبر کرنا اور کتابت اور وصیت اور قبض دیون نزدیک ابوحنیفہ رح کے یہ تصرفات
موقوف ہوتے ہیں اگر اسلام لاوے نافذ ہوجاتے ہیں اور اگر مرجاوے یا قتل کیا جاوے یا حکم کرے قاضی ساتھ لاحق ہونے اسکے کے دارالحرب میں باطل ہوجاتے
ہیں اور تصرف مکاتب کا بیچ ردت اسکی کے نافذ ہے سب کے نزدیک اور اگر بیچے آدمی اپنے غلام مرتد کو یا اپنی لونڈی مرتدہ کو تو بیع جائز ہے مرتد جب پھر آوے تائب ہوکر
طرف دارالاسلام کے اگر ہو پھر آنا اسکا پہلے حکم کرنے قاضی کے ساتھ لاحق ہونے اسکے کے باطل ہوجاتا ہے حکم مرتد ہونیکا بیچ مال اسکے کے پس ہوجاتا ہے گویا کہ
وہ ہمیشہ مسلمان ہی تھا اور نہیں آزاد ہوتی کوئی امہات اولاد اور مدبر اسکے سے اور اگر ہو پھر آنا بعد حکم کرنے قاضی کے تو جو چیز پاوے بیچ ہاتھ وارثوں اپنے کے لیوے
اُسکو اور جو چیز کہ نکال ڈالیں وارث اپنی ملک سے ساتھ بیع یا ہبہ یا اعتاق وغیرہ کے تو اُسپر دعوی نہیں پہنچتا اُسکو اور نہ بدلہ لینا آتا ہے وارث سے وہ شخص کہ تھا اسلام
اُسکا تبعیت ماں باپ اپنے کے جب بالغ ہوا مرتد ہوکر پس قیاس تو یہ چاہتا ہے کہ قتل کیا جاوے ولیکن از راہ استحسان کے نہ قتل کیا جاوے و ایسا ہی حال اسکا ہے کہ مسلمان
ہوا چھوٹی عمر میں پھر بالغ ہوا مرتد ہوکر جو زبردستی اسلام لایا تھا اگر وہ مرتد ہوجاوے تو نہ قتل کیا جاوے و از راہ استحسان کے اور ان سب صورتوں میں جبر کیا جاوے و اسلام پر
اور اگر مار ڈالا اُسکو پہلے کسی نے مسلمان ہونیکے تو نہیں لازم آویگا اُسپر کچھ یا و لقیط دارالاسلام میں حکم کیا جاوے ساتھ اسلام اُسکے کے اور اگر بالغ ہو حالت کفر میں
جبر کیا جاوے اسلام پر ولیکن قتل نہ کیا جاوے **موجبات کفر** یعنی جن باتوں سے آدمی کافر ہوجاتا ہے وہ کئی قسم پر ہیں بعضی تو ایسی ہیں کہ متعلق ہیں ساتھ ایمان و اسلام
کے جبکہ کہے آدمی کہ نہیں جانتا میں کہ آیا صحیح ہے ایمان میرا یا نہیں پس یہ خطا عظیم ہے مگر جبکہ ارادہ کرے اس سے نفی شک کا تو نہیں خطا جسنے شک کیا اپنے
ایمان میں اور کہا کہ میں مومن ہوں انشاء اللہ پس وہ کافر ہے مگر جبکہ تاویل کرے پس کہے کہ نہیں جانتا میں کہ نکلونگا دنیا سے مومن پس اس صورت میں نہیں کافر
ہونیکا جسنے کہا کہ قرآن مخلوق ہے یا کہا کہ ایمان مخلوق ہے پس وہ کافر ہے اور جسنے اعتقاد کیا کہ ایمان و کفر ایک ہے پس وہ کافر ہے اور جو کہ نہ راضی ہوا ساتھ ایمان کے پس
وہ کافر ہے جو کوئی راضی ہوا ساتھ کفر نفس اپنے کے پس کافر ہوا اور جو کوئی راضی ہوا ساتھ کفر غیر اپنے کے تو اسمیں اختلاف کیا ہے مشائخ نے اور فتوی اسپر ہے کہ اگر راضی ہوا
ساتھ کفر غیر اپنے کے تاکہ عذاب میں رہے وہ ہمیشہ کو تو نہیں کافر ہوا اور اگر راضی ہوا ساتھ کفر اسکے کے تاکہ کہے اللہ کے حق میں وہ چیز کہ نہیں لائق ہے ساتھ
صفات اسکی کے تو کافر ہوتا ہے جسنے کہا کہ نہیں جانتا میں صفت اسلام کی پس وہ کافر ہے اور ذکر کیا شمس الائمہ حلوائی نے اس مسئلہ کو اور مبالغہ کیا ہے اسمیں پس کہا کہ یہ
شخص ایسا ہے کہ نہ اسکے لیے دین ہے اور نہ نماز اور نہ روزہ اور نہ طاعت اور نہ نکاح اور اولاد اسکی اولاد زنا کی ہے ایک مسلمان نے نکاح کیا ایک نصرانیہ صغیرہ سے

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سے من بدل دینہ فاقتلوہ معلوم ہوتا ہی کہ مہلت دینی واجب نہین اور سعی کرتے ہین فساد کرنے مین مراد اُنسے یہان قطاع الطریق ہین یعنی قزاق جیسے کہ فرمایا انما جزآؤ الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا ع ح ف فتاوی عالمگیری مین مسائل مرتد کے ایک باب مین خوب تفصیل سے لکھے ہین ترجمہ اُسکا سواے چند مسائل نادر الوجود کے لکھا جاتا ہی تا بھائی مسلمانونکے کام آوے کہ جاننا ان مسائل کا بہت ضرور ہی **باب** بیچ بیان احکام مرتدونکے مرتد عرف مین کہتے ہین پھر جانیوالیکو دین اسلام سے اور رکن مرتد ہونیکا جاری کرنا کلمہ کفر کا ہی زبان پر بعد وجود ایمان کے اور شرط صحت اُسکے کی عقل ہے پس نہین صحیح ہی مرتد ہونا مجنون کا اور نہ لڑکے بے عقل کا اور جو شخص کہ جنون اُسکا جاتا رہتا ہو پس اگر مرتد ہو وہ حالت جنون مین نہین صحیح اور اگر مرتد ہو حالت افاقت مین صحیح ہی اور اسیطرح نہین صحیح مرتد ہونا ایسے نشے والیکا کہ جاتی رہی ہو عقل اُسکی اور بالغ ہونا نہین شرط ہی واسطے صحت اسکے کے اور اسیطرح مرد ہونا نہین شرط ہی اسکے صحت کی اور اور شرط صحت اُسکے کی رغبت ہی پس نہین صحیح ہی مرتد ہونا اُسکا کہ زبردستی کیا جاوی مرتد ہونے پر اور لڑکا عقل والا وہ ہی کہ پہچانے اسکو کہ اسلام سبب نجات کا ہی اور تمیز کرے اچھے برے مین اور میٹھے اور کڑوے مین اور بعضون نے اندازہ کیا ہی اسکا یہ کہ پورے سات برس کی عمر کو اور جسکو ہو بیماری برسام کی یا کھلایا جاوی کچھ پس جاتی رہے عقل اُسکی اور ہذیان بکنے لگے پھر مرتد ہو جاوی تو نہین ثابت ہوتا ہی یہ مرتد ہونا اور اسیطرح اگر ہو مجنون یا وسواسی یا مغلوب العقل کسی وضع کا ہو پس وہ بھی نہین ہوتا ہی مرتد اور مرتد پر عرض اسلام اور دفع شبہ کیا جاوی چنانچہ بیان اُسکا اوپر کے فائدہ مین ہو چکا اور مسلمان ہونا اُسکا یہ ہی کہ پڑھے کلمہ شہادت کا اور بیزار ہووے سب دینون سے سواے دین اسلام کے اور اگر بیزار ہوا اُس دین سے کہ انتقال کیا ہی طرف اُسکے کافی ہی اگر توبہ کی مرتد نے اور رجوع کی طرف اسلام کے پھر رجوع کی طرف کفر کے یہانتک کے کیا یہ تین بار اور ہر بار طلب کی امام سے تاخیر پس امام تاخیر دے اُسکو تین دن پھر اگر عود کرے طرف کفر کے چوتھی بار پھر طلب کرے تاخیر نہ تاخیر دے اُسکو امام پس اگر اسلام لاوے فبہا والا قتل کرے اور جبکہ مرتد ہو لڑکا عقل والا پس مرتد ہونا اُسکا معتبر ہے نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کے جبر کیا جاوے اسلام لانے پر اور قتل نہ کیا جاوی اور اسیطرح جبکہ مرتد ہو لڑکا کہ قریب بالغ ہونیکے ہی اور نہ قتل کیجاوی عورت مرتدہ بلکہ قید کیجاوے یہانتک کہ مسلمان ہو اور مارا جاوی اسکو ہر تین دن مین واسطے مبالغہ کے بیچ لانے اسلام کے اور اگر مار ڈالے اسکو کوئی تو نہین واجب ہے کچھ اُسپر واسطے شبہ کے اور لونڈی مرتدہ پر جبر کرے مالک اُسکا اپنے گھر مین قید کرے اُسکو اور سونپی جاوی تا دیوے طرف اُسکے باوجود لیتے رہنے خدمت اپنی کے اُس سے اور صحبت کرے اُس سے مالک اُسکا اور لڑکی عاقلہ مانند بالغہ کے ہی اور خنثی مشکل مانند عورت کے ہی اور نہ بندی کیجاوی حرہ مرتدہ جبتک کہ دار الاسلام مین ہی پس اگر لاحق ہو دار الحرب مین لونڈی کیجاوی جب بندی مین پکڑی آوے اور امام ابو حنیفہ سے نوادر مین ہے کہ بندی کیجاوی دار الاسلام مین بھی کہا بعضون نے کہ اگر دیدی جاوی ساتھ اس روایت کے تو نہین مضائقہ ہی بیچ حق اُس عورت کے کہ ہو خاوند والی اور لائق ہی کہ درخواست اُسکے لونڈی کرنیکی کرے خاوند امام سے یا ہبہ کرے اُسکو امام خاوند کے تئین جبکہ ہو خاوند مصرف پس مالک ہو جائیگا اور اُسوقت متولی ہوگا خاوند قید کرنے اور مارنے اُسکے کا اسلام پر جسوقت کہ انکار کرے مرتد مرتد ہونیکا اور اقرار کرے توحید کا اور معرفت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور دین اسلام کا پس یہ اُسکی طرف سے توبہ ہی اور زائل ہو جاتی ہی ملک مرتد کی مال اُسکے سے بسبب مرتد ہو جانے اُسکے کہ زائل ہونا موقوف پس اگر اسلام لاوی عود کر آتی ہی ملک اُسکی اور اگر مر جاوی یا قتل کیا جاوی حالت ردة پر وارث ہونگے کسب اسلام اُسکے کی اُسکے وارث مسلمان بعد ادا کرنے دین اسلام اُسکے کے اور کسب ردة اُسکے کا فئی ہوگا بعد ادا کرنے دین ردة اُسکی کے اور یہ نزدیک ابی حنیفہ کے ہی اور صاحبین کے نزدیک نہین زائل ہوتی ملک مرتد کی پھر مختلف ہوئی ہین روایتین ابی حنیفہ سے اُسکے حق مین کہ وارث ہو مرتد کا روایت کیا امام محمد نے امام ابو حنیفہ سے یہ کہ معتبر ہے ہونا اسکا وارث نزدیک موت مرتد کے یا قتل ہوتے اُسکے کے یا حکم ہونیکے ساتھ لاحق ہونے اُسکے کے دار الحرب مین اور یہ صحیح تر ہے اور وارث ہوتی ہی اُسکی مسلمان بیوی اُسکی جبکہ مرے یا قتل کیا جاوے یا حکم ہو اُسپر ساتھ لاحق ہونیکے اسحال مین کہ وہ عدت مین ہے اسلیے کہ مرتد ہوا بھاگنے والا ہے بسبب ردة کے اسلیے کہ ردة بمنزلہ مرض کے ہے اور مرتدہ کا نہین وارث ہوتا ہے خاوند اُسکا مگر یہ کہ ہو مرتدہ بیمار پس وارث ہوگا اُسکا خاوند اُسکا اور وارث ہونگے اُسکے اقربا سارے مال اُسکے کے یہانتک کہ جو مال کمایا گیا ہی حالت ردة اُسکی مین اگر لاحق ہوا کوئی دار الحرب مین مرتد ہو کر یا حکم کیا حاکم نے ساتھ لاحق ہونے اُسکے کے آزاد ہو جائیگا غلام مدبر اُسکا اور امہات اولاد اُسکی اور فی الحال دینے آوین گے

لونڈیان کہ بچے جنین مالک سے ۱۲

جسنے نسبت کیا اللہ تعالی کو طرف ظلم کے پس کافر ہوا ایک شخص نے کہا یا رب یہ ظلم مت پسند کر کہا بعضے عالمون نے کہ وہ کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ اگر انصاف کرے گا
اللہ عزوجل دن قیامت کے تو انصاف پاؤنگا تجھسے کافر ہوتا ہی اور اگر کہے لفظ جسوقت کا جگہ اگر کی نہین کافر ہوتا ہی اگر کہے کہ اگر حکم کریگا اللہ تعالی دن قیامت کے
ساتھ حق اور عدل کے تو لونگا مین تجھسے حق اپنا پس کفر ہی اگر کہا جسوقت کہ ظلم کرتا ہی ایک ظالم اے رب اُس سے ظلم مت قبول کر اگر تو قبول کریگا مین نہین قبول
کرینگا پس کفر ہی گویا کہ اُسنے کہا اگر راضی ہوا تو پس مین نہین راضی ہونیکا ایک شخص نے کہا یا خدا روزی مجھپر فراخ کر یا سوداگری مجھپر جاری کر یا مجھپر ظلم مت کر
کہا ابو نصر دبوسی نے کہ کافر ہوتا ہی وہ ساتھ اللہ کے ایک شخص نے کہا کہ جھوٹ مت کہہ پس کہا اُسنے کہ جھوٹ کس لیے ہی کہنے ہی کیلیے تو ہی کافر ہوا فی الحال اگر
کہا گیا ایک شخص کو کہ طلب کر رضا اللہ تعالی کی پس کہا اُسنے کہ مجکو نہین چاہیے یا کہا اگر خدا مجکو بہشت مین داخل کرے غارت کرون یا کہا گیا کہ فلانا فرمانی کر اللہ
کی اسلیے کہ اللہ تعالی داخل کریگا تجکو آگ مین پس کہا کہ مین دوزخ سے نہین اندیشہ کرتا یا کہا گیا کہ مت کہا بہت اسلیے کہ اللہ نہین دوست رکھے گا تجکو پس کہا کہ
مین کہتا ہون چاہیے دوست رکھے چاہیے دشمن کافر ہوتا ہی ساتھ ان سب کے اور اسیطرح اگر کہا گیا اُسکو بہت مت ہنس یا بہت مت سو پس کہا اتنا کھاؤنگا اور
اتنا سوؤنگا اور اتنا ہنسونگا کہ آپ چاہون کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا کسی کو کہ گناہ مت کر اسلیے کہ عذاب خدا کا بہت ہی پس کہا اُسنے کہ مین عذاب ساتھ ایک
ہاتھ کے اٹھالونگا کافر ہوتا ہی اور کہا گیا کسی کو کہ ماں باپ کو مت ستا پس کہا کہ نہین انکا مجھپر حق نہین کافر ہوتا لیکن گنہگار ہوتا ہی ایک شخص نے کہا ابلیس کو
کہ اے ابلیس کا ہے میرا اپنا تا جو کچھ فرمائے تو کرو نہین ماں اور باپ کو ستاؤ نہین اور جو کچھ خدا فرمائے تو نہ کرو نہین کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ اگر خدا دونون جہان بناتا تو
حق اپنا تجھسے لیتا مین کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہی ایک بات جھوٹی پس سنی ایک شخص نے اور کہا کہ خدا میرا اِس جھوٹ تیرے کو سچ کرے یا کہا خدا ساتھ اس
جھوٹ تیرے کے برکت کرے کہا بعضے علما نے کہ یہ قریب کفر کے ہی ایک شخص نے جھوٹ بولا پس کہا کسی نے برکت دے اللہ تیرے جھوٹ مین کافر ہوتا ہی ایک
شخص نے کہا کسی کو کہ فلانا ساتھ تیرے سیدھا نہین چلتا پس کہا اُسنے کہ خدا تعالی بھی ساتھ اُسکے سیدھا نہ چلیگا کافر ہوتا ہی کہا ایک شخص نے
کہ خدا زر کو دوست رکھتا ہی تجکو نہین دیا ہی اگر قصد کیا اس کلام سے نسبت کرنا بخل کا طرف اللہ تعالی کے تو کافر ہوتا ہی اور تیرے اس کہنے سے کہ دوست
رکھتا ہی سونیکو نہین کافر ہوتا اگر کہا انشاء اللہ تعالی یہ کام کر تو پس کہا کہ مین بغیر انشاء اللہ کے یہ کام کرونگا کافر ہوتا ہی کہا مظلوم نے کہ یہ ساتھ تقدیر
اللہ تعالی کے ہی پس کہا ظالم نے کہ کرتا ہون بغیر تقدیر اللہ سبحانہ کے کافر ہوا اگر کہا کہ خدا رحمت اپنی مجھسے دریغ نہ رکھے پس یہ الفاظ کفر سے ہی جبکہ درانہ ہوا
قصہ درمیان خاوند بیوی کے پس کہا خاوند نے اپنی بیوی کو کہ ڈر تو اللہ تعالی سے اور تقوی کر اُس سے پس کہا عورت نے اُسکے جواب مین کہ نہین ڈرتی مین
اللہ سے پس اگر خاوند نے عتاب کیا تھا اُسکو معصیت ظاہرہ پر اور ڈراتا تھا اُسکو اللہ تعالی سے اور جواب ند کو اُسنے دیا اس ڈرانے پر تو ہوتی ہی عورت اُسکی
مرتدہ اور جدی ہو جاتی ہی خاوند سے اور اگر تھی وہ چیز کہ عتاب کیا اُسکو اُسمین ایک امر کہ نہین خوف کیا جاتا اللہ تعالی سے نہین کافر ہوتی مگر جبکہ ارادہ کرے
ساتھ اُسکے استخفاف تو جدی ہو جاتی ہی خاوند سے ایک شخص نے ارادہ کیا یہ کہ مارے کسی کو پس کہا اُسکو اُسنے کہ کیا نہین ڈرتا تو اللہ تعالی سے پس کہا اُسنے کہ نہین
پس اس سے کافر نہین ہوتا اسلیے کہ پوچھتا ہی اُسکو کہ تقوی اُس چیز مین ہی کہ کرتا ہون مین اور اگر دیکھا کسیکو گناہ مین اور کہا اُسکو کسی نے کیا نہین ڈرتا تو اللہ سے
پس کہا اُسنے نہین ہو جاتا ہی کافر اسلیے کہ نہین ممکن ہی اسمین تاویل اور اسیطرح کہا گیا ایک شخص کو کیا نہین ڈرتا اللہ سے پس کہا اُسنے حالت غضب مین نہین ہو جاتا ہی
کافر اگر حکم خدا کو یا شریعت پیغمبر کو نہ پسند کرے جیسیکہ کوئی کہے اُسکو کہ خدا نے چار بیویان حلال کین ہین کہے مین اس حکم کو نہین پسند کرتا پس یہ کفر ہی جو کوئی کہے
خدائے عزوجل ہوا اور کوئی چیز نہو پس وہ کافر ہوتا ہی اگر کہے کہ خدا نے میرے حق مین تمام بھلائی کی ہی بدی مجھسے ہی کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک شخص کو بارے ساتھ
بیوی کے پس نہ آیا تو پس کہا کہ خدا ساتھ عورتون کے بس نہین آتا مین کیونکر بس آؤنگا کافر ہوتا ہی اگر کہا خدا سے دیکھتا ہون اور تجھسے یا خدا سے امید رکھتا ہون
اور تجھسے پس یہ قبیح ہی اور اگر کہا کہ خدا سے دیکھتا ہون اور سب تجکو جانتا ہون پس یہ اچھا ہی طلب کی کسی دشمن نے قسم پس کہا دشمن نے قسم کھاتا ہون اللہ کی پس

اور اُسکے ماں باپ بھی نصرانی ہیں اور بڑی ہوئی وہ اسحال میں کہ نہیں جانتی کسی دین کو ادیان میں سے یعنی نہیں پہچانتی دین کو دل سے اور نہ بیان کر سکتی ہے اُسکو زبان سے اور وہ دیوانی بھی نہیں ہے تو وہ جدی ہو جاتی ہے اپنے خاوند سے اور اسیطرح صغیرہ مسلمہ جب بالغ ہو حالت عقل میں اور نہ وہ جانتی ہو اسلام کو دل سے اور نہ بیان کر سکتی ہو اور وہ دیوانی ہو نہیں تو جدی ہو جاتی ہے اپنے خاوند سے پوچھا گیا ایک عورت سے کہ توحید[1] جانتی ہے اُسنے کہا کہ نہیں پس اگر مراد اُسکی یہ ہے کہ میں نہیں یاد رکھتی وہ توحید کہ جسکو کہتے ہیں لڑکے مکتب میں تو نہیں ضرر کرتا اُسکو اور اگر ارادہ کیا اُسنے یہ کہ میں نہیں پہچانتی وحدانیت اللہ تعالیٰ کی تو نہیں ہے وہ مومنہ اور نہیں صحیح نکاح اُسکا جو کوئی مرا اس حالت میں کہ نہیں پہچانتا کہ میرا کوئی خالق ہے اور نزدیک اللہ عزوجل کے کوئی اور بھی گھر ہے سوا اس گھر کے اور ظلم حرام ہے تو وہ نہیں تھا مومن ایک شخص گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے مسلمانی آشکارا کرنی چاہیے کافر ہوتا ہے ایک شخص نے کہا کسی سے کہ میں مسلمان ہوں پس اُسنے کہا کہ لعنت تجھپر اور تیری مسلمانی پر کافر ہوتا ہے ایک نصرانی اسلام لایا پھر مر گیا باپ اُسکا پس کہا اُسنے کاش کے میں نہ مسلمان ہوتا اِسوقت تک تاکہ لیتا میں مال باپ کا کافر ہوتا ہے ایک نصرانی آیا ایک مسلمان کے پاس اور کہا کہ عرض کر تجھپر اسلام تاکہ مسلمان ہوؤں نزدیک تیرے پس کہا اُسنے کہ جا تو طرف فلانے عالم کے یہانتک کہ عرض کرے تجھپر اسلام پس مسلمان ہووے تو نزدیک اُسکے اِس کہنے میں اختلاف کیا ہے علمانے کہا ابو جعفر نے کہ کافر نہیں ہوتا ایک کافر مسلمان ہوا پس کہا اُسکو ایک شخص نے کہ تجکو کیا ضرر اعلام ہوا تھا اپنے دین سے کافر ہوتا ہے کہنے والا اور بعضے موجبات کفر وہ ہیں کہ متعلق ہیں ساتھ ذات اللہ تعالیٰ کے اور صفات اُسکی کے وغیر ذلک کافر ہوتا ہے آدمی جبکہ وصف کرے اللہ تعالیٰ کا ساتھ اُس چیز کے کہ نہیں لائق ساتھ اُسکے یا ٹھٹھا کرے ساتھ کسی نام کے ناموں اُسکے سے یا ساتھ کسی امر کے اوامر اُسکے سے یا انکار کرے وعدہ اور وعید اُسکے کا یا ٹھہراوے اُسکا کسی کو شریک یا فرزند یا بیوی یا نسبت کرے اُسکو طرف جہل کے یا عجز کے یا نقصان کے اور کافر ہوتا ہے اِس کہنے سے کہ جائز ہے یہ کہ کرے اللہ تعالیٰ ایک فعل کہ حکمت ہو اُسمیں اور کافر ہوتا ہے اگر اعتقاد کرے یہ کہ اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے ساتھ کفر کے اگر کہے کہ اگر حکم کرے مجکو اللہ تعالیٰ ہر بات کا تو نہ کروں میں کافر ہوتا ہے جو کچھ کہ قرآن میں آیا ہے ید اور وجہ[2] واسطے اللہ تعالیٰ کے اور نہیں ہے جارحہ آیا جائز ہے اطلاق اِن اشیاء کے ساتھ فارسی کے کہا بعض مشائخ رحمہم اللہ نے کہ جائز ہے جبکہ نہ اعتقاد کرے عضا کا اور کہا اکثر علما نے کہ نہیں صحیح وعلیہ الاعتماد اگر کہا کہ فلانا میری آنکھ میں مانند یہودی کے ہے بیچ آنکھ اللہ تعالیٰ کے کافر ہوتا ہے اور اُسپر جمہور مشائخ ہیں اور کہا بعضوں نے کہ اگر مراد رکھے ساتھ اُسکی برائی فعل اُسکے کی نہیں کافر ہوتا اگر مرا ایک انسان پس کہا دوسرے نے کہ وہ خدا کو چاہیے تھا کافر ہوتا ہے جبکہ کہا واسطے دشمن اپنے کے کہ میں ساتھ تیرے بحکم خدا کار کرتا ہوں پس کہا دشمن اُسکے نے کہ میں حکم خدا کا نہیں جانتا ہوں یا کہا کہ اسجگہ حکم نہیں چلتا یا کہا اسجگہ حکم نہیں یا کہا خدا حاکم کے لیے نہیں لائق یا کہا اسجگہ دیوہی حکم کریگا پس یہ سب کفر ہے پوچھے گئے حاکم عبدالرحمٰن حال اُس شخص کے سے کہ کہا اُسنے ساتھ رسم کے کار کرتا ہوں ساتھ حکم کے نہیں آیا یہ کفر ہے کہا اگر ہے مراد اُسکی فساد حق کا اور ترک شرع کا اور اتباع رسم کی نہ رد کرنا حکم کا نہیں کافر ہوتا اگر کہا واسطے ایک شخص کے کہ نہیں بیمار ہوتا ہے یہ شخص ہے بھولا ہوا اللہ تعالیٰ کا یا کہا کہ یہ اُنمیں سے ہے کہ بھول گیا اُنکو اللہ تعالیٰ پس یہ کفر ہے اگر کہا کہ خدا تیری زبان سے بسب نہیں آتا میں کیونکہ پس آوے نگا کافر ہوتا ہے اگر کہا اپنی بیوی سے کہ تو زیادہ پیاری ہے طرف میرے اللہ تعالیٰ سے کافر ہوتا ہے اگر کہا کہ واسطے فلانے کے قضا بد پہنچی پس یہ خطاء عظیم ہے کافر ہوتا ہے ساتھ ثابت کرنے مکان کے واسطے اللہ تعالیٰ کے پس اگر کہا کہ خدا سے کوئی مکان خالی نہیں کافر ہوتا ہے اگر کہا کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں ہے پس اگر قصد کی ساتھ اُسکی حکایت اُس چیز کی کہ آئی ہے اُسمیں ظاہر اخبار نہیں کافر ہوتا اور اگر ارادہ کیا ساتھ اُسکے مکان کا کافر ہوتا ہے اور اگر نہو واسطے اُسکے کچھ نیت کافر ہوتا ہے نزدیک اکثر کے وہو الاصح وعلیہ الفتوی کافر ہوتا ہے اِس کہنے سے کہ اللہ تعالیٰ بیٹھا انصاف کے لیے یا کھڑا ہوا انصاف کے لیے بسبب وصف کرنے اُسکے کے اللہ تعالیٰ کو ساتھ فوق و تحت کے اگر کہا کہ میرے لیے آسمان پر خدا ہے اور زمین پر فلانا کافر ہوتا ہے جسوقت کہ کہا خدا نیچے دیکھتا ہے آسمان سے یا کہا دیکھتا ہے اوپر سے یا کہا عرش پر سے پس یہ کفر ہے نزدیک اکثر علما کے مگر یہ کہ کہے عربی میں یطلع اور اگر کہا کہ خدا اوپر عرش سے جانتا ہے پس نہیں کفر اور اگر کہا زیر عرش سے جانتا ہے پس یہ کفر ہے

[1] یعنی کلمہ توحید ۱۲

[2] یعنی قرآن میں جو اللہ کے لیے ید اور وجہ یعنی ہاتھ اور منہ کے آئے ہیں اور حقیقت میں وہ جارحہ یعنی عضا ہیں نہیں اسلیے اللہ تعالیٰ منزہ ہے اعضا سے بلکہ وہ متشابہات سے

اور میلا کچیلا تھا یا کہا کہ حضرت کے ناخن بڑھ رہے تھے تو بعضون نے کہا کافر ہوتا ہی مطلقاً اور بعضون نے کہا کہ جب کافر ہوتا ہی کہ بطریق اہانت کے اگر
بُرا کہا ایک شخص کو کہ نام اُسکا محمد یا احمد ہی یا کنیت اُسکی ابو القاسم ہی اور کہا اُسکو یا ابن الزانیہ پس اگر تھا وہ ذکر کرنیوالا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کافر ہوتا ہی اگر
کہا کہ جو گناہ ہی کبیرہ ہی مگر گناہ انبیا کے صغیرہ ہین نہین کافر ہوتا ہی جسنے کہا کہ ہر کام قصد کرنا گناہ کبیرہ ہی اور فاعل اُسکا فاسق ہے اور اگر کہا ساتھ اسکے کہ
معاصی انبیا کے تھے قصداً پس کافر ہوا اسلیے کہ اُسنے بُرا کہا اُنکو اور اگر کہا کہ معاصی انبیا کے نہین تھے قصداً پس نہین کفر رافضی جسوقت بُرا کہے شیخین کو اور
لعنت کرے اُنکو عیاذاً باللہ منہ پس وہ کافر ہی اور اگر فضیلت دیتا ہو حضرت علیؓ کو اوپر ابو بکرؓ کے نہین ہوتا کافر مگر یہ کہ وہ مبتدع ہے اور معتزلی بھی مبتدع
ہی مگر جبکہ کہے کہ دیدار خدا کا محال ہی تو اُسوقت کافر ہوتا ہی اگر بہتان لگایا زنا کا حضرت عائشہؓ کو کافر ہوا ساتھ اللہ کے اور اگر بہتان لگایا اور
بیویون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کو نہین کافر ہوتا اور مستحق لعنت کا ہوتا ہی اگر کہا کہ عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم نہین تھے اصحاب نہین کافر ہوتا اور
مستحق لعنت کا ہوتا ہی جسنے انکار کیا امامت ابی بکر صدیقؓ کا پس وہ کافر ہی بعض کے نزدیک اور بعض کے نزدیک مبتدع ہے کافر نہین اور صحیح یہ ہی کہ وہ
کافر ہی اور اسیطرح جسنے انکار کیا خلافت عمرؓ کا وہ بھی کافر ہی بحسب قول صحیح تر کے اور لازم ہی کافر کہنا انکا بسبب کافر کہنے عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ
اور عائشہؓ کے اور واجب ہی کافر کہنا تمام زیدیہ کا بسبب اسکے کہ منتظر ہین وہ اسکے کہ نبی عجم سے آویگا کہ نسخ کریگا دین نبی ہمارے کو اور سید ہمارے کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ہین عیاذاً باللہ من ہذا القول اور واجب ہی کافر کہنا روافض کا بسبب اسکے کہ کہتے ہین کہ رجوع کرینگے اموات طرف دنیا کے اور بسبب کہنے تناسخ ارواح کے اور
انتقال روح کے طرف ائمہ کے اور نکلینگے امام باطن اور معطل ہین امر و نہی یہانتک کہ نکلے امام باطن اور جبرئیل علیہ السلام نے غلطی کی وحی لانے مین طرف محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے نہ علی بن ابی طالب کے اور یہ قوم خارج ہین ملت اسلام سے اور احکام اُنکے احکام مرتدین کے ہین جبکہ جبر کیا گیا ایک آدمی اسپر کہ برا کہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
پس تین طرح پر ہی ایک تو یہ کہ کہے نہین خطرا گذرا میرے دل مین کچھ اور سوا اسکے نہین کہ برا کہا مین نے محمدؐ کو جیسے کہ طلب کیا اُنھون نے مجھسے اور مین راضی نہین تھا ساتھ
اسکے پس اسمین کافر نہین ہوتا اور ہوا جیسیکہ جبر کیا جاتا اسپر کہ بولے کلمہ کفر کا پس بولا اور دل اُسکا مطمئن تھا ساتھ ایمان کے اور دوسری طرح یہ ہی کہ کہے
خطرہ گذرا میرے دل مین ایک شخص کا نصاری سے کہ نام اُسکا محمد ہی پس ارادہ کیا مین نے ساتھ برا کہنے کے وہ نصرانی پس اسمین بھی کافر نہین ہوتا اور تیسری طرح یہ ہی
کہ کہے خطرہ گذرا میرے دل مین ایک شخص کا نصاری سے کہ نام اُسکا محمد ہی پس نہ برا کہا مین نے اُس نصرانی کو اور برا کہا مین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پس اسمین کافر ہوتا ہی
قضا مین بھی اور عند اللہ بھی جسنے کہا کہ مجنون تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کافر ہوا اور جسنے کہا کہ بیہوش ہو گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ کافر ہوا اگر کہا ایک شخص نے
کہ اگر نہ کھاتے آدم گیہون تو ہوتے ہم اشقیا کافر ہوا جسنے انکار کیا متواتر کا پس کافر ہوا اور جسنے انکار کیا مشہور کا کافر ہوا بعضون کے نزدیک اور صحیح یہ ہے
کہ گمراہ ہوتا ہی کافر نہین ہوتا اور جسنے انکار کیا خبر واحد کا نہین کافر ہوتا منکر اُسکا مگر گنہگار ہوتا ہے بسبب نہ قبول کرنیکے جبکہ آرزو کرے ایک شخص واسطے
کسی نبی کے انبیا مین سے یہ کہ ہوتا وہ نبی کہا علما نے اگر مراد اُسکی اس کہنے سے یہ ہی کہ اگر نبی نہوتے تو نہوتا خارج حکمت سے نہین کافر ہوتا اور اگر ارادہ کیا استخفاف
و عداوت کا ہوا کافر اگر کہا ایک شخص نے کسی سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے اُسکو مثلاً کہا کہ حضرت کدو کو دوست رکھتے تھے
پس کہا سننے والے نے کہ مین نہین دوست رکھتا ہون اُسکو پس یہ کفر ہی اور اسیطرح روایت کیا گیا ہی ابو یوسفؒ سے بھی اور بعضے متاخرین نے کہا کہ اگر بطریق
اہانت کے کہا تو کفر ہی اور بدون اسکے کفر نہین ایک شخص نے کسی سے کہا کہ آدم علیہ السلام نے بنا تھا کپڑا پس ہم سب جولاہے بچے ہین پس یہ کفر ہے
ایک شخص نے کہا کسی سے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھاتے تھے تو چاٹ لیتے تھے اپنی تینون اُنگلیان پس کہا اُس شخص نے کہ یہ بے ادبی ہی پس
یہ کفر ہی جب کہ کہا گیا عجب رسم ہی دہقان مین کہ طعام کھاتے ہین اور ہاتھ نہین دھوتے اگر یہ از راہ حقارت سنت کے کہا کافر ہوتا ہے اور اگر کہا یہ کیا
رسم ہی موچھین پست کرنین اور دستار نیچے گلے کے لانی بطریق طعن کے سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین کافر ہوا ایک شخص نے کچھ کلام کیا

کہا قسم طلب کرنیوالے نے کہ نہین چاہتا مین قسم اللہ کی بلکہ چاہتا ہون قسم ساتھ طلاق کے یا عتاق کے پس کافر ہوا بعضے علما کے نزدیک اور اکثر کے نزدیک
نہین وہو الاصح اگر کہا کسی سے کہ خدا جانتا ہی کہ ہمیشہ تجکو ساتھ دعا کے یاد رکھتا ہون پس اختلاف کیا ہی مشائخ نے اسکے کفر مین اگر کہا کہ من خدایم یعنی
ہنسی کے یعنی خود ایم پس کافر ہوا ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سے کہ تجکو حق ہمسایہ نہین چاہیے اُسنے کہا کہ نہین پس کہا خاوند نے کہ تجکو حق خاوند کا نہین چاہیے
اُسنے کہا کہ نہین پھر کہا خاوند نے کہ تجکو حق خدا کا نہین چاہیے اُسنے کہا کہ نہین پس کافر ہوئی وہ عورت ایک شخص نے کہا اپنی بیماری مین اور تنگی معاش مین
بارے جانتا مین کہ خدا تعالی نے مجکو کیون پیدا کیا ہی جبکہ لذتون دنیا سے مجکو کچھ نہین ہی پس کہا بعضون نے کہ نہین کافر ہوتا ہی ولیکن یہ کلام خطا کے عظیم ہی
ایک شخص نے کہا کہ اللہ عذاب دیگا تجکو ساتھ برائیون تیری کے پس کہا اُسنے کہ خدا کو سمجھا یا ہی تو نے کہتا خدا وہی کرے کہ جو تو کہے کافر ہوتا ہی ایک نے کہا کہ خدا کیا
کرسکتا ہی کچھ اور نہین کرسکتا سوا دوزخ کے پس کافر ہوا ایک شخص نے دیکھا ایک حیوان قبیح کو پس کہا کہ خدا کا کوئی بیٹا یعنی کاریرداز نہین ہی کہ ایسا پیدا
کیا کافر ہوا ایک شخص فقیر نے کہا شدت فقر مین کہ فلانا بھی بندہ ہی ساتھ اتنی نعمتونکے اور مین بھی بندہ ہون اتنا رنج نہین باری تعالی عدل ہی کافر ہوا
ایک شخص نے کہا کسی کو خدا سے ڈر پس کہا اُسنے خدا کہان ہی کافر ہوا اور اسیطرح اگر کہا پیغمبر گو مین نہین ہین کہا کہ علم خدا کا قدیم نہین ہی یا کہا کہ معدوم
نہین معلوم ہی اللہ کو کافر ہوتا ہی اور کافر ہوتا ہی ساتھ داخل کرنے کاف کے بیچ آخر لفظ اللہ کے وقت پکارنے اُسکے کہ نام اُسکا عبد اللہ ہی اگر ہے
پکارنیوالا عالم اور کافر ہوتا ہی ساتھ تصغیر خالق کے عمدًا اگر ہی عالم اگر کہا کسی کو کہ خدا تیرا تیرے دل پر بخشش کرے میرے دل پر نہین اگر مراد رکھی اُسنے
اس سے استغنا رحمت سے کافر ہوا اور اگر مراد اس سے یہ رکھی کہ میرا دل ثابت ہی ساتھ اثبات اللہ تعالی کے نہ مضطرب نہین کافر ہوتا اگر کہا قسم ہی خدا کی اور
قسم ہی خاک پانوٗن تیرے کی کافر ہوا اور اگر کہا قسم ہی خدا کی اور قسم جان اور سر تیرے کی تو اسمین اختلاف ہی اور بعضے موجبات کفر کے وہ ہین کہ متعلق ہین
ساتھ انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے جسنے نہ اقرار کیا بعضے انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کا یا نہ راضی ہوا ساتھ کسی سنت کے سنتون مرسلین کی سے
پس کافر ہوا پوچھے گئے ابن مقاتل حال اُس شخص کے سے کہ انکار کیا نبوت خضر اور ذی الکفل کا کہا کہ جو شخص ایسا ہو کہ نہ جمع ہوئی ہو امت اُسکی نبوت پر نہین
ضرر کرتا ہی اُسکی نبوت کا انکار کرنا اور اگر کہا کہ اگر ہوتا فلانا نبی تو ایمان لاتا مین اُسپر کافر ہوا جعفر سے ہی کہ اگر کہا کہ ایمان لایا مین سب نبیا اُسکے پر اور
نہین جانتا مین کہ آدم نبی ہین یا نہین کافر ہوتا ہی پوچھے گئے جعفر حال اُس شخص کے سے کہ نسبت کرے طرف انبیا کے فواحش کو مانند عزم کرنے اُنکے کے
زنا پر اور مانند اُسکے کے جیسیکہ کہتے ہین حشویہ حضرت یوسف علیہ السلام کے حق مین کہا کافر ہوتا ہی اسلیے کہ یہ بُرا کہنا ہی انکو واستخفاف ہی اُنکا کہا ابو ذر نے
جسنے کہا کہ کل معصیت کفر ہی اور کہا باوجود اسکے انبیا علیہم السلام نے نافرمانی کی پس کافر ہوا اسلیے کہ اُسنے بُرا کہا اور اگر کہا کہ نہین نافرمانی کی پس کافر ہوا اسلیے
کہ اُسنے بُرا کہا اور اگر کہا کہ نہین نافرمانی کی حالت نبوت مین اور نہ پہلے اُسکے کافر ہوا اسلیے کہ اُسنے رد کیا نصوص کو سنا مین بعضے علما سے کہ جب نہ پہچانے
آدمی یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیا ہین علیہم وعلی نبینا السلام پس نہین وہ مسلمان جسنے ارادہ کیا اپنے دل سے بغض نبی کا کافر ہوا اور اسی طرح جسنے
کہا اگر ہوتا نبی راضی نہوتا مین ساتھ اُسکے اور اگر کہا کہ اگر فلانا پیغمبر ہوتا تو مین ساتھ اُسکے نہ گرویدہ ہوتا پس اگر ارادہ کیا ساتھ اُسکے یہ کہ اگر فلانا رسول اللہ کا
ہوتا نہ ایمان لاتا مین اُسپر کافر ہوا جیسیکہ کافر ہوتا ہی اس کہنے سے کہ اگر حکم کرتا اللہ مجکو ساتھ ایک امر کے نہ کرتا مین اگر کہا کہ اگر ہوتا جو کچھ کہ کہا انبیا نے صدق و عدل
نجات پاتے ہم کافر ہوا اگر کہا کہ مین رسول اللہ کا ہون یا کہا فارسی مین کہ من پیغمبرم ارادہ کیا ساتھ اُسکے کہ مین پونہچانیوالا ہون کافر ہوتا ہی اور جسوقت اُسنے
یہ بات کہی اور کسی نے اُس سے معجزہ طلب کیا کہا بعضون نے کہ کافر ہوتا ہی اور متاخرین نے کہا کہ اگر غرض طالب کی عاجز کرنا اور ذلیل کرنا اُسکا ہی تو نہین کافر ہوتا ہی
اور اگر کہا آنحضرت صلعم کے بال کو چھوٹا سا بال تو کافر ہوتا ہی نزدیک بعض کے اور نزدیک اوروں کے نہین ہوتا مگر جبکہ کہے بطریق اہانت کے جسنے کہا کہ مین نہین جانتا
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم انسان تھے یا جن کافر ہوا اگر کہا کہ اگر فلانا پیغمبر ہی حق اپنا اُس سے لونگا نہین ہوتا کافر اگر کہا کہ محمد درویشک بود یا کہا کہ کپڑا پیغمبر کا میلا تھا

بعضے موجبات کفر کے وہ ہین کہ متعلق ہین ساتھ نماز اور روزہ اور زکوٰۃ کے اگر کہا ایک بیمار کو کہ نماز پڑھ پس کہا اُسنے واللہ نہین نماز پڑھونگا مین کبھی اور نہ
نماز پڑھی یہان تک کہ مر گیا کافر ہوتا ہی اور کہنا آدمی کا کہ نہین نماز پڑھتا مین محتمل ہی چار وجھون کو ایک تو یہ کہ مین نماز نہین پڑھتا اسلیے کہ پڑھ چکا ہون
اور دوسری یہ کہ نہین نماز پڑھتا یعنی تیری حکم سے اسلیے کہ تحقیق حکم کیا ہے مجکو ساتھ نماز کے اُسنے کہ وہ بہتر ہے تجھسے اور تیسرے یہ کہ نہین نماز پڑھتا
مین باعتبار فسق بے باکانہ پس یہ تین وجھین تو نہین کفر اور چوتھی یہ کہ نہین نماز پڑھتا مین اسلیے کہ نہین واجب مجھپر نماز اور نہین حکم کیا گیا مین ساتھ
اُسکے پس اس سے کافر ہوتا ہی اور اگر مطلق کہا کہ نہین نماز پڑھتا مین نہین کافر ہوتا واسطے احتمال ان وجوہ کے کہ جب کہا گیا کسی کو نماز پڑھ پس کہا اسنے کہ
بھر رہا ہو کہ نماز پڑھے اور کار اپنے پر دراز کری یا کہا دیر ہوئی کہ بیگار نہین کی ہین نے یا کہا کون طاقت رکھے کہ یہ کار بسر لیجاوے یا کہا خردمند در کارے نیاید
کہ بسر نتواند برد یا کہا کہ لوگ میری ہی واسطے کرتے ہین یا کہا نماز پڑھتا ہون کچھ سر پر نہین آتا یا کہا کہ تو نے نماز پڑھی کیا سر پر لایا تو یا کہا نماز کسواسطے کرون ماں باپ
میرے مر گئے یا کہا نماز پڑھنی نہ پڑھنی ایک سی ہی یا کہا کہ اتنی نماز پڑھی ہین نے کہ میرا دل پکڑ لیا یا کہا کہ نماز چیزے نیست کہ اگر بماند گندہ شود پس یہ سب کفر ہے
اگر کسیکو کہین کہ آ نماز پڑھین ہم اس حاجت کیلیے پس وہ کہے کہ مین نے بہت نماز پڑھی کوئی حاجت میری روانہ ہوئی اور یہ بطریق استخفاف وطنز کے کہی کافر ہوتا ہی اگر کہے
ایک فاسق نمازیونکو آ دو مسلمانی دیکھو اور اشارہ کری طرف مجلس فسق کے کافر ہوتا ہی جسوقت کہ کہے خوش کام ہے بے نمازی پس یہ کفر ہی جسوقت کہ کہے کوئی
کسیکو کہ نماز پڑھ تاکہ پاوے تو حلاوت طاعت کی یا کہے فارسی مین نماز بخوان تا حلاوت نماز بیابی پس کہا اس شخص نے جواب مین اُسکے تو مکن کہ تا حلاوت
بے نمازی ببینی کافر ہوتا ہی جسوقت کہا گیا غلام کو کہ نماز پڑھ پس کہا کہ نہین نماز پڑھتا مین اسلیے کہ ثواب مولی ہی کو ہوگا کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک شخص کو کہ نماز پڑھ
پس کہا کہ اللہ نے ناقص کیا مال میرے پس مین ناقص کرتا ہون اُسکے حق مین پس یہ کفر ہی ایک شخص نماز پڑھتا ہی رمضان مین اور پھر نہین پڑھتا اور کہتا ہی کہ این
خود بسیار است یا کہتا ہی کہ زیادہ می آید اسلیے کہ ہر نماز رمضان کی برابر ستر نماز کی ہی کافر ہوتا ہی نماز پڑھی طرف غیر قبلہ کے معتمد پس موافق پڑی اس قبلہ کے کہا ابوحنیفہ نے
کہ وہ کافر ہی اور اسیپر عمل کیا فقیہ ابو اللیث نے اور اسیطرح اگر نماز پڑھے بغیر طہارت کے یا نماز پڑھی ساتھ کپڑی نجس کے اور اگر نماز پڑھی بغیر وضو کے قصداً کافر ہوتا ہی تحری کی اور
واقع ہوئی تحری اسکی ایک جہت پر پھر چھوڑ دی اُسنے وہ جہت اور نماز پڑھی اُسنے وہ جہت اور نماز پڑھی طرف اور جہت کے روایت کیا گیا ہی ابوحنیفہ سے کہ خوف رکھتا ہون مین اسپر کفر کا واسطے
اعراض اسکی کے قبلہ سے اور اختلاف کیا ہی مشائخ نے اُسکے کفر مین کہا شمس الائمہ حلوائی نے کہ ظاہر تر یہ ہی کہ اُسنے جب نماز پڑھی طرف غیر قبلہ کے بطریق استہزا و استخفاف کے
کافر ہوتا ہی اور اگر مبتلا ہوا انسان اسمین بسبب ضرورت کی اسطرح کہ نماز پڑھتا تھا ساتھ قوم کے پس حدث کر دیا اور حیا کی یہ کہ ظاہر کرے اور چھپایا اُسکو اور نماز پڑھی اُسی طرح یا تھا
قریب دشمن کے پس کھڑا ہوا اور نماز پڑھی غیر طاہر کہا بعض مشائخ نے کہ نہین ہوتا کافر اسلیے کہ استہزا کرنیوالا نہین ہے اور جو کوئی مبتلا ہو ساتھ اسکے بسبب ضرورت کے
یا حیا کے لائق ہی یہ کہ نہ قصد کرے ساتھ قیام کے قیام نماز کا اور نہ پڑھے کچھ اور جب جھکا وے پیٹھ نہ قصد کری رکوع کا اور نہ تسبیح پڑھے تاکہ نہووے کافر بالاجماع اور جب
نماز پڑھے نجس کپڑے پر تو کہا بعضے علمانے کہ نہین ہوتا ہی کافر کہ نماز فرض ہی لیکن رکوع اور سجود اسکا نہین فرض نہین کافر ہوتا اسلیے کہ وہ تاویل کریگا اور اگر انکار
کیا فرضیت رکوع و سجود کا مطلق کافر ہوتا ہی یہانتک کہ اگر انکار کری دوسری سجدی کی فرضیت کا تو بھی کافر ہوتا ہی بسبب کرنے اُسکے کے اجماع و تواتر کو اگر کہا کہ اگر کعبہ قبلہ
نہوتا اور بیت المقدس قبلہ ہوتا تو مین نماز کعبے ہی کی طرف پڑھتا اور بیت المقدس کیطرف نہ پڑھتا یا کہا اگر فلانا قبلہ ہو تو منہ طرف اُسکے نکرونمین یا کہا اگر فلانے
جانب کعبہ ہو منہ طرف اُسکے نکرونمین یا کہا کہ قبلے دو ہین یعنی کعبہ اور بیت المقدس کافر ہوا کہا ابراہیم بن یوسف نے اگر نماز پڑھی یاد نہین تو ثواب اُسکی لیے اور اُسپر گناہ ہے
اور بعضون نے کہا کافر ہوتا ہی اور بعضون نے کہا کہ نہ ثواب ہے اُسکے لیے اور نہ گناہ اور وہ مانند اُسکے ہی کہ نہین نماز پڑھی ایک شخص آیا مشرکین کے پاس اور ترک کی ایک نماز یا
دو نماز پس اگر ہوا یہ فعل بسبب تعظیم اُنکی کے کافر ہوا اور نہین اُسپر قضا نماز کی اور اگر کیا یہ فعل بسبب فعل فسق کے نہ کافر ہوا اور قضا کری نماز ترک کی ہوئی ایک شخص
مسلمان ہوا دار الاسلام مین پھر بعد ایک مہینے کے پوچھا گیا پانچون نمازونسی پس کہا کہ نہین جانتا مین کہ وہ فرض ہین مجھپر کافر ہوا مگر یہ کہ سہتا ہو بیچ نو مسلمانون کے

پس کہا اسکو دوسری نے کہ جھوٹ کہتا ہی اگر سب پیغمبر ہی لازم آتا ہی اسکو کفر اور اسیطرح اگر کہا کہ کلام اسکا نہیں مانونگا میں اگر سب پیغمبر ہے یا کہا اگر سب مرسل ہی یا سب فرشتہ مقرب
اگر انجان ہی کافر ہوا فی الحال ایک شخص نے ارادہ کیا یہ کہ مارے اپنے غلام کو پس کہا اسکو ایک شخص نے کہ نہ مار اسکو پس کہا اسنے اگر محمد مصطفے کہین کہ مت مار
تو بھی نہ چھوڑونگا میں یا کہا کہ اگر آسمان سے آواز آوے کہ مت مار تو بھی مارونگا میں لازم آتا ہی اسکو کفر ایک شخص نے پڑھی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثونمین سے
پس کہا ایک شخص نے ہمہ روز خلشہا خواند پس اگر نسبت کیا اسکو طرف قاری کے نہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تو دیکھے کہ اگر تھی حدیث کہ تعلق
رکھتی تھی ساتھ دین کے اور احکام شرع کے کافر ہوتا ہی اور اگر حدیث ایسی تھی کہ تعلق ساتھ دین کے نہین رکھتی تھی نہین کافر ہوتا اور حمل کیا جاویگا قول اسکا
اسپر کہ مراد اسکی یہ تھی کہ پڑھنا اسکے غیر کا اولی ہی ایک شخص نے کہا بحرمت جوانک عربی کہ مراد رکھتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فر ہوا ایک شخص نے کہا
پیغمبر وقتی بود کہ مغیبر بود و وقتیکہ بود کہ نبود یا کہا کہ مین نہین جانتا یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر مین مومن ہین یا کافر کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سے
کہ خلاف مت کہہ پس کہا عورت نے کہ پیغمبرون نے بھی خلاف کہا ہی یہ کلمہ کفر کا ہی توبہ کرے اور نکاح تازہ کرے جبکہ کہا کسی سے کہ دیکھنا میرا تجکو مانند دیکھنے ملک الموت کے
ہے پس یہ خطاے عظیم ہے اور اسکے کہنے والے کے کفر مین اختلاف کیا مشائخ نے بعضون نے کہا کافر ہوتا ہی اور اکثرون نے کہا نہین کافر ہوتا ہی اور خانیہ مین سے
کہ بعضون نے کہا کہ اگر کہا یہ کلمہ بسبب عداوت ملک الموت کے تو ہوتا ہی کافر اور اگر کہا بسبب کراہت موت کے نہین کافر ہوتا اور اگر کہا منہ فلانیکا دشمن رکھتا
ہون مانند منہ ملک الموت کے اکثر مشائخ اسپر ہین کہ وہ کافر ہوتا ہی کہ اگر کہے مین سنتا مین گواہی فلانے کی اگرچہ جبرئیل میکائیل ہون کافر ہوتا ہی ایک شخص نے
عیب کیا ایک فرشتے کو فرشتونمین سے کافر ہوا اگر کہے مین فرشتہ ہون نہین کافر ہوتا اور اگر کہے کہ مین نبی ہون کافر ہوتا ہی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے اس حال مین کہ
نہین حاضر تھے گواہ کہا کہ خدا اور رسول کو گواہ کیا مین نے یا کہا خدا کو اور فرشتون کو گواہ کیا مین نے کافر ہوا اور کہا کہ فرشتہ دست راست کو اور فرشتہ دست چپ کو گواہ کیا
مین نے نہین کافر ہوتا اور بعضے موجبات کفر کے وہ ہین کہ متعلق ہین ساتھ قرآن کے جسنے کہا کہ قرآن مخلوق ہی پس وہ کافر ہوا جسوقت انکار کیا آیت قرآن کا یا ٹھٹھا کیا ساتھ
ایک آیت قرآن کے یا عیب کیا کافر ہوا جسوقت کہ پڑھے قرآن اوپر بجانے دف کے اور ڈنڈ دیکی پس کافر ہوا ایک شخص پڑھتا ہی قرآن پس ایک شخص نے کہا کہ یہ کیا بانگ
طوفان ہی پس یہ کفر ہی اگر کہا کہ پڑھا مین نے قرآن بہت پس نہ عفو کیا گیا گناہ ہمسے کافر ہوتا ہی جسنے کہا کسی سے کہ قل ہو اللہ را پوست باز کردی یا کہا الم نشرح را
گریبان گرفتہ یا کہا اس شخص کو کہ پڑھتا ہی یس کو نزدیک بیمار کے کہ یس در دہان مردہ منہ یا کہا کسی سے اے کوتاہ تر از انا اعطیناک یا کہا اس شخص سے کہ
پڑھتا ہی قرآن اور نہین یاد آتا ایک کلمہ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ یا بھرا پیالہ اور لایا اسکو اور کہا كَأْسًا دِهَاقًا یا کہا فَكَانَتْ سَرَابًا بطریق مزاح کے
یا کہا نزدیک ناپنے اور تولنے غلہ کے وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ بطریق مزاح کے یا کہا کسی سے کہ دستار الم نشرح بستہ یعنی ظاہر کیا
تونے علم یا جمع ہوی ایک جگہ کے رہنے والے اور کہا فَجَمَعْنَاهُمْ جَمِيعًا یا کہا وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا یا کہا کسی سے کہ کیونکر پڑھتا ہے تو
وَالنَّازِعَاتِ نَزْعًا ساتھ زبر نون کے یا پیش نون کے اور ارادہ کیا ساتھ اسکے طنز یا کہا واسطے ایک شخص گنجے کے کہ بڑا کہتا ہون مین تجکو اسلیے کہ اللہ تعالی نے
فرمایا ہے كَلَّا بَلْ رَانَ یا بلایا گیا طرف نماز با جماعت کے پس کہا کہ مین نماز پڑھتا ہون تنہا اللہ تعالی نے فرمایا ہے إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى کافر ہوتا ہے
ان سب صورتومین اور جبکہ کہا کسی سے گھر ایسا پاک کیا ہی تونے جیسے وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ بعضون نے کہا کافر ہوتا ہی اور کہا امام ابوبکر بن اسحق نے کہ اگر ہے
کہنے والا جاہل تو نہین کافر ہوتا اور اگر عالم ہے تو کافر ہوتا ہی اور جسوقت کہ کہا قَاعًا صَفْصَفًا ہوگیا ہی پس یہ مخاطرہ عظیمہ ہے اور جسوقت کہ دیگ مین کچھ لگا رہا اور کہا
وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ پس یہ بھی مخاطرہ عظیمہ ہے اور جسوقت کہ کہا قرآن عجمی ہی کافر ہوا اور اگر کہا کہ قرآن مین ایک کلمہ عجمی ہے پس بیچ حکم اسکے
تامل ہی اگر کہا گیا کہ کیون نہین پڑھتا ہے تو قرآن پس کہا بیزار ہوا مین قرآن سے کافر ہوا اگر ایک شخص سورت قرآن کی یاد رکھتا ہی اور اس سورت کو بہت
پڑھتا ہی وہ اور کسی نے اسکو کہا اس سورت کو زبون پکڑا ہی تونے کافر ہوتا ہی ایک شخص نے نظم کیا قرآن کو فارسی مین قتل کیا جاوے اسلیے کہ وہ کافر ہے اور

نہ کافر ہوا ایک شخص نے کہا اپنے دشمن سے کہ چل میرے ساتھ طرف شرع کے اور کہا دشمن نے کہ پیادہ لا تا چلوں بے جبر کے نہین جانیکا کافر ہوا اسلیے کہ مقابلہ کیا
شرع کا اور اگر کہا میرے ساتھ قاضی کے پاس چل اور باقی مسالہ بدستور نہین کافر ہوتا اور اگر کہا کہ ساتھ میرے شریعت اور حیلے مفید نہین یا کہا پیش
نہ چلینگے یا کہا میرے پیے حلوا کھجور کا ہی شریعت کو کیا کرون بیت سب کفر ہی اور اگر کہا اسوقت کہ جانہ ہی بی تھی تو نے شریعت اور قاضی کہان تھا کافر
ہوا اور علماے متاخرین سے بعضون نے کہا کہ اگر مراد رکھا ساتھ اسکے قاضی شہر کا نہین کافر ہوتا اگر کہا کسی سے کہ حکم شرع اسحالت مین یہ ہی پس کہا اسنے کہ مین
رسم پر کام کرتا ہون نہ شرع پر کافر ہوتا ہی نزدیک بعض مشائخ کے ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سے کہ کیا کہتی ہی تو کیا ہو حکم شرع کا پس ڈکار لی اسنے بلند آواز سے اور کہا اینک
شرع را پس کافر ہوئی اور جدی ہوئی اپنے خاوند سے ایک شخص پر پیش کیا اسکے دشمن نے فتوی ایمہ کا پس رد کیا اسنے اسکو اور کہا چہ بار نامہ فتوی آوردہ کہا بعضون نے
کہ کافر ہوتا ہی اسلیے کہ اسنے رد کیا حکم شرع کو اور اسیطرح اگر نہ کہا کچھ لیکن فتوی ڈالدیا زمین پر اور کہا یہ کیا شرع ہی کافر ہوا ایک شخص نے فتوی پوچھا ایک عالم سے
اپنی بیوی کے طلاق کا پس فتوی دیا اسنے کہ طلاق پڑگئی پس کہا فتوی پوچھنے والے نے کہ مین طلاق ملاق کو کیا جانون ہان بچونکی چاہیے کہ میرے گھر مین ہو
کافر ہوا جسوقت کہ آیا ایک جھگڑنیوالو نمین سے طرف دوسرے کے فتوی ایمہ کا پس کہا اسنے کہ نہین جیسکہ فتوی دیا انھون نے یا کہا نہین عمل کرتے ہم اسپر ہوگی
اسپر تعزیر اور بعضے موجبات کفر کے وہ ہین کہ متعلق ہین ساتھ حلال و حرام کے اور کلام فاسقون اور فاجرون کے وغیر ذلک جسنے اعتقاد کیا
حرام کو حلال یا حلال کو حرام کافر ہوا لیکن اگر کہا حرام کو حلال واسطے ترویج متاع کے یا باعتبار جہل کے نہین ہوتا کافر کہ یہ جب ہی کہ ہو حرام بعینہ اور وہ
اعتقاد کرتا ہو اسکو حلال یہانتک کہ ہوگا کفر اور جبکہ ہو حرام بغیرہ پس نہین کفر اور بیچ اسچیز کے کہ ہوتی ہی حرام بعینہ کافر جب ہوتا ہی کہ ہو حرمت ثابت ساتھ
دلیل قطعی کے اور جبکہ ہو حرمت ساتھ اخبار آحاد کے نہین کفر ہوتا کہا گیا ایک شخص سے کہ ایک حلال محبوب تر ہی طرف تیرے یا دو حرام کہا جونسا دونون مین
جلد پہنچے خوف ہی اسپر کفر کا اور اسیطرح جبکہ کہا مال چاہیے خواہ حلال ہو خواہ حرام اور اگر کہا کہ جبتک حرام پاؤن مین گرد حلال کے نہ پھرونگا نہین کافر ہوتا اگر
دے فقیر کو کچھ مال حرام مین سے اور امید رکھے ثواب کی کافر ہوتا ہی اور اگر جانے فقیر اسکو پھر دعا دے اسکو اور آمین کہے دینے والا پس کافر ہوا کہا گیا ایک شخص سے
کہ کھا حلال سے پس کہا اس شخص نے کہ حرام بہت پیارا ہی میرے نزدیک کافر ہوا اور اگر کہا اسکے جواب مین کہ اس جہان مین ایک حلال خوار لا تا اسکو سجدہ کرون مین
کافر ہوا کہا کسی سے کہ کھا حلال کہا اسنے کہ مجکو حرام چاہیے کافر ہوا ایک فاسق کے لڑکے نے شراب پی پھر آئے اقارب اسکے اور نثار کین اسپر درہمین کافر ہوے
وہ اور اگر نثار نہ کین ولیکن کہا انھون نے مبارک ہو تو بھی کافر ہوے اگر کہا کہ حرمت شراب کی نہین ثابت ہوتی قرآن سے کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ ثابت
ہوتی ہی حرمت اور باوجود اسکے تو پیتا ہی شراب کیون نہین توبہ کرتا تو کہا کسی از شیر مادر شکیبد نہین کافر ہوتا اسلیے کہ یہ استفہام ہی یا تسویہ ہی درمیان شراب و
دودھ کے محبت مین اگر حلال جانے صحبت کرنی اپنی بیوی سے حالت حیض مین کافر ہوا اور اسیطرح اگر حلال جانا اغلام کرنا اپنی بیوی سے اور نوادر مین ہی
امام محمدؒ سے کہ نہین کافر ہوتا دونون مسالون مین ہوا صحیح ایک شخص نے پی شراب پھر کہا کہ شادی اسکو ہی کہ ساتھ شادی ہماری کے شاد ہوا اور غم و کاست
اسکو ہی کہ ساتھ شادی ہماری کے شاد نہین ہوتا ہی کافر جسوقت کہ شروع کیا فساد مین اور کہا اپنے یارون سے بیائید تا بکے خوش بزیم کافر ہوتا ہی اور اسیطرح اگر
مشغول ہو ساتھ پینے شراب کے اور کہا مسلمانی آشکارا کرتا ہو نمین یا کہا مسلمانی آشکارا ہوئی کافر ہوتا ہی کہا ایک شخص نے فاسقو نمین سے اگر اس شراب مین سے
تھوڑی سی گر پڑے جبرئیل علیہ السلام ساتھ پر اپنے کے اٹھا دے اسکو کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک فاسق کو کہ تو صبح کرتا ہی ہر دن اسحال مین کہ ایذا دیتا ہی تو اللہ کو
اور خلق اللہ کو کہا خوب کرتا ہون مین کافر ہوا کہا واسطے گناہ ہونکے کہ یہ بھی ایک راہ و مذہب ہی کہ کافر ہوتا ہی کذا فی المحیط اور تجنیس ناطقی مین ہی کہ صحیح تر یہ ہی کہ
نہین کافر ہوتا ہی وہ ایک شخص مرتکب ہوا ایک صغیرہ گناہ کا پس کہا گیا اسکو کہ توبہ کر اللہ سے پس کہا مینے کیا کیا ہی تا توبہ کرنی چاہیے کافر ہوا جسنے کہا یا طعام حرام اور
کہا وقت کھانیکے بسم اللہ نقل کیا امام معروف بستمی نے کہ وہ کافر ہوتا ہی اور اگر کہا وقت فراغ کے الحمد للہ کہا بعض متاخرین نے کہ نہین کافر ہوتا اور اتفاق ہی اسپر

ایک شخص نے کہا مؤذن کو وقت اذان دینے کے کہ جھوٹ کہا تو نے کافر ہوا ایک مؤذن نے اذان دی پس کہا ایک شخص نے یہ بانگ غوغا ہی کافر ہوا اور کہا یہ بطریق
انکار کے اگر سنے اذان پس کہا یہ آواز گھنٹے کی ہی کافر ہوا کہا گیا ایک شخص کو کہ اداکر زکوۃ اُسنے کہا کہ نہین اداکرتا مین کافر ہوتا ہی بعضون نے کہا مطلقا اور بعضون نے کہا
کہ اموال باطنہ مین نہین کافر ہوتا اور اموال ظاہرہ مین کافر ہو جاتا ہی اور لائق ہی یہ کہ ہو مسئلہ زکوۃ کا بموجب اُن قولونکے کہ گذرے نماز مین کذا فی الفصول اعادیہ
اگر کہا کاشکے رمضان نہوتا فرض اُسکے کفر مین اختلاف کیا ہی مشائخ نے اور صواب یہی ہے کہ اُسکی نیت پر موقوف ہے اگر اس نیت سی کہا کہ حقوق اسکے مجھسے نہین ادا
ہو سکنے کے نہ کافر ہوا اگر کہا وقت آنے مہینے رمضان کے کا آیا وہ مہینا بھاری یا کہا آیا مہمان بھاری کافر ہوا جسوقت کہا وقت داخل ہو ذرجب کے کہ بعد اسکے
خرابی مین پڑینگے اگر کہا یہ از راہ حقارت مہینون بزرگ کے کافر ہوا اور اگر ارادہ کیا ساتھ اُسکے رنج نفس اپنے کا نہ کافر ہوا اور لائق ہے یہ کہ ہو جواب پہلے مسئلہ کا
بھی اسیطرح ایک شخص نے کہا روزہ ماہ رمضان جلدی جاوی پس بعضون نے کہا کہ وہ کافر ہوتا ہی اور کہا بعضون نے نہین کافر ہوتا اور اگر کہا چند از ین روزہ
کہ مرا اول بگرفت پس یہ کفر ہی اور اگر کہا کہ ان طاعات کو اللہ نے کیا ہی عذاب ہمارے لیے اگر تاویل کی اسکی نہین کافر ہوتا اور اسی طرح کہا کہ اگر نہ فرض
کرتا اللہ ان طاعات کو تو ہوتا بہتر ہمارے لیے نہین کافر ہوتا اگر تاویل کرے اسکی اگر کہے کہ نماز مجھے سزاوار نہین یا حلال سزاوار نہین یا نماز کس لیے
پڑھون بیوی بچے تو رکھتا ہی نہین یا کہے نماز کو طاق پر رکھا مین نے کافر ہوتا ہی ان سب صورتون مین **اور بعضے موجبات کفر کے وہ مین کہ متعلق ہین**
ساتھ علم اور علما کے جیسے بغض رکھا کسی عالم سی بغیر سبب ظاہر کے خوف ہی اُسپر کفر کا جسوقت کہ کہا واسطے صلح کروانیوالے کے کہ دیدار اُسکا نزدیک میرے ایسا ہی
کہ جیسے دیدار اسکو کا خوف ہے اُسپر کفر کا اور خوف ہے اسپر کفر کا جبکہ برا کہے کسی عالم کو یا فقیہ کو بغیر سبب کے اور کافر ہوتا ہی اس کہنے سے عالم کو ذکر حمار کا بیچ مقعد علم تریکے
مراد رکھتا ہو علم سی علم دین کا ایک جاہل نے کہا جو کہ علم سیکھتے ہین داستانین ہین کہ سیکھتے ہین یا کہا وہی جو کچھ کہ کہتے ہین یا کہا تزویر یعنی فریب ہے یا کہا مین علم
حیلہ کا منکر ہون یہ سب کفر ہی ایک شخص بیٹھے ایک جگہ اونچی پر اور پوچھین لوگ اس سے مسائل بطریق استہزا کے پھر مارین اُسکو ساتھ تکیہ کے اور وہ ہنستے جاوین
کافر ہوتے ہین سب اور اسیطرح اگر نہ بیٹھے جگہ بلند پر ایک شخص پھرا مجلس علم سی پس کہا اُسکو ایک اور شخص نے کہ کنشت سی آیا تو کافر ہوتا ہی اور اسیطرح اگر کہا کہ مجکو
مجلس علم سی کیا کام یا کہا کون شخص قادر ہی اوپر ادا اس چیز کے کہتی ہین عالم کافر ہوتا ہی اگر کہے علم کو بیچ کاسہ و کیسہ کے نہین کر سکتے یا کہے علم کو کیا کرون
مجکو چاندی چاہیے جیب مین کافر ہوتا ہے اگر کہے مجکو اچھی مشغولی زن و فرزندگی ہے کہ مجلس علم مین نہین پونچتا مین پس اسمین مخاطرہ عظیمہ ہی
اگر ارادہ کرے ساتھ اُسکے سہل جاننے علم کا جسوقت کہ فقیہ ذکر کرتا ہو کچھ علم سے یا روایت کرتا ہو کوئی حدیث صحیح پس کہا دوسرے نے یہ کچھ نہین زردی یا
کہا یہ کلام کس کام آوے درم چاہیے کہ آج حشمت درم کو ہی علم کس کام آتا ہے پس یہ کفر ہے اگر کہا کہ فساد کرنا بہتر ہی دانشمندی کرنے سے پس یہ کفر ہے ایک عورت نے
کہا لعنت ہو اوپر خاوند دانشمند کے کافر ہوئی ایک شخص نے کہا فعل دانشمند و نکا وہی ہے اور فعل کافرونکا وہی کافر ہوا کہا بعضون نے کہ یہ جب ہے کہ ارادہ کیے
جاوین ساتھ اُسکے تمام افعال پس ہوگا تسویہ درمیان حق و باطل کے ایک شخص جھگڑا ایک فقیہ سی کسی امر مین اور بیان کی فقیہ نے اُسکے لیے ایک حجت شرعی
پس کہا اُس جھگڑنیوالے نے یہ دانشمندی مت کر کہ پیش نہین چلنے کی خوف ہے اُسپر کفر کا اگر کہا فقیہ کو اے دانشمندک یا کہا اے علویک نہین کافر ہوتا اگر ارادہ مین ہو
اُسکے استخفاف دین کا منقول ہی کہ ایک فقیہ نے رکھی کتاب اپنی کسیکی دکان مین اور چلا گیا پھر گذرا اُس دکان پر پس کہا دکاندار نے کہ بسولہ
فراموش کیا تو نے پس کہا فقیہ نے کہ میری کتاب ہے تیری دکان پر بسولہ نہین پس دکاندار نے کہا کہ بڑھئی ساتھ بسولہ کے لکڑی کاٹتا ہے اور تم ساتھ کتاب کے
حلق لوگونکی پس شکوہ کیا فقیہ نے اُسکا شیخ امام ابی بکر محمد بن فضل سی پس حکم کیا اُنھون نے ساتھ قتل کرنے اُس شخص کے ایک شخص غصہ کرتا ہی اپنی بیوی پر اور رکھتا ہی اسکو
کہ طاعت اللہ کی کر اور منع کرتا ہی اُسکو گناہ سی پس کہا بیوی نے کہ مین خدا کو اور علم کو کیا جانون اپنے کو دوزخ مین کہا ہی مین نے کافر ہوئی ایک شخص سی کہا گیا کہ طالب علم چلتے ہین اوپر
بازوؤن ملائکہ کی پس کہا اُسنے کہ یہ جھوٹ ہی کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ قیاس ابی حنیفہ کا حق نہین کافر ہوا ایک شخص نے کہا کاسہ ثرید خیر من العلم کافر ہوا اور اگر کہا خیر من اللہ

اقرار صریح ہو یا کنایۃً سکھایا ایک شخص نے ایک شخص کو کلمہ کفر کا پس ہوتا ہے وہ کافر اگرچہ ہو بطریق لعب کے اور اسیطرح جبکہ حکم کرے ایک شخص کسی کی عورت کو
یہ کہ مرتد ہو جاوے اور جدی ہووے اپنے خاوند سے ہوتا ہے وہ کافر اسی طرح روایت کیا گیا ہے ابی یوسفؒ سے اور امام ابی حنیفہؒ سے منقول ہے کہ جسنے حکم
کیا ایک شخص کو کافر ہونیکا ہوتا ہے حکم کرنیوالا کافر خواہ کافر ہوا مامور یا نہ کافر ہوا کہا ابو اللیث نے جسوقت کہ سکھایا ایک شخص نے کسی کو کلمہ کفر کا ہوتا ہے
کافر جسوقت کہ سکھایا جسکا حکم کیا اسکو اور حکم کیا اسکو ساتھ مرتد ہونیکے اور اسی طرح سے جسنے سکھایا عورت کو کلمہ کفر کا ہوتا ہے وہ کافر جبکہ حکم کرے عورت کو مرتد ہونیکا
کہا امام محمدؒ نے جسوقت کہ جبر کیا گیا ایک آدمی پر یہ کہ بولے کلمہ کفر کا ساتھ خوف تلف کرنیکے یا مانند اسکے کے پس بولا وہ کلمہ کفر کا پس کئی طرح پر ہے ایک تو یہ کہ بولا
کلمہ کفر کا اور دل اسکا مطمئن ہے ساتھ ایمان کے اور نہ خطرہ آیا اسکے دل مین کچھ سوا اسچیز کے کہ جبر کیا گیا اسپر بولنے کفر سے پس اس صورت مین نہ حکم کیا جاوے
ساتھ کفر اسکے کے نہ قضاءً اور نہ عند اللہ اور دوسری طرح یہ ہے کہ کہے خطرہ آیا میرے دل مین یہ کہ خبر دون مین کفر سے بیچ ماضی کے جھوٹ طلب ارادہ کیا
مین نے یہ اور نہ ارادہ کیا مین نے کفر مستقبل کا واسطے قبول کرنے کلام انکے کے اور اسیطرح مین حکم کیا جاویگا ساتھ کفر اسکے کے قضاءً و یہانتک کہ جدائی کر دیگا
قاضی اسمین اور اسکی بیوی مین اور تیسری طرح یہ ہے کہ کہے خطرہ گذرا تھا میرے دل مین یہ کہ خبر دون مین کفر سے ماضی مین جھوٹ مگر یہ کہ مین نے نہین ارادہ
کیا اسکا یعنی خبر دینے کا کفر سے ماضی مین جھوٹ بلکہ ارادہ کیا مین نے کفر مستقبل کا واسطے قبول کرنے کلام انکے کے اور اسطرح مین کافر ہوتا ہے قضا مین بھی اور
عند اللہ بھی اور جسوقت کہ جبر کیا گیا یہ کہ نماز پڑھے طرف اس صلیب کے پھر نماز پڑھی پس وہ تین طرح پر ہے اگر کہا کہ نہین خطرہ گذرا تھا میرے دل مین کچھ اور نماز
پڑھی تھی مین نے طرف صلیب کے از راہ جبر کے پس اس صورت مین نہین کافر ہوتا ہے نہ قضاءً اور نہ عند اللہ اور اگر کہا کہ خطرہ گذرا تھا میرے دل مین یہ کہ
نماز پڑھون مین واسطے اللہ کے نہ واسطے صلیب کے پس اس صورت مین بھی کافر نہین ہوتا نہ قضاءً اور نہ عند اللہ اور اگر کہا کہ خطرہ گذرا تھا میرے دل مین یہ کہ
نماز پڑھون مین واسطے اللہ کے پھر ترک کیا مین نے اسکو اور نماز پڑھی مین نے صلیب کے لیے پس اس صورت مین کافر ہوتا ہے قضاءً بھی اور عند اللہ بھی اگر کہا گیا ایک
مسلمان کو کہ سجدہ کر بادشاہ کے تئین ورنہ مار ڈالین گے ہم تجکو پس افضل یہ ہے کہ نہ سجدہ کرے جسوقت کہ بولا کلمہ کفر کا قصداً لیکن وہ اعتقاد کفر کا نہین رکھتا ہے تو کہا
بعضے علما ہمارے نے کہ نہین کافر ہوتا اور صحیح یہ ہے کہ وہ کافر ہو جاتا ہے جو شخص کہ بولا کلمہ کفر کا اسحال مین کہ وہ نہین جانتا تھا کہ یہ کلمہ کفر کا ہے مگر یہ کہ بولا تھا وہ اپنے
اختیار سے کافر ہو گیا نزدیک اکثر علما کے اور معذور نہین ہوتا بسبب جہل کے بیہودہ گو اور ٹھٹھا کرنیوالا جب بولے کفر از راہ استخفاف کے اور ٹھٹھے اور خوش طبعی کے ہوتا ہے
کافر سب کے نزدیک اگرچہ اعتقاد ہو اسکا خلاف اسکے جاری ہوا ایک کے زبان پر کلمہ کفر کا چوک کر اسطرح کہ ارادہ کرتا تھا یہ کہ بولے ایسا لفظ کہ نہین کفر پس جاری ہوا
اسکی زبان پر کلمہ کفر کا چوک کر نہین ہوتا ہے یہ کفر سب کے نزدیک کافر ہوتا ہے بسبب رکھنے ٹوپی مجوس کے اپنے سر پر بسبب روایت صحیح کے مگر بضرورت سردی گرمی کے
رکھ لی تو نہین کافر ہوتا اور کافر ہوتا ہے بسبب باندھنے زنار کے مگر جبکہ کرے از راہ فریب دینے کے لڑائی کفار کی مین اور خبر دینے کے واسطے مسلمانونکے اور بسبب
اس کہنے کے کہ مجوس بہتر ہین اس چیز سے کہ ہم اسمین ہین یعنی افعال انکے بہتر ہین ہمارے افعال سے اور بسبب اس کہنے کے کہ نصرانیت بہتر ہے مجوسیت سے نہ اس
کہنے سے کہ مجوسیت بڑی ہے نصرانیت سے اور کافر ہوتا ہے بسبب اس کہنے کے کہ نصرانیت بہتر ہے یہودیت سے اور بسبب اس کہنے کے کہ کرنیوالا کفر کا بہتر ہے اسچیز سے کہ جو
کرتا ہے بعضونکے نزدیک مطلق اس کہنے سے کافر ہوتا ہے اور مقید کیا ہے اسکو فقیہ ابو اللیث نے ساتھ اسکے کہ قصد کرے اچھا جاننا کفر کا نہ برا جاننا معاملہ اسکے کا
اور کافر ہوتا ہے بسبب نکلنے کے طرف نوروز مجوس کے واسطے موافقت اسکے کے ساتھ انکے بیچ اسچیز کے کہ کرتے ہین وہ اسدن مین اور بسبب خریدنے کے دن
نوروز کے ایسی چیز کہ نہین خریدتا تھا اسکو پہلے اسکے واسطے تعظیم نوروز کے نہ واسطے کھانے اور پینے کے اور بسبب تحفہ بھیجنے کے اسدن واسطے مشرکونکے اگرچہ
انڈا بھیجے واسطے تعظیم اسدن کے نہ بسبب قبول کرنے دعوت مجوسی کے وقت مونڈن ہونے فرزند اسکے کے اور کافر ہوتا ہے بسبب اچھا جاننے امر کفار کے اتفاقاً
یہانتک کہ کہا ہے علما نے کہ اگر کوئی کہے کہ نہ بولنا وقت کھانا کھانیکے مجوس کے یہان اچھا ہے یا نہ ساتھ سلانا بیوی کا حالت حیض مین مجوس کے یہان اچھا ہے پس وہ

کر اگر قدح لیوے اور بسم اللہ کہے اور پیوے کافر ہوئیگا اور ایسے ہی بوقت مباشرت زنا کے یا بوقت قمار کے کعبتین لے اور کہے بسم اللہ کافر ہوا اگر دو شخص جھگڑین پس کہے ایک اُن دونو مین کا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰہ پس کہا لاحول بکار نہین یا کہا لاحول کو کیا کرونمین یا کہا لاحول نہین کفایت کرتی بھوک سے یا کہا لاحول را بکاسہ اندر نہ توان کرد یا کہا لاحول بجای نان سود ندارد کافر ہوتا ہے ان سب صورتون مین اسیطرح جسوقت کہ کہے وقت تسبیح و تہلیل کے اور اسیطرح جسوقت کہ کہے سبحان اللہ پس کہے دوسرا سبحان اللہ کی تو رونق لیگیا یا کہا پوست باز کردی پس یہ کفر ہے جسوقت کہ کہا کسیکو کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ پس کہا کہ نہین کہتا مین پس کہا بعض مشائخ نے کہ یہ کفر ہے اور بعضون نے کہا کہ اگر مراد رکھی ساتھ اسکے یہ کہ مین نہین کہتا تیرے حکم سے نہین کافر ہوتا اور کہا بعضون نے کہ کافر ہوتا ہے مطلقًا اور اگر کہا کہ بگفتن این کلمہ چہ بر سر آوردی تا من گویم کافر ہوتا ہے ایک بادشاہ چھینکا پس کہا واسطے اسکے کسی نے یرحمک اللہ پس کہا کسی اور شخص نے یرحمک اللہ نہ کہے واسطے کہ بادشاہ کے لیے اسطرح کافر ہوتا ہے یہ کہنے والا اور بعضے موجبات کفر کے وہ ہین کہ متعلق ہین ساتھ دن قیامت کے اور اُس چیز کے کہ اُسمین ہے جسنے انکار کیا قیامت کا یا جنت کا یا دوزخ کا یا میزان کا یا صراط کا یا نامۂ اعمال کا کافر ہوتا ہے اور اگر انکار کیا بعث کا پس اسیطرح ہے ایک شخص نے کہا کہ نہین جانتا مین کہ یہود و نصاریٰ اب اُٹھائے جاوینگے قیامت کو یا عذاب دیے جاوینگے ساتھ آگ کے کافر ہوتا ہے اور کافر ہوتا ہے ساتھ انکار رویت اللہ تعالیٰ کے بعد دخول جنت کے اور ساتھ انکار عذاب قبر کے اور ساتھ انکار حشر بنی آدم کے نہ غیر اُنکے کے اور نہ ساتھ کہنے اسکے کے کہ ثواب و عذاب بیجا دیگی روح فقط ایک شخص نے کہا کسی کو کہ گناہ مت کر کہ جہان دوسرا ہے پس کہا اُسنے کہ اُس جہان سے کسنے خبر دی کافر ہوا ایک شخص کا قرض آتا ہے کسی پر پس کہا اگر نہ دیگا تو قیامت کو لونگا پس کہا قیامت بر مے تابد اگر کہا از راہ حقارت دن قیامت کے کافر ہوا ایک شخص نے ظلم کیا کسی پر پس کہا مظلوم نے آخر قیامت ہست پس کہا ظالم نے فلان خر بقیامت اندر کافر ہوتا ہے ایک شخص نے کہا اپنے قرضدار سے کہ دے درہم میرے دنیا مین اسلیے کہ نہین درہم ہین قیامت کو پس کہا دس اور مجکو دے اور اُس جہان مین لے لینا یا دیدونگا کافر ہوتا ہے اگر کہا کہ مجکو ساتھ محشر کے کیا کام یا کہا نہین ڈرتا مین قیامت سے کافر ہوتا ہے کہا اپنے دشمن سے لونگا مین تجسے حق اپنا محشر مین پس کہا دشمن اُسکے نے کہ تو اُس انبوہی مین مجکو کہان پاویگا پس اختلاف کیا ہے مشائخ نے اُسکے کفر مین اور مذکور ہے فتاوی ابو اللیث مین کہ نہین کافر ہوتا اگر کہا تمام خوبیان اس جہان مین چاہیین اُس جہان مین جو کچھ ہو سو ہو کافر ہوتا ہے کہا گیا ایک شخص سے چھوڑ دنیا کو واسطے آخرت کے کہا مین نہین چھوڑتا نقد کو بدلے نسیہ کے کافر ہوا کہا جو کوئی اس جہان مین بے خرد ہوا اُس جہان مین مانند کسیہ دریدہ ہوگا کہا شیخ امام ابو بکر محمد بن الفضل رحمہ اللہ نے کہ یہ طنز ہے اور تمسخر ساتھ امر آخرت کے پس باعث ہوتا ہے کفر کہنے والیکا اگر کہا ساتھ تیرے دوزخ مین جاونگا لیکن اندر نہین آئیگا کافر ہوا اگر کہا قیامت مین جبتک کہ کچھ رضوان کے لیے نہ لیجاونگا دروازہ بہشت کا نہین کھولیگا کافر ہوا ایک شخص نے کہا واسطے امر بالمعروف کرنیوالے کے کہ کیا غوغا آیا اگر کہا یہ بطریق رد و انکار کے خوف ہے اُسپر کفر کا ایک شخص نے کہا کسی سے کہ فلانیکے گھر مین جا اور اُسکو امر معروف کر پس کہا اُس شخص نے کہ میرا اُسنے کیا کیا ہے یا کہا کہ مجکو اُس سے کیا وجہ آزار کی ہے یا کہا مین نے عافیت اختیار کی ہے مجکو اس فضولی سے کیا کام پس یہ سب الفاظ کفر کے ہین اگر کہا واسطے صاحب تعزیت کے ہر چہ از جان وی بکاست بر جان تو زیادہ باد خوف ہے کہنے والے پر کفر کا یا کہا زیادہ کناد پس یہ خطا اور جہل ہے اور اسیطرح از جان فلان بکاست بجان تو پیوست آور اگر کہا وے مُرد و جان بتو سپرد کافر ہوتا ہے ایک شخص اچھا ہوا اپنی بیماری سے پس کہا ایک اور شخص نے فلان خر باز نستاد پس یہ کفر ہے ایک شخص بیمار ہوا اور سخت ہوئی بیماری اُسکی اور طول ہوئی بیماری پس کہا مریض نے اگر چاہے تو مارے تو مجکو مسلمان اور اگر چاہے تو مارے تو مجکو کافر ہوتا ہے کفر کرنیوالا ساتھ اللہ کے مرتد دین اپنے سے اور اسیطرح ایک شخص مبتلا ہوا طرح بطرح کی مصیبتون مین پس کہا لیا تو نے مال میرا اور لیا تو نے فرزند میرا اور لیا تو نے ایسا اور ایسا پس کیا کرتا ہے تو اور کیا باقی رہا کہ نہ کیا تو نے اور مانند ان الفاظ کے کہے پس کافر ہوا اور بعضے موجبات کفر کے وہ ہین کہ متعلق ہین ساتھ تلقین کفر کے اور حکم کرنیکے ساتھ مرتد ہونیکے اور سکھانے ارتداد کے اور مشابہت کرنیکے ساتھ کفار کے اور اقرار کرنیکے

یا اے کافر بچہ یا اے جہود بچہ کہا اکثر علما نے کہ نہیں ہوتا یہ کفر اور بعضوں نے کہا کہ کفر ہے اور اگر کہے مرد نے یہ الفاظ اپنے بچے کو اختلاف کیا ہے علما نے اسمین بھی
اور صحیح تر یہ ہے کہ وہ نہیں کافر ہوتا اگر نہ ارادہ کرے ساتھ اُسکے کفر نفس اپنے کا اور اگر کہا اپنے جانور کو اے کافر خداوند نہیں کافر ہوتا بالاتفاق اور جسوقت
کہ کہے واسطے غیر اپنے کے یا کافر یا یہودی یا مجوسی اور وہ کہے لبیک کافر ہوتا ہے اور اسیطرح جسوقت کہ کہے آئے ہے چینی گبر کافر ہوتا ہے اور اگر کہا تو نے خود آ اور
نہ کہا کچھ اور سکوت کیا نہیں کافر ہوتا کہا کسی سے ہم بود کہ کافر شدے یا کہا ڈرا مین یہ کہ کافر ہو جاؤن نہیں کافر ہوتا اگر کہا کہ انتا ستا یا تو نے کہ کافر ہونا چاہا
مین نے کافر ہوا ایک شخص نے کہا یہ زمانہ مسلمانی اختیار کرنیکا نہیں زمانہ کافری کا ہے کہا بعضوں نے کہ کافر ہوا اور کہا صاحب محیط نے کہ یہ نہیں ہے صواب میرے
نزدیک ایک مسلمان اور مجوسی ایک جگہ مین تھے پس پکارا ایک شخص نے مجوسی کو کہ یا مجوسی پس جواب دیا اسکو مسلمان نے اگر تھے دونون ایک کام مین اُس
پکارنیوالے کیلیے اور گمان کیا مسلمان نے کہ وہ پکارتا ہے مجکو بسبب اس کام کے نہین لازم آویگا اُسکو کفر اور اگر نہیں تھے دونون ایک کام مین خوف ہے اسپر کفر کا
ایک مسلمان نے کہا انا ملحد یعنی مین ملحد ہون کافر ہوا اور اگر کہا کہ مین نہیں جانتا تھا مین کہ یہ کفر ہے نہین معذور ہوگا بسبب اسکے ایک شخص لے لا ایک کلمہ کہ
گمان کیا قوم نے کہ وہ کفر ہے اور نہیں تھا وہ کفر حقیقت مین پس کہا گیا اسکو کہ کافر ہوا اور طلاق ہوئی تیری بیوی پر پس کہا اُسنے کافر شدہ گیر و زن طلاق
شدہ گیر کافر ہوتا ہے اور جدی ہو جاتی ہے اُس سے بیوی اُسکی ایک شخص نے کہا کہ مین فرعون ہون یا ابلیس ہون پس وہ کافر ہو جاتا ہے ایک شخص نے
نصیحت کی ایک فاسق کو اور بُلایا اُسکو طرف توبہ کے پس کہا اُسنے اسکو از پس نہیمہ کلاہ مغان بر سر نہم کافر ہوتا ہے کہا ایک عورت نے اپنی خاوند سے کہ کافر ہونا بہتر
ہے تیرے ساتھ رہنے سے کافر ہوئی عورت ایک عورت نے کہا کافرم اگر ہمنشین کارتم کہا شیخ امام ابوبکر محمد بن الفضل نے کہ کافر ہوئی وہ عورت اور جدا ہوئی ہے اپنی
خاوند سے فی الحال اور کہا قاضی امام علی السغدی نے کہ یہ تعلیق دین مین ہے کفر نہیں اگر کہا ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہ اگر ظلم کریگا تو مجھپر بعد اسکے یا کہا اگر نہ خریدیگا
تو میرے لیے ایسی چیز تو کافر ہو جاؤنگی مین کافر ہوئی فی الحال ایک شخص نے کہا کہ تھا مین مجوسی مگر یہ کہ مسلمان ہو گیا مین بطریق تمثیل کے اور نہ اعتقاد کیا
اُسکا حکم کیا جاوے ساتھ کفر اُسکے کے جسوقت کہ سجدہ کیا واسطے ایک آدمی کے سجدہ تحیتہ کا نہیں کافر ہوتا اور اگر کہا ایک مسلمان کو کہ خدا عز و جل مسلمانی
تجھسے لیوے اور کہا دوسرے نے آمین کافر ہوے دونون ایک شخص نے ایذا دی ایک شخص کو پس کہا اُسنے کہ مین مسلمان ہون مجکو مت ستا پس کہا ایذا دینے
والے نے اچاہ مسلمان و چاہ کافر کافر ہوتا ہے اور اسی طرح اگر کہا کافر باشی مرا چہ زیان لازم آتا ہے اُسکو کفر ایک کافر مسلمان ہوا اور دیں اُسکو لوگون نے چیزین پس کہا
ایک مسلمان نے کاشکے وہ شخص کافر ہوتا تا مسلمان ہوتا اور لوگ اسکو کچھ دیتے یا آرزو کی اسکی دل مین پس کافر ہوا ایک شخص نے آرزو کی یہ کہ نہ حرام کرتا اللہ
شراب کو نہیں کافر ہوتا اور اگر آرزو کی یہ کہ نہ حرام کرتا اللہ ظلم کو اور زنا کو اور قتل نفس کو ناحق پس کافر ہوا اسلیے کہ یہ چیزین کسی وقت مین نہیں حلال تھیں پس پہلی صورتمین
آرزو کی اُسچیز کی کہ نہیں محال ہے اور دوسری صورت مین آرزو کی اُسچیز کی کہ وہ محال ہے اور اسپر مبنی ہے یہ کہ اگر آرزو کرے کہ نہوتی مناکحہ درمیان بھائی اور
بہن کے حرام نہیں کافر ہوتا اسلیے کہ آرزو کی اُسچیز کی کہ نہیں محال اسلیے کہ وہ حلال تھا ابتدا مین پس حاصل یہ کہ جو چیز کہ تھی حلال ایک زمانہ مین پھر ہو گئی
حرام اور آرزو کی یہ کہ نہوتی حرام نہیں کافر ہوتا ایک مسلمان نے دیکھا ایک نصرانیہ فربہ کو پس آرزو کی یہ کہ ہوتا وہ شخص نصرانی تا نکاح کرتا اُس سے کافر ہوا ایک
شخص نے کہا کسی سے کہ میرے حق پر مدد کر پس کہا اُسنے کہ حق پر کوئی مدد کرتا ہے مین تیری ناحق پر مدد کرونگا کافر ہوتا ہے کہا کہ پیدا کیا مین نے اس درخت کو اس کہنے سے کافر
نہیں ہوتا اسلیے کہ ارادہ کیا جاتا ہے ساتھ پیدا کرنیکے اس مقام مین عادۃ بونا درخت کا یہانتک کہ اگر ارادہ کرے حقیقت پیدا کرنے کی کافر ہوتا ہے کہا جبتک
فلانا برجا ہے یا کہا جبتک کہ میرے یہ بازوی زرین برجا ہین مجکو روزی کم نہ آوے کہا بعضے مشائخ ہمارے نے کہ کافر ہوتا ہے اور بعضون نے کہا کہ خوف ہے
اسپر کفر کا کہا درویشی بدبختی ہے پس یہ خطاے عظیم ہے دیکھا دائرہ گرد چاند کے کہ مینہ برسے گا اسحال مین کہ دعوی کرتا ہے علم غیب کا اس کہنے سے کافر ہوتا ہے
کہا نجومی نے کہ تیری بیوی حاملہ ہے اور اُسنے اعتقاد کیا اُسکے کہنے پر کافر ہوا اگر چلا یا آیا توپس کہا مر جاے گا بیمار یا کہا بار گران ہوویگا یا بولا محقق

کافر ہی ایک شخص نے ذبح کیا بسبب وجاہت کسی شخص کے بیچ وقت خلعت کے یا لیسے اخروٹ اور مانند انکے کے یہ کفر ہی اور جانور ذبح کیا ہوا مُردار ہی کہ نہ کھایا جاوے اگر ذبح کیجاوین گائین یا اونٹ بیچ جگہ تقرب بغیر اللہ کے بسبب آنے حاجیونکے یا غازیونکے کہا ایک جماعت نے علما سے کہ یہ کفر ہی اور جو جانور کہ نامزد کیا گیا اور شہرہ دیا گیا تقرب اور تعظیم کے لیے بنام غیر خدا تعالی کے وہ حرام ہی جیسیکہ عوام جاہل مین دستور ہی کہ یہ بکرا شیخ سدو کا یا یہ گای سید احمد کبیر کی یا یہ بکرا توپکا یا یہ مرغا مدار صاحب کا یا جانور ذبح کرنا قبرون بزرگ کے پاس کنارہ دریا کے یا بطریق بھوگ کے ساتھ نام جنونکے پس کرنیوالا انکا مرتد کافر ہی اور یہ ذبیحہ مُردار اور حرام ہی اگرچہ وقت ذبح کے نام خدا کا لیا ہو یعنی بسم اللہ کہکر ذبح کیا ہو تو بھی حرام ہی اسواسطے کہ پہلے سے یہ جانور غیر خدا کے نام پر مشہور ہو چکا پھر وقت ذبح کرنیکے اب نام خدا کا کچھ فائدہ نہین دیتا جیسے اشباہ ونظائر اور تنویر الابصار اور درمختار اور منح الغفار اور فتاوی عالمگیری اور مطالب المومنین وغیرہ مین مذکور ہی بلکہ درمختار مین شرح وہبانیہ اور ذخیرہ سے نقل کیا ہی کہ کرنیوالا اس فعل کا جمہور علما کے نزدیک کافر ہی اور مطالب المومنین مین لکھا ہی ابوحفص کبیر ابو علی دقاق اور عبد اللہ کاتب اور عبد الواحد اور ابو الحسن نوری وغیرہ نے کہ علمای نامدار اور مجتہد روزگار تھے فتوی اسپر دیا ہی کہ ذبح کرنیوالا اسکا کافر ہی اور ذبیحہ اُسکا حرام ہی اور تفسیر نیشاپوری مین ذکر کیا ہی کہ سارے علما اتفاق رکھتے ہین اسپر کہ جو مسلمان نے ذبح کیا ذبیحہ اور قصد کیا تقرب اور تعظیم اُسمین سوا خدا کے تو وہ شخص مرتد ہوا اور ذبیحہ اُسکا ذبیحہ مرتد کا سا ہی اور حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ ملعون ہی وہ شخص کہ جو ذبح کرے واسطے تقرب چاہنے غیر خدا کے جیسیکہ مشکوۃ شریف وغیرہ مین مذکور ہی اور تفسیر عزیزی مین بیچ تفسیر ما اہل لغیر اللہ کے مولانا شاہ عبد العزیز محدث رح نے لکھا ہی کہ وہ جانور کہ جو شہرہ دیا گیا سوا نام اللہ کے خوک سے بدتر اور مُردار ہی پھر جو کوئی اس مسالہ کو خوب تحقیق کیا چاہے تو تفسیر عزیزی مولانا موصوف مرحوم کی مین دیکھے تسلی ہو جائیگی اس مقام مین مسلمان منصف کو اسقدر کافی ہی اور دل کا مالک اللہ اور وہی ہی ہادی ایک عورت نے باندھی اپنے کمر پر رسی اور کہا یہ زنار ہی کافر ہوئی ایک شخص نے کہا کہ کافری کرنی بہتر ہی خیانت کرنیسے اکثر علما اسپر ہین کہ کافر ہوتا ہی اور اسپر فتوی دیا ہی ابو القاسم صفار رح نے ایک شخص نے مارا عورت کو پس کہا عورت نے کہ نہین ہی تو مسلمان پس کہا مرد نے ہان مین مسلمان نہین ہوتا ہی کافر اس سے اور بعضے علما ہمارے سے منقول ہی کہ ایک شخص کو کہا گیا کہ آیا نہین ہی تو مسلمان اُسنے کہا نہین ہوتا ہی یہ کفر ایک عورت نے کہا اپنے خاوند سے کہ نہین ہی تجکو حمیت اور نہ دین اسلام کہ راضی ہوتا ہی تو ساتھ خلوت میری کے اجنبیونکے ساتھ پس کہا خاوند نے کہ نہین مجکو حمیت اور نہ دین اسلام پس کہا گیا ہی کہ وہ کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سے یا کافرہ یا یہودیہ یا مجوسیہ پس کہا عورت نے ایسی ہی ہون مین یا کہا ایسی ہی ہون مین طلاق دیدے مجکو یا کہا اگر ایسی نہوتی تو تیرے ساتھ نہ رہتی یا کہا اگر ایسی نہوتی تو تیرے ساتھ صحبت نہ رکھتی یا کہا تو مجکو نہ رکھتا کافر ہوئی اور اگر کہا کہ اگر مین ایسی ہون تو مجکو مت رکھ نہین کافر ہوتی اور اگر کہا عورت نے اپنے خاوند سے یا کافر یا یہودی یا مجوسی پس کہا خاوند نے ایسا ہی ہون مین مجسے باہر آیا کہا اگر ایسا نہوتا تو تجکو نہ رکھتا پس کافر ہوا اور اگر کہا کہ اگر ایسا ہون مین میرے ساتھ نہ رہ صحیح یہ ہی کہ نہین کافر ہوتا اور اگر کہا آرے چنینم بامن مباش پس ظاہر تر یہ ہی کہ کافر ہوتا ہی اور اگر کہا اجنبی کو یا کافر یا یہودی پس کہا اُسنے ایسا ہی ہون میرے ساتھ صحبت نہ رکھ یا کہا اگر ایسا نہوتا تو تیرے ساتھ صحبت نہ رکھتا آخر اُس چیز تک کہ ذکر کیے ہمنے الفاظ پس اسکا حکم بھی مانند حکم خاوند بیوی کے ہی ایک شخص نے ارادہ کیا ایک کام کرنیکا پس کہا اُسکو بیوی اُسکی نے اگر یہ کام کرے تو کافر ہو پس کیا وہ کام خاوند نے اور نہ التفات کی طرف عورت کے نہین کافر ہوتا اور اگر کہا اپنی بیوی کو یا کافرہ پس کہا عورت نے مین نہین بلکہ تو ہی یا کہا عورت نے اپنے خاوند کو یا کافر پس کہا خاوند نے بلکہ تو ہی نہین واقع ہوتی درمیان اُنکے فرقت اگر کہا مسلمان اجنبی کو یا کافر اجنبی عورت کو کہا یا کافرہ اور نہ کہا مخاطب نے کچھ یا کہا اجنبی عورت سے یا کافرہ اور نہ کہا عورت نے کچھ یا کہا عورت نے اپنے خاوند کو یا کافر اور نہ کہا خاوند نے کچھ تھے فقیہ ابو بکر اعمش بلخی کہتے کافر ہوتا ہی اسکا کہنے والا اور کہا سوا انکے اور علمای بلخ رح نے کہ نہین کافر ہوتا اور مختار واسطے فتوی کے بیچ جنس ان مسائل کے یہ ہی کہ اسطرح کا کہنے والا اگر ارادہ کرتا ہی بُرا کہنا اور نہین اعتقاد رکھتا اُسکو کافر نہین کافر ہوتا اور اگر اعتقاد رکھتا ہی اُسکو کافر پھر خطاب کرتا ہی اسکو ساتھ اسکے بنا بر اعتقاد اپنے کے کہ یہ کافر ہی کافر ہوتا ہی ایک عورت نے کہا اپنے بچے کو اے مغ بچہ

اور وہ کہے کہ اس سے چارہ نہیں ان الفاظ سے کافر ہوتا ہے اگر کسی کو کوئی کہے کہ جھوٹ نہ بول پس وہ کہے کہ یہ سخن راست تر ہے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے کافر ہوتا ہے اگر کوئی غصہ ہوا اور دوسرا کہے کافری بہتر ہے اس کام سے کافر ہوا اور اگر کوئی ایک بات ممنوع کہے اور دوسرا کہے کیا کہتا ہے تو تجھپر کفر لازم آتا ہے وہ کہے کیا کریگا تو اگر مجھپر کفر لازم آویگا کافر ہوگا جسکے دل میں خطرہ گذرا اسی چیز کا کہ باعث کفر ہے اگر بولا اسکو استحال ہیں کہ وہ برا جانتا ہے اسکو پس یہ محض ایمان سے ہے اور جسوقت کہ قصد کیا کفر کا اگرچہ بعد سو برس کے ہو کافر ہو جاتا ہے فی الحال ایک شخص کفر بولا اپنی زبان سے بخوشی اور دل اسکا ثابت ہے ایمان پر ہوگا کافر اور نہیں ہوگا مومن عند اللہ جو کلمہ ایسا ہو کہ اسکے کفر ہونے میں اختلاف ہو تو کہنے والا اسکا حکم کیا جاوے ساتھ تجدید نکاح کے اور توبہ کے اور رجوع کرنیکے اس سے بطریق احتیاط کے اور جو الفاظ کہ چوک کر ہوں اور نہ باعث ہوں کفر کے پس بولنے والا انکا مومن ہے علی حالہ اور نہ حکم کیا جاوے ساتھ تجدید نکاح اور رجوع کے اس سے جسوقت کہ ہوں مسئلہ میں کئی وجہیں باعث کفر کی اور ایک وجہ منع کرتی ہو کفر کو تو مفتی پر لازم ہے کہ میل کرے طرف اس وجہ کے مگر جسوقت کہ تصریح کرے ساتھ ارادہ کے کہ ثابت کرے کفر کو تو نہیں نفع دیگی اسکو تاویل اسوقت کذا فی البحر الرائق پھر اگر ہو نیت کہنے والیکی وہ وجہ کہ منع کرے کافر ہونیکو پس وہ مسلمان ہے اور اگر ہو نیت اسکی وہ وجہ کہ باعث ہو تکفیر کی نہیں نفع دیگا اسکو فتوی مفتی کا اور حکم کیا جاوے ساتھ توبہ اور رجوع کے اس سے اور ساتھ تجدید نکاح کے اپنی بیوی سے کذا فی المحیط لائق ہے مسلمان کو یہ کہ پڑھا کرے اس دعا کو صبح و شام اسلیے کہ یہ سبب ہے بچنے اس ورطہ سے بسبب وعدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ كذا فی الخلاصة للہ الحمد تمام ہوے موجبات کفر کے فتاوی عالمگیری سے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ اُتِيَ عَلِيٌّ بِزَنَادِقَةٍ فَاَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ اَنَا لَمْ اُحْرِقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے عکرمہؓ سے کہ کہا لائے گئے حضرت علیؓ کے پاس زندیق پس جلا دیا انکو پس پونہچی یہ خبر ابن عباسؓ کو پس کہا اگر ہوتا میں نہ جلاتا میں انکو واسطے منع فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہ عذاب کرو ساتھ عذاب خدا کے کہ جلانا ہے اور البتہ قتل کرتا میں انکو فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جو شخص کہ بدل ڈالے دین اپنا پس مار ڈالو اسکو نقل کی یہ بخاری نے

ف زندیق اصل میں کہتے ہیں ایک قوم مجوس کو کہ تابع ہیں کتاب زند کے کہ زردشت مجوس نے بنائی ہے اور اب زندیق کہتے ہیں ہر ملحد فی الدین کو اور یہاں مراد زندیقوں سے مرتد ہیں اور بعضوں نے کہا کہ یہ قوم تھی عبد اللہ بن سبا کے یاروں میں سے کہ ظاہر کیا تھا انھوں نے اسلام کو واسطے طلب کرنے فتنہ کے اور گمراہ کرنے امت کے اور دعوی خدائی کا کیا تھا بیچ حق حضرت علیؓ کے پس پکڑا حضرت علیؓ نے انکو اور طلب توبہ کی کی پس توبہ نہ کی انھوں نے کھدوایا حضرت علیؓ نے انکے لیے گڑھا اور جلوائی اسمین آگ اور حکم کیا انکے ڈالدینے کا اسمین اور آیا ہے کہ جب قول ابن عباسؓ کا حضرت علیؓ کو پونہچا تو کہا انھوں نے کہ سچ کہا ابن عباسؓ نے پس اس سے معلوم ہوا کہ یہ امر حضرت علیؓ نے ساتھ اجتہاد کے کیا تھا بسبب دیکھنے مصلحت کے کہ یہ اور اور مفسد مثل انکے باز رہیں ایسی حرکات سے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق آگ نہیں عذاب کرتا ساتھ اسکے مگر اللہ تعالی یعنی نہ چاہیے عذاب کرنا ساتھ آگ کے کسی کو سوائے اللہ تعالی کے نقل کی یہ بخاری نے

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ حُدَّاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِيْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِّمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے قریب ہے کہ نکلے گی ایک قوم آخر زمانہ میں نوجوان ہلکی عقلوں کے کہینگے بہترین قول خلق کے نہ تجاوز کریگا ایمان انکا یعنی نماز انکی حنجروں

پھر آیا سفر سے اختلاف کیا ہے مشائخ نے اُسکے کفر مین ایک شخص نے کہا قول ممنوع پس کہا اُسکو ایک اور شخص نے کیا کرتا ہی تو لازم آیا تجھپر کفر کہا گیا کہ مین
اسوقت کہ لازم آیا مجکو کفر کافر ہوتا ہے پڑھتا ہے ایک شخص نرے مقام ضاد کے اور اصحاب الجنتہ کی جگہ اصحاب النار نہین جائز امامت اُسکی اور اگر قصداً
پڑھا کافر ہوتا ہے خوف ہے کفر کا اُسپر کہ کہتا ہے قسم ہے زندگانی میری کی اور زندگانی تیری کی اور مانند اُسکے جبکہ کہے کہ رزق اللہ کی طرف سے ہے ولیکن
بندوں سے جنبش چاہتا ہے پس کہا بعضوں نے کہ یہ مشرک ہے ایک شخص نے کہا کہ مین بری ہون ثواب عذاب سے پس تحقیق کہا گیا کہ وہ کافر ہوتا ہے اگر کہا کہ جو
کچھ فلانا کہیگا کرونگا مین اگرچہ سب کفر کہے کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ مین مسلمانی سے بیزار ہون پس کہا گیا کہ تحقیق کافر ہوتا ہے منقول ہے کہ بیچ زمانہ مامون
خلیفہ کے پوچھا گیا ایک فقیہ حال اُس شخص کے سے کہ قتل کیا ایک جلاہہ کو کہ کیا واجب ہے اُسپر پس کہا تقا دیت واجب ہے پس حکم کیا مامون نے ساتھ
مارنے فقیہ کے یہانتک کہ مر گیا اور کہا کہ یہ استہزا ہے ساتھ شرع کے اور استہزا ساتھ احکام شرع کی کفر ہے اگر کہے ایک فقیر کو مدتر اسحال میں کہ وہ سیاہ
کملی والا ہے پس یہ کفر ہے جسنے کہا سلطان زمانے ہمارے کو عادل کافر ہوا ساتھ اللہ کے کذا قال الامام علم الہدیٰ ابو منصور الماتریدیؒ اور بعضوں نے کہا کہ نہین
کافر ہوتا اگر کہا ایک ظالم کو اے خدای کافر ہوتا ہے اور کہا ہی بار خدای اکثر مشائخ اسپر ہین کہ وہ نہین کافر ہوتا وہو المختار پوچھے گئے صفار حال ان خطیبون کے سے
کہ خطبہ پڑھتے ہین منبرونپر دن جمعہ کے اور کہتے ہین القاب سلاطین العادل الاعظم شہنشاہ الاعظم مالک رقاب الامم سلطان ارض اللہ مالک بلاد اللہ
معین خلیفۃ اللہ آیا جائز ہے علی الاطلاق والتحقیق یا نہین کہا نہین اسلیے کہ بعض الفاظ اسکے کفر ہین اور بعضے معصیت اور کذب لفظ شہنشاہ خصائص
اسماء اللہ کے سے ہے بدون وصف اعظم کے اور نہین جائز وصف کرنا بندون کو ساتھ اسکے اور مالک رقاب الامم سے کذب محض ہے اور سلطان
ارض اللہ اور مانند اسکے کے پس یہ کذب محض ہے کہا امام ابو منصورؒ نے کہ اگر کوئی زمین بوس کرے کسی کی آگے یا جھکے واسطے اُسکے یا جھکاوے سر اپنا
نہین کافر ہوتا اسلیے کہ وہ ارادہ کرتا ہے تعظیم اُسکی کا نہ عبادت اُسکی کا اور کہا سواے اُنکے اور مشائخ ہمارے نے کہ اگر سجدہ کرے کوئی ان جابرونکو
پس وہ کبیرہ ہے کبائر سے آیا کافر ہوتا ہے یا نہین کہا بعضے عالمون نے کہ کافر ہوتا ہے مطلقاً اور کہا اکثر اُنکے نے کہ یہی وجہ نیر ہے اگر ارادہ کیا ساتھ اُسکی
عبادت کا کافر ہوتا ہے اور اگر ارادہ کیا ساتھ اُسکے تحیہ نہ کافر ہوا اور حرام ہے یہ اُسپر اور اگر نہ ہوا اُسکے لیے کچھ ارادہ کافر کرتا ہی نزدیک اکثر اہل علم
کے اور چومنا زمین کا قریب ہے سجدہ کے مگر یہ کہ وہ خفیف تر ہے رکھنے رخسارہ اور پیشانی کے سے زمین پر کافر ہوتا ہی ساتھ اعتقاد کرنے اسکے کہ خراج
ملک سلطان ہے اور اگر کوئی کسی سے بدی کرے اور وہ کہے کہ مین یہ بدی تیری طرف سے جانتا ہون نہ حکم خدا سے کافر ہوتا ہی اگر کوئی بوقت پہننے خلعت
بادشاہ کے اور بوقت مبارکبادی کے واسطے پہننے خلعت کے اور رضا اُسکی کے قربانی کریگا کافر ہوگا اور یہ قربانی مُردار ہوگی اور کھانا اُسکا روا نہ ہوگا
یہ جو ہمارے زمانہ مین شائع ہوا ہے اور اکثر عورتین مسلمان اسمین مبتلا ہین کہ وقت نکلنے چیچک کے اُسکے نام کی ایک صورت مقرر کی ہے اور اُسکو
پوجتی ہین اور شفا لڑکونکی اُس سے چاہتی ہین اور اعتقاد کرتی ہین کہ یہ پتھر اس لڑکے کو شفا دیتا ہے وہ عورتین ساتھ اس فعل و اعتقاد کے کافر ہوتی
ہین اور خاوند اُنکے اس فعل پر رضامند ہین وہ بھی کافر ہوتے ہین اور دوسری اسی جنس سے یہ ہے کہ پانی کے کنارہ پر جاتی ہین اور پانی کو پوجتی ہین
اور ساتھ نیت اپنی کے کہ رکھتی ہین بکری کنارہ پانی پر ذبح کرتی ہین یہ پوجنے والی پانی کی اور ذبح کرنے والی بکری کی کافر ہوتی ہین اور بکری مُردار
ہوتی ہے کھانا اُسکا روا نہین اور اسیطرح سے جو گھرونمین صورتین بناتی ہین جیسے کہ معمول پوجنے گبرون کا ہے اور اُسکو پوجتی ہین اور بوقت جننے
لڑکے کے ساتھ شنگرف کے نقش کرتی ہین اور تیل ڈالتی ہین اور اُسکو بنام ایک بُت کے کہ اُسکو سہوانی کہتے ہین پوجتی ہین اور مانند اسکے کچھ کرتی ہین
بسبب اسکے کافر ہوتی ہین اور اپنے خاوند سے جدی ہوتی ہین اگر کہے کہ اس زمانہ مین جبتک خیانت نہ کرون اور جھوٹ نہ بولون دن نہین گذرتا
اور یا کہے کہ جب تک ساتھ خرید و فروخت مین جھوٹ نہ بولے گا تو روٹی کھانے کو نملے گی اور یا کسی کو کہے کیون خیانت کرتا ہے تو اور کیون جھوٹ بولتا ہے

ف داخل ہونگے دوزخ مین اکھٹے لکھا ہے علمانے کہ یہ اسصورت مین ہے کہ ایک بھی اُن دونین سی حق پر نہو اور اگر ایک حق پر ہوگا تو داخل آگ مین وہی ہوگا کہ باطل پر ہے اور یہ بھی اِس صورت مین ہے کہ صادر نہو قتل اشتباہ اور التباس اور تاویل سی آور حرص رکھنے والا الخ کہا ابن ملک نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ بیچ حرص کرنیکے فعل حرام پر مواخذہ ہوتا ہے اور قصد دونونکا تھا کہ قتل کرین اگر قصد دفع کرنیکا نفس اپنے سی ہوتا تو مواخذہ نہوتا اسلیے کہ وہ مشروع ہی ح

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِّنْ عُکْلٍ فَاَسْلَمُوْا فَاجْتَوَوُا الْمَدِیْنَۃَ فَاَمَرَھُمْ اَنْ یَّاْتُوا اِبِلَ الصَّدَقَۃِ فَیَشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِھَا وَاَلْبَانِھَا فَفَعَلُوْا فَصَحُّوْا فَارْتَدُّوْا وَقَتَلُوْا رُعَاتَھَا وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ فِیْ اٰثَارِھِمْ فَاُتِیَ بِھِمْ فَقَطَعَ اَیْدِیَھُمْ وَاَرْجُلَھُمْ وَسَمَلَ اَعْیُنَھُمْ ثُمَّ لَمْ یَحْسِمْھُمْ حَتّٰی مَاتُوْا وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَسَمَّرُوْا اَعْیُنَھُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَمَرَ بِمَسَامِیْرَ فَاُحْمِیَتْ فَکَحَلَھُمْ بِھَا وَطَرَحَھُمْ بِالْحَرَّۃِ یَسْتَسْقُوْنَ فَمَا یُسْقَوْنَ حَتّٰی مَاتُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سی کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کتنے ایک شخص قبیلہ عکل سے اور مسلمان ہوے پس ناموافق پایا اُنھون نے ہوا مدینہ کو یعنی وہانکی ہوا موافق نہ آئی اُنکو اور بیمار ہوگئے کہ پھول گئے پیٹ اُنکے اور زرد ہوگئے رنگ پس حکم فرمایا حضرتؐ نے اُنکو کہ جاوین زکوٰۃ کے اونٹونمین کہ باہر رہتے تھے شہر سے اور پیوین پیشاب اُنکے اور دودھ اُنکے پس کیا اُنھون نے یعنی جو کہ ذکر کیا گیا پس تندرست ہوکر پھر مرتد ہوے اور قتل کیا اُنھون نے اونٹونکے چرانیوالونکو اور ہانک لے گئے اونٹ پس بھیجے حضرتؐ نے اُنکے پیچھے یعنی کتنے ایک سوار پس لائے گئے وہ پس کاٹے ہاتھ اُنکے اور پاؤن اُنکے یعنی حکم فرمایا اُنکے کاٹنے کا اور پھوڑین آنکھین اُنکی پھر نہ تل دیے اُنکے ہاتھ پاؤن یعنی جیسیکہ بعد کاٹنے اعضا کے تل دیتے ہین خون بند کرنیکے لیے یہانتک کہ مرگئے وہ اور ایک روایت مین یون ہے کہ سینچین گرم کر اُنکی آنکھون مین دین اور ایک روایت مین ہی کہ حکم فرمایا حضرتؐ نے ساتھ گرم کرنے میخونکے پس گرم کی گئین پھر پھیرین سینچین اُنکی آنکھونمین اور ڈالدیا اُنکو سنگستان مدینہ مین پانی مانگتے تھے پس نہ پانی دیے جاتے تھے یہانتک کہ مرگئے نقل کی یہ بخاری ومسلم نے **ف** پیوین پیشاب اُنکے الخ عمل کیا ہے اِس حدیث پر امام محمدؒ نے کہ پیشاب اُن جانورونکا کہ کھائے جاتے ہین پاک ہے اور یہی ہے قول مالکیہ کا اور احمدؒ کا اور نزدیک ابی حنیفہؒ اور ابی یوسفؒ کے نجس ہی اور تاویل اِس حدیث کی اُنکے نزدیک یہ ہی کہ آنحضرتؐ نے معلوم کی شفا اُنکی اُس سی ساتھ وحی کے پھر امام ابوحنیفہؒ حلال نہین رکھتے ہین اُسکے پینے کو واسطے دوا کے اور سوا اُسکے کے اِسلیے کہ متفق نہین ہی شفا اُسمین اور نزدیک ابی یوسفؒ کے حلال ہی دوا کیلیے اور کہا ابن ملک نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود منع کرنے مثلہ سی اِسطرح کا عذاب اُنکو یا تو بطریق قصاص کے کیا کہ اُنھون نے بھی چرواہون سے ایساہی معاملہ کیا تھا یا اِسلیے کیا کہ جرم اُن مفسدونکا بڑا تھا اِسلیے کہ مرتد ہوے اور خون کیے اور قزاقی کی اور مال لیگئے اور امام کو پہنچتا ہے کہ کسی طرح کے عذاب کرے مثل ایسے معاملہ مین بقصد زجر وسیاست کے اور کہا نووی نے کہ اختلاف کیا ہی علما نے اِس حدیث کے معنون مین بعضون نے تو کہا کہ تھا یہ پہلے نازل ہونے آیت حدود کے اور آیت محاربہ کے ساتھ قزاقونکے اور پہلے منع کرنیکے مثلہ سی پس یہ منسوخ ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ منسوخ نہین ہی اور اِسمین اُتری آیت محاربہ کی اور کیا یہ حضرتؐ نے از راہ قصاص کے اور پانی جو نہ دیا اُنکو بعضون نے تو کہا کہ یہ بھی قصاص تھا اور بعضون نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم اِسکا نہ کیا تھا بلکہ لوگون نے از خود کیا اور اجماع ہی اِسپر کہ جسپر قتل واجب ہوا گر وہ پانی مانگے تو منع نہ کرنا چاہیے ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحُثُّنَا عَلَی الصَّدَقَۃِ وَیَنْھَانَا عَنِ الْمُثْلَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ النَّسَائِیُّ عَنْ اَنَسٍ روایت ہے عمران بن حصینؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے ہمکو صدقہ دینے پر اور منع کرتے ہمکو مثلہ سے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی یہ نسائی نے انسؓ سی **ف** مثلہ کاٹ ڈالنا ناک یا کان یا ستر یا اور اعضا کا اور نہی مثلہ سی بعضون نے کہا کہ تحریم کیلیے ہے اور بعضون نے کہا تنزیہ کیلیے اور قول اوّل صحیح تر ہے اور حضرتؐ نے جو اِس قوم کو مثلہ کیا بطریق قصاص کے تھا ح **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِہٖ فَرَاَیْنَا حُمَّرَۃً مَّعَھَا فَرْخَانِ فَاَخَذْنَا فَرْخَیْھَا فَجَاءَتِ الْحُمَّرَۃُ

انکی سے یعنی قبول نہین ہونیکی نکلجاوینگے دین سے یعنی اطاعت امام سے جیساکہ نکلجاتا ہی تیر شکار سی پس جہان ملو تم انسے پس قتل کرو انکو پس تحقیق انکے قتل مین ثواب ہے دن قیامت کے واسطے اُس شخص کے کہ قتل کرے انکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بہترین قول خلق کا سی یعنی نقل کرینگی بہترین قول کہ کلام کرتی ہی ساتھ اُسکے خلائق مراد اس سے قرآن عظیم ہی اور جاننا چاہیے کہ مشکوٰۃ کے نسخہ نہین تو من خیر قول البریۃ ساتھ تقدیم لفظ خیر کے لفظ القول پر اور معنی اسکے ذکر کیے گئے اور مصابیح مین من قول خیر البریۃ ہی یعنی نقل کرینگے قول بہترین خلق کا کہ مراد اُس سی حدیثین ہین سو لخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین اور اوّل مناسب تر ہے بسبب اسکے کہ واقع ہوا ہی احادیث مین بیچ شان خوارج کے کہ قرآن پڑھین گی اور تمسک کرینگے ساتھ اسکے اور تاویلین باطل کرینگے اور جیسا نکلجاتا ہے الخ یعنی جیسیکہ تیر شکار مین سی نکلجاتا ہی اور آلودہ نہین ہوتا خون مین بسبب جلدی پیٹھ کر نکلجانیکے اسیطرح وہ اطاعت سے امام کی نکلجاوینگے اور طیبی نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ داخل ہونا انکا دین مین اور نکلنا انکا اُس سی اور نہ ٹھیرے رہنا دین کی کسی بات پر مانند اُس تیر کے ہی کہ داخل ہوا شکار مین پھر نکل گیا اُس سے اور نہ لگا اُسکو شکار مین سی کچھ اور بیان ہی ان خوارج کا کہ نہین اطاعت کرتی امام کی ور لڑتی ہین ساتھ لوگونکے تلوار سے اور اوّل ظہور انکا حضرت علیؓ کے عہد مین ہوا یہانتک کہ قتل کیا انھون نے بہتونکو انمین سی کہا خطابی نے کہ اجماع ہی علمای مسلمین کا اسپر کہ خوارج باوجود گمراہی کے مسلمانونکے فرقونمین سے ہین اور جائز ہی نکاح کرنا انسے اور کھانا جانورون ذبح کیے ہوے انکے کا اور قبول کرنا گواہی انکی کا اور حضرت علیؓ سی لوگون نے پوچھا کہ آیا وہ کافر ہین انھون نے فرمایا کہ کفر سے بھاگے ہین وہ یعنی پس کافر کیونکر کہین ہم انکو پھر کہا گیا کہ آیا منافق ہین انھون نے فرمایا کہ منافق نہین یاد کرتے ہین اللہ کو مگر تھوڑا سا اور خوارج یاد کرتے ہین اللہ کو صبح و شام کہا گیا کہ کون ہین وہ فرمایا کہ ایک قوم ہے پونچا انکو فتنہ پس اندھے اور بہرے ہوگئے انتہیٰ اور مذہب خوارج کا یہ ہے کہ بندہ بسبب کرنے گناہ کبیرہ کے بلکہ صغیرہ کے بھی کافر ہوجاتا ہی: ح ع **وَعَنْ** اَبِی سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ اُمَّتِیْ فِرْقَتَیْنِ فَیَخْرُجُ مِنْ بَیْنِہِمَا مَارِقَۃٌ یَلِیْ قَتْلَہُمْ اَوْلَاہُمْ بِالْحَقِّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوگی اُمت میری دو فرقے پس نکلے گی درمیان انکے سی ایک جماعت نکلنے والی ہوگا انکے مار ڈالنی کا جو بہت نزدیک ہوگا ساتھ حق کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد دو فرقون سے ایک فرقہ حضرت علیؓ کا اور ایک فرقہ معاویہؓ کا اور ایک فرقہ نکلا انہی دونوں کے درمیان سی انکو خارجی کہتے تھے انکے مارنے اور دفع کرنیکی طرف متوجہ ہوے حضرت علیؓ کہ بہت نزدیک تھے ساتھ حق کے. مولانا من اشرح ع **وَعَنْ** جَرِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جریرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین نہ پھر جائیو پیچھے میرے کافر ہوکر کہ مارے بعض تمھارا گردن بعضے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مارے بعض تمھارا الخ یہ استیناف ہے یعنی جدا جملہ ہی کہ وارد ہوا ہے بیان نہی کیلیے گویا پوچھنے والے نے پوچھا کہ کیونکر پھر جاتا ہی کافر ہوکر پس کہا گیا کہ مارے بعض تمھارا گردن بعض کی مراد یہ ہی کہ یہ فعل کافرونکا سا ہی یا یہ قریب کردیتا ہے اور پونچا دیتا ہی طرف کفر کے: ع **وَعَنْ** اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ اَحَدُہُمَا عَلٰی اَخِیْہِ السِّلَاحَ فَہُمَا فِیْ جُرُفِ جَہَنَّمَ فَاِذَا قَتَلَ اَحَدُہُمَا صَاحِبَہٗ دَخَلَاہَا جَمِیْعًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ قَالَ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْہِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ قُلْتُ ہٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّہٗ کَانَ حَرِیْصًا عَلٰی قَتْلِ صَاحِبِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی بکرہؓ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ ملین دو مسلمان اسحال مین کہ اُٹھاوے یعنی کھینچے ایک انکا اپنے بھائی پر ہتھیار پس وہ دونون بیچ کنارے دوزخ کے ہین پس جسوقت کہ قتل کرے ایک ان دونون مین اپنے یار کو داخل ہونگی دونون دوزخ مین اکھٹے اور بیچ ایک روایت کے ابی بکرہؓ سی یون ہی کہ فرمایا حضرتؐ نے جسوقت کہ ملین دو مسلمان ساتھ تلوارون اپنی کے پس قاتل اور مقتول دونون آگ مین ہونگی کہا مین نے یہ حکم بیچ حال قاتل کے ظاہر ہی یعنی اسلیے کہ وہ ظالم ہی پس کیا حال ہی مقتول کا یعنی وہ تو مظلوم ہے کیونکر داخل ہوگا وہ دوزخ مین فرمایا وہ تھا حرص رکھنے والا اوپر قتل کرنے صاحب اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

دین کے محال ہے مانند قول حق سبحانہ کے حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ اور یہ تاکید و مبالغہ ہے بیچ نہ ممکن ہونے رجوع کے طرف دین کی بسبب جہالت اور ضلالت اور گمان فاسد اپنے کے کہ ہم حق اور ہدایت پر ہیں اور سر منڈوانا شاید یہ اسلیے فرمایا کہ سر منڈانا اس زمانہ میں عرب میں متعارف تھا بلکہ اکثر سر میں بال رکھا ہی کرتے تھے نہ یہ کہ بسبب برائی سر منڈانیکے اسطرح فرمایا اسلیے کہ سر منڈانا شعار خدا اور نسک کا سوا خصلت بندگان صالح اسکی کی ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد تحلیق سے منڈانا قوم کا حلقہ محلقہ ہو کر بطریق تکلف کے ہوگا واللہ اعلم ع ش ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ زِنًى بَعْدَ اِحْصَانٍ فَاِنَّهٗ يُرْجَمُ وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّهٗ يُقْتَلُ اَوْ يُصْلَبُ اَوْ يُنْفٰى مِنَ الْاَرْضِ اَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے نہیں حلال خون شخص مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کے ہیں مگر بسبب ایک خصلت کے تین خصلتوں میں سے ایک زنا کرنا بعد محصن ہونیکے پس تحقیق وہ سنگسار کیا جاوے گا اور دوسرے نکلنا اس شخص کا کہ نکلے یعنی مسلمانوں پر اسحال میں کہ ہو لڑنیوالا اسیا تھ اللہ کا اور رسول اسکے کے یعنی قزاقی کرنیوالا یا باغی پس تحقیق وہ قتل کیا جاوے یا سولی دیا جاوے یا قید کیا جاوے اور تیسرے قتل نفس ہو کہ قتل کرے کسی جان کو پس قتل کیا جاوے بدلے اسکے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** بعد محصن ہونیکے کہ عبارت ہے ہونے زانی کے سے حر مسلم مکلف کہ صحبت کی ہو ساتھ نکاح صحیح کے اور تحقیق وہ قتل کیا جاوے یعنی اگر مارا کسیکو بغیر لینے مال کے یا سولی دیا جاوے یعنی اگر قتل بھی کیا ہو اسنے اور مال بھی لیا ہو پھر امام مالک کے نزدیک زندہ کو سولی دے تاکہ مر جاوے اور امام شافعی کے نزدیک قتل کر کر سولی دیا جاوے عبرت کے لیے اور یُنْفٰى مِنَ الْاَرْضِ کے معنی امام شافعیؒ کے نزدیک یہ ہیں کہ نکالا جاوے ایک شہر سے طرف دوسرے شہر کے اور کسی جگہ نچھوڑیں کہ قرار پاوے اور آرام پاوے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک معنی اسکے یہ ہیں کہ قید کیا جاوے اور یہ اس صورت میں ہے کہ ڈرایا ہو اسنے راہ گیروں کو اور مارا نہ ہو اور مال نہ لیا ہو اور یہ حدیث نکالی گئی ہے اس آیت سے اِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور ظاہر یہ تھا کہ یوں کہا جاتا اَوْ يُقْطَعَ يَدُهٗ وَرِجْلُهٗ مِنْ خِلَافٍ پہلے اس قول کے اَوْ يُنْفٰى مِنَ الْاَرْضِ تاکہ ہو جاتی حدیث مطابق آیت کے پوری اور شاید کہ حذف کرنا اسکا واقع ہوا راوی سے از راہ نسیان کے یا اختصار کو واللہ اعلم اور لفظ او آیت کے اور حدیث میں تفصیل کیلیے ہے جیسیکہ لفظ یعنی کر اشارہ کیا گیا طرف اسکے اور بعضوں نے کہا او تخییر کیلیے ہے کہ امام کو اختیار ہے ان سزاؤں میں سے جو مناسب جانے قزاق کو دے بغیر تفصیل مذکور کے ع ح **وَعَنْ** ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَسِيْرُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ اِلٰى حَبْلٍ مَعَهٗ فَاَخَذَهٗ فَفَزِعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُّرَوِّعَ مُسْلِمًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن ابی لیلی سے کہ کہا حدیث کی ہمکو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نے کہ تحقیق وہ تھے رات کو چلتے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کے پس سویا ایک شخص انمیں سے پس چلا بعض انمیں سے طرف رسی کے کہ پاس سونیوالے کے تھی پس پکڑی اس بعض نے وہ رسی پس ڈر رادہ سونیوالا یعنی اور حضرت نے دیکھا اسکو یا سنا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے کہ نہیں حلال ہے کسی مسلمان کو یہ کہ ڈراوے کسی مسلمان کو نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِجِزْيَتِهَا فَقَدِ اسْتَقَالَ هِجْرَتَهٗ وَمَنْ نَزَعَ صَغَارَ كَافِرٍ مِّنْ عُنُقِهٖ فَجَعَلَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ فَقَدْ وَلّٰى الْاِسْلَامَ ظَهْرَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی درداؔ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ لیوے زمین ساتھ جزیہ اسکی کے پس تحقیق توڑی ہجرت اپنی اور جو کوئی نکالے ذلت کافر کی اسکی گردن سے اور ڈالے اسکو اپنی گردن میں پس تحقیق ڈالا اسنے اسلام کو پیچھے پیٹھ اپنی کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** جو شخص کہ لیوے زمین الخ یعنی جس شخص نے خرید کی زمین خراجی لازم آتا ہے اسکو خراج کہ وہ جزیہ تھا ذمی پر اسکی زمین میں پس گویا نکلا ہجرت سے کہ تھی طرف اسلام کے اور کافر کی ذلت اپنی گردن میں ڈالی اور جو کوئی نکالے الخ یہ بیان ہے کلام سابق کا یعنی جو کوئی جزیہ کافر کا اپنے ذمے لیوے گویا کہ بدل کیا اسنے اسلام کو ساتھ کفر کے

فَجَعَلَتْ تَفْرُشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا رُدُّوْا وَلَدَهَا اِلَيْهَا وَرَاٰى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا قَالَ مَنْ حَرَّقَ هٰذِهٖ فَقُلْنَا نَحْنُ قَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے عبدالرحمن بیٹے عبداللہ کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر میں پس چلے آنحضرت قضاے حاجت کے لیے پس دیکھی ہمنے حمرہ کہ اسکے ساتھ دو بچے تھے پس پکڑ لیے ہمنے بچے اسکے پس آئی حمرہ بچھانے لگی پر اپنے اور لگنے لگی زمین سے پھر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کس نے غم میں ڈالا ہے اسکو بسبب پکڑ لینے بچون اسکے کے پھیر دو تم بچون اسکے کو طرف اسکے اور دیکھا حضرت نے گھر چیونٹیونکا کہ تحقیق جلایا تھا ہمنے چیونٹیون اسکی کو فرمایا کس شخص نے جلایا ہے یہ پس کہا ہمنے کہ ہمنے جلایا ہے پس فرمایا کہ تحقیق نہین لائق یہ کہ عذاب کرے ساتھ آگ کے مگر پروردگار آگ کا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** حمرہ ساتھ پیش ح اور تشدید میم مفتوحہ کے اور کبھی ساتھ تخفیف میم کے بھی آتا ہے نام ہے ایک جانور پرندہ کا کہ سرخ اور چھوٹا ہوتا ہے مانند چڑیا کے اور نہین لائق آہ یعنی جلانا کام خداوند تعالی کا ہے اور کو نہ چاہیے اسکا کہ اشد عذاب ہے اور اگر ابتدا کرے چیونٹی ساتھ ایذا دینے اور کاٹنے کے تو مار ڈالے والا نہ مارے اور جلائے نہ جاوین گھر چیونٹیونکے اور مکروہ ہے ڈالنا چیونٹیونکا پانی میں اور اگر ایک چیونٹی کاٹے تو اسکو مارے اور ونکو اسکے ساتھ نہ مارے ؛ ح **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ اِخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ قَوْمٌ يُحْسِنُوْنَ الْقِيْلَ وَيُسِيْئُوْنَ الْفِعْلَ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَرْجِعُوْنَ حَتّٰى يَرْتَدَّ السَّهْمُ عَلٰى فُوْقِهٖ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ طُوْبٰى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوْهُ يَدْعُوْنَ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَلَيْسُوْا مِنَّا فِيْ شَيْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ اَوْلٰى بِاللّٰهِ مِنْهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا سِيْمَاهُمْ قَالَ التَّحْلِيْقُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابی سعید خدری اور انس بن مالک سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا قریب ہے کہ ہوگا میری امت مین اختلاف اور فرقت ایک گروہ اچھا کہینگے اور برا کرینگے پڑھینگے قرآن نہین بڑھیگا جنبر گردنون انکی سے یعنی قبول نہین ہونیکا نکلجاوینگے دین سے یعنی اطاعت امام سے مانند نکلجانے تیر کے شکار سے نہ پھرینگے طرف دین کی یہانتک کہ پھرے تیر اوپر سوفار اپنے کے وہ بدترین آدمیون اور جانورون کے ہین خوش حالی ہے واسطے اس شخص کے کہ قتل کرے انکو اور قتل کرین وہ اسکو یعنی اسلیے کہ پہلی صورت مین غازی ہین اور دوسری صورت مین شہید بلاوینگے لوگونکو طرف کتاب اللہ کے یعنی ظاہر کتاب اللہ کے اور چھوڑینگے سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور احادیث انکی کہ واضح کرنیوالی ہین کتاب اللہ کی اور نہین وہ ہم مین سے یعنی مسلمانون مین سے بیچ کسی چیز کے جو شخص کہ قتل کرے انکو ہوگا وہ بہت نزدیک ساتھ اللہ کے انمین سے عرض کیا صحابہ نے یارسول اللہ کیا ہے علامت انکی فرمایا سر منڈانا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** ہوگا میری امت مین اختلاف اہ یعنی اہل اختلاف و فرقت ہونگے اور قول قوم یحسنون آلخ بدل ہے اس سے اور واضح کرنیوالا اسکو یعنی اہل اختلاف اسطرح ہونگے کہ باتین اچھی کہینگے اور افعال برے کرینگے اور قول یقرءون القرآن استیناف یعنی جملہ علیحدہ و بیان یا بدل ہے بموجب مذہب شاطبی کے یا مراد ساتھ اسکے نفس اختلاف ہے یعنی قریب ہے کہ پیدا ہوگا انمین اختلاف اور تفریق پس متفرق ہونگے دو فرقے ایک فرقہ حق پر ہوگا اور ایک باطل پر کہا طیبی نے کہ مؤید ہے اس تاویل کا قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلی فصل مین تَكُوْنُ اُمَّتِيْ فِرْقَتَيْنِ فَتَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ يَلِيْ قَتْلَهُمْ اَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ پس لفظ قوم سے موصوف ساتھ مابعد کے اور خبر اسکی قول يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ ہے اور وہ بیان ہے واسطے ایک فرقہ کے دو فرقون سے اور ترک کیا گیا دوسرا فرقہ واسطے ظہور کے انتہی اور نہین بڑھیگا آہ یعنی نہین تجاوز کریگا اثر قرأت انکی کا مخارج حروف سے اور آواز دن سے اور نہین پہنچیگا طرف دلونکے اور اعضاکے پس نہین اعتقاد کرینگے ان چیزونکا کہ قرآن مین لازم ہے اعتقاد کرنا انکا اور نہ عمل کرینگے ان چیزون پر کہ قرآن مین عمل کرنیکی ہین یا معنی یہ ہین کہ انکی قرأت کو نہین بلند کریگا اللہ تعالی اور نہین قبول کریگا اسکو پس گویا کہ قرأت انکی نہین تجاوز کریگی انکے حلقون سے اور پھرے تیر اوپر سوفار اپنے کے آلخ یعنی اوپر جگہ سوفار اپنے کے آوے اور یہ تعلیق بالمحال ہے کہ جیسے پھرنا تیر کا اوپر سوفار کے محال ہے ایسے ہی پھرنا انکا طرف

اُسکا بھی کفر ہی اور ساحر قتل کیا جاوے اور طلب توبہ کی نہ کیجاوی اُس سے برابر ہی کہ سحر کیا مسلمان پر یا ذمی پر اور کہا حنفیہ نے کہ اگر اعتقاد کیا کہ شیطان کرتا ہے اُسکے لیے جو چاہتا ہے پس وہ کافر ہی اور اگر اعتقاد کیا کہ سحر مجرد خیال ہی نہین کافر ہوتا بلکہ فاسق ہی اور سیکھنا اُسکا حرام اور طحطاوی حاشیہ درمختار کے مین لکھا ہے کہ سحر تین قسم پر ہے فرض ہی اور حرام اور جائز پس جب سیکھے سحر واسطے رد ساحر اہل حرب کے تو وہ فرض ہے اور جب سیکھے اُسکو تاکہ تفریق ڈالے میان بیوی مین تو وہ حرام ہے اور اگر سیکھے تاکہ محبت ہو میان بیوی مین تو جائز ہے کذا لحظ بعض الفضلا انتہی اور اختلاف کیا ہے حنبلیون نے اُسکے کفر مین اور تنقیح مین اُنکی کتابون سے نقل کیا ہے کہ نہ قبول کیجاوے توبہ ساحر کی کافر ہوتا ہے ساتھ سحر اپنے کے اور قتل کیا جاوے سحر کرنیوالا مسلمان کا اور سیکھنا اور سکھانا کہانت اور نجوم اور رمل اور علم شعبدہ کا بھی اور عوض لینا اُنپر حرام ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ يُفَرِّقُ بَيْنَ اُمَّتِيْ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهٗ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہے اسامہ بن شریک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خروج کرے امام پر اسحال مین کہ تفریق ڈالے درمیان اُمت میری کے پس مارو گردن اُسکی نقل کی یہ نسائی نے ف جو امام پر خروج کرے اول اُسکو منع کرنا چاہیے اور اگر شبہ رکھتا ہو دور کرے اور پھر اگر یہ کارگر نہ پڑے مار ڈالے جیسے کہ حضرت علیؓ نے ساتھ خوارج کے کیا ہے

وَعَنْ شَرِيكِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ كُنْتُ اَتَمَنّٰى اَنْ اَلْقٰى رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهٗ عَنِ الْخَوَارِجِ فَلَقِيْتُ اَبَا بَرْزَةَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقُلْتُ لَهٗ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُذُنِيْ وَرَاَيْتُهٗ بِعَيْنِيْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهٗ فَاَعْطٰى مَنْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهٖ وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَّرَاءَهٗ شَيْئًا فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَاءِهٖ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَبْيَضَانِ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيْدًا وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُوْنَ بَعْدِيْ رَجُلًا هُوَ اَعْدَلُ مِنِّيْ ثُمَّ قَالَ يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَاَنَّ هٰذَا مِنْهُمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ لَا يَزَالُوْنَ يَخْرُجُوْنَ حَتّٰى يَخْرُجَ اٰخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے شریک بن شہاب سے کہ کہا تھا مین آرزو رکھتا یہ کہ ملاقات کرون مین کسی شخص سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین سے کہ پوچھون اُس سے حال خارجیونکا یعنی اب جو خارجی پیدا ہوئے ہین آیا خبر دی تھی حضرتؐ نے اُنکے احوال سے پس ملا مین ابو برزہ سے بیچ دن عید کے بیچ جماعت کے یارون اُنکے سے پس کہا مین نے واسطے اُنکے کیا سُنا ہے تمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ذکر کرتے خارجیونکا کہا کہ ہان سُنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے کانون سے اور دیکھا مین نے حضرتؐ کو ساتھ آنکھون اپنی کے کہ لائے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مال پس بانٹا اُسکو اور دیا اُن شخصونکو کہ تھے داہنی طرف حضرتؐ کے اور جو بائین طرف اور نہ دیا اُنکو کہ جو پیچھے تھے حضرتؐ کے کچھ پس کھڑا ہوا ایک شخص پیچھے حضرتؐ کے سے اور کہا اے محمد نہ انصاف کیا تو نے بانٹنے مین وہ شخص تھا کالا مُنڈے ہوئے بالونکا اُسپر تھے دو کپڑے سپید پس غصہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے غصہ سخت اور فرمایا قسم ہے خدا کی نہ پاؤگے بعد میرے کسی شخص کو کہ وہ بہت انصاف کرنیوالا ہو مجھسے پھر فرمایا نکلیگی آخر زمانہ مین ایک قوم گویا کہ یہ شخص اُنھین مین سے ہے یعنی اُنکی جماعت سے اور اُنکے طریقہ پر پڑھینگے قرآن نہین بڑھے گا چنبر گردن اُنکی سے نکل جاوینگے اِسلام سے یعنی کامل اسلام سے بسبب نکلجانیکے اطاعت امام سے جیسے نکلجاتا ہے تیر شکار سے علامت اُنکی سر منڈانا ہوگا ہمیشہ رہینگے خروج کرتے یہانتک کہ نکلیگا آخر اُنکا مسیح دجال کے ساتھ پس جسوقت کہ ملو تم اُنسے قتل کرو اُنکو وہ بدترین ہین آدمیون اور جانورونکے نقل کی یہ نسائی نے

وَعَنْ اَبِيْ غَالِبٍ رَاٰى اَبُوْ اُمَامَةَ رُءُوْسًا مَنْصُوْبَةً عَلٰى دَرَجِ دِمَشْقَ فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلٰى تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلٰى مَنْ قَتَلُوْهُ ثُمَّ قَرَاَ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اَلْاٰيَةَ قَالَ لِاَبِيْ اُمَامَةَ

اسلیے کہ اُسنے بدل کیا عزت اسلام کو ساتھ ذلت کفر کے اور کہا خطابی نے کہ معنی جزیہ کے یہان خراج ہین یعنی مسلمان ذی جب لیدی زمین خراجی کا فر سے تو خراج نہین ساقط ہوتا ہے اُس سے اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہؒ کا ع **وَعَنْ** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً اِلٰى خَثْعَمَ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ مِنْهُمْ بِالسُّجُوْدِ فَاَسْرَعَ فِيْهِمُ الْقَتْلُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ اَنَا بَرِيْءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مُقِيْمٍ بَيْنَ اَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ قَالَ لَا تَتَرَاءٰى نَارَاهُمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر طرف قبیلہ خثعم کے پس پناہ ڈھونڈی کتنے ایک لوگون نے اُنمین سے ساتھ نماز پڑھنے کے یعنی تھے وہ مسلمان جب لشکر کو دیکھا جلدی سے سجدے مین گرے بہ قصد اظہار علامت اسلام کے پس جلدی کیا گیا اُنمین قتل یعنی مار ڈالا اُنکو لشکر نے اور اعتبار نہ کیا اُنکے سجدے کا پس پونہچی یہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس حکم کیا واسطے اُنکے ساتھ آدھی دیت کے اور فرمایا مین بیزار ہون اُس مسلمان سے کہ رہنا اختیار کرے درمیان مشرکون کے عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ کسواسطے آپ بیزار ہین فرمایا چاہیے کہ نہ دیکھین آپسمین آگ دونونکی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** حضرتؐ نے پوری دیت کا اُنکے لیے حکم نہ کیا اور آدھی دیت کا کیا بعد علم کے ساتھ اسلام اُنکے کے اسلیے کہ اُنھون نے مدد کی اوپر قتل نفس اپنے کی ساتھ رہنے کے کفار مین جیسیکہ اشارہ کیا اُسپر ساتھ اُس قول کے کہ مین بیزار ہون آخر اور نہ دیکھین آپسمین آگ دونونکی یعنی مسلمان اور کافر ایک دوسرے سے اتنی دور رہے کہ اگر آگ جلائی جاوے تو آگ کافرونکی مسلمانونکو نظر نہ آوے اور آگ مسلمانونکی کافرونکو نظر نہ آوے اور اسمین علت ہے حضرتؐ کے بیزار ہونیکی اُن مسلمانون سے کہ مقیم ہون درمیان کافرونکے ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِيْمَانُ قَيَّدَ الْفَتْكَ لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ایمان منع کرتا ہے قتل کرنے ناگہان کو نہ قتل کرے ناگہان مومن نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی ایمان منع کرتا ہے صاحب اپنے کو قتل کرنے کسی کے سے ناگہان حاصل یہ کہ مومن کو نچاہیے کہ قتل کرے کسی کو بے تحقیق حال اُسکے کہ مومن ہے یا کافر اور کافر ذمی بھی عہد و امان مین ہے یہی حکم رکھتا ہے لیکن اگر مفسد غدار ہو کہ درپے ایذا مسلمانونکے اور فتنہ انگیزی کے ہو یہ امر آخر ہے جیسیکہ کعب بن اشرف یہودی کو ناگہان مارا اور علاوہ اِسکے فعل آنحضرتؐ کا بوحی تھا اُسپر قیاس نکرنا چاہیے اور ظاہر تر یہ ہے کہ اُسکا اور مانند اُسکے کا قتل کرنا پہلے نہی کے تھا قتل ناگہان سے۔ ع ح **وَعَنْ** جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلَى الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے جریرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ بھاگے غلام طرف شرک کے پس حلال ہوا خون اُسکا نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** طرف شرک کے یعنی دار الحرب کے اور حلال ہوا خون اُسکا یعنی اُسکے قاتل پر کچھ نہین آتیکا بسبب محافظت مشرکونکے اور ترک کرنے دار الاسلام کے اور اگر مرتد ہو جاوے باوجود اِسکے بطریق اولیٰ حلال ہوگا خون اُسکا ع **وَعَنْ** عَلِيٍّ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً كَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيْهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتّٰى مَاتَتْ فَاَبْطَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے علیؓ سے یہ کہ ایک عورت یہودیہ برا کہتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور عیب طعن کرتی تھی حضرتؐ مین پس گلا گھونٹا اُسکا ایک شخص نے یہانتک کہ مر گئی پس معاف فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خون اُسکا نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اسمین دلیل ہے اِسپر کہ ذمی جب برا کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو توڑ دیتا ہے عہد ذمہ کو پس وہ حربی ہے مباح الدم جیسا کہ مذہب شافعیؒ ہے اور نزدیک حنفیہ کے نہین ٹوٹتا ہے بسبب اِسکے عہد اُسکا چنانچہ یہ مسئلہ فقہ کی کتابون مین بیچ آخر کتاب الجزیہ کے مذکور ہے ع **وَعَنْ** جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جندبؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حد جادوگر کی قتل کرنا ساتھ تلوار کے ہے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اجماع ہے علما کا اسپر کہ کرنا جادو کا حرام ہے اور بہت اختلاف کیا ہے علما نے بیچ مسئلہ جادو کی کہا امام شافعیؒ نے کہ قتل کیا جاوے ساحر اگر جادو موجب کفر ہو اور وہ توبہ نکرے اور امام مالکؒ نے اور بعضے علما نے کہا کہ ساحر کافر ہے اور سحر کفر ہے اور سیکھنا اور سکھانا

اس عورت کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ساتھ کتاب اللہ کے مراد کتاب خدا سے حکم خدا ہے اسلیے کہ قرآن میں رجم نہیں ہے اور احتمال[1] ہے کہ مراد ساتھ اسکے قرآن ہو اور ہو یہ پہلے منسوخ ہونے آیت رجم کے لفظاً اور برس دن کا نکالدینا آخر یہ نزدیک امام شافعیؒ کے حد مین داخل ہے اور ہمارے علماء حمل کرتے ہین اس امر کو مصلحت پر اور کہتے ہین کہ نہین ہے برس دن کا نکالدینا بطریق حد کے بلکہ بطریق مصلحت کے کہ اگر مناسب جانے امام سیاست کے لیے تو کرے اور بعضون نے کہا کہ یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا پھر منسوخ ہوا ساتھ قول اللہ تعالی کے اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ اور اقرار کیا آئمہ اسحدیث سے معلوم ہوا کہ ایک اقرار کفایت کرتا ہے حد زنا مین جیسا کہ مذہب شافعیؒ ہے اور حنفیہ کہتے ہین کہ چاہیے یہ کہ اقرار کرے چار بار چار مجلسون مین پس وہ اسحدیث مین مراد اقرار سے وہ اقرار لیتے ہین کہ مقرر و معتبر ہے اس باب مین اور احادیث سے صراحۃً بھی ثابت[2] ہوا ہے کہ ضرور ہے ہونا چار اقرار کا ح ع

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ فِيْمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصَنْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے زید بن خالد سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حکم فرماتے تھے بیچ حق اُس شخص کے کہ زنا کیا ہو اور نہ ہو محصن سو درے مارنے کا اور برس دن کے نکالنے کا نقل کی یہ بخاری نے **ف** محصن وہ ہے کہ ہو عاقل و بالغ مسلمان کہ وطی کی ہو ساتھ نکاح صحیح کے اور دُرے سر اور مُنھ اور ستر پر نہ مارے ع ح

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰيَةُ الرَّجْمِ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ وَالرَّجْمُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْ كَانَ الْحَبَلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عمرؓ سے کہ کہا تحقیق اللہ تعالی نے بھیجا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو ساتھ حق کے اور نازل کی اُنپر کتاب پس تھی اُسچیز سے کہ نازل کی اللہ نے آیت رجم کی رجم کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور رجم کیا ہمنے بعد حضرت کے اور رجم بیچ کتاب اللہ کے ثابت ہے اُس شخص پر کہ زنا کرے جسوقت کہ ہون محصن مردون سے یا عورتون سے جسوقت کہ ثابت ہو شاہدون سے یا ہووے حمل یا ہو اقرار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** رجم کے معنی ہین سنگسار کرنا اور آیت رجم کی اول قرآن مین تھی بعد ازان تلاوت اُسکی منسوخ ہوئی اور حکم باقی رہا وہ آیت یہ ہے الشيخ والشيخة اذا زنيا فارجموهما البتة نكالا من الله والله عزيز حكيم اور معنی محصن کے اوپر کی حدیث کے فائدہ مین معلوم ہو چکے اور پایا ہو حمل یعنی بغیر خاوند والی عورت کو اور اقرار اور گواہونکا حکم ثابت ہے اور حکم حمل کا منسوخ ہے ح ع

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذُوْا عَنِّيْ خُذُوْا عَنِّيْ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبادہؓ بن صامت سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو مجھسے لو مجھسے یعنی یہ حکم بیچ مقدمہ زنا زانیہ کے کہ تحقیق مقرر کی اللہ نے واسطے عورتونکے راہ غیر محصن مرد کہ زنا کرے ساتھ عورت غیر محصنہ کے سو درے مارنے چاہیین اور نکالدینا وطن سے برس روز تک اور محصن مرد کہ زنا کرے محصن عورت سے سو کورے مارنے چاہیین اور سنگسار کرنا نقل کی یہ مسلم نے **ف** مقرر کی اللہ نے راہ بیچ حق محصن اور غیر محصن کے اور یہ بیان اس آیت کا ہے وَاللَّاتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا تک اور کہا تورپشتی نے کہ یہ فرمایا حضرت نے اُسوقت کہ مشروع ہوئی حد زانی اور زانیہ کیلیے اور راہ سے مراد یہان حد ہے اسلیے کہ حد اُسوقت نہین تھی مشروع اور تھا حکم اُسمین جو کچھ کہ ذکر کیا گیا کتاب اللہ مین وَاللَّاتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا حاصل یہ کہ اللہ جل شانہ نے اس آیت مین فرمایا تھا کہ زنا والی عورتونکو بعد گذرنے گواہونکے گھرونمین قید رکھو یہانتک کہ مرین یا اللہ اُنکے لیے کچھ راہ یعنی حد مقرر فرماوے پس حضرت نے اسحدیث مین فرمایا کہ اللہ تعالی نے یہ راہ یعنی حد اُنکے لیے مقرر فرمائی ہے جو کہ بیان کی اور اسحدیث سے معلوم ہوا کہ محصن کو سو درے بھی مارے اور سنگسار بھی کرے اسپر عمل کیا ہے علماے ظواہر نے اور بعضے صحابہ اور تابعین نے اور جمہور اسپر ہین کہ درے مارنے منسوخ ہین اس سے کہ اسپر سنگساری کی

[1] یعنی تصریح نہین ہوا حالانکہ ہے اس آیت مین واللذان یاتیانہا منکم فاذوہما اور اذی کا اطلاق رجم پر اور سوا اسکے اور بعض باتین بھی ہین ۱۲ ع

[2] یعنی چار بار ۱۲

أَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ اور روایت ہے ابی غالب تابعی سے کہ دیکھے ابوامامہ صحابی نے سر یعنی خارجیونکے نصب کیے گئے یعنی پڑے ہوے یا سولی دیے گئے اوپر راہ دمشق کے پس کہا ابوامامہ رضی نے یہ کتے ہین دوزخ کے بدتر مقتولونکے نیچے روی آسمان کے بہترین مقتولونکا وہ ہے کہ جسکو اُنھون نے قتل کیا پڑھی یہ آیت اُسدن کہ سفید ہونگے کتنے مُنھہ اور سیاہ ہونگے کتنے مُنھہ آخر آیت تک کہا ابو غالب نے ابوامامہ رض کو کہ تمنے سُنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یعنی یہ کلام کہا ابوامامہ نے اگر نہ سُنا ہوتا مین نے اسکو مگر ایکبار یا دو بار یا تین بار یہانتک کہ گنا سات بار نہ حدیث کرتا مین تمھارے روبرو یہ حدیث نقل کی ہے ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے **ف** آخر آیت تک کہ یہ ہے فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ اور لکھا ہے علما نے کہ وہ مرتد تھے اور بعضون نے کہا اہل بدعت تھے اور ابوامامہ رض سے ہے کہ خارجی تھے اور ایکبار یا دو بار آخر یعنے اگر نہ سنتا مین اُسکو مکرر بجد کثرت نہ حدیث کرتا۔

كِتَابُ الْحُدُودِ

کتاب ہے بیچ بیان حدونکے **ف** حد اصل مین بمعنی منع کے ہے اور بمعنی حائل کے درمیان دو چیزونکے بھی آئی ہے حدود شرعی کو حدود اسلیے کہتے ہین کہ منع کرتی ہین آدمی کو واقع ہونے سے گناہونمین اور حدود اللہ بمعنی محارم کے بھی آئے ہین جیسیکہ اللہ تعالی کے قول مین تِلْكَ حُدُودُ اللهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا اور بمعنی مقدارات شرعی کے بھی آئے ہین جیسے تین طلاقونکا مقرر ہونا اور مانند اُسکے کے جیسیکہ فرمایا تِلْكَ حُدُودُ اللهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا اور محارم اور مقدارات مین بھی منع ہے نزدیک ہونے اُنکے کے اور تجاوز کرنے اُنکے سے اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ حد شریعت مین عقوبت ہے کہ تقدیر کی گئی واسطے حق خدا کے تا آنکہ قصاص کو حد نہین کہتے ہین اسلیے کہ حق بندہ کا ہے اور تعزیر کو بھی بسبب عدم تقدیر و تعین کے حد نہین کہتے۔

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَقَالَ الْآخَرُ أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَائْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَأَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہے ابی ہریرہ رض سے اور زید بن خالد سے یہ کہ تحقیق دو شخص جھگڑتے آئے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ایک نے اُن دونون مین سے کہ حکم کرو درمیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ کے اور کہا دوسرے نے کہ ہان یا رسول اللہ پس حکم کرو درمیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ کے اور پروانگی دیجئے مجکو کہ کلام کرون کہ صورت قضیہ کی کیا ہے فرمایا کہ کلام کر کہا اُس شخص نے کہ تحقیق تھا بیٹا میرا مزدور اس شخص کے یہان پس زنا کیا اُسکی عورت سے پس خبر دی مجکو لوگون نے یہ کہ اوپر بیٹے میرے کے سنگساری ہے پس بدلہ دیا مین نے اُسکی طرفسے سَو بکریان اور ایک لونڈی اپنی یعنی اُسکے سنگسار ہونیکے بدلے یہ دین پھر تحقیق مین نے پوچھا عالمون سے پس خبر دی اُنھون نے مجکو یہ کہ اوپر بیٹے میرے کے سَو دُرّے ہین اور برس روز کا نکالدینا یعنی بسبب محصن نہونے اُسکے کے اور سوا اسکے نہین سنگسار کرنا اُسکی عورت پر ہے یعنی اسلیے کہ وہ محصنہ تھی پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے یعنی قبضہ قدرت اسکے مین البتہ حکم کرونگا مین درمیان تمھارے ساتھ کتاب اللہ کے اہی پر بکریان تیری اور لونڈی تیری پس پھر آوینگی تیرے پاس اور بیٹے تیرے پر سَو دُرّے ہین اور برس دن کا نکالدینا یعنی بر تقدیر ثابت ہونے زنا کے اُسکے اقرار سے یا چار گواہیوں سے اور خطاب کیا حضرت نے انیس رض کو کہ اے انیس رض جا اُسکی عورت کے پاس اگر اقرار کرے زنا کا پس سنگسار کر اسکو پس اقرار کیا اُس عورت نے پس سنگسار کیا انیس رض نے

پس جب اقرار کیا اُسنے چار بار بلایا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ کیا تجکو سوداہی کہا کہ نہین پس فرمایا کہ کیا محصن ہے تو کہا ہان یارسول اللہ فرمایا لیجاؤ اسکو اور سنگسار کرو اسکو کہا ابن شہاب نے پس خبر دی مجکو اُس شخص نے کہ سُنا تھا جابر بن عبداللہ سے کہتے تھے پس سنگسار کیا ہمنے اُسکو مدینہ مین پس جبکہ پونہچے اُسکو پتھر بھاگا یہانتک کہ پایا ہمنے اُسکو سنگستان مین پس سنگسار کیا ہمنے اُسکو یہانتک کہ مرگیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت بخاری کے جابر سے بعد قول اُسکے کے کہا کہ ہان یون آیا ہی پس حکم کیا حضرت نے اسکے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا عیدگاہ مین پس جب پونہچے اُسکو پتھر بھاگا پھر پایا گیا اور سنگسار کیا گیا یہانتک کہ مرگیا پس فرمائی واسطے اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھلائی یعنی ثنا کی اُسپر بعد مرنے اُسکے کے اور نماز پڑھی اُسپر اور یاد عا کی اُسکے لیے **ف** اقرار کیا چار بار یعنے چار مجلس مین بشرط غائب ہونے اُسکے کے ہر بار مین اور دلیل پکڑی ہی ابوحنیفہ نے ساتھ آنے اُسکے کے چارون طرف سے اسپر کہ شرط ہے یہ کہ اقرار کرے چار بار چار مجلسون مین اور کہا تجکو سوداہی کہ نشاء گناہ کرتا ہے اور اپنی قتل پہ باعث ہوتا ہے توبہ کرنی چاہیے اور کہا نودی نے کہ یہ حضرت نے فرمایا واسطے تحقیق کرنے حال اُسکی کے اسلیے کہ غالب یہ ہی کہ انسان نہین اصرار کرتا اوپر اقرار اسچیز کہ باعث ہو اُسکے ہلاکت کی سعند اُسکے لیے راہی ہے طرف ساقط کرنے گناہ کے ساتھ توبہ کے اور یہ مبالغہ ہی بیچ تحقیق حال مسلمان کا اور بچانے جان اُسکی کا اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ اقرار مجنون کا باطل ہے اور حدود نہین جاری ہوتین اُسپر اور کہا محصن ہی تو آخر کہا نودی نے کہ اسمین اشارہ ہی اسپر کہ امام ہی یہ پوچھے شرط رجم کے یعنی محصن ہونا وغیرہ برابر ہی کہ ثابت ہو ساتھ اقرار کے یا گواہونکے اور اسمین کنایہ ہے ساتھ عفو کرنیکے حد زنا سے جبکہ رجوع کرے اقرار سے اور بھاگا کہا ابن ہمام نے کہ مارا جاوے مرد کو تمام حدود مین اور تعزیرین کھڑا کرکے نہ لٹکا کر اور مارا جاوے عورت کو بٹھا کر اور اگر عورت کے لیے گڑھا کھودا جاوے سنگسار کرنے مین تو جائز ہی کہ ستر اسمین زیادہ ہے اُسکے لیے جیسا کہ حضرت صلعم نے بھی غامدیہ کیلیے کھدوا دیا تھا اور پایا ہمنے اُسکو سنگستان مین آخر پس جبکہ بھاگے کوئی سنگسار کرنے مین پس اگر ہو اقرار کرنیوالا زنا کا تو نہ پیچھا کیا جاوے اُسکا اور چھوڑ دیا جاوے اور اگر گواہی دیگئی تھی اُسپر زنا کی تو پیچھا کیا جاوے اور سنگسار کیا جاوے یہانتک کہ مرجاوے اسلیے کہ بھاگنا اسکا ظاہر ہی رجوع ہی اور رجوع کرنا اسکا عمل کرتا ہی اسکے اقرار مین نہ بیچ رجوع گواہونکے اور کہا نودی ذکر کیا ہی علما نے کہ مراد ساتھ مصلے کے جگہ نماز جنازہ و نکی ہی اور مؤید بھی اسکی ایک روایت ہی اور کہا بخاری وغیرہ نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جگہ نماز جنازون اور عیدونکی جب نہ مقرر کیجاوے مسجد تو نہین ثابت ہوتا اسکے لیے حکم مسجد کا اسلیے کہ اگر اُنکے لیے حکم مسجد کا دیا جاتا تو سنگسار نکیا جاتا اسمین واسطے آلودہ ہونی اُسکے کے خون مین اور کہا ابن ہمام نے کہ نہ قائم کیجاوے حد اور تعزیر مسجد مین اسپر اجماع ہی فقہا کا بسبب حرمت مسجدیت کے انہ علیہ السلام قال جنبوا مساجدکم صبیانکم ومجانینکم ورفع اصواتکم وشرائکم وبیعکم واقامة حدودکم وجمروها فی جمعکم وضعوا علی ابوابها المطاهر ح ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اَتٰی مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ اَوْ غَمَزْتَ اَوْ نَظَرْتَ قَالَ لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنِكْتَهَا لَا یَكْنِیْ قَالَ نَعَمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ اَمَرَ بِرَجْمِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا جبکہ آیا ماعز بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی مسجد مین اور کہا کہ زنا کیا مین نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اُسکے شاید کہ تونے بوسہ لیا ہو یا ہاتھ لگایا ہو یا دیکھا ہو یعنی مقدمات زنا مین سے کچھ کیا ہو اور اُسکو زنا کہتا ہو کہا کہ نہین یارسول اللہ فرمایا کیا جماع کیا تونے اُس سے کنایہ نہین کیا یعنی راوی نے کہا کہ صریحًا پوچھا حضرت نے کہ جماع کیا تونے کنایہ نہین کیا کہا ہان جماع کیا مین نے پس اُسوقت حضرت نے حکم فرمایا اُسکے سنگسار کرنیکا نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** بُرَیْدَةَ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِیْ فَقَالَ وَیْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ اِلَیْهِ قَالَ فَرَجَعَ غَیْرَ بَعِیْدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰی اِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَ اُطَهِّرُكَ قَالَ مِنَ الزِّنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبِهٖ جُنُوْنٌ فَاُخْبِرَ اَنَّهٗ لَیْسَ بِمَجْنُوْنٍ فَقَالَ اَشَرِبَ خَمْرًا فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهٗ فَلَمْ یَجِدْ

ترجمہ بچاؤ اپنی مسجدون کو اپنے لڑکون سے اور دیوانون سے اور بلند کرنے آوازون سے اور خرید و فروخت کرنے سے اور قائم کرنے حدود کے سے اور ... اپنی جمعون مین ... اور بناؤ مطہرون دروازہ پر ۱۲

اسلیے کہ حضرت نے ماعز کو سنگسار کیا اور درّے مارنیکا حکم نکیا اور اسیطرح بیچ حدیث عورت غامدیہ کے کہ آگے آویگی اور بیچ حدیث انیس رضی کے کہ گذری بیع
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ الْیَھُوْدَ جَاءُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرُوْا لَہٗ اَنَّ رَجُلًا مِنْھُمْ وَامْرَاَۃً زَنَیَا فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُوْنَ فِی التَّوْرٰىۃِ فِیْ شَاْنِ الرَّجْمِ قَالُوْا نَفْضَحُھُمْ وَیُجْلَدُوْنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ کَذَبْتُمْ اِنَّ فِیْھَا الرَّجْمَ فَاَتَوْا بِالتَّوْرٰىۃِ
فَنَشَرُوْھَا فَوَضَعَ اَحَدُھُمْ یَدَہٗ عَلٰی اٰیَۃِ الرَّجْمِ فَقَرَاَ مَا قَبْلَھَا وَمَا بَعْدَھَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ اِرْفَعْ یَدَکَ فَرَفَعَ فَاِذَا فِیْھَا اٰیَۃُ الرَّجْمِ فَقَالُوْا صَدَقَ
یَا مُحَمَّدُ فِیْھَا اٰیَۃُ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِھِمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ ارْفَعْ یَدَکَ فَرَفَعَ فَاِذَا اٰیَۃُ الرَّجْمِ تَلُوْحُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ فِیْھَا اٰیَۃَ الرَّجْمِ وَلٰکِنَّا نَتَکَاتَمُہٗ
بَیْنَنَا فَاَمَرَ بِھِمَا فَرُجِمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی سے یہ کہ یہودی یعنی ایک جماعت اُنمین سے آئی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور
ذکر کیا اُنھون نے روبرو حضرت کے یہ کہ ایک مرد نے اُنمین سے اور ایک عورت نے زنا کیا یعنی اور تھے وہ دونون محصن پس فرمایا اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ کیا پاتے ہو تم توریت مین بیچ مقدمہ رجم کے کہا یہودیون نے فضیحت کرتے ہین ہم زنا کرنیوالونکو اور درّے مارے جاتے ہین وہ کہا عبد اللہ بن
سلام نے جھوٹ بولتے ہو تم تحقیق توریت مین بھی رجم ہے پس لاؤ توریت پس کھولا اُسکو اور رکھدیا ایک نے اُنمین سے ہاتھ اپنا رجم کی آیت پر یعنی چھپالیا ہاتھ سے
نیچے اور پڑھ گیا اُسکے پہلے سے اور اُسکے پیچھے سے پس کہا عبد اللہ بن سلام نے اُٹھا ہاتھ اپنا پھر اُٹھایا ہاتھ پس ناگہان تھی اُسمین آیت رجم کی پس کہا یہودیون
نے کہ سچ کہا عبد اللہ نے اے محمد اسمین ہے آیت رجم کی پھر حکم فرمایا اُن دونوکے سنگسار کرنیکا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پس سنگسار کیے گئے دونون اور
ایک روایت مین ہے کہ کہا عبد اللہ نے اُٹھاے ہاتھ اپنا پس اُٹھالیا ہاتھ اپنا پس ناگہان آیت رجم کی ظاہر تھی پھر کہا ہاتھ رکھنے والے نے اے محمد تحقیق توریت
مین ہے آیت رجم کی ولیکن ہم چھپاتے ہین اُسکو آپس مین پس حکم فرمایا حضرت نے اُن دونوکے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیے گئے نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے **ف** فضیحت کرتے ہین ہم الخ یعنی نہین پاتے ہین ہم توریت مین حکم رجم کا بلکہ پاتے ہین ہم یہ کہ فضیحت کرین اُنکو یعنی تعزیر دین اُنکو اور درّے
مارے جاوین اور عبد اللہ بن سلام علماے یہود سے تھے مسلمان ہو گئے تھے اور ایک روایت مین ہے کہ ہاتھ رکھنے والا آیت رجم پر عبد اللہ بن صوریا
یہودی تھا اور اگر کوئی کہے کہ رجم مین محصن ہونا شرط ہے اور محصن ہونے مین اسلام شرط ہے پس آنحضرت نے یہود کو کہ مسلمان نہ تھے کیون حکم رجم
کا کیا جواب اِسکا یہ ہے کہ یہ رجم یہود کا ساتھ حکم توریت کے تھا اور محصن ہونا اُنکے دین مین شرط نہ تھا اور آنحضرت عمل کرتے تھے توریت پر پہلے اُترنے
حکم قرآن کے اور جب نازل ہوا حکم قرآن کا منسوخ ہوا حکم توریت کا اور امام شافعی نے اور ایک روایت مین ابو یوسف رحمہ نے بھی اِسپر عمل کیا ہے بیچ نہ شرط
ہونے اسلام کے محصن ہونے مین اور اگر کہا جاوے کہ حضرت نے کیونکر سنگسار کیا اُنکو کہنے یہود کے سے اسلیے کہ نہین اعتبار ہے اُنکی گواہی کا کہتے ہین ہم ظاہر
یہ ہے کہ اُن دونون نے اقرار کیا ہو گا زنا کا یا گواہی دی ہو گی اُسکی چار مسلمانون نے بیچ ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ
وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَنَادَاہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ زَنَیْتُ فَاَعْرَضَ عَنْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَنَحّٰی لِشِقِّ وَجْھِہِ الَّذِیْ اَعْرَضَ قِبَلَہٗ فَقَالَ اِنِّیْ زَنَیْتُ فَاَعْرَضَ
عَنْہُ فَلَمَّا شَھِدَ اَرْبَعَ شَھَادَاتٍ دَعَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبِکَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا فَقَالَ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اذْھَبُوْا بِہٖ فَارْجُمُوْہُ
قَالَ ابْنُ شِھَابٍ فَاَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ فَرَجَمْنَاہُ بِالْمَدِیْنَۃِ فَلَمَّا اَذْلَقَتْہُ الْحِجَارَۃُ ھَرَبَ حَتّٰی اَدْرَکْنَاہُ بِالْحَرَّۃِ فَرَجَمْنَاہُ حَتّٰی
مَاتَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ عَنْ جَابِرٍ بَعْدَ قَوْلِہٖ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِہٖ فَرُجِمَ بِالْمُصَلّٰی فَلَمَّا اَذْلَقَتْہُ الْحِجَارَۃُ فَرَّ فَاُدْرِکَ فَرُجِمَ حَتّٰی مَاتَ
فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرًا وَصَلّٰی عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص اسلمین کو وہ مسجد
مین پس پکارا حضرت کو یا رسول اللہ تحقیق مین نے زنا کیا پس مُنھ پھیر لیا اُس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آیا وہ طرف اُس جانب مُنھ آنحضرت کے کہ مُنھ
پھیرا اُس جانب یعنی جدھر حضرت نے مُنھ پھیرا تھا اُدھر جا کر کھڑا رہا سامنے چہرہ مبارک حضرت کے اور کہا کہ تحقیق مین نے زنا کیا پھر مُنھ پھیر لیا حضرت نے اُس

تو اسکا پس جب دودھ چھڑایا اُسکا لائی حضرتؐ کے پاس لڑکے کو اسحالمین کہ اُسکی ہاتھ مین تھا ٹکڑا روٹی کا اور کہا یہ لڑکا ہے اے نبی اللہ کی تحقیق دودھ چھڑایا مین نے اسکا اور تحقیق کھانے لگا ہے کھانا پس سپرد کیا حضرتؐ نے اُس لڑکے کو طرف ایک شخص کی مسلمانون سے پس حکم کیا حضرتؐ نے واسطے اُسکی کہ گڑھا کھودا جاوے پس کھودا گیا گڑھا واسطے اُسکے سینے تک اور حکم کیا لوگونکو اُسکے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا اُسکو پس متوجہ ہوئے خالد بن ولید ساتھ ایک پتھر کے پس پھینکا پتھر اُسکے سر پر پس پڑا خون خالدؓ کے منھ پر پس بُرا کہا خالدؓ نے اُسکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باز رہ اے خالدؓ یعنی وہ بخشی گئی بُرا نہ کہہ اُسکو پس قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے تحقیق توبہ کی اس عورت نے ایسی توبہ کہ اگر توبہ کرے اسطرح کی توبہ محصول لینے والا تو بخشش کیجاوے اُسکی پس حکم کیا حضرتؐ نے یعنی لوگونکو اُسکے اوپر نماز پڑھنے کا پس نماز پڑھی گئی اُسپر اور دفن کی گئی نقل کی یہ مسلم نے **ف** توبہ کی ماعز نے الخ یعنی ایسی توبہ کی کہ لازم کرتی ہے ایسی مغفرت و رحمت کو کہ ڈھانپ لیوین ایک جماعت کثیرہ کو خلق سے اور اقامت حد کو توبہ کہا اسلیے کہ حاصل ہوتی ہے اُس سے طہارت گناہ سے جیسے کہ حاصل ہوتی ہے طہارت بسبب توبہ کے اور رہا یہانتک کہ جنے تو کہا ابن ملکؒ نے اس سے یہ معلوم ہوا کہ حاملہ پر حد نہ قائم کیجاوے جبتک کہ نہ جنے تاکہ نہ لازم آوے ہلاک کرنا بے گناہ کا اور ابھی نہین سنگسار کرینگے ہم الخ اس سے معلوم ہوا کہ ولد زنا مستحق عذاب ہلاک کا نہین اسلیے کہ وہ نہین بے گناہ ہے اور دودھ چھڑایا مین نے الخ اس سے یہ معلوم ہوا کہ حاملہ کے سنگسار کرنے مین تاخیر کیجاوے یہانتک کہ بے پرواہ ہو اُس سے لڑکا اُسکا جبکہ نہ پایا جاوے کوئی پرورش کرنیوالا اُسکا اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہؒ کا اور کہا نووی نے کہ یہ روایت دوسری مخالف ہے پہلی روایت کے اسلیے کہ دوسری سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ سنگسار کرنا اُسکا تھا بعد بچے کے دودھ چھڑانے اور کھانے لگنے روٹی کے اور پہلی روایت سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ سنگسار کرنا اُسکا بعد جننے کے تھا پس واجب ہے تاویل پہلی روایت کی واسطے صراحت دوسری روایت کے تاکہ دونون متفق ہو جاوین اسلیے کہ دونون ہین ایک ہی قضیہ مین اور دونون روایتین ہین صحیح پس تاویل یہ ہے کہ پہلی روایت مین جو ہے کہ کھڑا ہوا ایک شخص انصار مین سے اور کہا کہ طرف میرے ہے دودھ پلانا اُسکا کہا اُسنے یہ بعد دودھ چھڑانے کے اور ارادہ کیا دودھ پلانے سے متکفل ہونا اور پرورش کرنا بچے کا اور دودھ پلانا کہا اُسکو مجازاً اور محصول لینے والا الخ اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو چونگی والے محصول لیتے ہین یہ بڑا گناہ ہے بسبب مال لینے لوگونکے از راہ ظلم کے اور لفظ صلی نزدیک تمام راویون مسلم کے ساتھ زبر صاد اور لام کے ہے یعنی ساتھ صیغہ معروف کے اور یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ آنحضرتؐ نے آپ نماز پڑھی اُسکی اور نزدیک طبری کے اور بیچ روایت ابن ابی شیبہ اور ابی داؤد کے ساتھ پیش صاد اور زیر لام کے ہے یعنی ساتھ صیغہ مجہول کے یعنی نماز پڑھی اُسپر لوگون نے اور حضرتؐ نے نہین پڑھی اور بیچ ایک روایت کے ابی داؤد سے صریح آیا ہے کہ لم یصل علیھا یعنی نہ نماز پڑھی حضرتؐ نے بلکہ حکم کیا لوگونکو کہ پڑھین اور اسی سبب سے اختلاف کیا ہے ائمہ نے بیچ نماز پڑھنے کے اُسپر کہ سنگسار کیا گیا پس مکروہ جانا ہے اسکو امام مالکؒ نے اور کہا امام احمدؒ نے کہ نہ پڑھین امام اور اہل فضل اور امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ وغیرہما کہتے ہین کہ نماز پڑھی جاوے اُسپر اور انپر کہ اہل لا الہ الا اللہ ہین اہل قبلہ سے اگرچہ فاسق اور محدود ہوں اور ایک روایت مین امام احمدؒ سے بھی اسیطرح آیا ہے اور کہا قاضی عیاضؒ نے کہ لفظ صلی ساتھ زبر صاد اور لام کے ہے نزدیک تمام راویون صحیح مسلم کے اور نزدیک طبری کے ساتھ پیش صاد کے اور اسیطرح ابن ابی شیبہ اور ابی داؤد نے روایت کیا ہے اور اسیطرح نقل کیا ہے نووی نے پس لائق ہے یہ کہ ٹھیرایا جاوے لفظ فصلی ساتھ صیغہ معروف کی اصل اور ہو مراد ساتھ قول اُسکی کے ثم امر بھا یہ کہ حکم کیا ساتھ تجہیز اُسکی کے یعنی نہلانے اور حاضر کرنے اُسکے کے اور مؤید ہے اسکی یہ عبارت کہ مسلم کی روایت مین ہے امر بھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرجمت ثم صلی علیھا فقال لہ عمر تصلی علیھا یا نبی اللہ وقد زنت اور روایت صریح ہے اسمین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اُسپر اور ابو داؤد کی روایت مین ہے ثم امرھم ان یصلوا علیھا اور یہ روایت نہین منافی ہے پہلی روایت کے پس حمل کیجاوے اوپر جمع کے درمیان دونونکے کہا قاضی عیاضؒ نے کہ نہ ذکر کیا مسلم نے نماز پڑھنا آنحضرتؐ کا ماعزؓ پر اور بخاری نے ذکر کیا ہے انتہی اور نہین شک کہ اثبات مقدم ہے نفی پر اور جب صاحب مشکوٰۃ نے نسخون معتمدہ کو دیکھا کہ روایات مختلف ہین اسمین کہ حضرتؐ نے نماز پڑھی اُس عورت پر یا نہین پڑھی اختیار کیا ضبط کرنا لفظ صلی کا ساتھ صیغہ مجہول کے تاکہ مشتمل ہو دونون

مِنْهُ رِيحَ خَمْرٍ فَقَالَ أَزَنَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَلَبِثُوا يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلٰثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِمَاعِزِ
بْنِ مَالِكٍ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْأَزْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ وَيْحَكِ ارْجِعِي
فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ تُرِيدُ أَنْ تُرَدِّدَنِي كَمَا رَدَّدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ إِنَّهَا حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا فَقَالَ أَنْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَهَا حَتّٰى
تَضَعِي مَا فِي بَطْنِكِ قَالَ فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتّٰى وَضَعَتْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ
فَقَالَ إِذًا لَا نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيرًا لَيْسَ لَهُ مَنْ يُرْضِعُهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِلَيَّ رَضَاعُهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ فَرَجَمَهَا وَفِي رِوَايَةٍ
أَنَّهُ قَالَ لَهَا اذْهَبِي حَتّٰى تَلِدِي فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَ اذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتّٰى تَفْطِمِيهِ فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةُ خُبْزٍ فَقَالَتْ
هٰذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ فَطَمْتُهُ وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ فَدَفَعَ الصَّبِيَّ إِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا إِلٰى صَدْرِهَا وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ
بِحَجَرٍ فَرَمٰى رَأْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ
لَهٗ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا آیا ماعز بن مالک پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ پاک کرو
مجکو یعنی ہو وسبب پاک کرنے میرے گناہ سے بسبب جاری کرنے حد کے مجپر پس فرمایا وائے تجکو پھر جا یعنی اس مقام سے یا اس کلام سے اور استغفار کر اللہ سے
یعنی ساتھ زبان کے اور رجوع کر طرف اسکے یعنی ساتھ دل کے کہا راوی نے کہ پھر اور گیا وہ تھوڑی سی دور پھر آیا اور کہا یا رسول اللہ پاک کرو مجکو پھر فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند اسکے یعنی وائے تجکو آخر تک یہانتک کہ جب ہوئی چوتھی بار یعنی اور کہا اسنے پاک کرو مجکو فرمایا واسطے اسکے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیچ کس چیز کے اور کس سبب سے پاک کروں مین تجکو کہا کہ زنا سے یعنی زنا کے گناہ سے بسبب قائم کرنے حد کے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے یعنی صحابہ سے کہ کیا اسکو جنون ہے پس خبر دیے گئے حضرت یعنی صحابہؓ نے خبر دی حضرت کو کہ نہین اسکو جنون پھر فرمایا حضرتؐ نے کہ کیا پی ہے اسنے
شراب پس کھڑا ہوا ایک شخص اور سونگھی اسنے بو اسکے منھ کی یعنی تاکہ معلوم ہو کہ اسنے شراب پی ہے یا نہین پس نہ پائی اس سے بو شراب کی پھر فرمایا حضرتؐ نے کہ کیا
زنا کیا ہے تو نے کہا کہ ہان پس حکم کیا حضرتؐ نے اسکے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا پس ٹھہرے کی لوگوں نے دو روز یا تین روز یعنی دو تین روز گذر گئے
اسکے سنگسار کرنے پر اور کچھ مذکور نہ ہوا اسکا پھر آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ استغفار کرو تم واسطے ماعز بن مالک کے یعنی طلب کرو اسکے لیے
زیادتی مغفرت اور ترقی درجات کی تحقیق توبہ کی ماعز نے ایسی توبہ کہ اگر تقسیم کیجاوے یعنی ثواب اسکا درمیان امت کے البتہ کفایت کرے انکو پھر آئی حضرتؐ
کے پاس ایک عورت قبیلہ غامد سے کہ وہ ہی قبیلہ ازد سے یعنی ازد ایک ہی یعنی بڑا قبیلہ پس کہا یا رسول اللہ پاک کرو مجکو پس فرمایا وائے ہی تجکو پھر جا پھر استغفار کر
اللہ سے اور رجوع کر طرف اسکے پس کہا اس عورت نے کہ چاہتے ہو تم یہ کہ پھیر دو مجکو جیسا کہ پھیر دیا تمنے ماعز بن مالک کو یعنی اول مرتبہ مین تحقیق وہ حاملہ ہے زنا سے
یعنی مین حاملہ ہون زنا سے انکار نہین کر سکتی بعد اقرار کے بسبب ظہور حمل کے بخلاف ماعز کے پس فرمایا حضرتؐ نے کہ تو یعنی تو حاملہ ہے زنا سے یہ لفظ حکایت ظاہر کرنا تغافل کا
اور پھیرنا اسکا ہی اس اقرار سے کہا اسنے ہان فرمایا حضرتؐ نے واسطے اسکے یہانتک یعنی صبر کر یہانتک کہ جنے تو اس چیز کو کہ تیرے پیٹ مین ہے کہا راوی نے پس ذمہ لیا کی
خبرگیری کا ایک شخص نے انصار مین سے یعنی اسکے جننے تک کا یہانتک کہ جنے پھر آیا وہ شخص یعنی بعد ایک مدت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ
جنی ہے غامدیہ یعنی وہ عورت کہ قوم بنو غامد سے ہے پس فرمایا حضرتؐ نے ابھی نہین سنگسار کرینگے ہم اسکو اور چھوڑ دین اسکے بچے کو چھوٹا کہ نہین واسطے اسکے وہ شخص
کہ دودھ پلاوے اسکو یعنی اگر اسکو ابھی سنگسار کرین تو بچہ اسکا چھوٹا ہی اور کوئی خبرگیران اسکا ہی نہین ہلاک ہو جائیگا پس کھڑا ہوا ایک اور شخص انصار
مین سے اور کہا کہ میری طرف ہے دودھ پلانا اس لڑکے کا اے نبی اللہ کے کہا راوی نے پس سنگسار کیا حضرتؐ نے اسکو یعنی حکم کیا اسکے سنگسار کرنیکا پس سنگسار
کی گئی اور ایک روایت مین یون ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے اس عورت کو جا تو یہانتک کہ جنے تو پھر جب جنی فرمایا حضرتؐ نے کہ جا پس دودھ پلا اسکو یہانتک کہ دودھ چھڑا دے

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلَّا تَرَکْتُمُوْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ ھَلَّا تَرَکْتُمُوْہُ لَعَلَّہٗ اَنْ یَّتُوْبَ فَیَتُوْبَ اللّٰہُ عَلَیْہِ
روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا آیا ماعز اسلمی رض پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق اُسنے یعنی مین نے زنا کیا پس مُنھ پھیر لیا حضرت نے اُس سے پھر آیا دوسری جانب سے یعنی غائب ہو نیکے مجلس سے اور کہا کہ تحقیق اُس شخص نے زنا کیا پس مُنھ پھیر لیا حضرت نے اُس سے پھر آیا اور طرف سے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق اُس شخص نے زنا کیا پس حکم کیا حضرت نے اُسکے سنگسار کرنیکا چوتھی بار مین پس نکالا گیا وہ طرف سنگستان مدینہ کے پس مارا گیا ساتھ پتھرونکے پس جب پائی اُسنے ایذا پتھرونکے لگنے کی بھاگا دوڑتا ہوا یہانتک کہ گذرا ایک شخص پر کہ تھا پاس اُسکے کلّا اونٹ کا پس مارا اُسکو ساتھ اُس کلے کے اور مارا اُسکو لوگون نے یعنی اور چیزونسے یہانتک کہ مر گیا پس ذکر کیا صحابہ رضی نے یہ روبرو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق وہ بھاگا جسوقت کہ پائی اُسنے ایذا پتھرونکے لگنے کی اور ایذا موت کی پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیون نہ چھوڑ دیا تمنے اُسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور ایک روایت مین ہے کہ کیون نہ چھوڑ دیا تمنے اُسکو شاید کہ وہ توبہ کرتا اور قبول کرتا اللہ توبہ اُسکی **ف** توبہ کرتا الخ یعنی رجوع کرتا وہ فعل اپنے سے پس رجوع کرتا اللہ اُسپر ساتھ قبول کرنے توبہ اُسکی کے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ اقرار کرنیوالا زنا کا اپنے نفس پر اگر کہے کہ نہین زنا کیا مین نے یا جھوٹ بولا مین نے یا رجوع کی مین نے ساقط ہو جاتی ہے اُس سے حد پس اگر رجوع کرے حد قائم کرنیکے درمیان مین تو ساقط ہو جائیگی باقی اور بعضون نے کہا کہ نہین ساقط ہوتی حد ع **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِکٍ اَحَقٌّ مَا بَلَغَنِیْ عَنْکَ قَالَ وَمَا بَلَغَکَ عَنِّیْ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ قَدْ وَقَعْتَ بِجَارِیَۃِ اٰلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَھِدَ اَرْبَعَ شَھَادَاتٍ فَاَمَرَ بِہٖ فَرُجِمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماعز بن مالک رض سے کہ کیا سچ ہے وہ چیز کہ پہونچی ہے مجکو تیری طرف سے کہا ماعز رض نے کہ کیا چیز پہونچی ہے آپ کو میری طرف سے فرمایا کہ پہونچی ہے یہ کہ تو نے زنا کیا ہے فلانے کی لونڈی سے کہا کہ ہان پس اقرار کیا اُسنے چار بار یعنی چار مجلسون مین پس حکم کیا اُسکے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس قول مین اعتراض ہے صاحب مصابیح پر کہ اسحدیث کو پہلی فصل مین لانا چاہیے تھا اور اسحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا حال زنا کرنے ماعز رض کا پھر اقرار کروایا اُس سے اور اور حدیثین دلالت کرتی ہین اسکے خلاف پر جواب یہ کہ اسحدیث مین اختصار کیا اور اصل رجم روایت کی بغیر ذکر کرنے قصہ کے اور شاید کہ آنحضرت صلعم نے اقرار کروایا ماعز رض سے بعد سُننے خبر زنا اُسکی کے بعد ازان اعراض کیا اور مُنھ پھیرا جیسیکہ احادیث مین تفصیل سے مذکور ہے پس نہین منافات ہے **وَعَنْ** یَزِیْدَ بْنِ نُعَیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ مَاعِزًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَقَرَّ عِنْدَہٗ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَاَمَرَ بِرَجْمِہٖ وَقَالَ لِھَزَّالٍ لَوْ سَتَرْتَہٗ بِثَوْبِکَ کَانَ خَیْرًا لَکَ قَالَ ابْنُ الْمُنْکَدِرِ اِنَّ ھَزَّالًا اَمَرَ مَاعِزًا اَنْ یَّاْتِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُخْبِرَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے یزید بن نعیم رض سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ ماعز رض آیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اقرار کیا روبرو حضرت کے چار بار یعنی زنا کا چار مجلسون مین پس حکم فرمایا حضرت نے ساتھ سنگسار کرنے اُسکے کے یعنی پس سنگسار کیا گیا اور فرمایا حضرت نے ہزال رض کو کہ اگر ڈھانکتا تو ماعز رض کو ساتھ کپڑے اپنے کے یعنی ظاہر نکرتا قضیہ زنا اُسکے کا تو ہوتا بہتر تیرے لیے کہا ابن منکدر نے کہ تابعی ہے اور راوی اسحدیث کا یہ کہ تحقیق ہزال رض نے کہا تھا ماعز رض سے یہ کہ حاضر ہو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر کر اُنکو حقیقت حال کی نقل کی یہ ابو داوٗد نے **ف** ہزال رض کی ایک لونڈی تھی فاطمہ نامی کہ آزاد کیا تھا اُسکو پس صحبت کی ماعز رض نے اُس سے پس مطلع ہوا اُسپر ہزال رض اور اشارہ کیا ماعز کو ساتھ جانیکے حضرت کے پاس اور اقرار کرنیکے ساتھ زنا کے پس حضرت نے ہزال رض کو فرمایا کہ اگر ڈھانکتا تو الخ ع **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافُوا الْحُدُوْدَ فِیْمَا بَیْنَکُمْ فَمَا بَلَغَنِیْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاف اور محو کرو تم یعنی معاف کرے بعض تمہارا بعضے سے حدونکو درمیان اپنے یعنی پہلے اسکے کہ پہنچے مجھ تک یہ پس جو چیز کہ پہونچی مجکو حد سے اور ثابت ہوئی پس تحقیق واجب یعنی فرض ہوا قائم کرنا اُسکا نقل کی یہ ابو داوٗد اور نسائی نے **ف** عفو کرو الخ یہ

احتمالونکو لیکن یہ معنی وہم ہے پس اولیٰ ہے متابعت جمہور کی اور موافقت نقل مشہور کی اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ حد دور کرتی ہے اُس گناہ کو کہ جسکے لیے حد لگتی ہے۔ ح... ع وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جسوقت کہ زنا کرے لونڈی ایک تمہاری کی اور ظاہر ہو زنا اُسکا پس مارے اُسکو حد اور نہ عار دلاوے اُسپر پھر اگر زنا کرے پس مارے اُسکو حد اور نہ عار دلاوے پھر اگر زنا کرے تیسری بار اور ظاہر ہو زنا اسکا پس چاہیے کہ بیچ ڈالے اُسکو اگرچہ بدلے بالونکی رسی کے یعنی بدلے حقیر چیز کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مارے اُسکو حد یعنی پچاس درّے کہ لونڈی غلام کی حد آدھی ہے بہ نسبت آزاد کے اور لونڈی غلام پر سنگساری نہین ہے اور دلیل پکڑی ہے امام شافعیؒ نے ساتھ اس حدیث کے اسپر کہ مالک پہنچتا ہے کہ حد قائم کرے اپنے مملوک پر اور ہمارے علما کے نزدیک یہ جائز نہین اُنھون نے حمل کیا ہے اسکو سبب پر یعنی مالک سبب اور واسطہ ہو اُسکی حد کا کہ حاکم کے پاس لیجاوے تاوہ حد مارے اور نہ عار دلاوے یعنی حد مارنیکی عار نہ دلاوے اُسکو اسلیے کہ حد کفارہ اُسکے گناہ کی ہوئی پھر کیون عار دلاوے اور یہ حکم خاص لونڈی ہی کیلیے نہین آزاد کا بھی یہی حکم ہے لیکن چونکہ لونڈیان محل توبیخ و سرزنش کی ہین خاص اُسکو ذکر کیا اور بیچ ڈالے اُسکو یعنی بعد قائم کرنے حد کے یا پہلے اُسکے اور یہ ظاہر ہے اور کہا نووی نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ترک کرنی مخالطت فساق کی اور اہل معاصی کی اور بیچ ڈالنا اسطرحکی لونڈی کا مستحب ہے اور کہا اہل ظاہر نے کہ واجب ہے۔ ع ح وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَقِيمُوا عَلٰى اَرِقَّائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ فَاِنَّ اَمَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَاَمَرَنِی اَنْ اَجْلِدَهَا فَاِذَا هِیَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُهَا اَنْ اَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِی رِوَايَةِ اَبِی دَاوُدَ قَالَ دَعْهَا حَتّٰى يَنْقَطِعَ دَمُهَا ثُمَّ اَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ وَاَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا اے لوگو یعنی اے مومنو جاری کرو اپنے غلام لونڈیون پر حد یعنی اگر زنا کرین تو پچاس درّے مارو اسپر کہ محصن ہو انمین سے یعنے بیاہا ہوا ہو اور اسپر کہ نہ محصن ہو پس تحقیق ایک لونڈی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے زنا کیا تھا پس فرمایا مجکو یہ کہ مارون مین حد اُسکو پس ناگہان وہ قریب جننے کے ہوئی تھی پس ڈرا مین کہ اگر مارتا ہون اُسکو پچاس درّے تو مر جاتی ہے وہ اُس سے پھر ذکر کیا مین نے یہ واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا کہ اچھا کیا تونے نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت ابی داؤد کے یہ ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے چھوڑ دے اُسکو یہانتک کہ موقوف ہووے خون اُسکا پھر جاری کر اُسپر حد اور جاری کیا کرو حدین اپنے بردون پر **ف** اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ مارنا درّونکا تاخیر کیا جاوے نفاس والی عورت سے یہانتک کہ نکلے وہ نفاس سے اسلیے کہ نفاس ایک طرحکا مرض ہے پس تاخیر دیجاوے اچھے ہونے تک کہا ابن ہمامؒ نے کہ اگر زنا کرے مریض اور حد اُسکی رجم ہو بسبب اسکے کہ محصن ہو تو رجم کیا جاوے اور اگر ہو حد اُسکی درے مارنے تو نہ درّے مارا جاوے یہانتک کہ اچھا ہو پس اگر ہو ایسی بیماری کہ نہ امید ہو جینے اُسکے کی مانند سل کے یا ہو ناقص وضعیف الخلقت تو نزدیک ہمارے اور نزدیک شافعیؒ کے مارا جاوے ساتھ بڑی ٹہنی کھجور کے کہ اسمین سو ٹہنیان چھوٹی ہون پس مارے اُسکو ایکبار اور ضرور ہے پہنچنا ہر تنکے کا اُسکے بدن پر اور اسی لیے کہا گیا ہے کہ ضرور ہے اس صورت مین یہ کہ ہو ٹہنی پھیلی ہوئی اور واسطے خوف تلف کے نہ قائم کیجاوے حد بہت جاڑے مین اور بہت گرمی مین بلکہ تاخیر دیجاوے زمانۂ اعتدال تک۔ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِی فصل دوسری

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ الْاَسْلَمِیُّ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ قَدْ زَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْاٰخَرِ فَقَالَ اِنَّهُ قَدْ زَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْاٰخَرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّهُ قَدْ زَنٰى فَاَمَرَ بِهِ فِی الرَّابِعَةِ فَاُخْرِجَ اِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ حَتّٰى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْیُ جَمَلٍ فَضَرَبَهُ بِهِ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتّٰى مَاتَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ فَرَّ حِينَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ

اجراے حد کے ایسی توبہ کہ اگر کرتے اُسکو یعنی مثل توبہ کی کے اہل مدینہ البتہ قبول کیجاتی اُنسے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یعنی اگر تقسیم کیجاتی وہ توبہ اہل مدینہ پر قبول کیجاتی اُنسے اور کفایت کرتی اُنکو یعنی اگرچہ اول مین بیحیائی کی اور بُرا کام کیا باوجود اسکے پاک ہوا اور بخشا گیا ۲ع **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا زَنٰی بِامْرَاَۃٍ فَاَمَرَ بِہٖ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ اُخْبِرَ اَنَّہٗ مُحْصَنٌ فَاَمَرَ بِہٖ فَرُجِمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ ایک شخص نے زنا کیا ایک عورت سے پس حکم فرمایا اُسکے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دُرّے مارنیکا پس دُرّے مارے گئے اُسکو حد مین پھر خبر دی گئی حضرت کو کہ وہ محصن ہے پس حکم فرمایا اُسکے لیے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** حضرت نے جو اول دُرّے مارنیکا حکم کیا تو احتمال ہے کہ حضرت خبر دیے گئے ہونگے کہ وہ غیر محصن ہے اور احتمال یہ بھی ہے کہ یہ حکم بسبب خبر دینے کے نہین کیا بسبب گمان کے کیا اور شاید کہ یہ ہوا ابتداے امر مین اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ امام جسوقت کہ حکم کرے ساتھ ایک چیز کے حدود سے پھر معلوم ہوا کہ واجب غیر اسکا تھا تو لازم ہے امام پر رجوع کرے طرف واجب شرعی کے ۳ع **وَعَنْ** سَعِیْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَۃَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ کَانَ فِی الْحَیِّ مُخْدَجٍ سَقِیْمٍ فَوُجِدَ عَلٰی اَمَۃٍ مِّنْ اِمَائِھِمْ یَخْبُثُ بِھَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذُوْا لَہٗ عِثْکَالًا فِیْہِ مِائَۃُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوْہُ ضَرْبَۃً رَوَاہُ فِی شَرْحِ السُّنَّۃِ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ مَاجَۃَ نَحْوَہٗ اور روایت ہے سعید بن سعد بن عبادہ سے یہ کہ سعد بن عبادہ لائے روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک شخص کو کہ تھا قوم مین ناقص الخلقت بیمار یعنی ایسا بیمار کہ امید نتھی اُسکے اچھے ہونیکی پس پایا گیا وہ ایک لونڈی پر اہل محلہ کی لونڈیون مین سے کہ زنا کرتا تھا ساتھ اُسکے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لو واسطے اُسکے بڑی ٹہنی کھجور کی کہ اُسمین سَو ٹہنیان چھوٹی ہون پس مارو اُسکو ایکبار مارنا نقل کی یہ شرح السنہ مین اور یہ ہی روایت ابن ماجہ کے مانند اسکے **ف** ایکبار مارنا لیکن اسطرح کہ پونہچے اثر سَو ٹہنیون تکے مارنیکا اُسکے بدن پر اور اس سے معلوم ہوا کہ امام کو نگہبانی کرنی چاہیے اُسکی کہ دُرّے لگوادے کہ مر نجاوے اور جس بیمار کے اچھے ہونیکی توقع ہو اُسکے دُرّے مارنے مین تاخیر کرے اُسکے اچھے ہونے تک اور جسکے اچھے ہونیکی توقع نہو تو اسطرح مارے کہ جسطرح حدیث مین مذکور ہوا چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے ۴ع **وَعَنْ** عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُّمُوْہُ یَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ پاؤ یعنی جانو کہ کرتا ہے عمل قوم لوط کا یعنی اغلام پس مار ڈالو فاعل و مفعول کو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** شرح السنہ مین ہے کہ اختلاف کیا ہے علمانے بیچ حد اغلامی کے پس ظاہر تر دو قولون شافعیؒ کا اور قول صاحبین کا یہ ہے کہ حد فاعل کی حد زناکی ہے اگر ہو محصن سنگسار کیا جاوے اور اگر محصن نہو تو سَو دُرّے مارا جاوے اور سال بھر تک نکالدیا جاوے مرد ہو یا عورت اور گئی ہے ایک قوم طرف اسکے کہ اغلامی سنگسار کیا جاوے محصن ہو یا غیر محصن اور یہی کہا مالکؒ و احمدؒ نے اور دوسرا قول شافعیؒ کا یہ ہے کہ قتل کیے جاوین فاعل و مفعول جیسیکہ ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور کہا ہے بعضون نے بیچ کیفیت قتل کرنے اُن دونو کے کہ گرادیا جاوے مکان اُن دونو پر اور بعضون نے کہا کہ پھینک دے اُنکو پہاڑ پر سے جیسیکہ کیا گیا ساتھ قوم لوط کے اور نزدیک ابی حنیفہؒ کے حد نہین ہے لواطت مین بلکہ تعزیر ہے جسطرح اور جسقدر کہ امام مصلحت دیکھے پہونچاوے اور نقل کیا ہے کمال پاشا نے شرح صغیر مین کہ یہ امر سپرد ہے طرف امام کے اگر چاہے تو قتل کرے اسکو اگر عادت پکڑی ہو فاعل نے اُسکی اور اگر چاہے مارے اسکو اور چاہے قید کرے اُسکو ۵ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی بَھِیْمَۃً فَاقْتُلُوْہُ وَاقْتُلُوْھَا مَعَہٗ قِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا شَاْنُ الْبَھِیْمَۃِ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِکَ شَیْئًا وَّلٰکِنْ اَرَاہُ کَرِہَ اَنْ یُّؤْکَلَ لَحْمُھَا اَوْ یُنْتَفَعَ بِھَا وَقَدْ فُعِلَ بِھَا ذٰلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی فعل بد کرے جانور سے پس قتل کرو اُس شخص کو اور اُس جانور کو ساتھ اُسکے کہا گیا واسطے ابن عباسؓ کے کہ کیا حال ہے اُس جانور کا یعنی نہ وہ عقل رکھتا ہے اور نہ اُسپر تکلیف ہے پس وہ کیون قتل کیا جاوے کہا ابن عباسؓ نے کہ نہین سُنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسمین کچھ یعنی علت و حکمت و لیکن گمان کرتا ہون حضرت کو کہ مکروہ جانا اُنہون نے یہ کہ کھایا جاوے گوشت اُسکا یا نفع لیا جاوے ساتھ اُسکے یعنی ساتھ دودھ اور پشم اور جننے اُسکے کے وغیر ذلک حالانکہ کیا گیا ہے ساتھ اُس جانور کے بد یعنی اُس جانور سے کہ یہ فعل بد کیا گیا نفع لینا مکروہ ہے پس لازم آیا کہ قتل کیا جاوے نقل کی یہ ترمذی و ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** قتل کرو اُس شخص کو یعنی مارو اُسکو

خطاب ہے غیر ائمہ کو یعنی چاہیے کہ حدود یعنی موجبات حدود کو عفو کرو اور حاکم کے یہان نہ لیجاؤ قضیہ اُسکا اور جب حاکم کے یہان پونہچے تو اُسکو عفو کرنا جائز نہین
جبسیکہ فرمایا کہ جو چیز پونہچے مجکو الخ اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ امام کو نہین جائز عفو کرنا اللہ کی حدونکا جبکہ پونہچے امر طرف حاکم کے اور مطلق ہونا اسحدیث کا دلالت
کرتا ہے اسپر کہ نہین چاہیے مالک کو یہ کہ جاری کرے حد اپنے مملوک پر یا لیجاوے امر اُسکا طرف حاکم کے بلکہ معاف کرے اُس سے اسلیے کہ یہ داخل ہے اس امر کے تحت
مین اور یہ استحباب کے لیے ہے ح ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِیْلُوْا ذَوِی الْھَیْئَاتِ عَثَرَاتِھِمْ اِلَّا الْحُدُوْدَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے
عائشہ رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاف کرو خطائین عزت والونکی اُنکی مگر حدین نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی چوک کر نا گمان گناہ مین گرفتار
ہو جاوین معاف کرو اُنکو اور ظاہر مین رسوا نکرو دفعۃً خواہ حقوق اللہ کے ہون خواہ بندونکے لیکن حدود شرع یعنی جو چیزین کہ باعث حدود ہون خواہ
حقوق اللہ کے ہون خواہ حقوق بندونکے اُنسے درگذر کرنا نچاہیے اور یہ خطاب حاکمونکو ہے اور بعضون نے کہا کہ ہے اورونکو بھی اور یہ امر استحباب کے لیے ہے ط ح ع
وَعَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِدْرَءُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ کَانَ لَہٗ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِیْلَہٗ فَاِنَّ الْاِمَامَ
اَنْ یُّخْطِئَ فِی الْعَفْوِ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یُّخْطِئَ فِی الْعُقُوْبَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ قَدْ رُوِیَ عَنْھَا وَلَمْ یُرْفَعْ وَھُوَ اَصَحُّ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دفع کرو حدونکو مسلمانونسے جبتک کہ ہو سکے پس اگر ہو واسطے مسلمانونکے جگہ خلاصی کی پس چھوڑ دو راہ اُسکی پس تحقیق امام
خطا کرنا اُسکا معاف کرنے مین بہتر ہے خطا کرنے اُسکے سے سزا پونہچانے مین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث عائشہ رض سے کہ یہ
قول اُنکا ہے اور نہین رفع کی گئی ہے آنحضرت تک اور یہی صحیح تر ہے **ف** یعنی یہ حدیث موقوف ہے عائشہ رض پر اور سند موقوف کی صحیح تر ہے سند مرفوع کی سے
اور یہ خطاب حاکمون کو ہے کہ جبتک ہو سکے حدونکو دفع کرین مسلمانونسے ساتھ تلقین کرنے عذر ونکہ دیوانہ ہو گیا ہے تو یا شراب پی ہے تو نے یا بوسہ لیا ہے
یا ہاتھ لگایا ہے جیسیکہ واقع ہوا حضرت سے واسطے ماعز وغیرہ کے تلقین کرنا عذرونکا بطور مبالغہ کیا ساتھ قول نبی کے پس تحقیق امام خطا کرنا اُسکا الخ ط ع **وَعَنْ**
وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اسْتُکْرِھَتِ امْرَاَۃٌ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَرَءَ عَنْھَا الْحَدَّ وَاَقَامَہٗ عَلَی الَّذِیْ اَصَابَھَا وَلَمْ یَذْکُرْ اَنَّہٗ جَعَلَ لَھَا
مَھْرًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے وائل رض بن حجر سے کہ کہا اکراہ کی گئی ایک عورت یعنی ایک شخص نے زبردستی اس سے زنا کیا زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مین
پس دفع کی اُس سے حد اور جاری کی اُسپر حد کہ زنا کیا اُس سے اور نہ ذکر کیا راوی نے یہ کہ حضرت نے ٹھیرایا اُس عورت کے لیے مہر یعنی زنا کرنیوالے پر نقل کی یہ
ترمذی نے **ف** راوی کے ذکر نکرنے سے یہ نہین لازم آتا کہ مہر واجب ہو اسلیے کہ ثابت ہوا ہے واجب ہونا اُسکا اور احادیث سے اور مراد مہر سے یہان عقر ہے اور عقر کہتے
ہین کابین صحبت حرام اور صحبت شبہ کو اور وہ ایک مقدار ہے کہ اگر اجرت یعنی صحبت حرام پر جائز ہوتی تو اُسقدر واجب ہوتی ح اور برجندی مین اور فتاویٰ
عالمگیری مین معنی عقر کے یہ لکھے ہین کہ عقر کہتے ہین مہر مثل کو **وَعَنْہُ** اِنَّ امْرَاَۃً خَرَجَتْ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُرِیْدُ الصَّلٰوۃَ
فَتَلَقَّاھَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَھَا فَقَضٰی حَاجَتَہٗ مِنْھَا فَصَاحَتْ وَانْطَلَقَ وَمَرَّتْ عِصَابَۃٌ مِّنَ الْمُھَاجِرِیْنَ فَقَالَتْ اِنَّ ذٰلِکَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِیْ کَذَا وَکَذَا فَاَخَذُوا الرَّجُلَ
فَاَتَوْا بِہٖ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَھَا اذْھَبِیْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِیْ وَقَعَ عَلَیْھَا ارْجُمُوْہُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَۃً لَوْ تَابَھَا اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ
لَقُبِلَ مِنْھُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے وائل رض سے کہ تحقیق ایک عورت نکلی زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مین بہ ارادہ نماز کے پس ملا اُس سے ایک شخص اور
ڈھانکا اُسکو یعنی اپنے کپڑے لیے اور پوری کی حاجت اپنی یعنی صحبت کی اُس سے پس چلائی وہ اور چلا گیا وہ شخص اور گذری ایک جماعت مہاجرین کی پس کہا عورت نے
کہ تحقیق اُس شخص نے کیا ساتھ میرے ایسا اور ایسا یعنی ڈھانکا اور صحبت کی پس پکڑا لوگون نے اُس شخص کو اور لے آئے اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
پس فرمایا واسطے اُس عورت کے جا پس تحقیق بخشدیا اللہ نے تجکو یعنی بسبب کراہت اور بے رضائی تیری کے اور فرمایا واسطے اُس شخص کے کہ فعل بد کیا تھا اُس نے
سنگسار کرو اُسکو یعنی اُسنے اقرار کیا زنا کا پس حکم کیا اُسکے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا لوگون نے اُسکو بسبب محصن ہونے اُسکے کے بعد فرمایا کہ تحقیق توبہ کی یعنی بسبب

فَقَالَ هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ لَعَلَّهٗ اَنْ يَّتُوْبَ فَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے یزید بن نعیم بن ہزال سے کہ نقل کی اُسنے اپنے باپ سے یعنی نعیم سے کہ کہا تھا ماعز
بن مالک یتیم بیچ پرورش باپ میرے کے یعنی ہزال کے پس جماع کیا ماعز نے ایک لونڈی قبیلہ کی سے پس کہا اُسکو باپ میرے نے کہ جا تو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس اور خبر دے اُنکو ساتھ اُس چیز کے کہ کی ہے تو نے شاید کہ حضرت استغفار کریں تیرے لیے اور نہین ارادہ کرتا تھا باپ میرا ساتھ اس کہنے کے مگر
بامید اسکے کہ ہو استغفار اسکے لیے سبب خلاصی کا گناہ سے یعنی غرض اسکی یہ نہ تھی کہ وہ حضرت کے پاس جاوے اور حضرتؐ حکم اُسکے سنگسار کرنیکا کریں جیسے کہ توہم
کیا بعضون نے پس آیا ماعزؓ حضرتؐ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مین نے زنا کیا پس جاری کر مجھپر حکم اللہ کا پس منھ پھیر لیا حضرت نے اُس سے پھر آیا وہ
یعنی بعد غائب ہونیکے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مین نے زنا کیا پس جاری کر مجھپر حکم اللہ کا یہانتک کہ کہا اُس بات کو چار بار یعنی چار مجلسون مین پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق کہی تو نے یہ بات چار بار یعنی چار بار تیرے اقرار کرنیسے زنا ثابت ہوا تجھپر پس ساتھ کسکے زنا کیا تو نے کہا ساتھ فلانی عورت کے کہ نام اُسکا
لیا فرمایا کیا ہمخواب ہوا تو ساتھ اُسکے یعنی معانقہ کیا اُس سے کہا ہان فرمایا کیا اُسکے بدن سے بدن لگایا تو نے کہا ہان فرمایا کیا جماع کیا تو نے اُس سے کہا ہان کہا
راوی نے حکم کیا اُسکو سنگسار کرنیکا پس نکالا گیا اُسکو طرف سنگستان کے پس جبکہ سنگسار کیا گیا پس پائی اُسنے ایذا پتھرون کے لگنے کی پس گھبرایا یعنی صبر نہ کیا پس
نکلا دوڑتا ہوا یعنی اُس جگہ سے کہ سنگسار کیا جاتا تھا پس ملے ماعزؓ سے عبد اللہؓ بن انیس اس حال مین کہ تھک گئے تھے یار عبد اللہؓ کے یا یار ماعزؓ کے جو کہ سنگسار کرتے تھے
پس اُٹھائی عبد اللہؓ نے اُسکے لیے ہڈی اونٹ کے پانون کی اور مارا ماعزؓ کو ساتھ اُس ہڈی کے پس مار ڈالا اُسکو پھر آیا عبد اللہؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور
ذکر کیا اُسکو روبرو حضرتؐ کے پس فرمایا حضرت نے کیون نہ چھوڑ دیا تمنے اُسکو شاید کہ وہ رجوع کرتا اپنے اقرار سے پس قبول کرتا اللہ توبہ اسکی اور دور کرتا اُس سے گناہ
اُسکا بغیر سنگسار کرنے اسکے کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** نکالا گیا اُسکو طرف سنگستان کے کہا ابن ہمام نے کہ حدیث صحیح مین ہے کہ سنگسار کیا ہمنے اُسکو یعنی ماعزؓ کو مصلی
مین اور مسلم اور ابو داؤد مین ہے کہ لیگئے ہم اُسکو طرف بقیع غرقد کے اور مصلی تھا وہین اس لیے کہ مراد مصلی سے مصلی جنازونکا ہے پس متفق ہوئین دونون حدیثین رہا یہ کہ
ترمذی مین جو یہ آیا ہے کہ حکم کیا گیا اُسکو چوتھی بار مین پس نکالا گیا طرف سنگستان کے اور سنگسار کیا گیا ساتھ پتھرونکے اُسکی تاویل یہ ہے کہ اُسکا پیچھا کیا گیا جسوقت کہ بھاگا
یہانتک کہ نکالا گیا طرف سنگستان کے والا یہ غلط ہوا اسلیے کہ صحاح اور حسان مؤید ہین اسپر کہ وہ گیا بھاگ کر طرف سنگستان کے نہ یہ کہ بھیجا گیا اُسکو طرف سنگستان کے ابتداءً
سنگسار کرنیکے لیے یا توجیہ یہ کہ مصلی ہو طرف سنگستان کے پس کسی راوی نے ذکر کیا سنگستان کا اور کسی راوی نے مصلی وغیرہ کا پس اسمین تطبیق دونون حدیثونکی ہوگئی ۱۲ ع
وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الزِّنَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالسَّنَةِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الرُّشَا اِلَّا
اُخِذُوْا بِالرُّعْبِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عمروؓ بن العاص سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین کوئی قوم کہ ظاہر ہوا اُن مین زنا مگر کہ پکڑے
جاتے ہین ساتھ قحط کے اور نہین کوئی قوم کہ ظاہر ہوا اُن مین رشوت مگر کہ پکڑے جاتے ہین ساتھ رعب کے نقل کی یہ احمدؒ نے **ف** رشوت اُس مال کو کہتے ہین کہ دیا جاوے بشرط اسکے کہ مدد کرے
اُسکی مہم مین اور بعضون نے یہ قید لگائی ہے کہ اُس مہم مین ایسی مشقت نہو کہ اسقدر مال عرف مین اجرت دیتے ہون اُسپر جیسے کہ ایک بات بادشاہ کے آگے کہدینی اور سعی اُسمین کرنی اور
اگر بغیر شرط کے ہو تو بھی رشوت نہین اور رشوت سے خوف اسلیے ہوتا ہے کہ حاکم جاری کرتا ہے حکم اپنا ادنی اور اعلی پر جبکہ پاک ہوتا ہے رشوت سے اور جبکہ آلودہ ہوتا ہے رشوت مین
خوفناک رہتا ہے ۱۲ ع ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَلِيًّا اَحْرَقَهُمَا وَاَبَا بَكْرٍ هَدَمَ عَلَيْهِمَا حَائِطًا اور روایت ہے ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملعون ہے وہ شخص کہ کرے کام
قوم لوط کا یعنی اغلام نقل کی یہ رزین نے اور ایک روایت رزین کی مین ابن عباسؓ سے یہ ہے کہ حضرت علیؓ نے جلا دیا فاعل و مفعول کو یعنی حکم کیا اُنکے جلا دینے کا اور
حضرت ابو بکرؓ نے گرادی اُنپر دیوار یعنی حکم کیا دیوار گرادینے کا اُنپر **ف** درجامع صغیر مین ہے کہ ملعون ہے وہ شخص کہ بُرا کہے اپنے باپ کو اور ملعون ہے وہ شخص کہ بُرا کہے اپنی
ماں کو اور ملعون ہے وہ شخص کہ ذبح کرے جانور کو واسطے غیر اللہ کے اور ملعون ہے وہ شخص کہ متغیر کرے سرحد زمین کو اور ملعون ہے وہ شخص کہ راہ بہکاوے اندھے کو

مارنا سخت اور اُس جانور کو ساتھ اُسکے کہا بعضون نے کہ حکمت اُس جانور کے مار ڈالنے مین یہ ہر کہ تا نہ پیدا ہو اُس سے حیوان بصورت انسان کے یا نہ لاحق ہو اُسکے صاحب کو رسوائی دنیا مین بسبب باقی رکھنے اُسکے کے اور شرح مظہر مین ہر کہ چارون امام متفق ہین اسپر کہ جو کوئی فعل بد کرے جانور سے تعزیر دیا جاوے اور قتل نکیا جاوے اور حدیث محمول ہر زجر و تشدید پر رہا جانور بعضون نے تو کہا کہ اگر وہ کھایا جاتا ہر تو قتل کیا جاوے اور اگر کھایا نہین جاتا ہر تو دو وجہین ہین قتل بسبب ظاہر حدیث کے اور عدم قتل واسطے نہی کے ذبح کرنے حیوان کے سے مگر واسطے کھانے اُسکے کے ؏ ح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہر جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت خوف کی چیز کا کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر عمل کرنا قوم لوط کا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی ڈرتا ہون مین کہ بے صبری نہ کرین اور اِس ورطہ مین پڑین یا یہ کہ یہ فعل نہایت قبیح ہر اور حرمت اِسکی سخت ہر ڈرتا ہون مین کہ اُسمین پڑین اور عذاب اُسکا دیکھین ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَرَّ اَنَّهُ زَنٰى بِامْرَاَةٍ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَجَلَدَهُ مِائَةً وَكَانَ بِكْرًا ثُمَّ سَاَلَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمَرْاَةِ فَقَالَتْ كَذَبَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَجَلَدَ حَدَّ الْفِرْيَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہر ابن عباسؓ سے یہ کہ تحقیق ایک شخص بنی بکر بن لیث مین سے آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اقرار کیا کہ اُسنے یعنی مین نے زنا کیا ہر ساتھ ایک عورت کے چار بار یعنی چار مجلسون مین پس مارے اُسکو سو درے اور تھا شخص غیر محصن یعنی کنوارا پھر طلب کیے حضرت نے اُس سے گواہ اوپر زنا کرنے عورت کے پس کہا عورت نے کہ جھوٹ بولتا ہر یہ قسم ہر اللہ کی یا رسول اللہ پس ماری حضرت نے حد تہمت کی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** طلب کیے گواہ یعنی بعد اُسکے کہ اُسکے اقرار سے حد ماری اور یہ متضمن تھا قذف اُس عورت کو طلب کیے اُس مرد سے گواہ عورت پر کہ اُسنے زنا کیا ہر جب وہ مرد عاجز ہوا گواہ گذارنے سے تو اُس عورت نے کہا کہ یہ جھوٹا ہر کہ مجکو نسبت زنا کی کرتا ہر مین پاک ہون اُس سے قسم خدا کی پس اُسکو حد قذف ماری کہ وہ اسّی درے ہین ح ؏ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عُذْرِيْ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ اَمَرَ بِالرَّجُلَيْنِ وَالْمَرْاَةِ فَضُرِبُوْا حَدَّهُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا جبکہ اُترا عذر میرا یعنی آیتین میری عفت اور پاکی مین خطبہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر پس ذکر کیا اُسکا پس جب اُترے منبر پر سے تو حکم کیا واسطے دو شخصون کے اور ایک عورت کے پس ماری گئی اُنکو حد نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** حضرت عائشہ پر بعضے لوگون نے بہتان زنا کا کیا تھا عیاذاً باللہ منہ اور حضرت کے بھی دل مین کچھ شک اُنکی طرف سے پڑ گیا تھا جب آیتین اُنکی پاکی اور عصمت مین نازل ہوئین چنانچہ وہ سورۂ نور مین ہین تب حضرت نے منبر پر کھڑے ہو کر بیان اُنکا کیا اور بعد ازان منبر پر سے اُترکر حد قذف کی کہ اسّی درے ہین مارنیکا حکم کیا دو مردون کے لیے کہ وہ مسطح اور حسان بن ثابت تھے اور ایک عورت کے لیے کہ اُسکا نام حمنہ بنت جحش تھا یہ اِس امر مین بہت فتنہ پرداز تھی اُنکو سزا دی

ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِيْ عُبَيْدٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيْقِ الْاِمَارَةِ وَقَعَ عَلٰى وَلِيْدَةٍ مِنَ الْخُمُسِ فَاسْتَكْرَهَهَا حَتّٰى اقْتَضَّهَا فَجَلَدَهُ عُمَرُ وَلَمْ يَجْلِدْهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ اسْتَكْرَهَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے نافعؓ سے یہ کہ صفیہؓ بیٹی ابی عبید کی نے خبر دی اُنکو یہ کہ ایک غلام نے غلامون امارت اور خلافت کے سے قصد جماع کا کیا ایک لونڈی سے کہ خمس غنیمت کی تھی پس زبردستی جماع کیا اُس سے یہانتک کہ ازالہ بکارت اُسکی کا کیا پس درے مارے اُس غلام کو یعنی پچاس حضرت عمرؓ نے اور نہ درے مارے اُس لونڈی کو بسبب اُسکے کہ زبردستی صحبت کی تھی اُس غلام نے اُس لونڈی سے نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** يَزِيْدَ بْنِ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ يَتِيْمًا فِيْ حِجْرِ اَبِيْ فَاَصَابَ جَارِيَةً مِنَ الْحَيِّ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ لَعَلَّهٗ يَسْتَغْفِرُ لَكَ وَاِنَّمَا يُرِيْدُ بِذٰلِكَ رَجَاءَ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ مَخْرَجًا فَاَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ حَتّٰى قَالَهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ قَدْ قُلْتَهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَبِمَنْ قَالَ بِفُلَانَةَ قَالَ هَلْ ضَاجَعْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ بَاشَرْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ جَامَعْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَمَرَ بِهٖ اَنْ يُّرْجَمَ فَاُخْرِجَ بِهٖ اِلَى الْحَرَّةِ فَلَمَّا رُجِمَ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَجَزِعَ فَخَرَجَ يَشْتَدُّ فَلَقِيَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُنَيْسٍ وَقَدْ عَجَزَ اَصْحَابُهٗ فَنَزَعَ لَهٗ بِوَظِيْفِ بَعِيْرٍ فَرَمَاهُ بِهٖ فَقَتَلَهٗ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ

بن عمرو بن العاصؓ سے اور کافی میں نقل ہے کہ قیمت سپر کی کہ ہاتھ کاٹا گیا اُسکے چرانے پر حضرتؐ کے زمانہ میں دس درہم کی تھی واللہ اعلم ۔ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ**
فصل پہلی **عَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ اِلَّا بِرُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہؓ سے
کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ کاٹا جاوے ہاتھ چور کا مگر بسبب چرانے چوتھائی دینار کے یا زیادہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث پر عمل کیا ہے
امام شافعیؒ نے کہ چوتھائی دینار سے کم میں ہاتھ نہ کاٹا جاوے اور ملا علی قاریؒ نے بیان خوب تفصیل سے لکھے ہیں اقوال علما کے اور دلیلیں اپنے مذہب کی **وَعَنِ**
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ فِيْ مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا کاٹا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہاتھ چور کا یعنی داہنا ہاتھ بند دست سے بیچ چرانے ایک سپر کے کہ قیمت اُسکی تین درہم تھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا شمنی نے کہ یہ معارض ہے اُس
روایت کے کہ نقل کی ابن ابی شیبہ نے عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے کہ کہا تھی قیمت سپر کی دس درہم اور اسیطرح ابن عباسؓ سے اور عمرو بن شعیب سے
بھی منقول ہے اور شیخ ابن الہمام نے بھی ابن عمر اور ابن عباسؓ سے ایسا ہی نقل کیا کہ قیمت ڈھال کی دس درہم تھی اور اسیطرح سے عینی نے بیچ حاشیہ ہدایہ
کے لکھا ہے اسی لیے حنفیہ نے دس درہم پر ہاتھ کاٹنا لکھا ہے اور اس حدیث کا وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ ابن عمرؓ نے اپنی رائے و اجتہاد سے کہا یہ خلاصہ ہے کلام شیخ
عبد الحق اور ملا علی قاریؒ کا اور جسکو زیادہ تحقیق اس مقام کی دیکھنی منظور ہو اُنکی شرحوں میں دیکھ لے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا لعنت کرے اللہ چور کو کہ چُراتا ہے بیضہ پس کاٹا جاتا ہے ہاتھ اُسکا اور چُراتا ہے رسی پس کاٹا جاتا ہے ہاتھ اُسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ اس سے
معلوم ہوا کہ جائز ہے لعنت کرنی گنہگاروں کو بلا تعیین اور ایسا ہی کلام اللہ سے معلوم ہوتا ہے اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ اور شخص معین کو لعنت کرنی نہیں جائز ہے
اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر کاٹنے ہاتھ کے بیچ کم کے چوتھائی دینار سے یا تین درہم سے پس مشکل پڑی سب ائمہ پر پس جواب دیتے ہیں کہ مراد بیضہ سے یہاں بیضۂ آہن
ہے کہ اُسکو خود کہتے ہیں کہ غازی سر پر پہنتے ہیں اور مراد رسی سے رسی کشتی کی ہے کہ بڑی قیمتی ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا کہ انڈے اور رسی کے چرانے میں ہاتھ کاٹنا ابتدائے اسلام میں
تھا پھر منسوخ ہوا اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ چوری کی عادت اُسکو اسیطرح ہو جاتی ہے کہ حقیر حقیر چراتے چراتے بڑی چیز چرانے لگتا ہے اور ہاتھ کٹتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ
حضرتؐ نے اشارت کی طرف عادت امرا و سلاطین کے کہ وہ اسطرح کیا کرتے ہیں بطریق سیاست کے نہ بطریق حد شرعی کے واللہ اعلم ۔ **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل
دوسری **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
روایت ہے رافع بن خدیجؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرتؐ نے نہیں ہاتھ کاٹنا آتا بیچ چرانے میوہ کے کہ درخت پر لگا ہو اور نہ بیچ چرانے گابھے سفید کھجور کے
نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے **ف** امام ابو حنیفہؒ نے اس حدیث پر عمل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں نہیں ہاتھ کاٹنا آتا بیچ چرانے کسی میوہ
تر و تازہ کے برابر ہے کہ محرز ہو یا غیر محرز اور اسیطرح میوہ خشک کہ درخت پر ہو اور زراعت کہ خرمن میں کاٹ کر جمع نکیا ہو اور اسپر قیاس کیا ہے گوشت اور دودھ اور اور ایسی
چیزوں کو کہ جلدی خراب متغیر ہو جاویں اور اوروں نے واجب کیا ہے ہاتھ کاٹنے کو ان سب چیزوں میں اگر ہوں محرز اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا اور جو چیزیں حقیر مباح
ہیں دار الاسلام میں مانند لکڑی گھانس نرسل مچھلی پرندہ شکار ہڑتال چونا وغیرہ کے نزدیک امام اعظمؒ کے بسبب چوری انکے ہاتھ کاٹنا نہیں آتا ۔ **وَعَنْ** عَمْرِو
بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ مَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا
بَعْدَ اَنْ يُّؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیبؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اُسنے اپنے
دادا عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ حضرتؐ پوچھے گئے میوہ لٹکے ہوئے درخت کے سے فرمایا جو شخص کہ چراوے اس میں سے کچھ پیچھے اسکے
کہ جگہ دے اُسکو خرمن یعنی پہنچے ڈھال کے مول کو پس اُسکے ذمے پر ہے ہاتھ کاٹنا نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** مقصود یہ ہے کہ ہاتھ کاٹنا نہیں آتا بیچ میوے لٹکے کے کہ لٹکتا ہو

اور ملعون ہے وہ شخص کہ بدفعلی کرے جانور سے اور ملعون ہے وہ شخص کہ کرے عمل قوم لوط کا نقل کی یہ احمد نے ساتھ سند حسن کے ابن عباسؓ سے ع **وَعَنْهُ** اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی رَجُلٍ اَتٰی رَجُلًا اَوِ امْرَاَۃً فِیْ دُبُرِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابن
عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر رحمت نہیں کرتا اللہ عز وجل طرف اُس شخص کے کہ بدفعلی کرے کسی مرد سے یا عورت سے اُسکی
مقعد میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **وَعَنْهُ** اَنَّہٗ قَالَ مَنْ اَتٰی بَھِیْمَۃً فَلَا حَدَّ عَلَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ
عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ اَنَّہٗ قَالَ وَھٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ وَھُوَ مَنْ اَتٰی بَھِیْمَۃً فَاقْتُلُوْہُ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ اُنھون نے کہا جو
شخص کہ بدفعلی کرے چارپائے سے پس نہیں حد اسپر یعنی ولیکن تعزیر ہے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے سفیان ثوری سے کہ تحقیق
اُنھون نے کہا اور یہ حدیث صحیح تر ہے پہلی حدیث سے یعنی جو کہ ابن عباسؓ سے دوسری فصل میں گذری اور وہ پہلی حدیث یہ ہے کہ جو شخص بدفعلی کرے چارپائے
سے پس مار ڈالو اُسکو اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے یعنی اُسپر حد نہیں **ف** اُنھون نے کہا یعنی بطریق مرفوع کے والا اُنھون کچھ معنی قول ثوری کے وہذا
اصح ہے ع **وَعَنْ** عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقِیْمُوْا حُدُوْدَ اللّٰہِ فِی الْقَرِیْبِ وَالْبَعِیْدِ وَلَا تَاْخُذْکُمْ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃُ لَآئِمٍ رَوَاہُ
ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عبادہ بن صامتؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاری کیا کرو حدیں اللہ کی نزدیک والے اور دور والے پر اور نہ پکڑے اور نہ مانع
ہو تمکو بیچ جاری کرنے حکم اللہ کے ملامت ملامت کرنیوالے کی نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** نزدیک والے اور دور والے پر یعنی نزدیک کے ناتے والے پر اور دور کے
ناتے والے پر یا نزدیک سے مراد ہے ضعیف کہ نزدیک ہے پہونچنا اُس تک اور آسان ہے حکم کرنا اُسپر اور دور سے مراد ہے قوی کہ دور ہے پہونچنا اُس تک اور
دشوار ہے قائم کرنا حد کا اُسپر اور دوسرے معنی النسب ہیں اسلیے کہ مراد یہ ہے کہ قائم کرو حد اللہ کی ہر ایک پر ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِقَامَۃُ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنْ مَطَرِ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً فِیْ بِلَادِ اللّٰہِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ النَّسَائِیُّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے
یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاری کرنا ایک حد کا حدوں اللہ کی سے بہتر ہے برسنے مینھ چالیس راتوں کے سے بیچ تمام شہروں خدا کے نقل
کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی نسائی نے ابی ہریرہؓ سے **ف** یہ اسلیے ہے کہ بیچ قائم کرنے حدوں کے منع کرنا ہے خلق کو معاصی سے اور سبب ہے واسطے کھلنے
دروازوں آسمان کے یعنی سبب ہے نزول برکات کا اور بیچ عفو کرنے کے حدود سے اور سستی کرنیکے اُسمین گرفتاری ہے اُنکے لیے معاصی میں اور یہ سبب ہے
اُنکے گرفتار ہونیکا قحط سالی میں اور سبب ہے ہلاک کرنے خلق کا جیسے کہ وارد ہوا ہے کہ حباری مرجاتا ہے مارے دبلاپے کے بسبب گناہ بنی آدم کے یعنی اللہ تعالی نہیں
مینھ برساتا بسبب نحوست گناہ اُنکے کے اور حباری نام ایک جانور کا ہے اور خاص اُسکو اسلیے ذکر کیا کہ وہ دور دور سے اپنا قوت لے آتا ہے **بَابُ قَطْعِ السَّرِقَۃِ**
باب ہے بیچ بیان ہاتھ کاٹنے چور کے **ف** طیبی نے لفظ قطع السرقہ میں اضافت طرف مفعول کے بحذف مضاف کی ہے اے قطع اہل السرقہ اور سرقہ ساتھ فتح سین کے اور
کسرہ رے کے شرع میں اُسکو کہتے ہیں کہ لیوے مکلف خفیہ مال محرز سے کہ نہ ملک ہو اُسکی اُسمین اور نہ شبہ ملک اور مراد محرز سے یہ ہے کہ مال ایسی جگہ ہو کہ کوئی اُسکو نہ لے سکے
خواہ مکان حفاظت میں ہو خواہ اُسکے پاس کوئی نگہبان ہو جاگتا یا سوتا ہوا اور مراد شبہ ملک سے مال ذی رحم محرم کا ہے کہ جو کوئی مال ذی رحم محرم کا چرا ویگا تو اُسکو چوری
نہیں کہنے کے اور اُسمین ہاتھ کاٹنا نہیں آتا اور نصاب سرقہ کی ہمارے نزدیک دس درہم ہیں کہ اُنسے کم میں ہاتھ کاٹنا نہیں آتا اور نزدیک شافعیؒ کے چوتھائی دینار
سونے کی اور تین درہم چاندی کی یا قیمتی تین درہم کی ہو کوئی چیز اور دلیل اُنکی وہ حدیثیں ہیں کہ واقع ہوا ہے اُنمین کاٹنا ہاتھ کا چوتھائی دینار کے چرانے میں اور چوتھائی
دینار اُس وقت میں تین درہم کا تھا اور دینار بارہ درہم کا اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ دلیل ہماری یہ ہے کہ عمل کرنا اکثر پر اس باب میں اولی ہے بسبب حیلہ کرنیکے حدود میں اسلیے کہ اقل
میں شبہ عدم خیانت کا ہے اور روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لَا قَطْعَ اِلَّا فِیْ دِیْنَارٍ اَوْ عَشَرَۃِ دَرَاھِمَ اور اصل اس باب میں یہ ہے کہ کاٹنا ہاتھ کا بیچ زمانہ آنحضرت کے
سپر کی قیمت میں تھا پس شافعیہؒ تو کہتے ہیں کہ قیمت سپر کی تین درہم تھی اور حنفی نے کہا قیمت سپر کی اُس زمانہ میں دس درہم تھی روایت کی یہ ابن ابی شیبہ نے عبد اللہ

ہاتھ کاٹنے کا کیا پس ہاتھ کاٹنا اُسکا واجب ہوا پس نہین حق ہے واسطے تیرے اُسمین بلکہ یہ حق اللہ کا ہے تیرے معاف کرنیسے معاف نہین ہوسکتا اور
اسمین دلیل ہے اسپر کہ عفو جائز ہے پہلے اسکے کہ پہونچایا جاوے قضیہ اُسکا طرف حاکم کے کذا ذکرہ الطیبی و ابن الملک اور کہا ابن ہمام نے کہ جب حکم کیا جاوے
کسی شخص پر ہاتھ کاٹنے کا بسبب چوری کے پھر ہبہ کردے وہ چیز چور کو مالک اور سونپ دے اُس چیز کو طرف اُسکے یا بیچ ڈالے اسکو اُسکے ہاتھ تو نہ ہاتھ کاٹا
جاوے اور کہا زفرؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ نے کہ کاٹا جاوے اور یہی ایک روایت ہے ابی یوسفؒ سے اور مؤید ہے اُسکی حدیث صفوانؓ کی اور جواب اسکا یہ کہ یہ حدیث
ایک روایت مین تو اسیطرح ہے جیسے ذکر کیا ہی اور حاکم وغیرہ کی روایت مین کچھ زیادہ آئی ہے پس ہوا اس زیادتی مین اضطراب اور اضطراب موجب ضعف کا ہی ع

وَعَنْ بُسْرِ بْنِ اَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْاَيْدِيْ فِي الْغَزْوِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا فِي السَّفَرِ بَدَلَ الْغَزْوِ اور روایت ہے بسر بن ارطاۃؓ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے کہ نہ کاٹے جاوین ہاتھ غزوہ مین نقل کی یہ ترمذی
اور دارمی اور ابوداؤد اور نسائی نے مگر ابوداؤد اور نسائی نے کہا سفر مین بدلے غزوہ کے ف غزوہ مین کہا ابن ملک نے کہ یعنی نہ کاٹا جاوے ہاتھ چور کا جہاد
مین جبکہ ہو لشکر دار الحرب مین اور نہو امام اُنمین کا بردار ہوا انکا امیر لشکر کا اور اسیطرح اور حدود بھی نہ قائم کیجاوین اور اسپر عمل کیا ہے بعضے فقہا نے بسبب احتمال اسکے کہ
فتنہ مین پڑجاوے وہ ساتھ لاحق ہونے طرف دار الحرب کے اور بسبب خوف واقع ہونے تفرقہ اور سستی کے مجاہدوں مین اور طیبی نے کہا کہ یہ مذہب ابی حنیفہؒ کا ہی اور بعضون نے
کہا کہ مراد ہاتھ نہ کاٹنے سے غزوہ مین یہ ہی کہ اگر چوری کرے غنیمت کے مال مین سے پہلے تقسیم ہونیکے تو ہاتھ نہ کاٹے اسلیے کہ اُسکا اُسمین حق ہی اور کہا طیبی نے کہ سفر جو ذکر کیا
گیا ہی دوسری روایت مین مطلق حمل کیا جاوے مقید پر یعنی سفر جہاد پر ع

وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي السَّارِقِ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا يَدَهٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَهٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا يَدَهٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَهٗ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابی سلمہؓ سے کہ نقل کی ابوہریرہؓ سے یہ
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کے حق مین اگر چراوے کاٹو ہاتھ اُسکا یعنی دایان پھر اگر چراوے کاٹو پانون اُسکا یعنی بایان پھر اگر چراوے پس کاٹو ہاتھ اُسکا یعنی بایان پھر
اگر چراوے پس کاٹو پانون اُسکا یعنی دایان نقل کی یہ صاحب مصابیح نے شرح السنہ مین ف پہلے دایان ہاتھ کاٹنا پھر بایان پانون یہ تو سب کے نزدیک ہی اور بعد اُسکے بایان
ہاتھ اور دایان پانون کاٹنے مین تیسری اور چوتھی بار اختلاف کیا ہی علما نے امام شافعیؒ تو کہتے ہین کہ کاٹے بموجب اس حدیث کے اور ہمارے نزدیک اگر چوری کرے
تیسری بار تو نہ کاٹا جاوے بلکہ قید کیا جاوے قید خانے مین یہانتک کہ مرجاوے یا توبہ کرے اور دلیل ہماری یہ ہی کہ اجماع ہوا صحابہ کا اسپر اور یہ حدیث ابوسلمہؓ کی
محمول ہی تہدید و سیاست پر اور طحاوی نے اسطرح پر طعن کیا ہی اس حدیث پر کہ مین نے بہت آثار و قضایا صحابہ کو تلاش کیا مگر کچھ اثر اور اصل اس حدیث کی نہ
پائی اور بہت سے حفاظ حدیث سے علما مین وہ سب اس حدیث سے انکار رکھتے تھے جیسے کہ عینی اور عنایہ و ہدایہ مین مذکور ہی اور کہا ابن ہمام نے کہ پانون ٹخنے سے
کاٹا جاوے نزدیک اکثر اہل علم کے ع

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جِيْءَ بِسَارِقٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ بِهٖ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ بِهٖ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ بِهٖ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ فَاُتِيَ بِهٖ الْخَامِسَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَانْطَلَقْنَا بِهٖ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اجْتَرَرْنَاهُ فَاَلْقَيْنَاهُ فِيْ بِئْرٍ وَرَمَيْنَا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ فِيْ قَطْعِ السَّارِقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْطَعُوْهُ ثُمَّ احْسِمُوْهُ
اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا لایا گیا ایک چور پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا کاٹو ہاتھ اُسکا یعنی دایان پس کاٹا گیا ہاتھ پھر لایا گیا چور روبرو حضرتؐ کے دوسری بار پس
فرمایا کاٹو یعنی بایان پانون اُس کا پھر کاٹا گیا پھر لایا گیا چور تیسری بار پس فرمایا کاٹو یعنی بایان ہاتھ اُسکا پس کاٹا گیا پھر لایا گیا چوتھی بار پس فرمایا کاٹو یعنی دایان پانون
اُسکا پھر کاٹا گیا پھر لایا گیا پانچوین بار پس فرمایا مار ڈالو اُسکو پس لیگئے ہم اُسکو اور مار ڈالا اُسکو پھر کھینچا ہمنے اُسکو اور ڈالدیا کنوین مین اور پھینکے ہمنے اُسپر پتھر نقل کی یہ ابوداؤد
اور نسائی نے اور نقل کی بغوی نے شرح السنہ مین بیچ کاٹنے ہاتھ چور کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ کاٹو تم ہاتھ اُسکا پھر تل دو اُسکو ف یعنی تاکہ خون بند ہو جاوے اور کہا
خطابی نے کہ نہین جانتا مین کسی فقیہ کو کہ مباح رکھا ہو مار ڈالنا چور کا اگرچہ مکرر چوری کرے اور کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ حدیث لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ

درخت پر اس لیے کہ محرز نہیں ہے اور جب کاٹا گیا درخت سے اور خرمن میں ڈالا گیا خشک ہونیکے لیے تو اُسمیں ہاتھ کاٹا جاوے بسبب محرز ہونیکے یہ حدیث دلیل ہے جمہور کی سوائے حنفیہ کے کیونکہ جب تلک خشک نہیں ہوا میوہ اور اُس سے چرایا تو ہاتھ کاٹنا نہیں آتا نزدیک امام اعظمؒ کے اور تقیید بعد ان یؤویہ الجرین خشک ہونے کی صورت میں ہے موافق عادت عرب کے جیسے کہ ثمر میں قطع نہیں ہے چنانچہ بیان اسکا اوپر کی حدیث کے فائدے میں ہو چکا پس حنفیہ اسکا یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ حدیث معارض کیگئی ہے ساتھ اس حدیث مطلق کے لا قطع فی ثمر ولا کثر اور یہ بھی فرمایا لا قطع فی الطعام یعنی نہیں ہاتھ کاٹنا آتا طعام میں کہ مہیا ہو کھانے کیلیے والا گیہوں اور شکر میں ہاتھ کاٹنا آتا ہے بالاتفاق اور اور بہت بڑی تقریر ملا علیؒ نے لکھی ہے مرقات میں جو چاہے وہاں سے دیکھ لے ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ حُسَیْنِ الْمَکِّیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ وَلَا فِیْ حَرِیْسَةِ جَبَلٍ فَاِذَا اٰوَاهُ الْمُرَاحُ وَالْجَرِیْنُ فَالْقَطْعُ فِیْمَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین مکی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کاٹنا آتا ہاتھ کا بیچ میوے لگے ہوئے درخت کے اور نہ بیچ جانور چرنیوالے پہاڑ کے پس جسوقت کہ ٹھکانا دے جانور کو ہی کوجگہ بند ہونے جانوروں کی اور جگہ دے میوے کو خرمن پس ہاتھ کاٹنا ہے اُسقدر میں کہ پہنچے قیمت ڈھال کو نقل کی یہ مالکؒ نے **ف** کہا طیبی نے کہ لفظ حریسہ بمعنی مفعول کے ہے یعنی محروسہ جبل اور محروسہ جبل اُس جانور کو کہتے ہیں کہ چرتا ہو پہاڑ میں اور اُسکی کوئی حفاظت نکرتا ہو پس اسکے چرانے میں ہاتھ کاٹنا اسلیے نہیں آتا کہ محرز نہیں ہے ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً مَشْهُوْرَةً فَلَیْسَ مِنَّا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے لوٹنے والے پر کاٹنا ہاتھ کا اور جو شخص لوٹے لوٹنا مشہور یعنی آشکارا کہ لوگ دیکھتے ہوں پس نہیں وہ ہم میں سے یعنی ہمارے طریقے پر نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** لوٹنے والا اسکو کہتے ہیں کہ لیوے مال کسی کا لوگوں کے سامنے زبردستی پس وہ اگرچہ بدتر ہے پوشیدہ لینے سے لیکن اُسکا ہاتھ نہیں کاٹنا آتا بسبب اطلاق ہونیکے اُسپر چور کا اس لیے کہ چور وہ ہے کہ خفیہ لے ع وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلٰی خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوٰی فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَیَّةَ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ فَنَامَ فِی الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهٗ فَجَاءَ سَارِقٌ وَاَخَذَ رِدَاءَهٗ فَاَخَذَهٗ صَفْوَانُ فَجَاءَ بِهٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ اَنْ تُقْطَعَ یَدُهٗ فَقَالَ صَفْوَانُ اِنِّیْ لَمْ اُرِدْ هٰذَا هُوَ عَلَیْهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِیَنِیْ بِهٖ وَرَوٰی نَحْوَهٗ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِیْهِ وَالدَّارِمِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں اوپر خائن کے اور نہ لوٹنے والے کے اور نہ اُچکے کے ہاتھ کاٹنا نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور روایت کی صاحب مصابیح نے شرح السنہ میں یہ کہ صفوانؓ بن اُمیہ آئے مدینہ میں پس سو گئے مسجد میں اور سر کے نیچے رکھی اپنی چادر پس آیا چور اور لی اُنکی چادر پس پکڑا اُسکو صفوانؓ نے اور لے آیا اُسکو پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس حکم فرمایا حضرتؐ نے ہاتھ کاٹنے اُسکے کا یعنی بعد اقرار کرنے اُسکے کے ساتھ چوری کے یا ثابت ہونے اسکے کے ساتھ گواہوں کے پس کہا صفوانؓ نے کہ تحقیق میں نے نہیں ارادہ کیا تھا اُسکا یعنی اُسکے لانیسے مجکو یہ نہیں منظور تھا کہ آپ ہاتھ کاٹنے کا حکم کیجیے وہ چادر اسپر صدقہ ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیوں نہ تصدق کیا تو نے اور نہ بخشا تو نے پہلے اسکے کہ لاوے تو اُس کو میرے پاس اور روایت کی مانند اسکے ابن ماجہ نے عبد اللہ بن صفوانؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور دارمی نے ابن عباسؓ سے **ف** خائن اُسکو کہتے ہیں کہ کوئی چیز بطریق عاریت یا امانت کے اُسکو دیجاوے اور وہ لے لیوے اُسمیں سے اور دعوی کرے اُسکے ضائع ہونیکا یا منکر ہو جاوے کہ مجکو دی ہی نہیں پس خائن کا ہاتھ کاٹنا اسلیے نہیں آتا کہ قصور ہی حرز میں یعنی حفاظت کامل نہیں چنانچہ ہدایہ میں بیان اسکا مفصل مذکور ہے اور لوٹنے والے اور اُچکے کا اسلیے نہیں ہاتھ کاٹنا آتا کہ خفیہ نہیں لیتے مال غیر کا چنانچہ اوپر بیان اسکا مفصلاً ہو چکا ہے کہا ابن ہمامؒ نے کہ یہی مذہب ہے چاروں اماموںؒ کا اور سر کے نیچے رکھی چادر ہدایہ میں لکھا ہے کہ صحیح تر یہ ہے کہ رکھنا ایک چیز کا نیچے سر کے حرز ہے اور کیوں نہ تصدق کیا تو نے الخ یعنی پہلے تو نے کیوں نہ معاف کیا اور حق اپنا نہ چھوڑ دیا اور اب میرے پاس قضیہ اس کا لایا اور میں نے حکم

یعنی میں نہیں جانتا کہ حال میرا کیا ہوگا اُس وقت میں صبر کرونگا یا بھاگ جاؤنگا فرمایا لازم ہے تجھپر صبر کرنا کہا حماد بن ابی سلیمان نے کہ کاٹا جاوے ہاتھ کفن چور کا
اسواسطے کہ داخل ہوا میت پر اُسکے گھر میں نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی آنحضرتؐ نے قبر کو بیت کہا پس قبر حرز ہوئی جب کہ گھر ہوتا ہے اگر کچھ گھر سے چرا وے تو ہاتھ
کاٹا جاتا ہے پس اسیطرح بیچ چرانے کفن کے قبر سے ہاتھ کاٹا جاوے پس یہ جو دلیل پکڑی حماد نے اسکا جواب یہ ہے کہ یہ ضرور نہیں کہ جس جگہ پر اطلاق بیت کا ہو وہ
حرز بھی ہو کیا نہیں دیکھتا ہے تو اگر کوئی چرا وے کچھ ایسے بیت سے کہ نہو اُسکے لیے دروازہ بند یا نگہبان تو نہیں کاٹا جاتا ہاتھ بلا خلاف کہا ابن ہمام نے کہ نہیں
ہاتھ کاٹا جاتا کفن چور کا نزدیک ابی حنیفہؒ اور محمدؒ کے اور کہا ابو یوسفؒ اور تینوں اماموں نے کہ اُسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور باقی تحقیق اس مقام کی مرقات میں دیکھنی
چاہیے ح ع **باب الشفاعۃ فی الحدود** باب ہے بیچ بیان سفارش کرنے کے بیچ مقدمہ حدون کے ف یعنی امام سے درخواست کرے کہ درگذر کرے
قائم کرنے حد کے سے ح **الفصل الاول** فصل پہلی عن عائشۃ ان قریشا اھمھم شان المرأۃ المخزومیۃ التی سرقت فقالوا
من یکلم فیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ومن یجترئ علیہ الا اسامۃ بن زید حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلمہ
اسامۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشفع فی حد من حدود اللہ ثم قام فاختطب ثم قال انما اھلک الذین قبلکم
انھم کانوا اذا سرق فیھم الشریف ترکوہ واذا سرق فیھم الضعیف اقاموا علیہ الحد وایم اللہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت
یدھا متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قالت کانت امرأۃ مخزومیۃ تستعیر المتاع وتجحدہ فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بقطع یدھا فاتی اھلھا اسامۃ فکلموہ فکلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھا ثم ذکر الحدیث بنحو ما تقدم
روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ قریش کو یعنی صحابہؓ کو کہ قریش سے تھے فکر میں ڈالا حال عورت مخزومیہ کے نے کہ چوری کی تھی یعنی اور وہ اسباب عاریۃً لیکر منکر ہو جاتی
تھی اور حضرتؐ نے اُسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم کیا تھا پس کہا آپس میں کہ کون کلام یعنی سفارش کرے اُسکے مقدمہ میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کہ نہیں
جراءت کرتا کوئی حضرتؐ سے مگر اسامہؓ بن زید کہ پیارے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی پس کلام کیا اُنھوں نے اسامہؓ سے پھر کلام کیا آنحضرتؐ سے
اسامہؓ نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفارش کرتا ہے تو بیچ حد کے اللہ کی حدون سے پھر کھڑے ہوئے حضرتؐ اور خطبہ فرمایا پھر فرمایا یعنی اثناے
خطبہ میں یا بعد حمد و ثنا کے کہ نہیں ہلاک کیا اُن لوگون کو کہ تھے پہلے تمسے مگر اسنے کہ وہ تھے جسوقت چراتا درمیان اُنکے کوئی شریف یعنی قوی چھوڑ دیتے اُسکو
یعنی بغیر قائم کرنے حد کے اُسپر اور جسوقت چراتا اُنمین کوئی غریب جاری کرتے اُسپر حد اور قسم ہے اللہ کی اگر تحقیق فاطمہؓ بیٹی محمدؐ کی چراوے تو البتہ کاٹون ہاتھ اُسکا
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یون آیا ہے کہ کہا حضرت عائشہؓ نے کہ تھی ایک عورت مخزومیہ بعاریت لیتی اسباب لوگون سے اور منکر
ہو جاتی تھی پس حکم فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کاٹنے ہاتھ اُسکے کے پس آئے لوگ اُس عورت کے اسامہؓ کے پاس اور کلام کیا اسامہؓ سے پھر کلام کیا اسامہؓ
نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مقدمہ اُس عورت کے پھر ذکر کی مسلم نے یا روایت کرنیوالے نے عائشہؓ سے حدیث مانند اُس چیز کے کہ گذری ف مخزومیہ
منسوب ہے طرف بنی مخزوم کے کہ وہ بڑا قبیلہ ہے قریش میں سے اور منکر ہو جاتی اگر کہا جاوے کہ بسبب انکار کے ہاتھ کاٹنا نہیں آیا ہے جواب سکا یہ کہ ذکر انکار کا
واسطے معلوم کروانے حال اُس عورت کے ہے کہ یہ حال رکھتی تھی اور کاٹنا ہاتھ کا بسبب چوری اُسکی کے تھا جیسے کہ حدیث متفق علیہ میں اوپر گذرا پس تقدیر یہی ہے سرقت
کہا جمہور نے کہ نہیں ہاتھ کاٹا آتا اُسکا کہ مکر جاوے عاریت کی چیز لیکر اور کہا امام احمدؒ اور اسحٰقؒ نے کہ واجب ہے ہاتھ کاٹنا اسمین بھی اور اجماع ہے علما کا اسپر کہ
حرام ہے سفارش کرنی حد میں بعد پہنچنے قضیہ اُسکے کے پاس امام کے بسبب اس حدیث کے اور اجماع ہے اسپر کہ حرام ہے سفارش کروانی اُنمین اور پہلے پہنچنے قضیہ کے
پاس امام کے اجازت دی ہے سفارش کی اکثر علما نے جبکہ نہو وہ شخص کہ سفارش کیجاوے اُسکی صاحب شر اور ایذا دینے والا لوگون کو اور وہ گناہ کہ واجب ہے
اُسمین تعزیر جائز ہے سفارش کرنی اور سفارش کروانی اُنمین برابر ہے کہ پہنچا قضیہ امام پاس یا نہ پہنچا اسلیے کہ یہ سفارش آسان ہے بلکہ مستحب ہے اگر نہو

إلا بإحدى ثلاث کے اور بعضون نے کہا کہ قتل اُس چور کا بطریق سیاست کے تھا امام کو پہونچتا ہے کہ اجتہاد کرے بیچ تعزیر مفسدون کے اور جسطرح چاہے سزا دے اور بعضون نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا مرتد ہونا اُسکا پس مباح کیا خون اُسکا اور حکم کیا ساتھ قتل اُسکے کے اور بعضون نے کہا اولی یہ ہے کہ حمل کیا جاوے اسپر کہ وہ حلال جاننے والا چوری کا تھا اور ضرور ہے ان تاویلات سے و الا اگر مسلمان ہوتا تو کھینچ کر ڈالنا اُسکا کنوین مین مباح نہوتا واللہ اعلم ح **وَعَنْ** فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِي عُنُقِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے فضالہ رض بن عبید سے کہ کہا لایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور پس کاٹا گیا ہاتھ اُسکا یعنی حضرت کے حکم سے پھر حکم فرمایا واسطے ہاتھ اُسکے کے کہ لٹکایا جاوے اُسکی گردن مین پس لٹکایا گیا ہاتھ اُسکی گردن مین یعنی تا عبرت ہووے اور ونکو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** کہا ابن ہمام نے کہ منقول ہے امام شافعی رح اور احمد رح سے کہ سنت ہے ہاتھ لٹکانا چور کا چور کے گلے مین اور ہمارے نزدیک موقوف ہے امام پر اگر مناسب جانے تو لٹکاوے اور سنت نہین اسلیے کہ نہین ثابت ہوا ہے حضرت صلعم سے کہ جسکا ہاتھ کاٹا ہو اُسکے گلے مین لٹکایا ہو ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوكُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ چراوے غلام پس بیچ ڈال اسکو اگرچہ بدلے نش کے ہو نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** نش ساتھ زبر نون اور تشدید شین معجمہ کے نصف اوقیہ یعنی بیس درہم کو کہتے ہین اور مراد یہ ہے کہ بیچ ڈال اسکو اگرچہ تھوڑے مول کو بکے اسلیے کہ وہ عیب دار ہے اور مالک رح اور شافعی رح اور احمد رح اور اکثر اہل علم کے نزدیک اگر غلام چوری کرے تو ہاتھ اُسکا کاٹا جاوے بھگوڑا ہو یا غیر بھگوڑا اور حنفیہ کے نزدیک اگر چراوے ایک خاوند بیوی مین سے مال دوسرے کا یا غلام مال مالک بنے کے مین سے یا بیوی مالک اُسکے کی یا خاوند مالکہ اُسکے کا تو نہ کاٹا جاوے ہاتھ اُسکا واسطے ہونے اذن کے داخل ہونے مین عادۃ پس خلل پڑا احراز مین ع

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَهُ فَقَالُوا مَا كُنَّا نُرَاكَ تَبْلُغُ بِهِ هٰذَا قَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا لایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور پس حکم کیا ہاتھ کاٹنے اُسکے کا پس عرض کیا صحابہ نے کہ نہ تھے ہم گمان کرتے آپکو کہ حکم فرماؤ گے اس چور کیلیے ہاتھ کاٹنے کا یعنی بلکہ گمان کرتے تھے ہم کہ رحم کر دوگے اُسپر ظاہرا وہ جو محل شفقت تھا مثل قرابتی اور مانند اُسکے کے اسلیے حضرت نے فرمایا اگر ہوتی فاطمہ رض البتہ کاٹتا مین ہاتھ اُسکا نقل کی یہ نسائی نے **ف** حاصل حضرت صلعم کے جواب کا یہ کہ یہ حق اللہ تعالی کا ہے واجب ہے مجھپر جاری کرنا اُسکا اسمین چشم پوشی نہین کر سکتا اگر بالفرض یہ فعل میرے پارہ جگر سے صادر ہوتا تو اسکا بھی ہاتھ کاٹتا **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بِغُلَامٍ لَهُ فَقَالَ اقْطَعْ يَدَهُ فَإِنَّهُ سَرَقَ مِرْآةً لِامْرَأَتِي فَقَالَ عُمَرُ لَا قَطْعَ عَلَيْهِ وَهُوَ خَادِمُكُمْ أَخَذَ مَتَاعَكُمْ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ کہا لایا ایک شخص پاس حضرت عمر رض کے غلام اپنا اور کہا کہ کاٹو تم ہاتھ اُسکا اسلیے کہ اُسنے چرایا ہے آئینہ میری عورت کا پس کہا حضرت عمر رض نے نہین ہاتھ کاٹنا اسپر یہ ہے خدمتگار تمھارا لی چیز تمھاری نقل کی یہ مالک رح نے **ف** گویا کہ حضرت عمر رض نے اشارہ کیا ساتھ اسکے طرف علت نہ کاٹنے کے اور وہ وجود اذن کا ہے ساتھ آنیکے تمھارے پاس پس احراز نہ رہا اور یہی مذہب ہے ہمارا اور امام احمد رح کا بخلاف اور اہل علم کے ح **وَعَنْ** أَبِي ذَرٍّ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ قَالَ حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ تُقْطَعُ يَدُ النَّبَّاشِ لِأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ذر رض سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوذر کہا مین نے حاضر ہون یا رسول اللہ اور فرمان بردار ہون فرمائیے کیا فرماتے ہین آپ فرمایا کیا کریگا تو جسوقت کہ پہونچے گی لوگون کو موت یعنی وبا یعنی بھاگے گا تو موت سے یا صبر کریگا ہوگا گھر یعنی قبر اُسوقت بیچ بدلے خادم کے یعنی اتنی کثرت سے موت ہوگی اسوقت کہ جگہ قبر کی خریدی جاویگی ساتھ قیمت غلام کے کہا مین نے اللہ اور رسول اُسکا زیادہ جانتے ہین

ف جو کوئی پیوے شراب اگرچہ ایک قطرہ ہو پھر پکڑا جاوے اور بو اُسکی موجود ہو یا لاویں لوگ اُسکو اس حال میں کہ وہ نشے میں ہو اگرچہ نشا بسبب پینے نبیذ کے ہو اور گواہی دیں اُس پینے کی دو شخص یا وہ اقرار کرے اُسکا ایکبار اور نزدیک ابی یوسفؒ کے دو بار اور معلوم ہو پینا اُسکا بخوشی تو حد مارا جاوے جبکہ ہو ہوشیار اسّی کوڑے آزاد کیلیے اور چالیس غلام کیلیے متفرق اُسکے بدن پر جیسے کہ زنا میں مارتے ہیں اور اقرار کیا اُسنے یا گواہی دی دو شخصوں نے اُسپر بعد جاتے رہنے بو اُسکی کے تو نہ حد مارا جاوے اور نہ حد مارا جاوے وہ شخص کہ پائی جاوے اُس سے بو شراب کی یا قے کرے شراب یا اقرار کرے پھر پھر جاوے اقرار سے یا اقرار کرے حالت نشے میں اور نشا موجب حد کا وہ ہے کہ نہ امتیاز کرے مرد و عورت میں اور زمین و آسمان میں اور صاحبینؒ کے نزدیک یہ ہے کہ ہذیان اور واہی تباہی باتیں بکنے لگے اور فتوی اسی پر ہے **تلفیق**

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِی الْخَمْرِ بِالْجَرِیْدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ اَبُوْبَکْرٍ اَرْبَعِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَضْرِبُ فِی الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِیْدِ اَرْبَعِیْنَ روایت ہے انسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مارا یعنی حکم کیا مارنے کا بیچ حد شراب پینے کے ساتھ سنٹیوں کھجور کے اور پاپوشوں کے اور مارے ابوبکرؓ نے چالیس کوڑے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں انسؓ سے یوں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے مارتے حد شراب میں ساتھ جوتیوں اور سنٹی کھجور کے چالیس **ف** پہلی روایت میں حد بغیر تعین عدد کے آئی پس وہ مجمل ہے مبین ہے اُسکی روایت دوسری کہ عدد اُسکے چالیس تھے اس حدیث پر عمل کیا ہے امام شافعیؒ نے اور امام ابو حنیفہؒ کی دلیل اور حد شیں ہیں کہ اُنمیں اسّی کوڑے آئے ہیں چنانچہ وہ روایتیں موقعات میں مذکور ہیں ع **وَعَنِ** السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ کَانَ یُؤْتٰی بِالشَّارِبِ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِمْرَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَۃِ عُمَرَ فَنَقُوْمُ اِلَیْہِ بِاَیْدِیْنَا وَنِعَالِنَا وَاَرْدِیَتِنَا حَتّٰی کَانَ اٰخِرُ اِمْرَۃِ عُمَرَ فَجَلَدَ اَرْبَعِیْنَ حَتّٰی اِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوْا جَلَدَ ثَمَانِیْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے سائب بن یزیدؓ سے کہا تھا لایا جاتا پینے والا شراب کا بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیچ خلافت ابی بکرؓ اور ابتدا ے خلافت عمرؓ کے پس کھڑے ہوتے ہم اُسپر اور مارتے ساتھ ہاتھوں اپنے کے اور جوتیوں اپنی کے اور چدروں اپنی کے یہانتک کہ ہوئی آخر خلافت حضرت عمرؓ کی پس مارتے تھے چالیس کوڑے یہانتک کہ جب حد سے گذرے شراب پینے والے اور نکل گئے حد اعتدال سے مارے حضرت عمرؓ نے اسّی کوڑے نقل کی یہ بخاری نے **ف** اور چدروں اپنی کے شاید کہ وہ لپیٹتے ہوں گے چدروں کو بطور کوڑے کے اور اُنسے مارتے ہونگے اور مراد راوی کی یہ ہے کہ اول وقت میں حد بغیر تعیین عدد کے تھی اور ظاہر یہ ہے کہ مراد یہ تھی کہ حد کم کی تھی چالیس کوڑوں سے بسبب قول اُسکے کے یہانتک کہ ہوئی آخر خلافت الخ اور اسّی کوڑے حضرت عمرؓ نے واسطے سیاست کے مارے اور اجماع ہوا صحابہ کا اسپر پس نہیں جائز کسی کو مخالفت معہذا تجاوز عدد سے دن بدن زیادہ ہے اور منقول ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا مارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکرؓ نے چالیس کوڑے اور کامل کیا اُسکو عمرؓ نے کہ مارے اسّی کوڑے اور سب سنت ہے اور اب اجماع ہے اسی پر ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْہُ فَاِنْ عَادَ فِی الرَّابِعَۃِ فَاقْتُلُوْہُ قَالَ ثُمَّ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فِی الرَّابِعَۃِ فَضَرَبَہٗ وَلَمْ یَقْتُلْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ قَبِیْصَۃَ بْنِ ذُؤَیْبٍ وَفِیْ اُخْرٰی لَھُمَا وَلِلنَّسَائِیِّ وَابْنِ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیِّ عَنْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھُمُ ابْنُ عُمَرَ وَمُعَاوِیَۃُ وَاَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَالشَّرِیْدُ اِلٰی قَوْلِہٖ فَاقْتُلُوْہُ روایت ہے جابرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ پیوے شراب پس مارو اُسکو دُرّے پس اگر عود کرے اور پیوے چوتھی بار پس قتل کرو اُسکو کہا جابرؓ نے پھر لایا گیا پاس حضرتؐ کے بعد اس حدیث کے ایک شخص کہ تحقیق پی تھی شراب بیچ چوتھی بار کے پس مارا اُسکو اور نہ قتل کیا اُسکو نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ ابوداؤد نے قبیصہ بن ذویب سے اور بیچ اور روایت ترمذی اور ابوداؤد کے اور بیچ اور روایت نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی کے ایک جماعت اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انمیں سے ابن عمرؓ اور معاویہؓ اور ابوہریرہؓ اور شریدؓ ہیں قول اُنکے فاقتلوہ تک ہیں یعنی انکی روایت میں ثم اتی الخ نہیں ہے **ف** پس قتل کرو مراد یہ ہے کہ بہت مارو یا امر بسبیل زجر اور تہدید اور سیاست کے تھا اور بعضوں نے کہا یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا اور پس نہ قتل کیا اُسکو اس سے معلوم ہوا کہ حکم قتل کرنیکا بسبیل زجر اور تہدید اور سیاست کے تھا یا منسوخ ہوا ساتھ اس حدیث کے اور نقل کیا نووی نے ترمذی سے کہ کہا نہیں ہے میری کتاب میں کوئی حدیث کہ اجماع کیا ہو امت نے اوپر ترک کرنے عمل کے اُسپر مگر حدیث

وہ جسکی سفارش کیجاوے ایذا دیوے والا ہو ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهٗ دُوْنَ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ وَمَنْ خَاصَمَ فِيْ بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهٗ لَمْ يَزَلْ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى
يَنْزِعَ وَمَنْ قَالَ فِيْ مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيْهِ اَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَنْ اَعَانَ
عَلٰى خُصُوْمَةٍ لَا يَدْرِيْ اَحَقٌّ اَمْ بَاطِلٌ فَهُوَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے
جو شخص کہ حائل ہو سفارش اسکی نزدیک حد کے حدون اللہ کی سے یعنی منع کرے بسبب سفارش اپنی کے حد کو پس تحقیق ضد کی اُسنے اللہ سے
یعنی مخالفت کی امر اسکے کی اسلیے کہ امر اسکا قائم کرنا ہے حدونکا اور جو شخص کہ جھگڑا کسی سے بیچ باطل کے یعنی ناحق حالانکہ جانتا ہے اسکو کہ باطل ہے
ہمیشہ رہتا ہے بیچ غضب اللہ کے یہانتک کہ باز آوے اُس سے اور جس شخص نے کہا بیچ حق مومن کے وہ کہ نہین اسمین یعنی عیب نقصان رکھے گا اسکو
اللہ تعالی بیچ کیچڑ پیپ لہو دوزخیون کے یہانتک کہ نکلے اسچیز سے کہ کہا ہے یعنی اُس گناہ سے ساتھ توبہ کے یا پاک ہووے اور برآوے اُس سے ساتھ پورا
ہو چلنے عذاب کے کہ مستحق اُسکا ہوا ہے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے اور بیچ روایت بیہقی کے شعب الایمان مین یہ بھی ہے کہ جو کوئی مدد کرے ایک جھگڑے
پر کہ نہین جانتا کہ حق ہے یا باطل پس وہ بیچ غضب الٰہی کے ہے یہانتک کہ باز آوے **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَيَّةَ الْمَخْزُوْمِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ
بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوْجَدْ مَعَهٗ مَتَاعٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلٰى فَاَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا كُلَّ
ذٰلِكَ يَعْتَرِفُ فَاَمَرَ بِهٖ فَقُطِعَ وَجِيْءَ بِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ اِلَيْهِ فَقَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ ثَلٰثًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ هٰكَذَا وَجَدْتُ فِي الْاُصُوْلِ الْاَرْبَعَةِ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ
وَشُعَبِ الْاِيْمَانِ وَمَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ وَفِيْ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ بِالرَّاءِ وَالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ بَدَلَ الْهَمْزَةِ وَالْيَاءِ اور روایت ہے ابی امیہ مخزومیؓ سے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا ایک چور تحقیق اقرار کیا چوری کا اقرار صریح اور نہ پائی گئی ساتھ اسکے کوئی چیز یعنی چوری کے مال مین سے پس فرمایا اسکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین گمان کرتا مین تجھکو کہ چرایا ہو کہا اُسنے کہ ہان چرایا ہے پس پھر کہا آنحضرتؐ نے یہ لفظ دو بار یا تین بار کہ گمان نہین کرتا مین تجھکو کہ چرایا ہو
ہر بار اقرار کرتا تھا وہ کہ مین نے چرایا ہے پس حکم کیا آنحضرتؐ نے واسطے اسکے ساتھ کاٹنے ہاتھ کے پس کاٹا گیا ہاتھ اور لایا گیا وہ چور یعنی بعد ہاتھ کاٹنے کے حضرتؐ کے
پاس پس فرمایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش طلب کر اللہ سے یعنی ساتھ زبان کے اور رجوع کر طرف اسکے یعنی ساتھ دل کے پس کہا چور نے کہ بخشش
مانگتا ہون اللہ سے اور رجوع کرتا ہون طرف اُسکے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یا الٰہی قبول کر توبہ اسکی نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور
دارمی نے اسیطرح سے پایا مین نے بیچ اصول چارون کے کہ عبارت چارون سنن مذکورہ سے ہے اور جامع الاصول مین اور شعب الایمان مین کہ بیہقی کی ہے اور
معالم السنن مین کہ خطابی کی ہے ابی امیہ سے یعنی یہ بیان ہے ہکذا کا یعنی صاحب مشکوۃ کہتا ہے کہ اُن سب کتابون مذکورہ مین ابی امیہ ہے اور بیچ نسخون مصابیح
کے عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ ساتھ رے مکسورہ کے اور ث تین نقطہ والی کے بدلے ہمزہ کے اور یے کے **ف** کہا شیخ ابن حجر عسقلانی نے کہ یہ غلط ہے اگرچہ ابو رمثہ
بھی صحابی ہے لیکن یہ حدیث اُس سے نہین ہے اور یہ جو فرمایا حضرتؐ نے کہ نہین گمان کرتا مین آخر مقصود حضرتؐ کا اس سے یہ تھا کہ وہ رجوع کرے اپنے اقرار
اور ساقط ہو جاوے حد اُس سے جیسے کہ حد زنا مین کرتے تھے اور یہ ایک قول شافعیؒ کا ہے دو قولون مین سے اور ہمارے نزدیک اور اور اماموں کے نزدیک یہ مخصوص ساتھ حد
زنا کے ہے اور حضرتؐ نے جو چور کو استغفار کا حکم کیا یہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ حد نہین ہے پاک کرنیوالی بالکل بلکہ وہ پاک کرنے والی ہے اصل گناہ کو پس نہین ہے
عذاب اُسپر دوبارہ پروردگار کی جانب سے ع **بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ** باب ہے بیچ بیان حد شراب کے **ف** پینا شراب کا حرام ہے ساتھ کتاب و سنت کے اور
اجماع کے اور حد شراب پینے کی اسّی کوڑے ہین نزدیک جمہور ائمہ کے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور مذہب شافعیؒ کا اور ایک قوم کا مذہب یہ ہے کہ چالیس کوڑے ہین

کہ اتنے ہی کوڑے مارنے چاہئیں اگرچہ بعضی حدیثوں میں چالیس یا مانند چالیس کے واقع ہوئے ہیں پس چونکہ میں اسی مارون اور وہ مرجاوے تو ڈرتا ہوں کہ شاید زیادتی
بہ نسبت میرے ثابت ہو پس اس جہت سے دیت دونگا اور اجماع ہے علما کا اوپر اسکے کہ جسپر حد واجب ہو اور حد لگے اور وہ مرجاوے تو دیت اسکی نہیں آتی اور حضرت علیؓ
سے یہ بات بنا بر احتیاط کے تھی اگرچہ فرمایا وقت مشورہ کے حضرت عمرؓ سے کہ اسی دُرّے محبوب تر ہیں نزدیک میرے ح **وَعَنْ** ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدَّيْلِمِيِّ قَالَ اِنَّ
عُمَرَ اسْتَشَارَ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ اُرٰى اَنْ تَجْلِدَهٗ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً فَاِنَّهٗ اِذَا شَرِبَ سَكِرَ وَاِذَا سَكِرَ هَذٰى وَاِذَا هَذٰى افْتَرٰى فَجَلَدَ عُمَرُ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ ثَمَانِيْنَ رَوَاهُ مَالِكٌ
اور روایت ہے ثور بن زید دیلمیؓ سے کہ کہا تحقیق حضرت عمرؓ نے مشورہ کیا یعنی صحابہؓ سے بیچ تعین حد شراب کے پس کہا واسطے اُنکے حضرت علیؓ نے کہ رائے میری یہ ہے کہ مارو اسکو
اسی دُرّے اسلیے کہ تحقیق جسوقت پیتا ہے شراب مست ہوجاتا ہے اور جسوقت مست ہوتا ہے ہذیان بکتا ہے اور جسوقت کہ ہذیان بکتا ہے بہتان لیتا ہے پس حکم کیا حضرت
عمرؓ نے بیچ مارنے حد شراب کے اسی دُرّے نقل کی یہ مالکؒ نے **ف** بہتان لیتا ہے یعنی افترا کرتا ہے محصنات پر ساتھ زنا کے پس نشہ باعث قذف کا ہوتا ہے اور حد قذف
کے اسی دُرّے ہیں اور حکم باعتبار اغلب کے ہے پس حضرت عمرؓ نے اسی دُرّے مارے حد شراب میں حضرت علیؓ کے کہنے سے اور اجماع کیا صحابہؓ نے اسیطرح **بَابُ مَا لَا يُدْعٰى**
عَلَى الْمَحْدُوْدِ باب ہے اُس چیز کا کہ دعا بد نہ کیجاوے اُسپر کہ حد مارا جاوے **ف** جیسے کہ ایک شخص نے حضرت کے سامنے شراب پینے والے کو کہا اَخْزَاكَ
اللّٰهُ اور حضرتؐ نے منع فرمایا کہ یوں نہ کہو اور مغفرت اور رحمت چاہو ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ
يُلَقَّبُ حِمَارًا كَانَ يُضْحِكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهٗ فِي الشَّرَابِ فَاُتِيَ بِهٖ يَوْمًا فَاَمَرَ بِهٖ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَللّٰهُمَّ
الْعَنْهُ مَا اَكْثَرَ مَا يُؤْتٰى بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُوْهُ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ ایک شخص نام اُسکا تھا
عبد اللہ لقب کیا جاتا تھا حمار یعنی گدھا بسبب بیوقوفی کے ہنساتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ حد ماری تھی اسکو یعنی ایکبار بسبب پینے
شراب کے پس لایا گیا وہ ایک دن پس حکم کیا واسطے اُسکے دُرّے مارنیکا پس دُرّے ملا گیا پس کہا ایک شخص نے قوم میں سے یا الٰہی لعنت کر اسکو کیا بہت لایا جاتا ہے
اسکو یعنی بسبب پینے شراب کے پس فرمایا حضرتؐ نے نہ لعنت کرو اسکو قسم ہے اللہ کی وہ چیز کہ جانتا ہوں میں یہ ہے کہ وہ دوست رکھتا ہے اللہ اور رسول اُسکے کو نقل کی یہ
بخاری نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہیں جائز لعنت کرنی کسی گنہگار کو بالخصوص اور یہ بھی معلوم ہوا کہ محبت اللہ اور رسولؐ کی سبب ہے قرب الٰہی کی پس نہیں جائز ہے
لعنت کرنی محب خدا اور رسولؐ کو اس لیے کہ لعنت کے معنی ہیں دور کرنا رحمت الٰہی سے ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ
قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوْهُ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کہ پی تھی شراب پس فرمایا مارو اسکو پس بعضے ہم میں سے مارنیوالے تھے ساتھ ہاتھ اپنے
کے اور بعضے ہم میں سے مارنیوالے تھے ساتھ پاپوشوں اپنی کے اور بعضے مارنیوالے تھے ساتھ کپڑے اپنے کے پس جب پھرا وہ شخص کہا بعضوں نے کہ رسوا کرے تجھکو اللہ فرمایا نہ کہو
اسطرح سے نہ مدد کرو اسپر شیطان کی نقل کی یہ بخاری نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الْاَسْلَمِيُّ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَنَّهٗ اَصَابَ امْرَاَةً حَرَامًا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ فَاَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ اَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ حَتّٰى غَابَ ذٰلِكَ مِنْكَ
فِيْ ذٰلِكَ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ كَمَا يَغِيْبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَا الزِّنَا قَالَ نَعَمْ اَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَاْتِي الرَّجُلُ مِنْ
اَهْلِهٖ حَلَالًا قَالَ فَمَا تُرِيْدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ قَالَ اُرِيْدُ اَنْ تُطَهِّرَنِيْ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَسَمِعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا
لِصَاحِبِهٖ اُنْظُرْ اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهٗ حَتّٰى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتّٰى مَرَّ بِجِيْفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ
اَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَا نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيْفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ فَقَالَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ يَّاْكُلُ مِنْ هٰذَا
قَالَ فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِيْكُمَا اٰنِفًا اَشَدُّ مِنْ اَكْلٍ مِّنْهُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهُ الْاٰنَ لَفِيْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيْهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

صلاتین کی بغیر خوف ورنبیہ کے اور حدیث قتل کرنے شراب پینے والیکی چوتھی بار مین ح وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَزْهَرِ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ لِلنَّاسِ اضْرِبُوْهُ فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بِالنِّعَالِ وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بِالْعَصَا وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بِالْمِيْتَخَةِ
قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي الْجَرِيْدَةَ الرَّطْبَةَ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرَابًا مِّنَ الْاَرْضِ فَرَمٰى بِهٖ فِيْ وَجْهِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبدالرحمن رض
بن ازہر سے کہ کہا گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوقت کہ لایا گیا ایک شخص روبرو حضرت کے کہ پی تھی شراب پس فرمایا آدمیونکو کہ مارو اُسکو پس بعضون
بعضون نے مارا اُسکو ساتھ جوتیون کے اور بعضون نے مارا لکڑی سے اور بعضون نے مارا ساتھ سنٹیون کھجور کے کہا ابن وہب نے کہ راوی حدیث کا ہے مراد رکھتے تھے عبدالرحمن
ساتھ میتخہ کے سنٹی ہری کھجور کی پھر لی حضرت نے مٹی زمین مین سے پس پھینکا اُسکو اُسکے مُنہ پر نقل کی یہ ابوداؤد نے ف مٹی پھینکی اُسکی حقارت کیلیے کہ مرتکب ایسے فعل شنیع کا
ہوا ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوْهُ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ
ثُمَّ قَالَ بَكِّتُوْهُ فَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ مَا اتَّقَيْتَ اللّٰهَ مَا خَشِيْتَ اللّٰهَ وَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِيْنُوْا
عَلَيْهِ الشَّيْطٰنَ وَلٰكِنْ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہا کہ تحقیق لایا گیا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک شخص
کہ پی تھی شراب پس فرمایا حضرت نے کہ مارو اسکو پس بعضے ہم مین سے مارتے تھے اُسکو اپنے ہاتھ سے اور بعضے ساتھ کپڑے اپنے کے یعنی بل دیکر اور بعضے ساتھ پاپوش
اپنی کے پھر فرمایا تنبیہ کرو اور عار دلاؤ اسکو زبان سے پس متوجہ ہوے لوگ اُسپر کہنے لگے نہ پرہیز کیا تو نے اللہ کی مخالفت سے نہ ڈرا تو خدا کے عذاب سے اور نہ حیا کی تو نے
رسول اللہ سے یعنی ترک متابعت انکی سے یا سامنے آنے انکے سے پھر کہا بعضے لوگون نے کہ رسوا کرے تجکو اللہ یعنی آخرت مین یا دنیا اور آخرت مین فرمایا نہ کہو تم اسطرح سے
نہ مدد دو اسپر شیطان کو ولیکن کہو یا الٰہی بخش تو اسکو یعنی مٹادے گناہ اسکے اور رحم کر اسپر یعنی ساتھ توفیق طاعت کے یا بخش اسکو دنیا مین اور رحم کر اسپر عقبی مین نقل
کی یہ ابوداؤد نے ف زبان سے جو تنبیہ کرنے کو حضرت نے فرمایا تو ظاہر یہ امر استحباب کے لیے ہے بخلاف اوّل کے کہ وہ ایجاب کے لیے ہے اور نہ مدد دو اسپر الخ
یعنی اسطرح کی دعا کر کر اس لیے کہ جب رسوا کریگا اسکو رحمٰن تو غالب ہوگا اُسپر شیطان یا اسلیے کہ جب سنیگا وہ یہ تو نا امید ہوگا اللہ کی رحمت سے اور منہمک ہوگا گناہون مین
اور باعث ہوگا اسکو غضب اصرار پر پس ہوگی دعا سبب مدد اسکے بہکانے مین لیکن کہو یعنی اول یا اب اور یہ ظاہر ہے اس لیے کہ مطلوب دل مین لانا ہے
اور وہ غیر مناسب ہے ساتھ قول انکے کے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَرِبَ رَجُلٌ فَسَكِرَ فَلُقِيَ يَمِيْلُ فِي الْفَجِّ فَانْطُلِقَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا حَاذٰى دَارَ الْعَبَّاسِ انْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ فَالْتَزَمَهٗ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ وَقَالَ اَفَعَلَهَا وَلَمْ يَاْمُرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہ کہا پی شراب ایک شخص نے پس مست ہوا پھر ملاقات کیا گیا اس حال مین کہ جھومتا چلتا تھا راہ مین یعنی جیسے کہ عادت شرابخوارون کی
ہوتی ہے پس پکڑ لائے اسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب برابر پہنچا عباس رض کے گھر کے چھوٹ گیا اور گیا حضرت عباس رض کے پاس اور چمٹ گیا اُنسے یعنی واسطے
سفارش اور پناہ چاہنے کے پس ذکر کی گئی یہ بات روبرو حضرت کے پس ہنسے اور فرمایا آیا کیا اُس شخص نے یہ اور نہ حکم فرمایا حضرت نے اُسکے حق مین کچھ نقل کی یہ ابوداؤد نے
ف یعنی نہ حد مارنیکا حکم فرمایا اور نہ تعزیر دینے کا اسلیے کہ پینا شراب کا اُسکے اقرار سے اور گواہی عادلون کی سے ثابت نہوا اور راہ مین جھومتے چلنے سے ثابت ہونا سکر کا کہ
باعث حد ہو لازم نہین آتا ح اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدِ النَّخَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ مَا كُنْتُ لِاُقِيْمَ عَلٰى
اَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوْتَ فَاَجِدَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْهُ شَيْئًا اِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَاِنَّهٗ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهٗ وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہے عمیر بن سعید نخعی سے کہ کہا سنا مین نے علی رض بن ابی طالب سے کہتے تھے کہ نہین ہین کہ جاری کرون کسی پر حد پھر مر جاوے وہ یعنی بسبب حد مارنے کے پس پاؤن بیچ
دل مین اُسکے مرنے سے کچھ یعنی غم اسلیے کہ بحکم شرع ہے اور وہ جگہ رحم و شفقت کی ہی نہین مگر پینے والا شراب کا پس تحقیق وہ اگر مر جاوے یعنی بسبب مارنے کوڑون کے زیادہ
چالیس سے تو دیت اُسکی بھرونگا مین اور اس سبب سے ہے کہ پیغمبر خدا نے نہین مقرر کی ہے حد اُسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی معین نہین کر دی ہے حد شراب کی

فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَتَّقِ الْوَجْهَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ مارے ایک تمھارا پس چاہیے کہ بچاوے مُنھ کو نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** خواہ حد مارے یا تعزیر یا تادیب کے لیے مارے منھ پر نہ مارے ؎ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ یَا یَهُوْدِیُّ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِیْنَ وَاِذَا قَالَ یَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِیْنَ وَمَنْ وَقَعَ عَلٰی ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہے ایک شخص دوسرے شخص کو یعنی مسلمان کو اے یہودی پس مارو اسکو بیس کوڑے اور جسوقت کہے اے مخنث پس مارو اسکو بیس کوڑے اور جو شخص زنا کرے محرم سے پس مار ڈالو اسکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** مخنث اسکو کہتے ہین کہ جسکے کلام و اعضا مین نرمی ہو اور مشابہ عورتون کے حرکات و سکنات مین ہو جسکو ہیجڑا اور زنانا کہتے ہین اور تعزیر دیا جاوے وہ شخص کہ بہتان زنا کا کرے مملوک کو یا کافر کو یا بہتان کرے مسلمان کو سوائے زنا کے بایں الفاظ اے فاسق اے فاجر اے کافر اے خبیث اے لص اے منافق اے لوطی اے یہودی اے وہ شخص کہ کھیلتا ہے ساتھ لڑکون کے اے سود خوار اے دیوث اے مخنث اے خائن اے قحبہ بچہ اے بیٹے عورت بدکار کے اے زندیق اے قرطبان اے بادی الزوانی او اللصوص اے حرامزادے اور نہ تعزیر دیا جاوے ساتھ ان الفاظ کے اے گدھے اے کُتے اے بندر اے بوک اے سور اے بیل اے سانپ اے بھیڑیے اے حجام اے بیٹے حجام کے اور باپ اسکا حجام نہین اور اے ولد الحرام اے عیار اے ناکس اے منکوس اے مسخرہ اے ٹھٹھے باز اے ابلہ اے وسواسی اور اچھی جانی ہے علما نے تعزیر اسکی جبکہ ہو مخاطب اشراف اور پہنچتا ہے خاوند کو یہ کہ تعزیر دیوے اپنی بیوی کو بسبب ترک کرنے زینت کے اور بسبب کہنا نہ ماننے کے جبکہ بلاوے وہ اسکو طرف بچھونے اپنے کے یعنی صحبت کے لیے اور بسبب ترک کرنے نماز کے اور ترک کرنے غسل جنابت کے اور بسبب نکل جانے کے اسکے گھر سے اور جو شخص زنا کرے محرم سے الخ عمل کیا ہے ساتھ ظاہر اس حدیث کے امام احمدؒ نے اور جمہور کے نزدیک یہ زجر و تشدید کے لیے ہے اور بعضون نے کہا کہ یہ محمول ہے اوپر حلال و رسک جاننے کے ورنہ حکم اسکا اور زناؤن کا سا ہے کہ سنگسار ہے اگر محصن ہو اور دُرّے ہین اگر غیر محصن ہو ؎ و ملتقی ؎ **وَعَنْ** عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَجَدْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاحْرِقُوْا مَتَاعَهٗ وَاضْرِبُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ پاؤ تم ایک شخص کو کہ خیانت کی اُسنے بیچ راہ خدا کے یعنی غنیمت کے مال مین سے پہلے تقسیم ہونیکے چرا لیا پس جلادو اسباب اسکا اور مارو اسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** جلادو اسباب علما نے اختلاف کیا ہے اسمین بعضون نے منع کیا ہے جلانے اسباب کے سے اور کہتے ہین کہ یہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا پھر منسوخ ہوا یا محمول ہے تغلیظ و تشدید پر اور عمل کیا ہے امام احمدؒ نے اسکے ظاہر پر اور کہا کہ جلایا جاوے اسباب سوائے مصحف مجید اور ہتھیار اور حیوان کے اور مار و بطریق تعزیر کے اور پہلے معلوم ہی ہو چکا ہے کہ اس صورت مین ہاتھ کاٹنا نہین آتا ؎

بَابُ بَیَانِ الْخَمْرِ وَوَعِیْدِ شَارِبِهَا

باب ہے بیچ بیان خمر کے اور وعید پینے والے اُسکے کے **ف** یعنی اس باب مین بیان ہے حقیقت خمر کا کہ خمر کس چیز کا نام ہے اور بیان ہے اسمین وعید یعنی ڈر کی پینے والے اسکے کا قاموس مین لکھا ہے کہ خمر اُس چیز کو کہتے ہین کہ مستی لاوے اور ہو وہ شیرہ انگور کی یا عام ہے کہ شیرہ انگور کی ہو یا سوائے اسکے کی اور کہا کہ عموم صحیح تر ہے اس لیے کہ خمر مدینہ مین حرام ہوئی اور مدینہ مین خمر انگور کی بھی نہین بلکہ چھوارون کی تھی اور وجہ تسمیہ خمر کی یہ ہے کہ خمر لغت مین بمعنی ڈھانکنے اور خلط کے ہے اور خمر ڈھانپ دیتی ہے عقل کو اور خلط و خبط کر دیتی ہے اسکو یہ مضمون قاموس مین ہے اور جاننا چاہیے کہ چیزین نشہ لانیوالی کئی طرح پر ہین ایک قسم شراب کی یہ کہ شیرہ انگور کا ہی جسوقت جوش لایا اور گاڑھا ہوا اور کف لانا شرط نہین بنا بر مذہب مختار کے اسکو خمر ہی کہتے ہین عربی مین دوسری قسم کہ شیرہ انگور کا قدرے پکایا جاوے نام اسکا باذق ہے اور فارسی مین اسکو بادہ کہتے ہین اور جو قدر دو تہائی کے پکایا گیا ہو اسکو طلا کہتے ہین تیسری قسم نقیع التمر ہے اسکو سکر بھی کہتے ہین یعنی شربت خرما کا جب گاڑھا ہو جاوے اور کف لاوے چوتھی قسم شراب کی

ورروایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا آیا ماعزؓ اسلمی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور گواہی دی یعنی اقرار کیا اُس نے اپنے پر یہ کہ جماع کیا ایک عورت سے بطریق زنا کے چار بار یعنی اقرار کیا اسکا چار بار یعنی چار مجلسوں میں ہر بار منہ پھیرتے تھے حضرتؐ اُس سے یعنی واسطے ساقط ہونے حد کے پس متوجہ ہوئے پانچوین بار مین فرمایا کیا صحبت کی تونے اُس سے کہا کہ ہان فرمایا صحبت کی تونے یہانتک کہ غائب ہوا ذہ یعنی عضو مخصوص تیرا بیچ اُسکے یعنی بیچ عضو مخصوص عورت کے کہا اُسنے کہ ہان فرمایا جیسے غائب ہوجاتی ہے سلائی سرمہ دانی مین اور رسّی کوئین مین کہا کہ ہان فرمایا کیا جانتا ہے تو کہ کیا ہے زنا کہا کہ ہان کیا مین نے اُس عورت سے بروجہ حرام وہ کہ کرتا ہے مرد اپنی بیوی سے حلال فرمایا کیا ارادہ رکھتا ہے تو ساتھ اس کہنے کے کہا کہ ارادہ رکھتا ہون یہ کہ پاک کرو تم مجکو گناہ مذکور سے بسبب قائم کرنے حد کے پس حکم فرمایا حضرتؐ نے پس سنگسار کیا گیا پھر سُنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصون کو اپنے یارونمین سے کہ کہتا ہے ایک اُنمین سے واسطے یار اپنے کے کہ دیکھ طرف اس شخص کے کہ پردہ پوشی کی تھی اللہ نے اسپر پس نہ چھوڑا نفس اُسکے نے یہانتک کہ سنگسار کیا گیا مانند سنگسار کرنے کتے کے پس چپ رہے حضرتؐ دونون کیطرف سے اور کچھ نہ فرمایا پھر چلے ایک ساعت یہانتک کہ گذرے ایک مرے ہوئے گدھے پر کہ اُٹھالیے ہوئے تھا پانؤن اپنا یعنی بسبب بہت پھول جانیکے پس فرمایا حضرتؐ نے کہان ہے فلانا اور فلانا یعنی پوچھا اُن شخصون کو کہ حقارت ماعزؓ کی تھی بسبب سنگسار ہونیکے پس کہا دو شخصون نے کہ ہم ہین دونون یارسول اللہ پس فرمایا اُترو اور کھاؤ گوشت مردار اس گدھے سے پس عرض کیا اُن دونون نے اے پیغمبر خدا کون کھاتا ہے اس سے یعنی یہ لائق کھانیکے نہین ہے کیون فرماتے ہین آپ اسکے کھانے کو فرمایا جو کچھ کہ آبروریزی کی تمنے بھائی اپنے کی ابھی سخت تر ہے کھانے اس گدھے کے سے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے تحقیق وہ البتہ بیچ نہرون بہشت کے ہے غوطے مارتا اُنمین نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا أُقِيمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذٰلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهٗ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے خزیمہؓ بن ثابتؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پہونچے ایک گناہ کو کہ موجب ہو حد کا اور قائم کیجائے اُسپر حد اُس گناہ کی یعنی مثلاً زنا کیا اور دُرّے مارے گئے یا چوری کی اور ہاتھ کٹا پس وہ حد کفارہ اور مٹانیوالی اُس گناہ کی ہے نقل کی یہ شرح السنہ مین وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوبَتُهٗ فِي الدُّنْيَا فَاللّٰهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُّثَنِّيَ عَلٰى عَبْدِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَمَنْ أَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَّعُوْدَ فِيْ شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جو شخص کہ پہونچے حد کو یعنی گناہ کو کہ اُسپر حد معین ہے پس جلدی کی گئی سزا اُسکی دنیا مین یعنی حد یا تعزیر ماری گئی اسپر پس سزا نہین دیا جاویگا آخرت مین اسلیے کہ اللہ تعالی عادل تر ہے اس سے کہ دوبارہ دے سزا اپنے بندے کو آخرت مین اور جو شخص کہ پہونچا حد کو اور ڈھانکا اُسکو اللہ نے اُسپر اور معاف کیا اُس سے پس اللہ تعالی کریم تر ہے اس سے کہ دوبارہ کرے مواخذہ بیچ ایک چیز کے کہ معاف کیا ہو اُس سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** ڈھانکا اُسکو اللہ نے اسپر اسطرح کہ توبہ کی اُسنے گناہ سے اور جمہور اسپر ہین کہ پردہ پوشی کرنی بندے کی اپنے نفس پر اور توبہ کرنی بیچ اسکی اللہ سے اولی ہے ظاہر کرنے اسکے سے **ع** بَابُ التَّعْزِيْرِ باب ہے بیچ بیان تعزیر کے **ف** تعزیر کہتے ہین ادب دینے کو کم حد سے اور اصل اسکی عزر ہے بمعنی منع اور رد کے چونکہ تعزیر باز رکھتی ہے اس فعل کے پھر کرنے سے کہ جسپر تعزیر دیا گیا اسلیے یہ نام اسکا رکھا گیا **ع** اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی بردہؓ بن نیار سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ مارے جاوین کوڑے زیادہ دس کوڑون سے مگر بیچ حد کے حدون اللہ کی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تعزیر مین زیادہ دس کوڑون سے نہ مارے اور علمانے لکھا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے جاننا چاہیے کہ علمانے اس باب مین اختلاف کیا ہے امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک اکثر تعزیر انتالیس ۳۹ دُرّے ہین اور نزدیک ابویوسفؒ کے پچھتر ۷۵ درّے اور اقل اسکے تین دُرّے ہین بالاتفاق اور اتفاق ہے اسپر کہ تعزیر بحد حد کو نہ پہونچے ولیکن سخت تر حد سے ہو **ع** اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا شراب بنتی ہے ان دو درختوں سے کھجور اور انگور سے نقل کی مسلم نے **ف** یعنی اکثر شراب ان درختوں سے ہوتی ہے نہ یہ کہ حصر ہی کہ انھیں دو سے ہو غیر انکے سے نہو بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ اور یہ عام ہے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلٰی مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ وَهِیَ مِنْ خَمْسَةِ اَشْیَاءَ اَلْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا خطبہ فرمایا حضرت عمرؓ نے اوپر منبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق نازل ہوئی تحریم خمر کی اور خمر بنتی ہے پانچ چیزوں سے انگور کھجور گیہوں جو شہد سے اور شراب وہ ہے کہ ڈھانک لے عقل کو نقل کی یہ بخاری نے **ف** کہا علما نے کہ یہ اشارہ ہے ساتھ اسکے کہ شراب منحصر ان پانچ چیزوں میں نہیں ہے غیر انکے سے بھی ہوتی ہے اگر ڈھانکنے والی ہو عقل کی الخ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ حِیْنَ حُرِّمَتْ وَمَا نَجِدُ خَمْرَ الْاَعْنَابِ اِلَّا قَلِیْلًا وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تحقیق حرام کیگئی شراب سو وقت کہ حرام کی گئی اور نہیں پاتے تھے ہم شراب انگوروں کی مگر کم اور اکثر شراب ہماری کھجور کچی اور کھجور خشک کی تھی نقل کی یہ بخاری نے **ف** اوّل جو درخت خرما میں ظاہر ہوتا ہے طلع کہلاتا ہے بعد ازان خلال بعد ازان بلح ساتھ زبر بے اور لام کے بعد ازان بسر بعد ازان رطب بعد ازان تمر الخ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ نَبِیْذُ الْعَسَلِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا سوال کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تبع سے اور وہ ہے نبیذ شہد کی فرمایا جو چیز پینے کی نشہ کرے پس وہ حرام ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تبع ساتھ زبر بے کے اور جزم تے کے اور ساتھ زبر تے کے بھی آیا ہے اور نبیذ شہد کی کہ شہد کو ایک برتن میں ڈال رکھے تا تیزی پیدا کرے مانند نبیذ کھجور کے اور حاصل حضرتؐ کے کلام کا یہ ہے کہ اگر نبیذ شہد بھی نشہ کرے حرام ہے اور یہی حکم نبیذ تمر کا ہے اور کہتے ہیں کہ خمر اہل یمن کی یہی تبع ہے الخ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا فَمَاتَ وَهُوَ یُدْمِنُهَا لَمْ یَتُبْ لَمْ یَشْرَبْهَا فِی الْاٰخِرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز نشہ کرنیوالی ہے شراب ہے اور جو چیز نشہ کرنیوالی ہے حرام ہے یعنی تھوڑی یا بہت اور جو پئیگا شراب دنیا میں پھر مرے گا اس حال میں کہ ہمیشہ پیتا تھا کہ توبہ نہ کی اُس سے نہ پئیگا شراب آخرت میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہ پئیگا الخ یعنی اگر حلال جانتا تھا اُسکو یا مراد ساتھ اسکے زجر و منع شدید ہے یا مراد یہ ہے کہ نہیں پئیگا اُسکو آخرت میں ساتھ اُنکے کہ نجات پائے اور پہلے داخل ہوئے جنت میں واللہ اعلم **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنَ الْیَمَنِ فَسَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ یَشْرَبُوْنَهٗ بِاَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ یُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَمُسْكِرٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَی اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ یَشْرَبُ الْمُسْكِرَاتِ یَسْقِیَهٗ مِنْ طِیْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِیْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ ایک شخص آیا یمن سے اور پوچھا حضرتؐ سے احوال شراب کا کہ پیتے تھے یمن کے ملک میں جینے کی کہا جاتا تھا اُسکو مزر پس فرمایا آنحضرتؐ نے کیا نشہ لاتی ہے وہ کہا اُسنے ہاں فرمایا حضرتؐ نے ہر چیز نشہ لانیوالی حرام ہے تحقیق اللہ پر عہد ہے واسطے اُس شخص کے کہ پیوے نشہ کی چیز یہ کہ پلاوے گا اُسکو طینۃ الخبال عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ کیا ہے طینۃ الخبال فرمایا خبال پسینہ ہے دوزخیوں کا یا فرمایا خبال پیپ لہو کہ بہتا ہے دوزخیوں کے زخموں سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** خبال کے معنی یہ ذکر کیے گئے اور طینت کے معنی ہیں کیچڑ کذا یفہم من ترجمۃ الشیخ رح و مولانا **وَعَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ خَلِیْطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِیْطِ الزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِیْطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ انْتَبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰی حِدَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی قتادہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ملانے خشک کھجور اور کچی کھجور کے سے یعنی خشک اور کچی کھجور کو ملا کر نبیذ کرنے سے اور منع فرمایا ملانے انگور خشک اور کھجور خشک کے سے اور ملانے کچی کھجور اور تر کھجور کے سے اور فرمایا نبیذ ڈالو ہر ایک کو جدا جدا نقل کی یہ مسلم نے **ف** ان دونوں کو

نقیع الزبیب یعنی شربت منقی یا کشمش وغیرہ کا جسوقت جوش مارے اور جھاگ لاوے پس یہ تینون قسمین اخیر شراب کی جب جوش دیجاوین اور گاڑھی ہون تو حرام
ہین بالاتفاق کیونکہ ایسی حالت مین ان چیزون مین نشہ ہوتا ہے اور جو یہ صفت مذکورہ نہ پائی جاوے تو حرام نہین جیسے شربت خرما وغیرہ چار پہر یا آٹھ پہر کا ہو اور متغیر نہو
تو پینا درست ہے اور چار چیزین پینے کی اور ہین کہ حلال ہے پینا انکا اسصورت مین کہ قدرے پکائی جاوین اور نشہ نہ لاوین اور جب نشہ لاوین تو یہ بھی قسمین حرام ہین
اور بدون پکانیکے دیر تک رہے اور کف لاوے تو بھی پینا اسکا حرام ہے ایک اُنمین سے نبیذ تمر یعنی شربت شیشہ خرما کا کہ قدرے پکایا جاوے اگرچہ کچھ گاڑھا
ہووے تو اُسکا پینا جائز ہے دوسری قسم خلیط یعنی خرما اور منقے کو کہ قدرے جوش دیکر شربت نکالین تیسری قسم نبیذ شہد اور گیہون اور جو جوار باجرہ وغیرہ کہ پکاوین چوتھی
قسم مثلث یعنی پانی انگور کا پکایا جاوے یہان تک کہ دو حصے خشک ہو جاوے اور ایک حصہ باقی رہے پھر یہ چارون قسمین آخر کی بنا بر تقویت پانیکے عبادت
پر نہ واسطے لہو اور شہوت کے نزدیک امام اعظمؒ کے حلال ہین اور نزدیک امام محمدؒ کے واسطے قوت عبادت کے بھی پینا انکا حرام ہے اور از راہ شہوت کے بالاتفاق
حرام ہے مگر فتوی اہل تحقیق کا اوپر قول امام محمدؒ کے ہے جیسے کہ ترجمہ عبارت عینی شرح کنز کا شامل حدیث شریف کو ہے نقل کیا جاتا ہے کہا امام محمدؒ اور امام مالکؒ اور شافعیؒ
اور احمدؒ نے کہ جو چیز بہت نشہ لاوے اور مست کر دے پس تھوڑی بھی وہ حرام ہے کسی طرح کا نشہ ہو بموجب فرمانے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جو چیز نشہ کرے
شراب ہے اور ساری چیزین نشہ کی حرام ہین نقل کیا اسکو ابن ماجہ اور دار قطنی نے اور صحیح کیا اس حدیث کو اور فتوی امام محمدؒ کے قول پر ہے انتہی پس جو چیز نشہ
لاوے وہ شراب ہے اور حرام خواہ انگور سے بنے خواہ کھجور یا منقی یا شہد خواہ گیہون جو یا باجرا یا جوار یا عرق درخت کا چنانچہ تاڑی وغیرہ یا کوئی قسم گھاس ہو جیسے بھنگ وغیرہ
تھوڑی ہو یا بہت حرام ہے اور حالت نشہ مین جو طلاق کہے بی بی اپنی کو تو طلاق واقع ہو جاتی ہے برابر ہے کہ شراب ہو یا نبیذ ہو وغیر ذالک دیگر مذہب مفتی بہ کے اور مذہب
امام محمدؒ اور مالکؒ اور شافعیؒ اور احمد بن حنبلؒ اور محدثین کا یہ ہے کہ ہر چیز نشہ کی حرام ہے تھوڑی ہو یا بہت ہر چند امام اعظمؒ کے نزدیک نجس حرام وہ شراب ہے کہ جو جوش
مارے اور گاڑھی ہو کر جھاگ لاوے باقی اور چیزین سوائے اسکے بدون نشہ لانے کے حرام نہین لیکن احتیاط والے محققین کے نزدیک امام محمدؒ کے قول پر فتوی ہے جیسے
کہ نہایہ اور عینی اور زیلعی اور در مختار اور اشباہ و نظائر اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی حمادیہ اور شرح مواہب الرحمن مین مذکور ہے اور شرح وہبانیہ وغیرہ مین امام اعظمؒ
سے بھی موافق قول امام محمدؒ کے روایت نقل کی ہے پس اس حالت مین سب مجتہدون کا اتفاق ہوا چنانچہ مولانا عبد العلی لکھنوی نے تاڑی اور نان پاؤ کی حرمت پر جواب
استفتا مین اس مطلب کو خوب صاف کیا ہے اور تیس ۳۰ چالیس علمائے حنفی اور شافعیؒ نے اُسپر مہرین کی ہین جو چاہے اُسمین دیکھے اور بھنگ اور جو گھاس کہ نشہ لاوے
اور کھانا افیون کا حرام ہے اسواسطے کہ عقل کو تباہ کرتی ہین اور باز رکھتی ہین ذکر اللہ اور نماز سے اور کہا علمانے کہ جو کوئی بھنگ وغیرہ کو حلال جانے زندیق بدعتی
ہے اور فقیہ نجم الدین زاہدی نے اُسکو کافر کہا اور قتل کرنا اُسکا مباح جانا ہے اور اسیطرح استعمال تنباکو کا حرام ہے جیسے کہ در مختار مین لکھا ہے اور مولانا شاہ عبد العزیز
محدث دہلوی قدس اللہ سرہ نے حقہ کو مکروہ تحریمی اور یہ قول صحیح کے کہا جو چاہے اُنکے رسالہ مین دیکھے اور ظاہر ہی ہے کیونکہ حقہ پینے والے کے منہ سے بو بد مانند بوی
لہسن اور پیاز کے آتی ہے اور واسطے مشابہت دوزخیون کے کہ دھوان اُنکے مُنھ سے نکلیگا اور طبیعت سلیم اُسکو مکروہ جانتی ہے اور اسواسطے کہ اسکے پینے سے بدن مین کمال
سُستی آتی ہے اور بعضون کو بیہوشی آتی ہے یہ مفتر مین داخل ہے اور جو مفتر یعنی سُستی لانیوالی ہے وہ حرام ہے جیسے امام احمدؒ وغیرہ نے اس حدیث کو نقل کیا ہے اور
صاحب صراح اور صحاح نے معنی مفتر کے سُستی لانیوالا لکھا ہے اور امام ابو القاسم حسین بن محمد بن مفضل راغب نے بیچ کتاب مفردات الفاظ قرآن کے بیچ معنی
فتر اور فتور کے یون لکھا ہے کہ سکونت بعد حدت کے اور نرمی بعد شدت کے اور ضعف بعد قوت کے پس یہ معنی حقہ پینے والے مین ظاہر ہین صاحب تجربہ اہل انصاف
اسکو خوب جانتے ہین اور جسنے کہا کہ معنی مفتر مین بدن کا گرم ہو جانا بھی شرط ہے پس وہ معنی شاذ ہین خلاف اکثر اہل لغت کے یا اُس سے اندر کی گرمی مراد ہے بہر حال
مرضی حق سے دور ہے اسواسطے کہ حقہ رافع سنت مسواک ہے کیونکہ مسواک دہن کو بوی بد سے پاک کرتی ہے اور حقہ خلاف اسکے اور حدیث مسواک کی صحاح وغیرہ
مین مذکور ہے اَلسِّوَاکُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ وَمَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ منصف کو اسقدر کافی ہے اور اسی مضمون مین ابو اسحق گجراتی نے دو رسالے صغیر اور کبیر لکھے ہین

اولی مقبول نہو نگی اور قید چالیس دن کی شاید کہ اسلیے لگائی کہ باقی رہتا ہے اثر شراب کا اُسکے باطن مین مقدار اس مدت کے اور جاننا چاہیے کہ حکم ساتھ نہ
قبول ہونے توبہ کے چوتھی بار مین بسبب زجر و تشدید کے ہے والّا وارد ہوا ہے کہ نہ اصرار کیا اُسنے کہ استغفار کی اگرچہ عود کرے دن مین ستر بار یا مراد یہ ہی
کہ بسبب شومی ارتکاب اس ام الخبائث کے توفیق توبہ حقیقی کی نہین پاتا ہے اور اصرار کرنیوالا اسپر مرتا ہی ؏ ؏ **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے جابر رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز کہ نشہ
لاوے بہت اُسکا تھوڑا اُسکا بھی حرام ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** اسلیے کہ عادت اور طبیعت بشری اسپر واقع ہوئی ہے کہ تھوڑا اُسکا
پونہچاتا ہے بہت کو پس واجب ہوا پرہیز کرنا اُس سے ؏ **وَعَنْ** عَائِشَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْکَرَ مِنْہُ الْفَرَقُ فَمِلْءُ الْکَفِّ مِنْہُ حَرَامٌ رَوَاہُ
اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو چیز نشہ لاوے بقدر فرق کے یعنی آٹھ سیر کے پس بھرا ہوا
چلو اُسمین سے حرام ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یعنی جسکا بہت حرام ہے اُسکا تھوڑا بھی حرام ہے جیسے کہ اوپر کی حدیث مین گذرا ؏ **وَعَنِ**
النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْحِنْطَۃِ خَمْرًا وَّمِنَ الشَّعِیْرِ خَمْرًا وَّمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَّمِنَ الزَّبِیْبِ خَمْرًا وَّمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے نعمان رض بن بشیر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق گیہون سے
بھی شراب ہوتی ہی اور جو سے بھی شراب ہوتی ہی اور کھجور سے بھی شراب ہوتی ہے اور انگور سے بھی شراب ہوتی ہے اور شہد سے بھی شراب ہوتی ہے نقل کی یہ ترمذی
اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** لکھا ہی علما نے کہ مقصود حصر نہین ہے کہ انہین چیزون سے شراب بنتی ہے بلکہ
خاص ان چیزون کو اس لیے ذکر کیا کہ اکثر شراب ان چیزون کی بنتی ہے اور یہ دلیل ہی اوپر نہ خاص ہونے خمر کے ساتھ پانی انگور کے اور ابن ملک نے کہا
کہ انکو خمر کہنا مجازا ہے بسبب زائل کرنے انکے عقل کو ؏ ؏ **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِیَتِیْمٍ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَۃُ سَاَلْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْہُ وَقُلْتُ اِنَّہٗ لِیَتِیْمٍ فَقَالَ اَھْرِیْقُوْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی سعید خدری رض سے کہ کہا تھی ہمارے پاس شراب ایک یتیم
کی یعنی ایک یتیم ہمارے گھر مین رہتا تھا کہ ہم پرورش کرتے تھے اسکو اور وہ اموال رکھتا تھا از انجملہ شراب بھی تھی اور اُس زمانے مین شراب مباح تھی پس جب
اُتری سورہ مائدہ یعنی آیت تحریم خمر کی کہ اُسمین ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ آخر آیت تک پوچھا
مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال شراب یتیم کا اور کہا مین نے کہ وہ یتیم کی ہے یعنی اور مال یتیم کا ضائع کرنا نہین چاہیے پس کیا حکم ہے فرمایا پھینک
دو اسکو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی یہ مال غیر متقوم ہے حلال نہین نفع لینا اُس سے اور حکم ہے ہمکو اُسکی اہانت کا ؏ **وَعَنْ** اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّہٗ قَالَ
یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنِّی اشْتَرَیْتُ خَمْرًا لِاَیْتَامٍ فِیْ حِجْرِیْ قَالَ اَھْرِقِ الْخَمْرَ وَاکْسِرِ الدِّنَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاؤدَ اَنَّہٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَیْتَامٍ وَّرِثُوْا خَمْرًا قَالَ اَھْرِقْھَا قَالَ اَفَلَا اَجْعَلُھَا خَلًّا قَالَ لَا اور روایت ہی انس رض سے کہ نقل کی ابوطلحہ رض سے کہ کہا اے نبی اللہ کے تحقیق خریدی تھی مین نے
شراب واسطے یتیمون کے کہ بیچ پرورش میری کے ہین فرمایا پھینک دے شراب اور توڑ ڈال باسن شراب کے نقل کی یہ ترمذی نے اور ضعیف کیا اس حدیث
کو اور بیچ روایت ابوداؤد کے یہ ہے کہ ابوطلحہ رض نے پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال یتیمونکا کہ وارث ہوئے تھے شراب کے فرمایا پھینک دے اسکو کہا
کیا نہ بناؤن مین اسکو سرکہ فرمایا نہین **ف** یہ خریدنا شراب کا پہلے حرام ہونے اسکے کے ہوا اور پوچھنا اسکے حکم کا بعد حرام ہونیکے کہ آیا رہنے دون یا پھینک دون
اور شراب کے باسن توڑنیکا اسلیے حکم فرمایا کہ نجاست اسمین سرایت کر گئی تھی اور پاک کرنا اُسکا ممکن نہ تھا یا واسطے مبالغہ منع کرنیکے اس سے فرمایا اور سرکہ بنانے کو
بھی منع فرمایا از راہ زجر و تنبیہ کے یا نہی تنزیہی ہے ؏ ؏ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ
کُلِّ مُسْکِرٍ وَّمُفَتِّرٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ روایت ہے ام سلمہ رض سے کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ کرنیوالی چیز سے اور مفتر سے نقل کی ہے

ملاکر بھگونیسے جو منع فرمایا اور جدا جدا کے بھگونے کو جائز رکھا حکمت اسمین یہ ہے کہ اکثر شتابی کرتی ہے تغیر طرف ایک جنس کے دو جنسون مین سے اور فاسد کر دیتی ہے وہ دوسرے کو اور ظاہر ہو تمیز نہین ہوتی پس پینا پڑیگا حرام کو اور نزدیک امام مالکؒ اور احمدؒ کے پینا نبیذ کا کہ اُسمین دو چیزین ہون حرام ہے اگرچہ نشہ کرنیوالی نہو عمل کیا ہے اُنھون نے ظاہر اس حدیث پر اور نزدیک جمہور کے جب حرام ہے کہ نشہ کرنیوالی ہو ۞ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا فَقَالَ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے شراب سے کہ بنائی جاوے سرکہ یعنی ساتھ ڈالنے نمک یا پیاز وغیرہ کے کہ آیا وہ سرکہ حلال ہے یا نہین پس فرمایا نہین حلال نقل کی یہ مسلم نے ف ہمارے نزدیک اگر شراب سرکہ ہو جاوے تو حلال ہے خواہ بسبب ڈالنے کسی چیز کے اُسمین ہو یا بغیر ڈالنے کے بسبب بہت دن گذر جانیکے یا رکھنے کے آفتاب مین مثلاً اور امام شافعیؒ کے نزدیک یہ ہے کہ اگر کوئی چیز ڈالکر اسمین سرکہ بنایا جاوے تو نہین پاک ہوتی ہے کبھی اور اگر آفتاب مین رہنے سے مثلاً سرکہ ہو جاوے تو دو قول ہین صحیح تر ان دونون مین یہ ہے کہ پاک ہو جاتی ہے اور دلیل ہماری مطلق فرمانا حضرتؐ کا ہے نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ اور بسبب جاتے رہنے وصف مفسد کے اور ثابت ہونے صفت صلاح کے مباح ہوا اور یہ نہی حضرتؐ نے اس لیے کی تھی کہ ابتدا مین لوگ عادت رکھتے تھے شراب پینے کی اور جس چیز کی عادت ہوتی ہے اُسکی طرف میلان طبع ہوتی ہے پس خوف کیا حضرتؐ نے مداخلت شیطان کی سے کہ مبادا اسکو وسیلہ کرین شراب پینے کا اور بعد گذرنے زمانے دراز کے خوف اسکا نہ رہا پس حرام نہوا اور صاحب ہدایہ نے ایک روایت نقل کی ہے خَيْرُ خَلِّكُمْ خَلُّ خَمْرِكُمْ واللہ اعلم اور بیہقی نے بیچ کتاب معرفت مانی کے جابرؓ سے مرفوع اس حدیث کو نقل کیا ہے ۞ وَعَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهُ دَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے وائل حضرمی سے کہ طارق بن سوید نے پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پینے شراب کے سے پس منع فرمایا حضرتؐ نے اسکو پس کہا طارق نے کہ سوا اسکے نہین کہ استعمال کرتے ہین ہم شراب کو دوا کے لیے پس فرمایا حضرتؐ نے نہین وہ دوا ولیکن وہ ہے بیماری نقل کی یہ مسلم نے ف اکثر علما نے منع کیا ہے دوا کرنیکو ساتھ شراب کے اور بعضون نے کہا کہ اگر متعین ہو علاج کرنا ساتھ اسکے بحکم طبیبون حاذق کے تو مباح ہے اور اگر لقمہ حلق مین اٹک جاوے اور خوف ہو ہلاک کا اور پانی وہان نہ اسکے کہ اُس سے لقمہ حلق سے اُترے پاوے نہین تو مباح ہے پی لینا اُسکا بقدر اُترنے لقمہ کے بالاتفاق اور بعضے علما نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ لکھا ہے کہ نہین ہے مراد ساتھ نفع کے شفا اور صحت بدن بلکہ مراد نشاط طبع ہے اور بدن کو مضر بھی ہے انجام مین اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ خدا تعالی نے نہین رکھی ہے شفا حرام مین ۞

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

۞ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلَاةَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلَاةَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلَاةَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلَاةَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پیتا ہے شراب یعنی اور توبہ نہین کرتا نہین قبول کرتا اللہ تعالی اُسکی نماز چالیس دن پس اگر توبہ خالص کی قبول کرتا ہے اللہ توبہ اُسکی پس اگر اُسنے پھر پی شراب پس نہین قبول کرتا اللہ اُسکی نماز چالیس روز پھر اگر توبہ کی توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالی اُسکی پس اگر پھر پی اُسنے شراب نہین قبول کرتا اللہ تعالی نماز اُسکی چالیس روز پھر اگر توبہ کرتا ہے توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالی اُسکی پس اگر پھر پیتا ہے شراب چوتھی بار نہین قبول کرتا ہے اللہ تعالی نماز اُسکی چالیس روز پھر اگر توبہ کرتا ہے نہین قبول کرتا اللہ تعالی توبہ اُسکی اور پلاویگا اُسکو نہر پیپ لہو دوزخیون کے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور روایت کیا اسکو نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے عبد اللہ بن عمروؓ سے ف نہین قبول کرتا اللہ نماز اُسکی یعنی ثواب نہین ملتا اُس نماز کا اگرچہ ساقط ہو جاتا ہے مطالبہ فرض وقت کا اور خاص نماز کو اس لیے ذکر کیا کہ جب نماز باوجود ہونے افضل عبادات بدنیہ کی قبول نہ ہوئی تو اور عبادتین بطریق

ڈیرے کے مگر کہ پلاؤنگا مین اُسکو یعنی شراب طہور حوضون پاک سے یعنی بہشت کے حوضون سے نقل کی یہ احمد نے **ف** ساتھ مٹانے باجون کے یعنی ڈھول اور ڈھولکی اور نقارہ اور تاشہ اور طبلہ اور طنبورا اور سارنگی اور ستارا اور مانند انکے کے اور مزامیر کے یعنی شہنائی اور مرچنگ اور بانسری اور مانند انکے کے اور حدیث دلالت کرتی ہے اوپر حرام ہونے باجون کے اور مزامیر کے اس لیے کہ یہ چیزین قدیم سے رسومات اور عادات اہل فسق و بطالت کے سے ہین اور فقہا نے لکھا ہے کہ راگ ساتھ باجون اور مزامیر کے حرام ہے اور ساتھ نری آواز کے مکروہ ہے اور اجنبی عورتون سے سُننا سخت حرام ہے اور سولیون کی شکل صلیبی یہ ہے کہ ایک خط دوسرے کو قطع کرے باین طریق + اور یہ شکل اُسکی ہے کہ سولی پر کھینچا تھا اُسکو نصاریٰ نے اور نصاریٰ اس شکل کو کہ صورت سولی پر کھنچنے عیسیٰ علیہ السلام کی ہے بگمان انکے کے سب چیزون مین رکھتے ہین واسطے یادداشت غم اور حسرت کے اوپر قضیہ حضرت عیسیٰ کے پس اسلیے بھی نابود کرنیکا حکم کیا اور تمام رسوم جاہلیت کے مانند نوحہ کرنیکے اور فخر کرنیکے ساتھ حسب کے اور طعن کرنیکے نسب مین وغیر ذلک رح ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمُ الْجَنَّۃَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّیُّوْثُ الَّذِیْ یُقِرُّ فِیْ اَھْلِہِ الْخُبْثَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہین کہ حرام کی اللہ نے اُنپر بہشت یعنی نجات پائے ہوؤن کے ساتھ داخل ہونا بہشت مین اُنپر حرام کیا ایک ہمیشہ پینے والا شراب کا اور دوسرا نافرمانی کرنیوالا مان باپ کی اور تیسرا دیوث وہ کہ تجویز کرے اپنے اہل وعیال مین ناپاکی کو نقل کی یہ احمد اور نسائی نے **ف** اہل وعیال مین یعنی اپنی بیوی یا لونڈی یا قرابتی کے حق مین تجویز کرے ناپاکی کو یعنی زنا یا مقدمات زنا کو مانند بوس وکنار وغیرہ کے اور انھین کے حکم مین ہین تمام گناہ مانند پینے شراب کے اور ترک کرنے غسل جنابت کے اور مانند انکے کے یعنی اگر مثلاً بیوی کو شراب پیتے دیکھے یا دیکھے ترک کرتے غسل جنابت کو اور منع نکرے تو وہ بھی دیوث ہے کہا طیبی نے کہ دیوث وہ ہے کہ دیکھے اپنے اہل مین چیز بُری اور نہ غیرت کرے اُنپر اور نہ منع کرے اُنکو اُس سے ع **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص نہین داخل ہونگے بہشت مین ہمیشہ شراب پینے والا اور توڑنیوالا ناتے کا اور یقین کرنیوالا سحر کا نقل کی یہ احمد نے **ف** یقین کرنیوالا یعنی جو کہ سحر کو مؤثر بالذات جانے اُسکا یہ حال ہے والا یقین کرنا سحر کا یعنی ثبوت تاثیر اُسکی کے اور واقع ہونے اسکے کے ساتھ پیدائش وحکم خدا تعالیٰ کے صحیح ہے کہ وارد ہوا ہے اَلسِّحْرُ حَقٌّ ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ اِنْ مَاتَ لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی کَعَابِدِ وَثَنٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ ذَکَرَ الْبُخَارِیُّ فِی التَّارِیْخِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ پینے والا شراب کا اگر مرجاوے ملاقات کریگا اللہ سے مانند پوجنے والے بت کے نقل کی یہ احمدؒ نے اور نقل کی ابن ماجہ نے ابو ہریرہؓ سے اور بیہقی نے بیچ کتاب شعب الایمان کے محمد بن عبید اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے اور کہا بیہقی نے کہ ذکر کی بخاری نے یعنی یہ حدیث اپنی تاریخ مین محمد بن عبید اللہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ مَا اُبَالِیْ شَرِبْتُ الْخَمْرَ اَوْ عَبَدْتُ ھٰذِہِ السَّارِیَۃَ دُوْنَ اللّٰہِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ وہ تھے کہتے کہ نہین پروا کرتا مین کہ پیون مین شراب یا پوجون مین اس ستون کو سوائے اللہ کے نقل کی یہ نسائی نے **ف** اس ستون کو الخ یعنی پتھر کو کہ بُت پتھر کے ہوتے ہین اور مقصود یہ ہے کہ پینا شراب کا اور پوجنا بُت کا میرے نزدیک ایک حکم رکھتا ہے

کتاب الامارۃ والقضاء

کتاب ہے بیچ بیان سرداری اور قضا کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَمَنْ یُّطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ یَّعْصِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ وَاِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِہٖ وَیُتَّقٰی بِہٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَہٗ بِذٰلِکَ اَجْرًا وَّاِنْ قَالَ بِغَیْرِہٖ فَاِنَّ عَلَیْہِ مِنْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ فرمانبرداری کرے میری پس تحقیق فرمانبرداری کی اُسنے اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی میری

ابوداؤد نے **ف** نہایہ مین لکھا ہے کہ مفتر اُس چیز کو کہتے ہین کہ جب پیوے اُسکو تو گرم ہو جاوے بدن یعنی گرمی قلب ور دماغ مین سرایت کر جاوے اور پاوے اُسمین فتور یعنی ضعف اور انکسار افتر الرجل کہا جاتا ہے اُسوقت کہ ضعیف ہو جاوین پلکین اُسکی اور منکسر ہو جاوین گوشہ چشم اُسکی کے اور دلیل پکڑی گئی ہی ساتھ اسکے اوپر حرمت بنج اور اور مغیرات و مفتروں کے **ت ح** **وَعَنْ دَيْلَمٍ الْحِمْيَرِيِّ** قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّا بِاَرْضٍ بَارِدَةٍ وَّنُعَالِجُ فِيْهَا عَمَلًا شَدِيْدًا وَّاِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِّنْ هٰذَا الْقَمْحِ نَتَقَوّٰى بِهٖ عَلٰى اَعْمَالِنَا وَعَلٰى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ هَلْ يُسْكِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاجْتَنِبُوْهُ قُلْتُ اِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيْهِ قَالَ اِنْ لَّمْ يَتْرُكُوْهُ فَقَاتِلُوْهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے دیلم حمیری رضی سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ ہم ہین مین سرد مین اور ساتھ زور و قوت کے کرتے ہین ہم اُسمین کام سخت کہ بدون قوت بدن کے اسکو نہین کر سکتے اور ہم بناتے ہین شراب اس گیہون سے قوت حاصل کرتے ہین ہم ساتھ اسکے اوپر کامون اپنے کے اور قوت پاتے ہین اور غالب آتے ہین اوپر سردی شہرون اپنے کے فرمایا کیا نشہ لاتی ہے وہ شراب کہا مین نے کہ ہان فرمایا پس بچو اُس سے کہا ہمنے کہ تحقیق لوگ نہین چھوڑنیوالے اُسکو فرمایا اگر نہ چھوڑین اُسکو یعنی اور حلال جانین اُسکے پینے کو تو لڑو اُنسے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوْبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پینے شراب کے سے اور کھیلنے جوے کے سے اور کوبہ سے اور غبیرا سے اور فرمایا جو چیز کہ نشے کی ہے حرام ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** قاموس مین لکھا ہے کہ کوبہ کہتے ہین نرد اور شطرنج اور چھوٹے طبل یعنی نقارہ اور بربط کو اور یہ سب ممنوع ہین جو چیز انمین سے یہان مراد رکھین صحیح ہے اور غبیرا ایک قسم شراب کی ہے کہ چنے سے بنتی ہے حبشی بنایا کرتے ہین **ت ح** **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ وَّلَا قَمَّارٌ وَّلَا مَنَّانٌ وَّلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ وَلَا وَلَدُ زِنْيَةٍ بَدَلَ قَمَّارٍ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتھ نجات پائے ہوؤن کے کہ پہلے داخل ہونگے نافرمانی کرنیوالا مان باپ کی یعنی بلا وجہ شرعی اور نہ جواری اور نہ احسان رکھنے والا فقراپر صدقہ دیکر اور نہ ہمیشہ پینے والا شراب کا نقل کی یہ دارمی نے اور ایک روایت دارمی کی ہین یون ہی کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین ولد الزنا بجاے جواری کے **ف** جوا یعنی عرف زمانے ہمارے کے ہر وہ کھیل ہے کہ شرط کیجاوے اُسمین غالبا یہ کہ لیوے جیتنے والا ہارنیوالے سے کچھ مانند نرد اور شطرنج اور مانند انکے کے اور کہا طیبی نے کہ منان وہ ہے کہ نہ دیوے کچھ مگر کہ احسان رکھے اُسپر اور احتمال یہ بھی ہے کہ منان من سے ہے بمعنی قطع کے یعنی کاٹنے والا ناتے کا اور نہ داخل ہوگا بہشت مین ولد الزنا حدیث وَلَدُ الزِّنَا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نہ صحیح ہے اور موضوع بلکہ ضعیف ہے اور بہ احتمال صحت حدیث کے تاویل کیگئی ہی اسطرح کہ اکثر اولاد زنا بغیر باپ مربی کے اور بسبب بدوضعی مان کے خراب ہوتی ہے اور تربیت ظاہر و باطن کی باقی نہین پس بسبب اعمال بد اپنے کے گرفتار غضب مین ہوتی ہی اور بسبب واقع ہونے نطفے کے محل حرام مین ساتھ وجہ حرام کے البتہ خبث مولود مین داخل ہوتا ہے جیسے کہ مال قمار اور ربوا مین لاحق ہوتا ہی یا مراد تشدید و تعریض ہے زانی پر کہ سبب پیدایش اُسکی کا ہے اور بعضون نے تاویل کی ہے کہ مراد ولد الزنا سے وہ شخص ہے کہ مواظبت کرتا ہے زنا پر جیسے کہ شجاعون کو بنو الحرب کہتے ہین اور اولاد مسلمان کو بنو الاسلام والا ولد الزنا کوئی گناہ نہین رکھتا کہ عذاب کیا جاوے اُسپر **ت ح** + مولانا رفیع الدین **وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ بَعَثَنِيْ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وَهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ وَاَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِيْرِ وَالْاَوْثَانِ وَالصُّلُبِ وَاَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَحَلَفَ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ بِعِزَّتِيْ لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِّنْ عَبِيْدِيْ جُرْعَةً مِّنْ خَمْرٍ اِلَّا سَقَيْتُهٗ مِنَ الصَّدِيْدِ مِثْلَهَا وَلَا يَتْرُكُهَا مِنْ مَّخَافَتِيْ اِلَّا سَقَيْتُهٗ مِنْ حِيَاضِ الْقُدُسِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے بھیجا مجھکو سبب رحمت واسطے تمام عالم کے اور سبب رہنمائی واسطے عالم کے اور حکم کیا مجھکو میرے رب عزت والے اور بزرگی والے نے ساتھ مٹانے باجون اور فرامیرکے اور بتون اور سولیون کے اور تمام رسومات و عادات جاہلیت کے یعنی حالت کفر کے اور قسم کھائی میرے رب عزت والے اور بزرگی والے نے ساتھ عزت اپنی کے کہ نہ پیوے گا کوئی بندہ میرے بندون مین سے ایک گھونٹ شراب کا مگر کہ پلاؤنگا مین اُسکو پیپ دوزخیون کی سے مقدار اُسکے اور نہ چھوڑے گا اُسکو بسبب

امارت اور نہ معزول کرین ہم امیر کو اپنے سے اور نہ لڑین ہم اُس سے اور اخیر جملہ کے معنی یہ ہین کہ اگر کفر صریح دیکھو امام سے تو جائز ہے معزول کر دینا اُسکا بلکہ واجب ہے
نہ فرمانبرداری کرنی اُسکی اور امام معزول نہین ہوجاتا فسق و فجور سے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اور امام شافعیؒ کے نزدیک معزول ہوجاتا ہے اور اسیطرح ہر قاضی اور
امیر اور اصل مسئلہ یہ ہے کہ فاسق نہین ہے اہل ولایت سے نزدیک شافعیؒ کے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک فاسق اہل ولایت سے ہے یہانتک کہ صحیح ہے واسطے
باپ فاسق کے نکاح کر دینا اپنی چھوٹی بیٹی کا ح ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا تھے ہم جسوقت بیعت کرتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر سننے اور فرمانبرداری کرنیکے فرماتے واسطے ہمارے بیچ اُس چیز کے
کہ طاقت رکھو تم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی یہ رخصت ہے حضرت کی طرف سے یعنی جسقدر فرمانبرداری ہو سکے اُسقدر کرو یا تاکید و تشدید ہے یعنی جتنی
فرمانبرداری کر سکو قصور نکرو ح ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُفَارِقُ
الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوتُ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیکھے اپنے سردار سے
کوئی چیز کہ ناخوش رکھے اُسکو یعنی شرعًا یا طبعًا پس چاہیے کہ صبر کرے یعنی اور خروج نکرے اُسپر پس تحقیق نہین کوئی کہ جدا ہو جماعت سے ایک بالشت پس مرے یعنی اسی
حال پر بغیر توبہ کے مگر کہ مریگا اسطرح کا مرنا کہ مرتے ہین اُسپر اہل جاہلیت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی نکل گیا اطاعت امام سے اور جدا ہوا جماعت
مسلمین سے اور مخالفت کی اجماع کی اور مرا اسی حال پر پس تو مرا اس ہیئت پر کہ مرتے ہین اُسپر اہل جاہلیت کہ دین سے خبر نہین رکھتے تھے اس لیے کہ وہ طاعت
امیر کی نہین کرتے تھے اور نہ پیروی کرتے تھے ہدایت امام کی بلکہ وہ بیزار رہتے تھے اُس سے اور نہین اجماع کرتے تھے کسی چیز پر اور نہین اتفاق کرتے تھے ایک رائے پر
ح ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ
تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ أَوْ يَدْعُو لِعَصَبِيَّةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي بِسَيْفِهِ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا
يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ نکلے امام کی اطاعت سے اور جدا ہو جماعت اسلام سے پھر مرے اُسپر مرتا ہے مرنا جاہلیت کا اور جو شخص کہ لڑے نیچے نشان اندھا دھند
کے یعنی نیچے نشان ایک امر کے کہ نظاہر ہو حق و باطل ہونا اُسکا اس حال مین کہ غصہ ہوتا ہے واسطے تعصب کے یعنی واسطے مدد کرنے قوم کے ظالم پر نہ واسطے اعلاء
کلمۃ اللہ کے اور اظہار دین اُسکے کے یا بلاتا ہے یعنی لوگون کو واسطے تعصب کے یعنی نہ واسطے خدا کے یا مدد کرتا ہے کسیکی واسطے تعصب کے پس مارا گیا یعنی اس حال
مین پس مرنا اُسکا بطور مرنے جاہلیت کے ہے اور جو کوئی نکلے اُمت میری پر یعنی اُمت اجابت پر ساتھ تلوار اپنی کے کہ مارتا ہے نیک کو اُمت میری سے اور بد
کو اور نہین پروا کرتا مسلمان اُمت میری کے سے یعنی نہین پروا کرتا ساتھ اس چیز کے کہ کرتا ہے اُس سے اور نہین ڈرتا عذاب اور وبال اسکے سے اور نہین پورا کرتا
عہد والے سے عہد اُسکا پس نہین وہ میری اُمت سے یا میرے طریقے پر اور نہین مین اُس سے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَ
تَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلٰوةَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلٰوةَ أَلَا مَنْ وُلِّيَ عَلَيْهِ
وَالٍ فَرَآهُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلْيَكْرَهْ مَا يَأْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
عوفؓ بن مالک اشجعی سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بہترین حاکمون تمھارے کے وہ ہین کہ دوست رکھو تم اُنکو اور دوست رکھیں وے تمکو یعنی دل
کرین پس سبب محبت ہوا ہمین اور دعا کرو تم اُنپر اور دعا کرین وہ تمپر اور بدترین حاکمون تمھارے کے وہ ہین کہ بغض رکھو تم اُنسے اور بغض رکھین وہ
تمسے اور لعنت کرو تم اُنکو اور لعنت کریں وہ تمکو کہا عوفؓ نے کہا ہمنے یعنی صحابہؓ نے اے رسول خدا کے کیا نہ پھینک دین ہم عہد اُنکا یعنی کیا نہ معزول کر دین ہم

پس نافرمانی کی اللہ کی اور جسنے کہ اطاعت کی امیر کی پس اطاعت کی میری اور جسنے نافرمانی کی امیر کی پس تحقیق نافرمانی کی میری اور سوا اسکے نہین کہ امام
یعنی خلیفہ یا امیر اسکا بمنزلے سپر کے ہے قتال کیا جاتا ہے پیچھے اسکے سے اور بچاؤ کیا جاتا ہے بسبب اسکے یعنی آفات و بلیات سے پس اگر حکم کرے ساتھ
تقوے اللہ کے اور انصاف کرے پس تحقیق واسطے اس امیر کے بسبب اسکے ہے ثواب بڑا اور اگر حکم کرے ساتھ غیر اسکے کے پس اسپر ہے بسبب اس کام کے
گناہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اُمِّ الْحُصَیْنِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ اُمِّرَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ یَقُوْدُکُمْ بِکِتَابِ اللّٰہِ فَاسْمَعُوْا
لَہٗ وَاَطِیْعُوْا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر امیر کیا جاوے تمپر غلام نکٹا کن کٹا حکم کرے تمکو
موافق حکم اللہ کے پس سنو حکم اسکا اور فرمان برداری کرو اسکی نقل کی یہ مسلم نے **ف** ذکر غلام کا مبالغے کے لیے ہے مانند قول آنحضرت کے کہ جو کوئی بناوے
مسجد اگرچہ مانند گھونسلے چڑیا کے ہو مسجد ہرگز مانند گھونسلے چڑیا کے نہین ہوتی ہے و لیکن مقصود مبالغہ ہے یا مراد نائب سلطان اور خلیفہ اکبر ہے ورنہ غلام
امیر و امام نہین ہوتا اور اسی طرح تمام احادیث مین اور نکٹا اور کنکٹا بھی تاکید کے لیے کہا یعنی غلام حقیر و خوار **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ کَاَنَّ رَاْسَہٗ زَبِیْبَۃٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سنو یعنی کلام حاکم کا اور اطاعت کرو یعنی امر و نہی اسکے کی جبتک کہ نہ مخالفت ہو امر اللہ کی اور رسول اسکے کی اگرچہ عامل کیا جاوے تمپر غلام حبشی
گویا کہ سر اسکا انگور ہے یعنی مانند انگور کے ہے چھوٹا پن مین اور سیاہی مین نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَۃُ عَلَی الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِیْمَا اَحَبَّ وَکَرِہَ مَا لَمْ یُؤْمَرْ بِمَعْصِیَۃٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِیَۃٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے سننا اور فرمانبرداری کرنی واجب ہے اوپر مرد مسلمان کے بیچ اس چیز کے کہ خوش لگے اور ناخوش لگے جبتک کہ نہ حکم کیا جاوے ساتھ گناہ کے پس
جسوقت کہ حکم کیا جاوے ساتھ گناہ کے تو نہین ہے سننا اور نہ فرمانبرداری کرنی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی سننا کلام حاکم کا اور فرمانبرداری کرنی
اسکی واجب ہے ہر مسلمان پر برابر ہے کہ حکم کرے ساتھ اس چیز کے کہ موافق طبع اسکی کے ہو یا نہ موافق ہو بشرطیکہ نہ حکم کرے اسکو ساتھ گناہ کے پس اگر حکم کرے
ساتھ گناہ کے تو نہین جائز ہے فرمانبرداری اسکی و لیکن نہین جائز ہے اسکو لڑنا امام سے **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَۃَ فِیْ
مَعْصِیَۃٍ اِنَّمَا الطَّاعَۃُ فِی الْمَعْرُوْفِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے فرمانبرداری کرنی یعنی کسی کی نہ
امام کی اور نہ باپ و غیرہ کی گناہ مین سوا اسکے نہین کہ فرمانبرداری کرنی بیچ امر نیک کے ہے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **وَعَنْ** عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَایَعْنَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ فِی الْعُسْرِ وَالْیُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَکْرَہِ وَعَلٰی اَثَرَۃٍ عَلَیْنَا وَعَلٰی اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَھْلَہٗ
وَعَلٰی اَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ اَیْنَمَا کُنَّا لَا نَخَافُ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ لَائِمٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَعَلٰی اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَھْلَہٗ اِلَّا اَنْ تَرَوْا کُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَکُمْ
مِنَ اللّٰہِ فِیْہِ بُرْہَانٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا بیعت کی ہمنے یعنی عہد کیا ہمنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر سننے اور فرمانبرداری کرنے کے بیچ تنگی
اور آسانی کے اور وقت خوشی اور ناخوشی کے اور اسپر کہ ترجیح دیوین ہمپر اور اسپر کہ نہ نکالین ہم امر کو اہل اسکے سے اور اسپر کہ کہین ہم حق جہان ہون ہم نہ ڈرین ہم بیچ
مقدمے اللہ کے یعنی امر دین اور کلام حق مین ملامت ملامت کرنیوالے کی سے اور ایک روایت مین یون ہے کہ عہد کیا ہمنے اسپر کہ نہ نکالا لین ہم امر کو اہل اسکے
سے یعنی فرمایا آنحضرت نے کہ نہ نکالو الو امر کو اہل اسکے سے مگر یہ کہ دیکھو تم کفر صریح کہ نزدیک تمہارے اللہ کی طرف سے اس امر مین دلیل ہو یعنی آیت قرآن اور سنت کی
سے کہ احتمال تاویل کا نہ رکھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ترجیح دیوین ہمپر یعنی عہد کیا ہمنے کہ صبر کرینگے ہم اسپر کہ ترجیح دیجاویگی ہمپر یعنی جماعت انصار جیسے
کہ اور روایت مین آیا ہے کہ آنحضرت نے انصار سے فرمایا تھا کہ بعد میرے اثرت ہوگا پس صبر کرنا تم اثرۃ یعنی ترجیح اور تفضیل دیے جاوینگے تمپر یعنی بخشش انعام
اور حکومت مین چنانچہ یہ حال واقع ہوا بیچ عہد امرا کے بعد از خلفاے راشدین کے پس صبر کیا انصار نے اور اسپر کہ نہ نکالین ہم الخ یعنی نہ طلب کرین ہم

لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَسَیَکُوْنُ خُلَفَاءُ فَیَکْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَیْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا تھے بنی اسرائیل کہ ادب سکھلاتے تھے انکو انبیا جبکہ مرتا ایک نبی جانشین ہوتا انکا اور
نبی اور تحقیق حال یہ ہے کہ نہین آنیوالا کوئی نبی پیچھے میرے اور ہون گے بعد میرے امیر اور بہت ہون گے عرض کیا صحابہؓ نے پس کیا حکم فرماتے ہو ہمکو یعنی جبکہ بہت
ہونگے امیر بعد آپکے اور واقع ہوگا انمین تنازع آپسمین پس کیا فرماتے ہو ہمکو کرنے کو اُس وقت فرمایا پوری کرو بیعت پہلے کی پھر پہلے کی یعنی اتباع پہلے خلیفہ کا کیجیے
اگر مدعی ہو دوسرا اتباع نہ کیجیے اور دو انکو حق اُنکا پس تحقیق اللہ تعالیٰ پوچھیگا اُنسے اُس چیز سے کہ طلب چرانے کی کی ہے اُنسے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پوری
کرو الخ یعنی وفا کرو بیعت خلیفہ اوّل کی پھر بیعت اُس خلیفہ کی کہ بعد اُسکے ہو اور وہ اوّل بہ نسبت اُسکے ہے کہ بعد اسکے ہے یعنی خلیفہ بعد از خلیفہ کے ہونگے تم بھی بیعت
ہر ایک سے اسی ترتیب سے کرنا اور وفا کرنا مقصود یہ ہے کہ بیعت اوّل کے لیے ہے جیسے کہ حدیث آئندہ مین آتا ہے اور قول اَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ مانند بدل کے ہے جملہ فُوْا بِبَیْعَةِ
الْاَوَّلِ سے اور قول فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ تعلیل ہے واسطے امر کے ساتھ دینے حق اُنکے کے اور اسمین اختصار ہے یعنی پس دو انکو حق اُنکا اگرچہ نہ دیوین وہ تمکو حق تمھارا اُس
چیز سے الخ یعنی پوچھیگا حق رعایا سے پس حق تمھارا بھی اُنسے لیگا ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بُوْیِعَ لِخَلِیْفَتَیْنِ فَاقْتُلُوا
الْاٰخِرَ مِنْهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیعت کیجاوے واسطے دو خلیفون کے پس قتل کرو اُسکو کہ آخر ہے انمین سے
نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی لڑو ساتھ اسکے تا پھیر لاوے طرف امر خدا کے یا مارا جاوے اس لیے کہ وہ باغی ہے اور بعضون نے کہا مراد قتل سے باطل کرنا بیعت اُسکی کا ہے اور
سست کرنا اُسکا ع وَعَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّهٗ سَیَکُوْنُ هَنَاتٌ وَّهَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ
الْاُمَّةِ وَهِیَ جَمِیْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّیْفِ کَائِنًا مَنْ کَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عرفجہؓ سے کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے قریب ہے کہ ہونگے
شر و فساد پس جو شخص کہ ارادہ کرے جدائی ڈالنے کا امر اس امت مین اُس حال مین کہ امت ہو اکٹھی پس مارو اُسکو ساتھ تلوار کے کسی باشد نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی انواع انواع کے
فتنے و فساد ہونگے واسطے طلب امارت کے ہر جہت سے اور امام وہی ہوگا کہ جسکے لیے اوّل منعقد ہوئی ہوگی بیعت اور کسے باشد یعنی اگرچہ بڑا اشراف اور بڑا عالم ہو اور سزاوار ہو
جانو اُسکو ساتھ امامت کے لیکن چونکہ باعث شر اور فساد اور تفریق امت کا ہے لائق قتل کے ہے بشرطیکہ اوّل لائق امامت کے ہو ع ح وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَتَاکُمْ وَاَمْرُکُمْ جَمِیْعٌ عَلٰی رَجُلٍ وَّاحِدٍ یُّرِیْدُ اَنْ یَّشُقَّ عَصَاکُمْ اَوْ یُفَرِّقَ جَمَاعَتَکُمْ فَاقْتُلُوْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عرفجہ سے
کہ کہا سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص آوے تمہارے پاس یعنی ساتھ دعوی خروج کے خلیفہ وقت پر اس حال مین کہ امر تمھارا اکٹھا ہو ایک شخص پر اور ایک
خلیفہ پر درحالیکہ ارادہ کرے یہ کہ چیرے لاٹھی تمھاری کو یا جدائی ڈالے جماعت تمھاری مین نقل کی یہ مسلم نے **ف** چیرے لاٹھی تمھاری کو یہ کنایہ ہے جدائی ڈالنے سے
لوگون مین گویا کہ لوگون کے جمع ہونے کو ایک امر پر بمنزلہ لاٹھی کے رکھا اور جدائی ڈالنے کو مانند پھاڑنے اُسکے کے اور یا جدائی ڈالے الخ ظاہرا یہ شک راوی ہے اور احتمال
ہے کہ اول کو حمل کریں اوپر جدائی ڈالنے کے امر دنیا مین اور دوسرے کو احکام دین مین ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ بَایَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ یَدِهٖ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ فَلْیُطِعْهُ اِنِ اسْتَطَاعَ فَاِنْ جَاءَ اٰخَرُ یُنَازِعُهٗ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے بیعت کی امام سے پس دیا اُسکو صفقہ ہاتھ اپنے کا اور ثمرہ دل اپنے کا یعنی ظاہر مین اور خلوص دل سے اتباع اُسکا
قبول کیا پس چاہیے کہ اطاعت اُسکی کرے اگر کر سکے یعنی جسقدر کر سکے پس اگر آوے دوسرا کہ دعوی امامت کا کرے اور خروج کرے امام اول پر پس مارو گردن اُس دوسری
کی نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِیْتَهَا عَنْ مَّسْاَلَةٍ وُّکِلْتَ اِلَیْهَا وَ
اِنْ اُعْطِیْتَهَا عَنْ غَیْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَیْهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عبدالرحمن بن سمرہؓ سے کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مانگ سرداری کو پس تحقیق
تو اگر دیا گیا سرداری بسبب مانگنے کے تو سونپا جاویگا تو طرف اُسکے اور اگر دیا گیا تو سرداری بغیر سوال کے مدد دیا جاویگا تو اللہ کی طرف سے اُس سرداری پر

اُنکو اور نہ توڑ ڈالین عہد اُنسے اور نہ لڑین اُنسے نزدیک اس حال کے فرمایا نہین جبتک کہ قائم کرین تم مین نماز نہین جبتک کہ قائم کرین تم مین نماز خبردار ہو جو شخص کہ حاکم کیا جاوے اُسپر کوئی حاکم پس دیکھے اُسکو کہ کرتا ہے ایک چیز گناہ خدا کے سے پس چاہیے کہ مکروہ رکھے اُس چیز کو کہ کرتا ہے گناہ خدا کے سے اور نہ کھینچے ہاتھ فرمانبرداری سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** جب تک کہ آخر اِس سے سمجھا جاتا ہے کہ ترک کرنا نماز کا حاکمون کو موجب نقض عہد اور ترک کرنے اطاعت انکی کا ہے مانند کفر کے اس لیے کہ نماز ستون دین کا ہے اور فرق کرنیوالی ہے درمیان ایمان وکفر کے بخلاف اور گناہون کے کہ وہ ایسے نہین اور اسمین تشدید و تہدید عظیم ہے اوپر ترک کرنے نماز کے ح **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ عَلَیْکُمْ اُمَرَاءُ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْکِرُوْنَ فَمَنْ اَنْکَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ کَرِہَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰکِنْ مَنْ رَضِیَ وَتَابَعَ قَالُوْا اَفَلَا نُقَاتِلُھُمْ قَالَ لَا مَا صَلُّوْا لَا مَا صَلُّوْا اَیْ مَنْ کَرِہَ بِقَلْبِہٖ وَاَنْکَرَ بِقَلْبِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُم سلمہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہونگے تمپر امیر کہ ہونگے بعضے افعال اُنکے اچھے اور بعضے بُرے پس جسنے انکار کیا یعنی جو کوئی قادر ہوا اسپر کہ بیان کردے اُسکے منہ پر کہ یہ فعل تیرا بُرا ہے اور کہدیا پس تحقیق پاک ہوا یعنی نفاق سے اور مداہنت سے اور جسنے مکروہ جانا یعنی جو کوئی نہ قادر ہوا زبان سے کہنے پر ولیکن مکروہ جانا دل سے پس تحقیق سالم رہا یعنی مشارکت سے گناہ اور وبال مین ولیکن جو کوئی راضی ہوا یعنی ساتھ فعل اُنکے کے دل سے اور پیروی کی یعنی اُنکی کرنے برائیون مین پس وہ شریک ہوا ساتھ اُنکے گناہ اور وبال مین کہا صحابہ رضؓ نے کیا پس نہ لڑین ہم اُنسے یعنی اُسوقت فرمایا نہین جبتک کہ نماز پڑھین نہین جبتک کہ نماز پڑھین یعنی جس شخص نے مکروہ جانا ساتھ دل اپنے کے اور انکار کیا ساتھ دل اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی جس شخص نے آخر یہ تفسیر کی راوی نے اس قول کی فَمَنْ کَرِہَ فَقَدْ سَلِمَ کَذَا ذَکَرَہُ الشَّیْخُ اور ملا علی رحؒ نے کہا کہ تفسیر ہے فَمَنْ اَنْکَرَ وَمَنْ کَرِہَ کی کہ مذکور ہین دونون جملے حدیث مین **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَۃً وَاُمُوْرًا تُنْکِرُوْنَھَا قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَدُّوْا اِلَیْھِمْ حَقَّھُمْ وَسَلُوا اللّٰہَ حَقَّکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم دیکھو گے پیچھے میرے ترجیح دینے کو اور کتنی چیزین کہ بُری جانو گے تم عرض کیا صحابہ نے کیا حکم فرماتے ہو تم ہمکو یا رسول اللہ یعنی اُسوقت فرمایا ادا کرو تم طرف اُنکے حق انکا اور مانگو اللہ سے حق اپنا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی تم اپنی طرف سے حق حاکمون کے ادا کرو یعنی اطاعت کرو انکی اور مددگار رہو اور اگر وہ تمھارے حق مین قصور کرین صبر کرو اور جناب حق مین التجا کرو کہ جزا ان کو دے ح **وَعَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَاَلَ سَلَمَۃُ بْنُ یَزِیْدَ الْجُعْفِیُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ قَامَتْ عَلَیْنَا اُمَرَاءُ یَسْاَلُوْنَا حَقَّھُمْ وَیَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ اسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَیْھِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَیْکُمْ مَا حُمِّلْتُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے وائل بن حجر رضؓ سے کہ کہا پوچھا سلمہ رضؓ بن یزید جعفی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا اے نبی اللہ کے خبر دیجیے ہمکو کیا فرماتے ہین آپ ہمکو اگر مسلط ہون ہمپر اُمرا مانگین ہمسے حق اپنا یعنی اطاعت خدمت اور نہ دین ہمکو حق ہمارا یعنی نہ عدل کرین اور نہ غنیمت دین فرمایا سنو یعنی کلام اُنکا ظاہر مین اور فرمانبرداری کرو یعنی باطن مین یا سنو بات انکی اور اطاعت کرو فعل مین پس سوا اسکے نہین کہ اُنپر ہے وہ چیز کہ اُٹھائے گئے یعنی تکلیف دیے گئے قبیلۂ عدل اور دینے حق رعیت سے اور تمپر ہے وہ چیز کہ اُٹھائے گئے یعنی اطاعت کرنی اور صبر کرنا بلاؤن پر نقل کی یہ مسلم نے **ف** حاصل یہ کہ واجب ہے ہر ایک پر وہ چیز کہ تکلیف دیا گیا پس نہ بڑھے حد اپنی سے ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ خَلَعَ یَدًا مِّنْ طَاعَۃٍ لَقِیَ اللّٰہَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا حُجَّۃَ لَہٗ وَمَنْ مَاتَ وَلَیْسَ فِیْ عُنُقِہٖ بَیْعَۃٌ مَاتَ مِیْتَۃً جَاھِلِیَّۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضؓ سے کہ کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو شخص کہ نکالے ہاتھ امام کی تابعداری سے ملاقات کریگا اللہ تعالی سے دن قیامت کے اُس حالت مین کہ نہین ہوگی دلیل واسطے اُسکے یعنی دلیل ایمان کی اور جو کوئی مرے اس حال مین کہ نہین اُسکی گردن مین بیعت امام کی یعنی اطاعت امام برحق کی دین مین مریگا مرنا جاہلیت کا سا نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ تَسُوْسُھُمُ الْاَنْبِیَاءُ کُلَّمَا ھَلَکَ نَبِیٌّ خَلَفَہٗ نَبِیٌّ وَاِنَّہٗ

سلہ معنی اس حدیث کے [illegible] عبادات [illegible] کے بیان میں ہو چکے ہیں ۱۲

بہترین لوگون کا یہانتک کہ پڑے اُسمین پس اُسوقت نہین ہوگا بہترین لوگون کا ملکہ بدترین اُنکا ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو سب تمہارے نگہبان رعیت کے ہین اور تم سب سوال کیے جاؤگے اپنی رعیت سے پس امام جو حاکم ہو لوگون پر نگہبان ہے اور وہ پوچھا جاویگا احوال رعیت اپنی سے اور مرد نگہبان ہے اوپر گھر والون اپنے کے اور عورت نگہبان ہے اوپر گھر خاوند اپنے اور فرزندون اُسکے کے اور وہ سوال کی جاویگی حق اُنکے سے اور غلام مرد کا نگہبان ہے اوپر مال مالک اپنے کے اور وہ سوال کیا جاویگا اُس سے خبردار ہو پس ہر ایک تم مین سے نگہبان ہے اور ہر ایک تم سوال کیے جاؤگے رعیت اپنی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لکھا ہے علمانے کہ ہر شخص نگہبان ہے اوپر اعضائے حواس اپنے کے بھی اور وہ پوچھا جاوے گا احوال اُنکے سے کہ کہان استعمال کیا تم نے اُنکو اور کس طرح استعمال کیا اور حدیث مین اسکو نہ ذکر کیا اس لیے کہ ظاہر ہے ح وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ وَالٍ يَلِيْ رَعِيَّةً مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَّهُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی معقل بن یسارؓ سے کہ کہا سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے نہین کوئی سرداری لینے والا کہ سرداری کرے رعیت پر پھر مرے اس حال مین کہ خائن ہو یا ظالم ہو اُنپر مگر کہ حرام کریگا اللہ اُنپر بہشت کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی حرام کریگا داخل ہونا بہشت کا ساتھ نجات پانیوالون کے یہ محمول ہے مستحل پر یعنی جو حلال جانے خیانت و ظلم کو اُسکا یہ حال ہے یا از راہ زجر کے فرمایا ع وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَّسْتَرْعِيْهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيْحَةٍ اِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی معقل بن یسارؓ سے کہ کہا سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے نہین کوئی بندہ کہ نگہبانی کروائے اللہ اُس سے رعیت کی یعنی امام و نگہبان کرے انکا پس نگہبانی کی اُسنے رعیت کی ساتھ خیر خواہی کے مگر کہ نہ پاویگا بو بہشت کی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف یعنی نہین بو پاویگا ساتھ بو پانے والون کے قیامت مین حال آنکہ بو اُسکی پائی جاویگی مسافت پانسو برس کی راہ سے یا نہین بو پاویگا ساتھ نجات پانے والون کے یا نہین پائیگا بو مطلق اگر کفر پر مریگا یا حلال جانتا ہو کا ظلم کو ع وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائذ بن عمروؓ سے کہ کہا سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے بدترین سردارون کا ظالم ہے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی جو شخص کہ والی اور متصرف کیا گیا کام اُمت میری سے کسی چیز کا پھر مشقت ڈالی اُنپر پس مشقت ڈال تو اُسپر اور جو شخص کہ والی کیا گیا کام اُمت میری سے کسی چیز کا پھر نرمی کی ساتھ اُنکے پس نرمی کر تو ساتھ اُسکے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُّوْرٍ عَنْ يَّمِيْنِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق امرائے عادل نزدیک خدا کے نور کے منبرون پر ہونگے طرف داہنے ہاتھ رحمٰن کے اور دونون ہاتھ اُسکے داہنے ہین وہ لوگ کہ انصاف کرتے ہین بیچ احکام اپنے کے اور اہل اپنے کے اور اُس چیز کے کہ والی ہین نقل کی یہ مسلم نے ف طرف داہنے ہاتھ کنایہ ہے بڑی قدر و مرتبہ ہونے اُنکے سے نزدیک اللہ تعالیٰ کے اس لیے کہ جو کوئی عظیم القدر ہوتا ہے داہنے طرف کھڑا ہوتا ہے اور بیٹھتا ہے اور دونون ہاتھ اُسکے داہنے ہین یہ دفع توہم کے لیے فرمایا کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ داہنا مقابل بائین ہاتھ کے ہے اس لیے کہ بائین ہاتھ مین ضعف و نقصان ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ پاک ہے اُس سے اور اطلاق ہاتھ کا

نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سونپا جاویگا طرف اُسکے تا سرانجام کرے امارت کا اور امارت امر دشوار ہے کہ سرانجام نہین کر سکتا اُسکو کوئی بغیر مدد آلہی کے اور اگر بغیر
مانگے ملے گی تو اللہ تعالی مددگار تیرا رہیگا اور توفیق بخشے گا عدالت و اہتمام اُسکے پر ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّکُمْ سَتَحْرِصُوْنَ
عَلَی الْاِمَارَةِ وَسَتَکُوْنُ نَدَامَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
تحقیق تم حرص کروگے اوپر سرداری کے اور ہوگی وہ سرداری یعنی حرص کی موجب پشیمانی کی دن قیامت کے بس اچھی ہے دودھ پلانیوالی سرداری اور بُری
ہے دودھ چھڑانیوالی سرداری نقل کی یہ بخاری نے ف مشابہت دی اوائل سرداری کو ساتھ دودھ پلانیوالی عورت کے اور انقطاع سرداری کو ساتھ دودھ
چھڑانے والی کے یعنی سرداری جسوقت آتی ہے بہت اچھی لگتی ہے مانند دودھ پلانے والی کے اور جسوقت جاتی ہے یعنی بسبب مرنے اُس شخص کے یا تغیر ہونے اُس شخص
کے بُری لگتی ہے مانند دودھ چھڑانیوالی کے پس نہین لائق ہے واسطے عاقل کے یہ کہ در پے ہو لذتون کے کہ پیچھے آوین وہ انکے حسرتین ح وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ
قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِیْ قَالَ فَضَرَبَ بِیَدِهٖ عَلٰی مَنْکِبِیْ ثُمَّ قَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّکَ ضَعِیْفٌ وَّاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَّاِنَّهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ خِزْیٌ وَّنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا
بِحَقِّهَا وَاَدَّی الَّذِیْ عَلَیْهِ فِیْهَا وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ لَهٗ یَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّیْ اَرَاکَ ضَعِیْفًا وَّاِنِّیْ اُحِبُّ لَکَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِیْ لَا تَاَمَّرَنَّ
عَلَی اثْنَیْنِ وَلَا تَوَلَّیَنَّ مَالَ یَتِیْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کیا نہین عامل کرتے
مجکو کہا ابوذرؓ نے کہ مارا حضرتؐ نے اپنا ہاتھ میرے مونڈھے پر یعنی ازراہ لطف و شفقت کے پھر فرمایا اے ابوذرؓ تو ضعیف ہے اور یہ سرداری امانت ہے یعنی حد الٰہی ہے
کہ حق بندون کا ساتھ اُسکے متعلق ہے پس خیانت نکرنی چاہیے اُسمین اور تحقیق وہ سرداری ہوگی دن قیامت کے سبب رسوائی اور پشیمانی کی لیکن جس شخص نے لیا
اُسکو ساتھ حق اُسکے کے اور ادا کیا اُس حق کو کہ اُسپر ہے اُس سرداری مین یعنی جسنے عدل و احسان کیا اُسکے لیے سرداری باعث رسوائی اور وبال کی نہین ہوگی
اُسپر اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے ابوذرؓ کو اے ابوذرؓ تحقیق مین دیکھتا ہون تجکو ضعیف کہ بوجھ اُسکا نہین اُٹھا سکیگا تو اور تحقیق دوست رکھتا ہون
واسطے تیرے اُس چیز کو کہ دوست رکھتا ہون مین واسطے نفس اپنے کے نہ امیر ہو تو دو شخصون پر بھی اور نہ سرانجام کار ہو مال یتیم کا نقل کی یہ مسلم نے ف دوست
رکھتا ہون مین الخ یعنی اگر ہوتا مین ضعیف مانند تیرے نہ اُٹھاتا مین اس بوجھ حاکمی کو ولیکن اللہ تعالی نے قوت دی مجکو پھر تحمل دیا مجکو اور اگر نہ تحمل دیتا وہ مجکو
نہ اُٹھاتا مین اس بوجھ کو اور کہا نووی نے کہ یہ حدیث اصل عظیم ہے بیچ پرہیز کرنے کے سرداری سے خصوصًا جو کہ ضعیف ہو ادا سے حقوق اسکے سے ح وَعَنْ
اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِیْ عَمِّیْ فَقَالَ اَحَدُهُمَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِّرْنَا عَلٰی بَعْضِ مَا وَلَّاکَ اللّٰهُ وَقَالَ الْاٰخَرُ
مِثْلَ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّیْ عَلٰی هٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَهٗ وَلَا اَحَدًا حَرَصَ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰی عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے
ابی موسیٰؓ سے کہ کہا داخل ہوا مین حضرتؐ کے پاس اور دو شخص بیٹے چچا میرے کے پس کہا ایک نے اُنمین سے یا رسول اللہ امیر کرو مجکو اوپر بعضے کامون اور حکمون
کے کہ والی کیا ہے تمکو اللہ نے اور کہا دوسرے نے بھی مانند اسی کے پس فرمایا حضرتؐ نے تحقیق ہم قسم ہے خدا کی نہین والی کرتے اوپر اس کام کے یعنی کار دین اور امر بعث
کے اُس کسی کو کہ مانگے ہم سے ولایت کو اور نہ اُس کسی کو کہ حرص کرے اُسپر اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے نہین عامل کرتے ہم اوپر کام اپنے کے اُسکو
کہ ارادہ رکھے اُسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عادت شریف حضرتؐ کی تھی کہ جو کوئی کوئی خدمت طلب کرتا اور درخواست رکھتا اُسکی اُسکو وہ کام نہ دیتے اس لیے
کہ یہ بات دلالت کرتی ہے محبت جاہ پر کہ باعث خرابی اُسکے کی ہے آخر مین ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ
مِنْ خَیْرِ النَّاسِ اَشَدَّهُمْ کَرَاهِیَةً لِهٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰی یَقَعَ فِیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤگے
تم بہترین آدمیون مین سخت اُنکا از روے کراہت کے واسطے اس امر کے یہانتک کہ پڑے اُسمین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو کوئی بہت مکروہ رکھتا
امارت کو اُس کو بہترین لوگون کا جانو یہانتک کہ پڑے اُسمین یعنی پس ہوگی بعد اُسکے ندامت جیسے کہ اوپر گذرا روایت مین اور طیبی نے کہا کہ پاؤگے اچھے شخص کو

ھَجَرَ مَا نَھَی اللّٰہُ عَنْہُ اور جہاد الخ یعنی لڑنا کافرون سے واسطے ترقی اسلام کے اور مارنا نفس کو ساتھ باز رکھنے اسکے کے خواہشون اُسکی سے کہ دشمنی نفس کی ساتھ آدمی کے قوی تر ہے اور بہت ضرر کرنیوالی ہے دشمنی کافرونکی سے ساتھ اسکے اور جو شخص کہ نکلا الخ یعنی جو شخص جُدا ہوا اُس چیز سے کہ اُسپر جماعت ہے ساتھ ترک کرنے سنت کے اور اتباع بدعت کے اور نہ کرنے اطاعت امام کے اگرچہ تھوڑی سی ہو پس تحقیق نکالی رسی اسلام کی یعنی توڑا عہد اسلام کا اور ذمہ اُسکا مگر یہ کہ رجوع کرے اس فعل بد سے اور جس شخص نے کہ پکارا الخ یعنی جسنے بلایا اور باعث ہوا لوگون کو اوپر عادات اور طرق جاہلیت کے اور بعضون نے کہا کہ مراد پکارنا ہے کہ رسم تھی ایام جاہلیت مین کہ جب دشمن کسی شخص پر غالب آتے فریاد کرتا ساتھ آواز بلند کے یا آل فلان یا آل فلان پس دوڑتے لوگ اُسکی مدد کے لیے ظالم ہوتا وہ یا مظلوم رح ع ق وَعَنْ زِیَادِ بْنِ کُسَیْبٍ الْعَدَوِیِّ قَالَ کُنْتُ مَعَ اَبِیْ بَکْرَۃَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَھُوَ یَخْطُبُ وَعَلَیْہِ ثِیَابٌ رِقَاقٌ فَقَالَ اَبُوْ بِلَالٍ اُنْظُرُوْا اِلٰی اَمِیْرِنَا یَلْبَسُ ثِیَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرَۃَ اُسْکُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَھَانَ سُلْطَانَ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ اَھَانَہُ اللّٰہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے زیاد بن کسیب عدوی سے کہ کہا تھا مین ساتھ ابی بکرہ کے نیچے منبر ابن عامر کے اس حال مین کہ وہ خطبہ کہتے تھے اور تھے اُنپر کپڑے باریک پس کہا ابو بلال نے کہ دیکھو تم طرف امیر ہمارے کے پہنتا ہے کپڑے فاسقون کے سے کہا ابو بکرہ نے چپ رہ سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ جو شخص کہ اہانت کرے بادشاہ کی کہ اللہ کی طرفسے ہو زمین مین خوار و سُبک کریگا اُسکو اللہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف پہنتا ہے کپڑے الخ احتمال ہے کہ وہ کپڑے حرام ہون گے قسم حریر سے اور ابی بکرہ نے زیاد کو طعن کرنیسے اسلیے منع کیا کہ وہ نصیحت باعث فتنہ کی تھی اور احتمال یہ بھی ہے کہ ریشمی نہون لیکن چونکہ پہننا باریک کپڑون کا داب جین والون کا ہے نہ زاہدون کا نسبت کیا اُسکو طرف فسق کے جیسا کہ کہا ہے بعضون نے مَنْ رَقَّ ثَوْبُہٗ رَقَّ دِیْنُہٗ ع وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے نواس بن سمعان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین تابعداری کسی مخلوق کی بیچ گناہ خالق کے نقل کی یہ شرح السنہ مین ف یعنی اگر مخلوق حکم کرے ساتھ گناہ کے اگرچہ امیر ہو اطاعت اُسکی نہ کرنی چاہیے اور اگر اکراہ یعنی جبر کرے تو اس صورت مین گناہ نہین رح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَمِیْرِ عَشَرَۃٍ اِلَّا یُؤْتٰی بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَغْلُوْلًا حَتّٰی یَفُکَّ عَنْہُ الْعَدْلُ اَوْ یُوْبِقَہُ الْجَوْرُ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی امیر دس شخصون کا بھی مگر کہ لایا جاویگا دن قیامت کے طوق کیا ہوا یہانتک کہ چھڑاویگا اور جُدا کریگا اُس سے طوق کو عدل کہ اُسنے کیا ہے یا یہ کہ ہلاک کرے اُسکو ظلم نقل کی یہ دارمی نے ف یعنی حاکم کو ایک بار باندھ کر درگاہ رب العزت مین لاوین گے خواہ عادل ہو یا ظالم اور بعد تحقیق کے اگر عادل ہوگا نجات پاویگا اور اگر ظالم ہوگا تو ہلاک ہوگا رح وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیْلٌ لِّلْاُمَرَاۗءِ وَیْلٌ لِّلْعُرَفَاۗءِ وَیْلٌ لِّلْاُمَنَاۗءِ لَیَتَمَنَّیَنَّ اَقْوَامٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَنَّ نَوَاصِیَھُمْ مُعَلَّقَۃٌ بِالثُّرَیَّا یَتَجَلْجَلُوْنَ بَیْنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ وَاَنَّھُمْ لَمْ یَلُوْا عَمَلًا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَفِیْ رِوَایَتِہٖ اَنَّ ذَوَائِبَھُمْ کَانَتْ مُعَلَّقَۃً بِالثُّرَیَّا یَتَذَبْذَبُوْنَ بَیْنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَکُوْنُوْا عُمِّلُوْا عَلٰی شَیْءٍ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وائے ہے یعنی مصیبت ہے واسطے سردارون کے مصیبت ہے واسطے چودھریون کے اور مصیبت ہے واسطے امینون کے اور البتہ آرزو کرینگی قومین دن قیامت کے کہ اُنکی پیشانیون کے لٹکائے جاتے یعنی دنیا مین بیچ ثریا کے اس حال مین کہ ہلین درمیان آسمان و زمین کے اور آرزو کرینگی کہ نہ والی ہوتے کسی عمل کے نقل کی یہ شرح السنہ مین اور روایت کی یہ احمد نے اور اُنکی روایت مین یہ ہے کہ آرزو کرینگی کہ کاشکے چوٹیان اُنکی لٹکائی گئی ہوتین ثریا بلند پر درمیان آسمان و زمین کے اور نہ کیے گئے ہوتے عامل کسی چیز پر ف لفظ ویل کے معنی ہین غم اور ہلاک و مشقت بسبب عذاب کے اور بعضون نے کہا ویل ایک نالہ ہے دوزخ مین اور آیا ہے کہ ویل ایک نالہ ہے دوزخ مین کہ گرتا چلا جاویگا اُسمین کافر چالیس برس اور اُسکے تہ تک نہ پونہچے گا اور امینون کے یعنی جنکو کہ امین کیا ہے حاکمون نے

اللہ تعالیٰ پر متشابہات سے ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ مراد اس سے کیا ہے اور مراد قوت و غلبہ ہے اور بیچ حکم اپنے کے یعنی جو کہ متعلق ہے ساتھ خلافت اور امارت کے اور اہل اپنے کے یعنی انصاف کرتے ہیں اپنے اہل حقوق میں کہ واجب ہے اُنپر اور اُس چیز کے کہ والی ہیں یعنی انصاف کرتے ہیں اُس چیز میں کہ اُنکو ولایت ہے اُسپر جیسے پرورش یتیم کی یا مال وقف کی خبرگیری کرنی وغیر ذلک اور کہا اہل حق نے کہ آدمی کو چاہیے کہ عدل کرے اپنے نفس پر بھی کہ نہ ضائع کرے وقت کو بیچ اُس چیز کے کہ نہیں حکم کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ساتھ اُسکے بلکہ فرمانبرداری کرے اوامر آلہی کی اور باز رہے نواہی اُسکے سے علی الدوام جیسے کہ طریقہ ہے اولیائے کرام مقربین کا یا غالبًا جیسے کہ عادت ہے مومنین صالحین کی **وعن** اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَعَثَ اللّٰہُ مِنْ نَّبِیٍّ وَّلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِیْفَۃٍ اِلَّا کَانَتْ لَہٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَۃٌ تَاْمُرُہٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّہٗ عَلَیْہِ وَبِطَانَۃٌ تَاْمُرُہٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّہٗ عَلَیْہِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَہُ اللّٰہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابوسعید رضی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بھیجا اللہ نے کوئی نبی اور نہیں خلیفہ کیا کوئی خلیفہ مگر کہ ہوتے ہیں اُسکے لیے دو رفیق چھپے ہوئے ایک رفیق چھپا ہوا تو حکم کرتا ہے اُس کو ساتھ نیکی کے اور رغبت دلاتا ہے اُسکو اُسپر اور ایک رفیق چھپا ہوا حکم کرتا ہے اُسکو ساتھ بُرائی کے اور رغبت دلاتا ہے اُس کو ساتھ بُرائی کے اور بچایا گیا گناہ سے وہ ہے کہ بچایا اُسکو اللہ نے نقل کی یہ بخاری نے **ف** مراد دوست چھپے سے فرشتہ اور شیطان ہے کہ دونوں آدمی کے باطن میں رہتے ہیں کہ اول حکم ساتھ خیر کے کرتا ہے اور دوسرا ساتھ بُرائی کے اور بچایا گیا گناہ سے الخ یہ اشارہ ہے ساتھ حال انبیا کے صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین اور بعضے خلفا کے بھی کہ محفوظ رکھتا ہے اُنکو اللہ تعالیٰ شر شیطان سے یا مراد دو دوست سے وزیر و مشیر ہیں مشابہ بطانہ یعنی استر کے کہ نہیں جُدا ہوتے صحبت اُسکی سے اور یہ کہ نہیں خالی کوئی نبی اور خلیفہ مصاحب رہنے دو شخصوں مختلف سے یا دو جماعتوں سے کہ آپس میں مخالف ہوتی ہیں رائے میں جیسا کہ دیکھا جاتا ہے بیچ ہمنشینوں بادشاہوں اور امرا کے اور اللہ جسکو چاہتا ہے اُنمیں سے بچاتا ہے کہ کلام بُرے کا نہیں قبول کرتا ع **وعن** اَنَسٍ قَالَ کَانَ قَیْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَۃِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْاَمِیْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس رضی سے کہ کہا تھے قیس بن سعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بمنزلہ کوتوال کے بہ نسبت امیر کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی حضرت کے سامنے حاضر رہتے تھے واسطے جاری کرنے احکام کے جیسے کوتوال امیروں کے یہاں اس بات پر مقرر ہیں + ع **وعن** اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَھْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّکُوْا عَلَیْھِمْ بِنْتَ کِسْرٰی قَالَ لَنْ یُّفْلِحَ قَوْمٌ وَّلَّوْا اَمْرَھُمْ اِمْرَاَۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی بکرہ رضی سے کہ کہا جب پہونچی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر کہ فارسیوں نے بادشاہ کیا اپنے اوپر کسریٰ کی بیٹی کو فرمایا ہرگز نہ فلاح پاوےگی وہ قوم کہ والی و حاکم کیا اپنے کام کا یعنی اپنے ملک کے کام کا عورت کو نقل کی یہ بخاری نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ عورت قابل ولایت سرداری کے نہیں ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عن الْحَارِثِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰمُرُکُمْ بِخَمْسٍ بِالْجَمَاعَۃِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ وَالْھِجْرَۃِ وَالْجِھَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاِنَّہٗ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَۃِ قِیْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ اِلَّا اَنْ یُّرَاجِعَ وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَی الْجَاھِلِیَّۃِ فَھُوَ مِنْ جُثٰی جَھَنَّمَ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰی وَزَعَمَ اَنَّہٗ مُسْلِمٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ روایت ہے حارث اشعری رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کرتا ہوں میں تمکو ساتھ پانچ چیزوں کے ایک تو اتباع کرنی جماعت مسلمین کی یعنی قول اور عمل میں اور اعتقاد میں اور دوسرے سُننے اور حکم بجالانے امرا اور علما کے یعنی جو حکم کہ موافق شرع کے ہو اور تیسرے ساتھ ہجرت کرنے کے اور چوتھے جہاد کرنے کے اللہ کی راہ میں اور تحقیق جو شخص نکلا سب مسلمانوں کی راہ سے برابر ایک بالشت کے تحقیق نکالی اُسنے رسّی اسلام کی گردن اپنی سے مگر یہ کہ پھر آوے اور جس شخص نے کہ پکارا پکارنا جاہلیت کا سا پس وہ شخص جماعت دوزخیوں کی سے ہے اگرچہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** ہجرت کرنے کی مراد ہجرت سے ہی جانا دار الکفر سے طرف دار الاسلام کے اور دار البدعۃ سے طرف دار السنۃ کے اور معصیت سے طرف توبہ کے بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اَلْمُھَاجِرُ مَنْ

پونہچنے صحبت علما اور صلحا کے اور جو کوئی ہمیشہ شکار کرتا رہتا ہے از راہ لہو اور خوشی کے غافل ہوتا ہے طاعت اور عبادت سے اور لزوم جماعت اور
اور جمعہ سے اور بعید ہوتا ہے نرمی و شفقت سے یہ تنبیہ ہے اُس کو کہ عادت کی ہے اُسکی اور رغرق ہوا اُسمین بغیر نیت حاصل کرنے قوت حلال کے والا بعضے صحابہ
نے شکار کیا ہے اور مباح اور حلال ہونے مین اُسکے شبہہ نہین اور لکھا ہے علما نے کہ آنحضرتؐ نے ساتھ نفس نفیس اپنے کے شکار نہین کیا ہے اور کسی کو اس سے
منع بھی نہین کیا اور جو کوئی گیا بادشاہ کے دروازے پر بغیر ضرورت و حاجت کے وہ فتنہ مین پڑا اسلیے کہ اگر موافقت کریگا اُسکی اُس چیز مین کہ وہ کرتا ہے
خلاف شرع خطر ہے اُسکے دین مین اور اگر مخالفت کریگا اُسکی خطر دنیا کا ہے اور کہا مظہر نے جو کوئی گیا سلطان پاس اور مداہنت کی اُس سے پڑا فتنہ مین اور
جسنے مداہنت نہ کی اور نصیحت کی اُسکو اور امر بالمعروف کیا اُسکو اور منع کیا اُسکو بری باتون سے ہوگا جانا اُسکا پاس اُسکے افضل جہاد سے اور روایت کی دیلمی
نے مسند فردوس مین حضرت علیؓ سے بطریق مرفوع کے مَنِ ازْدَادَ عِلْمًا وَلَمْ يَزْدَدْ فِي الدُّنْيَا زُهْدًا لَمْ يَزْدَدْ مِنَ اللهِ اِلَّا بُعْدًا ۔ع ۔ج ۔ وَعَنِ الْمِقْدَامِ
ابْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ اِنْ مُتَّ وَلَمْ تَكُنْ اَمِيْرًا وَّلَا كَاتِبًا وَّلَا عَرِيْفًا
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے مقدام بن معدیکربؓ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مارے یعنی ہاتھ اپنے اوپر مونڈھے مقدام کے پھر فرمایا فلاح پائی تونے اے قدیمؓ اگر مرے
تو اور نہو تو امیر اور نہ منشی اور نہ چودھری نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ گمنامی راحت ہے اور شہرت آفت ہے ۔ع وَعَنْ عُقْبَةَ
ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ يَعْنِي الَّذِيْ يَعْشُرُ النَّاسَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہے عقبہؓ بن عامر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا بہشت مین صاحب مکس کا مراد رکھتے تھے حضرتؐ صاحب مکس سے وہ شخص
کہ لیتا ہے محصول لوگون سے خلاف شرع نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور دارمی نے وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ
اَحَبَّ النَّاسِ اِلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَقْرَبَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ عَادِلٌ وَاِنَّ اَبْغَضَ النَّاسِ اِلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَشَدَّهُمْ عَذَابًا وَفِيْ رِوَايَةٍ وَاَبْعَدَهُمْ
مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ جَائِرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابوسعیدؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق محبوب ترین لوگونکا طرف اللہ کے دن قیامت کے اور بہت قریب اُنکا اُس سے از روی مجلس کے یعنی مرتبہ کے امام عادل ہے اور تحقیق بہت دشمن
رکھا گیا لوگونمین طرف اللہ کے دن قیامت کے اور سخت ترین اُنکا دن قیامت کے از روے عذاب کے اور ایک روایت مین بعید ترین اُنکا اللہ سے
امام ظالم ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ
كَلِمَةَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہترین جہاد اُسکا ہے کہ کہے بات حق نزدیک بادشاہ ظالم کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور
نقل کی یہ احمد اور نسائی نے طارق بن شہاب سے **ف** یہ بہترین جہاد اس لیے ہے کہ جو جہاد کرتا ہے دشمن سے ہوتا ہے وہ متردد درمیان خوف
اور رجا کے یہ نہین جانتا کہ مین غالب ہونگا یا وہ اور یہ شخص اختیار مین ہے بادشاہ کے پس جب یہ کہیگا حق اور امر بالمعروف کریگا اُسکو پس قریب
ہوگا تلف کے پس ہوگا یہ افضل انواع جہاد کا بسبب غلبہ خوف کے یا یہ اس لیے افضل ہے کہ ظلم سلطان کا سرایت کرتا ہے تمام اُن لوگونمین کہ تحت
سیاست اُسکی کے ہین اور وہ جم غفیر ہین پس جب یہ منع کریگا اُسکو ظلم سے پونہچاویگا نفع طرف خلق کثیر کے بخلاف قتل کافر کے اور کہا شیخ ابوحامد نے
احیا مین کہ امر بالمعروف سلطان کو یہ ہے کہ دور کرے اُسکو اور معلوم کروادے اور منع کرنا ساتھ قہر کے نہین پونہچتا ہے کسی کو رعیت مین سے اس لیے کہ
یہ باعث شر و فتنہ کا ہوگا رہا یہ کہ کلام سخت کہنا مانند کہنے ظالم یا مَنْ لَا يَخَافُ اللهَ کے اور مانند اُنکے کے پس یہ اگر باعث اسکا ہو کہ پونہچے گا شر اُسکا
طرف غیر اُسکے کے تو نہین جائز اور اگر نہین خوف رکھتا ہے مگر اپنی جان ہی پر تو یہ جائز ہے بلکہ مستحب اسلیے عادت تھی سلف کی کہ انکار صریح کرتے تھے

صدقات پر اور خراج لینے پر اور تمام اموال مسلمین پر یا سوا ئے حاکم کے کسی نے اپنے مال کا امانت دار کیا ہے اور ثریا کہتے ہین گچھے ستارون کو کہ روشنی انمین کم ہوتی ہے اور لٹکانا پیشانی کے بالون کا مثل ہے واسطے مذلت اور خواری کے اور معنی اسکے یہ ہین کہ جب دیکھین گے خواری اور سُبکی اور عذاب دن قیامت کے بدلے عزت و ریاست اور ترفع کے لوگو نپر رکھتے تھے دنیا مین تو آرزو کرینگے کہ کاشکے نہ حاصل ہوتی اُنکو یہ عزت اور ریاست اور رفعت لوگون پر بلکہ ہوتے ذلیل اور ساتھ بالون سر کے لٹکائے جاتے اونچی جگہ مین اور بیٹھے رہتے تا دیکھتے اُنکو تمام لوگ و مشاہدہ کرتے اُنکی ذلت اور خواری بدلے اُس ریاست کے اور عزت اور رفعت کے غرض یہ ہے کہ جب کچھ خدمت و ریاست ہو تو عدل کرے اور انصاف کہ حاکم عادل کے لیے بہت ثواب آیا ہے اور ظلم اور حق تلفی نکرے کہ ظالمون اور حق تلف کرنیوالونکا یہ حال ہوگا جو حدیث مین مذکور ہوا اور وجہ افسوس کی امیرون وغیرہ پر یہ ہے کہ یہ اعمال محل لغزش اور میل کرنے کے طرف باطل کے ہین اور عدالت اور استقامت انمین مشکل و متعذر ہے مگر جسکی کہ حفظ الٰہی اور توفیق اُسکی مددگار ہو ع ح **وَعَنْ** غَالِبِ بْنِ الْقَطَّانِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌّ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ عُرَفَاءَ وَلٰكِنَّ الْعُرَفَاءَ فِي النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے غالب قطان سے کہ نقل کی اُسنے ایک شخص سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق چودھرایت حق ہے اور ضرور ہے واسطے آدمیونکے چودھریون سے لیکن چودھری ہین بیچ دوزخ کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** حق ہے یعنی ایک امر ہے لائق ہے یہ کہ ہو ثابت بسبب پڑنے حاجت کے طرف اُسکے و لیکن چودھری یعنی اکثر چودھری دوزخ مین ہونگے بسبب نہ رعایت کرنے عدالت کے اور صدق و انصاف کے چودھرایت مین اور بیچ خطر اور ورطہ ہلاک و عذاب کے ہین بسبب ادا ہونے شرائط اسکے پس لائق ہے عاقل کو کہ ہوشیار رہے اُسمین اور حذر کرے اُس سے تاکہ نہ پڑے فتنہ مین کہ باعث ہو عذاب دوزخ کا ع **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَاءِ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُمَرَاءُ سَيَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَنْ يَّرِدُوْا عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَّمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ وَاُولٰٓئِكَ يَرِدُوْنَ عَلَيَّ الْحَوْضَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے کعب بن عجرہؓ سے کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مین دیتا ہون تجکو اللہ کی سرداری احمقون کی سے یعنی عمل اُنکے سے یا جانے سے پاس اُنکے کہا کعب نے کیا ہے یہ یارسول اللہ یعنی یہ سرداری کب ہوگی اور کیونکر ہوگی اور کون لوگ ہین وہ فرمایا اُمرا ہونگے پیچھے میرے یعنی امیر احمق اور جھوٹے اور ظالم ہون گے پیچھے میرے جو شخص کہ جاوے اُنپر اور سچا کرے اُنکے جھوٹ کو اور مدد کرے اُنکی یعنی ساتھ قول اور فعل کے اُنکے ظلم پر پس نہین وہ مجھ سے اور نہین مین اُنسے یعنی نہین دوست رکھتا مین بلکہ بیزار ہون اور نہ آوینگے میرے پاس حوض پر اور جو شخص کہ نہ گیا اُنکے پاس اور نہ سچا کیا اُنکو ساتھ جھوٹ اُنکے کے اور نہ مدد کرے اُنکی اُنکے ظلم پر پس وہ لوگ مجھ سے ہین اور مین اُنسے ہون اور وہ لوگ آوینگے میرے پاس حوض پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** نہ آوینگے میرے پاس حوض پر یعنی حوض کوثر پر یا جنت مین اور اسمین وعید سخت ہے ساتھ نفی ایمان کے ح ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ اَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ مَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ وَمَا ازْدَادَ عَبْدٌ مِّنَ السُّلْطَانِ دُنُوًّا اِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللّٰهِ بُعْدًا اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ رہتا ہے جنگل مین جاہل ہوتا ہے اور جو شخص پیچھے پڑا رہتا ہے شکار کے غافل ہوتا ہے اور جو شخص آتا ہے بادشاہ پاس فتنے مین ڈالا جاتا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے اور بیچ روایت ابو داؤد کے یون ہے کہ جو شخص کہ ملازم رہتا ہے بادشاہ کا یعنی بہت اُسکی خدمت مین رہتا ہے فتنہ مین پڑتا ہے اور نہین زیادہ کرتا کوئی بادشاہ سے قرب مگر کہ زیادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے دوری **ف** گاؤن مین رہنے سے سخت دل اور جاہل ہوتا ہے بسبب نہ ہم

ہین اُسکو اور دریغ نہین کرتے اور حکم کرتے ہین واسطے لوگون کے مانند حکم کرنے اُنکے کے واسطے ذاتون اپنی کے یعنی جو کچھ اپنے لیے چاہتے ہین اورون کیلیے بھی چاہتے
ہین یہ کہ آپ شہوت رانی کرین اور لوگون پر سخت گیری کرین **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلٰثٌ اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيَ
الْاِسْتِسْقَاءُ بِالْاَنْوَاءِ وَحَيْفُ السُّلْطَانِ وَتَكْذِيْبٌ بِالْقَدَرِ اور روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تین چیزین
ہین کہ ڈرتا ہون مین اپنی اُمت پر کہ مبادا اُنکو کر گمراہی مین پڑین مینھ مانگنا ساتھ منازل چاند کے اور ظلم کرنا بادشاہ کا اور جھٹلانا تقدیر کا **ف** انواء جمع نوء بالفتح کی
ہے اصل مین معنی اِسکے کھڑے ہونے اور پڑنے کے دونون آئے ہین اور اب نام منازل چاند کا ہے اور چاند کی اٹھائیس منزلین ہین کہ ہر شب ہر ایک
منزل مین رہتا ہے اور معنی کھڑے ہونے اور پڑنے کے کہ معنی طلوع و غروب کے ہے انہین ظاہر ہین اور عرب نسبت کرتے تھے مینھ کو
ساتھ اُن منازل کے کہتے تھے کہ مینھ برسائے گئے ہم بسبب فلانی منزل کے اور حدیثو نمین اُس سے نہی واقع ہوئی ہے اور اطلاق لفظ کفر کا اُسپر کیا ہے بسبب
ارشاد حقیقت توحید کے اور دفع وہم دلانے شرک کے اور جھٹلانا تقدیر الٰہی کا یہ کہ تقدیر نہین ہے جو کچھ کہ ہے ساتھ فعل اور پیدا کرنے بندون کے ہے جیسے کہ مذہب
قدریہ کا ہے ع **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ اَيَّامٍ اَعْقِلْ يَا اَبَا ذَرٍّ مَا يُقَالُ لَكَ بَعْدُ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ السَّابِعُ
قَالَ اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فِيْ سِرِّ اَمْرِكَ وَعَلَانِيَتِهٖ وَاِذَا اَسَأْتَ فَاَحْسِنْ وَلَا تَسْئَلَنَّ اَحَدًا شَيْئًا وَاِنْ سَقَطَ سَوْطُكَ وَلَا تَقْبِضْ اَمَانَةً وَلَا تَقْضِ
بَيْنَ اثْنَيْنِ اور روایت ہے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا کہی واسطے میرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ دن تک یہ بات سمجھ تو اے ابوذر اُس چیز کو کہ کہی جاوے
واسطے تیرے پیچھے اسکے یعنی چھ روز تک حضرت نے تنبیہ کی کہ مین ایک بات کہونگا اُسکو خوب سمجھنا اور یاد رکھنا اور عمل کرنا اُس پر پس جب ہوا ساتوان دن
فرمایا وصیت کرتا ہون مین تجکو ساتھ پرہیزگاری اللہ کے بیچ باطن اور ظاہر کے اور جس وقت کہ بُرائی کرے تو پس نیکی کر یعنی اس لیے کہ نیکی مٹا دیتی ہے بُرائی کو یا
جب بُرائی کرے تو کسی سے نیکی کر ساتھ اُس کے اور نہ مانگ کسی سے یعنی مخلوق مین سے کچھ اگرچہ گرے کوڑا تیرا اور نہ لے امانت کسی کی اور نہ حکم کر درمیان دو شخصون
کے **ف** اور نہ لے امانت الخ یعنی امانت کسی کی نہ لے بلا ضرورت واسطے خوف خیانت کے یا واسطے ہونے اسکے کے مظنہ تہمت کا ع **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَلِيْ اَمْرَ عَشَرَةٍ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ اِلَّا اَتَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَغْلُوْلًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَدُهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ فَكَّهٗ بِرُّهٗ اَوْ اَوْبَقَهٗ اِثْمُهٗ
اَوَّلُهَا مَلَامَةٌ وَاَوْسَطُهَا نَدَامَةٌ وَاٰخِرُهَا خِزْيٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور روایت ہے ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین کوئی شخص کہ
سردار ہو کام دس شخصون کا یا زیادہ کا اس سے مگر حاضر کریگا اُسکو اللہ عزوجل طوق پڑا ہوا دن قیامت کے ہاتھ اُسکا چمٹا ہوا ہوگا طرف گردن اُسکی
کے چھڑاوے گی اُسکو نیکی اُسکی یعنی عدل و احسان اُسکا یا ہلاک کریگا اُس کو گناہ اُس کا یعنی ظلم وغیرہ اول سرداری کی ملامت ہے اور بیچ مین اُسکے
پشیمانی ہے اور آخر اُسکی رسوائی ہے دن قیامت کے **ف** ملامت ہے کہ ہر طرف سے نشانہ تیر ملامت کا ہوتا ہے لوگ طعن کرتے ہین کہ ایسا کیا اور ویسا کیا اور درمیان
مین اُس کے پشیمانی ہے کہ کہتا ہے کیون اختیار کیا مین نے اور بلا اور محنت مین پڑا مین اور رسوائی ہے دنیا مین ساتھ خواری اور شرمساری معزولی کے اور آخرت
مین ساتھ گرفتاری عذاب کے اور خاص قیامت کو اس لیے ذکر کیا کہ وہ اشد ہے ح **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
مُعَاوِيَةُ اِنْ وُلِّيْتَ اَمْرًا فَاتَّقِ اللّٰهَ وَاعْدِلْ قَالَ فَمَا زِلْتُ اَظُنُّ اَنِّيْ مُبْتَلًى بِعَمَلٍ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ابْتُلِيْتُ اور روایت ہے معاویہ رضی اللہ عنہ
سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے معاویہ رضی اللہ عنہ اگر سردار کیا جاوے تو کسی کام کا پس ڈرنا اللہ سے اور انصاف کرنا کہا معاویہ رضی اللہ عنہ نے پس ہمیشہ رہا مین گمان
کرتا کہ مین گرفتار کیا جاؤنگا ساتھ کسی کام کے بسبب فرمانے حضرت کے یہانتک کہ گرفتار کیا گیا مین یعنی سرداری میری قسمت مین ہوئی **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ رَاْسِ السَّبْعِيْنَ وَاِمَارَةِ الصِّبْيَانِ رَوَى الْاَحَادِيْثَ السِّتَّةَ اَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ حَدِيْثَ
مُعَاوِيَةَ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے بُرائی سر ستر برس کی

بغیر خوف ہلاک کے اسلیے کہ وہ جانتے تھے کہ یہ جہاد شہادت کا ہے ؏ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِالْاَمِيْرِ خَيْرًا
جَعَلَ لَهٗ وَزِيْرَ صِدْقٍ اِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهٗ وَاِنْ ذَكَرَ اَعَانَهٗ وَاِذَا اَرَادَ بِهٖ غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهٗ وَزِيْرَ سُوْءٍ اِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ وَاِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ
رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت ارادہ کرتا ہے اللہ ساتھ امیر کے بھلائی
کا یعنی یہ کہ ہو وہ اچھا دنیا اور عقبیٰ مین گردانتا ہے واسطے اُسکے وزیر سچا[1] اگر بھول جاتا ہے امیر یعنی حکم اللہ کا یاد دلا دیتا ہے وزیر اُسکو اور اگر یاد رکھتا ہے مدد
کرتا ہے اُسکی اور اگر ارادہ کرتا ہے ساتھ امیر کے غیر بھلائی کا یعنی برائی کا گردانتا ہے واسطے اُسکے وزیر بُرا اگر بھول جاتا ہے امیر خدا کو نہین یاد دلاتا اُسکو
اور اگر یاد رکھتا ہے تو نہین مدد کرتا اُسکی نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْاَمِيْرَ اِذَا ابْتَغَى الرِّيْبَةَ
فِي النَّاسِ اَفْسَدَهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سردار جسوقت ڈھونڈھتا ہے شک
کی بات آدمیون مین خراب کرتا ہے اُنکو نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی اگر ساتھ شک و شبہہ کے تہمت کرے اور بدگمانی لیجاوے اور اُنکو اسپر مواخذہ
کرے تو موجب خرابی احوال اُنکے کا اور باعث زیادہ تباہی کا ہوتا ہے مقصود منع کرنا ہے طلب کرنے عیوب اور تجسس احوال لوگون سے اور امر ہے
ساتھ ڈھانکنے عیوب اور عفو گناہون اُنکے کے ؏ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّكَ اِذَا اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ
اَفْسَدْتَّهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے معاویہؓ سے کہ کہا سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق تو جسوقت پیچھا کرے
لوگون کے عیب کا یعنی چھپے ہوے عیبونکا خراب کریگا تو اُنکو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَيْفَ اَنْتُمْ وَاَئِمَّةٌ مِّنْ بَعْدِيْ يَسْتَاْثِرُوْنَ بِهٰذَا الْفَيْءِ قُلْتُ اَمَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اَضَعُ سَيْفِيْ عَلٰى عَاتِقِيْ ثُمَّ اَضْرِبُ بِهٖ حَتّٰى اَلْقَاكَ قَالَ اَوَلَا
اَدُلُّكَ عَلٰى خَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكَ تَصْبِرُ حَتّٰى تَلْقَانِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کس طرح کروگے تم ساتھ سردارون کے پیچھے میرے یعنی آیا صبر کروگے یا قتال کروگے اُس حالت مین کہ اختیار کرینگے وہ اس فئ کو کہا مین نے
خبردار ہو قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا ہے تمکو ساتھ حق کے رکھونگا مین تلوار اوپر کندھے اپنے کے پھر مارونگا مین ساتھ اُسکے یہانتک کہ ملاقات کرون
مین تم سے یعنی مر جاؤن یا پہنچون مین پاس آپکے بسبب شہادت کے فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تجکو بہتر اس سے یعنی تلوار مارنے سے صبر کر تو یہان تک
کہ ملاقات کرے تو مجھ سے یعنی صبر کرنا اور خاموش رہنا کہ یہ بہتر ہے شمشیر مارنے سے اور مناسب تر ہے ساتھ حال ترک و تجرید کے نقل کی یہ ابوداؤد
نے **ف** اختیار کرینگے الخ یعنی اپنے تصرف مین لا دینگے اور اُسکے مستحقون کو نہین دینگے اور فئ اُس مال کو کہتے ہین کہ لیا جاوے کفار سے بغیر قتال
کے مانند خراج اور جزیہ کے اور جو مال لیا جاتا ہے کفار سے ساتھ قتال کے اُسکو غنیمت کہتے ہین اور حکم فئ کا یہ ہے کہ سب مسلمان اُسمین شریک ہوتے
ہین اور خمس نہین لیتے اور غنیمت مین سے خمس لیتے ہین اور لکھا ہے علمانے کہ مراد اس حدیث سے شامل دونون کو ہے اور مقصود اظہار ظلم کا ہے
بیت المال مین اور نہ دینا حقوق مسلمانون کا ؏

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ السَّابِقُوْنَ اِلٰى ظِلِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ الَّذِيْنَ اِذَا اُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوْهُ وَاِذَا سُئِلُوْهُ
بَذَلُوْهُ وَحَكَمُوْا لِلنَّاسِ كَحُكْمِهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نقل کرتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا جانتے ہو کہ کون سبقت
کرنیوالے ہین طرف سایۂ اللہ عزوجل کے دن قیامت کے یعنی طرف سایۂ عرش اُسکے کے یا سایۂ عنایت و کرم اُسکے کے کہا صحابہؓ نے کہ اللہ اور رسول
اُسکا دانا تر ہے فرمایا سبقت کرنیوالے وہ لوگ ہین کہ جب دیے جاتے ہین حق قبول کرتے ہین یعنی امام عادل کہ جب نصیحت کرتا ہے اُنکو کوئی ساتھ کلمۂ
حق کے بیچ عدل کرنے کے درمیان رعیت کے قبول کرتے ہین اُسکو اور جب سوال کیے جاتے ہین اُس حق کو یعنی طلب کیا جاتا ہے اُنسے حق خرچ کرتے

[1] یعنی راست گفتار راست کردار ۱۲

مین بادشاہون کے دلون کو یعنی عادل بادشاہون کے دلون کو ساتھ خفگی اور عذاب کے پس پونہچاوینگے یعنی بادشاہ اُنکے بُرے عذاب مین پس مشغول کرو تم اپنے نفسونکو ساتھ بد دعا کرنیکے بادشاہون پر ولیکن مشغول کرو اپنے نفسون کو ساتھ ذکر کے یعنی ذکر میرے کے اور زاری اور خواری کے درگاہ میری مین تا کہ کفایت کرون مین شر بادشاہون تمھارے کو اور باز رکھون اُنکو تمسے نقل کی یہ ابو نعیم نے کتاب حلیۃ الاولیا مین **بَابُ مَا عَلَى الْوُلَاةِ مِنَ التَّيْسِيرِ** باب ہے بیچ بیان اُس چیز کے کہ حاکمون پر ہے آسانی کرنیسے **ف** اوپر کے باب مین ذکر تھا اسکا کہ رعیّت کو فرمانبرداری کرنی چاہیے حاکمون کی اور اس باب مین بیان ہے اُسکا کہ حاکمون کو بھی شفقت و مہربانی کرنی چاہیے رعیت پر **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِي مُوسٰى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهٖ فِي بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی موسٰی رضی سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب قصد ارادہ کرتے بھیجنے کا کسی کو اپنے اصحاب مین سے بیچ بعضے کام اپنے کے یعنی حاکم کر کر کسی کام پر فرماتے بشارت دو یعنی لوگون کو ساتھ اجر و ثواب کے طاعات پر اور کرنے بھلائیون کے پر اور نہ ڈراؤ یعنی لوگون کو بہت نہ ڈراؤ عذاب خدا سے یہان تک کہ کر دو اُنکو نا امید رحمت خدا سے بسبب گناہون اُنکے کے اور آسانی کرو یعنی لوگون سے زکوٰۃ وغیرہ بہ نرمی لو اور دشواری مین نہ ڈالو یعنی لوگون کو بسبب لینے زکوٰۃ وغیرہ کے زیادہ قدر واجب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آسانی کرو اور نہ مشکل کرو اور تسکین دو یعنی ساتھ بشارت دینے کے اور نہ نفرت دلاؤ یعنی ساتھ بہت ڈرانیکے یا ساتھ تکلیف دینے کے امور دشوار پر کہ موجب ہون انکار کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَبِي بُرْدَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّهٗ اَبَا مُوسٰى وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی بردہ رض سے کہ کہا بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دادا اُسکے کو کہ ابو موسٰی رض اشعری ہے اور معاذ رض کو طرف یمن کے اور فرمایا آسانی کرو اور نہ مشکل کرو اور بشارت دو اور نہ نفرت دلاؤ اور آپسمین باتفاق کام کرو اور نہ اختلاف کرو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** صواب یہ ہے کہ مؤلف کہتا عن ابن ابی بردۃ ساتھ زیادتی لفظ ابن کے اس لیے کہ ابو بردہ بیٹا ابو موسیٰ اشعری کا ہے نہ پوتا اور روایت کرتے ہین اُس سے بیٹے اُسکے عبد اللہ اور یوسف اور سعید اور بلال اور یہ حدیث سعید بن ابی بردہ سے ہے جیسے کہ صحیح بخاری مین ہے کہ کہا سعید بن ابی بردہ نے کہ سُنا مین نے اپنے باپ کو یعنی ابو بردہ رض کو کہ کہا بھیجا آنحضرت نے باپ میرے کو یعنی ابو موسیٰ رض اشعری کو اور معاذ رض کو طرف یمن کے الخ **وَعَنْ** اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهٗ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر رض سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق عہد توڑنیوالا کھڑا کیا جاویگا واسطے اُسکے یعنی واسطے فضیحت کرنے اُسکے کے نشان دن قیامت کے اور کہا جاویگا کہ یہ نشان علامت عہد شکنی فلانے بیٹے فلانے کی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس رض سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا واسطے ہر عہد توڑنیوالے کے نشان ہوگا دن قیامت کے کہ پہچانا جاویگا بسبب اُسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اِسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِي رِوَايَةٍ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ اَمِيرِ عَامَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو سعید رض سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا واسطے ہر عہد توڑنیوالے کے نشان ہوگا نزدیک مقعد اُسکی کے دن قیامت کے یعنی اُسکی فضیحت و تشہیر کے لیے اور بیچ ایک روایت کے یون ہے کہ واسطے ہر عہد توڑنیوالے کے نشان ہوگا دن قیامت کے بلند کیا جاویگا واسطے اُسکے بقدر غدر اُسکے کے یعنی جسقدر عہد شکنی اُسکی زیادہ ہوگی عظمت نیزہ اُسکے کی بھی بلند تر و مشہور تر ہوگی خبردار ہو نہین کوئی عہد توڑنیوالا بہت بڑا عہد توڑنیمین سردار عام سے نقل کی یہ مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ وَلَّاهُ اللهُ شَيْئًا مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ

اور سرداری لڑکون کی سے نقل کین چھٔون حدثین احمد نے اور روایت کی بیہقی نے حدیث معاویہؓ کی دلائل النبوۃ مین **ف** ظاہر یہ ہے کہ مراد ستر برس اول سال ہجرت سے ہے تا شامل ہو امارت یزید بن معاویہ کو کہ سر ساٹھوین سال کے ہوا یعنی بعد وفات حضرت کے اور مراد لڑکون سے اولاد مروان کی ہے + ح
وَعَنْ يَحْيَى بْنِ هَاشِمٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَكُوْنُوْنَ كَذٰلِكَ يُؤَمَّرُ عَلَيْكُمْ اور روایت ہے یحیی ابن ہاشم سے کہ نقل کی یونس بن اسحٰق سے کہ نقل کی اُسنے اپنے باپ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے کہ ہوگے تم ویسے ہی سردار کیے جاوینگے تم **ف** یعنی جیسے تمھارے عمل ہونگے ویسے ہی تم پر عامل ہونگے اگر عمل اچھے کروگے اچھے عامل ہونگے اور بُرے عمل کروگے بُرے عامل ہون گے + ح ہع **وَعَنْ** اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ السُّلْطَانَ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يَاْوِيْ اِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُوْمٍ مِّنْ عِبَادِهٖ فَاِذَا عَدَلَ كَانَ لَهُ الْاَجْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الشُّكْرُ وَاِذَا جَارَ كَانَ عَلَيْهِ الْاِصْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الصَّبْرُ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بادشاہ سایہ خدا کا ہے زمین مین ٹھکانا پکڑتا ہے طرف اُسکے ہر مظلوم بندون اُسکے سے پس جس وقت کہ عدل کرتا ہی ہوتا ہے واسطے اُسکے ثواب اور واجب ہوتا ہے رعیت پر شکر اور جب ظلم کرتا ہے ہوتا ہے اُسپر گناہ اور لازم ہے رعیت پر صبر کرنا **ف** سایہ اللہ کا ہے آخر اِسلیے کہ دفع کرتا ہے وہ ایذا کو لوگون سے جیسا کہ دفع کرتا ہے سایہ ایذا آفتاب کی گرمی کی اور کبھی کنایہ کیا جاتا ہے ساتھ سایہ کے محافظت وحمایت سے کذا فی النہایہ اور کہا طیبی نے کہ ظل اللہ تشبیہ ہے اور جملہ یاوی الیہ آخر مبین اُس کا ہے یعنی جیسے کہ لوگ آرام پاتے ہین بیچ ٹھنڈک سایہ کے گرمی آفتاب کی سے اسی طرح آرام پاتے ہین ٹھنڈک عدل اُسکے مین گرمی ظلم سے اور اضافت ظل کی طرف اللہ کے بزرگی کے لیے ہے مانند بیت اللہ کے اور اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ سایہ مانند اور سایون کے نہین ہے بلکہ وہ ذی شان اور خصوصیت رکھتا ہے ساتھ اللہ کے اس لیے کہ گردانا گیا ہے وہ خلیفہ اللہ کا زمین مین کہ پھیلاتا ہے اُسکے عدل واحسان کو اُسکے بندونمین **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَفْضَلَ عِبَادِ اللّٰهِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ اِمَامٌ عَادِلٌ رَفِيْقٌ وَاِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ اِمَامٌ جَائِرٌ خَرِقٌ اور روایت ہے حضرت عمرؓ بن خطاب سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہترین بندگان خدا کے سے نزدیک اللہ کے باعتبار مرتبے کے دن قیامت کے امام عادل نرمی کرنیوالا ہے اور تحقیق بدترین لوگون کا نزدیک اللہ کے باعتبار مرتبے کے دن قیامت کے امام ظالم سختی کرنیوالا ہے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَظَرَ اِلٰى اَخِيْهِ نَظْرَةً يُّخِيْفُهٗ اَخَافَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَى الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيٰى هٰذَا مُنْقَطِعٌ وَرِوَايَتُهٗ ضَعِيْفَةٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیکھے طرف مسلمان بھائی اپنے کے دیکھنا کہ ڈراوے اُسکو ڈراویگا اُسکو اللہ دن قیامت کے روایت کین چارون حدثین بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا بیچ حدیث یحیی کے یعنی اُسکے حق مین کہ یہ منقطع ہے اور روایت یحیی کی ضعیف ہے **ف** لانا اس حدیث کا اس باب مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ نرے ڈرانے سے مستحق عذاب کا ہوتا ہے دن قیامت کے چہ جائے ظلم کرنا + ع
وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا مَالِكُ الْمُلُوْكِ وَمَلِكُ الْمُلُوْكِ قُلُوْبُ الْمُلُوْكِ فِيْ يَدِيْ وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا اَطَاعُوْنِيْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَ مُلُوْكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَالرَّاْفَةِ وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا عَصَوْنِيْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَهُمْ بِالسَّخْطَةِ وَالنِّقْمَةِ فَسَامُوْهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ فَلَا تَشْغَلُوْا اَنْفُسَكُمْ بِالدُّعَاءِ عَلَى الْمُلُوْكِ وَلٰكِنِ اشْغَلُوْا اَنْفُسَكُمْ بِالذِّكْرِ وَالتَّضَرُّعِ كَيْ اَكْفِيَكُمْ مُلُوْكَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہے ابی درداؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے یعنی حدیث قدسی مین کہ مین اللہ ہون نہین کوئی معبود مگر مین مالک ہون بادشاہون کا اور بادشاہ ہونکا بادشاہ دل بادشاہون کے میرے ہاتھ مین ہین اور تحقیق بندے یعنی اکثر بندے جس وقت کہ فرمانبرداری کرین میری پھیردون مین دل اون بادشاہون اُن کے کو یعنی ظالمون کے دلون کو اُنپر ساتھ رحمت وشفقت کے اور تحقیق بندے جس وقت کہ نافرمانی کرین میری پھیردونگا

اور مسلم نے ف یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ مجتہد کبھی خطا کرتا ہی اور کبھی ثواب اور ہر تقدیر ثواب پاتا ہی کذا قال الشیخ اور ملا علیؒ نے لکھا ہی کہ مذہب ابو حنیفہؒ کا بیچ اس چیز کے کہ نہ پایا جاوے بیان اسکا نصوص میں یعنی کتاب و سنت اور اجماع میں اور نہ ممکن ہوا اسکو مگر قیاس تو ہوگا مانند فکر اور تحری کرنیوالے قبلے کے پس وہ مصیب ہوگا اگرچہ خطا کرے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کیا گیا قاضی درمیان لوگون کے پس تحقیق ذبح کیا گیا بغیر چھری کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف مراد ذبح سے غیر متعارف ہی کہ مراد ہی ہلاک دین سے نہ ہلاک بدن سے اس لیے کہ مبتلا ہوا ساتھ رنج و الم اور درد بے دوا اور بیماری مفت کے اور ذبح ہونا چھری سے رنج ایک ساعت کا ہی اور یہ رنج ایک عمر کا ہے بلکہ حسرت اسکی قیامت تک باقی ہی ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَغَى الْقَضَاءَ وَسَاَلَ وُكِّلَ اِلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اُكْرِهَ عَلَيْهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُّسَدِّدُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی انسؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے یعنی اپنے دل میں منصب قضا کا اور سوال کرے یعنی بادشاہ سے کہ قاضی کرے اسکو سونپا جاتا ہی وہ طرف نفس اسکے کے یعنی توفیق اور مدد اللہ کی اسکے ساتھ نہیں ہوتی اور جو شخص کہ زبردستی کیا گیا قضا نیہ پر اتارتا ہی اللہ اسپر فرشتہ کہ راست و درست رکھتا ہی گفتار و کردار اسکی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے

وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُضَاةُ ثَلٰثَةٌ وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ وَاثْنَانِ فِي النَّارِ فَاَمَّا الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰى بِهٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ قَضٰى لِلنَّاسِ عَلٰى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی بریدہؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں ایک بہشت میں اور دو دوزخ میں پس وہ کہ بہشت میں ہی پس وہ شخص ہی کہ پہچانا اسنے حق کو یعنی جانا کہ حق اس جانب میں ہے پس حکم کیا ساتھ حق کے اور جس شخص نے پہچانا حق کو اور ظلم کیا حکم میں یعنی دیدہ و دانستہ حق کو پامال کیا پس وہ دوزخ میں ہی اور جس شخص نے کہ حکم کیا لوگوں میں بنا بر جہل اور نہ پہچاننے حق کے پس وہ بھی دوزخ میں ہی یعنی بسبب تقصیر کے بیچ دریافت کرنے حق کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى يَنَالَهٗ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهٗ جَوْرَهٗ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُهٗ عَدْلَهٗ فَلَهُ النَّارُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے طلب کی قضا مسلمانوں کی یہانتک کہ پہنچا اسکو پھر غالب آیا عدل اسکا ظلم پر پس واسطے اسکے بہشت ہے اور وہ شخص کہ غالب ہوا ظلم اسکا عدل پر پس واسطے اسکے دوزخ ہی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ظاہر یہ ہی کہ مراد غلبہ عدل اور ظلم کے سے یہ ہی کہ زیادہ ہو ایک دوسرے پر اور وہ دوسرا بھی وجود رکھتا ہو اسلیے کہ حکم غالب کیلیے ہی ولیکن کہا ہی علما نے کہ مراد دونوں حالتوں میں یہ ہی کہ ایک ایسا ہو کہ مانع ہو دوسرے کو یعنی عدل قوت پکڑے اسطرح کہ ظلم وجود میں نہ آوے اور ظلم قوی ہو اسطرح کہ عدل ظہور نکرے کذا قال التوربشتی رح

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهٗ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ كَيْفَ تَقْضِيْ اِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ اَقْضِيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ اَجْتَهِدُ بِرَاْيِيْ وَلَا اٰلُوْ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَدْرِهٖ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لِمَا يَرْضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی معاذ بن جبلؓ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بھیجا معاذ کو طرف یمن کے یعنی قاضی اور حاکم کر کر فرمایا یعنی امتحان کے لیے کس طرح حکم کریگا تو جسوقت کہ پیش آویگا واسطے تیرے کوئی قصہ کہا حکم کرونگا میں بموجب کتاب اللہ کے فرمایا اگر نہ پاوے تو بیچ صراحۃً کتاب اللہ میں کہا پس حکم کرونگا میں بموجب سنت رسول خدا کے فرمایا پس اگر نہ پاوے تو بیچ سنت رسول خدا کے کہا اجتہاد کرونگا میں اپنی عقل سے اور نہ قصور کرونگا میں یعنی اجتہاد میں اور طلب صواب میں کہا معاذؓ نے یا روایت کرنیوالے نے معاذ سے پس مارا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اوپر سینے

حَاجَتِہِمْ وَخَلَّتِہِمْ وَفَقْرِہِمْ احْتَجَبَ اللّٰہُ دُوْنَ حَاجَتِہٖ وَخَلَّتِہٖ وَفَقْرِہٖ فَجَعَلَ مُعَاوِیَۃُ رَجُلًا عَلٰی حَوَائِجِ النَّاسِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ
وَلِاَحْمَدَ اَغْلَقَ اللّٰہُ اَبْوَابَ السَّمَاءِ دُوْنَ خَلَّتِہٖ وَحَاجَتِہٖ وَمَسْکَنَتِہٖ روایت ہے عمرو بن مرہؓ سے کہ کہا اُنہوں نے واسطے معاویہؓ کے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ سردار کیا اُسکو اللہ نے کسی چیز کا کام مسلمانوں کے سے پس پردے مین رہا نزدیک حاجت اور مطلب اُنکے کے یعنی نہ بر لایا حاجت اُنکی
پردے مین رہیگا اللہ نزدیک حاجت اور مطلب اور محتاجگی اُسکی کے یعنی دور رکھیگا اُسکو مطلوب اُسکے سے اور قبول نہین کریگا دعا اُسکی پس مقرر کیا معاویہؓ نے
ایک شخص کو اوپر روا کرنے حاجتوں لوگوں کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور بیچ ایک روایت ترمذی اور احمدؒ کے بند کریگا اللہ دروازے آسمان کے
نزدیک حاجت اور مطلب اور محتاجگی اُسکی کے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ اَبِی الشَّمَّاخِ الْاَزْدِیِّ عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَہٗ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ اَتٰی مُعَاوِیَۃَ فَدَخَلَ عَلَیْہِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ وُلِّیَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَیْئًا ثُمَّ اَغْلَقَ بَابَہٗ دُوْنَ الْمُسْلِمِیْنَ
اَوِ الْمَظْلُوْمِ اَوْ ذِی الْحَاجَۃِ اَغْلَقَ اللّٰہُ دُوْنَہٗ اَبْوَابَ رَحْمَتِہٖ عِنْدَ حَاجَتِہٖ وَفَقْرِہٖ اَفْقَرَ مَا یَکُوْنُ اِلَیْہِ روایت ہے ابی شماخ ازدی سے کہ روایت
کی بیچ چچا کے بیٹے سے کہ تھا صحابی حضرتؐ کا یہ کہ وہ آیا معاویہؓ کے پاس پس داخل ہوا اُن پر اور کہا سُنا ہے مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
جو شخص کہ والی کیا گیا کام لوگون کے سے کسی چیز پر پھر بند کیا دروازہ اپنا اوپر مسلمانون کے یا مظلوم کے یا صاحب حاجت کے یعنی اپنے پاس نہ آنے دیا اُسکو وقت
احتیاج کے یا حاجت روائی نہ کی اُنکی بند کریگا اللہ اوپر اُسکے دروازے رحمت اپنی کے نزدیک حاجت اور محتاجگی اُسکی کے یعنی طرف اللہ کے امر دنیا مین یا عقبیٰ
مین طرف مخلوق کے دنیا مین بیچ اُس وقت کے کہ بہت محتاج ہوگا طرف اُسکے **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا بَعَثَ عُمَّالَہٗ شَرَطَ عَلَیْہِمْ اَنْ لَّا تَرْکَبُوْا
بِرْذَوْنًا وَّلَا تَاْکُلُوْا نَقِیًّا وَّلَا تَلْبَسُوْا رَقِیْقًا وَّلَا تُغْلِقُوْا اَبْوَابَکُمْ دُوْنَ حَوَائِجِ النَّاسِ فَاِنْ فَعَلْتُمْ شَیْئًا مِّنْ ذٰلِکَ فَقَدْ حَلَّتْ بِکُمُ الْعُقُوْبَۃُ ثُمَّ
یُشَیِّعُہُمْ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے حضرت عمر بن خطابؓ سے یہ کہ تحقیق وہ تھے جس وقت کہ بھیجتے اپنے عاملوں کو شرط
کرتے اُنپر یہ کہ نہ سوار ہونا ترکی گھوڑے پر اور نہ کھانا میدہ اور نہ پہننو کپڑہ باریک اور نہ بند رکھیو اپنے دروازے لوگون کی حاجتوں کے وقت پس اگر
کروگے تم کچھ اسمین سے پس تحقیق اُتر آوے گی تمپر سزا یعنی دنیا اور عقبیٰ مین پھر پہنچانے جاتے حضرت عمرؓ اُنکو نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان
مین **ف** جو علت نہی کی سوار ہونے گھوڑے ترکی کے سے تکبر اور اتراتا ہے تو نہی سوار ہونے گھوڑے عربی کے سے بطریق اولی ہوگی کہا طیبی نے کہ نہی
سوار ہونے گھوڑے ترکی کے سے نہی تکبر سے ہے اور نہی کھانے میدہ سے اور پہننے باریک کپڑے کے سے نہی چین کرنے اور اسراف سے ہے اور منع کرنا
بند کرنے دروازے کے سے منع کرنا حاجت روائی نکرنے مسلمانون کی سے ہے ع **بَابُ الْعَمَلِ فِی الْقَضَاءِ وَالْخَوْفِ مِنْہُ** باب ہے عمل کرنا
قضا مین کہ کیونکر کرنا چاہیے یعنی موافق کتاب و سنت اور اجتہاد کے عمل کرے اور بیچ بیان ڈرنے کے قضا سے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَقْضِیَنَّ حَکَمٌ بَیْنَ اثْنَیْنِ وَہُوَ غَضْبَانُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی بکرہؓ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہ حکم کرے کوئی حکم کرنیوالا درمیان دو شخصوں کے اس حالت مین کہ غضب مین ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا مظہر
نے اس لیے کہ غضب مانع ہوگا اجتہاد و فکر سے اسی طرح بہت گرمی اور بہت سردی اور بھوک پیاس مین اور بیماری مین نہ حکم کرے پس اگر حکم کرے گا ان احوال
مین تو جاری ہوگا حکم اُسکا ساتھ کراہت کے ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَّاَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا حَکَمَ الْحَاکِمُ
فَاجْتَہَدَ وَاَصَابَ فَلَہٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَکَمَ فَاجْتَہَدَ وَاَخْطَاَ فَلَہٗ اَجْرٌ وَّاحِدٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمروؓ سے اور ابو ہریرہؓ سے کہ کہا دونون نے
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ قصد حکم کا کرے حاکم پس اجتہاد کرے اور صواب کرے یعنی واقع ہو حکم اُسکا موافق حکم خدا کے پس واسطے اُسکے
دوہرا ثواب یعنی ثواب اجتہاد کا اور ثواب پہنچنے کا حق پر اور جس وقت کہ حکم کیا اور اجتہاد کیا پھر خطا کی پس واسطے اُسکے ہے ایک ثواب نقل کی یہ بخاری

عبداللہ بن ابی اوفی رض سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی ساتھ قاضی کے ہے یعنی توفیق اور تائید اسکی ساتھ قاضی کے ہوتی ہے جبتک کہ نہین ظلم کرتا پس جسوقت کہ ظلم کرتا ہے الگ ہو جاتا ہے اُس سے اللہ تعالی اور ہمیشہ رہتا ہے ساتھ اُسکے شیطان نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیچ ایک روایت ابن ماجہ کے یون ہے کہ پس جب ظلم کرتا ہے قاضی سونپتا ہے اُسکو طرف نفس اُسکے کے ۔ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ مُسْلِمًا وَّيَهُودِيًّا اِخْتَصَمَا اِلٰى عُمَرَ فَرَاَى الْحَقَّ لِلْيَهُودِيِّ فَقَضٰى لَهٗ عُمَرُ بِهٖ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ فَضَرَبَهٗ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ وَقَالَ مَا يُدْرِيْكَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَاللّٰهِ اِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرٰىةِ اَنَّهٗ لَيْسَ قَاضٍ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ اِلَّا كَانَ عَنْ يَمِيْنِهٖ مَلَكٌ وَّعَنْ شِمَالِهٖ مَلَكٌ يُسَدِّدَانِهٖ وَيُوَفِّقَانِهٖ لِلْحَقِّ مَا دَامَ مَعَ الْحَقِّ فَاِذَا تَرَكَ الْحَقَّ عَرَجَا وَتَرَكَاهُ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی جھگڑتے آئے طرف حضرت عمر رض کے پس دیکھا حق واسطے یہودی کے پس حکم کیا واسطے اُسکے حضرت عمر رض نے ساتھ اُس حق کے پس کہا واسطے عمر رض کے یہودی نے قسم ہے اللہ کی تحقیق حکم کیا تمنے ساتھ حق کے یا ساتھ تائید و توفیق خدا کے پس مارا اُسکو حضرت عمر رض نے ایک درہ اور فرمایا کس چیز نے معلوم کروایا تجھکو کہ حکم ساتھ حق کے کیا کہا یہودی نے قسم ہے خدا کی تحقیق ہم پاتے ہین توریت مین یہ کہ نہین کوئی قاضی کہ حکم کرے ساتھ حق کے مگر ہوتا ہے داہنے اُسکے فرشتہ اور بائین اُسکے فرشتہ کہ مضبوط کرتے ہین دونون فرشتے اُسکو اور توفیق دیتے ہین اُسکو واسطے حق کے جبتک کہ ہوتا ہے قاضی حق پر پس جسوقت چھوڑتا ہے قاضی حق کو چڑھ جاتے ہین وہ چھوڑ دیتے ہین اُسکو نقل کی یہ مالک نے **ف** اگر کوئی کہے کہ کیون مارا حضرت عمر رض نے اُسکو حالانکہ وہ مستحق اسکا نہین تھا اسلیے کہ تصدیق کی تھی اُسنے اُنکی اور کیونکر مطابق ہوا جواب یہودی کا وَاللّٰهِ اِنَّا نَجِدُ الخ ساتھ قول حضرت عمر رض کے وَمَا يُدْرِيْكَ جواب یہ کہ مارنا حضرت عمر رض کا بطریق نرمی اور خوش طبعی کے تھا نہ بطریق قہر وغصہ کے اور تطبیق جواب کی یہ ہے کہ حضرت عمر رض اگر میل کرتے حق سے حکم کرتے واسطے مسلمان کے یہودی پر پس نہوتے راست و درست حق پر پس جبکہ حکم کیا واسطے اُسکے مسلمان پر معلوم ہوئی مضبوطی اُنکی حق پر اور نہ میل کرنا اُنکا حق سے ۔ع وَعَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ اَوَ تُعَافِيْنِيْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ مَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ اَبُوْكَ يَقْضِيْ قَالَ لِاَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضٰى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ اَنْ يَّنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا فَمَا رَاجَعَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ رَزِيْنٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لِعُثْمَانَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا اَقْضِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ قَالَ فَاِنَّ اَبَاكَ كَانَ يَقْضِيْ فَقَالَ اِنَّ اَبِيْ لَوْ اَشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ اَشْكَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سَاَلَ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاِنِّيْ لَا اَجِدُ مَنْ اَسْاَلُهٗ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ عَاذَ بِاللّٰهِ فَقَدْ عَاذَ بِعَظِيْمٍ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ عَاذَ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ وَاِنِّيْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ تَجْعَلَنِيْ قَاضِيًا فَاَعْفَاهُ وَقَالَ لَا تُخْبِرْ اَحَدًا اور روایت ہے ابن موہب سے کہ عثمان بن عفان رض نے کہا واسطے ابن عمر رض کے کہ قاضی ہو درمیان لوگون کے کہا ابن عمر رض نے معاف کر دیجئے مجھکو اے امیر المؤمنین اس کام سے کہا حضرت عثمان رض نے کیون مکروہ رکھتے ہو اُسکو اور تحقیق تھے باپ تمہارے حکم کرتے یعنی بیچ زمانہ خلافت مین بھی کہا ابن عمر رض نے تحقیق مین نے سنا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ ہو قاضی پس حکم کرے ساتھ انصاف کے پس لائق ہے یہ کہ پھرے اور نکلے اُس سے برابر کہ نہ فائدہ لے اور نہ نقصان اور نہ ثواب پاوے اور نہ عذاب پس نہ گفتگو کی حضرت عثمان رض نے اُنسے پیچھے اسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت رزین کے نافع سے یہ ہے کہ ابن عمر رض نے کہا واسطے عثمان رض کے اے امیر المؤمنین نہین حکم کرونگا مین درمیان دو شخصون کے یعنی چہ جائے زیادہ مین کہا حضرت عثمان رض نے تحقیق باپ تمہارے تھے حکم کرتے کہا ابن عمر رض نے کہ تحقیق باپ میرے اگر مشکل ہوتی اُنپر کوئی چیز پوچھ لیتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اگر مشکل ہوتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی چیز پوچھتے جبرئیل سے اور تحقیق مین نہین پاتا اُس شخص کو کہ پوچھون اُس سے اور سنا ہے مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو پناہ مانگے ساتھ اللہ کے پس تحقیق پناہ مانگی ساتھ بڑی ذات کے اور سنا مین نے حضرت سے فرماتے جو شخص کہ پناہ مانگے ساتھ اللہ کے پس پناہ دو اُسکو اور تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے اس سے کہ مقرر کرو مجھکو قاضی پس معاف کیا حضرت عثمان رض نے ابن عمر رض کو اور کہا کہ نہ خبر دینا تو کسی کو یعنی قضا کے

معاذ رضی کے یعنی ثابت رہنے کے لیے اور واسطے حاصل ہونے زیادتی علم کے اور فرمایا تعریف ہے واسطے اُس خدا کے کہ توفیق دی رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
اُس چیز کی کہ راضی اور خوش ہے ساتھ اُسکے رسول اُسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے **ف** اجتہاد کرونگا مین یعنی طلب کرونگا حکم اِس واقعہ کا ساتھ
قیاس کرنیکے اُن مسائل پر کہ آئی ہے اُنمین نص اور حکم کرونگا اُسمین مانند اُس مسئلہ کے کہ آئی ہے اُسمین نص بسبب مشابہت دونون کے کہا مظہر نے کہ یعنی جب
پاؤنگا مین مشابہت درمیان اُس مسئلہ کے کہ پیش آویگا اور درمیان اُس مسئلہ کے کہ آئی ہے اُسمین نص کتاب سے یا سنت سے حکم کرونگا مین اُسمین بموجب
حکم اُسکے کہ جیسے آئی ہے نص حرام ہونے ربوا کی گیہون مین اور نہین آئی ہے نص تربوز مین قیاس کیا شافعی رح نے تربوز کو گیہون پر اس لیے کہ پائی درمیان
دونون کے علت مطعومیت کی اور قیاس کیا امام ابوحنیفہ رح نے چونے کو گیہون پر اس لیے کہ پائی دونون مین علت کیلی ہونے کی اور اِس حدیث مین دلیل ہے
اوپر مشروع ہونے قیاس اجتہاد کے برخلاف اصحاب ظواہر کے کہ منکر قیاس کے ہین ۱ح **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُرْسِلُنِي وَأَنَا حَدِيثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ إِذَا
تَقَاضَى إِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْأَوَّلِ حَتّٰى تَسْمَعَ كَلَامَ الْآخَرِ فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ قَالَ فَمَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَعْدُ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہا بھیجا مجکو یعنی ارادہ بھیجنے کا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف یمن کے قاضی کر کر مین نے
کہا بھیجتے ہو تم مجکو اور ہون مین نوجوان یعنی اور نوجوان کم تجربہ کار ہوتا ہے اور نہین علم مجکو یعنی کامل ساتھ کیفیت قضا کے پس فرمایا تحقیق اللہ تعالی ہدایت کریگا دل تیرے
کو یعنی ساتھ سمجھنے کے اور ثابت رکھیگا زبان تیری کو یعنی ساتھ حکم حق کرنیکے پھر تعلیم کی آنحضرت نے کیفیت قضا کی جسوقت کہ لاوین تیرے پاس قضیہ دو شخص
پس نہ حکم کر تو واسطے پہلے کے کہ وہ مدعی ہے یہانتک کہ سُنے تو کلام دوسرے کا پس تحقیق یہ لائق تر ہے ساتھ اسکے کہ ظاہر ہوگا واسطے تیرے حکم کہا حضرت علی رض نے پس نہ
شک کیا مین نے بیچ کسی حکم کرنے کے بعد اسکے یعنی بعد دعا اور تعلیم حضرت کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ إِنَّمَا**
أَقْضِي بَيْنَكُمْ بِرَأْيِي فِي بَابِ الْأَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور قریب ہے کہ ذکر کرینگے ہم حدیث ام سلمہ رض کی کہ سرا اُسکا یہ ہے إِنَّمَا أَقْضِي
بَيْنَكُمْ بِرَأْيِي بیچ باب قضیہ اور شہادات کے اگر چاہیگا اللہ تعالی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَلَكٌ آخِذٌ بِقَفَاهُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِنْ قَالَ أَلْقِهِ أَلْقَاهُ فِي مَهْوَاةٍ أَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُ
أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ روایت ہے عبداللہ بن مسعود رض سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی حاکم کہ حکم کرتا ہے درمیان لوگون
کے مگر کہ آویگا دن قیامت کے یعنی درگاہ عزت مین اس حال مین کہ فرشتہ پکڑے ہوے ہوگا گُدی اُسکی پھر اُٹھاویگا فرشتہ سر اپنا طرف آسمان کے پس اگر کہیگا خدا تعالی ڈال
اُسکو یعنی بیچ دوزخ کے ڈالدیگا اُسکو بیچ گڑھے چالیس برس کے نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** اُٹھاویگا سر اپنا یعنی منتظر ہوگا حکم اللہ تعالے
کا کہ کیا حکم کرے جیسے کہ عادت ہے تابعداروں بادشاہ کی کہ کھڑا کرتے ہین گنہگار کو آگے بادشاہ کے اور نگاہ کرتے ہین جانب بادشاہ کے اور بادشاہ مکان عالی
مین ہوتا ہے اور انتظار کرتے ہین کہ کیا حکم ہووے اور مراد چالیس برس سے مبالغہ بیچ گہراؤ گڑھے کے ہے نہ تعین اور تحدید ساتھ اس مدت کے اور یہ حال حاکم ظالم کا ہوگا
اور حاکم عادل کیلیے حکم ہوگا کہ اُٹھا دین اُسکو طرف بہشت کے جیسے کہ بیچ حدیث ابی امامہ کے کتاب امارۃ قضا مین گذرا ۱ح **وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى الْقَاضِي الْعَدْلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَتَمَنّٰى أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِي تَمْرَةٍ قَطُّ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ نقل کی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آویگا اوپر قاضی منصف کے زمانہ دن قیامت کے آرزو کریگا وہ اسمین کہ کاشکے نہ حکم کیا ہوتا درمیان دو شخصون کے بیچ ایک کھجور کے
ہرگز کہ شے قلیل اور حقیر ہے چہ جائے قاضی ظالم اور چہ جائے حکم بیچ شے بہت کے نقل کی یہ احمد نے **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَجُرْ فَإِذَا جَارَ تَخَلّٰى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ فَإِذَا جَارَ وَكَلَهُ إِلٰى نَفْسِهِ اور روایت

وعن المستورد بن شداد قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من كان لنا عاملا فليكتسب زوجة فان لم يكن له خادم فليكتسب خادما فان لم يكن له مسكن فليكتسب مسكنا وفي رواية من اتخذ غير ذلك فهو غال رواه ابو داود۔ اور روایت ہے مستورد بن شداد سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ ہو ہمارا عامل پس چاہیے کہ حاصل کرے ایک بی بی یعنی نکاح کرے یعنی اگر بیوی نہ ہو پس اگر نہ ہو اسکے لیے کوئی خادم یعنی غلام لونڈی پس چاہیے کہ خرید لے خادم پس اگر نہ ہو اسکے لیے گھر پس چاہیے کہ حاصل کرے ایک مکان اور ایک روایت میں ہے جو شخص کہ لیوے سوا اسکے پس وہ خیانت کرنیوالا ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی حلال ہے عامل کو کہ لیوے بیت المال میں سے کہ اسکے تصرف میں ہے بقدر مہر بیوی کے اور نفقہ اور لباس اسکے کے بقدر حاجت بغیر اسراف کے اور بقدر قیمت خادم اور مکان کے بقدر ضرورت کے پس اگر لیوے زیادہ قدر حاجت ضروری سے تو وہ حرام ہے اس پر اور ظاہر یہ ہے کہ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ معین نہیں کیگئی ہو اسکے لیے اجرت اور گنجائش رکھتا ہو اسکی بیت المال ۔ واللہ اعلم ح

وعن عدي بن عميرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا ايها الناس من عمل منكم لنا على عمل فكتمنا منه مخيطا فما فوقه فهو غال ياتي به يوم القيمة فقام رجل من الانصار فقال يا رسول الله اقبل عني عملك قال وما ذاك قال سمعتك تقول كذا وكذا قال وانا اقوله ذلك من استعملناه على عمل فليات بقليله وكثيره فما اوتي منه اخذه وما نهي عنه انتهى رواه مسلم وابو داود واللفظ له۔ اور روایت ہے عدی بن عمیرہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو جو شخص کہ عامل کیا جاوے تم میں سے واسطے ہمارے اور کسی عمل کے پھر چھپاوے ہمسے حاصل اس عمل سے ایک سوئی یا زیادہ اس سے یعنی قلت میں یا کثرت میں یا چھوٹائی میں یا بڑائی میں پس وہ خیانت کرنیوالا ہے لاویگا اسکو یعنی خیانت کی ہوئی چیز کو دن قیامت کے پس کھڑا ہوا ایک شخص انصار میں سے اور کہا یا رسول اللہ لے لو مجھ سے عمل اپنا کہا کیا ہے یہ یعنی کیوں کہتا ہے تو یہ کہا سنا میں نے آپکو کہ فرماتے ہو ایسا اور ایسا یعنی بیچ وعید کے عمل پر اور وہ خالی نہیں ہے لغزش سے فرمایا میں کہتا ہوں یہ یعنی بجد ہوں اس بات پر پھرتا نہیں اس سے جو کوئی کر سکے عمل قبول کرے اور جو کوئی نکر سکے نہ قبول کرے جسکو کہ عامل کیا ہم نے کسی کام پر پس چاہیے کہ لاوے تھوڑا حاصل اسکا اور بہت حاصل اسکا پس جو کچھ کہ دیا جاوے اسمیں سے کہ اجرت اسکی ہووے لے اسکو اور جو کچھ کہ باز رکھا جاوے اس سے باز رہے نقل کی یہ مسلم نے اور ابو داؤد نے اور لفظ ابو داؤد کے ہیں

وعن عبد الله بن عمرو قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الراشي والمرتشي رواه ابو داود وابن ماجة ورواه الترمذي عنه وعن ابي هريرة ورواه احمد والبيهقي في شعب الايمان عن ثوبان وزاد والرائش يعني الذي يمشي بينهما۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے کو اور رشوت لینے والے کو نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ ترمذی نے عبد اللہ بن عمرو سے اور ابی ہریرہ سے اور نقل کی یہ احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں ثوبان سے اور زیادہ کیا بیہقی نے یہ کہ لعنت کی آنحضرت نے رائش کو یعنی جو کہ واسطہ ہو درمیان رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے کے ف رشوت ساتھ پیش اور زیر رے کے اس مال کو کہتے ہیں کہ دیا جاوے واسطے باطل کرنے حق کے اور ثابت کرنے باطل کے اگر واسطے ثابت کرنے حق کے اور دفع کرنے ظلم کے نفس سے دیوے تو کچھ مضائقہ نہیں اسکا ح ع

وعن عمرو بن العاص قال ارسل الي رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اجمع عليك سلاحك وثيابك ثم ائتني قال فاتيته وهو يتوضأ فقال يا عمرو اني ارسلت اليك لابعثك في وجه يسلمك الله ويغنمك وارغب لك رغبة من المال فقلت يا رسول الله ما كانت هجرتي للمال وما كانت الا لله ولرسوله قال نعما بالمال الصالح للرجل الصالح رواه في شرح السنة وروى احمد نحوه وفي روايته قال نعم المال الصالح للرجل الصالح اور روایت ہے عمرو بن عاص سے کہا بھیجا کسی کو طرف میری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہوے مجکو یہ کہ جمع کر تو اپنے اوپر ہتھیار اپنے اور کپڑے اپنے یعنی تیاری سفر کی کر پھر آ تو میرے پاس کہا عمرو نے پس آیا میں آنحضرت کے پاس یعنی تیار ہو کر اس حالت میں کہ حضرت وضو کرتے تھے فرمایا اے عمرو تحقیق بھیجا میں نے طرف تیرے اور بلایا تجکو تا کہ بھیجوں میں تجکو ایک طرف میں کہ

نہ قبول کرنے کی تا اور بھی قبول نکرین اور یہ کارخانہ معطل رہے **بَابُ رِزْقِ الْوُلَاةِ وَهَدَايَاهُمْ** باب ہے بیچ بیان رزق والیونکے اور ہدیون انکے
ف یعنی ہمین بیان ہے اسکا کہ حاکمون کے لیے کیا مقرر کیا جاوے بیت المال مین سے اور بیان اسکا ہے کہ اگر کوئی بطریق تحفہ کے حاکم کے لیے کچھ لاوے تو کیا حکم ہے اسکا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اُعْطِیْکُمْ وَلَا اَمْنَعُکُمْ اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَیْثُ اُمِرْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دیتا مین تمکو اور نہین منع کرتا تمسے مین ہون بانٹنے والا رکھتا ہون جس جگہ حکم کیا گیا ہون نقل کی یہ بخاری نے ف جبکہ تقسیم کیا حضرتؐ نے مال تو کلام مذکور فرمایا تاکہ نہ واقع ہو صحابہؓ کے دلونمین کچھ بسبب کمی زیادتی کے تقسیم مین پھر مَا اُعْطِیْکُمْ الخ کا حاصل یہ ہے کہ نہین دیتا مین کسی کو تم مین سے کچھ بسبب خواہش نفس اپنے کے طرف اسکے اور نہین منع کرتا مین اسکو بسبب متوجہ ہونے دل اپنے کے اوسپر بلکہ یہ سب بسبب امر اللہ تعالی کے ہے اور یہی معنی اس قول کے ہین اَنَا قَاسِمٌ الخ یعنی مین بانٹنے والا ہون رکھتا ہون ہر چیز کو یعنی نہین دیتا اور دیتا ہون اس جگہ کہ حکم کیا گیا ہون
ع وَعَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِیَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رِجَالًا یَتَخَوَّضُوْنَ فِیْ مَالِ اللّٰهِ بِغَیْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہے خولہؓ انصاریہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کتنے آدمی کہ تصرف کرتے ہین مال خدا مین ناحق یعنی تصرف کرتے ہین بیت المال مین اور زکوة اور غنیمت مین بغیر اذن امام کے اور لیتے ہین زیادہ اجرت اور حق اپنے سے پس واسطے انکے آگ ہے دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اسْتُخْلِفَ اَبُوْبَکْرٍ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِیْ اَنَّ حِرْفَتِیْ لَمْ تَکُنْ تَعْجِزُ عَنْ مُؤْنَةِ اَهْلِیْ وَشُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَسَیَاْکُلُ اٰلُ اَبِیْ بَکْرٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَیَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِیْنَ فِیْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضہ سے کہ جب خلیفہ کیے گئے ابوبکر صدیقؓ تو کہا تحقیق جانتی ہے میری قوم یعنی مسلمان کہ کسب میرا نہین قصور کرتا تھا خرچ اہل میرے سے یعنی مین ایسا کسب کرتا تھا کہ کفایت کرتا تھا قوت عیال میرے کو اور مین مشغول کیا گیا اب ساتھ کام مسلمانون کے پس کھاوینگے اہل وعیال ابوبکرؓ کے اس مال مین سے یعنی بیت المال مین سے اور کام و پیشہ کریگا ابوبکرؓ واسطے مسلمانون کے اس مال مین یعنی ساتھ حاصل کرنے اسکے کے اور حفاظت اور صرف کرنے اسکے کے بیچ مصارف اور حوائج مسلمانون کے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ بیچتے تھے کپڑا بازار مین جب خلیفہ ہوئے تو صحابہؓ کو خبر کردی کہ مین مشغول ہون مسلمانون کے کام مین حرفہ نہین کرسکتا بقدر خرچ اپنے کے بیت المال مین سے لیا کرونگا اور حضرت عمرؓ تجارت کرتے تھے غلہ کی اور حضرت عثمانؓ تجارت کرتے تھے کھجورون اور کپڑے کی اور حضرت عباسؓ عطاری کرتے تھے اور لکھا ہے علمانے کہ بہترین انواع تجارت کی تجارت کپڑے کی ہے بعد ازان عطر کی اور حدیث مین آیا ہے کہ اگر تجارت کرتے بہشتی تو تجارت کرتے کپڑے کی اور اگر تجارت کرتے دوزخی تو تجارت کرتے صرف مین یعنی سونے اور چاندی مین

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ بُرَیْدَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰی عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا اَخَذَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَهُوَ غُلُوْلٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ روایت ہے بریدہؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جس شخص کو کہ عامل کیا ہمنے کسی کام پر اور دیا ہمنے اسکو رزق یعنی اجرت اس عمل کی کہ مقرر کی پس جو چیز کہ لیگا بعد اسکے یعنی زیادہ اپنی اجرت سے پس وہ خیانت ہے غنیمت مین نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ عُمَرَ قَالَ عَمِلْتُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِیْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ کہا ہوا مین عامل بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دیا مجکو محنتانہ میرے عمل کا نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ اَرْسَلَ فِیْ اَثَرِیْ فَرُدِدْتُّ فَقَالَ اَتَدْرِیْ لِمَ بَعَثْتُ اِلَیْکَ لَا تُصِیْبَنَّ شَیْئًا بِغَیْرِ اِذْنِیْ فَاِنَّهٗ غُلُوْلٌ وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لِهٰذَا دَعَوْتُکَ فَامْضِ لِعَمَلِکَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہے معاذؓ سے کہ کہا بھیجا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف یمن کے جب چلا مین یعنی تھوڑا سا بھیجا پیچھے میرے یعنی کسیکو بلانیکے لیے پس پھر آیا مین طرف حضرتؐ کے پس فرمایا کیا جانتا ہے تو کہ کسواسطے بھیجا تھا مین نے طرف تیرے بھیجا تھا اسلیے کہ کہوں مین تجکو کہ نہ لے تو کچھ بے اذن میرے پس تحقیق وہ خیانت ہے اور جو شخص کہ خیانت کریگا لاویگا خیانت کی چیز دن قیامت کے اسی کہنے کے لیے بلایا تھا مین نے تجکو پس جا کام اپنے پر نقل کی یہ ترمذی نے

مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ وَّاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِّنْ اَرَاكٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی امامہ رضؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ لیوے حق شخص مسلمان کا ساتھ قسم اپنے کے تحقیق واجب کی اللہ نے واسطے اُسکے آگ اور حرام کی اُس پر بہشت پس کہا واسطے اُنکے ایک شخص نے اور اگرچہ ہو حق چیز تھوڑی یا رسول اللہ فرمایا اگرچہ ہو ٹکڑا درخت پیلو سے یعنی مسواک نقل کی یہ مسلم نے **ف** واجب کی اللہ نے الخ اسکی تاویل دو طرح کی گئی ہے ایک تو یہ کہ محمول ہے اسکے حلال جاننے والے پر جبکہ مرجاوے اُسی پر اور دوسرے یہ کہ وہ مستحق آگ کا ہے اور جائز ہے عفو کرنا اُس سے اور حرام ہے اُس پر داخل ہونا جنت کا اوّل وہلے میں ساتھ نجات پائے ہوؤں کے اور ذمی بھی مسلمان کے حکم میں داخل ہے ع **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيَ لَهٗ عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِشَيْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَلَا يَاْخُذَنَّهٗ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُم سلمہ رضؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہیں کہ میں آدمی ہوں اور تحقیق تم جھگڑتے آتے ہو طرف میرے اور شاید کہ بعض تمہارا ہووے خوب تقریر کرنے والا ساتھ دلیل اپنی کے بعض سے پس حکم کرتا ہوں میں واسطے اُسکے اوپر مانند اُس چیز کے کہ سنتا ہوں میں اُس سے پس وہ شخص کہ حکم کروں میں واسطے اُسکے ساتھ کسی چیز کے حق بھائی اُسکے سے پس نہ لیوے اُسکو پس سوا اسکے نہیں کہ حکم کرتا ہوں میں واسطے اُسکے ایک ٹکڑے کا آگ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** میں آدمی ہوں یہ اشارہ ہے اسپر کہ سہو اور نسیان بعید نہیں ہے آدمی سے اور وضع بشری مقتضی ہے اسکی کہ نہ ادراک کرے امور کو سوائے ظاہر اسکے کے یعنی میں آدمی ہوں عارض ہوتے ہیں مجھپر احکام وعوارض بشری اور باقی چھوڑے گئے ہیں مجھ میں احکام جبلت کے سوائے اس چیز کے کہ تائید کیا جاتا ہوں ساتھ وحی کے اور تعلیم کیا جاتا ہوں جانب حق سبحانہ سے حاصل یہ کہ میں بحسب ظاہر کے حکم کرتا ہوں بموجب تقریر مدعی کے پس اگر اُسکا حق نہ تھا اور اسکی چرب بانی سے میں سمجھا کہ حق اُسیکا ہے اور اُسکو دلوا دیا تو وہ اُسکو اپنے حق میں حلال نہ جانے بلکہ یہ جانے کہ ٹکڑا آگ کا مجھے ملا ہے پرہیز کرے اُس سے ع ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مبغوض ترین مردوں کا طرف اللہ کے بہت ناحق جھگڑنیوالا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِيَمِيْنٍ وَّشَاهِدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس رضؓ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ساتھ قسم کے اور ایک شاہد کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی اگر مدعی کے پاس ایک شاہد ہو تو مدعی سے بدلے ایک شاہد کے قسم لے لیجیے اور یہی مذہب ہے تینوں اماموں کا اور امام ابو حنیفہؒ کہتے ہیں کہ جائز نہیں حکم کرنا ساتھ شاہد اور قسم کے بلکہ ضرور ہے ہونا دو گواہوں کا جیسے کہ قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے اور جائز نہیں نسخ کتاب کا ساتھ خبر واحد کے احتمال ہے کہ مراد ساتھ خبر کے یہ ہو کہ آنحضرتؐ نے حکم کیا ساتھ قسم کھانے مدعا علیہ کے بعد قائم کرنے مدعی کے ایک شاہد کو اور عاجز ہونے اُسکے کے اتمام بینہ سے یعنی اعتبار نہ کیا وجود ایک شاہد کا اور طیبی نے کہا کہ یہ خلاف اموال میں ہے اور اگر دعوی غیر اموال میں ہو تو قبول نہ کیا جاوے شاہد اور قسم بالاتفاق ہے ح **وَعَنْ** عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِّنْ كِنْدَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا غَلَبَنِيْ عَلٰى اَرْضٍ لِّيْ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ اَرْضِيْ وَفِيْ يَدِيْ لَيْسَ لَهٗ فِيْهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِيْنُهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِيْ عَلٰى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَدْبَرَ لَئِنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِهٖ لِيَاْكُلَهٗ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے علقمہ بن وائل سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا آیا ایک شخص حضرموت سے کہ ایک شہر ہے یمن سے اور ایک شخص کندے میں سے کہ قبیلہ ہے یمن سے طرف پیغمبر خدا صلی اللہ وسلم کے یعنی جھگڑتے ہوئے اور کہا حضرمی نے یا رسول اللہ تحقیق اُسنے غلبہ کیا بجبر اوپر زمین میری کے یعنی غصب کر لیا ہے اُسکو مجھسے پس کہا کندی نے وہ زمین میری ہے

سلامت رکھے تجھکو اللہ اور غنیمت دیوے تجھکو اور دون میں تجھکو ٹکڑا مال سے یعنی کچھ مال پس کہا میں نے یا رسول اللہ نہ تھی ہجرت میری یعنی ایمان اور چھوڑنا وطن کا واسطے مال کے نہ تھی ہجرت میری مگر واسطے اللہ کے اور رسول اُسکے کے فرمایا اچھی چیز ہے مال اچھا واسطے مرد نیک بخت کے روایت کی یہ شرح السنہ میں اور روایت کی احمدؒ نے مانند اسکے اور بیچ روایت احمدؒ کے یون ہے کہ فرمایا اچھا ہے مال نیک واسطے مرد نیک کے **ف** نہ تھی ہجرت میری الخ یعنی ایمان میرا خالصًا للہ تھا اور ہجرت عمرو بن العاص کی حبشہ سے تھی مدینہ کو ہمراہ خالد بن ولید کے پانچوین سال ہجری میں اور مال اچھا وہ ہے کہ وجہ حلال سے کمایا گیا ہو اور خرچ کیا جاوے اچھی جگہو نمین اور مرد نیک وہ ہے کہ رعایت کرے حقوق خدا تعالی کے اور حقوق بندون کے ++ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِاَحَدٍ شَفَاعَۃً فَاَھْدٰی لَہٗ ھَدِیَّۃً عَلَیْھَا فَقَبِلَھَا فَقَدْ اَتٰی بَابًا عَظِیْمًا مِنْ اَبْوَابِ الرِّبٰوا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت ہے ابی امامہؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ سفارش کرے کسی کی سفارش کرنا یعنی بادشاہ یا امیر وغیرہ سے پھر بھیجے وہ اُسکے لیے تحفہ عوض اس سفارش کے پس قبول کرے وہ اُس تحفہ کو پس تحقیق آیا وہ ایک دروازے بڑے میں دروازون سود کے سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یہ رشوت ہے اسکو سود فرمایا بسبب ہونے اسکے کے خالی عوض سے ++ح

بَابُ الْاَقْضِیَۃِ وَالشَّھَادَاتِ باب ہے بیچ بیان قضیون کے اور گواہیون کے **ف** قضیہ اس واردات کو کہتے ہیں کہ لیجائی جاوے پاس حاکم کے تا حکم کرے اُسمین اور گواہی خبر دینی حق غیر کی ہے دوسرے پر ++ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ یُعْطَی النَّاسُ بِدَعْوَاھُمْ لَادَّعٰی نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَاَمْوَالَھُمْ وَلٰکِنَّ الْیَمِیْنَ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ شَرْحِہٖ لِلنَّوَوِیِّ اَنَّہٗ قَالَ وَجَاءَ فِیْ رِوَایَۃِ الْبَیْھَقِیِّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ اَوْ صَحِیْحٍ زِیَادَۃٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا لٰکِنَّ الْبَیِّنَۃَ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اگر دیے جاوین آدمی یعنی مدعا اپنا قسم مال و خون سے بسبب دعوی کرنے اپنے کے یعنی بمجرد دعوی کے بغیر گواہ مدعی کے یا تصدیق مدعا علیہ کے البتہ دعوی کرین لوگ خونون آدمیون کا اور مالون کا لیکن قسم ہے اوپر مدعا علیہ کے نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ شرح مسلم نووی کے یہ ہے کہ کہا اور آئی ہے بیچ روایت بیہقی کے ساتھ اسناد حسن کے یا صحیح کے زیادتی یعنی پہلی روایت پر ابن عباسؓ سے بطریق مرفوع کے یہ کہ لیکن شاہد اوپر مدعی کے اور قسم اوپر اُس شخص کے کہ انکار کرے **ف** اوپر مدعا علیہ کے یعنی جو کہ منکر ہو اگر طلب کرے مدعی قسم دینی اُسکی اور اس روایت مین طلب کرنا بینہ کا مدعی سے مذکور نہین گویا وہ امر ثابت و مقرر ہے شرع مین اور گویا کہا گیا کہ مدعی پر بینہ ہے اور اگر بینہ نہو سوگند ہے مدعا علیہ پر جیسے کہ دوسری روایت مین ابن عباسؓ سے ہے آیا ہے ++ع ح

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنِ صَبْرٍ وَھُوَ فِیْھَا فَاجِرٌ یَقْتَطِعُ بِھَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَقِیَ اللّٰہَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی تَصْدِیْقَ ذٰلِکَ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قسم کھاوے کسی چیز پر بند ہو کر یعنی مجلس حاکم کی مین محبوس ہو کر اور وہ ہو قسم کھانے مین جھوٹا کہ لیوے بسبب قسم کے مال ایک شخص مسلمان کا ملاقات کریگا اللہ تعالے سے دن قیامت کے اور وہ اُسپر ہو گا غصے پس نازل کی اللہ تعالی نے واسطے سچ کرنے اس حکم کے یہ آیت تحقیق وہ لوگ کہ خریدتے ہین ساتھ عہد اللہ کے اور قسمون اپنی کے مول تھوڑا آخر آیت تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** صبر الخ صبر کے معنی ہین حبس اور لزوم اور مراد یمین صبر سے یہ ہے کہ حبس کرے سلطان ایک شخص کو یہان تک کہ قسم کھاوے ساتھ اُسکے اور وہ لازم ہے واسطے صاحب اپنے کے جہت حکم حاکم کے اور علی بمعنی ب کے ہے اور مراد محلوف علیہ ہے یا اس لیے یمین صبر کہا کہ حکم موقوف و محبوس ہے اسپر اور بعضون نے کہا یمین صبر وہ ہے کہ قسم کھانیوالا اُسکا دیدہ و دانستہ جھوٹ کہتا ہے اور قصد تلف کرنے مال مسلمان کا کرتا ہے اسی جہت سے فرمایا وھو فیھا فاجر الخ ++ع

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

ف ظاہر عبارت سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ ایک شخص نے دعوی کیا ایک جماعت پر پس منکر ہوئی وہ جماعت پس حضرتؐ نے اس جماعت کو حکم قسم کھانیکا فرمایا پس جلدی کی اس جماعت نے قسم کھانے مین پس قسم نہ دی حضرتؐ نے جماعت کو بلکہ فرمایا کہ قرعہ ڈالین اور قسم کھاوے وہ کہ جسکے نام پر قرعہ نکلے ولیکن شارحین نے اس مسئلہ کی یہ صورت لکھی ہے کہ دو آدمیون نے دعوی کیا ایک چیز کا کہ تیسرے شخص کے پاس ہے اور نہین ہین اُن دونون شخصون پاس گواہ یا دونون گواہ رکھتے ہین اور وہ تیسرا شخص کہتا ہے کہ مین نہین جانتا کہ کس کی ہے یہ چیز پس اس صورت مین حکم اُن دونون مدعیون کا یہ ہے کہ قرعہ ڈالا جاوے اُنمین پس جسکے نام پر قرعہ نکلے اُن دونون مین سے وہ قسم دیا جاوے اور حکم کیا جاوے واسطے اُسکے ساتھ اُس چیز کے اور یہ قسم دینی شاید کہ اس جہت سے ہے کہ ہر ایک اُنمین سے منکر ہے دوسرے کا اور حضرت علیؓ کے نزدیک یہی طرح ہے اور شافعیؒ کہتے ہین کہ چھوڑی جاوے وہ چیز اُسی تیسرے شخص پاس اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تقسیم کیجاوے اُن دونون مدعیون مین آدھون آدھ اور بعضون نے کہا کہ کہا احمدؒ نے اور شافعیؒ نے بیچ ایک قول کے دو قولون مین سے مانند قول حضرت علیؓ کے اور دوسرا قول اُنکا مانند قول ابوحنیفہؒ کے ہے اور حدیث اُم سلمہؓ کی کہ آتی ہے وہ مؤید ہے مذہب ابوحنیفہؒ اور تابعین اُنکے کی واللہ اعلم ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَیِّنَةُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَ الْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے عمرو بن شعیبؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاہد مدعی پر ہے اور قسم مدعی علیہ پر یعنی وہ اگر منکر ہو اور طلب کرے مدعی قسم دینی نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا اِلَیْهِ فِیْ مَوَارِیْثَ لَمْ تَکُنْ لَهُمَا بَیِّنَةٌ اِلَّا دَعْوَاهُمَا فَقَالَ مَنْ قَضَیْتُ لَهٗ بِشَیْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِیْهِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ فَقَالَ الرَّجُلَانِ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَقِّیْ هٰذَا لِصَاحِبِیْ فَقَالَ لَا وَلٰکِنِ اذْهَبَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّیَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ لِیُحَلِّلْ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْکُمَا صَاحِبَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اِنَّمَا اَقْضِیْ بَیْنَکُمَا بِرَاْیِیْ فِیْمَا لَمْ یُنْزَلْ عَلَیَّ فِیْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہے اُم سلمہؓ سے کہ نقل کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مقدمہ دو شخصون کے کہ جھگڑتے آئے پاس حضرتؐ کے بیچ مقدمہ میراث کے یعنی ایک نے دعوی کیا ایک چیز کا کہا کہ یہ میری ہے کہ ارث مین پہونچی ہے مجکو اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا ایسے تھے وہ دونون کہ نہ تھے اُنکے لیے گواہ مگر دعوی اُنکا یعنی نرا دعوی ہی تھا بغیر گواہون کے پس فرمایا جس شخص کے واسطے حکم کرون مین ساتھ کسی چیز کے حق بھائی اُسکے سے یعنی حق اُسکا نہو اور گواہ جھوٹے گذرانے یا قسم جھوٹی کھائے اور مین حکم ساتھ اُسکے کرون پس سوائے اِسکے نہین کہ حکم کرتا ہون مین واسطے اُسکے ایک ٹکڑا کا آگ سے پس کہا دونون شخصون نے ہر ایک نے اُنمین سے یارسول اللہ یہ حق میرا واسطے یار میرے کے ہے یعنی چھوڑا مین نے دعوی کرنا اُسکا فرمایا کہ نہین یعنی نہین مقصود ہے اِس لیے کہ نہین ممکن ہے یہ کہ ہو ایک چیز دو شخصون کی بالاستقلال ولیکن جاؤ تم بانٹ لو یعنی آدھون آدھ اور طلب کرو حق کو یعنی عدل کرو بانٹنے مین اور کرو تنازع فیہ کو آدھون آدھ پھر قرعہ ڈالو یعنی واسطے تعین دونون حصون کے اگر واقع ہو تنازع تم دونون مین تا کہ ظاہر ہو کہ کون سا دونون حصون کا واقع ہو بیچ حصہ ایک کے تم دونون مین سے اور لیوے ہر ایک تم مین سے اُس چیز کو کہ معین کرے قرعہ اسکو پس چاہیے کہ حلال کرے ہر ایک تم مین سے یار اپنے کو یعنی بخش کر حلال کر دے حق اپنے کو کہ دوسرے کیطرف گیا ہے اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے حکم نہین کرتا ہون مین درمیان تم دونون کے مگر ساتھ عقل و اجتہاد اپنے کے بیچ اُس چیز کے کہ نہین نازل کیگئی ہے وحی مجھ پر اُسمین نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلَیْنِ تَدَاعَیَا دَابَّةً وَاَقَامَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الْبَیِّنَةَ اَنَّهَا دَابَّتُهٗ نَتَجَهَا فَقَضٰی بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِیْ فِیْ یَدِهٖ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے جابرؓ بن عبداللہ سے کہ دو شخصون نے دعوی کیا ایک جانور کا پس قائم کیے ہر ایک نے اُنمین سے شاہد اُسپر کہ یہ جانور جانور اُسکا یعنی میرا ہے کہ جنایا ہے اُسکو یعنی چھوڑا ہے اُسپر نر اور جنایا ہے اُسکو اور تدبیر جننے اُسکے کی کی ہے پس حکم فرمایا ساتھ جانور کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اُس شخص کے کہ بیچ ہاتھ اُسکے کے تھا نقل کی یہ شرح السنہ مین ف کہا بعضون نے کہ دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ گواہ قبضے والے کے مقدم ہین اوپر گواہون غیر قابض کے مطلقا اور ظاہر یہ ہے کہ یہ بیچ صورت جننے کے ہے شرح السنہ مین

اور بیچ ہاتھ یعنی قبضے میرے کے ہے نہین واسطے اُسکے زمین مین حق پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے حضرمی کے کہ کیا تیرے پاس ہین شاہد کہا کہ نہین فرمایا پس واسطے تیرے ہے قسم اُسکی یعنی مدعا علیہ کی کہا حضرمی نے یارسول اللہ یہ شخص فاجر ہے نہین پروا کرتا اوپر اُس چیز کے کہ قسم کھاوے اُسپر سچ ہو یا جھوٹ اور نہین پرہیز کرتا کسی چیز سے فرمایا نہین واسطے تیرے اُس سے مگر یہ یعنی قسم پس چلا یعنی کندی تاکہ قسم کھائے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیٹھ پھیری اُسنے اگر قسم کھاویگا اوپر مال اُسکے کے تاکہ کھاوے مال اُسکا ازراہ ظلم کے البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سے اس حال مین کہ وہ اُس سے بیزار ہوگا نقل کی یہ مسلم نے **ف** پس چلا شاید کہ یہ چلنا باعتبار اُسکے تھا کہ جیسے شافعیہ کے یہان وضو کرتا ہے قسم کھانیوالا اور وقت خاص مین قسم کھاتا ہے جیسے بعد عصر روز جمعہ کے کذا قال السید اور کہا نووی نے کہ اسمین کئی مسئلے ہین ایک تو یہ کہ قبضے والا اولی ہے اس اجنبی سے کہ دعوی کرے اسپر اور دوسرا یہ کہ مدعا علیہ پر قسم لازم ہے جبکہ نہ اقرار کرے وہ اور تیسرا یہ کہ قسم مدعا علیہ فاجر کی قبول کیجائے مانند قسم عادل کے اور ساقط ہو جاتا ہے اُس سے مطالبہ بسبب قسم کے ع **وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ** اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰی مَا لَیْسَ لَہٗ فَلَیْسَ مِنَّا وَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ اُنھون نے سُنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ دعوی کرے اُس چیز کا کہ نہین اُسکے لیے پس نہین وہ ہم مین سے یعنی جنتیون مین سے اور چاہیے کہ طلب کرے ٹھکانا اپنا آگ مین نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا بعضون نے کہ یہ امر بمعنی خبر کے ہے **وَعَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ الشُّھَدَاءِ الَّذِیْ یَاْتِیْ بِشَھَادَتِہٖ قَبْلَ اَنْ یُّسْاَلَھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زید بن خالد سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بہترین گواہون کے بہترین گواہون مین وہ ہے کہ دیوے گواہی اپنی پہلے سوال کیے جانیکے گواہی سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی گواہی دے اور اظہار حق کرے پہلے اس سے کہ اس سے پوچھین کہ تو گواہ ہے اور ایک اور حدیث وارد ہوئی ہے بیچ مذمت اُس قوم کے کہ گواہی دین بغیر طلب کے اس لیے ہمارے نزدیک یہ ہے کہ گواہی نہ دیوے مگر بعد از طلب کرنے گواہی کے اُس سے اور بعد طلب کرنے گواہی کے دینا گواہی کا واجب ہے اور چھپانا گواہی کا حدود مین افضل ہے اور ذکر کی ہین اس حدیث خیر الشہداء کی دو تاویلین ایک تو یہ کہ محمول ہے اُسپر کہ یہ گواہ ہے کسی کے حق کا اور مدعی نہین جانتا کہ یہ گواہ ہے پس خبر کردے اُسکو کہ مین گواہ ہون تیرا اس قضیہ مین اور دوسری تاویل یہ ہے کہ یہ بیچ حقوق خدا تعالی کے ہے مانند زکوۃ اور کفارون اور دیکھنے چاند کے اور وقف اور وصیتون کے اور مانند انکے کے پس واجب ہے آگاہ کردینا حاکم کو ساتھ ان چیزون کے اور کبھی یہ تاویل کرتے ہین کہ یہ محمول ہے اوپر مبالغے اور جلدی کرنیکے اداے شہادت مین بعد از طلب کرنیکے اور مذمت گواہی دینے کی پہلے طلب کرنے گواہی کے محمول ہے غیر اسکے پر ح **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ یَجِیْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَھَادَۃُ اَحَدِھِمْ یَمِیْنَہٗ وَیَمِیْنُہٗ شَھَادَتَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین لوگون کے قرن میرا ہے یعنی صحابہ پھر وہ لوگ کہ متصل ہین اُنکے یعنی تابعین پھر وہ لوگ کہ متصل اُنکے ہین یعنی تبع تابعین پھر آویگی ایک قوم کہ سبقت کریگی گواہی ایک اُنکے کی قسم اُسکی سے اور قسم اُسکی گواہی اُسکی سے نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** یہ کنایہ ہے حرص کرنے سے اوپر گواہی اور قسم کے پس کبھی مقدم کرتا ہے اُسکو اُسپر اور کبھی اُسکو اُسپر یا تمثیل ہے واسطے سرعت شہادت اور قسم کے تا بحدیکہ نہین جانتا ہے کہ ساتھ کس کے اُن دونون مین سے ابتدا کرے بسبب نہ پروا کرنے اُسکے کے ساتھ دین کے اور نہ احتیاط کرنے کے اسمین اور بعضون نے کہا یہ عبارت ہے کثرت شہادت جھوٹی اور قسم فاجرہ سے یا معنی یہ ہین کہ کبھی ترجیح دیتا ہے اپنی گواہی کو ساتھ قسم کے کہ کہتا ہے واللہ مین گواہ سچا ہون اور کبھی قسم کو رواج دیتا ہے ساتھ گواہی کے کہ کہتا ہے لوگ گواہ ہین اوپر راستی قسم میری کے بیچ ع **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلٰی قَوْمٍ الْیَمِیْنَ فَاَسْرَعُوْا فَاَمَرَ اَنْ یُّسْھَمَ بَیْنَھُمْ فِی الْیَمِیْنِ اَیُّھُمْ یَحْلِفُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا ایک قوم پر قسم کو یعنی فرمایا کہ قسم کھاؤ کہ یہ دعوی حق نہین پس جلدی کی اُس قوم نے یعنی قسم کھانے مین پس حکم فرمایا یہ کہ قرعہ ڈالا جاوے درمیان اُنکے بیچ کھانے قسم کے کہ کونسا اُنمین سے قسم کھاوے نقل کی یہ بخاری

یون ہی اُولٰٓئِکَ لَا خَلَاقَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَلَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اور مراد حضرتؐ کی یہ ہے کہ شریعت مین بیچ اس صورت کے قسم ہی ہے ولیکن جو کوئی جھوٹی قسم کھاویگا وبال اُسکا اُسکی گردن پر ہوگا اور حصہ نہین ہوگا اُسکے لیے آخرت مین جیسے کہ منطوق کلام مجید کا ہے وَعَنْہُ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ کِنْدَۃَ وَرَجُلًا مِّنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَرْضٍ مِّنَ الْیَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِیُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَرْضِیْ اغْتَصَبَنِیْھَا اَبُوْ ھٰذَا وَھِیَ فِیْ یَدِہٖ قَالَ ھَلْ لَکَ بَیِّنَۃٌ قَالَ لَا وَلٰکِنْ اُحَلِّفُہٗ وَاللّٰہِ مَا یَعْلَمُ اَنَّھَا اَرْضِیْ اغْتَصَبَنِیْھَا اَبُوْہُ فَتَھَیَّأَ الْکِنْدِیُّ لِلْیَمِیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْتَطِعُ اَحَدٌ مَالًا بِیَمِیْنٍ اِلَّا لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ اَجْذَمُ فَقَالَ الْکِنْدِیُّ ھِیَ اَرْضُہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے اشعث سے یہ کہ ایک شخص قوم کندہ سے اور ایک شخص حضرموت سے جھگڑتے ہوئے آئے حضرتؐ کے پاس بیچ مقدمہ ایک زمین کے یمن سے پس کہا حضرمی نے یارسول اللہ تحقیق زمین میری چھین لی ہے مجھسے اسکے باپ نے اور وہ زمین ہے بیچ ہاتھ اسکے کے یعنی اب فرمایا یعنی حضرتؐ نے حضرمی کو کیا ہے واسطے تیرے شاہد کہا کہ نہین لیکن قسم کھلاؤنگا مین اسکو اسطرح قسم ہے اللہ کی نہین جانتا وہ یہ کہ زمین میری ہے چھین لیا ہے اسکو مجھ سے باپ اسکے نے پس تیار ہوا کندی واسطے قسم کھانے کے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین لیتا کوئی مال بدلے قسم کے مگر کہ ملاقات کریگا اللہ سے اس حالت مین کہ ہاتھ کٹا ہوا ہوگا یا بے برکت یا بے دلیل ہوگا پس کہا کندی نے کہ وہ زمین اسی کی ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُنَیْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَکْبَرِ الْکَبَائِرِ الشِّرْکَ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقَ الْوَالِدَیْنِ وَالْیَمِیْنَ الْغَمُوْسَ وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰہِ یَمِیْنَ صَبْرٍ فَاَدْخَلَ فِیْھَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَۃٍ اِلَّا جُعِلَتْ نُکْتَۃً فِیْ قَلْبِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عبداللہ بن انیسؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت بڑا گناہ بڑی گناہون مین شرک کرنا ہے ساتھ خدا کے اور نافرمانی ماں باپ کی اور قسم جھوٹی کھانی اور نہین قسم کھائی کسی قسم کھانیوالے نے ساتھ اللہ کے قسم صبر پس داخل کیا اُس قسم مین مانند بازو مچھر کے یعنی تھوڑا سا جھوٹ اور خیانت مگر کہ گردانا جاتا ہے ایک نکتہ بیچ دل اسکے کے قیامت تک یعنی اور وبال اُسکا اُس عالم مین ظاہر ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یمین غموس کہتے ہین دیدہ و دانستہ جھوٹی قسم کھانے کو ایک کار گذشتہ پر اور اسپر ہمارے مذہب مین کفارہ نہین ہے بجز توبہ و استغفار کے اور اس مین وعید واقع ہوا ہے ساتھ آگ کے چنانچہ اسی سبب سے اسکو غموس کہتے ہین کہ غوطہ دیدیتی ہے قسم کھانیوالے کو آگ دوزخ مین غمس کہتے ہین غوطہ دینے کو اور قضیہ نہین کہ واقع ہوتی ہے اور ساتھ اُسکے مال لوگون کا لیتے ہین اسی قبیل سے ہے اور قسم صبر کی تفسیر پہلی فصل مین گذر چکی ہے اور حاصل اُسکا ساتھ معنی غموس کے راجع ہوتا ہے اور قیامت تک یعنی اثر اس نکتہ کا قبیلہ دین سے ہے باقی رہتا ہے قیامت تک پھر مترتب ہوگا اُسپر وبال اُسکا اور عذاب اُسپر پس کیا حال ہے جبکہ ہو جھوٹ محض اور ذکر کین حضرتؐ نے تین چیزین اور خاص کیا اخیر کو اُنمین سے ساتھ وعید کے تاکہ جانا جاوے کہ یہ بھی انھین مین سے ہے اور داخل ہے اکبر کبائر مین یہ فرمایا بخوف اسکے کہ لوگ حقیر بجانین اُسکو بگمان اسکے کہ یہ کبائر سے نہین ہے مانند اُنکے اور مانند اسکے لاحق کر مین قول پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے بیچ حدیث خریمؓ بن فاتک کے عُدِلَتْ شَھَادَۃُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاکِ بِاللّٰہِ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحْلِفُ اَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِیْ ھٰذَا عَلٰی یَمِیْنٍ اٰثِمَۃٍ وَلَوْ عَلٰی سِوَاکٍ اَخْضَرَ اِلَّا تَبَوَّأَ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ اَوْ وَجَبَتْ لَہُ النَّارُ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین قسم کھاتا کوئی نزدیک منبر میرے کے کہ یہ ہے اوپر قسم جھوٹ کے اگرچہ قسم کھاوے اوپر مسواک سبز کے مگر کہ تیار کرتا ہے جگہ بیٹھنے اپنے کی آگ مین یا فرمایا کہ واجب ہوتی ہے اُسکے لیے آگ نقل کی یہ مالک اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف منبر کے پاس قسم کھانے کی قید لگائی اسلیے کہ وہ جگہ بزرگ ہے وہان جھوٹی قسم کھائی بہت بڑا گناہ ہے ولا مطلق جھوٹی قسم کھانی موجب غضب الٰہی کی ہے جہان کھاوے اور سبز مسواک اسلیے کہی کہ وہ بہت حقیر چیز ہے بعد خشک ہونے کے قدر و قیمت

لکھا ہے کہ کہا علما نے جب دعوی کیا دو شخصون نے ایک جانور کا یا کسی چیز کا اور وہ بیچ قبضے ایک کے ہے اُن دونون مین سے پس وہ واسطے قابض کے ہی اور قسم دیا جاوے وہ اُسپر مگر یہ کہ قائم کرے دوسرا گواہ تو حکم کیا جاوے واسطے اُس کے ساتھ اُس چیز کے پس قائم کیے ہر ایک نے اُن دونون مین سے گواہ ترجیح دیے جاوینگے گواہ قابض کے اور گئے ہین حنفیہ طرف اسکے کہ گواہ قابض کے نہ سُنے جاوین اور وہ چیز واسطے خارج یعنی غیر قابض کے ہے مگر بیچ دعوی جننے کے جبکہ دعوی کرے ہر ایک کہ یہ جانور ملک اُسکی ہی جنا یا ہے اُسکو اور قائم کرے گواہ اوپر دعوی اپنے کے تو حکم کیا جاوے ساتھ اُسکے واسطے قابض کے اور اگر ہو چیز دونون کے قبضے مین اور دعوی کرین دونون تو قسم دیے جاوین دونون اور بانٹی جاوے وہ چیز درمیان دونون کے بحکم قبضہ کے اور اسی طرح اگر قائم کرے ہر ایک گواہ ۔ع وَعَنْ اَبِی مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ رَجُلَیْنِ ادَّعَیَا بَعِیْرًا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا شَاھِدَیْنِ فَقَسَمَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَھُمَا نِصْفَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ وَلِلنَّسَائِیِّ وَاِبْنِ مَاجَۃَ اَنَّ رَجُلَیْنِ ادَّعَیَا بَعِیْرًا لَیْسَتْ لِوَاحِدٍ مِّنْھُمَا بَیِّنَۃٌ فَجَعَلَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَھُمَا اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ دو شخصون نے دعوی کیا ایک اونٹ کا بیچ زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر قائم کیے ہر ایک شخص نے اُن دونون سے دو دو گواہ یعنی موافق دعوی اپنے کے پس بانٹا اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اُن دونون کے آدھون آدھ نقل کی یہ ابو داؤد نے اور بیچ ایک روایت ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ کے یہ ہے کہ دو شخصون نے دعوی کیا ایک اونٹ کا کہ نہ تھے اُنمین سے کسی کے پاس شاہد پس گردانا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اُن دونون کے **ف** آدھون آدھ کہا خطابی نے کہ شاید اونٹ دونون کے قبضے مین ہو گا کہتا ہون مین یعنی مُلا علی کہتے ہین کہ یا تیسرے کے قبضے مین ہو کہ وہ نہ جھگڑتا ہو اُن دونون سے اور نہ تھے کسی کے پاس آخ جائز ہے یہ کہ ہو قضیہ متعدد اور جائز ہے یہ کہ ہو متحد مگر یہ کہ دو گواہیان جب متعارض ہوئین ساقط ہوئین پس ہوے وہ دونون مانند اُنکے کہ نہین گواہ واسطے اُنکے پس معنی یہ ہین کہ نہین واسطے ایک کے اُن دونون مین سے گواہ کہ مرجح یعنی غالب ہو دوسرون پر اور درمیان اُن دونون کے کہا ابن ملک نے کہ یہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ اگر دعوی کرین دو شخص ایک چیز کا اور نہ گواہ ہون اُنمین سے کسی کے پاس یا واسطے ہر ایک کے اُنمین سے گواہ ہون اور ہو وہ چیز دونون کے قبضے مین یا نہو بیچ قبضہ ایک کے اُن دونون مین سے آدھون آدھ کیجاوے وہ چیز درمیان اُن دونون کے ۔ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا فِیْ دَابَّۃٍ وَلَیْسَ لَھُمَا بَیِّنَۃٌ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَھِمَا عَلَی الْیَمِیْنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ دو شخص جھگڑے بیچ ایک جانور کے اور نہ تھے اُن دونون پاس شاہد فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈالو اوپر قسم کھانے کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یہ مثل اُسکے ہے کہ گذرا حدیث ابی ہریرہؓ مین بیچ آخر فصل اول کے ۔ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ حَلَّفَہٗ اِحْلِفْ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ مَالَہٗ عِنْدَکَ شَیْءٌ یَعْنِیْ لِلْمُدَّعِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک شخص کے کہ قسم دی اُسکو یعنی ارادہ کیا قسم دینے کا قسم کھا تو ساتھ اُس اللہ کے کہ نہین کوئی معبود مگر وہ کہ نہین واسطے اُسکے یعنی واسطے مدعی کے نزدیک تیرے کچھ نقل کی یہ ابو داؤد نے ۔ وَعَنِ الْاَشْعَثِ ابْنِ قَیْسٍ قَالَ کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْیَھُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِیْ فَقَدَّمْتُہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَکَ بَیِّنَۃٌ قُلْتُ لَا قَالَ لِلْیَھُوْدِیِّ اِحْلِفْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِذًا یَّحْلِفُ یَذْھَبُ بِمَالِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا الْاٰیَۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے اشعثؓ بن قیس سے کہ تھی درمیان میرے اور درمیان ایک شخص کے یہودیون سے ایک زمین مشترک پس انکار کیا اُس یہودی نے مجھسے پس لیگیا مین اُسکو پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرتؐ نے کیا ہے واسطے تیرے شاہد کہا مین نے نہین فرمایا واسطے یہودی کے قسم کھا تو کہا مین نے یا رسول اللہ اسوقت قسم کھا دیگا اور لیجاویگا مال میرا پس اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیت یعنی بیچ مثل اِس قصے کے جیسے کہ گذرا حدیث ابن مسعودؓ کی مین تحقیق وہ لوگ کہ خریدتے ہین یعنی بدلتے ہین ساتھ عہد اللہ کے اور قسمون اپنی کے مول تھوڑا آخر آیت تک نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** باقی آیت

[illegible] ۱۲

کیلیے گواہی دے یا بیٹا باپ کے فائدے کیلیے یا بیوی خاوند کے یا خاوند بیوی کے فائدے کیلیے گواہی دے تو نہین درست اسلیے کہ بسبب گواہی اپنی کے فائدہ اپنے نفس کیطرف کھینچتے ہین اور گواہی بھائی کی بھائی کے لیے قبول کیجاویگی اور منکر الحدیث ہی یعنی منکر ہے حدیث اُسکی شرح نخبہ مین لکھا ہے کہ جسکو غلطی فاحش ہو یا بہت ہو غفلت اُسکی یا ظاہر ہو فسق اُسکا پس حدیث اُسکی منکر ہے ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا زَانٍ وَلَا زَانِيَةٍ وَلَا ذِيْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِاَهْلِ الْبَيْتِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیبؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اُسکے باپ نے اپنے دادا سے اُسنے نقل کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین جائز گواہی خیانت کرنیوالے مرد اور خیانت کرنیوالی عورت کی اور نہین جائز گواہی مرد زنا کار اور عورت زنا کار کی اور نہ دشمن کی دشمن پر اور رد کی حضرتؐ نے گواہی خیانت کرنیوالون کی ساتھ ایک گھر والون کے واسطے اُنکے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف شرح اس حدیث کی بیچ فائدہ اوپر کی حدیث کے گذر چکی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلٰى صَاحِبِ قَرْيَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین جائز گواہی جنگلی کی اوپر رہنے والے بستی کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف جنگلی کی گواہی اسلیے نہین جائز ہے کہ وہ نہین جانتا ہے احکام شریعت کے اور کیفیت ادائے شہادت کی اور غالب ہوتا ہی نسیان اُسپر پس اگر جانتا ہو کیفیت تحمل شہادت کی اور کیفیت ادائے شہادت کی بغیر زیادت و نقصان کے اور ہو وہ عادل اہل شہادت سے تو جائز ہے شہادت اُسکی اور امام مالکؒ نے عمل کیا ہی ساتھ ظاہر اس حدیث کے یعنی بموجب اسکے جائز نہین رکھتے ہین گواہی جنگلی کی شہری پر اور اکثر ائمہ کے نزدیک جائز ہی شہادت جنگلی عادل کی اوپر شہری کے اور لا یجوز کو معنی لا یحسن کے رکھتے ہین اور نہ جائز ہونیکو مقید ساتھ نہ پائے جانے صفات مذکورہ کے رکھتے ہین ع ح وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا اَدْبَرَ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَلُوْمُ عَلَى الْعَجْزِ وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَاِذَا غَلَبَكَ اَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے عوفؓ بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا درمیان دو شخصون کے یعنی حکم کیا ایک کیلیے دوسرے پر پس کہا اُسنے کہ جسپر حکم کیا تھا جبکہ پیٹھ پھیری یعنی مجلس شریف سے چلا کفایت کرتا ہے مجکو اللہ اور اچھا ہے کارساز پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی ملامت کرتا ہی نادانی پر و لیکن لازم ہی تجپر ہوشیاری پس جسوقت کہ غلبہ کرے تجھپر کوئی چیز پس کہہ کفایت کرتا ہی مجکو اللہ اور اچھا ہے کارساز نقل کی یہ ابوداؤد نے ف کفایت کرتا ہی مجکو الخ اشارت کی اُسنے ساتھ اُسکے کہ مدعی نے ناحق مال لیا مجھ سے پس از راہ غم و حسرت کے یہ کلمہ کہا اور ملامت کرتا ہے نادانی پر یعنی تقصیر و غفلت کرنی کاروبار مین اور لازم ہے تجھپر الخ یعنی لازم ہی احتیاط و ہشیاری اِس باب مین حاصل یہ کہ اللہ تعالی نہین راضی ہوتا ساتھ تقصیر کے و لیکن باعث ہے خبرداری و ہشیاری پر پس نہو تو عاجز اور کہنے والا حسبی اللہ بلکہ ہو دانا خبردار و ہشیار اور شاید کہ جسپر حکم کیا حضرتؐ نے تھا اُسپر دین پس ادا کر دیا اُسنے پس غصہ کیا اُسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر تقصیر کے گواہ کرنے مین اور کہا طیبی نے کہ یعنی لائق تھا تجکو یہ کہ ہشیاری کرتا اپنے معاملے مین اور نہ قصور کرتا اُسمین مثل قائم کرنے گواہون کے اور مانند اسکے کے بایین سبب جب حاضر ہوتا تو حکم کے لیے تو قادر ہوتا دفع پر اور جبکہ عاجز ہوا تو اُس سے کہتا ہی حسبی اللہ اور کہا جاتا ہی حسبی اللہ جبکہ نہ میسر ہو راہ طرف حصول امر کے اور مبالغہ کیا جاوے احتیاط مین اور جبکہ نہ میسر ہو اُسکو راہ طرف حصول امر کے تو ہوتا ہے معذور اُسمین پس کہے اسوقت حسبی اللہ و نعم الوکیل ع ح وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِيْ تُهْمَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ثُمَّ خَلّٰى عَنْهُ اور روایت ہی بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اسکے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قید کیا ایک شخص کو تہمت مین نقل کی یہ ابوداؤد نے اور زیادہ کیا ترمذی اور نسائی نے یہ کہ پھر چھوڑ دیا حضرتؐ نے اُسکو ف تہمت مین کہ دعوی کیا تھا کسی نے اُسپر قرض کا یا کسی گناہ کا پس قید کیا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تا کہ معلوم ہو صدق دعوی مدعی کا

بید اکرتی ہے ع وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَأَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ اَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ اِلَّا اَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْقِرَاءَةَ اور روایت ہے خریم رضی اللہ عنہ بن فاتک سے کہ کہا نماز پڑھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی پس جبکہ فارغ ہوئے کھڑے ہوئے کھڑا ہونا پھر تین بار فرمایا کہ برابر کی گئی جھوٹی گواہی ساتھ شرک کرنے کے ساتھ اللہ کے پھر پڑھی یہ آیت یعنی واسطے سند کے پس بچو پلیدی سے کہ پرستش بتوں کی ہے اور بچو کلام جھوٹ سے کہ شامل ہے جھوٹی گواہی کو درحالیکہ رجوع کرنیوالے ہو باطل سے طرف حق کے نہ شریک کرنیوالے ساتھ خدا کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ایمن بن خریم سے مگر ابن ماجہ نے نہیں ذکر کیا پڑھنا آیت مذکورہ کا **ف** برابر کی گئی الخ یعنی شرک کرنا اور جھوٹی گواہی دینی گناہ مین برابر ہین اسلیے کہ شرک جھوٹ بولنا اللہ پر ہے ساتھ اُس چیز کے کہ نہین جائز اور گواہی جھوٹی جھوٹ بولنا بندے پر ہے ساتھ اُس چیز کے کہ نہین جائز اور دونون چیزین نہین پائی جاتین حقیقت مین ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَلَا ذِيْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ وَلَا ظَنِيْنٍ فِيْ وَلَاءٍ وَلَا قَرَابَةٍ وَلَا الْقَانِعِ مَعَ اَهْلِ الْبَيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَيَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ الرَّاوِيْ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جائز گواہی مرد خیانت کرنیوالے اور عورت خیانت کرنیوالی کی اور نہ اُس شخص کی کہ حد ماری گئی ہو اُسکو تہمت کی اور نہ دشمن کی اوپر بھائی اُسکے کے یعنی مسلمان پر اور نہ اُس شخص کی کہ متہم ہو بیچ ولا کے اور نہ اُسکی کہ متہم ہو قرابت مین اور نہ اُسکی کہ قناعت کرنیوالا ہو ساتھ ایک گھر والون کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن زیاد دمشقی روایت کرنیوالا حدیث کا منکر الحدیث ہے **ف** مرد خیانت الخ مراد خیانت سے خیانت بیچ امانت لوگون کے ہے یعنی جو کہ مشہور ہے ساتھ خیانت کے اور ظاہر ہووے اُس سے خیانت مکرر والا خیانت امر مخفی ہے کہ مطلع نہین ہوتا اُسپر کوئی سوائے اللہ تعالی کے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد ساتھ خیانت کے یہان فسق ہے مطلقاً کہ خیانت ہے احکام شرع مین کہ امانت ہے خدا اور رسول صلعم کی اور ذکر زنا کا بعد اسکے حدیث آیندہ مین قبیل تخصیص بعد تعمیم سے ہے اور یہ توجیہ اولی ہے والا باقی رہتا ہے ذکر بہت سے فسقون کا کہ مانع ہین قبول شہادت سے تخصیص خیانت کی کیا ہے اور فسق ارتکاب کبیرہ کا اور اصرار صغیرہ کا ہے اور حد ماری گئی ہو تہمت کی یعنی جو کوئی بہتان زنا کا لگاوے کسی کو اور بسبب اُسکے حد لگے اُسکو تو اُسکی گواہی کبھی نہین لیجاویگی اگرچہ وہ توبہ کرے اور یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ کا اور اامون کے نزدیک بعد توبہ کے جائز ہے اور نہ دشمن کی الخ یعنی نہ قبول کیجاوے گی گواہی دشمن کی دشمن پر برابر ہے کہ بھائی اُسکا نسبی ہو یا اجنبی اور نہ اُسکی کہ متہم ہو ولا مین یعنی ایک شخص آزاد کیا ہوا کسی کا ہے اور نسبت کرتا ہے اپنے کو طرف غیر آزاد کرنیوالے اپنے کے کہتا ہے کہ مین آزاد کیا ہوا فلانے کا ہون حالانکہ وہ اُسمین کہنے مین جھوٹا ہے اور مشہور ہے ساتھ اُسکے کہ لوگ متہم رکھتے ہین اس قول مین اُسکو ساتھ جھوٹ کے اور تکذیب کرتے ہین اُسکو پس شہادت ایسے کی مقبول نہین اسلیے کہ فاسق ہے وہ بسبب اس کہنے کے کیونکہ جھوٹ بولنا ولا مین بسبب قطع کرنے ولاء کے آزاد کرنیوالے سے اور دعوی کرنا اُسکا غیر آزاد کرنیوالے کیلیے کبیرہ ہے اور وعید اور تشدید اُسمین وارد ہے اور ایسے ہی حکم قرابت مین ہے اسطرح کہ دعوی کرے ساتھ جھوٹ کے کہ مین بیٹا فلانے کا یا بھائی فلانے کا ہون اور تکذیب کرین اُسکو لوگ اُس دعوے مین اور متہم اور منسوب ہو ساتھ اُسکے اسلیے کہ یہ بھی فسق ہے اور بیچ دعوی کرنے نسب کے ساتھ غیر باپ کے لعنت وارد ہوئی ہے اور نہ اُسکی کہ قناعت کرنیوالا ہو الخ وہ سائل ہے کہ قناعت کرنیوالا ہو ساتھ ادنی قوت کے اور مراد یہان وہ شخص ہے کہ ہو کسی کے نفقہ مین مانند خادم اور تابع کے نہین قبول کیجاویگی گواہی اُسکی واسطے مخدوم اور متبوع کے اسلیے کہ وہ کھینچتا ہے نفع طرف نفس اپنے کے بسبب گواہی دینے اپنی کے اُسکے لیے اسلیے کہ جو کچھ حاصل ہوگا مال مشہود لہ سے عود کریگا نفع اُسکا طرف شاہد کے اسلیے کہ وہ کھاتا ہے نفقے اُسکے سے پس بیچ حکم گواہی باپ اور بیٹے اور میاں اور بیوی کے ہے یعنی باپ بیٹے کے فائدے

ثواب اُسکو ہمیشہ ہر خبش و آرام پر ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْتَدَبَ اللّٰہُ لِمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِہٖ لَا یُخْرِجُہٗ اِلَّا اِیْمَانٌ بِیْ وَتَصْدِیْقٌ بِرُسُلِیْ اَنْ اُرْجِعَہٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَةٍ اَوْ اُدْخِلَہُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ضامن ہوا اللہ واسطے اُس شخص کے کہ نکلا بیچ راہ اللہ کے یعنی جہاد کے لیے نہین نکالا اُسکو مگر ایمان لانے نے ساتھ میرے اور تصدیق کرنے نے میرے رسولون کو یعنی واسطے خدا اور طلب رضا اُسکی کے نکلا نہ واسطے طلب دنیا اور دکھانے اور سُنانے کے یہ کہ پھیرونگا اُسکو ساتھ اُس چیز کے کہ پایا ہے ثواب آخرت سے فقط یعنی بغیر غنیمت کے یا غنیمت سے یعنی ساتھ ثواب کے یا داخل کرونگا اُسکو بہشت مین یعنی ساتھ سابقون کے بغیر حساب عذاب کے یا داخل کرونگا بعد موت کے پہلے روز قیامت کے یعنی جیسے کہ فرمایا ہے اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَا تَطِیْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَیْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِیَّةٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوَدِدْتُّ اَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے خدا کی اگر نہوتا ڈر اور ملاحظہ اسکا کہ کتنے ایک آدمی مسلمانون سے یعنی فقرا خوش نہین ہونے کے نفس اُنکے کہ پیچھے رہین اور جُدا ہوون مجھ سے اور نہین پاتا ہون مین سواری کہ سوار کرون مین اُنکو اُسپر نہ پیچھے رہتا مین کسی لشکر سے کہ جہاد کرتا بیچ راہ اللہ کے قسم ہے اللہ کی البتہ دوست رکھتا ہون مین یہ کہ مارا جاؤن مین بیچ راہ اللہ کے پھر زندہ کیا جاؤن مین پھر مارا جاؤن مین پھر زندہ کیا جاؤن مین پھر مارا جاؤن مین پھر زندہ کیا جاؤن مین پھر مارا جاؤن مین یعنی دوست رکھتا کہ ہر بار زندہ کیا جاؤن اور مارا جاؤن تا ہر بار ثواب جدید پاؤن نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مین کہ ہمراہ ہر لشکر و ہر فوج کے جنگ کا فر و نہین نہین جاتا موجب اسکا یہ ہے کہ اگر ہمراہ ہر فوج کے جنگ کو جاتا تو لابد بعضے مسلمان پیچھے رہجاتے اور جدا ہوتے مجھ سے بسبب بے سواری اور بے سامانی کے اور مین اسقدر سواریان رکھتا نہین کہ اُنکو اُسپر سوار کر کر ہمراہ لیجاؤن اور مسلمان بسبب پیچھے رہنے کے جنگ سے اور جُدا ہونیکے مجھسے خوش نہین ہوتے ہین اور حسرت کھاتے ہین اُسپر اور شکستہ دل ہوتے ہین ورنہ مجکو محبت جہاد کی اسقدر ہے کہ دوست رکھتا ہون مین کہ مکرر مارا جاؤن اور جیون ح وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رِبَاطُ یَوْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے سہل رضؓ بن سعد سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چوکیداری کرنی ایک دن کی بیچ راہ اللہ کے بہتر ہے دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا پر ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک نسخہ مین بدلے ما علیہا کے ما فیہا ہے یعنی چوکیداری مذکور بہتر ہے اُس مال سے کہ خرچ کیا جاوے بیچ راہ اللہ کے یا جزا اُسکی بہتر ہے دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا مین ہے ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ رَوْحَةٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے انس رضؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صبح کو جانا بیچ راہ خدا کے یا ایک شام کو جانا بہتر ہے دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا مین ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اُسکی فضیلت و ثواب بہتر ہے تمام نعمتون دنیا کی سے اسلیے کہ نعمتین دنیا کی فانی ہین اور نعمتین آخرت کی باقی ہے ع وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ رِبَاطُ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنْ صِیَامِ شَهْرٍ وَّقِیَامِهٖ وَاِنْ مَّاتَ جَرٰی عَلَیْهِ عَمَلُهُ الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُ وَاُجْرِیَ عَلَیْهِ رِزْقُهٗ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سلمان رضؓ فارسی سے کہ کہا سُنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے چوکیداری کرنی ایکدن اور ایک رات کی جہاد مین بہتر ہے روزے ایک مہینے کے سے اور شب بیداری اُسکی سے اور اگر مرجاوے وہ چوکیدار جاری ہوتا ہے اُسپر ثواب عمل اُسکے کا کہ جو عمل کرتا یعنی ہمیشہ پہنچتا رہتا ہے ثواب اُسکے عمل کا کہ کرتا تھا زندگی مین اور جاری کیا جاتا ہے اُسپر رزق اُسکا یعنی طعام و شراب بہشت کی سے اور امن مین رہتا ہے فتنہ مین ڈالنے والے سے کہ فرشتہ عذاب قبر کا ہے یا دجال یا شیطان نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ عَبْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ

ساتھ گواہون کے پھر جبکہ قائم نہوئے اُسپر گواہ چھوڑ دیا حضرت نے اُسکو اور یہ دلیل ہی اسپر کہ قید کرنا احکام شرع سے ہے ﴿ع﴾ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْخَصْمَیْنِ یَقْعُدَانِ بَیْنَ یَدَیِ الْحَاکِمِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ - روایت ہے عبد اللہ بن زبیر
سے کہ کہا حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ مدعی اور مدعی علیہ بیٹھیں روبرو حاکم کے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** کہا طیبی نے کہ نہین ہے قاضی پر کوئی
امر دشوار تر اور ترسناک زیادہ برابری کرنیسے درمیان مدعی اور مدعی علیہ کے ﴿ع﴾ **کِتَابُ الْجِهَادِ** کتاب ہی بیچ بیان جہاد کے **ف** جہاد لغت مین کہتے ہین
مشقت کو اور شرع مین جہاد کہتے ہین خرچ کرنے طاقت کو بیچ لڑائی کفار کے ساتھ جان کے یا مدد کرنے کے ساتھ مال کے یا عقل کے یا بڑھانے بھیڑ کے یا سوائے
اسکے کے اور جہاد کرنا کافرونسے فرض کفایہ ہے اگر نہو نفیر عام اور اگر نفیر عام ہو اسطرح کہ ہجوم کر آوین کفار ایک شہر پر مسلمانون کے شہر و نمین سے تو ہوتا ہے جہاد
کرنا فرض عین برابر ہی کہ ہو نفیر کرنیوالا عادل یا فاسق پس واجب ہوتا ہی اوپر تمام اُس شہر والون کے اور ایسے ہی اُنپر کہ جو قریب ہین اُسکے اگر نہ کفایت
کرین رہنے والے اُس شہر کے یا کسل کرین اور گنہگار ہون اور اسیطرح واجب ہوتا ہی اوپر تمام اہل اسلام کے مشرق و مغرب تک مانند تجہیز و تکفین میت کے
اور نماز جنازہ کے کہ واجب ہی اول میت کے اہل محلہ پر پس اگر عاجز ہون وہ اُسکے کرنیسے تو واجب ہی اُسکے شہر والون پر اور جہاد دریا کا افضل ہی جہاد جنگل
کے سے ﴿ع﴾ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ
وَصَامَ رَمَضَانَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّدْخِلَہُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ جَلَسَ فِیْ اَرْضِہِ الَّتِیْ وُلِدَ فِیْهَا قَالُوْا اَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ اِنَّ فِی
الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰہُ لِلْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا بَیْنَ الدَّرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰہَ فَسْئَلُوْهُ
الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّہٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَاَعْلَی الْجَنَّةِ وَفَوْقَہٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْہُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے
ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور رسول اُسکے کے یعنی اور ساتھ اُس چیز کے کہ آئی اللہ اور رسول کے
اُس سے یعنی شریعت اور برپا کی نماز اور روزے رکھے رمضان کے ہے لازم اللہ پر یعنی از راہ فضل کے بحسب وعدے کے کہ داخل کرے اُسے بہشت مین یعنی پہلے ہی
ساتھ نجات پانے ہوؤن کے ورنہ اسرا ایمان کافی ہی مطلق دخول کے لیے جہاد کرے بیچ راہ اللہ کے یا بیٹھا رہے بیچ وطن اپنے کے کہ پیدا کیا گیا اُسمین یعنی نہ
جہاد کرے اور نہ ہجرت کرے کہا صحابہؓ نے کیا نہ خوشخبری دین ہم لوگونکو فرمایا تحقیق بہشت مین سَو درجے ہین تیار کیا اُنکو اللہ نے واسطے جہاد کرنیوالون کے
بیچ راہ اللہ کے درمیان دو درجون کے ایسا فرق ہی جیسا درمیان آسمان و زمین کے پس جسوقت کہ مانگو تم اللہ سے یعنی جہاد پر درجہ عالی پس مانگو اللہ
سے فردوس پس تحقیق فردوس اوسط بہشت ہے یعنی افضل اور فراخ تر بہشتون کی ہے اور بلند تر بہشتون کی ہے اور اوپر اُسکے عرش
رحمان ہی یعنی پس وہ چھت بہشت کی ہی اور فردوس مین بہتی ہین نہرین یعنی اصول چار نہرون کے کہ پانی اور دودھ اور شراب اور شہد کی ہین نقل کی یہ بخاری
نے **ف** اسمین ذکر نماز روزے کا کیا اور حج و زکوۃ کا نہ کیا اسمین تنبیہ ہے اوپر عظم شان اُنکی کے اور بسبب واجب ہونے اُنکے کے سب مسلمانون پر بخلاف حج و زکوۃ
کے کہ سب پر واجب نہین مگر اُسپر کہ صاحب مال ہو اور استطاعت رکھتا ہو اور بیٹھا رہے الخ یہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہ حدیث فرمائی حضرت نے دن فتح مکہ
کے اسلیے کہ ہجرت پہلے اسکے فرض تھی ہر مومن کے لیے ﴿ع﴾ **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ
الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِاٰیَاتِ اللّٰہِ لَا یَفْتُرُ مِنْ صِیَامٍ وَّلَا صَلٰوۃٍ حَتّٰی یَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند مثل روزے دار قیام کرنیوالے یعنی ساتھ نماز و طاعت و عبادت کے پڑھنے والے کلام خدا کی آیا تو نکو نہین تھکتا
روزے سے اور نہ نماز سے یعنی نہین تھکتا عبادت سے یہانتک کہ پھرے جہاد کرنیوالا بیچ راہ اللہ کی طرف گھر کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** اگرچہ مجاہد کو
سستی ہوتی ہے بعض اوقات مین بسبب سونے اور کھانے اور مانند اُنکے کے لیکن اُسکے حکم مین ہے کہ سستی نہین کرتا عبادت سے اصلا اور لکھا جاتا ہی

مین کوئی شخص بیٹھنے والون مین سے کہ نیابت کرے ایک شخص کی مجاہدین مین سے بیچ اہل اُسکے کے یعنی اُسکی بی بی یا لونڈی یا قرابتیون کے پھر خیانت کرے
اُسکی اُسکے اہل مین مگر کہ کھڑا کیا جاوے گا وہ شخص واسطے مجاہد کے دن قیامت کے پس لیویگا مجاہد عمل اُسکے سے جو چاہیگا پس کیا ہی گمان تمہارا نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی کیا گمان
کرتے ہو بیچ رغبت کرنے مجاہد کے اُسکی نیکیون کے لینے مین اس مقام مین یعنی نہین باقی رہنے کا نیکیون مین سے کچھ مگر کہ لیلیویگا اُسکو یا کیا گمان رکھتے ہو ساتھ
خدا کے باوجود اس خیانت کے آیا شک رکھتے ہو اس مجازات مین یا کیا گمان رکھتے ہو ساتھ اُسکے کہ دیا اُسکو اللہ نے یہ مرتبہ اور مخصوص کیا اُسکو ساتھ اس
فضیلت کے یعنی ضرور ہی کہ اسکو اور بزرگیان بھی ملین گی سوائے اسکے ہے **وَعَنْ** اَبِی مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ
هٰذِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی مسعود انصاری رضی سے کہا
لایا ایک شخص اونٹنی مہار کی ہوئی اور کہا یہ بیچ راہ خدا کے ہے یعنی للہ دی مین نے جہاد کے لیے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے تیرے بدلے
اس اونٹنی کے دن قیامت کے سات سو اونٹنیان ہونگی سب مہار کی ہوئین نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
بَعَثَ بَعْثًا اِلٰی بَنِیْ لِحْیَانَ مِنْ هُذَیْلٍ فَقَالَ لِیَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَیْنِ اَحَدُهُمَا وَالْاَجْرُ بَیْنَهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری رضی سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارادہ بھیجنے کا کیا ایک لشکر کو طرف بنی لحیان کے کہ ایک بطن ہے قبیلہ ہذیل سے پس فرمایا چاہیے کہ اُٹھے دو شخصون مین سے ایک اُنکا یعنی ہر قبیلہ
مین سے آدھے جاوین اور ثواب جہاد کا مشترک ہوگا درمیان دونون کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی جو کہ خبر گیران رہینگے مجاہدون کے گھر والون کے اُنکو بھی ثواب
مجاہدون کا سا ہوگا ع **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّبْرَحَ هٰذَا الدِّیْنُ قَائِمًا یُقَاتِلُ عَلَیْهِ عِصَابَةٌ مِّنَ
الْمُسْلِمِیْنَ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگا یہ دین قائم لڑتی رہیگی اس دین پر
ایک جماعت مسلمانون مین سے یعنی خالی نہین رہیگی روے زمین جہاد سے کہین نہ کہین ہوتا رہیگا یہانتک کہ قائم ہو قیامت نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی قریب
ہو قائم ہونے کے کہا طیبی نے کہ جملہ یقاتل مستانفہ ہے بیان ہے واسطے جملہ پہلے کے یعنی یہ دین قائم رہیگا بسبب مقاتلہ اس جماعت کے اور اغلب یہ ہے کہ اس زمانے
مین وہ لوگ روم کے ہین نصرهم اللّٰه وخذل اعدائهم ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُكْلَمُ اَحَدٌ فِیْ سَبِیْلِ
اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُّكْلَمُ فِیْ سَبِیْلِهٖ اِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَجُرْحُهٗ یَثْعَبُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّیْحُ رِیْحُ الْمِسْكِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت
ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین زخمی کیا جاتا کوئی شخص بیچ راہ اللہ کے اور اللہ خوب جانتا ہے اُسکو کہ زخمی کیا جاتا ہے اُسکی راہ مین مگر کہ آویگا
وہ دن قیامت کے اس حال مین کہ اُسکے زخم سے بہتا ہوگا خون رنگ خون کا ہوگا اور بو مشک کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ یُحِبُّ اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا وَلَهٗ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا الشَّهِیْدُ یَتَمَنّٰی اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا فَیُقْتَلَ
عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا یَرٰی مِنَ الْكَرَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے انس رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی کہ داخل ہو بہشت مین دوست رکھے پھر آنا طرف دنیا کے اور ہو
اُسکے لیے وہ چیز کہ زمین مین ہے کچھ مگر شہید آرزو کرتا ہے کہ پھر آوے دنیا مین اور مارا جاوے دس بار یعنی بہت بسبب اُس چیز کے کہ دیکھتا ہے بزرگی اور ثواب شہادت
کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ عَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ
اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ الْاٰیَةَ قَالَ اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرْوَاحُهُمْ فِیْ اَجْوَافِ طَیْرٍ خُضْرٍ لَهَا
قَنَادِیْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَاْوِیْ اِلٰی تِلْكَ الْقَنَادِیْلِ فَاطَّلَعَ اِلَیْهِمْ رَبُّهُمُ اطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَیْئًا قَالُوْا اَیَّ شَیْءٍ نَشْتَهِیْ
وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَنْ یُّتْرَكُوْا مِنْ اَنْ یَّسْاَلُوْا قَالُوْا یَا رَبِّ نُرِیْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِیْ اَجْسَادِنَا حَتّٰی نُقْتَلَ
فِیْ سَبِیْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰی فَلَمَّا رَاٰی اَنْ لَّیْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے مسروق سے کہ کہا پوچھے مین نے عبد اللہ بن مسعود رضی سے معنی اس آیت کے اور نہ گمان کرو تم

فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ فَتَمَسَّہُ النَّارُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی عبسؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین گرد آلودہ ہوتے دونون قدم کسی بندے کے
بیچ راہ اللہ کے یعنی جہاد مین پھر لو پہنچے اُسکو آگ نقل کی یہ بخاری نے **ف** یہ کنایہ ہے سعی سے راہ جہاد مین اور اسمین مبالغہ ہے کہ جب گرد آلودہ
ہونا قدمون کا راہ جہاد مین دور کرنیوالا آگ دوزخ کا ہوا تو نفس جہاد کا کیا کچھ ثواب ہوگا **ع** وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا یَجْتَمِعُ کَافِرٌ وَقَاتِلُہٗ فِی النَّارِ اَبَدًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین جمع ہونا کافر اور مارنیوالا اُسکا آگ
دوزخ مین کبھی نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث مین بشارت خاص اُسکے لیے ہے کہ جہاد مین کسی کافر کو مارے وہ ہرگز دوزخ مین نہ جاویگا اور حقیقت
مین یہ بیان فضیلت جہاد کا ہے اسلیے کہ جو کوئی جہاد کریگا غالب ہے کہ کسی کافر کو ماریگا اور جو کوئی جہاد کرے اور سعی اُسمین کرے اور قتل نکرے اُسکی جزا بھی
بہشت ہے **ع** وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ خَیْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَھُمْ رَجُلٌ مُمْسِکٌ عِنَانَ فَرَسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَطِیْرُ عَلٰی مَتْنِہٖ کُلَّمَا
سَمِعَ هَیْعَةً اَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَیْہِ یَبْتَغِی الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّہٗ اَوْ رَجُلٌ فِیْ غُنَیْمَةٍ فِیْ رَأْسِ شَعَفَةٍ مِّنْ هٰذِہِ الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِّنْ هٰذِہِ الْاَوْدِیَةِ
یُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتِی الزَّکٰوۃَ وَیَعْبُدُ رَبَّہٗ حَتّٰی یَاْتِیَہُ الْیَقِیْنُ لَیْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِیْ خَیْرٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین زندگانی لوگون کی واسطے اُنکے زندگانی اُس شخص کی ہے کہ پکڑنے والا ہے باگ گھوڑے اپنے کی بیچ راہ خدا کے جلدی چلتا ہے پر
پُشت گھوڑے کے جبکہ سُنتا ہے آواز ڈر کی یا فریادرسی چاہنی کی دوڑتا ہے سوار ہوکر گھوڑے پر یعنی طرف اُس آواز و فریادرسی کے ڈھونڈھتا پھرتا ہے مارے جانا
اور مرنا جگہ گمان موت کے یعنی ڈرتا نہین ہے مرنیسے اور بھاگتا نہین اُس سے بلکہ ڈھونڈھتا پھرتا ہے اُسکو یا زندگانی اُس شخص کی کہ کتنی ایک بکریون مین ہوتا
ہے بیچ چوٹی پہاڑ کے ان پہاڑون مین سے یا رہتا ہے بیچ ایک نالہ کے ان نالون مین سے قائم رکھتا ہے نماز کو اور دیتا ہے زکوٰۃ یعنی اگر وہ بکریان حد نصاب کو پہنچی
ہین اور بندگی کرتا ہے پروردگار اپنے کی یہان تک کہ آوے اُسکو موت نہین ہے لوگون سے مگر بیچ بھلائی کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مگر بیچ بھلائی کے نگاہ رکھتا ہے
انکو اپنے شر سے اور نگاہ رکھتا ہے اپنے تئین اُن سے اور ساتھ اُنکے خیر مین شریک ہے نہ بُرائی مین حاصل معنی اس حدیث کے رغبت دلانا ہے اوپر جہاد کرنے دشمنان
دین کے اور مجاہدہ نفس و شیطان کے اور اعراض استیفاء لذات و شہوات سے اور تنبیہ ہے اُسپر کہ اگر مخالطت رکھے لوگون سے بیچ تائید دین اور تقویت شریعت
کے تو رکھے والا گوشہ کرے اور کہا نوویؒ نے کہ اس حدیث مین دلیل ہے اُنکے لیے کہ فضیلت دیتے ہین گوشہ گزینی کو مخالطت پر اور اُسمین خلاف مشہور ہے کہ شافعیؒ
اور اکثر علما تو کہتے ہین کہ اختلاط افضل ہے بشرط امید سلامتی کے فتنون سے اور مذہب ایک جماعت زہاد کا یہ ہے کہ گوشہ گزینی افضل ہے اور دلیل پکڑی ہے اُنھون
نے ساتھ اس حدیث کے اور جواب دیا ہے جمہور نے کہ یہ محمول ہے اوپر زمانہ فتنون کے یا اُس شخص کے حق مین ہے کہ نہ سلامت رہین لوگ اُس سے اور نہ صبر کرے وہ
لوگون کی ایذا پر اور تھے انبیا صلوات اللہ علیہم اور اکثر صحابہؓ اور تابعینؒ اور علماؒ اور زہادؒ اختلاط رکھنے والے اور حاصل کرتے تھے منافع اختلاط کے مثل نماز جمعہ
اور جماعت اور نماز جنازہ اور عیادت مریض اور مانند انکے کے **ع** وَعَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَہَّزَ غَازِیًا فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِیًا فِیْ اَھْلِہٖ فَقَدْ غَزَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے زید بن خالدؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کہ
سامان درست کر دیا جہاد کرنے والے کا بیچ راہ اللہ کے پس تحقیق جہاد کیا اُسنے یعنی حکم جہاد کرنیوالے کا رکھتا ہے اور شریک ہے بیچ ثواب جہاد کے اور جو کوئی کہ خلیفہ
ہو غازی کا بیچ اہل اُسکے کے یعنی خدمت گذار رہے اُنکا پس تحقیق جہاد کیا اُسنے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ع** وَعَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ کَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِیْنَ یَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ اَهْلِہٖ فَیَخُوْنُہٗ
فِیْهِمْ اِلَّا وُقِفَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیَاْخُذُ مِنْ عَمَلِہٖ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے بریدہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حرمت عورتون مجاہدین کی بیٹھنے
والون پر یعنی جو کہ گھرون مین بیٹھے ہین اور جہاد کے لیے نہین نکلے مانند حرمت ماؤن انکی کی ہے یعنی چاہیے کہ انکی عورتون مین خیانت نکرین اور نظر بد سے نہ دیکھین اور ایسا حرام جانین جیسا کہ اپنی ماؤن کی مین

اُسکے ادا کرنے کی نہو وہ نہین بخشا جاتا پس تحقیق جبرئیل نے کہا واسطے میرے یہ یعنی تمام کلام مذکور یا مگر دَین نقل کی یہ مسلم نے ف بہترین اعمال ہونا ایمان کا تو ظاہر ہو اور جہاد افضل ہو باعتبار اعلای کلمۃ اللہ کے اور بیخ کنی اعداے دین کے اور دینے جان کے اور اُٹھانے مشقت کے اور نماز افضل ہو باعتبار مداومت کے اور مشتمل ہونے کے عبادات کثیرہ کو اور مگر دَین کہا تو ریشتی نے کہ مراد دَین سے یہان حقوق مسلمانون کے ہین پس حاصل یہ کہ جہاد سے سب گناہ جھڑتے ہین سواے حقوق آدمیون کے ہو ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا الدَّيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مارا جانا بیچ راہ خدا کے جھاڑتا ہو ہر گناہ کو سواے دَین کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی سواے حقوق آدمیون کے اور سیوطی نے لکھا ہو کہ مگر شہداء دریا کہ اُنکے دَین بھی جھاڑے جاتے ہین ح وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللّٰهُ تَعَالَى اِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہنستا ہو اللہ تعالی یعنی راضی ہوتا ہو اور متوجہ ہوتا ہو ساتھ رحمت کے طرف دو شخصون کے کہ قتل کرے ایک اُنکا دوسرے کو داخل ہون دونون بہشت مین لڑتا ہو یہ ایک بیچ راہ خدا کے پس مارا جاتا ہو پس داخل ہوتا ہو بہشت مین پھر توبہ کرتا ہو اللہ قاتل پر یعنی کفر سے توبہ کی اور ایمان لایا پھر شہید کیا جاتا ہو یعنی پس داخل ہوتا ہو بہشت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو سہلؓ بن حنیف سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگتا ہو اللہ تعالی سے شہادت صدق دل سے پونہچاتا ہو اللہ اُسکو ساتھ مرتبہ شہداء کے اگرچہ مرے اپنے بچھونے پر یعنی بسبب صدق نیت کے ثواب شہیدون کا سا پاتا ہو نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ اُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَاِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ فَقَالَ يَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہو انسؓ سے یہ کہ تحقیق ربیعؓ بیٹی براء کی اور وہ ہو مان حارثہ بیٹے سراقہ کی آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اے نبی اللہ کے کیا نہین حدیث فرماتے آپ احوال حارثہ کے سے اور تھا حارثہؓ شہید ہوا بیچ دن بدر کے لگا تھا اُسکو تیر غرب یعنی پھینکنے والا اُسکا معلوم نہوا اگر ہو بہشت مین صبر کرونگی اور اگر ہو اور جگہ کوشش کرونگی اُسپر رونے مین یعنی خوب روؤنگی جیسے کہ عادت عورتون کی ہو فرمایا اے اُمّ حارثہ تحقیق قصہ یہ ہو کہ کتنے ہین باغ یعنی درجے ہین بہشت مین اور تحقیق بیٹا تیرا پونہچا فردوس اعلی مین کہ اعلی درجہ ہے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْهُ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِينَ اِلٰى بَدْرٍ وَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِلَّا رَجَاءَ اَنْ اَكُونَ مِنْ اَهْلِهَا قَالَ فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا قَالَ فَاَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرْنِهٖ فَجَعَلَ يَاْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَئِنْ اَنَا حَيِيتُ حَتّٰى اٰكُلَ تَمَرَاتِي اِنَّهَا لَحَيٰوةٌ طَوِيلَةٌ قَالَ فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهٗ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو انسؓ سے کہا چلے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابی حضرتؐ کے یعنی مدینہ سے غزوۂ بدر کے لیے یہانتک کہ سبقت کی مشرکون پر طرف بدر کے یعنی پونہچے بدر مین پہلے کفار کے اور آئے مشرک یعنی کفار بعد مسلمانون کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھڑے ہو تم طرف بہشت کے کہ چوڑا اُسکا مانند چوڑاؤ آسمان و زمین کے ہے کہا عمیرؓ بن حمام انصاری نے خوب خوب پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا باعث ہوا تجکو اوپر کہنے تیرے کے خوب خوب کہا عمیرؓ نے قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ نہین کہا مین نے مگر بامید اسکے کہ ہوؤنگا اہل بہشت سے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تحقیق تو ہو اہل بہشت سے پس کہا راوی نے کہ نکالین عمیرؓ نے کئی ایک کھجورین ترکش

اُن لوگون کو کہ مارے گئے بیچ راہ اللہ کے مُردہ بلکہ زندہ ہین نزدیک پروردگار اپنے کے روزی دیے جاتے ہین آخر آیت تک کہا تحقیق پوچھے ہمنے معنی اسکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا ارواحین انکی بیچ شکم جانورون پرندہ سبز رنگ کے ہین واسطے اُنکے قندیلیں ہین لٹکائی گئی نیچے عرش کے اُڑتے گھونسلون کے ہین میوہ کھاتی ہین بہشت مین سے جہان چاہتی ہین پھر ٹھکانا پکڑتی ہین طرف اُن قندیلون کے پس جھانکتا ہی طرف اُنکی پروردگار اُنکا جھانکنا فرماتا ہے کیا چاہتے ہو تم کسی چیز کو عرض کرتے ہین کس چیز کو چاہین ہم اس حال مین کہ ہم میوے کھاتے ہین بہشت مین سے جہان سے چاہتے ہین پس کرتا ہی اللہ تعالی یہ ساتھ اُنکے یعنی پوچھتا ہی یہ تین بار پس جبکہ دیکھتے ہین کہ نہین چھوڑے جاتے پوچھنے سے یعنی جب جانتے ہین کہ مراد پروردگار تعالی کی یہ ہے کہ کچھ چاہین عرض کرتے ہین اے پروردگار ہمارے چاہتے ہین ہم یہ کہ پھیرے تو جانین ہماری بیچ بدنون ہمارے کے یعنی اور دنیا مین بھیجے تو تاکہ مارے جاوین ہم بیچ راہ تیری کے ایکبار اور پس جبکہ دیکھتا ہے اللہ تعالی کہ نہین اُنکو کچھ حاجت یعنی حاجت معین اسلیے کہ مانگی اُنھون نے وہ چیز کہ خلاف ارادہ اللہ کے ہے چھوڑے جاتے ہین نقل کی یہ مسلم نے ف نہین اُنکو کچھ حاجت بہ سبب حاصل ہونے ثواب عظیم کے پہلی بار مین اور دوبارہ ہوگا تو مثل اسی کے ہوگا اور اسکی حاجت ہی نہین اسلیے کہ ثواب شہید کا ایک ہی ہی سو وہ حاصل ہی چھوڑے جاتے ہین یعنی اللہ تعالی پوچھنا چھوڑ دیتا ہی اگر کہا جاوے کہ اگر دوسری بار بھی مثل پہلے ہی ثواب کے ہو تو کیا فائدہ ہی سوال کرنا اُنکا اعادہ ارواح کو بدنون تا مارے جاوین راہ خدا کے مین دوبارہ جواب سکا علما نے دیا ہی کہ مراد و مقصود اُنکا اس کلام سے قائم ہونا ہی ساتھ موجب شکر کے بیچ مقابلہ نعمت کے کہ انعام کی اللہ تعالی نے اُنکو نہ حقیقت سوال عادہ ارواح کی یا شاید کہ اُنکے خیال مین آیا ہو کہ دوسری بار بہتر و کامل تر جزا ملیگی پہلی بار سے بسبب قوت استعداد و مناسبت کے ولیکن حق تعالی نے جانا بجریان عادت کے کہ مثل اُسکے ہوگی پس جانا کہ حاجت نہین ہی اسلیے پس چھوڑ دیا پوچھنا اُنسے تنبیہ لکھا ہی علمانے کہ رکھنا ارواح شہدا کا بیچ بدنون جانورون کے مانند رکھنے جواہر کے ہی صندوقون مین بسبب تکریم و تشریف کے اور بقصد داخل کرنے اُنکے کے بہشت مین ساتھ اس صورت کے نہ متعلق ساتھ ان بدان کے اور ساتھ رکھنے ارواح کے بیچ بدنون جانورون کے جگہ پکڑتے ہین بہشت مین اور پاتے ہین خوشبوئیان اور ہوائین وہان کی اور دیکھتی ہین انوار وہان کے اور لذت پاتی ہین اور خوشحال ہوتی ہین ساتھ اُسکے اور ساتھ قرب حضرت رحمان کے اور جوار ملائکہ مقربین کے اور یہی مراد ہی اللہ تعالی کی اس آیت مین یُرزَقُونَ فَرِحِینَ بِمَا اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِن فَضلِہٖ اور اس سے اثبات تناسخ کا نہین ہوتا اس لیے کہ جو تناسخ کے قائل ہین اُنکے نزدیک تناسخ اسکو کہتے ہین کہ رجوع کرے ارواح بدنون بیچ اس عالم کے نہ بیچ آخرت کے اسلیے کہ وہ منکر ہین آخرت کے اور جنت و نار کے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جنت مخلوق و موجود ہی جیسا کہ مذہب اہل سنت کا ہی ح ع وَعَنْ اَبِی قَتَادَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ فِیْھِمْ فَذَکَرَ لَھُمْ اَنَّ الْجِھَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْاِیْمَانَ بِاللّٰہِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یُکَفَّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ مُّقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ قُلْتَ فَقَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَیُکَفَّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ مُّقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّیْنَ فَاِنَّ جِبْرَئِیْلَ قَالَ لِیْ ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ رض سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا بیچ صحابہ کے پس ذکر کیا واسطے اُنکے یہ کہ جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان ساتھ اللہ کے بہترین اعمال کے ہین پس کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول خبر دو تم مجکو کہ اگر مارا جاؤن مین بیچ راہ اللہ کے بخشے جاوینگے مجھسے گناہ میرے پس فرمایا اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان اگر مارا جاوے تو بیچ راہ اللہ کے اس حال مین کہ ہو تو صبر کرنیوالا اور طالب ثواب کا متوجہ نہ پیٹھ پھیرنیوالا پھر فرمایا کس طرح کہا تو نے کہا اُسنے کہ خبر دو تم مجکو اگر مارا جاؤن مین بیچ راہ اللہ کے کیا جھاڑے جاوینگے مجھسے گناہ میرے پس فرمایا اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان اگر مارا جاوے تو اس حال مین کہ ہو تو صبر کرنیوالا طالب ثواب کا متوجہ نہ پیٹھ پھیرنیوالا مگر دین یعنی وہ دین کہ نیت

واسطے غنیمت ہاتھ لگنے کے اور ایک شخص لڑتا ہے واسطے ذکر کے یعنی آوازہ اور شہرت کے لیے کہ جسکو سمعہ کہتے ہین اور ایک شخص لڑتا ہے تاکہ دیکھا جاوے مرتبہ اُسکا یعنی اپنی شجاعت دکھانے کے لیے لوگون کو جسکو ریا کہتے ہین پس کون ہے بیچ راہ خدا کے یعنی مجاہد اللہ کی راہ کا کون ہے فرمایا جو شخص کہ لڑے تاکہ ہووے دین اللہ کا بلند پس وہ بیچ راہ اللہ کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ اَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا وَّلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلَّا شَرِكُوْكُمْ فِي الْاَجْرِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ** اور روایت ہے انس رضی سے کہ پھرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے پس نزدیک ہوے مدینہ سے پس فرمایا تحقیق مدینہ مین کتنے ایک اشخاص ہین کہ نہین چلے تم کسی جگہ اور نہین قطع کیا تم نے کوئی جنگل مگر کہ تھے وہ ساتھ تمھارے یعنی ساتھ دل اور ہمت دعا کے اگرچہ بظاہر تمھارے ساتھ نہ تھے اور ایک روایت مین آیا ہے یعنی بجاے لفظ مگر کہ تھے ساتھ تمھارے یہ کہ مگر شریک ہین تمھارے ثواب مین عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ اور وہ مدینے مین ہین یعنی باوجودیکہ مدینے مین ہین جہاد کے لیے نہین نکلے پس کیونکر ہمارے ساتھ ہین اور ثواب مین شریک ہین فرمایا ہان مدینے مین ہین یعنی باوجود اسکے شریک ہین ثواب مین اسلیے کہ روکا انکو عذر نے یعنی بسبب عذر کے تمھارے ساتھ جہاد مین نہین آئے نقل کی یہ بخاری نے اور نقل کی یہ مسلم نے جابرؓ سے **ف** مدینے مین بیٹھنے والے بسبب عذر کے شریک تھے جہاد کرنیوالون کے ثواب مین نہ یہ کہ برابر تھے بلکہ جہاد کرنیوالے افضل ہین بحسب قول اللہ تعالیٰ **فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً** ع **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ اَحَيٌّ وَّالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَارْجِعْ اِلٰى وَالِدَيْكَ فَاَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا** اور روایت ہے عبد اللہ بن عمروؓ سے کہا آیا ایک شخص پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پروانگی مانگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کرنے کی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا زندہ ہین ماں باپ تیرے کہا کہ ہان فرمایا پس بیچ اُنھین کے جہاد کر یعنی اُنھین کی خدمت مین کوشش کر کہ حکم جہاد کا رکھتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہے کہ پس پھر جا طرف ماں باپ اپنے کے اور اچھی کر صحبت اُنکی یعنی خدمت گذاری اور ادا کے حقوق اُنکے اچھی طرح کر **ف** شرح سنہ مین لکھا ہے کہ یہ جہاد نفل مین ہے کہ نہ نکلے اُسکے لیے مگر باذن والدین کے جبکہ ہون وہ مسلمان اور اگر ہو جہاد فرض تو نہین حاجت اُنکے اذن کی اور اگر منع کرین وہ اُسکو تو کہنا نہ مانے انکا اور نکلے اور اگر ماں باپ کافر ہون تو نکلے بغیر اُنکے اذن کے خواہ جہاد فرض ہو یا نفل اور اسیطرح نہ نکلے کسی عبادت نفل کے لیے مانند حج اور عمرہ وغیرہ کے اور نہ نفل روزہ رکھے جبکہ ناگوار ہو ماں باپ مسلمانون کو یا ایک کو مگر باذن انکے ح ع **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَّاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا دن فتح مکہ کے کہ نہین ہجرت بعد فتح مکہ کے ولیکن جہاد اور نیت ہے اور جسوقت کہ بُلائے جاؤ تم یعنی جہاد کے لیے پس نکلو یعنی تم سب نکلو بنا بر امر فرض ہونیکے نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** نہین ہجرت الخ یعنی پہلے فتح مکہ کے فرض عین تھی ہجرت کرنی مکہ سے طرف مدینہ کے بلکہ ہر دار الکفر سے اُسپر کہ مسلمان ہوتا اسلیے کہ اہل دین مدینہ مین کم اور ضعیف تھے پس فرض کی گئی ہجرت تا استعانت کرین اور زائل ہو زور مشرکون کا اور جبکہ مکہ فتح ہوا تو زائل ہوئی وہ علت اور فرضیت ہجرت کی وہان سے موقوف ہوئی لیکن باقی ہے استحباب ہجرت کا واسطے جہاد کے یا طلب علم کے یا بھاگنے کے دار الکفر سے یا فتنہ سے یا ایسی زمین سے کہ چھوڑا جاوے اُسمین معروف اور مروج ہو منکر ولیکن جہاد اور نیت یعنی قصد جہاد کا یا اخلاص عمل حاصل یہ کہ ہجرت یعنی چھوڑنا وطن کا اور جانا مدینے کو کہ لازم تھا ہر شخص پر منقطع ہوا مگر چھوڑنا وطن کا بسبب جہاد کے یا بسبب نیت صالحہ کے مانند بھاگنے کے دیار کفار سے یا بدعت یا جہل سے یا فتنون سے یا طلب علم کے لیے باقی ہے غیر منسوخ ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَاَهُمْ حَتّٰى يُقَاتِلَ اٰخِرُهُمُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ** روایت ہے عمران بن حصینؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک جماعت اُمت میری

اپنے مین سے اور شروع کیا کھانا اُنمین سے پھر کہا کہ اگر زندہ رہا مین یہانتک کہ کھاؤن مین اپنی کھجورین یعنی سب تو تحقیق یہ زندگی دراز ہے پس پھینکین کھجورین کہ
تھین ساتھ اُسکے پھر قتال کیا کافرون سے یہانتک کہ شہید ہوئے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کھڑے ہو طرف بہشت کے یعنی طرف عمل کے کہ سبب داخل ہونے بہشت
کا ہے کہ وہ جہاد ہے اور چوڑائی الخ مراد بیان کرنا فراخی جنت کا ہے مشابہت دی ایسی چیز کے ساتھ کہ بیچ فہم خلق کے کوئی چیز وسیع زیادہ اُس سے نہیں اور تخصیص چوڑائی
کی کی نہ طول کی تاکہ معلوم ہو کہ جب چوڑائی ایسا ہو تو طول کا کیا حال ہوگا اور کیا باعث ہوا تجکو الخ گویا خیال کیا حضرت نے یہ کہ کلام صادر ہوا ہی عمیر سے بغیر
نیت اور فکر و تامل کے مشابہ ساتھ قول اُسکے کے کہ براہ ہزل و مزاح کے چلتا ہی یا بخوف قتل کے کہا پس نفی کیا عمیر نے اُسکو اپنے سے کہ کہا قسم ہے اللہ کی الخ اور زندگی
دراز ہے یعنی اگر سب کھجورون کے کھانے کا انتظار کرون اور جبتک جیتا ہون تو بڑی زندگی ہوئی حاصل یہ کہ بسبب شوق حصول شہادت کے زندگانی کو اور
تاخیر قتال کو دیر جانا ہے ع **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِیْدَ فِیْکُمْ قَالُوْا**
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ قَالَ اِنَّ شُهَدَاءَ اُمَّتِیْ اِذًا لَقَلِیْلٌ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ
شَهِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِی الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِی الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِیْدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسکو گنتے
ہو تم شہید اپنے مین عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ جو شخص کہ مارا جاوے اللہ کی راہ مین پس وہ شہید ہے فرمایا تحقیق شہدا میری اُمت کے اسوقت البتہ کم ہونگے جو شخص
مارا جاوے بیچ راہ اللہ کے پس وہ شہید ہے یعنی حقیقی اور جو شخص مرے راہ خدا مین یعنی بغیر مارے جانیکے اپنی موت سے مرے پس وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مرے بابیماری
پیٹ وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مرے مرض پیٹ سے یعنی استسقا یا اسہال وغیرہ سے پس وہ بھی شہید ہے یعنی یہ بھی ثواب مین اور درجات مین شریک ہین شہدا حقیقی کے
جمیع احکام مین نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ غَازِیَةٍ اَوْ سَرِیَّةٍ تَغْزُوْا فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ اِلَّا کَانُوْا قَدْ**
تَعَجَّلُوْا ثُلُثَیْ اُجُوْرِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِیَةٍ اَوْ سَرِیَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ اِلَّا تَمَّ اُجُوْرُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمروؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہین کوئی جماعت جہاد کرنیوالی یا لشکر جہاد کرنیوالا کہ جہاد کرے پس غنیمت لوٹ لاوے اور صحیح سالم آئے مگر تحقیق جلدی لے دو تہائی مزدوری اپنی کی اور
نہین کوئی جماعت جہاد کرنیوالی یا لشکر جہاد کرنیوالا کہ غنیمت نہ لاوے اور زخمی کیا جاوے یا مارا جاوے مگر پورا ہوتا ہے ثواب اُنکا نقل کی یہ مسلم نے **ف** دو تہائی
مزدوری اپنی کی کہ غنیمت اور سلامت ہے اور باقی رہا ایک تہائی کہ ثواب جہاد کا ہے اور وہ قیامت کے دن پاویگا اور اسی حساب سے جو کوئی سلامت آیا اور غنیمت
نہ لایا ایک تہائی پایا اور دو تہائی باقی رہا اور اخیر جملے کے معنی ہین کہ جسنے جہاد کیا پس قتل کیا گیا یا زخمی کیا گیا اور غنیمت ہاتھ نہ لگی تو ثواب اُسکا پورا باقی ہے کہ آخرت
مین پاویگا ع **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَغْزُ وَلَمْ یُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسَهٗ مَاتَ عَلٰی شُعْبَةٍ مِّنْ**
نِفَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرا اور جہاد نہ کیا اور نہ گذرا بیچ دل اُسکے خیال جہاد کا مرا اوپر ایک قسم کے
نفاق سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اور نہ گذرا الخ یعنی قصد جہاد کا نہ کیا اور نہ کہا کاشکے ہوتا مین جہاد کرنیوالا پس یہ شخص مشابہ ہوا منافقین کے کہ جہاد سے بچا
ہین **مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ** پس واجب ہے ہر مومن پر کہ نیت جہاد کی رکھے اور کہا نووی نے شرح مسلم مین کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی نیت کرے کرنے ایک عبادت کی پھر مر جاوے پہلے کرنے اُسکے
کے تو نہین متوجہ ہوتی اُسپر برائی اسقدر کہ متوجہ ہوتی ہے اُسپر کہ مر جاوے بغیر نیت کرنے اُسکے کے اور اختلاف کیا ہے علما ہمارے نے اس شخص کے حق مین کہ قادر ہو نماز پر اول وقت مین پھر تاخیر کرے اُسکو بہ نیت
پڑھنے اُسکے کی اور مر جاوے یا تاخیر کرے حج کو اسیطرح پس کہا بعضون نے کہ گنہ گار ہوتا ہے دونون صورتون مین اور بعضون نے کہا نہین گنہ گار ہوتا دونون صورتون مین اور بعضون نے کہا
گنہ گار ہوتا ہے حج مین نہ نماز مین انتہی اور اخیر قول موافق مذہب ہمارے کے ہے ع **وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ**
وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلذِّکْرِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِیُرٰی مَکَانُهٗ فَمَنْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَکُوْنَ کَلِمَةُ اللّٰهِ
هِیَ الْعُلْیَا فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعریؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ ایک شخص لڑتا ہے

دنیا مین یعنی جیسے کہ وہ زخم بہت تازہ تھا دنیا مین رنگ اُسکا زعفران کا ہوگا اور بو اُسکی مشک کی اور وہ شخص کہ نکلا اُسکے پھوڑا بیچ راہ اللہ کے پس تحقیق اس پھوڑے پر
یا پھوڑے والے پر مہر ہوگی شہیدون کی یعنی علامت شہیدون کی ہوگی تاکہ جانا جاوے کہ اسنے سعی کی تھی بیچ ترقی دین کے پس دیا جاوے گا اجر مجاہدین کی نقل کی
یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** معنی فواق کے یہ ہین کہ درمیان دودھ دوہنے اونٹنی کے فرق ہوتا ہے یعنی ایکبار دودھ اونٹنی کا دوہ لیا بعد ازان تھوڑی دیر ٹھیرن
پھر دوہا اس دیر کا نام کہ درمیان دودھ دوہنے کے ہوتی ہے فواق ہے اور یہان مراد زمان قلیل ہے +ع **وَعَنْ** خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَ لَهٗ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے خریم بن فاتک سے کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خرچ کرے کچھ خرچ بیچ راہ خدا کے یعنی جہاد مین لکھا جاتا ہے واسطے اُسکے ثواب سات سو چند نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے
ف یہ ادنی درجہ ہے اور اللہ جسکو چاہتا ہے زیادہ بھی اس سے ثواب دیتا ہے +ع **وَعَنْ** اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ
الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمِنْحَةُ خَادِمٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بہترین صدقون کا سایہ خیمہ کا ہے کہ دیا جاوے بیچ راہ اللہ کے یعنی مجاہد کو دے یا حاجی کو یا مانند انکے کو اور دینا خادم کا بیچ راہ خدا کے یعنی مالک کر دے
یا عاریۃً دے یا بیچ راہ اللہ کے دینا اونٹنی کا ہے کہ جست کرے اُسپر نر یعنی ایسی اونٹنی کہ اس سن کو پہنچی ہو کہ نر جست کرتا ہو اُسپر یعنی افضل یہ کہ ایسی اونٹنی راہ
خدا مین دے سواری کے لیے نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ
اللَّبَنُ فِى الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ عَلٰى عَبْدٍ غُبَارٌ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِىْ اُخْرٰى فِىْ مَنْخَرَىْ مُسْلِمٍ اَبَدًا وَفِىْ اُخْرٰى لَهٗ
فِىْ جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ فِىْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا آگ مین
وہ شخص کہ رویا خوف خدا سے یہانتک کہ عود کرے دودھ تھنون مین اور نہین جمع ہوگا اوپر بندے کے غبار بیچ راہ اللہ کے اور دھوان دوزخ کا یعنی جو کوئی غبار آلودہ ہوا راہ
خدا مین دھوان دوزخ کا اُسکو نہین پہنچا یعنی مجاہد دوزخ مین نہین جاتا نقل کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا نسائی نے اور روایت مین بیچ دونون نتھنون
مسلمان کے کبھی یعنی غبار اور دھوان دوزخ کا مسلمان کی ناک مین جمع نہوگا اور ایک اور روایت نسائی کی مین بیچ پیٹ بندے کے کبھی یعنی غبار اور
دھوان نہ جمع ہوگا اور نہین جمع ہوتا بخل اور ایمان یعنی ایمان کامل بیچ دل بندے کے کبھی **ف** یہان تک کہ عود کرے الخ اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہین
یعنی جیسے دودھ دوہا ہوا پھر چھاتی مین جانا محال ہے ایسے ہی اُسکا دوزخ مین جانا محال ہے +ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آنکھین ہین کہ نہین لگے گی انکو آگ ایک وہ آنکھ کہ روئی خوف خدا سے اور دوسری وہ آنکھ کہ رات گذاری نگہبانی کرتے ہوئے
بیچ راہ خدا کے یعنی رات کو مجاہدون کی نگہبانی کرتی رہی کفار سے نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِيْهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٍ فَاَعْجَبَتْهُ فَقَالَ لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَاَقَمْتُ فِىْ هٰذَا الشِّعْبِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ مَقَامَ اَحَدِكُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهٖ فِىْ بَيْتِهٖ سَبْعِيْنَ عَامًا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اُغْزُوْا
فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا گذرا
ایک شخص صحابیون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مین سے بیچ درے پہاڑ کے اُسمین تھا ایک چشمہ پانی شیرین کا پس خوش لگا وہ اُسکو اور کہا کاشکے الگ
ہوؤن مین لوگون سے اور رہون اس درے پہاڑ کے مین پھر ذکر کی گئی یہ بات روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نہ کر تو یہ اسلیے کہ تحقیق ٹھہرنا ایک تمہارے
کا بیچ راہ اللہ کے بہتر ہے نماز اُسکی سے گھر مین ستر برس کیا نہین دوست رکھتے ہو تم کہ بخشے اللہ واسطے تمہارے یعنی پورا بخشنا اور داخل کرے تمکو بہشت مین

مین سے لڑتی رہیگی اظہار حق پر غالب اُس شخص پر کہ دشمنی کرے اُنسے یہانتک کہ قتال کریگی آخر اُمت کی مسیح دجال سے نقل کی یہ ابوداؤدنے **ف** ایک جماعت آخر جیسے اہل روم ہین اس زمانہ مین مدد کرے اللہ اُنکی قیامت تک آخر اُمت یعنی حضرت امام مہدیؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور توابع اُنکے دجال سے لڑینگے اور قتل کرینگے اسکو حضرت عیسیٰؑ اور بعد قتل اُسکے کے جہاد نہین ہونے کا اسلیے کہ یاجوج ماجوج پر تو جہاد بسبب عدم قدرت کے اُنپر نہین ہونیکا اور جب اللہ تعالیٰ اُنکو ہلاک کریگا تو نہین باقی رہیگا روے زمین پر کافر جبتک کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ رہین گے زمین مین اور بعد وفات اُنکے اور بعد کافر ہونے بعض اشخاص کے بعد حضرت عیسیٰؑ کے مرجاوین گے سب مسلمان ساتھ ایک ہوا خوش کے اور باقی رہین گے کافر اسطرح کہ جب قیامت قائم ہوگی تو کوئی اللہ کہنے والا روے زمین پر نہین ہونیکا پس یہ جو بعض احادیث مین آیا ہے لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ ظَاهِرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ یہ محمول قرب ساعت پر ہے اسلیے کہ خروج دجال کا علامات ساعت سے ہے **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ یَغْزُ وَلَمْ یُجَهِّزْ غَازِیًا اَوْ یَخْلُفْ غَازِیًا فِیْ اَهْلِهٖ بِخَیْرٍ اَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس شخص نے کہ نہ جہاد کیا اور نہ سامان درست کردیا کسی مجاہد کا یا نیابت نہ کی کسی غازی کی بیچ پس ماندون اُسکے کے ساتھ خیر کے پہونچاویگا اللہ اسکو کوئی مصیبت سخت پہلے روز قیامت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِکِیْنَ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَاَلْسِنَتِکُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جہاد کرو تم مشرکین سے ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے اور زبانون اپنی کے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے **ف** جہاد کرنا ساتھ مال و جان کے یہ ہے کہ خرچ کرے مال جہاد مین اور فدا کرے جان اپنی اُسمین اور زخمی ہو اور زبان کا جہاد یہ ہے کہ مذمت کرے اُنکے بتون کی اور دین باطل کی اور بددعا کرے اُنپر کہ وہ ذلیل ہوان اور شکست پاوین اور ڈراوے اُنکو ساتھ قتل و قید کرنے کے اور مانند اُنکے کے اور دعا کرے مسلمانون کی فتح کی اور غنیمت ہاتھ نہ لگنے کی اور رغبت دلاوے لوگونکو جہاد کی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُوْرَثُوا الْجِنَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے افشا کرو سلام یعنی سلام کرو آشنا و ناآشنا پر اور کھلاؤ کھانا اور مارو کھوپڑی کفار کی یعنی جہاد کرو وارث کیے جاؤگے بہشتون کے یعنی بہشتین ملینگی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ مَیِّتٍ یُخْتَمُ عَلٰی عَمَلِهٖ اِلَّا الَّذِیْ مَاتَ مُرَابِطًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ یُنْمٰی لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَیَاْمَنُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِیُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اور روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہر میت ختم کیا جاتا ہے اوپر عمل اپنے کے یعنی عمل اُس کا زندگی تک ہے بعد مرنیکے عمل نہین رہتا یعنی اُسکے لیے ثواب جدید نہین لکھا جاتا مگر وہ شخص کہ مرا در حالت چوکیداری کے بیچ راہ اللہ کے پس تحقیق شان یہ ہے کہ بڑھایا جاتا ہے واسطے اُسکے عمل اُسکا دن قیامت تک اور امن مین رہتا ہے فتنہ قبر سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور نقل کیا اسکو دارمی نے عقبہ بن عامرؓ سے **ف** بڑھایا جاتا ہے عمل اسکا یعنی پہونچتا ہے طرف اُسکے ہر لحظہ ثواب جدید اس لیے کہ اُسنے فدا کی جان اپنی بیچ اُس چیز کے کہ عود کرتا ہے نفع اُسکا طرف مسلمین کے کہ وہ احیاء دین کا ہے ساتھ دفع کرنے دشمنون اُنکے کے کہ وہ کفار ہین **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ نُکِبَ نَکْبَةً فَاِنَّهَا تَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ کَاَغْزَرِ مَا کَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِیْحُهَا الْمِسْکُ وَمَنْ خَرَجَ بِهٖ خُرَاجٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاِنَّ عَلَیْهِ طَابَعَ الشُّهَدَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے یہ کہ اُنھون نے سُنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ لڑا بیچ راہ اللہ کے بقدر فواق اونٹنی کے پس تحقیق واجب ہوئی واسطے اُسکے بہشت یعنی ابتداءً اور جو شخص کہ زخمی کیا گیا زخمی کرنا یعنی ساتھ ہتھیار دشمن کے بیچ راہ خدا کے یا مصیبت زخم کی پہونچایا گیا غیر دشمن سے مصیبت پہونچانا پس تحقیق وہ زخم آویگا دن قیامت کے مانند اکثر اُس چیز کے کہ پایا جاتا تھا

مانند افشاے سلام اور نرم کرنے کلام کے اور اگر نشان بخل ورخست کا پایا فرمایا کہ افضل اعمال سخاوت ہے مانند کھانا کھلانے کے اور اگر کاہل عبادت مین دیکھا تو جواب
دیا کہ افضل نماز تہجد کی ہے پس مراد افضل اعمال بیچ حق سائل کے ہے یا مقصود یہ ہے کہ جملہ افضل اعمال سے ہو اور مثل اس کلام کے اور جگہ بھی گذر چکا ہو ح وَعَنِ
الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيُرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ
وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ
وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقْرِبَائِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہو مقدام بن معدی کرب رض سے
کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے شہید کے نزدیک خدا کے چھ خصلتیں ہین بخشش کیجاتی ہو واسطے اُسکے بیچ اول دفعہ کے یعنی بیچ اول قطرہ خون کے کہ
گرتا ہو اور دکھلایا جاتا ہو ٹھکانا اُسکا بہشت مین سے یعنی جان نکلنے کے وقت اور محفوظ رہتا ہے عذاب قبر سے اور امن مین ہوگا گھبراہٹ بڑی سے یعنی عذاب
آگ کے سے اور رکھا جاوے گا اُسکے سر پر تاج وقار کا کہ یاقوت اُسمین کا بہتر ہوگا دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا مین ہے اور نکاح مین دیجاوینگی بہتر بیبیان
حورعین سے اور شفاعت قبول کیجاوے گی بیچ ستر آدمیون کے قرابتیون اُسکے سے نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ بِغَيْرِ أَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيهِ ثُلْمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہو ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ تعالی سے بن اثر کے جہاد سے ملاقات کریگا اللہ تعالی سے اس حال مین کہ اُسکے دین مین نقصان ہوگا نقل کی یہ ترمذی اور
ابن ماجہ نے ف بن اثر کے اور اثر سے علامت ہو یعنی جو کوئی مریگا بغیر علامت کے علامات جہاد سے کہ زخم ہو یا غبار راہ یا رنج بدن یا خرچ کرنا مال کا یا تیار کرنا اسباب
مجاہدون کا وہ مریگا اس حال مین کہ اُسکے دین مین رخنہ ہوگا اور ہوسکتا ہو کہ یہ حدیث محمول ہو اوپر اُس شخص کے کہ فرض ہوا جہاد اُسپر اور نہ کیا ارادہ تیاری کا
اور کہا طیبی نے کہ جہاد شامل ہو جہاد کفار کو اور جہاد نفس وشیطان کو اور مؤید ہے اسکی حدیث ابی امامہ رض کی ح ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الشَّهِيدُ لَا يَجِدُ أَلَمَ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ أَلَمَ الْقَرْصَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
اور روایت ہو ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شہید نہین پاتا دکھ قتل کا مگر جیسے کہ پاتا ہے ایک تمہارا دکھ کاٹنے چیونٹی کا نقل کی ترمذی
اور نسائی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہو ف کہا طیبی نے کہ یہ وہ شہید ہے کہ لذت پاتا ہو ساتھ دینے جان کے راہ خدا مین اور خوش ہوتا
ہو نفس اُسکا ساتھ اُسکے انتہی اور احتمال ہو کہ مراد یہ ہو کہ رنج قتل کا شہید کو بہ نسبت لذتون کے کہ پاتا ہو بعد موت کے نہین ہو مگر بمنزلہ رنج کاٹنے چیونٹی کے پس
چاہیے کہ ساتھ اسکے راضی اور خوش ہووے ح ع وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ قَطْرَةُ
دُمُوعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ يُهْرَاقُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَمَّا الْأَثَرَانِ فَأَثَرٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَثَرٌ فِي فَرِيضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ تَعَالَى رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہو ابی امامہ رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین کوئی چیز بہت پیاری طرف اللہ کے
دو قطرون سے اور دو نشانون سے ایک قطرہ آنسوون کا بسبب خوف خدا کے اور دوسرا خون کا کہ گرایا جاوے اللہ کی راہ مین اور اسیر دو نشان ہین ایک نشان بیچ
راہ اللہ کے اور دوسرا نشان بیچ فرض کے فرائض خدا سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف ایک نشان آنکہ مانند قدم رکھنے کے یا غبار یا
زخم کے جہاد مین یا سیاہی دوات کے طلب علم مین اور نشان بیچ فرض کے آنکہ مانند پھٹ جانے ہاتھ اور پانون کے بسبب وضو کے جاڑے مین اور گھٹے پیشانی کے بسبب
سجدون نماز کے اور جلنے پیشانی کے گرمی مین اور روزہ دار کے منھ کی بو کے اور غبار آلودہ ہونے قدمون کے حج مین ح ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْكَبِ الْبَحْرَ إِلَّا حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَإِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہو عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ سوار ہو تو دریا مین مگر بارادہ حج یا عمرہ یا جہاد کے بیچ راہ خدا کے اسواسطے کہ نیچے دریا کے

یعنی اول ہی جہاد کرو تم بیچ راہ اللہ کے جو کوئی لڑے بیچ راہ اللہ کے بقدر ٹھہر جانے کے درمیان دودھ دوہنے اونٹنی کے واجب ہوئی واسطے اُسکے بہشت نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ستر برس مراد اس سے کثرت ہے نہ تحدید پس نہین منافی ہے اس روایت کے کہ فرمایا حضرتؐ نے مقام الرجل فی الصف فی سبیل اللہ افضل عند اللہ من عبادۃ الرجل ستین سنۃ اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بسبب گوشہ گزینی کے لوگون سے اور بسبب عبادت کے کوہستان مین مغفرت حاصل نہین ہوتی اور جواب اُسکا یہ دیتے ہین علما کہ جہاد اُس زمانے مین واجب تھا اور ترک کرنا واجب کا ساتھ نفل کے گناہ ہے کذا قال الطیبی اور ممکن ہے کہ حمل کیا جاوے اوپر مغفرت کامل اور داخل ہونے بہشت کے ہمراہ اُن لوگون کے کہ پہلے داخل ہونگے اور یہ حدیث دلیل ہے اوپر افضلیت صحبتؐ کے گوشہ گزینی پر خصوصًا بیچ زمانے سعادت نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کبھی گوشہ گزینی افضل ہوتی ہے یعنی بعد زمانہ حضرتؐ کے وقت خوف فتنہ کے ع ح وَعَنْ عُثْمَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ یَوْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ یَوْمٍ فِیْمَا سِوَاہُ مِنَ الْمَنَازِلِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے حضرت عثمانؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا چوکیداری کرنی سرحد کفر پر ایک دن کی بیچ راہ اللہ کے بہتر ہے عبادت ہزار روز سے غیر اس چوکیداری کے مراتب سے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** مراتب سے خاص کیا گیا ہے اُس سے مجاہدہ بیچ معرکے اور ظاہر یہ حدیث اُسکے حق مین ہے کہ واجب ہے اُسپر چوکیداری اس لیے کہ مشغول ہونا اُسکا غیر اسکے مین معصیت ہے اگرچہ مسجد مین بھی ہو کہ اُسکو بھی رباط کہا ہے ع ع ح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَیَّ اَوَّلُ ثَلٰثَۃٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ شَہِیْدٌ وَعَفِیْفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَۃَ اللّٰہِ وَنَصَحَ لِمَوَالِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روبرو لائے گئے میرے اول تین شخص کہ داخل ہونگے بہشت مین ایک تو شہید دوسرے بچنے والا حرام سے سوال نکر نیوالا یعنی بچنے والا فسق و فجور سے اور سوال کرنے سے اور تیسرے غلام کہ اچھی کی بندگی اللہ کی اور خیرخواہی کی اپنے مالکون کی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اول تین شخص الخ یعنی تین تین شخص جنت مین داخل ہونگے اُنہین سے یہ تین پہلے داخل ہونگے لیکن بعد انبیا کے مراد ہین کہ وہ سب پر مقدم ہونگے اور مراد تین تین شخصوں سے تین تین جماعتین ہین ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حُبْشِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقِیَامِ قِیْلَ فَاَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ قَالَ جُہْدُ الْمُقِلِّ قِیْلَ فَاَیُّ الْہِجْرَۃِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ ہَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ قِیْلَ فَاَیُّ الْجِہَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاہَدَ الْمُشْرِکِیْنَ بِمَالِہٖ وَنَفْسِہٖ قِیْلَ فَاَیُّ الْقَتْلِ اَشْرَفُ قَالَ مَنْ اُہْرِیْقَ دَمُہٗ وَعُقِرَ جَوَادُہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃِ النَّسَائِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌ لَا شَکَّ فِیْہِ وَجِہَادٌ لَا غُلُوْلَ فِیْہِ وَحَجَّۃٌ مَبْرُوْرَۃٌ قِیْلَ فَاَیُّ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ ثُمَّ اتَّفَقَا فِیْ الْبَاقِیْ اور روایت ہے عبداللہ بن حبشیؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا عمل عملوں سے یعنی نماز کے عملوں مین افضل ہے فرمایا دراز قیام کرنا کہا گیا کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا کوشش کرنا فقیر کا یعنی صدقہ کہ فقیر ساتھ کوشش و مشقت کے دیوے باوجود فقر و احتیاج کے کہا گیا کونسی ہجرت بہتر ہے فرمایا ہجرت اُس شخص کی کہ ہجرت کرے یعنی چھوڑ دے اُس چیز کو کہ حرام کی اللہ نے اُسپر یعنی ہجرت اگرچہ معنی نکلنے کے دار الکفر سے طرف دار الایمان کے ہے ولیکن چھوڑنا حرام چیزون کا افضل ہے اُس سے کہا گیا پھر کونسا جہاد بہتر ہے فرمایا جہاد اُس شخص کا کہ جہاد کرے مشرکون سے ساتھ مال اپنے کے اور جان اپنی کے کہا گیا پس کونسا مارے جانا یعنی جہاد مین بزرگ تر ہے فرمایا مارے جانا اُس شخص کا کہ گرایا جاوے خون اُسکا اور کونچین کاٹی جاوین گھوڑے اُسکے کی یعنی آپ بھی مارا جاوے اور گھوڑا بھی نقل کی یہ ابو داؤد نے اور نسائی کی روایت مین یہ ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا عمل عملوں مین سے افضل ہے کہا وہ ایمان ہے کہ نہو شک اُسمین اور جہاد کہ نہ خیانت ہو اُسمین یعنی غنیمت مین کہ حاصل ہو اُسمین اور حج مقبول کہا گیا پس کونسی چیز نماز مین افضل ہے فرمایا درازی قیام کی پھر متفق ہوئے نسائی اور ابو داؤد باقی حدیث مین **ف** ساتھ مال اپنے کے اور جان اپنی کے کہ مال اپنے اور غازیون کے سامان جہاد مین صرف کرے اور زخمی ہو اور مارا جاوے اور جاننا چاہیے کہ حدیثون مین بیان اور تعین افضل اعمال کا ساتھ اعمال مختلفہ کے آیا ہے اور حاصل جمع کا درمیان حدیثون کے ساتھ اسکے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مقام مین ساتھ اُس چیز کے کہ مناسب حال سائل کے دیکھا جواب دیا پس جسمین کہ نشان تکبر کا اور درشتی کا دیکھا جواب دیا کہ افضل اعمال تواضع اور نرم خوئی ہے

جائیگا ایک شخص بھیجنے امام کے کو اُسکے تئین یعنی ہمراہ فوج کے جہاد کے لیے بغیر اجرت کے پس نکلیگا اور بھاگے گا اپنی قوم مین سے یعنی تا بچے جہاد سے پھر تلاش کریگا قبیلون کو درحالیکہ پیش کریگا اپنے تئین انپر کہتا ہوا کون ہی کہ کفایت کرو نمین اُنکو لشکر ایسے سے یعنی کون مجکو نوکر رکھے تا محنت لشکر کی اُس سے اپنے ذمے لون مقصود یہ ہی کہ یہ شخص راضی نہین ہی کہ بغیر اجرت کے للہ جہاد کرے پس حضرتؐ برائی اُنکی بیان کرتے ہین خبردار ہو یہ شخص مزدور ہی آخر قطرۂ خون تک یعنی یہ غازی نہین ہی بلکہ مزدور ہی یہانتک کہ قتل کیا جاوے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** معین کیجاوینگی آخر یعنی لازم کرینگے امام یہ کہ بھیجین فوجین ہر قوم مین سے طرف جہاد کے کہا مظہر نے یعنی جب پہنچیگا اسلام ہر جانب مین تو محتاج ہوگا امام طرف اُس کے کہ بھیجے ہر جانب فوج تا کہ لڑے اُن کفار سے کہ قریب اس جانب کے ہین تا کہ نہ غالب ہون کفار اُن مسلمانون پر کہ اُس جانب مین ہین ○ع **وَعَنْ** يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ أَذَّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَزْوِ وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ لَيْسَ لِي خَادِمٌ فَالْتَمَسْتُ أَجِيرًا يَكْفِينِي فَوَجَدْتُ رَجُلًا سَمَّيْتُ لَهُ ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِيمَةٌ أَرَدْتُ أَنْ أُجْرِيَ لَهُ سَهْمَهُ فَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ مَا أَجِدُ لَهُ فِي غَزْوَتِهِ هَذِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا دَنَانِيرَهُ الَّتِي تُسَمَّى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی یعلی بن امیہؓ سے کہا خبردار کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو ساتھ نکلنے کے جہاد کے لیے اور مین تھا بوڑھا بڑا نہ تھا واسطے میرے کوئی خادم کہ خدمت کرے میری پس تلاش کیا مین نے کوئی مزدور کہ کفایت کرے مجکو پس پایا مین نے ایک شخص کو معین کیے مین نے واسطے اُسکے تین دینار پس جب حاضر ہوئی غنیمت ارادہ کیا مین نے یہ کہ جاری کرون اُسکے لیے حصہ اُسکا یعنی غنیمت مین سے پس آیا مین حضرتؐ کے پاس اور ذکر کیا مین نے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی یہ قضیہ پس فرمایا حضرتؐ نے نہین پاتا مین یعنی حکم شریعت مین واسطے اُسکے بیچ اس جہاد اُسکے کے دنیا اور آخرت مین مگر دینار اُسکے وہ کہ معین کیے گئے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** مقصود منع کرنا غنیمت سے اور محروم ہونا ثواب سے ہی اور لکھا ہی علمانے کہ یہ اُس اجیر کے حق مین ہی کہ خدمت کے لیے ہو اور جو اجیر جہاد کے لیے ہو اُسکے لیے حصہ معین ہے اگرچہ ثواب نہو نزدیک بعضے علما کے اور شرح السنہ مین لکھا ہی کہ اختلاف کیا ہی علمانے بیچ اُس اجیر کے کہ کام کے لیے مقرر کیا ہو یا محافظت کرنے جانورون کے لیے اور حاضر ہو وہ جنگ مین آیا اُسکے لیے حصہ ہے یا نہین پس کہا بعضون نے کہ نہین حصہ اُسکے لیے قتال کرے یا نہ قتال کرے فقط اُسکی اجرت عمل ہی کی ہے اور یہ قول اوزاعیؒ اور اسحقؒ کا اور ایک قول شافعیؒ کا ہی دو قولون سے اور کہا مالکؒ اور احمدؒ نے کہ اُسکے لیے حصہ دیا جاوے اگرچہ قتال نکرے جبکہ ہو ساتھ لوگون کے وقت قتال کے انتہی اور سوجھا مجکو ایک اور قول کہ جب وہ قتال کرے اور نہ شرط کیا جاوے بیچ اجارہ اُسکے کے قتال تو جمع کیا جاوے درمیان اُجرت اور حصہ کے اور یہ ظاہر قواعد مذہب متقدمین ہماری کا ہے کہ اجارہ اور اجرت دونون جمع ہوتی ہین ○ح ○ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ يُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَهُوَ يَبْتَغِي عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَجْرَ لَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ ایک شخص نے کہا یارسول اللہ ایک شخص ارادہ رکھتا ہی جہاد کا حالانکہ وہ چاہتا ہی مال و اسباب از اسباب دنیا سے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ثواب واسطے اُسکے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اسلیے کہ اُسنے جہاد اللہ کے لیے نہ کیا بلکہ مقصود مال و متاع دنیا ہی کا تھا اور اگر جہاد اللہ کے لیے کرے اور مقصود حاصل ہونا غنیمت کا بھی ہو تو وہ ثواب پاتا ہی لیکن کم اُس سے کہ محض اللہ ہی کے لیے جہاد کرے اور مقصود اُسکو غنیمت نہو ○ع **وَعَنْ** مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللَّهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنَبْهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے معاذؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد دو قسم کا ہی پس جس نے طلب کی رضا مولی کی اور اطاعت کی امام کی اور خرچ کیا جان و مال اچھے کو اور معاملہ نیک کیا شریک سے اور بچتا رہا فساد کرنے سے یعنی تجاوز نہ کیا حد شرع سے بیچ مارنے اور لوٹنے اور ویران کرنے اور خیانت کرنے کے پس تحقیق سونا اُسکا اور جاگنا اُسکا موجب اجر و ثواب کا ہے تمام اور جسنے جہاد کیا بطریق فخر اور دکھانے اور سنانے کے یعنی نام کے لیے اور نافرمانی کی امام کی اور فساد کیا زمین مین پس تحقیق نہ پھرا ساتھ

آگ ہی اور نیچے آگ کے دریا ہی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** نہ سوار ہو دریا مین الخ یعنی عاقل کو چاہیے کہ نہ ڈالے اپنے تئین ہلاکت و خوف کی جگہون مین مگر واسطے امر دینی کے کہ تقریب حاصل کرے ساتھ اسکے جناب حق مین اور اس حدیث مین رد ہی اُسکا کہ کہتا ہی دریا عذر ہے واسطے ترک حج کے اور صواب قول فقیہ ابو اللیث سمرقندی کا ہی کہ جب غالب سلامت ہو تو فرض ہوتا ہی حج والا پس وہ مخیر ہے اور آیت وَلَا تُلْقُوا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّہْلُکَۃِ محمول ہی اسپر کہ جب نہو اس جگہ غرض شرعی اور امر دینی اور اسی لیے کہا بیضاوی نے اسکی تفسیر مین یعنی ساتھ اسراف کے اور ضایع کرنے وجہ معاش کے یا ساتھ باز رہنے کے جہاد سے اور مال خرچ کرنے سے پس یہ باز رہنا قوت دیتا ہی دشمن کو اور مسلط کرتا ہی اُنکو اوپر ہلاک کرنے اُنکے کے اور نیچے دریا کے آگ ہی الخ مقصود ڈرانا دریا سے اور بیان کرنا اسکا ہی کہ دریا کے سفر مین خطر عظیم ہی اس لیے کہ سوار ہونیوالا دریا کا پڑتا ہی بہت سی آفات و ہلاک کی جگہون مین کہ ایک پیچھے دوسرے کے پیدا ہوتی ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ محمول ظاہر پر ہی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہی ہر چیز پر ع **وَعَنْ اُمِّ حَرَامٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَائِدُ فِی الْبَحْرِ الَّذِیْ یُصِیْبُہُ الْقَیْءُ لَہٗ اَجْرُ شَہِیْدٍ وَالْغَرِقُ لَہٗ اَجْرُ شَہِیْدَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤٗدَ** اور روایت ہی ام حرامؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا سر پھرنیوالا دریا مین کہ پونچے اُسکو قے واسطے اُسکے ثواب شہید کا ہی اور ڈوبنے والا دریا مین اُسکے لیے ثواب دو شہیدون کا ہی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** ان دو شخصون کو ثواب شہید کا اُس صورت مین ہی کہ کشتی مین بیٹھا ہو واسطے جہاد کے یا طلب علم یا حج یا مانند اُنکے کے اور تجارت اگر واسطے حاصل کرنے قوت نفس اور نفقہ عیال کے ہو اور بغیر بیٹھنے کشتی کے حاصل نہو یہی حکم رکھتی ہی ع **وَعَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ فَصَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَمَاتَ اَوْ قُتِلَ اَوْ وَقَصَہٗ فَرَسُہٗ اَوْ بَعِیْرُہٗ اَوْ لَدَغَتْہُ ھَامَّۃٌ اَوْ مَاتَ عَلٰی فِرَاشِہٖ بِاَیِّ حَتْفٍ شَاءَ اللّٰہُ فَاِنَّہٗ شَہِیْدٌ وَاِنَّ لَہُ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤٗدَ** اور روایت ہی ابی مالک اشعریؓ سے کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ نکلا بیچ راہ اللہ کے یعنی جہاد اور مانند اُسکے کے لیے پس مر گیا یعنی بسبب زخمی ہونے کے یا مارا گیا یا کچلا اُسکو گھوڑے اُسکے نے یا اونٹ اُسکے نے یا کاٹا اُسکو زہریلے جانور نے یعنی سانپ وغیرہ نے یا مر گیا اپنے بچھونے پر ساتھ کسی موت کے کہ چاہا اللہ نے پس تحقیق وہ شہید ہے یعنی حقیقی یا حکمی اور اُسکے لیے بہشت ہے یعنی اول ہی داخل ہوگا اُسمین ساتھ شہدا اور صالحین کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَفْلَۃٌ کَغَزْوَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤٗدَ** اور روایت ہی عبد اللہ بن عمروؓ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھرنا جہاد سے مانند جہاد کرنے کے ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی جہاد کر کر جب پھر آتا ہی اپنے گھر کو اُسکو بھی ثواب ویسا ہی ہوتا ہی جیسا کہ جہاد کرنیوالے کو ع **وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْغَازِیْ اَجْرُہٗ وَلِلْجَاعِلِ اَجْرُہٗ وَاَجْرُ الْغَازِیْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤٗدَ** اور روایت ہی عبد اللہ بن عمروؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے جہاد کرنے والے کے اجر اُسکا ہی یعنی ثواب اُسکا کامل کہ خاص کیا گیا ہو ساتھ اُسکے اور واسطے دینے والے مال کے اجر اُسکا بھی اور جہاد کرنیوالے کا بھی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی جو کوئی مال دیتا ہی اور مدد کرتا ہی غازی کی تا وہ جہاد کرے تو اُسکو دوہرا ثواب ہوتا ہی ایک ثواب خرچ کرنے مال کا راہ خدا مین اور دوسرا ثواب ہونے اُسکے کا سبب جہاد اُس غازی کا پس مراد ساتھ جعل کے اسباب تیار کر دینا غازی کا ہی اور جائز ہونا اُسکا اور فضیلت اُسکی متفق علیہ علما کی ہی اور کہا ابن ملک نے کہ مراد جاعل سے وہ شخص ہے کہ دیوے جعل یعنی اجرت کسی کو تا کہ جہاد کرے وہ اور یہ ہمارے نزدیک صحیح ہی پس ہوگا ثواب غازی کو سعی کرنے اُسکے کا اور جاعل کو یعنی اجرت دینے والے کو دوہرا ثواب ایک ثواب مال دینے کا اور دوسرا ثواب ہونے اُسکے کا سبب جہاد اُس غازی کا اور منع کیا ہی اسکو امام شافعیؒ نے اور کہا واجب ہی پھیر دینا اُس اجرت کا اگر لی ہو ع **وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَیْکُمُ الْاَمْصَارُ وَسَتَکُوْنُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَۃٌ یُقْطَعُ عَلَیْکُمْ فِیْھَا بُعُوْثٌ فَیَکْرَہُ الرَّجُلُ الْبَعْثَ فَیَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِہٖ ثُمَّ یَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ یَعْرِضُ نَفْسَہٗ عَلَیْھِمْ مَنْ اَکْفِیْہِ بَعْثَ کَذَا اَلَا وَذٰلِکَ الْاَجِیْرُ اِلٰی اٰخِرِ قَطْرَۃٍ مِّنْ دَمِہٖ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤٗدَ** اور روایت ہی ابو ایوبؓ سے کہ سنا اُسنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے فتح کیے جاوینگے تمپر شہر یعنی بڑے بڑے شہر اور ہونگے یعنی پائے جاوینگے اور واقع ہونگے لشکر جمع کیے گئے یعنی کیجاوینگی تمپر ان لشکروں مین فوجین یعنی خوش

رَسُولًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ اَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعَادَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَاُخْرٰى يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص راضی ہو ساتھ اللہ کے از روے رب ہونیکے اور ساتھ اسلام کے از روے دین ہونے کے اور ساتھ محمدؐ کے از روے رسول ہونے کے واجب ہو واسطے اسکے بہشت پس عجب کیا بسبب ان کلمات کے ابو سعیدؓ نے اور کہا کہ پھر کہیے ان کلمات کو مجھپر یا رسول اللہ پس پھر کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کو اُنپر پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز اور ہے کہ بلند کرتا ہے اللہ تعالی بسبب اُسکے بندے کے لیے سو درجے بہشت میں درمیان ہر دو درجون کے ایسی مسافت ہے جیسے درمیان آسمان و زمین کے کہا ابو سعیدؓ نے کیا ہے وہ چیز یا رسول اللہ فرمایا وہ جہاد ہے بیچ راہ خدا کے جہاد ہے بیچ راہ خدا کے جہاد ہے بیچ راہ خدا کے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى اَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ فَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهِ فَقَالَ اَقْرَاُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَاَلْقَاهُ ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهِ اِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهِ حَتّٰى قُتِلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی موسیٰؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دروازے بہشت کے نیچے سایہ تلوارون کے ہین پس کھڑا ہوا ایک شخص خستہ حال اور کہا اے ابو موسیٰؓ تمنے سُنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے یہ یعنی سُنا تمہارا اس حدیث کو بطریق جزم و یقین کے ہے کہا کہ ہاں پس پھرا وہ شخص طرف یارون اپنے کے اور کہا پڑھتا ہون میں تمپر سلام یعنی سلام رخصت کا پھر توڑا میان تلوار اپنی کا پس پھینک دیا اُسکو یعنی بارادہ اسکے کہ اب پھر کر نہین آنیکا پھر گیا ساتھ تلوار اپنی کے طرف دشمن کے پس مارا ساتھ اُسکے یہانتک کہ شہید کیا گیا نقل کی یہ مسلم نے **ف** دروازے بہشت کے الخ یعنی ہونا مجاہد کا لڑائی مین اسطرح کہ اوپر اُسکے تلوارین کفار کی اُٹھی ہوئین ہون سبب ہے داخل ہونے بہشت کا یہان تک کہ گویا دروازے بہشت کے موجود ہین ساتھ اُسکے ہے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحَابِهِ اِنَّهُ لَمَّا اُصِيْبَ اِخْوَانُكُمْ يَوْمَ اُحُدٍ جَعَلَ اللّٰهُ اَرْوَاحَهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ اَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَاْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا وَتَاْوِيْ اِلٰى قَنَادِيْلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِيْ ظِلِّ الْعَرْشِ فَلَمَّا وَجَدُوْا طِيْبَ مَاْكَلِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ وَمَقِيْلِهِمْ قَالُوْا مَنْ يُبَلِّغُ اِخْوَانَنَا عَنَّا اَنَّا اَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ لِئَلَّا يَزْهَدُوْا فِي الْجَنَّةِ وَلَا يَنْكُلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَاتِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے یارون اپنے کے جبکہ شہید کیے گئے بھائی تمہارے دن اُحد کے کردین اللہ نے روحین اُنکی بیچ پیٹون جانورون پرندون سبز رنگ کے آتے ہین بہشت کی نہرونپر کھاتی ہین میوے اُسکے مین سے اور ٹھکانا پکڑتی ہین طرف قندیلون سونے کی کہ لٹکی ہوئی ہین بیچ سایہ عرش کے پس جب پائی ان شہیدون نے خوشی کھانے اپنے کی اور پینے اپنے کی اور خوابگاہ اپنے کی کہا کون خبر پہونچاوے بھائیون ہمارے کو ہماری طرفسے یہ کہ ہم زندہ ہین بہشت مین تاکہ نہ بے رغبتی کرین بیچ حاصل کرنے بہشت کے یعنی بلکہ رغبت کرین بیچ حاصل کرنے درجات اُسکے کے اور سستی نکرین وقت لڑائی کے فرمایا اللہ تعالی نے مین پہونچاؤنگا خبر اُنکو تمہاری طرفسے پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت اور نہ گمان کر اُن لوگون کو کہ مارے گئے ہین بیچ راہ اللہ کے مُردہ بلکہ وہ زندہ ہین آخر آیت تک **ف** آگے اَحیا کے باقی آیت یون ہے عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُوْنَ فِي الدُّنْيَا عَلٰى ثَلٰثَةِ اَجْزَاءٍ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ يَاْمَنُهُ النَّاسُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ الَّذِيْ اِذَا اَشْرَفَ عَلٰى طَمَعٍ تَرَكَهٗ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن بیچ دنیا کے تین طرح کے ہین ایک وہ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور رسول اُسکے کے پھر شک مین نہ پڑے اور جہاد کیا ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے راہ خدا مین

بدلے کے یعنی اُسکے گناہ اسطرح کے جہاد سے نہیں بخشے جاوینگے اور نہ ثواب ملیگا نقل کی یہ مالک ور ابوداؤد اور نسائی نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْجِھَادِ فَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو اِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَعَثَکَ اللّٰہُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا وَاِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِیًا مُکَاثِرًا بَعَثَکَ اللّٰہُ مُرَائِیًا مُکَاثِرًا یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو عَلٰی اَیِّ حَالٍ قَاتَلْتَ اَوْ قُتِلْتَ بَعَثَکَ اللّٰہُ عَلٰی تِلْکَ الْحَالِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے یہ کہ اُنھوں نے کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو جہاد سے یعنی کس طرح کا جہاد موجب ثواب کا ہے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبداللہ بن عمرو اگر لڑے تو درحالیکہ صبر کرنے والا اور ثواب چاہنے والا ہو اُٹھاویگا تجکو اللہ صبر کرنیوالا اور ثواب چاہنے والا یعنی ملا ہوا ساتھ ان وصفوں کے واسطے اُس چیز کے کہ روایت کیا گیا ہے کما تعیشون تموتون وکما تموتون تحشرون اور پانیوالا ثواب اُنکے کا اور اگر لڑیگا تو واسطے دکھلانے اور بہتایت کرنے کے یعنی فخر کرنے کے لوگوں میں کہ میں بازو ہوں بسے مال اور لشکر اور اتباع میں اُٹھاویگا تجکو اللہ دکھلانیوالا اور بہتایت کرنیوالا یعنی کہا جاویگا تیرے لیے دن قیامت کے کہ یہ لڑا تھا واسطے دکھلانے اور فخر کرنے اور حاصل کرنے مال و منال بہت کے اے عبداللہ بن عمرو اور جس حال کے کہ لڑیگا تو یا مارا جاویگا اُٹھاویگا تجکو اللہ اوپر اُس حال کے نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَعَجَزْتُمْ اِذَا بَعَثْتُ رَجُلًا فَلَمْ یَمْضِ لِاَمْرِیْ اَنْ تَجْعَلُوْا مَکَانَہٗ مَنْ یَمْضِیْ لِاَمْرِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عقبہ بن مالک سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کیا عاجز ہو تم جس وقت بھیجوں میں ایک شخص کو یعنی کروں میں اُسکو امیر پس نہ بجالاوے حکم میرا یعنی مخالفت کی امر یا نہی میری کی یہ کہ مقرر کرو جگہ اُسکے اُس شخص کو کہ کرے کام میرا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی جبکہ حکم کروں میں کسی کو یہ کہ جاوے واسطے ایک کام کے پس نہ جاوے وہ طرف اُسکے یا نہ بجالاوے اُسکو پس معزول کرو اُسکو اور مقرر کرو جگہ اُسکے اور امیر بحسب امر میرے کے اور اسی قیاس پر جبکہ ظلم کرے رعیت پر اور نہ ادا کرے حقوق اُنکے جائز ہے اُنکو یہ کہ معزول کردیں اُسکو اور قائم کردیں غیر اُسکے کو جگہ اُسکی ۔ع وَذُکِرَ حَدِیْثُ فَضَالَۃَ وَالْمُجَاھِدُ مَنْ جَاھَدَ نَفْسَہٗ فِیْ کِتَابِ الْاِیْمَانِ اور ذکر کی گئی حدیث فضالہ کی کہ سرا اُسکا یہ ہے وَالْمُجَاھِدُ مَنْ جَاھَدَ نَفْسَہٗ بیچ کتاب الایمان کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَرِیَّۃٍ فَمَرَّ رَجُلٌ بِغَارٍ فِیْہِ شَیْءٌ مِّنْ مَّاءٍ وَبَقْلٍ فَحَدَّثَ نَفْسَہٗ بِاَنْ یُّقِیْمَ فِیْہِ وَیَتَخَلّٰی مِنَ الدُّنْیَا فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ بِالْیَھُوْدِیَّۃِ وَلَا بِالنَّصْرَانِیَّۃِ وَلٰکِنِّیْ بُعِثْتُ بِالْحَنِیْفِیَّۃِ السَّمْحَۃِ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَغَدْوَۃٌ اَوْ رَوْحَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا وَلَمُقَامُ اَحَدِکُمْ فِی الصَّفِّ خَیْرٌ مِّنْ صَلٰوتِہٖ سِتِّیْنَ سَنَۃً رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہ رضی سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک لشکر کے پس گذرا ایک شخص ایک غار پر کہ اُسمیں تھا کچھ پانی اور ترکاری وسبزہ پس کہا اُسنے اپنے دل میں کہ ٹھہرے اُسمیں اور الگ ہو دنیا سے پس اذن مانگا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمیں پس فرمایا تحقیق میں نہیں بھیجا گیا ساتھ دین یہودیت کے اور نہ ساتھ دین نصرانیت کے کہ رہبانیت ومشقت کریں اور ترک کریں اختلاط و لذات کو مطلقاً ولیکن بھیجا گیا ہوں میں ساتھ دین حنفیہ کے کہ آسان ہے یعنی نہیں اُسمیں حرج اور مشقت زائدہ قسم ہے اُس ذات کی کہ جان محمد کی اُسکے ہاتھ میں ہے البتہ جانا اول روز میں یا آخر روز میں بیچ راہ خدا کے بہتر ہے دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا میں ہے اور البتہ کھڑا ہونا ایک تمہارے کا بیچ صف کے یعنی صف قتال میں یا صف جماعت میں بہتر ہے ساٹھ برس کی نماز اُسکی سے یعنی تنہا نماز سے نقل کی یہ احمد نے وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ غَزَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَمْ یَنْوِ اِلَّا عِقَالًا فَلَہٗ مَا نَوٰی رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ جہاد کیا بیچ راہ اللہ کے اور نہ نیت کی مگر ایک رسی کی پس واسطے اُسکے ہے وہ چیز کہ نیت کی نقل کی یہ نسائی نے ف یعنی اگر حاصل ہونا ایک چیز حقیر کا بھی مد نظر جہاد میں رکھے تو منافی اخلاص کے ہے اور اسمیں مبالغہ ہے بیچ قطع کرنے نظر کے غنیمت سے اور رغبت دلانی ہے اخلاص نیت پر بغیر آمیزش غرض دنیویہ کے حاصل یہ کہ یہ حد کمال کی ہے والا پہلے گذر ہی چکا ہے کہ جائز ہے ساتھ قصد کرنے جہاد کے قصد کرنا حصول غنیمت کا ۔ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ

عمر اراد امر قلنسوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ورجل مؤمن جید الایمان لقی العدو کانما ضرب جلدہ بشوک طلح من الجبن اتاہ سہم غرب فقتلہ فہو فی الدرجۃ الثانیۃ ورجل مؤمن خلط عملا صالحا واخر سیئا لقی العدو فصدق اللہ حتی قتل فذلک فی الدرجۃ الثالثۃ ورجل مؤمن اسرف علی نفسہ لقی العدو فصدق اللہ حتی قتل فذلک فی الدرجۃ الرابعۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ کہا سنا مین نے عمر بن خطاب سے کہتے تھے سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے شہید چار طرح کے ہوتے ہین ایک وہ شخص کہ مسلمان ہو کامل الایمان ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھایا اللہ کو یہان تک کہ مارا گیا پس یہ وہ شخص ہے کہ اٹھاوینگے لوگ طرف اسکے آنکھین اپنی دن قیامت کے اسطرح یعنی مانند اٹھانے سر میرے کے اسطرح اور اٹھایا سر اپنا یہانتک کہ گر پڑی ٹوپی انکی کہا فضالہ کے نیچے کے راوی نے پس نہین جانتا مین کہ آیا ٹوپی حضرت عمرؓ کی ارادہ کی فضالہ نے یا ٹوپی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی بسبب عالی رتبہ ہونے اسکے کے لوگ اسطرح دیکھین گے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دوسرا شخص مومن جید الایمان کہ ملاقات کی دشمن سے باین صفت کہ گویا چھوئے گئے ہین انکی جلد مین کانٹے درخت خاردار کے بسبب نامردی کے یعنی یہ کنایہ ہے کھڑے ہو جانے بالون کے سے بسبب ڈرنے اور کانپنے بدن کے ڈر سے آیا اسکو تیر کہ مارنیوالا اسکا معلوم نہین پس مار ڈالا اسکو پس وہ شخص بیچ دوسرے درجے کے ہے یعنی بہ نسبت پہلے کے اور تیسرا شخص وہ مومن کہ عمل کیے کچھ اچھے اور کچھ برے ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھایا اللہ تعالی کو یہانتک کہ مارا گیا پس یہ بیچ درجے تیسرے کے ہے اور چوتھا شخص وہ مسلمان کہ اسراف کیا اپنی جان پر یعنی بہت کیا گناہ ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھلایا اللہ کو یہان تک کہ مارا گیا پس یہ شخص بیچ درجے چوتھے کے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف سچا کر دکھایا اللہ کو لفظ صدق ساتھ تخفیف صاد کے ہے یعنی سچ کیا بسبب شجاعت اپنی کے اس چیز کو کہ عہد کیا ہے اللہ نے اسپر اور ایک نسخہ مین ساتھ تشدید صاد کے ہے یعنی راست گو کیا اللہ کو اس شخص نے بسبب عمل اور شجاعت اپنی کے پس جہاد کیا اور صبر کیا اور امید رکھی ثواب حق کی اس لیے کہ اللہ تعالی نے تعریف کی مجاہدون کی ساتھ صبر اور طلب ثواب کی جب یہ شخص لڑا اور صبر کیا طلب ثواب کے لیے پس گویا کہ تصدیق کی اللہ کی ساتھ فعل اپنے کے اور حاصل اس تقسیم کا یہ ہے کہ شہید یا متقی شجاع ہے اور یہ قسم اول ہے یا متقی غیر شجاع ہے اور یہ قسم دوسری ہے یا شجاع غیر متقی ہے اور یہ دو قسم کے ہین ایک وہ کہ کردار اسکے مخلوط ہین ساتھ نیک و بد کے اور فاسق مسرف زیادہ از حد نہین اور یہ قسم تیسری ہے یا فاسق مسرف ہے پس سب اقسام مین حاصل ہوتی ہے تصدیق اللہ کی سوائے دوسری قسم کے اور اس تقریر سے معلوم ہوا کہ مراد ساتھ تصدیق حق سبحانہ کے ثابت رہنا اور صبر اور طلب ثواب ہے کہ وصف کیا ہے اللہ تعالی نے مجاہدون کو ساتھ اسکے اور خبر دی اس سے نہ تصدیق بیچ وعدہ اجر و ثواب کے کہ وہ قسم ثانی سے بھی حاصل ہے اور باوجود اسکے ذکر نہین کی ہین فافہم ۱۲ ح وعن عتبۃ بن عبد السلمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القتلی ثلثۃ مؤمن جاھد بنفسہ ومالہ فی سبیل اللہ فاذا لقی العدو قاتل حتی یقتل قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہ فذلک الشہید الممتحن فی خیمۃ اللہ تحت عرشہ لا یفضلہ النبیون الا بدرجۃ النبوۃ ومؤمن خلط عملا صالحا واخر سیئا جاھد بنفسہ ومالہ فی سبیل اللہ اذا لقی العدو قاتل حتی یقتل قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہ مصمصۃ محت ذنوبہ وخطایاہ ان السیف محاء للخطایا وادخل من ای ابواب الجنۃ شاء ومنافق جاھد بنفسہ ومالہ فاذا لقی العدو قاتل حتی یقتل فذلک فی النار ان السیف لا یمحو النفاق رواہ الدارمی اور روایت ہے عتبہ بن سلمیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگ کہ مارے جاتے ہین جہاد مین تین طرح کے ہین ایک مومن کامل کہ جہاد کیا ساتھ جان اپنی کے اور مال اپنے کے بیچ راہ اللہ کے پس جسوقت کہ ملا دشمن سے لڑا یہانتک کہ مارا گیا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق اس شخص کے کہ یہ شہید آزمائش کیا گیا یعنی ساتھ صبر کے جہاد کی مشقتون پر بیچ خیمہ اللہ کے ہوگا نیچے عرش اسکے کے یعنی بیچ حضور اور محل قرب اسکے کے نہین زیادہ ہونگے اس سے نبی مگر ساتھ درجہ نبوت کے اور دوسرا شخص وہ مومن ہے کہ عمل کیے ملے جلے کچھ اچھے کچھ برے جہاد کیا ساتھ جان اپنی کے اور مال اپنے کے بیچ راہ اللہ کے جسوقت کہ ملا دشمن سے لڑا یہانتک کہ مارا گیا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق اس شخص کے

یعنی اُس جماعت نے باوجود ایمان کامل اور تہذیب نفس کے نفع پوہنچایا خلق کو اور پاک کیا اُنکو اور یہ اشرف و اعلی ہین مرتبہ مین اور دوسرا وہ شخص کہ امن مین ہین اُنسے لوگ اور مالون اپنے کے اور نفسون اپنے کے یعنی اگرچہ اُسنے نفع نہ پوہنچایا لوگون کو لیکن ضرر بھی نہ پوہنچایا اور بُرائی بھی نہ کی اور اختلاط نہ کیا اور طمع مین نہ پڑا پھر وہ شخص کہ جسوقت جھانکتا ہے اوپر طمع کے چھوڑ دیتا ہے اُسکو واسطے اللہ عزوجل کے نقل کی یہ احمد نے **ف** یعنی جب اُسکے دل مین آتا ہے کہ طمع کرے چھوڑ دیتا ہے طمع کو واسطے خدا کے اور طلب رضا اُسکی کے اور اس جماعت نے اگرچہ اختلاط کیا ساتھ لوگون کے اور نزدیک تھا کہ طمع کرے لیکن بچایا اُسکو اللہ تعالی نے اُس سے اور یہ قسم ادنی ہے دو قسمون پہلی سے اور بعد اسکے اور اقسام ہین کہ مرتبۂ اعتبار سے ساقط ہین ۔ح **وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمِیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ يَقْبِضُهَا رَبُّهَا تُحِبُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْكُمْ وَاَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا غَيْرُ الشَّهِيْدِ قَالَ ابْنُ اَبِیْ عَمِيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لِيْ اَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ** اور روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی شخص مسلمان کہ قبض روح کرے اُسکی پروردگار اُسکا دوست رکھے یہ کہ پھر کر آوے طرف تمہارے اور ہووے واسطے اُسکے دنیا اور جو کچھ کہ دنیا مین ہے سوا شہید کے یعنی وہ دوست رکھتا ہے کہ پھر آوے دنیا مین اور مارا جاوے راہ خدا مین بسبب دیکھنے اُسکے کے درجات عظیم اور ثواب کو کہا ابن ابی عمیرہ نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی مارا جانا میرا راہ خدا مین زیادہ دوست رکھا گیا ہے طرف میرے اس سے کہ ہوون مملوک و محکوم میرے خیمے والے اور حویلیون کے رہنے والے نقل کی یہ نسائی نے **ف** مراد خیمے والون سے گنوار جنگلی ہین کہ خیمون مین رہتے ہین اور مراد حویلیون کے رہنے والون سے شہر اور گانوٗن کے ہین اور مراد تمام دنیا اور رہنے والے دنیا کے ہین ۔ح **وَعَنْ حَسْنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ قَالَتْ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فِي الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيْدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُوْدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْوَئِيْدُ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ** اور روایت ہے حسنا بنتِ معاویہ رضی سے کہ کہا حدیث کی مجکو چچا میرے نے کہا چچا نے کہ کہا مین نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کون ہوگا بہشت مین فرمایا حضرت صلعم نے نبی ہونگے بہشت مین اور شہید ہونگے بہشت مین اور لڑکے ہونگے بہشت مین اور جیتے گاڑے گئے بہشت مین ہونگے نقل کی یہ ابوداوٗد نے **ف** مراد شہید سے مومن ہے بموجب قول اللہ تعالی کے **وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ** حاصل یہ ہے کہ شہید عام ہین اس سے کہ ہو حقیقۃً یا حکماً اور لڑکا مومن کا ہو یا کافر کا داخل ہوگا بہشت مین اور لڑکے مین داخل ہے کچا بچہ بھی اور جیتے گاڑے گئے الخ جیسے کہ عادت کافرون کی تھی کہ جیتی لڑکیونکو گاڑ دیتے تھے اور بعضے بیٹونکو بھی گاڑ دیتے تھے وقت تکلیف و تنگی کے اور شاید کہ تخصیص ذکر کی ساتھ ان چار کے باعتبار فضل و شرف کے ہے دو اول مین اور بسبب دخول جنت کے ہے بغیر کسب و عمل کے بیچ دو آخر کے ۔ع ۔ح **وَعَنْ عَلِيٍّ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ اُمَامَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَرْسَلَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَقَامَ فِيْ بَيْتِهٖ فَلَهٗ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ دِرْهَمٍ وَمَنْ غَزَا بِنَفْسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْفَقَ فِيْ وَجْهِ ذٰلِكَ فَلَهٗ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ اَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہے علی رض اور ابی درداء اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ رض اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمرو اور جابر رض بن عبداللہ اور عمران رض بن حصین سے راضی ہو اللہ ان سبسے سب وے حدیث کرتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا جو شخص کہ بھیجے خرچ بیچ راہ اللہ کے اور آپ رہے اپنے گھر مین پس واسطے اُسکے بدلے ہر درہم کے سات سو درہم ہین اور جسنے جہاد کیا بذاتہ اللہ کی راہ مین اور خرچ کیا بیچ جہاد کے پس واسطے اُسکے بدلے ہر درہم کے سات لاکھ درہم ہین یعنی بسبب مشقت نفس اور خرچ کرنے مال کے پھر پڑھی حضرت صلعم نے یہ آیت اور اللہ زیادہ کرتا ہے ثواب کو جس کسی کے لیے کہ چاہتا ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ اَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ اَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰكَذَا وَرَفَعَ رَاْسَهٗ حَتّٰى سَقَطَتْ قَلَنْسُوَتُهٗ فَمَا اَدْرِيْ اَقَلَنْسُوَةَ**

له ترجمہ: اور جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے یہ لوگ وہ ہین صدیق اور شہید نزدیک پروردگار اپنے کے ۱۲

کے اوپر اس لیے کہ نفوس کی جبلت میں ہے میل کرنا لہو پر ع ح **وعنہ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا اَوْ قَدْ عَصٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عقبہؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جس نے سیکھی تیر اندازی پھر چھوڑ دیا اسکو پس نہیں وہ ہم میں سے یعنی ہمارے طریقے پر یا فرمایا کہ تحقیق نافرمانی کی اُسنے نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہیں ہم میں سے یعنی نہیں قریب ہم میں سے اور شمار کیا گیا زمرہ ہمارے میں اور سیکھ کر چھوڑ دینا اشد ہے بہ نسبت نہ سیکھنے کے اسلیے کہ وہ نہ داخل ہوا زمرہ اُنکے میں اور یہ داخل ہوا پھر نکلا گویا اسنے نقصان دیکھا اسمیں اور استہزا کیا ساتھ اسکے اور یہ سب اس نعمت بڑے کا کفران ہے ذکرہ الطیبی ع **وعن** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ مِنْ اَسْلَمَ يَتَنَاضَلُوْنَ بِالسُّوْقِ فَقَالَ ارْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ فَاَمْسَكُوْا بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ مَا لَكُمْ قَالُوْا وَكَيْفَ نَرْمِيْ وَاَنْتَ مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ ارْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سلمہ بن الاکوع سے کہ کہا تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر بنی اسلم سے اس حال میں کہ تیر اندازی کر رہے تھے وہ آپسمیں بیچ بازار کے پس فرمایا تیر اندازی کرو اے اولاد اسمٰعیل کی یعنی عرب پس تحقیق باپ تمہارے یعنی اسمٰعیلؑ تھے تیر انداز اور میں ساتھ بنی فلانے کے ہوں کہا واسطے ایک کے دو فرقوں میں سے یعنی دو فریق بنی اسلم کے کہ آپسمیں تیر اندازی کر رہے تھے اُنمیں سے ایک فریق کا نام لیکر فرمایا کہ میں اُنکے ساتھ ہوں پس بند کیے ہاتھ اپنے فریق ثانی نے یعنی جنکے ساتھ حضرتؐ تھے اُنکے مقابلہ میں جو تھے اُنھوں نے ہاتھ کھینچا تیر اندازی سے پس فرمایا حضرتؐ نے کیا ہوا تمکو یعنی کیوں موقوف کی تیر اندازی عرض کیا اُنھوں نے کس طرح سے تیر اندازی کریں ہم اس حال میں کہ آپ ساتھ فلانی قوم کے ہیں فرمایا تیر اندازی کرو اور میں تم سب کے ساتھ ہوں نقل کی یہ بخاری نے **وعن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَتَتَرَّسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُرْسٍ وَاحِدٍ وَكَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ فَكَانَ اِذَا رَمٰى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْظُرُ اِلٰى مَوْضِعِ نَبْلِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تھے ابو طلحہؓ بچاؤ کرتے تھے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سپر کے اور تھے ابو طلحہ خوب تیر انداز پس تھے ابو طلحہؓ جب تیر پھینکتے جھانکتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس دیکھتے طرف جگہ پڑنے تیر اسکے کے کہ کس کو لگا نقل کی یہ بخاری نے **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت بیچ پیشانیوں گھوڑوں کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد پیشانی سے ذات ہے یعنی گھوڑوں میں برکت ہے اس لیے کہ بسبب انکے حاصل ہوتا ہے جہاد کہ اُسمیں خیر دنیا اور آخرت کی ہے ع **وعن** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْوِيْ نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِاِصْبَعِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْاَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ بجلی سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ دیتے بال پیشانی ایک گھوڑے کی کو ساتھ اُنگلی اپنی کے اس حال میں کہ فرماتے تھے گھوڑے بندھی ہے بیچ پیشانیوں انکی کے بھلائی روز قیامت تک یعنی اس لیے کہ حاصل ہوتا ہے بسبب انکے جہاد کہ اُسمیں خیر دنیا اور آخرت کی ہے جیسا کہ فرمایا ثواب آخرت کا اور غنیمت دنیا کی نقل کی یہ مسلم نے **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِهٖ فَاِنَّ شِبَعَهٗ وَرِيَّهٗ وَرَوْثَهٗ وَبَوْلَهٗ فِيْ مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی باندھے گھوڑا بیچ راہ خدا کے بسبب ایمان لانے کے ساتھ خدا کے یعنی خالصةً للہ اور واسطے بجا لانے امر اسکے کے اور بسبب سچ جاننے وعدے اسکے کے یعنی ساتھ ثواب عظیم کے پس تحقیق سیری اور سیرابی اسکی اور لید اسکی اور پیشاب اسکا تولے جاوینگے میزان اعمال اُسکے میں دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** اور مراد سیری اور سیرابی سے یہاں وہ چیزیں ہیں کہ جنسے پیٹ بھرتا ہے جانور کا اور سیراب ہوتا ہے یعنی گھانس دانہ پانی وغیرہ پس یہ چیزیں بھی داخل اُسکے اعمال میں ہوں گی ثواب ملنے میں اور ثواب انکا بھی اُسکی میزان اعمال میں تولا جاویگا ح **وعنہ** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ فِي الْخَيْلِ وَالشِّكَالُ اَنْ يَكُوْنَ الْفَرَسُ فِيْ رِجْلِهِ الْيُمْنٰى بَيَاضٌ وَفِيْ يَدِهِ الْيُسْرٰى اَوْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى وَرِجْلِهِ الْيُسْرٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے شکال کو

کہ یہ شہادت یا خصلت پاک کرنیوالی ہے کہ مٹاتی ہے گناہوں اور خطاؤں اُسکی کو تحقیق تلوار بہت مٹانیوالی ہے خطاؤں کو اور داخل کیا جاویگا یہ شخص جس دروازے بہشت کے سے چاہے اور تیسرا شخص منافق کہ جہاد کیا ساتھ جان اپنی کے اور مال اپنے کے پس جسوقت کہ ملا دشمن سے لڑا یہانتک کہ مارا گیا پس یہ شخص بیچ دوزخ کے ہوگا اسواسطے کہ تلوار نہیں مٹاتی نفاق کو نقل کی یہ دارمی نے **وَعَنِ ابْنِ عَائِذٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ فَلَمَّا وُضِعَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تُصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ رَآهُ أَحَدٌ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَرَسَ لَيْلَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَثَا عَلَيْهِ التُّرَابَ وَقَالَ أَصْحَابُكَ يَظُنُّوْنَ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَقَالَ يَا عُمَرُ إِنَّكَ لَا تُسْئَلُ عَنْ أَعْمَالِ النَّاسِ وَلٰكِنْ تُسْأَلُ عَنِ الْفِطْرَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ** اور روایت ہے ابن عائذؓ سے کہا تشریف لے چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جنازہ ایک شخص کے یعنی تا کہ نماز پڑھیں اُسکی پس جبکہ رکھا گیا جنازہ کہا عمر بن الخطابؓ نے کہ نہ نماز پڑھو تم اُسپر یا رسول اللہ اسلیے کہ تحقیق یہ شخص تھا فاسق پس التفات کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف لوگوں کے اور فرمایا کیا دیکھا تھا اُسکو کسی نے تم میں سے اوپر کام اسلام کے یعنی اوپر ایک کام کے کہ دلالت کرے اسلام حقیقی پر پس کہا ایک شخص نے کہ ہاں یا رسول اللہ نگہبانی کی تھی اسنے ایک رات بیچ راہ خدا کے پس نماز پڑھی اُسپر حضرتؐ نے اور ڈالی اُسپر مٹی یعنی وقت دفن کے اور فرمایا یار تیرے گمان کرتے ہیں کہ تو دوزخیوں میں سے ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق تو بہشتیوں میں سے ہے اور فرمایا اے عمر تحقیق تو نہ سوال کیا جاویگا لوگوں کے عملوں سے ولیکن پوچھا جاویگا تو دین اسلام سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** دین اسلام سے یعنی اُس چیز سے کہ دلالت کرے اسلام پر شعار دین سے اور علامات یقین سے مقصود منع کرنا تھا حضرت عمرؓ کو اُس چیز سے کہ جرأت کی اُسپر اسلیے کہ اعتبار ساتھ فطرت کے اور اعتماد اعتقاد پر ہے اور اللہ بہت رحم والا ہے بندوں پر اور حاصل طیبی کی تقریر کا یہ ہے کہ چاہیے لے عمرؓ کہ خبر نکرے تو ایسی جگہ بُرے اعمال موتے کے سے بلکہ چاہیے کہ خبر دیوے تو اعمال نیک سے جیسے کہ فرمایا اُذْكُرُوْا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْرِ اور مقصود منع کرنا ہے حضرت عمرؓ کو اُس چیز سے کہ جرأت کی اُسپر یعنی خبر دینے فسق کے پر اس لیے کہ اعتبار فطرت یعنی اسلام اور اعتقاد پر ہے اور باوجود اسکے ایک عمل اعمال اسلام سے بھی کیا کہ کفایت کرتا ہے اُسکو

بَابُ إِعْدَادِ آلَةِ الْجِهَادِ

باب ہے بیچ تیاری اسباب جہاد کے

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ وَأَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** روایت ہے عقبہ بن عامرؓ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال میں کہ وہ منبر پر تھے فرماتے تھے اور تیار کرو واسطے جنگ کافروں کے وہ چیز کہ کر سکو تم قوت سے خبردار ہو تحقیق قوت تیراندازی ہے خبردار ہو تحقیق قوت تیراندازی ہے خبردار ہو تحقیق قوت تیراندازی ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی کلام اللہ میں جو آیا ہے وَأَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ مراد قوت سے تیراندازی ہے اور بیضاوی وغیرہ نے کہا کہ قوت وہ چیز ہے کہ بسبب اُسکے قوت حاصل کرے آدمی لڑائی میں اور حضرتؐ نے مراد قوت سے تیراندازی شاید اسلیے لی کہ یہ اقوی اور سہل ہے بہ نسبت اور چیزوں کے بیچ **وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الرُّوْمُ وَيَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے عقبہؓ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ فتح کیجاویگی تمپر روم اور کفایت کریگا تمکو اللہ یعنی شر روم کے سے پس نہ سستی کرے ایک تمہارا کھیلنے سے ساتھ تیروں اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی اگر لڑائی اہل روم کی ساتھ تیراندازی کے ہے پس چاہیے کہ عادت کرو تم ساتھ تیراندازی کے اور سیکھو اُسکو تا قادر رہو اوپر جنگ اُنکے کے اور نگاہ رکھے تمکو خدا تعالی لڑائی اُنکی سے یا مراد یہ ہے کہ ترک نہ کرو تیراندازی کو مداومت رکھو اُسپر بعد فتح کے بھی اور مغرور نہو ساتھ اُسکے کہ روم فتح ہوا اب احتیاج اسکی نرہی اس لیے کہ احتیاج تیراندازی کی ہمیشہ ہے اگرچہ بیچ قتال روم کے حاجت اسکی نرہی بسبب حاصل ہونے فتح کے اور تیراندازی کو لہو کہا باعتبار صورت کے اور واسطے رغبت دلانے

مگر تیر اندازی کرنی کمان سے اور ادب سکھانا اپنے گھوڑے کو اور کھیلنا اپنی بیوی سے پس تحقیق یہ چیزیں حق ہیں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا ابو داؤد اور دارمی نے یہ کہ اور جو شخص چھوڑ دے تیر اندازی بعد سیکھنے اُسکے کے بسبب بیزار ہونے کے اُس سے پس تحقیق وہ تیر اندازی ایک نعمت ہے کہ چھوڑ دیا اُسکو یا فرمایا کفران کیا اس نعمت کا **ف** یہ چیزیں حق ہیں اور انھیں کے حکم میں ہے ہر چیز کہ ممد ہو حق پر خواہ قبیلہ علم سے ہو خواہ عمل سے جبکہ ہو امور مباحہ سے مانند مسابقت کے پیادہ پا اور گھوڑے اور اونٹ پر وغیر ذلک ہو ع **وَعَنْ** اَبِیْ نَجِیْحٍ السُّلَمِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ بَلَغَ بِسَھْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ لَہٗ دَرَجَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ وَمَنْ رَمٰی بِسَھْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ لَہٗ عِدْلُ مُحَرَّرٍ وَمَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِی الْاِسْلَامِ کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَوٰی اَبُوْدَاوٗدَ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ وَالنَّسَائِیُّ الْاَوَّلَ وَالثَّانِیَ وَالتِّرْمِذِیُّ الثَّانِیَ وَالثَّالِثَ وَفِیْ رِوَایَتِہِمَا مَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَدَلَ فِی الْاِسْلَامِ اور روایت ہے ابی نجیح سلمی سے کہ کہا سُنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ پہنچاوے ایک تیر بیچ راہ اللہ کے یعنی مارے کافر کو پس وہ واسطے اُسکے ایک درجہ بڑا ہے بہشت میں اور جو شخص کہ پھینکے تیر بیچ راہ اللہ کے یعنی لگے کافر کو یا نہ لگے پس وہ واسطے اُسکے برابر بردہ آزاد کرنے کے ہے اور جو شخص کہ بوڑھا ہو بوڑھا ہونا اسلام میں ہوگا بوڑھا پا واسطے اُسکے نور دن قیامت کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت کیا ابو داؤد نے پہلا جملہ یعنی مَنْ بَلَغَ بِسَھْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اور نسائی نے جملہ پہلا اور دوسرا کہ دونوں بیچ بیان فضیلت تیر کے ہیں اور ترمذی نے دوسرا اور تیسرا اور بیچ روایت بیہقی اور ترمذی کے ہے جو شخص کہ بوڑھا ہوا بیچ راہ اللہ کے بدلے فی الاسلام کے **ف** بوڑھا ہوا الخ اس سے معلوم ہوا کہ منع ہے چُننا سفید بالوں کا دیکھا ابو یزید نے آئینہ میں مُنھ اپنا اور کہا ظہر الشیب ولم یظہر العیب وما ادرنا فی الغیب اور ضمیر فی روایتہما کی پھیرنی طرف نسائی اور ترمذی کے صحیح نہیں باوجودیکہ دونوں قریب ہیں مذکور اسلیے کہ نسائی نے تیسرا جملہ نہیں روایت کیا ہے پس معنی یہ ہیں کہ بیچ روایت بیہقی اور ترمذی کے لیکن اسمیں بھی ایک اشکال لازم آتا ہے کہ روایت بیہقی کی ہیں جیسے کہ اوپر مذکور ہوا انما ہی فی الاسلام ہے جواب اس کا یہ کہ معنی اسکے یہ ہیں وفی روایۃ البیہقی والترمذی یعنی ایک روایت بیہقی اور ترمذی میں یوں ہے ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا سَبَقَ اِلَّا فِیْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے لینا مال کا ساتھ مسابقت کے مگر بیچ تیر چلانے کے یا اونٹ دوڑانے میں یا گھوڑے دوڑانے میں نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** سبق اُس مال کو کہتے ہیں کہ گھوڑ دوڑ وغیرہ میں شرط کیا جاوے اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ روا نہیں لینا مال کا ساتھ مسابقت کے مگر ان تین چیزوں میں اور بعضے فقہا نے لاحق کیا ہے ساتھ انکے اُن چیزوں کو کہ اسباب جہاد سے ہیں جیسے کہ گدھا اور خچر بیچ حکم گھوڑے کے ہیں اور فیل بیچ حکم اونٹ کے ہے اور جو چیز کہ اسباب جہاد سے ہے اُسکی مسابقت میں شرط کرنا مال کا واسطے رغبت دلانے کے ہے جہاد میں بخلاف اُن چیزوں کے کہ اسباب جہاد سے نہیں مانند کبوتر بازی وغیرہ کے اُسمیں مسابقت اور لینا مال کا اُسپر جائز نہیں اور بعضوں نے پیادہ پا کی مسابقت کو اور بعضوں نے مسابقت کو ساتھ پتھر پھینکنے کے بھی لاحق کیا ہے بسبب ہونے اُنکے کے بیچ معنی تیر کے اور جاننا چاہیے کہ بیچ شرط کرنے مال کے مسابقت میں معنی قمار کے ہیں اسلیے کہ اُسمیں خطرہ ہے بیچ ملک کے اور تردد ہے بیچ فائدہ اور نقصان کے اور یہی معنی ہیں قمار کے مگر یہ کہ مال شرط کیا جاوے امام کی طرف سے یا اور تیسرے شخص کی طرف سے کہ وہ کہے جو کوئی بڑھ جاوے تجھ اُسکے لیے اسقدر مال ہے یا مال ایک جانب سے ہو دونوں میں سے جیسے کہ کہے اگر بڑھ جاوے تو مجھ تو تیرے لیے اسقدر ہے اور اگر بڑھ جاؤں میں میرے لیے کچھ نہیں ہے تجھ پر اور اگر دونوں طرف سے ہو جیسے کہ کہے اگر بڑھ جاؤں میں میرے لیے تجھ پر اسقدر ہے اور اگر تو بڑھ جاوے تو مجھ پر تیرے لیے اسقدر ہے یہ جائز نہیں اسلیے کہ صفت قمار کی ہے مگر بسبب داخل ہونے محلل کے جیسے کہ حدیث آیندہ میں آتا ہے ع ح **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَیْنَ فَرَسَیْنِ فَاِنْ کَانَ یُؤْمَنُ اَنْ یَّسْبِقَ فَلَا خَیْرَ فِیْہِ وَاِنْ کَانَ لَا یُؤْمَنُ اَنْ یَّسْبِقَ فَلَا بَاْسَ بِہٖ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَیْنَ فَرَسَیْنِ یَعْنِیْ وَھُوَ لَا یَاْمَنُ اَنْ یَّسْبِقَ فَلَیْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَیْنَ فَرَسَیْنِ وَقَدْ اَمِنَ اَنْ یَّسْبِقَ فَھُوَ قِمَارٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا

بیچ گھوڑے کے اور شکال یہ ہے کہ ہووے گھوڑا اس طرح کا کہ بیچ داہنے پاؤن اُسکے کے اور بیچ ہاتھ اُسکے کے سفیدی ہو یا بیچ داہین ہاتھ اور بائین پاؤن اُسکے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** راوی نے تو تفسیر شکال کی اس طرح کی اور شکال نزدیک صاحب قاموس و تمام اہل لغت کے گھوڑے مین یہ ہے کہ تین پاؤن گھوڑے کے سفید ہون اور ایک ہمرنگ تمام بدن کے یا بالعکس یعنی ایک پاؤن سفید ہو اور باقی ہمرنگ بدن کے اور شکال اصل مین اُس رسّی کو کہتے ہین کہ جس سے پاؤن چارپائے کے باندھتے ہین پس اس طرح کے گھوڑے کو تشبیہ دی ساتھ اسکے اور اس طرح کے گھوڑے کو مکروہ رکھا از راہ تفاؤل کے کہ وہ بصورت مشکول کے ہے اور ممکن ہے کہ تجربہ سے معلوم ہوا ہو کہ اس جنس کا گھوڑا اصیل نہ ہوتا ہو اور بعضون نے کہا کہ اگر باوجود اسکے سفیدی پیشانی پر ہو تو دور ہو جاتی ہے کراہت ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَاَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ اَمْيَالٍ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ وَبَيْنَهُمَا مِيْلٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسابقت کی درمیان اُن دو گھوڑون کے کہ اضمار کیے گئے تھے حفیا سے اور انتہا اُس مسابقت کی ثنیۃ الوداع تھا اور درمیان حفیہ اور ثنیۃ الوداع کے فاصلہ ہے چھ کوس کا اور مسابقت کی درمیان اُن گھوڑون کے کہ نہین اضمار کیے گئے تھے ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک اور درمیان اُن دونون کے فاصلہ ہے ایک کوس کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مسابقت کہتے ہین اسکو کہ دو شخص گھوڑے دوڑاتے ہین کہ دیکھین کون آگے نکلجاوے اور اضمار اسکو کہتے ہین کہ گھوڑے کو گھانس کھلاتے ہین تا قوی و فربہ ہو بعد ازان کم کرتے جاتے ہین گھانس کو اور اُسکی خوراک پر لا ٹھہراتے ہین اور ایک مکان مین بند کر کر دنیان ڈالتے ہین کہ وہ گرم ہوتا ہے اور عرق لے آتا ہے اور جب وہ عرق خشک ہوتا ہے تو سُبک ہو جاتا ہے گوشت اُسکا اور قوی ہوتا ہے راہ چلنے مین اور حفیا نام ایک موضع کا ہے چند کوس پر مدینہ سے اور ثنیۃ الوداع نام ایک پہاڑ کا ہے کہ اہل مدینہ مسافرون کو وہان تک پہونچانے کو جاتے تھے ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ وَكَانَتْ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ لَهٗ فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس رضی سے کہ کہا تھی اونٹنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ نام رکھی جاتی تھی عضبا اور نہین پیچھے چھوڑی جاتی تھی یعنی جس اونٹ سے مقابلہ کرتی دوڑنے مین اُس سے آگے بڑھ جاتی پس آیا ایک اعرابی اپنے اونٹ پر پس بڑھ گیا اُسکا اونٹ اُس اونٹنی سے پس سخت غم ہوا اُس کا مسلمانون پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اثر ثابت ہے اللہ پر یہ کہ نہین بلند ہوتی کوئی چیز دنیا سے مگر کہ پست کر دیتا ہے اللہ تعالی اُس کو نقل کی یہ بخاری نے **ف** عضبا کہتے ہین اُس اونٹنی کو کہ کان اُسکے کٹے یا چرے ہون اور یہ وہی اونٹنی حضرت کی ہے کہ اسکو قصوا بھی کہتے ہین یا یہ اور تھی اسمین دو قول ہین اور وہ اونٹنی حضرت کی کان کٹی یا کان چری نہ تھی ولیکن خلقی ہی کان اُسکے چھوٹے تھے اور قعود اونٹ جوان کو کہتے ہین کہ نیا سواری مین لگا ہو اور لائق سواری کے ہوا ہو اور ادنی اُسکے دو برس ہین چھ برس تک بعد ازان اُسکو جمل کہتے ہین ع ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهٗ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهٖ وَمُنْبِلَهٗ فَارْمُوْا وَارْكَبُوْا وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا كُلُّ شَيْءٍ يَلْهُوْ بِهِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْيَهٗ بِقَوْسِهٖ وَتَادِيْبَهٗ فَرَسَهٗ وَمُلَاعَبَتَهٗ امْرَاَتَهٗ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهٗ رَغْبَةً عَنْهُ فَاِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا اَوْ قَالَ كَفَرَهَا روایت ہے عقبہ بن عامر رضی سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق اللہ داخل کرتا ہے بسبب ایک تیر کے یعنی تیر پھینکنے کے کفار پر تین شخصون کو بہشت مین ایک بنانیوالے اُسکے کو کہ امید رکھے بیچ بنانے اپنے کے ثواب کی یعنی بناوے بہ نیت اسکے کہ جہاد مین کام آوے اور دوسرے تیر پھینکنے والے کو یعنی جہاد مین اور تیسرے دینے والے تیر کے کو یعنی بیچ ہاتھ تیر انداز کے خواہ اپنا تیر دے خواہ اُسکا خواہ پہلے دے یا نشانے پر سے اُٹھا کر پس تیر اندازی کرو اور سواری کرو گھوڑون پر یعنی سیکھو سواری اور تیر اندازی تمہاری بہت پیاری ہے طرف میرے سوار ہونے سے جو چیز کہ کھیلے ساتھ اُسکے آدمی باطل و ناروا ہے

لہ مشکول وہ جو چار پایہ ہو کہ پاؤن اسکے بندھے ہوئے ہون ۱۲ سلہ مسابقت دوڑنا دو شخصون کا آپس مین کہ دیکھین کون آگے نکل جاوے ۱۲

یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **وَعَنْ** عُتْبَۃَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَقُصُّوْا نَوَاصِیَ الْخَیْلِ وَلَا مَعَارِفَھَا وَلَا اَذْنَابَھَا فَاِنَّ اَذْنَابَھَا مَذَابُّھَا وَمَعَارِفَھَا دِفَاؤُھَا وَنَوَاصِیَھَا مَعْقُوْدٌ فِیْھَا الْخَیْرُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے عتبہ بن سلمی سے یہ کہ اُنسنے سُنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہ کترو بال گھوڑونکی پیشانیوں کے اور نہ ایالین انکی اور نہ دُمین انکی اسلیے کہ دُمین انکی چوریان انکی ہین کہ اُنسے مکھیان اُڑاتے ہین اور ایالین انکی سبب گرم ہونے اُنکے کی ہین اور اُنکے پیشانیون کے بالونین بندھی ہے بھلائی نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** اَبِیْ وَھْبِ الْجُشَمِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ارْتَبِطُوا الْخَیْلَ وَامْسَحُوْا بِنَوَاصِیْھَا وَاَعْجَازِھَا اَوْ قَالَ اَکْفَالِھَا وَقَلِّدُوْھَا وَلَا تُقَلِّدُوْھَا الْاَوْتَارَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابی وہب جشمی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھ رکھو گھوڑے اور ہاتھ پھیرا کرو انکی پیشانیون پر اور انکی پیٹھون پر یا فرمایا بدلے اعجازہا کے اکفالہا معنی ایک ہی ہین اور گنڈے باندھو انکی گردنون مین اور نہ باندھو انکی گردنون مین چلّے کمان کے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** باندھ رکھو الخ یہ کنایہ ہے فربہ کرنے اُنکے سے جہاد کے لیے اور ہاتھ پھیرنے سے مقصود صاف کرنا انکا ہے گرد وغبار سے اور پہچاننا حال فربہی اُنکے کا ہے اور اس سے انس وراحت بھی حاصل ہوتی ہے انکو اور عادت جاہلیت کی تھی کہ چلّے کمان کے گھوڑون کی گردنون مین باندھتے تھے تا نظر نہ لگے اس سے منع فرمایا واسطے تنبیہ کرنے کے اسپر کہ یہ رد تقدیر نہین کرتا یا اسلیے کہ گلا نہ گھُٹے اُسکا ۔ح ۔ع **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدًا مَّامُوْرًا مَا اخْتَصَّنَا دُوْنَ النَّاسِ بِشَیْءٍ اِلَّا بِثَلٰثٍ اَمَرَنَا اَنْ نُّسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَاَنْ لَّا نَاْکُلَ الصَّدَقَۃَ وَلَا اَنْ نُّنْزِیَ حِمَارًا عَلٰی فَرَسٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بندے امر کیے گئے نہین خاص کیا ہم کو سواے لوگون کے ساتھ کسی چیز کے مگر ساتھ تین چیزون کے حکم کیا ہم کو یہ کہ پورا کرین ہم وضو کو اور یہ کہ نہ کھاوین ہم صدقہ اور یہ کہ نہ جست کرواوین ہم گدھون کو گھوڑیون پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** امر کیے گئے کہ کرتے تھے جو کچھ حکم کیے جاتے تھے خدا تعالیٰ کیطرف سے اور حکم نہین کرتے تھے ساتھ کسی چیز کے اپنی طرف سے اور اپنی خواہش نفس سے اور مخصوص نہین کرتے تھے کسی کو ساتھ کسی چیز کے احکام سے کہ چاہتے حتی کہ اہل بیت کو کہ اخص واقرب تھے جیسے کہ کہا کہ نہین خاص کیا ہمکو الخ اور نہ جست کرواوین ہم الخ تا پیدا ہو اُس سے خچر اس سے منع اسلیے کیا کہ لازم آتا ہے قطع نسل کا اور طلب کرنا ادنی چیز کا بدلے اچھی چیز کے اسلیے کہ خچر نہین کام آتا جہاد وغیرہ مین پس یہ مکروہ ہے اور اگر کہا جاوے کہ خاص کرنا بیچ نہی کے کھانے صدقہ سے تو ظاہر ہے لیکن حکم کرنا ساتھ پورا کرنے وضو کے اور نہی جست کروانے گدھے کے سے گھوڑی پر شامل ہے سب اُمت کو خاص ہونا ان کو کیا معنی جواب یہ کہ مراد لازم اور واجب کرنا ہے اپنیر کہ اہلبیت ہین یا تاکید اور مبالغہ منظور ہے انکے حق مین اور اس حدیث مین رد بلیغ ہے شیعہ پر کہ وہ کہتے ہین خاص کیا حضرت نے اہلبیت کو ساتھ علوم مخصوصہ کے اور مثل اسکے وہ حدیث ہے کہ اوپر گذری حضرت علیؓ سے جبکہ پوچھے گئے ھل عندکم شیٔ لیس فی القراٰن فقال والذی فلق الحبۃ وبرأ النسمۃ ما عندنا الا ما فی القراٰن الا فھما یعطی الرجل فی کتابہ وما فی الصحیفۃ الحدیث ۔ح ۔ع **وَعَنْ** عَلِیٍّؓ قَالَ اُھْدِیَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَغْلَۃٌ فَرَکِبَھَا فَقَالَ عَلِیٌّ لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِیْرَ عَلَی الْخَیْلِ فَکَانَتْ لَنَا مِثْلُ ھٰذِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا یَفْعَلُ ذٰلِکَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا ہدیہ بھیجا گیا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خچر پس سوار ہوے اُسپر پس کہا حضرت علیؓ نے اگر جست کرواوین ہم گدھون کو گھوڑیون پر پس ہون واسطے ہمارے مانند ان خچرون کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرتے ہین یہ وہ شخص کہ نہین جانتے ہین نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** نہین جانتے یہ کہ چھوڑنا گھوڑے کا گھوڑی پر بہتر ہے اس سے واسطے اُس چیز کے کہ ذکر کیے گئے منافع اُسکے یا نہین جانتے احکام شریعت کے اور نہین راہ پاتے طرف اُس چیز کے کہ وہ اولی ہے اُنکے لیے اور اسمین نہی ہے جست کروانے گدھے کے سے گھوڑی پر اور یہ نہی کراہت کے لیے ہے ۔ع ۔ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَتْ قَبِیْعَۃُ سَیْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّۃٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تھی ٹوپی قبضہ تلوار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چاندی سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے **ف** شرح السنہ مین لکھا ہے کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے زیور تلوار کا ساتھ تھوڑی سی چاندی کے اور اسی طرح کمربند اور سونے کا نہین جائز کسی میں بھی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ داخل کرے ایک گھوڑا درمیان دو گھوڑون کے پس اگر ہو تیسرا گھوڑا اسطرح کا کہ امن مین کیا جاتا ہے اس سے کہ سبقت کیا جاوے
یعنی بلکہ معلوم ہو کہ آگے ہی بڑھ جاویگا بسبب ہونے اُسکے کے تیز رو پس نہین بھلائی اُسمین اور اگر نہ امن کیا جاوے اس سے کہ سبقت کیا جاوے پس نہین مضائقہ
ساتھ اُسکے نقل کی یہ شرح السنہ مین اور بیچ روایت ابی داؤد کے کہا جو شخص کہ داخل کرے گھوڑا درمیان دو گھوڑون کے یعنی ایسا گھوڑا ہو کہ نہ امن مین ہو اس
سے کہ سبقت کیا جاوے پس نہین ہے قمار اور جو شخص کہ داخل کرے گھوڑے کو درمیان دو گھوڑون کے اور تحقیق امن مین ہو اس سے کہ سبقت کیا جاوے پس وہ قمار ہی
ف جو شخص کہ داخل کرے الخ یہ صورت تحلیل کی ہی اور محلل وہ ہی کہ لاوے گھوڑے کو درمیان اُن دو گھوڑون کے کہ نکلے ہین دوڑنے کے لیے اور شرط جانبین سے
کی ہو اور عقد قمار ہوئی ہے پس در لاوے گھوڑا الشرط اسکے کہ اگر گھوڑا تیسرا بڑھ گیا لیویگا دونون سے اور اگر پیچھے رہ گیا نہین اُسپر کچھ اور یہ محلل بسبب اُسکے ہوا سبب
اُسکے عقد قمار سے نکلتا ہے کہ پہلے شرط جانبین سے تھی اور اب ایک جانب سے پس اگر محلل بڑھ جاوے اُن دونون سے لیوے مال مشروط اُنسے اور اگر وہ دونون
بڑھ جاوین اُس سے نہ دیوے اُنکو اور دونون مین جو ایک دوسرے سے بڑھ جاویگا اُسکو لینا جائز ہوگا دوسرے سے اور کہا مظہر نے کہ محلل کو چاہیے کہ ایسے گھوڑے پر سوار ہو کہ
مانند گھوڑے اُن دونون کے ہو دے یا قریب اُنکے دوڑنے مین پس اگر ہوگا گھوڑا محلل کا تیز رو اسطرح کا کہ وہ جانتا ہے کہ اُن دونون کے گھوڑے میرے گھوڑے سے
نہین بڑھ سکتے کے نہین جائز بلکہ ہونا نہ ہونا اُسکا برابر ہے اور اگر نہین جانتا ہو یقینا کہ میرا گھوڑا بڑھ جاویگا اُن دونون کے گھوڑون سے یا نہین جانتا ہو کہ میرا گھوڑا پیچھے
رہ جاویگا تو جائز ہی حاصل یہ کہ اگر محلل کا گھوڑا ایسا ہو کہ احتمال بڑھ جانے اور نہ بڑھ جانے کا رکھتا ہے تو جائز ہے والا نہین ع ح + والدر وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ زَادَ يَحْيٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ فِي الرِّهَانِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ فِيْ بَابِ الْغَصَبِ
اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی جلب ور نہ جنب زیادہ کیا یحیی نے بیچ حدیث اپنی کے لفظ فی الرہان کو یعنی کہا لا جلب
ولا جنب فی الرہان اور مراد رہان سے یہی مسابقت اور شرط کرنی ہی گھوڑ دوڑ مین نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے اور نقل کی یہ ترمذی نے ساتھ زیادتی بعض الفاظ
اور معانی کے بیچ باب غصب کے ف جلب زکوۃ مین یہ ہی کہ زکوۃ لینے والا دور اُترے زکوۃ دینے والون سے اور حکم کرے اُنکو کہ مواشی یہان میرے پاس آؤ
اور جنب یہ کہ مال والے اپنے موضع سے دور جا بیٹھین اور زکوۃ لینے والے کو مشقت مین ڈالین تا وہ وہین جاوے پس دونون مکروہ و ممنوع ہین اور جلب
گھوڑ دوڑ مین یہ کہ ایک شخص کو پیچھے اپنے گھوڑے کے لگا لیوے کہ گھوڑے کو ڈانٹتا رہے تا وہ آگے بڑھ جاوے اور جنب یہ کہ ایک اور گھوڑا بیچ پہلو گھوڑے اپنے کے
رکھے اور جب گھوڑا سواری کا تھک جاوے تو اُس گھوڑے پر سوار ہووے یہ بھی منع ہے ع ح وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْخَيْلِ
الْاَدْهَمُ الْاَقْرَحُ الْاَرْثَمُ ثُمَّ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْيَمِيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ اَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلٰى هٰذِهِ الشِّيَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہ
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہترین گھوڑون کا گھوڑا سیاہ ہے کہ بیچ پیشانی اُسکی کے تھوڑی سفیدی ہو اور ناک کی طرف سفیدی ہو پھر وہ گھوڑا بہتر ہی کہ جسکی
پیشانی پر تھوڑی سی سفیدی ہو اور ہاتھ پانوُن سفید ہون لیکن دایان ہاتھ سفید نہو اور اگر نہو سیاہ پس کمیت اوپر اسی علامت کے نقل کی یہ ترمذی و دارمی نے
ف کمیت اُس گھوڑے کو کہتے ہین کہ دُم اور بال اُسکی سیاہ ہو اور باقی سُرخ اور اوپر اسی علامت کے یعنی جو کہ سیاہ گھوڑے مین ذکر کیگئی سفیدی پیشانی وغیرہ کی +
ع وَعَنْ اَبِيْ وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْ اَشْقَرَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْ اَدْهَمَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی وہب جشمی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم ہی تمکو گھوڑا کمیت سفید پیشانی اور سفید پانوُن کا یا اشقر سفید پیشانی
اور سفید ہاتھ پانوُن کا یا سیاہ سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پانوُن کا نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف اشقر کہتے ہین گھوڑے سُرخ رنگ کو اور فرق کمیت
و اشقر مین یہ ہی کہ کمیت کی دُم اور ایال سیاہ ہوتی ہی اور اشقر کی سُرخ ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْنُ الْخَيْلِ فِي
الشُّقْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت گھوڑون کی بیچ گھوڑون سُرخ رنگ کے ہے نقل کی

اور یہ آخری غزوہ حضرت کا ہے اور جامع الاصول مین حدیث ابوداؤد کی کعب بن مالک سے نقل کی ہے کہ کم تھا کہ باہر نکلین حضرت سفر کے لیے مگر روز پنجشنبہ کے
جسوقت کہ جہاد کے لیے جاتے اور پنجشنبہ کے نکلنے مین کئی احتمال ہین ایک تو یہ کہ دن مبارک ہے چڑھتے ہین اسمین اعمال بندون کے طرف اللہ تعالی کے پس چاہا
حضرت نے کہ چڑھایا جاوے آج عمل جہاد کا کہ افضل اعمال ہے اور دوسرے یہ کہ خمیس بمعنی لشکر کے ہے پس اسمین تفاول ہے ساتھ اسکے کہ فتح یا دین لشکر کہ انکی طرف
جاتے ہین و اللہ اعلم جو کچھ کہ موافق سنت نبوی کے ہے یہ ہے اور مدار او پر استخارہ اور تفویض و توکل کے ہے اور سلف سے صلا منقول نہین کہ اتباع احکام نجوم
اور اختیار ساعت بحکم نجوم کرتے ہون امیر المؤمنین حضرت علی رض سے منقول ہے کہ کسی نے انکے پاس کسی کو کہا کہ فلانے روز جا اور فلانے روز نہ جا فرمایا اگر شمشیر میرے
ہاتھ مین ہوتی تو مارتا مین گردن تیری رہتے تھے ہم بیچ خدمت ابو القاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ سنا ہمنے نزدیک انکے کہ ذکر کیا جاتا کہ فلانے روز
مسافرت کرنی چاہیے اور فلانے روز نہ کرنی چاہیے اور جو کچھ کہ قمر در عقرب و محاق حضرت علی رض سے روایت کرتے ہین صحت کو نہین پونہچا ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی الْوَحْدَۃِ مَا اَعْلَمُ مَا سَارَ رَاکِبٌ بِلَیْلٍ وَحْدَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عبد اللہ
بن عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر جانین آدمی اس چیز کو کہ تنہا سفر کرنے مین ہے اسقدر کہ جانتا ہون مین نہ چلے سوار رات کو تنہا نقل کی یہ بخاری نے
ف اس چیز کو یعنی ضرر دینی اور دنیوی کو ضرر دینی یہ ہے کہ بسبب تنہائی کی جماعت نہین میسر ہوتی اور ضرر دنیوی یہ ہے کہ کوئی غمخوار و مددگار نہین ہوتا اور قید سوار
کی اور رات کی اسلیے لگائی کہ سوار کو بہ نسبت پیادہ کے خطر زیادہ ہوتا ہے خصوصا رات کو ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ
الْمَلٰٓئِکَۃُ رُفْقَۃً فِیْھَا کَلْبٌ وَّلَا جَرَسٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ساتھ ہوتے فرشتے اس قافلے کے کہ اُسمین
کتا ہو یا گھنٹا نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد فرشتون سے فرشتے رحمت کے ہین نہ کتبہ اور حفظہ اور مراد کتے سے وہ کتا ہے کہ نگہبانی کے لیے نہو لیس کتا رکھنا پاسبانی
کے لیے اور محافظت مواشی کے لیے مباح ہے اور جرس اسکو کہتے ہین کہ جانور وغیرہ کے گلے مین باندھا جاتا ہے اور آواز کرتا ہے یعنی گھنٹا اور گھنگرو اور سبب اسکے
منع ہونے کا یہ ہے کہ مشابہ ساتھ ناقوس کے ہے یا اس لیے کہ ان لٹکانے کی چیزون مین سے ہے کہ منع ہے لٹکانا انکا یا سبب کراہت آواز انکی کے اور مؤید ہے
اسکا قول حضرت کا کہ آگے آتا ہے مزامیر الشیطان اور شرح السنہ مین روایت کیا گیا ہے کہ ایک لڑکی حضرت عائشہ رض پاس آئی اس حال مین کہ اسکے پانو مین
گھنگرو باجا بجن تھی کہا حضرت عائشہ رض نے کہ نکالو میرے پاس سے تفرق کرنے والی ملائکہ کی کو اور فرمایا حضرت نے کہ ساتھ ہر جرس کے شیطان ہے
ع **وَعَنْہُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْجَرَسُ مَزَامِیْرُ الشَّیْطٰنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ گھنٹا مزامیر الشیطان ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مزامیر جمع مزمار کی ہے مزمار کہتے ہین نے کو کہ بجائی جاتی ہے اور زمر اور تزمیر کہتے ہین گانے کو ساتھ نے کے
اور مزامیر بلفظ جمع اس لیے فرمایا کہ آواز اسکی منقطع نہین ہوتی گویا جزو اسکا مزمار ہے اور مزامیر شیطان اسکو اس لیے فرمایا کہ وہ باز رکھتا ہے ذکر و فکر سے ع
ح **وَعَنْ** اَبِیْ بَشِیْرِ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّہٗ کَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا لَا تَبْقَیَنَّ
فِیْ رَقَبَۃِ بَعِیْرٍ قِلَادَۃٌ مِّنْ وَّتَرٍ اَوْ قِلَادَۃٌ اِلَّا قُطِعَتْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی بشیر انصاری سے یہ کہ وہ تھے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ بعضے سفرون
انکے کے پس بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو کہ ندا کرے اہل سفر مین اس حکم کو کہ نہ باقی چھوڑا جاوے بیچ گردن کسی اونٹ کے قلادہ چلہ کمان کا یا فرمایا نہ باقی رہے
قلادہ مگر کاٹا جاوے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ شک راوی ہے کہ حضرت نے قلادہ من وتر فرمایا یا مطلق قلادہ فرمایا اور انکے کاٹنے کو اس لیے فرمایا کہ انمین
گھنٹا باندھتے تھے اور وہ مزامیر شیطان ہین جیسے کہ اوپر گذرا یا اس لیے فرمایا کہ انمین منکے وغیرہ ڈال کر جانورون کے گلے مین باندھتے تھے بگمان اسکے کہ بسبب انکے
محفوظ رہین گے آفات سے پس منع فرمایا حضرت نے اس سے کہ یہ اللہ کی تقدیر کو نہین پھیرتا ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَقَّھَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِی السَّنَۃِ فَاَسْرِعُوْا عَلَیْھَا السَّیْرَ وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّیْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِیْقَ فَاِنَّھَا

[Margin notes:]
سلف صحابہ
قمر در عقرب
... اور صاحب مجمع البحار ... موضوعات ... عقرب کی موضوع ہے جیسا کہ سخاوی ... وغیرہ سے نقل کیا ...
... کہ اہل عرب جاہلیت مین کرتے تھے ۱۲
لکھنے والے ۱۲
حفظہ حفاظت کرنے والے ۱۲

وَعَنْ هُودِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَدِّهِ مَزِيْدَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ہود بن عبداللہ بن سعد سے کہ نقل کی دادا اپنے سے کہ مزیدہ ہے کہا آئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم دن فتح مکہ کے اسحال میں کہ انکی تلوار پر تھا سونا اور چاندی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** یہ حدیث لائق دلیل پکڑنے کے نہیں بیچ جائز ہونے استعمال سونے کے ہتھیار میں اسلیے کہ سند اسکی قوی نہیں **وَعَنْ** سَائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سائب بن یزید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تھیں دن احد کے دو زرہیں کہ ایک کو دوسرے پر پہن لیا تھا نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ جائز ہے مبالغہ کرنا اسباب جہاد میں اور یہ منافی توکل کے نہیں ہے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَايَةُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلِوَاءُهُ اَبْيَضَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھا بڑا نشان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیاہ اور چھوٹا نشان انکا سفید نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ اِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَسْاَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے موسیٰ بیٹے عبیدہ مولی محمد بن قاسم کے سے کہ کہا بھیجا مجکو محمد بن قاسم نے طرف براء بن عازب کے درحالیکہ پوچھتا تھا محمد براء سے نشان رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے پس کہا براء نے کہ تھا نشان سیاہ رنگ کا کہ کپڑا اُسکا چوکور تھا قسم نمرہ کے سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** مراد سیاہ رنگ سے یہ ہے کہ غالب رنگ اسکا سیاہ تھا کہ دُور سے سیاہ معلوم ہوتا تھا نہ سیاہ رنگ خالص اسلیے کہ کہا نمرہ سے اور نمرہ اُس کملی کو کہتے ہیں کہ اسمین خط سیاہ اور سفید ہوتے ہیں مشابہت دی اسکو ساتھ نمرہ یعنی چیتے کے ع ح **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاءُهُ اَبْيَضُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکہ میں یعنی دن فتح مکہ کے اسحالمین کہ نشان آپکا سفید تھا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہے انسؓ سے کہ کہا نہیں تھی کوئی چیز محبوب تر طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عورتوں کے گھوڑوں سے یعنی جہاد کیلیے نقل کی یہ نسائی نے **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ عَرَبِيَّةٌ فَرَاٰى رَجُلًا بِيَدِهِ قَوْسٌ فَارِسِيَّةٌ قَالَ مَا هٰذِهِ اَلْقِهَا وَعَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ وَاَشْبَاهِهَا وَرِمَاحِ الْقَنَا فَاِنَّهَا يُؤَيِّدُ اللّٰهُ لَكُمْ بِهَا فِي الدِّيْنِ وَيُمَكِّنُ لَكُمْ فِي الْبِلَادِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا تھی بیچ ہاتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کمان عربی پس دیکھا ایک شخص کو اُسکے ہاتھ میں تھی کمان فارسی فرمایا کیا ہے یہ ڈالدے اسکو اور لازم ہے تمکو اسطرح کی کمان رکھنی یعنی عربی اور مانند اسکے کے یعنی ہیئت میں اور لازم ہے تمکو نیزے کامل پس تحقیق قصہ یہ ہے کہ مدد کریگا اللہ تمھاری بسبب انکے دین میں اور جاد یگا تمکو شہروں میں نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** گویا اُن صحابی نے دیکھا کمان فارسی کو قوی تر اور سخت تر پس اختیار کیا اُسکو کمان عربی پر پھر گمان کیا کہ وہ بہت مددگار ہے لڑائی میں اور فتح ہونے شہروں کے میں پس ارشاد کیا حضرتؐ نے اُسکو کہ یوں نہیں ہے کہ جسطرح تو خیال کرتا ہے بلکہ نصرت دیتا ہے اللہ تعالیٰ دین میں جسکو چاہتا ہے اور نصرت اُسکی طرف سے ہے اور ساتھ قوت و قدرت اُسکی کے ہے نہ ساتھ قوت تمھاری کے اور قوت ساز و سامان تمھارے کے ع ح

بَابُ اٰدَابِ السَّفَرِ باب ہے بیچ بیان آداب سفر کے **ف** خواہ سفر جہاد کا ہو یا حج کا یا سوائے انکے کا اور آداب سفر کے بہت ہیں بعضے اس طرح کے ہیں کہ رعایت اُنکی پہلے سفر سے کرنی چاہیے اور بعضے درمیان سفر کے اور بعضے بعد از رجوع کے چنانچہ کتاب احیاء العلوم میں خوب تفصیل سے بیان کیے ہیں ع ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَّخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے کعب بن مالک سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جمعرات کے دن بیچ غزوہ تبوک کے اور تھے حضرتؐ دوست رکھتے نکلنا دن جمعرات کے سفر جہاد کیلیے نقل کی یہ بخاری نے **ف** تبوک نام ایک موضع کا ہے شام میں ایک مہینے کی راہ ہے مدینے سے اور غزوہ تبوک سنہ نو میں ہوا

وقت کا ہو کہ صفیہؓ مال غنیمت خیبر کے سے تھیں کہ پہلے دحیہ کلبی کے ہاتھ لگی تھیں اور اُنسے حضرتؐ نے لیا اور آزاد کر نکاح کیا اُنسے اور اپنے ساتھ بٹھا کر سواری پر لائے
ح وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا وَكَانَ لَا يَدْخُلُ إِلَّا غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں آتے تھے اہل اپنے کے پاس رات کو یعنی سفر سے اور نہیں داخل ہوتے تھے یعنی گھر میں مگر اول روز یا آخر روز نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ أَهْلَهُ لَيْلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دراز ہو ایک تمہارے کو غائب ہونا یعنی سفر میں بہت دن لگیں پس نہ آوے اپنے گھر میں رات کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
شرح السنہ میں روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا انھوں نے کہ رات کو آئے گھر میں دو شخص بعد منع کرنے حضرتؐ کے پس پایا ہر ایک نے اپنی بیوی کے ساتھ مردوں کو ع
وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ أَهْلَكَ حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ داخل ہو تو رات کو یعنی شہر میں پس نہ داخل ہو اپنی اہل کے پاس یہاں تک کہ بال زیر ناف کے لیوے بیوی اور کنگھی کرے وہ بیوی
کہ پراگندہ ہوں بال اُسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حاصل یہ کہ صبر کرے تا عورت اپنے کو آراستہ اور مستعد صحبت کا کرے اور کہا نووی نے کہ یہ سب مکروہ
ہے واسطے اُسکے کہ دور دراز ہو سفر اُسکا اور جسکا سفر قریب ہو کہ توقع ہو اُسکے آنے کی رات کو تو نہیں مضائقہ ہے بموجب قول حضرتؐ کے اذا اطال الرجل الغیبۃ اور ایسے ہی
جب ہو بڑے لشکر میں اور مشہور ہو آنا لشکر کا اور جانے بیوی اور گھر والی اُسکی کہ وہ آتا ہے تو نہیں مضائقہ ہے رات کے آنیکا اسلیے کہ مراد مستعد ہونا اُسکا ہے سو حاصل ہے کہتا
ہوں میں لیکن ضرور ہے کھٹکھٹانا دروازے کا اور انتظار کرنا جواب کا ع ح وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَحَرَ جَزُورًا أَوْ بَقَرَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے مدینہ میں تو ذبح کیا اونٹ یا گائیں ف دلالت کیا اِس حدیث نے اِسپر کہ ضیافت کرنی بعد آنیکے سفر
سے سنت ہے وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ لِلنَّاسِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے کعب بن مالکؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتے سفر سے مگر دنکو وقت چاشت کے پس جس وقت کہ آتے پہلے جاتے مسجد میں اور پڑھتے اُسمیں یعنی پہلے
بیٹھنے سے دو رکعتیں یعنی تحیۃ المسجد یا صلوۃ چاشت پھر بیٹھتے اُسمیں واسطے ملاقات لوگوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف وقت چاشت کے یہ باعتبار اکثر کے ہے ورنہ آنا پہلے
گذر ہی چکا ہے کہ نہیں آتے تھے مگر اول روز میں یا آخر روز میں ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لِي ادْخُلِ
الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تھا میں ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر میں پس جب آئے ہم مدینہ میں فرمایا مجھکو داخل ہو مسجد
میں اور پڑھ اُسمیں دو رکعتیں نقل کی یہ بخاری نے ف ثابت ہوا داخل ہونا مسجد میں مسافر کو ساتھ حدیث حضرتؐ کے فعلاً اور قولاً اور اسمیں اشارہ ہے طرف تعظیم شعائر اللہ کے اور
اشارہ ہے طرف اِسکے کہ مسجد بمنزلہ گھر کے ہے گھروں اللہ کے سے اور جانیوالا اُسمیں گویا ملاقات کرنیوالا ہے اللہ سبحانہ سے ع

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ أَوَّلِ
النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا فَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ أَوَّلَ النَّهَارِ فَأَثْرٰى وَكَثُرَ مَالُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے صخر بن وداعہ غامدی
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی برکت دے واسطے اُمت میری کے بیچ اول روز اُنکے کے یعنی اول روز میں طلب علم کریں یا کسب یا سفر وغیرہ ذلک تو
برکت حاصل ہو اُسمیں اور تھے حضرتؐ جس وقت بھیجتے لشکر چھوٹا یا بڑا بھیجتے اُسکو اول روز اور تھا صخر سوداگر پس بھیجتا تھا مال تجارت اپنی کا اول روز میں پس مالدار ہوا
اور بہت ہوا مال اُسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ
تُطْوٰى بِاللَّيْلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم اپنے پر رات کو چلنا اس لیے کہ تحقیق زمین لپیٹی جاتی
ہے رات کو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی قناعت نکرو دن کے چلنے پر بلکہ کچھ رات کو بھی چلا کرو اسلیے کہ آسان ہوتا ہے چلنا اور خیال کرتا ہے راہ چلنے والا کہ تھوڑا

طرق الدواب وماوى الهوام بالليل وفي رواية اذا سافرتم في السنة فبادروا بها نقيها رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ سفر کرو تم ارزانی میں پس دو اونٹوں کو حق انکا زمین سے یعنی گھانس یعنی چھوڑ دیا کرو انکو ساعت بساعت تا چریں اور تیز چلیں اور جب سفر کرو تم
قحط سالی میں پس جلدی چلو انپر یعنی تاخیر نہ کرو راہ میں تا پہنچاویں تمکو منزل مقصود کو پہلے اسکے کہ ضعیف ہوں اور جسوقت کہ اترو تم رات کو پس الگ رہو راہ سے یعنی رستے پر مت
اترو اسواسطے کہ رستے راہیں ہیں چارپایوں کی اور ٹھکانے ہیں موذی جانوروں کے یعنی سانپ بچھو وغیرہ کے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جسوقت سفر کرو تم قحط
سالی میں پس شتابی کرو چلنے میں درحالیکہ باقی ہو اونٹوں میں گودا انکا یعنی قوت انکی بدن کی نقل کی یہ مسلم نے وعن ابي سعيد الخدري قال بينما نحن في
سفر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ جاء رجل على راحلة فجعل يضرب يمينا وشمالا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان
معه فضل ظهر فليعد به على من لا ظهر له ومن كان له فضل زاد فليعد به على من لا زاد له قال فذكر من اصناف المال حتى راينا انه
لا حق لاحد منا في فضل رواه مسلم اور روایت ہے ابو سعید خدریؓ سے کہ کہا اسوقت کہ تھے ایک سفر میں ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
ناگہاں آیا حضرت کے پاس ایک شخص اونٹ پر پس شروع کیا کہ پھیرتا تھا اونٹ کو دائیں اور بائیں پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو ساتھ
اسکے زیادہ سواری پس چاہیے کہ دیوے وہ سواری اس شخص کو کہ نہیں سواری واسطے اسکے اور جو شخص کہ ہو واسطے اسکے زیادہ توشہ پس دے اس شخص
کو کہ نہیں توشہ واسطے اسکے کہا راوی نے پس ذکر کیا حضرت نے اقسام مال یعنی فرمایا کہ جسکے پاس ہو فلانا مال اور فلانا مال مانند کپڑے وغیرہ کے زیادہ حاجت سے
پس خرچ کرے اسپر کہ جسکے پاس وہ نہو یہانتک کہ جانا ہمنے یہ کہ نہیں حق واسطے کسی کے ہم میں سے بیچ زیادتی مال کے نقل کی یہ مسلم نے ف پھیرتا تھا اونٹ کو
دائیں اور بائیں بسبب تھک جانے اسکے کے یا معنی یہ ہیں کہ پھیرتا تھا آنکھیں اپنی اور دیکھتا تھا دائیں اور بائیں واسطے طلب اس چیز کے کہ روا کرے حاجت
اپنی ساتھ اسکے حاصل یہ کہ وہ عاجز تھا زاد و راحلہ سے حضرت نے رغبت دلائی لوگوں کو کہ درماندہ کی خبرگیری کریں ع ع وعن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم السفر قطعة من العذاب يمنع احدكم نومه وطعامه وشرابه فاذا قضى نهمته من وجهه فليعجل الى
اهله متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر ایک ٹکڑا ہے عذاب کا باز رکھتا ہے ایک تمہارے کو نیند اسکی سے اور
کھانے اسکے سے اور پینے اسکے سے پس جسوقت کہ پورا کر چکے ایک تمہارا حاجت اپنی سفر اپنے سے پس چاہیے کہ جلدی کرے طرف اہل اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے ف ایک ٹکڑا ہے یعنی سفر ایک نوع ہے انواع عذاب جہنم سے بموجب قول اللہ تعالی کے سارهقه صعودا اور سفر کھانے وغیرہ سے باز رکھتا ہے کہ بحسب عادت
وجلن کے یہ چیزیں نہیں میسر ہوتیں اور تخصیص ان چیزوں کی بطور مثال کے فرمائی والا سفر میں فوت ہوتے ہیں بہت امور دینی اور دنیوی مانند جمعہ و جماعت
اور حقوق اہل اور قرابتیوں کی اور مشقت گرمی اور سردی وغیر ذلک کے پیش آتی ہے ع ح وعن عبد الله بن جعفر قال كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا قدم من سفر تلقي بصبيان اهل بيته وانه قدم من سفر فسبق بي اليه فحملني بين يديه ثم جيء باحد ابني فاطمة فاردفه
خلفه قال فادخلنا المدينة ثلثة على دابة رواه مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن جعفرؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت
کہ آتے سفر سے استقبال کیے جاتے ساتھ لڑکوں اہلبیت اپنے کے یعنی اہلبیت کے لڑکوں کو حضرت پاس لیجاتے اور تحقیق حضرت آئے ایک سفر سے پس پیش
کیا گیا میں طرف حضرت کے پس اٹھایا اور سوار کیا مجکو آگے اپنے پھر لائے گئے ایک دونوں بیٹوں فاطمہؓ کے سے یعنی حضرت امام حسن یا امام حسین پس بٹھایا
انکو پیچھے اپنے پھر داخل کیے گئے ہم مدینہ میں تینوں ایک جانور پر نقل کی یہ مسلم نے وعن انس انه اقبل هو وابو طلحة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ومع النبي
صلى الله عليه وسلم صفية مردفها على راحلته رواه البخاري اور روایت ہے انسؓ سے کہ تحقیق انسؓ آئے وہ اور ابوطلحہ یعنی سفر خیبر کے سے ہمراہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ ساتھ حضرت کے تھیں صفیہ کہ پیچھے بٹھایا تھا انکو اپنی سواری پر نقل کی یہ بخاری نے ف یہ قصہ خیبر سے پھرنے کے

پاوین اور آزار پونہچاوین تمکو بس نہ اُترے لوگ بعد اس فرمانیکے کسی منزل مین مگر ملے ہوئے بعض اُنکے طرف بعض کے یہانتک کہ کہا جاتا تھا اگر پھیلایا جاوے اُنپر
ایک کپڑا البتہ ڈھانک لے سب کو نقل کی یہ ابوداوٗد نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلُّ ثَلٰثَةٍ عَلٰى بَعِيْرٍ وَكَانَ اَبُوْ لُبَابَةَ وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ
زَمِيْلَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ اِذَا جَاءَتْ عُقْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا نَحْنُ نَمْشِيْ عَنْكَ قَالَ مَا اَنْتُمَا بِاَقْوٰى مِنِّيْ
وَمَا اَنَا بِاَغْنٰى عَنِ الْاَجْرِ مِنْكُمَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا تھے ہم دن جنگ بدر کے ہر تین آدمی ایک اونٹ
پر یعنی تین تین آدمیوں میں ایک ایک اونٹ تھا کہ باری باری سے سوار ہوتے تھے اور تھے ابولبابہ اور حضرت علیؓ شامل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا عبداللہ نے پس تھا
قصہ اس طرح سے جسوقت کہ آتی نوبت اُترنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتے ابولبابہ اور حضرت علیؓ ہم پیادہ پا چلین گے بدلے آپ کے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہین تم دونون قوی تر مجھ سے یعنی دنیا مین اور نہین مین بے پروا زیادہ ثواب سے تم دونون سے یعنی عقبی مین نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** اس سے معلوم
ہوئی نہایت تواضع حضرت کی اور مہربانی رفیقون پر اور احتیاج طرف اللہ تعالی کے ع ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ فَاِنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَمْ تَكُوْنُوْا بَالِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ وَجَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فَعَلَيْهَا
فَاقْضُوْا حَاجَاتِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ پکڑو پشتون جانورون اپنے کو منبر اسلیے کہ تحقیق
اللہ تعالی نے سوا اسکے نہین کہ مسخر کیا ہے جانورون کو واسطے تمہارے تاکہ پونہچاوین تمکو طرف اُس شہر کے کہ نہ تھے تم پہنچنے والے اُسکو مگر ساتھ مشقت جانون
اپنی کے یعنی مقصود اُنسے سواری اور باسانی پہنچنا ہے مقصد کو پس یہ اپونہچانا اُنکو روا نہین اور پیدا کیا واسطے تمہارے زمین کو پس اُسپر کرو اپنے کام اور حاجتین
نقل کی یہ ابوداوٗد نے **ف** نہ پکڑو الخ یعنی جانورون کی پشت پر سوار ہوئے نہ کھڑے رہو باتین کرنے کے لیے بلکہ اُترکر حاجت روائی اپنی کرو اور پھر سوار ہو
اور یہ اُسصورت مین ہے کہ حاجت جانور کی اور کوئی غرض صحیح ساتھ اُسکے متعلق نہو اس لیے کہ ثابت ہوا ہے کہ حضرت خطبہ پڑھتے تھے عرفہ مین اپنی
اونٹنی پر اور مشقت جانورونکی یعنی مقصود جانورون سے یہ ہے کہ سوار ہوکر باسانی مقصد کو پونہچے اور زیادہ تکلیف اُنکو نہ پونہچاوے اور حاجتین
یعنی بیٹھنا اور کھڑا ہونا اور سوا اسکے اور حاجتین زمین پر روا کرو نہ جانور پر سوا سواری کے کہ کسی جگہ پونہچاوے تمکو ع ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا اِذَا
نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتّٰى نَحُلَّ الرِّحَالَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تھے ہم جسوقت کہ اُترتے منزل مین نہ پڑھتے نماز نفل یہانتک کہ کھولے جاتے
اسباب جانورون کے نقل کی یہ ابوداوٗد نے **ف** سبحہ اور تسبیح کا اطلاق اکثر نماز نفل پر آتا ہے اور بعضون نے کہا مراد نماز چاشت ہے کہ اُترنے کیوقت وقت اُسکا
ہوتا ہے حاصل یہ کہ باوجودیکہ صحابہ کو اہتمام نماز کا بہت تھا لیکن رعایت حال جانورون کی مقدم جانتے تھے ع وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ارْكَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتَ
اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهُ لِيْ قَالَ جَعَلْتُهُ لَكَ فَرَكِبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے بریدہؓ سے کہ کہا اُسوقت کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے ناگہان آیا اُنکے پاس ایک شخص ساتھ اُسکے تھا گدھا یعنی سوار تھا وہ گدھے پر پس کہا اُس شخص نے یا رسول اللہ سوار ہوا اور پیچھے
سرکا وہ شخص یعنی تاکہ حضرت آگے بیٹھین پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین سوار ہوتا مین آگے تو لائق تر ہے اپنے جانور کی اگلی جانب کا مگر یہ کہ کردے
تو اسکو واسطے میرے یعنی صریح کہے تو والا پیچھے سرکنا اُسکا تو اسی لیے تھا کہا اُسنے کہ کردیا مین نے اُسکو واسطے آپکے پس سوار ہوئے حضرت یعنی آگے اُسکے نقل کی
یہ ترمذی اور ابوداوٗد نے **ف** اسمین نہایت انصاف اور تواضع ہے حضرت کی کہ راضی ہوئے پیچھے بیٹھنے پر اُس شخص کے ع ح وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ اِبِلٌ لِلشَّيَاطِيْنِ وَبُيُوْتٌ لِلشَّيَاطِيْنِ فَاَمَّا اِبِلُ الشَّيَاطِيْنِ فَقَدْ رَاَيْتُهَا يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ
بِنَجِيْبَاتٍ مَعَهُ قَدْ اَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُوْ بَعِيْرًا مِنْهَا وَيَمُرُّ بِاَخِيْهِ قَدِ انْقَطَعَ بِهِ فَلَا يَحْمِلُهُ وَاَمَّا بُيُوْتُ الشَّيَاطِيْنِ فَلَمْ اَرَهَا كَانَ سَعِيْدٌ

چلا ہوں حالانکہ چلا ہوتا ہے بہت اور یہ ہوتا ہے بسبب نہونے شغل کے چلنے سے اور بسبب دیکھنے علامات و نشان کے کہ یہ چیزیں بھاری کر دیتی ہیں چلنے کو بیچ نظر چلنے والے کے اور یہ مراد نہیں ہے کہ دن کو چلو ہی نہیں چنانچہ اور حدیثوں میں آیا ہے کہ چلا کرو اول روز اور آخر روز میں اور کچھ رات کو ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلٰثَةُ رَكْبٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اُسنے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار سوار ہیں نقل کی یہ مالک و ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ف یعنی تین سوار مستحق اسکے ہیں کہ انکو سوار کہیں بسبب ہونے اُنکے کے محفوظ شیطان سے اور منع کیا ایک سوار اور دو سوار کو سفر کرنے سے اسلیے کہ ایک کے ہونے میں تو جماعت فوت ہوتی ہے اور عند الحاجت کوئی مددگار نہیں ہوتا اور ہمراہ میں درماندہ ہوتا ہے اور اگر دو ہوں تو انمیں سے ایک گر بیمار ہو یا مرجاوے تو مضطر ہوتا ہے دوسرا اور خوش ہوتا ہے شیطان یا مراد یہ ہے کہ ساتھ اُنکے شیطان ہی کہ حکم کرتا ہے ساتھ شر کے اور مبالغۃً انکو نفس شیطان فرمایا پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں چاہیے کہ تین آدمی ہوں تا جماعت سے نماز پڑھیں اور اگر ایک کچھ کام کو جاوے تو دو باقی رہیں اور آپس میں اُنس پکڑیں اور اگر اُسکے آنے میں تاخیر ہو تو ایک ان دونوں میں کا واسطے خبر اور تحقیق حال کے جاوے اور ایک اسباب کے پاس بیٹھا رہے ع ح وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ ثَلٰثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ ہو دیں تین شخص یعنی مثلاً سفر میں پس چاہیے کہ امیر کریں ایک کو اُنمیں سے یعنی سردار ٹھہراویں فیصل کو اُنمیں سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف تین شخص یعنی جماعت ہو کہ اقل اُسکی تین ہیں اور ایسے ہی جبکہ دو ہوں اور اکتفا تین پر اس لیے کیا کہ پہلے گذر چکا ہے کہ دو سوار شیطان ہوتے ہیں اور امیر کرنے کو حکم اسلیے کیا کہ اگر نزاع کسی امر میں واقع ہو تو اُسکی طرف رجوع کریں اور امیر کو چاہیے کہ خیر خواہ و مہربان اور خادم ہو اُن کا جیسے کہ وارد ہوا ہے کہ سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ س ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُمِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ الْاٰفٍ وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بہترین مصاحبوں اور رفیقوں کے چار ہیں اور بہترین چھوٹے لشکروں کے چار سو ہیں اور بہترین بڑے لشکروں کے چار ہزار ہیں اور ہرگز نہیں مغلوب ہوتے بارہ ہزار بسبب قلت کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف چار ہیں چار اس لیے بہتر ہیں کہ اگر ایک بیمار ہو اور چاہے کہ وصیت کرے کسی رفیق کو تو دو گواہ ہو جاویں اور لکھا ہے علمانے کہ پانچ بہتر چار سے ہیں اور جسقدر زیادہ ہوں گے بہتر ہوں گے اور حدیث میں اقل مرتبہ کو بیان کیا ہے اور ہرگز نہیں مغلوب ہوتے الخ یعنی بارہ ہزار مغلوب نہیں ہوتے اور اگر مغلوب بھی ہوں گے تو بسبب کمی کے نہ ہوں گے کہ یہ عدد کمی سے نکل گیا ہے بلکہ بسبب اور امر کے مغلوب ہوں گے یعنی عجب اور غرور وغیر ذلک سے ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيرِ فَيُزْجِي الضَّعِيفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُو لَهُمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے جابر رض سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے رہتے چلنے میں یعنی واسطے تواضع اور مدد کرنے کے پس ہانکتے ضعیف کو یعنی اُسکی سواری کو تا کہ ملجاوے ساتھ ہمراہیوں کے اور پیچھے سوار کر لیتے یعنی اُس ضعیف کو کہ پیادہ پا ہوتا انمیں اور دعا کرتے اُنکے لیے نقل کی یہ ابو داؤد نے وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلَمْ يَنْزِلُوا بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ حَتّٰى يُقَالَ لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہ کہا تھے لوگ یعنی صحابہ رض جب اُترتے منزل میں اُترتے متفرق ہو کر بیچ درے پہاڑوں کے اور نالوں کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تفرقہ تمہارا بیچ اُن دروں کے اور نالوں کے نہیں یہ مگر شیطان سے کہ تمکو ایک دوسرے سے جدا کرے پس دشمن قدرت

رَوَاہُ التِّرۡمِذِیُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن رواحہ کو بیچ ایک چھوٹے لشکر کے پس موافق ہوا یہ دن جمعہ کے یعنی
اتفاقاً روز جمعہ کے حکم کیا تھا جہاد کے جانیکا پس صبح کو گئے یار اُسکے یعنی لشکر کے لوگ کہ ہمراہ اُنکے گئے تھے اور کہا عبد اللہؓ نے یعنی اپنے دل مین یا کسی یار سے کہ پیچھے رہونگا
مین اور نماز پڑھونگا جمعہ کی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر جاملونگا مین ساتھ اُنکے پس جب نماز پڑھ چکے عبد اللہ ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھا
حضرتؐ نے اُنکو پس فرمایا کس چیز نے منع کیا ہے تجکو صبح کے جانے سے ساتھ یارون اپنے کے پس کہا ارادہ کیا تھا مین نے یہ کہ نماز پڑھوں مین ساتھ تمھارے پھر جاملون
اُنسے فرمایا اگر خرچ کرے تو جو چیز کہ زمین مین ہے سب نہ پاویگا تو ثواب صبح کو جانے اُنکے کا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اسمین نہایت تاکید اور مبالغہ ہے بیچ ثواب جہاد
کے اور نماز جمعہ پہلے آنے وقت سے فرض نہین ہوتی ہے اور نکلنا روز جمعے کے بعد داخل ہونے وقت کے حرام ہے اُسپر کہ جمعہ اُسپر لازم ہے نزدیک جمہور علما
کے اور نزدیک امام ابو حنیفہؒ کے روا ہے بسبب ضرورت کے سفر کرنے مین ساتھ فوت ہونے فرصت کے اور مرافقت کے اور مانند اُنکے کے لیکن مکروہ
ہے کہ باعث اعراض اور تغافل کا ہے طاعت سے اور نزدیک شافعیؒ کے سفر روز جمعہ کے اگرچہ پہلے زوال سے اور وقت صبح کے ہو حرام ہے کذا فی سفر السعادۃ + ح
وَعَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ لَا تَصۡحَبُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ رُفۡقَۃً فِیۡھَا جِلۡدُ نَمِرٍ رَوَاہُ اَبُوۡ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ساتھ ہوتے فرشتے اُس قافلے کے کہ اُسمین ہو چمڑا چیتے کا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** چیتے کے چمڑے پر سوار
ہونے اور استعمال مین لانے اُسکے سے منع فرمایا ہے اس لیے کہ شان تکبر کی ہے اور لباس عجم کا ہے +ع +ح **وَعَنۡ سَھۡلِ بۡنِ سَعۡدٍ** قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ سَیِّدُ الۡقَوۡمِ فِی السَّفَرِ خَادِمُھُمۡ فَمَنۡ سَبَقَھُمۡ بِخِدۡمَۃٍ لَمۡ یَسۡبِقُوۡہُ بِعَمَلٍ اِلَّا الشَّھَادَۃَ رَوَاہُ الۡبَیۡھَقِیُّ فِیۡ شُعَبِ الۡاِیۡمَانِ اور روایت ہے سہل
بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سردار قوم کا سفر مین خادم اُنکا ہے پس جو شخص پیشدستی لیگیا اُنسے ساتھ خدمت کرنے کے نہین پیشدستی
لیجاوینگے اُس سے ساتھ کسی عمل کے مگر شہادت کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی سردار کو چاہیے کہ خدمت کرے قوم کی اور قائم
ہو ساتھ مصالح اُنکے کے اور رعایت احوال اُنکے کے ظاہر و باطن مین اور بعضون نے کہا مراد یہ ہے کہ جو کوئی خدمت کرے اگرچہ ظاہر مین ادنی اُنکا ہو سید
اُنکا ہے حقیقت مین بسبب کثرت ثواب کے اور یہ معنی مناسب تر ہین ساتھ قول حضرتؐ کے فمن سبقہم الخ یعنی کوئی عمل افضل خدمت سے نہین ہے کہ درجہ خدمت
بجائے رسند + مگر لڑنا اللہ کی راہ مین جنی کہ مارا جاوے اور فضیلت شہادت کی پاوے +ح **بَابُ الۡکِتَابِ اِلَی الۡکُفَّارِ وَدُعَآئِھِمۡ اِلَی الۡاِسۡلَامِ**
باب ہے بیچ لکھنے نامہ کے طرف کفار کے اور بلانے اُنکے کے طرف اسلام کے **ف** بلانا کفار کا طرف اسلام کے پہلے لڑنیکے واجب ہے اور لڑنا پہلے بلانیکے
طرف اسلام کے حرام اگر نہ پہونچی ہو اُنکو دعوت اور مستحب ہے بلانا اگر پہونچی ہو اُنکو دعوت اور اکثر بلانا ساتھ لکھنے خط کے ہوتا ہے خصوصاً بادشاہون اور
امیرون کو چنانچہ حضرتؐ نے نامے لکھے ہین کافر بادشاہون کو مانند قیصر اور نجاشی اور کسریٰ کے اور حضرتؐ جب پھرے حدیبیہ سے تو ارادہ کیا یہ کہ
لکھین نامہ طرف قیصر روم کے پس عرض کیا لوگون نے کہ وہ نہین پڑھتے ہین نامہ کو مگر یہ کہ ہو مہر کیا گیا پس بنوائی حضرتؐ نے مہر چاندی کی اور کھدوائین
اُس پر تین سطرین ایک سطر مین محمد اور دوسری مین رسول اور تیسری مین اللہ اور کی مہر نامہ پر اور وارد ہوا ہے کرامۃ الکتاب ختمہ رواہ الطبرانی +ح
ع **اَلۡفَصۡلُ الۡاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی قَیۡصَرَ یَدۡعُوۡہُ اِلَی الۡاِسۡلَامِ وَبَعَثَ بِکِتَابِہٖ اِلَیۡہِ
دِحۡیَۃَ الۡکَلۡبِیِّ وَاَمَرَہٗ اَنۡ یَّدۡفَعَہٗ اِلٰی عَظِیۡمِ بُصۡرٰی لِیَدۡفَعَہٗ اِلٰی قَیۡصَرَ فَاِذَا فِیۡہِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مِنۡ مُّحَمَّدٍ عَبۡدِ اللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ
اِلٰی ھِرَقۡلَ عَظِیۡمِ الرُّوۡمِ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الۡھُدٰی اَمَّا بَعۡدُ فَاِنِّیۡ اَدۡعُوۡکَ بِدَاعِیَۃِ الۡاِسۡلَامِ اَسۡلِمۡ تَسۡلَمۡ وَاَسۡلِمۡ یُؤۡتِکَ اللّٰہُ
اَجۡرَکَ مَرَّتَیۡنِ وَاِنۡ تَوَلَّیۡتَ فَعَلَیۡکَ اِثۡمُ الۡاَرِیۡسِیِّیۡنَ وَیٰۤاَھۡلَ الۡکِتٰبِ تَعَالَوۡا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۢ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَکُمۡ اَنۡ لَّا نَعۡبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا
نُشۡرِکَ بِہٖ شَیۡئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعۡضُنَا بَعۡضًا اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُوۡلُوا اشۡھَدُوۡا بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ مُتَّفَقٌ عَلَیۡہِ وَفِیۡ رِوَایَۃٍ لِّمُسۡلِمٍ

يقول لا أراها إلا هذه الأقفاص التي يستر الناس بالديباج رواه أبو داود اور روایت ہی سعید بن ابی ہند سے کہ نقل کی ابی ہریرہؓ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوتے ہین اونٹ واسطے شیطانون کے اور ہوتے ہین گھر شیطانون کے لیے پس ہیر اونٹ شیطانون کے پس تحقیق
دیکھا مین نے انکو نکلتا ہی ایک تمھارا ساتھ اچھی اونٹنیون کے کہ تحقیق فربہ کیا ہے انکو پس نہین چڑھتا کسی اونٹ پر انمین سے یعنی احتیاج نہین رکھتا انکی
کوتل رہتے ہین اور گذرتا ہے یعنی سفر مین ساتھ مسلمان بھائی اپنے کے اس حالت مین کہ تحقیق تھک گیا ہے وہ چلنے سے یعنی بسبب ضعف وعجز کے پس نہین سوار
کرتا اسکو اور ایپر گھر شیطانون کے پس نہین دیکھا مین نے انکو تھے سعید کہ راوی حدیث کے ہین کہتے نہین گمان کرتا مین ان گھرون کو مگر پنجرے کہ ڈھانکتے ہین لوگ
ساتھ ریشمی کپڑے کے نقل کی یہ ابوداود نے ف ہوتے ہین اونٹ واسطے شیطانون کے الخ حاصل یہ کہ یہ اونٹ واسطے تفاخر اور نام آوری کے کوتل چلتے ہین نہ واسطے رفع
احتیاج اپنی کے اور مسلمانون کے پس چونکہ جانور پیدا کیے گئے ہین واسطے نفع اٹھانیکے ساتھ سوار ہونیکے اور سوار کرنیکے کسی کو پس جبکہ نہ اپنے کام مین آیا اور نہ سوار
کیا کسی تھکے ہوئے کو اسپر پس اطاعت کی شیطان کی اور شیطان خوش ہوا اس سے پس گویا کہ وہ شیطانون کے لیے ہین پس اس سے معلوم ہوا کہ کوتل
گھوڑے کہ یہان امرا آگے رکھتے ہین منع ہے اور شیطانون کے لیے ہوتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ قول فاما ابل الشياطين الخ قول راوی حدیث کا ہی یعنی ابوہریرہؓ
کا اور حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وہی مجمل سابق ہی یعنی یکون ابل للشياطين وبيوت للشياطين اور بعضونؒ نے کہا حدیث تا قول فلم اراها ہی اور مراد گھرون
سے یا تو ابماریان اور ہودج ہین کہ انکو ریشمی کپڑون سے تکلف کرکر بناتے ہین یا وہ گھر کہ جنکو دیوار گیریان ریشمی کپڑے کی بنا کر لگاتے ہین اور ظاہر یہ ہے کہ بذاتہا
انسے نہی نہین ہی بلکہ بسبب پوشش کرنے انکے کے ساتھ حریر کے اور ضایع کرنے مال کے اور تفاخر اور ریا اور اسراف کے ہے ح وعن سهل بن معاذ عن
أبيه قال غزونا مع النبي صلى الله عليه وسلم فضيق الناس المنازل وقطعوا الطريق فبعث نبي الله صلى الله عليه وسلم مناديا ينادي في
الناس أن من ضيق منزلا أو قطع طريقا فلا جهاد له رواه أبو داود اور روایت ہی سہل بن معاذؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا جہاد کیا ہمنے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تنگ
کیا لوگون نے منزلون کو یعنی بعضون نے بلا حاجت یا زیادہ حاجت سے مکان روک لیے بسبب اسکے تنگ کی جگہ اور وہ نیز اور قطع کیا انھون نے راہ کو یعنی بسبب
تنگ کرنے اسکے کے گذرنیوالون پر پس بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارنیوالے کو کہ آواز کرے لوگون مین یہ کہ جو شخص کہ تنگ کرے منزل کو یا قطع کرے راہ کو پس
نہین ثواب جہاد اسکے لیے یعنی بسبب ضرر پہنچانیکے لوگون کو نقل کی یہ ابوداود نے وعن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن أحسن ما دخل الرجل أهله
إذا قدم من سفر أول الليل رواه أبو داود اور روایت ہے جابرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہترین اوقات داخل ہونے مرد کے
اپنے گھر والون پاس جبکہ آوے سفر سے اول شب ہے نقل کی یہ ابوداود نے ف یہ اس صورت مین ہے کہ سفر قریب ہو اور پہلے جو گذرا کہ رات کو نہ آوے وہ سفر دور و
دراز مین ہے اور نووی نے کہا اگر سفر دور کا بھی ہو اور خبر گھر مین آنے کی دن سے پہنچ جاوے تو مضائقہ نہین رات کو آنے کا اور بعضون نے کہا مراد داخل ہونے سے
گھر والون پاس جماع ہے اس لیے کہ مسافر کو شہوت بہت ہوتی ہے جب اول شب مین صحبت کریگا تو آرام سے سو ویگا اور حق بیوی کا بھی جلدی ادا ہوگا + ح

الفصل الثالث فصل تیسری عن أبي قتادة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان في سفر فعرس بليل اضطجع على يمينه وإذا عرس
قبيل الصبح نصب ذراعه ووضع رأسه على كفه رواه مسلم روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ ہوتے
سفر مین پس اترتے آخر رات کو یعنی پہلے سحر کے لیٹتے داہنی کروٹ پر اور جس وقت کہ اترتے کچھ پہلے صبح سے تو کھڑا کرتے ہاتھ اپنا یعنی داہنا اور رکھتے سر اپنا اپنی ہتھیلی
پر یعنی تا کہ غالب نہو نیند نقل کی یہ مسلم نے وعن ابن عباس قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم عبد الله بن رواحة في سرية فوافق ذلك
يوم الجمعة فغدا أصحابه وقال أتخلف وأصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ألحقهم فلما صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم رآه فقال
ما منعك أن تغدو مع أصحابك فقال أردت أن أصلي معك ثم ألحقهم فقال لو أنفقت ما في الأرض جميعا ما أدركت فضل غدوتهم

انکو طرف اللہ کے اور نہین تھا یہ نجاشی کہ جسکو حضرتؐ نے نامہ لکھا وہ نجاشی کہ نماز پڑھی اُسپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی مسلم نے ف یعنی وہم ہوا ہے اُسکو
کہ کہا یہ وہ نجاشی ہے کہ جسپر حضرتؐ نے نماز پڑھی مدینہ مین غائبانہ کہ وہ مخلص اور خادم تھا حضرتؐ کا اور اُنکے اصحاب کا اور نام اُسکا اصحمہ تھا جب اُسکی خبر موت کی
آئی تو حضرتؐ نے فرمایا مر گیا مرد صالح بھائی تمہارا اصحمہ اُٹھو اور نماز پڑھو اُسپر اور تھے یہ دونون مسلمان اور منقول ہے کہ سنہ ٦ مین لکھے حضرتؐ نے نامے اطراف
کے بادشاہون کو اور بھیجا عمرو بن ضمیریؓ کو پاس نجاشی کے اور جب لکھا نجاشی نے نامہ آنحضرتؐ کا تو تخت سے اُتر کر زمین پر بیٹھا اور چوما اُسے کو اور دونون
آنکھون پر رکھا اور حکم کیا ساتھ پڑھنے نامہ کے اور جب مطلع ہوا اُسکے مضمون پر اسلام لایا اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
اور کہا اگر مین جا سکتا حضرتؐ پاس تو حاضر ہوتا حضرتؐ کی خدمت بابرکت مین اور بھیجا اپنے بیٹے کو تحفے لیکر حضرتؐ کے پاس اور [illegible] حضرتؐ
نے دوسرا نامہ لکھا اُسکو اور وہ دونون نامے موجود ہین اُسکی اولاد مین اب تک تعظیم کرتے ہین اُنکی اور برکت طلب کرتے ہین ساتھ اُسکے [illegible] عَنْ سُلَيْمَانَ
بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْ سَرِيَّةٍ اَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّتِهٖ بِتَقْوَى اللّٰهِ
وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا
وَاِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ فَاَيَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ
فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَلَهُمْ
مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَّتَحَوَّلُوْا مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ
الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنْ هُمْ اَجَابُوْكَ
فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ فَلَا تَجْعَلْ
لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ
اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ وَاِنْ حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ
عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ اَمْ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سلیمان بن بریدہؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم جب سردار کرتے کسی امیر کو بڑے لشکر پر یا چھوٹے لشکر پر نصیحت کرتے اُسکو بیچ حق نفس اُسکے کے ساتھ تقویٰ اللہ کے اور نصیحت کرتے امیر کو بیچ حق اُن لوگون
کے کہ ساتھ اُسکے ہوتے مسلمانون سے ساتھ نیکی کے یعنی سلوک اور احسان اور نرمی کرنا اُنسے پھر فرماتے حضرتؐ جہاد کرو اور جاؤ جہاد کے لیے ساتھ نام اللہ
کے بیچ راہ خدا کے یعنی واسطے رضامندی اُسکی کے اور بول بالے کرنے دین اُسکے کے لڑو اُس شخص سے کہ کفر کیا اُسنے ساتھ اللہ کے جہاد کرو اور نہ خیانت کرو
غنیمت مین اور نہ عہد توڑو اور نہ مثلہ کرو یعنی اعضا مانند ناک کان وغیرہا کے نہ کاٹو اور نہ مار ڈالو لڑکون بچے کو اور جسوقت کہ ملاقات کرے تو اے امیر اپنے
دشمنون سے مشرکین مین سے پس بُلا اُنکو طرف تین چیزون کے یا کہا طرف تین خلال کے پس جو چیز اِن تین چیزون مین سے قبول کرین تجھسے اور
اختیار کرین مشرکین پس قبول کر اُنسے اور باز رہ اُنسے یعنی اُس سے زیادہ تکلیف نہ دے پھر بُلا اُنکو طرف اسلام کے پس اگر قبول کیا تجھسے پس قبول کر
اُنسے اور باز رہ اُنسے پھر بُلا اُنکو طرف نقل کے یعنی چلے آنیکے اپنے ملک سے یعنی دار الحرب سے طرف مُلک مہاجرین کے یعنی دار الاسلام کے اور
خبر دے اُنکو یہ کہ اگر کرین وہ یہ یعنی اپنے ملک سے چلے آوین دار الاسلام مین پس واسطے اُنکے ہے وہ چیز کہ واسطے مہاجرین کے ہے اور اُنپر ہے وہ چیز کہ
مہاجرین پر ہے پس اگر نہ قبول کرین اُٹھ آنا ملک سے پس خبر دے اُنکو یہ کہ وہ ہونگے مانند گنوار دن مسلمانون کے جاری کیا جاوےگا اُنپر حکم خدا کا وہ کہ
جاری کیا جاتا ہے سب مسلمانون پر یعنی واجب ہونا نماز اور زکوٰۃ وغیرہما کا اور قصاص اور دیت اور مانند اُنکے کا اور نہ ہوگا واسطے اُنکے غنیمت او ر

قَالَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَقَالَ اِثْمُ الْيَرِيْسِيِّيْنَ وَقَالَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ روایت ہے ابن عباس رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا طرف قیصر یعنی بادشاہ روم کے درحالیکہ بلاتے تھے اسکو طرف اسلام کے اور بھیجا نامہ اپنا طرف اسکے ساتھ وحیہ کلبی صحابی کے اور حکم کیا اسکو یہ کہ پونہچاوے اس نامہ کو طرف حاکم بصری کے تاکہ پونہچاوے حاکم بصری اس نامہ کو طرف قیصر کے پس ناگہان اس نامہ مین لکہا تھا شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ کے کہ بخشنے والا مہربان ہے یہ نامہ صادر ہے طرف محمد کی سے کہ بندہ خاص خدا کا اور رسول اسکا ہے طرف ہرقل کے کہ بڑا صاحب ہے روم کا سلام ہے اوسپر کہ پیروی کرے ہدایت کی یعنی ساتھ اسلام لانے کے اور اسو خیر کرنے کے لیکن پیچھے اسکے پس تحقیق مین بلاتا ہون تجکو ساتھ بلانے اسلام کے کہ وہ کلمہ شہادت کا ہے مسلمان ہو سالم رہیگا تو یعنی ضرر دنیا اور عذاب آخرت کے سے اور مسلمان ہو دیگا تجکو اللہ ثواب تیرا دوہرا یعنی ایک ثواب بسبب ایمان لانیکے نبی اپنے پر اور ایک ثواب بسبب ایمان لانیکے مجھپر اور اگر منھ پھیرے گا تو یعنی قبول اسلام سے پس تجھپر ہوگا گناہ تابعدارون اور رعیت تیری کا یعنی تجھپر ساتھ گناہ تیرے کے گناہ تابعدارون تیرے کا بھی ہوگا بسبب اسکے کہ تابع ہونگے وہ تیرے استمرار کفر مین اور اے اہل کتاب آؤ طرف کلمے اور دین کے کہ برابر اور مشترک ہے درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے یعنی نہین مختلف اسمین رسول اور کتابین وہ کلمہ یہ ہے کہ نہ بندگی کرین ہم مگر اللہ کی اور نہ شریک کرین ساتھ اسکے کسی چیز کو اور نہ پکڑے بعض ہمارا بعض کو رب سوائے اللہ کے یعنی جیسے کہ نصاری نے حضرت عیسیٰ کو رب ٹھہرایا پس اگر منھ پھیرین یعنی اہل کتاب قبول اس بات سے پس کہو تم اے مومنون کہ گواہ رہو اے کافرو کہ ہم ہین مسلمان نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہے کہ کہا آپ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کہ رسول ہے خدا کا اور کہا اثم الیریسیین بدلے اریسین کے اور کہا بدعایۃ الاسلام بدلے بداعیۃ الاسلام کے ف قیصر بادشاہ روم کو کہتے ہین جیسا کہ بادشاہ فارس کو کسری اور بادشاہ حبشی کو نجاشی اور بادشاہ ترک کو خاقان اور بادشاہ قبط کو فرعون اور بادشاہ مصر کو عزیز اور بادشاہ حمیر کو تبع ساتھ پیش ت اور تشدید ب کے اور بادشاہ ہند کو راے کہتے ہین اور نام اس قیصر کا کہ جسکو حضرت نے نامہ لکھا ہرقل تھا اور وحیہ ساتھ زیر دال کے صحابی تھے حضرت جبرئیل اکثر انہین کی صورت مین اترتے تھے حضرت نے جب انکو ہرقل کے پاس بھیجا تو وہ ایمان لایا اور بھیجنا انکا سنہ ٦ مین ہوا اور بصری نام ایک شہر کا ہے شام مین اور بسم اللہ الخ اور کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ آداب خط لکھنے سے یہ ہے کہ اول بسم اللہ لکھے اور نام مکتوب عنہ کا بھی پہلے لکھے کہتا ہون مین کہ یہ بات کلام اللہ سے بھی سمجھی جاتی ہے اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمَانَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بنا بر اسکے کہ واو واسطے مطلق جمع کے ہے اور سلام ہے اس پر الخ حضرت نے اسکو خطاب کر کر سلام علیک نہ کہا اس لیے کہ وہ کافر تھا بلکہ کہا سلام ہے اوسپر کہ پیروی کرے ہدایت کی اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ جائز ہے ابتدا کرنی ساتھ سلام کے واسطے غیر اہل اسلام کے کنایۃً متفق علیہ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلٰى كِسْرٰى مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ اِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَاَهٗ مَزَّقَهٗ قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا نامہ اپنا طرف کسری کے ساتھ عبد اللہ بن حذافہ سہمی کے پس حکم کیا اسکو یہ کہ پونہچاوے نامہ طرف سردار بحرین کے کہ نام ایک جگہ کا ہے پس پونہچایا حذافہ نے نامہ سردار بحرین کو پس پونہچایا سردار بحرین نے نامہ کسری کو پس جب پڑھا کسری نے پھاڑ ڈالا اسکو کہا ابن مسیب نے بددعا کی انپر یعنی کسری پر اور اسکے تابعدارون پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پارہ پارہ کیے جاوین وہ تمام پارہ پارہ ہونا نقل کی یہ بخاری نے ف پس مارا پرویز کو اسکے بیٹے نے کہ شیرویہ نام تھا اسکا اور بعد چھ مہینے کے اسکا بیٹا بھی مرگیا اور آئی انکے یہان نحوست اور لعنت ابد الآباد کو متفق علیہ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيِّ وَاِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ يَّدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا نامہ طرف کسری کے اور طرف قیصر کے اور طرف نجاشی کے اور طرف ہر سرکش کے درحالیکہ بلاتے تھے

نشاط نفسوں کا ہے اور بھی وقت نماز و دعا کا اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ اُسوقت میں کھولے جاتے ہیں دروازے آسمان کے اور اعمال اُٹھائے جاتے ہیں محل قبولیت میں پس امید ہوتی ہے اُسمیں نزول انوار فتح و نصرت کی پس چونکہ جہاد افضل اعمال ہے چاہا کہ اسوقت میں واقع ہو **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ یَکُنْ یَغْزُوْ بِنَا حَتّٰی یُصْبِحَ وَیَنْظُرَ اِلَیْھِمْ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا کَفَّ عَنْھُمْ وَاِنْ لَّمْ یَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ عَلَیْھِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا اِلٰی خَیْبَرَ فَانْتَھَیْنَا اِلَیْھِمْ لَیْلًا فَلَمَّا اَصْبَحَ وَلَمْ یَسْمَعْ اَذَانًا رَکِبَ وَرَکِبْتُ خَلْفَ اَبِیْ طَلْحَۃَ وَاِنَّ قَدَمِیْ لَتَمَسُّ قَدَمَ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوْا اِلَیْنَا بِمَکَاتِلِھِمْ وَمَسَاحِیْھِمْ فَلَمَّا رَاَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَاللّٰہِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِیْسُ فَلَجَؤُا اِلَی الْحِصْنِ فَلَمَّا رَاٰھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَۃِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ جہاد کرتے ساتھ ہمارے کسی قوم سے یعنی حضرتؐ جہاد کرتے کسی قوم سے اور ہم حاضر ہوتے حضرتؐ کی خدمت میں نہ تھے کہ جہاد کریں ساتھ ہمارے یہاں تک کہ صبح کرتے اور دیکھتے طرف اُنکے پس اگر سُنتے اذان باز رہتے اُنسے اور اگر نہ سُنتے اذان تو غارت کرتے اُنکو کہا انسؓ نے پس نکلے ہم طرف خیبر کے پس پہونچے طرف اُنکے رات کو پس جب صبح کی اور نہ سُنی اذان سوار ہوئے اور سوار ہوا میں پیچھے ابو طلحہ کے اور تحقیق قدم میرے البتہ لگتے تھے قدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یعنی بسبب سکے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پاس تھی ہماری سواری کے کہا انسؓ نے پس نکلے خیبر والے طرف ہمارے ساتھ تھیلیوں اور بیلچوں اپنے کے یعنی ساتھ اسباب زراعت کے زراعت کیلیے بیخبر ہمارے آنیسے پس جب دیکھا اُنھوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا آئے محمدؐ قسم ہے اللہ کی آئے محمدؐ اور لشکر پس پناہ پکڑی طرف قلعہ کے پس جب دیکھا اُنکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بھاگتے فرمایا یعنی از راہ تفاول کے ساتھ شکست پانے اُنکے کے اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے خراب ہوا خیبر تحقیق ہم یعنی مسلمین یا جماعت انبیا جسوقت کہ اُترتے ہیں بیچ میدان ایک قوم کے پس بُری ہوئی صبح اُس قوم کی کہ ڈرائے گئے ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور دیکھتے طرف اُنکے یعنی تامل کرتے اُنکے حال میں اور استدلال کرتے اُنکے عقائد پر ساتھ افعال اُنکے کے اگرچہ معلوم ہوتا کہ یہ شہر کفار کا ہے لیکن پھر بھی تامل کرتے واسطے احتمال اسکے کہ شاید مسلمان ہوں اُنمیں پس اگر اذان سُنتے تو نہ لوٹتے اور اگر نہ سُنتے تو لوٹتے بسبب پائے جانے علامت کفر کے اس لیے کہ ترک کرنا اذان کا اُس وقت میں مسلمانوں سے متصور نہ تھا کہا خطابی نے کہ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ اذان شعار اسلام سے ہے اور نہیں جائز ترک کرنا اُسکا اگر ایک شہر کے لوگ متفق ہوں ترک کرنے اذان پر تو واجب ہے امام پر قتال کرنا اُنسے اسیطرح فقہاے حنفیہ نے لکھا ہے اور تحقیق ہم الخ یہ جملہ مستانفہ ہے بیان واسطے سبب خرابی خیبر کے اور ڈرائے گئے ہیں یعنی کفار یعنی بُری ہے صبح اُنکی بسبب نازل ہونے عذاب اللہ کے ساتھ قتل کے اور غارت کرنے کے اور یہ نکالا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت سے فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِھِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ کہا نووی نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے تکبیر کہنا وقت ملنے کے دشمن سے اور جائز ہے استشہاد ساتھ قرآن کے بیچ مثل ایسے حال کے بیچ امور محققہ کے اور اسی کے مثل ہے جو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت فتح مکہ کے کہا جَاءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ کہا علمانے لیکن مکروہ ہے اس سے جو کہ ہو بطریق ضرب المثل کے محاورات میں اور کلام لغو میں واسطے تعظیم کتاب اللہ تعالی کے کہا ہو نہیں بلکہ تصریح کی ہے بعضے علما ہمارے نے ساتھ اسکے کہ کفر ہے رکھنا کلام اللہ تعالی کا جگہ کلام اپنے کے اسطرح کہ خطاب کرے ایک شخص کو کہ نام اُسکا یحیی ہو وقت دینے کتاب کے ساتھ آیت کے یَا یَحْیٰی خُذِ الْکِتَابَ بِقُوَّۃٍ اور اسیطرح کہنا بسم اللہ کا جگہ کھانے اور داخل ہونے اور مانند اُنکے کے اور قول صلی اللہ علیہ وسلم کا جَاءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ نہیں ہے قبیلہ استشہاد سے بلکہ قبیلہ امتثال سے ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اور اسی طرح کہنا رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا بموجب وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کے اور مانند اُنکے کے بجالانا حکم الٰہی کا ہے پس یہ مستحب ہے **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ

[حاشیہ:] سلہ ترجمہ کی ساتھ عذاب ہلاک کرنے جلدی کرتے ہیں یعنی کفار پس جب اُترتا ہے عذاب بیچ میدان اُنکے کے پس بُری ہوگی صبح ڈرائے ہوؤں کی ف ۱۲ مع بیان رکھنا کلام الٰہی کا جگہ [illegible] ملا علی قاری کہتے ہیں ۱۲

فئ مین کچھ حصہ مگر یہ کہ جہاد کرین ساتھ مسلمانون کے یعنی اور مہاجرون کے لیے بغیر جہاد کے بھی حصہ مقرر تھا پس یہ شل اُنکے ہونگے پس اگر وہ قبول نکرین یہ پس سوال کر اُنسے جزیہ کا پس اگر اُنھون نے قبول کیا تجھسے پس قبول کر اُنسے اور باز رہ اُنسے پس اگر وہ نمانین پس مدد چاہ اللہ سے اور لڑ اُنسے اور جسوقت گھیرے تو ایک قلعہ والون کو اور بستی والون کو یعنی کفار کو پس چاہین تجھسے یہ کہ دے تو واسطے اُنکے ذمہ اللہ کا اور ذمہ نبی اُسکے کا پس نہ دے تو اُنکو ذمہ اللہ کا اور نہ ذمہ نبی اُسکے کا ولیکن دے تو اُنکو اپنا ذمہ اور نہ ذمہ اپنے یارون کا اس لیے کہ تحقیق تم اگر توڑوا اپنا ذمہ اور ذمہ اپنے یارون کا سہل تر ہے اس سے کہ توڑو ذمہ اللہ کا اور رسول اُسکے کا اور اگر گھیرے تو ایک قلعہ والون کو اور چاہین وہ تجھسے یہ کہ نکالے تو اُنکو اوپر حکم اللہ کے پس نہ نکال اُنکو اوپر حکم اللہ کے ولیکن نکال تو اُنکو اپنے حکم پر اس لیے کہ تحقیق تو نہین جانتا ہے کہ پونچے گا تو حکم اللہ کو اُنمین یا نہین یعنی کیا جانتا ہے تو کہ وہ حکم کہ اُنکے نکالنے کا کیا ہے تو نے صواب ہے نزدیک خدا کے اور موافق حکم اُسکے کے ہے یا نہین شاید کہ چوک گیا ہو تو جیسے کہ حکم مجتہد کا ہے مخطی و مصیب نقل کی یہ مسلم نے **ف** پہلے جو لفظ ثُمَّ ادْعُهُمْ کا فرمایا بیان اُسکا یہ ہے کہ جب پہچانا تم نے چیزون مذکورہ کو بطریق اجمال کے پس جان حکم اُنکا بطریق تفصیل کے پس بلا اُنکو پہلے طرف اسلام کے کہا نووی نے کہ سب صحیح مسلم کے نسخون مین ثُمَّ ادْعُهُمْ ہی ہے اور کہا قاضی عیاض نے کہ صواب روایت ادْعُهُمْ کے ہے بدون لفظ ثُمَّ کے چنانچہ کتاب ابو عبید اور سنن ابی داؤد وغیرہما مین بھی بغیر لفظ ثُمَّ کے ہے اس لیے کہ یہ تفسیر تین خصال کی ہے نہ غیر اُنکا اور کہا مازری نے کہ ثُمَّ یہان زائد ہے وارد ہوا ہے واسطے افتتاح کلام کے اور یہ بیان پہلی چیز کا ہے تین چیزون مین سے اور لفظ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ تک اسی کا تتمہ ہے اور دوسری چیز مقرر کرنا جزیہ کا اور تیسری لڑنا ہے اور حضرت نے جو ہجرت کا حکم کیا کہا بعضون نے کہ ہجرت ارکان اسلام سے تھی پہلے فتح مکہ کے اور وہ چیز کہ واسطے مہاجرون کے یعنی ثواب اور مستحق ہونا مال فئ کا اور یہ استحقاق تھا حضرت کے زمانے مین اس لیے کہ مال فئ خرچ کیا جاتا تھا مہاجرین پر وقت نکلنے سے طرف جہاد کے جسوقت کہ حکم کیا اُنکو امام نے برابر ہے کہ ہون کافی وہ لوگ کہ مقابل دشمن کے ہین یا نہین بخلاف غیر مہاجرین کے کہ نہین تھا واجب اُنپر نکلنا طرف جہاد کے اگر ہون مقابل دشمن کے وہ لوگ کہ کفایت کرین اور یہی معنی ہین اس قول حضرت کے وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ یعنی جہاد اور مانند اعراب مسلمانون کے کہ رہتے ہین جنگل مین نہ دار الکفر مین اور غنیمت اور فئ کے ایک ہی معنی ہین کہ اُس مال کو کہتے ہین کہ کفار سے ہاتھ لگے اور بعضون نے فرق کیا ہے کہ غنیمت وہ مال ہے کہ جنگ ومشقت سے ہاتھ لگے اور فئ وہ کہ بغیر جنگ ومشقت کے ہاتھ آوے اور ذمہ یعنی عہد و امان اور اگر توڑو اپنا ذمہ آخر معنی اسکے یہ ہین کہ اگر توڑا اُنھون نے عہد اللہ کا اور رسول اُسکے کا نہین جانیگا تو کہ کیا کرے ساتھ اُنکے یہان تک کہ اذن دیا جاوے تمکو ساتھ وحی کے اور مانند اُسکے کے اُنکے حق مین اور یہ متعذر ہے تجھپر بسبب دور ہونے تیرے کے جگہ اُترنے وحی کے سے بخلاف اسکے کہ جب توڑین وہ عہد تیرا تو جب اُتاریگا اُنکو کریگا ساتھ اُنکے قتل کرنے اُنکے سے یا مقرر کرنے جزیہ سے یا بندی کرنے اُنکے سے وغیر ذلک بحسب مصلحت کے کہ دیکھ لیگا تو اُنکے حق مین ح ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهِ الَّتِيْ لَقِيَ فِيْهَا الْعَدُوَّ انْتَظَرَ حَتّٰى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْاَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بعضے دنون اپنے کے وہ دن کہ ملاقات کی اُسمین دشمن سے یعنی جہاد مین انتظار کیا یعنی نہ لڑے اُنسے یہان تک کہ ڈھلا آفتاب پھر کھڑے ہوے لوگون مین یعنی خطبہ فرمایا پس فرمایا اے آدمیو نہ آرزو کرو دشمنون کے ملنے کی یعنی نہ چاہو کہ کافرون سے قتال واقع ہو اس لیے کہ اُسمین طلب کرنا بلا کا ہے اور یہ منع ہے اور مانگو اللہ سے عافیت پس جسوقت کہ ملو تم یعنی دشمنون سے پس صبر کرو اور جانو یہ کہ بہشت نیچے سایہ تلوارون کے ہے یعنی قریب ہے پھر دعا کی یا الٰہی اُتارنیوالے کتاب کے اور چلانیوالے ابر کے اور شکست دینے والے جماعت کافرون کے شکست دے اُنکو اور مدد دے ہمکو کافرون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ڈھلا آفتاب حکمت اُسوقت کے انتظار مین یہ تھی کہ وہ چلنے ہواؤن و

وہ حدیثین ہین کہ رغبت دلائی ہے حضرت نے انمین جہاد کی اور بیان کیا ہے ثواب جہاد کا ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فَاَیْنَ اَنَا قَالَ فِی الْجَنَّۃِ فَاَلْقٰی تَمَرَاتٍ فِیْ یَدِہٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا ایک شخص نے واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دن جنگ احد کے خبر دو تم اگر مین مارا جاؤن یعنی شہید ہون پس کہان ہونگا مین یعنی بہشت مین یا دوزخ مین فرمایا بہشت مین پس پھینکدین اُسنے کھجورین کہ تھین اُسکے ہاتھ مین یعنی واسطے جلدی حاصل ہونے شہادت کے اور داخل ہونیکے بہشت مین پھر لڑا ایسا تک کہ مارا گیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُرِیْدُ غَزْوَۃً اِلَّا وَرّٰی بِغَیْرِہَا حَتّٰی کَانَتْ تِلْکَ الْغَزْوَۃُ یعنی غَزْوَۃَ تَبُوْکَ غَزَاہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَرٍّ شَدِیْدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِیْدًا وَّمَفَازًا وَّعَدُوًّا کَثِیْرًا فَجَلّٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ اَمْرَہُمْ لِیَتَاَہَّبُوْا اُہْبَۃَ غَزْوِہِمْ فَاَخْبَرَہُمْ بِوَجْہِہِ الَّذِیْ یُرِیْدُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے کعبؓ بن مالک سے کہ کہا نہ تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ارادہ کرتے کسی غزوے یعنی جہاد کا مگر توریہ کرتے ساتھ غیر اُسکے کے یہانتک کہ ہوا یہ غزوہ یعنی غزوہ تبوک غزوہ کیا تبوک کا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ گرمی سخت کے اور متوجہ ہوئے سفر دور دراز کو اور جنگلون بے آب و گیاہ کو اور بہت سے دشمنون کو پس کھولکر کہدیا حضرت نے مسلمانون کو احوال اس غزوے کا تا درستی کرین سامان جہاد اپنے کی خبر دی حضرتؐ نے صحابہؓ کو ساتھ راہ ورش نیے کے کہ ارادہ رکھتے تھے نقل کی یہ بخاری نے **ف** توریہ کے معنی ہین چھپانا ایک خبر کا اور اظہار کرنا خبر دوسری کا یعنی اگر حضرت چاہتے کہ ایک جگہ جہاد کو جائین تو لوگو نمین ایسا مشہور کر دیتے کہ اور جگہ جاوینگے اور یہ اس لیے تھا کہ دشمن غافل رہین یہ قسم خدعہ سے تھا جیسا کہ آیا ہے الحرب خدعۃ اور یہ توریہ بطریق تعریض و کنایہؓ کے تھا نہ ساتھ قول صریح کے جیسے کہ ایک جگہ کے جہاد کا ارادہ کرتے تو احوال اور جگہ کا اور کیفیت اُسکے راہ کی پوچھتے اور خیمہ اُس طرف نکالتے صریح یہانہ کہتے تھے کہ مین فلانی جگہ جاتا ہون تا جھوٹ نہ لازم آوے یہان تک کہ ہوا یہ جہاد کہ جہاد تبوک ہے اشارہ طرف اُس جہاد کے کیا کہ معلوم و معروف تھا بہ نسبت کعب بن مالک کے اور کعبؓ اُسمین حضرتؐ کے ساتھ نہ گئے تھے مدینہ ہی مین رہ گئے تھے چنانچہ قصہ اُسکا مشہور و مذکور ہے قرآن مجید مین یعنی وہ جہاد کہ بیچ بلا و محنت کے پڑا تھا اُسمین اور دور دراز اسلیے کہا کہ تبوک درمیان مدینہ اور شام کے ہے چودہ منزل مدینہ سے اور یہ اخیر غزوہ حضرتؐ کے غزوون مین سے تھا کہ سنہ ۹ مین ہوا اور بڑی بڑی تکلیفین صحابہؓ نے وہان اُٹھائین ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَرْبُ خَدْعَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لڑائی فریب ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی مکر و فریب کرنا لڑائی مین زیادہ مفید ہوتا ہے بہت لڑنے سے اور فریب اس طرح دے کہ میدان جنگ سے ہٹ جاوے تا غنیم غافل ہو اور خیال کرے کہ جنگ سے پھر گیا پھر یکایک حملہ کرے پس اسطرح اور مانند اسکے کے فریب کرے اور صریح جھوٹ نہ بولے اور لفظ خدعہ ساتھ زبر اور پیش خ اور جزم دال کے ہے اور زبر افصح ہے یعنی حرب تمام ہوتی ہے ساتھ ایک فریب کے اور ساتھ زیر خ کے بھی آیا ہے یعنی نوعی از فریب اور ساتھ پیش خ اور زبر دال کے یعنی جنگ بہت فریب دینے والی ہے یعنی آدمی کے خیال مین کچھ کچھ ڈالتی ہے پھر جب جنگ کرتا ہے تو امر خلاف اُسکے ظاہر ہوتا ہے جیسے کہ ضحکہ اور لعبہ کہتے ہین اُسکو کہ بہت ہنستا ہے اور بہت کھیلتا ہے اور اتفاق ہے علما کا اسپر کہ جائز ہے فریب کرنا ساتھ کفار کے لڑائی مین مگر جس صورت مین کہ اُسمین نقض عہد و امان ہو تو نکرے ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْزُوْ بِاُمِّ سُلَیْمٍ وَنِسْوَۃٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ مَعَہٗ اِذَا غَزَا یَسْقِیْنَ الْمَاءَ وَیُدَاوِیْنَ الْجَرْحٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جہاد مین لیجاتے ام سلیم کو اور کتنی عورتونکو انصار مین سے ساتھ اپنے جسوقت کہ جہاد کرتے حضرت یعنی مع صحابہؓ کے پانی پلاتین یہ عورتین یعنی غازیون کو اور دوا کرتین زخمیون کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہاد مین لیجانا بڑھیونکا واسطے مصلحت پانی پلانے اور دوا کرنیکے جائز ہے اور اگر واسطے مصلحت مباشرت و صحبت کے لیجاوین تو لونڈیان

سلہ قال ال[illegible] انما یجوز من [illegible] فی الحرب المعاریض وحقیقتہ لا یجوز والظاہر اباحۃ حقیقۃ الکذب لکن الاقتصار علی التعریض افضل ۱۲

قَالَ شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ اِنْتَظَرَ حَتّٰى تَهُبَّ الْاَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلٰوةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے نعمان بن مقرن رضی سے کہ کہا حاضر ہوا مین قتال مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھے جسوقت کہ نہ قتال کرتے اول دن انتظار کرتے یہانتک کہ
چلتین باوین اور آتا وقت نماز کا یعنی ظہر کا نقل کی یہ بخاری نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قتال وقت نماز ظہر کے اُس صورت مین تھا کہ اول روز مین قتال
واقع نہوتا غالبًا احوال مختلف تھا کبھی اوّل روز مین اور کبھی دوپہر ڈھلے **ح**

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ اِنْتَظَرَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے نعمان بن مقرن رضی سے کہ کہا حاضر ہوا مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ نہ لڑتے اول روز مین
انتظار کرتے یہانتک کہ ڈھلتا آفتاب اور چلتین باوین اور نازل ہوتی نصرت یعنی ہوا فتح کی یا حاصل ہونا فتح کا ببرکت دعائے مسلمین کے بعد نماز کے مجاہدین
کے لیے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** قَتَادَةَ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ اَمْسَكَ
حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ فَاِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ
اَمْسَكَ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ يُقَاتِلُ قَالَ قَتَادَةُ كَانَ يُقَالُ عِنْدَ ذٰلِكَ تَهِيْجُ رِيَاحُ النَّصْرِ وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُوْنَ لِجُيُوْشِهِمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت
ہے قتادہ رضی سے کہ نقل کی نعمان بن مقرن سے کہ کہا جہاد کیا مین نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ظاہر ہوتی فجر ٹھہرتے
یعنی باز رہتے شروع کرنے جہاد کے سے یہان تک کہ نکلتا آفتاب یعنی اور فارغ ہوتے نماز صبح سے پھر جسوقت کہ نکلتا آفتاب لڑتے پھر جسوقت دوپہر ہوتی
یعنی دوپہر شرعی وہ وقت چاشت ہے قریب دوپہر کے ٹھہرتے یہان تک کہ ڈھلتی دوپہر یعنی دوپہر عرفی پس جسوقت کہ ڈھلتی دوپہر اور نماز پڑھ
چکتے لڑتے عصر تک پھر ٹھہرتے یہان تک کہ نماز پڑھتے عصر کی پھر لڑتے کہا قتادہ نے تھا کہا جاتا یعنی صحابہ رضی کہتے تھے بیچ حکمت اس فعل کے کہ اس جہت سے
تھا کہ نزدیک ان اوقات کے چلتے ہین باوین نصرت کی اور دعا کرتے ہین مسلمان واسطے لشکرون اپنے کے بیچ نماز اپنی کے یعنی بعد نماز کے یا درمیان نماز مین
جیسے کہ بیچ پڑھنے قنوت کے حدیثین آئی ہین نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** عِصَامِ الْمُزَنِيِّ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَقَالَ
اِذَا رَاَيْتُمْ مَسْجِدًا اَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا اَحَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عصام مزنی سے کہ کہا بھیجا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ایک
چھوٹے لشکر کے اور فرمایا جسوقت دیکھو تم مسجد یا سنو تم کسی مؤذن کو اذان کہتے پس قتل نہ کرو کسی کو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یعنی جگہ یا قوم
کوئی علامت فعلی یا قولی شعار اسلام سے پس نہ قتل کرو کسیکو یعنی یہانتک کہ تمیز کرو مومن کو کافر سے **ع**

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اِلٰى اَهْلِ فَارِسَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اِلٰى رُسْتَمَ وَمِهْرَانَ فِيْ مَلَاِ فَارِسَ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ
الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّا نَدْعُوْكُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَاَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاِنَّ مَعِيْ قَوْمًا يُحِبُّوْنَ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ كَمَا يُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابی وائل رضی سے کہ کہا لکھا خالد بن ولید نے طرف اہل فارس کے یعنی سردارون
اُنکے کے یہ نامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ خالد بن ولید کی طرف سے ہے طرف رستم اور مہران کے کہ داخل ہین بیچ جماعت فارس کے سلام اُسپر کہ پیروی کرے
ہدایت کی لیکن بعد از سلام کے جانو تم کہ ہم بلاتے ہین تمکو طرف اسلام کے یعنی مسلمان ہو پس اگر نہ قبول کرو تم اسلام پس ادا کرو جزیہ اپنے ہاتھ سے
ذلیل ہوکر پس اگر انکار کرو تم یعنی جزیہ سے پس ہلاک و پشیمان ہوگے اس لیے کہ تحقیق ساتھ میرے ایک قوم ہے کہ دوست رکھتے ہین قتل کرنے کو یا مارے
جانے کو راہ خدا مین جیسے کہ دوست رکھتے ہین اہل فارس شراب کو یعنی مست و بیہوش ہوتے ہین قتال مین یا خوش ہوتے ہین اور لذت پاتے ہین
اُسمین اور سلام ہے اُسپر کہ پیروی کرے ہدایت کی نقل کی یہ شرح السنہ مین

بَابُ الْقِتَالِ فِي الْجِهَادِ باب ہے لڑنیکا جہاد مین

ف یعنی اسمین

لعہ کہا ابن عباس رضی نے ... (حاشیہ، ۱۲)

معلوم ہوا کہ جائز ہے قتل کرنا کفار کا اور لے لینا اُنکے اموال کا حالت غفلت میں ع وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا یَوْمَ بَدْرٍ
حِیْنَ صَفَفْنَا لِقُرَیْشٍ وَصَفُّوْا لَنَا اِذَا اَکْثَبُوْکُمْ فَعَلَیْکُمْ بِالنَّبْلِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِذَا اَکْثَبُوْکُمْ فَارْمُوْھُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَکُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہے ابی اسیدؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمکو دن جنگ بدر کے جسوقت کہ صف باندھی ہمنے واسطے لڑنے قریش کے اور صف باندھی قریش نے
واسطے لڑنے ہمارے کے جسوقت کہ نزدیک ہوجئیں وہ تمہارے یعنی ایسے کہ تیر لو پہنچ سکے اُن تک پس مارو انکو تیر اور بیچ ایک روایت بخاری کے ہے جسوقت کہ نزدیک ہوجئیں
وہ تمہارے پس تیر مارو انکو اور باقی رکھو تیر یعنی سب تیر نہ خرچ کر ڈالو کچھ باقی بھی رکھو تا وہ غالب نہوں تمپر بسبب نہنے ہونے تمہارے کے نقل کی یہ بخاری
نے وَحَدِیْثُ سَعْدٍ ھَلْ تُنْصَرُوْنَ سَنَذْکُرُہٗ فِیْ بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَحَدِیْثُ الْبَرَاءِ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَھْطًا فِیْ بَابِ الْمُعْجِزَاتِ اِنْ شَاءَ
اللہ تعالیٰ اور حدیث سعد کی کہ سر اُسکا ہل تنصرون ہے ذکر کرینگے ہم بیچ باب فضل الفقراء کے اور حدیث براء کی کہ سر اُسکا ہے بعث رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم رہطا بیچ باب المعجزات کے اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَیْلًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے عبد الرحمنؓ بن عوف سے کہ کہا تعبیہ کیا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر میں ایک
رات نقل کی یہ ترمذی نے ف تعبیہ کیا یعنی مہیا کیا لڑائی کیلیے ساتھ پہنانے ہتھیاروں کے اور برابر کین صفین اور قائم کیا ہر ایک کو ہم میں سے اس
جگہ کہ مناسب تھی اُسکے لیے رات کوتا اُن کو اسیطرح کھڑے رہیں ع وَعَنِ الْمُھَلَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ بَیَّتَکُمُ الْعَدُوُّ
فَلْیَکُنْ شِعَارُکُمْ حٰمٓ لَا یُنْصَرُوْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہے مہلب سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی غزوہ
خندق میں اگر شبخون کریں تمپر دشمن پس چاہیے کہ ہووے علامت تمہاری لفظ حٰم لا ینصرون نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف علامت الخ تا پہچا
جاوے کہ مسلمان کون ہے اور کافر کون اور یہ قرارداد سپاہیوں کا ہے کہ ایک بولی اپنے میں مقرر کر لیتے ہیں تا علامت ہو اور اشتباہ نہو کہ کس جانب کا
ہے خصوصاً وقت شبخون کے کہ اشتباہ اسمیں اکثر ہوتا ہے حاصل یہ کہ اپنے لوگونکو کہدیتے ہیں کہ جب ہم پوچھیں کون تو یہ بولی بولنا اسطرح کی بولی کو
زبان انگریزی میں بلول کہتے ہیں اور معنی اسکے یہ ہیں اسے اُتارینوالے حم کے مدد نہ دیے جائیں کافر ع ح وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ
کَانَ شِعَارُ الْمُھَاجِرِیْنَ عَبْدُ اللّٰہِ وَشِعَارُ الْاَنْصَارِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا تھی علامت مہاجرین کی عبد اللہ
اور علامت انصار کی عبد الرحمن یعنی کسی اور غزوے میں نقل کی یہ ابو داؤد نے وَعَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ زَمَنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَیَّتْنَاھُمْ نَقْتُلُھُمْ وَکَانَ شِعَارُنَا تِلْکَ اللَّیْلَۃَ اَمِتْ اَمِتْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ کہا جہاد کیا ہمنے ساتھ ابو بکر صدیقؓ کے
زمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میں پس شبخون کیا ہمنے کفار پر درحالیکہ قتل کرتے تھے ہم انکو اور تھی علامت ہماری اُس رات یعنی پہچان اپنے لوگونکی
کلمہ امت امت یعنی مار ڈال اے دشمنونکو نقل کی یہ ابو داؤد نے وَعَنْ قَیْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ کَانَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکْرَھُوْنَ الصَّوْتَ عِنْدَ
الْقِتَالِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہے قیس بن عباد سے کہ کہا تھے صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مکروہ رکھتے آواز کو وقت لڑنے کے یعنی سوائے اللہ کے نقل کی
یہ ابو داؤد نے ف عادت ہے لڑنیوالونکی کہ وقت لڑائی کے آواز بلند کرتے ہیں یعنی شجاعت وغیرہ اپنی بیان کرتے ہیں تا رعب ہو کفار پر پس صحابہ اس
بات کی کچھ حقیقت نہ جانتے تھے اسلیے کہ اسمیں قربت الٰہی نہیں بلکہ کرتے تھے اپنی آوازیں ساتھ ذکر اللہ کے کہ اسمیں مطلب ہے دنیا و آخرت کی بہتری ع
وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُقْتُلُوْا شُیُوْخَ الْمُشْرِکِیْنَ وَاسْتَحْیُوْا شَرْخَھُمْ اَیْ صِبْیَانَھُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ
اور روایت ہے سمرہ بن جندبؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا قتل کرو مشرکونکے بڑی عمر والے اور زندہ رکھو چھوٹی عمر والے یعنی لڑکے انکے
نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف مراد بڑی عمر والوں سے یا تو جوان ہیں مقابل لڑکوں کے یا وہ بڈھے کہ قوی اور قادر ہوں لڑنے پر اور

بہتر ہیں نہ آزاد ع ح وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَخْلُفُهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ فَاَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِی الْجَرْحٰی
وَاَقُوْمُ عَلَی الْمَرْضٰی رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام عطیہؓ سے کہ کہا غزوے کیے میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوے پیچھے رہتی تھی میں انکے ڈیروں میں پس تیار
کرتی تھی میں واسطے انکے کھانا اور دوا کرتی تھی میں زخمیوں کی اور خبرگیری کرتی تھی میں بیماروں کی نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاۗءِ وَالصِّبْيَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے عورتوں کے سے
اور لڑکوں کے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ہدایہ میں لکھا ہے کہ نہ قتل کیا جاوے عورت اور نہ لڑکا اور نہ جاماندہ اور نہ اندھا اور نہ شیخ فانی لیکن لڑکا اور
دیوانہ قتل کیے جاویں حالت قتال اپنے میں اور عورت ملکہ قتل کیجاوے اگرچہ نہ قتال کرے اور اسیطرح لڑکا بادشاہ اس لیے کہ بادشاہ کے قتل
میں شوکت انکی ٹوٹتی ہے ۱۲ ع ح وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَهْلِ الدِّيَارِ يُبَيَّتُوْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ
فَيُصَابُ مِنْ نِّسَاۗئِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ هُمْ مِنْ اٰبَاۗئِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے صعب بن جثامہؓ سے کہا پوچھے گئے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم اہل دار سے یعنی کافروں سے کہ رہتے ہیں شہروں میں شبخون کیے جاویں پس ماری جاویں عورتیں انکی اور اولاد انکی فرمایا کہ وہ بھی
انھیں میں سے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ وہ تابع ہیں اپنے باپوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی عورت کو اور لڑکے کو انکو
جہاد میں قصداً قتل نہ کیجیے اگر شبخون کی حالت میں مارے جاویں تو کچھ مضائقہ نہیں کہ یہ بھی کافر ہیں مانند بڑے مردوں کے حکم قتل میں بسبب
نہ امتیاز ہونے انکے بڑے مردوں لڑنے والوں سے ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِی النَّضِيْرِ وَ
حَرَّقَ وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ + وَهَانَ عَلٰی سَرَاةِ بَنِیْ لُؤَیٍّ + حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ + وَفِیْ ذٰلِكَ نَزَلَتْ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا
قَاۗئِمَةً عَلٰۗی اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کاٹنے درخت کھجوروں
بنی نضیر کے کا اور جلانے انکے کا حکم فرمایا اور اسکے حق میں کہا ہے حسان نے شعر اور آسان ہوا اوپر سرداروں بنی لوی کے جلانا بویرہ کا پھیلا ہوا
اور اسمیں یہ آیت اتری جو کچھ کہ کاٹا تمنے درخت کھجور سے یا چھوڑا تمنے اسکو کھڑا ہوا اسکی جڑوں پر یعنی نہ کاٹا پس ساتھ حکم اللہ کے ہے نقل کی یہ بخاری او
مسلم نے ف بنی نضیر نام ایک قبیلہ کا ہے قبائل یہود سے جب انھوں نے توڑا عہد اور قصد کیا حضرتؐ کے قتل کرنے کا تو نازل ہوئی وحی ساتھ اس چ
کے کہ قصد کیا انھوں نے پس جلاوطن کیے گئے طرف خیبر کے اور جلائی گئیں کھجوریں انکی اور خراب کیے گئے گھر انکے اور حسان بن ثابت صحابی انصا
ہیں شاعر حضرتؐ کے اور لوی ساتھ پیش لام اور زبر ہمزہ اور تشدید ی کے اولاد نضر بن کنانہ سے ہے کہ حضرتؐ کے اجداد سے ہیں اور مراد بنی لوی سے
اشراف قریش ہیں یعنی اصحاب حضرتؐ کے اور بویرہ نام ایک جگہ کا ہے کہ جہاں کھجوریں بنی نضیر کی تھیں اور روایت کیا گیا ہے کہ جب حضرتؐ نے حکم ک
بنی نضیر کی کھجوروں کے کاٹنے کا تو انھوں نے کہا یا محمد آپ منع فرماتے تھے فساد کرنے سے زمین میں پس یہ کھجوریں کیوں کاٹیں اور جلائیں پس آیت مذکو
اتری تو اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کاٹنا اور جلانا درختوں کفار کا ۱۲ ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ اَنَّ نَافِعًا كَتَبَ اِلَيْهِ يُخْبِرُهُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغَارَ عَلٰی بَنِی الْمُصْطَلِقِ غَارِّيْنَ فِیْ نَعَمِهِمْ بِالْمُرَيْسِيْعِ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَی الذُّرِّيَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے عبداللہ بن عونؓ سے یہ کہ نافع نے لکھا طرف ابن عون کے درحالیکہ خبر دیتا تھا نافع اسکو یہ کہ ابن عمرؓ نے خبر دی اسکو کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے لوٹا بنی مصطلق کو اس حال میں کہ غافل تھے وہ اپنے مواشی میں بیچ مکان مریسیع کے پس قتل کیا انکے لڑنیوالوں کو اور قید کر لائے عورتوں او
لڑکوں کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بنی مصطلق بطن ہے خزاعہ میں سے اور مریسیع نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے وہاں پانی تھا
بنی مصطلق کا اور لڑنیوالوں سے مراد ہیں وہ شخص کہ لیاقت رکھتے تھے لڑنے کی یعنی مرد عاقل و بالغ اور ذریت سے مراد ہیں عورتیں اور لڑکے اس س

طرف شیبہ کے یعنی اور قتل کیا مین نے اُسکو اور جاری ہوئین درمیان عبیدہ اور ولید کے دو ضربین لیس زخمی اور سُست کیا ایک نے اُن دونوین سے مقابلے والے اپنے کو پھر حملہ کیا ہمنے ولید پر پس قتل کیا ہمنے اُسکو اور اُٹھا لائے ہم عبیدہ کو یعنی معرکہ مین سے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَرِیَّۃٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَیْصَۃً فَاَتَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ فَاخْتَفَیْنَا بِہَا وَ قُلْنَا ھَلَکْنَا ثُمَّ اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ قَالَ بَلْ اَنْتُمُ الْعَکَّارُوْنَ وَاَنَا فِئَتُکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاؤُدَ نَحْوَہٗ وَقَالَ لَا بَلْ اَنْتُمُ الْعَکَّارُوْنَ قَالَ فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا یَدَہٗ فَقَالَ اَنَا فِئَۃُ الْمُسْلِمِیْنَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا بھیجا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ایک لشکر کے پس بھاگے لوگ بھاگنا پس آئے ہم مدینے مین پس چھپ رہے ہم اُسمین یعنی بسبب حیا کے اور کہا ہمنے یعنی اپنے دل مین یعنی آپسمین ہلاک ہوے ہم یعنی گنہگار ہوے بسبب بھاگنے کے دشمنون سے پھر آئے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا ہمنے یا رسول اللہ ہم ہین بھاگنے والے فرمایا حضرتؐ نے یعنی واسطے دفع خجالت انکی کے بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنیوالے ہو اور مین جماعت تمہاری ہون نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابی داؤد کے مانند ہی کہا اور فرمایا نہین بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنیوالے ہو کہا ابن عمرؓ نے پس نزدیک ہوے ہم اور بوسہ لیا ہم نے ہاتھ اُنکے کا اور فرمایا حضرتؐ نے مین جماعت مسلمانون کی ہون **ف** حملہ پر حملہ کرنیوالے ہو عکر کے معنی ہین میل کرنا اور پھر آنا لڑائی مین یعنی اگر بھاگے لڑائی مین سے بہ نیت اسکے کہ مدد لیکر پھر لڑائی مین آوینگے گناہ نہین اور جماعت مسلمانون کی ہون یعنی مددگار و ناصر تمہارا ہون ذات شریف اپنی کو تنہا بمنزلہ جماعت کے کیا بسبب عظمت و برکت کے جیسے کہ قرآن مجید مین آیا ہے اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ کَانَ اُمَّۃً **وَسَنَذْکُرُ** حَدِیْثَ اُمَیَّۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ کَانَ یَسْتَفْتِحُ وَحَدِیْثَ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ فِیْ بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث امیہ بن عبداللہ کی کہ سر اُسکا یہ ہے وکان یستفتح اور حدیث ابی درداء کی کہ سر اُسکا ابغونی فی ضعفائکم ہے بیچ باب فضل فقراء کے اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** ثَوْبَانَ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَصَبَ الْمَنْجَنِیْقَ عَلٰی اَھْلِ الطَّائِفِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا روایت ہے ثوبان بن یزیدؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا کیا گوپیا اوپر اہل طائف کے نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے **ف** منجنیق ایک آلہ ہے کہ پھینکے جاتے ہین ساتھ اُسکے پتھر ۱۲ع

بَابُ حُکْمِ الْاُسَرَاءِ باب ہے بیچ حکم قیدیون کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللّٰہُ مِنْ قَوْمٍ یَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ فِی السَّلَاسِلِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یُقَادُوْنَ اِلَی الْجَنَّۃِ بِالسَّلَاسِلِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تعجب کیا اللہ نے یعنی راضی ہوا اُس قوم سے کہ داخل ہوتے ہین بہشت مین بیچ زنجیرون کے اور ایک روایت مین یون ہے کہ کھینچے جاتے ہین طرف جنت کے ساتھ زنجیرون کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی کفار زبردستی پکڑے جاتے ہین اور زنجیر وبیڑیون مین قید کر کر دار الاسلام مین داخل کیے جاتے ہین اللہ تعالیٰ انکو ایمان نصیب فرماتا ہے پس داخل ہون گے جنت مین یعنی ایمان اُنکا سبب ہوا دخول جنت کا ۱۲ع

وَعَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَیْنٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَھُوَ فِیْ سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ اَصْحَابِہٖ یَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُطْلُبُوْہُ وَاقْتُلُوْہُ فَقَتَلْتُہٗ فَنَفَّلَنِیْ سَلَبَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے سلمہؓ بن اکوع سے کہا آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جاسوس مشرکین سے اس حال مین کہ حضرتؐ تھے بیچ سفر کے پس بیٹھا وہ حضرتؐ کے یارون پاس باتین کرتا تھا پھر پھرا وہ پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ڈھونڈھو اُسکو اور قتل کرو اُسکو پس قتل کیا مین نے اُسکو پس دیا حضرتؐ نے مجھکو اسباب اُسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْہُ** قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَوَازِنَ فَبَیْنَا نَحْنُ نَتَضَحّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلٰی جَمَلٍ اَحْمَرَ فَاَنَاخَہٗ وَجَعَلَ یَنْظُرُ وَفِیْنَا ضَعْفَۃٌ وَرِقَّۃٌ مِّنَ الظَّھْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاۃٌ اِذْ خَرَجَ یَشْتَدُّ فَاَتٰی جَمَلَہٗ فَاَثَارَہٗ فَاشْتَدَّ بِہِ الْجَمَلُ وَخَرَجْتُ اَشْتَدُّ حَتّٰی اَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَاَنَخْتُہٗ ثُمَّ اخْتَرَطْتُ سَیْفِیْ فَضَرَبْتُ رَاْسَ الرَّجُلِ ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ اَقُوْدُہٗ وَعَلَیْہِ رَحْلُہٗ وَسِلَاحُہٗ فَاسْتَقْبَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالُوا ابْنُ الْاَکْوَعِ قَالَ لَہٗ سَلَبُہٗ اَجْمَعُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے سلمہؓ سے کہا جہاد کیا ہم نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوازن پر کہ نام ایک قبیلہ کا ہے

شیخ فانی کو مارنا درست نہیں مگر جبکہ صاحب رائے اور تدبیر ہو لڑائی میں ۔ع وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَهِدَ إِلَيْهِ قَالَ أَغِرْ عَلَى أُبْنَى صَبَاحًا وَحَرِّقْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عروہؓ سے کہ کہا حدیث کی مجھکو اسامہؓ نے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تاکید کی
طرف اسکے یعنی جبکہ امیر کرکر بھیجا اُسکو فرمایا غارت کر تو ابنا پر وقت صبح کے اور جلا دے یعنی کھیتیاں اور درخت اور گھر اُنکے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف
ابنا نام ایک جگہ کا ہے شام میں اور اس سے معلوم ہوا کہ غارت کرنا اور جلانا شہروں کفار کا جائز ہے ح وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَلَا تَسُلُّوا السُّيُوفَ حَتَّى يَغْشُوكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی اسیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے دن بدر کے جسوقت کہ قریب آویں تمہارے کفار پس تیر مارو اُنکو اور مت سوتو تلواریں یہانتک کہ قریب پونہچیں وہ تمہارے نقل کی یہ ابو داؤد نے وَعَنْ
رَبَاحِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَرَأَى النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ عَلَى شَيْءٍ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ انْظُرْ عَلَى مَا اجْتَمَعَ
هٰؤُلَاءِ فَجَاءَ فَقَالَ عَلَى امْرَأَةٍ قَتِيلٍ فَقَالَ مَا كَانَتْ هٰذِهِ لِتُقَاتِلَ وَعَلَى الْمُقَدِّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ لِخَالِدٍ لَا تَقْتُلَنَّ امْرَأَةً وَلَا عَسِيفًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہے رباح بن ربیعؓ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غزوے میں پس دیکھا لوگوں کو کہ جمع ہو رہے ہیں ایک چیز پر پس بھیجا حضرتؐ
نے ایک شخص کو اور فرمایا دیکھ کس چیز پر جمع ہو رہے ہیں یہ پس آیا وہ شخص اور کہا جمع ہو رہے ہیں ایک عورت پر کہ ماری گئی ہے وہ پس فرمایا نہ تھی یہ لڑتی
یعنی پس کیوں مارا اِسکو اور تھے اگلی فوج پر خالدؓ بن ولید پس بھیجا حضرتؐ نے ایک شخص کو اور کہا کہدے واسطے خالدؓ کے کہ نہ مار کسی عورت کو اور نہ مزدور کو
نقل کی یہ ابو داؤد نے ف مراد مزدور سے وہ مزدور ہے کہ لڑتا نہو بلکہ خدمت کے لیے ہو ع ح وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
انْطَلِقُوا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُوا شَيْخًا فَانِيًا وَلَا طِفْلًا صَغِيرًا وَلَا امْرَأَةً وَلَا تَغُلُّوا وَضُمُّوا غَنَائِمَكُمْ وَأَصْلِحُوا
وَأَحْسِنُوا فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی مجاہدوں کو وقت بھیجنے کے جہاد کیلیے روانہ ہو ساتھ
نام خدا کے اور ساتھ توفیق و تائید خدا کے اور اوپر دین رسول خدا کے نہ مارنا تم نہایت بوڑھے کو اور نہ چھوٹے لڑکے کو اور نہ عورت کو اور خیانت نکرنا تم غنیمت میں اور جمع
کرنا تم مال غنیمت کا اور صلح کرو تم آپسمیں ساتھ ترک تنازع کے یا کفار سے اگر مصلحت دیکھو یا سنوارو امور اپنے اور نیکی کرو یعنی آپسمیں اِسلیے کہ خدا تعالی دوست
رکھتا ہے نیکی کرنیوالوں کو نقل کی یہ ابو داؤد نے ف نہایت بوڑھے کو یعنی مگر جبکہ ہو وہ لڑنیوالا یا صاحب رائے و تدبیر تو اس صورت میں اُسکو بھی مارو اور ظاہر یہ
ہے کہ لفظ صغیر بدل ہے یا بیان ہے لفظ طفلاً کا یعنی لڑکا کہ حد بلوغ کو نہ پونہچا ہو اور استثنا کیا گیا ہے اس سے وہ لڑکا کہ ہو بادشاہ یا لڑنیوالا اور نہ عورت کو یعنی جبکہ
نہو وہ لڑنیوالی اور نہو ملکہ اور نہ صاحب رائے لڑائی میں ۔ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ تَقَدَّمَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَأَخُوهُ فَنَادَى
مَنْ يُبَارِزُ فَانْتَدَبَ لَهُ شَبَابٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَنْ أَنْتُمْ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيكُمْ إِنَّمَا أَرَدْنَا بَنِي عَمِّنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ يَا حَمْزَةُ قُمْ يَا عَلِيُّ قُمْ يَا عُبَيْدَةُ بْنَ الْحَارِثِ فَأَقْبَلَ حَمْزَةُ إِلَى عُتْبَةَ وَأَقْبَلْتُ إِلَى شَيْبَةَ وَاخْتَلَفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيدِ ضَرْبَتَانِ
فَأَثْخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ ثُمَّ مِلْنَا عَلَى الْوَلِيدِ فَقَتَلْنَاهُ وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا جبکہ
ہوا دن بدر کا آگے بڑھا یعنی لڑنیکے لیے کفار میں سے عتبہ بن ربیعہ اور پیچھے آیا اُسکے بیٹا اُسکا یعنی ولید اور بھائی اُسکا یعنی شیبہ بن ربیعہ پس آواز دی عتبہ نے
کون ہے کہ نکلے میدان میں لڑنیکے لیے پس جواب دیا عتبہ کو کئی ایک جوانوں نے انصار میں سے یعنی نکلے میدان میں صف میں سے لڑنیکے لیے ساتھ عتبہ اور ہمراہیوں
اُسکے کے پس کہا عتبہ نے کون ہو تم پس خبر دی اُن جوانوں نے اِسکو کہ ہم انصار ہیں پس کہا عتبہ نے نہیں حاجت ہمکو بیچ تمہارے یعنی تمسے لڑنے کا ارادہ
نہیں رکھتے ہیں سوائے اسکے نہیں کہ ارادہ کرتے ہیں ہم اولاد چچا اپنے کا کہ قریش اور مہاجرین ہیں پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا ہو تو اے حمزہؓ
کھڑا ہو تو اے علیؓ کھڑا ہو تو اے عبیدہؓ بیٹے حارث کے پس متوجہ ہوئے حمزہؓ طرف عتبہ کے یعنی لڑنے کے لیے اور مارا اُسکو اور متوجہ ہوا میں یعنی حضرت علیؓ

اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہے نزدیک تیرے لے ثمامہؓ یعنی کیا ہے حال تیرا خبر دے یا کیا ہی گمان تیرا مجھ پر کہ کیا معاملہ کرونگا ساتھ تیرے پس کہا نزدیک میرے لے محمد خیر و خوبی ہے یا نزدیک میرے بہت مال ہے اگر قتل کروگے تم یعنی مجھکو قتل کروگے خون والے کو یعنی اُسکو کہ مستحق قتل ہی پس اسمین قرار ہو اپنی تقصیر کا یا مراد یہ ہے کہ اُسکو مار وگے کہ خون اُسکا ساقط نہین بلکہ قوم میری بدلہ لیگی پس اسمین دعویٰ ہے اپنی ریاست و شرافت کا اور اگر انعام کروگے انعام کروگے اوپر قدر دان کے یعنی سلوک اور اُسکا بدلہ میری طرف سے ہوگا اور اگر ہو تم چاہتے مال پس مانگو دیے جاؤ گے مال سے جسقدر چاہو پس چھوڑ دیا اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اُسی حال پر یہانتک کہ ہوا اگلا دن پس فرمایا اُسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے نزدیک تیرے لے ثمامہ پس کہا نزدیک میرے وہی چیز ہے کہ کہی مین نے واسطے آپکے اگر بخشش کروگے بخشش کروگے قدر دان پر اور اگر قتل کروگے قتل کروگے خون والیکو اور اگر چاہتے ہو مال پس مانگو دیے جاؤ گے مال جسقدر چاہو پس چھوڑ دیا اسکو اُسی حالت پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ ہوا اگلے سے اگلا دن یعنی تیسرا دن پس فرمایا اُسکو کیا ہے نزدیک تیرے لے ثمامہؓ پس کہا نزدیک میرے وہی چیز ہے کہ کہی مین نے واسطے آپکے اگر بخشش کروگے بخشش کروگے قدر دان پر اور اگر قتل کروگے قتل کروگے خون والے کو اور اگر چاہتے ہو مال پس مانگو دیے جاؤ گے مال سے جسقدر چاہو **فَقَالَ** رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَۃَ فَانْطَلَقَ اِلٰی نَخْلٍ قَرِیْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یَا مُحَمَّدُ وَاللّٰہِ مَا کَانَ عَلَی وَجْہِ الْاَرْضِ وَجْہٌ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ وَّجْھِکَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْھُکَ اَحَبَّ الْوُجُوْہِ کُلِّھَا اِلَیَّ وَاللّٰہِ مَا کَانَ مِنْ دِیْنٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ دِیْنِکَ فَاَصْبَحَ دِیْنُکَ اَحَبَّ الدِّیْنِ اِلَیَّ وَوَاللّٰہِ مَا کَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ بَلَدِکَ فَاَصْبَحَ بَلَدُکَ اَحَبَّ الْبِلَادِ کُلِّھَا اِلَیَّ وَاِنَّ خَیْلَکَ اَخَذَتْنِیْ وَاَنَا اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَمَاذَا تَرٰی فَبَشَّرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَہٗ اَنْ یَّعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَکَّۃَ قَالَ لَہٗ قَائِلٌ اَصَبَوْتَ فَقَالَ لَا وَلٰکِنِّیْ اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللّٰہِ لَا یَاْتِیْکُمْ مِّنَ الْیَمَامَۃِ حَبَّۃُ حِنْطَۃٍ حَتّٰی یَاْذَنَ فِیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَاخْتَصَرَہُ الْبُخَارِیُّ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑ دو ثمامہؓ کو پس گیا ثمامہؓ طرف درختون کھجور کے کہ نزدیک تھے مسجد کے پس نہایا پھر آیا مسجد مین اور کہا گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمدؐ بندے اُسکے ہین اور رسول اُسکے اے محمدؐ قسم ہے خدا کی نہ تھا روے زمین پر کوئی مُنھ یعنی ذات کہ نہایت مبغوض ہو طرف میرے مُنھ آپکے سے پس تحقیق ہو گیا یعنی اب مُنھ تمھارا محبوب تر سارے مونھون سے طرف میرے قسم ہے خدا کی نہ تھا کوئی دین مبغوض تر طرف میرے دین آپکے سے پس ہو گیا دین آپکا محبوب تر سارے دینون کا طرف میرے اور قسم ہے اللہ کی نہ تھا کوئی شہر مبغوض تر میرے طرف شہر آپکے سے پس ہو گیا شہر آپکا محبوب ترین سارے شہرونکا طرف میرے اور تحقیق آپکے لشکر نے پکڑ لیا مجکو ہین حال مین کہ مین ارادہ رکھتا تھا عمرے کا پس کیا حکم فرماتے ہو پس بشارت دی اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ساتھ اسکے کہ تجکو شرافت بسبب اسلام کے حاصل ہوئی اور سارے گناہ پہلے تیرے بخشے گئے اور فرمایا اُسکو عمرہ کرنے کو پس جب آیا ثمامہ مکہ مین کہا اسکو کہنے والے نے بیدین ہو گیا تو پس کہا ثمامہؓ نے نہین ولیکن مین اسلام لایا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بددین نہین ہوا ہون قسم ہے اللہ کی نہین پونہچے گا تمکو شہر یمامہ سے ایک دانہ گیہون کا یہانتک کہ اذن دین اسمین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ مسلم نے اور مختصر بیان کیا اسکو بخاری نے **وَعَنْ** جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ لَوْ کَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِیٍّ حَیًّا ثُمَّ کَلَّمَنِیْ فِیْ ھٰٓؤُلَآءِ النَّتْنٰی لَتَرَکْتُھُمْ لَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے جبیرؓ بن مطعم سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ حق قیدیون بدر کے کہ اگر ہوتا مطعم بن عدی زندہ پھر سفارش کرتا مجھسے بیچ حق ان قیدیون ناپاک کے تو البتہ چھوڑ دیتا مین اُنکو واسطے اُسکے نقل کی یہ بخاری نے **ف** جبیرؓ نے یہ حدیث حالت کفر مین حضرتؐ سے سُنی اور بعد اسلام لانے کے بیان کی اور اُسکا باپ مطعم بیٹا عدی بن نوفل ابن عبد مناف کا ہے پس حضرتؐ کا قرابتی ہم جدی ہے اور اُسکا ایک احسان تھا حضرتؐ پر کہ جب حضرتؐ طائف سے پھرے تو اُسنے دفع کیا مشرکون کو حضرت

تیس سے پس اُسوقت مین کہ ہم طعام چاشت کا کھاتے تھے ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ آیا ایک شخص سوار اوپر اونٹ سرخ کے پس بٹھایا اُسکو اور شروع کیا دیکھنا
اور حال آنکہ ہم مین تھی سُستی یعنی بسبب لاغری اور بیادہ پائی کے اور کمی سواری کے یعنی دیکھا کہ ہم مین سواریان کم ہین اور بعضے ہمارے پیادہ پا تھے ناگہان نکلا وہ
یعنی ہمارے درمیان مین سے دوڑتا پس آیا وہ اپنے اونٹ کے پاس پس کھڑا کیا اُسکو یعنی بعد سوار ہونے کے اُسپر پس دوڑایا اُسکو اونٹ نے اور نکلا مین دوڑتا
ہوا یعنی پیچھے اُسکے یہان تک کہ پکڑی مین نے مہار اونٹ کی اور بٹھایا مین نے اُسکو پھر ننگی کی مین نے تلوار اپنی اور ماری اُسکے سر پر پھر لایا مین اونٹ کو کھینچتا ہوا
اس حال مین کہ اُسپر تھا اسباب اُسکا اور ہتھیار اُسکے پس سامنے آئے میرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ پس فرمایا کس شخص نے قتل کیا اس شخص
کو کہا صحابہ نے کہ سلمۃ بن اکوع رضؓ نے مارا فرمایا واسطے اُسکے ہے اسباب اُسکا سب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ
بَنُوْ قُرَیْظَۃَ عَلٰی حُکْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَلٰی حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ فَجَاءَ فَجَلَسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ھٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰی حُکْمِکَ قَالَ فَاِنِّیْ اَحْکُمُ اَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَۃُ وَاَنْ تُسْبٰی
الذُّرِّیَّۃُ قَالَ لَقَدْ حَکَمْتَ فِیْھِمْ بِحُکْمِ الْمَلِکِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ بِحُکْمِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی سعید خدری رضؓ سے کہ کہا جبکہ نکلے بنو قریظہ اوپر حکم سعد بن معاذ کے بھیجا
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی کسی شخص کو واسطے بُلانے سعد کے پس آئے سعد رضؓ بن معاذ سوار ایک گدھے پر پس جب نزدیک پہنچے سعد رضؓ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کھڑے ہوؤ تم طرف سردار اپنے کے پھر آئے سعد رضؓ اور بیٹھے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ لوگ یعنی بنو قریظہ نکلے ہین اوپر حکم تمہارے
کے کہا سعد رضؓ نے پس تحقیق مین حکم کرتا ہون یہ کہ مارے جاوین لڑنیوالے یعنی جوکہ قابل لڑنے کے ہین اور یہ کہ بندی کیے جاوین لڑکے اور عورتین فرمایا تحقیق
حکم کیا تونے بیچ اُنکے ساتھ حکم بادشاہ کے یعنی ایسا حکم کیا تونے کہ اللہ تعالی راضی ہو بسبب اُسکے اور ایک روایت مین ہے ساتھ حکم اللہ تعالی کے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سعد بن معاذ کبار صحابہ اور مشاہیر انصار سے ہین اور سردار اُنکے اور بنی قریظہ کہ ایک جماعت ہین یہود کی حلفا اُنکے اور
عہد و امان اُنکے مین تھے پس جب آنحضرتؐ نے بنو قریظہ کو بعد غزوۂ احزاب کے ۵ھ مین پچیس روز تک محاصرہ کیا تو وہ ساتھ عہد سعد بن معاذ کے
اُترے یعنی کہا کہ جو کچھ سعد رضؓ حکم کرین ہم اختیار کرین گے اُنھون نے خیال کیا تھا کہ ہم اُنکے عہد و امان مین ہین رعایت ہمارے حال کی کرینگے اور ہماری خلاصی
مین کوشش کرینگے پس جب اُترے تو حضرتؐ نے سعد رضؓ کو بلوایا جیسے کہ مذکور ہوا اور کھڑے ہوؤ تم الخ کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ اہل فضل کی تعظیم و توقیر کرے
اور کھڑا ہو جائے وقت آنے اُسکے کے اور حجت پکڑی ہے ساتھ اسکے جمہور نے اور بعضون نے کہا کہ نہین تھا یہ امر کھڑے ہونے کا تعظیم کے لیے بلکہ بسبب اسکے
تھا کہ سعد بن معاذ رضؓ بیمار تھے بسبب اسکے کہ زخم تیر کا اُنکی ران مین تھا کہ غزوۂ خندق مین تیر لگا تھا اور طاقت اُترنے کی سواری پر سے نہ رکھتے تھے پس فرمایا
لوگونکو کہ جاؤ اور مدد اُنکی کرو اُترنے مین ۱۲ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ
بَنِیْ حَنِیْفَۃَ یُقَالُ لَہٗ ثُمَامَۃُ بْنُ اُثَالٍ سَیِّدُ اَھْلِ الْیَمَامَۃِ فَرَبَطُوْہُ بِسَارِیَۃٍ مِنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
مَاذَا عِنْدَکَ یَا ثُمَامَۃُ فَقَالَ عِنْدِیْ یَا مُحَمَّدُ خَیْرٌ اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاکِرٍ وَاِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْہُ
مَا شِئْتَ فَتَرَکَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی کَانَ الْغَدُ فَقَالَ مَا عِنْدَکَ یَا ثُمَامَۃُ فَقَالَ عِنْدِیْ مَا قُلْتُ لَکَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاکِرٍ وَاِنْ تَقْتُلْ
تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْہُ مَا شِئْتَ فَتَرَکَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی کَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ لَہٗ مَا عِنْدَکَ
یَا ثُمَامَۃُ فَقَالَ عِنْدِیْ مَا قُلْتُ لَکَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاکِرٍ وَاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْہُ مَا شِئْتَ
اور روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ کہا بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر طرف نجد کے پس پکڑ لائے لشکر کے لوگ ایک شخص کو بنی حنیفہ مین سے کہ نام ایک
قبیلہ کا ہے کہا جاتا تھا اُسکو ثمامہ بیٹا اثال کا سردار اہل یمامہ کا کہ نام ہے شہر کا پس باندھ دیا اُسکو ایک ستون سے ستونون مسجد نبوی کے سے پس نکلا طرف

نجد حصہ زمین بلند کو کہتے ہین اور نام ان شہرون کا جو عرب مین طرف جانب بلندی کے ہین ۱۲

مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے مروانؓ اور مسوّرؓ بن مخرمہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے یعنی خطبہ بیان فرمایا جس وقت کہ آئی حضرتؐ کے پاس قوم ہوازن کی مسلمان ہو کر پس سوال کیا اُنھون نے حضرتؐ سے یہ کہ پھیر دین طرف اُنکے مال اُنکے اور بندی اُنکے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اختیار کرو ایک دو چیزون مین سے یا بندی یا مال کہا ہوازن نے پس تحقیق اختیار کیے ہمنے بندی اپنے پس خطبہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تعریف کی اللہ کی ساتھ اُس چیز کے کہ لایق اُسکے ہے پھر فرمایا امّا بعد اسکے یعنی حمد وثنا کے پس تحقیق بھائی تمھارے یعنی دینی بھائی یا نسبی کہ ہوازن ہین آئے توبہ کر کر یعنی شرک و گناہون سے اور تحقیق مین نے مناسب دیکھا کہ پھیر دون طرف اُنکے بندی اُنکے پس جو شخص چاہے تم مین سے یہ کہ بخوشی پھیر دے بندی پس چاہیے کہ کرے اور جو چاہے تم مین سے یہ کہ ہو یعنی ہمیشہ رہے اوپر نصیبے اپنے کے یہانتک کہ دین ہم اُسکو عوض اُسکا اوّل اُس چیز سے کہ انعام کرے اللہ اوپر ہمارے غنیمت مین سے پس چاہیے کہ کرے یعنی جسکو منظور ہو کہ اپنے حصے کے بندی ندے بغیر عوض کے بیان کرے پس کہا لوگون نے یعنی بعضون نے یا سبھون نے بغیر تمیز کے کہ تحقیق خوش ہوئے ہم ساتھ اُسکے یعنی پھیر دینے بندی کے یا رسول اللہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ہم نہین جانتے ہین کہ کون راضی ہوا تم مین سے اور نہین جدا کر سکتے اُسکو اُس سے کہ نہین راضی ہوا پس پھر جاؤ یہانتک کہ لاوین طرف ہماری سردار تمھارے امر تمھارا یعنی بہ تفصیل پس پھر گئے لوگ پس کلام کیا اُنسے سردارون اُنکے نے پھر پھر کر آئے لوگ حضرتؐ کے پاس اور خبر دی حضرتؐ کو کہ تحقیق وہ راضی ہوے اور اذن دیا یعنی پھیرنے بندی کا نقل کی یہ بخاری نے **ف** ہوازن نام ایک قبیلہ کا ہے آئے وہ حضرتؐ کے پاس مسلمان ہو کر بعد اُسکے کہ لوٹا گیا مال اُنکا اور بندی کی گئی اولاد اُنکی اور تقسیم کی گئی صحابہ مین اور غزوہ ہوازن کہ اُسکو غزوۂ حنین بھی کہتے ہین واقع ہوا بعد فتح مکہ کے اور غنیمت اُسمین بہت ہاتھ لگی اور حضرتؐ نے اذن چاہا صحابہؓ سے بیچ پھیرنے بندی کے اس لیے کہ اموال اُنکے اور بندی اُنکے ہو گئے تھے ملک مجاہدین کے پس نہین جائز تھا پھیرنا اُنکی ملک کا بغیر اذن اُنکے کے ۔ح ۔ع

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ ثَقِيْفُ حَلِيْفًا لِبَنِيْ عُقَيْلٍ فَاَسَرَتْ ثَقِيْفُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَسَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ عُقَيْلٍ فَاَوْثَقُوْهُ فَطَرَحُوْهُ فِي الْحَرَّةِ فَمَرَّ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فِيْمَ اُخِذْتُ قَالَ بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيْفٍ فَتَرَكَهُ وَمَضٰى فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَرَحِمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ مَا شَاْنُكَ قَالَ اِنِّيْ مُسْلِمٌ فَقَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ فَقَالَ فَفَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ اَسَرَتْهُمَا ثَقِيْفُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے عمران بن حصینؓ سے کہ کہا تھے ثقیف ہم قسم بنی عقیل کے پس قید کیے ثقیف نے دو شخص اصحاب حضرتؐ کے سے اور قید کیا اصحاب حضرتؐ کے نے ایک شخص کو بنی عقیل مین سے پس مضبوط باندھا صحابہ نے اُسکو اور ڈالا اُسکو سنگستان مین پس گذرے اُسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس پکارا قیدی نے اے محمدؐ اے محمدؐ کس سبب سے پکڑا گیا ہون مین فرمایا بسبب تقصیر ہم قسمون اپنے کے کہ ثقیف ہین یعنی اُنھون نے دو مسلمانون کو قید کیا تھا تجھکو اُنکے بدلے مین قید کیا پس چھوڑا اُسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسی جگہ اور تشریف لیگئے پھر پکارا اُسنے حضرتؐ کو اے محمدؐ اے محمدؐ پس رحم کھایا اُسپر حضرتؐ نے اور پھرے پس فرمایا کیا حال ہے تیرا کہا اُسنے تحقیق مین مسلمان ہون پس

سے اس لیے حضرت نے کلام مذکور فرمایا واسطے تالیف و ترغیب جبیر رضؓ کے اسلام پر فرمایا تھا وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ ثَمَانِيْنَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيْمِ مُتَسَلِّحِيْنَ يُرِيْدُوْنَ غِرَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ فَاَخَذَهُمْ سِلْمًا فَاسْتَحْيَاهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَعْتَقَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس رضؓ سے یہ کہ اسی آدمی مکے کے اُتر آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی سال حدیبیہ مین جبل تنعیم سے ہتھیار باندھے ہوئے ارادہ کرتے تھے وہ کہ غافل پاوین اور آزار پونہچاوین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت کے صحابہ رضؓ کو پس پکڑ لیا انکو حضرت نے مطیع و خوار پس زندہ چھوڑ دیا انکو اور ایک روایت مین ہی کہ آزاد کر دیا انکو پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت اور وہ اللہ ایسا ہے کہ بند رکھا ہاتھ اُنکا تمسے اور تمھارا ہاتھ اُنسے مکے مین اور نواح اُسکے مین نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِاَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ رَجُلًا مِّنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ فَقُذِفُوْا فِيْ طَوِيٍّ مِّنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيْثٍ مُّخْبِثٍ وَكَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ اَلْيَوْمَ الثَّالِثَ اَمَرَ بِرَاحِلَتِهٖ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا ثُمَّ مَشٰى وَاتَّبَعَهٗ اَصْحَابُهٗ حَتّٰى قَامَ عَلٰى شَفَةِ الرَّكِيِّ فَجَعَلَ يُنَادِيْهِمْ بِاَسْمَائِهِمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِهِمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ اَيَسُرُّكُمْ اَنَّكُمْ اَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تُكَلِّمُ مِنْ اَجْسَادٍ لَا اَرْوَاحَ لَهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لَا يُجِيْبُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ قَالَ قَتَادَةُ اَحْيَاهُمُ اللّٰهُ حَتّٰى اَسْمَعَهُمْ قَوْلَهٗ تَوْبِيْخًا وَّتَصْغِيْرًا وَّنِقْمَةً وَّحَسْرَةً وَّنَدَمًا اور روایت ہے قتادہ رضؓ سے کہ کہا ذکر کیا واسطے ہمارے انس رضؓ بن مالک نے ابی طلحہ رضؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا دن جنگ بدر کے ساتھ چوبیس شخصون کے سردارون کفار قریش سے پس ڈالے گئے وہ بیچ ایک کنوین کے کنوون بدر کے سے کہ وہ ناپاک اور ناپاک کرنیوالا تھا اور تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت غالب آتے کسی قوم پر تو ٹھیرتے اُس میدان مین یعنی میدان جنگ مین تین رات پس جب کہ ہوا بدر مین تیسرا دن تو حکم کیا حضرت صلعم نے ساتھ باندھنے کجاوے کے اوپر اونٹ سواری اپنی کے پس باندھا گیا اُسپر کجاوہ اُسکا پھر چلے حضرت اور ساتھ ہوئے اُنکے اصحاب اُنکے یہان تک کہ کھڑے ہوئے اوپر کنارے کنوین کے پھر شروع کیا پکارنا اُنکا ساتھ نامون اُنکے کے اور نامون باپون اُنکے کے اے فلانے بیٹے فلانے کے اور اے فلانے بیٹے فلانے کے آیا خوش کرتا ہی تمکو یہ کہ اطاعت کرتے تم اللہ کی اور رسول اُسکے کی پس تحقیق ہمنے پائی وہ چیز کہ وعدہ کیا تھا ہمسے پروردگار ہمارے نے حق یعنی ثابت کہ وہ غالب ہونا ہمارا ہے تم پر پس آیا پائی تم نے وہ چیز کہ وعدہ کیا تھا رب تمھارے نے حق یعنی تمھارے عذاب کا اور یہ استفہام توبیخ ہے پس کہا حضرت عمر رضؓ نے یارسول اللہ کیا کلام کرتے ہو اُن بدنون سے کہ نہین ارواح واسطے اُنکے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان محمد صلعم کی اُسکے ہاتھ مین ہے نہین تم زیادہ سُننے والے واسطے اُس چیز کے کہ کہتا ہون مین اُنسے اور بیچ ایک روایت کے ہے کہ نہین تم زیادہ سُننے والے اُنسے ولیکن وہ جواب نہین دیتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا بخاری نے کہ کہا قتادہ نے کہ زندہ کیا انکو اللہ تعالی نے یہانتک کہ سُنایا اُنکو قول حضرت کا واسطے سرزنش کے اور واسطے ذلت کے اور واسطے عذاب کے اور واسطے افسوس کے اور واسطے پشیمانی کے ف اس حدیث سے حضرت شیخ عبد الحق رحؒ وغیرہ نے سماع اموات کے لیے ثابت کیا ہے اور اکثر علماے حنفیہ نے انکار اسکا کیا ہی اور جواب اسکے کئی طرح پر دیتے ہین جو چاہے فقہ کی کتابون مین مثل فتح القدیر وغیرہ کے دیکھ لے ۱۲ مؤلف وَعَنْ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَاءَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا السَّبْيَ وَاِمَّا الْمَالَ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاءُوْا تَائِبِيْنَ وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ

سوائے حضرت ابراہیم کے کہ ماریہؓ سے تھے اور حضرت زینبؓ کہ ابو العاص کافر کے نکاح مین تھین تو سبب یہ تھا کہ اسوقت تک نکاح ہونا
عورت مسلمان اور مرد کافر کا جائز تھا اور حضرتؐ نے جو دو شخصون کو بھیجا زینب کے لانیکے لیے باوجودیکہ محرم شرعی نہ تھے تو یہ مخصوص اسی مقام مین
تھا بسبب امن کے بلحاظ صاحبزادی ہونے حضرتؐ کے اور عورت کو نامحرم کے ساتھ سفر کرنا جائز نہین اور بطن ناجج نام ایک جگہ کا ہے قریب
مکہ کے آٹھ کوس پر اور لفظ ناجج کو صاحب قاموس نے ساتھ یاے تحتانیہ اور زبر پہلے جیم کے لکھا ہے اور ساتھ نون اور جیم اور حاے مہملہ کے بھی علما نے
ضبط کیا ہے چنانچہ بیچ اکثر نسخون مشکوٰۃ اور مصابیح کے اسیطرح ہے اور حضرت زینبؓ جب ہجرت کر کر مدینہ سے مکہ کو آئین تو ابو العاص مکہ ہی مین
رہے دین کفر پر اور بعد ازان اتفاق پڑا انکو سفر شام کا تجارت کے لیے جب نزدیک مدینہ کے پہونچے تو مسلمانون نے چاہا کہ اُنسے مال چھین لین یہ خبر
حضرت زینبؓ کو پہونچی وہ حضرتؐ پاس حاضر ہوئین اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نہین ہے عہد و پیمان مسلمانون کے ایک یعنی جب ایک
مسلمان نے کافر کو امان دی تو سب کو چاہیے کہ امان دین فرمایا حضرتؐ نے کہ ہان ایک ہے کہا حضرت زینبؓ نے کہ گواہ رہیے اے رسولؐ
خدا کے کہ مین نے امان دی ابو العاص کو صحابہؓ نے جب یہ حال دیکھا تو بغیر ہتھیار کے ابو العاص کے پاس گئے اور کہا اے ابو العاص تو
شرفاء قریش سے اور پیغمبر کے چچا کا بیٹا ہے مسلمان ہوجاتا یہ سب مال تیرے ہی پاس رہے ابو العاص نے کہا یہ جو تم کہتے ہو بری بات
ہے حاشا مین اپنے اسلام کو ساتھ اس اموال کے پلید کرون پس ابو العاص مکہ کو گئے اور اموال لوگون کے سپرد اُنکو کیے اور کہا اہل مکہ اموال
تمہارے تمکو پہونچ چکے اُنھون نے کہا پہونچ چکے کہا گواہ رہو کہ مین مسلمان ہون اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ بعد ازان
ہجرت کر کر مدینہ کو آئے حضرتؐ نے زینبؓ کو سپرد اُنکے کیا ساتھ نکاح جدید کے یا قدیم کے اسمین اختلاف ہے اور آنحضرتؐ ابو العاص سے
محبت رکھتے تھے اور بہت راضی تھے اُنسے اور شہید ہوے وہ دن یمامہ کے حضرت ابو بکرؓ کی خلافت مین + ح + ع وَعَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَسَرَ اَهْلَ بَدْرٍ قَتَلَ عُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَالنَّضْرَ بْنَ الْحَارِثِ وَمَنَّ عَلٰى اَبِيْ عَزَّةَ الْجُمَحِيِّ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے
حضرت عائشہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب قید کیا اہل بدر کو قتل کیا عقبہ بن ابی معیط کو اور نضر بن حارث کو اور منت
رکھی ابی عزہ جمحی پر نقل کی یہ شرح سنہ مین **ف** امام کو اختیار ہے کہ کافر قیدی اگر مسلمان نہون تو چاہے قتل کرے انکو اور چاہے غلام کر کر
رکھے اور چاہے چھوڑ دے اُنکو آزاد کر کر واسطے ذمہ مسلمانون کے اور منت رکھے یعنی چھوڑ دینا بغیر عوض کے یہ منسوخ ہے + ع وَعَنِ
ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ قَالَ مَنْ لِّلصِّبْيَةِ قَالَ النَّارُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے یہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا مار ڈالنے عقبہ بن ابی معیط کا کہا کون پالیگا لڑکون کو فرمایا آگ نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یہ عبارت
ہے ضائع ہونے سے یعنی اگر صلاحیت رکھتی آگ اسکی کہ ہوتی مددگار و غمخوار تو وہ ہوتی + ع وَعَنْ عَلِيٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّ جِبْرَئِيْلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ خَيِّرْهُمْ يَعْنِيْ اَصْحَابَكَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ اَلْقَتْلَ اَوِ الْفِدَاءَ عَلٰى اَنْ يُّقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلًا مِّثْلُهُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے علیؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ جبرئیلؑ اُترے حضرتؐ پر پس کہا
واسطے اُنکے اختیار دے اُنکو یعنی اپنے یارون کو بیچ قیدیون غزوہ بدر کے کہ قتل کرین قیدیون کو یا بدلہ لین یعنی مال لیکر چھوڑین اُنکو اس
شرط پر کہ مارے جاوین صحابہؓ مین سے سال آئندہ مانند اُنکے یعنی گنتی مین کہ ستر تھی عرض کیا صحابہؓ نے اختیار کیا ہمنے بدلہ لینا اور
یہ کہ مارے جاوین ہم مین سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** دن جنگ بدر کے ستر کفار قریش مارے گئے
اور ستر بندی کر کر لائے گئے حضرتؐ کے پاس حضرتؐ نے مشورہ کیا اُنکے مقدمے مین ابو بکرؓ سے کہ کیا کیا چاہیے انکو مار ڈالے یا فدیہ

فرمایا اگر کہتا تو اس کلمے کو اُس حالت مین کہ تو مالک ہوتا اپنے امر کا یعنی حالت اختیار مین بطریق رغبت کے پہلے قید ہونیکے کہتا تو چھٹکارا پاتا تو پورا چھٹکارا
یعنی دنیا مین چھٹکارا پاتا قید سے اور عقبیٰ مین دوزخ سے کہا راوی نے پس چھوڑ دیا اُسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلے اُن دو شخصون کے
کہ قید کیا تھا اُنکو ثقیف نے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ثقیف نام ایک قبیلہ کا ہے ہوازن مین سے وہ حلیف یعنی ہم قسم تھے بنی عقیل کے
کہ یہ بھی ایک قبیلہ ہے اور عرب مین قبائل آپسمین ہم قسم و ہم عہد ہوتے تھے کہ نیک و بد مین ایک دوسرے کا شریک ہو اگر سے جب زمانہ
اسلام کا آیا تو قسما قسمی جاہلیت کی موافق حق کے تھی ثابت رہی اور جو خلاف حق کے تھی موقوف کیگئی اور حکم ہوا کہ حلف اسلام کی ہی کافی
ہی اور قید کیا الخ یعنی بدلے مین اُن دو صحابیون کے کہ قید کیا تھا اُنکو ثقیف نے عادت یون ہی تھی کہ حلیف کو بسبب جرم حلیف کے گرفتار
کرتے تھے اور حضرتؐ نے بھی موافق عادت اُنکی کے یہ فعل کیا اور ظاہرا مصلحت اسی مین تھی اور حرہ ساتھ زبر ح کے نام ایک زمین کا ہے ظاہر
مدینہ مین کہ اُسمین پتھر سیاہ ہین اور مین مسلمان ہون گویا خبر دی اسلام سابق سے پس معلوم ہوا کہ کافر جو قید ہوا اور دعوی کرے کہ مین مسلمان
ہون تو قبول نہ کیا جاوے قول اُس کا مگر ساتھ گواہ کے اور احتمال رکھتا ہے کہ مراد یہ ہو کہ مین اب مسلمان ہو گیا اور حضرتؐ نے اس لیے اسلام
اُسکا نہ قبول کیا کہ جانا کہ یہ از روے نفاق کے یا بطریق اضطرار کے کہتا ہے اسی لیے حضرتؐ نے اُسکو دار الحرب مین جانے دیا جانا کہ یہ جھوٹا
ہے پس یہ خصائص حضرتؐ کے سے ہے +ح +ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِيْ فِدَاءِ
اُسَرَائِهِمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِيْ فِدَاءِ اَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ وَبَعَثَتْ فِيْهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيْجَةَ اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلٰى اَبِي الْعَاصِ فَلَمَّا رَاٰهَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيْدَةً وَقَالَ اِنْ رَاَيْتُمْ اَنْ تُطْلِقُوْا لَهَا اَسِيْرَهَا وَتَرُدُّوْا عَلَيْهَا الَّذِيْ لَهَا فَقَالُوْا نَعَمْ
وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ عَلَيْهِ اَنْ يُّخَلِّيَ سَبِيْلَ زَيْنَبَ اِلَيْهِ وَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ
وَرَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ كُوْنَا بِبَطْنِ يَاْجِجَ حَتّٰى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتّٰى تَاْتِيَا بِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ روایت ہے عائشہؓ سے
کہ کہا جب بھیجا اہل مکہ نے بیچ بدلے قیدیون اپنے کے یعنی جبکہ غالب ہوئے اُنپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دن بدر کے پس قتل کیا بعضونکو اور قید کیا بعضونکو اور
طلب کیا اُنسے بدلا تو اہل مکہ نے لوگون کو بھیجا مال لیکر واسطے چھڑانے قیدیون اپنے کے پس اُسوقت بھیجا زینب نے بیچ بدلے ابی العاص کے
کچھ مال اور بھیجا اُس مال مین ایک ہار اپنا کہ تھا یعنی اول نزدیک خدیجہؓ کے کہ داخل کیا تھا زینب کو ساتھ اُس ہار کے ابی العاص پر یعنی اُنکے
جہیز مین دیا تھا پس جب دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس ہار کو رقت کی واسطے زینبؓ کے رقت سخت یعنی دل اُمڈا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا بسبب غربت و تنہائی زینبؓ کے اور یاد آئی مصاحبت خدیجہؓ کی اسلیے کہ وہ ہار اُنکے گلے مین رہتا تھا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے یعنی صحابہؓ کو اگر مناسب جانو تم یہ کہ چھوڑ دو تم واسطے زینب کے قیدی اُسکا کہ ابو العاص ہے اور پھیر دو زینب کو وہ چیز کہ واسطے
اُسکے ہے یعنی مال کہ بدلے مین ابو العاص کے بھیجا ہے تو کرو تم پس عرض کیا صحابہؓ نے کہ ہان یعنی مال پھیر دیتے ہین ہم اور ابو العاص کو
چھوڑ دیتے ہین اور تھے حضرتؐ کہ عہد لیا ابو العاص سے یعنی وقت چھوڑنے اُنکے کے یہ کہ چھوڑ دے راہ زینب کی طرف اُنکے یعنی حضرتؐ
کے پاس مدینے مین زینب کو آنے دے مانع نہو اور بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زیدؓ بن حارثہؓ کو اور ایک اور شخص کو انصار مین سے
اور فرمایا ٹھیرے رہنا تم بیچ بطن یاجج کے یہانتک کہ آوین تمہارے پاس زینبؓ پس ساتھ رہنا تم اُنکے یہانتک کہ لاؤ اُنکو نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد
نے **ف** حضرت زینبؓ بیٹی حضرتؐ کی تھین سب سے بڑی اور ابو العاص بن ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف بھانجے تھے حضرت
خدیجہؓ کے اور خاوند حضرت زینبؓ کے وہ بھی بدر مین قید ہوئے تھے اور حضرت خدیجہؓ بیوی حضرتؐ کی تھین سب اولاد حضرتؐ کی اُنھین سے ہوئی

غلامی سے یعنی واسطے خلاص ہونیکے غلامی سے پس کہا کتنے لوگون نے یعنی صحابہؓ مین سے کہ سچ کہا انکے مالکون نے یا رسول اللہ پھیر دیجیے انکو طرف
انکے پس غصہ ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ نہین دیکھتا مین تمکو کہ باز آؤ اے گروہ قریش یعنی نافرمانی اور حکم نفس سے یہانتک کہ بھیجیگا
اللہ تم پر اس شخص کو کہ مارے گردن تمہاری اس حکم پر یعنی اوپر پھیرنے ان غلامون کے اور لاحق کرنے انکے کے دار الحرب مین بعد لانے اسلام کے
اور قبول نکیا پھیرنا انکا اور فرمایا یہ ہین آزاد کیے ہوے خدا تعالی کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** حضرت غصہ اس لیے ہوے کہ ان لوگون نے
معارضہ کیا حکم شرع کا انکے حق مین ساتھ گمان اپنے کے اور گواہی دی انکے مالکون کے دعوے کی اور حکم شرع انکے حق مین یہ تھا کہ وہ ہوے تھے سبب
نکلنے کے دار الحرب سے معصوم اور آزاد بمجرد اسلام کے نہین جائز تھا پھیرنا انکا پس تھی مدد کرنی انکے مالکون کی زیادتی پر ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابن عمر قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم خالد بن الولید الی بنی جذیمة فدعاهم الی الاسلام فلم
یحسنوا ان یقولوا اسلمنا فجعلوا یقولون صبانا صبانا فجعل خالد یقتل ویأسر ودفع الی کل رجل منا اسیره حتی
اذا کان یوم امر خالد ان یقتل کل رجل منا اسیره فقلت واللہ لا اقتل اسیری ولا یقتل رجل من اصحابی اسیره حتی قدمنا علی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرناه فرفع یدیه فقال اللهم انی ابرء الیک مما صنع خالد مرتین رواه البخاری
روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولیدؓ کو طرف بنی جذیمہ کے کہ نام ایک قبیلہ کا ہی پس بلایا خالدؓ نے انکو طرف اسلام کے
پس اچھی طرح نہ کہہ سکے بسبب اضطراب کے کہ اسلام لائے ہم یعنی نہ کہہ سکے کلمہ اسلام کا کما حقہ پس شروع کیا کہ کہتے تھے صبانا صبانا یعنی نکلے دین اپنے سے
طرف دین اسلام کے پس شروع کیا خالد نے قتل کرنا یعنی بعض انکا اور بندی کرنا یعنی اور انکا اور حوالہ کیا طرف ہر شخص کے ہم مین سے قیدی اسکا
یعنی باقی رہا قیدی ہر ایک کا ہم مین سے اسکے ہاتھ مین یہانتک کے جب ہوا ایکدن حکم کیا خالدؓ نے کہ قتل کرے ہر شخص ہم مین سے قیدی اپنے کو پس
کہا مین نے یعنی ابن عمرؓ نے قسم اللہ کی نہین قتل کرونگا مین قیدی اپنے کو اور نہ قتل کریگا کوئی شخص میرے رفیقون مین سے اپنے قیدی کو یہان تک
کہ آئے ہم پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ذکر کیا ہمنے یہ قصہ حضرت سے پس اٹھائے حضرتؐ نے دونون ہاتھ اپنے اور کہا یا الہی تحقیق مین ظاہر
کرتا ہون بیزاری اور بے رضائی اپنی طرف تیرے اس چیز سے کہ کی خالدؓ نے دوبار فرمایا حضرتؐ نے یہ کلام نقل کی یہ بخاری نے **ف** یہانتک کہ جب ہوا الخ
یہان یہ مضمون محذوف ہی کہ دیے ہمکو قیدی ہمارے اور حکم کیا ہمکو ساتھ محافظت انکی کے اسدن تک کہ حکم کرین ہمکو ساتھ قتل کرنے انکے کے پس
جبکہ ہوا وہ دن حکم کیا ہمکو ساتھ قتل کرنے انکے کے اور یہانتک کہ آئے ہم الخ یہان بھی یہ محذوف ہی کہ نہ قتل کریگا کوئی شخص قیدی اپنے کو
بلکہ محفوظ رکھیگا اسکو یہانتک کہ آوین ہم پاس حضرتؐ کے پس محفوظ رکھے ہمنے یہان تک کہ آئے ہم اور کہا خطابی نے کہ حضرتؐ نے کلام مذکور
خالدؓ کے حق مین اسلیے فرمایا کہ خالد نے تامل و احتیاط نہ کی تا ظاہر ہوتی مراد انکی کہ صبانا سے کیا مراد رکھتے ہین اور یہ کلمہ احتمال اختیار کرنے دین اسلام کا
بھی رکھتا ہی لیکن چونکہ صریح اسلمنا سے عدول کیا قبول نہ کیا خالدؓ نے قول انکا اور حمل کیا بد دینی ہونے پر ع ح

باب الامان

باب ہی بیچ بیان امن دینے کے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ام هانئ بنت ابی طالب قالت ذهبت الی رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم عام الفتح فوجدته یغتسل وفاطمة ابنته تستره بثوب فسلمت فقال من هذه فقلت انا ام هانئ بنت ابی طالب
فقال مرحبا بام هانئ فلما فرغ من غسله قام فصلی ثمانی رکعات ملتحفا فی ثوب ثم انصرف فقلت یا رسول اللہ زعم ابن امی
علی انه قاتل رجلا اجرته فلان بن هبیرة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قد اجرنا من اجرت یا ام هانئ قالت ام هانئ
وذلک ضحی متفق علیه وفی روایة للترمذی قالت اجرت رجلین من احمائی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قد [illegible]ت

لیکر چھوڑ دیجیے ابو بکرؓ نے کہا کہ جلیا رکھیے انکو مارییے نہین شاید کہ خدا تعالی توبہ نصیب کرے انکو اور توفیق اسلام کی دے اور لیجیے اُن سے فدیہ تا قوت پکڑین بسبب اُسکے صحابہؓ آپکے اور حضرت عمرؓ نے کہا گردن مارییے انکی کہ یہ سب پیشوا کفر کے ہین اور خدا تعالی نے تمکو بے نیاز کیا ہے مال لینے سے پس مختار کیا حضرتؐ نے صحابہؓ کو کہ ایک چیز دو چیزون سے اختیار کرو قتل یا فدا لیکن فدا بایں شرط کہ مارے جاوین ستر آدمی سال آئندہ تم مین سے اور فتح کافرون کی ہوگی اُنھون نے یہی اختیار کیا پس اسیطرح واقع ہوا کہ سال آئندہ غزوہ احد مین ستر تن مسلمانون سے شہید ہوے کہ حمزہ بن عبد المطلب اور مصعب بن عمیر بھی اُنھین مین تھے پھر حاضر ہوے حضرت عمرؓ حضرتؐ کے پاس پس دیکھا کہ آنحضرتؐ اور حضرت ابو بکرؓ رو رہے ہین کہا اُنھون نے کیون روتے ہین آپ فرمائیے تا مین بھی روؤن پس فرمایا حضرتؐ نے کہ روتا ہون مین تیرے یارون پر کہ فداء اختیار کیا اور ظاہر کیا گیا مجپر عذاب اُنکا نزدیک اس درخت سے اشارہ کیا ایک درخت کی طرف کہ نزدیک تھا اور روایت کیا گیا ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے اگر بھیجا جاتا عذاب نجات نہ پاتا اُس سے مگر عمرؓ اور سعدؓ بن معاذ کہ وہ بھی اس مشورہ مین شریک حضرت عمرؓ کے تھے اور صحابہؓ نے یہ بات اختیار کی بسبب نہایت رغبت اور حرص کے بیچ اسلام قیدیون بدر کے کہ شاید وہ مسلمان ہون اور بسبب رغبت شہادت اپنی کے سال آئندہ مین اور بسبب ترحم کے اقربا پر اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ جب وہ اختیار دیے گئے اور اختیارؑ کی ایک چیز دو چیزون سے تو عتاب اُنپر کیون ہوا اختیار ہونا منافی اسکے ہے جوابؑ یہ کہ یہ اختیار دینا بطریق امتحان کے تھا کہ دیکھین پسندیدہ حق اختیار کرتے ہین یا اُس چیز کو کہ دل اُنکا چاہتا ہے پس جبکہ اپنی خواہش کی چیز اختیار کی تو عتاب کیے گئے اُسپر اور تورپشتی نے بعید جانا ہے حدیث تخییر کو بسبب ہونے اُسکے کے مخالف اُس چیز کے کہ ظاہر قرآن ہے اور ترمذی نے بھی اُسپر حکم غرابت کا کیا ہے اور طیبی نے کہا کہ حکم کرنا ساتھ غرابت کے موجب طعن نہین اسلیے کہ غریب کبھی صحیح بھی ہوتی ہے + ع + ح **وَعَنْ** عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي سَبْيِ قُرَيْظَةَ عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا يَنْظُرُونَ فَمَنْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ فَكَشَفُوا عَانَتِي فَوَجَدُوهَا لَمْ تُنْبِتْ فَجَعَلُونِي فِي السَّبْيِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عطیہؓ قرظی سے کہ کہا تھا مین بیچ بندی قریظہ کے روبرو لایا گیا مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھے دیکھتے صحابہؓ یعنی زیر ناف کھول کر لڑکون کو کہ بندی مین آئے تھے پس جس کسی کے جمے ہوتے بال زیر ناف کے وہ شخص مارا جاتا یعنی اس لیے کہ علامت بلوغ کی ہے پس گنا جاتا قتال کرنیوالون سے اور جسکے نہ جمے ہوتے نہ مارا جاتا یعنی اس لیے کہ وہ ذریت سے ہے پس کھولی زیر ناف میری پس پایا اُسکو کہ نہ جمے تھے بال پس ٹھیرایا مجکو بندی مین نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** کہا تورپشتی نے کہ گردانا گیا جمنا بالونکا علامت بلوغ کی بنا بر ضرورت کے اس لیے کہ اگر پوچھے جاتے احتلام سے یا سن بلوغ سے تو سچ نہ کہتے بخوف ہلاک کے + ع **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ خَرَجَ عُبْدَانٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَوَالِيهِمْ قَالُوا يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا خَرَجُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي دِينِكَ وَإِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ فَقَالَ نَاسٌ صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ رُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا أَرَاكُمْ تَنْتَهُونَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى هٰذَا وَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ هُمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت حضرت علیؓ سے کہ کہا نکلے کتنے ایک غلام طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی دن حدیبیہ کے پہلے صلح سے پس لکھا طرف حضرتؐ کے غلامون کے مالکون نے کہا اے محمد قسم اللہ کی نہین نکلے یہ طرف تمھارے رغبت کرنے کر بیچ دین تمھارے کے اور سوا اسکے نہین کہ نکلے ہین بھاگ کر

ف اور فرمایا اللہ تعالی نے ما کان لنبی ان یکون لہ اسرے فا قول المسکم فیما اخذتم فیہ عذاب عظیم ۱۲ ح یعنی ما کان لنبی الآیۃ ۱۲ شرح ملا علی مین جواب اس اشکال کا اوضح بیان کیا ہے ۱۲

عمروؓ نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جو شخص کہ ہو درمیان اُسکے اور درمیان کسی قوم کے عہد پس نہ توڑے عہد کو اور نہ باندھے اُسکو یہانتک کہ گذر ے مدت عہد کی یا توڑے عہد طرف اُنکے اوپر برابری کی یعنی آگاہ کردے اُنکو اور کہدے کہ صلح کہ ہم مین اور تم مین تھی اب نہی اب ہم اور تم برابر ہین کہا سلیم بن عامرؓ راوی نے پس پھرے معاویہؓ ساتھ لوگون کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** نہ باندھے عہد یعنی متغیر نکرے عہد کو کسی طرح تمام اُس کا مرے مراد ہے نہ تغیر کرنا عہد کا و الاشد عہد کہ معنی باندھنے اور محکم کرنیکے ہے محمود ہے ۲ج **وَعَنْ** اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ بَعَثَنِیْ قُرَیْشٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُلْقِیَ فِیْ قَلْبِی الْاِسْلَامُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ وَاللّٰہِ لَا اَرْجِعُ اِلَیْھِمْ اَبَدًا قَالَ اِنِّیْ لَا اَخِیْسُ بِالْعَھْدِ وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلٰکِنِ ارْجِعْ فَاِنْ کَانَ فِیْ نَفْسِکَ الَّذِیْ فِیْ نَفْسِکَ الْاٰنَ فَارْجِعْ قَالَ فَذَھَبْتُ ثُمَّ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمْتُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی رافعؓ سے کہا بھیجا مجھکو قریش نے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی صلح حدیبیہ مین جبکہ دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈالا گیا میرے دلمین اسلام پس کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مین قسم خدا کی نہین پھر کر جاؤنگا طرف اُنکے کبھی فرمایا تحقیق مین نہین توڑتا عہد اور نہین قید کرتا قاصدونکو ولیکن پھر جا تو پس اگر رہے تیرے دل مین وہ چیز کہ تیرے دل مین ہے اب پس پھر آ کہا ابورافعؓ نے پس گیا مین پھر آیا مین حضرتؐ کے پاس اور مسلمان ہوا مین یعنی اظہار اسلام کیا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** حضرتؐ نے اُسکو روکا اسلیے نہین کہ جواب موافق مدعا اُنکے کے دے آوے اور پھر آ یعنی طرف ہمارے کفار کے پاس سے پھر اسلام لا یعنی ابھی اظہار اسلام نکر بلکہ وہان جا پھر وہان سے آنکر اظہار اسلام کرنا ۱۲ع **وَعَنْ** نُعَیْمِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلَیْنِ جَاءَا مِنْ عِنْدِ مُسَیْلِمَۃَ اَمَا وَاللّٰہِ لَوْلَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَکُمَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے نعیم بن مسعودؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص دونکو کہ آئے تھے مسیلمہ کے پاس سے خبردار ہو قسم ہے خدا کی اگر نہوتی شریعت یہ کہ ایلچی نہین مارے جاتے ہین البتہ مارتا مین گردنین تمھاری نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **ف** مسیلمہ کذاب نے دعوی نبوت کا کیا تھا اور نام اُن دونون شخصون آنیوالونکا عبداللہ ابن نواحہ اور ابن اثال تھا اور اُنھون نے حضرتؐ کے سامنے آکر کہا نشہد ان مسیلمۃ رسول اللہ اسلیے حضرتؐ نے خفا ہوکر کلام مذکور فرمایا ۱۲ع

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ خُطْبَتِہٖ اَوْفُوْا بِحِلْفِ الْجَاھِلِیَّۃِ فَاِنَّہٗ لَا یَزِیْدُہٗ یَعْنِی الْاِسْلَامَ اِلَّا شِدَّۃً وَلَا تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِی الْاِسْلَامِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ مِنْ طَرِیْقِ حُسَیْنِ بْنِ ذَکْوَانَ عَنْ عَمْرٍو وَقَالَ حَسَنٌ اور روایت ہے عمرو بن شعیبؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُنھون نے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خطبے مین پورا کرو جاہلیت کی قسم کو پس تحقیق وہ نہین زیادہ کرتا اُسکو یعنی اسلام زیادہ نہین کرتا اُس قسم مین مگر قوت کو یعنی اسلام مین وفاے عہد و سوگند زیادہ تر ہے منافات ساتھ اسکے نہین رکھتا اور نہ پیدا کرو قسم کو بیچ اسلام کے نقل کی یہ ترمذی نے طریق حسین بن ذکوان کے سے عمروؓ سے اور کہا یہ حسن ہے **ف** پورا کرو جاہلیت کی قسم کو یعنی عہد و قسمین کہ زمانہ جاہلیت مین او پر مدد کرنے آپس کی کے ہون پورا کرو بموجب قول اللہ تعالی کے اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ اور مراد وہ عہد و قسمین ہین کہ زیان نرکھین دین مین جیسیکہ اللہ تعالی نے فرمایا وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ حاصل یہ کہ جو قسمین اور عہد ایام جاہلیت مین فتنون اور قتال پر واقع ہوئین منع کیا گیا ہے پورا کرنا انکا اسلام مین بموجب قول آنحضرتؐ کے لا حلف فی الاسلام اور جو کہ ہون جاہلیت مین او پر نصرت مظلوم اور صلہ ارحام کے اور مانند اُنکے کے پس اسلام مقوی اور مؤید انکا ہے بموجب اس حدیث حضرتؐ کے ایما حلف کان فی الجاہلیۃ لم یزدہ الاسلام الا شدۃ اور نہ پیدا کرو الخ اسلیے کہ اسلام کافی ہے بیچ واجب ہونے مدد کرنے باہم گری کے اور کہا طیبی نے کہ تنکیر لفظ حلفا مین محتمل دو وجہون کو ہے ایک تو یہ کہ جنس کے لیے ہو یعنی کوئی قسم نہ پیدا کرو

روایت ہے ام ہانی بیٹی ابی طالب کی سے کہ کہا گئی مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سال فتح مکہ کے پس پایا مین نے آنکو نہاتے اس حال مین کہ حضرت فاطمہ رض بیٹی حضرت صلعم کی پردہ کیے ہوے تھین حضرت صلعم کا ساتھ کپڑے کے پس سلام کیا مین نے پس فرمایا کون ہے یہ کہا مین نے ام ہانی بیٹی ابی طالب کی پس فرمایا خوشوقتی ہے ام ہانی کو پس جبکہ فارغ ہوے اپنے غسل سے کھڑے ہوے پس نماز پڑھی آٹھ رکعت یعنی چاشت کی لپٹے ہوے ایک کپڑے مین پھر فارغ ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پس کہا مین نے یا رسول اللہ صلعم کہا بیٹے مان میری کے نے کہ علی ہین کہ وہ قتل کرنے والے ہین اس شخص کو کہ پناہ دی ہین سے مین نے اسکو کہ فلانا بیٹا ہبیرہ کا ہے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق پناہ دی ہمنے اسکو کہ پناہ دی تو نے ای ام ہانی کہا ام ہانی نے اور یہ وقت تھا وقت چاشت کا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کے یون ہے کہ کہا ام ہانی نے پناہ دی مین نے دو شخصون کو کہ ناتے دار تھے میرے خاوند کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق امان دی ہمنے اسکو کہ امان دی تو نے **ف** ہبیرہ ام ہانی رض کے خاوند کا نام ہے کہ بعد از اسلام ام ہانی کے اس سے تفریق واقع ہوئی اور یہ شخص ہبیرہ کی اولاد مین سے تھا ام ہانی رض نے اسکو امان دی اور حضرت علی رض اسکی امان کو قبول نہ کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ اسکو مار ڈالین پس ام ہانی رض نے حضرت صلعم کے پاس حاضر ہو کر حقیقت حال عرض کی اور ترمذی کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صلعم ام ہانی کے گھر مین نہاتے تھے اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صلعم اپنے مکان مین نہا رہے تھے یا حضرت فاطمہ رض کے گھر مین پس تطبیق انمین یون دی جاوے کہ تقدیر یہ ہے کہ پایا مین نے آنکو نہاتے اپنے گھر مین یا حمل کیجاوین تعدد واقعہ پر واللہ اعلم ۱۲ ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ لَتَاْخُذُ لِلْقَوْمِ یَعْنِیْ تُجِیْرُ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے ابی ہریرہ رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق عورت البتہ لیتی ہے واسطے قوم کے یعنی پناہ دیتی ہے مسلمانون کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی اگر مسلمان عورت امان دے ایک قوم کو کافرون مین سے تو لازم ہے سب مسلمانون کو کہ امان دین اسکو اور توڑین نہین اسکو ۱۲ ح

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَمَّنَ رَجُلًا عَلٰی نَفْسِهٖ فَقَتَلَهٗ اُعْطِیَ لِوَاءَ الْغَدْرِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عمرو بن حمق رض سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جو کوئی امن دے کسی شخص کو اسکی جان پر پھر مار ڈالے اسکو دیا جاویگا نشان بدعہدی کا دن قیامت کے نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** یہ کنایہ ہے فضیحت کرنے اسکے سے رو برو خلائق کے اور حدیثون مین آیا ہے کہ روز قیامت کے عہد شکن کو ایک نشان دیا جاویگا کہ پہچانا جاویگا ساتھ اسکے ۱۲ ح

وَعَنْ سُلَیْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ کَانَ بَیْنَ مُعَاوِیَةَ وَبَیْنَ الرُّوْمِ عَهْدٌ وَکَانَ یَسِیْرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ حَتّٰی اِذَا انْقَضَی الْعَهْدُ اَغَارَ عَلَیْهِمْ فَجَاءَ رَجُلٌ عَلٰی فَرَسٍ اَوْ بِرْذَوْنٍ وَهُوَ یَقُوْلُ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ فَنَظَرُوْا فَاِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَسَاَلَهٗ مُعَاوِیَةُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا یَحُلَّنَّ عَهْدًا وَلَا یَشُدَّنَّهٗ حَتّٰی یَمْضِیَ اَمَدُهٗ اَوْ یَنْبِذَ اِلَیْهِمْ عَلٰی سَوَاءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِیَةُ بِالنَّاسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے سلیم بن عامر رض سے کہ کہا تھا درمیان معاویہ رض کے اور درمیان رومیون کے عہد و صلح کہ ایک وقت معلوم تک لڑین نہین اور تھے معاویہ سیر کرتے طرف شہرون انکے کے تاکہ جسوقت پورا ہو عہد اور گذرے وہ وقت کہ عہد اسوقت تک کا کیا تھا غارت کرین انپر یعنی یکایک انپر جا پڑین اور لوٹین اور اگر اپنے مکانین بیٹھے رہتے اور اسوقت جاتے تو وہ خبردار ہو جاتے پس آیا ایک شخص سوار گھوڑے عربی یا ترکی پر اس حال مین کہ وہ کہتا تھا اللہ اکبر اللہ اکبر وفا ہو نہ غدر یعنی واجب ہے کہ تم وفاے عہد کرو نہ عہد شکنی یعنی تم کہ پھرتے ہو ایام صلح مین دشمنون کے شہرون کی طرف داخل غدر کے ہے نہ وفا پس دیکھا لوگون نے پس ناگہان وہ تھا عمرو بن عبسہ صحابی پس پوچھا اس سے معاویہ رض نے سبب کو یعنی یہ کہ پھرنا تمہارا یہان کیون غدر ہے پس کہا

مسلمانون کو صورت شکست کی پس دیکھا مین نے ایک شخص کو مشرکین مین سے کہ تحقیق غالب ہوا ایک شخص پر مسلمانون مین سے پس مارا مین نے اسکو پیچھے اسکے سے اوپر رگ گردن اسکی کے ساتھ تلوار کے پس کاٹی مین نے زرہ اور متوجہ ہوا وہ مشرک مجھپر پس ہونچا مجکو ہونچنا کہ پائی مین نے اس سے بو موت کی یعنی قریب بمرگ ہوا پھر پایا اسکو موت نے پس چھوڑ دیا مجکو پھر ملا مین عمر بن خطابؓ سے پس کہا مین نے کیا حال ہے لوگونکا کہ بھاگتے ہین پس کہا حکم ہے اللہ کا یعنی یہ قضا و قدر الٰہی سے ہوا ہے پھر پھرے مسلمان یعنی بعد شکست کے لڑنے کے لیے اور بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا جو شخص قتل کرے کسی کو یعنی کافر کو نہین واسطے اسکے ہو قتل کرنے پر شاہد یعنی اگرچہ ایک ہی ہو پس واسطے اسکے ہے اسباب اسکا پس کہا مین نے یعنی اپنے دل مین کون شخص گواہی دیگا واسطے میرے کہ مین نے اس مشرک کو مارا ہے پھر بیٹھا مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند اس قول پہلے کے یعنی جو شخص قتل کرے الخ پس کہا مین نے کون گواہی دیگا واسطے میرے پھر بیٹھ گیا مین پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند اسکے پس کھڑا ہوا مین پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے واسطے تیرے اے ابو قتادہؓ یعنی کھڑا ہوتا ہے اور بیٹھتا ہے تو مانند صاحب غرض اور طالب حاجت کے پس خبر دی مین نے حضرتؐ کو کہ مین نے فلانے مشرک کو مارا ہے پس کہا ایک شخص نے سچ کہا ہے ابو قتادہؓ اور اسباب اس مشرک کا میرے پاس ہے پس راضی کر دو اسکو مجھسے یعنی دیجئے اسکو عوض اس اسباب کے تاکہ ہو یہ میرے لیے یا راضی کیجیے ساتھ مصالحت کے آپسمین پس کہا ابو بکرؓ نے نہ یون چاہیے قسم خدا کی اسوقت نہ قصد کرینگے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف شیر کے شیرون خدا کے سے کہ ابو قتادہؓ ہے کہ لڑتا ہے اللہ اور رسول کی خوشی کے لیے پھر دلویں تجھکو اسباب اسکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو کہ سچ کہا ابو بکرؓ نے پس دے ابو قتادہؓ کو اسباب اس مشرک کا پس دیا اس شخص نے مجکو اسباب اسکا پس خریدا مین نے ساتھ اسکے ایک باغ کہ تھا بیچ قبیلہ بنی سلمہ کے پس تحقیق وہ البتہ پہلا مال تھا کہ جمع کیا مین نے اسکو اسلام مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس غزوہ مین مسلمانون کو تھوڑی سی شکست ہوئی تھی اور حضرتؐ بجانب خود قائم تھے خچر سفید پر سوار اور عباس بن عبد المطلب اور ابو سفیان بن الحارث باگ پکڑے ہوے روکتے تھے حضرتؐ کو اور حضرتؐ ارادہ کرتے تھے حملہ کرنے کے لیے اور فرماتے تھے انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب الخ

وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسہم للرجل ولفرسہ ثلثۃ اسہم سہما لہ وسہمین لفرسہ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصے دیے واسطے آدمی کے اور واسطے گھوڑے اسکے کے تین حصے ایک حصہ اسکا اور دو حصے گھوڑے اسکے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسپر عمل اکثر ائمہ کا ہے اور بعضون کے نزدیک سوار کے دو حصے ہین اور مذہب امام اعظم رح کا بھی یہی ہے اس لیے کہ حضرتؐ نے سوار کو دو حصے دیے چنانچہ فصل دوسری مین وہ حدیث آوے گی اور اسی طرح روایت کیا گیا ہے حضرت علیؓ اور ابی موسیٰؓ اشعری سے اور ہدایہ مین ابن عباسؓ سے اور ابن عمرؓ سے بھی روایت کیا ہے اور کہا کہ جب روایت ابن عمرؓ سے مختلف آئی تو ترجیح دی گئی روایت غیر انکی کی الخ

وعن یزید بن ہرمز قال کتب نجدۃ الحروری الی ابن عباس یسألہ عن العبد والمرأۃ یحضران المغنم ہل یقسم لہما فقال لیزید اکتب الیہ انہ لیس لہما سہم الا ان یحذیا وفی روایۃ کتب الیہ ابن عباس انک کتبت تسألنی ہل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بالنساء وہل کان یضرب لہن بسہم فقد کان یغزو بہن یداوین المرضی ویحذین من الغنیمۃ واما السہم فلم یضرب لہن بسہم رواہ مسلم اور روایت ہے یزید بن ہرمز سے کہ کہا لکھا نجدہ حروری نے طرف ابن عباسؓ کے درحالیکہ پوچھتے تھے ابن عباسؓ سے حال غلام اور عورت کے سے کہ حاضر ہون غنیمت مین آیا تقسیم کیا جاوے واسطے ان دونون کے پس کہا ابن عباسؓ نے یزید کو یہ لکھ طرف نجدہ کے یہ کہ نہین واسطے ان دونون کے حصے معین مگر یہ کہ دیے جاوین وہ کچھ اور بیچ ایک روایت کے ہے کہ لکھا طرف اسکے ابن عباسؓ نے کہ تحقیق تو نے لکھا تھا درحالیکہ پوچھتا تھا مجھسے کیا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے ساتھ عورتون کے اور کیا تھے مقرر کرتے

اور دوسرے یہ کہ نوع کے لیے ہو کہتا ہوں مین کہ ظاہر وجہ دوسری ہی ہے اور مؤید ہے اسکو قول مظہر کا یعنی اگر قسم کھائی ہو تمنے جاہلیت مین یہ کہ مدد کرے
بعض تمہارا البعض کی پس جب مسلمان ہو پورا کرو بشرطیکہ مدد حق پہ ہو ولیکن نہ پیدا کرو قسم اسلام مین یہ کہ وارث ہو بعض تمہارا بعض کا ۱۲ ح ع
وَذُكِرَ حَدِيثُ عَلِيٍّ اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ فِي كِتَابِ الْقِصَاصِ اور ذکر کی گئی حدیث حضرت علیؓ کی کہ ابتدا اسکی یہ ہے المسلمون تتکافأ
دماءھم بیچ کتاب قصاص کے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ ابْنُ النَّوَّاحَةِ وَابْنُ اُثَالٍ رَسُوْلَا مُسَيْلِمَةَ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا اَتَشْهَدَانِ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَا نَشْهَدُ اَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا رَسُوْلًا لَقَتَلْتُكُمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَمَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الرَّسُوْلَ لَا يُقْتَلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ
روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا آیا بیٹا نواحہ کا اور بیٹا اثال کا کہ ایلچی تھے مسیلمہ کذاب کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا واسطے اُن دونون کے
آیا گواہی دیتے ہو تم کہ تحقیق مین رسول خدا کا ہون کہا اُن دونون نے کہ گواہی دیتے ہین ہم کہ مسیلمہ رسول خدا کا ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے اور رسول اُسکے کے اگر ہوتا مین قتل کرنیوالا ایلچیون کو البتہ قتل کرتا مین تم دونون کو کہا عبداللہ بن مسعودؓ
نے کہ جاری ہوئی سنت یہ کہ ایلچی نہ مارا جاوے یعنی اگرچہ سزا اور سخت کہے اور مستحق قتل ہو نقل کی یہ احمد نے **ف** ایلچیون نے جو جواب دیا تو گویا انکار
کیا حضرتؐ کی رسالت کا اور اقرار کیا مسیلمہ کے تابعدار ہونیکا اور پھر حضرتؐ نے جو فرمایا آمنت باللہ آخر تو اسمین نہایت تواضع اور طلب حق اور حلم اور
جلدی کرنا ساتھ عذاب اُنکے کے ہے اور اُسمین رمز ہے ساتھ انکار نبوت اُس لعین کے اور تکذیب دعوی اُسکے کے ۱۲ ع **بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ
وَالْغُلُوْلِ فِيْهَا** باب ہے بیچ بیان تقسیم کرنے غنیمتون کے اور خیانت کرنے کے مال غنیمت مین **ف** غنیمت اُس مال کو کہتے ہین کہ کفار سے
حاصل ہو ساتھ قتال کے اور بغیر قتال کے جو حاصل ہو اسکو فئی کہتے ہین ۱۲ ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِّنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرمایا پس نہین حلال تھی غنیمت واسطے کسی کے پہلے ہمسے یہ بسبب اسکے کہ اللہ تعالی نے دیکھا ضعیف ہونا ہمارا اور عاجز ہونا ہمارا پس حلال
کیا اُس غنیمت کو واسطے ہمارے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا طیبی نے کہ حرف ف کلمہ فلم تحل مین عاطفہ ہے کہ عطف کیا ہے اُس کلام پر کہ پہلے
اس سے ہے پس یہ تتمہ ہے کلام سابق کا جیسا کہ تیسری فصل مین ابی ہریرہؓ سے مذکور ہے اور اگلی امتون مین یہ معمول تھا کہ جب جہاد کرتے تو جمع کرتے غنیمت کو
پس اگر اُترتی آگ آسمان سے اور جلا دیتی اُسکو تو جانتے کہ جہاد اُنکا مقبول ہوا اور نہین تو نہین ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ فَرَاَيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَضَرَبْتُهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ
عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهٖ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ وَاَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِيْ ضَمَّةً وَّجَدْتُّ مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِيْ فَلَحِقْتُ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ فَقَالَ اَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعُوْا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ
فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَقُلْتُ مَنْ يَّشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فَقُلْتُ مَنْ يَّشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فَقُمْتُ فَقَالَ مَا لَكَ يَا اَبَا قَتَادَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ وَسَلَبُهٗ عِنْدِيْ فَاَرْضِهٖ مِنِّيْ فَقَالَ
اَبُوْ بَكْرٍ لَاهَا اللّٰهِ اِذًا لَّا يَعْمِدُ اِلٰى اَسَدٍ مِّنْ اُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَيُعْطِيْكَ سَلَبَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ
فَاَعْطِهٖ فَاَعْطَانِيْهِ فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاِنَّهٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ فِي الْاِسْلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سال غزوہ حنین کے مین کہ بعد فتح مکے کے واقع ہوا پس جبکہ ملے ہم یعنی جماعت مسلمانونکی ساتھ کافرون کے لڑنے کیلیے ہوئی

بحسب اختلاف مذکور کے اور حصہ پیادے کا یعنی دیا مجکو حصہ سوار کا سات حصے پیادے کے بسبب اسکے کہ بڑے مہتم اس غزوہ کے سلمہؓ تھے اور امام کو روا ہے
کہ دیوے زیادہ حصے سے اُسکو کہ بڑی سعی اور تردد جہاد مین کی ہوتا لوگون کو زیادہ رغبت ہو بیچ سعی کرنیکے جہاد مین ۱۲ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَّبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِاَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوٰى قِسْمَةِ عَامَّةِ الْجَيْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے حصہ زائد دیتے بعض اُن شخصون کو کہ بھیجتے تھے لشکر مین سے واسطے نفسون اُنکے کے
خاص سوائے تقسیم کرنے عام لشکر کے یعنی حضرتؐ بعضے غازیون کو کچھ حصہ زائد دیتے تھے غنیمت مین سے واسطے رغبت دلانیکے قتال مین نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْلًا سِوٰى نَصِيْبِنَا مِنَ الْخُمُسِ فَاَصَابَنِيْ شَارِفٌ وَالشَّارِفُ الْمُسِنُّ
الْكَبِيْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا زیادہ دیا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ سوائے حصہ ہمارے کے خمس مین سے پس پونہچی مجکو ایک اونٹنی
اور شارف کہتے ہین اونٹنی بوڑھی بڑی کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ ذَهَبَ فَرَسٌ لَّهٗ فَاَخَذَهَا الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرُدَّ
عَلَيْهِ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَبَقَ عَبْدٌ لَّهٗ فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرَدَّ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بَعْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا بھاگ گیا گھوڑا اُنکا پس پکڑا اُسکو دشمنون نے یعنی کافرون نے پھر غالب ہوے کافرون پر
مسلمان پس پھیر دیا گیا وہ گھوڑا ابن عمرؓ کو یعنی اور غنیمت مین داخل نہین کیا گیا بیچ زمانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ایک روایت مین ہے کہ بھاگ گیا
غلام عبد اللہؓ کا اور جا ملا روم مین پس غالب آئے اُنپر مسلمان پس پھیر دیا عبد اللہؓ پر یعنی غلام کو خالد ابن ولیدؓ نے اور یہ بعد زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
تھا رحمت ہو اللہ کی اُنپر اور سلام نقل کی یہ بخاری نے ف کہا ابن ملکؒ نے اس سے معلوم ہوا کہ کافر اگر مسلمان کے غلام بھاگے ہوے کو پکڑ لین تو مالک اُسکے
نہین ہوتے واجب ہے پھیر دینا اُسکا اُسکے مالک کو پہلے قسمت کے اور بعد اُسکے اور یہی قول ہمارا ہے اور کہا ابن ہمامؒ نے کہ اگر بھاگ جاوے غلام
مسلمان یا ذمی کا اور وہ ہو مسلمان اور داخل ہو دار الحرب مین اور کفار پکڑ لین اُسکو تو نہین مالک ہوتے اُسکے وہ نزدیک ابو حنیفہؒ کے اور صاحبینؒ نے کہا
کہ مالک ہو جاتے ہین وہ اُسکے اور یہی کہا مالکؒ اور احمدؒ نے لیکن اگر مرتد ہو کر بھاگا اور اُنھون نے پکڑ لیا تو مالک ہوتے ہین اُسکے اتفاقاً اور اسی طرح
اگر اونٹ بھاگ کر چلا گیا اور اُنھون نے پکڑ لیا تو مالک ہو جاتے ہین اُسکے ۱۲ع وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْكَ فَقَالَ اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَّبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ
وَّاحِدٌ قَالَ جُبَيْرٌ وَّلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ وَّبَنِيْ نَوْفَلٍ شَيْئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جبیر بن مطعمؓ سے
کہ کہا چلا مین اور عثمان بن عفانؓ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ہمنے کہ دیا آپ نے بنی مطلب کو خمس خیبر مین سے اور چھوڑ دیا ہمکو اور ہم ایک
مرتبہ مین ہین بہ نسبت آپکے پس فرمایا سوائے اسکے نہین کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہین کہا جبیرؓ نے اور نہین تقسیم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے
بنی عبد شمس کے کہ عثمانؓ وغیرہ تھے اور واسطے بنی نوفل کے کہ جبیرؓ وغیرہ تھے کچھ نقل کی یہ بخاری نے ف اور ہم یعنی مین اور عثمانؓ اور بنی مطلب
بیچ ایک مرتبہ کے ہین بہ نسبت آپکے اس لیے کہ ہم سب اولاد عبد مناف کی ہین اور یہ یون ہے کہ ہاشم اور مطلب اور نوفل اور عبد شمس بیٹے عبد مناف
کے ہین اور عبد مناف چوتھے جد ہمارے اور آپکے ہین اسطرح کہ جبیرؓ بن مطعمؓ بن عدی بن نوفل بن عبد مناف اور عثمانؓ بن عفان بن ابی العاص بن امیہ
بن عبد الشمس بن عبد مناف اور محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن عبد مناف تھے اور ایک ہین یعنی مانند شے واحد کے ہین بسبب اسکے کہ تھے دو
موافق اور محب آپسمین اور مددگار پس نہ تھی درمیان اُنکے مخالفت جاہلیت مین اور نہ اسلام مین تفصیل اسکی یہ ہے کہ بنی عبد شمس اور بنی نوفل نے
بسبب مخالفت اور عداوت آپس کے عہد باندھا تھا کہ ساتھ بنی ہاشم کے مناکحت اور بیع و شرا نکرین یہانتک کہ سپرد کرین وہ ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین

واسطے اُنکے حصہ پس تحقیق تھے حضرتؐ جہاد کرتے ساتھ اُنکے کہ دوا کرتین بیماروں کی اور دی جاتین کچھ غنیمت مین سے ولیکن حصہ نہین مقرر کیا گیا واسطے
اُنکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** نجدہ نام سردار خوارج کا ہی اور حروری منسوب ہی ساتھ حروراء بالمد کے اور قصر سکے نام ایک گانون کا ہی نواح کوفہ سے کہ
اول اجتماع خوارج کا وہین ہوا تھا اور اسی پر عمل ہی اکثر اہل علم کا کہ غلام اور لڑکے اور عورتین دیے جاوین کچھ غنیمت مین سے یعنی حصے سے کم اور
حصہ پورا نہ مقرر کیا جاوے اُنکے لیے اور یہی مذہب ہمارا ہی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ غلام کو دینا اس صورت مین ہی کہ قتال کرے اور عورت کو اس
صورت مین کہ دوا کرے بیماروں کی + ح **وعن** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِهٖ مَعَ رَبَاحٍ غُلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ اَغَارَ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَلٰى اَكَمَةٍ
فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَادَيْتُ ثَلٰثًا يَا صَبَاحَاهُ ثُمَّ خَرَجْتُ فِيْ اٰثَارِ الْقَوْمِ اَرْمِيْهِمْ بِالنَّبْلِ وَاَرْتَجِزُ اَقُوْلُ اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ + وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَمَا زِلْتُ
اَرْمِيْهِمْ وَاَعْقِرُ بِهِمْ حَتّٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ بَعِيْرٍ مِنْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا خَلَّفْتُهٗ وَرَاءَ ظَهْرِيْ ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ اَرْمِيْهِمْ حَتّٰى
اَلْقَوْا اَكْثَرَ مِنْ ثَلٰثِيْنَ بُرْدَةً وَّثَلٰثِيْنَ رُمْحًا يَسْتَخِفُّوْنَ وَلَا يَطْرَحُوْنَ شَيْئًا اِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ اٰرَامًا مِنَ الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى رَاَيْتُ فَوَارِسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَحِقَ اَبُوْ قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ
فَقَتَلَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُوْ قَتَادَةَ وَخَيْرُ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ قَالَ ثُمَّ اَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَهْمَيْنِ سَهْمُ الْفَارِسِ وَسَهْمُ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا لِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهٗ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِيْنَ
اِلَى الْمَدِيْنَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمہ بن اکوعؓ سے کہا بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ سواری اپنی کے ساتھ رباح
کے کہ غلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور مین تھا ساتھ رباح کے پس جبکہ صبح کی ہمنے ناگہان عبد الرحمن فزاری نے کہ کافر تھا لوٹا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے اونٹون کو پس کھڑا ہوا مین اوپر ایک ٹیلہ کے اور سامنے کیا مین نے منہ طرف مدینہ کے اور پکارا مین نے تین بار یا صباحاہ یعنی خبردار ہو دشمن دیکھ کے
پھر نکلا مین پیچھے اُس قوم کے اور مارتا تھا اُنکو ساتھ تیر کے اور رجز پڑھتا تھا مین کہتا مین ہون بیٹا اکوع کا اور آج کا دن دن ہے ہلاک ہونے
برونکا یعنی ہلاک ہونے تمہارے کا اے کافرو کہ بُرے ہو پس ہمیشہ رہا مین پھینکتا تیرون کو اور کونچین کاٹتا تھا مین سواریون اُنکے کی یہانتک کہ نہین
پیدا کیا اللہ نے کوئی اونٹ اونٹون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے مگر کہ ڈالا مین نے اُسکو پس پشت اپنی پھر پیچھے لگا مین اُنکے درحالیکہ تیر مارتا تھا
اُنکو یہانتک کہ ڈالدین اُنھون نے زیادہ تیس سے چادرین اور تیس نیزے ہلکے ہوتے تھے یعنی تا ہلکے ہون اور جلد بھاگین اور نہین ڈالتے تھے
وہ کسی چیز کو مگر کہ رکھتا تھا مین اُسپر نشانی پتھر کی تاکہ پہچان لین اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور یار اُنکے یعنی اگر پیچھے سے آوین یہانتک کہ دیکھا
مین نے سوارون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کو اور ملے ابو قتادہؓ کہ اُنکو سوار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتے تھے ساتھ عبد الرحمن کے یعنی جسنے اونٹ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھے پس قتل کیا ابو قتادہؓ نے عبد الرحمن کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین سوارون ہمارے کا آج کے دن ابو قتادہؓ
ہی اور بہترین پیادون ہمارے کا سلمہ بن اکوع ہے کہا سلمہؓ نے پھر دیے مجکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حصہ ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ
پیادے کا پس جمع کیا دونون حصون کو واسطے میرے اکٹھا پھر بٹھا لیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے اپنے اونٹنی پر کہ نام اُسکا عضبا تھا درحالیکہ
پھرنیوالے تھے طرف مدینہ کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** رضع جمع راضع کی ہی جیسے کہ رکع جمع راکع کی اور راضع لئیم کو کہتے ہین اور آرام ساتھ مد حرف
اول کے جمع ارم کی جیسے اعناب جمع عنب کی بمعنی علامت ونشانہ کے کہ جنگلون مین واسطے راہ کے یا دفینہ کے قائم کرتے ہین اور عادت عرب کی تھی
کہ جب راہ مین کوئی چیز پاتے اور اپنے ساتھ نہ لیجا سکتے تو پتھر اُسپر رکھدیتے تا وقت پھرنیکے پہچان لین اور حصہ سوار کا کہ وہ تین حصے ہین یا دو حصے

مین نے تجکو شریعت نہ پاؤنمین تم مین سے کسی کو کہ آوے دن قیامت کے اس حال سے کہ اُسکی گردنپر گھوڑا ہو واسطے اُسکے ہو آواز پس کہیگا ای رسول خدا کے فریادرسی کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک مین واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پونہچادی مین نے تجکو شریعت نہ پاؤنمین کسی کو تم مین سے کہ آوے دن قیامت کے اُسکی گردنپر ہو بکری واسطے اُسکے ہو آواز کہے یا رسول اللہ فریادرسی کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک مین واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پونہچادی مین نے تجکو شریعت نہ پاؤنمین ایک تمھارے کو کہ آوے دن قیامت کے اس حالت مین کہ اُسکی گردن پر ہو کوئی شخص چڑھا ہوا یعنی بردہ کہ غنیمت کے بندیوںمین سے خیانت کیا ہو کہ واسطے اُسکے ہو آواز پس کہے یا رسول اللہ فریادرسی کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک مین واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پونہچادی مین نے تجکو شریعت نہ پاؤن مین کسی کو تم مین سے کہ آوے دن قیامت کے اس حالت مین کہ اُسکی گردنپر کپڑے ہلتے ہوں یعنی کپڑے کہ غنیمت مین سے خیانت کر لیے ہون یا کپڑے کہ لیے ہون بغیر حق کے یا پہنے ہون کپڑے بغیر استحقاق کے مانند کپڑوں صوفیہ جہلا کے پس کہے یا رسول اللہ فریادرسی کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک مین واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پونہچا چکا مین تجکو نہ پاؤنمین ایک تمھارے کو کہ آوے دن قیامت کے اُسکی گردن پر ہو سونا چاندی پس کہے یا رسول اللہ فریادرسی کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک مین واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پہونچا چکا مین تجکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنی معنی اور یہ لفظ مسلم کے ہین اور یہ لفظ پورے ہین یعنی مسلم کے بہ نسبت الفاظ بخاری کے **وَعَنْهُ** قَالَ اَهْدٰى رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا يُقَالُ لَهٗ مِدْعَمٌ فَبَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَهٗ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيْئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِيْ اَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ اَوْ شِرَاكَيْنِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شِرَاكٌ مِّنْ نَارٍ اَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا تحفہ بھیجا کسی شخص نے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کہ کہا جاتا تھا اسکو مدعم پس اُتارتا تھا کجاوہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ناگہان پونہچا اُسکو تیر کہ پھینکنے والا اُسکا معلوم نہ تھا پس قتل کیا اُس تیر نے مدعم کو پس کہا لوگون نے مبارک ہو واسطے مدعم کے بہشت یعنی اس لیے کہ شہید ہوا حضرتؐ کی خدمت مین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یون نہین قسم اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے تحقیق وہ چادر کہ لی تھی مدعم نے دن خیبر کے غنیمت مین سے کہ نہ پونہچی تھی اُس چادر کو تقسیم یعنی لیا تھا اُسکو قبل تقسیم کے البتہ شعلہ مارتی ہے وہ چادر مدعم پر آگ ہوکر پس جبکہ سنا یعنی وعید شدید لوگون نے یعنی اُنھون نے کہ سہل جانا تھا امر خیانت کو غنیمت مین اور گمان کیا تھا کہ حقیر چیزون پر مواخذہ نہین ہونیکا لایا ایک شخص ایک تسمہ یا دو تسمے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا یہ ایک تسمہ ہے آگ سے یا دو تسمے ہین آگ سے یعنی خیانت کرنی اُنمین موجب عذاب آگ دوزخ ہے اگرچہ تھوڑی چیز ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسمین وعید شدید ہے بیچ حق اُس شخص کے کہ کھاوے اُس مال مین سے کہ متعلق ہون ساتھ اُسکے حقوق مسلمانون کے مانند مال اوقاف کے اور بیت المال کے اس لیے کہ پھیرنا حقوق بہتون کا مشکل ہے ع

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ کہا تھا داروغہ یعنے بعضے غزوہ مین اوپر اسباب حضرتؐ کے ایک شخص کہ کہا جاتا تھا اُسکو کرکرہ پس مرگیا وہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ بیچ دوزخ کے ہے پس شروع کیا لوگون نے دیکھنا پس پائی ایک کملی کہ تحقیق خیانت کیا تھا اُسکو غنیمت مین سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** کہا طیبی نے کہ ف لفظ فذہبوا مین عاطفہ ہے کہ عطف ہے محذوف پر یعنی سنا اُنھون نے یہ حضرتؐ سے اور جانا کہ یہ وعید بسبب خیانت کے ہے کہ غنیمت مین کی ہے پس شروع کیا دیکھنا آخر ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُصِيْبُ فِيْ مَغَازِيْنَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَاْكُلُهٗ وَلَا نَرْفَعُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے ہم لو پہنچتے بیچ غزوے اپنے کے

پس اُسوقت بنی مطلب بنی ہاشم کے ساتھ متحد و موافق تھے اور نہین تقسیم کیا الخ یعنی اس لیے کہ نہ تھی درمیان اُنکے اور درمیان بنی ہاشم کے موافقت بلکہ مخالفت ظاہر اتھی پس اس لیے محروم کیا اُنکو خمس سے باوجودیکہ وہ ذوی القربی سے تھے +ع +ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا قَرْیَةٍ اَتَیْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِیْهَا فَسَهْمُكُمْ فِیْهَا وَاَیُّمَا قَرْیَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِیَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بستی کہ جاؤ تم اُسمین اور ٹھہرو بیچ اُسکے پس حصہ تمہارا بیچ اُسکے ہی اور جس بستی نے کہ نافرمانی کی اللہ اور رسول اُسکے کی پس تحقیق پانچوان حصہ اُسکا واسطے اللہ اور رسول اُسکے کے ہی پھر وہ واسطے تمہارے نقل کی یہ مسلم نے ف ٹھہرو بیچ اُسکے یعنی بغیر قتال کے کہ خالی کر دیا اُس بستی کو رہنے والون اُس کے نے اور صلح کی ساتھ تمہارے کہ اُسکو فیئی کہتے ہین اور حصہ تمہارا الخ یعنی وہ خاص تمہارے ہی لیے نہین ہی بلکہ مشترک ہی درمیان تمہارے اور درمیان اُنکے کہ نہین نکلے ہین تم بیچ لشکر مسلمانون کے بیچ اس لیے کہ مثل اس مال کے ہوتا ہی فیئی اور فیئی نہین خاص ہی واسطے نکلنے والون لڑنیکے لیے اور جس بستی نے نافرمانی کی اللہ اور رسول کی اور لیا تم نے اُسکو ساتھ جنگ اور قہر اور غلبہ کے اور پھر وہ یعنی بقیہ اموال اُسکا واسطے تمہارے ہی کہا ابن ملک نے یعنی یہ مال ہوگا غنیمت لیا جاویگا اُس سے پانچوان حصہ واسطے اللہ اور رسول اُسکے کے اور تقسیم کیا جاویگا باقی اُسکا اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ مال فیئی مین سے خمس نہ نکالا جاوے اور کہا شافعی نے کہ خمس نکالا جاوے اُسمین سے بھی مانند مال غنیمت کے پس یہ حدیث حجت ہی اُنپر اور کہا بعض علما ہمارے نے شاید مراد ساتھ پہلی کے وہ ہی کہ فتح کیا اُسکو لشکر نے اس حال مین کہ آنحضرت اُنمین نہ تھے پس وہ لشکر کے لیے ہی اور مراد دوسری قسم سے وہ ہی کہ آنحضرت اُنمین تھے پس اُسمین سے خمس اور باقی اُنکے لیے تھا ع ح وَعَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِیَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا یَتَخَوَّضُوْنَ فِیْ مَالِ اللّٰهِ بِغَیْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی خولہ انصاریہ سے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تحقیق بعضے اشخاص تصرف کرتے ہین بیچ مال خدا کے یعنی غنیمت مین اور فیئی مین اور زکوٰۃ مین ناحق یعنی بغیر استحقاق کے پس واسطے اُنکے آگ ہی دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری نے ف آگ ہی یعنی ہمیشہ کو اگر حلال جانین اُسکو ورنہ جس مدت تک چاہیگا اللہ تعالی + ع

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ بَعِیْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَهٗ حَمْحَمَةٌ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهَا صِیَاحٌ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَهُوَ اَتَمُّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا خطبہ فرمایا درمیان ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز پس ذکر کیا خیانت کرنیکا غنیمت مین پس بڑا گناہ بتلایا اُسکا اور بڑا بیان کیا امر اُسکا پھر فرمایا کہ نہ پاؤنمین ایک تمہارے کو اس حال مین کہ آوے دن قیامت کے اس حال سے کہ ہو اُسکی گردن پر اونٹ کہ واسطے اُسکے آواز ہو یعنی جو کوئی غنیمت مین سے اونٹ خیانت کریگا قیامت کو وہ اُسپر آواز کرتا ہوا آویگا کہیگا وہ شخص اے رسول خدا کے فریاد رسی کرو میری یعنی شفاعت کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک ہون مین واسطے تیرے کسی چیز کا یعنی نہین دفع کر سکتا مین تجھ سے عذاب اللہ کا تحقیق پہنچا دی

موقوف کرنے بعض منتر کے اور رہنے دینے بعضے منتر کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے مگر تحقیق روایت ابوداؤد کی تمام ہوئی نزدیک المتاع کے
ف کلام کیا میرے مقدمے میں یعنی میری تعریف کی یا عرض کیا کہ اسکو جہاد کے لیے لیچلیں یا خدمت کے لیے اور ظاہرا بعضے کلمات منتر کے اچھے ہونگے
اور بعضے قبیح پس حکم کیا ساتھ ترک کرنے قبیح کے اور پڑھنے اچھوں کے ح **وَعَنْ** مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ قَالَ قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلٰى اَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَسَمَهَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ اَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ فِيْهِمْ ثَلٰثُمِائَةِ فَارِسٍ فَاَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَالرَّاجِلَ
سَهْمًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ اَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ وَاَتَى الْوَهْمُ فِيْ حَدِيْثِ مُجَمِّعٍ اَنَّهُ قَالَ ثَلٰثُ مِائَةِ فَارِسٍ وَاِنَّمَا
كَانُوْا مِائَتَيْ فَارِسٍ اور روایت ہے مجمع بن جاریہؓ سے کہ کہا بانٹی گئی خیبر یعنی غنیمت اور زمین اسکی اوپر اہل حدیبیہ کے پس تقسیم فرمایا اسکو پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھارہ حصے اور تھا لشکر ایک ہزار پانسو آدمیوں کا انمین تین سو سوار تھے پس دیے سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ نقل کی
یہ ابوداؤد نے اور کہا حدیث ابن عمرؓ کی صحیح تر ہے اور عمل اکثر ائمہ کا اسپر ہے اور آیا اور واقع ہوا وہم بیچ حدیث مجمع کے کہ اسنے کہا تین سو سوار اور تھے
وہ مگر دو سو سوار **ف** ساتھ اس حدیث مجمع کے دلیل پکڑی ہے انھوں نے کہ سواروں کو دو حصے دیتے ہیں جیسے کہ مذہب امام ابوحنیفہؒ کا ہے اس لیے
کہ جب تین سو سوار ہوئیں ہر سوار کو دو دو حصے دیے تو چھ حصے گئے اور بارہ حصے باقی رہے پس ہر سو پیادوں کو ایک ایک حصہ دیا اور جو کہتے ہیں
کہ سواروں کے لیے تین تین حصے ہیں حساب درست نہیں بیٹھتا اس لیے کہ حصے سواروں کے اس تقدیر پر نو ہوتے ہیں اور حصے پیادوں کے بارہ پس سب حصے اکیس ہوئے
ہیں اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے بھی مثل حدیث مجمع کے روایت کی ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ حدیث ابن عمرؓ کی کہ ناطق ہے ساتھ اسکے کہ سوار کے تین
حصے ہیں قوی تر اور ثابت تر ہے واللہ اعلم اور حنفیہ جو انکی حدیث پر عمل نہیں کرتے ہیں وجہ اسکی اوپر مذکور ہو چکی ہے اور بیچ عدد اہل حدیبیہ کے روایات
مختلف آئی ہیں ایک روایت میں چودہ سو اور سوار دو سو **وَعَنْ** حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ
الرُّبُعَ فِي الْبَدْاَةِ وَالثُّلُثَ فِي الرَّجْعَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے حبیب بن مسلمہ فہری سے کہ کہا حاضر ہوا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
زیادہ دیا چوتھائی بیچ ابتدا جہاد کے اور تہائی بیچ وقت پھرنے کے جہاد سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی اگر اٹھتی ایک جماعت لشکر میں سے بیچ ابتدا
غزوے کے اور مشغول ہوتی بیچ جنگ دشمنوں کے پہلے پہنچنے لشکر کے سے دیتے حضرتؐ انکو چوتھائی مال غنیمت میں سے اور شریک کرتے انکو ساتھ
تمام لشکر کے بیچ تین ربع باقی کے اور جب پھرتا لشکر جہاد سے اور ایک جماعت انمیں سے بیچ جنگ دشمنوں کے مشغول ہوتی تو دیتے انکو تہائی مال
غنیمت میں سے اور باقی میں انکو ساتھ تمام لشکر کے شریک کرتے اس لیے کہ تردد انکا جنگ میں اور مشقت اور خطر وقت پھرنے کے زیادہ ہے کیونکہ ابتدا
میں لشکر آتا ہے اور مدد کرتا ہے بخلاف پھرنے کے کہ سب پھرتے ہیں اسوقت میں جنگ کرنی مشکل تر و سخت تر ہے اور حصے سے زیادہ دینا بسبب مشقت
و سعی کے ہے قتال میں ح **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ وَالثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ اِذَا قَفَلَ رَوَاهُ
اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے حبیبؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے حصے زیادہ دیتے چوتھائی پیچھے خمس نکلنے کے یعنی ابتداے جہاد میں اور زیادہ دیتے
تہائی پیچھے خمس نکالنے کے جسوقت کہ پھرتے جہاد سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اوپر کی حدیث میں جو ذکر کیا زیادہ دینا چوتھائی کا ابتداے
جہاد میں اور تہائی کا وقت پھرنے کے تو یہ نہ بیان کیا کہ پہلے خمس نکالنے کے دیتے تھے یا بعد اسکے اور یہاں بیان کر دیا کہ اول خمس نکالتے اور بعد ازاں
چوتھائی یا تہائی دیتے اور پھر تقسیم کرتے **وَعَنْ** اَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ قَالَ اَصَبْتُ بِاَرْضِ الرُّوْمِ جَرَّةً حَمْرَاءَ فِيْهَا دَنَانِيْرُ فِيْ اِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ
وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ يُقَالُ لَهُ مَعْنُ بْنُ يَزِيْدَ فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَعْطَانِيْ
مِنْهَا مِثْلَ مَا اَعْطٰى رَجُلًا مِنْهُمْ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا نَفْلَ اِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ لَاَعْطَيْتُكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

شہد اور انگور کو پس کھاتے ہم اسکو اور نہ اٹھاتے اسکو نقل کی یہ بخاری نے **ف** نہ اٹھاتے اور نہ لیجاتے حضرتؐ کے پاس تقسیم کیلیے یعنی آنحضرتؐ
روا رکھتے اسکو اور اتفاق رکھتے ہین علما اوپر اسکے کہ جائز ہے غازیون کو کھانا طعام غنیمت مین سے پہلے تقسیم کے بقدر حاجت کے جب تک کہ
دار الحرب مین ہین ۱۲ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ فَالْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ لَا اُعْطِي الْيَوْمَ اَحَدًا مِنْ هٰذَا شَيْئًا
فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ اِلَيَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفلؓ سے کہ کہا پونہچا مین ایک تھیلی کو کہ بھری ہوئی
تھی چربی سے دن خیبر کے پس اٹھایا مین نے اسکو اور چمٹایا اپنے سے اور کہا مین نے یعنی اپنے دلمین یا زبان سے نہ دونگا آج کے دن کسی کو اسمین سے
کچھ پس پھر کر دیکھا مین نے پس ناگہان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تبسم فرماتے تھے طرف میری یعنی اس فعل میرے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَذُكِرَ**
حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَا اُعْطِيْكُمْ فِيْ بَابِ رِزْقِ الْوُلَاةِ ـ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہؓ کی کہ سرا اسکا یہ ہے ما اعطیکم بیچ باب رزق ولات کے
یعنی اور مصابیح والے نے یہان ذکر کی ہے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ
فَضَّلَنِيْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ اَوْ قَالَ فَضَّلَ اُمَّتِيْ عَلَى الْاُمَمِ وَاَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے بزرگی دی مجکو انبیا پر یا فرمایا بزرگی دی امت میری کو اور امتوں پر اور حلال کین ہمارے لیے غنیمتین نقل کی یہ ترمذی
نے **ف** جملہ اخیر بیان ہے بزرگی کا یا مراد یہ ہے کہ اور بزرگیان بھی دین اور یہ بزرگی بھی دی کہ حلال کین غنیمتین ۱۲ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِيْ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَقَتَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِيْنَ رَجُلًا وَاَخَذَ
اَسْلَابَهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسدن یعنی دن حنین کے جو شخص کہ مارے کسی کافر کو پس
اسکے لیے ہے اسباب اسکا پس قتل کیا ابو طلحہؓ نے اسدن بیس شخصون کو اور لیے اسباب انکے نقل کی یہ دارمی نے **وَعَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ
الْاَشْجَعِيِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي السَّلَبِ لِلْقَاتِلِ وَلَمْ يُخَمِّسِ السَّلَبَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے
عوفؓ اور خالد بن ولیدؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بیچ اسباب مقتول کے کہ وہ قتل کرنے والے کے لیے ہے اور نہ خمس نکالا اس اسباب مین
سے یعنی جیسیکہ غنیمت مین سے نکالتے تھے نقل کی یہ ابو داؤد نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَفَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ اَبِيْ جَهْلٍ وَكَانَ قَتَلَهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا حصے سے زیادہ دی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
دن بدر کے تلوار ابو جہل کی اور تھے ابن مسعودؓ کہ قتل کیا تھا ابو جہل کو نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** ابو جہل کو دو انصاریون نے مارا تھا اور ابن مسعودؓ
بھی شریک تھے اسکے قتل کرنے مین کہ سر اسکا کاٹا تھا اسی سبب سے شمشیر کہ اسکے اسباب مین تھی ابن مسعودؓ کو عطا فرمائی اور تفصیل سے یہ قصہ تیسری فصل مین
مذکور ہوچکا ۱۲ع **وَعَنْ** عُمَيْرٍ مَوْلٰى اَبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَاتِيْ فَكَلَّمُوْا فِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوْهُ اَنِّيْ مَمْلُوْكٌ
فَاَمَرَ بِيْ فَقُلِّدْتُ سَيْفًا فَاِذَا اَنَا اَجُرُّهُ فَاَمَرَ لِيْ بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ اَرْقِيْ بِهَا الْمَجَانِيْنَ فَاَمَرَنِيْ بِطَرْحِ بَعْضِهَا
وَحَبْسِ بَعْضِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اِلَّا اَنَّ رِوَايَتَهُ انْتَهَتْ عِنْدَ قَوْلِهِ الْمَتَاعِ اور روایت ہے عمیر غلام آبی اللحم کے سے کہ کہا حاضر ہوا
مین غزوہ خیبر مین ساتھ مالکون اپنے کے پس کلام کیا مالکون نے میرے مقدمے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کلام کیا انھون نے حضرتؐ سے
یعنی معلوم کروایا حضرت کو یہ کہ مین مملوک ہون پس حکم کیا مجکو کہ اٹھاؤن ہتھیار اور رہون ساتھ مجاہدون کے پس پہنایا گیا مین تلوار یعنی ایک تلوار
میری گردن مین ڈالدی پس ناگہان مین کھینچتا تھا اسکو یعنی زمین پر بسبب صغر سن کے یا کوتہ قدی کے پس حکم کیا آنحضرتؐ نے میرے لیے یعنی وقت تقسیم
کرنے غنیمت کے ساتھ تھوڑی سی چیز کے غنیمت مین سے اور بیان کیا مین نے حضرتؐ کے روبرو ایک منتر کہ تھا مین پڑھتا اسکو دیوانون پر پس حکم کیا مجکو

اسمین سے نکالتے اور تقسیم کرتے اُسکو یعنی مال غنیمت کو درمیان مجاہدونکے پس لایا ایک شخص ایکدن بعد اُسکے یعنی بعد نکالنے پانچوین حصے کے ایک مہار
بالونکی پس کہا اُسنے یا رسول اللہ یہ بیچ اُس چیز کے تھی کہ پہنچے تھے ہم اُسکو غنیمت مین سے فرمایا کیا سنا تھا تونے بلال رض کو پکارتے ہوئے تین بار کہا
کہ ہان یعنی سنا تھا پس فرمایا پس کس چیز نے منع کیا تجکو اس سے کہ لاتا تو اُسکو پس عذر کیا اُسنے یعنی کچھ بیچ دیر کرلانے کے فرمایا رہ تو یعنی اسی طرح لاویگا تو
اُسکو دن قیامت کے پس ہرگز نہ قبول کرونگا مین اسکو تجھسے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف حضرت نے وہ مہار اُس سے اس لیے نہ قبول کی کہ اُسمین سب مجاہدون کا
حق تھا اور وہ متفرق ہوگئے تھے مشکل تھا ہر ایک کا حصہ پہنچانا اُسمین سے ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ حَرَّقُوْا مَتَاعَ الْغَالِّ وَضَرَبُوْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے
نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو رض سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رض نے اور عمر رض نے جلادیا اسباب خیانت کرنیوالیکا غنیمت مین سے
اور مارا اُسکو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف مارا اُسکو ازراہ تعزیر کے اور بعضے اہل علم نے مانند امام احمد بن حنبل وغیرہ کے عمل کیا ہے ظاہر اس حدیث پر
کہ وہ کہتے ہین اسباب اُسکا جلادیجیے سوا حیوان اور مصحف مجید کے اور اُس چیز کے کہ خیانت کی ہے اسلیے کہ حق مجاہدونکا ہے اور تینون امام کہتے
ہین کہ اسباب نہ جلائے ولیکن تعزیر پہنچائے اور حمل کیا ہے اس حدیث کو زجر و وعید پر ح وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَّكْتُمْ غَالًّا فَاِنَّهٗ مِثْلُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جو شخص
کہ چھپاوے خیانت خیانت کرنیوالیکی مال غنیمت مین یعنی امیر سے اظہار اُسکا نکرے کہ فلانے نے خیانت کی ہے پس تحقیق وہ مانند خیانت کرنیوالیکے
ہے یعنی گناہ مین نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَى الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید کرنے غنیمتون کے سے پہلے اس سے کہ تقسیم کیجاوین
یعنی بسبب عدم ملکیت کے نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُبَاعَ السِّهَامُ حَتّٰى تُقْسَمَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
اور روایت ہے ابی امامہ رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا یہ کہ بیچے جاوین حصے یہانتک کہ تقسیم کیے جاوین نقل کی یہ دارمی نے ف یعنے
اگر کوئی بیچے حصہ اپنا پہلے تقسیم کے تو جائز نہین بسبب عدم ملک کے نزدیک اُسکے کہ موقوف رکھتا ہے ملک کو قسمت پر اور بسبب جہل تعین مبیع کے
اور صفت اُسکی کے مالک سے پہلے تقسیم کے + ح وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ
خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَصَابَهٗ بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْمَا شَاءَتْ بِهٖ نَفْسُهٗ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَيْسَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اِلَّا النَّارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے خولہ رض بیٹی قیس کی سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تحقیق یہ مال سبز ہے شیرین یعنی نظر
مین اچھا معلوم ہوتا ہے اور دلمین پیارا پس جو شخص پوہنچے اُسکو ساتھ حق اُسکے کے یعنی بوجہ حلال برکت دی جاتی ہے اُسکے لیے اُسمین اور بہت سے
تصرف کرنیوالے بیچ اُس چیز کے کہ چاہے اُسکا نفس اُنکا مال اللہ کے سے اور رسول اُسکے سے یعنی غنیمت کو قسمت اُسکی بیچ حکم خدا اور رسول کے
ہے نہین واسطے اُنکے دن قیامت کے مگر آگ نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهٗ ذَا الْفَقَارِ
يَوْمَ بَدْرٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَهُوَ الَّذِيْ رَاٰى فِيْهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ اُحُدٍ اور روایت ابن عباس رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حصے سے
زیادہ لی تلوار اپنی کہ نام اُسکا ذوالفقار تھا دن بدر کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا ترمذی نے اور وہ تلوار وہ ہے کہ دیکھا تھا حضرت نے خواب
بیچ اُسکے دن اُحد کے ف حصے سے زیادہ لی یعنی پسند کر کر زیادہ حصے سے لی غنیمت مین سے کہ یہ بات اور کو سوائے حضرت کے جائز نہ تھی اور ذوالفقار
ملک تھی منبہ بن حجاج کی کہ قتل کیا گیا وہ غزوہ بدر مین پس زیادہ حصے سے لیا حضرت نے اُسکو اور کتنی ہی لڑائیون مین وہ پاس ہی حضرت کے

اور روایت ہے ابی الجویریہؓ جرمی سے کہ کہا پائی مین نے زمین روم مین ایک ٹھلیا سرخ کہ اُسمین دینارین تھین بیچ زمانے خلافت معاویہؓ کے اور تھا ہم پر حاکم ایک شخص صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے بنی سلیم سے کہا جاتا تھا اُسکو معن بن یزیدؓ پس لایا مین اُسکے پاس ٹھلیا پس بانٹا اُسنے اُن دینارونکو درمیان مسلمانون کے یعنی مجاہدون کے اور دیا مجکو اُنمین سے مانند اُس چیز کے کہ دیا ایک شخص کو اُنمین سے یعنی برابر سبکے دیا کچھ زیادہ نہ دیا پھر کہا اگر نہ سنا ہوتا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہین حصہ زیادہ دینا مگر پیچھے خمس کے البتہ دیتا مین تجکو یعنی زیادہ اور روایت نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یعنی حضرتؐ نے فرمایا کہ نفل یعنی زیادہ حصے سے دینا بعد خمس کے ہوتا ہے پس اُس مال مین ہو کہ اُس مال مین خمس ہے اور خمس اُس مال مین ہوتا ہے کہ بقہر وغلبہ کافرون سے لین کہ اُسکو غنیمت کہتے ہین اور وہان قتال ہوا ہوا اور یہ مال فئی ہے اور اُسمین خمس ہی نہین پس نفل بھی نہین ہوگا ۔ح **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ افْتَتَحَ خَیْبَرَ فَاَسْھَمَ لَنَا اَوْ قَالَ فَاَعْطَانَا مِنْھَا وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَیْبَرَ مِنْھَا شَیْئًا اِلَّا لِمَنْ شَھِدَ مَعَہٗ اِلَّا اَصْحَابَ سَفِیْنَتِنَا جَعْفَرًا وَاَصْحَابَہٗ اَسْھَمَ لَھُمْ مَعَھُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابوموسی اشعریؓ سے کہ کہا آئے ہم یعنی حبشہ سے اور پایا ہمنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اُسوقت کہ فتح کیا خیبر کو پس حصہ دیا واسطے ہمارے یا کہا پس دیا ہمکو غنیمت خیبر مین سے اور نہین تقسیم کیا واسطے کسی کے کہ غائب تھا فتح خیبر سے اُسمین سے کچھ مگر واسطے اُس شخص کے کہ حاضر تھا ساتھ اُنکے مگر ہمارے کشتی والون کو جعفرؓ کو اور یارون اُنکے کو حصے دیے کشتی والون کو ساتھ اُنکے کہ حاضر تھے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** ابوموسیؓ یمن سے مکہ مین آئے اور اسلام لائے پھر ہجرت کر کر حبشہ کو گئے اور جعفر بن ابی طالبؓ اور اور صحابہ بھی وہان ہجرت کر کے گئے تھے جب اُنھون نے خبر حضرتؐ کی ہجرت کی سنی تو کشتی مین بیٹھ کر سب وانہ مدینہ کو ہوے اور حضرتؐ کی خدمت مین پہونچے جبکہ فتح کیا خیبر کو اور بعضے کہتے ہین کہ حصہ دینا اُنکو اس سبب سے تھا کہ آنا اُنکا پہلے جمع کرنے غنیمت کے تھا اگرچہ بعد از قتال کے تھا اور یہ تاویل اُنکی ہے کہ قائل ہین ساتھ اُسکے کہ جو کوئی حاضر ہوا اُسوقت مین شریک ہوتا ہے جیسکہ ایک قول شافعیؒ کا ہے اور اور جو قائل اسکے نہین ہین کہتے ہین کہ یہ دینا ساتھ رضا غازیونکے تھا اور یہ قول ظاہر تر ہے ۔ح **وَعَنْ** یَزِیْدَ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ یَوْمَ خَیْبَرَ فَذَکَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ فَتَغَیَّرَتْ وُجُوْہُ النَّاسِ لِذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّ صَاحِبَکُمْ غَلَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَہٗ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِّنْ خَرَزِ یَھُوْدَ لَا یُسَاوِیْ دِرْھَمَیْنِ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے یزید بن خالدؓ سے یہ کہ ایک شخص اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے وفات کیا گیا دن خیبر کے پس ذکر کی صحابہ نے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی خبر مرنے اُسکے کی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو اپنے یار پر یعنی مین نہین نماز پڑھنے کا اُسکے جنازے کی پس متغیر ہوے چہرے لوگونکے بسبب اسکے یعنی بسبب نماز نہ پڑھنے حضرتؐ کے کہ کیا سبب ہے اسکا پس فرمایا کہ تحقیق یار تمھارے نے خیانت کی بیچ راہ اللہ کے یعنی مال غنیمت مین سے پس تلاش کیا ہمنے اسباب اُسکا پائین ہمنے پوتھین پوتھون یہودؑ کے سے کہ نہ برابر تھین دو درہمون کے یعنی قیمت اُنکی دو درہمون سے کم تھی نقل کی یہ مالک اور ابوداود اور نسائی نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ غَنِیْمَۃً اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰی فِی النَّاسِ فَیَجِیْئُوْنَ بِغَنَائِمِھِمْ فَیُخَمِّسُہٗ وَیُقَسِّمُہٗ فَجَاءَ رَجُلٌ یَوْمًا بَعْدَ ذٰلِکَ بِزِمَامٍ مِّنْ شَعْرٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا فِیْمَا کُنَّا اَصَبْنَاہُ مِنَ الْغَنِیْمَۃِ قَالَ اَسَمِعْتَ بِلَالًا نَادٰی ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَکَ اَنْ تَجِیْءَ بِہٖ فَاعْتَذَرَ قَالَ کُنْ اَنْتَ تَجِیْءُ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَلَنْ اَقْبَلَہٗ عَنْکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پہونچے غنیمت کو یعنی اور ارادہ کرتے اُسکے جمع کرنے اور تقسیم کرنیکا حکم فرماتے بلالؓ کو یعنی ندا کرنے کا پس ندا کرتے بلالؓ لوگونمین پس لاتے لوگ غنیمتین اپنی یعنی جس پاس لوٹ کا مال ہوتا وہ لاتا پس پانچوان حصہ

کرنے والون پر دن قیامت کے نقل کی یہ دارمی نے اور نقل کی نسائی نے عمرو بن شعیب سے اسنے اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ**
عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ دَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعِيْرٍ فَاَخَذَ وَبَرَةً مِنْ سَنَامِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ
شَيْءٌ وَّلَا هٰذَا وَرَفَعَ اِصْبَعَهٗ اِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ فَاَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ فَقَامَ رَجُلٌ فِيْ يَدِهٖ كُبَّةٌ مِّنْ شَعْرٍ فَقَالَ اَخَذْتُ
هٰذِهٖ لِاُصْلِحَ بِهَا بَرْذَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا مَا كَانَ لِيْ وَلِبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا بَلَغَتْ مَا اَرٰى فَلَا
اَرَبَ لِيْ فِيْهَا وَنَبَذَهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اسنے نقل کی اپنے دادا سے کہ کہا نزدیک ہوئے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پس لی پشم اسکی کوہان میں سے پھر فرمایا اے لوگو تحقیق شان یہ ہے کہ نہین واسطے میرے اس مال فیئ مین سے کچھ اور نہ یہ
یعنی پشم مذکور اور اٹھائی انگلی اپنی یعنی جس انگلی پر پشم لی تھی اسکو اٹھایا لوگونکے دکھلانیکے لیے مگر خمس اور خمس بھی تمھین پر خرچ کیجاتی ہے یعنی تمھارے مصالح
مین قسم ہتھیار اور گھوڑے وغیرہ ذالک سے پس ادا کرو تاگے اور سوئی کو پس کھڑا ہوا ایک شخص کہ اسکے ہاتھ مین ایک ٹکڑا تھا بالونکی رسی کا پس کہا کہ لیا تھا مین نے
اسکو تاکہ درست کرون مین ساتھ اسکے پالان کے نیچے کی کملی کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای پر جو چیز کہ ہو واسطے میرے اور واسطے اولاد عبد المطلب کے
پس وہ واسطے تیرے ہے یعنی جو چیز کہ میرے اور انکے حصے کی ہے معاف کیا ہمنے اسکو تیرے لیے اور جو کچھ کہ اور مجاہدون کے حصے کا ہے اسکو بخشوانا انسے
چاہیے پس کہا اس شخص نے جسوقت کہ پہونچی یہ رسی اس حد کو یعنی گناہ کو کہ دیکھتا ہون مین پس نہین حاجت مجکو اسمین اور پھینک دیا اس رسی کو نقل کی یہ ابو داؤد
نے **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ** قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَعِيْرٍ مِّنَ الْمَغْنَمِ فَلَمَّا سَلَّمَ اَخَذَ وَبَرَةً مِّنْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ ثُمَّ قَالَ وَلَا
يَحِلُّ لِيْ مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هٰذَا اِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عمرو بن عبسہ سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ایک اونٹ کے کہ تھا غنیمت مین کا یعنی اسکو سترہ کیا پس جبکہ سلام پھیرا لی پشم اونٹ کے پہلو سے پھر فرمایا نہین
حلال ہے واسطے میرے تمھاری غنیمتون مین سے مانند اسکے مگر پانچوان حصہ اور پانچوان حصہ بھی خرچ کیا جاتا ہے بیچ حاجتون تمھاری کے نقل کی یہ ابو داؤد نے
ف پہلو سے یعنی کوہان کی ایک جانب سے پس ہوگا قصہ متحد یا اسکے پہلو سے پس ہوگا قصہ متعدد ۱۲ع **وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ** قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى بَيْنَ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ اَتَيْتُهٗ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ اِخْوَانُنَا مِنْ
بَنِيْ هَاشِمٍ لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِيْ وَضَعَكَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اَرَاَيْتَ اِخْوَانَنَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ اَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا وَاِنَّمَا قَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ
وَاحِدَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ
اَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ نَحْوَهٗ وَفِيْهِ اَنَا وَبَنُو الْمُطَّلِبِ لَا نَفْتَرِقُ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَّلَا اِسْلَامٍ وَاِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَيْءٌ وَّاحِدٌ وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے
کہ کہا جب تقسیم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ ذوی القربی کا کہ قرآن مجید مین حصہ انکا خمس آیا ہے درمیان بنی ہاشم اور بنی المطلب کے حاضر
ہوا مین حضرت کے پاس اور عثمان بن عفان رض پس کہا ہمنے یا رسول اللہ یہ بھائی ہمارے بنی ہاشم مین سے نہین انکار کرتے ہم بزرگی انکی کا بسبب جگہ
آپکے کے کہ پیدا کیا آپ کو اللہ تعالی نے بنی ہاشم مین یعنی پس وہ افضل ہمسے ہوئے بسبب ہونے انکے کے قریب تر آپکے بہ نسبت ہمارے اس لیے کہ
جد آپکے اور جد انکے ایک ہین کہ وہ ہاشم ہین اگرچہ جد ہمارے اور جد انکے بھی ایک ہین یعنی عبد مناف خبر دیجیے ہمکو سبب اسکے سے کہ دیا بھائیون ہمارے کو
کہ بنی مطلب ہین اور چھوڑا آپ نے ہمکو یعنی خمس مین جو ذوی القربی کا حصہ ہے اسمین سے آپ نے ہمکو نہ دیا اور سوا اسکے نہین کہ قرابت ہماری یعنی بنی نوفل
کی کہ جبیر رض انمین سے تھے اور بنی عبد شمس کی کہ عثمان رض انمین سے تھے اور قرابت انکی یعنی بنی عبد المطلب کی ایک ہے یعنی اس لیے کہ باپ انکے بھائی ہاشم
ہین اور باپ ہمارے بھی اسیطرح پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوا اسکے نہین کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہین اسطرح سے اور داخل کین انگلیان

اور تلوار ین حضرتؐ کی اور قاموس مین لکھا ہی کہ وہ ملک تھی عاص بن منبہ کی کہ دن بدر کے وہ کافر مارا گیا پھر حضرتؐ نے بخشی وہ تلوار حضرت علیؓ کو
اور ذو الفقار اُسکو اس لیے کہتے ہین کہ فقار کہتے ہین استخوان پشت کو اور اُس تلوار کی پشت مین مہرے تھے مشابہ اُسکے اور خواب یہ تھا کہ آنحضرتؐ نے ہلایا
ذوالفقار کو پس ٹوٹ گئی وہ درمیان مین سے پھر ہلائی دوسری بار پس ہوگئی بہتر اُس چیز سے کہ تھی پس تعبیر ہوئی اُسکی ساتھ شکست کے کہ روز احد کے
واقع ہوئی اور آخر فتح ہوئی + ح وَعَنْ رُوَیْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَرْکَبْ
دَابَّۃً مِنْ فَیْءِ الْمُسْلِمِیْنَ حَتّٰی اِذَا اَعْجَفَھَا رَدَّھَا فِیْہِ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَیْءِ الْمُسْلِمِیْنَ حَتّٰی اِذَا
اَخْلَقَہٗ رَدَّہٗ فِیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی رویفع بن ثابتؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن
آخرت کے پس نہ سوار ہو کسی جانور پر غنیمت مسلمین مین سے یعنی غنیمت مشترکہ مین سے بغیر ضرورت کے یہانتک کہ جسوقت کہ دُبلا کرے اُسکو پھیر دے اُسکو
غنیمت مین اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے پس نہ پہنے کپڑا غنیمت مسلمین مین سے یعنی بلا ضرورت یہانتک کہ جسوقت کہ پرانا کرے اُسکو
پھیر دے اُسکو غنیمت مین نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اور اس سے یہ سمجھا گیا کہ جس صورت مین سوار ہونا باعث دُبلاپے کا نہو تو نہین مضائقہ سوار ہونے کا
لیکن یہ مراد نہین بلکہ بطریق عادت کے فرمایا کہ سوار ہونا باعث دُبلاپے کا ہوتا ہی + ح + ع وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی الْمُجَالِدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی
قَالَ قُلْتُ ھَلْ کُنْتُمْ تُخَمِّسُوْنَ الطَّعَامَ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصَبْنَا طَعَامًا یَوْمَ خَیْبَرَ وَکَانَ الرَّجُلُ یَجِیْءُ فَیَاْخُذُ
مِنْہُ مِقْدَارَ مَا یَکْفِیْہِ ثُمَّ یَنْصَرِفُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی محمد بن ابی المجالدؒ سے کہ نقل کی عبد اللہ بن ابی اوفیؓ سے کہ کہا مین نے
کیا تھے تم پانچوان حصہ نکالتے طعام کا بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا پوہنچے ہم طعام کو دن خیبر کے اور تھا ایک شخص آتا پس لیتا
طعام سے مقدار اس چیز کے کہ کفایت کرتا اُسکو پھر چاتا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف پانچوان حصہ نکالتے تھے آخ یعنی نکالتے تھے خمس اُسمین سے یا وجہ
کہ جنس طعام سے ہی خارج تھا تقسیم سے کہ جو کوئی چاہتا تھا اُسمین تصرف کرتا تھا اور جواب کا مطلب یہ ہی کہ طعام سے خمس نہ لینا چاہیے لیکن چاہیے کہ
زیادہ بھی قدر کفایت سے نہ لے + ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ جَیْشًا غَنِمُوْا فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا وَعَسَلًا
فَلَمْ یُؤْخَذْ مِنْھُمُ الْخُمُسُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ ایک لشکر غنیمت لایا بیچ زمانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طعام اور شہد پس
نہ لیا گیا اُنسے پانچوان حصہ یعنی بیچ اُس چیز کے کہ کھایا اُس سے نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنِ الْقَاسِمِ مَوْلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُنَّا نَاْکُلُ الْجَزُوْرَ فِی الْغَزْوِ وَلَا نَقْسِمُہٗ حَتّٰی اِذَا کُنَّا لَنَرْجِعُ اِلٰی رِحَالِنَا وَاَخْرِجَتُنَا مِنْہُ مُمْلَاَۃٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی قاسم مولی عبد الرحمنؒ کے سے کہ نقل کی بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ تھے ہم کھاتے اونٹ جہاد مین یعنی عند الاحتیاج
اونٹ ذبح کرتے اور کھاتے اور نہ تقسیم کرتے ہم اُسکو یہان تک کہ جسوقت ہوتے ہم البتہ پھر جاتے طرف ڈیرون اپنے کے یعنی سفر مین اس حال مین
کہ خورجیان ہماری گوشت اونٹ کے سے بھری ہوئی ہوتین نقل کی یہ ابوداؤد نے ف کہا ابن ہمام نے کہ جب مسلمان نکلین دار الحرب سے نہین جائز
یہ کہ کھائنس دانہ کھلاوین غنیمت مین سے اور نہ کھاوین اُس سے اس لیے کہ ضرورت دفع ہوئی اور اباحت کہ تھی دار الحرب مین باعتبار ضرورت کے تھی
اور جسکے ساتھ زائد ہو طعام یا گھانس ودانہ پھیر دے اُسکو طرف غنیمت کے جبکہ نہ تقسیم ہوئی ہو دار الحرب مین اگرچہ نفع اُٹھایا + ع وَعَنْ عُبَادَۃَ
بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَدُّوا الْخِیَاطَ وَالْمِخْیَطَ وَاِیَّاکُمْ وَالْغُلُوْلَ فَاِنَّہٗ عَارٌ عَلٰی اَھْلِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ
الدَّارِمِیُّ وَرَوَاہُ النَّسَائِیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اور روایت ہی عبادہ بن صامتؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے ادا کرو
تاگا اور سوئی یعنی مال غنیمت مین سے اسقدر بھی نہ چھپا رکھو اور بچو تم خیانت کرنے سے یعنی غنیمت مین یا مطلق اس لیے کہ تحقیق خیانت کرنا عار ہوگا

له در زیادہ بر قدر حاجت [illegible] ۱۲ [illegible] له [illegible] ۱۲ ع

پس وجہ تخصیص ایک کی ساتھ دینے اسباب کے کیا ہی جواب یہ کہ شاید دونون شریک ہون مارنے مین ولیکن جسنے سست کیا اور چلنے پھرنے وغیرہ سے باز
رکھا وہ ایک تھا اور دوسرے نے بھی اگرچہ زخم پہونچایا ہو اور مستحق اسباب کا وہی ہوا کہ جسنے سست کیا اور چلنے پھرنے سے باز رکھا اور فرمانا حضرتؐ کا کہ
دونون نے قتل کیا ہی واسطے خوش کرنے دوسرے کے تھا اور شبہ دوسرا بیچ فصل دوسری کے حدیث ابن مسعودؓ کی مین گذرا کہ حضرتؐ نے تنفیل کی مجکو شمشیر ابوجہل
کی اور یہ بھی آیا ہی کہ ابن مسعودؓ نے مارا ابوجہل کو پس وجہ اسکی کیا ہی جواب یہ کہ ابن مسعودؓ نے پائی ابوجہل مین رمق پس کاٹا سر اسکا پس دی حضرتؐ نے
ایک چیز اسباب مین سے کہ وہ شمشیر تھی اور بعضے یارون مالک کے سے نقل کیا گیا ہی کہ امام مخیر ہی اس باب مین جو چاہے سو کرے اور جسکو چاہے
دیوے اور اس قول مین چھٹکارا ہی دونون اشکال سے ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَّنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ
اَبُوْ جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهٗ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ قَالَ فَاَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ فَقَالَ اَنْتَ اَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ
قَتَلْتُمُوْهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فَلَوْ غَيْرُ اَكَّارٍ قَتَلَنِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن بدر کے کون شخص ہی کہ دیکھے
واسطے ہمارے کہ کیا کیا ابوجہل نے یعنی کیا ہی حال اسکا مارا گیا یا جیتا ہی پس گئے ابن مسعودؓ پس پایا ابوجہل کو کہ مارا تھا اسکو دو بیٹون عفراء کے نے
یہان تک کہ ٹھنڈا ہوا یعنی قریب المرگ ہوا کہا انسؓ نے پس پکڑی ابن مسعودؓ نے ڈاڑھی ابوجہل کی اور کہا تو ابوجہل ہی پس کہا ابوجہل نے کیا تو زیادہ
ہی اس شخص سے کہ قتل کیا تمنے اسکو یعنی زیادہ اس شخص سے کوئی نہین ہی کہ قتل کیا تمنے اسکو یعنی مجھسے زیادہ قریش مین کوئی بڑے درجہ کا
نہین ہی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا اگر غیر زمیندار مارتے مجکو تو بہت بہتر ہوتا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی عار نہین ہی مجھ پر بیچ
قتل کرنے تمھارے کے مجکو سوا اسکے کہ مارنیوالے میرے زراعت کرنے والے ہین پس اگر غیر انکے قتل کرتے مجکو تو خوب تھا میرے نزدیک اشارہ کیا ابوجہل نے
ساتھ اسکے طرف بیٹون عفراء کے کہ جنہون نے قتل کیا تھا اسکو اور وہ دونون انصار مین سے تھے اور انصار صاحب کھیتون اور کھجورون کے تھے ح وَعَنْ
سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَاَنَا جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلًا هُوَ اَعْجَبُهُمْ
اِلَيَّ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مُسْلِمًا ذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ ثَلٰثًا وَاَجَابَهٗ
بِمِثْلِ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهٗ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يُّكَبَّ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا
قَالَ الزُّهْرِيُّ فَنُرٰى اَنَّ الْاِسْلَامَ الْكَلِمَةُ وَالْاِيْمَانَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاصؓ سے کہ دیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
یعنی کچھ مال ایک جماعت کو اس حال مین کہ مین بیٹھا ہوا تھا پس چھوڑا یعنی نہ دیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ وہ بہتر تھا انمین طرف
میرے یعنی دین مین پس کھڑا ہوا مین اور کہا مینے یعنی حضرتؐ سے کیا ہی واسطے فلانے کے یعنی کیا سبب ہی کہ آپنے اسکو کچھ نہ دیا قسم ہی خدا کی تحقیق مین
گمان کرتا ہون اسکو مومن صادق پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلکہ جانتا ہون مین اسکو مسلمان کہا سعدؓ نے اس کلام کو تین بار اور جواب دیا
حضرتؐ نے اسکو ساتھ مانند اس کلام اول کے پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین دیتا ہون ایک شخص کو اور حال آنکہ غیر اسکا بہت پیارا
ہوتا ہی نزدیک میرے اس شخص سے بخوف اسکے کہ ڈالا جاوے وہ شخص دوزخ مین اپنے منہہ کے بل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری
اور مسلم کی مین یون آیا ہی کہ کہا زہری نے پس جانتا ہون مین اور اعتقاد کرتا ہون مین کہ اسلام کلمہ یعنی کلمہ شہادت کا ہی اور ایمان عمل صالح یعنی جو کہ شامل ہی
عمل قلبی کو کہ وہ تصدیق ہی ف بلکہ کہہ جانتا ہون مین اسکو مسلمان یعنی ایمان حقیقی کہ تہ دل اور صدق باطن سے ہو مرتبہ اعلیٰ ہی اور اطلاع اسپر
ممکن نہین لیکن اسلام کہ عبارت انقیاد و اطاعت ظاہر سے متیقن ہی پس کہہ کہ مین جانتا ہون اسکو مسلمان مقصود آنحضرتؐ کا مواخذہ اور اعتراض تھا
سعدؓ پر کہ سامنے آنحضرتؐ کے حجت لائے اسپر کہ وہ شخص مستحق مال کا ہی اور مستبعد جانا اسکے نہ دینے کو اور دعوی کیا ایمان حقیقی اس شخص کا اور بخوف اسکے کہ

ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں نقل کی یہ شافعی نے اور بیچ روایت ابی داؤد اور نسائی کے مانند اسکے ہے اور اسمیں یون ہے کہ ہین اور بیٹے مطلب کے نہیں جدا ہوئے جاہلیت میں اور اسلام میں اور سوائے اسکے نہیں کہ ہم اور وہ ایک چیز ہیں اور داخل کین ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ اِنِّیْ لَوَاقِفٌ فِی الصَّفِّ یَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ یَّمِیْنِیْ وَشِمَالِیْ فَاِذَا اَنَا بِغُلَامَیْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ حَدِیْثَةٍ اَسْنَانُهُمَا فَتَمَنَّیْتُ اَنْ اَکُوْنَ بَیْنَ اَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِیْ اَحَدُهُمَا فَقَالَ اَیْ عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ فَمَا حَاجَتُكَ اِلَیْهِ یَا ابْنَ اَخِیْ قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّهٗ یَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَئِنْ رَاَیْتُهٗ لَا یُفَارِقُ سَوَادِیْ سَوَادَهٗ حَتّٰی یَمُوْتَ الْاَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ وَقَالَ وَغَمَزَنِی الْاٰخَرُ فَقَالَ لِیْ مِثْلَهَا فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ نَظَرْتُ اِلٰی اَبِیْ جَهْلٍ یَجُوْلُ فِی النَّاسِ فَقُلْتُ اَلَا تَرَیَانِ هٰذَا صَاحِبُکُمَا الَّذِیْ تَسْاَلَانِیْ عَنْهُ قَالَ فَابْتَدَرَاهُ بِسَیْفِهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتّٰی قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَاهُ فَقَالَ اَیُّکُمَا قَتَلَهٗ فَقَالَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَنَا قَتَلْتُهٗ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَیْفَیْکُمَا فَقَالَا لَا فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی السَّیْفَیْنِ فَقَالَ کِلَاکُمَا قَتَلَهٗ وَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسَلَبِهٖ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

روایت ہے عبد الرحمن بن عوفؓ سے کہا تحقیق میں البتہ کھڑا تھا صف جنگ میں دن جنگ بدر کے پس دیکھا میں نے دائیں اپنے اور بائیں اپنے پس ناگہاں میں تھا درمیان دو لڑکوں انصار کے کہ نوعمر تھے پس آرزو کی میں نے یہ کہ ہوتا میں درمیان دو شخصوں قوی تر اور دیرینہ تر کے ان دونوں جوانوں سے یعنی حقیر جانا انکو شجاعت میں کہ یہ نوجوان اور ناآزمودہ کار ہیں مبادا بھاگ جاویں اور مجھکو بھی متہم کریں پس چوکا مجھکو ایک نے اُن دونوں میں سے اور کہا اے چچا میرے آیا پہچانتا ہے تو ابو جہل کو کہ کونسا ہے اور کہاں ہے کہا میں نے کہ ہاں جانتا ہوں پس کیا ہے غرض تجھکو طرف اسکے اے بھتیجے میرے کہا خبر دیا گیا ہوں میں یہ کہ تحقیق برا کہتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے البتہ اگر دیکھونگا میں اسکو نہ جدا ہوگا تن میرا تن اُسکے سے یہانتک کہ مرے بہت جلد باہم میں سے یعنی جسکی موت پہلے آئی ہوگی وہ پہلے مریگا میں یا وہ کہا عبد الرحمنؓ نے پس تعجب کیا میں نے بسبب اس کہنے اُسکے کے کہ بڑی ہمت و شجاعت اور محبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رکھتے ہیں کہا عبد الرحمنؓ نے اور چوکا مجھکو دوسرے نے اور کہا واسطے میرے مانند اُسکے یعنی مانند بات پہلی کے پس نہ درنگ کی میں نے کہ دیکھا میں نے طرف ابو جہل کے کہ پھرتا ہے لوگوں میں یعنی کفار میں پس کہا میں نے اُن دونوں لڑکوں کو کیا نہیں دیکھتے تم اُس شخص کو کہ پھرتا ہے یہ وہ ہے یار تمہارا کہ پوچھتے تھے مجھسے حال اُسکا یعنی دیکھو ابو جہل یہی ہے کہا عبد الرحمنؓ نے پس جلدی کی دونوں لڑکوں نے ابو جہل کی طرف ساتھ تلواروں اپنی کے پس مارا اُسکو یہانتک کہ قتل کیا اُسکو پھر پھرے دونوں طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبر دی آپکو یعنی اس معاملہ سے پس فرمایا کونسے نے تم دونوں میں سے قتل کیا اُسکو پس کہا ہر ایک نے اُن دونوں میں سے کہ میں نے قتل کیا اُسکو پس فرمایا کیا پونچھ ڈالیں ہیں تمنے اپنی تلواریں پس کہا کہ نہیں پس دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف دونوں تلواروں کے پس فرمایا تم دونوں نے قتل کیا اُسکو اور حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اسباب ابو جہل کے واسطے معاذ بن عمرو بن جموح کے اور وہ دونوں شخص یعنی قتل کرنیوالے ابو جہل کے معاذؓ بن عمرو بن جموح اور معاذؓ بن عفراء تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور صحیح بخاری میں کہا معوذؓ بن عفراء ساتھ واو مکسورہ مشددہ کے اور حدیث آیندہ میں آویگا کہ مارا ابو جہل کو دو بیٹوں عفراء کے نے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک تھا بیٹا عفراء کا توجیہ اُسکی یہ ہے کہ دونوں ایک ماں سے تھے کہ نام اُسکا عفراء تھا اور باپ دونوں کے مختلف پس ایک یعنی عمروؓ کے باپ کا نام جموح ہے اور باپ دوسرے کا اور تھا پس ایک نسبت کیا گیا باپ کی طرف اور دوسرا ماں کی طرف اور قسطلانی نے لکھا ہے کہ دوسرا یعنی معاذؓ بیٹا حارث کا ہے اور اس مقام میں دو شبہے اور وارد ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم دونوں نے مارا ہے

پس لائے وہ ایک سر سونیکا مانند سر بیل کے پس رکھدیا اُسکو پس آئی آگ اور کھالیا اُسکو اور زیادہ کیا راوی نے ایک روایت مین اس عبارت کو پس نہ حلال
تھی غنیمت واسطے کسی کے پہلے ہمسے پھر حلال کی اللہ نے واسطے ہمارے غنیمت دیکھا ضعف ہمارا اور عجز ہمارا پس حلال کی غنیمت واسطے ہمارے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اُن نبی علیہ السلام نے اُن لوگونکو اپنے ساتھ چلنے سے جہاد کے لیے منع اسلیے کیا کہ دل کو جو تعلق کہین ہوتا ہی
تو سست ہوتا ہی پس فوت ہوتی ہی مصلحت اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ امور مہمہ مین فارغ ہونا چاہیے تعلقات سے تا بخوبی سرانجام پاوے
اور ٹھہرایا گیا آفتاب مواہب لدنیہ مین آیا ہی کہ حدیث صحیح مین آیا ہی کہ نہین ٹھہرایا گیا آفتاب کسی کے لیے سواے یوشعؑ بن نونؑ کے پس یہ دلالت کرتی ہی
کہ یہ خصائص حضرت یوشع علیہ السلام کے سے ہی حال آنکہ ٹھہرایا گیا ہی حضرتؐ کے لیے بھی پس ممکن ہی تطبیق انمین اسطرح کہ مراد حضرتؐ کی یہ ہی کہ
نہین ٹھہرایا گیا کسی پیغمبر کے لیے غیر میرے مگر یوشع بن نونؑ کے لئے انتہی اور احتمال ہی کہ یہ قول پہلے ٹھہرنے آفتاب کے ہو حضرتؐ کے لیے اور حضرتؐ کیلیے
روکا گیا ہی آفتاب دوبار ایک تو دن خندق کے جبکہ مشغول کیا کفار نے نماز عصر سے یہان تک کہ غروب ہوا آفتاب پس پھرایا اُسکو اللہ تعالی نے
حضرتؐ کے لیے یہان تک کہ نماز عصر پڑھی اور دوسری بار شب معراج کے دوسرے دن چنانچہ مواہب مین مفصل مذکور ہی اور ایک دفعہ بحکم حضرتؐ کی
حضرت علیؓ کے لیے پھرا ہی کہ حضرتؐ انکے زانو پر لیٹے تھے پس اس حال مین وحی آئی اور حضرت علیؓ سر مبارک حضرتؐ کا نہ اُٹھا سکے اور عصر کی نماز انکی
فوت ہوگئی پھر حضرتؐ نے دعا کی اُنکے لیے اور آفتاب پھر آیا یہ بھی مواہب مین مفصل مذکور ہی لیکن بعضے علما نے اسمین کلام بھی کیا ہی اور آئی
آگ الخ اگلی امتون مین حکم الٰہی یون تھا کہ غنیمت جنگل مین رکھدیتے تھے اور آگ آسمان سے آتی اور اُسکو جلادیتی اور یہ علامت قبولیت کی تھی ح

ع **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ خَیْبَرَ اَقْبَلَ نَفَرٌ مِّنْ صَحَابَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَہِیْدٌ وَفُلَانٌ
شَہِیْدٌ حَتّٰی مَرُّوْا عَلٰی رَجُلٍ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَہِیْدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلَّا اِنِّیْ رَاَیْتُہٗ فِی النَّارِ فِیْ بُرْدَۃٍ غَلَّہَا اَوْ عَبَاءَۃٍ ثُمَّ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِذْہَبْ فَنَادِ فِی النَّاسِ اَنَّہٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلٰثًا قَالَ فَخَرَجْتُ فَنَادَیْتُ اَلَا اَنَّہٗ لَا یَدْخُلُ
الْجَنَّۃَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلٰثًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا حدیث کی ہمکو عمرؓ نے جبکہ ہوا دن خیبر کا آئے کئی شخص صحابیون نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے سے اور کہا یعنی بعضون نے انمین سے کہ فلانا شہید ہی فلانا شہید ہی یعنی نام اُن لوگونکا لیتے تھے کہ شہید ہوئے تھے اُسدن یہانتک کہ گذرے ایک
شخص پر کہ مارا ہوا پڑا تھا پس کہا کہ فلانا شہید ہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یون نہین یعنی شہید نہ کہو تحقیق مین نے دیکھا اُسکو دوزخ مین بسبب
ایک چادر کے کہ چرائی تھی مال غنیمت مین سے یا کہا بسبب کملی خطدار کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے خطاب کے جا اور پکار دے
تین بار لوگون مین یہ کہ نہین داخل ہونگے جنت مین یعنی ابتدا مگر مومن یعنی کامل مومن کہا حضرت عمرؓ نے پس نکلا مین اور پکارا مین نے تین بار کہ خبردار ہو
تحقیق شان یہ ہی کہ نہین داخل ہونگے بہشت مین مگر مسلمان نقل کی یہ مسلم نے **ف** مومن کہا ابن ملک نے کہ مومن عرف مین وہ ہی کہ ایمان لاوے
حضرتؐ پر اور انکی شریعت پر اور جسنے خیانت کی پس گویا اُسنے نہ تصدیق کی حضرتؐ کی بسبب جاری ہونے اُسکے کے اوپر موجب تصدیق انکی کے اور نہ ٹھہرایا
حضرتؐ نے اُسکو مومنین سے از راہ زجر و تشدید کے یا کہا جاوے کہ مراد مومنون سے متقی ہین یعنی بچنے والے گنا ہونسے اور مراد دخول سے دخول اول ابتدا اور یہ جو فرمایا
کہ مین نے اُسکو دوزخ مین دیکھا ہی اور نصوص دلالت کرتی ہین اسپر کہ دخول دوزخ مین حقیقۃً ہوگا بعد حشر کے پس یہ روایت حمل کیجاویگی اوپر وجہ تمثیل کے کہ
وہ اشارہ ہی طرف اسکے کہ وہ ہوگا ایسا جیسے کہ تمثیل دی حضرتؐ نے داخل ہونے بلالؓ کی جنت مین پہلے مرنے اُسکے کے ہان عذاب قبر حق ہی لیکن
وہ اور طرح ہوتا ہی نہ اسطرح کہتا ہون مین احتمال ہی یہ کہ ہو کلام مین مجاز یعنی جانتا ہون مین اُسکو بیچ ایسے گناہ کے کہ واجب کرنے والا ہی دوزخ کو جیسا کہ
فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ الآیۃ ۱۲ ع

بَابُ الْجِزْیَۃِ

باب ہی بیچ بیان جزیہ کے **ف** جزیہ اُس مال کو کہتے ہین کہ لیا جاوے ذمی

یعنی مال کے دینے سے لازم نہین آتی محبت وتفضیل اور لازم نہین ہی کہ عطا بحسب فضائل دینیہ کے ہو بلکہ دیا جاتا ہی کبھی بسبب ضعف ایمان اور تالیف قلب کے تا خفا نہو وہ اور کفر مین نہ پڑے پس مبالغہ نکر بیچ سوال کرنیکے ساتھ دینے اُسکے کے سند پکڑکر ساتھ ہونے اُسکے کے مومن کامل الایمان یا آنکہ یقین کرنا ساتھ ہونے اُسکے کے ممکن نہین اور اسلام کلمہ ہی آخر پوشیدہ نرہے کہ ظاہر یہ تھا کہ کہتے اسلام عمل صالح اور انقیاد احکام ہی اور ایمان تصدیق ہی لیکن ہر گاہ کہ تھا تلفظ ساتھ کلمہ اسلام کے اور اقرار کافی تھا بیچ حکم کرنیکے ساتھ اسلام ظاہر کے اور اعمال صالح خبر دیتے ہین ایمان پر اور صادر ہوتے ہین بسبب تصدیق قلبی کے اور کمال ایمان کے اکتفا کیا بیچ معنی اسلام کے ساتھ کلمہ کے اور تفسیر کیا ایمان کو ساتھ عمل صالح کے فافہم + ح

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ یَعْنِیْ یَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِیْ حَاجَۃِ اللّٰہِ وَحَاجَۃِ رَسُوْلِہٖ وَاِنِّیْ اُبَایِعُ لَہٗ فَضَرَبَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَہْمٍ وَلَمْ یَضْرِبْ لِاَحَدٍ غَابَ غَیْرَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوے خطبے کے لیے یعنی دن بدر کے اور فرمایا کہ تحقیق عثمانؓ گیا ہی بیچ کام اللہ کے اور کام رسول خدا کے اور تحقیق مین بیعت کرتا ہون واسطے اُسکے پس معین کیا واسطے اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ یعنی غنیمت مین سے اور نہین معین کیا واسطے کسی کے کہ غائب تھا بدر سے سوا حضرت عثمانؓ سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** جب حضرت بدر مین پوہنچے تو بیمار تھین حضرت رقیہؓ بیٹی حضرتؐ کی کہ بیوی تھین حضرت عثمانؓ کی پس حضرتؐ نے حضرت عثمانؓ کو واسطے بیمار داری حضرت رقیہؓ کے مدینہ روانہ کیا اور جبکہ غنیمت کا مال بانٹنے لگے تو فرمایا کہ وہ خدا اور رسول کے کام کے لیے گیا ہی اور مین آپ اُسکی طرف سے بیعت کرتا ہون پس حضرتؐ نے بایان ہاتھ اپنا اوپر دائین ہاتھ اپنے کے مارا اور کہا یہ ہاتھ عثمانؓ کا ہی اور حصہ اُنکے لیے نکالا غنیمت مین سے ح

وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْعَلُ فِیْ قَسْمِ الْمَغَانِمِ عَشْرًا مِّنَ الشَّاءِ بِبَعِیْرٍ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی رافع بن خدیجؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیراتے بیچ تقسیم کرنے غنیمت کے دس بکریونکو برابر ایک اونٹ کے نقل کی یہ نسائی نے

وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزٰی نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِہٖ لَا یَتْبَعُنِیْ رَجُلٌ مَلَکَ بُضْعَ امْرَاَۃٍ وَّھُوَ یُرِیْدُ اَنْ یَّبْنِیَ بِہَا وَلَمَّا یَبْنِ بِہَا وَلَا اَحَدٌ بَنٰی بُیُوْتًا وَلَمْ یَرْفَعْ سُقُوْفَہَا وَلَا رَجُلٌ اشْتَرٰی غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَّھُوَ یَنْتَظِرُ وِلَادَہَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْیَۃِ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ اَوْ قَرِیْبًا مِّنْ ذٰلِکَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اِنَّکِ مَاْمُوْرَۃٌ وَّاَنَا مَاْمُوْرٌ اَللّٰہُمَّ احْبِسْہَا عَلَیْنَا فَحُبِسَتْ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ یَعْنِی النَّارَ لِتَاْکُلَہَا فَلَمْ تَطْعَمْہَا فَقَالَ اِنَّ فِیْکُمْ غُلُوْلًا فَلْیُبَایِعْنِیْ مِنْ کُلِّ قَبِیْلَۃٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ یَدُ رَجُلٍ بِیَدِہٖ فَقَالَ فِیْکُمُ الْغُلُوْلُ فَجَاءُوْا بِرَاْسٍ مِّثْلِ رَاْسِ بَقَرَۃٍ مِّنَ الذَّہَبِ فَوَضَعَہَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَاَکَلَتْہَا وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ قَبْلَنَا ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰہُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَاٰی ضُعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَاَحَلَّہَا لَنَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قصد کیا جہاد کا ایک نبی نے انبیا مین سے یعنی یوشع بن نون نے پس کہا اپنی قوم کو کہ نہ ساتھ ہو میرے وہ شخص کہ نکاح کیا ہی ایک عورت سے اور وہ چاہتا ہی کہ لاوے عورت کو اپنے گھر مین اور صحبت کرے اُس سے اور ابتک نہین لایا اُسکو اور نہ ساتھ ہو میرے وہ شخص کہ بنایا ہی گھر اور نہین پاٹی چھت اُسکی اور نہ ساتھ ہو میرے وہ شخص کہ خریدی ہین بکریان گابھن یا اونٹنیان حمل والیان اور وہ منتظر ہو جننے اُنکے کا پھر نکلے وہ نبی جہاد کے لیے پس نزدیک پوہنچے اُس بستی کے کہ ارادہ جہاد کا رکھتے تھے اُسمین وقت نماز عصر کے یعنی آخر وقت مین یا قریب نماز عصر کے یعنی قریب اخیر وقت عصر کے پس کہا نبی نے واسطے آفتاب کے کہ تحقیق تو حکم کیا گیا ہی یعنی ساتھ چلنے کے اور مین بھی حکم کیا گیا ہون ساتھ فتح کرنے اس بستی کے اے اللہ ٹھہرا اُسکو ہمپر پس ٹھہرایا گیا آفتاب یہان تک کہ فتح دی اللہ نے اُس نبی کو پس جمع کیا مال غنیمت کا پس آئی یعنی آگ تاکہ کھاوے مال غنیمت کا پس نہ کھایا اُسکو پس فرمایا نبی نے کہ تحقیق تمھارے اندر واقع ہوئی ہی خیانت مال غنیمت مین پس چاہیے کہ بیعت کرے ہر قبیلہ مین سے ایک شخص پس چپک گیا ہاتھ ایک شخص کا ساتھ ہاتھ نبی کے پس کہا کہ درمیان تمھارے ہی خیانت

له قوله وسوف ... فالا سے وصل ... مطلق ... ضرورۃ ... اوقاف ... وعادی ۱۲

یہود و نصاریٰ کے جزیرۂ عرب سے تا اُسمین دو قبلے نہوں باعتبار اسکے کہ اہل کتاب اہل قبلہ ہین اور ہر ایک کا ایک قبلہ ہے غیر قبلہ اہل اسلام کے اور نہین مسلمان پر جزیہ مراد یہ ہو کہ ایک ذمی جزیہ دیا کرتا تھا اور اب مسلمان ہو گیا پہلے ادا ے جزیہ کے تو مطالبہ کیا جاوے اُس سے اسلیے کہ وہ مسلمان ہے اور مسلمان پر جزیہ ہی نہین +ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ اِلٰی اُکَیْدِرِ دُوْمَۃَ فَاَخَذُوْہُ فَاَتَوْا بِہٖ فَحَقَنَ لَہٗ دَمَہٗ وَصَالَحَہٗ عَلَی الْجِزْیَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو طرف اکیدر دومہ کے پس پکڑا اُسکو خالد نے اور اُنکے ہمراہیوں نے اور لے آئے اُسکو حضرتؐ کے پاس پس معاف کیا واسطے اُسکے خون اُسکا اور صلح کی اُس سے جزیہ پر نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اکیدر ساتھ پیش ہمزہ اور زبر کاف اور جزم ی اور زیر دال کے بادشاہ تھا دومہ کا اور دومہ ساتھ پیش اور زبر دال کے اور جزم واو کے نام ہے ایک شہر کا شہروں شام کے سے نزدیک تبوک کے اور اکیدر نصرانی تھا اُسکے لیے حضرتؐ نے حکم دیا تھا کہ مارنا نہین لیو ہی میرے پاس لے آنا پس جب وہ آیا تو جزیہ مقرر ہوا اُسپر بعد ازان وہ مسلمان کامل ہوا +ح **وَعَنْ** حَرْبِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ جَدِّہٖ اَبِیْ اُمِّہٖ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَی الْیَہُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَلَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ عُشُوْرٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے حرب بن عبید اللہؓ سے کہ نقل کی اپنے جد سے یعنی اپنے نانا سے اُسنے نقل کی باپ اپنے سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا ے اسکے نہین کہ عشر یعنی دسوان حصہ اوپر یہود و نصاریٰ کے ہے اور نہین مسلمانوں پر دسوان حصہ یعنی بلکہ چالیسوان حصہ ہے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **ف** مراد دسوان حصہ مال تجارت کا ہے نہ دسوان حصہ صدقات کا اسلیے کہ مسلمانون پر دسوان حصہ صدقات کا ہے بیچ حاصل زمین اُنکی کے اور خطابی نے کہا کہ یہود و نصاریٰ پر جو کچھ کہ لازم ہے عشر سے وہ ہے کہ صلح کی گئی ہے اُنسے اُسپر وقت عقد ذمی کے اور شرط کی گئی ہے اُنپر اور اگر صلح نہین کی گئی ہے کسی چیز پر لازم نہین مگر جزیہ اور یہ قول شافعی کا ہے انتہی اور ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اگر وہ لیتے ہون ہم سے دسوان حصہ وقت داخل ہونے ہمارے کے شہرون اُنکے مین تجارت کے لیے تو لینگے ہم بھی اُنسے اُسوقت کہ آوین گے وہ شہرون ہمارے مین اور اگر وہ نہ لیتے ہون گے ہم سے تو ہم بھی نہین لینگے اُنسے +ح **وَعَنْ** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَاھُمْ یُضَیِّفُوْنَنَا وَلَا ھُمْ یُؤَدُّوْنَ مَا لَنَا عَلَیْھِمْ مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَاْخُذُ مِنْھُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ اَبَوْا اِلَّا اَنْ تَاْخُذُوْا کَرْھًا فَخُذُوْا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عقبہ بن عامرؓ سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق ہم یعنی مسلمان گذرتے ہین ایک قوم پر یعنی وقت نکلنے کے جہاد کے لیے پس نہ وہ مہمانی کرتے ہین ہماری اور نہ وہ دیتے ہین وہ چیز کہ واسطے ہمارے ہے اُنپر حق سے یعنی حق اسلام کہ وہ خبر گیری کرنی اور مدد کرنی ہے ساتھ دینے قرض اور مانند اُسکے کے اور نہ ہم لیتے ہین اُنسے یعنی زبردستی پس حاصل ہوتا ہے ہمکو بسبب اُسکے اضطرار و ضرر عظیم پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر انکار کرین وہ یعنی ضیافت کرنے سے اور بیچنے سے نقد یا قرض مگر یہ کہ لو تم زبردستی پس لو یعنی زبردستی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یہ لوگ ذمی تھے اور شرط کی گئی تھی اُنسے کہ جو مسلمان جہاد کے لیے جاتا ہوا گذرے اُنکے یہان سے اُنکی ضیافت کرین پس مسلمان جو جہاد کے لیے نکلتے اور وہان پونہچتے تو وہ نہ ضیافت کرتے اور نہ بیچتے غلہ وغیرہ اُنکے ہاتھ اُنھون نے تنگ ہو کر یہ حال حضرتؐ سے عرض کیا اُسپر حضرتؐ نے یہ حکم دیا اور جس صورت مین کہ شرط نہو اُنپر اور اُترنے والا غیر مضطر ہو تو نہین جائز لینا اُنکے مال کا بغیر اُنکی خوشی کے +ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ الْجِزْیَۃَ عَلٰی اَھْلِ الذَّھَبِ اَرْبَعَۃَ دَنَانِیْرَ وَعَلٰی اَھْلِ الْوَرِقِ اَرْبَعِیْنَ دِرْھَمًا مَعَ ذٰلِکَ اَرْزَاقُ الْمُسْلِمِیْنَ وَضِیَافَۃُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ رَوَاہُ مَالِکٌ روایت ہے اسلم سے یہ کہ عمرؓ بن الخطاب نے معین کیا جزیہ سونے والون پر یعنی جنکے یہان سونا بہت ہو چار دینار اور چاندی والون پر چالیس درہم باوجود اسکے کہ مقرر کیا رزق مسلمانون کا اور مہمانی تین دن کی نقل کی یہ مالک نے **ف** اور مہمانی الخ عطف تفسیری ہے اور شرح السنۃ مین لکھا ہے کہ جائز ہے

یہ مشتق ہی جزا سے معنی بدلہ کے اس لیے کہ وہ جزا یعنی بدلہ ہی ترک اسلام کا اور باقی رہنے کا کفر پر اور تفصیل اُسکی فقہ مین دیکھنی چاہیے ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ بَجَالَۃَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْاَحْنَفِ فَاَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِسَنَةٍ فَرِّقُوْا بَيْنَ كُلِّ ذِيْ مَحْرَمٍ مِّنَ الْمَجُوْسِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی بجالہ تابعی سے کہ کہا تھا مین منشی جزء بن معاویہ تابعی کا کہ چچا تھا احنف رض کا پس آیا ہمارے پاس خط حضرت عمر بن الخطاب رض کا ایک برس پہلے وفات اُنکی سے مضمون اُسکا یہ تھا کہ جدا کردے محرم کو آتش پرستون مین سے اور نہ لیتے تھے حضرت عمر رض جزیہ مجوس سے یہانتک کہ گواہی دی یعنی روایت کی عبد الرحمن بن عوف رض نے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا جزیہ مجوس ہجر سے نقل کی یہ بخاری نے ف محرم اُسکو کہتے ہین کہ نکاح کرنا اُس سے حرام ہو مانند مان اور بیٹی وغیرہ کے آتش پرست اُنسے نکاح کیا کرتے تھے پس حضرت عمر رض نے فرمان بھیجا کہ اُن مین تفریق کردو یعنی نکاح تڑوا دو اُنکا اگرچہ اہل ذمہ کو اُنکے دین پر چھوڑ رکھتے ہین اور یہ بات اُنکے دین مین درست تھی لیکن چونکہ یہ امر شنیع مخالف شعار اسلام کے تھا اُسکے موقوف کرنے کا حکم فرمایا اور ہجر نام ایک شہر کا ہی بحرین مین اور بعضون نے کہا کہ نام ایک شہر کا ہی یمن مین قریب [illegible] کے اور اتفاق رکھتے ہین جمہور اوپر لینے جزیہ کے مجوس سے اور ہمارے نزدیک لیا جاتا ہی بت پرستون عجم کے سے بھی اور امام شافعی رح نے اختلاف کیا ہی اسمین ح وَذُكِرَ حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ اِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ فِيْ بَابِ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ اور ذکر کی گئی حدیث بریدہ رض کی کہ سرا [illegible] یہ ہی کہ جسوقت سردار کرتے کسی کو لشکر پر بیچ باب الکتاب الی الکفار کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهٗ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ يَعْنِيْ مُحْتَلِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهٗ مِنَ الْمَعَافِرِيِّ ثِيَابٌ تَكُوْنُ بِالْيَمَنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ روایت ہی معاذ رض سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ متوجہ کیا معاذ کو طرف یمن کے یعنی قاضی بنا کر حکم کیا اُنکو یہ کہ لیوین ہر حالم سے یعنی بالغ سے ایک دینار یا برابر اُسکے معافری سے اور قسم ہی ایک کپڑے کی کہ ہوتا ہی یمن مین نقل کی یہ ابوداؤد نے ف بالغ سے کہا ابن ہمام نے نہین ہی جزیہ عورت اور نہ لڑکے پر اور نہ مجنون پر اور نہ اندھے اور نہ زمن پر اور نہ فالج زدہ پر اور نہ اُس بڈھے پر کہ نہین قادر لڑنے پر اور نہ کسب پر اور نہ اُس محتاج پر قادر نہو کام کرنے پر اور یہ حدیث ظاہر مین دلیل ہی امام شافعی رح کی کہ اُنکے نزدیک غنی اور فقیر برابر ہین جزیہ مین بسبب مطلق ہونے حدیث کے اور حنفیہ کے نزدیک غنی پر ہر سال مین اڑتالیس درہم ہین کہ ہر مہینے مین چار درہم دے اور اوسط کے درجے والے پر چوبیس درہم ہین کہ ہر مہینے مین دو درہم دے اور فقیر پر کہ کسب کرتا ہی بارہ درہم ہین کہ ہر مہینے مین ایک درہم دے اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ مذہب ہمارا منقول ہی عمر رض اور عثمان رض اور علی رض سے اور انکار نہین کیا اُسکا کسی نے مہاجرین و انصار مین سے اور اس حدیث مین ایک ایک دینار جو لینی ہر ایک سے روایت کی گئی محمول ہی اسپر کہ بطور صلح کے تھا اس لیے کہ یمن نہین فتح کیا گیا تھا عنوۃ یعنی لڑ کر بلکہ از راہ صلح کے پس واقع ہوئی صلح اسپر یا یہ کہ اہل یمن فقیر تھے پس مقرر کیا اُنپر جو کہ مقرر تھا فقرا پر ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِيْ اَرْضٍ وَّاحِدَةٍ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جِزْيَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین لائق دو قبلے ایک زمین اور نہین مسلمان پر جزیہ نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے ف نہین لائق الخ یعنی دو دین ایک زمین مین بطریق مساوات کے نہ چاہیے مسلمان کو نہ چاہیے کہ اختیار کرے رہنا دار الحرب مین درمیان کافرون کے اور ذلیل ہونا انمین اور کافرون کو دار الاسلام مین بغیر جزیہ کے رہنے دے اور باوجود قبول جزیہ کے بھی اُنکو سر نہ اُٹھانے دے کہ اظہار رسوم کفر کرین کہ ان دونون صورتون مین کفر اور دین اسلام مساوی ہوتے ہین یہ چاہیے نہین بلکہ چاہیے کہ مسلمان قوت اور عزت سے ہون اور کافر ضعیف و ذلیل اور بعضون نے کہا کہ اس حدیث مین اشارہ ہی طرف جلا وطن کر

الخزاعی فی نفر من خزاعۃ ثم اتاہ عروۃ بن مسعود وساق الحدیث الی ان قال اذ جاء سھیل بن عمرو فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکتب ھذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ فقال سھیل واللہ لو کنا نعلم انک رسول اللہ ما صددناک عن البیت ولا قاتلناک ولکن اکتب محمد بن عبد اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ انی لرسول اللہ وان کذبتمونی اکتب محمد بن عبد اللہ فقال سھیل وعلی ان لا یاتیک منا رجل وان کان علی دینک الا رددتہ علینا فلما فرغ من قضیۃ الکتاب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ قوموا فانحروا ثم احلقوا ثم جاء نسوۃ مؤمنات فانزل اللہ تعالی یا ایھا الذین امنوا اذا جاءکم المؤمنات مھاجرات الایۃ فنھاھم اللہ تعالی ان یردوھن وامرھم ان یردوا الصداق پس اسوقت مین کہ صحابہ اسی طرح تھے ناگہان آیا یعنی واسطے صلح کے بدیل بن ورقا خزاعی بیچ ایک جماعت کے خزاعہ سے پھر آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عروۃ بن مسعود اور بیان کی بخاری نے حدیث یہانتک کہ کہا اسوقت کہ آیا سہیل بن عمرو کہ وکیل تھا مکیون کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی حضرت علیؓ کو لکھ تو یہ وہ چیز ہی کہ صلح کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا سہیل نے قسم ہی خدا کی اگر ہم جانتے کہ تم رسول اللہ ہو نہ منع کرتے ہم تمکو خانہ کعبہ سے اور نہ لڑتے ہم تمسے ولیکن لکھ محمد بن عبد اللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی خدا کی تحقیق مین البتہ رسول اللہ ہون اور اگر جھوٹا جانتے ہو تم مجکو لکھو اے علی محمد بن عبد اللہ پس کہا سہیل نے اور اسپر کہ نہ آوے تمھارے پاس ہم مین سے کوئی شخص اگرچہ ہو تمھارے دین پر مگر پھیر دو اسکو ہمپر یعنی پس قبول کیا یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہان بھی حدیث مین اختصار ہوا ہی یا یہ اور روایت ہی بخاری سے کہ اسمین اسیقدر مذکور ہی پس جبکہ فارغ ہوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت علیؓ لکھنے صلحنامہ کے سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابیون کو کھڑے ہو اور ذبح کرو یعنی جانور ہدی کے پھر سر منڈاؤ پھر آئین کتنی ایک عورتین مسلمان ہوکر پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت ای لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت کہ آوین تمھارے پاس عورتین مسلمان ہجرت کرکر آخر آیت تک پس منع کیا مسلمانونکو اللہ تعالی نے یہ کہ پھیر دین انکو اور حکم کیا مسلمانونکو یہ کہ پھیر دین مہر فقط سر منڈاؤ یہ حکم احصار کا ہی پس نزدیک شافعیؒ کے ذبح کیجاوے ہدی اگرچہ حرم مین نہو اس لیے کہ حدیبیہ مین حل سے ہی نہ حرم سے اور ہمارے نزدیک حرم مین ذبح کرنا شرط ہی اور اسکا وہ یہ جواب دیتے ہین کہ بعض حدیبیہ حرم مین ہی اور بعض حل مین اور مؤلف نے یہان بھی اختصار کیا ہی چنانچہ یہ بات صحیح بخاری مین دیکھنے سے معلوم ہوتی ہی اور پھیر دین مہر یعنی اگر خاوند کافر عورتون مسلمان کے بیچ طلب انکی کے آوین اور مہر وہ دے چکے ہون تو مہر انکا پھیر دیا جاوے اور تفسیر مدارک وغیرہ سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ حکم پھیر دینے مہر کا اور طلب کرنیکا اسوقت مین تھا پھر منسوخ ہوا اور صلح مردون کے پھیر دینے پر ہوئی تھی جب عورتین آئین تو اللہ تعالی نے حکم بھیجا کہ صلح مین مردون کا پھیرنا قرار پایا تھا عورتون کا پس عورتون کو بعد امتحان کے نہ پھیرنا چاہیے +ح ثم رجع الی المدینۃ فجاءہ ابو بصیر رجل من قریش وھو مسلم فارسلوا فی طلبہ رجلین فدفعہ الی الرجلین فخرجا بہ حتی اذا بلغا ذا الحلیفۃ نزلوا یاکلون من تمر لھم فقال ابو بصیر لاحد الرجلین واللہ انی لاری سیفک ھذا یا فلان جیدا ارنی انظر الیہ فامکنہ منہ فضربہ حتی برد وفر الاخر حتی اتی المدینۃ فدخل المسجد یعدو فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد رای ھذا ذعرا فقال قتل واللہ صاحبی وانی لمقتول فجاء ابو بصیر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویل امہ مسعر حرب لو کان لہ احد فلما سمع ذلک عرف انہ سیردہ الیھم فخرج حتی اتی سیف البحر قال وانفلت ابو جندل بن ابی سھیل فلحق بابی بصیر فجعل لا یخرج من قریش رجل قد اسلم الا لحق بابی بصیر حتی اجتمعت منھم عصابۃ فواللہ ما یسمعون بعیر خرجت لقریش الی الشام الا اعترضوا لھا فقتلوھم واخذوا اموالھم فارسلت قریش الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تناشدہ اللہ والرحم لما ارسل الیھم فمن اتاہ فھو امن فارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیھم رواہ البخاری

باب الصلح

یہ کہ صلح کرے اہل ذمہ سے اوپر زیادہ کے ایک دینار سے اور شرط کیجاوے اُنپر ضیافت اُنکی کہ گذرین اُنپر مسلمان زیادہ اصل جزیہ پر ع باب الصلح
باب ہی بیچ بیان صلح کے ف صلح اسم ہی صلاح اور صلوح سے ضد فساد کی بمعنی تباہی کے اور آنحضرتؐ نے صلح کی کفار مکہ سے چھٹے سال ہجری مین اوپر
ترک کرنے لڑائی کے دس برس تک اور جب تین سال گذرے تو کافرون نے عہد توڑ ڈالا بسبب مدد کرنے بنی بکر کے اوپر لڑائی خزاعہ کے کہ حلیف تھے حضرتؐ
کے اور قصہ اُسکا مذکور ہی سیر کی کتابون مین ۱۲ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا خَرَجَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشَرَةَ مِائَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَاَشْعَرَ وَاَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَسَارَ
حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِيْ يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَسْئَلُوْنِيْ خُطَّةً يُعَظِّمُوْنَ
فِيْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ اِلَّا اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتّٰى نَزَلَ بِاَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيْلِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ
النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ يُلْبِثْهُ النَّاسُ حَتّٰى نَزَحُوْهُ وَشُكِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهٖ ثُمَّ
اَمَرَهُمْ اَنْ يَجْعَلُوْهُ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوْا عَنْهُ روایت ہی مسور بن مخرمہؓ سے اور مروان بن حکم سے کہا دونون نے
کہ نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال حدیبیہ کے بیچ دس اور کتنے سو کے اصحاب اپنے سے پس جب آئے ذو الحلیفہ پر کہ نام ایک جگہ کا ہی قریب
مدینہ کے قلادہ باندھا ہدی کے اور اشعار کیا اور احرام باندھا ذو الحلیفہ سے عمرہ کے لیے اور چلے یہانتک کہ جب پہونچے ثنیہ پر کہ اُتارے جاتے
ہین مکے والو نپر اسطرف سے بیٹھ گئی ساتھ حضرت کے اونٹنی حضرتؐ کی پس کہا لوگون نے حل حل کہ اونٹ کے اُٹھانیکے لیے یہ کلمہ بولتے ہین اڑگئی قصوا نے اڑگئی
قصوا نے کہ نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا تھا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین اڑگئی قصوا نے اور نہین عادت اسکو اڑ نیکی
ولیکن روکا اُسکو روکنے والے ہاتھی کے نے یعنی اللہ تعالیٰ نے کہ ہاتھی ابرہہ کو کہ واسطے ڈھانے کعبہ معظمہ کے لایا تھا روکا تھا اسی طرح قصوا کو
روکا تا واقع نہو لڑائی اور خونریزی حرم مین پہلے وقت اُسکے سے پھر فرمایا قسم ہی اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے دست قدرت مین ہی نہ طلب
کرینگے قریش مجھسے کوئی بات کہ اُسمین ہو تعظیم اللہ تعالیٰ کی حرم کی مگر دونگا اُنکو وہ یعنی اس صلح مین جو کچھ قریش مجھسے وہانکی تعظیم کی بات طلب کرینگے
قبول کرونگا پھر اُٹھایا اونٹنی کو پس اُٹھی وہ پھر یکسوئی ہوئی اُنسے یعنی راہ اہل مکہ کے سے اور متوجہ ہوے اور طرف یہانتک کہ اُترے بیچ نہایت جانب حدیبیہ
کے ایک جگہ کہ تھوڑا سا تھا پانی اُسمین یعنی ایک گڑھے مین تھوڑا سا پانی تھا اُسپر اُترے لیتے تھے پانی کو آدمی تھوڑا تھوڑا پس نہ درنگ کی لوگون نے
یہانتک کہ کھینچ ڈالا اُس پانی کو یعنی تھوڑا پانی کو کہ درنگ کرے اور ٹھہرے بلکہ سب کھینچ ڈالا اور شکایت کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے پیاس کی پس نکالا حضرتؐ نے ایک تیر اپنے ترکش مین سے پھر حکم فرمایا صحابہ کو یہ کہ رکھدین تیر کو پانی مین پس قسم ہی خدا کی ہمیشہ جوش مارتا
رہا پانی واسطے اُنکے ساتھ سیرابی کے یعنی ساتھ پانی کے کہ سیراب کرے اُنکو یہانتک کہ پھرے پانی سے یعنی پھرے اور ہنوز پانی باقی تھا ف حدیبیہ
نام ایک موضع کا ہی قریب مکے کے کہ اکثر اُسکا حرم مین ہی اور وہ نو کوس ہی مکہ سے اور بیچ دس اور کتنے سو کے الخ بضع کہتے ہین مابین تین سے نو تک کو
اور یہان مبہم لائے تعین نکیا اسلیے کہ روایتین اُنکی گنتی مین مختلف آئی ہین بعضی روایتون مین چودہ سو اور بعضی مین پندرہ سو اور بعضی مین ایکہزار
و چار سو زیادہ اور یہ عبارت غریب ہی اسلیے کہ ظاہر یہ تھا کہ کہتے ایکہزار چار سو یا ایکہزار پانسو وغیرہ ذالک اور تطبیق ان روایات مین یون دیگئی ہی
کہ پہلے حضرتؐ ساتھ چار سو صحابیون کے نکلے بعد ازان نوبت بنوبت زائد ہوتے گئے پس جسنے کہ اول دیکھا ایکہزار چار سو دیکھے بعد ازان اور فوج
آئی اُنکو نہ دیکھا اور جسنے دیکھا پندرہ سو روایت کیا اور جسنے تحقیق و تعین نکی کہا ہزار و چار سو یا زیادہ ۱۲ ح فِيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ

نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جلبان کہتے ہیں چمڑے کی تھیلی کو کہ اسمین ہتھیار وغیرہ رکھکر زین سے باندھ لیتے ہیں اور یہان مراد یہ ہی کہ ہتھیار میانون وغیرہ مین ہون ننگے کھلے لیکر بصورت غلبہ اور قہر اور مستعد لڑائی کے نہ آوین اور ابو جندل بن سہیل اسلام لائے مکے ہی مین انکو مشرکون نے قید کر رکھا تھا جن ایام مین کہ صلح حدیبیہ ہوئی وہ حضرت کے پاس بھاگ کر آئے حضرت نے بسبب عہد کے انکو حوالے مشرکین کے کر دیا یہ فرما کر کہ صبر کرے ابو جندل اور امیدوار ثواب کا ہو اللہ تعالی تیرے لیے اور ضعیفون کے لیے خوشی اور خلاصی دیگا اور لکھا ہی علما نے کہ قبول کرنا حضرت کا ان شرطون کا تھا بسبب ضعف حال مسلمانون کے اور عاجز ہونے انکے کے مقابلہ کفار سے یا بسبب احرام اور حرم اور عدم اذن کے اور بہت سی مصلحت کے لیے تھا اور انجام کار کو فائدے اسکے بہت سے ظاہر ہوئے مکہ فتح ہوا اور وہان کے لوگ مسلمان ہوئے اور ظاہر ہوا دین حق اور حقیقت مین یہ فرمانبرداری امر رب کی اور اظہار کمال عبودیت کا ہی طرح طرح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَنْ جَاءَ نَا مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوْهُ عَلَيْنَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَكْتُبُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ اِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَيْهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهُ فَرَجًا وَمَخْرَجًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس رض سے یہ کہ قریش نے صلح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس شرطین کین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ جو شخص آوے ہمارے پاس تم مین سے نہ پھیر دین اسکو تمپر اور جو آوے تمھارے پاس ہم مین سے پھیر دو اسکو ہمپر پس عراض کیا اصحاب نے یعنی مستبعد جانکر یا رسول اللہ کیا لکھ دین ہم یہ فرمایا کہ ہان تحقیق شان یہ ہی کہ جو شخص جاویگا ہم مین سے طرف انکے پس دور کیا ہوگا اسکو اللہ نے یعنی اپنی رحمت سے اسلیے ادھر گیا ہوگا اور جو آویگا ہمارے پاس انمین سے قریب ہی کہ کر دیگا اللہ واسطے اسکے کشادگی اور خلاصی نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فِيْ بَيْعَةِ النِّسَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ فَمَنْ اَقَرَّتْ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا يُكَلِّمُهَا بِهِ وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سے کہا بیچ بیعت کرنے عورتون کے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے امتحان کرتے عورتون کا یعنی جو عورتین کلمہ سے آتین اور اظہار ایمان کرتین ساتھ اس آیت کے ای نبی جسوقت آوین تیرے پاس عورتین ایماندار الیان بیعت کرین تجھسے پس جو اقرار کرتی ساتھ اس شرط کے انمین سے فرماتے واسطے اسکے تحقیق بیعت کی مین نے تجھسے در آن حالیکہ کلام کرنے والے تھے کلام کرتے عورت سے ساتھ اس کلام کے قسم ہی خدا کی نہین ہاتھ لگا حضرت کا کسی عورت کے ہاتھ سے کبھی بیچ بیعت کرنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ساتھ اس آیت کے مضمون تمام اس آیت کا یہ ہی کہ بیعت کرین مومن عورتین ان سب شرطون پر کہ شریک نہ کرین ساتھ خدا کے کسی چیز کو اور چوری نہ کرین اور زنا نہ کرین اور اپنی اولاد کو نہ مار ڈالین جیسیکہ عادت تھی کہ بیٹیونکو مار ڈالتے تھے اور بہتان نہ کرین اور عصیان نہ کرین اور یہ آیت تفسیر ہی اس آیت کی کہ اوپر گذری یا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ الخ اور اخیر کے جملہ کا حاصل یہ ہی کہ بیعت اگرچہ ہاتھ سے ہوتی ہی لیکن عورتون سے زبانی ہی ہوتی تھی کہ بیعت قبول کی مین نے تیری اور بعضے مشائخ کہ عورتون کو اسطرح مرید کرتے ہین کہ ہاتھ اپنا پانی مین ڈالتے ہین اور عورت بھی ہاتھ پانی مین ڈالتی ہی اور بعضے ایک آنچل کپڑے کا پکڑتے ہین اور ایک آنچل عورت پکڑتی ہی حاجت اس تکلف کی نہین اکتفا کرنا سنت پر افضل و احسن ہی اور یہ حدیث بیعت کرنے کی باب الصلح مین اسلیے لائے کہ قضیے صلح حدیبیہ مین بیعت بھی واقع ہوئی تھی کہ اسکو بیعت الرضوان کہتے ہین جیسیکہ آیت کریمہ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ الخ مین ذکر اسکا ہی بابن تقریب حدیث بیعت عورتون کی اگرچہ حدیبیہ مین نہ تھی یہان ذکر کی

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنِ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ اَنَّهُمْ اصْطَلَحُوْا عَلٰى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِيْنَ يَاْمَنُ فِيْهِنَّ النَّاسُ وَعَلٰى اَنَّ بَيْنَنَا عَيْبَةً مَكْفُوْفَةً وَاَنَّهُ لَا اِسْلَالَ وَلَا اِغْلَالَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت مسور رض اور مروان سے یہ کہ صلح کی قریش نے اوپر موقوف کرنے لڑائی کے دس برس تک کہ ان مین امن لین لوگ اور

پھر پھیرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم طرف مدینہ کے پس آئے حضرتؐ کے پاس ابو بصیرؓ کہ ایک شخص قریش مین سے تھے اور وہ تھے مسلمان پس بھیجے کفار قریش نے
انکی تلاش مین دو شخص پس حوالہ کیا حضرتؐ نے ابو بصیرؓ کو اُن شخصون کے یعنی بموجب عہد کے پس نکلے وہ ابو بصیرؓ کو لیکر یہانتک کہ جب پہونچے وہ ذو الحلیفہ
مین اُترے اس حال مین کہ کھاتے تھے کھجورین اپنی پس کہا ابو بصیرؓ نے واسطے ایک شخص کے اُن دونون مین سے قسم خدا کی تحقیق مین گمان کرتا ہون
یہ تلوار تیری اے فلانے اچھی ہے دکھلا مجکو تا دیکھون مین طرف اُسکے پس قدرت دی اُس شخص نے ابو بصیرؓ کو اوپر دیکھنے تلوار کے پس مارا ابو بصیرؓ نے
اُسکو یہانتک کہ ٹھنڈا ہو گیا وہ یعنی مرگیا اور بھاگ گیا دوسرا شخص یہانتک کہ آیا مدینہ مین اور داخل ہوا مسجد مین دوڑتا ہوا یعنی بخوف قتل کے پس
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دیکھا اُسنے خوف پس کہا اُس شخص نے کہ مارا گیا قسم خدا کی ساتھی میرا اور تحقیق مین بھی مارا جاتا ہون یعنی
ڈرتا ہون قتل سے یا قریب ہوا مین اسکے کہ قتل کرے وہ مجکو پھر آیا ابو بصیرؓ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وائے ہو مان اسکی کو یہ ابو بصیرؓ گرم
کرنے والا لڑائی کا ہے اگر ہوتا واسطے اسکے کوئی مددگار تو مدد کرتا اُسکی پس جب سنی ابو بصیرؓ نے یہ بات معلوم کیا کہ آنحضرتؐ پھیر دینگے اُسکو طرف
کافرون کے پس نکلا ابو بصیرؓ مدینہ سے یہانتک کہ آیا کنارے دریا کے کہا راوی نے اور بھاگ آیا ابو جندل بن سہیلؓ کافرونکے پاس سے اور ملا
ابو بصیرؓ کے ساتھ پس ہوا یہ حال کہ نہ نکلتا تھا قریش سے کوئی شخص کہ اسلام لایا تھا مگر کہ ملتا تھا ساتھ ابو بصیرؓ کے یہانتک کہ جمع ہوئی قریش سے
ایک جماعت کثیر پس قسم ہے خدا کی نہ سنتے تھے کسی قافلہ کو قریش کے کہ نکلا طرف شام کے مگر کہ پیچھا کرتے اُسکا اور قتل کرتے اُسکو اور لیتے مال اُسکا
پس بھیجا قریش نے کسی کو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال مین کہ قسم دیتے تھے حضرتؐ کو اللہ کی اور حق قرابت کی کہ آنحضرت مین اور حضرت مین تھی
کہ نہ کرین کچھ مگر یہ کہ بھیجین کسی کو طرف ابو بصیرؓ کے اور یارون اُسکے کے کہ آوین مدینہ مین اور تعرض نہ کرین قافلہ ہمارے کو پس جب کہلا بھیجین حضرتؐ اُنکو
یہ اور وہ چلے آوین آپ کے پس جو کوئی آوے حضرتؐ کے پاس مکے سے ہم مین سے مسلمان ہو کر پس وہ امن مین ہے اور نہ پھیرین اُسکو ہماری طرف
یعنی پشیمان ہوے قریش اس شرط سے اور کہا کہ ابو بصیرؓ کو منع کرین ہم اس شرط سے باز آئے پس بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو طرف
ابو بصیرؓ کے اور یارون اُسکے کے یعنی منع کیا تعرض سے اور اپنے پاس بلا بھیجا نقل کی یہ بخاری نے ف اگر ہوتا واسطے اُسکے الخ اسکے ایک معنی
تو وہ ہین جو مذکور ہوئے اور دوسرے معنی اسکے یہ ہین کہ کاش کہ کوئی ہوتا اور معلوم کرواتا اُسکو کہ نہ آوے میرے پاس تا پھیر دون اور سونپ
نہ دون اُسکو اُنکے تئین اور یہ معنی انسب ہین ساتھ سیاق حدیث کے اور جب سنی ابو بصیرؓ نے الخ ابو بصیرؓ نے معلوم کیا یہ حضرتؐ کے اس قول سے
مسعر حرب لو کان لہ احد اسلیے کہ یہ مشعر ہے اسپر کہ نہ حضرتؐ ٹھکانا دینگے اُسکو اور نہ مدد کرینگے اور ابو جندلؓ بیٹا سہیل کا ہے وہ سہیل کہ صلح کے لیے
آیا تھا اور ابو جندل اسلام لایا تھا مکے مین اور رکھا تھا اُسکو اُسکے باپ نے قید مین پس اول تو وہ بھاگ کر حدیبیہ مین آیا تھا اُسکو حضرتؐ نے پھیر دیا تھا
بعد بہت سی تکرار کے اور تسلی دی تھی اُسکو پھر دوبارہ وہ بھاگ کر ابو بصیرؓ کے ساتھ آملا + ح + ع **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَشْيَاءَ عَلٰى اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَدَّهٗ اِلَيْهِمْ وَمَنْ اَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَرُدُّوْهُ وَعَلٰى
اَنْ يَّدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَّيُقِيْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَا يَدْخُلَهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ وَالسَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهٖ فَجَاءَ اَبُوْ جَنْدَلٍ يَّحْجُلُ فِيْ قُيُوْدِهٖ فَرَدَّهٗ
اِلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ کہا صلح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین سے دن حدیبیہ کے تین چیز پر کہ جو آوے حضرتؐ کے پاس
مشرکون مین سے یعنی مسلمان ہو کر پھیر دین اُنکو طرف مشرکون کے اور جو آوے مشرکون کے پاس مسلمانون مین سے نہ پھیر دین اُسکو اور اسپر کہ داخل ہون حضرتؐ
مکے مین سال آیندہ اور ٹھہرین اُسمین تین دن یعنی اور اُس سال مین نہ آوین اور یہ کہ نہ داخل ہون مکے مین مگر اس حال مین کہ تھیلی مین ڈالے
ہوئے ہون ہتھیار اور تلوار اور کمان اور مانند اسکے پس آیا ابو جندل اس حال مین کہ چلتا تھا بیڑیون مین پس پھیر دیا حضرتؐ نے اُسکو طرف مشرکون کے

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین ہون رسول اللہ اور مین ہون محمد بن عبداللہ یعنی دونون صفتین لازم ہین آپسمین نہین جدا ہوتین بارے ہیکہ دونون ذکر کیجائین یا ایک پھر فرمایا علی ابن ابی طالبؓ کو کہ مٹا دو لفظ رسول اللہ کو کہا حضرت علیؓ نے قسم ہے اللہ کی نہین مٹاؤنگا مین نام تمہارا کبھی پس لیا حضرتؐ نے یعنی صلح نامہ یعنی حضرت علیؓ کے ہاتھ سے حالانکہ نہین لکھ جانتے تھے پس لکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی اسپر محمد بن عبداللہ نے نہ داخل ہونگے مکے مین ساتھ ہتھیارون کے مگر اسطرح سے کہ تلوارین ہون غلافون مین اور یہ کہ نہ نکلے مکے کے لوگون مین سے کوئی اگر ارادہ کرے کوئی حضرتؐ کے ساتھ جانیکا یعنی بعد داخل ہونے کے جو مکے سے نکلین تو کسی کو انمین سے لیکر نہ نکلین اور یہ کہ نہ منع کرین اپنے یارون مین کسی کو اگر ارادہ کرے ٹھہرنیکا مکہ مین پس جب کہ داخل ہوے حضرتؐ مکہ مین یعنی سال آیندہ اور گذر گئی مدت یعنی ٹھہرنے کی کہ تین دن قرار پائے تھے آئے کفار قریش حضرت علیؓ کے پاس اور کہا کہ کہو واسطے صاحب اپنے کے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکلو ہمارے شہر سے پس تحقیق گذر گئی مدت پس نکلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت علیؓ نے جو عذر کیا گویا وہ سمجھے کہ امر ایجاب کے لیے نہین ہے والا مخالفت نکرتے اور حقیقت مین مخالفت نہین تھی بلکہ عین موافقت ہے کہ بسبب نہایت محبت کے کہا اور اختلاف واقع ہوا ہے علما مین بیچ لکھنے آنحضرتؐ کے کہ بعضے تو کہتے ہین کہ ہرگز نہ لکھا اور نہ لکھ سکتے تھے بسبب اسکے کہ اللہ تعالی نے انکو امی فرمایا ہے اور امی وہی ہوتا ہے کہ نہ پڑھ سکے اور نہ لکھ سکے اور بعضون نے کہا کہ لکھا حضرتؐ نے بعد ازان کہ ثابت ہوئی حجت نبوت پر اور منقطع ہوا شبہہ اور ظاہر اس حدیث کا حجت انکی ہے اور منکر اسکی تاویل کرتے ہین کہ مراد کتابت سے امر ساتھ کتابت کے ہے اور یہ مجاز مشہور ہے اہل زبان مین جیسے کہتے ہین بنا کیا امیر نے شہر یعنی حکم کیا ساتھ بنا کرنیکے نہ یہ کہ امیر اپنے ہاتھ سے بنا کرتا ہے اھ

بَابُ إِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ باب ہے بیچ بیان نکال دینے یہود کے جزیرۂ عرب سے ف جزیرہ اُس زمین کو کہتے ہین کہ احاطہ کیا ہو اُسکو دریانے اور جزیرۂ عرب وہ ہے کہ احاطہ کیا ہے اُسکو دریائے حبش اور دریاے شام اور دجلہ اور فرات نے یا عدن سے اطراف شام تک طول مین اور جدہ سے ریف عراق تک عرض مین کذا فی القاموس اھ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰی یَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰی جِئْنَا بَیْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ یَهُوْدَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُجْلِیَکُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْکُمْ بِمَالِهٖ شَیْئًا فَلْیَبِعْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا ہوتے تھے ہم مسجد مین نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گھر سے پس فرمایا چلو طرف یہود کے پس نکلے ہم ساتھ حضرتؐ کے یہانتک کہ آئے ہم مدرسہ یہود کے مین پس کھڑے ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا اے گروہ یہود مسلمان ہو تا سلامت رہو یعنی آفات دنیا اور آخرت کے سے جانو کہ تحقیق زمین خدا کے لیے ہے یعنی وہ خالق اور مالک اُسکا ہے اور واسطے رسول اُسکے کے ہے یعنی یہ نیابت اور خلافت اور تحقیق مین ارادہ کرتا ہون یہ کہ جلاوطن کرون تم کو اس زمین سے یعنی جزیرۂ عرب سے پس جو شخص کہ پاوے تم مین سے مال اپنے سے کوئی چیز یعنی مشکل ہوئے جانا اُسکا مانند زمین وغیرہ کے پس چاہیے کہ بیچ ڈالے اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ عُمَرُ خَطِیْبًا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ عَامَلَ یَهُوْدَ خَیْبَرَ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّکُمْ عَلٰی مَا اَقَرَّکُمُ اللهُ وَقَدْ رَاَیْتُ اِجْلَاءَهُمْ فَلَمَّا اَجْمَعَ عُمَرُ عَلٰی ذٰلِكَ اَتَاهُ اَحَدُ بَنِیْ اَبِی الْحُقَیْقِ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَتُخْرِجُنَا وَقَدْ اَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ وَعَامَلَنَا عَلَی الْاَمْوَالِ فَقَالَ عُمَرُ اَظَنَنْتَ اَنِّیْ نَسِیْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ بِكَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَیْبَرَ تَعْدُوْ بِكَ قَلُوْصُكَ لَیْلَةً بَعْدَ لَیْلَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ کَانَتْ هُزَیْلَةً مِنْ اَبِی الْقَاسِمِ فَقَالَ کَذَبْتَ یَا عَدُوَّ اللهِ فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَاَعْطَاهُمْ قِیْمَةَ مَا کَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَاِبِلًا وَعُرُوْضًا مِنْ اَقْتَابٍ وَحِبَالٍ وَغَیْرِ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا کھڑے ہوے حضرت عمرؓ خطبہ فرمانے کو پس کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ معاملہ کیا تھا یہود خیبر سے اُنکے مالون پر یعنی اُنکو خیبر مین رہنے دیا

کہ درمیان ہمارے جامہ دانی بند ہوا اور یہ کہ نہ ہو چوری چھپی ہوئی اور نہ خیانت نقل کی یہ ابوداؤد نے ف جامہ دانی بند ہو مراد یہ ہے کہ درمیان ہمارے سینے پاک مکر اور کینہ اور فساد اور فریب سے اور رکھنے والے وفا اور صلح کے ہوں اور مراد آخیر جملہ سے یہ ہے کہ نہ لیوے بعضا ہمارا مال بعضے کا نہ پوشیدہ اور نہ آشکارا ۱ ح وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ آبَائِهِمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا أَوِ انْتَقَصَهُ أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ فَأَنَا حَجِيجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے صفوان رض بن سلیم سے کہ نقل کی کتنے ایک بیٹون اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ انھون نے نقل کی اپنے باپون سے انھون نے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا خبردار ہو جس شخص نے ظلم کیا عہد کرنے والے پر یعنی ذمی یا مستامن پر یا ناقص کرے حق اسکے کو یا تکلیف دے اسکو زیادہ طاقت اسکی سے یعنی جزیہ لے زیادہ طاقت اسکی سے اگر ذمی ہو اور زیادہ سے عشر مال تجارت سے اگر حربی مستامن ہو کہ واسطے تجارت کے آیا ہو یا لیوے اس سے کچھ بغیر خوشی اسکی کے پس مین جھگڑونگا اس سے دن قیامت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِأَنْفُسِنَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَايِعْنَا تَعْنِي صَافِحْنَا قَالَ إِنَّمَا قَوْلِي لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِي لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ رَوَاهُ اور روایت ہے امیمہ بیٹی رقیقہ کی سے کہا بیعت کی مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درمیان کتنی عورتون کے کہ انھون نے بھی بیعت کی پس فرمایا ہمکو واسطے ہمارے کہ بیعت کی مین نے تمکو اے عورتو بیچ اس چیز کے کہ استطاعت رکھو تم اور طاقت رکھو تم یعنی حضرت ص نے ازراہ شفقت کے مقید کیا مبایعت کو ساتھ استطاعت کے کہا مین نے اللہ اور رسول اسکا بہت رحم کرنے والے ہین بیچ حق ہمارے کے ہمسے اپنے نفسو پر کہا مین نے یا رسول اللہ بیعت کرو ہمسے مراد رکھتی تھی بیعت سے یہ کہ مصافحہ کیجیے ہمسے یعنی وقت بیعت کے ہاتھ ہمارا اپنے ہاتھ مین پکڑو فرمایا سوا اسکے نہین کہ کہنا میرا واسطے سو عورتون کے مانند کہنے میرے کی ہے واسطے ایک عورت کے یعنی فقط کہدینا بیعت مین کفایت کرتا ہے حاجت ہاتھ پکڑنے کی نہین اور حاجت تخصیص ہر عورت کی بھی نہین ہے جدا جدا ایک ہی قول کافی ہے سب کے لیے نقل کی یہ ت اصل کتاب مین لفظ رواہ کے بعد سفیدی چھوٹی ہوئی ہے لیکن حاشیہ مین بعض شارحون نے لکھدیا ہے رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ ومالک فی الموطا کلہم من حدیث محمد بن المنکدر انہ سمع من امیمۃ الحدیث وقال الترمذی حدیث حسن صحیح لانعرفہ الامن حدیث ابن المنکدر ۱ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَدْخُلَ يَعْنِي مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ يُقِيمُ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا هٰذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالُوا لَا نُقِرُّ بِهَا فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ وَلٰكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ أَنَا رَسُولُ اللّٰهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ امْحُ رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا أَمْحُوكَ أَبَدًا فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ بِالسِّلَاحِ إِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتْبَعَهُ وَأَنْ لَا يَمْنَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ أَحَدًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے براء بن عازب رض سے کہ کہا عمرے کے لیے چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ ذی القعدہ کے یعنی سنہ ۶ ہجری مین پس انکار کیا اہل مکہ نے یہ کہ چھوڑین حضرت ص کو کہ داخل ہون مکے مین یعنی حضرت ص کو مکے مین نہ آنے دیا یہانتک کہ صلح کی حضرت ص نے اہل مکہ سے اسپر کہ داخل ہون یعنی سال آئندہ مین ٹھہرین اسمین تین دن پس جب لکھا صلح نامہ لکھا صحابہ رض نے نام شریف حضرت ص کا اسطرح یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی اسپر محمد ص رسول اللہ نے کہا مشرکون نے نہین اقرار کرتے ہم ساتھ رسالت تمہاری کے پس اگر جانتے ہم کہ تم رسول اللہ ہو نہ منع کرتے ہم یعنی مکے کے آنے سے ولیکن تم محمد بن عبداللہ ہو یعنی اسیطرح لکھو پس فرمایا

اُس مال کو کہتے ہین کہ کفار سے ہاتھ لگے بغیر لڑائی کے اور حکم اُسکا یہ ہی کہ وہ سب مسلمانون کے لیئے ہی اُسمین خمس اور قسمت نہین اور اختیار اُسکا حضرت کو تھا جسکو چاہین دین جسکو چاہین نہ دین جسکو چاہین کم اور جسکو چاہین زیادہ اور جو مال غلبہ سے ہاتھ لگے اُسکو غنیمت کہتے ہین اُسکا حکم یہ ہے کہ پانچوان حصہ نکالکر باقی مجاہدین مین تقسیم کردین پیادے کو اکہرا اور سوار کو دوہرا ۱۲ ح مولانا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ خَصَّ رَسُوْلَهٗ فِیْ هٰذَا الْفَیْءِ بِشَیْءٍ لَمْ يُعْطِهٖ اَحَدًا غَيْرَهٗ ثُمَّ قَرَأَ مَا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ اِلٰی قَوْلِهٖ قَدِيْرٌ فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰی اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَاْخُذُ مَا بَقِیَ فَيَجْعَلُهٗ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی مالک بن عوف بن حدثان رضی سے کہ کہا فرمایا حضرت عمر بن الخطاب رضی نے یہ کہ اللہ تعالی نے خاص کیا اپنے رسول کو بیچ اس مال کے ساتھ ایک چیز کے کہ نہین دی وہ چیز کسیکو سواے حضرت کے پھر پڑھی یہ آیت جو چیز دی اللہ نے اپنے رسول کو اُنمین سے لفظ قدیر تک پڑھی پس تھا یہ مال خالص واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خرچ کرتے تھے اپنے گھر کے لوگون پر خرچ برس روز کا اُس مال مین سے پھر لیتے باقی کو پس گردانتے اُسکو بیچ جگہ گردانتے مال اللہ کے یعنی صرف کرتے اُسکو مصالح مسلمین مین اور دیتے تھے جسکو چاہتے تھے محتاج و ساکین مین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** آیت ما افاء اللہ الخ سورہ حشر مین ہی ترجمہ ساری آیت کا یون ہی کہ جو کچھ اللہ تعالی نے اپنے رسول کو دیا اور خاص اُسکے لیے مقرر کیا نہین دوڑائے تمنے اُسپر گھوڑے اور اونٹ یعنی مشقت نہین کھینچی تمنے قتال کرنے مین اُسپر بلکہ پیادہ پاگئے تم و لیکن اللہ تعالی مسلط کرتا ہے اپنے رسولون کو جسپر کہ چاہتا ہی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہی مراد یہ ہے کہ اللہ تعالی نے جو آنحضرت کو اموال بنی نضیر کا مالک کیا وہ مال اسطرح کا ہی کہ حاصل نہین کیا ہی تمنے اُسکو بقتال و غلبہ اسلیے کہ گانون اُنکے دو کوس تھے مدینے سے سب پیادہ پاگئے تھے سواے آنحضرت کے پھر مسلط کیا اللہ تعالی نے حضرت کو اُنپر اور اُنکے اموال پر جیسیکہ عادت خدا تعالی کی ہی کہ مسلط فرماتا ہے اپنے رسولون کو اعداے دین پر پس امر اُسکا سپرد حضرت کے ہی جسکو چاہے دین اور جہان چاہین خرچ کرین نازل ہوئی یہ آیت اُسوقت کہ طلب کیا صحابہ رضی نے قسمت کو کذا فی التفاسیر پس اسطرح کا مال کفار کا کہ اُسکو فئی کہتے ہین تقسیم نہین کیا جاتا مانند تقسیم غنائم کے اور سپرد تھا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا ہی احادیث مین جو کچھ آپ حضرات عمل فرماتے تھے اُسمین مذہب ہمارا تو اُسمین یہ ہی اور نقل کیا اُسمین طیبی نے مذہب شافعی رح اسطرح کہ حضرت کے لیے فئی مین چار خمس اور پانچوان حصہ خمس کا تھا پس تھے حضرت کے لیے اکیس حصے پچیس حصون مین سے اور چار باقی ذوی القربی اور یتیمون اور مسکینون اور ابن سبیل کے لیے اور تفسیر معالم مین لکھا ہی کہ اختلاف کیا اہل علم نے بیچ مصرف فئی کے بعد آنحضرت کے پس کہا ایک قوم نے کہ وہ آئمہ کے لیے ہی بعد حضرت کے اور امام شافعی رح کے اسمین دو قول ہین ایک تو یہ کہ وہ مقاتلین کے لیے ہی اور دوسرا یہ کہ واسطے مصالح مسلمین کے ہی اور خرچ برس روز کا اگر کہا جاوے کہ حدیث مین آیا ہی کہ ذخیرہ نہین کرتے تھے آنحضرت کوئی چیز کل کے لیے پس نفقہ ایک سال کا کیونکر رکھتے تھے جواب یہ کہ نفی ذخیرہ کرنے کی اپنے نفس کے لیے ہی اور یہ عیال کے لیے تھا اور آنحضرت اپنی بیبیون کے لیے نفقہ ایک سال کا دیتے تھے کبھی کبھی اور کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی ذخیرہ کرنا ایک برس کا اور یہ منافی توکل کے نہین ۱۲ ح ۱۲ ع **وَعَنْهُ** عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِی النَّضِيْرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يُنْفِقُ عَلٰی اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهٖ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِیَ فِی السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی مالک سے کہ نقل کی حضرت عمر رض سے کہ کہا تھا اموال بنی نضیر کا اُس قسم سے کہ عطا فرمایا تھا اللہ تعالی نے اپنے رسول پر کہ نہین دوڑائے تھے مسلمانون نے اُسپر گھوڑے اور نہ اونٹ پس ہوا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ مال خاص خرچ کرتے تھے اپنے اہل پر خرچ برس روز کا پھر خرچ کرتے

کھجورین اور زراعت وغیرہ انکی انھین کے طور پر رکھین اور انکے محاصل مین سے آدھون آدھ ٹھیرالیا اور جزیہ مقرر کیا انپر اور فرمایا تھا کہ ٹھیرادینگے ہم تم کو جبتک کہ ٹھیراوے تمکو اللہ یعنی نہ حکم کرے ہمکو ساتھ نکالنے تمھارے کے اور تحقیق دیکھا مین نے مناسب جلاوطن کرنا انکا پس جب قصد کیا حضرت عمرؓ نے اُسکا یعنی جلاوطن کرنیکا آیا انکے پاس ایک شخص قبیلہ بنی ابی الحقیق سے پس کہا اے امیرالمومنین کیا نکالتے ہو تم ہمکو حالانکہ تحقیق ٹھیرایا تھا ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور معاملہ کیا تھا ہمسے مالون پر پس کہا حضرت عمرؓ نے کیا گمان کرتا ہے تو کہ تحقیق مین بھول گیا فرمانا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تجھسے فرمایا تھا کہ کیا حال ہوگا تیرا اور کیا کریگا تو جسوقت کہ نکالا جاویگا تو خیبر سے ہنکایا جائیگا اونٹ تیرا ساتھ تیرے اونٹنی تیری رات کے پیچھے رات کے یعنی ایک وقت تجھپر آویگا کہ راتون رات یہان سے نکل جاویگا پس کہا ابن ابی الحقیق نے کہ یہ کلمہ از راہ ہنسی کے تھا ابوالقاسمؓ سے کہ کنیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے پس فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ جھوٹا ہے تو اے دشمن خدا کے یہ حضرتؐ نے ہنسی سے نہین فرمایا تھا بلکہ خبر غیب کی دی تھی از راہ معجزہ کے پھر جلاوطن کیا یہود کو حضرت عمرؓ نے اور دی انکو قیمت اُس چیز کی کہ تھی واسطے انکے میوہ سے یعنی کھجورین وغیرہ قیمت مین انکے مال دیا اور اونٹ اور اسباب یعنی پالان اور رسیان وغیر ذلک نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصٰی بِثَلٰثَۃٍ قَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَاَجِیْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا کُنْتُ اُجِیْزُھُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَکَتَ عَنِ الثَّالِثَۃِ اَوْ قَالَ فَاُنْسِیْتُھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی یعنی وقت وفات کے ساتھ تین چیزون کے فرمایا نکال دینا مشرکون کو جزیرۂ عرب سے یعنی مکہ مدینہ سے اور سلوک کیا کرنا تم ایلچیون سے مانند اُس چیز کے کہ تھا مین سلوک کرتا اُن سے یعنی جبتک کہ وہ رہین دینا انکو وہ چیز کہ محتاج ہون وہ اُسکے کہا راوی نے اور سکوت کیا ابن عباسؓ نے تیسری چیز سے یا کہا ابن عباسؓ نے پس بھلایا گیا مین اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا قاضی عیاض نے احتمال ہے کہ تیسری چیز یہ قول ہو حضرتؐ کا لاتتخذوا قبری وثنا یعبد اور ذکر کیا اُسکو مالک نے موطا مین **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاُخْرِجَنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰی مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ حَتّٰی لَا اَدَعَ فِیْھَا اِلَّا مُسْلِمًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ لَاُخْرِجَنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰی مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ اور روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ کہا خبر دی مجکو عمر بن الخطابؓ نے یہ کہ انھون نے سنا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے البتہ نکالونگا یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے یہانتک کہ نہ چھوڑونگا مین مگر مسلمان کو نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا اگر جیتا رہا مین انشاء اللہ البتہ نکالونگا مین یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری لَیْسَ فِیْہِ اِلَّا حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا یَکُوْنُ قِبْلَتَانِ وَقَدْ مَرَّ فِیْ بَابِ الْجِزْیَۃِ نہین فصل دوسری مصابیح کی مین مگر حدیث ابن عباسؓ کی کہ سر اسکا یہ ہے لا یکون قبلتان اور تحقیق گذر چکی یہ حدیث باب الجزیہ مین بسبب تکرار کے نہین ذکر کی پس یہ اعتراض و اعتذار ہے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَجْلَی الْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰی مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَھَرَ عَلٰی اَھْلِ خَیْبَرَ اَرَادَ اَنْ یُّخْرِجَ الْیَھُوْدَ مِنْھَا وَکَانَتِ الْاَرْضُ لَمَّا ظُھِرَ عَلَیْھَا لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ فَسَاَلَ الْیَھُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّتْرُکَھُمْ عَلٰی اَنْ یَّکْفُوا الْعَمَلَ وَلَھُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُقِرُّکُمْ عَلٰی ذٰلِکَ مَا شِئْنَا فَاُقِرُّوْا حَتّٰی اَجْلَاھُمْ عُمَرُ فِیْ اِمَارَتِہٖ اِلٰی تَیْمَاءَ وَاَرِیْحَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ عمر بن الخطابؓ نے جلاوطن کیا یہود و نصاریٰ کو زمین حجاز سے یعنی جزیرۂ عرب سے اور تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب غالب ہوے اہل خیبر پر ارادہ کیا یہ کہ نکالین یہودیون کو خیبر سے اور تھی زمین یعنی جو زمین جب غلبہ کیا گیا اسپر واسطے اللہ کے اور رسول اُسکے کے اور واسطے مسلمانون کے پس سوال کیا یہود نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ چھوڑ دین انکو یعنی انکی زمینون مین اس شرط پر کہ کیا کرین کام یعنی درختون کو پانی دیا کرین اور واسطے انکے ہو آدھون آدھ میوہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ٹھہراوینگے ہم اسپر جبتک کہ چاہین پس ٹھہرائے گئے یہانتک کہ جلاوطن کیا انکو حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت مین طرف تیماء اور اریحا کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **بَابُ الْفَیْءِ** یہ باب ہے بیچ بیان فئی ف فئی

ف تیماء اور اریحا دو قریے ہیں ... بیت المقدس ...

يُصِيبُهُ مِنْهَا لَمْ يَعْرَقْ فِيهَا جَبِينُهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی مالک سے کہ کہا پڑھی حضرت عمرؓ بن خطاب نے یہ آیت
کہ بیچ بیان مصارف زکوۃ کے ہی سوا اسکے نہین کہ صدقہ یعنی زکوۃ واسطے فقیرون اور مسکینون کے ہی یہانتک کہ پوہنچے علیم حکیم تک اور کہا یعنی
زکوۃ واسطے اُن لوگون کے ہی یعنی اُن اشخاص کے کہ ذکر کیے گئے اس آیت مین پھر پڑھی یہ آیت کہ بیچ بیان تقسیم غنائم کے ہی جانو کہ تحقیق وہ چیز کہ
غنیمت مین لی ہی تمنے کچھ پس تحقیق واسطے اللہ کے ہی پانچوان حصہ اسکا اور واسطے رسول کے یہانتک کہ پہونچے لفظ وابن السبیل تک پھر کہا کہ یہ یعنی
مال خمس کا واسطے ذوی القربی وغیرہ کے ہی پھر پڑھی یہ آیت کہ بیچ بیان حکم فئی کے ہی جو چیز کہ دی اللہ نے اپنے رسول کو بستیون مین سے یہانتک
کہ پوہنچے اس آیت تک واسطے فقیرون کے اور اُن لوگون کے کہ آئے اُنکے پیچھے پھر کہا کہ اس آیت نے پورا کیا مسلمانون کو سب کو پس اگر زندہ رہا مین
پس البتہ پوہنچے گا چرواہے کو اسحال مین کہ وہ ہوگا سرو حمیر مین کہ نام ہی ایک موضع کا حصہ اسکا اموال فئی سے نہ پسینا لاوے گی اُس مین پیشانی
اُسکی نقل کی یہ شرح السنہ مین ف ایک نسخہ مین یون ہی ثُمَّ قَرَأَ وَالَّذِينَ جَاءُوا پس تقدیر یہ ہوگی یہانتک کہ پوہنچے للفقراء دو آیتون تک کہ
پھر پڑھی آیت وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ اور اس آیت نے پورا کیا آخر یعنی اس آیت مین سب مسلمانون کو دینا مذکور ہی بخلاف پہلی دو آیتون کے کہ
ایک خاص ہی اہل زکوۃ کے لیے اور دوسری اہل خمس کے لیے اور رائے حضرت عمرؓ کی یہ تھی کہ فئی مین سے خمس نہ نکالتے جیسے کہ غنیمت مین سے نکالتے ہین
ولیکن تمام مصالح مسلمانون کے لیے ہی اور مقرر کیا گیا ہی اُنکے لیے اوپر تفاوت درجات کے جیسے کہ مذکور ہوا اکثر ائمہ اہل فتوی اسی طرف گئے ہین سوا
امام شافعیؒ کے جیسے کہ گذرا اور عادت وتفاوت درجات مسلمین کا یہی مذہب حضرت عمرؓ کا اور حضرت ابوبکرؓ برابر ہی دیتے تھے رعایت نکرتے تھے سبقت
وغیرہ کی اور فرماتے تھے کہ اُنھون نے عمل کیا ہی خدا کے لیے اجر اُنکا اللہ پر ہی اور ساتھ تفصیل کے اموال مین دخل نہین اور حضرت عمرؓ زیادہ دیتے تھے
حضرت عائشہؓ کو بہ نسبت حفصہؓ کے اور اسامہؓ بن زید کو بہ نسبت ابن عمرؓ کے اور حمیر نام ایک شہر کا ہی یمن سے اور سرو نام ایک موضع کا ہی متعلقات حمیر سے
اور حاصل اس جملہ کا یہ ہی کہ حضرت عمرؓ فرماتے ہین کہ اگر زندہ رہا مین اور شہر کثرت سے فتح ہوے اور مال فئی کے بہت ہاتھ لگے تو مسلمانونکو اسمین سے
پوہنچے گا اگرچہ دور کے شہرون اور مواضع مین رہتے ہونگے اور محنت اور مشقت اُسکے حاصل کرنے مین نکی ہوگی + ع + ح وَعَنْهُ قَالَ كَانَ فِيمَا
احْتَجَّ بِهِ عُمَرُ أَنْ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ صَفَايَا بَنُو النَّضِيرِ وَخَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمَّا بَنُو النَّضِيرِ فَكَانَتْ حُبْسًا لِنَوَائِبِهِ
وَأَمَّا فَدَكُ فَكَانَتْ حُبْسًا لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ وَأَمَّا خَيْبَرُ فَجَزَّأَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ جُزْأَيْنِ بَيْنَ
الْمُسْلِمِينَ وَجُزْءًا نَفَقَةً لِأَهْلِهِ فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ أَهْلِهِ جَعَلَهُ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی مالکؓ سے کہ کہا تھا
بیچ اس چیز کے کہ حجت پکڑی ساتھ اسکے حضرت عمرؓ نے یہ کہ کہا حضرت عمرؓ نے تھے حضرتؐ کے واسطے تین صفایا بنونضیر اور خیبر اور فدک پس بنونضیر مال
کہ حاصل ہوتا تھا اُنکی زمین سے تھا محبوس یعنی مقرر واسطے حاجات حضرتؐ کے یعنی واسطے ضیافت مہمانون کے اور ہتھیار و سواری مجاہدون کے وغیر ذالک
اور حاصل فدک تھا محبوس واسطے مسافرون کے کہ مال اپنے پاس نہ رکھتے تھے اگرچہ وطن مین مال ہوتا اور خیبر تقسیم کیا تھا اُسکو حضرتؐ نے تین حصے
دو حصے درمیان مسلمانون کے اور ایک حصہ واسطے خرچ اہل وعیال اپنے کے پس جو کچھ بچتا خرچ اہل اُنکے سے کرڈالتے اُسکو درمیان فقراے مہاجرین کے
نقل کی یہ ابوداؤد نے ف حجت پکڑی یعنی جب حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ جھگڑتے ہوے آئے حضرت عمرؓ کے پاس درمقدمہ فدک کے تو
حضرت عمرؓ نے دلیل پکڑی ساتھ اُسکے کہ کہا حضرت عمرؓ نے آخر اور تھا یہ روبرو صحابہ کے پس نہ انکار کیا کسی نے اُنپر بعد ازان حضرت عمرؓ نے اُن دونو صاحبونکو
دیا فدک یعنی اُنکو عامل کیا کہ بطور حضرتؐ کے صرف کرتے ہین اُسکو اور صفایا جمع صفیہ کی ہی صفیہ اُسکو کہتے ہین کہ چھانٹ لے امام اپنے لیے غنیمت
مین سے کوئی چیز پہلے تقسیم ہونے غنیمت کے اور یہ بات خاص حضرتؐ ہی کے لیے تھی کہ خمس کے ساتھ اور بھی کچھ لے لین جو چاہین لونڈی یا غلام یا تلوار یا گھوڑا

باقی کو بیچ ہتھیاروں کے اور چارپایوں کے سبب سامان کرنیکے راہ خدا یعنی جہاد کے لیے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ فَاَعْطَى الْاٰهِلَ حَظَّيْنِ وَاَعْطَى الْاَعْزَبَ حَظًّا فَدُعِيْتُ فَاَعْطَانِيْ حَظَّيْنِ وَكَانَ لِيْ اَهْلٌ ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِيْ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَاُعْطِيَ حَظًّا وَاحِدًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے عوف بن مالک رض سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ آتا انکے پاس مال فئی بانٹتے اسکو اسی دن میں پس دیتے بیوی والے کو دو حصے اور دیتے مجرد کو ایک حصہ پس بلایا گیا میں پس دیے مجکو دو حصے اور تھی میری بیوی پھر بلایا گیا پیچھے میرے عمار بن یاسر رض کہ بیوی نہ رکھتا تھا پس دیا گیا ایک حصہ نقل کی یہ ابوداود نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا جَاءَهٗ شَيْءٌ بَدَاَ بِالْمُحَرَّرِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ کہا دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شروع کرتے بیچ اول وقت آنے فئی کے ساتھ آزاد کیے گیون کے نقل کی یہ ابوداود نے ف یعنی اول فئی میں سے آزاد کیے گیون کو دیتے تھے اسلیے کہ وہ بے ٹھکانے اور بے سہارے ہوتے ہیں اور بعضون نے کہا کہ مراد آزاد کیے گیون سے مکاتب ہیں اور بعضون نے کہا مراد منفردین لطاعۃ اللہ ہیں ۱۲ ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِظَبْيَةٍ فِيْهَا خَرَزٌ فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالْاَمَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ اَبِيْ يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہ رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے گئے تھیلا کہ بیچ اسمیں تھے نگینے پس بانٹا اسکو واسطے بیبیوں کے اور لونڈیوں کے کہا حضرت عائشہ رض نے تھے باپ میرے یعنی حضرت ابوبکر تقسیم کرتے واسطے آزاد اور غلام کے نقل کی یہ ابوداود نے ف پس معلوم ہوا کہ نگینے مخصوص ساتھ عورتوں کے نہ تھے ولیکن حضرت نے تخصیص کی تھی ۱۲ ح وَعَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمًا الْفَيْءَ فَقَالَ مَا اَنَا اَحَقُّ بِهٰذَا الْفَيْءِ مِنْكُمْ وَمَا اَحَدٌ مِّنَّا بِاَحَقَّ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا اَنَّا عَلٰى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسْمِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالرَّجُلُ وَقِدَمُهٗ وَالرَّجُلُ وَبَلَاؤُهٗ وَالرَّجُلُ وَعِيَالُهٗ وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان رض سے کہ کہا ذکر کیا عمر بن خطاب رض نے ایک دن فئی کا اور کہا نہیں ہوں لائق تر ساتھ اس فئی کے تمسے اور نہیں کوئی ہم میں سے لائق تر ساتھ اس فئی کے کسی سے لیکن ہم اوپر مراتب اپنے کے ہیں کتاب اللہ عزوجل سے اور تقسیم کرنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے پس شخص اور قدیم ہونا اسکا اور شخص اور شجاعت و مشقت و سعی اسکی اور شخص اور عیال اسکے اور شخص اور حاجت اسکی نقل کی یہ ابوداود نے ف نہیں میں لائق تر الخ یہ بات حضرت عمر رض نے دفع توہم کے لیے فرمائی کہ توہم ہوا تھا کہ وہ خلیفہ آنحضرت کے تھے لائق تر ہوں ساتھ اسکے جیسے کہ آنحضرت تھے اسکی نفی کی کہ میں بھی حقدار نہیں ہوں بعد ازاں نفی کی احقیت کی علی العموم کہ نہیں کوئی ہم میں سے لائق تر ساتھ اسکے کسی سے لیکن ہم اوپر مراتب اپنے کے ہیں کہ بیان کیا گیا ہی کتاب اللہ سے مانند قول اللہ تعالی کے لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ تین آیتوں تک اور قول اللہ تعالی کے وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ آخر آیت تک وغیرہما اور آیتیں کہ دلالت کرتی ہیں اوپر تفاوت مراتب مسلمین کے اور تقسیم کرنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے عطف کیا گیا ہی کتاب اللہ پر یعنی تفاوت مراتب ہی موافق تقسیم حضرت کے کہ رعایت کرتے تھے اصحاب بدر رض کی اور اصحاب بیعت الرضوان کی اور اہل و عیال والے کی اور مانند انکے کی جیسے کہ تفصیل کیا اسکو ساتھ قول اپنے کے شخص اور قدیم ہونا الخ یعنی تقسیم کرنے فئی کے ہیں لحاظ قدامت کا اور شجاعت کا اور مشقت کا اور اہل و عیال ہونیکا اور حاجت کا چاہیے جیسی احتیاج ہو جس شخص کو اسکے موافق اسکو دیجیے ۱۲ ح ۱۲ ع وَعَنْهُ قَالَ قَرَاَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ حَتّٰى بَلَغَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ فَقَالَ هٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ ثُمَّ قَرَاَ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ حَتّٰى بَلَغَ وَابْنِ السَّبِيْلِ ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ ثُمَّ قَرَاَ مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى حَتّٰى بَلَغَ لِلْفُقَرَاءِ وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ اسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً فَلَئِنْ عِشْتُ فَلَيَاْتِيَنَّ الرَّاعِيَ وَهُوَ بِسَرْوِ حِمْيَرَ

مین تمکو اُس خدا کی کہ اُسکے حکم سے قائم ہین آسمان و زمین آیا جانتے ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین چھوڑتے ہین ہم یعنی گروہ انبیا میراث
جو کچھ کہ ہم چھوڑتے ہین صدقہ ہی کہا اُن صحابہؓ نے کہ بیٹھے تھے ہان فرمایا ہی بلا شبہ پھر متوجہ ہوے حضرت عمرؓ حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ پر اور کہا
کہ قسم دیتا ہون مین تمکو خدا کی آیا تمہین جانتے ہو تم کہ آنحضرتؐ نے یہ فرمایا تھا کہا علیؓ اور عباسؓ نے ہان فرمایا ہی کہا عمرؓ نے پس خبر دیتا ہون مین تمکو اس امر کی
کہ پروردگار تعالی نے مخصوص کیا اپنے رسول کو اس فئی مین ساتھ اس چیز کے کہ نہ دی کسی کو سوائے اُنکے پھر پڑھی یہ آیت مَآ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ
ساری آیت پس تھا یہ اموال خاص آنحضرتؐ کے لیے پھر قسم خدا کی جمع نہ کیا اس اموال کو تمھارے پاس اور ایثار نہ کیا ساتھ اُسکے تمپر اور تحقیق دیا
تمکو وہ مال اور قسمت کیا درمیان تمھارے یہانتک کہ باقی رہا اُس اموال سے پس تھے آنحضرتؐ کہ خرچ کرتے اوپر اہل و عیال اپنے کے اُس مال مین سے
پھر لیتے اور صرف کرتے اُسکو مصارف خیر اور مصالح مسلمین مین پس عمل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات تک پھر بعد حضرتؐ کی وفات کے
ابوبکرؓ نے کہا کہ مین خلیفہ رسول خدا کا ہون پس لیا اُسکو ابوبکرؓ نے اور عمل کیا اُسطرح کہ عمل کرتے تھے آنحضرتؐ پھر متوجہ ہوے حضرت عمرؓ علیؓ اور عباسؓ پر اور کہا
کہ اسوقت مین بُرائی سے یاد کرتے تھے تم ابوبکرؓ کو اور کہتے تھے کہ ابوبکرؓ اس عمل مین خطا پر ہی اور ایسا نہ تھا کہ جو تم کہتے تھے اور خدا جانتا ہی کہ ابوبکرؓ اس کام مین صادق
تھے اور نیکوکار اور راہ راست پر اور تابع حق کے تھے پھر وفات دی اُنکو خدا نے پس کہا مین نے کہ مین خلیفہ اور ولی رسولخدا اور ابوبکرؓ کا ہون پس لیا مین نے
اُس مال کو دو سال اپنی امارت مین اور عمل کیا مین نے اُسمین اُسطرح کہ عمل کیا تھا آنحضرتؐ نے اور ابوبکرؓ نے اور خدا جانتا ہی کہ مین اس فعل
مین صادق ہون اور اس امر مین نیک کار اور براہ راست پر اور پیرو حق ہون پھر بعد از دو سال کے آئے تم دونون میرے پاس اور سخن تم دونو کا
ایک ہی تھا پس کہا مین نے تمکو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی ہم ارث نہین چھوڑتے ہین جو کچھ کہ چھوڑتے ہین صدقہ ہی پس جب میری عقل
مین آیا کہ سپرد کرون مین اُس مال کو تمھارے تئین پس کہا مین نے اگر چاہتے ہو تم سپرد کرون مین تمکو باین شرط کہ لازم کرو اپنے پر یہ کہ عمل کرو اسمین اسطرح کہ عمل کیا
اُسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکرؓ نے اور مین نے جب سے کہ خلیفہ ہوا مین ورنہ کلام نکرو مجھسے اس باب مین پس کہا تم نے کہ سونپو ہمکو اسی شرط پر
پس سپرد کیا مین نے تمکو آیا التماس کرتے ہو تم اور چاہتے ہو مجھسے کہ حکم کرون برخلاف اُسکے پس قسم اُس خدا کی کہ اُسکے اذن سے برپا ہی آسمان و زمین حکم
نہین کرونگا مین غیر اُسکے جبتک کہ برپا ہو قیامت پس اگر عاجز ہو تم اُس کار سے اور تمسے نہین ہو سکتا پھیر دو مجھکو کفایت کرونگا مین تمکو اُس سے اور مشقت
کھینچون کہا زہری نے کہ راوی حدیث کا ہی پس خبر دی مین نے اس حدیث کی عروہ بن زبیرؓ کو پس کہا عروہ نے کہ سچ کہا مالکؓ بن اوس نے مین نے
سنا ہی حضرت عائشہؓ سے کہتی تھین بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون نے عثمانؓ کو ابوبکرؓ کے پاس واسطے طلب کرنے میراث کے اُس چیز سے
کہ فئی کیا تھا اللہ تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر پس رد کیا مین نے اُن بیبیون پر اور کہا مین نے کہ نہین ڈرتی ہو تم خدا سے کیا نہین جانتی ہو تم
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی میراث نہین چھوڑتے ہین ہم جو کچھ چھوڑتے ہین صدقہ ہی نہین کھاتی آل محمد مگر اس مال مین سے پس باز آئین عورتین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طلب کرنے میراث سے اور رجوع کی ساتھ اُس چیز کے کہ خبر دی مین نے اُنکو کہا عروہؓ نے تھا یہ صدقہ حضرت علیؓ کے ہاتھ مین
منع کیا حضرت علیؓ نے عباسؓ کو اُس سے اور غلبہ کیا اُنپر بعد ازان حضرت حسنؓ بن علی کے ہاتھ مین تھا بعد ازان حضرت حسینؓ کے پاس بعد ازان علی بن
حسین اور حسن بن حسینؓ کے پاس کہ یہ دونون نوبت بنوبت رکھتے تھے اُسکو بعد ازان زید بن حسن رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کے پاس ہا اور یہ صدقہ رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا ہی ساتھ راستی کے یہ حدیث بخاری کا مختصر ہی اور یہ حدیث کتاب المغازی مین بیچ قصہ بنی نضیر کے ہی اور کتاب الخمس مین بھی مانند اُسکے آیا ہی
ساتھ تفاوت بعضے الفاظ کے اور یہ بھی بخاری مین ہی حضرت عائشہؓ سے کہ فاطمہؓ اور عباسؓ آئے حضرت ابوبکرؓ کے پاس اس حال مین کہ طلب کرتے
تھے میراث زمین فدک سے اور حصہ خیبر سے پس کہا ابوبکرؓ نے کہ سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے میراث نہین چھوڑتے ہین ہم جو کچھ چھوڑینگے ہم

وغیر ذالک اور یہ بعد حضرتؐ کے اور کسی امام کے لیے درست نہین اور بنو نضیر یعنی زمین اُنکی کہ بعد جلاوطن کرنے اُنکے کے ہاتھ لگی تھی اور فدک نام
ایک قریہ کا ہے قریات خیبر سے اور تھی حضرتؐ کے لیے آدھی زمین اُسکی کہ صلح کی اہل اُسکے سے آدھی زمین اُسکی پر پس وہ بھی خاص حضرتؐ کے لیے تھا اور خیبر کو دو طرح
مذکور کے اسلیے تقسیم کیا کہ خیبر کے گانون بہت تھے بعضے تو بقہر فتح کیے گئے تھے اُنھین سے حضرتؐ خمس لیتے تھے اور بعضے بصلح فتح کئے گئے تھے بغیر
قتال کے وہ فئی تھے خاص حضرتؐ کے لیے تقسیم کرتے تھے اُسکو جہان مناسب جانتے تھے اپنے حوائج مین اور اپنے اہل پر اور مصالح مسلمین پر پس
مقتضی ہوئی قسمت برابری اُسکو کہ ہو تمام اُسکا درمیان حضرتؐ کے اور لشکر مسلمین کے تین حصے ہوئے ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ جَمَعَ بَنِيْ مَرْوَانَ حِيْنَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ فَدَكُ فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا وَيَعُوْدُ مِنْهَا عَلٰى صَغِيْرِ بَنِيْ هَاشِمٍ وَيُزَوِّجُ مِنْهَا اَيِّمَهُمْ وَاِنَّ فَاطِمَةَ سَاَلَتْهُ اَنْ يَّجْعَلَهَا لَهَا فَاَبٰى فَكَانَتْ كَذٰلِكَ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهِ فَلَمَّا اَنْ وُلِّيَ اَبُوْ بَكْرٍ عَمِلَ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَيَاتِهِ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهِ فَلَمَّا اَنْ وُلِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَمِلَ فِيْهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَا حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهِ ثُمَّ اَقْطَعَهَا مَرْوَانُ ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَرَاَيْتُ اَمْرًا مَنَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ وَاِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ رَدَدْتُهَا عَلٰى مَا كَانَتْ يَعْنِيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

روایت ہے مغیرہؓ سے کہا تحقیق عمر بن عبد العزیز بن مروان بن حکم نے جمع کیا مروان کے بیٹون کو اُسوقت کہ خلیفہ کیا گیا پس کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھا واسطے اُنکے فدک پس تھے خرچ کرتے اموال اُسکے سے یعنی اہل و عیال ور فقرا و مساکین پر اور احسان کرتے تھے اُسمین سے اور چھوٹے لڑکون بنی ہاشم اور نکاح کرتے تھے اُس سے عورتون بے شوہر کا اور مرد بے زن کا اور تحقیق حضرت فاطمہؓ نے سوال کیا تھا حضرتؐ سے یہ کہ دیوین فدک کو واسطے اُنکے پس نہ دیا پس رہا اسیطرح سے بیچ زندگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہانتک کہ وفات ہوئی حضرتؐ کی پس جبکہ خلیفہ کیے گئے ابو بکر صدیقؓ کیا بیچ اُسکے موافق اُس چیز کے کہ کیا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی مین یعنی خرچ کرتے تھے حضرتؐ کے اہل و عیال پر اور بنی ہاشم پر اور نکاح مذکور مین جیسیکہ حضرتؐ کرتے تھے یہانتک کہ وفات ہوئی حضرت ابو بکرؓ کی پس جبکہ خلیفہ کیے گئے عمر بن الخطابؓ کیا اُسمین موافق اُس چیز کے کہ کیا تھا دونون صاحبون نے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ یہانتک کہ وفات ہوئی حضرت عمرؓ کی بھی پھر جاگیر کیا اُسکو مروان نے یعنی اپنے لیے اور اپنے توابع کے لیے بیچ خلافت حضرت عثمانؓ کے یا اپنی بادشاہت مین پھر ہوا عمر بن عبد العزیز بن مروان کے لیے پس دیکھی مین نے ایک چیز کہ نہین دیا اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ کو نہین واسطے میرے سزاوار اور تحقیق مین گواہ کرتا ہون تمکو اسپر کہ تحقیق مین نے پھیر دیا اُسکو اُسطرح پر کہ تھا یعنی آنحضرتؐ کے زمانے مین اور ابو بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کے زمانے مین نقل کی یہ ابوداود نے ف جاننا چاہیے کہ بیچ قصہ اموال بنی نضیر اور فدک اور خیبر کے املاک خالصہ آنحضرتؐ کے سے تھے اور باقی رہے بعد حضرت کے اور واقع جو کچھ کہ واقع ہوا کلام طویل اور قصہ اُسکا عجیب ہے مناسب یہی ہے کہ کچھ اُس سے نقل کرین ہم کتب صحاح مین سے بسبب شہرت اس کلام کے اور جاری ہونے اُسکے کے زبان خاص و عام پر اور واقع ہونے کجی کے بیچ افہام کج روون کے پس صحیح بخاری مین منقول ہے مالک بن اوس بن حدثانؓ سے کہا کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے مجکو اپنے پاس بلایا مین بیٹھا تھا اُنکے پاس کہ اُنکا خادم یرفا نام آیا اور کہا عثمان بن عفانؓ اور عبد الرحمنؓ بن عوف اور زبیر بن العوامؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ دروازے پر بیٹھے ہوئے اذن چاہتے ہین آنے کے لیے کہا آنے دے پس وہ آئے پھر تھوڑی دیر کے بعد یرفا آیا اور کہا کہ عباس و علیؓ اذن چاہتے ہین حکم ہو تو آنے دین کہا آنے دے جب وہ آئے تو عباسؓ نے کہا یا امیر المومنین حکم کرو درمیان ہمارے اور انکے یہ جھگڑتے ہین بیچ اس اموال کے کہ فئی کیا تھا اللہ تعالی نے اپنے رسول پر اموال بنی نضیر سے پس بد کہا دکیا آپس مین علیؓ اور عباسؓ نے پس کہا اُن لوگون نے کہ بیٹھے تھے یا امیر المومنین حکم کرو درمیان اُن دونون کے اور خلاصی دو ایک کو دوسرے سے پس کہا حضرت عمرؓ نے صبر اور سہولت کرو قسم دیتا ہون

اور کھڑے ہوئے اُنکے دروازے پر گرمی آفتاب مین اور عذرخواہی کی اُنسے اور کہا کہ قسم خدا کی قرابت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب تر ہے نزدیک میرے قرابت اپنی سے ولیکن مین کیا کرون کہ سنا ہے مین نے اس حدیث کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ گواہ ہین اسپر پس راضی ہوئین فاطمہ رضہ اور نقل کیے جاتے ہین اس قصے مین اقوال اباطیل کہ نہین اعتماد اُنپر واللہ اعلم بحقیقۃ الحال یہ تقریر ترجمہ حضرت شیخ رحمہ اللہ کے سے لکھی گئی ہے بطور اختصار کے جسکو مفصل دیکھنا منظور ہو اس مقام کا ترجمہ مذکور مین دیکھے واللہ الہادی والموفق

کتاب الصید والذبائح

کتاب ہے بیچ بیان شکار اور جانورون ذبح کیے گئے کے **ف** شکار کرنا حلال ہے غیر حرم مین واسطے غیر محرم کے اور شکار کے مباح ہونے پر وارد ہوئی ہے کتاب و سنت اور منعقد ہوا ہے اسپر اجماع امت اور بیچ رسالہ ابن ابی زید کے کہ امام مالک کے مذہب مین ہے لکھا ہے کہ مکروہ ہے شکار کرنا لہو ولعب کے لیے اور بے قصد لہو ولعب کے مباح ہے اور ثابت نہین ہوا ہے کہ حضرت نے بذات شریف خود کیا ہو ولیکن تقریر اُسکی کی ہے

الفصل الاوّل فصل پہلی

عن عدی بن حاتم قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ارسلت کلبک فاذکر اسم اللہ فان امسک علیک فادرکتہ حیا فاذبحہ وان ادرکتہ قد قتل ولم یاکل منہ فکلہ وان اکل فلا تاکل فانما امسک علی نفسہ فان وجدت مع کلبک کلبا غیرہ وقد قتل فلا تاکل فانک لا تدری ایہما قتل واذا رمیت بسہمک فاذکر اسم اللہ فان غاب عنک یوما فلم تجد فیہ الا اثر سہمک فکل ان شئت وان وجدتہ غریقا فی الماء فلا تاکل متفق علیہ

روایت ہے عدی بن حاتم سے کہ کہا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ چھوڑے تو اپنے کتے کو یعنی ارادہ کرے تو چھوڑنے کتے معلم کا شکار کے لیے پس ذکر کر نام اللہ کا پس اگر پکڑ رکھا کتے نے شکار کو واسطے تیرے اور پایا تو نے اسکو زندہ پس ذبح کر لے اسکو یعنی پس اگر نہ ذبح کریگا اُسکو قصداً حرام ہوگا اسلیے کہ وہ مردار ہے اور اگر پایا تو نے شکار کو کہ مار ڈالا اُسکو کتے نے اور نہ کھایا اُسمین سے پس کھا اسکو اور اگر کھایا پس نہ کھا پس واسطے اسکے نہین کہ بند رکھا کتے نے اس شکار کو اپنے لیے اور اگر پاوے تو ساتھ کتے اپنے کے کتا غیر کا اور حال آنکہ تحقیق مار ڈالا یعنی ایک نے اُنمین سے پس نہ کھا اسلیے کہ تحقیق تو نہین جانتا کہ کس نے اُن دونون مین سے مارا اُسکو یعنی اگر دوسرے کتے نے مارا ہو شاید کہ وہ معلم نہو یا اُسکے چھوڑتے وقت بسم اللہ نکہی ہو اور جسوقت پھینکے تو تیر اپنا پس ذکر کر تو نام اللہ کا پس اگر غائب رہا شکار تجھسے ایکدن پس نہ پایا تو نے اُسمین کچھ نشان سوائے نشان تیر اپنے کے پس کھا تو اگر چاہے اور اگر پاوے تو اُسکو غرق پانی مین یعنی اگرچہ نشان تیر کا رکھتا ہو پس نہ کھا یعنی بسبب احتمال اُسکے کہ پانی سے مرا ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ذکر نام خدا کا یعنی جیسے کہ وقت ذبح کے ذکر کرتے ہین اسلیے کہ چھوڑنا کتے کا بمنزلہ چلانے چھری کے ہے پس ضرور ہے کہنا بسم اللہ کا اُسوقت اور اگر ترک کرے بسم اللہ بھول کر حلال ہے اور اگر ترک کیا اسکو قصداً وقت چھوڑنے کتے کے پھر ڈانٹا کتے کو اور وہ ٹھہر رہا اور بسم اللہ کہی بعد ٹھہرنے کے اور پکڑا اُسنے شکار کو اور مار ڈالا نہین حلال کذا فی فتاوی قاضی خان اور چھوڑنا کتے کا طرف شکار کے مسلمان یا کتابی سے شرط ہے اور اگر کتا بطور خود جاوے اور زخمی کرے تو حلال نہین اور اسی طرح اگر وقت چھوڑنے کی بسم اللہ نکہے مگر یہ کہ زندہ پاوے اور ذبح کرے تو وہ داخل شکار کے نہین اور بند رکھا الخ اس لیے کہ یہ علامت عدم تعلیم کی ہے اور شکار کہ حلال ہے معلم کتے کا حلال ہے اور علامت تعلیم کی ذی ناب یعنی کتے وغیرہ مین یہ ہے کہ تین بار شکار کو پکڑ پکڑ کر چھوڑ دے کھاوے نہین اور ذی مخلب یعنی پنجہ گیر مین یہ ہے کہ پھر آوے جبکہ بلایا جاوے بعد چھوڑنے کے پس اگر باز وغیرہ شکار مین سے کھالیوے تو اُس شکار کا کھانا درست ہے اور اگر کتا وغیرہ کھالیوے تو نہ کھایا جاوے اور اگر بعد تین بار چھوڑنے کے ایک بار بھی کھاوے تو وہ غیر معلم ہے یہانتک کہ دوبارہ معلم ہو جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا اور کتا غیر کا یعنی کتا کہ چھوڑا ہوا اسکو کسی نے یا چھوڑا ہو بغیر بسم اللہ کے قصداً یا چھوڑا ہو اسکو اُسنے کہ نہین حلال ذبح کیا ہوا اسکا مانند مجوس کے اور اگر غائب رہا الخ کہا علما ہمارے نے کہ شرط ہے

صدقہ ہی کھاتی ہی آل محمد اس مال مین سے قسم خدا کی قرابت رسول خدا کی محبوب تر ہی نزدیک میرے کہ صلہ کرو نمین ساتھ اُسکے اور نگاہ رکھون مین حق اُسکا
اس سے کہ صلہ کرو نمین قرابت اپنی کو اور جامع الاصول مین حدیث مذکور کو روایت بخاری اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی سے لایا ہی اور کہا کہ کہا
ابوداؤد نے کہ طلب اور سوال عباس رضؓ اور علی رضؓ کے حضرت عمر رضؓ سے یہ تھی کہ اس مال کو درمیان اُنکے آدھون آدھ بانٹ دین اور سو نہین نہ یہ کہ نہ جانتے
تھے قول آنحضرت صلعم کا کہ ہم میراث نہین چھوڑتے ہین وہ نہ طلب کرتے تھے مگر صواب کو بس حضرت عمر رضؓ نے کہا کہ مین نام تقسیم کا اُسپر نہین رکھتا ہون
چھوڑتا ہون اُسکو بحال خود جیسے کہ ہی اور لایا ہی بخاری کتاب الخمس مین عروہ بن زبیر سے کہ عائشہ رضؓ نے خبر دی اُنکو کہ فاطمہ رضؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے طلب کیا ابوبکر صدیق رضؓ سے بعد وفات آنحضرت صلعم کے کہ دیوین اُنکو میراث اُنکی اُس چیز سے کہ چھوڑا ہی اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس چیز سے
کہ فئی کیا خدا تعالیٰ نے اُنپر پس کہا ابوبکر رضؓ نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَۃٌ پس خفا ہوئین فاطمہ رضؓ اور ہجران کیا ابوبکر سے
پس ہمیشہ تھین ہجران کرنے والین اُنسے یہانتک کہ وفات پائی اور زندگانی حضرت فاطمہ رضؓ کی بعد حضرت کے چھ مہینے تھی اور کہا حضرت عائشہ رضؓ نے
تھین فاطمہ رضؓ کہ سوال کرتی تھین ابوبکر رضؓ سے حصہ اپنا اُس چیز سے کہ چھوڑا آنحضرت صلعم نے خیبر اور فدک سے اور صدقہ اُنکا کہ مدینہ مین تھا پس انکار کیا ابوبکر رضؓ نے اور کہا
کہ نہین مین چھوڑنیوالا کسی چیز کو اُس چیز سے کہ عمل کرتے تھے ساتھ اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عمل کرتا ہون مین جو کچھ کہ عمل کرتے تھے اُسمین آنحضرت صلعم اور
مین ڈرتا ہون کہ اگر ترک کرون کسی چیز کو امر آنحضرت صلعم سے میل کرونگا حق سے پس صدقہ اُنکا کہ مدینہ مین تھا سپرد کیا اُسکو عمر رضؓ نے علی رضؓ اور عباس رضؓ کو اور خیبر اور
فدک حضرت عمر رضؓ نے اپنے پاس رکھا اور کہا کہ یہ صدقہ رسول صلعم خدا کا ہے تھے یہ واسطے حقوق حضرت صلعم کے کہ پیش آتے تھے اور سپرد کیا اُنکو اُسکو کہ والی امر تھا
پس وہ ابتک اسی حال پر ہین اور روایت مین حضرت ابوبکر رضؓ کے جواب مین آیا ہی کہ بعد نقل کرنے حدیث لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَاہُ صَدَقَۃٌ کے فرمایا یہ مال
میرے ہاتھ مین نہین جب مر جاؤنگا تو اُسکے ہاتھ مین ہوگا کہ والی امر ہو بعد میرے اور مانند اُنکے اور بہت سی روایتین آئی ہین صحاح ستہ مین طرق متعددہ سے
اور یہان سے ظاہر ہوتا ہی کہ حدیث لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَاہُ صَدَقَۃٌ اور ہونا اموال آنحضرت صلعم کا مشترک درمیان مسلمانون کے اور مصالح اُنکے کے اور
تفویض امر اُسکے کا ساتھ والی کے متفق علیہ ہی درمیان صحابہ کے حتی کہ حضرت علی رضؓ اور حضرت عباس رضؓ کے اور مخصوص ساتھ ابوبکر رضؓ کے نہین رضی اللہ
عنہم اجمعین ولیکن اشکال یہان یہ وارد ہوتا ہی کہ اگر دینا اس اموال کا علی رضؓ اور عباس رضؓ کو صواب تھا تو کیون نہ دیا حضرت عمر رضؓ نے اُنکو پہلی بار اور اگر صواب
نہ تھا تو کیون دیا آخر کو جواب یہ کہ نہ دیا پہلے اس طرح پر کہ طلب کرتے تھے وہ یعنی ملک کر دینا اور دیا آخر کو بروجہ تصرف و تولیت کے جیسے کہ آنحضرت
صلعم تصرف کرتے تھے کہا خطابی نے کہ یہ قضیہ مشکل ہی اس لیے کہ علی رضؓ اور عباس رضؓ نے جب کیا یہ صدقہ حضرت عمر رضؓ سے شرط مذکور پر اور اُنھون نے
اعتراف بھی کیا کہ آنحضرت صلعم کی میراث نہین اور بزرگون مہاجرین کے نے اُسکی گواہی دی پھر کیون خصومت کی وجہ اسکی یہ ہی کہ شرکت تولیت مین
اُنپر شاق آئی اور طلب کی قسمت تا ہر کوئی اپنے حصے مین مستقل ہو ساتھ تدبیر و تصرف کے پس نہ تقسیم کی حضرت عمر رضؓ تا نہ جاری ہو اُسپر نام ملک کا اسلیے
کہ قسمت املاک مین ہوتی اور ساتھ دراز ہونے زمانے کے گمان ہوتا ہی ملک کا کذا قالوا اور مشکل تر اس سے قضیہ فاطمہ زہرا رضؓ کا ہے اسلیے کہ اگر کہین ہم حضرت
فاطمہ رضؓ جاہل تھین ساتھ اس سنت کے تو بعید ہی اور اگر کہین کہ شاید اتفاق نہ پڑا ہو اُنکو اس حدیث کے سننے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ اشکال
آتا ہی کہ بعد سننے حدیث کے ابوبکر رضؓ سے اور گواہی دینے صحابہ کے ساتھ اُسکے کیون نہ قبول کی اور غصہ ہوئین اور اگر غصہ پہلے سننے حدیث کے تھا تو
کیون باز نہ آئین غضب سے حتی کہ اتنا طول کھنچا اور تا زندگی مہاجرت کی ابوبکر رضؓ سے جواب اسکا کرمانی نے بیچ شرح بخاری کے یہ لکھا ہی کہ اسی غضب فاطمہ رضؓ کا
ایک امر تھا کہ حاصل ہوا بمقتضاے بشریت کے اور جاتا رہا بعد اُسکے اور مراد ہجران سے انقباض اور کوفت طبیعت ہی ملاقات سے نہ ہجران محرم یعنی
ترک سلام اور مانند اُسکے کے انتہی اور بعضی روایات مین آیا ہی کہ جب واقع ہوا درمیان ابوبکر رضؓ اور فاطمہ رضؓ کے جو کچھ کہ واقع ہوا تو گئے ابوبکر رضؓ فاطمہ رضؓ کے پاس

ساتھ کتے غیر سدھے اپنے کے پس پایا تو ذبح کرتا اسکا یعنی زندہ پایا اور ذبح کیا پس کھا اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ کھا انکے باسنون مین
یعنی واسطے احتیاط کے بموجب قول آنحضرت کے دع مایریبک الی مالا یریبک اور احتراز فرمایا استعمال ظروف اُنکے سے کہ مستعمل ہین اُنکے ہاتھ مین
اگرچہ بعد دھونے کے ہو اور نفرت کرنے کو مخالفت اُنکی سے بطریق مبالغہ کے اور یہ تقویٰ ہی اور ما بعد اسکے حکم فتوی کا ہے اور دھو و اُنکو یہ امر وجوب
کے لیے ہی جبکہ ہو ظن غالب اُنکی نجاست پر اور امر استحباب کے لیے ہی جبکہ ہو خلاف اُسکے اور کہا ابن ملک نے کہ حکم کیا آنحضرت نے ساتھ دھونے
ظروف کفار کے بیچ اُن باسنون کے کہ یقین ہو اُنکی نجاست کا اور یقین نہو تو کراہت تنزیہی ہے اور نقل کیا برماوی نے کہ ظاہر اس حدیث
سے معلوم ہوتا ہی کہ اگر اور ظروف سوائے اُنکے ظروف کے پائے جاوین تو اُنکے ظروف مین دھوکر بھی نہ کھاوے ولیکن فقہانے لکھا ہے کہ جائز ہے
استعمال اُنکے ظروف کا بعد دھونے کے بلا کراہت خواہ پائے جاوین اور ظروف یا نہ پائے جاوین پس حمل کیجاوے کراہت حدیث مین اسپر کہ مراد وہ
ظروف ہین کہ پکاتے ہین اُنمین گوشت سور کا اور پیتے ہین اُنمین شراب اور مقرین نجاست کے لیے پس یہ مکروہ ہین واسطے گھناؤنے ہونے اُنکے کے
ہر چند کہ دھوئے جاوین اور مراد فقہا کی وہ ظروف ہین کہ مستعمل نہین ہین غالبًا نجاسات مین ذکر کیا ہی اسکو ابوداؤد نے اپنی سنن مین **ع وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ فَكُلْ مَالَمْ يُنْتِنْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ثعلبہ سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پھینکے تو تیر اپنا پس غائب ہو وے تجھسے یعنی شکار پھر پاوے تو شکار یعنی اور نہ پاوے تو اُس مین مگر اثر تیر اپنے کا
پس کھا جبتک نہ متغیر ہو نقل کی یہ مسلم نے **ف** لکھا ہی علما ہمارے نے کہ یہ بطریق استحباب کے ہی والا بو کرنا گوشت کا موجب حرمت اُسکے کا نہین ہی
ایک روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نے گوشت بو کیا ہوا کھایا ہی اور کہا نووی نے کہ نہی کھانے گوشت بدبودار سے محمول ہے تنزیہ نہ تحریم پر اور
اسی طرح اور کھانے بدبودار مگر یہ کہ خوف ہو اُنمین ضرر کا **ع وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الَّذِيْ يُدْرِكُ صَيْدَهٗ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَكُلْهُ
مَالَمْ يُنْتِنْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ثعلبہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بیچ حق اُس شخص کے کہ پاوے شکار اپنے کو بعد تین دن کے
پس کھا اسکو جبتک کہ نہ بو کرے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هُنَا اَقْوَامًا حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ
يَأْتُوْنَنَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِيْ اَيَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اَمْ لَا قَالَ اذْكُرُوْا اَنْتُمُ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا
عرض کیا اصحابؓ نے یا رسول اللہ تحقیق یہان کتنی قوم ہین کہ قریب ہی زمانہ اُنکا ساتھ شرک کے یعنی نو مسلم ہین اور ہنوز احکام اسلام کے تمام وکمال
نہین سیکھے ہین لاتے ہین ہمارے پاس گوشت نہین جانتے ہین ہم آیا ذکر کرتے ہین اُنپر نام خدا کا یا نہین فرمایا ذکر کرو تم نام اللہ کا اور کھاؤ نقل کی
یہ بخاری نے **ف** معنی حدیث کے یہ نہین ہین کہ بسم اللہ کہنا تمھارا اب قائم مقام ہوتا ہی بسم اللہ کہنے ذبح کرنیوالے کے بلکہ بیان فرمایا کہ بسم اللہ کہنا مستحب ہے
وقت کھانے کے اور تم جو نہین جانتے ہو ذکر کرنا بسم اللہ کا وقت ذبح کے صحیح ہی کھانا اسکا جبکہ ہو ذبح کرنیوالا ان لوگون سے کہ صحیح ہی کھانا ذبح کیے ہوے
اُنکے کا بسبب حمل کرنے حال مسلمان کے صلاح پر اور گمان نیک کرنیکے اسپر **ع ج وَعَنْ** اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ هَلْ خَصَّكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ اِلَّا مَا فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ هٰذَا فَاَخْرَجَ صَحِيْفَةً فِيْهَا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ
وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهٗ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی طفیل سے کہ کہا پوچھے گئے حضرت علیؓ کہ آیا مخصوص وممتاز کیا ہی تمکو یعنی اہلبیت کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کسی چیز کے
یعنی احکام سے اور ون کو وہ نہ فرماتے ہون پس فرمایا حضرت علیؓ نے کہ نہین خاص کیا ہمکو ساتھ کسی چیز کے ایسی چیز کہ نہ عام کیا ہو ساتھ اُسکے لوگونکو
لیکن وہ چیز کہ بیچ اس غلاف تلوار میری کے ہی یعنی نہین جانتا مین کہ آیا وہ خاص ہین ساتھ ہمارے یا عام ہین سب کے لیے بھی پس نکالا حضرت علیؓ نے

حلال ہونے کی ساتھ پھینکنے تیر کے کہنا بسم اللہ کا اور پہونچنا زخم کا اور یہ کہ نہ بیٹھ رہے شکار کے ڈھونڈھنے سے اگر غائب ہو شکار اس حال مین کہ تیر اُسکے
لگا ہوا ہو اس لیے کہ روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب مصنف مین اور طبرانی نے اپنی معجم مین ابی رزین سے اُنھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے نقل کیا بیچ مقدمہ شکار کے کہ چھپ گیا شکار ہی سے فرمایا لعل ہوام الارض قتلہ اور روایت کی عبدالرزاق نے مانند اسکی عائشہ سے بطریق مرفوع
کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی چھوڑے کتا شکار پر پھر مار ڈالے وہ اُسکو تو وہ حلال ہی اور اسی طرح تمام جوارح معلم یعنی چیتا اور باز اور مانند
اُنکے اور شرط یہ ہی کہ ہو جارحہ معلم اور نہین حلال ہی مارا ہوا غیر معلم کا ش ح ع **وَعَنْهُ** قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ
كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ إِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ قَالَ كُلْ مَا خَزَقَ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَهُ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عدی رض سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق ہم چھوڑتے ہین کتے سدھے ہوؤن کو فرمایا کھا اُس چیز کو کہ پکڑ رکھین کتے تیرے لیے کہا
مین نے اور اگرچہ مار ڈالین فرمایا اور اگرچہ مار ڈالین کہا مین نے تحقیق ہم پھینکتے ہین تیر بن پرون کا فرمایا کھا اُس چیز کو کہ زخمی کر دے یعنی جس شکار مین
وہ تیر سیدھا جا لگے بھال کی طرف سے اور مار ڈالے اُسکو کھا لے اور وہ چیز کہ پہونچے ساتھ چوڑان اپنی کے یعنی لگے اسطرح کہ زخمی نکرے شکار کو پس قتل
کرے اُسکو پس تحقیق وہ وقیذ ہی پس مت کھا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف معراض کہتے ہین اُس تیر کو کہ پر نہین ہوتا اُسمین اور چوڑا جاتا ہی اور لگتا ہی
چوڑا اور وقیذ اور موقوذ وہ جانور ہی کہ مارا جاوے ساتھ غیر تیز چیز کے لکڑی ہو یا پتھر یا اور کچھ اور اتفاق رکھتے ہین علما اسپر کہ جب شکار کرے ساتھ
معراض کے پس قتل کرے شکار کو ساتھ تیزی اپنی کے تو حلال ہی اور اگر قتل کرے اُسکو ساتھ چوڑاؤ اپنے کے تو نہین حلال اور کہا علما نے کہ نہین
حلال ہی وہ شکار کہ مارے اُسکو ساتھ بندقہ کے یعنی گولی اور غلہ کے بسبب حدیث معراض کے اور معراض کے چوڑا لگنے سے اسلیے نہین حلال ہوتا کہ ضرور ہی
اُسمین زخمی کرنا تاکہ متحقق ہون معنی ذبح کے اور چوڑاؤ معراض کا نہین زخمی کرتا اور اسی لیے اگر قتل کرے اُسکو بندقہ ثقیلہ تیز تو حرام ہوتا ہی شکار اسلیے
کہ بندقہ توڑتا ہی ہڈی کو اور زخمی نہین کرتا پس ہوتا ہی مانند معراض کے لیکن اگر ہو بندقہ ہلکا تیز تو نہین حرام کرتا بسبب تحقیق موت کے ساتھ زخم کے
اور اگر پھینکے شکار پر چھری یا تلوار اگر لگے اُسکی تیزی کے رخ سے کھایا جاوے والا نہین اور اگر مارے شکار کے پتھر تو اگر ہو پتھر بھاری نہ کھایا جاوے اگرچہ
زخمی کرے بسبب احتمال اسکے کہ اُسنے قتل کیا ہو ساتھ ثقل اپنے کے اور اگر پتھر ہلکا ہو اور ہو اُسمین تیزی اور زخمی کر دے وہ تو کھایا جاوے بسبب
تیقن موت کے ساتھ زخم کے اور اصل اسمین یہ ہی کہ اگر موت حاصل ہو بسبب زخم کے ساتھ یقین کے تو کھایا جاوے اور اگر حاصل ہو ساتھ ثقل کے
یا شک ہوا اسمین تو نہ کھایا جاوے وجوباً یا احتیاطاً ش ع **وَعَنْ** أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ أَفَنَأْكُلُ
فِي آنِيَتِهِمْ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصْلُحُ لِي قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ آنِيَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ
فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ وَمَا
صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی رض سے
کہ کہا کہا مین نے اے نبی اللہ تحقیق ہم ہین بیچ زمین قوم اہل کتاب کے آیا پس کھاوین ہم بیچ باسنون اُنکے اور ہم بیچ زمین شکار کے ہین یعنی وہان شکار
بہت ہی شکار کرتا ہون مین ساتھ کمان اپنی کے یعنی تیر سے اور ساتھ کتے اپنے کے کہ نہین سدھا ہوا اور ساتھ کتے اپنے کے کہ سدھا ہوا ہی پس کیا درست ہے
واسطے میرے فرمایا اے پر وہ چیز کہ ذکر کیا تو نے باسنون اہل کتاب کے سے پس اگر پاؤ تم سوا اُن باسنون کے بیچ نہ کھاؤ اُنکے باسنون مین اور اگر نہ پاؤ سوا
اُنکے باسنون کے پس دھو ڈالو اُنکو اور کھاؤ اُنمین وہ چیز کہ شکار کی تو نے ساتھ کمان اپنی کے پس ذکر کیا تو نے نام اللہ کا یعنی اول تیر مارنے مین پس
کھا اور وہ جانور کہ شکار کیا تو نے ساتھ کتے سدھے ہوئے اپنے کے پس ذکر کیا تو نے نام اللہ کا یعنی وقت چھوڑنے اُسکے کے پس کھا اور جو شکار کیا تو نے

فَذَبَحَتْهَا بِهٖ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهٗ بِأَكْلِهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے کعب بن مالکؓ سے یہ کہ تھا واسطے اُنکے ریوڑ چرتا تھا سلع پر کہ نام ہے پہاڑ کا مدینہ مین پس دیکھی ایک لونڈی ہماری نے بکری ریوڑ مین کہ مرتی ہے پس توڑا ایک ٹکڑا پتھر کا پس ذبح کی بکری ساتھ ٹکڑے پتھر کے پھر پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کعبؓ نے یہ کہ حلال ہے کھانا اُسکا یا نہین پس حکم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبؓ کو ساتھ کھانے اُسکے کے نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے شدادؓ بن اوس سے کہ نقل کی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق اللہ تعالی نے لازم کیا احسان کرنا ہر چیز پر حتی کہ قتل کرنے مین اور ذبح کرنے مین پس جسوقت کہ قتل کرو تم یعنی کسی کو قصاص مین یا حد مین پس اچھی طرح قتل کرو یعنی ایذا نہو قتل کرنے مین تلوار تیز ہو اور جلدی قتل کرو اور جسوقت کہ ذبح کرو کسی جانور کو پس اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ تیز کرے ایک تمہارا چھری اپنی کو اور آرام دے جانور مذبوح کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** آرام دے الخ یعنی چھوڑ دے اُسکو تاکہ مر جاوے اور سرد ہو جاوے اوپر کا جملہ اور یہ بیان ہے احسان کرنیکا ذبح مین کہ تیز چھری سے جلدی ذبح کرے اور بعد ذبح کے ٹھنڈا ہو جانے دے کہا ہے علما ہمارے نے کہ مکروہ ہے پوست کھینچنا جانور کا پہلے ٹھنڈے ہونے کے اور مستحب ہے یہ کہ نہ تیز کرے چھری سامنے ذبیحہ کے اور نہ ذبح کرے ایک کو سامنے دوسرے کے اور پاؤن کھینچکر نہ لیجاوے ذبح کی جگہ اُسکو کہ ارادہ اُسکے ذبح کا رکھتا ہے ش ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى أَنْ تُصْبَرَ بَهِيْمَةٌ أَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرماتے تھے اس سے کہ نشانا ٹھہرایا جاوے چارپایہ یا غیر اُسکا واسطے قتل کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جیسے یہان چوزنگ کاٹتے ہین بکری وغیرہ کے یا کسی جانور جیتے پر تیر وغیرہ سے نشانہ لگاتے ہین اس سے منع فرمایا یہ معنی ہین کہ منع فرمایا اس سے کہ بند کیا جاوے جانور بغیر دانہ پانی کے یہان تک کہ مر جاوے **وَعَنْهُ** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اُس شخص کو کہ ٹھہراوے نشانا اُس چیز کو کہ اُسمین روح ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پکڑو نشانہ اُس چیز کو کہ اُس مین روح ہو نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہ نہی تحریم کے لیے ہے بموجب قول حضرت کے لعن اللہ من فعل ہذا اور اسمین عذاب دینا حیوان کا اور ضایع کرنا مال کا ہے ش ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مارنے سے منھ پر یعنی آدمی کے یا جانور کے منھ پر طمانچہ یا کوڑا وغیرہ نہ مارے اور منع فرمایا داغ دینے سے منھ پر نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْهُ** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ وَقَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهٖ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِيْ وَسَمَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گذرا ایک گدھا اس حال مین کہ تحقیق داغ دیا گیا تھا اُسکے منھ پر فرمایا لعنت کرے اللہ اُس شخص کو کہ داغا ہے اُسکو نقل کی یہ مسلم نے **ف** اگر کہا جاوے کہ لعنت کی حضرتؐ نے داغنے والے کو حالانکہ منع کیا گیا ہے لعنت کرنے مسلمان کے سے جواب یہ کہ احتمال ہے کہ داغنے والا مسلمان نہو یا ہو اہل نفاق سے اور احتمال ہے یہ کہ بد دعا نہو بلکہ اخبار بالغیب ہو کہ وہ مستحق اسکا ہو اور جاننا چاہیے کہ داغنا منھ پر منع ہے بالاجماع خواہ آدمی ہو خواہ اور حیوانات لیکن جانور زکوٰۃ وجزیہ کو داغنا سوائے منھ کے بعضون نے مستحب کہا ہے اور جائز ہے غیر اُنکے کی لیے اور مقصود تمیز وتعین ہے اور آدمی کے داغنے مین اخبار وآثار قولاً وفعلاً مختلف آئے ہین بعضے اقوال دلالت کرتے ہین اس پر کہ اچھا نہین اور بعضے اوپر مدح ترک کے اور بعضے اوپر نہی کے اُس سے اور فعل دلالت کرتا ہے جواز پر آیا کہ آنحضرتؐ نے بھیجا ایک طبیب کو ابی بن کعبؓ پاس پس فصد کی اُسنے اور داغا اور جب زخمی ہوئے سعدؓ بن معاذ اذن دیا آنحضرتؐ نے اُنکو داغ دینے کا اور جب ورم ہوا اور داغ دیا اور داغا جابرؓ کو اور سعد

ایک کاغذ کہ اُسمین تھے یہ احکام کہ لعنت کرے اللہ اُس شخص کو کہ ذبح کرے جانور سواے نام اللہ کے اور لعنت کرے اللہ اُس شخص کہ چرا وے نشان زمین کا
اور ایک روایت مین ہی جو شخص کہ تغیر تبدل کرے علامت زمین کی اور لعنت کرے اللہ اُس شخص کو کہ لعنت کرے اپنے باپ کو اور لعنت کرے اللہ
اُس شخص کو کہ ٹھکانا دے بدعتی کو نقل کی یہ مسلم نے ف نشان زمین کا یعنی پتھر وغیرہ سرحد کا کہ جُدا ہوتے ہین اُس سے حدود یعنی تغلب سے زمین ہمسایہ
کی دبا لینا چاہتا ہی اور لعنت کرے اپنے باپ کو صریحا کسی کے باپ کو لعنت کرے وہ اسکے باپ کو لعنت کرے چونکہ یہ سبب ہوا لعنت کا گویا کہ
اسی نے لعنت کی اور ٹھکانا دے بدعتی کو اور حمایت کرے بدعتی کی کہ دین مین کچھ بات نکالے کہ اصل مین نہ تھی اور خلاف سنت اور تغیر کرنیوالی سنت کی ہی
وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ
اسْمُ اللهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْهُ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشِ وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ
بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هٰكَذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی رافع بن خدیج سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق ہین ملنے والا ہون دشمنون سے یعنی کفار سے کل کو اور نہین ساتھ ہمارے چھریان
یعنی شاید کہ چھریان ساتھ نہون کیا پس ذبح کرون ساتھ کھپانچ کے فرمایا جو چیز کہ بہاوے خون کو اور ذکر کیا جاوے نام اللہ کا اُسپر پس کھا یعنی جائز ہی کھانا
اُس جانور کا کہ ذبح کیا جاوے ایسی چیز سے کہ بہاوے خون کو خواہ لوہا ہو یا اور کچھ اور اسپر اتفاق ہی علما کا سواے دانت اور ناخن کے اور بیان کرونگا تجھسے
حال ہر ایک کا اسے پر دانت پس ہڈی ہی اور اما پر ناخن پس چھریان ہین حبشیون کی اور پہنچے ہم لوٹ اونٹون اور بکریون کی پس بھاگا انمین سے ایک
اونٹ پس مارا اُسکو ایک شخص نے تیر پس بند کیا اُسکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے اُن اونٹون کے یعنی درمیان اُن بھاگنے والے
نفرت رکھنے والے ہین لوگون سے مانند بھاگنے والے اور نفرت رکھنے والون کے جنگلی جانورون مین سے پس جسوقت کہ غالب ہون تمپر اُن اونٹون مین سے
کوئی اونٹ پس کرو ساتھ اُسکے اسیطرح نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پس ہڈی ہی اور ہڈی سے ذبح روا نہین اور شیخ ابن صلاح نے کہا کہ نہین جانتا مین
بعد از بحث اور تفتیش کے واسطے منع ہونے ذبح کے ساتھ ہڈی کے معنی کہ عقل مین آوین اور اسیطرح کہا شیخ عبد السلام نے اور حدیث مین اسیقدر فرمایا ہی
کہ دانت سے جائز نہین اس لیے کہ ہڈی ہی اور نووی نے کہا کہ علت اسکی یہ ہی کہ ہڈی نجس ہو جاتی ہی خون سے جسوقت کہ ذبح کیا جاوے ساتھ اُسکے
جانور اور ہڈی کے نجس کرنیسے نہی واقع ہوئی ہی اس لیے کہ خوراک جنات کی ہی اور اما پر ناخن الخ یعنی ناخن سے ذبح کرنیمین تشبیہ ہی ساتھ حبشیون کے
اس فعل شنیع مین کہ مخصوص ہی ساتھ اُنکے اور حبشی کافر ہین نصاریٰ اور ہمکو حکم ہی ساتھ مخالفت کرنے اُنکے کے اور جاننا چاہیے کہ منع کرنا ذبح کرنے سے
ساتھ دانت اور ناخن کے مطلق ہی تینون امامون کے نزدیک اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک جائز نہین اُن دانتون اور ناخنون سے کہ بجاے خود ہون یعنی منہ اور
ہاتھ مین اور جائز ہی اُن دانتون اور ناخنون سے کہ اُکھڑے ہون اور مضائقہ نہین ہی اُس ذبح کے کھانے کا ولیکن یہ ذبح مکروہ ہی اور شاخ بھی یہی حکم
رکھتا ہی دلیل اور امامون کی مطلق ہونا حدیث مذکور کا ہی اور دلیل ہماری قول آنحضرت صلعم کا ہی کہ فرمایا انہر الدم بما شئت اور افرا الاوداج اور یہ حدیث
رافع کی محمول ہی بغیر اکھاڑے پر اس لیے کہ حبشی اسیطرح کرتے تھے اور کرو ساتھ اسکے اسیطرح معنی یہ ہین کہ اگر بھاگے جانور گھر کا پلا ہوا قسم اونٹ اور گاے
اور بکری وغیرہ سے تو وہ مانند شکار وحشی کے ہی بیچ حکم ذبح کے پس تمام اجزا اُسکے جاے ذبح کے ہین اور شاید کہ تخصیص اونٹ کی اس لیے ہی کہ توحش
اُسمین بہت ہوتا اور ایسا ہی حکم اُس صورت مین ہی کہ اونٹ وغیرہ کنوین اور مانند اُسکے مین گر پڑے پس ذبح دو قسم پر ہی اور اختیاری اور اضطراری
اختیاری ساتھ جراحت کے ہی درمیان لبہ اور لحیین کے اور کاٹنے رگون کے یا ساتھ نحر کے یعنی نیزہ وغیرہ مارنے کے سینہ مین اور اضطراری ساتھ
زخمی کرنیکے ہی جس جگہ ہو ف ح ہرع وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ غَنَمٌ تَرْعَى بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا

یا رسول اللہ پھینکتا ہوں میں تیر شکار پر پھر پاتا ہوں میں اُسمیں اگلے دن تیر اپنا فرمایا جسوقت کہ جانے تو کہ یہ تیر تیرے نے قتل کیا اُسکو اور نہ دیکھے اُس میں نشان کسی درندے کا پس کھا یعنی اگر نشان درندے کا پاوے تو مت کھا اور اسیطرح اگر اثر کسی اور کے تیر کا پاوے تو بھی مت کھا نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نُهِينَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا منع کیے گئے ہم کھانے شکار کتے مجوس کے سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی جو شکار کرے مجوسی اپنے کتے سے یا مسلمان کے کتے سے حلال نہیں کھانا اُسکا مگر زندہ پاوے اور ذبح کرلے اُسکو اور اگر مسلمان مجوسی کے کتے سے شکار کرے تو حلال ہے اور اگر مسلمان و مجوسی دونوں کتے کے چھوڑنے میں یا تیر لگانے میں شریک ہوں اور ماریں شکار کو تو حلال نہیں اور اسمیں دلیل ہے اسپر کہ جس کافر کا ذبح کیا ہوا نہیں حلال وہ اگر کتے وغیرہ سے شکار کرے تو وہ بھی نہیں درست شرح **وَعَنْ** اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَاشْرَبُوْا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنیؓ سے کہ کہا کہا میں نے یارسول اللہ تحقیق ہم ہیں اہل سفر گذرتے ہیں یہود اور نصاریٰ اور مجوس پر پس نہیں پاتے ہم سوا باسن اُنکے کے فرمایا پس اگر نہ پاؤ تم سوا باسن اُنکے کے پس دھوؤ اُنکے باسنوں کو ساتھ پانی کے پھر کھاؤ اُنمیں اور پیو نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ سَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا اَتَحَرَّجُ مِنْهُ فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِيْ صَدْرِكَ شَيْءٌ ضَارَعْتَ فِيْهِ النَّصْرَانِيَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے قبیصہ بن ہلبؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے طعام نصاریٰ کے سے کہ کھائیں یا نہیں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ پوچھا حضرتؐ سے ایک شخص نے پس کہا اُس شخص نے کہ تحقیق کھانوں میں سے ایک کھانا ہے یعنی کھانا یہود و نصاریٰ کا کہ پرہیز کرتا ہوں میں اُس سے پس فرمایا حضرتؐ نے کہ نہ آوے بیچ سینہ تیرے کے کچھ یعنی شک و شبہہ مشابہ ہوا تو بیچ اسکے نصرانیت کے تئیں نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یعنی مشابہ ہوا تو بسبب اسکے اہل ملت نصرانیت کے تئیں کہ وہ پرہیز کرتے ہیں جبکہ واقع ہوتا ہے اُنکے دل میں کہ یہ حرام ہے یا مکروہ اور یہ بیچ معنی تعلیل کے ہے اور معنی یہ ہیں کہ نہ پرہیز کیا اور بے دلیل شک و شبہہ میں مت پڑ اور ملت حنفیہ سہل کے عمل ظاہر کر اگر پرہیز کریگا تو مشابہ ہوگا نصرانیت کے اسلیے کہ یہ داب نصاریٰ کے سے ہے اور تخصیص نصرانیت کی اس سبب سے کی کہ سائل عدی بن حاتم تھے اور وہ نصرانی تھے پہلے اسلام کے شرع **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِيَ الَّتِيْ تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی درداؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے مجثمہ کے سے اور مجثمہ وہ جانور ہے کہ کھڑا کیا جاوے اور مانند نشانے کے ٹھہراکر تیر سے ماریں نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یہ تفسیر مجثمہ کی کسی راوی نے کی ہے اور نہی اس سے اسلیے کی کہ یہ قتل ذبح نہیں ہے پس فعل منع ہے اور اُس جانور کا کھانا حرام ہے شرع مولانا **وَعَنِ** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنِ الْخَلِيْسَةِ وَاَنْ تُوْطَاَ الْحَبَالٰى حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِيْ بُطُوْنِهِنَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى سُئِلَ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ فَقَالَ اَنْ يُّنْصَبَ الطَّيْرُ اَوِ الشَّيْءُ فَيُرْمٰى وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِيْسَةِ فَقَالَ الذِّئْبُ اَوِ السَّبُعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَاْخُذُ مِنْهُ فَيَمُوْتُ فِيْ يَدِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّذَكِّيَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عرباض بن ساریہؓ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دن خیبر کے کھانے ہر کچلی والے کے سے یعنی جو حیوان کہ پھاڑتا ہو کچلی سے مانند شیر اور بھیڑیے اور چیتے اور ریچھ اور بندر اور سور اور مانند اُنکے کے اور منع فرمایا کھانے ہر پنجہ والے کے سے پرندوں میں سے یعنی جو کہ شکار کرتا ہے پنجہ سے مانند باز اور چرغ اور مانند اُنکے کے اور منع فرمایا کھانے گوشت گدھوں گھر کے پلے ہوؤں کے سے یعنی بعد اُسکے کہ حلال تھا کھانا اُسکا اور منع فرمایا مجثمہ سے اور منع فرمایا کھانے اُس جانور کے سے کہ چھین لیا جاوے درندے سے اور مر جاوے پہلے ذبح کرنیکے اور منع فرمایا صحبت کرنے لونڈیوں پکڑی ہوئیں جہاد کی سے اُس حالت میں کہ ہوں

ابن ابی زرارہ کو اور لکھا ہی علما نے کہ نہی محمول ہے اسپر کہ بے اختیار ہو بے ضرورت اور احتیاج کے ساتھ اُسکے اور اگر ضرورت ہو جائز ہے کذا ذکر فی
سفر السعادۃ اور لکھا ہے علما نے کہ داغنا اسباب وہمیہ سے ہی کہ کرنا اُسکا قادح ہی توکل مین بخلاف اور علاجون کے کہ اسباب ظنیہ سے ہین اور
اگر ظن غالب یہان بھی حاصل ہو جائز ہوا اور مختار یہ ہی کہ مکروہ تحریمی ہی مگر وقت حصول ظن غالب کے ساتھ قول طبیب حاذق کے کہ کیے متعین ہی
علاج داغنے مین اور بعضون نے کہا کہ نہی اس سببسے ہی کہ عرب اعتقاد رکھتے تھے کہ یہ نافع ہی قطعًا پس نہی کی تا بیچ ورطہ شرک خفی کے نہ پڑین اور باقی
کلام شرح سفر السعادۃ مین ہی **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ غَدَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ فَوَافَيْتُهُ فِي يَدِهِ
الْمِيسَمُ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس رضی سے کہ کہا لیگیا مین صبح کو پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عبد اللہ بن ابی طلحہ کو تا کہ چبا کر
کھجور اُسکی تالو کو لگاوین پس پایا مین حضرت کو اس حالت مین کہ اُنکے ہاتھ مین تھا آلہ داغ دینے کا داغ دیتے تھے زکوۃ کے اونٹون کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف عبد اللہ بن ابی طلحہ بھائی تھے انس رضی کے ماں کی طرف سے اور ابو طلحہ خاوند تھے اُنکی ماں کے اور کھجور چبا کر بچہ کے تالو کو لگانی سنت ہی اور یہ داغنا
سواے منھ کے تھا اور نہی خاص منھ پر داغنے سے ہی یا بلا ضرورت ہی ع **وَعَنْ** هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ فَرَأَيْتُهُ يَسِمُ شَيْئًا حَسِبْتُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ہشام بن زید سے کہ نقل کی انس رضی سے کہا گیا مین
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ وہ تھے بیچ جگہ بند رہنے جانورون کے پس دیکھا مین نے حضرت کو داغتے ہین کسی عضو بکریون وغیرہ کو کہا ہشام نے
کہ گمان کرتا ہون مین انس رض کو کہ کہا بیچ کانون اُنکے کے یعنی بکریون وغیرہ کے کان مین داغتے تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ کان داخل
منھ کے نہین اسلیے کہ منھ پر داغنے سے تو منع ہی فرمایا ہی پھر کان کا ہے کو داغتے تھے اگر داخل ہوتا منھ مین ع

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ أَحَدَنَا أَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهُ سِكِّينٌ أَيَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ أَوْ شِقَّةِ الْعَصَا فَقَالَ أَمْرِرِ
الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی عدی بن حاتم سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ خبر دو مجکو کہ ایک ہمارا
پونہچا شکار کو اس حال مین کہ نہ تھی ساتھ اُسکے چھری کیا ذبح کرے ساتھ کنل پتھر کے یا ٹکڑے لکڑی کے پس فرمایا بہا تو خون کو ساتھ جس چیز کے کہ چاہے تو
اور یاد کر تو نام اللہ کا نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **وَعَنْ** أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ
وَاللَّبَّةِ فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا ذَكَاةُ الْمُتَرَدِّي
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا فِي الضَّرُورَةِ اور روایت ہی ابی العشراء رض سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ اُنھون نے کہا یا رسول اللہ کیا نہین ہوتا ذبح یعنی ذبح شرعی مگر بیچ
حلق اور سر سینہ کے پس فرمایا اگر زخم لگاوے تو شکار کے ران مین البتہ کفایت کریگا تجھکو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے
اور کہا ابو داؤد نے کہ یہ ذبح کرنا اُس جانور کا ہی کہ گرا ہو وے کوئین مین یعنی یہ حکم بیچ ذبح اضطراری کے ہی اور کہا ترمذی نے کہ یہ حالت ضرورت مین ہی
ف یہ تفسیر اعم ہی تفسیر ابو داؤد کی سے واسطے مشتمل ہونے اُسکے کے اونٹ بھاگے ہوے کو بھی ع **وَعَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ أَوْ بَازٍ ثُمَّ أَرْسَلْتَهُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ إِذَا قَتَلَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ
شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَيْكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عدی بن حاتم سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو سکھلایا تو نے کتا ہو یا باز پھر
چھوڑا تو نے اُسکو یعنی ایک کو ان دونون مین سے شکار پر اور ذکر کیا نام اللہ کا پس کھا اُس جانور کو کہ پکڑ رکھا تجھپر کہا مین نے اگرچہ مار ڈالا اُسنے فرمایا جسوقت کہ
مار ڈالا کتے یا باز نے شکار کو اور نہ کھایا اُسمین سے کچھ بس سواے اسکے نہین کہ پکڑ رکھا ہی اُسکو تجھپر نقل کی یہ ابو داؤد نے **وَعَنْهُ** قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
أَرْمِي الصَّيْدَ فَأَجِدُ فِيهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِي قَالَ إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِيهِ أَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عدی سے کہ کہا مین نے

منع فرمایا آنحضرت نے قتل کرنے اُن حیوانات کو سو کہ نہیں کھائے جاتے ہیں جیسے کہ آگے آتا ہے کہا طیبی نے کہ حق اُسکا عبارت ہے منتفع ہونے سے ساتھ اُسکے جیسے کہ کاٹنا سر کا اور پھینک دینا اُسکا عبارت ہے ضایع کرنے حق اُسکے سے پس ہوگا قول حضرت کا ولا یقطع راسها فرمی بہا مانند تاکید کے واسطے سابق کے ۱۲ع **وَعَنْ** اَبِیْ وَاقِدِ اللَّیْثِیِّ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَھُمْ یَجُبُّوْنَ اَسْنِمَۃَ الْاِبِلِ وَ یَقْطَعُوْنَ اَلْیَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا یُقْطَعُ مِنَ الْبَھِیْمَۃِ وَھِیَ حَیَّۃٌ فَھِیَ مَیْتَۃٌ وَلَا تُؤْکَلُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہ کہا آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اس حال میں کہ مدینہ والے کاٹ لیا کرتے تھے کوہان اونٹوں کے اور کاٹ لیتے تھے چکتیاں دُنبوں کی یعنی کھانے کے لیے پس فرمایا حضرت نے کہ جو چیز کاٹی جاوے جانور سے اس حال میں کہ وہ ہو زندہ پس وہ چیز مردار ہے نہ کھائی جاوے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یعنی جو عضو جانور زندہ سے کاٹ لیا ہو پس وہ مردار ہے اُسکا کھانا درست نہیں ۱۲ع مولانا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ حَارِثَۃَ اَنَّہٗ کَانَ یَرْعٰی لِقْحَۃً بِشِعْبٍ مِنْ شِعَابِ اُحُدٍ فَرَاٰی بِھَا الْمَوْتَ فَلَمْ یَجِدْ مَا یَنْحَرُھَا بِہٖ فَاَخَذَ وَتَدًا فَوَجَأَ بِہٖ فِیْ لَبَّتِھَا حَتّٰی اَھْرَاقَ دَمَھَا ثُمَّ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَہٗ بِاَکْلِھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَمَالِکٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ فَذَکَّاھَا بِشِظَاظٍ روایت ہے عطا بن یسار سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ تھا قبیلہ بنی حارثہ سے یہ کہ وہ تھا چراتا اونٹنی کو کہ قریب تھی بیانے کے بیچ درّے کے درون پہاڑ اُحد کے سے پس دیکھا اُسمیں اثر موت کا یعنی اونٹنی مرنے لگی پس نہ پائی اُسنے کوئی چیز کہ نحر کرے اُسکو ساتھ اُسکے پس لی ایک میخ اور چبھودی میخ یعنی تیز طرف سے اُسکے سینے کے اوپر یہاں تک کہ بہا دیا خون پھر خبر دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اس ماجرے کی پس حکم کیا اُسکو ساتھ کھانے اُسکے کے نقل کی یہ ابوداؤد اور مالک نے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ کہا پس ذبح کیا اُسکو ساتھ لکڑی تیز کے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَابَّۃٍ فِی الْبَحْرِ اِلَّا وَقَدْ ذَکَّاھَا اللّٰہُ لِبَنِیْ اٰدَمَ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی جانور دریا میں مگر کہ ذبح کیا ہے اُسکو خدا نے واسطے بنی آدم کے نقل کی یہ دارقطنی نے **ف** یعنی حلال ہے بغیر ذبح کے اور شکار کرنا اور نکالنا اُسکا دریا سے حکم ذبح کا رکھتا ہے ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سب جانور دریا کے حلال ہیں خواہ آپ مر جاویں خواہ شکار کرے اور انمیں سے اوپر حلال ہونے مچھلی کے اتفاق ہے سب علما کا اور اور جانوروں میں اختلاف ہے کہا امام ابو حنیفہؒ نے کہ نہیں حلال سوائے مچھلی کے اور جو مچھلی پانی میں بغیر آفت سردی و گرمی کے مر کر پانی کے اوپر آجاوے وہ حرام ہے اور سردی یا گرمی سے مر جاوے تو حلال ہے ۱۲ح **بَابُ ذِکْرِ الْکَلْبِ** باب ہے بیچ بیان کتے کے **ف** یعنی اس باب میں حکم کتوں کا مذکور ہے کہ کونسا پالنا جائز ہے اور کونسا نہیں جائز اور کس کا مارنا جائز ہے اور کس کا نہیں جائز ۱۲ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَۃٍ اَوْ ضَارٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِہٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پالے کتا سوائے کتے مواشی کے یا شکاری کے کم کیا جاتا ہے ثواب عمل اُسکے سے ہر روز دو قیراط نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** قیراط آدھے دانگ کو کہتے ہیں اور مراد یہاں مقدار معلوم ہے نزدیک اللہ تعالیٰ کے اور اختلاف کیا علما نے بیچ سبب نقصان ثواب عمل کے بسبب پالنے کتے کے بعضوں نے تو کہا کہ بسبب نہ داخل ہونے ملائکہ رحمت کے ہے گھر میں اور بعضوں نے کہا کہ بسبب ایذا پہنچانے کے لوگوں کو اور بعضوں نے کہا بسبب اسکے کہ باسنوں میں منھ ڈالتے ہیں وقت غفلت کے اور نہیں دھوتے اُنکو لوگ ۱۲ح ۱۲ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَۃٍ اَوْ صَیْدٍ اَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ اَجْرِہٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پالے کتا سوائے کتے مواشی کے یا شکار کے یا کھیتی کے کم ہوتا ہے ثواب اُسکے سے ہر روز موافق قیراط کے

حاملہ یہانتک کہ جنین وہ چیز کہ بیچ پیٹ اُنکے کے ہی کہا محمد بن یحیی نے کہ پوچھے گئے ابو عاصم یعنی شیخ اُسکے معنون مجثمہ کے سے پس کہا یہ کہ ٹھیرایا جاوے پرندہ یا اور یعنی چرندہ پھر تیر سے مارا جاوے اور پوچھے گئے ابو عاصم معنون خلیسہ کے سے پس کہا بھیڑیے یا اور کسی درندہ نے پکڑ لیا ہو کسی جانور کو اور پاوے اُسکو کوئی پس چھین لیوے اُس سے اُس جانور کو پھر مرجاوے وہ اُسکے ہاتھ مین پہلے ذبح کرنے اُسکے سے نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ شَرِيْطَةِ الشَّيْطٰنِ زَادَ ابْنُ عِيْسٰى هِيَ الذَّبِيْحَةُ يُقْطَعُ مِنْهَا الْجِلْدُ وَلَا تُفْرٰى الْاَوْدَاجُ ثُمَّ تُتْرَكُ حَتّٰى تَمُوْتَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شریطہ شیطان سے زیادہ کیا ابن عیسی نے بیان اُسکا وہ یہ کہ جانور دور کیا جاوے اُس سے چمڑا اور نہ کاٹی جاوین رگین گردن کی پھر چھوڑ دیا جاوے یہانتک کہ مرجاوے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** اہل جاہلیت کاٹتے تھے تھوڑا سا پوست جانور کے حلق کا اور چھوڑ دیتے تھے اُسکو یہانتک کہ وہ مرجاتا تھا اور اُسکو شریطہ اس سبب سے کہا کہ شرط بمعنی نشتر مارنے کے ہی ماخوذ ہی شرط حجام سے یا شرط بمعنی علامت کے ہی اور اسکو اضافت طرف شیطان کے اسلیے کی کہ وہ باعث اس عمل کا اور راضی ساتھ اُسکے ہی **ہ ح** **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَكٰوةُ الْجَنِيْنِ ذَكٰوةُ اُمِّهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ اور روایت ہی جابرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذبح کرنا بچے کا کہ مان کے پیٹ مین ہی ذبح کرنا مان اُسکی کا ہی نقل کی یہ ابوداود اور دارمی نے اور نقل کی ترمذی نے ابی سعیدؓ سے **ف** یعنی ذبح ہونا مان کا کافی ہی واسطے حلال ہونے پیٹ کے بچے کے پس اگر بکری ذبح کی گئی اور اُسکے پیٹ مین بچہ مرگیا حلال ہی کھانا اُسکا تینون امامون کا یہی مذہب ہی لیکن امام شافعیؒ کے نزدیک حلال ہی خواہ بال نکلے ہون یا نہین اور امام مالکؒ کے نزدیک اگر تمام ہو خلقت اُسکی اور نکلے ہون بال اُسکے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حلال نہین ہی کھانا اُسکا مگر یہ کہ نکلے زندہ اور ذبح کیا جاوے اور قول زفر اور حسن بن زیاد کا بھی یہی ہی اور دلیل اُنکی یہ ہی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہی کہ جب گر پڑے شکار پانی مین نکھانا چاہیے اُسکو باحتمال اسکے کہ شاید پانی سے مرا ہو پس حرام کیا کھانے کو وقت وقوع شک کے بیچ سبب نکلنے جان کے اور یہ موجود ہی اس بچہ مین معلوم نہین کہ وہ بسبب ذبح کرنے مان کے مرا ہی یا دم گھٹ کر اور اگر بچہ زندہ نکلے واجب ہی ذبح کرنا اُسکا بالاتفاق اور بیچ صحت اس حدیث کے کلام ہی نزدیک امام صاحبؒ کے واللہ اعلم **ہ ح** **وَعَنْ** اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَنْحَرُ النَّاقَةَ وَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ فَنَجِدُ فِي بَطْنِهَا الْجَنِيْنَ اَنُلْقِيْهِ اَمْ نَاْكُلُهُ قَالَ كُلُوْهُ اِنْ شِئْتُمْ فَاِنَّ ذَكٰوتَهُ ذَكٰوةُ اُمِّهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی سعیدؓ خدری سے کہ کہا کہا ہمنے یا رسول اللہ نحر کرتے ہین ہم اونٹنی کو اور ذبح کرتے ہین ہم گائین اور بکری کو پس پاتے ہین ہم اُسکے پیٹ مین بچہ یعنی مردہ کیا پھینک دین اُسکو یا کھاوین اُسکو فرمایا کھاؤ اُسکو اگر چاہو پس تحقیق ذبح کرنا اُسکا ذبح کرنا مان اُسکی کا ہی نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** نحر نیزہ مارنا اونٹ کے سینے مین اور یہ سنت ہی اونٹ مین اگرچہ ذبح بھی جائز ہی اور ذبح کاٹنا حلق کی رگون کا یہ بکری وغیرہ مین سنت ہی **ہ ح** **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَاَلَهُ اللّٰهُ عَنْ قَتْلِهِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ اَنْ يَذْبَحَهَا فَيَاْكُلَهَا وَلَا يَقْطَعُ رَاْسَهَا فَيَرْمِيْ بِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی عبد اللہؓ بن عمرو بن العاص سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قتل کرے چڑیا کو پس اُس چیز کو کہ زیادہ ہو اُس سے بڑے ہو نہیں یا چھوٹے ہونے مین بغیر حق اُسکے کہ وہ منتفع ہونا ہی ساتھ کھانے اُسکے کے سوال کریگا اُس سے اللہ قتل کرنے اُسکے سے یعنی عتاب و عذاب کریگا اُسپر دن قیامت کے کہا گیا یا رسول اللہ اور کیا ہی حق اُسکا فرمایا یہ کہ ذبح کرے اُسکو یعنی نہ مارے اُسکو اور طرح اور کھاوے اُسکو اور نہ کاٹے سر اُسکا اور پھینک دے اُسکو نقل کی یہ احمد اور نسائی اور دارمی نے **ف** کھا دے اُسکو یعنی منتفع ہو ساتھ اُسکے اور نہ پھینک دے اُسکو پس ضایع کرے اُسکو کہا ابن ملکؒ نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مکروہ ہی ذبح کرنا حیوان کا واسطے غیر کھانے کے انتہی اور اغلب یہ ہے کہ کراہت تحریمی ہے اور اسی لیے

مخدون کا گویا کہ فرمایا کہ پس جب نہ ہوئی راہ طرف قتل سب کے بسبب مذکور کے تو پس قتل کرو آخر حاصل یہ کہ حضرتؐ نے مکروہ رکھا فنا کرنا ایک جماعت کا
جماعتون مخلوق خدا تعالی کے سے اس لیے کہ نہین کوئی خلق خدا کی مگر کہ اُسمین ایک طرح کی حکمت ہی اور مصلحت پس جب نہ ہوئی اُنکے مارنے کی طرف
راہ تو پس قتل کرو بد دن اُنکے کو وہ سیاہ ایک رنگ ہین اور باقی رکھو ماسوا اُنکے کو تا کہ منتفع ہو وتم بسبب اُنکے نگہبانی مین ۵ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا منع فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی سے درمیان چار پایون کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** یعنی مینڈھون اور ہاتھیون اور بیلون کو اور
سوا انکے اور چار پایون کو لڑاوے نہین اور جانور پرندون کا بھی یہی حکم ہی یعنی مرغ اور لعل اور بٹیر وغیر ذلک بھی لڑانے منع ہین اور جب جانورونکا
لڑانا منع ہوا تو آدمیون کا لڑانا بطریق اولی منع ہوگا اور یہ بہت ہی بعض بلاد مین ۱۲ع **بَابُ مَا يَحِلُّ اَكْلُهٗ وَمَا يَحْرُمُ** باب ہی
بیچ بیان اُس چیز کے کہ حلال ہی کھانا اُسکا اور باب اُس چیز کا کہ حرام ہی کھانا اُسکا **ف** جاننا چاہیے وہ چیز کہ ثابت ہوئی ہے حرمت اُسکی کتاب اللہ
سے وہ میتہ ہی اور دم مسفوح اور گوشت سور کا اور جو جانور کہ ذبح کیا گیا بنام غیر خدا تعالی کے چنانچہ آیت قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْمَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا
اثبات اسکا کرتی ہی بعد ازان زیادہ کیا سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور چیزون کو مانند ذی ناب اور ذی مخلب اور گدھون گھر کے پلے ہوون
کے اور سوا انکے کے پس بعضے تو متفق علیہ ہین بسبب قطعیت احادیث کے اور بعضے مختلف فیہ ہین درمیان ائمہ کے بسبب اختلاف احادیث کے
اور پیدا ہوا ہی اختلاف اس آیت سے وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ اور ساتھ اسکے دلیل پکڑی ہی ہمارے علما نے
اور حرام ہونے جانورون پانی کے سوا مچھلی کے اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ امام مالکؒ اور ایک جماعت اہل علم سے گئے ہین طرف مطلق حلال ہونے
تمام جانورون دریائی کے اور استثنا کیا ہی بعضون نے سور اور کتے اور انسان پانی کے کو اور امام شافعیؒ کے نزدیک مطلق دریا کے جانور
حلال ہین بدلیل قول اللہ تعالی کے وَاُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ اور قول حضرتؐ کے بیچ شان دریا کے هو الطهور ماؤه والحل میتته اور ہمارے
لیے دلیل ہی قول اللہ تعالی کا وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ اس لیے کہ سوا مچھلی کے جو جانور ہی دریا کا خبیث ہی اور مراد خبیث سے وہ چیز ہی کہ
پلید جانے اُسکو طبیعت سلیم ضد طیب کے اور سوا مچھلی کے جو چیز کہ ہی طبیعت سلیم اُسکو خبیث جانتی ہی ۱۲ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ فَاَكْلُهٗ حَرَامٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو جانور صاحب کچلی کا ہی درندون سے یعنی جو دانت سے شکار کرے مانند شیر اور بھیڑیے وغیرہ کے پس کھانا اُسکا حرام ہی نقل کی یہ
مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے ہر کچلی والے کے سے درندون سے اور کھانے ہر چنگل گیر کے سے
پرندون سے یعنی جو کہ پنجے سے شکار کرے مانند باز وغیرہ کے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِيْ ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ
الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ثعلبہؓ سے کہ کہا حرام فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت گدھے گھر کے پلے ہوون کے سے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** گدھے وحشی کہ انکو گورخر کہتے ہین حلال ہین بالاتفاق ۱۲ع **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ
عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَاَذِنَ فِيْ لُحُوْمِ الْخَيْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابرؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دن خیبر کے کھانے گوشت گدھون
گھر کے پلے ہوون کے سے اور اذن فرمایا بیچ کھانے گوشت گھوڑون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ائمہ اتفاق رکھتے ہین اوپر اباحت گوشت
گھوڑے کے سوا امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے کہ وہ قائل ہین کراہت تحریمی یا تنزیہی کے یہ حضرت شیخ نے لکھا ہی اور بعد اسکے بہت سی روایتین کراہت کی

نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ بھی مثل حدیث سابق کے ہی لیکن یہان کتا کھیتی کا زیادہ کیا یعنی جو کہ واسطے محافظت زراعت کے پالے او نقصان
ثواب سے مقدار قیراط کے کہا اور وہان مقدار دو قیراط کے اور یہ تفاوت یا تو بسبب اختلاف انواع کتّون کے ہی کہ بعضے اُنمین بہت ایذا پہونچاتے ہین
اُنسے نقصان بقدر دو قیراط کے ہوتا ہی اور بعضے کمتر ہین ایذا پہونچانے مین اُنسے بقدر ایک قیراط کے ہوتا ہی اور یا باعتبار مکان کے کہ بعضے
مکانون مین کتّے کے پالنے سے نقصان بقدر دو قیراط کے عمل سے ہوتا ہی مانند مکے مدینہ کے بسبب بزرگی اُنکی کے اور غیر اُنکے مین بقدر ایک قیراط کے
یا دو قیراط شہر و نمین اور قریون مین اور ایک قیراط جنگلون مین یا بسبب اختلاف زمانون کے کہ پہلے ساتھ نقصان ایک قیراط کے حکم کیا اور جب مخالطت
ساتھ کتّون کے اور الفت ساتھ اُنکے زیادہ ہوئی زجر و تشدید زیادہ ہوئی اور حکم ساتھ نقصان دو قیراط کے کیا ۔ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى اَنَّ الْمَرْأَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَنَقْتُلُهُ ثُمَّ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ
عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ الْبَهِيْمِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ فَاِنَّهٗ شَيْطَانٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ
قتل کرنے کتّون کے یعنی کتّون مدینے کے یہانتک کہ عورت آتی تھی جنگل سے ساتھ کتے اپنے کے اُسکے کتّے کو بھی قتل کرتے تھے ہم پھر منع فرمایا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے اُنکے سے اور فرمایا لازم ہی تمپر قتل کرنا کتے سیاہ خالص دو نقطون والے کا کہ وہ شیطان ہی نقل کی یہ مسلم نے ف لکھا ہی
علما نے کہ حکم کرنا ساتھ قتل کرنے کتون کے مخصوص تھا ساتھ مدینہ مطہرہ کے کہ جگہ اُترنے وحی اور ملائکہ کی تھی پس سزاوار ہی پاک کرنا اُسکا کتّون سے
کہ مانع ہین دخول ملائکہ سے اور تخصیص عورت کی بسبب اُسکے ہی کہ جو عورتین جنگل مین رہتی تھین اُنکو احتیاج کتّونکی بہت ہوتی تھی یا قید عورت کی اتفاقی ہے
واللہ اعلم اور دو نقطون والے کا یعنی جسکی آنکھون پر دو نقطے سفید ہوتے ہین اور شیطان اُسکو کہا بسبب شدت خبث اُسکے کے اور بہت ایذا پہونچانے کے
بسبب اُسکے کہ بدتر ہوتا ہی نگہبانی کرنے مین اور دور تر ہوتا ہی شکار کرنے سے حتّٰی کہ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ نے کہا کہ نہین حلال ہی شکار کتے سیاہ کا اسلیے
کہ وہ شیطان ہی اور کہا نووی نے کہ اتفاق رکھتے ہین علما اوپر قتل کرنے کتے عقور یعنی کٹ کھنے کے اگرچہ سیاہ نہو اور اختلاف رکھتے ہین اُس کتے
مین کہ نہین ضرر اُسمین کہا امام حرمین نے کہ حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قتل کرنے سب کتّون کے پھر نسخ کیا گیا یہ سوا کتے سیاہ
ایک رنگ کے پھر ٹھیری شرع اوپر نہی کے قتل کرنے تمام اُن کتون کے سے کہ نہین ضرر اُنمین یہانتک کہ کتا سیاہ ایک رنگ بھی انتہٰی ۔ ح ۔ ع وَعَنِ
ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ غَنَمٍ اَوْ مَاشِيَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
حکم کیا ساتھ قتل کرنے کتّون کے یعنی تمام کتّون کے یا کتّون مدینہ کے اور یہ ظاہر تر ہی سوا کتے شکاری کے یا کتے بکریون کے یا مواشی کے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف یا کتّے مواشی کے یہ تعمیم بعد تخصیص ہی پس اس صورت مین اَو تنویع کے لیے ہوگا جیسے کہ اُسکے پہلے ہی یا لفظ او شک راوی کے
لیے ہی کہ لفظ غنم کہا یا ماشیۃ واللہ اعلم ۔ ع اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كُلَّ اَسْوَدَ بَهِيْمٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَمَا مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُوْنَ كَلْبًا اِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ كَلْبَ غَنَمٍ
روایت ہی عبد اللہؓ بن مغفل سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر نہوتی یہ بات کہ کتّے ایک جماعت ہین جماعتون مین سے تو البتہ حکم کرتا مین ساتھ
قتل کرنے اُن سب کے پس قتل کرو اُنمین سے ہر کتّے سیاہ خالص کے تئین نقل کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے اور زیادہ کی ترمذی اور نسائی نے یہ عبارت
اور نہین کوئی گھر والے کہ پالین کتے کو مگر کہ کم کیا جاتا ہی ثواب عمل اُنکے سے ہر روز ایک حصہ معین مگر کتا شکاری یا کتا کھیتی کا یا کتا ریوڑ کا ف
ایک جماعت ہی الخ بموجب قول اللہ تعالیٰ کے وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّا اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ اور فاقتلوا جواب ہی شرط

اور مسلم نے **وعن** ابن ابی اوفی قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع غزوات کنا ناکل معہ الجراد متفق علیہ اور روایت ہے ابن ابی اوفیؓ سے
کہا جہاد کیے ہمنے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سات جہاد تھے ہم کھاتے ساتھ حضرتؐ کے ٹڈی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ معہ نہین ہے
مسلم مین اور ترمذی مین اور خالی ہین اکثر روایتین اس زیادتی سے اور جس نے کہ زیادہ کیا ہے یہ معنی مراد رکھے ہین کہ ہم کھاتے تھے اور ہمراہ حضرتؐ کے
تھے اور آنحضرتؐ انکار نہین کرتے تھے ہم پر نہ یہ کہ آنحضرتؐ اور وہ ساتھ کھاتے تھے اور یہ تاویل اگرچہ خلاف ظاہر کے ہے و لیکن ثابت ہوا ہے کہ
آنحضرتؐ نے نہین کھائی ٹڈی اور فرمایا کہ نہ مین کھاتا ہون اور نہ حرام کرتا ہون ؕ ح **وعن** جابر قال غزوت جیش الخبط وامر ابو عبیدۃ فجعنا
جوعا شدیدا فالقی البحر حوتا میتا لم نر مثلہ یقال لہ العنبر فاکلنا منہ نصف شہر فاخذ ابو عبیدۃ عظما من عظامہ فمر الراکب تحتہ
فلما قدمنا ذکرنا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کلوا رزقا اخرجہ اللہ لکم واطعمونا ان کان معکم فارسلنا الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم منہ فاکلہ متفق علیہ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا جہاد کیا مین نے ساتھ لشکر خبط کے اور امیر کیے گئے تھے ابو عبیدہؓ پس
بھوکے ہوے ہم سخت بھوکے ہونا پس پھینکی دریا نے ایک مچھلی مری ہوئی یعنی کنارے دریا پر نہین دیکھی ہمنے مانند اسکے بڑایے مین کہا جاتا تھا اس
قسم کی مچھلی کو عنبر پس کھایا ہم نے اُسمین سے آدھے مہینے تک پھر لی ابو عبیدہؓ نے ایک ہڈی اسکی ہڈیون مین سے یعنی پہلو کی ہڈی کھڑی کی پس گذر گیا
اونٹ کا سوار اُسکے نیچے سے پس جب آئے ہم اُس جہاد سے یعنی مدینہ مین ذکر کیا ہم نے روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قصہ اسکا پس فرمایا
کھاؤ رزق کو کہ نکالا اُسکو اللہ نے طرف تمھارے یعنی خوب کیا تمنے کہ کھایا اگر باقی رہا ہو اُس سے کچھ کھاؤ یا اگر اس جنس سے اور رزق پاؤ کھاؤ تم
اور کھلاؤ ہمکو اگر ہو ساتھ تمھارے یعنی اگر کچھ باقی رہا ہو اُسمین سے تمھارے پاس ہمکو بھی کھلاؤ یہ اُنکے دل خوش کرنے کے لیے اور تاکید حلال ہونے
اُسکے کے لیے فرمایا کہ یہ نجانین کہ بسبب اضطرار کے حلال تھی کہا جابرؓ نے پس بھیجا ہمنے طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُسمین سے پس کھایا حضرتؐ
نے اُسمین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** خبط ساتھ زبر خ و ب کے اور ساتھ جزم ب کے بھی آیا ہے بمعنی پتے درختون کے کہ جھاڑے جاتے ہین
لاٹھی سے اور یہ نام اس غزوہ کا اس لیے رکھا گیا کہ بسبب اضطرار کے پتے درختون کے کھاتے تھے یہانتک کہ زخمی ہوگئے تھے منھ اور ہونٹ اور
مانند ہونٹ اونٹون کے ہوگئے تھے اور یہ جہاد سنہ مین پہلے صلح حدیبیہ ہوا تھا اور قاموس مین لکھا ہے کہ عنبر جو خوشبو ہے یہ گوبر ہے ایک جانور
دریائی کا یا ایک چشمے سے نکلتا ہے کہ وہ دریا مین ہے اور عنبر نام مچھلی دریائی کا بھی ہے کہ اُسکے پوست کی سپر بنتی ہے اور آدھے مہینے اور بعضی روایت
مین ایک مہینا آیا ہے اور بعضی مین آیا ہے کہ کھایا اُس سے لشکر نے اٹھارہ دن تطبیق ان روایات مین یون دیجاوے کہ آدھے مہینے تک تو سارا
لشکر کھاتا تھا اور بعد ازان اٹھارہ دن تک بعضے آدمی لشکر مین سے اور بعضے سارے مہینے تک کھاتے رہے واللہ اعلم بالصواب ؕ ع **وعن**
ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وقع الذباب فی اناء احدکم فلیغمسہ کلہ ثم لیطرحہ فان فی احد جناحیہ شفاء
وفی الاخر داء رواہ البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ گر پڑے مکھی بیچ باسن ایک تمھارے کے
یعنی باسن پانی کا ہو یا کھانے کا پس چاہیے کہ غوطہ دے اُسکو ساری کو پھر نکال ڈالے اُسکو اسواسطے کہ بیچ ایک پر اُسکے کے دونون پرون مین سے
شفا ہے اور دوسرے مین ہے بیماری نقل کی یہ بخاری نے **ف** دوسری فصل مین بھی زیادہ آیا ہے کہ مکھی بیماری کے پر کو پہلے ڈالتی ہے پس
غوطہ دے تا بازو دوا کا بھی ڈوبے اور دفع بیماری کرے اور ضرر نہ پہنچے ؕ ح **وعن** میمونۃ ان فارۃ وقعت فی سمن فماتت فسئل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنھا فقال القوھا وما حولھا وکلوہ رواہ البخاری اور روایت ہے میمونہؓ سے یہ کہ ایک چوہا گر پڑا گھی مین اور مر گیا پس
پوچھے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے حال سے پس فرمایا پھینکدو اس چوہے کو اور گھی کہ گرد پیش اُسکے کو اور کھاؤ اُس گھی کو نقل کی یہ بخاری نے

امام صاحب سے نقل کی ہین لیکن کفایت المنتہی سے نقل کیا ہی کہ بعضون نے کہا ہی کہ امام ابوحنیفہؒ نے رجوع کی ہی قول حرمت گوشت گھوڑے کی سے تین دن پہلے وفات اپنی سے اور اسی پر فتوی ہی انتہی اور در مختار مین لکھا ہی کہ گوشت گھوڑے کا حلال نہین ہی امام صاحب کے نزدیک اور صاحبینؒ اور شافعیؒ کے نزدیک حلال ہی اور کہا بعضون نے کہ امام ابوحنیفہؒ نے رجوع کی حرمت اُسکی سے تین دن پہلے مرنے کے وعلیہ الفتوی عمادیہ انتہی اور میرے اُستاد بزرگوار جناب مولانا محمد اسحٰق صاحب زاد اللہ شرفا بھی اسی روایت پر فتوی دیتے ہین **وَعَنْ** اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّہٗ رَاٰی حِمَارًا وَحْشِیًّا فَعَقَرَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ مَعَکُمْ مِنْ لَحْمِہٖ شَیْءٌ قَالَ مَعَنَا رِجْلُہٗ فَاَخَذَھَا فَاَکَلَھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی قتادہؓ سے یہ کہ اُنھون نے دیکھا گورخر پس قتل کیا اُسکو یعنی اور پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جواز کھانے اُسکے سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی ساتھ تمھارے گوشت اُسکے سے کچھ کہا ابو قتادہؓ نے کہ ساتھ ہمارے ہی پانون اسکا پس لیا حضرتؐ نے اُسکو اور کھایا اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّھْرَانِ فَاَخَذْتُھَا فَاَتَیْتُ بِھَا اَبَا طَلْحَۃَ فَذَبَحَھَا وَبَعَثَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِوَرِکِھَا وَفَخِذَیْھَا فَقَبِلَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا بھگایا ہمنے یعنی شکار کرنے کے لیے خرگوش کو مرالظہران مین کہ نام ایک جگہ کا ہی درمیان حرمین کے نزدیک مکہ کے پس پکڑ لیا اُسکو مین نے پھر لایا مین اُسکو ابو طلحہؓ کے پاس پس ذبح کیا اُسکو اور بھیجا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کولہ اُسکا اور دونون رانین اُسکی پس قبول کیا حضرتؐ نے اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اگر کھانا اُسکا درست نہوتا تو نہ قبول فرماتے اُسکو اور منع فرماتے اُسسے پس قبول کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ حلال ہی اور بیچ کتاب الرحمۃ فی اختلاف الامۃ کے لکھا ہی کہ خرگوش حلال ہی بالاتفاق **وَعَنْ** اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلضَّبُّ لَسْتُ اٰکُلُہٗ وَلَا اُحَرِّمُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ضب اگوہ نہ کھاتا ہون مین اُسکو اور نہ حرام کرتا ہون مین اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ضب اگوہ کی سات سو برس کی عمر ہوتی ہی اور پانی نہین پیتی بلکہ کفایت کرتی ہے ساتھ ہوا کے اور چالیس روز مین ایک قطرہ پیشاب کرتی ہی اور دانت نہین ٹوٹتے اُسکے اور کہا ہی بعضون نے کہ نہ کھانا اُسکو بسبب کراہت طبع کے تھا اور نہ حرام کرنا اس لیے تھا کہ وحی کی گئی تھی حضرتؐ کو اُسکے حق مین کچھ ابتک اور آتی ہی وہ حدیث کہ دلالت کرتی ہی اُسکی حرمت پر بموجب اُس حدیث کے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حرام ہی کھانا اُسکا اور امام احمدؒ اور شافعیؒ کے نزدیک مضائقہ نہین اُسکے کھانے کا بموجب اس حدیث کے ۰ح **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَیْمُوْنَۃَ وَھِیَ خَالَتُہٗ وَخَالَۃُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَھَا ضَبًّا مَحْنُوْذًا فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ خَالِدٌ اَحَرَامٌ الضَّبُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا وَلٰکِنْ لَمْ یَکُنْ بِاَرْضِ قَوْمِیْ فَاَجِدُنِیْ اَعَافُہٗ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُہٗ فَاَکَلْتُہٗ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ اِلَیَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے یہ کہ خالد بن ولید نے خبر دی اُنکو یہ کہ وہ داخل ہوے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میمونہ پر اور میمونہ خالہ تھین خالد کی اور خالہ تھین ابن عباسؓ کی پس پائی خالدؓ نے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک میمونہ کے گوہ بھنی ہوئی پس آگے کیا میمونہ نے گوہ کو روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اُٹھا لیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اپنا گوہ سے پس کہا خالدؓ نے کیا حرام ہے گوہ یا رسول اللہ فرمایا کہ نہین ولیکن نہین ہوتی بیچ زمین قوم میری کے پس پاتا ہون مین اپنے تئین کہ کراہت کرتا ہون مین اُس سے یعنی طبعی کراہت ہی مجکو اُس سے کہا خالدؓ نے پس کھینچ لیا مین نے اُسکو اور کھایا مین نے اُسکو اس حال مین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے طرف میرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہی گوہ کے کھانے سے جو آگے آتی ہی یہ قصہ اُسکے پہلے کا ہی پس یہ حدیث منسوخ ہو گئی واللہ اعلم ۰ع **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسیٰؓ سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھاتے گوشت مرغ کا نقل کی یہ بخاری

ایک حرکت پس دیکھا ہمنے پس ناگہان اُسمین تھا ایک سانپ پس کھڑا ہوا مین تا قتل کرون اُسکو اور ابو سعید نماز پڑھتے تھے پس اشارہ کیا طرف میرے یہ کہ
بیٹھ جا پس بیٹھ گیا مین پس جبکہ فارغ ہوے ابو سعید نماز سے اشارہ کیا طرف ایک حجرے کے کہ گھر مین تھا پس کہا کیا دیکھا تونے اس حجرے کو پس کہا
مین نے کہ ہان پس کہا ابو سعید نے کہ تھا اس حجرے مین ایک نوجوان ہم مین سے نیا بیاہا ہوا کہا ابو سعید نے پس نکلے ہم یعنی مع اُس نوجوان کے ساتھ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف غزوہ خندق کے اور تھا وہ نوجوان پروانگی مانگتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وقت دوپہر کے یعنی گھر مین جانیکی
بسبب محبت دولہن کے پھر آتا تھا طرف اہل اپنے کے یعنی اور رات کو گھر مین رہتا صبح کو پھر آن شریک ہوتا پس پروانگی مانگی اُسنے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے ایک دن پس فرمایا اُسکو حضرت ؐ نے لے اپنے اوپر ہتھیار اپنے پس تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تیرے شر بنی قریظہ سے کہ وہ ایک قبیلہ ہے یہود
مین سے اس غزوہ مین قریش کے ساتھ ہو کر لڑنے کو آتے تھے پس لیے اُس شخص نے ہتھیار اپنے پھر رجوع کی یعنی طرف اپنے اہل کے پس ناگہان بیوی
اُسکی درمیان دونون دروازون کے کھڑی تھی یعنی اندر اور باہر کے دروازے کے درمیان مین پس قصد کیا جوان نے طرف اُس عورت کے ساتھ نیزہ کے
تا کہ مارے اُسکو ساتھ اُس نیزہ کے اور حال یہ کہ پونچی تھی اُسکو غیرت یعنی بسبب باہر آکھڑے رہنے کے پس کہا عورت نے واسطے اُسکے بند رکھ تو اوپر اپنے
نیزہ اپنے کو اور داخل ہو گھر مین یہانتک کہ دیکھے تو کہ کس چیز نے نکالا ہی مجکو پس گیا اندر وہ جوان پس ناگہان دیکھا کہ ایک سانپ بڑا گنڈلی منڈلی مارے
پڑا ہی بچھونے پر پس قصد کیا جوان نے طرف اُسکے ساتھ نیزہ کے پس پرولیا اُسکو ساتھ نیزہ کے پھر نکلا اندر سے اور گاڑ دیا نیزے کو بیچ صحن گھر کے
پس تڑپا سانپ اس حال مین کہ حملہ کیا اُس جوان پر پس نہ معلوم کیا گیا کہ کونسا ان دونون مین سے تھا جلد مرنے مین سانپ یا نوجوان یعنی ساتھ مرے
دونون اسطرح کہ معلوم نہوا کون پہلے مرا کہا ابو سعید ؓ نے پس آئے ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا ہمنے یہ ماجرا روبرو حضرت ؐ کے اور کہا
ہمنے کہ دعا کیجیے اللہ تعالی سے کہ زندہ کرے اُسکو واسطے ہمارے پس فرمایا استغفار کرو واسطے یار اپنے کے پھر فرمایا تحقیق ان گھرون آباد کرنیوالے ہین
یعنی جن رہنے والے ہین مومن اور کافر پس جب دیکھو تم کسی کو اُنمین سے یعنی بصورت سانپ کے پس تنگی پکڑو اُسپر تین بار یا تین روز پس اگر چلا گیا فبہا و الا
قتل کرو اُسکو اس لیے کہ تحقیق وہ کافر ہی یعنی جنات مین کا ہے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو کہ جاؤ اور دفن کرو اپنے یار کو اور ایک روایت
مین ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مدینے مین جن ہین یعنی ایک جماعت اُنمین سے کہ مسلمان ہو گئے ہین پس جسوقت کہ دیکھو تم اُنمین سے
کسی کو خبر دار کرو اُسکو تین دن پس اگر ظاہر ہو واسطے تمھارے اسکے پس قتل کرو اُسکو سواے اسکے نہین کہ وہ شیطان ہے نقل کی یہ مسلم نے ف دعا
کیجیے الخ لکھا ہی علما نے کہ روش صحابہؓ کی یہ نہ تھی کہ اسطرح کچھ چاہین حضرت ؐ سے گویا کہ اُنھون نے گمان کیا کہ یہ موت جوان کی موت حقیقی نہین ہی بلکہ
بیہوشی ہے تاثیر زہر سے ور استغفار کرو یعنی دعا زندہ کرنے کی کیا چاہتے ہو بخشش چاہو اُسکے لیے کہ مفید ہو نہ دعا زندہ کرنیکی کہ وہ براہ خود گیا اور تنگی پکڑو
یعنی کہو کہ تو تنگی مین ہی اگر پھر نکلے گا تو ہم مار ڈالینگے آگے تو جان اور ایک روایت مین ہی کہ فرماتے آنحضرت ؐ انشدکم بالعہد الذی اخذ علیکم سلیمان بن
داؤد علیہما السلام لا توذونا و لا تظہر لنا اور وہ شیطان ہی یعنی پس نہین وہ جن مسلمان بلکہ وہ یا تو جن کافر ہی اور یا سانپ ہی اور یا اولاد ابلیس سے ہی اور
شیطان اُسکو کہا واسطے سرکشی اُسکی کے اور نہ جانے اُسکے کے ساتھ آگاہ کرنے کے اور جو سرکش جن و انس اور جانور مین ہوتا ہی شیطان کہلاتا ہی ش ع
وَعَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام شریک سے یہ کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ قتل کرنے گرگٹ کے اور فرمایا کہ تھا وہ پھونکتا آگ حضرت ابراہیم پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ بیان اُسکی
خباثت کا کیا اور یہ زہریلا اور موذی ہی اور لوگون کے کھانے پینے مین ضرر اُسکا عظیم ہی تجربہ سے یہ بات معلوم ہوئی ہی ش ع وَعَنْ سَعْدِ
بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص ؓ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ

ف یعنی باقی گھی کو کھاؤ یہ جمے ہوے گھی کا حکم ہی اور پتلا گھی سارا نجس ہو جاتا ہی اور نہین جائز کھانا اُسکا اتفاقًا اور بیچنا اُسکا روا نہین اکثر اماموں کے
نزدیک اور جائز رکھا ہی اُسکو امام ابو حنیفہ رح نے اور اختلاف کیا ہی بیچ نفع اُٹھانے کے اُس سے بعضوں نے کہا جائز نہین نفع اُٹھانا اُس سے
اور بعضوں کے نزدیک جائز ہی ساتھ جلانے اُسکے کے چراغ مین اور ملنے کے کشتیوں پر اور مانند اسکے کے پر اور یہ قول امام ابو حنیفہ رح کا ہی اور اظہر قول
شافعی رح کا دو قولون مین سے ولیکن مکروہ ہی اور امام مالک رح اور امام احمد رح سے دو روایتین ہین اور ایک روایت امام مالک رح سے یہ ہی کہ جائز نہین جلانا
اُسکا چراغ مسجد مین ٭ح ٭ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اقْتُلُوا الْحَیَّاتِ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْیَتَیْنِ وَالْاَبْتَرَ
فَاِنَّهُمَا یَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَیَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَبَیْنَا اَنَا اُطَارِدُ حَیَّةً اَقْتُلُهَا نَادَانِیْ اَبُوْ لُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَیَّاتِ فَقَالَ اِنَّهٗ نَهٰی بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُیُوْتِ وَهُنَّ الْعَوَامِرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عمر رض سے یہ کہ
اُنھوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے قتل کرو سانپوں کو اور قتل کرو اُس سانپ کو کہ جسکی پشت پر دو خط ہوں سیاہ اور قتل کرو اُس
سانپ کو کہ نام اُسکا ابتر ہی پس تحقیق یہ دونوں قسم کے سانپ اندھا کر دیتے ہین بینائی کو یعنی بمجرد دیکھنے انکے کے آدمی اندھا ہو جاتا ہی بسبب خاصیت زہر کے
کہ انمین رکھی ہی اور گرا دیتے ہین حمل یعنی عورت حاملہ جو اُسکو دیکھے تو حمل اُسکا گر پڑے بسبب خوف کے یا بسبب خاصیت زہر کے کہا عبد اللہ بن عمر رض نے
کہ اُسوقت کہ مین حملہ کرتا تھا ایک سانپ پر کہ مار ڈالوں اُسکو پکارا مجکو ابو لبابہ انصاری صحابی نے کہ مت مار اُسکو پس کہا مین نے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے حکم کیا ہی ساتھ قتل کرنے تمام سانپوں کے پس کہا ابو لبابہ رض نے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہی بعد حکم کرنے کے مارنے گھر کے
رہنے والے سانپوں سے اور وہ ہین آباد کرنیوالے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آباد کرنیوالے گھروں کو کہ ہمیشہ گھر مین رہتے ہین یہ نام اُنکا رکھا گیا
بسبب بڑی عمر ہونے اُنکی کے جنکو یہ بوم یا کہتے ہین کذا فی النہایہ اور توربشتی نے کہا کہ آباد کرنے والے گھر کے جن ہین گھر مین رہنے والے اور روایت
کیا طبرانی نے ابن عباس رض سے مرفوعًا اقتلوا الحیۃ والعقرب ان کنتم فی الصلوٰۃ اور روایت کیا ابو داؤد اور نسائی نے ابن مسعود رض سے اور طبرانی نے
جریر سے اُسنے عثمان بن ابی العاص سے مرفوعًا اقتلوا الحیات کلھن فمن خاف ثارھن فلیس منی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ احادیث مطلقہ محمول ہین سوائے
گھر کے رہنے والے سانپوں پر بسبب حدیث گذشتہ اور آیندہ کے ٭ع **وَعَنْ** اَبِی السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ فَبَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ
اِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِیْرِهٖ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَاِذَا فِیْهِ حَیَّةٌ فَوَثَبْتُ لِاَقْتُلَهَا وَاَبُوْ سَعِیْدٍ یُصَلِّیْ فَاَشَارَ اِلَیَّ اَنِ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَشَارَ
اِلٰی بَیْتٍ فِی الدَّارِ فَقَالَ اَتَرٰی هٰذَا الْبَیْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَانَ فِیْهِ فَتًی مِّنَّا حَدِیْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِلَی الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتٰی یَسْتَاْذِنُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْصَافِ النَّهَارِ فَیَرْجِعُ اِلٰی اَهْلِهٖ فَاسْتَاْذَنَهٗ یَوْمًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَیْكَ سِلَاحَكَ فَاِنِّیْ اَخْشٰی عَلَیْكَ قُرَیْظَةَ فَاَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهٗ ثُمَّ رَجَعَ فَاِذَا امْرَاَتُهٗ بَیْنَ الْبَابَیْنِ قَائِمَةً فَاَهْوٰی اِلَیْهَا بِالرُّمْحِ
لِیَطْعُنَهَا بِهٖ وَاَصَابَتْهُ غَیْرَةٌ فَقَالَتْ لَهُ اكْفُفْ عَلَیْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ الْبَیْتَ حَتّٰی تَنْظُرَ مَا الَّذِیْ اَخْرَجَنِیْ فَدَخَلَ فَاِذَا بِحَیَّةٍ عَظِیْمَةٍ مُنْطَوِیَةٍ عَلَی
الْفِرَاشِ فَاَهْوٰی اِلَیْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَظَمَهَا بِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهٗ فِی الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَیْهِ فَمَا یُدْرٰی اَیُّهُمَا كَانَ اَسْرَعَ مَوْتًا اَلْحَیَّةُ اَمِ الْفَتٰی قَالَ فَجِئْنَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ وَقُلْنَا ادْعُ اللّٰهَ یُحْیِیْهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبُیُوْتِ عَوَامِرَ فَاِذَا
رَاَیْتُمْ مِنْهَا شَیْئًا فَحَرِّجُوْا عَلَیْهَا ثَلٰثًا فَاِنْ ذَهَبَ وَاِلَّا فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّهٗ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمُ اذْهَبُوْا فَادْفِنُوْا صَاحِبَكُمْ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اِنَّ
بِالْمَدِیْنَةِ جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِنْهُمْ شَیْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَیْطَانٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی سائب سے کہ کہا داخل ہوے ہم ابو سعید خدری رض کے پاس پس اُسوقت کہ ہم تھے بیٹھے ہوے کہ ناگہاں سنی ہمنے نیچے تخت اُنکے کے

پڑی ہو اُسکو نجاست کھانے کی تفصیل اسکی یہ ہے کہ اگر کھاتا ہو نجاست کبھی کبھی تو نہیں وہ جلالہ اور نہیں حرام کھانا اُسکا مانند مرغی کے اور اگر ہو اکثر خوراک اُسکی نجاست یہاں تک کہ بدبو آنے لگے اُسکے گوشت اور دودھ میں تو حلال نہیں کھانا اُسکا مگر یہ کہ بند کیا جاوے اور کھلایا جاوے غیر نجاست یہاں تک کہ اچھا ہو جاوے گوشت اور دودھ اُسکا تو درست ہوگا دودھ پینا اور گوشت کھانا اُسکا اور یہ قول امام ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ کا ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک بعد ازاں دھویا جاوے گوشت اُسکا بمبالغہ اور فتاوی کبری میں لکھا ہے جبتک کہ نہ بند کیا جاوے مرغ مخلاتؐ تین روز اور جلالہ دس روز تو نہیں حلال کھانا اُنکا اور سوار ہونیسے منع فرمایا بسبب گندہ ہونے عرق اُسکے کے کہ پیدا ہوتا ہے گوشت اُسکے سے ✦ع ✦ح **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبد الرحمن بن شبل سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانے گوشت گوہ کے سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر حرام ہونے گوہ کے جیسے مذہب امام ابو حنیفہؒ کا ہے اور شاید کہ نہی ناسخ اباحت سابق کی ہو ✦ع ✦ح **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ الْهِرَّةِ وَاَكْلِ ثَمَنِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانے بلی کے سے اور کھانے مول اُسکے سے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے **ف** کھانا گوشت بلی کا حرام ہے باتفاق اور بیچنا اُسکا اور کھانا اُسکے مول کا حرام نہیں ہے بلکہ مکروہ ہے ✦ع **وَعَنْهُ** قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ يَوْمَ خَيْبَرَ الْحُمُرَ الْاِنْسِيَّةَ وَلُحُوْمَ الْبِغَالِ وَكُلَّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَكُلَّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا حرام فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی دن خیبر کے گوشت گدھوں اہلی کا اور گوشت خچروں کا اور ہر کچلی والے کو درندوں میں سے اور ہر پنجہ کش کو پرندوں میں سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے خالد بن ولید سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانے گوشت گھوڑے کے سے اور خچروں کے سے اور گدھوں کے سے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** کھانے گوشت گھوڑوں کے سے یہ حدیث ضعیف ہے معارض حدیث جابرؓ کے بیچ مباح ہونے گوشت گھوڑے کے پہلے گذری نہیں ہو سکتی ✦ح حکم منع ہونے گوشت گھوڑے کا اکثروں کے نزدیک منسوخ ہے ساتھ اس حدیث کے کہ پہلے گذری ✦ **وَعَنْهُ** قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَاَتَتِ الْيَهُوْدُ فَشَكَوْا اَنَّ النَّاسَ قَدْ اَسْرَعُوْا اِلٰى حَظَائِرِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا يَحِلُّ اَمْوَالُ الْمُعَاهِدِيْنَ اِلَّا بِحَقِّهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے خالدؓ سے کہ کہا جہاد کیا میں نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دن خیبر کے پس آئے یہود اور شکایت کی یہ کہ تحقیق لوگوں نے جلدی کی طرف کھجوروں اُنکی کے یعنی ہمارے کھجور کے درختوں پر سے میوہ توڑ لیتے ہیں اور ہم عہد میں داخل ہیں پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو نہیں حلال مال اُن شخصوں کے کہ جنسے عہد ہے مگر ساتھ حق اموال کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** معاہد یعنی جس سے عہد ہے اگر وہ ذمی ہے تو حق مال کا اُسپر جزیہ ہے اور اگر وہ مستامن ہے اور مال تجارت کا ہے تو اُسپر عشر ہے ✦ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ اَلْمَيْتَتَانِ الْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَالدَّمَانِ الْكَبِدُ وَالطِّحَالُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال کیے گئے واسطے ہمارے دو مردے بے ذبح اور دو خون دو مردے مچھلی اور ٹڈی اور دو خون کلیجی اور تلی کہ خون بستہ ہیں نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور دار قطنی نے **وَعَنْ** اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَلْقَاهُ الْبَحْرُ وَجَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ فَكُلُوْهُ وَمَا مَاتَ فِيْهِ وَطَفَا فَلَا تَاْكُلُوْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ اَلْاَكْثَرُوْنَ عَلٰى اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلٰى جَابِرٍ اور روایت ہے ابی زبیرؓ سے کہ نقل کی جابرؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کو یعنی مچھلی کو پھینک دیا دریا نے کنارے پر یا کھل گیا اُس سے پانی یعنی خشک ہو گیا دریا کا پانی یا سرک گیا پس کھاؤ اُسکو اور جو مچھلی کہ مر جاوے

علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ قتل کرنے گرگٹ کے اور نام رکھا اسکا فویسق نقل کی یہ مسلم نے **ف** فویسق تصغیر فاسق کی ہے یعنی چھوٹا سا فاسق یعنی وہ نظیر
فواسق خمسہ کا ہی کہ جو مارے جاتے ہین حل وحرم مین اور فسق لغت مین بمعنی خروج کے ہی اور مراد شرع مین خروج طاعت سے اور طریق حق سے ہی ۲ع
وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل وزغا فی اول ضربۃ کتبت لہ مائۃ حسنۃ وفی الثانیۃ دون ذلک وفی الثالثۃ
دون ذلک رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی قتل کرے گرگٹ کو اول چوٹ مین لکھی جاتی ہین
اسکے لیے سو نیکیان اور جو کوئی مارے دوسری چوٹ مین لکھی جاتی ہین نیکیان کم اس سے اور تیسری چوٹ مین مارنے سے کم اس سے نقل کی یہ مسلم نے
ف اسمین رغبت دلائی ہی اوپر جلدی کرنے کے اسکے مارنے مین ۳ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرصت نملۃ نبیا
من الانبیاء فامر بقریۃ النمل فاحرقت فاوحی اللہ تعالی الیہ ان قرصتک نملۃ احرقت امۃ من الامم تسبح متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کاٹا ایک چیونٹی نے ایک نبی کو انبیا مین سے پس حکم کیا ساتھ بل چیونٹیون کے
کہ جلایا جاوے پس جلایا گیا پس وحی کی اللہ تعالی نے اس نبی کو یہ کہ کاٹا تھا تجکو ایک چیونٹی نے جلادیا تو نے ایک جماعت کو جماعتون مین سے کہ تسبیح کرتی تھی
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا بعضون نے کہ معنی یہ ہین کہ حکم کیا ساتھ جلانے درخت کے کہ اسمین چیونٹیان تھین اور سبب اسکا یہ ہی کہ روایت
کیا گیا ہی کہ ان نبی علیہ السلام نے کہا تھا کہ اے رب عذاب کرتا ہی تو اہل قریہ کو بسبب گناہون انکے کے حال آنکہ انمین مطیع بھی ہوتے ہین پس ارادہ کیا
اللہ تعالی نے کہ دکھادے انکو عبرت اسمین پس مسلط کی انپر گرمی یہان تک کہ جگہ پکڑی طرف سایہ ایک درخت کے پھر غالب ہوئی انپر نیند پس جبکہ وہ سوئے
تو کاٹا انکو ایک چیونٹی نے پس حکم کیا ساتھ جلادینے سب چیونٹیون کے یا تو بسبب نہ جاننے کے اس چیونٹی خاص کو یا واسطے ہونے اسکے کے موذی
اور جائز ہی قتل کرنا جنس موذی کا ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ منع فرمایا آنحضرتؐ نے قتل کرنے ہر جاندار کے سے مگر یہ کہ ایذا دے کذا ذکر علی اور
حضرت شیخ نے لکھا ہی کہ مراد قریہ نمل سے بل چیونٹیون کا ہی اور وحی کی آخر یہ عتاب ہی اللہ تعالی کی طرف سے ان پیغمبر خدا پر لکھا ہی علما نے کہ محمول ہی
اسپر کہ جائز تھا بیچ شرع ان پیغمبر کے قتل کرنا چیونٹی کا اور جلانا اسکا اور عتاب اس سبب سے ہوا کہ ایک چیونٹی سے زیادہ کو جلایا لیکن ہماری شریعت مین
جائز نہین جلانا حیوان کا اگرچہ جون اور کھٹمل وغیرہ ہو اور مطالب المؤمنین مین محمد بن مسلمہ سے بیچ قتل کرنے چیونٹی کے لایا ہی کہ کہا اگر ایذا دی تجکو مار
اسکو اور اگر ایذا نہ دے مت مار اور کہا فقیہ نے کہ اسی پر فتوی دیتے ہین ہم اور مکروہ ہی ڈالنا چیونٹی کا پانی مین اور جلائے نہ جاوین گھر چیونٹیون کے
بسبب ایک چیونٹی کے کذا فی جامع الفقہ انتہی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
وقعت الفارۃ فی السمن فان کان جامدا فالقوھا وما حولھا وان کان مائعا فلا تقربوہ رواہ احمد وابو داود ورواہ الدارمی عن ابن عباس روایت ہی ابی ہریرہؓ سے
کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ گر پڑے چوہا گھی مین یعنی اور مر جاوے اسمین پس اگر ہو گھی جما ہوا پس پھینکدو چوہے اور اس گھی کو کہ گرد اسکے
ہی یعنی اور کھاؤ باقی گھی کو اور اگر ہو پتلا پس نزدیک نہو اسکے یعنی نہ کھاؤ اسکو نقل کی یہ احمد اور ابو داود نے اور نقل کی یہ دارمی نے ابن عباسؓ سے **وعن**
سفینۃ قال اکلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحم الحباری رواہ ابو داود اور روایت ہی سفینہؓ سے کہ کہا کھایا مین نے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے گوشت حباری کا نقل کی یہ ابو داود نے **ف** حباری یعنی تغدری وہ جانور ہی کہ مشہور ہی مثل اسکے حمق مین ۴ع مولانا **وعن** ابن عمر
قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الجلالۃ والبانھا رواہ الترمذی وفی روایۃ ابی داود قال نھی عن رکوب الجلالۃ
اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے جلالہ کے سے اور پینے دودھ اسکے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت
ابو داود کے یون ہی کہ کہا ابن عمرؓ نے کہ منع فرمایا حضرتؐ نے سواری کرنی جلالہ کے سے **ف** جلالہ وہ جانور ہی کہ حلال ہو کھانا اسکا اور عادت

سه بیان مطلق اسکا اوپر گذر چکا ہی ۱۲ منہ

توجوڑا اسکا آن کر بدلا لے گا پس منع فرمایا حضرتؐ نے اس قول واعتقاد سے ۞ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَالَمْنَاهُمْ مُنْذُ حَارَبْنَاهُمْ وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِّنْهُمْ خِيْفَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین صلح کی ہمنے سانپون سے جب سے کہ لڑائی کی ہم نے اُن سے اور جو شخص کہ چھوڑدے کسی سانپ کو اُن سانپون مین سے بسبب خوف کے یعنی بخوف ضرر کے اُس سے یا جوڑے اُسکے سے پس نہین ہم مین سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اور ایک روایت مین بدلے مُنْذُ حَارَبْنَاهُمْ کے مُنْذُ عَادَيْنَاهُمْ آیا ہے یعنی نہین صلح کی ہمنے سانپون سے جیسے کہ واقع ہوئی درمیان ہمارے اور درمیان اُنکے لڑائی اور دشمنی مراد یہ ہے کہ دشمنی درمیان انسان اور سانپ کے جبلی ہے کہ ہر ایک دوسرے کو مارتا ہے اور کہا بعضون نے کہ مراد وہ عداوت ہے کہ درمیان سانپ اور حضرت آدم علیہ السلام کے ہوئی جیسے کہ روایت کیا گیا ہے کہ ابلیس نے قصد کیا داخل ہونیکا جنت مین پس منع کیا اُسکو داروغون نے پس داخل کیا اُسکو سانپ نے منہ مین لیکر اور وسوسہ ڈالا اُسنے واسطے آدمؑ وحواؑ کے یہانتک کہ کھایا اُن دونون نے درخت منع کیے گئے سے پس نکالے گئے وہ اُس سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ خطاب حضرت آدمؑ وحواؑ اور ابلیس اور سانپ کو کیا اور تھا سانپ خوبصورت پس مسخ کیا گیا پس لائق ہے یہ کہ ہمیشہ رہے یہ عداوت اور لائے ضمیر عقلا کی واسطے سانپون کے واسطے اضافت صلح کے طرف اُنکے کہ وہ افعال عقلا سے ہے جیسے کہ اس آیت مین وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سَاجِدِيْنَ والا یون کہنا چاہیے تھا مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ ۞ ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرو سب سانپون کو پس جو شخص کہ خوف کرے بدلہ لینے کا اُنسے پس نہین وہ مجھسے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب طرح کے سانپ مارنے چاہیئین مگر استثنا کیے جاوین اس عموم سے عوامر یعنی گھر کے رہنے والے یا مراد قتل ہے بعد اعلام کے جیسے کہ بیچ حدیث ابی سائب کے گذرا ۞ ح وَعَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّا نُرِيْدُ اَنْ نَكْنُسَ زَمْزَمَ وَاِنَّ فِيْهَا مِنْ هٰذِهِ الْجِنَّانِ يَعْنِي الْحَيَّاتِ الصِّغَارَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِنَّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عباسؓ سے کہ کہا یا رسول اللہ ہم ارادہ رکھتے ہین یہ کہ صاف کرین چاہ زمزم کو پس تحقیق اُسمین ہین سانپ یعنی سانپ چھوٹے پس حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قتل کرنے اُنکے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یہان سب چھوٹے سانپون کے قتل کرنیکا حکم دیا اور مابعد کی حدیث مین اُنھین سے ایک قسم مارنے کو منع فرمایا سبب یہ ہے کہ جھاڑنا زمزم کا بغیر مارنے سب کے ممکن نہ تھا مع ہذا ممکن ہے استثنا بعض کا اُنمین سے ۞ ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا اِلَّا الْجَانَّ الْاَبْيَضَ الَّذِيْ كَاَنَّهُ قَضِيْبُ فِضَّةٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل کرو سب قسم کے سانپون کو مگر جان یعنی سانپ سفید کہ گویا وہ چھڑی ہے روپے کی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اسکے مارنے سے شاید اس لیے منع فرمایا کہ وہ ضرر نہین پہونچاتا ۞ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَامْقُلُوْهُ فَاِنَّ فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْاٰخَرِ شِفَاءً فَاِنَّهُ يَتَّقِيْ بِجَنَاحِهِ الَّذِيْ فِيْهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ گر پڑے مکھی بیچ باسن ایک تمہارے کے پس غوطہ دو اسکو اس لیے کہ تحقیق بیچ ایک بازو اسکے کے بیماری ہے اور دوسرے مین شفا ہے پس تحقیق مکھی پہلے ڈالتی ہے اپنے اُس بازو کو کہ اُسمین بیماری ہے پس چاہیے کہ غوطہ دے مکھی کو یعنی تاکہ دوا کے بازو سے دفعیہ ہو جاوے اُسکی بیماری کا نقل کی یہ ابوداؤد نے ۞ ع وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الطَّعَامِ فَامْقُلُوْهُ فَاِنَّ فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ سَمًّا وَفِي الْاٰخَرِ شِفَاءً فَاِنَّهُ يُقَدِّمُ السَّمَّ وَيُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

دریا مین اور پانی پر اُٹھ آوے پس مت کھاؤ اُسکو نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا محی السنہ نے اکثر اسپر ہین کہ یہ حدیث موقوف ہی جابرؓ پر یعنی جابر ہی کا قول ہی نہ حدیث حضرتؐ کی **ف** یہ حدیث دلیل ہی امام ابو حنیفہؒ کی بیچ حرام ہونے مچھلی طافی کے اور اسی طرح منقول ہی ایک جماعت صحابہؓ سے اور مالک اور شافعی کے نزدیک مضائقہ نہین اُسکے کھانے کا بسبب مطلق فرمانے حضرتؐ کے احل لکم المیتتان پس میتہ بحر موصوف ہی ساتھ حلال ہونے کے اور ہم کہتے ہین کہ میتۃ البحر وہ ہی کہ ڈالدے اُسکو بحر تا موت مضاف ہو طرف اُسکے نہ وہ کہ خود مری ہو اُسمین بغیر آفت کے ؀ **وَعَنْ** سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ اَكْثَرُ جُنُوْدِ اللّٰهِ لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ مُحْيِ السُّنَّةِ ضَعِيْفٌ اور روایت ہی سلمانؓ سے کہ کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال اور حکم ٹڈی کے سے پس فرمایا حضرتؐ نے ٹڈیان اکثر لشکر اللہ کی ہین نہ کھاتا ہون اُنکو یعنی اسلیے کہ مکروہ رکھتا ہون طبعًا اور نہ حرام کرتا ہون اُنکو یعنی اوروں پر شرعًا بموجب اس حدیث گذشتہ کے احلت لنا میتتان آخر نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا محی السنہ نے کہ یہ ضعیف ہی **ف** یعنی اکثر لشکر ہین یہ ندو نمین ؀ سے جب غضب ہوتا ہی ایک قوم پر تو بھیجتا ہے اُنپر ٹڈیان تاکہ کھا جاوین کھیتی اور درخت اُنکے اور پڑے اُنمین قحط یہانتک کہ کھاتا ہی بعض اُنکا بعض کو پس سب ہلاک ہو جاتے ہین اور ٹڈی کھانی حلال ہی بموجب احادیث کثیرہ کے اور کہا چارون اماموں نے کہ حلال ہی کھانا اُسکا برابر ہی کہ مر جاوے اپنی موت سے یا ساتھ ذبح کرنے کے یا ساتھ شکار کرنے کے مجوسی شکار کرے یا مسلمان کاٹا جاوے اُس سے کچھ یا نہین ؀ ع **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبِّ الدِّيْكِ وَقَالَ اِنَّهٗ يُؤْذِنُ لِلصَّلٰوةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی زید بن خالد سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برا کہنے مرغ کے سے اور فرمایا کہ تحقیق وہ خبردار کرتا ہی نماز کے لیے نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** مراد نماز تہجد ہی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرتؐ اُٹھتے تھے نماز تہجد کے لیے جس وقت کہ آواز کرتا تھا مرغ اور احتمال ہی کہ مراد نماز صبح ہو کہ اپنی آواز سے آگاہ کرتا ہی کہ وقت نماز صبح کا قریب پہونچا اور مکرر آواز کرتا ہی تاکید تنبیہ کے لیے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ بعضی اچھی خصلت حیوان مین بھی مانع ہوتی ہی اُسکے برا کہنے سے پس مومن کے برا کہنے کا کیا حال ہوگا ؀ ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَاِنَّهٗ يُوْقِظُ لِلصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے زیدؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہو مرغ کو اس لیے کہ تحقیق وہ جگاتا ہی نماز کے لیے نقل کی ابو داؤد نے **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ قَالَ اَبُوْ لَيْلٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُوْلُوْا لَهَا اِنَّا نَسْاَلُكِ بِعَهْدِ نُوْحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ اَنْ لَا تُؤْذِيْنَا فَاِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبدالرحمن بن ابی لیلی سے کہ کہا ابو لیلیؓ نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ظاہر ہو سانپ گھر مین پس کہو واسطے اُسکے کہ تحقیق ہم سوال کرتے ہین تجھ سے ساتھ عہد نوحؑ کے اور ساتھ عہد سلیمانؑ بن داؤد کے یہ کہ نہ ایذا دے تو ہمکو پس اگر پھر نکلے پس مارو اُسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** عہد لیا تھا حضرت نوحؑ نے جبکہ داخل کیے تھے حیوانات کشتی مین ؀ ع **وَعَنْ** عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا رَفَعَ الْحَدِيْثَ اَنَّهٗ كَانَ يَاْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ وَقَالَ مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشْيَةَ ثَائِرٍ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عکرمہؓ سے کہ نقل کی ابن عباسؓ سے کہا عکرمہ نے نہین جانتا مین ابن عباسؓ کو مگر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچائی اُنھون نے حدیث کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے ساتھ قتل کرنے سانپون کے اور فرماتے کہ جو شخص چھوڑ دے قتل کرنا اُنکا واسطے خوف بدلہ لینے کے پس نہین وہ ہم مین سے یعنی ہمارے طریقہ پر نہین ہے بسبب نہ مارنے موذی کے اور نہ توکل کرنے کے قضاے وقدر الٰہی پر نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** واسطے خوف بدلہ لینے کے یعنی نہ مارے بخوف اسکے کہ مبادا اسکا جوڑا بدلہ لے مجھسے اور یہ کبھی واقع ہوتا ہی کہ ایک نے سانپ کو مارا اسکے جوڑے نے آنکر کاٹا اور بدلہ لیا اگر نر ہے مادہ اسکی آتی ہی اور اگر مادہ ہی نر آتا ہی اور عادت تھی جاہلیت مین کہ کہا جاتا تھا مت مارو سانپ کو ورنہ لاگ

یَرْفَعُهُ اَلْجِنُّ ثَلٰثَةُ اَصْنَافٍ صِنْفٌ لَهُمْ اَجْنِحَةٌ يَطِيْرُوْنَ فِي الْهَوَاءِ وَصِنْفٌ حَيَّاتٌ وَّ كِلَابٌ وَّصِنْفٌ يَحُلُّوْنَ وَيَظْعَنُوْنَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سے پونہچاتے تھے اس حدیث کو حضرت تک کہ حضرت نے فرمایا کہ جن تین قسم کے ہین ایک قسم ہی کہ اُنکے پر ہین اُڑتے ہین ہوا پر اور ایک قسم سانپ ہین اور کُتے اور ایک قسم ہین اُترتے منزل مین اور کوچ کرتے ہین نقل کی یہ شرح السنہ مین **بَابُ الْعَقِيْقَةِ** باب ہی بیچ بیان عقیقہ کے **ف** عقیقہ مشتق ہی عق سے عق کے معنی ہین اصل مین پھاڑنی کے اور یہان نام اُن بالون کا ہی کہ لڑکے کے سر پر ہوتے ہین وقت پیدا ہونے کے یہ نام اسلیے ہوا کہ وہ مونڈے جاتے ہین ساتوین دن اور اسی سبب سے عقیقہ اُس بکری کو بھی کہتے ہین کہ ذبح کی جاتی ہی وقت سر مونڈنے اُسکے کے اور عقیقہ سنت ہی تینون امامون کے نزدیک اور ایک روایت مین امام احمدؒ سے واجب ہی اور اکثر احادیث سے سنت ہونا اُسکا معلوم ہوتا ہی اور جو شرائط واحکام قربانی مین معتبر ہین عقیقہ مین بھی معتبر ہین اور ہمارے نزدیک عقیقہ سنت نہین اور امام محمدؒ نے اپنے مؤطا مین لکھا ہی کہ ہمکو ایسا پونہچا ہی کہ عقیقہ رسوم جاہلیت سے تھا اور اول اسلام مین بھی تھا معمول بعد ازان نسخ کیا قربانی نے ہر ذبح کو کہ پہلے اُسکے تھا اور نسخ کیا روزے رمضان کے نے ہر روزے کو کہ پہلے اُسکے تھے اور نسخ کیا غسل جنابت نے ہر غسل کو کہ پہلے اُسکے تھا اور نسخ کیا زکوٰۃ نے ہر صدقہ کو کہ پہلے اُسکے تھا انتہی **ش ح** **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی سلمان بن عامر ضبیؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ساتھ پیدا ہونے لڑکے کے مسنون ہی عقیقہ کرنا پس ذبح کرو اُسکی طرف سے جانور اور دور کرو اُس سے ایذا یعنی بال سر کے اور میل وغیرہ نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے جاتے تھے لڑکے کہ پیدا ہوتے تھے پس دعا ساتھ برکت کے کرتے تھے اُنپر یعنی کہتے بارک اللہ علیک اور تحنیک کرتے تھے اُنکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** تحنیک یہ ہی کہ کھجور یا اور کچھ میٹھی چیز چبا کر لڑکے کے تالو مین لگاوے اور یہ سنت ہی چاہیے کہ نیکبخت آدمی تحنیک کرے **ش ح** **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَوَلَدْتُّ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَيْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِيْ حَجْرِهٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِيْ فِيْهِ ثُمَّ حَنَّكَهٗ ثُمَّ دَعَا لَهٗ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ فَكَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْاِسْلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی اسماؓ بنت ابی بکرؓ سے یہ کہ وہ حاملہ ہوئین ساتھ عبداللہ بن زبیر کے مکے مین کہا اسماؓ نے پس جنی مین قبا مین پھر لائی مین اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور رکھدیا مین نے اُسکو حضرتؐ کی گود مین پھر منگوائی حضرتؐ نے کھجور اور چبایا اُسکو پھر آب دہن ڈالا اُسکے منھ مین یعنی رکھی وہ کھجور کہ مخلوط تھی ساتھ تھوک کے اُسکے منھ مین پھر لگائی وہ کھجور اُسکے تالو مین پھر دعا کی واسطے اُسکے اور دعا ساتھ برکت کے کی اُسپر یعنی کہا بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ یا عَلَيْهِ پس تھے عبداللہ بن زبیرؓ اول مولود کہ پیدا کیے گئے اسلام مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** قبا ساتھ پیش قاف کے ایک موضع ہی قریب مدینہ مطہرہ کے کہ بعد ہجرت کے حضرتؐ اوّل وہین اُترے تھے اور تین روز وہان ٹھیرے اور بنا مسجد کی رکھی کہ اُسکو مسجد قبا کہتے ہین اور اول مولود الخ یعنی اول لڑکا کہ پیدا ہوا بعد ہجرت کے مہاجرین مین عبداللہؓ بن زبیر تھے والّا نعمان بن بشیر انصاری پیدا ہوے ہین مدینہ مین بعد ہجرت کے پہلے عبداللہؓ کے **ش ح** **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلٰى مَكِنَاتِهَا قَالَتْ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَلَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَوْ اِنَاثًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِلنَّسَائِيِّ مِنْ قَوْلِهٖ يَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ روایت ہی اُم کرزؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے قرار دو تم جانورون پرندون کو اُنکے گھونسلون پر کہا اُم کرزؓ نے اور سنا مین نے حضرتؐ سے کہ فرماتے لڑکے کی طرف سے دو بکریان یعنی عقیقہ مین اور

اور روایت ہی ابی سعید خدری رضی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ گرے مکھی طعام مین پس غوطہ دو اسکو اسلیے کہ تحقیق بیچ
ایک بازو اسکے کے زہر ہی اور دوسرے مین شفا ہی اور تحقیق وہ پہلے ڈالتی ہی زہر کے بازو کو اور پیچھے ڈالتی ہی شفا کے بازو کو نقل کی یہ شرح السنہ مین **وعن**
ابن عباس قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتل اربع من الدواب النملۃ والنحلۃ والھدھد والصرد رواہ ابو داؤد والدارمی
اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے چار جانورون کے سے چیونٹی اور مکھی شہد کی اور ہدہد اور لٹورے
نقل کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے **ف** چیونٹی کے مارنیسے جو منع فرمایا مراد یہ ہی کہ پہلے کاٹنے کے نہ مارے اور بعد کاٹنے کے مارنا اسکا جائز ہی اور
بعضون نے کہا کہ مراد اس چیونٹی سے بڑی چیونٹی ہی کہ جسکے پانون دراز ہوتے ہین اس لیے کہ ضرر اسکے کاٹنے کا کم ہوتا ہی اور شہد کی مکھی سے
اسلیے منع فرمایا کہ اسمین منفعت ہی کہ شہد اور موم پیدا ہوتا ہی اور ہدہد کہتے ہین کھٹ بڑھئی کو اور صرد ایک جانور ہوتا ہی بڑے سر اور بڑی چونچ کا اور اسکے
بڑے بڑے پر ہوتے ہین اور آدھا سیاہ ہوتا ہی اور آدھا سفید کذا فی النہایہ اور بعضون نے کہا کہ شکار کرتا ہی چڑیون کو اور ان دونون جانورون کے
مارنے سے منع فرمایا بسبب حرام ہونے گوشت انکے کے اس لیے کہ نہی کی گئی مارنے اس جانور کے سے کہ کھایا نہ جاتا ہو اور بعضون نے کہا کہ ہدہد مین
بدبو ہوتی ہی پس ہوا بیچ حکم جلالہ کے اور صرد سے اور اسکی آواز سے نحوست وفال بد لیتے ہین عرب پس منع فرمایا اسکے قتل کرنیسے تاکہ نکلجاوے
انکے دلون سے اعتقاد نحوست اسکی کا **ع ح الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن عباس قال کان اھل الجاھلیۃ یاکلون
اشیاء ویترکون اشیاء تقذرا فبعث اللہ نبیہ وانزل کتابہ واحل حلالہ وحرم حرامہ فما احل فھو حلال وما حرم فھو حرام وما سکت عنہ
فھو عفو وتلا قل لا اجد فیما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمہ الا ان یکون میتۃ او دما الایۃ رواہ ابو داؤد روایت ہی ابن عباس رض سے
کہا تھے اہل جاہلیت کے کھاتے کتنی چیزین یعنی بمقتضاے خواہش اپنی کے اور چھوڑتے یعنی نہ کھاتے کتنی چیزون کو واسطے نفرت کے پس بھیجا
اللہ تعالی نے اپنے نبی کو اور نازل کی اپنی کتاب یعنی نبی پر اور اسکی امت پر اور حلال کیا حلال اپنا اور حرام کیا حرام اپنا یعنی بیان کر دیا کہ یہ چیز
حلال ہی اور یہ حرام ہی پس جو چیز حلال کی اللہ نے پس وہ حلال ہی یعنی نہ غیر اسکا اور جو چیز حرام کی پس وہ حرام ہی اور جس سے سکوت کیا یعنی
بیان نہ کیا کہ حرام ہے یا حلال پس وہ معاف ہی کہ مواخذہ نہین اسپر اور پڑھی ابن عباس نے یہ آیت کہ اے محمد نہین پاتا مین بیچ اس چیز کے کہ وحی کیگئی
طرف میرے حرام اوپر کھانیوالے کے کہ کھاوے اسکو مگر یہ کہ ہو طعام مردار یا خون آخر آیت تک نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** لفظ حلالہ مصدر قائم مقام
مفعول یعنی ظاہر کی اللہ نے ساتھ بھیجنے نبی کے اور نازل کرنے کتاب کے وہ چیز کہ حلال کیا اسکو اور پڑھی آخر یعنی واسطے رد کرنے فعل انکے کے کہ کھاتے
تھے جو چاہتے اور ترک کرتے وہ چیز جو مکروہ رکھتے گویا کہا گیا کہ حلال وہ چیز ہی کہ حلال کیا اسکو اللہ نے اور رسول ع اسکے نے اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام
کی اللہ نے اور رسول ع اسکے نے نہ یہ حلت وحرمت موافق خواہش نفس کے ہی وحی کیگئی ہی یعنی قرآن مین یا اس چیز مین کہ وحی کیگئی طرف میرے مطلق
اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ حرام ہونا نہین جانا جاتا مگر ساتھ وحی کے نہ ساتھ خواہش نفسانی کے اور بعد لفظ دما کے باقی آیت یہ ہی مسفوحا او لحم خنزیر
فانہ رجس او فسقا اھل لغیر اللہ بہ اور کتاب اللہ مین یہی چیزین حرام کی گئین اور سواے انکے اور بعضی چیزون کی حرمت ثابت ہوئی ہی سنت سے
ولیکن ابن عباس رض نے آیت پڑھی اور سنت کی حرام چیزین نہ پڑھین بسبب کثرت انکی کے ع ح **وعن** زاھر الاسلمی قال انی لاوقد تحت
القدور بلحوم الحمر اذ نادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھاکم عن لحوم الحمر رواہ البخاری
اور روایت ہی زاہر اسلمی سے کہ کہا تحقیق مین البتہ جلاتا تھا نیچے ہانڈیون کے آگ ساتھ گوشت گدھون کے ناگہان پکارا پکارنے والے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے نے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے ہین تمکو کھانے گوشت گدھون کے سے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** ابی ثعلبۃ الخشنی

امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام شہید حسین رضی سے کہ نقل کی علی بن ابی طالب رض سے کہ کہا عقیقہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن رض کی طرف سے ساتھ ایک بکری کے اور فرمایا آنحضرت نے اے فاطمہ رض مونڈ تو سر اسکا اور تصدق دے ہموزن بالون اُسکے کے چاندی پس وزن کیا ہمنے بالونکو پس تھا وزن بالون کا ایک درہم یا کم درہم سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہی اور اسناد اسکی نہین متصل اس واسطے کہ محمد بن علی بن حسین رض نے نہین پایا علی رض بن ابی طالب کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عقیقہ لڑکے کا ساتھ ایک بکری کے بھی ہوتا ہی اور ابوداؤد نے بھی ابن عباس رض سے نقل کیا کہ عقیقہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رض اور حسین رض کی طرف سے ایک ایک دنبہ جیسے کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی اور نسائی نے ابن عباس رض سے دو دو دنبے روایت کیے ہین اور بریدہ رض سے مطلق نقل کیا کہ عقیقہ کیا آنحضرت صلعم نے حضرت حسن رض اور حسین رض کیطرف سے اور سفر السعادت کے مصنف نے کہا کہ حدیث ایک بکری کی صحیح ہی ولیکن حدیث عن الغلام شاتان اقوی اور اصح ہی اس لیے کہ ایک جماعت نے صحابہ رضین سے اسکو روایت کیا ہی اور وجہ دوسری بیچ ترجیح دو بکری کے بیٹے کی طرف سے یہ ہی کہ قول و فعل سے اقوی اور اتم ہے کیونکہ فعل احتمال اختصاص کا رکھتا ہی اور یہ بھی ہی کہ فعل دلالت کرتا ہی جواز پر اور قول استحباب پر اور ترمذی نے کہا کہ اس باب مین حدیث آئی ہی حضرت علی رض اور عائشہ رض اور ام کرز رض اور بریدہ رض اور سمرہ رض اور ابی ہریرہ رض اور عبداللہ رض بن عمر رض اور انس رض اور سلمان رض بن عامر اور ابن عباس رض سے کذا قال الشیخ اور ملا علی قاری نے لکھا ہی کہ احتمال ہی لڑکے کے حق مین اقل درجہ استحباب کا ایک بکری ہو اور کمال استحباب کا دو اور اس حدیث مین جو ایک مذکور ہوئی تو احتمال ہی کہ یہ جواز کے لیے ہو بیچ اکتفا کرنے کے ساتھ اقل کے یا دلالت کرتی ہی یہ حدیث اسپر کہ نہین لازم آتا ذبح کرنے دو بکریون کے سے یہ کہ ہو ساتوین دن پس ممکن ہی یہ کہ ذبح کیا ہو حضرت صلعم نے اُنکی طرف سے ایک دنبہ پیدا ہونیکے دن اور ایک دنبہ ساتوین دن اور بسبب اسکے حاصل ہو جاتی ہی تطبیق روایات مین یا عقیقہ کیا آنحضرت صلعم نے ایک دنبہ اور حکم فرمایا حضرت علی رض یا حضرت فاطمہ رض کو ساتھ دوسرے دنبہ کی پس نسبت کی آنحضرت صلعم کی طرف کہ اُنھون نے عقیقہ کیا ساتھ ایک دنبہ کے حقیقۃً اور ساتھ دو دنبون کے مجازاً واللہ اعلم اور مونڈ تو سر اسکا الخ یعنی حقیقۃً یا حکم کرسی کو سر مونڈنے اور یہ امر استحباب کے لیے ہی اور اسی طرح امر وزن کرنے کا بھی استحباب کے لیے ہی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ اور روایت ہی ابن عباس رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کیا حضرت امام حسن رض اور امام حسین رض کی طرف سے ایک ایک دنبہ نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نزدیک نسائی کے دو دو دنبے **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَقَالَ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْعُقُوْقَ كَاَنَّهٗ كَرِهَ الْاِسْمَ وَقَالَ مَنْ وُلِدَ لَهٗ فَاَحَبَّ اَنْ يَّنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُنھون نے اپنے دادا سے کہ کہا سوال کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عقیقہ سے پس فرمایا نہین دوست رکھتا اللہ عقوق کو گویا کہ مکروہ رکھا حضرت نے نام عقیقہ کا اور فرمایا جو شخص کہ پیدا کیا جاوے واسطے اُسکے لڑکا پس چاہے یہ کہ ذبح کرے اُسکی طرف سے دو بکریان اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** نہین دوست رکھتا الخ یعنی جو کوئی چاہے یہ کہ نہو فرزند اُسکا عاق واسطے اُسکے بڑی عمر مین تو ذبح کرے اُسکی طرف سے عقیقہ اُسکی چھوٹی عمر مین اس لیے کہ عقوق والدین کا باعث عقوق فرزند کا ہوتا ہے اور اللہ تعالی دوست نہین رکھتا عقوق کو اور یہ تمہید ہی اس قول حضرت صلعم کی ومن ولد لہ الخ اور گویا کہ مکروہ رکھا الخ یہ کلام کسی راوی کا ہی کہ آنحضرت صلعم نے ناپسند کیا نام رکھنا عقیقہ کا عقیقہ تاکہ نہ گمان ہو کہ وہ مشتق ہے عقوق سے اور دوست رکھا یہ کہ نام رکھا جاوے بہتر اُس سے مانند ذبیحہ اور نسیکہ کے کذا فی النہایۃ اور توربشتی نے کہا کہ یہ کلام غیر استوا ہے اس لیے کہ آنحضرت صلعم نے چند احادیث مین

لڑکی کی طرف سے ایک بکری اور نہیں ضرر کرتا تمکو نر ہوں وہ یا مادہ یعنی یہ خیال نکرو کہ بیٹے کی طرف سے نر چاہیے اور بیٹی کی طرف سے مادہ نقل کی یہ ابوداؤد اور
ترمذی نے اور واسطے نسائی کے ہے قول راوی سے یقول عن الغلام آخر تک اور کہا ترمذی نے یہ کہ حدیث صحیح ہے **ف** قرار دو تم آلخ مکنات ساتھ زبر میم اور
زیر کاف اور زبر کاف کے اور ایک نسخے میں ساتھ پیش کاف کے بمعنی مکانوں کے یعنی جانوروں کو گھونسلوں میں بیٹھے رہنے دو اڑاؤ نہیں انمیں سے اور بعضوں نے
کہا کہ مکنات ساتھ زبر میم اور زیر کاف کے اور زبر بھی آیا ہے بمعنی بیضہ سوسمار کے اور یہاں مطلق بیضے مراد ہیں یعنی انڈوں پر بیٹھے ہوں تو انکو ایذا نہ دو ساتھ
ہلانے گھونسلوں کے اور اڑانے انکے کے یا نہی ہے تطیر اور فال بد لینے سے جیسے کہ عادت عرب کی تھی کہ جب کوئی کسی کام کا ارادہ کرتا تو پرندہ پر آتا اور اسکو اڑاتا
پس اگر وہ داہنی طرف اڑتا تو اسکو مبارک جانتا اور اس کام کے لیے جاتا اور اگر بائیں طرف اڑتا تو اسکو نحس جانتا اور اس کام کے لیے نہ جاتا پس نہی کیگئی اس سے
کہ اسکو تطیر کہتے ہیں ۱۲ ع **وَعَنِ** الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ
السَّابِعِ وَيُسَمّٰى وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ لٰكِنْ فِي رِوَايَتِهِمَا رَهِينَةٌ بَدَلَ مُرْتَهَنٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَ
أَبِي دَاوُدَ وَيُدَمّٰى مَكَانَ وَيُسَمّٰى وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ وَيُسَمّٰى أَصَحُّ اور روایت ہے حسن بصری رح سے کہ نقل کی سمرہ رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکا
گرو ہے بسبب اور بدلے عقیقہ اپنے کے ذبح کیا جاوے اس سے ساتویں دن اور نام رکھا جاوے یعنی ساتویں دن اور مونڈا جاوے سر اسکا نقل کی یہ احمد اور
ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے لیکن بیچ روایت ابوداؤد اور نسائی کے لفظ رَهِينَةٌ کا ہے بدلے مرتہن کے اور بیچ ایک روایت احمد اور ابوداؤد کے
لفظ یدمی ہے جگہ ویسمی کے اور کہا ابوداؤد نے کہ لفظ یسمی کا صحیح تر ہے **ف** ت لفظ رَهِينَةٌ میں مبالغہ کے لیے یا تاویل نفس ہے رہا یہ کہ معنی گرو ہونے
لڑکے کے عوض عقیقہ کے کیا ہیں باوجودیکہ وہ مکلف نہیں ہے تا مواخذ ہو بسبب ترک عقیقہ کے امام احمد رح نے تو یہ کہا کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ فرزند
روکا گیا اور منع کیا گیا ہے شفاعت کرنے سے بیچ حق والدین کے جبتک کہ عقیقہ نکریں اسکا اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ فرزند روکا گیا اور
منع کیا گیا ہے بھلائیوں سے اور سلامتی آفات سے اور زیادہ نشوونما سے جبتک کہ عقیقہ اسکا نکریں اور یہ حقیقت میں راجع طرف گرفت والدین کے ہوتا ہے
کہ ترک عقیقہ انھوں نے کیا اور بعضوں نے کہا کہ گرو ہے ساتھ اذی اور پلیدی کے اسلیے کہ حدیث میں آیا ہے فَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذٰى یعنی دور کرو بچہ سے
اذی یعنی بال اور میل اور خون وغیرہ اور لفظ یدمی ساتھ پیش ی اور زبر دال اور تشدید میم مفتوحہ کے ہے تدمیہ سے یعنی خون آلودہ کرنے پس ایک روایت میں
یدمی جگہ ویسمی کے واقع ہوا ہے اور ابوداؤد نے کہا کہ لفظ یسمی صحیح تر ہے اور قتادہ رض نے تفسیر اسکی یہ کی ہے کہ جب ذبح کرے بکری کو تھوڑے سے بال اس
لیکر مقابل رگوں گردن کے رکھیں تاکہ خون آلودہ ہوں وہ بال ساتھ اس خون کے کہ ذبح کی جگہ سے نکلے اور لڑکے کے تالو پر رکھیں تا مانند ایک خط کے
روان ہو اسکے سر پر بعد ازاں اسکے سر کو دھو ڈالیں اور سر مونڈیں اور سفر السعادت کے مصنف نے کہا کہ تدمیہ نکریں اسلیے کہ یدمی تحریف کسی راوی کی
اس لیے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ حضرت امام حسن اور امام حسین کا کیا اور یہ فعل نہیں کیا اور یہ بھی لکھا ہے کہ یہ فعل ساتھ قواعد جاہلیت
بہت مشابہ ہے جیسے کہ تیسری فصل میں آویگا واللہ اعلم انتہی اور کہا علما نے کہ روایت ابوداؤد کی وہم ہے ہمام سے کہ روات حدیث سے ہے اور
جو کچھ کہ آئی ہے تفسیر اسکی قتادہ سے منسوخ ہے اور خطابی نے کہا کیونکر حکم کریں ساتھ نجس کرنے سر کے اور آلودہ کرنے اسکے کے ساتھ خون کے حالانکہ
فرمایا ہے ساتھ دور کرنے اذی اور نجاست خشک کے بدن اسکے سے لیکن آلودہ کرنا سر کا ساتھ خلوق کے اور زعفران کے بجائے خون کے تجویز کیا
بعضے علما نے واللہ اعلم ۱۲ ع ح **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ عَقَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً فَوَزَنَّاهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا أَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ اور روایت ہے محمد بن علی بن حسین سے

ف قرار او بعض در نسخ بکنات روایت او متعلق من الراوی والکاف مکسورتان بمعنی ہل ۱۲ ع

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا یُذْکَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حذیفہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق شیطان حلال جانتا ہی کھانے کو بسبب اسکے کہ نہ نام لیا جاوے اللہ کا اُسپر نقل کی یہ مسلم نے **ف** حلال جانتا ہی الخ یعنی قادر ہوتا ہی اُس کے کھانے پر یہ محمول ظاہر پر ہی اور بعضوں نے یہ تاویل کی ہی کہ برکت لیجاتا ہی کھانے کی گویا شیطان کھا گیا اُسکو اور یا یہ مراد ہی کہ صرف کرتا ہی اُسکو اللہ تعالی کی غیر مرضی کی جگہ میں ع م ح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَهٗ فَذَکَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَعِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ الشَّیْطَانُ لَا مَبِیْتَ لَکُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ قَالَ الشَّیْطَانُ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَاِذَا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعَشَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ داخل ہو مرد اپنے گھر مین یعنی رہنے کی جگہ پس یاد کرے اللہ کو وقت داخل ہونے اپنے کے اور وقت کھانا کھانے اپنے کے کہتا ہی شیطان یعنی اپنے تابعداروں سے نہین جگہ اس گھر مین تمکو اور نہ کھانا اور جسوقت کہ داخل ہو یعنی مرد گھر مین پس نہ یاد کرے اللہ کو وقت داخل ہونے گھر کے کہتا ہے شیطان یعنی اپنے تابعداروں سے پائی تمنے جگہ اور جب نہ یاد کرے مرد اللہ کو وقت کھانے اپنے کے کہتا ہی شیطان پائی تمنے جگہ اور کھانا نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَاْکُلْ بِیَمِیْنِهٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کھاوے ایک تمھارا پس چاہیے کہ کھاوے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے اور جسوقت کہ پیوے پس چاہیے کہ پیوے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے یعنی باسن پانی وغیرہ کا داہنے ہاتھ سے پکڑے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ظاہر امر استحباب کیلیے ہی جیسے کہ گئے ہین طرف اسکے بعضے علما اور مؤید ہی اسکی حدیث صحیح مسلم کی کہ آنحضرتؐ نے دیکھا ایک شخص کو کھاتے بائین ہاتھ سے پس فرمایا کہ کھا اپنے داہنے ہاتھ سے کہا اُسنے نہین طاقت رکھتا ہین فرمایا پس نہ طاقت رکھیو تو پس نہ اُٹھا سکا وہ ہاتھ طرف منھ اپنے کے بعد اسکے طبرانی نے روایت کی ہی کہ آنحضرتؐ نے دیکھا سبیعہ اسلمیہ کو کھاتے بائین ہاتھ سے پس بددعا کی حضرتؐ نے اُسپر پس پہونچا اُسکو طاعون پس مرگئی وہ اور جمہور نے حمل کیا ہی اُسکو زجر و سیاست پر م ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَاْکُلَنَّ اَحَدُکُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا یَشْرَبَنَّ بِهَا فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِهٖ وَیَشْرَبُ بِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کھاوے ایک تمھارا ساتھ بائین ہاتھ اپنے کے اور نہ پیوے ساتھ بائین ہاتھ اپنے کے اس لیے کہ شیطان کھاتا ہی ساتھ اپنے بائین ہاتھ کے اور پیتا ہی ساتھ بائین ہاتھ اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا تورپشتیؒ نے کہ معنی یہ ہین کہ شیطان برانگیختہ کرتا ہی اپنے دوستون کو اُس کام پر اور کہا طیبیؒ نے کہ یہ حدیث محمول ہی ظاہر اپنے پر اور حسن بن سفیانؒ نے روایت کی ہی اپنی مسند مین ساتھ سند حسن کے ابوہریرہؓ سے کہ جب کھاوے ایک تمھارا تو چاہیے کہ کھاوے اپنے داہنے ہاتھ سے اور پیوے داہنے ہاتھ سے اور لیوے داہنے ہاتھ سے اور دیوے داہنے ہاتھ سے اس لیے کہ شیطان کھاتا ہی بائین ہاتھ سے اور پیتا ہی بائین ہاتھ سے اور دیتا ہی بائین ہاتھ سے اور لیتا ہی بائین ہاتھ سے م ع **وَعَنْ** کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ بِثَلٰثَةِ اَصَابِعَ وَیَلْعَقُ یَدَهٗ قَبْلَ اَنْ یَّمْسَحَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی کعب بن مالک سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے ساتھ تین انگلیون کے یعنی ساتھ انگوٹھے اور انگلی شہادت اور بیچ کی انگلی کے اور چاٹتے تھے ہاتھ اپنا یعنی بعد فارغ ہونے کے کھانے سے پہلے پونچھنے سے یعنی ساتھ رومال وغیرہ کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ تین انگلیون سے کھانا سنت ہی پس نہ ملاوے ساتھ اُنکے چوتھی اور پانچوین کو مگر واسطے ضرورت کے اور ہاتھ اپنا یعنی انگلیان اور پہلے بیچ کی انگلی کو چاٹتے پھر اسکے پاس کی انگلی کو پھر انگوٹھے کو اور طبرانی نے روایت کیا عامر بن ربیعہؓ سے اسطرح کہ تھے حضرتؐ کھاتے ساتھ تین انگلیون کے اور استعانت کرتے ساتھ چوتھی انگلی کے اور بیچ حدیث مرسل کے ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے ساتھ پانچ انگلیون کے اور شاید کہ یہ محمول ہی پتلی چیز کے کھانے پر

لفظ عقیقہ کا ذکر کیا اگر مکروہ رکھتے اس نام کو تو کاہے کو ذکر فرماتے اسکو لیکن یہ بات خوب ہی کہ کہا جاوے کہ احتمال ہی یہ کہ سائل نے گمان کیا یہ کہ اشتراک
عقیقہ کا ساتھ عقوق کے اشتقاق میں یہ چاہتا ہی کہ ضعیف ہو امر عقیقہ کا پس معلوم کروا دیا حضرتؐ نے کہ امر خلاف اسکے ہی لہذا ذکر علی اور کئی احتمال
ذکر کیے ہیں جو چاہے مرقات میں دیکھ لے اور حضرت شیخ عبد الحقؒ نے صاحب نہایہ کی تقریر لکھکر لکھا ہی کہ بعضی حدیثوں میں جو ذکر عقیقے کا آیا ہی پہلے اس
کراہت سے ہو گا **وعن** ابی رافع قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن فی اذن الحسن بن علی حین ولدتہ فاطمۃ بالصلوۃ رواہ الترمذی
ابوداود وقال الترمذی ھذا حدیث حسن اور روایت ہی ابی رافع سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اذان دی بیچ کان حسنؓ بن علیؓ کے
اسوقت کہ جنا انکو حضرت فاطمہؓ نے مانند اذان نماز کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہی **ف** اس سے
معلوم ہوا کہ اذان دینی لڑکے کے کان میں بعد پیدا ہونے کے سنت ہی اور مسند ابویعلی موصلی کی میں حضرت حسینؓ سے بطریق مرفوع منقول ہی کہ جسکے
یہاں لڑکا پیدا ہوا اور وہ اذان دے اسکے دائیں کان میں اور تکبیر کہے بائیں کان میں تو نہیں ضرر کریگی اسکو ام الصبیان کذا فی جامع الصغیر للسیوطیؒ
اور کہا نووی نے کتاب روضہ میں کہ مستحب ہی یہ کہ کہے لڑکے کے کان میں انی اعیذھا بک وذریتھا من الشیطن الرجیم **ع الفصل الثالث**
فصل تیسری **عن** بریدۃ قال کنا فی الجاھلیۃ اذا ولد لاحدنا غلام ذبح شاۃ ولطخ راسہ بدمھا فلما جاء الاسلام کنا نذبح الشاۃ یوم السابع
ونحلق راسہ ونلطخہ بزعفران رواہ ابوداود وزاد رزین وتسمیہ روایت ہی بریدہؓ سے کہ کہا تھے ہم بیچ جاہلیت کے جسوقت کہ پیدا ہوتا
کسی کے یہاں ہم میں سے لڑکا ذبح کرتا بکری اور لگاتا سر اسکے کو خون اسکا پس جب آیا اسلام تھے ہم ذبح کرتے بکری ساتویں دن اور مونڈتے سر اسکا
اور لگاتے اسکے سر کو زعفران نقل کی یہ ابوداود نے اور زیادہ کیا رزین نے یہ کہ اور نام رکھتے ہم یعنی ساتویں دن **ف** جاننا چاہیے کہ بموجب اکثر
احادیث کے عقیقہ ساتویں دن ہی اور نزدیک شافعیؒ اور احمدؒ کے اگر ساتویں دن میسر نہو تو چودھویں دن کرے اور اگر چودھویں دن نہو تو اکیسویں
دن والا اٹھائیسویں دن والا پینتیسویں دن وعلی ہذا القیاس اور بعضی روایتوں میں آیا ہی کہ آنحضرتؐ نے بعد از ظہور نبوت کے عقیقہ اپنا کیا اس لیے
کہ معلوم نہ تھا کہ پیدا ہونے کے دن ہوا تھا یا نہیں لیکن بیچ اسناد اس حدیث کے ضعف ہی اور خالی بعد سے بھی نہیں ہی واللہ اعلم اور نزدیک شافعیؒ کے
ہڈیاں عقیقہ کی توڑتے ہیں اور نزدیک مالکؒ کے نہیں توڑتے اور شافعیہ کی کتابوں میں مذکور ہی کہ اگر گوشت عقیقہ کا پکا کر بانٹ دے تو بہتر ہی اور اگر شیرین
پکاوے تو بہتر ہی بسبب تفاول کے ساتھ حلاوت کے یعنی اچھے ہونے اخلاق لڑکے کے **ع کتاب الاطعمۃ** یہ کتاب ہی بیچ بیان کھانوں کے
ف یعنی اسمیں قسمیں کھانے کی مذکور ہیں کہ کیا کیا حضرتؐ نے کھائی ہیں اور کیا کیا نہیں کھائیں اور احکام و آداب کھانے کے اور پینے کے مذکور
ہیں **ع الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عمر بن ابی سلمۃ قال کنت غلاما فی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانت یدی تطیش فی
الصحفۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک متفق علیہ روایت ہی عمرؓ بن ابی سلمہ سے کہ کہا تھا
میں لڑکا بیچ پرورش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھا ہاتھ میرا جولانی کرتا بیچ رکابی کے یعنی کبھی بمقتضاے عادت لڑکوں کے ہاتھ رکابی میں
ہر طرف ڈالتا تھا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ کہہ اور کھا ساتھ دائیں ہاتھ اپنے کے اور کھا اس جانب سے کہ متصل تیرے ہی یعنی
اپنے آگے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** گئے ہیں جمہور علما طرف اسکے کہ تینوں امر اس حدیث میں استحباب کے لیے ہیں اور اسی طرح حکم
کرنے کا آخر کھانے میں استحباب کے لیے ہی اور بعضوں نے کہا کہ امر دائیں ہاتھ سے کھانیکا وجوب کے لیے ہی اور جمہور کے نزدیک یہ بھی ہی کہ اگر
کئی آدمی کھانے بیٹھیں تو سب بسم اللہ کہیں اور بعضے علما کے نزدیک کہ امام شافعیؒ بھی انھیں میں ہیں بسم اللہ ایک کی جماعت کو کافی ہی اور بسم اللہ
کہنی وقت پینے پانی اور دوا وغیرہ کے مانند بسم اللہ کہنے کے ہی وقت شروع کھانے کے **ع** **وعن** حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

سُکُرُّجَۃٍ وَلَا خُبِزَ لَہٗ مُرَقَّقٌ قِیْلَ لِقَتَادَۃَ عَلٰی مَا یَاکُلُوْنَ قَالَ عَلَی السُّفَرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی قتادہؓ سے کہ نقل کی انسؓ سے کہ کہا نہین کھایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوان پر اور نہ طشتری مین اور نہ پکائی گئی حضرتؐ کے لیے چپاتی کہا گیا واسطے قتادہؓ کے کہ کس چیز پر کھاتے تھے کہا
دسترخوانون پر نقل کی یہ بخاری نے **ف** خوان پر جیسے کہ خوان پر کھانا طریقہ چین والون اور متکبرون کا ہی تا جھکنا نہ پڑے کھانے کے لیے اور سکرجہ
ساتھ پیش سین کے اور کاف اور رائے مشددہ مضمومہ کے ہی اور بعضون نے زیر رے کا اصوب جانا ہی بمعنی طشتری یا پیالی کے کہ چٹنی یا اچار وغیرہ
اُسمین رکھتے ہین دسترخوان پر تا اُس سے رغبت کھانے کی طرف ہو اور کھانا ہضم کرے پس خبر دی کہ حضرتؐ کے دسترخوان پر وہ نہوتی تھین جیسے کہ
فراغت والون اور چین والون اور متکبرون کے دسترخوانون پر ہوتی ہین اور نہین پکائی گئی الخ یعنی نہ پکائی گئی حضرتؐ کے لیے چپاتی اور نہ کھایا اُس کو
ہرگز خواہ پکائین اُنکے لیے یا غیر اُنکے لیے جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین کھائی حضرتؐ نے چپاتی لذا قیل اور چونکہ بیچ نفی کرنے کھانے کے خوان پر
جگہ سوال کی تھی کہ پھر کھانا کاہے پر رکھکر کھاتے تھے بجائے خوان کے کوئی اور چیز ہوتی تھی یا نہین بخلاف کھانے کے طشتری وغیرہ مین نفی مطلق ہی
پس کہا گیا قتادہ سے الخ اور کس چیز پر کھاتے تھے یعنی صحابہؓ کہ پیرو حضرت کی سنت کے تھے اور سوال کرنا اُنکے احوال سے حقیقت مین سوال کرنا حضرت
کے احوال سے تھا یا یہ کہ ضمیر یاکلون کی حضرتؐ اور صحابہؓ کی طرف پھیرین اور اخیر حدیث سے معلوم ہوا کہ دسترخوان پر کھانا کھانا سنت ہی اور خوان پر بدعت لیکن
جائز ہی اگر نہ بہ نیت تکبر ہو **شروع** وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَغِیْفًا مُرَقَّقًا حَتّٰی لَحِقَ بِاللّٰہِ وَلَا رَاٰی شَاۃً
سَمِیْطًا بِعَیْنِہٖ قَطُّ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا نہین جانتا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دیکھی ہو روٹی پتلی یعنی چپاتی یہان تک
کہ ملاقات کی اللہ تعالٰی سے یعنی وفات ہوئی آپ کی اور نہین دیکھی بکری دم پخت کی ہوئی ساتھ آنکھون اپنی کے کبھی نقل کی یہ بخاری نے **ف** سمیط اُس
بکری کو کہتے ہین کہ بھونی جاتی ہی چمڑے سمیت بعد از دور کرنے بالون کے ساتھ پانی گرم کے اور یہ عادات چین والون سے ہی اس لیے خاص اُسکو
بیان کیا اور لفظ بعینہ تاکید کے لیے ہی جیسے کہ کہتے ہین کتبہ بیدہ ومشی برجلہ وَعَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
النَّقِیَّ مِنْ حِیْنَ ابْتَعَثَہُ اللّٰہُ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ وَقَالَ مَا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِیْنَ ابْتَعَثَہُ اللّٰہُ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ قِیْلَ کَیْفَ
کُنْتُمْ تَاْکُلُوْنَ الشَّعِیْرَ غَیْرَ مَنْخُوْلٍ قَالَ کُنَّا نَطْحَنُہٗ وَنَنْفُخُہٗ فَیَطِیْرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِیَ ثَرَّیْنَاہُ فَاَکَلْنَاہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی سہل
ابن سعدؓ سے کہ کہا نہین دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ اُسوقت سے کہ بھیجا اُنکو اللہ نے رسول کرکے یہان تک کہ قبض روح کی اُنکی اللہ تعالٰی نے
اور کہا سہلؓ نے کہ نہین دیکھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھلنی اُسوقت سے کہ بھیجا اُنکو اللہ نے یہان تک کہ وفات دی اُنکو اللہ نے کہا گیا یعنی سہلؓ سے
کہ کس طرح تھے تم کھاتے جو یعنی روٹی اُسکی بن چھنی کہا سہلؓ نے تھے ہم پیستے جو کو اور پھونکتے اُسکو پس اُڑ جاتی وہ چیز کہ اُڑجاتی یعنی بھوسی اُسکی اور وہ چیز
کہ باقی رہتی تر کرتے ہم اُسکو یعنی پانی مین گوندھ لیتے اور پکاتے اُسکی روٹی پھر کھاتے ہم اُسکو نقل کی یہ بخاری نے **ف** بھیجا اُنکو اللہ نے کہا عسقلانی نے کہ گمان
کرتا ہون مین یہ کہ سہلؓ نے احتراز کیا ساتھ اس کہنے کے اُسوقت سے کہ تھا پہلے رسالت کے اس لیے کہ تشریف لیگئے تھے آنحضرتؐ اُن ایام مین دو بار جانب
شام کے تجارت کے لیے اور بحیرا راہب کی ضیافت کھائی اور لوگ وہان کے فراغت والے تھے ظاہر یہ ہی کہ آنحضرتؐ نے اُنکے پاس دیکھی ہو اور بعد ظہور نبوت
کے تنگی معاش مشہور ہی اُسوقت مین کیا مذکور تھا ایسی چیزون کا اور اس حدیث مین بیان ہی آنحضرتؐ کے ترک تکلف کا اور نہ اہتمام کرنے طعام کا پس
نہین متوجہ رہتے طرف اُسکے مگر اہل حماقت اور اہل غفلت **شروع** وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَہَاہُ
اَکَلَہٗ وَاِنْ کَرِھَہٗ تَرَکَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا نہین عیب کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی طعام کو کبھی اگر رغبت
ہوئی اُسکی کھاتے اُسکو اور اگر ناخوش جانتے چھوڑ دیتے اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْہُ اَنَّ رَجُلًا کَانَ یَاْکُلُ اَکْلًا کَثِیْرًا فَاَسْلَمَ وَکَانَ یَاْکُلُ قَلِیْلًا

یا یہ کہ کبھی اسطرح کھاتے ہوں بیان جواز کے لیے اور اکثر اوقات عادت تین ہی اُنگلیوں سے کھانے کی تھی آور بعضی روایت میں بعد لفظ لیمسہا کے لفظ بشی کا بھی آیا ہی اور یہ بھی زیادہ کیا ہی ثم یغسلہا یعنی ہاتھ چاٹتے پھر دھوتے اُسکو ع ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالصَّحْفَۃِ وَقَالَ اِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِیْ اَیَّۃِ الْبَرَکَۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ چاٹنے اُنگلیوں کے اور رکابی کے اور فرمایا کہ تحقیق تم نہیں جانتے کہ بیچ کس اُنگلی یا نوالے کے ہی برکت نقل کی یہ مسلم نے ف حرف واو والصحفۃ میں مطلق جمع کیلیے ہی پس رکابی وغیرہ پہلے چاٹی جاوے پھر اُنگلی اور لفظ آیۃ ساتھ تائیث کے ہی اور ترجمہ اُسی کا لکھا گیا ہی اور بعضے نسخون میں یہ ساتھ ضمیر کے ہی یعنی بیچ کس کھانے کے برکت ہی آیا اُس کھانے میں کہ کھایا ہی یا اُسمین کہ چاٹتا ہی اور مؤید ہی اسکی حدیث آیندہ فانہ لا یدری فی ایّ طعام تکون البرکۃ اور یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ سنت چاٹنا اُنگلیون کا ہی اور اُٹھانا اُس چیز کا کہ لگا ہی اُنگلیون میں نہ دخل کرنا اُنگلیون کا منھ میں بمبالغہ ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَمْسَحْ یَدَہٗ حَتّٰی یَلْعَقَہَا اَوْ یُلْعِقَہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ کھاوے ایک تمہارا پس نہ پونچھے ہاتھ اپنا یعنی کسی چیز سے یہان تک کہ چاٹے اُنگلیان ہاتھ کی یا چٹواوی اُنکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف چٹواوے یعنی کسی اور سے اُن لوگون میں سے کہ گھن نہ آوے اُنکو مانند بیوی اور لونڈی اور لڑکون اور خادم کے اسلیے کہ اُنکو لذت حاصل ہوتی ہی اس سے اور اُنھین کے حکم میں شاگرد ہین اور وہ لوگ کہ تبرک جانین اُسکو ع ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَحْضُرُ اَحَدَکُمْ عِنْدَ کُلِّ شَیْءٍ مِنْ شَاْنِہٖ حَتّٰی یَحْضُرَہٗ عِنْدَ طَعَامِہٖ فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِکُمُ اللُّقْمَۃُ فَلْیُمِطْ مَا کَانَ بِہَا مِنْ اَذًی ثُمَّ لْیَاْکُلْہَا وَلَا یَدَعْہَا لِلشَّیْطَانِ فَاِذَا فَرَغَ فَلْیَلْعَقْ اَصَابِعَہٗ فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ فِیْ اَیِّ طَعَامِہٖ تَکُوْنُ الْبَرَکَۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت جابرؓ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے یہ کہ شیطان حاضر ہوتا ہی ایک تمہارے کے پاس نزدیک ہر چیز کے کامون اُسکے سے یہان تک کہ حاضر ہوتا ہی نزدیک طعام اُسکے کے پس جسوقت کہ گرے ایک تمہارے سے لقمہ پس چاہیے کہ دور کرے اُس چیز کو کہ لگی ہی اُس لقمہ کو مٹی وغیرہ سے پھر چاہیے کہ کھاوے اُسکو اور نہ چھوڑے اُسکو واسطے شیطان کے پس جبکہ فارغ ہو کھانے سے پس چاہیے کہ چاٹے اُنگلیان اپنی پس تحقیق وہ نہیں جانتا کہ بیچ کون سے طعام اُسکے کے ہی برکت نقل کی یہ مسلم نے ف دور کرے آلخ اور اگر نجاست پر پڑے تو دھوڈالے اُسکو اگر ممکن ہو والا کھلاوے اُسکو کتے بلی وغیرہ کو اور چھوڑنا اُسکا شیطان کے لیے یا تو محمول ہی حقیقت پر کہ وہ کھاتا ہی یا کنایہ ہی ضائع کرنے لقمہ کے سے اور حقیر جاننے اُسکے سے متخلق ہونیسے ساتھ اخلاق متکبرون کے کہ اُسکے اُٹھاکر کھا جانے کو ننگ جانتے ہین اور یہ اعمال شیطان سے ہین اور پھر واسطے تاکید دفع تکبر اور حاصل کرنے تواضع کے فرمایا پھر جبکہ فارغ ہو آلخ ح وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی جحیفہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کھاتا مین تکیہ لگا کر نقل کی یہ بخاری نے ف کہا سفر السعادت کے مصنف نے کہ تکیہ کرنا تین قسم پر ہی ایک تو یہ کہ پہلو زمین پر رکھے آور دوسرے یہ کہ چار زانو بیٹھے آور تیسرے یہ کہ ایک ہاتھ زمین پر ٹیک کر بیٹھے اور دوسرے ہاتھ سے کھانا کھاوے اور یہ تینون قسمین مذموم ہین انتہی آور بعضون نے چوتھی قسم یہ بیان کی ہی کہ تکیہ یا دیوار یا مانند اُسکے سے پیٹھ لگا کر بیٹھے اور سنت یہ ہی کہ کھانے میں جھک کر اور متوجہ ہو کر طرف کھانے کے بیٹھے اور تفسیر کیا ہی اکثرون نے تکیہ کرنے کو ساتھ جھک کر بیٹھنے کے ایک جانب کو دو جانبون میں سے اس لیے کہ اسطرح کھانا ضرر کرتا ہی کہ کھانا رگون وغیرہ میں سہولت سے نہین پونہچتا اور گوارا نہین ہوتا اور سیوطیؒ نے کتاب عمل الیوم واللیلۃ میں لکھا ہی کہ نہ کھاوے تکیہ لگا کر اور نہ منھ کے بھل پڑکر اور نہ کھڑا ہو کر بلکہ بیٹھے دو زانو یا بصورت اقعا یعنی چوتڑ ٹیک کر اور دونون زانو کھڑے کر کر جیسے کتا بیٹھتا ہی یا دونون پاؤن پر بیٹھے یعنی اکڑون یا داہنا زانو کھڑا رکھے اور بیٹھے بائین زانو پر ح ع وَعَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ وَلَا فِیْ

سلہ درقاموس بضم وکسر ہر دو گفتہ اما در نسخ حدیث بکسر روایت است ۱۲ ع

مذکور ہوئی لیکن اوپر کی حدیث مین بحساب ثلث وربع کے فرمایا اور اس حدیث مین بطریق تضاعف کے یہ اختلاف بسبب تفاوت احوال اشخاص کے ہی
آیا ہی کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا ایک دفعہ قحط سالی مین کہ قصد کیا مین نے کہ بھیجون اوپر ہر گھر والون کے مثل عدد اُنکے کے یعنی تا اُنکے طعام مین شریک ہون
اس لیے کہ آدمی ہلاک نہین ہوتا ہی آدھا پیٹ کھانے مین بہر تقدیر یہان رغبت دلائی ہی اور خبرگیری کرنے غربا کے اور قناعت کرنیکے قدر کفایت پر ع
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ التَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی
عائشہؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تلبینہ راحت دیتا ہی بیمار کے دل کو دور کرتا ہی بعض غم کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف تلبینہ بنایا جاتا ہی آٹے اور دودھ سے کہ مثل حریرے کے ہوتا ہی اور کبھی اُسمین شہد بھی ڈالدیتے ہین سفید ہوتا ہی مانند دودھ کے اسی لیے اسکو
تلبینہ کہتے ہین مشتق لبن سے ع ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ خَيَّاطًا دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيْرٍ وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيْدٌ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالِي الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ
يَوْمِئِذٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انسؓ سے یہ کہ ایک درزی نے بلایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے کھانے کے کہ تیار کیا تھا اُسکو یعنی دعوت کی
آپ کی پس گیا مین ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس حاضر کی روٹی جو کی اور شوربا کہ اسمین تھا کدو اور گوشت خشک پس دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ تلاش کرتے تھے کدو کنارون پیالے کے سے پس ہمیشہ مین دوست رکھتا ہون کدو پیچھے اُس دن کے یعنی بسبب محبت رکھنے حضرتؐ کے اُس سے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف انسؓ جو ساتھ حضرتؐ کے گئے یا تو اُنکی بھی دعوت کی ہوگی یا بسبب اسکے کہ خادم حضرتؐ کے تھے تبعیت حضرتؐ کے گئے رضاے عرفی
جانکر اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہی دراز کرنا ہاتھ کا جوانب پیالے مین اگر مختلف ہو طعام اور ناخوش نرکھے مصاحب اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا
کہ قبول کرے دعوت محتاجون اور اہل حرفہ کی اور رغبت کرے اُس چیز پر کہ آگے لاوین اور کھلاوے خادم کو ساتھ اپنے اور مسنون ہی محبت کدو کی اور
اسی طرح مسنون ہی محبت ہر اُس چیز کی کہ دوست رکھتے تھے اُسکو حضرتؐ ح ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ
مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِيْ يَدِهٖ فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَلْقَاهَا وَالسِّكِّيْنَ الَّتِيْ يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمرو بن اُمیہؓ سے
یہ کہ اُنھون نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کاٹتے تھے گوشت شانہ بکری کے سے کہ تھا آپ کے ہاتھ مین پھر بلائے گئے طرف نماز کے پس ڈالدیا
شانے کو اور اُس چھری کو کہ کاٹتے تھے گوشت ساتھ اُسکے پھر کھڑے ہوے اور نماز پڑھی اور وضو نہ کیا نقل کی بخاری اور مسلم نے ف معلوم ہوا اِس
حدیث سے کہ جائز ہی کاٹنا گوشت کا چھری سے اور یہ وقت احتیاج کے ہی اور اگر گوشت گلا ہوا ہو کہ احتیاج کاٹنے کی نرکھتا ہو تو مکروہ ہی کاٹنا اُسکا
چھری سے اور اُسکو تکلفات عجمیون کے سے گنا ہی جیسے کہ دوسری فصل مین آویگا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اجابت کرے داعی حق کی اور حاضر ہووے
نماز مین اگرچہ طعام حاضر ہو اور یہ اس صورت مین ہی کہ نہ ہو خوف ضائع ہونے طعام کا اور نہ ہو احتیاج شدید اُسکی طرف اور نہ خوف ہو نہ پانے طعام کا
بعد اسکے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو کرنا لازم نہین آتا ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ
وَالْعَسَلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے میٹھی چیز اور شہد کو نقل کی یہ بخاری نے ف حلوا ساتھ
مد اور قصر کے اطلاق کیا جاتا ہی اُس چیز پر کہ بنے مٹھاس اور چکنائی سے کذا فی مجمع البحار اور بعضون نے کہا کہ مطلق میٹھی چیز کو حلوا کہتے ہین پس اس
صورت مین لفظ والعسل تخصص بعد تعمیم کے ہوگا اور کہا خطابی نے کہ محبت حلوے کی حضرتؐ کو بسبب کثرت خواہش نفس کے نہ تھی بلکہ جب حضرتؐ کے
سامنے آتا تو اسطرح رغبت سے تناول فرماتے کہ معلوم ہوتا کہ حضرتؐ کو مرغوب ہی ح ع وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ اَهْلَهُ الْاُدُمَ فَقَالُوْا مَا
عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهٖ فَجَعَلَ يَاْكُلُ بِهٖ وَيَقُوْلُ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگا اپنے گھر کے

فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم قال ان المؤمن ياكل في معا واحد وان الكافر ياكل في سبعة امعاء رواه البخاري وروى مسلم عن ابي موسى وابن عمر المسند منه فقط وفي اخرى له عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ضافه ضيف وهو كافر فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم بشاة فحلبت فشرب حلابها ثم اخرى فشربه ثم اخرى فشربه حتى شرب حلاب سبع شياه ثم انه اصبح فاسلم فامر له رسول الله صلى الله عليه وسلم بشاة فحلبت فشرب حلابها ثم امر باخرى فلم يستتمها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤمن يشرب في معا واحد والكافر يشرب في سبعة امعاء اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے یہ کہ ایک شخص تھا کھاتا کھانا بہت پھر مسلمان ہوا اور کھانے لگا کم پس ذکر کیا گیا یہ روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا تحقیق مومن کھاتا ہی ایک انتڑی مین اور کافر کھاتا ہی سات انتڑیون مین نقل کی یہ بخاری نے اور روایت کی مسلم نے ابی موسیٰؓ اور ابن عمرؓ سے مسند اس حدیث سے فقط یعنی جو کچھ کہ اسناد کیا گیا ہی اس حدیث سے طرف آنحضرتؐ کے کہ وہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ان المومن یاکل آلخ یعنی مسلم کی روایت مین یہ قصہ مذکور نہین ہوا کہ ایک شخص تھا کھاتا آلخ بلکہ فقط قول مذکور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ذکر کیا گیا ہی اور بیچ اور روایت مسلم کی ابی ہریرہؓ سے آیا ہی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان آیا ایک مہمان اور وہ تھا کافر پس حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دوہنے ایک بکری کے پس دوہی گئی وہ بکری پس پیا اُس شخص نے دودھ دوہا ہوا اُسکا پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دوہنے ایک اور بکری کے پس پیا اُسکو بھی یہانتک کہ پیا دودھ سات بکریون کا پھر تحقیق اُس مہمان نے صبح کی پس اسلام لایا پھر حکم فرمایا واسطے اُسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دوہنے ایک بکری کے پس دوہی گئی پس پیا دودھ اُسکا پھر فرمایا ساتھ دوہنے ایک اور بکری کے پس نہ پی سکا سارا دودھ اُسکا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن پیتا ہی ایک انتڑی مین اور کافر پیتا ہی سات انتڑیون مین **ف** کہتے ہین کہ آدمی کے پیٹ مین سات انتڑیان ہوتی ہین اور یہان مراد ایک انتڑی اور سات انتڑیون سے قلت حرص اور کثرت حرص ہی یعنی مسلمان حرص کم کرتا ہی کھانے کی اور کافر حرص زیادہ کرتا ہی اور باعتبار اکثر واغلب کے ہی یا مراد ہی ایک شخص خاص کہ حالت اسلام مین کم کھانے لگا اور حالت کفر مین زیادہ کھاتا تھا یا مراد مومن کامل ایمان ہی کہ بسبب برکت ذکر الٰہی کے اور نور معرفت ایمان کے سیر ہوتا ہی رغبت اور اہتمام کھانے کے طرف اُسکو بہت نہین ہوتا بخلاف کافر کے اور حقیقت مین تنبیہ ہی اسپر کہ مومن کی شان سے یہ ہی کہ لازم پکڑے صبر وقناعت کو اور زہد و ریاضت کو اور اکتفا کرے حد ضرورت پر اور خالی رکھے معدے کو کہ باعث نورانیت دل اور صفائی باطن اور شب بیداری وغیر ذلک کا ہی آیا ہی کہ ایک فقیر ابن عمرؓ کے پاس آیا اور طعام بہت کھایا فرمایا کہ بار دگر اسکو میرے پاس نہ لانا علت اسکی یہ لکھی ہی علمانے کہ وہ مشابہ کفار کے ہوا اس صفت مین اور جو کوئی مشابہت کافرون کے ساتھ رکھے صحبت اُسکے ساتھ نہ رکھنی چاہیے اور ہمیشہ کم کھانا نزدیک عقلا اور صاحبان ہمت اور اہل معنی کے محمود ہی اور خلاف اُسکا مذموم ہان بھوک کہ حد افراط کو پہنچے اور سبب ضعف بدن اور اختلال قوی جسمانی ہو اور کار سے باز رکھے ممنوع اور منافی طریقہ حکمت کے ہی منع منع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طعام الاثنين كافي الثلثة وطعام الثلثة كافي الاربعة متفق عليه اور روایت ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طعام دو کا کفایت کرتا ہی تین کو اور طعام تین کا کفایت کرتا ہی چار کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو طعام کہ سیر کردے دو کو کفایت کرتا ہی تین کو بطور قناعت کے اور قوت دیتا ہے انکو طاعت پر اور دور کرتا ہی ضعف کو نہ یہ کہ سیر کر دیتا ہی تین کو اور اسی طرح جملہ مابعد کو سمجھ لے اور غرض یہ ہی کہ آدمی کو چاہیے کہ قناعت کرے پیٹ بھرنے سے کم پر اور صرف کرے زائد کو طرف اور محتاج کے منع **وعن** جابر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول طعام الواحد يكفي الاثنين وطعام الاثنين يكفي الاربعة وطعام الاربعة يكفي الثمانية رواه مسلم اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے کھانا ایک کا کفایت کرتا ہی دو کو اور طعام دو کا کفایت کرتا ہی چار کو اور طعام چار کا کفایت کرتا ہی آٹھ کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** اسمین بھی وہی تاویل ہے کہ جو اوپر کی حدیث مین

شعیبؑ کی باُجرت اور حکمت اسمین یہ تھی کہ غذای حلال کھاوین اور عمل صالح کرین پھر بیچ چرانے بکریون کے یہ فائدہ اور زیادہ تھا کہ تنہائی لوگون سے اور
خلوت ساتھ اللہ تعالی کے حاصل ہوتی تھی اور طور رعایا پروری کا اور شفقت غربا اور ضعفا پر سیکھتے تھی چنانچہ آیا ہی کہ اللہ تعالی نے وحی کی حضرت موسیٰ
علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو کہ ای موسی تو جانتا ہی کہ مین نے تجکو کیون نبوت دی ہی حضرت موسی نے عرض کیا کہ پروردگار تو ہی خوب جانتا ہے اسکو
فرمایا یاد کر اُس دنکو تو چراتا تھا بکریان وادی ایمن مین پس بھاگی ایک بکری اور تو دوڑا پیچھے اُسکے اور رنج و تعب کھینچا تو نے اسمین اور جب تو پہنچا اُس بکری
کے پاس تو تو نے نہ اُسکو مارا اور نہ غصہ کیا اُسپر بلکہ شفقت کی اور کہا کہ رنج مین ڈالا تو نے ای بیچاری اپنے تئین بھی اور مجکو بھی پس جب ہمنے دیکھی وہ نرمی اور رحمت
و شفقت تجسے اُس حیوان پر تو رحمت کی ہمنے تجپر کہ نبوت دی اور برگزیدہ کیا ہوع ہو ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْعِيًا يَاْكُلُ تَمْرًا
وَفِيْ رِوَايَةٍ يَاْكُلُ مِنْهُ اَكْلًا ذَرِيْعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس رض سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھے ہوے اوپر ہیئت اقعا کے کھاتے کھجورین اور ایک
روایت مین ہی کہ کھاتے تھے کھجورون سے کھانا جلد نقل کی یہ مسلم نے ف مراد اقعا سے یہان یہ ہی کہ کولے زمین پر رکھے اور زانون کھڑے رکھے اور
جلد اسلیے کھاتے تھے کہ کوئی کام اہم درپیش ہو گا جلد جلد کھاتے تھے تا اُس سے فارغ ہو کر اُس کام مین مشغول ہون ہو ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس سے کہ جمع کرے آدمی درمیان دو کھجورون کے یعنی دو دو اکٹھی کھاوے یہانتک کہ اذن طلب کرے اپنے ساتھ والون سے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا سیوطی رح نے کہ یہ حکم بیچ وقت فقر اور تنگی معاش کے تھا اور بعد از حصول غنا اور وسعت حال کے منسوخ ہوا ساتھ اس
حدیث کے منع کرتا تھا مین تمکو جمع کرنے کھجورون کے سے اور جب فراخ کیا اللہ تعالی نے تمپر رزق کو تو جمع کرو یعنی اگر جمع کرو تو حرام و مکروہ نہین اور
صواب یہ ہی کہ اگر ساتھ والے شریک ہون خرچ کرنے مین اور راضی نہون مگر ساتھ کھانے کے بقدر خرچ کرنے کے تو حرام ہی تجاوز کرنا اُس سے اور بیچ غیر
اس صورت کے ادب اور نگہداشت طریقہ مروت کا باقی ہی مگر ساتھ صریح اذن کے یا دلالت اذن کے پس نہی سابق شامل دونون صورتونکو ہوگی اور اباحت
واستثنا بیچ غیر صورت شرکت کی ہی ہو ح وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوْعُ اَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا
تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ رض سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین بھوکے رہتے اُس گھر
کے لوگ کہ اُنکے پاس کھجورین ہون اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا ای عائشہ رض وہ گھر کہ نہ ہو کھجور اُسمین بھوکے ہین اہل اُسکے فرمایا اسکو دوبار یا تین بار
نقل کی یہ مسلم نے ف کہا بعضون نے کہ مراد اہل سے اہل مدینہ ہین اور وہ لوگ کہ قوت اُنکا کھجور ہی اور کہا نووی رح نے کہ اسمین بیان ہی فضیلت کھجور کا اور
جواز ذخیرہ کرنیکا گھر والون کیلیے اور رغبت لانی اسپر ہوع وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ
لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سعد رض سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو شخص کھاوے وقت صبح کے
یعنی پہلے کھانے کسی چیز کے سات کھجورین کہ اُنکو عجوہ کہتے ہین نہین ضرر کرتا اُسکو اُس دن زہر اور نہ سحر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عجوہ ایک قسم
کھجورون مدینہ کی سے ہی کہ مائل بسیاہی ہوتی ہین اور افضل قسم ہی مدینہ کی کھجورون مین اور کہتے ہین کہ اصل اُسکی بوئی ہوئی حضرت صلعم کی ہی اور مراد زہر سے زہر
قاتل ہی کہ مشہور ہی یا شامل ہو ہر سانپ اور بچھو اور مانند اُنکے کو اور خاصیت مذکورہ اس کھجور مین ساتھ پیدایش الہی کے ہی جیسے کہ اور نباتات مین خاصیت
رکھی ہی اور حضرت کو یہ بات وحی سے معلوم ہوئی ہوگی یا حضرت صلعم کی دعا کی برکت سے یہ خاصیت ہی اُسمین اور وجہ تخصیص عدد سات کی شارع کے
سوای کسیکو معلوم نہین اور علم اُسکا توقیفی ہی یعنی موقوف ہی اوپر سننے کے حضرت سے مثل اعداد رکعات وغیرہا کے ہوع ہو ح ہو وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِيْ عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً وَّاِنَّهَا تِرْيَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ رض سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لہ یعنی عائشہ فقر اور [illegible]

لوگون سے لاون پس کہا اُنھون نے کہ نہین نزدیک ہمارے مگر سرکہ پس منگوایا اُسکو اور شروع کیا کھانا روٹی کا ساتھ اُسکے اور فرماتے تھے اچھا لاون ہی سرکہ اچھا لاون ہی سرکہ نقل کی یہ مسلم نے ف مکرر فرمایا واسطے مبالغہ کرنے کے بیچ تعریف سرکہ کے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ میانہ روی کرنی کھانے مین اور باز رکھنا نفس کو لذتیں سے اچھی بات ہی اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کھاوے کہ مین روٹی لاون سے نہین کھانے کا اور پھر کھاوے سرکے سے تو حانث ہوگا اور حدیث مین آیا ہی کہ سرکہ لاون انبیا کا ہے صلوات اللہ علیہم اجمعین اور منافع سرکے کے کتب طب مین بہت لکھے ہین ؀ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اور روایت ہی سعید بن زیدؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھنبی منّ سے ہی اور پانی اُسکا شفا ہی واسطے آنکھ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہی کہ کھنبی اُس من سے ہے کہ نازل کی اللہ تعالی نے اوپر موسی علیہ السلام کے ف کمأة ساتھ زبر کاف اور جزم میم اور زبر ہمزہ کے اوپر وزن رحمت کے ہی وہ ایک چیز سفید ہوتی ہی مانند چربی کے کہ اُسکو شحم الارض بھی کہتے ہین اور یہان اُسکو کھنبی کہتے ہین اور وہ حلال ہے اگرچہ مکروہ جانین اُسکو یہان و اے بسبب عدم عادت کے پس فرمایا حضرتؐ نے کہ وہ جملہ من سے ہی کہ قوم موسی علیہ السلام پر اُتری تھی جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى اور جملہ من سے جو اُسکو فرمایا تو مراد مشابہت دینی ہی اُسکو ساتھ اُسکے یعنی جیسے کہ منّ بے محنت وکلفت آسمان سے اُترتی تھی یہی بے مشقت زمین سے نکلتی ہی یا منفعت مین مشابہ اُسکے ہی والا منّ بنی اسرائیل ایک چیز تھی مثل ترنجبین کے کہ آسمان سے اُترتی تھی اور یہ ویسی ہی نہین اور پانی اُسکا شفا ہی آنکھ کے لیے کہا بعضون نے کہ جس صورت مین کہ مخلوط ہو ساتھ اور دواؤن کے اور بعضون نے کہا کہ مفرد اور یہ ظاہر ہی بسبب مطلق ہونے حدیث کے اور بیان مفصل اسکا کتاب الطب والرقی مین آویگا انشاء اللہ تعالی ؀ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن جعفرؓ سے کہ کہا دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھاتے کھجور تازی ساتھ ککڑی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی دونون کو ملا کر منھ مین رکھ لیتے اور نوش فرماتے اس لیے کھجور مین حرارت ہوتی ہی اور ککڑی مین برودت دونون ملکر معتدل ہو جاوین اور اعتدال اصل کبیر ہی دواؤن مرکبہ مین کہ معتدل چیز باعث تعدیل مزاج کی ہوتی ہی اور بہت نفع بخشتی ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی کھانا دو طعام کا اور وسعت کرنی کھانون مین اور خلاف نہین ہی علما مین بیچ جواز اُسکے کے اور بعضے علما سے جو کراہت اسکی منقول ہی تو محمول ہی اوپر عادت کرنے توسع اور تنعم کے اور کثرت کرنے اُسکے کے بغیر مصلحت دینیہ کے کذا قال الطیبی ؀ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ فَاِنَّهُ اَطْيَبُ فَقِيلَ اَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا رَعَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ مر الظہران کے کہ نام ایک جگہ کا ہی قریب مکے کے چنتے تھے پھل پختہ پیلو کے درخت کے پس فرمایا قصد کرو لینے سیاہ پھل کا اُس سے کیونکہ وہ اچھا ہوتا ہی یعنی لذیذ و فائدہ مند ہوتا ہی پس کہا گیا کہ کیا آپنے چرائی ہین بکریان فرمایا ہان نہین کوئی نبی مگر کہ چرائی ہین اُسنے بکریان نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا گیا آخ چونکہ پیلو خوراک جنگلیون اور چرانے والے بکریون کی ہی اور وہ اُسکا اچھا برا ہونا خوب جانتے ہین لوگون نے سوال مذکور کیا اور نہین کوئی نبی آخ مراد یہ ہی کہ نہین رکھی اللہ تعالی نے منصب نبوت کا دنیا دارون اور بادشاہون اور متکبرون مین بلکہ چرانے والے بکریون اور اہل فقر اور متواضعون مین اہل حرفہ سے جیسے کہ روایت کیا گیا ہی کہ حضرت ایوب علیہ السلام خیاط تھے اور حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی اور حضرت موسی علیہ السلام بکریان چراتے تھے حضرت

اور مکروہ رکھتا ہوں الخ یہاں عیب کرنا طعام کا نہیں ہے بلکہ بیان ہے مانع کا حضور مسجد اور خطاب ملائکہ سے اور کہا نووی نے کہ اسمین تصریح ہے ساتھ اباحت لہسن کے ولیکن مکروہ ہے اسکو جو کہ ارادہ کرے حاضر ہونے جماعت کا اور لاحق ہے ساتھ اسکے ہر چیز بدبو کی اور آنحضرت ترک کرتے تھے لہسن کو ہمیشہ اسلیے کہ وہ متوقع رہتے تھے آنے وحی کے ہر ساعت اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ لہسن اور پیاز اور گندنے کے آنحضرت کے حق مین پس کہا بعض علما ہمارے نے کہ حرام تھین یہ چیزین اور صحیح تر یہ ہے انکے نزدیک کہ یہ مکروہ تنزیہی ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے واسطے کھانیوالے اور پینے والے کے یہ کہ باقی چھوڑے اس چیز سے کہ کھاتا ہے اور پیتا ہے اور تقسیم کرے اسکو محتاج ہمسایون کو اور مکروہ رکھی آپنے اسمین اشارہ ہے طرف کمال متابعت کے یا ارادہ رکھتے ہین وہ حاضر ہونے جماعت کا طرح دوع **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَکَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْیَعْتَزِلْنَا اَوْ قَالَ فَلْیَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا اَوْ لِیَقْعُدْ فِیْ بَیْتِہٖ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِقِدْرٍ فِیْہِ خَضِرَاتٌ مِّنْ بُقُوْلٍ فَوَجَدَ لَہَا رِیْحًا فَقَالَ قَرِّبُوْہَا اِلٰی بَعْضِ اَصْحَابِہٖ وَقَالَ کُلْ فَاِنِّیْ اُنَاجِیْ مَنْ لَّا تُنَاجِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے جابر سے یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ سلم نے فرمایا جو کوئی کھاوے لہسن یا پیاز یعنی کچی پس چاہیے کہ یکسو رہے ہمسے یعنی نہ حاضر ہو مجلسون ہماری مین یا فرمایا پس چاہیے کہ یکسو رہے مسجد ہماری سے یا فرمایا بیٹھ رہے اپنے گھر مین اور تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے لائی گئی ایک ہانڈی کہ اسمین تھا ہریاول قسم ترکاریون کی سے یعنی لہسن اور پیاز اور گندنا وغیرہ پس پائی اسمین بو فرمایا یعنی بعض خدام سے کہ لیجاؤ اسکو یعنی فلانے شخص کے پاس اور اشارہ کیا طرف ایک شخص کے اپنے اصحاب مین سے کہ حاضر تھا اور فرمایا یعنی اس شخص کیطرف التفات کر کر کہ کھا مین نہین کھاتا اسلیے کہ مین سرگوشی کرتا ہون اس شخص سے کہ نہین سرگوشی کرتا تو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مسجد ہماری مین ظاہر لفظ مفرد سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم مسجد نبوی کیلیے ہے اور صیغہ متکلم مع الغیر کا واسطے تعظیم کے ہے لیکن چونکہ مشترک ہے علت حکم اور مساجد کا بلکہ تمام مجالس خیر کا مثل مجلس ذکر اور درس اور مصاحبت بزرگون اور علما کے ایسا ہی ہوگا اور احتمال ہے کہ مراد جنس ہو اور بعضی روایات مین مساجدنا بھی آیا ہے وہ صریح ہے سب مساجد کیلیے اور او لیقعد مین لفظ او اگر شک راوی کا ہے تو مراد یہ ہے کہ آنحضرت نے فلیعتزلنا فرمایا یا فلیعتزل مسجدنا فرمایا یا فرمایا من اکل ثوما او بصلا فلیقعد فی بیتہ یعنی چاہیے کہ گھر مین اپنے بیٹھے اور کسی کے ساتھ صحبت نرکھے کیا مسجد مین کیا غیر مسجد مین اور احتمال ہے کہ او شک راوی کا نہو بلکہ تنویع و تقسیم کیلیے ہو اور متعلق ساتھ لفظ ثانی کے یعنی فلیعتزل مسجدنا کے ہو اور معنی یہ ہون کہ بعد کھانے انکے کے مسجد مین آنا مکروہ ہے کہ وہان حضور ملائکہ اور رسول اور اصحاب کرام کا ہے ولیکن عوام لوگون سے صحبت رکھنی مباح ہے یا یہ بھی نکرے اور گھر کے گوشہ مین بیٹھے اور مطلق صحبت ترک کرے کہ یہ اولیٰ تر ہے اور اس شخص سے الخ یعنی حضرت جبرئیل اور اور فرشتون سے اور معنی یہ ہین کہ مین کلام کرتا ہون انسے اور تو نہین کلام کرتا انسے پس جائز ہے واسطے تیرے وہ چیز کہ نہین جائز واسطے میرے اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ آدمی کو چاہیے کہ رعایت حال مصاحب اپنے کے اور خوشی اسکی کرے طرح دوع **وَعَنِ** الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کِیْلُوْا طَعَامَکُمْ یُبَارَکْ لَکُمْ فِیْہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کیل کرو یعنی ناپ تول کیا کرو اپنے طعام کو برکت دیجاویگی واسطے تمھارے اسمین نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی جو چیز کہ پیمانہ مین بیچی جاتی ہے قسم غلہ سے اسکو وقت قرض دینے لینے کی اور بیچنے اور مول لینے کی اور پکانے کیلیے دینے کے ناپ تول کر دیا کرو تا اندازہ اسکا معلوم ہو اور افراط و تفریط سے بچو اور بحکم شارع کے اسکو بیچ زیادتی خیر و برکت کے خاصیت ہے خصوصاً جبکہ رعایت کرے سنت کی اور قصد کرے بجا آوری حکم آنحضرت کا کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی قاری نے مثل اسکے تقریر مظہر کی نقل کر کر لکھا ہے کہ اگر تو کہے کیونکر تطبیق ہو اس حدیث مین اور اس حدیث مین کہ روایت کیگئی ہے حضرت عائشہ رضہ سے کہ انھون نے کہا انتقال ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اس حال مین کہ نہین تھا میرے پاس کچھ کہ کھاوے جاندار سوا تھوڑے سے جو کے کہ بخاری مین تھے پس مین اسمین سے ایک مدت تک کھاتی رہی پھر مین نے اسکو کیل کیا پس جاتی رہی برکت اسکی جواب سکا یہ ہے کہ ناپنا وقت بیع و شرا کے مامور بہ ہے واسطے اقامت عدل کے اور اسمین خیر و برکت ہوتی ہے اور وقت خرچ کرنیکے انحصار و ضبط ہے اور وہ منھی عنہ ہے فرمایا حضرت نے خرچ کر اے بلال اور مت ڈر رکھ صاحب عرش سے کمی کرنیکا **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَفَعَ مَائِدَتَہٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا

حاشیہ: یہ شک راوی کا ہے یا تنویع کیلیے اور شارحین حدیث نے دونون احتمال لکھے ہین — سوال و جواب ملا علی قاری کا منقول از مرقات ۱۲

کہ تحقیق بیچ عجوہ عالیہ کے شفا ہی اور تحقیق وہ خاصیت تریاق کی رکھتی ہی یعنی بیچ زہر وغیرہ کے اول روز مین یعنی نہار منھ کھانا اُسکا نقل کی یہ مسلم نے
ف عالیہ نام ایک جگہ کا ہی مدینہ مطہرہ مین جانب مسجد قبا کے اور نواح و دیہات اُس نواح کو عالیہ کہتی ہین کہ زمین نجد اس جانب مین ہی اور جانب دوسری
کہ اُسکے مقابلے مین ہی سافلہ کہتے ہین اور تہامہ اُس جانب مین ہی اور ادنیٰ عالیہ کا تین کوس ہی اور اعلیٰ اُسکا آٹھ کوس مدینہ سے ہی اور شفا ہی یعنی
شفا زائد ہی بہ نسبت اور جاے کے عجوہ کے یا تقیید ہی واسطے اطلاق سابق کے اور تریاق ساتھ زیر اور پیش ت کے ہی دوای مرکب ہی مشہور کہ نافع ہوتی ہی
زہر وغیرہ کو ۶ ع ۲ ح وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوقِدُ فِيهِ نَارًا إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنْ نُؤْتَى بِاللُّحَيْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے
کہ کہا گذرتا تھا ہمپر مہینہ کہ نہ جلاتے تھے ہم اُسمین آگ یعنی واسطے پکانے کے نہ تھا قوت ہمارا مگر کھجور اور پانی مگر یہ کہ لایا جاتا کچھ تھوڑا گوشت نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف مگر یہ کہ آخر یعنی غذا ہماری کھجور و پانی تھا مگر یہ کہ بھیجتا کوئی گوشت تو وہ کھاتے یا معنی یہ ہین کہ آگ نہ جلاتے تھے ہم اور نہ پکاتے تھے
کچھ مگر کہ کچھ گوشت کہ کہین سے ہم پونہچتا تو اُسکے پکانے کے لیے آگ جلاتے ۲ ع ۲ ح وَعَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ إِلَّا وَاحِدُهُمَا
تَمْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا نہین پیٹ بھر اگھر کے آدمیون حضرت ؐ کے نے دو دن گیہون کی روٹی سے مگر کہ ایک اُن دونون مین سے
ہوتی تھی کھجور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی دو دن متصل گیہون کی روٹی نہین کھاتے تھے قید گیہون کی روٹی کی جو لگائی شاید جو کی روٹی
بہم پونہچتی ہو ۲ ع وَعَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا وفات کیے گئے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم اور نہین پیٹ بھرا ہمنے دو سیاہ چیز دینے یعنی کھجور اور پانی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک سیاہ چیز کھجور ہی اور پانی کو سیاہ
کہا بسبب مجاورت اور مقارنت کے اور اسطرح کلام عرب مین بہت آتا ہی جیسے کہ بولتے ہین ابوین اور قمرین اور اسکو تغلیب کہتے ہین اور ذکر کرنا پانی کا بطریق
تبعیت کے اور طفیل کے ہی اور مقصود کھجور ہی ہی ورنہ پانی سے سیری مطلوب نہین ہوتی اور پانی مین کمی نہ تھی اور اس سے معلوم ہوا کہ قوت اُنکا کھجور بھی بطریق
سیری کے نہ تھا ۲ ح وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی نعمان ابن بشیرؓ سے کہ کہا کیا نہین تم چین کرنیوالے بیچ کھانے اور پینے کے کہ وسعت و افراط کرتے ہو اُسمین جو چاہتے اور جس طرح چاہتے ہو البتہ تحقیق دیکھا
مین نے تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت مین کہ نہین پاتے تھے ناکارہ کھجور اسقدر کہ بھر دے پیٹ اُنکے کو نقل کی یہ مسلم نے ف کیا نہین تم یہ خطاب کیا
تابعین کو یا صحابہؓ کو بعد حضرت ؐ کے اور نبی تمھارے اضافت اُنکی طرف الزام کے لیے ہی جبکہ نہ اختیار کیا اُنھون نے طریقہ حضرت ؐ کا بیچ اعراض کرنیکے دنیا سے
اور ہدایت اُسکی سے اور حدیث اول مین بیان کیا کہ بعض ایام گذرتے تھے کہ کھانا اُنکا سوای کھجورون کے نہ تھا اور دوسری حدیث مین کہا کہ وہ بھی بطریق
سیری کے نہ تھا بعد ازان کہتے ہین کہ اچھی کھجورون سے نہ تھا بلکہ ناکارہ ہی کہ سوای فقرا کے کوئی نہ کھاوی چونکہ آنحضرت ؐ نے اختیار کیا تھا فقر اور تجرید کو اللہ تعالیٰ
نے اُسی مقام مین قائم رکھا اور حقیقت مین وہ بسبب قلت و تنگدستی کے نہ تھا بلکہ بسبب سخاوت و ایثار اور زہد اور تقوی اور قناعت اور تعلیم اور تربیت امت
کے تھا ۲ ع ۲ ح وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَيَّ وَإِنَّهُ بَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا بِقَصْعَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا لِأَنَّ
فِيهَا ثُومًا فَسَأَلْتُهُ أَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ایوبؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت
کہ لایا جاتا اُنکے پاس کھانا کھاتے اُس سے اور بھیجتے بچا ہوا کھانا میرے پاس اور تحقیق اُنھون نے بھیجا میرے پاس ایک روز پیالہ بڑا کہ کھانا تھا اُس مین
نہ کھایا تھا اُسمین سے اسلیے کہ تھا اُسمین لہسن پس پوچھا مین نے حضرت ؐ سے کہ کیا حرام ہے لہسن یعنے آپ پر ورنہ اگر مطلق حرام ہوتا تو اُنکے پاس کیون بھیجتے
فرمایا کہ نہین ولیکن مکروہ رکھتا ہون مین اُسکو بسبب بو اُسکی کے کہا ابو ایوبؓ نے پس تحقیق مین بھی مکروہ رکھتا ہون اُس چیز کو کہ مکروہ رکھی آپنے نقل کی یہ مسلم نے ف
حضرت ؐ جو ہجرت کرکے تشریف مدینہ مین داخل فرما ہوے تو اول ابو ایوب انصاری ہی کے یہان اُترے تھے اور شاید کہ یہ ذکر پیچھے ہوی کھانے بھیجنے کا انھین کی طرف ہی

حاصل ہوتی ہے سنت بخلاف کھانے کے وَعَنْ أُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهٖ إِلَّا لُقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا إِلٰى فِيْهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهٗ فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ اسْتَقَاءَ مَا فِيْ بَطْنِهٖ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ روایت ہے امیہ بن مخشی سے کہ کہا تھا ایک شخص کھاتا پس نام لیا اللہ کا یہانتک کہ نہ باقی رہا اسکے طعام میں سے مگر ایک لقمہ پس جب اٹھایا اس لقمہ کو طرف منھ اپنے کے کہا بسم اللہ اولہ وآخرہ پس ہنسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا ہمیشہ شیطان کھاتا تھا ساتھ اسکے پس جب نام لیا اللہ کا نکال ڈالی وہ چیز کہ بیچ پیٹ اسکے تھی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یہ قے کرنی محمول ہے حقیقت پر یا مراد یہ ہے کہ برکت جو جاتی رہتی تھی بسبب ترک کرنے بسم اللہ کے اسکو پھیر دیا گویا کہ وہ اسکے پیٹ میں امانت تھی پس جبکہ بسم اللہ کہی پھر آئی طرف طعام کے وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهٖ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ فارغ ہوتے طعام اپنے سے کہتے سب تعریف واسطے اس اللہ کے کہ کھلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کیا ہمکو مسلمان نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَنَّةَ عَنْ أَبِيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھا کر شکر کرنیوالا مانند روزہ دار صبر کرنیوالے کے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی ابن ماجہ اور دارمی نے سنان بن سنہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے **ف** ادنی درجہ شکر کا یہ ہے کہ بسم اللہ کہے جب کھانا شروع کرے اور حمد کرے جب فارغ ہو اور ادنی درجہ صبر کا یہ ہے کہ باز رکھے اپنے نفس کو مفسدات صوم سے اور مانند روزہ دار الخ یہ تشبیہ اصل ثواب میں ہے کہ دونوں اصل ثواب میں شریک ہیں نہ یہ کہ تشبیہ ہے مقدار میں یہ ایسا ہے جیسے کہا جاتا ہے زید کعمرو معنی اسکے یہ ہیں کہ زید مشابہ عمرو کے ہے بعض خصلتوں میں نہ یہ کہ ہم مثل ہے سب خصلتوں میں اور اسمیں اشتباہ رہا اسپر کہ فقیر صابر افضل ہے غنی شاکر سے اسلیے کہ مشبہ بہ اقوی ہوتا ہے مشبہ سے وَعَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَ وَسَقٰى وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ایوب سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کھاتے اور پیتے کہتے سب تعریف ہے واسطے اللہ کے کہ جسنے کھلایا اور پلایا اور بسہولت حلق سے اتارا اسکو اور کی واسطے اسکے راہ نکلنے کی نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ إِنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے سلمان رض سے کہ کہا پڑھا میں نے توریت میں یعنی پہلے اسلام لانیکے یہ کہ تحقیق برکت کھانیکا وضو کرنا ہے بعد اسکے پس ذکر کیا میں نے یعنی یہ مضمون توریت کا روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کھانے کی وضو ہے پہلے اسکے اور وضو پیچھے اسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** مراد وضو سے پہلے کھانیکے دھونا ہاتھوں کا ہے اور بعد کھانیکے دھونا دونوں ہاتھوں اور منھ کا ہے اور برکت طعام کی بسبب پہلے وضو کے یہ ہے کہ اسکے سبب سے کھانے میں زیادتی ہوتی ہے اور بعد کھانیکے وضو سے برکت یہ ہے کہ اسکے سبب سے سکون ہوتا ہے نفس کو اور سبب ہوتا ہے وہ طاعات اور تقویت کا عبادات میں اور اخلاق پسندیدہ میں اور افعال حسنہ میں وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُدِّمَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوْا أَلَا نَأْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ قَالَ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلٰوةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہے ابن عباس رض سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے پاخانہ سے پس آگے لایا گیا انکے کھانا پس کہا بعضے صحابہ رض نے کیا نہ لاویں ہم تمہارے واسطے پانی وضو کا فرمایا سوای اسکے نہیں کہ حکم کیا گیا ہوں میں یعنی بطریق وجوب کے ساتھ وضو کے یعنی بعد حدث کے جسوقت کہ کھڑا ہوں میں طرف نماز کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے یعنی ابن عباس رض سے اور نقل کی ابن ماجہ رض نے ابی ہریرہ رض سے **ف** جسوقت کہ کھڑا ہوں میں الخ یعنی ارادہ کروں میں کھڑا ہونیکا واسطے نماز کے اور یہ باعتبار اغلب کے ہے ورنہ واجب ہے وضو وقت ارادہ تلاوت کے اور چھونے مصحف مجید کا اور حالت طواف کا اور گویا کہ سمجھے آنحضرت ص کہ صحابہ رض نے

مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی امامہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ اُٹھایا جاتا دسترخوان انکا یعنی کھانا کھا چکتے فرماتے حمد ہے واسطے اللہ کے حمد بہت پاکیزہ یعنی خالی ریا و سُنانے سے برکت کیگئی اُسمین یعنی حمد بابرکت کہ ہمیشہ ہو منقطع نہ ہو نہ کفایت کیگئی اور نہ متروک اور نہ بے پروائی ہو اُس سے اے رب ہمارے نقل کی یہ بخاری نے **ف** غیر مکفی آخر کو کئی طرح پر علمانے تصحیح کیا ہے اور معنی اُسکے بیان کیے ہین اگر سب اُنکو بیان کیجاوے تو طول ہوتا ہے مجملاً سکا یہ ہے کہ لفظ غیر اور ربنا کو مرفوع پڑھا ہے اور منصوب یا ایک کو منصوب اور دوسرے کو مرفوع اور حاصل معنی یہ کہ یہ یا تو صفات و احوال حمد کے ہین یعنی حمد کہ کفایت نہ کیجاوے اُس سے اور نہ متروک ہے اور نہ استغنا ہوئے اُس سے بلکہ لازم ہو بطریق دوام کے بسبب متواتر ہونے نعمتون کے یا صفات طعام کے ہین کہ اُس سے بھی کفایت اور ترک اور استغنا نہین یا صفات پروردگار تعالی کے ہین کہ ساتھ کسی چیز کے اُس سے کفایت نہین کرسکتا اور وہ کافی ہے سب سے اور ترک کرنا طلب قرب اُسکے کا اور استغنا فضل اُسکے سے نہین کرسکتے ۱۴ح **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی راضی ہوتا ہے بندے سے بسبب اسکے کہ کھاوے لقمہ اور حمد کرے اُسکی اُسپر یا پیوے ایکبار پینا پس حمد کرے اُسکی اُسپر نقل کی یہ مسلم نے **ف** اکلہ ساتھ زبر ہمزہ کے ہے یعنی ایکبار کھانا یہانتک کہ سیر ہو اور روایت کیا گیا ہے ساتھ پیش ہمزہ کے بھی یعنی لقمہ کے ۱۴ع **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيثَيْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا فِي بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ اور ذکر کرینگے ہم دو حدیثین عائشہؓ کی اور ابوہریرہؓ کی کہ ابتدا اُنکی یہ ہے ما شبع آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم وخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا بیچ باب فضل فقرا کے اگر چاہیگا اللہ تعالی یعنی مصابیح مین یہ دونون حدیثین کتاب الاطعمۃ مین مذکور ہین اور مین نے وہان ذکر کی ہین **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** أَبِي أَيُّوبَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِّبَ طَعَامٌ فَلَمْ أَرَ طَعَامًا كَانَ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْهُ أَوَّلَ مَا أَكَلْنَا وَلَا أَقَلَّ بَرَكَةً فِي آخِرِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ هَذَا قَالَ إِنَّا ذَكَرْنَا اسْمَ اللَّهِ حِينَ أَكَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ أَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللَّهَ فَأَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے ابو ایوبؓ سے کہ کہا تھے ہم نزدیک نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس نزدیک کیا گیا کھانا پس نہ دیکھا مین نے کوئی کھانا کہ زیادہ تر ہو برکت مین اُس کھانے سے بیچ ابتدائی وقت کھانے ہمارے کے اور نہ دیکھا مین نے کمتر برکت مین بیچ آخر وقت کھانے اُسکے کے کہا ہمنے یا رسول اللہ کیونکر تھا حال اُس کھانے کا کہ اول مین ویسی برکت رکھتا تھا اور آخر مین ایسا بے برکت ہوا فرمایا تحقیق ذکر کیا تھا ہمنے نام اللہ کا اُسوقت کہ کھانا شروع کیا تھا ہمنے پھر بیٹھا آخر مین وہ شخص کہ کھایا اور نہ نام لیا خدا کا پس کھایا ساتھ اُسکے شیطان نے یعنی بسبب ترک کرنے نام خدا کے پس اس سبب سے یہ بے برکتی آخر مین ہوئی نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** ذکر کیا تھا ہمنے نام اللہ کا اسمین اشارہ ہے اسپر کہ سُنت بسم اللہ کہنے کی حاصل ہوتی ہے ساتھ بسم اللہ کہنے کے لیکن زیادتی الرحمن الرحیم کی افضل ہے اور مستحب ہے بسم اللہ کہنی یہانتک کہ جنبی اور حائض اور نفسا کیلیے بھی اگر نہ قصد کرین ساتھ اُسکے تلاوت کا ورنہ حرام ہے اور نہین مستحب ہے بیچ کھانے مکروہ و حرام کے بلکہ اگر بسم اللہ کہے شراب پینے پر تو کافر ہوتا ہے اور کھانا شیطان کا محمول ہے حقیقت پر نزدیک جمہور علما اگلے پچھلون کے اور بعضے علما کا قول مجاز پر نقل کیا گیا کہ بسم اللہ ایک کی جماعت مین سے کافی ہے اور ہر ایک کو بسم اللہ کہنی شرط نہین یہ حدیث حجت ہے اُنپر ۱۴ شرح ۱۴ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَنَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اللَّهَ عَلَى طَعَامِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کھاوے ایک تمہارا پس بھول جاوے نام لینا اللہ کا اپنے کھانے پر یعنی ابتدا مین اور یاد آوے درمیان مین پس چاہیے کہ کہے بسم اللہ اولہ وآخرہ نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** نام لینا اللہ کا آلخ اس سے معلوم ہوا کہ مطلق ذکر اللہ کا کافی ہے ابتدائی کھانے مین ولیکن بسم اللہ افضل ہے اور محیط مین ہے کہ اگر کہے لا الہ الا اللہ یا الحمد للہ یا اشہد ان لا الہ الا اللہ ابتدائی وضو مین تو ہوتا ہے ادا کرنے والا سُنت کا اور اسی طرح کھانے مین اور اگر بسم اللہ کہنی بھول جاوے ابتدائی وضو مین پھر کہے درمیان وضو کے تو

علمانے کہ آدمی کو چاہیے کہ وقت داخل ہونے مسجد کے نیت اعتکاف کی کرلیا کرے تا یہ چیزیں مباح ہووین اور ثواب پاوے کذا قال الشیخ اور ملا علیؒ نے تحت قول اکل فی المسجد کے لکھا ہے کہ شاید حضرتؐ معتکف ہونگے یا مہمانون کے ساتھ کھایا ہو یا کیا ہو یہ بیان جواز کیلیے کہ وہ مباح ہے اگر نہ آلودہ ہو مسجد اس سے ؏ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا لایا گیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت پس اُٹھاکر دیا گیا حضرتؐ کو دست اور تھا دست خوش آتا حضرتؐ کو پس دانتون سے نوچ کر کھایا اُسمین سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** اسطرح کھانا حضرتؐ کا بسبب بے تکلفی اور تواضع کے تھا پس مستحب ہے اسطرح کھانا اور طیبی نے کہا کہ دوست رکھنا حضرتؐ کا گوشت دست کو اس سبب سے تھا کہ گلتا خوب ہے اور جلد ہضم ہوتا ہے اور زیادہ لذیذ ہوتا ہے یا اسلیے کہ دور ہوتا ہے نجاست کی جگھون سے اور شمائل ترمذی مین حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے کہ کہا نہ تھا گوشت دست کا محبوب تر حضرتؐ کو ولیکن چونکہ وہ گوشت نہ پاتے تھے مگر بعد ایک مدت کے اور گوشت دست کا گلجاتا ہے پسند رکھتے تھے اسکو اور روایت مین آیا ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لذیذ ترین اور خوشتر ین گوشتون کا گوشت پشت کا ہے ؏ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّينِ فَإِنَّهُ مِنْ صُنْعِ الْأَعَاجِمِ انْهَسُوهُ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَا لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ کاٹو گوشت کو ساتھ چھری کے یعنی چھری سے کاٹکر نہ کھاؤ اسواسطے کہ یہ ہے فعل عجمیون کا اور دانتون سے نوچکر کھاؤ اُسکو اسواسطے کہ دانتون سے کھانا لذیذ تر اور خوب گوارا ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا دونون نے کہ یہ حدیث نہین قوی یعنی باعتبار سند کے بلکہ ضعیف ہے **ف** عجمی کہتے ہین سوا ہے عرب کو اور یہان اہل فارس مراد ہین کہ وہان کے لوگ از راہ تکبر کے چھریون سے کاٹکر کھاتے تھے اور کبھی حضرتؐ سے بھی چھری سے کاٹکر کھانا ثابت ہوا ہے پس تطبیق یہ ہے کہ اگر گوشت نرم و پختہ ہو دانتون سے کھاوے چھری سے کاٹکر نہ کھاوے اور اگر سخت ہو جائز ہے چھری سے کاٹکر کھانا اور یہی آئین تنزیہی ہے ؏ وَعَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَأْكُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مَهْ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَأَصِبْ فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ام المنذر انصاریہؓ سے کہ کہا آئے میرے پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ساتھ اُنکے تھے حضرت علیؓ اور ہمارے یہان خوشے کھجور کے لٹکے ہوے تھے پس شروع کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کھانا اُسمین سے اور حضرت علیؓ بھی حضرتؐ کے ساتھ کھانے لگے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے علیؓ کے باز رہ اُسکے کھانے سے اے علیؓ اسواسطے کہ تو نقاہت رکھتا ہے یعنی ابھی بیماری سے اُٹھے ہو اور نقیہ ہو پرہیز ضروری ہے کہا ام منذرؓ نے کہ پس تیار کیے مین نے اُنکے لیے یعنی حضرتؐ کے لیے اور اُنکے ہمراہیون کیلیے چقندر اور جو پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے علیؓ اسمین سے کھا اسلیے کہ تحقیق یہ بہت موافق ہے واسطے تیرے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا بیمار کو اور نقیہ کو ضروری ہے بلکہ کہا بعض اطبا نے کہ نقیہ کو پرہیز کرنا بہت نفع دیتا ہے اور تندرست کو پرہیز کرنا مضر ہے ؏ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الثُّفْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خوش لگتا تھا اُنکو نیچے کا کھانا یعنی تہ دیگی نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** طریقہ آنحضرتؐ کا تھا کہ اوروں کی حاجتون کو اپنی حاجت پر مقدم رکھتے تھے پس پہلے اوپر کا کھانا اہل و عیال کو اور مہمانون اور محتاجون کو بانٹ دیتے تھے اور جو بچتا نیچے کا کھانا وہ اپنے لیے رکھتے بسبب رعایت کرنے طریق تواضع اور صبر کے اور اسمین رد ہے اکثر اغنیا متکبرین پر کہ عار کرتے ہین نیچے کے کھانے سے اور پھینک دیتے ہین اسکو ؏ وَعَنْ نُبَيْشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ فَلَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے نبیشہؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ کھاوے پیالہ مین پھر چاٹے اسکو استغفار کرتا ہے واسطے اُسکے پیالہ نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** ظاہر یہ ہے کہ پیالہ حقیقت مین استغفار

اعتقاد کیا کہ وضو شرعی پہلے کھانے کے واجب ہی پس نفی کی آنحضرت صلعم نے خوب طرح کہ لائے حرف حصر کا اور یہ منافی نہین ہی جواز وضو کو بلکہ استحباب وضو کو
پس مراد وضو سے وضو نماز ہی نہ وضو طعام اور یہ ظاہر ہی اور سیاق حدیث بھی اسی پر دلالت کرتا ہی اور اگر مراد وضو سے بیچ جملہ الا ناتیک لوضوء وضو طعام ہین
اور بیچ جملہ انما امرت بالوضوء کے وضوء نماز تو یہ بھی ہو سکتا ہی اور چونکہ دھونا ہاتھون کا اول کھانے کے سنن اور آداب سے ہی نہ واجب ترک کیا اسکو
تعلیم جواز کے لیے اور حاصل معنون کا یہ ہوگا کہ یہ وضو یعنی دھونا ہاتھون کا اول کھانے کے تم مجھ سے درخواست کرتے ہو واجب اور مامور بہ نہین اگر نہ کرون
تو ضرر نہین کھتا ہان یہان وضو ایک اور ہی کہ وہ وضو نماز ہی اور وہ واجب ہی شرع ؔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ اُتِیَ
بِقَصْعَۃٍ مِنْ ثَرِیْدٍ فَقَالَ کُلُوْا مِنْ جَوَانِبِہَا وَلَا تَاْکُلُوْا مِنْ وَسْطِہَا فَاِنَّ الْبَرَکَۃَ تَنْزِلُ فِیْ وَسْطِہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ
ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَاْکُلْ مِنْ اَعْلَی الصَّحْفَۃِ وَلٰکِنْ یَّاْکُلُ مِنْ اَسْفَلِہَا فَاِنَّ الْبَرَکَۃَ تَنْزِلُ مِنْ اَعْلَاھَا
اور روایت ہی ابن عباس رضی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ لایا گیا روبرو حضرت صلعم کے پیالہ ثرید کا پس فرمایا کہ کھاؤ کنارون اسکے سے اور نہ کھاؤ
درمیان اسکے سے اسلیے کہ برکت اترتی ہی اسکے درمیان مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور
بیچ روایت ابی داؤد کے آیا ہی کہ فرمایا حضرت صلعم نے جسوقت کہ کھاوے ایک تمھارا کھانا پس نہ کھاوے پیالہ کے اوپر سے ولیکن کھاوے اسکے نیچے سے
اس لیے کہ برکت اترتی ہی اوپر اسکے سے ف ثرید اسکو کہتے ہین کہ ٹکڑے روٹی کے توڑ کر شوربے مین ڈبووے اور کنارون اسکے سے اسمین مقابلہ جمع کا ساتھ
جمع کے ہی یعنی کھاوے ایک شخص جانب اسکے سے اور برکت اترتی ہی اسکے درمیان مین اسلیے کہ درمیان افضل جگہ ہی پس لائق تر ہی ساتھ اترنے خیر و برکت کے
اور جب طعام درمیان کا محل برکت ہوا تو باقی رکھنا اسکا آخر کھانے تک مناسب ہی واسطے بقاے برکت کے طعام مین اور فنا کرنا اسکا خوب نہین اور اوپر
اسکے سے ظاہر یہ ہی کہ مراد اوپر سے درمیان ہی اور نیچے سے مراد ہی کنارہ یعنی اپنے آگے سے کھاوے شرح ؔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَا رُاِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ مُتَّکِئًا قَطُّ وَلَا یَطَاُ عَقِبَہٗ رَجُلَانِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا نہین دیکھے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھاتے
ہوے تکیہ لگا کر کبھی اور نہ چلتے پیچھے حضرت صلعم کے دو آدمی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف تحقیق تکیہ لگانے کی اوپر ہو چکی ہی اور دو آدمی چہ جاے زیادہ دو سے
یعنی حضرت صلعم بسبب نہایت تواضع کے صحابہ رضی سے آگے بڑھکر نہ چلتے تھے جیسے کہ روش بادشاہون اور متکبرون کی ہی بلکہ درمیان مین چلتے تھے یا پیچھے
انکے جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہی وسیوق اصحابہ اور دو کی قید سے معلوم ہوا کہ کبھی ایک آدھ آدمی مانند انس رضی وغیرہ کے پیچھے حضرت صلعم کے ہوتا تھا بنا بر ضرورت
کے اور یہ منافی تواضع کے نہین شرح ؔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِخُبْزٍ وَّلَحْمٍ وَّھُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَاَکَلَ وَاَکَلْنَا
مَعَہٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی وَصَلَّیْنَا مَعَہٗ وَلَمْ نَزِدْ عَلٰی اَنْ مَسَحْنَا اَیْدِیَنَا بِالْحَصْبَاءِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عبد اللہ بن حارث بن جزء سے کہ لائی گئی روبرو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے روٹی اور گوشت اس حالت مین کہ حضرت صلعم تھے مسجد مین پس کھایا حضرت صلعم نے اور کھایا ہمنے ساتھ انکے پھر کھڑے ہوے پس نماز پڑھی حضرت صلعم نے اور نماز پڑھی ہمنے ساتھ انکے
اور نہ زیادہ کیا ہمنے اسپر کہ پونچھ ڈالے ہمنے ہاتھ اپنے ساتھ کنکریون کے کہ مسجد مین تھین نقل کی یہ ابن ماجہ رح نے ف یعنے بعد کھانیکے پانی سے ہاتھ نہ دھوئے ہمنے
یا تو اس سبب سے کہ اسمین چکنائی نہ تھی یا بسبب تعجیل نماز کے یا بسبب ترک تکلف کے اور عمل کرنیکے رخصت پر غیر واجب مین احیانا کہ وہ بھی محبوب الٰہی ہی مانند عمل کرنیکے عزیمت پر
اکثر اوقات مین احیاء العلوم مین بعضے صحابہ رضی سے نقل کیا ہی کہ کہا انھون نے تھے رومال ہمارے بعد کھانیکے باشنے پاؤن ہمارے یعنی کھا کر ہاتھ ایڑیون سے پونچھ لیتے تھے جیسے رومال سے پونچھتے ہین
اور ظاہر یہ ہی کہ لفظ لم نزد اور مسحنا ساتھ صیغہ متکلم مع الغیر کے شامل آنحضرت صلعم اور صحابہ رضی کو ہی سب کو واللہ اعلم اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طعام کھانا مسجد مین
جائز ہی اور یہ اکثر حدیثون مین آیا ہی خصوصا کھانا مجاوروں اور مانند انکی کا اور لکھا ہی علماء نے کہ جائز ہونا اسکا مقید ہی ساتھ اسکے کہ آلودہ نہو ساتھ اسکے مسجد الحرام مکروہ ہی اور کتب فقہ
مین لکھا ہی کہ غیر معتکف مسجد مین کھاوے پیوے نہین اور نہ سووے اور نہ خرید و فروخت کرے کہ مکروہ ہی مگر کہ مسافر ہو کہ سواے مسجد کے ٹھکانا کہین نہ رکھتا ہو اور کہا ہی

آسان تر تھی اُسکے حوالہ فرمایا اور لکھا ہی علما نے کہ اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ رجوع کرنا اور مشاورت کرنی طبیب کافر سے جائز ہی اسلیے کہ ابن حارث بن کلدہ ابتدای اسلام مین مرا ہی اور اسلام لانا اُسکا ثابت نہین ہوا م ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْکُلُ الْبِطِّیْخَ بِالرُّطَبِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَیَقُوْلُ یُکْسَرُ حَرُّ هٰذَا بِبَرْدِ هٰذَا وَبَرْدُ هٰذَا بِحَرِّ هٰذَا وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے کھاتے خربزہ ساتھ کھجوروں تازہ کے نقل کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا ابو داؤد نے یہ کہ فرماتے حضرت توڑی جاتی ہی گرمی اُسکی یعنی کھجور کی ساتھ سردی اُسکی کے یعنی خربزہ کی اور سردی خربزہ کی ساتھ گرمی کھجور کی اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** کہا طیبی نے کہ یہ شاید مراد خربزہ سے خربزہ کچا ہی کہ وہ بارد رطب ہوتا ہی والا پختہ گرم ہی لیکن باوجود اسکے بہ نسبت کھجور کے سرد ہی اور کہا جمہور نے کہ مراد بطیخ سے تربوز ہو کہ وہ سرد ہوتا ہی ع ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ عَتِیْقٍ فَجَعَلَ یُفَتِّشُہٗ وَیُخْرِجُ السُّوْسَ مِنْہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا لائی گئی نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کھجور کہنہ کہ اسمین کیڑے پڑے ہوے تھے پس شروع کیا حضرتؐ نے کہ چیرتے تھے اُسکو اور نکالتے تھے کیڑے اُسمین سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اور روایت کی طبرانی نے ساتھ اسناد حسن کے ابن عمرؓ سے بطریق مرفوع کے کہ منع فرمایا حضرتؐ نے چیرنے کھجور کے سے پس نہی محمول ہی کھجور تازی پر واسطے دفع وسوسہ کے اور کرنا اُسکا محمول ہی بیان جواز پر اور نہی تنزیہی ہی اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ طعام نجس نہین ہوتا کیڑے کے پڑنے سے انتہی اور مطالب المومنین مین لکھا ہی کہ اگر کیڑا پنیر مین یا سیب مین پڑگیا ہو تو حلال ہی اسلیے کہ احتراز اُس سے ممکن نہین ہی لیکن جب جدا کیا گیا تو حکم اُسکا حکم مکھی اور بھڑ اور پشہ اور ہر اُس جانور کا ہی کہ خون بہتا نہین رکھتا کہ کھانا اُنکا حرام ہی اور اگر پانی اور کھانے مین پڑجاوین تو پلید نہین ہوتا ع ح **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِیْ تَبُوْکَ فَدَعَا بِالسِّکِّیْنِ فَسَمّٰی وَقَطَعَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا لایا گیا نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک ٹکڑا پنیر کا بیچ غزوہ تبوک کے پس منگوائی چھری اور بسم اللہ کہی اور کاٹا اُسکو نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یہ مثل بسم اللہ کہنے کے ہی اول طعام مین نہ اول ذبح مین جیسے کہ بعضے عوام الناس کہ دکو کرتے ہین اور کہا مظہر نے کہ اسمین دلیل ہی اوپر طہارت جبنہ کے اسلیے کہ اگر وہ نجس ہوتا تو پنیر بھی نجس ہوتا کیونکہ پنیر نہین بنتا بدون اُسکے م ح ع **وَعَنْ** سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ وَمَا سَکَتَ عَنْہُ فَہُوَ مِمَّا عَفَا عَنْہُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَمَوْقُوْفٌ عَلَی الْاَصَحِّ اور روایت ہی سلمانؓ سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گھی سے اور پنیر سے اور پوستین سے یا گورخر سے پس فرمایا حلال وہ چیز ہو کہ حلال کی اللہ نے اپنی کتاب مین یعنی بیان کیا حلال ہونا اُسکا اپنی کتاب مین اور حرام وہ چیز ہو کہ حرام کی اللہ نے اپنی کتاب مین اور جس چیز سے کہ سکوت فرمایا یعنی نہ حلال کہی نہ حرام پس وہ اُس قسم سے ہی کہ معاف کیا اُس سے یعنے استعمال کرنے اُسکے سے اور مباح کیا کھانا اُسکا نقل کی یہ ابن ماجہ اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور صحیح تر یہ ہی کہ یہ حدیث موقوف ہی **ف** یعنی ان تین چیزون کا حکم پوچھا کہ آیا حلال ہین یا حرام ایک تو گھی کو پوچھا ظاہر ابتداء اسلام مین شبہ پڑا ہوگا اُسکے حلال ہونے مین بعضے آدمیونکو اسلیے پوچھا دوسرے پنیر کو پوچھا کہ وہ جگہ اشتباہ اور سوال کی ہی کہ جبنہ سے بنتا ہی اور تیسرے پوچھا فرا کو کہ ساتھ زیر فے اور الف ممدودہ کے ہی اور اکثر شراح نے اس لفظ کو کہا ہی جمع فری کی کہ ساتھ زبر فے اور الف مقصورہ کے ہی بمعنی گورخر کے اور بعضون نے جمع فرو کے کہا بمعنے پوستین کے چنانچہ اسلیے ترمذی اس حدیث کو باب اللباس مین لایا ہی اور اس سے سوال کیا واسطے حذر کرنے فعل اہل کفر سے کہ پوستین جلد مردار کا بناتے تھے بغیر دباغت کے اور اپنی کتاب مین یعنی یا تو صریح بیان کیا یا مجمل ساتھ قول اپنے کے وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا تاکہ نہ اشکال لازم آوے ساتھ اکثر اشیا کے کہ ثابت ہوا ہی حرام ہونا ساتھ حدیث کے اور نہین ہی صریح کتاب اللہ مین اور اخیر جملہ حدیث کا دلیل ہی اسپر کہ اصل اشیا مین اباحت ہی اور موقوف ہے یعنی قول سلمانؓ کا ہی نہ حدیث آنحضرتؐ کی موقوف قول و فعل صحابہؓ کو کہتے ہین جیسے کہ مرفوع قول و فعل پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو م ح ع **وَعَنْ**

کرتا ہی اور لکھا ہی علما نے کہ چاٹنے سے تواضع اور بری ہوتا ہی تکبر سے اور وہ سبب مغفرت گناہون کا ہی اور اضافت استغفار کی پیالہ کیطرف اسلیے ہی کہ وہ
سبب ہوا استغفار کا شرح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ غَمَرٌ لَمْ يَغْسِلْهُ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ رات گذارے اس حال مین کہ اسکے ہاتھ
مین ہو چکنائی کہ نہ دھویا اسکو پس پہنچی اسکو کوئی چیز یعنے ایذا دینیوالون جانورون مین سے کہ طعام کی بو پر اور چکنائی پر آتے ہین پس نہ ملامت کرے
مگر اپنے تئین یعنی چکنے ہاتھون سو کر آپ سبب اس ایذا کا ہوا نقل کی یہ ترمذیؒ اور ابو داؤد اور ابن ماجہؒ نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَحَبُّ الطَّعَامِ إِلَى رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّرِيدُ مِنَ الْخُبْزِ وَالثَّرِيدُ مِنَ الْحَيْسِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا تھا محبوب ترین طعام کا نزدیک
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ثرید روٹی سے اور ثرید حیس سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ثرید روٹی سے یعنی ٹکڑے روٹی کے شوربے مین بھیگے ہوے اور حیس ایک
طعام کو کہتے ہین کہ خرما اور روغن اور آٹے یا قروت سے بناتے ہین مانند مالیدہ کے نوع وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی اسید انصاریؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
کھاؤ زیت کو کہ نام روغن زیتون کا ہی اور بدن کو ملو اسکو اسلیے کہ یہ روغن نکلتا ہی درخت بابرکت سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف درخت
بابرکت سے کہ نام اسکا زیتون ہی اسمین خیر و برکت و منافع بہت ہوتے ہین اور شجرہ مبارکہ جو بیچ آیت اللهُ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ اخر آیت تک مین ذکر
ہی یہی درخت مراد ہی کہ بہترین اسکا زمین شام مین ہوتا ہی اور سورہ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ مین اسکی قسم کھائی ہی اللہ تعالی نے اور عرب خصوصاً اہل شام تیل
اسکو کھاتے ہین اور تلخ کو چراغ مین جلاتے ہین اور بدن پر ملنے سے بدن کو بہت منفعت ہوتی ہی نوع وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعِنْدَكِ شَيْءٌ قُلْتُ لَا إِلَّا خُبْزٌ يَابِسٌ وَخَلٌّ فَقَالَ هَاتِي مَا أَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ أُدُمٍ فِيهِ خَلٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت
ام ہانیؓ سے کہ کہا آئے میرے پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا تیرے پاس ہی کچھ یعنی کھانا کہا مین نے نہین کچھ کھانا مگر روٹی خشک اور سرکہ پس
فرمایا لے نہین خالی لاون سے وہ گھر کہ اسمین سرکہ ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی ف حضرتؐ نے طلب کیا ام ہانی سے طعام
انکی خوشی خاطر کیلیے اور واسطے آگاہ کرنے کے اوپر قناعت کرنیکے ادنی قوت پر کہ حاضر ہو نوع وَعَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً فَقَالَ هٰذِهِ إِدَامُ هٰذِهِ وَأَكَلَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی یوسفؓ بن عبداللہ بن سلام سے کہ کہا دیکھا مین نے
صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ لیا ٹکڑا جو کی روٹی کا پھر رکھی اسپر کھجور اور فرمایا یہ کھجور لاون ہی اس روٹی کے ٹکڑے کا نقل کی یہ ابو داؤد نے وَعَنْ سَعْدٍ
قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا أَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا عَلَى فُؤَادِي وَقَالَ إِنَّكَ رَجُلٌ مَفْئُودٌ ائْتِ الْحَارِثَ بْنَ
كَلَدَةَ أَخَا ثَقِيفٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ فَلْيَأْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلْيَجَأْهُنَّ بِنَوَاهُنَّ ثُمَّ لْيَلُدَّكَ بِهِنَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی سعد بن ابی
سے کہ کہا بیمار رہا مین بیمار ہونا شدید آئے میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرنے میری پس رکھا ہاتھ اپنا درمیان دونون چھاتیون میری کے یعنی میری
یہانتک کہ پائی مین نے سردی دست مبارک کی اپنے دل پر اور فرمایا کہ تحقیق تو ایک شخص ہے کہ درد دل رکھتا ہی جا حارث بن کلدہ کے پاس کہ قبیلہ ثقیف
مین کا ہی اسلیے کہ وہ شخص طب جانتا ہی پس چاہیے کہ لیوے وہ سات کھجورین عجوہ مدینہ سے کہ افضل اقسام کھجور سے ہی پس چاہیے کہ کوٹے انکو گٹھلیون سمیت
چاہیے کہ رکھے انکو تیرے منھ مین نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اگر کوئی کہے کہ کیا حکمت تھی کہ حکم فرمایا حضرتؐ نے اسکو طبیب کے پاس جانیکا اور آپ بیان نہ
کیا اور بیچ بیان علاج کے دوا کے بنانے کو حوالے حکیم کے کیا جواب اسکا یہ ہی کہ اول آپ نے حوالہ طبیب کا کیا تھا تا وہ علاج کرے اور پھر جبکہ علاج آپ
یاد آیا کہ اسمین نفع جلد ہی ازراہ شفقت کے بیان فرمایا اور نہ چھوڑا کہ طبیب اسکو علاج دور و دراز مین ڈالے اور چونکہ بنانا اسکا اور کیفیت استعمال اسکے کی طبیب

طباق مین یعنی ہر جانب مین یعنی ہر جانب سے کھاتے تھے بسبب میل طبیعت کے اور واسطے دکھانے کے لوگون کو کہ چاہین کھجورین ہر طرف سے کھائین اور جیسے کہ تعلیم ساتھ فعل کے کی ساتھ قول کے بھی کی پس کہا اے عکراش کھا جہان سے چاہے تو اسلیے کہ یہ یک رنگ نہین پھر لایا گیا ہمارے پاس پانی پس دھوئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتھ اپنے اور ملی تراوت اپنی ہاتھ کی اپنے مُنھ پر اور ہاتھون پر کہنیون تک اور اپنے سر پر اور فرمایا اے عکراش یہ وضو ہے اُس کھانیسے کہ متغیر کیا اُسکو آگ نے یعنی یہ وضو عرفی بسبب اُس طعام کے ہے کہ پکایا گیا آگ سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ایک قسم کا کھانا ہو اور ہر جانب مین یکسان ہاتھ ہر طرف دوڑانا سوا حرص و طمع کے نہین ہے یعنی اگر طعام کئی طرح کا ہوتا یا ہوتا ایک ہی طعام لیکن ہر جانب مین علیحدہ علیحدہ رنگ کا بمقتضا میل طبیعت کے ہر جانب سے کھاتے جبکہ کھانا ایک ہی ہو اور ایک ہی رنگ کا ہو ہر جانب مین ہاتھ دوڑانا معیوب مکروہ ہے اور جہان سے چاہے تو ظاہر یہ ہے کہ بیچ کی جگہ مستثنی ہے اسلیے کہ وہ جگہ اُترنے برکت کی ہے اور احتمال یہ بھی ہے کہ نہ کھانا بیچ مین سے مخصوص ہے ساتھ کھانے یک رنگ کے اور یہ یک رنگ نہین کہا ابن ملک نے کہ اس سے سمجھا گیا کہ اگر میوہ بھی یک رنگ ہو تو ہاتھ ہر جانب مین دوڑانا نہ چاہیے مانند طعام کے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ طعام اگر کئی رنگ کا ہو تو جائز ہے کہ جدھر سے چاہے کھاوے **ع ح** وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعْكُ أَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ وَكَانَ يَقُوْلُ إِنَّهُ لَيَرْتُوْ فُؤَادَ الْحَزِيْنِ وَيَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُوْ إِحْدٰكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پہونچتا اہل بیت اُنکے کو تپ امر کرتے ساتھ حسا کے پس تیار کیا جاتا پھر حکم کرتے اُنکو پس پیتے اسمین سے اور تھے فرماتے تحقیق حسا البتہ قوت دیتا ہے دل غمگین کو اور دور کرتا ہے دل بیمار سے رنج و بیماری کو جیسے کہ دور کرتی ہے ایک تمھاری یعنی جماعت عورتون کی میل کو ساتھ پانی کے مُنھ اپنے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** حسا ایک طعام ہے کہ تیار کیا جاتا ہے آٹے اور پانی اور روغن سے اور کبھی شیرینی بھی اُسمین ڈال لیتے ہین اور اہل عرب اسے حریرہ بھی کہتے ہین اور تلبینہ بھی کہ جو فصل اول مین ذکر کیا گیا اور حضرتؐ نے خطاب کیا عورتون کو اسلیے کہ مبالغہ کرتی ہین وہ بیچ چھٹانے میل کے اور پاک کرنے مُنھ کے یا جسوقت کہ فرمایا عورتین حاضر تھین **ع ح** وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيْهَا شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ وَالْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عجوہ کہ افضل قسم ہے کھجور کی جنت سے ہے اور اسمین شفا ہے زہر سے اور کھنبی من سے ہے اور پانی اُسکا شفا ہے واسطے آنکھ کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** جنت سے ہے یعنی اصل عجوہ کی بہشت سے آئی ہے یا عجوہ بہشت مین ہوگی یا اسمین منفعت اور راحت بخش ہے کہ گویا بہشت سے ہے اور اظہر اور اصوب معنی اول ہین اور باقی حدیث کا بیان فصل اول مین ہو چکا ہے **ع ح**

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضِفْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَمَرَ بِجَنْبٍ فَشُوِيَ ثُمَّ أَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ لِيْ بِهَا مِنْهُ فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَأَلْقَى الشَّفْرَةَ فَقَالَ مَا لَهُ تَرِبَتْ يَدَاهُ قَالَ وَكَانَ شَارِبُهُ وَفَاءً فَقَالَ لِيْ أَقُصُّهُ لَكَ عَلٰى سِوَاكٍ أَوْ قُصَّهُ عَلٰى سِوَاكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے مغیرہ بن شعبہؓ سے کہ کہا مہمان ہوا مین ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک رات یعنی مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہمان ہوئے ایک شخص کے یہان پس اُس شخص نے ایک بکری ذبح کی اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ بھوننے پہلو اُسکے کے پس بھونا گیا پھر لی آنحضرتؐ نے چھری اور کاٹنے لگے میرے لیے ساتھ چھری کے اُس پہلو مین سے پس آئے بلالؓ خبر دینے آنحضرتؐ کو نماز کی پس ڈالدی چھری اور فرمایا یعنی بطریق تعجب کے کہ کیا ہوا بلالؓ کو خاک آلودہ ہون دونون ہاتھ اُسکے کہا مغیرہؓ نے اور تھین لبین اُسکی بڑھی ہوئین پس فرمایا مجکو کہ کتر دونگا مین لبین تیری تیرے لیے مسواک پر یا فرمایا کتر لبین مسواک پر نقل کی یہ ترمذی نے **ف** خاک آلودہ ہون الخ یہ کنایہ ہے خواری اور فقر سے اور یہ بد دعا ہے کہ عرب بولا کرتے ہین وقت ملامت کرنیکے کسی کو اور مراد ساتھ اسکے حقیقت وقوع اس امر کی نہین ہوتی بلکہ یون ہی بطریق عادت کے بولا کرتے ہین اور مراد نری ملامت اور سرزنش رکھتے ہین اور گویا کہ آنحضرتؐ کو ناگوار ہوا آگاہ کرنا بلالؓ کا ساتھ نماز کے وقت مشغول ہونیکے طعام مین حالانکہ وقت بہت تھا اور احتمال یہ بھی ہے کہ فرمایا یہ آنحضرتؐ نے برعایت حال ضیافت کرنے والے کے اور تھین لبین اُسکی الخ معنی اس عبارت کے

ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَدِدْتُّ اَنَّ عِنْدِیْ خُبْزَۃً بَیْضَاءَ مِنْ بُرَّۃٍ سَمْرَاءَ مُلَبَّقَۃً بِسَمْنٍ وَلَبَنٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَاتَّخَذَہٗ فَجَاءَ بِہٖ فَقَالَ فِیْ اَیِّ شَیْءٍ کَانَ ھٰذَا قَالَ فِیْ عُکَّۃِ ضَبٍّ قَالَ ارْفَعْہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ ھٰذَا حَدِیْثٌ مُّنْکَرٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ نزدیک میرے روٹی ہو سفید گیہوں گندم گون کی تر کی گئی ہو ساتھ گھی اور دودھ کے پس کھڑا ہوا ایک شخص قوم میں سے اور تیار کی روٹی مذکور پھر لایا اُسکو پس فرمایا کس باسن میں تھا گھی اُسکا کہا گوہ کے چمڑے کے کپّے میں تھا فرمایا اُٹھا لو اُسکو میرے آگے سے نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا ابو داؤد نے کہ یہ حدیث منکر ہے **ف** حضرتؐ نے اُسکے اُٹھانیکا حکم کیا بسبب تنفر طبع کے گوہ سے اسلیے کہ وہ تھی وہ بیچ زمین قوم آنحضرتؐ کی کے جیسے کہ دلالت کرتی ہے حدیث خالدؓ کی نہ واسطے نجاست جلد اُسکی کے ورنہ حکم کر دیتے اُسکو پھینکدینیکا اور منع فرماتے اُسکے کھانیسے کذا قال الطیبی اور طلب کرنا روٹی کا اور آرزو اسطرح کرنی بحسب خواہش نفس کے مخالف عادت شریفہ کے تھی اسلیے ابو داؤد نے اُسکو منکر کہا ہے کذا قال الطیبی اور بصورت صحت اس حدیث کے توجیہ اسکی ممکن ہے کہ کیا یہ حضرتؐ نے واسطے بیان جواز کے **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے علیؓ سے کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کھانے لہسن کے سے مگر پکا ہوا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** پکنے سے بو جاتی رہتی ہے اور ایسا ہی حکم ہے پیاز اور مانند اُسکے کا اور نہی یہاں تنزیہی ہے **وَعَنْ** اَبِیْ زِیَادٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَۃُ عَنِ الْبَصَلِ فَقَالَتْ اِنَّ اٰخِرَ طَعَامٍ اَکَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ فِیْہِ بَصَلٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی زیادؓ سے کہا پوچھی گئیں حضرت عائشہؓ کھانے پیاز کے سے یعنی پکی ہوئی پیاز کا حکم پوچھا کہ آیا حلال ہے یا حرام پس کہا کہ تحقیق آخر کھانا کہ کھایا اُسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ کھانا تھا کہ اُس میں پیاز تھی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی پکی ہوئی پیاز تھی اور تفصیل اُسکی یہ ہے کہ حدیثوں میں آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے پیاز لہسن نہیں کھایا مگر حدیث حضرت عائشہؓ میں آیا ہے کہ بیچ طعام کے کھایا ہے اور اُمت کو بھی اس سے منع فرمایا پس بعضے کہتے ہیں کہ نہی خام کے کھانیسے ہے نہ پختہ کے اور صحیح تر یہ ہے کہ نہی خام سے بھی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور حرام نہیں آنحضرتؐ پر اور نہ اُمت پر اور طحاوی نے بیچ شرح آثار کے حدیثیں دلالت کرنیوالی اوپر اباحت کھانے پیاز اور لہسن اور گندنے اور مانند انکے کے لایا ہے پختہ ہوں یا خام اُسکے لیے کہ کھاوے اور اپنے گھر میں بیٹھے اور جبتک بو باقی ہو مسجد میں نہ آوے کہ یہ مکروہ ہے اور کہا مختار ہمارے نزدیک یہی ہے اور قول ابی حنیفہؒ اور ابی یوسفؒ اور محمدؒ کا بھی یہی ہے اور کہا ابن ملک نے کہ کھانا آنحضرتؐ کا آخر میں اس طعام کو کہ اسمیں پیاز تھی واسطے تعلیم جواز کے تھا اور تاکہ معلوم ہو کہ کراہت تنزیہی ہے نہ تحریمی واللہ اعلم **وَعَنْ** اِبْنَیْ بُسْرٍ السُّلَمِیَّیْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَّتَمْرًا وَّکَانَ یُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے دو بیٹوں بسر کے سے کہ سلمی تھے کہا دونوں نے کہ تشریف لائے ہمارے پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس آگے لائے ہم حضرتؐ کے مسکہ اور کھجور یعنی اور کھایا حضرتؐ نے اُسکو اور تھے حضرتؐ دوست رکھتے مسکہ اور کھجور کو نقل کی یہ ابو داؤد نے **وَعَنْ** عِکْرَاشِ بْنِ ذُؤَیْبٍ قَالَ اُتِیْنَا بِجَفْنَۃٍ کَثِیْرَۃِ الثَّرِیْدِ وَالْوَذْرِ فَخَبَطْتُ بِیَدِیْ فِیْ نَوَاحِیْھَا وَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ فَقَبَضَ بِیَدِہِ الْیُسْرٰی عَلٰی یَدِیَ الْیُمْنٰی ثُمَّ قَالَ یَا عِکْرَاشُ کُلْ مِنْ مَّوْضِعٍ وَّاحِدٍ فَاِنَّہٗ طَعَامٌ وَّاحِدٌ ثُمَّ اُتِیْنَا بِطَبَقٍ فِیْہِ اَلْوَانُ التَّمْرِ فَجَعَلْتُ اٰکُلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَجَالَتْ یَدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الطَّبَقِ فَقَالَ یَا عِکْرَاشُ کُلْ مِنْ حَیْثُ شِئْتَ فَاِنَّہٗ غَیْرُ لَوْنٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اُتِیْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَیْہِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ کَفَّیْہِ وَجْھَہٗ وَذِرَاعَیْہِ وَرَاْسَہٗ وَقَالَ یَا عِکْرَاشُ ھٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَیَّرَتِ النَّارُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عکراش بن ذویبؓ سے کہ کہا لایا گیا ہمارے آگے بڑا پیالہ کہ بہت تھا اُسمیں ثرید اور بوٹیاں پس دوڑایا میں نے ہاتھ اپنا پیالہ کے ہر جانب میں اور کھایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آگے اپنے سے پس پکڑ لیا ساتھ بائیں ہاتھ اپنے کے داہنا ہاتھ میرا پھر فرمایا اے عکراش کھا ایک جگہ سے یعنی اپنے آگے سے اس لیے کہ تحقیق یہ ایک قسم کا کھانا ہے پھر لایا گیا ہمارے آگے ایک طباق کہ اُسمیں کھجوریں تھیں رنگ برنگ کی پس شروع کیا میں نے کھانا اپنے آگے سے اور جولانی کی ہاتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نے طباق میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوْا نِعَالَكُمْ فَاِنَّهٗ اَرْوَحُ لِاَقْدَامِكُمْ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ رکھا جاوے کھانا یعنی روبرو دسترخوان پر تو نکالڈالو پاپوشین اپنی اسلیے کہ نکالڈالنا پاپوشون کا بہت راحت بخشنے والا ہے واسطے قدمون تمہارے کے **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا اُتِيَتْ بِثَرِيْدٍ اَمَرَتْ بِهٖ فَغُطِّيَ حَتّٰى تَذْهَبَ فَوْرَةُ دُخَانِهٖ وَتَقُوْلُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هُوَ اَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے اسماءؓ بیٹی ابی بکرؓ کی سے یہ کہ وہ تھین جسوقت کہ لایا جاتا ثرید نزدیک انکی حکم کرتین اسکے ڈھانکدینے کا پس ڈھانکا جاتا یہانتک کہ جاوے جوش اور غلبہ دہوین اسکے کا یعنی شدت گرمی کی موقوف ہوجاتی اور فرماتین کہ تحقیق سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جاتا رہنا گرمی کا کھانے مین سے موجب کثرت برکت کا ہے نقل کی یہ دونون حدیثین دارمی نے **ف** ذکر ثرید کا اتفاقی ہے بسبب اسکے کہ اکثر کھانا انکا ثرید تھا اور اور کھانیکا بھی یہی حکم ہے اور جامع صغیر مین یہ روایت نقل کی ہے ابردوا بالطعام فان الحار لا برکة فیہ اور روایت کی بیہقی نے مرسل نہی عن الطعام الحار حتی یبرد تمت ع **وَعَنْ** نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا تَقُوْلُ لَهُ الْقَصْعَةُ اَعْتَقَكَ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ كَمَا اَعْتَقْتَنِيْ مِنَ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے نبیشہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کھاوے پیالہ مین پھر چاٹ لے اسکو کہتا ہے واسطے اسکے پیالہ یعنی زبان حال سے اور ظاہر یہ ہے کہ کہتا ہے زبان قال سے کہ آزاد کرے اللہ تجکو آگ دوزخ سے جیسے کہ آزاد کیا تو نے مجکو شیطان سے یعنی کھانے اسکے سے یا خوش ہونے اسکے نقل کی یہ رزین نے **ف** اور ترمذی اور احمد اور ابن ماجہ اور دارمی کی روایت مین آیا ہے استغفرت لہ القصعة (بخشش مانگتا ہے اسکے لیے پیالہ) اور روایت کیا طبرانی نے عرباضؓ سے من لعق الصحفة ولعق اصابعه اشبعه الله في الدنيا والآخرة تمت ع

بَابُ الضِّيَافَةِ

باب ہے بیچ بیان فضیلت ضیافت اور آداب اسکے کی اور آداب مہمان اور مہمانی کرنیوالے کے **ف** ضیافت مہمان ہونا اضافت مہمانی کی ضیف مہمان مضیف میزبان اور مختار جمہور کے نزدیک یہ ہے کہ رعایت حق ضیافت کی مکارم اخلاق اور مستحبات سے ہے چنانچہ اکثر حدیثین دلالت کرتی ہین اسپر اور بعضون کے نزدیک مہمانی ایکروز کی واجب ہے اور بعد اسکے مستحب اور ضیافت آٹھ قسم پر ہے چنانچہ بیان اسکا باب الولیمہ کے ابتدا مین ہو چکا ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ وَفِيْ رِوَايَةٍ بَدَلَ الْجَارِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے پس چاہیے کہ اکرام کرے مہمان اپنے کا اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کے پس نہ ایذا دے اپنے ہمسایے کو اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کے پس چاہیے کہ کہے بھلی بات یا چپ رہے اور ایک روایت مین یعنی بخاری کے بدلے جار کے یعنی بدلہ اس جملہ کے کہ اسمین ذکر جار کا ہے یہ آیا ہے جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے پس چاہیے کہ ملاوے رکھے ناتے اپنے کو یعنی احسان کرے ناتے دارون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایمان رکھتا ہو الخ نہین ہے مراد موقوف ہونا ایمان کا ان افعال پر بلکہ یہ مبالغہ ہے بیچ بجالانے ان افعال کے جیسے کہ کہتے ہین بیٹے کو رغبت دلانیکے لیے طاعت پر کہ اگر تو میرا بیٹا ہے تو اطاعت کر میری یا یہ مراد ہے کہ جو ہو کامل الایمان یہ افعال کرے اور اکرام مہمان کا یہ ہے کہ کشادہ پیشانی ہو اور کلام نرم کرے اس سے اور تین روز تک کھانا کھلاوے پہلے روز بحسب مقدور اپنی کے کچھ تکلف سے کھلاوے بغیر ضائع کرنے حقوق کے اور باقی دنون مین جو حاضر ہو بلا تکلف تاکہ گران نہو دونون پر اور بعد تین دن کے صدقہ ہے چاہے کھلاوے چاہے نہ کھلاوے اور نہ ایذا دے ہمسایے کو یعنی ادنی درجہ اسکا یہ ہے کہ ایذا نہ پہنچاوے اسکو والا شیخین کی روایت مین آیا ہے فلیکرم جارہ اور اور روایت شیخین کی مین آیا ہے فلیحسن الی جارہ یعنی اعانت کرے اسکی اس چیز مین کہ محتاج ہو وہ اسکا اور دفع کرے اس سے برائی اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہے حق ہمسایے کا اگر مدد چاہے تجھ سے مدد کر اسکی اور اگر قرض مانگے تجھ سے قرض دے اسکو اور اگر محتاج ہو کچھ دے اسکو اور اگر بیمار ہو عیادت کر اسکی اور اگر مرے اسکے جنازہ کے ساتھ جا اور اگر اسکو خوشی حاصل ہو مبارکبادی دے اسکو اور اگر مصیبت پہنچے تعزیت کر اسکی یعنی

کئی طرح بیان کیے گئے ہین ایک تو یہ کہ ضمیر شاربہ کی پھرتی ہی طرف مغیرہؓ کے کہ راوی حدیث کا ہی اور ظاہر یہ تھا کہ کہتا وکان شاربی ساتھ ضمیر متکلم کے یہ نہ کہا اور شاربہ کہا ساتھ ضمیر غائب کے یہ تفنن کلام مین ہی کہ اسکو بیچ اصطلاح اہل معانی کے تجرید و التفات کہتے ہین پس مراد یہ ہی کہ تھین لبین میری دراز اور مسواک پر یعنی مسواک لبون کے نیچے رکھکر لبون کو چھری سے کاٹ ڈالین اور یا فرمایا آنحضرتؐ نے یہ شک راوی ہی یعنی یا کہا کہ کاٹ ڈال لبین اپنی مسواک پر رکھکر یعنی انھین کو حکم کیا کہ کاٹ ڈالین لبین اور یہ فرمایا کہ مین کاٹون اور دوسری توجیہ یہ ہی کہ ضمیر شاربہ کی حضرتؐ کیطرف پھرتی یعنی مغیرہ کہتے ہین کہ تھین لبین آنحضرتؐ کی دراز پس فرمایا مجھکو کہ کترو نہین انکو تیرے لیے یعنی تیرے تبرک کے لیے تاکہ وہ بال کہ جدا ہون تیرے پاس بطریق تبرک کے رہین یا انکو کہا کہ کوتاہ کر بال لبون میری کے ہوح وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتَّى يَبْدَءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ يَدَهُ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهٰذَا الْأَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا زَادَ فِي رِوَايَةٍ ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللهِ وَأَكَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حذیفہؓ سے کہ کہا تھے ہم جسوقت کہ حاضر ہوتے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی کھانے پر تو نہ رکھتے ہم ہاتھ اپنے یعنی کھانے مین ہاتھ نہ ڈالتے یہانتک کہ شروع کرتے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس رکھتے ہاتھ اپنا یعنی بعد ازان ہم ہاتھ ڈالتے اور شتابی نہ کرتے اور تحقیق ہم حاضر ہوے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکبار ایک کھانے پر پس آئی ایک لڑکی گویا کہ وہ دھکیلی جاتی ہی یعنی گویا کوئی اسکو ڈالے دیتا ہی کھانے پر یعنی نہایت بھوک سے بے اختیار کھانے پر گر پڑی پس چاہا کہ رکھے ہاتھ اپنا کھانے مین بغیر لینے نام خدا کے پس پکڑ لیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اسکا پھر آیا ایک گنوار گویا دھکیلا جاتا ہی یعنی اسنے بھی چاہا کہ ہاتھ ڈالے کھانے مین پس پکڑ لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اسکا بھی پھر فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق شیطان حلال کرتا ہی کھانا اپنے لیے اور قادر ہوتا ہی اسکے کھانے پر بسبب نہ لینے نام خدا کے کھانے پر اور تحقیق شیطان لایا اس لڑکی کو اور باعث ہوا اسکے آنے پر تاکہ حلال کرے طعام اپنے لیے بسبب کھانے اس لڑکی کے بغیر کہنے بسم اللہ کے اور پکڑ لیا مین نے ہاتھ اسکا پھر لایا شیطان اس اعرابی کو تا حلال کرے کھانیکو بسبب اسکے پس پکڑ لیا مین نے ہاتھ اسکا بھی قسم ہی اس ذات پاک کی کہ جان میری اسکے دست قدرت مین ہی تحقیق ہاتھ شیطان کا میرے ہاتھ مین ہی ساتھ ہاتھ اس لڑکی کے زیادہ کیا حذیفہؓ نے یا مسلم نے ایک روایت مین کہ ذکر کیا آنحضرتؐ نے نام خدا کا اور کھایا کھانا نقل کی یہ مسلم نے **ف** ایک روایت مین بجاے مع یدہا کے مع یدیہما آیا ہی یعنی ساتھ ہاتھ لڑکی اور اعرابی کے اور یہ ظاہر ہی اور روایت یدہا کی مخصوص ساتھ لڑکی کے ہی اور یہ منافات نہین رکھتا کہ ہاتھ اعرابی کا بھی ہو واسطے کہ اول فرمایا ہی کہ ہاتھ اعرابی کا بھی پکڑا مین نے چونکہ لڑکی اول آئی تھی اور اول ہاتھ اسکا پکڑا تھا خاص اسکو ذکر کیا ہوح وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ غُلَامًا فَأَلْقَى بَيْنَ يَدَيْهِ تَمْرًا فَأَكَلَ الْغُلَامُ فَأَكْثَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَثْرَةَ الْأَكْلِ شُؤْمٌ وَأَمَرَ بِرَدِّهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی عائشہؓ سے یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا یہ کہ خریدین غلام ڈالین آگے اسکے کھجورین پس کھائین غلام نے بہت کھجورین پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بہت کھانا سبب اور علامت بے برکتی کی ہی اور حکم کیا ساتھ پھیر دینے اسکے کی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ إِدَامِكُمُ الْمِلْحُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی انس بن مالکؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین لاون تمہارے کا نمک ہی نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** اسواسطے کہ کمتر ہی محنت مین اور قریب ہی طرف قناعت کے اسی سبب سے قناعت کی ہی اسپر اکثر عارفین نے پس نہین منافی ہی اسکے قول آنحضرتؐ کا سید الادام فی الدنیا والآخرۃ اللحم ہوح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اَوْ لَیْلَۃٍ فَاِذَا ھُوَ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ فَقَالَ مَا اَخْرَجَکُمَا مِنْ بُیُوْتِکُمَا ھٰذِہِ السَّاعَۃَ قَالَا الْجُوْعُ قَالَ وَاَنَا وَالَّذِیْ بِیَدِہٖ لَاَخْرَجَنِی الَّذِیْ اَخْرَجَکُمَا قُوْمُوْا فَقَامُوْا مَعَہٗ فَاَتٰی رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا ھُوَ لَیْسَ فِیْ بَیْتِہٖ فَلَمَّا رَاَتْہُ الْمَرْاَۃُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَّاَھْلًا فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَھَبَ یَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ اِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِیُّ فَنَظَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَیْہِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ مَا اَحَدٌ الْیَوْمَ اَکْرَمَ اَضْیَافًا مِّنِّیْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَھُمْ بِعِذْقٍ فِیْہِ بُسْرٌ وَّتَمْرٌ وَّرُطَبٌ فَقَالَ کُلُوْا مِنْ ھٰذِہٖ وَاَخَذَ الْمُدْیَۃَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکَ وَالْحَلُوْبَ فَذَبَحَ لَھُمْ فَاَکَلُوْا مِنَ الشَّاۃِ وَمِنْ ذٰلِکَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ ھٰذَا النَّعِیْمِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَخْرَجَکُمْ مِّنْ بُیُوْتِکُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰی اَصَابَکُمْ ھٰذَا النَّعِیْمُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا نکلے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایکدن یا ایکرات یعنی گھر سے پس ناگہان ملے ابو بکرؓ اور عمرؓ سے پس فرمایا کس چیز نے نکالا تمکو تمہارے گھروں سے اسوقت یعنی کونسی چیز باعث ہوئی نکلنے کی اسوقت باوجودیکہ اسوقت میں عادت نہ تھی نکلنے کی کہا بھوک نے نکالا ہمکو یعنی شدت بھوک سے نکل آئے ہیں فرمایا اور مجکو بھی قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے البتہ نکالا اُس چیز نے کہ نکالا تمکو یعنی بھوک نے اُٹھو پس اُٹھے وہ ساتھ حضرتؐ کے پس آئے حضرتؐ ایک شخص کے یہاں انصار میں سے کہ نام اُنکا ابو الہیثمؓ تھا پس ناگہان وہ شخص نہ تھا اپنے گھر میں پس جب دیکھا حضرتؐ کو اُسکی عورت نے کہا مرحبا یعنی خوشوقت آئے اور اہل میں آئے یعنی اپنے لوگوں میں آئے پس فرمایا اُسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہاں ہیں فلانا یعنی خاوند تیرا کہا اُسنے کہ گیا ہے تا میٹھا پانی لاوے ہمارے لیے ناگہان آیا وہ شخص پس دیکھا طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور دونوں یاروں اُنکے کے یعنی حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے پھر کہا الحمد للہ نہیں کوئی آج کے دن بزرگ تر باعتبار مہمانوں کے مجھ سے یعنی میرے مہمان آجکے دن بزرگ تر ہیں اوروں کے مہمانوں سے کہا راویؒ نے پس گیا وہ شخص یعنے لے گیا اُنکو اپنے باغ میں اور بچھا دیا بچھونا اُن کے لیے پھر گیا اپنے کھجور کے درخت کے پاس اور لایا اُنکے پاس خوشہ کھجوروں کا اُسمیں کھجوریں نیم پختہ بھی تھیں اور خشک بھی اور تر و تازہ بھی پس کہا اُسنے کھاؤ اسمیں سے اور لی اُسنے چھری یعنی بکری ذبح کرنیکے لیے پس فرمایا اُسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بچ تو دودھ والی سے یعنی بکری دودھ دیتی ہوئی نہ ذبح کر پس ذبح کی اُسنے واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور یاروں اُنکے کے بکری پس پکی وہ بکری اور کھایا اُسمیں سے اور خوشہ میں سے اور پیا پانی پس جبکہ پیٹ بھر کھانے سے اور پانی سے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی بکرؓ و عمرؓ کے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے البتہ پوچھے جاؤگے تم اس نعمت سے دن قیامت کے نکالا تمکو تمہارے گھروں سے بھوک نے پھر نہ پھرے تم یہانتک کہ پونہچی تمکو یہ نعمت نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے اظہار الم و محنت کا احباب سے درصورتیکہ بطریق شکوہ اور عدم رضا اور اظہار جزع کے نہو اور بھوک جب زور کی لگے اور مانع ہو نشاط عبادت اور کمال تلذذ سے ساتھ عبادت کے اور باعث ہو مشغولی خاطر کی تو نکلنا اور علاج اُسکے دفع کا کرنا ساتھ کسی سبب کے اسباب مباحیہ سے اور سعی کرنی اُسکے دفع میں جائز بلکہ لازم ہوتی ہے اور جانا بھی نزدیک دوستوں کے اور طلب کرنا طعام کا اُنسے وقت تیقن کے ساتھ قبول کرنے اُنکے کے بے تکلف اُسوقت میں مباح ہوتا ہے بلکہ باعث ازدیاد محبت کا ہے اور آیا ہے کہ جب صحابہؓ بھوکے ہوتے تھے حضرتؐ پاس حاضر ہوتے اور دیکھنے جمال باکمال کو رنج بھوک وغیرہ جاتا رہتا اور ساتھ نورانیت شہود کے سیر ہوتے اور اُنکو خطاب کیا ساتھ صیغہ جمع کے یا تو مجازاً یعنی دیا اکثر کو حکم کل کا یا اقل جمع دو ہیں اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے سننا کلام عورت اجنبیہ کا اور کلام کرنا اُس سے بنا بر ضرورت کے اور اذن دینا اُسکا مہمان کو بیچ داخل ہونے گھر زوج کے درصورتیکہ امن ہو آفت سے اور متیقن ہو اُسکا کہ خاوند راضی ہوگا اسکے آنیسے اور کہا الحمد للہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے شکر کرنا وقت ظہور نعمت کے اور مستحب ہے اظہار خوشی کا روبرو مہمان کے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے کھانے سے پہلے لانا میوہ کا آگے مہمان کے اور جلدی سے لے آنا اُس چیز کا کہ موجود ہو اور پیٹ بھر الخ کہا نوویؒ نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ پیٹ بھر کر کھانا حضرتؐ کے زمانہ میں بھی تھا اور روا ہے اور اسکی کراہت میں

تسلی دے اور اُسکے مکان کے پاس اونچا مکان نہ بنا کہ اُسکی ہوا رُکے مگر باذن اُسکے اور اگر خریدے تو میوہ تو بطریق تحفہ کے بھیج اُسکے لیے اور اگر نکرے یہ تو لے آ
اُسکو گھر مین پوشیدہ اور نہ لیکر نکلے اُسکو فرزند تیرا تاکہ رنجیدہ ہو بسبب اُسکے فرزند اُسکا اور مت ایذا دے اُسکو ساتھ دھوئین ہانڈی اپنی کے مگر یہ کہ کچھ
اسمین سے اُسکو بھی دے کیا جانتے ہو تم کہ کیا ہے حق ہمسایہ کا قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے نہین پہچانتا ہے حق ہمسایہ کا مگر وہ شخص کہ رحم
کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسپر روایت کی یہ غزالی نے اربعین مین اور چاہیے کہ کہے بھلی بات الخ یعنی جب ارادہ کرے کلام کرنیکا پس اگر ہو کلام خیر کہ ثواب دیا جاوے
اُسپر واجب ہو یا مستحب پس چاہیے کہ کلام کرے ساتھ اُسکے اور اگر نہ ظاہر ہو اُسکو بھلائی اُسکی برابر ہے کہ ظاہر ہو کہ وہ حرام ہے یا مکروہ ہے پس باز رہے اُس سے
پس کلام مباح کو ترک کرے بخوف اِسکے کہ منجر ہو طرف حرام کے اور ملائے رکھے ناتے کو اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ کاٹنے والا ناتے کا گویا کہ نہین ایمان
لایا اللہ پر اور دن آخرت پر بسبب ڈرنے اُسکے کی شدت عذاب سے کہ ہوتا ہے ناتے کے کاٹنے پر **وعن** ابی شریح الکعبی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ جائزتہ یوم ولیلۃ والضیافۃ ثلثۃ ایام فما بعد ذلک فھو صدقۃ ولا یحل لہ ان یثوی عندہ حتی
یحرجہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی شریح کعبی سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے پس چاہیے کہ تعظیم کرے مہمان اپنے کی
زمانہ تکلف و احسان کرنیکا ساتھ مہمان کے ایک دن اور ایک رات ہے اور زمانہ مہمانداری کا تین دن ہے بعد ازان جو کچھ کہ دیوے پس وہ خیرات ہے اور نہین درست ہے
مہمان کو یہ کہ ٹھیرے نزدیک مہمانی کرنیوالے کے یعنی بعد تین دن کے بغیر استدعا اُسکی کے یہانتک کہ تنگی مین ڈالے اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
نہایہ جزری مین بیچ معنون حدیث کے لکھا ہے کہ تین روز مہمانی کرے اول روز مین تکلف کرے جو ہو سکے اور روز دوسرے اور تیسرے مین آگے لاوے مہمان کے جو کچھ کہ حاضر ہو
بے تکلف بعد ازان اسقدر دیوے کہ بسبب اُسکے قطع مسافت ایکرات دن کی کر سکے اور یہ ہے مراد ساتھ جائزہ کے اور معنی جائزہ کے ہین بخشش اور تحفہ اور لطف اور
مراد یہان وہ چیز ہے کہ قوت ایک دن کا ہو اور بسبب اُسکے منزل کو پہونچ جاوے اور بعد جائزہ کے جو کچھ دین صدقہ اور خیر زائد و احسان ہے پس ان معنی جائزہ متاخر
ہوگا ضیافت سے اور زائد ہوگا اُسپر اور احتمال ہے کہ یہ جائزہ بیان عطا اور لطف کا ہو کہ روز اول مین کرتے ہین اور وہ داخل تین دن مین کذا قال الشیخ اور ابو داؤد
کی عبارت سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ جائزہ اکرام مہمان کا ہے اول روز فرمایا میرے اُستاد یگانہ آفاق مولانا اسحق نے کہ ہم بھی جائزہ کے معنی اسی طرح جانتے ہین اور
نہین درست الخ لکھا ہے علما نے کہ اگر مسافر بسبب کسی عذر کے اور مرض کے زیادہ تین روز سے ٹھیرے تو اپنے پاس سے کھاوے صاحب خانہ کو تنگ نہ کرے ۱۲ ح
وعن عقبۃ بن عامر قال قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم انک تبعثنا فننزل بقوم لا یقروننا فما تری فقال لنا ان نزلتم بقوم فامروا لکم بما ینبغی
للضیف فاقبلوا فان لم یفعلوا فخذوا منھم حق الضیف الذی ینبغی لھم متفق علیہ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا مین نے واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے تحقیق آپ بھیجتے ہین ہمکو یعنی جہاد کیلیے یا اور کام کیلیے پس اُترتے ہین ہم ایک قوم پر کہ نہین مہمانی کرتے وہ ہماری پس کیا حکم فرماتے ہو یعنی آیا مہمانی بزور لین یا نہین پس
فرمایا واسطے ہمارے کہ اگر اُترو تم کسی قوم پر پس دین وہ تمکو وہ چیز کہ لائق ہے واسطے مہمان کے پس قبول کرو پس اگر نہ کرین یہ یعنی مہمان کا حق نہ دین پس لو اُنسے
حق مہمانون کا کہ لائق ہے واسطے مہمانون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے وجوب ضیافت پر کہ اگر نہ دیوین تو بزور لیوے
اور یہان بحث ہے ایک جماعت کو علما مین سے کہ ضیافت کو حق واجب جانتے ہین اور جمہور علما اس حدیث کو تاویل کرتے ہین کئی وجہ سے ایک تو یہ کہ یہ
محمول ہے اوپر صورت مخمصہ اور اضطرار کے اور بیشک اس صورت مین ضیافت واجب ہوگی اور اگر نہ کرین لینا اُسکا بجبر جائز ہوگا دوسرے یہ کہ یہ حکم اول
اسلام مین تھا کہ خبرگیری فقرا اور محتاجون کی واجب تھی اُسوقت مین جب وسعت ہوئی مسلمانون کو تو یہ حکم منسوخ ہوا تیسرے یہ کہ یہ بیچ صورت اُترنے کے
اہل ذمہ پر تھا کہ بیچ عقد ذمہ کے شرط کیگئی تھی کہ اگر مسلمان اُنکے یہان اُترین ضیافت کرین اُنکی واجب تھی ضیافت بسبب عقد ذمہ کے چوتھے یہ کہ یہ
محمول ہے اسپر کہ اگر بطریق معاوضہ اور بدلے کے دیوین اور مہمانون کے پاس وہ چیز ہے نہین اور مہمان مضطر ہین تو زبردستی بدلہ کر لین ۱۲ ح ق

يَجُولُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى اٰخِيَّتِهٖ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُوْا ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى الْاِيْمَانِ فَاَطْعِمُوْا طَعَامَكُمُ الْاَتْقِيَاءَ وَاَوْلُوْا مَعْرُوْفَكُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا مثال مومن کی اور مثال ایمان کی مانند مثل گھوڑے کی ہے بیچ رسی اپنی کے جولانی کرتا ہے پھر پھر آتا ہے طرف رسی اپنی کے اور تحقیق مومن غفلت کرتا ہے پھر پھر آتا ہے طرف ایمان کے پس کھلاؤ کھانا اپنا متقیوں کو اور دو عطا اپنی سب مسلمانوں کو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں **ف** اخیہ کہتے ہیں اُس لکڑی کو کہ دونوں سرے اُسکے دیوار میں مضبوط کار دیتے ہیں اور اُسمیں رسی سے گھوڑے وغیرہ کو باندھ دیتے ہیں اور اُسکے پاس گھانس وغیرہ ڈال دیتے ہیں پس فرمایا کہ حال مومن کا بہ نسبت ارتباط ایمان کی حال اُس گھوڑے کا سا ہے کہ اخیہ سے بندھا ہوا ادھر اُدھر جولانی کرتا ہے پھر لپٹ اخیہ کے پاس آکر کھڑا ہوتا ہے یعنی ایسے ہی مومن بحکم جبلت طبعی کے کبھی گرفتار گناہ میں ہو جاتا ہے لیکن آخر کو نادم ہوتا ہے اور استغفار کرتا ہے اور تدارک عبادت فوت ہوئی کا کر کمال ایمان کا حاصل کرتا ہے اور یہی مراد ہے اس عبارت سے کہ مومن غفلت کرتا ہے الخ اور پس کھلاؤ الخ یہ جزا شرط محذوف کی ہے یعنی جب حکم ایمان کا حکم اخیہ کا ہوا تو پس قوی کرو ان چیزوں کو کہ وسائل ہیں درمیان تمہارے اور درمیان ایمان کے کہ عمدہ اُنکا کھانا کھلانا ہے اور تخصیص اُسکی متقیوں کے لیے اسلیے کی کہ وہ کھا کر عبادت کرینگے اُسکا ثواب تمکو بھی ہوگا اور دعا کرینگے تمہارے حق میں قبول ہوگی پس تخصیص تقیا کی ساتھ کھانا کھلانے کے اس سبب سے ہے اور مطلق احسان اعانت سب مومن کی کرنی چاہیے جیسے کہ فرمایا و دو عطا اپنی الخ ﷺ ح ﷺ ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةٌ يَحْمِلُهَا اَرْبَعَةُ رِجَالٍ يُقَالُ لَهَا الْغَرَّاءُ فَلَمَّا اَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحٰى اُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ وَقَدْ ثُرِدَ فِيْهَا فَالْتَفُّوْا عَلَيْهَا فَلَمَّا كَثُرُوْا جَثٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ مَا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِيْ عَبْدًا كَرِيْمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا عَنِيْدًا ثُمَّ قَالَ كُلُوْا مِنْ جَوَانِبِهَا وَدَعُوْا ذِرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيْهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہ کہا تھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک کٹھرا اُٹھاتے تھے اُسکو چار شخص یعنی جب کھانا اُسمیں ڈالا جاتا تو ایسا بھاری ہو جاتا کہ چار آدمی اُٹھاتے یا بسبب بڑا ہونیکے خالی بھی ایسا بھاری تھا کہا جاتا تھا اُسکو غرا پس جب وقت چاشت کا ہوتا اور پڑھتے نماز چاشت کی لایا جاتا وہ کٹھرا اور تیار کیا جاتا ثرید اُسمیں پس جمع ہو بیٹھتے گرد اُسکے لوگ پس جب بہت ہو جاتے لوگ گھٹنوں پر بیٹھتے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم یعنی بسبب تنگی جگہ کے پس کہا ایک گنوار نے کیا ہے یہ بیٹھنا یعنی لائق آپکے رتبہ کے نہیں پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے گردانا مجکو بندہ تواضع کرنیوالا یعنی اور اس طرح بیٹھنا اقرب ہے طرف تواضع کے اور نہیں گردانا مجکو سرکش ضدی پھر فرمایا کھاؤ اُسکے کناروں سے اور چھوڑ دو اُسکی بلندی یعنی بیچ کا کھانا تا برکت دیجاویگی اُسمیں نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** غرا کے معنی ہیں روشن یہ نام اُسکا اسلیے رکھا گیا کہ بسبب بڑے ہونیکے ظاہر و کشادہ تھا اور برکت دیجاویگی یعنی اس طرح کھانا سبب ہے کثرت برکت کا کٹھرے میں بخلاف اسکے کہ جب کھایا جاوے درمیان میں سے تو برکت منقطع ہو جاتی ہے نقل اُسکے سے ﷺ ح ﷺ ع **وَعَنْ** وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَاْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُوْنَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوْا عَلٰى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے وحشی بن حرب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے انھوں نے نقل کی وحشی کے دادا سے یہ کہ اصحاب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا یا رسول اللہ ہم کھاتے ہیں یعنی بہت اور پیٹ نہیں بھرتا یعنی اور ہم ارادہ کرتے ہیں قناعت کا اور قوت کا طاعت پر فرمایا شاید کہ تم جدا جدا کھاتے ہو عرض کیا انھوں نے کہ ہاں فرمایا پس جمع ہوا کرو تم اپنے طعام پر اور یاد کیا کرو نام اللہ کا برکت دیجاویگی تمہارے لیے اُسمیں نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** وحشی کے دادا کا نام بھی وحشی بن حرب تھا وہ قاتل تھا سید الشہداء حمزہ بن عبد المطلب چچا آنحضرت صلعم کے کا کہ روز اُحد کے اُنکو قتل کیا تھا جب وہ کافر تھا پھر اسلام لایا بعد غزوہ طائف کے اور مسیلمہ کذاب کو قتل کیا اُسنے اور جمع ہونا طعام پر اور ذکر کرنا نام خدا تعالی کا ہر ایک باعث برکت ہے اور اگر دونوں جمع ہوں برکت زیادہ ہوگی

جو کچھ آیا ہو تو وہ محمول ہو اسپر کہ عادت اور مداومت نکرے اُسپر کہ موجب سنگدلی اور فراموشی کا ہو حال محتاجون سے اور پوچھے جاؤگے اخیر سوال بعضون کے حق مین بطریق توبیخ و سرزنش کے ہوگا اور بعضون سے واسطے احسان جتانے اور اظہار نعمت و کرامت کے بہر تقدیر ہر نعمت پر سوال و پرسش ہوگی کہ ادائے حق شکر اُسکے کا کیا یا نہین نسال اللہ العافیۃ شرح ہوع **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِيْ بَابِ الْوَلِيْمَةِ اور ذکر کیگئی حدیث ابی مسعود انصاری کی کہ اول میں جو سکے یہ لفظ ہو کان رجل من الانصار باب ولیمہ مین کتاب النکاح کے گذرا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّمَا مُسْلِمٍ ضَافَ قَوْمًا فَاَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُوْمًا كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُهٗ حَتّٰى يَاْخُذَ لَهٗ بِقِرَاهُ مِنْ مَالِهٖ وَزَرْعِهٖ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَاَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوْهُ كَانَ لَهٗ اَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ روایت ہو مقدام بن معدیکرب سے کہ سُنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو مسلمان مہمان ہوا کسیکے یہان پس صبح کی مہمان نے محروم یعنی رات کو مہمانی اُسکی نکی ہو گا حق اوپر ہر مسلمان کے مدد کرنی اُسکی کا یہانتک کہ لیوے واسطے اُسکے مثل مہمانی اُسکی کے یعنی مقدار سیری اور کفایت مہمان کے مال اور زراعت اُسکی سے یعنی جسکے یہان مہمان ہوا ہو نقل کی یہ دارمی اور ابوداؤد نے اور بیچ اور روایت ابوداؤد کی یون ہو جو شخص کہ مہمان ہوا ایک قوم کے یہان اور نہ مہمانی کی اُنھون نے اُسکی پونہچتا ہو مہمان کو یہ کہ پیچھا کرے اور لیوے اموال اُنکے سے مقدار مہمانی اپنی کے **ف** ظاہر اس حدیث سے بھی وجوب ضیافت کا معلوم ہوتا ہو تاویل اور توجیہ اسکی بھی وہی ہو کہ مذکور ہوئی بیچ حدیث عقبہ بن عامرؓ کے شرح **وَعَنْ** اَبِي الْاَحْوَصِ الْجُشَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يَقْرِنِيْ وَلَمْ يُضِفْنِيْ ثُمَّ مَرَّ بِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ اَقْرِيْهِ اَمْ اَجْزِيْهِ قَالَ بَلْ اَقْرِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہو ابی الاحوص جشمی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی مالک بن نضلہ سے کہ صحابی تھے کہا کہا مین نے یا رسول اللہ خبر دو تم کہ اگر گذرون مین کسی شخص پر پس نہ مہمانی کرے میری اور نہ ادا کرے حق ضیافت میری کا پھر گذرے وہ شخص مجھپر بعد اسکے کیا مہمانی کرون مین اُسکی یا بدلہ لون مین اُس سے یعنی مین بھی وہی معاملہ کرون جو اُسنے کیا فرمایا بلکہ مہمانی کر اُسکی روایت کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی برائی کے بدلے مین برائی نکرنی چاہیے بلکہ نیکی کرنی چاہیے **ف** بدی را بدی سہل باشد جزا اگر مردی احسن الی من اساء شرح **وَعَنْ** اَنَسٍ اَوْ غَيْرِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذَنَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدٌ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَلَمْ يُسْمِعِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَلَّمَ ثَلَاثًا وَرَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ثَلَاثًا وَلَمْ يُسْمِعْهُ فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبَعَهٗ سَعْدٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا سَلَّمْتَ تَسْلِيْمَةً اِلَّا هِيَ بِاُذُنِيْ وَلَقَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ وَلَمْ اُسْمِعْكَ اَحْبَبْتُ اَنْ اَسْتَكْثِرَ مِنْ سَلَامِكَ وَمِنَ الْبَرَكَةِ ثُمَّ دَخَلُوا الْبَيْتَ فَقَرَّبَ لَهٗ زَبِيْبًا فَاَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّآئِمُوْنَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہو انس سے یا غیر اُنکے سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اذن چاہا واسطے آنیکے اوپر سعد بن عبادہ کے پس کہا سلام ہو تمپر اور رحمت اللہ کی یعنی آؤن مین گھر مین پس کہا سعدؓ نے اور اوپر تمھارے بھی سلام اور رحمت خدا کی اور نہ سُنایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی یہ جواب یہان تک کہ سلام کیا حضرتؐ نے تین بار اور جواب دیا سعدؓ نے اُنکو تین بار اور نہ سُنایا اُنکو یعنی یہ جواب سلام کا پکار کر نہ دیا کہ حضرتؐ سنتے پس پھرے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم طرف گھر اپنے کے اور پیچھے پیچھے حضرتؐ کے آئے سعدؓ اور کہا یا رسول اللہ قربان ہو باپ میرا اور مان میری تمھارے نہین سلام کیا آپنے کسی بار مگر کہ وہ تھا بیچ دونون کانون میرے کے یعنی مین سُنتا تھا اور تحقیق جواب دیا مین نے تمکو ولیکن نہ سُنایا مین نے آپکو دوست رکھا مین نے یہ کہ بہت حاصل کرون مین سلام تمھارے اور برکت یعنی بسبب سلام و کلام آپکے کی پھر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سعدؓ اور جو کہ ساتھ حضرتؐ کے تھے سعدؓ کے گھر مین پس حاضر کیے سعدؓ نے آگے حضرتؐ کے انگور خشک پس کھائے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس جب فارغ ہوئے کہا کھاوین کھانا تمھارا نیک اور استغفار کرین تمھارے لیے فرشتے اور افطار کرین نزدیک تمھارے روزہ دار نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** یہ دعا کی آنحضرتؐ نے اُنکے حق مین شرح **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْاِيْمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِيْ اٰخِيَّتِهٖ

تا لوگ شرمندہ نہوں اور ہاتھ کھانیسے نہ کھینچیں ۳ ح ۳ ع وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَعُرِضَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا لَا نَشْتَهِيْهِ فَقَالَ لَا تَجْتَمِعْنَ جُوْعًا وَكَذِبًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہ کھانا لایا گیا نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے طعام پس وہ پڑا لایا گیا ہماری طرف پس کہا ہمنے نہیں رغبت رکھتے ہم اسکی یعنی واقع میں بھوکے تھے لیکن بسبب عادت کے اسطرح کہدیا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ جمع کرو بھوک اور جھوٹ کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنی بھوکے ہو اور بتکلف جھوٹ کہتے ہو کہ ہم بھوکے نہیں پس دو ضرر حاصل کرتے ہو ایک دنیا کا کہ رنج بھوک کا ہے اور دوسرا دین کا کہ گناہ جھوٹ کا ہے ۳ ع ۳ ح وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا فَاِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کھاؤ اکٹھے ہو کر اور مت کھاؤ جدا جدا اسلیے کہ برکت ہوتی ہے ساتھ جماعت کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ۳ ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَّخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهٖ اِلٰى بَابِ الدَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ فِيْ اِسْنَادِهٖ ضُعْفٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سنت سے ہے یہ کہ نکلے آدمی ساتھ مہمان اپنے کے دروازہ گھر تک یعنی واسطے اکرام مہمان کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابو ہریرہ سے اور ابن عباس سے اور کہا بیہقی نے کہ اسکی سند میں ضعف ہے ف سنت سے ہے یعنی عادت قدیم اور فطرت سلیمہ سے ہے یہ بات یا میری سنت و طریقہ سے ہے اور ضعف ہے لیکن قوت حاصل ہے بسبب تعدد اسناد کے معہذا فضائل اعمال میں حدیث ضعیف بھی مقبول ہے ۳ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَيْرُ اَسْرَعُ اِلَى الْبَيْتِ الَّذِيْ يُؤْكَلُ فِيْهِ مِنَ الشَّفْرَةِ اِلٰى سَنَامِ الْبَعِيْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خیر یعنی روزی اور برکت اور بھلائی زیادہ سرایت کرتی ہے طرف اُس گھر کے کہ کھایا جاوے اسمیں طعام چھری سے طرف کوہان اونٹ کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف کوہان اونٹ کا پہلے سب اعضا سے کاٹتے ہیں اور کھاتے ہیں بسبب زیادہ لذیذ ہونے اسکے کی پس فرمایا کہ جیسے کوہان پر چھری جلد پہنچتی ہے اُس سے زیادہ جلد خیر پہنچتی ہے اُس گھر میں کہ جسمیں کھانا کھلایا جاتا ہے مہمانوں کو ح

باب یہ باب متعلق پہلے باب کے ہے ف اور بعضے نسخے میں باب فی اکل المضطر ہے ح وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اور یہ باب خالی ہے فصل اول سے ف اور بعضے نسخے میں لفظ والثالث کا بھی واقع ہوا ہے بعد لفظ الاول کے اسلیے کہ اس باب میں فصل ثالث بھی نہیں لیکن نسخہ اول صحیح تر ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ مصنف دیکھے حال مصابیح کے ہے کہ فصل اول اس باب میں نہیں رکھتی اور لانا تیسری فصل کا مصنف کے اختیار میں ہے اور فعل اُسکا ہے احتیاج اسکے بیان کی نہیں رکھتا اور سنت ہے کہ مصنف عادت اُسکے بیان کی نہیں رکھتا جیسے کہ باب تغطیۃ الاوانی کہ آگے آویگا فصل تیسری نہیں لکھتا اور نہ کہا کہ یہ باب خالی ہے فصل تیسری سے ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنِ الْفُجَيْعِ الْعَامِرِيِّ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ مَا طَعَامُكُمْ قُلْنَا نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ قَالَ اَبُوْ نُعَيْمٍ فَسَّرَهٗ لِيْ عُقْبَةُ قَدَحٌ غُدْوَةً وَقَدَحٌ عَشِيَّةً قَالَ ذَاكَ وَاَبِي الْجُوْعُ فَاَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلٰى هٰذِهِ الْحَالِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت ہے فجیع عامری سے یہ کہ وہ آیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کیا حلال ہے واسطے ہمارے مردار سے فرمایا کیا ہے مقدار طعام تمہاری کی کہا ہمنے شام کو ایک پیالہ پیتے ہیں ہم دودھ کا اور صبح کو پیتے ہیں ایک پیالہ کہا ابو نعیم نے کہ راوی اس حدیث کا ہے بیان کیا واسطے میرے عقبہ نے کہ شیخ ہے ابو نعیم کا ایک پیالہ دودھ کا صبح کو اور ایک پیالہ دودھ کا شام کو فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اتنا مقدار طعام کہ مذکور ہوا قسم ہے باپ میرے کی موجب بھوک کا ہے پس حلال کیا واسطے انکے مردار اس حالت میں نقل کی یہ ابو داؤد نے ف کیا حلال ہے آخر مقصود اسکا سوال کرنا حالت اضطرار سے ہے کہ اسمیں مردار اور جو کچھ کہ حرام ہے کھانا اسکا حلال ہو جاتا ہے یعنی حد اضطرار کی کیا ہے اور بھوک کس قدر ہو کہ جسمیں حرام مباح ہو اگرچہ ظاہر عبارت یہ ہے کہ کیا چیز اور کس مقدار حلال ہے ہمارے لیے مردار سے اور مقصود یہ نہیں ہے اور جواب اسکا ہے بلکہ مقصود وہ ہے کہ جو اول مذکور ہوا اور یہ لفظ ابو داؤد کے ہیں اور کتاب طبرانی وغیرہ میں یوں آیا ہے ما یحل لنا المیتۃ ساتھ پیش ی کے یعنی کونسی حالت ہے کہ حلال کرتی ہے ہمارے لیے مردار کے کھانے کو اور یہ عبارت ظاہر تر ہے بیچ دلالت مقصود کے کذا قال التوربشتی اور کیا ہے مقدار طعام تمہاری کی یعنی کس قدر طعام پاتے ہو

اور باعث زیادتی ذکر کا ہوگا اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْکُلُوْا جَمِیْعًا اَوْ اَشْتَاتًا محمول ہے رخصت پر یا واسطے دفع حرج اُس شخص کے فرمایا کہ ہو اکیلا ؀ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ عَسِیْبٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلًا فَمَرَّ بِیْ فَدَعَانِیْ فَخَرَجْتُ اِلَیْہِ ثُمَّ مَرَّ بِاَبِیْ بَکْرٍ فَدَعَاہُ فَخَرَجَ اِلَیْہِ ثُمَّ مَرَّ بِعُمَرَ فَدَعَاہُ فَخَرَجَ اِلَیْہِ فَانْطَلَقَ حَتّٰی دَخَلَ حَائِطًا لِبَعْضِ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ اَطْعِمْنَا بُسْرًا فَجَاءَ بِعِذْقٍ فَوَضَعَہٗ فَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ بَارِدٍ فَشَرِبَ فَقَالَ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ ھٰذَا النَّعِیْمِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ فَاَخَذَ عُمَرُ الْعِذْقَ فَضَرَبَ بِہِ الْاَرْضَ حَتّٰی تَنَاثَرَ الْبُسْرُ قِبَلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا لَمَسْئُوْلُوْنَ عَنْ ھٰذَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ نَعَمْ اِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ خِرْقَۃٍ کَفَّ بِھَا الرَّجُلُ عَوْرَتَہٗ اَوْ کِسْرَۃٍ سَدَّ بِھَا جَوْعَتَہٗ اَوْ جُحْرٍ یَتَدَخَّلُ فِیْہِ مِنَ الْحَرِّ وَالْقُرِّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

روایت ہے ابی عسیبؓ سے کہ کہا نکلے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک رات گھر سے پس گذرے مجھ پر پس بلایا مجکو پس نکلا مین طرف اُنکے پھر گذرے ابی بکر صدیقؓ پر پس بلایا اُنکو پس نکلے وہ طرف حضرتؐ کے پھر گذرے عمرؓ پر پس بلایا اُنکو پس نکلے وہ طرف اُنکے پھر چلے آنحضرتؐ یہانتک کہ آئے ایک باغ مین کہ تھا بعض انصار کا پس کہا باغ والے کو کھلا ہمکو کھجوریں پس لایا وہ خوشہ کھجورون کا اور رکھا اُسکو پس کھایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور اُنکے صحابہؓ نے پھر منگوایا پانی ٹھنڈا پس پیا یعنی آنحضرتؐ نے اور صحابہؓ نے پھر فرمایا کہ البتہ سوال کیے جاؤگے تم اس نعمت سے دن قیامت کے کہا راوی نے پس لیا حضرت عمرؓ نے خوشہ خرما اور مارا اُسکو زمین پر یہانتک کہ بکھرین کھجورین کچی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا یا رسول اللہ تحقیق ہم البتہ سوال کیے جاوینگے اُس سے دن قیامت کے فرمایا ہان یعنی پوچھے جاؤگے ہر نعمت قلیل و کثیر سے مگر تین چیزون سے سوال نہوگا ایک کپڑا کہ ڈھانکے ساتھ اُسکے آدمی ستر اپنا یا ٹکڑا روٹی کا کہ بند کرے ساتھ اُسکے بھوک اپنی کو یا سوراخ کہ داخل ہو اسمین مارے گرمی اور سردی کے نقل کی یہ احمدؒ اور بیہقیؒ نے شعب الایمان مین **ف** بعض انصار کا احتمال ہے کہ ہووے ابو الہیثم اور قضیہ ہو متعدد اور یہ بھی احتمال ہے کہ کوئی اور ہو انصاریین سے اور مارا اُسکو آنحضرتؐ کے روبرو حضرت عمرؓ نے بسبب کمال خوف و ہیبت الٰہی کے بیچ سوال ہونے کے امور جزئیہ اور کلیہ سے اور لفظ جحر ساتھ پیش ح مہملہ کے بمعنی حجرہ کے اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھ پیش جیم کے ہے بمعنی سوراخ کے یعنی چھوٹا سا مکان ہو مانند سوراخ چوہے کے کہ بہ تکلف داخل ہو اسمین بسبب گرمی اور سردی کے ؀ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَۃُ فَلَا یَقُوْمُ رَجُلٌ حَتّٰی تُرْفَعَ الْمَائِدَۃُ وَلَا یَرْفَعُ یَدَہٗ وَاِنْ شَبِعَ حَتّٰی یَفْرُغَ الْقَوْمُ وَلْیُعْذِرْ فَاِنَّ ذٰلِکَ یُخْجِلُ الْجَلِیْسَ فَیَقْبِضُ یَدَہٗ وَعَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ فِی الطَّعَامِ حَاجَۃٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بچھایا جاوے دسترخوان پس نہ اٹھ کھڑا ہو کوئی شخص یہانتک کہ اُٹھایا جاوے دسترخوان اور نہ اٹھاوے ہاتھ اپنا اگرچہ پیٹ بھر گیا ہو یہانتک کہ فارغ ہو قوم اور چاہیے کہ عذر کرے یعنی اگر اُٹھ کھڑا ہو یا ہاتھ کھانے سے کھینچے پہلے ہاتھ کھینچنے قوم کے تو چاہیے کہ عذر اپنا ظاہر کرے اسلیے کہ یہ شرمندہ کرتا ہے ہمنشین اُسکے کو پس سمیٹ لیگا وہ ہاتھ اپنا اور شاید کہ ہو واسطے اُسکے کھانیکی خواہش نقل کی یہ ابن ماجہؒ نے اور بیہقیؒ نے شعب الایمان مین **ف** اس سے نکالا ہے علمانے کہ ہاتھ کھانے سے نہ کھینچے پہلے ہمراہیون کے اگر وہ بعد ہاتھ کھینچنے اُسکے کی ملاحظہ اور شرم کرین کھانے مین اور اگر کم خور ہو تو تھوڑا تھوڑا کھاوے تا آخر تک موافقت مہمانون کی کرسکے ؀ **وَعَنْ** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ مَعَ قَوْمٍ کَانَ اٰخِرَھُمْ اَکْلًا رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہے امام جعفر صادقؓ بن محمدؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی امام محمد باقرؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب کھاتے ساتھ لوگون کے ہوتے آخر سب کے از روے کھانیکے نقل کی یہ بیہقیؒ نے شعب الایمان مین یعنی مرسل چنانچہ لفظ مرسل کا اصول معتمدہ اور نسخ صحیحہ مین ہے **ف** امام محمد باقرؒ تابعی ہین سماع ہے اُنکو اپنے والد بزرگوار امام زین العابدینؒ اور جابر بن عبد اللہؓ سے پس حدیث مرسل ہے اور آخر سب کے آخر یعنی آخر تک کھاتے تھے حضرتؐ اور ہاتھ پہلے نہ کھینچتے تھے قوم سے یا اول مین نہ کھاتے تھے اکم کھاتے اور آخر مین کھاتے

درمیان پانی پینے کے تین بار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے ایک روایت میں اور فرماتے حضرت یہ کہ اسطرح پینا یعنی کئی دفع کرکر خوب سیراب کرتا ہی اور دفع کرتا ہی پیاس کو اور بہت صحت بخشتا ہی بدن کو اور خوب ہضم ہوتا ہی اور بہت سبک جاتا ہی معدے مین ف دم لیتے یعنی تین دم مین پیتے اور یہ باعتبار اکثر کے ہی اس لیے کہ بعضی روایتون مین دو دم مین بھی پینا آیا ہی حضرت کا اور تین دم یا دو دم مین جب پیتے تو ہر بار برتن منھ سے جدا کر لیتے ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پینے سے مشک کے دہانہ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف علت نہی کی یہ ہی کہ پانی کیڑون پر گرتا ہی اور دفعۃً پینا معدہ کو مضر ہوتا ہی اور بطور مسنون نہین پیا جاتا ہی ع وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ وَاخْتِنَاثُهَا اَنْ يُقْلَبَ رَاْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبُ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منھ موڑنے مشک کے سے یعنی منھ موڑ کر پینے سے اور زیادہ کیا راوی نے ایک روایت مین یہ کہ منھ موڑنا مشک کا یہ کہ اُلٹے سر اُسکا پھر پیوے اُس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک اور روایت مین آیا ہی کہ آنحضرتؐ نے مشک کے دہانہ سے پیا ہی چنانچہ وہ حدیث دوسری فصل مین آویگی اُس سے جواز اسکا معلوم ہوتا ہی پس بعضون نے کہا کہ نہی بڑی مشک مین ہی کہ فراخ ہوتا ہی دہانہ اُسکا اور پینا آنحضرتؐ کا محمول ہی چھوٹی مشک پر اور بعضون نے کہا منع دوام اور عادت کرنیسے ہی تا دہانہ مشک مین رفتہ رفتہ بدبو نہ آنے لگے اور اگر کاہے ماہے ہو ممنوع نہین یا اباحت درصورت ضرورت احتیاج کے ہی اور نہی درصورت عدم احتیاج و ضرورت کے تا مبادا مشک مین کوئی موذی جانور ہو جیسے کہ ایک روایت مین آیا ہی کہ ایک شخص نے پانی دہانہ سے پیا اُسکے اندر سے ایک سانپ نکل آیا یا نہی ناسخ اباحت کی ہی واللہ اعلم ع وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهَى اَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انسؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپنے منع فرمایا اس سے کہ پیوے آدمی کھڑے ہوکر نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ پیوے کوئی تم مین سے کھڑا ہوکر پس جو کوئی بھولے سے کھڑا ہوکر پیوے پس چاہیے کہ قے کر ڈالے نقل کی یہ مسلم نے ف یہ امر استحباب کے لیے ہی پس مستحب ہی کھڑے ہوکر پینے والے کو قے کر ڈالنا اُسکا موجب اس حدیث صحیح صریح کے اور کہا قاضی نے کہ یہ نہی قبیلہ تادیب ارشاد سے ہی طرف اولیٰ کے نہ یہ کہ نہی تحریمی ہی کہ معارض ہو اُسکے وہ کہ روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرتؐ نے کیا خلاف اسکے ایک بار یا دو بار ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا لایا مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ڈول زمزم کے پانی کا پس پیا اس حال مین کہ تھے کھڑے نقل کی بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحْبَةِ الْكُوفَةِ حَتّٰى حَضَرَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ ثُمَّ اُتِيَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ رَاْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی حضرت علیؓ سے یہ کہ اُنھون نے نماز پڑھی ظہر کی پھر بیٹھے واسطے فیصلہ کرنے جھگڑے لوگون کے بیچ چبوترہ کوفہ کے یہانتک کہ آیا وقت نماز عصر کا پھر لایا گیا پانی پس پیا یعنی پہلے وضو سے رفع پیاس کے لئے اور دھویا منھ اپنا اور ہاتھ اپنے اور ذکر کیا راوی نے سر اپنا اور پاؤن اپنے پھر کھڑے ہوے حضرت علیؓ اور پیا پانی بچا ہوا اپنے وضو کا اس حالت مین کہ وہ کھڑے تھے پھر کہا کہ تحقیق بعضے لوگ مکروہ رکھتے ہین پینا کھڑے ہوکر یعنی جانتے ہین کہ پینا کھڑے ہوکر مکروہ ہی اور تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا مانند اُس چیز کے کہ کیا مین نے نقل کی یہ بخاری نے ف ذکر کیا راوی نے آخر یعنی نیچے کا راوی بھول گیا اُس چیز کو کہ ذکر کیا اوپر کے راوی نے بیچ مقدمہ سر اور پاؤن کے ذکر کہ طیبی حاصل یہ کہ نیچے کا راوی بھول گیا تفصیل قول اوپر کے راوی کی کہ آیا اُسنے کہا مسح کیا حضرت نے سر کو اور دھویا پاؤن اپنے کو چنانچہ ظاہر یہی ہی یا کہا کہ مسح کیا سر اور پاؤن اپنے کو جیسا کہ روایت کیا گیا ہی انسے ایک روایت مین مراد ساتھ مسح پاؤن کے دھونا خفیف ہی یا موزے پہنے ہوے تھے اُسپر مسح کیا اور اس حالت مین آخر یہ تاکید ہی تا کوئی وہم نکرے کہ بعد کھڑے ہونیکے بیٹھکر پیا ہو بلکہ اسیطرح کھڑے ہوکر

بیان کرو تا حال تمہاری بھوک کا معلوم ہو کہ سرحد اضطرار کو پہنچی ہے یا نہیں گویا کہ مخاطب جماعت کو کیا اگرچہ سائل وہی فجیع عامری تھا تا حکم عام ہو
فجیع جواب میں بھی صیغہ جمع کا لایا کہ کہا ہم نے پیچ جواب اس سوال کے اور صبوح ساتھ زبر کے کہتے ہیں صبح کے کھانے پینے کو اور غبوق ساتھ زبر کے کہتے ہیں شام
کھانے پینے کو اور یہاں تفسیر کی ساتھ پینے پیالہ دودھ کے جیسے کہ کہا ابو نعیم نے آخر پس یہ تفسیر راوی کی ساتھ سماع کے ہو یا واقع ہوئی ہو اور روایت میں
حاصل یہ کہ یہ تفسیر راوی کی معتبر ہے اور قسم باپ کی آخر یہ قسم کھائی حضرت نے پہلے منع ہونے سے یعنی حکم غیر اللہ کے قسم کھانے کا پیچھے نازل ہوا ہو اور یا
حضرت کی زبان سے بحسب عادت کے نکل گئی ہو اور اس حالت میں یعنی مردار کو کیا حلال اس حالت میں کہ ایک پیالہ دودھ کا صبح کو اور ایک پیالہ دودھ کا شام کو پاتے تھے
گویا کہ فرمایا کہ یہ کیا کفایت کرتا ہوگا جماعت میں تم سب بھوکے رہتے ہوگے یہ حالت اضطرار کی ہے کہ مردار انہیں حلال ہوتا ہے ﴿ وَعَنْ اَبِیْ وَاقِدِ اللَّیْثِیِّ اَنَّ
رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَكُوْنُ بِاَرْضٍ فَتُصِیْبُنَا بِهَا الْمَخْمَصَةُ فَمَتٰى یَحِلُّ لَنَا الْمَیْتَةُ قَالَ مَا لَمْ تَصْطَبِحُوْا اَوْ تَغْتَبِقُوْا اَوْ تَحْتَفِئُوْا بِهَا بَقْلًا فَشَاْنُكُمْ بِهَا
مَعْنَاهُ اِذَا لَمْ تَجِدُوْا صَبُوْحًا اَوْ غَبُوْقًا وَلَمْ تَجِدُوْا بَقْلَةً تَاْكُلُوْنَهَا حَلَّتْ لَكُمُ الْمَیْتَةُ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ ﴾ اور روایت ہے ابی واقد لیثی سے یہ کہ ایک شخص نے کہا
یا رسول اللہ تحقیق ہم ہوتے ہیں ایک زمین میں یعنی کبھی ایسی ایک جگہ میں پہنچتے ہیں کہ کچھ کھانے کی قسم سے نہیں پاتے ہیں پس پہنچتی ہے ہم کو اس زمین میں حالت
مخمصہ کی یعنی بھوک کی پس کب حلال ہوتا ہے ہمارے لیے مردار فرمایا جس وقت تک صبح کو نہ پاؤ یا شام کو نہ پاؤ یعنی قسم کھانے پینے کی چیز سے یا نہ پاؤ اس
زمین میں قسم ترکاری سے یعنی کچھ تم کو میسر نہ ہو پس حال تمہارا ساتھ مردار کے ہے یعنی کھاؤ مردار اب راوی حاصل معنی حدیث کے بیان کرتا ہے کہ معنی حدیث کے
یہ ہیں جس وقت کہ نہ پاؤ تم کھانے پینے کی چیز نہ روز اور نہ شب میں اور اسی طرح نہ پاؤ ترکاری اور مانند اسکے قسم گھانس اور پتوں درخت کے سے کہ کھاؤ اور ساتھ
اسکے سد رمق کرو حلال ہے واسطے تمہارے مردار نقل کی یہ دارمی نے ف جاننا چاہیے کہ ان دونوں حدیثوں میں ظاہر میں تعارض ہے اسلیے کہ پہلی حدیث میں باوجود قدرت کے
دودھ پینے پر صبح کو اور شام کو اثبات بھوک اور مخمصہ کا کیا اور کھانا مردار کا مباح کیا اور دوسری حدیث میں شرط کیا نہ پانا کھانے پینے کا صبح شام کو بلکہ اس سے بھی
زیادہ تنگی کی کہ وقت پانے گھانس و پتوں کے بھی بھوک متحقق نہیں ہوتی اور مردار مباح نہیں ہوتا اور بسبب اختلاف ان دونوں حدیثوں کے اختلاف ہوا درمیان
علما کے مذہب امام ابو حنیفہ کا یہ ہے کہ حلال نہیں کھانا مردار سے مگر بیچ حالت خوف ہلاک کے واسطے سد رمق کے اور اسیقدر سد رمق کرے یعنی جان بچ رہے
اور ایک قول امام شافعی کا بھی ایسا ہی ہے اور یہ تنگ ہے اور ساتھ احتیاط و تقوی کے نزدیک تر اور مذہب امام مالک اور احمد کا اور ایک قول امام شافعی کا یہ ہے
کہ جب اس مقدار نہ پاوے کہ جس سے سیر ہو جاوے اور حاجت نفس کی منقضی ہو حلال ہے کھانا مردار کا یہانتک کہ روا کرے حاجت اپنے نفس کی یعنی قوت ہو اور سیری
حاصل ہو جاوے اور اس قول میں اثر مساہلت کا اور رخصت کا وسیع ہے حاصل یہ کہ معتبر نزدیک امام ابو حنیفہ کے سد رمق ہے اور نزدیک اوروں کے حاصل
کرنا قوت کا اور دلیل انکی حدیث اول ہے کہ باوجود ایک پیالہ دودھ کے روز میں اور ایک پیالے رات میں کیے شک و شبہ سد رمق اور اقامت نفس اس سے حاصل
ہو جاتی ہے اگرچہ سیری حاصل نہو کھانا مردار کا حلال کیا پس معلوم ہوا کہ حد اضطرار کی کہ بسبب اسکے مردار مباح ہو نہ حاصل ہونا سیری کا ہے اور رکھانا مردار کا بقدر قوت
کو درست ہے اور دلیل امام ابو حنیفہ کی دوسری حدیث ہے جیسے کہ تقریر کی میں نے اور یہ جواب دیتے ہیں حدیث اول کا اور تطبیق دیتے ہیں دونوں حدیثوں میں اسطرح کہ ایک پیالہ
دودھ کا صبح کو پینا اور ایک شام کو کہ حدیث اول میں آیا ہے بر سبیل اشتراک کے تھا قوم میں واسطے ہر ایک کے جدا جدا چنانچہ صیغہ جمع کا طعامکم میں دلالت کرتا ہے اسپر
اور سوال فجیع عامری کا اپنے ہی نفس کے لیے نہ تھا بلکہ جانب قوم سے تھا کہ انکی طرف سے آنکر سوال کیا اور اسی لیے کہا یحل لنا اور ہمیں شبہ نہیں کہ ہونا پیالہ کا
جماعت کثیرہ میں کفایت نہیں کرتا سد رمق کے لیے اور ہرگز ذرا بھی بھوک کو نہیں دفع کرتا ہاں اگر ہر ایک کے لیے ایک ایک پیالہ ہو کفایت کرے کذا قال التوربشتی

باب الاشربہ

یہ باب ہے بیچ بیان پینے کی چیزوں کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی ﴿ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَنَفَّسُ فِی الشَّرَابِ ثَلٰثًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِیْ رِوَایَةٍ وَیَقُوْلُ اِنَّهٗ اَرْوٰى وَاَبْرَاُ وَاَمْرَاُ ﴾ اور روایت ہے انس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دم لیتے

اور ریشم بانے مین تو نہین جائز مگر لڑائی مین اسطرح کا کپڑا جائز ہی اور مباح ہی ریشمی کپڑا بیماری خارش مین اور کثرت جوؤن مین ۞ ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ حُلِبَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاۃٌ دَاجِنٌ وَشِیْبَ لَبَنُہَا بِمَاءٍ مِّنَ الْبِئْرِ الَّتِیْ فِیْ دَارِ اَنَسٍ فَاُعْطِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَلٰی یَسَارِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَعَنْ یَمِیْنِہٖ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ عُمَرُ اَعْطِ اَبَابَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَعْطَی الْاَعْرَابِیَّ الَّذِیْ عَلٰی یَمِیْنِہٖ ثُمَّ قَالَ الْاَیْمَنُ فَالْاَیْمَنُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَلْاَیْمَنُوْنَ اَلْاَیْمَنُوْنَ فَیَمِّنُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس رضؓ سے کہا دودھ دوہا گیا واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک بکری گھر کی پلی ہوئی کا اور ملایا گیا دودھ اُسکا ساتھ پانی کنوئین کے کہ تھا انس رضؓ کے گھر مین پس دیا گیا آنحضرتؐ کو وہ پیالہ دودھ کا پس پیا آنحضرتؐ نے کچھ دودھ اُسمین سے اور بائین طرف آنحضرتؐ کے بیٹھے ہوئے تھے ابوبکر صدیقؓ اور داہنی طرف حضرتؐ کے بیٹھا ہوا تھا ایک گنوار پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ دیجیے ابوبکرؓ کو یا رسول اللہ یعنی دودھ بچا ہوا پس دیا آنحضرتؐ نے اُس گنوار کو کہ تھا داہنی طرف حضرتؐ کے پھر فرمایا کہ مقدم ہی داہنا پھر داہنا اور ایک روایت مین ہی داہنے طرف کے احق ہین داہنی طرف کے احق ہین خبردار ہو پس داہنی طرف والون کو دیا کرو یعنی جب جانا تم نے کہ داہنی طرف کے احق ہین تو تم بھی داہنی طرف والونکی رعایت کیا کرو کہ ابتدا انھین سے کیا کرو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف انس رضؓ کے گھر مین ظاہر یہ تھا کہ کہتے ہماری گھر مین تھا لیکن یہ تفنن عبارت ہی اور اسکو علم عربیت مین وضع مظہر موضع مضمر کہتے ہین اور وہ بکری بھی انس رضؓ کے گھر مین تھی کہ آنحضرتؐ وہان تشریف لیگئے تھے اور دونون لفظ امین ساتھ پیش نون کے ہین یعنی مقدم ہی داہنا پھر داہنا یعنی اول اسکو دیا جاوی کہ داہنی طرف ہو پھر اُسکو کہ اُسکے پہلو مین ہو اسی طرف اسی ترتیب سے دیا جاوی تا آخر نوبت اُسکی پہنچے کہ بائین طرف ہی اور ایک نسخے مین ساتھ زبر نون کے ہی دونون لفظومین یعنی دو تم لوگ داہنے کو پھر داہنے کو اور مؤید ہی پیش کی روایت دوسری الایمنون فالایمنون اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے رعایت کرنی داہنی طرف کی کسی چیز کے دینے مین یعنی اگرچہ داہنی طرف والا کم رتبہ ہو بہ نسبت بائین طرف والے کے اسلیے کہ مقدم کیا حضرتؐ نے اعرابی کو ابوبکرؓ پر بسبب داہنی طرف ہونے اُسکے کے اور اسمین دلیل ہی اوپر کمال عدل و حق شناسی حضرتؐ کے کہ باوجود فضل اور قرب حضرت ابوبکرؓ کے اور شفاعت حضرت عمرؓ کے رعایت اعرابی کے حق کی ترک نہ کی اور حضرت عمرؓ نے جو عرض کیا یاد دلانے کیلیے عرض کیا کہ شاید حضرتؐ کو یاد نہ رہا ہو تو ابوبکرؓ کا ۞ ع وَعَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْہُ وَعَنْ یَمِیْنِہٖ غُلَامٌ اَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْاَشْیَاخُ عَنْ یَسَارِہٖ فَقَالَ یَا غُلَامُ اَتَاْذَنُ اَنْ اُعْطِیَہُ الْاَشْیَاخَ فَقَالَ مَا کُنْتُ لِاُوْثِرَ بِفَضْلِیْ مِنْکَ اَحَدًا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی سہل بن سعدؓ سے کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ یعنی دودھ کا یا پانی کا پس پیا اُسمین سے اور داہنی طرف حضرتؐ کے تھا ایک لڑکا سب سے چھوٹا یعنی ابن عباسؓ اور بوڑھے بیٹھے تھے بائین طرف حضرتؐ کے پس فرمایا حضرتؐ نے ای لڑکے تو اذن دیتا ہی یہ کہ دون مین اسکو بوڑھون کو پس کہا اُس لڑکے نے کہ نہین ہو مین ترجیح دیتا اپنے بچے کسی کو ساتھ دینے بچے ہوی آپکے کے یا رسول اللہ پس دیا آنحضرتؐ نے بچا ہوا اُس لڑکے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ اولی اور احق ساتھ ابتدا کرنے کے داہنا ہی اگرچہ چھوٹا اور حقیر ہو اور اگر مصلحت ہو اذن طلب کرے داہنی طرف والے سے اگر وہ اذن دی تو بائین طرف والے کو دی اور یا کیا حضرتؐ نے یہان اذن طلب کیا ابن عباسؓ سے اور اعرابی سے کہ اوپر کی حدیث مین مذکور ہی اذن طلب نہ کیا سبب یہ تھا کہ ابن عباسؓ کے قرابتی تھے وہ بوڑھے قریش مین سے گمان تھا کہ ابن عباسؓ کو ناگوار نہین ہوئیگا اذن دینا اور اُنکی تالیف قلوب ہوگی اور محبت و اخلاص ابوبکرؓ کا راسخ تھا اور اعرابی سے اگر اذن چاہتے تو شاید وہ متوحش ہوتا اسلیے کہ نیا اسلام لایا ہوا تھا پس تالیف قلب نہ ہو سکے گی اذن چاہنے مین دیکھی اور فقہا اتفاق رکھتے ہین اسپر کہ ایثار طاعات مین جائز نہین پس فقہا تو یہ کہتے ہین اور ظاہر یہ ہی کہ اگر ایثار واجبات مین ہو تو حرام ہی اور اگر فضائل و مستحبات مین ہو تو مکروہ ہی مثلا ایک شخص پانی وضو کا رکھتا تھا اُسکو ایثار کیا یعنی کسیکو دیدیا اور آپ تیمم سے نماز پڑھی یا کپڑا کہ جس سے ستر ڈھانکتا کسی اور کو دیدیا اور آپ ننگے نماز پڑھی تو یہ نہین جائز ہی اور اگر صف اول مین قریب امام کے بیٹھا تھا اپنی جگہ اور کو دی اور آپ پچھلی صف مین آ کر نماز پڑھی تو یہ اچھا نہین مکروہ ہی اور امور دنیوی مین ایثار محمود ہی اور بعض

پانی وضو کا پیا اور جاننا چاہیے کہ حدیثوں میں نہی آئی کھڑے ہو کر پانی پینے سے اور فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا برخلاف اسکے ثابت ہوا مواہب لدنیہ میں جبیر بن مطعم سے آیا ہے کہ کہا انھوں نے دیکھا میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کہ پیتے تھے پانی کھڑے ہو کر اور امام مالک نے کہا کہ پہونچا مجکو کہ حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم پیتے تھے پانی کھڑے ہوئے پس دفع تعارض نہیں یوں کیا جاوے کہ نہی واسطے تنزیہ کے ہے یا یوں کہا جاوے کہ نہی اُس صورت میں ہے کہ عادت پکڑیں لوگ کھڑے ہو کر پینے کی اور فعل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے بیان جواز کے تھا اور سوا اسکے پانی زمزم کا اور بچا ہوا وضو کا مستثنیٰ ہے نہی سے بلکہ انکو کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے اسیلیے بعضی روایات فقہیہ میں آیا ہے کہ پانی زمزم کا اور پانی وضو کا کھڑے ہو کر پیویں ۔ اور پانی ہر چیز وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهٗ صَاحِبٌ لَّهٗ فَسَلَّمَ فَرَدَّ الرَّجُلُ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِيْ حَائِطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِيْ شَنَّةٍ وَّاِلَّا كَرَعْنَا فَقَالَ عِنْدِيْ مَاءٌ بَاتَ فِيْ شَنٍّ فَانْطَلَقَ اِلَى الْعَرِيْشِ فَسَكَبَ فِيْ قَدَحٍ مَّاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِيْ جَاءَ مَعَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے ایک شخص پر انصار میں سے یعنی ابو الہیثم مذکور پر اور ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے ایک یار اُنکے یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پس سلام علیک کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جواب دیا اُس شخص نے اور وہ پانی دے رہا تھا باغ میں پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو تیرے پاس پانی باسی یعنی رات کا مشک میں یعنی لا تا کہ پیویں ہم اُسکو اور اگر نہو تیرے پاس ایسا پانی تو ندی یا نہر سے پی لینگے منھ لگا کر پس کہا اُس شخص نے کہ میرے پاس ہے پانی باسی مشک میں پس گیا وہ طرف چھپر کے کہ تھا باغ میں پس ڈالا پیالہ میں پانی پھر دودھ دوہا اُس پانی پر بکری گھر کی پلی ہوئی کا پس پیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر لایا دوسرا ایک پیالہ پہلا سا پس پیا اُس شخص نے کہ آیا تھا ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** کرعنا کے معنی ہیں پی لینگے کرع سے اور کرع کہتے ہیں اُس جگہ کو جہاں جمع ہو پانی مینھ کا یا چھوٹی سی نہر کو کہتے ہیں یعنی پی لینگے نہر سے بغیر ہاتھ اور باسن کے یعنی منھ لگا کر اور بعضوں نے کہا کرع کہتے ہیں پینے پانی کو ساتھ منھ کے بغیر باسن اور ہاتھ کے جیسے کہ پیتے ہیں چارپائے کہ اکارع اپنے یعنی پاؤں پانی میں داخل کرتے ہیں کہا سیوطی نے کہ وارد ہوئی نہی کرع سے بیچ حدیث ابن ماجہ کے پس وہ نہی تنزیہی ہے اور یہ پینا بیان جواز کے لیے تھا ۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اِنَّ الَّذِيْ يَاْكُلُ وَيَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ اور روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پیتا ہے باسن چاندی کے میں کوئی چیز پینے کی سوا اسکے نہیں کہ ہلا دیگا یہ پینا اُسکے پیٹ میں آگ دوزخ کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے ہے کہ تحقیق وہ شخص کہ کھاوے اور پیوے بیچ باسن چاندی اور سونے کے یعنی اُسکا حال بھی یہی ہوتا ہے **ف** اجماع ہے سب اماموں کا اسپر کہ حرام ہے مرد اور عورت کو کھانا اور پینا چاندی اور سونے کے باسن میں اور اسیطرح حرام ہے استعمال میں لانا اُنکو مانند وضو کرنے کے اُنکے باسن میں اور عطر لگانے کے اُنمیں سے اور حقہ پینے کے اُن میں وغیر ذلک اور اگر چاندی کے باسن میں کوئی چیز ہو تو اُسکو نکال کر کسی اور باسن وغیرہ میں کھ لے پھر کھاوے اور پیوے اور اگر تیل یا عطر وغیرہ ہو تو ہاتھ سے نکال کر بائیں ہتھیلی پر رکھے پھر داہنے ہاتھ سے لگاوے اور اگر چاندی کے برتن ہی سے ہتھیلی پر ڈالا اور ہتھیلی میں سے ملا تو یہ درست نہیں اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ پانی پینا باسن مفضض میں جائز ہے وقتیکہ منھ لگانے کی جگہ چاندی نہ ہو اور اسیطرح باسن مضبب ہے اور چاندی کے میں لس پیسے کہ ضباب پیالہ پر استواری کے لیے ہوتا ہے نہ واسطے زینت کے ۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہ پہنو ریشمی کپڑا اور نہ دیباج کہ ایک قسم ہے ریشمی کپڑے کی اور نہ پیو کوئی چیز پینے کی باسن سونے اور چاندی کے میں اور نہ کھاؤ بیچ رکابیوں اور پیالوں سونے اور چاندی کے اسیلیے کہ یہ چیزیں واسطے کافروں کے ہیں دنیا میں اور یہ واسطے تمھارے ہیں آخرت میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ پہنو ریشمی الخ مستثنیٰ ہے اس سے بقدر چار انگشت کپڑے کے کنارے میں یعنی چار انگشت کے چوڑی سنجاف ریشمی الخالق وغیرہ میں لگانی جائز ہے اور جس کپڑے کے تانے میں ریشم ہو اور بانے میں سوت تو جائز ہے پہننا اُسکا اور اگر سوت تانے میں ہو

اللہ علیہ وسلم فشرب من فی قربۃ معلقۃ قائما فقمت الی فیہا فقطعتہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب صحیح اور روایت ہے
کبشہ رضی سے کہ نام ہے ایک صحابیہ کا کہا آئے میرے پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس پیا پانی منھ مشک لٹکی ہوئی کے سے کھڑے ہوکر پس کھڑی ہوئی میں طرف منھ مشک
کے پس کاٹ لیا مین نے اُسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے ف یعنی جسقدر دہانہ مشک پر دہن مبارک
لگا تھا اتنا چمڑا کاٹ لیا واسطے تبرک کے یا واسطے ادب کے کہ منھ کسی کا اُسکو نہ لگے جیسے کہ حدیث ام سلیم کی میں بیچ مثل اسصورت کے صریح آیا ہے کہ کہا کاٹ ڈالا مین نے دہانہ
مشک کا تا کوئی اور بعد بیچ آنحضرت کے اس جگہ سے نہ پیوے رح وعن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ قالت کان احب الشراب الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الحلو البارد رواہ الترمذی وقال والصحیح ما روی عن الزھری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا اور روایت ہے زہری رضی سے کہ نقل کی عروہ سے
انھوں نے نقل کی حضرت عائشہ رضی سے کہ کہا تھی محبوب تر پینے کی چیزوں میں طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے میٹھی چیز ٹھنڈی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ صحیح وہ
روایت ہے کہ روایت کیگئی زہری سے کہ نقل کی حضرت سے بطریق ارسال کے ف میٹھی چیز پینے کی عام ہے خواہ پانی میٹھا ہو خواہ دودھ میٹھا خواہ شہد وغیرہ کا شربت
اس سے حاصل ہوجاتی ہے تطبیق اس حدیث میں اور حدیث ابن عباس میں کان احب الشراب الیہ اللبن اور اس حدیث میں کان احب الشراب الیہ العسل اور صحیح وہ روایت ہے
الخ یعنی اس حدیث کو زہری نے دو طریق سے روایت کیا ہے ایک تو مسند کہ عن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ اور دوسری مرسل کہ اُسمین ذکر حضرت عائشہ رضی کا نہیں اور
ظاہر عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ذکر عروہ کا بھی نہیں اور زہری بھی تابعی ہے ولیکن تابعی صغیر اور رجال اس اسناد کے کہ بطریق ارسال کے ہے قوی تر اور ضابط تر ہیں بخلاف
اسناد متصل کے کہ بعضے رجال اسکے ضعیف ہیں رع رح وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم طعاما فلیقل اللھم
بارک لنا فیہ واطعمنا خیرا منہ واذا سقی لبنا فلیقل اللھم بارک لنا فیہ وزدنا منہ فانہ لیس شیء یجزیء من الطعام والشراب الا اللبن رواہ الترمذی وابوداود
اور روایت ہے ابن عباس رضی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کھاوے ایک تمھارا طعام پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی برکت دے واسطے ہمارے بیچ اس طعام کے اور کھلا
ہمکو بہتر اس سے اور جسوقت کہ پلایا جاوے ایک تمھارا دودھ پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی برکت دے واسطے ہمارے اس دودھ میں اور زیادہ دے ہمکو اس سے یعنی اور نہ کہے کہ
اونچا بہتر اس سے اسلیے کہ دودھ سے بہتر کوئی چیز نہیں پاتی ہے کہ نہیں ہے کوئی چیز کہ کفایت کرے بدلے کھانے اور پینے کے سوا دودھ کے کہ سیر بھی کردیتا ہے اور سیراب بھی نقل کی
یہ ترمذی اور ابوداود نے وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستعذب لہ الماء من السقیا قیل ھی عین بینھا وبین المدینۃ یومان رواہ
ابوداود اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لایا جاتا تھا واسطے اُنکے میٹھا پانی سقیا سے کہا بعضوں نے کہ سقیا ایک چشمہ ہے کہ درمیان اسکے اور
درمیان مدینہ کے فرق دو منزل کا ہے نقل کی یہ ابوداود نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب فی اناء ذھب
او فضۃ او اناء فیہ شیء من ذلک فانما یجرجر فی بطنہ نار جھنم رواہ الدارقطنی روایت ہے ابن عمر رضی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پیوے بیچ باسن سونے کے
یا چاندی کے یا ایسے باسن میں کہ اسمیں ہو کچھ سونے چاندی سے پس سوا اسکے نہیں کہ ہلاویگا یہ پینا اُسکے پیٹ میں آگ دوزخ کی نقل کی یہ دارقطنی نے ف اسمیں ہو
کچھ الخ یعنی میخین وغیرہ لگی ہوں سونے یا چاندی کی اور طیبی نے نووی سے نقل کیا ہے کہ اگر میخین چھوٹی ہوں بقدر حاجت حرام و مکروہ نہیں اور اگر بہت اور چوڑی ہوں
حرام ہیں اور مذہب امام ابوحنیفہ میں جس باسن میں میخین وغیرہ چاندی سونے کی لگی ہوں اُسمین پانی پینا جائز ہے بشرطیکہ منھ کی جگہ چاندی سونا نہ ہو چنانچہ بیان مفصل
اسکا اوپر ہوچکا ہے اور انکی دلیل اور حدیثین ہو رہینگی رع

باب النقیع والانبذۃ

باب ہے بیچ بیان نقیع اور نبیذوں کے ف حضرت کے پینے کی چیزوں
میں سے ایک نقیع اور ایک نبیذ نقیع یہ ہے کہ انگور یا کھجورین پانی میں ڈالدے بغیر پکانے کے تا اسکی شیرینی پانی میں آجاوے یعنی شربت بنجاوے وہ نہایت لذیذ ہوتا ہے اور نافع جدا
نقیع خرما بیچ ہضم طعام کے نافع ہوتا ہے اور نقیع انگور بیچ دفع فضول حرارت کے اور نبیذ بھی اسیطرح بنتا ہے ولیکن اسکو رہنے دیتے ہیں تا تیزی اور کچھ تغیر بھی ظاہر ہو پر نہ تغیر
فاحش کہ حد نشہ کو پہنچے اور ایسی نبیذ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسکو بعد تین روز کے تناول فرماتے تھے جیسے کہ آگے آویگا اور یہ بھی نافع ہے بدن کو بیچ زیادتی قوت

صوفیہ سے جو طاعات میں اثنا منقول ہے غالباً وہ بسبب غلبۂ حال کے ہو واللہ اعلم ۔ وَحَدِيْثُ أَبِي قَتَادَةَ سَنَذْكُرُهُ فِي بَابِ الْمُعْجِزَاتِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى
اور حدیث ابی قتادہ کی ذکر کرینگے ہم اسکو باب معجزات میں انشاء اللہ تعالیٰ **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِيْ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ روایت ہے ابن عمرؓ
سے کہ کہا تھے ہم کھاتے بیچ زمانہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ ہم چلتے تھے اور پیتے تھے اس حال میں کہ کھڑے ہوتے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے
اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** کہا علماء نے کہ کھانا چلنے میں اور پینا کھڑے ہوئے اصل جواز رکھتا ہے اور مختار اولیٰ یہ ہے کہ کھانا چلنے میں سوا رخلاف ادب کے
ہے اور اسیطرح پینا کھڑے ہوئے جیسے کہ گذرا ہے **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے عمرو بن شعیبؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے کہا دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ پیتے تھے کھڑے ہوکر اور بیٹھے ہوئے نقل کی یہ
ترمذی نے **ف** کھڑے ہوکر یعنی ایک بار یا دو بار بیان جواز کے لیے یا بنا بر ضرورت اور بیٹھے ہوئے تمام اوقات میں ہے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دم لیا جاوے باسن میں یعنی
پیالہ وغیرہ میں وقت پینے پانی کے یا پھونک ماری جاوے اُسمین نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** اس سے منع اسلیے فرمایا کہ تا آب دہن پانی میں نہ گر پڑے
اور دوسرا کراہت نہ کرے اور کبھی منہ ساتھ بدبو کے متغیر ہوتا ہے مبادا پانی کو بدبودار کرے اور اسلیے کہ دم لینا پانی میں چارپایوں کا فعل ہے کہا بعضوں نے کہ اگر
پھونکنا ٹھنڈا کرنیکے لیے ہو تو صبر کرے یہانتک کہ ٹھنڈا ہو پھونکے نہیں اور اگر پانی میں تنکا وغیرہ پڑا ہو تو تنکے سے نکالے اور نہ انگلی اور نہ پھونک سے اسلیے نفرت کرتی ہے
طبیعت اس سے ۔ ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَسَمُّوْا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوْا
إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ پیو تم پانی ایک دم میں یا نہ پیئے اونٹ کے ولیکن پیو دو دو دم میں
اور بسم اللہ کہو جسوقت کہ تم پانی پینے لگو اور حمد کرو جسوقت کہ تم سر کا و باسن کو اپنے منہ سے یعنی ہر بار میں یا آخر میں نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ادنیٰ درجہ دو دم میں
پینا ہے کہ مشابہت اونٹ سے نکلجاوے ولیکن اسمین شبہ نہیں کہ تین دم میں پینا بہتر اور گوارا تر ہے جیسے کہ اوپر گذرا اور عادت شریف بھی یہی تھی اکثر اوقات اور
حمد کرو الخ احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ اول دم میں کہے الحمد للہ اور دوسرے دم میں رب العالمین زیادہ کرے اور تیسرے دم میں الرحمٰن الرحیم اور یہ دعا بھی منقول ہے
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَهٗ عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِلْحًا أُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا ۔ ح **وَعَنْ** أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ فَقَالَ
رَجُلٌ الْقَذَاةُ أَرَاهَا فِي الْإِنَاءِ قَالَ أَهْرِقْهَا قَالَ فَإِنِّيْ لَا أَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ قَالَ فَأَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِيْكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پھونک مارنے سے پانی میں پس کہا ایک شخص نے کہ تنکے دیکھے پڑے ہوئے
دیکھتا ہوں میں پانی میں یعنی پس کیا کروں اگر پھونک نہ ماروں تو وہ کیونکر نکلیں فرمایا پھینکدے تو اُسکو یعنی تھوڑا سا پانی پھینکدے تا وہ سب نکلجاویں اور چونکہ وہ شخص
نہی پھونکنے کی سے پانی میں نہی دم لینے کی بھی سمجھا اور اس سے لازم آیا کہ پانی پینے میں دم نہ لے ایک ہی دم میں پیوے کہا اُسنے کہ پس تحقیق میں نہیں سیراب ہوتا ایک دم
پینے سے فرمایا پس جدا کر پیالہ منہ اپنے سے پھر دم لے یعنی باہر باسن کے پھر پی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **وَعَنْهُ** قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَأَنْ يُنْفَخَ فِي الشَّرَابِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پانی پینے سے سوراخ
پیالہ کے سے اور منع فرمایا پھونک مارنے سے پانی میں نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** سوراخ سے مراد جگہ ٹوٹی ہوئی باسن کی ہے اور منع اس سے اسلیے فرمایا کہ
ہونٹوں سے گرفت اسکی اچھی طرح نہیں ہوتی اور پانی بدن اور کپڑوں پر گرتا ہے اور باسن کے دھونے میں وہ جگہ اچھی طرح صاف نہیں ہوتی مٹی وغیرہ لگی رہتی ہے
اور یہ جو ذکر کیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ مراد سوراخ سے ٹوٹے باسن کی نہیں ہے بلکہ جگہ ٹوٹی ہوئی اُسکی مراد ہے ۔ ح **وَعَنْ** كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

منع کیا تھا مین نے تمکو پینے کی چیزون سے یعنی ظروف مذکورہ مین مگر بیچ ظروف چمڑے کے یعنی اور اب منع کیا مین نے اس حکم کو اور مباح کیا مین نے پینا سب ظروف مین پس پیو ہر ظرف مین لیکن نہ پیو چیز نشہ لانیوالی کو نقل کی یہ مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** اَبِي مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابی مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے یہ کہ انھون نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے البتہ پیوینگے بعضے لوگ میری امت مین سے شراب کو نام رکھینگے اس شراب کا ساتھ غیر نام اسکے کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی بہانہ اور حیلہ کرینگے بیچ پینے شراب کے ساتھ نامون نبیذ و شربتون مباح کے جیسے کہ ماء العسل اور مانند اسکے کے اور گمان کرینگے کہ یہ حرام نہین ہے اسلیے کہ نہ انگور کی ہے اور نہ کھجور کی اور یہ مفید نہین ہوگا انکو اسکی اباحت مین اسلیے کہ حکم یہ ہے کہ ہر نشہ کرنیوالی چیز حرام ہے کسی چیز سے بنی ہو کذا قال الشراح اور ظاہر عبارت یہ ہے کہ شراب پیوینگے ولیکن اسکا ایک نام اپنی طرف سے رکھ لینگے اور شراب نہین کہینگے تا لوگ نہ جانین کہ شراب پیتے ہین اور یہ نام رکھنا کچھ فائدہ نہین دیگا انکو معتبر مسمی ہے نہ اسم **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ قُلْتُ اَنَشْرَبُ فِي الْاَبْيَضِ قَالَ لَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ ٹھلیا سبز کی سے کہا مین نے کیا پیوین ہم ٹھلیا سفید مین فرمایا نہ نقل کی یہ بخاری نے **ف** ٹھلیا سبز سے کہ نام اسکا حنتم ہے اور چونکہ عبد اللہ بن ابی اوفی قید سبز سے اباحت نبیذ ٹھلیا غیر سبز کی سمجھے انھون نے کہا کہ پیوین ہم ٹھلیا سفید مین حضرت نے فرمایا سفید مین بھی نہ پیو یعنی ذکر سبز کا اتفاقی ہے اور اسلیے کہ اکثر ٹھلیان کہ انمین نبیذ بناتے تھے اس زمانے مین سبز ہوتی تھین لیکن حکم سبز و سفید کا ایک ہی ہے اور یہ بھی منسوخ ہے جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا **باب تَغْطِيَةِ الْاَوَانِي وَغَيْرِهَا** یہ باب ہے بیچ بیان ڈھانکنے باسنون اور غیر باسنون کے **ف** یعنی اس باب مین وہ حدیثین ہین کہ وارد ہوئی ہین بیچ مقدمہ ڈھانکنے باسنون کے رات کو وقت سونے کے اور ایک نسخہ صحیح مین لفظ وغیرہا کا زیادہ آیا ہے یعنی یہ باب ہے بیچ بیان ڈھانکنے باسنون کے اور سوائے باسنون کے جیسے کہ بند کرنا دروازے کا اور بجھانا چراغون کا اور سوائے اسکے کا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ اَوْ اَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَاَوْكُوْا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرُوْا اٰنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضُوْا عَلَيْهِ شَيْئًا وَاَطْفِئُوْا مَصَابِيْحَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ خَمِّرُوا الْاٰنِيَةَ وَاَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ وَاَجِيْفُوا الْاَبْوَابَ وَاكْفِتُوْا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْمَسَاءِ فَاِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَةً وَاَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيْلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا اَنْ يَعْرُضَ عَلٰى اِنَائِهٖ عُوْدًا وَيَذْكُرُ اسْمَ اللّٰهِ فَلْيَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ لَا تُرْسِلُوْا فَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَبْعَثُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيْهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہو اول شب یا فرمایا شام کرو تم پس بند رکھو تم اپنے لڑکون کو یعنی نکلنے گھر کے سے اور پھرنے کوچون کے سے اسلیے کہ شیطان یعنی جن پھیلتے ہین اسوقت پس جسوقت کہ گذرے ایک ساعت رات سے پس کھول دو یعنی چھوڑ دو لڑکون کو اور بند کرو دروازون کو اور ذکر کرو نام اللہ کا یعنی وقت بند کرنے دروازے کے اسلیے کہ شیطان نہین کھولتا دروازے بند کیے ہوئے کو یعنی ساتھ ذکر خدا کے اگرچہ جن و شیطان کو قدرت ہے کہ دروازون اور دیوارون پر چڑھ جاوین لیکن بسبب ذکر خدا کے مجال پیٹھنے کی نہین رکھتے اور باندھو دہانے اپنی مشکون کے یعنی جنمین پانی ہوتا ہے کہ انمین کوئی کیڑا بھنگا وغیرہ نہ گر پڑے اور ذکر کرو نام خدا کا یعنے وقت باندھنے دہانے کے اور ڈھانکو برتنے باسن

اور حفظ صحت کے اور اگر حد نشہ کو پونہچے حرام ہے اور نبیذ سوا ے انگور اور کھجور کے اور چیزون کی بھی بنتی ہے جیسے کہ نہایہ مین لکھا ہے کہ نبیذ بنتی ہے کھجور سے بھی اور انگور سے
اور شہد سے بھی اور گیہون سے بھی اور جو سے بھی وغیر ذلک چنانچہ اسی لیے مصنف انبذہ ساتھ صیغہ جمع کے لایا تا دلالت کرے اوپر تعداد انواع اسکے کی ت ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِيْ هٰذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْعَسَلَ وَالنَّبِيْذَ وَالْمَاءَ وَاللَّبَنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت ہے انس رض سے کہ کہا البتہ تحقیق پلائی مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ساتھ اس پیالہ اپنے کے پینے کی چیزین ساری شہد اور نبیذ اور پانی اور دودھ نقل کی
یہ مسلم نے **ف** پیالہ آنحضرت کا انس رض کے پاس تھا آیا ہے کہ اس پیالہ کو نضر بن انس نے میراث انس رض سے آٹھ لاکھ درہم کو خریدا اور بخاری نے وہ پیالہ بصرہ مین دیکھا
اور اسمین پانی پیا ہے طالع انکے ت ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ يُوْكَأُ اَعْلَاهُ وَلَهٗ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهٗ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهٗ
عِشَاءً وَنَنْبِذُهٗ عِشَاءً فَيَشْرَبُهٗ غُدْوَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تھے ہم نبیذ بناتے واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک مشک مین کہ بند کیجاتی
تھی اوپر کیجانب اسکی اور واسطے اسکے تھا دہانہ نیچے بھی کھجور وغیرہ ڈالتے تھے ہم مشک مین صبح کو پس پیتے حضرت اسکو رات کو اور ڈالتے ہم رات کو پس پیتے
حضرت اسکو صبح کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** عزلا کہتے ہین توشہ دان کے دہانہ کو اور یہان مراد یہ ہے کہ اس مشک مین دہانہ نیچے کی جانب مین تھا جیسے پکھال مین
ہوتا ہے یعنی سر مشک باندھتے تھے اور نیچے کے دہانہ مین سے نکالکر پیتے تھے اور اسطرح نبیذ بنانی غالبا ہے گرم مین ہوتی ہو گی کہ احتمال تغیر کا اسمین جلد ہوتا ہے اور کبھی زیادہ ایک
شب و روز سے حتی کہ تین رات دن تک بھگور رکھا آیا ہے وہ جاڑے کی ہوا مین ہوگا ت ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبَذُ لَهٗ
اَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهٗ اِذَا اَصْبَحَ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِيْ تَجِيْءُ وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْاُخْرٰى وَالْغَدَ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَصُبَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
ابن عباس رض سے کہ کہا تھی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ نبیذ ڈالی جاتی تھی واسطے انکے اول شب پس پیتے تھے اسکو جسوقت کہ صبح کرتے اسدن اور اس رات کہ آتی اور اگلے دن
اور دوسری رات اور اس سے اگلے دن عصر تک پس اگر باقی رہتی کچھ پلاتے اسکو خادم کو یا حکم فرماتے پھینکدینے کا پس پھینکی جاتی نقل کی یہ مسلم نے **ف** حضرت
جو نہ پیتے اور خادم کو پلا دیتے سبب یہ تھا کہ تلچھٹ رہجاتی تھی نہ یہ کہ حد نشہ کو پونہچتی تھی اور اسکے پھینکنے کا حکم کرتے اگر پونہچتی حد نشہ کو پس واسطے تورع کے لیے ہے
نشک کے لیے اور کہا مظہر نے کہ دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ جائز ہے مالک کو یہ کہ کھاوے آپ ادنی کھانا اور اپنے مملوک کو کھلا دے نیچے کا کھانا ت ع **وَعَنْ** جَابِرٍ
قَالَ كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ فَاِذَا لَمْ يَجِدُوْا سِقَاءً يُنْبَذُ لَهٗ فِيْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر رض سے کہ کہا نبیذ ڈالی جاتی
واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مشک مین پس جسوقت نہ پاتے مشک بنائی جاتی نبیذ حضرت کیلیے پتھر کے باسن مین نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَاَمَرَ اَنْ يُنْبَذَ فِيْ اَسْقِيَةِ الْاَدَمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر رض سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے منع فرمایا نبیذ ڈالنے سے بیچ باسن کدو کے اور لاکھی باسن کے اور روغن رال کے اور لکڑی کے باسن کے اور حکم فرمایا یہ کہ نبیذ ڈالی جاوے بیچ مشک
چمڑے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ان ظروف مین نبیذ بنانیسے ابتدای اسلام مین منع فرمایا تھا بخوف اسکے کہ نشہ جلدی لے آوے اور نہ معلوم ہو حال اسکا
پس جب گذرا زمانہ دراز اور معلوم اور مشہور ہوئی حرمت نشہ کی مباح ہوئی نبیذ بنانی ہر باسن مین جیسے کہ حدیث آیندہ مین آتا ہے
اور زیادہ تحقیق اسکی کتاب الایمان مین گذر چکی ہے ت ع **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ فَاِنَّ الظُّرُوْفَ لَا تُحِلُّ شَيْئًا
وَلَا تُحَرِّمُهٗ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ اِلَّا فِيْ ظُرُوْفِ الْاَدَمِ فَاشْرَبُوْا فِيْ كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ اَنْ لَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے بریدہ رض سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منع کیا تھا مین نے تمکو نبیذ ڈالنے سے ظروف مذکورہ مین یعنی اور گمان کیا تھا تمنے کہ حل و حرمت دائر
ظروف پر ہے اور یون نہین ہے اسلیے کہ کوئی ظرف حلال نہین کرتا ہے اس چیز کو کہ حرام ہے اور حرام نہین کرتا اس چیز کو کہ حلال ہے اور حکم یہ ہے کہ جو چیز نشہ
لاوے حرام ہے یعنی جس ظرف مین ہو پیو اور جو چیز نشہ نکری حلال ہے جس ظرف مین کہ ہو اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

بقصد شب بیداری کے یا کسی اور مصلحت کے گھر مین داب رکھتے ہین امید ہے کہ اسی قیاس ممنوع نہو وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ احْتَرَقَ بَیْتٌ بِالْمَدِیْنَةِ عَلٰی اَهْلِهٖ مِنَ اللَّیْلِ فَحُدِّثَ بِشَاْنِهِمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِیَ عَدُوٌّ لَّکُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا عَنْکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ کہا جل گیا ایک گھر مدینہ مین اس طرح کر گر پڑا گھر والون پر ایک رات پس نقل کیا گیا حال اسکا روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا کہ تحقیق یہ آگ سوا اسکے نہین کہ وہ دشمن ہے واسطے تمہارے کہ جلا دیتا ہے جان و مال کو پس جسوقت کہ سونے لگو تم پس بجھا دو اسکو اور دور کرو ضرر اسکا اپنے سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْکِلَابِ وَنَهِیْقَ الْحَمِیْرِ مِنَ اللَّیْلِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فَاِنَّهُنَّ یَرَیْنَ مَا لَا تَرَوْنَ وَاَقِلُّوا الْخُرُوْجَ اِذَا هَدَأَتِ الْاَرْجُلُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَبُثُّ مِنْ خَلْقِهٖ فِیْ لَیْلَتِهٖ مَا یَشَاءُ وَاَجِیْفُوا الْاَبْوَابَ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَفْتَحُ بَابًا اِذَا اُجِیْفَ وَذُکِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَغَطُّوا الْجِرَارَ وَاَکْفِئُوا الْاٰنِیَةَ وَاَوْکُوا الْقِرَبَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے جابر سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جسوقت کہ سنو تم آواز کتون کی اور آواز گدھون کی رات کو پس پناہ مانگو ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوے سے اسلیے کہ تحقیق کتے اور گدھے دیکھتے ہین اس چیز کو کہ نہین دیکھتے تم یعنی شیطانکو اور لشکر اسکے کو دیکھتے ہین اور کم کرو نکلنا یعنی گھر سے جسوقت کہ تھم جاوین پاؤن چلنے پھرنے سے یعنی آمد و رفت لوگونکی جب بڑی رات گئے موقوف ہو تو تم بھی کم نکلا کرو اسلیے کہ تحقیق اللہ عزت والا اور بزرگی والا پراگندہ کرتا ہے اپنی مخلوقات سے جو چاہتا ہے از قسم جنات و شیاطین اور جانوران موذی وغیرہ ذلک سے رات کو اور بند کرو دروازون کو اور ذکر کرو نام اللہ کا اسپر اسلیے کہ شیطان نہین کھولتا دروازے کو جسوقت کہ بند کیا جاوے اور ذکر کیا جاوے نام اللہ کا اسپر اور ڈھانکے رہو باسن یعنی جنمین پانی ہو اور الٹا کر رکھو باسنون کو یعنی جسوقت کہ خالی ہون اور باندھو منھ مشکون کے نقل کی یہ حدیث محی السنہ نے شرح السنہ مین وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ فَارَةٌ تَجُرُّ الْفَتِیْلَةَ فَاَلْقَتْهَا بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْخُمْرَةِ الَّتِیْ کَانَ قَاعِدًا عَلَیْهَا فَاَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ فَقَالَ اِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْا سُرُجَکُمْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَدُلُّ مِثْلَ هٰذِهٖ عَلٰی هٰذَا فَیُحْرِقُکُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک چوہا اس حال مین کہ کھینچ لایا ایک بتی پس ڈالدی بتی روبرو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اس بوریے پر کہ بیٹھے تھے حضرت اسپر پس جلادیا اسمین بقدر درہم کے پس فرمایا حضرت نے جسوقت کہ سوؤ تم پس گل کرو چراغ اسلیے کہ تحقیق شیطان راہ دکھاتا ہے مثل اس چوہے موذی کو اس فعل پر جلا دیتا ہے شیطان اور باعث ہوتا ہے تمہارے جلنے پر یہ حیلہ نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اس باب مین تیسری فصل مصنف نے نہین لکھی اور نہ کہا کہ یہ باب خالی ہے فصل تیسری سے اور وجہ اسکے بیان نہ کرنیکی او پر ذکر کیگئی ہے

کِتَابُ اللِّبَاسِ کتاب ہے بیچ بیان لباس کے ف لباس مصدر ہے بمعنی ملبوس جیسے کتاب بمعنی مکتوب کے اور ماضی اور مضارع اسکے باب علم یعلم سے آتے ہین اور مصدر اسکا لبس بضم لام بھی آیا ہے ساتھ پیش لام کے اور لبس ساتھ زبر لام کے بمعنی التباس کے و خلط کے ہے اور وہ باب ضرب یضرب سے آیا ہے اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَحَبُّ الثِّیَابِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّلْبَسَهَا الْحِبَرَةُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے انس سے کہ کہا تھی حبرہ محبوب ترین کپڑون کی طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جو پہننے تھی یعنی واسطے اور مصلحتون کے قسم دینے اور بچھانے اور سوا اسکے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حبرہ ساتھ زبر کے اور وزن عنبہ کے ایک قسم افضل ہے چادرون مین کی سے کہ اسپر خطوط سرخ ہوتے ہین اور کبھی سبز اور سوت کی بنی جاتی ہین لکھا ہے علما نے کہ اسی سبب سے حضرت اسکو دوست رکھتے تھے اور بعضون نے کہا دوست رکھتے تھے اسکو بسبب ہونے اسکے کو سبز کہ سبز کپڑا اہل جنت کے کپڑون سے ہے اور وارد ہوا ہے اِنَّهٗ کَانَ اَحَبَّ الْاَلْوَانِ اِلَیْهِ الْخُضْرَةُ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَابْنُ السُّنِّیِّ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الطِّبِّ اور بعضون نے کہا کہ دوست رکھتے تھے اسکو بسبب اسکے کہ خطوط سرخ ہوتے تھے اسمین اور وہ میل خوردہ مشابہ ہے [illegible] وَعَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِیَّةً ضَیِّقَةَ الْکُمَّیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ

اور یاد کرو نام اللہ کا یعنی وقت ڈھانکنے کے اگرچہ عرض مین رکھو باسن پر کوئی چیز یعنی اگرچہ صورت ڈھانکنے کی اسیقدر ہو کہ لکڑی وغیرہ چوڑا اوپر باسن کے رکھدو تو خیر یہ بھی کافی ہے رفع کراہت اور نہ ہونے ضرر مین کہ ہوتا ہے بد دن ڈھانکے مثل تصرف کرنے شیاطین کے اور مانند اُسکے اور بجھا دو اپنے چراغون کو یعنی سوتے وقت نقل کی یہ بخاری و مسلم نے یعنی یہ الفاظ مشترک ہین درمیان بخاری و مسلم کے اور جدا جدا ہر ایک کی روایت مین یہ مضمون ساتھ الفاظ مختلفہ کے بھی آیا ہے جیسے کہ کہا اور ایک روایت بخاری کی مین یون آیا ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے ڈھانکو باسنون کو اور بند کرو منھ مشکون کا اور بند کرو دروازے اور اپنی پاس بٹھا رکھو اپنے لڑکون کو شام کے وقت یعنی ادھر اُدھر جانے نہ دو اسلیے کہ تحقیق واسطے جنون کے ہے پھیلنا اور اُچک لینا اور بجھا دو چراغون کو نزدیک سونے کے اس لیے کہ تحقیق چوہا اکثر یا بعضے وقت کھینچ لیجاتا ہے بتی کو پس جلا دیتا ہے گھر کے لوگون کو اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے ڈھانکو باسن کو اور بند رکھو مشک کو اور بند کرو دروازون کو اور گل کرو چراغون کو اسلیے کہ تحقیق شیطان نہین کھولتا مشک کو اور نہین کھولتا دروازے کو اور نہین کھولتا باسن کو یعنی بسبب لینے نام خدا کے پس اگر نہ پاوے ایک تمھارا یعنی کوئی چیز ڈھانکنے کو مگر اسیقدر کہ عرض مین رکھے باسن پر لکڑی اور یاد کرے نام اللہ کا اُس باسن پر یعنی وقت رکھنے لکڑی کے پس چاہیے کہ کرے اسلیے کہ تحقیق چوہا بھڑکا دیتا ہے اوپر گھر کے لوگون کے گھر اُنکا اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے نہ چھوڑ دو اپنے مواشی کو اور نہ اپنے لڑکون کو جسوقت کہ غائب ہو آفتاب یہانتک کہ جاتی رہے اول تاریکی رات کی یعنی کچھ رات جاتی رہے اسلیے کہ تحقیق شیطان پراگندہ کیے جاتے ہین جسوقت کہ غروب ہوتا ہے آفتاب یہانتک کہ جاتا رہے اول وقت رات کا اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے ڈھانکو باسن کو اور بند رکھو مشک کو اسلیے کہ تحقیق سال بھر مین ایک رات ہے کہ اُترتی ہے اُسمین وبا نہین گذرتی وہ وبا کسی باسن پر کہ نہ ہوا اُسپر ڈھکنا یا مشک پر کہ نہو اُسپر سربند مگر کہ اُترتی ہے اُسمین اس وبا سے ف بعد روایت متفق علیہ کے جو بخاری کی روایت مین لفظ عند المسا کا آیا ہے احتمال رکھتا ہے کہ متعلق ہو ساتھ سب افعال کے پس مراد وقت ممتد ہوگا ابتدای شام سے وقت عشا تک کہ وقت بند کرنے دروازے اور ڈھانکنے باسن کا ہے اور اگر متعلق ہو ساتھ اکفتوا کے جیسے کہ دلالت کرتا ہے سیاق حدیث کا اسپر تو بہتر ہے اور حاصل مضمون کا یہ ہوگا کہ رات مین یہ سب کام کرو لڑکون کو اول شب مین نکلنے نہ دو کہ وقت پھیلنے جنات کا ہے اور جب ایک ساعت گذرے تو چھوڑ دو لڑکون کو اور کرو یہ کام ذکر کیے گئے اور اس توجیہ سے موافق ہو جاتی ہے یہ روایت ساتھ لفظ متفق علیہ کے اور اُچک لیتا لڑکونکو اور یہ بات ہوتی ہے اگرچہ قلیل الوقوع ہے یا مراد ہے لیجانا ہوش و عقل کا اور کھیل مین مصروف کرنا لڑکے کو تئین اور جن و شیاطین ایک ہین جنات مین جو فاسق و سرکش ہین اُنھین شیطان کہتے ہین کذا ذکرہ البعض اور کہا قرطبی نے کہ تمام اوامر اس باب کے قبیلہ ارشاد سے ہین طرف مصلحت کے اور احتمال ہے کہ ہون واسطے استحباب کے اور فحمہ کہتے ہین اُس تاریکی کو کہ درمیان مغرب اور عشا کے ہوتی ہے اور جو تاریکی کہ درمیان صبح اور عشا کے ہوتی ہے اُسکو عسعسہ کہتے ہین وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ اشارت اسیکی طرف ہے اور کہا نووی نے کہ اسمین بہت انواع خیر اور آداب جامعہ مذکور ہین اور افضل انمین یہ ہے کہ نام لینا اللہ تعالی کا ہر حرکت و سکون مین ہے تاکہ حاصل ہو سلامتی آفات دنیویہ اور اُخرویہ سے

ترجمہ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ اَبُوْ حُمَيْدٍ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنَ النَّقِيْعِ بِاِنَاءٍ مِّنْ لَّبَنٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ اَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عُوْدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا لایا ابو حمید کہ ایک شخص ہے انصار مین سے نقیع سے کہ نام ہے ایک جگہ کا باسن بھرا ہوا دودھ سے طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنی کھلا ہوا پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیون نہ ڈھانکا تو نے اسکو اگرچہ ڈھانکنا اتنا ہی ہوتا کہ عرض مین رکھ لیتا اُسپر ایک لکڑی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ چھوڑو تم آگ کو گھرون مین یعنی اُس آگ کو کہ خوف ہے جلنے کا اُس سے جسوقت کہ سونے لگو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آگ شامل ہے چراغ اور غیر چراغ کو لیکن قندیلون لٹکی ہوئی سے اگر خوف جلنے کا نہ ہو تو نہین مضائقہ ہے اُنکے رکھنے کا اور اس نہی مین داخل نہین واسطے انتفاء علت کے کذا قال النووی کہتا ہے بندہ ضعیف کہ اگر آگ بھی گھر مین اس طرح رکھین کہ خوف جلنے کا اس سے نہو جیسے جاڑے مین

کیلیے تین بچھونے چاہییے اگر میسر ہون ایک تو اپنے لیے اور دوسرا اپنی بیوی کیلیے کہ شاید کسی وقت بسبب مرض کے یا کسی اور عذر کے تنہا سوے ورنہ بیوی کے ساتھ سونا اولی ہے اور موافق تر ساتھ سُنّت کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کے ساتھ سویا کرتے تھے اور تیسرا مہمان کیلیے کہ آدمی تورات کو اُسپر سووے یہ تین بچھونے کافی ہین اور زیادہ اسکے اسراف ہے جیسے کہ فرمایا کہ چوتھا اگر ہو تو شیطان کیلیے نسبت شیطان کیطرف اس سببسے کی کہ چونکہ زیادہ قدر حاجت سے ہے اور محل مفاخرت ہے مذموم ہے اور ہر مذموم منسوب اُسکی طرف ہے یا اسلیے شیطان کیطرف نسبت کیا چونکہ زائد ہے حاجت سے اُسپر شیطان رات گذارتا ہے لیکن اگر کسی کی عادت کرم اور سخاوت کی ہو اور مہمان اُسکے یہان بہت آتے ہون تو ظاہر یہ ہے کہ کثرت فرش و اسباب کی مذموم نہو مذموم وہ ہے کہ واسطے مفاخرت و تکبر کے ہو ۲ح **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین دیکھے گا اللہ تعالی دن قیامت کے یعنی نظر رحمت سے طرف اُس شخص کے کہ دراز کرے یعنی ٹخنے سے نیچے کرے ازار اپنی از راہ تکبر و اترانے کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** تکبر کی قید سے معلوم ہوا کہ اگر بغیر تکبر کے ازار دراز کرے تو حرام نہین لیکن مکروہ ہے ساتھ کراہت تنزیہی کے اور اگر بسبب کسی عذر کے دراز کرے مانند سردی یا بیماری کے تو مکروہ بھی نہین ۲ح **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ جو شخص کہ دراز کرے کپڑا اپنا یہانتک کہ گھسٹتا جاوے از راہ تکبر کے نہین دیکھیگا اللہ تعالی طرف اسکے دن قیامت کے یعنے نظر رحمت و عنایت سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** کپڑا عام ہے خواہ تہبند ہو یا جامہ یا کرتہ یا انگرکھا یا قبا یا فرغل یا دوپٹہ یہ سب منع مین داخل ہین ۲ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ اِزَارَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهٖ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْاَرْضِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسوقت کہ ایک شخص گھسیٹتا تھا ازار اپنی از راہ تکبر کے دھسایا گیا زمین مین پس وہ چلا جاتا ہے زمین مین قیامت تک نقل کی یہ بخاری نے **ف** احتمال ہے کہ یہ شخص کوئی اس امت سے ہو کہ حضرت نے خبر دی کہ کسی وقت مین یہ ہوگا اور تعبیر کیا اسکو ساتھ ماضی کے بسبب تحقق وقوع اسکے کے اور احتمال یہ بھی ہے کہ یہ شخص اگلی اُمتون مین سے ہو کہ اس حال مین گرفتار ہوا اور یہ قول صحیح تر ہے اسی لیے اس حدیث کو بخاری بیچ ذکر بنی اسرائیل کے لایا ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد اس سے قارون ہے ۲ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو چیز نیچے ہو ٹخنے سے از قسم ازار کے وہ آگ مین ہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** وہ آگ مین ہے یعنی ٹخنے سے نیچے جتنے ٹکڑہ قدم پر ازار لگی ہے وہ آگ دوزخ مین ڈالا جاویگا اور بعضون نے کہا معنی یہ ہین کہ یہ فعل مذموم ہے اور افعال اہل دوزخ سے ہے اور ذکر درازی کا اکثر بیچ حق ازار کے آیا ہے اور وعید شدید مین آئی ہے حتی کہ ایک شخص نیچے پائچے والا نماز پڑھتا تھا اُسکو حضرتؐ نے ساتھ اعادت وضو اور نماز کے حکم فرمایا چنانچہ یہ روایت اہل کتاب مین مذکور ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ شعبان کی پندرھوین شب مین سب بخشے جاتے ہین مگر عاق والدین اور مدمن خمر اور مسبل ازار نہین بخشے جاتے اور تحقیق یہ ہے کہ درازی سب کپڑون مین جاری ہے یعنی جو کپڑا کہ زیادہ قدر حاجت و سُنّت سے ہو درازی ممنوع ہے اور تخصیص ازار کی بسبب کثرت وقوع اسکے کے ہے کہ لباس اکثر لوگون کے عہد نبوت مین چادر و ازار تھے اور فصل دوسری مین ابن عمرؓ سے آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جر منہا شیئا خیلاء الحدیث اور حدیث اول مین بھی ابن عمرؓ سے کہ پہلے اس حدیث سے گذری مطلق کپڑا واقع ہوا اور عزیمت یعنی اولویت ازار مین نصف پنڈلی تک ہے اور ازار آنحضرتؐ کی ایسی ہی تھی اور رخصت ٹخنون سے اوپر تک ہے اور حکم دامن قبا و پیراہن کا بھی یہی ہے اور سُنّت آستینون مین بند دست تک ہے اور اسبال عمامہ مین ساتھ چھوڑنے شملہ کے ہے زیادہ عادت سے عرض مین اور طول مین اور نہایت اسکی نصف پشت تک ہے اور زیادہ اس سے بدعت اور داخل درازی ممنوع کی ہے اور یہ فراخی اور درازی کہ بعض شہرون عرب کے مین متعارف ہوئی ہے خلاف سنت سے ہے اور جو درازی کہ بطریق تکبر کے ہے حرام ہے اور جو کہ بطریق عرف و عادت کے شائع ہو مکروہ ہے اور درازی عورتون کے لیے بھی حرام ہے لیکن جائز ہے بقدر ایک بالشت کے یا دو بالشت کے زیادہ بہ نسبت مردون کے بلکہ مستحب ہے بقدر ستر کے کذا جاء فی حدیث ام سلمۃؓ ۲ح **تنبیہ** کہتا ہے مؤلف

علیہ وسلم نے پہنا جبہ رومی تنگ آستینوں کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایک اور روایت میں آیا ہی کہ آستینیں ایسی تنگ تھیں کہ جب وضو کرنے لگے تو آستینیں چڑھ نہ سکیں آستینوں کے نیچے سے ہاتھ نکالے دھونے کیلیے اور یہ بھی آیا ہی کہ یہ ماجرا سفر کا ہی اور کہا بعضوں نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہیں تنگ آستینیں بنانی سفر میں نہ حضر میں اسلیے کہ آستینیں صحابہ رضی اللہ عنہم کی فراخ تھیں اور کہا ابن حجر نے کہ قول ائمہ کا اسمیں یہ ہی کہ اقسام بدعات مذمومہ سے ہی فراخ کرنا آستینوں کا انتہا اور ممکن ہی یہ کہ حمل کیا جاوے قول ائمہ کا اوپر فراخی مفرط یعنی زائد از حد کے اور صحابہ سے جو منقول ہی وہ محمول ہی فراخی غیر مفرط پر اسلیے کہا ہی منتقی میں کہ وہ کتب ائمہ ہمارے کے سے ہی مستحب ہی فراخی آستین کی بقدر ایک بالشت کے **نوع** **وَعَنْ** اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَاِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی بردہ سے کہ کہا نکالی طرف ہمارے حضرت عائشہ نے ایک چادر پیوند کی ہوئی اور ایک تہبند موٹا اور کہا قبض کی گئی روح مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو کپڑوں میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت نے جو دعا کی تھی اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا یہ اسکا اثر تھا اور اس حدیث سے معلوم ہوئی بے رغبتی دنیا کی اور دنیا کے زرق برق سے لیس لازم ہی امت کو پیروی کریں حضرت کی ہر خصلت میں **نوع** **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمًا حَشْوُهُ لِيْفٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھا بچھونا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ سوتے تھے اُس پر چمڑے کا بھرا ہوا اُسکے اندر پوست کھجور کا یعنی روئی کی جگہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور شمائل ترمذی میں آیا ہی حضرت حفصہؓ سے کہ تھا بچھونا حضرت کا ٹاٹ کا **نوع** **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ وِسَادُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَتَّكِئُ عَلَيْهِ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهُ لِيْفٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھا تکیہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ تکیہ کرتے اُس پر چمڑے کا بھرا ہوا اُسکا پوست خرما تھا نقل کی یہ مسلم نے **ف** تکیہ کرتے یعنی تکیہ لگا کر بیٹھتے یا سوتے وقت سر کے نیچے رکھتے اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی بنانا بچھونے کا اور تکیہ کا واسطے سونے اور آرام کے لیکن بطریق اسراف اور انہماک کے تنعم میں نہو اور آنحضرتؐ دوست رکھتے تھے تکیے کو اور تکیہ کرتے تھے اُسپر اور فرمایا کہ اگر خوشبو اور تکیہ کوئی دے تو رد نہ کرے اور ان احادیث سے اور مانند انکی سے معلوم ہوا کہ طریقہ آنحضرتؐ کا یہ تھا کہ زہد کرتے تھے دنیا میں اور اعراض کرتے تھے متاع اور لذت دنیا سے اور لباس بھی موٹا اور گھٹیا اور برا پہنتے اور آیا ہی کہ لباس جیسا میسر ہوتا پہنتے اور تکلف نہ کرتے اور کبھی بیان جواز کے لیے کپڑا نفیس وقیمتی بھی پہنا ہی لیکن فی الفور کسی کو بخشدیا اور قید رکھنی نفیس کپڑے کی اور عادت پکڑنی اُسکی اور تکلف کرنا اُسمیں خلاف سنت ہی اگرچہ اصل اباحت رکھتا ہی اور اگر کپڑا موٹا اور حقیر بسبب بخل اور خست کے یا واسطے اظہار زہد کے یا طمع اور سوال کے لوگوں سے بطریق ریا وسمعہ کے پہنے ہیچ ہی بلکہ اکثر اہل خیر ودیانت نے بقدر ستر حال وعفت اور اظہار غنا کے کپڑے نفیس پہنکر اپنے تئیں چشم اغیار سے چھپایا ہی اور حاصل یہ کہ اگر بطور اسراف وتکبر کے نہو تو نہیں مضائقہ اُس کا اور میانہ روی ہر جگہ محمود ہی **نوع** **وَعَنْهَا** قَالَتْ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ فِيْ بَيْتِنَا فِيْ حَرِّ الظَّهِيْرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِاَبِيْ بَكْرٍ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا اُسوقت کہ تھی ہم بیٹھے ہوئے اپنے گھر میں بیچ گرمی دوپہر کے کہا کہنے والے نے واسطے ابو بکر صدیقؓ کے یہ ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آنیوالے ڈھانکے ہوئے سر اپنا چادر کے کونے سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ڈھانکنا سر کا تھا واسطے گرمی دھوپ کے یا اسواسطے کہ نہ پہچانے حضرت کو کوئی اور یہ حدیث ایک ٹکڑا ہی حدیث ہجرت کا کہ بعد از قصہ بیعت العقبہ کے آنحضرتؐ منتظر تھے حکم ہجرت کے مکہ سے اور حضرت ابو بکرؓ التماس رفاقت کی اس سفر میں حضرت سے رکھتے تھے اور آنحضرتؐ فرماتے تھے کہ اگر حکم ہجرت کا ہوگا تو ایسا ہی ہوگا ناگاہ حکم ہجرت کا ہوا پس آنحضرتؐ دوپہر کو حضرت ابو بکرؓ کے گھر میں رونق افزا ہوے اور خبر دی کہ حکم ہجرت کا پہنچا اور حکم ہوا کہ نکلو میں اور تو رفیق ہو گا پس رات کو کھڑکی کی راہ سے کہ بیچ دیوار گھر ابو بکرؓ کے تھی طرف جبل ثور کے کہ بیچ جانب اسفل مکہ کے ہی نکلے اور غار ثور میں داخل ہوے الی آخر القصۃ **نوع** **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَاَتِهٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکو ایک بچھونا واسطے مرد کے اور دوسرا بچھونا واسطے عورت اُسکی کے اور تیسرا واسطے مہمان کے اور چوتھا واسطے شیطان کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی آدمی

له اور صحابی سے فراخی آستینوں سے … ابن حجر نے اور یہی … بعض کے لیے ہیں اور … بہت سی بیان تفریط … سے جو چاہیے … ۱۲ ع … کذا فی الصراح ۱۲ … سے یعنی لباس … اور لباس … ۱۲ منہ

کہا اُسنے منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پیئیں ہم بیچ باسن چاندی اور سونے کے اور یہ کہ کھاویں ہم اُسمیں اور منع کیا پہننے حریر اور دیباکے سے کہ ایک قسم ہے ریشمی کپڑے کی اور یہ کہ بیٹھیں ہم اُسپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیان استعمال کرنے ظروف وغیرہ چاندی سونے کا اور حریر کا اوپر گذر چکا ہے اور فتاوی قاضی خان میں لکھا ہے کہ جیسے استعمال حریر کا بالغ کو حرام ہے ایسے ہی حرام ہے پہنانا اُسکا لڑکوں کو اور گناہ ہوتا ہے پہنانیوالیکو اور کہا امام ابو حنیفہ نے کہ نہیں مضائقہ ہے حریر کے بچھانیکا اور سونیکا اُسپر اور اسی طرح اگر تکیے اور پردے حریر کے ہوں تو نہیں مضائقہ اور کہا امام ابو یوسف اور امام محمد نے کہ یہ سب مکروہ ہیں اور حاصل یہ کہ نہی اس حدیث کی محمول ہے تحریم پر نزدیک صاحبین کے اور نزدیک امام صاحب کے تنزیہ پر جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے ساتھ قول لاباس کے اسلیے کہ پرہیزگار وہ شخص ہے کہ چھوڑدے مالا باس بہ کو بخوف اسکے کہ ہو اسمیں باس اور یہی معنی ہیں اس حدیث مشہور کے دع ما یریبک الی مالا یریبک پس ابو حنیفہ کو نہیں حاصل ہوئی دلیل قطعی اوپر ہونے اس نہی کے تحریمی اور نصوص تحریم پہننے حریر کی نہیں مشتمل اسکو اسلیے کہ بیٹھنے پر نہیں اطلاق کیا جاتا ہے پہننا پس اسلیے حکم کیا ساتھ تنزیہ کے **ع** وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ فَبَعَثَ بِهَا اِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا بھیجا گیا واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک جوڑا یعنی تہبند اور چادر ریشمی خطدار پس بھیجا اُسکو طرف میرے پس پہنا میں نے اُسکو پس پہچانا میں نے غصہ بیچ چہرۂ مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا کہ تحقیق میں نے نہیں بھیجا تھا اُسکو طرف تیرے تاکہ پہنے تو اُسکو سواے اِسکے نہیں کہ بھیجا تھا میں نے اُسکو طرف تیرے تاکہ پھاڑکر اُسکو اوڑھنیاں کرکر تقسیم کرے درمیان عورتوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پہنا حضرت علیؓ نے یہ سمجھکر کہ حضرتؐ نے پہننے کیلیے بھیجا ہے اگر نہ جائز ہوتا پہننا اُسکا تو حضرتؐ کاہیکو بھیجتے اور حضرتؐ غصہ ہوے اگر تاکمال ریشمین ریشم تھا اسلیے خفا ہوے کہ کیوں نہ سوچے وہ کہ یہ لباس متقیوں کا نہیں ہے یعنی اگرچہ ریشم اُسمیں اسقدر تھا کہ جائز تھا پہننا اُسکا لیکن انکی شان سے بعید تھا پہننا اُسکا **ع** وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّهٗ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَيْنِ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْ اَرْبَعٍ اور روایت ہے عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ریشم کے پہننے سے مگر اسقدر یعنی بقدر دو انگشت کے اور اُٹھائیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں اُنگلیاں اپنی بیچ کی اور شہادت کی اور ملایا اُن دونوں کو یعنی اسقدر حریر اگر لباس میں ہو مباح ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہ ہے کہ خطبہ فرمایا حضرت عمرؓ نے بیچ جابیہ کے کہ نام ہے ایک شہر کا شام میں پس کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہننے ریشم کے سے مگر بقدر دو انگشت یا تین انگشت یا چار انگشت کے **ف** پہلی روایت سے مباح ہونا حریر کا مقدار دو انگشت کے معلوم ہوا اور دوسری روایت سے معلوم ہوا کہ چار انگشت تک ہے معلوم ہوا کہ چار انگشت تک جائز ہے اور یہی مذہب ہے جمہور علما کا **ع** وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا اَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةٍ لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ وَقَالَتْ هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى نَسْتَشْفِيْ بِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اسماؓ بیٹی ابوبکرؓ کی سے یہ کہ اُنھوں نے نکالا جبہ طیلسان کا کسروانی اُسمیں ٹکڑا ریشمی ٹکا ہوا تھا گریبان پر یعنی بطور سنجاف کے اور دیکھیں میں نے دونوں کشادگیاں اُسکی ٹکی ہوئیں ساتھ ریشمی کپڑے کے اور کہا اسماؓ نے کہ یہ ہے جبہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ تھا نزدیک عائشہؓ کے پس جبکہ وفات کی گئیں حضرت عائشہؓ لیا میں نے اُسکو یعنی مجکو پہنچا وہ میراث میں اسلیے کہ یہ بہن تھیں حضرت عائشہؓ کی اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے اُسکو یعنی کبھی کبھی اور ہم دھوتے ہیں اُسکو واسطے بیماروں کے طلب کرتے ہیں شفا ساتھ اُسکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** طیالس ساتھ زیر لام کے جمع طیلسان مفتوح اللام کی ہے کہ وہ معرب تالسان کا ہے یعنی چادر کے کہ صوف سیاہ کی ہوتی ہے اور یہ جبہ سیاہ مدور ہوتا ہے اور کسروانیہ نسبت ہے طرف کسریٰ کے ساتھ زیر کاف کے اور بعضوں نے کہا ساتھ زبر کاف کے معرب خسرو کہ لقب ہے بادشاہ فارس کا اور دونوں کشادگیاں اُسکی کہ ایک آگے ہوتی ہے اور ایک پیچھے جیسے کہ

اس کتاب کا کہ اسوقت اس عاجز کے خیال مین آیا کر تو جو ہر حدیث مین ترجمہ کرتا ہو اس عبارت کا مثلاً عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد اتمام ترجمہ حدیث کے اس عبارت کا ترجمہ لکھتا ہو رواہ الترمذی مثلاً اس سے کتاب بہت دراز ہوئی جاتی ہو اور ان عبارتون کا ترجمہ بارہا گذر چکا ہو پس اکتفا کر نفس حدیث کے ترجمہ پر اور باقی کا ترجمہ چھوڑ دی کہ جو ذرا بھی شعور رکھتا ہو گا وہ آپ سمجھ لیگا لیکن ہان جہان عبارت مشکل اور نئی وضع کی ہو اُسکا ترجمہ کر چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق رحمہ اللہ نے بھی ایسا ہی کیا ہو اور مولانا اسحق صاحب کہ مترجم اسکے ہین اُنھون نے بھی اسی طرح لکھوایا تھا اول نسخہ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ اَوْ يَمْشِيَ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ وَّاَنْ يَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ اَوْ يَحْتَبِيَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو جابرؓ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھاوے آدمی بائین ہاتھ سے یا چلے ایک پاپوش مین اور یہ کہ لپیٹے بدن پر کپڑا کہ ہاتھ بھی اندر آجاوین یا گوٹ مار کر بیٹھے ایک کپڑے مین اس حالت مین کہ کھولے ہوئے ہو ستر اپنا ف نہی بائین ہاتھ سے کھانیکی تنزیہی ہو اور بعضون نے کہا تحریمی ہو اور ایک جوتے سے چلنے مین بدہیئتی اور خلاف وقار ہو اور اگر جوتا بلند ہو گا تو باعث لغزش قدم اور گر پڑنے کا زمین پر ہو گا اور لپیٹے بدن پر کپڑا یعنی چادر وغیرہ اسطرح اوڑھے کہ تمام بدن ڈھک جاوے کہ ہاتھ بھی اندر ہی رہین اور کوئی طرف کپڑے کی اُٹھا دے نہین کہ ہاتھ اُس سے نکال سکے اور نہی اس سے اسلیے ہو کہ اسطرح کا اوڑھنے والا ہو جاتا ہو مانند طوق پہنائے گئے کے اور اسطرح کے اوڑھنے کو عرب مین صماء کہتے ہین اسلیے کہ بند کر دیتا ہو منافذ کو جیسے کہ صخرہ صما کہتے ہین پتھر سخت کو کہ اسمین بار یہ گی و شگاف بالکل نہو اور ابن ہمام نے شرح ہدایہ مین لکھا ہو کہ مکروہ ہو اشتمال صما کا زمین اور وہ یہ ہو کہ لپیٹ لیوے ساتھ ایک کپڑے کے سر اپنا اور تمام بدن اپنا اور نہ چھوڑی جگہ ہاتھ کے نکلنے کی اور امام محمدؒ کے نزدیک شرط ہو یہ کہ ازار نہ پہنے ہو اور اورون کے نزدیک یہ شرط نہین اور نووی نے شرح مسلم مین لکھا ہو کہ فقہا اشتمال صما اُسکو کہتے ہین کہ لپیٹ لیوے بدن پر ایک کپڑا کہ اُسکے ساتھ دوسرا کپڑا نہو پھر ایک جانب اُسکی اُٹھا کر کندھے پر رکھ لیوے اور یہ حرام ہو بسبب اسکے کہ کھلجاتا ہو بعض ستر انتہی اور حاصل یہ ہو کہ اگر متحقق ہو اس سے کھلنا ستر کا تو وہ حرام ہو اور اگر احتمال ہو کھلنے ستر کا تو وہ مکروہ ہو اور گوٹ مار کر بیٹھنا اسکو کہتے ہین کہ دونون چوتڑون پر بیٹھے اور پنڈلیان کھڑی کرلے اور دونون ہاتھ انپر لپیٹ لیوے یا کپڑا پیٹھ اور دونون پنڈلیون پر لپیٹ لے پس اسطرح بیٹھنا اسصورت مین منع ہو کہ فقط چادر ہی اُسکے پاس ہو کہ اگر لپیٹے گا تو ستر کھلجاویگا ورنہ جائز ہو بلکہ مستحب ہے غیر حالت صلوۃ مین کہ آنحضرت کعبہ کے سامنے گوٹ مار کر ساتھ چادر کے اور ساتھ ہاتھ کے بھی بیٹھے تھے اور اگر چادر وسیع ہو ایسی کہ اُسکے لپیٹنے سے ستر نہ کھلے جائز ہو نوع دوم وَعَنْ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَّابْنِ الزُّبَيْرِ وَاَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو عمرؓ اور انسؓ اور ابن زبیرؓ اور ابی امامہؓ سے اُنھون نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس شخص نے پہنا ریشم یعنی غیر مشروع دنیا مین نہین پہنیگا اُسکو آخرت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف محمول ہو حلال جاننے والے پر یا زجر و تہدید پر یا ایک مدت پہلے داخل ہونے جنت کے اسلیے کہ اہل جنت کا لباس جنت مین حریر ہو گا اور کہا حافظ سیوطی ذکر تاویل اسکی اکثرون کے نزدیک یہ ہو کہ نہین داخل ہو گا یہ جنت مین ساتھ سابقین فائزین کے اور موید ہو اسکی وہ روایت کہ نقل کی ہو احمد نے جویریہ سے من لبس الحریر فی الدنیا البسہ اللہ یوم القیمۃ ثوبا من نار وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سواے اسکے نہین کہ پہنتا ہو ریشم دنیا مین وہ شخص کہ نہین حصہ اسطے اُسکے آخرت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی نہین حصہ اسطے اُسکے اعتقاد آخرت سے یا نہین ہو حصہ پہننے حریر کے سے آخرت مین جیسے کہ اوپر کی حدیث مین فرمایا لم یلبسہ فی الآخرۃ پس ہو گا کنایہ نہ داخل ہونے سے جنت مین بموجب قول اللہ تعالی کے وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ پس اسصورت مین کافر کے حق مین تو ظاہر ہو اور مومن کے حق مین بطریق تغلیظ کے ہو کہ نہین داخل ہو گا ابتدائً یا نہین داخل ہو گا بغیر اسکے کہ عذاب پاجاویگا ساتھ کپڑے آگ کے بدکارون کے ساتھ نوع وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّشْرَبَ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ اَنْ نَّاْكُلَ فِيْهَا وَعَنْ لُّبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَاَنْ نَّجْلِسَ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو حذیفہؓ سے

صلی اللہ علیہ وسلم القمیص رواہ الترمذی وابوداود۔ روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا تھا بہت محبوب کپڑوں میں طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیراہن نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف اس لیے کہ اس سے اعضا خوب ڈھکتے ہیں اور سبک ہوتا ہے بدن پر اور پہننے والا اسکا بہت متواضع ہوتا ہے اور جو چیز محبوب و مرغوب حضرتؐ کے نزدیک ہوگی البتہ اس میں اسرار اور انوار ہونگے کہ غیر اسکے میں نہ ہونگے جیسے کہ حکم تمام مستحبات کا ہے ۱۲ شرح وعن اسماء بنت یزید قالت کان کم قمیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الرسغ رواہ الترمذی وابوداود وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے اسما بیٹی یزید کی سے کہ کہا تھی آستین کرتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پونہچے تک نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف بعضی روایتوں میں سر انگشت تک بھی آستین حضرتؐ کی آئی ہے اور آیا ہے کہ کرتا حضرتؐ کا ٹخنے سے اونچا تھا ۱۲ شرح ع وعن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لبس قمیصا بدأ بمیامنہ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ پہنتے قمیص شروع کرتے ساتھ داہنی طرف قمیص کے نقل کی یہ ترمذی نے ف میامن جمع میمنہ کی ہے یعنی جانب یمین کے اور لفظ جمع کا لانا اس سبب سے ہے کہ جانب یمین یعنی داہنے قمیص کی شامل آستین کو ہے اور اس چیز کو کہ اس میں ہے نیچے تک یعنی گلے وغیرہ کو ۱۲ شرح وعن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ازرۃ المؤمن الی انصاف ساقیہ لا جناح علیہ فیما بینہ وبین الکعبین ما اسفل من ذلک ففی النار قال ذلک ثلث مرات ولا ینظر اللہ یوم القیمۃ الی من جر ازارہ بطرا رواہ ابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حالت پسندیدہ بیچ تہبند باندھنے مومن کے آدھی پنڈلیوں تک ہے یعنی اولیٰ تو یہ ہے اور نہیں گناہ مومن کامل پر بیچ تہبند کے درمیان آدھی پنڈلیوں اور درمیان ٹخنوں کے اور جو چیز کہ ہو نیچے اسکے پس بیچ آگ کے ہے کہا یہ تین بار اور نہیں دیکھے گا اللہ تعالیٰ دن قیامت کے طرف اس شخص کے کہ دراز کرے تہبند اپنا مارے تکبر کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے وعن سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جر منہا شیئا خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہے سالمؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی عبداللہ بن عمرؓ سے انھوں نے نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا درازی بیچ تہبند کے اور پیراہن کے اور پگڑی کے ہے جو شخص کہ لٹکا کر کھینچے ان میں سے کچھ از راہ تکبر کے نہیں نظر کریگا اللہ طرف اسکے دن قیامت کے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یعنی درازی کہ حرام و مکروہ ہے فقط ازار ہی میں نہیں جیسے کہ مشہور ہے بلکہ پیرہن و عمامہ میں بھی ہوتی ہے چنانچہ بیان ہر ایک کی درازی کا بیچ شرح حدیث ابی ہریرہؓ کے پہلی فصل میں ہو چکا ہے ۱۲ ح وعن ابی کبشۃ قال کان کمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطحا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث منکر اور روایت ہے ابی کبشہؓ سے کہ کہا اسنے تھیں ٹوپیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں کے سر سے لگی ہوئیں نہ بلند نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث منکر ہے ف کہا اکثر شارحین نے کمام ساتھ زیر کاف کے جمع کمہ کی ہے ساتھ پیش کاف کے جیسے قباب جمع قبہ کی اور کمہ کہتے ہیں ٹوپی مدور کو کذا فی القاموس اور بطح ساتھ پیش ب کے اور جزم ط کے جمع بطحا کی ہے بمعنی زمین مستوی سنگستان کے یعنی تھیں ٹوپیاں انکی مدور اور مبسوط لگی ہوئی سر سے نہ دراز و بلند کھڑی ہوئی اوپر ہوا کی طرف کو اور بعضوں نے کہا کمام جمع کم کی ہے بمعنی آستین کے جیسے قفاف ساتھ زیر قاف کے جمع قف مضموم القاف کی ہے بمعنی زمین بلند کے اور بطحا کے معنی اس صورت میں فراخ و کشادہ کے ہونگے اسلیے کہ زمین بطحا کشادہ بھی ہوتی ہے یعنی آستینیں انکی نہیں تھیں رومی یا ہندی بلکہ تھیں چوڑی مقدار بالشت کے ۱۲ ح ع وعن ام سلمۃ قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین ذکر الازار فالمرأۃ یا رسول اللہ قال ترخی شبرا فقالت اذا تنکشف عنہا قال فذراعا لا تزید علیہ رواہ مالک وابوداود والنسائی وابن ماجۃ وفی روایۃ الترمذی والنسائی عن ابن عمر فقالت اذا تنکشف اقدامہن

بعضے جُبّون مین معلوم ہو کہ آگے پیچھے دامن مین چاک کھُلے ہوتے ہین پس راوی کہتا ہو کہ دیکھا مین نے دونون چاکون کو کہ انپر سنجاف حریر کی ٹکی ہوئی تھی اور غرض اسماؔ کی نکالنے اس جُبّہ کے سے اور دکھانے اسکے سے لوگون کو ظاہر کرنا نعمت و برکت کا اور ہونا اسکا نزدیک انکے تھا اور بیان کرنا اسکا کہ جُبّے پر اگر اسطرح ریشمی سنجاف ٹکی ہو تو جائز ہو پہننا اسکا اور حضرت نے پہنا ہو اور اگر کوئی کہے کہ دوسری فصل مین عمران بن حصین سے حدیث آئی ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پہنتا مین قمیص ریشمی سنجاف کا پس یہ حدیث منافی اسکے ہو جواب اس اشکال کا یہ ہو کہ حدیث عمران کی محمول ہو اسپر کہ قدر سنجاف ریشمی کی زیادہ چار انگشت سے ہو اور اس حدیث مین کم اس سے یا یہ کہ حدیث عمران کی مین بیان ورع کا ہو اور حدیث اسماؔ مین اصل جواز اور بعضون نے کہا کہ تجمل و ترفہ قمیص مین جُبّہ سے زیادہ ہوتا ہو جیسے کہ معمول ہے اور دھوتے ہم اسکو یعنی پلاتے پانی دھویا ہوا اسکا اور طلب کرتے شفا ساتھ پانی اسکے کے یا ساتھ نفس جُبّہ کے ساتھ رکھنے اسکے کے سر پر اور آنکھون پر اور ساتھ برکت حاصل کرنے کے ساتھ لگانے ہاتھ کے اور بوسہ دینے کے واللہ اعلم ترجمہ ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَیْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِیْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ لِحِکَّۃٍ بِھِمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّھُمَا شَکَوَا الْقَمْلَ فَرَخَّصَ لَھُمَا فِیْ قُمُصِ الْحَرِیْرِ اور روایت ہو انسؓ سے کہ کہا رخصت دی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے زبیرؓ اور عبد الرحمن بن عوف کے بیچ پہننے ریشم کے واسطے کھجلی کے کہ تھی ان دونون کو یعنی کھجلی بسبب جوؤن کے تھی جیسے کہ آگے کی روایت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہو کہ کہا انسؓ نے یہ کہ ان دونون نے شکایت کی جوؤن کی پس رخصت دی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو بیچ پہننے کرتے ریشمی کے **ف** موجز مین لکھا ہو کہ ریشم گرم اور مفرح ہو پہننا اسکا دفع کرتا ہو جوؤن کو ترجمہ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیَّ ثَوْبَیْنِ مُعَصْفَرَیْنِ فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہٖ مِنْ ثِیَابِ الْکُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْھُمَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قُلْتُ اَغْسِلُھُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْھُمَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے کہ کہا دیکھے مجھپر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو کپڑے کسنبہ کے رنگے ہوئے پس فرمایا کہ تحقیق یہ کفار کے کپڑون سے ہین کہ نہین تمیز کرتے وہ حلال و حرام مین اور نہین فرق کرتے ہین لباس مردون اور عورتون کے بیچ پس نہ پہن تو انکو اور ایک روایت مین ہو کہ کہا عبد اللہ نے کہا مین نے دھوڈالونگا مین انکو فرمایا حضرت نے بلکہ جلادے انکو نقل کی یہ مسلم نے **ف** لکھا ہو شارحین نے کہ مراد آنحضرت کی جلانے سے مبالغہ ہو بیچ نکالنے اسکے کے پاک سے ساتھ ہیچ کے یا ہیہ کے غرض کہ جس طرح ہو اپنے سے جُدا کرنا چاہیے اور حکم دھونے کا اس سبب سے نہ کیا کہ کپڑا کسنبا اگرچہ مردون کو حرام و مکروہ ہو لیکن عورتون کے لیے مکروہ نہین پس اسکے دھونے مین ضائع کرنا مال کا ہو پس یا تو اپنی عورتون کو دیدے یا بیچ ڈالے یا اور عورتون کو دیدیوے کہ وہ اس سے فائدہ اُٹھاوین اور ایک روایت مین آیا ہو کہ عبد اللہ بن عمرو بنظر ظاہر امر کیطرف گئے اور ان کپڑون کو جلادیا جب دوسرے دن حضرت کے پاس حاضر ہوے حقیقت حال سے خبر دی فرمایا کیون نہ پہنایا تونے ان کپڑون کو اپنی عورتون کو اس لیے کہ روا ہو پہننا اسکا عورتون کو اور بقرینہ اس روایت کے حمل کیا ہو شارحین نے جلانے کو اوپر خلاف ظاہر کے اور یہ جو بعضون نے کہا ہو کہ امر جلانے کا مبالغہ ہو بیچ کھو دینے اثر اسکے کے یہ خلاف روایت و درایت کے ہو **تنبیہ** بیچ پہننے کسنبی کے علما کو اختلاف ہے بعضے اسکو مطلق حرام جانتے ہین اور بعضے مباح اور بعضے کہتے ہین کہ اگر بعد بُننے کے رنگا ہو حرام ہو اور اگر پہلے رنگنے کے بُنا ہو مباح ہو اور بعضے کہتے ہین کہ اگر بو اسکی زائل ہوئی ہو مباح ہو ورنہ حرام اور بعضے کہتے ہین کہ پہننا اسکا مجالس مین مکروہ ہو اور اگر گھر مین پہنے درست ہو اور مختار مذہب حنفی مین کراہت تحریمی ہو اور نماز اس سے مکروہ اور بیچ رنگ سُرخ کے سوائے کسنبی کے بھی اختلاف ہو اور شیخ قاسم حنفی نے کہ بڑے علمائے متاخرین مصر سے ہین اور اُستاد قسطلانی کے ہین فتویٰ دیا ہے کہ حرمت بسبب رنگ کے ہو پس ہر سُرخ رنگ حرام و مکروہ ہو واللہ اعلم ترجمہ **وَسَنَذْکُرُ** حَدِیْثَ عَائِشَۃَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاۃٍ فِیْ مَنَاقِبِ اَھْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور ذکر کرینگے ہم حدیث حضرت عائشہ کی کہ سرا اسکا یہ ہو خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ بیچ مناقب اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ اَحَبُّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

اور کبھی ایک سرا دستار کا دستار میں اُڑس لیتے اور چھوڑتے سرا دوسرا اور شملہ آنحضرت کا اکثر پیٹھ پیچھے ہوتا تھا اور کبھی داہنی طرف اور کبھی دو شملہ ہوتے درمیان دو مونڈھوں کے اور چھوڑنا شملہ کا بائیں طرف بدعت ہے کذا قیل اور ادنے مقدار شملہ کی چار انگشت ہے اور اکثر ہاتھ بھر اور دراز تر اسکی زیادہ اس سے بدعت ہے اور داخل اسبال و اسراف ممنوع کے اور اگر بطریق تکبر کے ہو حرام ہے و الا مکروہ و خلاف سنت اور لکھا ہے محدثین نے کہ تخصیص چھوڑنے شملہ کی بوقت نماز کے بھی موافق سنت کے نہیں اور صواب یہ ہے کہ چھوڑنا شملہ کا مستحب ہے اور سنن زوائد سے یہ مقابلہ سنن ہدی کے اور اسکے ترک میں گناہ و برائی نہیں اگرچہ اسکے فعل میں ثواب و فضیلت ہے اور بعضوں نے جو سنت موکدہ کہا ہے خلاف تحقیق کے ہے اور کتبوں میں کہا ہے مستحب ہے پہننا سیاہ کا اور چھوڑنا شملہ کا درمیان مونڈھوں کے و ہکذا فی غیرہ من کتب الحنفیۃ ۹ع **وَعَنْ** رُكَانَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَائِمِ اور روایت ہے رکانہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا فرق درمیان ہمارے اور درمیان مشرکین کے پگڑی باندھنی ہے ٹوپیوں پر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکے نہیں درست ف اس حدیث کو ابو داؤد نے بھی روایت کیا ہے اور سکوت کیا اس سے اور شاید کہ اسناد اسکی درست ہو یا حاصل ہو درستی بسبب دونوں کے اور عبارت حدیث کی دو احتمال رکھتی ہے ایک تو یہ کہ ہم دستار باندھتے ہیں ٹوپی پر اور مشرک دستار باندھتے ہیں بغیر ٹوپی کے اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ ہم دستار باندھتے ہیں ٹوپی پر اور وہ ٹوپی ہی فقط پہنتے ہیں بغیر عمامہ کے اور لکھا ہے شارحین نے کہ مراد معنی اول ہیں اسلیے کہ دستار باندھنی مشرکوں کی بتحقیق معلوم ہے اور پہننا نری ٹوپی کا غیر واقع ۱۰ح **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِيْ وَحُرِّمَ عَلٰى ذُكُوْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال کیا گیا سونا اور ریشم واسطے عورتوں کے میری امت سے اور حرام کیا گیا اوپر مردوں امت میری کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ف لفظ مرد شامل ہے لڑکوں کو بھی لیکن از بسکہ وہ مکلف نہیں ہیں حرام ہے پہنانا پہنانیوالوں پر اور مراد سونے سے زیور سونے کا ہے و الا ظروف سونے کے اور چاندی کے حرام ہیں مردوں اور عورتوں پر اور اسیطرح زیور چاندی کا مختص ہے ساتھ عورتوں کے مگر جسقدر کہ مستثنی ہے مردوں کے لیے قسم انگوٹھی وغیرہ سے ۱۱ح **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ عِمَامَةً اَوْ قَمِيْصًا اَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيْهِ اَسْاَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پہنتے کپڑا نیا نام لیتے اسکا ساتھ نام اسکے کے پگڑی یا کرتا یا چادر پھر کہتے یا الٰہی تیرے ہی لیے حمد ہے جو پہنایا تیرے نے مجکو اس قمیص کے تئیں یا الٰہی مانگتا ہوں تجھسے بھلائی اس کپڑے کی کہ خیریت سے بدن پر رہے اور کوئی آفت اسکو نہ پہونچے اور مانگتا ہوں بھلائی اس چیز کی کہ بنایا گیا ہے کپڑا اسکے لیے یعنی اسکو پہنکر طاعت تیری کروں اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری برائی اسکے سے اور برائی اس چیز کی سو کہ بنایا گیا ہے واسطے اسکے یعنی اسکو پہنکر گناہ نکروں نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف پہنتے نیا کپڑا ابن حبان اور خطیب اور بغوی نے روایت کیا ہے کہ جب آنحضرت ارادہ کرتے نیا کپڑا پہننے کا تو پہنتے اسکو دن جمعہ کے اور پگڑی یا کرتا الخ یعنی نام لیتے اسکا برابر ہے کہ ہوتا کپڑا پگڑی یا کرتا یا چادر یا اور کپڑا اور مقصود تعمیم ہے اور تخصیص بطریق تمثیل کے ہے اور نام اسطرح لیتے کہ کہتے رزقنی اللہ او اعطانی او کسانی ہذا العمامۃ و القمیص و الرداء یا کہتے ہذا قمیص اور رداء و عمامۃ اور اول ظاہر تر ہے ۱۲ع **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ

قَالَ فَيُرْخِيْنَ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا اسنے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوقت کہ بیان کیا آپنے حکم ازار کا
کہ دراز نہ کرنی چاہیے پس کیا کام کرے عورت اور کیا ہے حکم اسکے ازار کا یعنی اگر دراز نکرے تو کھلنا ستر کا لازم آتا ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے لٹکا دے اور دراز کرے عورت ازار اپنی ایک بالشت یعنی آدھی پنڈلیوں سے اور بعضوں نے کہا ٹخنوں سے پس کہا ام سلمہؓ نے ہوقت کھلا رہے گا
اس سے یعنی اگر بالشت بھر ازار زیادہ ہوگی تو بھی احتمال کھلنے ستر کا ہے بسبب دراز ی پنڈلی اسکی کے مثلاً فرمایا اگر کھلا ہے ستر اسکا اب بھی دراز کرے ایک گز
یعنی گز شرعی اور معنی یہ ہیں کہ دراز کرے بقدر ایک بالشت یا ایک گز کے کہ پونہچے یہ مقدار زمین تک تاکہ قدم ڈھکے رہیں پھر مبالغہ کیا بیچ نہی کے زیادتی سے
ساتھ قول اپنے کے کہ نہ زیادہ کرے عورت ایک گز پر نقل کی یہ مالک اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور بیچ ایک روایت ترمذی اور نسائی کے
ابن عمرؓ سے یوں آیا ہے پس کہا ام سلمہؓ نے اسوقت کھلے رہیں گے قدم انکے فرمایا پس لٹکاویں ہاتھ بھر نہ زیادہ کریں اسپر وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ
اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ فَبَايَعُوْهُ وَاِنَّهُ لَمُطْلَقُ الْاَزْرَارِ فَاَدْخَلْتُ يَدِيْ فِيْ جَيْبِ قَمِيْصِهِ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہے معاویہ بن قرہ سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے کہا اسنے کہ آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ساتھ ایک جماعت کے قوم مزینہ سے یعنی
واسطے بیعت اسلام کے پس بیعت کی انھوں نے حضرتؐ سے اس حال میں کہ حضرتؐ بیٹھے ہوئے تھے گھنڈیاں کھلے ہوئے پس داخل کیا میں نے ہاتھ اپنا
بیچ گریبان قمیص حضرتؐ کے پس ہاتھ پھیرا میں نے مہر نبوت پر نقل کی یہ ابوداؤد نے ف گریبان آنحضرتؐ کے پیراہن کا سینہ مبارک پر تھا چنانچہ بہت حدیثیں
دلالت کرتی ہیں اسپر اور شیخ جلال الدین سیوطی نے کہا کہ بعضے لوگ کہ انکو علم سنت کا نہیں گمان کرتے ہیں کہ رکھنا گریبان پیراہن کا سینہ پر بدعت ہے
یہ قول انکا باطل ہے ح وَعَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِلْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيْضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سمرہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہنو کپڑے سفید اس لیے کہ تحقیق وہ بہت پاک ہیں اور بہت پاکیزہ اور خوش تر
ہوتے ہیں اور کفن دو سفید اپنے مردوں کو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف بہت پاک ہوتے ہیں بسبب اسکے کہ بہت دھوئے جاتے
ہیں بسبب جلدی میلے ہونیکے بخلاف کپڑے رنگین کے کہ میل خوردہ ہوتا ہے اور اس سبب سے نہیں دھویا جاتا ہے مگر بعد دیر کے اور بہت پاکیزہ ہوتا ہے
بسبب نہ ملنے کے اور رنگوں میں اور خوشتر ہے بسبب میلان طبع سلیم کے طرف اسکے اور جہاں کہ ضرورت ہوتی ہے جیسے کہ اختیار کیا ہے بعض صوفیہ
نے کپڑا نیلا وغیرہ بسبب قلت محنت دھونے اسکے کے پس وہ خارج ہے ما نحن فیہ سے پھر جاننا چاہیے کہ سفید کپڑا افضل ہے کفن میں اس لیے کہ میت وارد
ہوتا ہے ملائکہ کے جیسے کہ پہننا اسکا افضل ہے واسطے اسکے کہ حاضر ہو محافل میں مانند داخل ہونیکے مسجد میں واسطے جمعہ اور جماعت کے اور ملاقات علما کے
اور اولیا اور بزرگوں کے لیکن عیدین میں بعضوں نے کہا کہ افضل ہے وہ کپڑا قیمتی زیادہ ہو نظر کرنے کر طرف اظہار مزید نعمت کے اور مؤید ہے اسکی وہ روایت کہ آنحضرتؐ
اوڑھتے تھے چادر سرخ خطوں کی عیدین میں اور جمعہ میں ح ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ
كَتِفَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پگڑی باندھتے
شملہ چھوڑتے پگڑی اپنی کا درمیان مونڈھوں اپنے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَمَّمَنِيْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبدالرحمن ابن عوف سے کہ کہا پگڑی بندھوائی مجکو پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس شملہ لٹکا دیا آگے میرے اور پیچھے میرے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی دونوں طرف شملہ چھوڑا سینہ پر اور پیٹھ پر جاننا
چاہیے کہ باندھنا عمامہ کا سنت ہے اور بہت حدیثیں اسکی فضیلت میں آئی ہیں اور آیا ہے کہ دو رکعتیں عمامہ سے بہتر ہیں ستر رکعتوں بلا عمامہ سے اور
جاننا چاہیے کہ چھوڑنا شملہ کا عمامہ میں افضل ہے ولیکن دائمی نہیں آنحضرتؐ کبھی شملہ چھوڑتے تھے اور کبھی نہ چھوڑتے تھے اور کبھی گردن سے نیچا ہوتا

له یہ حدیث ضعیف ہے ۱۲ مولانا

ساتھ سیاق حدیث کے ﴿ع﴾ ﴿ح﴾ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے اُسی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ مشابہت کرے ساتھ کسی قوم کے پس وہ اُنہیں سے ہے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** یعنی جو کوئی مشابہت کرے اپنے تئین ساتھ کفار کے مثلاً لباس وغیرہ میں یا ساتھ فساق و فجار کے یا ساتھ اہل تصوف و صلحا کے پس وہ انہیں سے ہے یعنی گناہ و خیر اُسکے لکھے جاتے ہین یہ کلمہ جامع ہے بہت سی باتون کو یعنی مشابہت عام ہے خواہ اخلاق مین ہو یا افعال مین ہو یا لباس مین ہو یا کھانے مین ہو یا پینے مین یا رہنے مین یا بولنے مین یا مکان بنانے مین وغیر ذلک ﴿ع﴾ ﴿ح﴾ **وَعَنْ** سُوَیْدِ بْنِ وَھْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَھُوَ یَقْدِرُ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ تَوَاضُعًا کَسَاہُ اللّٰہُ حُلَّۃَ الْکَرَامَۃِ وَمَنْ تَزَوَّجَ لِلّٰہِ تَوَّجَہُ اللّٰہُ تَاجَ الْمُلْکِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ مِنْہُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ حَدِیْثَ اللِّبَاسِ اور روایت ہے سوید بن وہب سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ تھا اولاد اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ نقل کی اُسنے اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑ دے کپڑا زیب و زینت کا پہننا اس حال مین کہ قادر ہو اُسپر اور ایک روایت مین لفظ تواضعًا کا زیادہ آیا ہے یعنی چھوڑ دے کپڑا زیب و زینت کا پہننا بسبب زہد اور تواضع اور کسر نفسی کی پہنا دیگا اُسکو اللہ تعالی جوڑا بزرگی کا یعنی بہشت کا جوڑا اُسکو دیگا کہ باعث رفعت و بزرگی کا ہوگا یا بزرگی اُسکو عطا فرمادیگا دنیا اور آخرت مین بحکم مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ کے اور جو کوئی نکاح کرے واسطے خدا کے پہناویگا اُسکو اللہ تاج بادشاہت کا نقل کی یہ ابو داؤد نے اور نقل کی یہ ترمذی نے حال اس حدیث سے حدیث لباس کی معاذ بن انس سے **ف** قادر ہو اُسپر یعنی اُس کپڑے کے پہننے پر اور ترک کیا ہو اللہ کے ڈر سے یا امید ملنے مرتبہ آخرت کی یا واسطے حقیر جاننے زینت دنیا کے اور نکاح کرے واسطے خدا کے یعنی نکاح کرے کسی ایسی عورت سے کہ وہ نہ اُسکے برابر ہو کفویت میں اور نہ عزت مین اور نہ غنا مین محض اللہ کی رضا کیلئے یا واسطے محفوظ رکھنے نفس کے فتنے سے اور محافظت دین کی اور طلب نسل کی ہو اور تاج بادشاہت کا یعنی بہشت مین تاج بادشاہت عطا فرماویگا اُسکو یا یہ کنایہ ہے توقیر اُسکی سے دنیا اور آخرت مین آئی حدیث لباس کی کہ من ترک لباس جمال آخر نہ حدیث تزوج کی یعنی من تزوج للّٰہ آخر تک ﴿ع﴾ ﴿ح﴾ **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّرٰی اَثَرُ نِعْمَتِہٖ عَلٰی عَبْدِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہے یہ کہ دکھلایا جاوے اثر نعمت اُسکی کا اوپر بندے اُسکے کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی جب دیوے اللہ تعالی بندے کو نعمت تو ظاہر کرے اُسکو یعنی کپڑے پہنے لائق حال اپنے کے بغیر مبالغہ اور اسراف کے بقصد اظہار نعمت و شکر گذاری اُسکے کے اور تا محتاج واسطے طلب کے وہ صدقات کے اُسکی طرف رجوع کریں نہ بقصد تکبر اور اترانے کے اس سے معلوم ہوا کہ چھپانا نعمت کا روا نہیں اور گویا موجب کفران نعمت کا ہے اور اسیطرح جو نعمت کہ اللہ تعالی بندے کو دیوے مثل علم و فضل کے چاہیے کہ ظاہر کرے اُسکو تا لوگ فائدہ اٹھاویں اُس سے اگر کوئی کہے اوپر کی حدیث مین رغبت دلائی ترک زینت پر اور اسمین رغبت دلائی زینت کرنے پر پس **فع** تعارض انمین کیونکر ہو جواب کہ رغبت دلائی ترک زینت پر تا کہ نہ اعراض کریں اُس سے وقت حاجت کے اور نہ تکلف کرے واسطے کپڑون کے جیسے کہ دیکھی جاتی ہے عادت لوگون کی یہانتک کہ علما و صوفیہ مین بھی پس جو شخص کہ پکڑے ترک زینت کو عادت باوجود قدرت کے نئے کپڑے پر اور نظافت پر پس نہیں اچھا اسلیے کہ خست و دناءت ہے ﴿ع﴾ ﴿ح﴾ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَائِرًا فَرَاٰی رَجُلًا شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُہٗ فَقَالَ مَا کَانَ یَجِدُ ھٰذَا مَا یُسَکِّنُ بِہٖ رَاْسَہٗ وَرَاٰی رَجُلًا عَلَیْہِ ثِیَابٌ وَّسِخَۃٌ فَقَالَ مَا کَانَ یَجِدُ ھٰذَا مَا یَغْسِلُ بِہٖ ثَوْبَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا آئے ہمارے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات کو پس دیکھا ایک شخص پراگندہ بال کو کہ پراگندہ تھے بال اُسکے سر کے پس فرمایا کیا نہیں پاتا یہ شخص اُس چیز کو کہ سمیٹے اور درست کرے ساتھ اُسکے بال سر اپنے کے اور دیکھا ایک اور شخص کو کہ تھے اُسکے بدن پر کپڑے میلے پس فرمایا کیا نہیں پاتا یہ شخص اُس چیز کو کہ دھوئے ساتھ اُسکے کپڑے اپنے نقل کی یہ احمد اور نسائی نے **ف** یعنی صابون وغیرہ یا پانی اور اس سے معلوم ہوا

مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّىْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ اور روایت ہے معاذ بن انسؓ سے کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کھاوے طعام پھر کہے سب تعریف ہے واسطے اُس اللہ کے کہ کھلایا مجکو یہ کھانا اور پونہچایا مجکو یہ کھانا بغیر حیلہ و بغیر قوت کے میری جانب سے بخشے جاتے ہین واسطے اسکے جو کچھ کہ پہلے کیے ہین گناہ یعنی صغیرہ نقل کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا ابو داؤد نے جو شخص کہ پہنے کپڑا پس کہے سب تعریف ہے واسطے اُس اللہ کے کہ پہنایا مجکو یہ کپڑا اور دیا مجکو بغیر حیلہ اور قوت کے میری جانب سے بخشے جاتے ہین واسطے اسکے اگلے پچھلے گناہ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ اِنْ اَرَدْتِ اللُّحُوْقَ بِىْ فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَاِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْاَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِىْ ثَوْبًا حَتّٰى تُرَقِّعِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ صَالِحُ بْنُ حَسَّانٍ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا فرمایا مجکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ اگر چاہتی ہے تو ملنا ساتھ میرے یعنی اتصال و پیوستگی چاہتی ہے ساتھ میرے دنیا اور آخرت مین بس چاہیے کہ کفایت کرے تجکو دنیا سے مانند توشہ سوار کے اور بچتی رہ ہمنشینی دولتمندونکی سے اور نہ پُرانا گن کپڑے کو اور نہ پھینکدے اسکو بسبب کہنگی کے یہانتک کہ پیوند کرے تو اسکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر یہ حدیث صالح بن حسان کی سے اور کہا محمد بن اسمعیل نے یعنی بخاری نے کہ صالح بن حسان منکر الحدیث ہے یعنی حدیث اسکی منکر ہے ف مانند توشہ سوار کے رغبت دلائی حضرتؐ نے اوپر قناعت کرنے کے تھوڑی سی چیز دنیا کی پر اور تخصیص سوار کی شاید اسلیے ہو کہ وہ تیز چلتا ہے منزل پر جلد پونہچتا ہے پس اسکو تھوڑا سا توشہ کافی ہے بخلاف پیادہ کے کہ سفر مین دیر لگتی ہے اسکو پس اسکو توشہ بہت لینا پڑتا ہے اور بچتی رہ الخ اس لیے کہ ہمنشینی انکی باعث ہوتی ہے محبت شہوات و لہوات کی اسی لیے فرمایا اللہ تعالی نے لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ الْاٰيَةَ اور ایک روایت مین آیا ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے بچو ہمنشینی موتے کی سے کہا گیا کہ وہ کون ہین یا رسول اللہ فرمایا اغنیا اور پیوند کرے تو پھر پہنے اسکو ایکبار اسمین رغبت دلائی اوپر کفایت کرنے کے کپڑے حقیر پر چنانچہ حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ ایام خلافت مین ایک روز خطبہ پڑھتے تھے بارہ پیوند کا تہبند باندھے ہوئے ۱۲ ع ح وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ اِيَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ نام اسکا ایاس بن ثعلبہ ہے کہا اسنے فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین سنتے تم کیا نہین سنتے تم یعنی سنو کہ تحقیق کہنگی کپڑون کی اور ترک کرنا زینت دنیا کا اخلاق ایمان سے ہے تحقیق کہنگی کپڑونکی اور ترک کرنا زینت دنیا کا اخلاق ایمان سے ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی تواضع لباس مین اور بچنا زینت دنیا سے اخلاق اہل ایمان سے ہے کہ ایمان لانا آخرت پر اور زینتون آخرت کی پر باعث اسکا ہوا ہے ۱۲ ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِى الدُّنْيَا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پہنے کپڑا شہرت کا دنیا مین پہناویگا اسکو اللہ تعالی کپڑا ذلت کا دن قیامت کے نقل کی یہ ترمذی اور احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف کپڑا شہرت کا الخ یعنی کپڑا جو کوئی پہنے نفیس بقصد اظہار عزت و تکبر کے کہ بسبب اسکے اپنے تئین لوگون مین معزز و مشہور کرنا چاہے اسکو اللہ تعالی پہناویگا کپڑا ذلیل و برا کہ ساتھ اسکے ذلیل و بے عزت کریگا اسکو دن قیامت کے اور اس سے یہ سمجھا گیا کہ جو کوئی اختیار کریگا کپڑا ذلت و تواضع کا اللہ تعالی کی خوشی کے لیے دنیا مین پہناویگا اسکو اللہ تعالی کپڑا عزت کا عقبی مین اور بعضون نے کہا کہ مراد شہرت کے کپڑے سے کپڑے حرام ہین کہ مباح نہین پہننا انکا اور بعضون نے کہا کہ وہ کپڑا مراد ہے کہ بقصد تکبر کے اور خوار رکھنے فقرا کے اور دل شکستہ کرنے انکے کے پہنے اور بعضون نے کہا کہ وہ کپڑا مراد ہے کہ بقصد مسخرگی اور ہنسلانے کے پہنے یا بقصد اظہار زہد و پارسائی کے پہنے اور بعضون نے کہا تاویل کیا ہے کپڑے کو ساتھ نفس اعمال کے کہ عمل کرے از راہ ریا کے اور اپنے تئین ساتھ اسکے مشہور کرنے اور اس مین شک نہین کہ وجہ اول ظاہر ہے اور انسب ہے ۱۲ ع ح

وقت نکلنے کے اپنے گھر سے اور جائز ہے جبکہ نہ نکلیں اور حدیث خبر ہے بمعنی امر کے اور معنی یہ ہیں کہ جو خوشبو مردوں کی بدون رنگ کے اور خوشبو عورتوں کی رنگ ہو نہ بو اور شمائل میں یوں آیا ہے کہ طیب مردوں کی وہ چیز ہے کہ ظاہر ہو بو اسکی اور پوشیدہ رنگ اسکا اور طیب عورتوں کی رنگ ظاہر اور بو پوشیدہ اور ظاہر یہاں بھی یہی مراد ہے اسلیے کہ طیب بغیر بو کے نہوگی پس اثبات بو اسکے لیے بیفائدہ ہوا و نفی اسکی غیر صحیح ع: ح **وَعَنْ** اَبِی رَیْحَانَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَاَنْ يَّجْعَلَ الرَّجُلُ فِیْ اَسْفَلِ ثِيَابِهٖ حَرِيْرًا مِّثْلَ الْاَعَاجِمِ اَوْ يَجْعَلَ عَلٰی مَنْكِبَيْهِ حَرِيْرًا مِّثْلَ الْاَعَاجِمِ وَعَنِ النُّهْبٰی وَعَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ وَلُبُوْسِ الْخَاتَمِ اِلَّا لِذِیْ سُلْطَانٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ریحانہ سے کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں سے دانتوں کے تیز کرنے سے اور گودنیسے اور بال کھاڑنیسے اور ہمخواب ہونے مرد کے سے ساتھ مرد کے بدون حائل ہونے کے کپڑے کے اور ہمخواب ہونے عورت کے سے ساتھ عورت کے بدون حائل ہونے کپڑے کے اور منع کیا اس سے کہ لگاوے مرد نیچے کپڑے کے ریشم یعنی استر ریشم کا مانند عجمیوں کے یا لگاوے مونڈھوں پر ریشمی کپڑا مانند عجمیوں کے اور منع کیا لوٹنے سے اور سوار ہونیسے اوپر زین چیتے کے چمڑے کے اور منع کیا پہننے چھاپ کے سے مگر واسطے صاحب حکومت کے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** دانتوں کے تیز کرنے سے عرب میں عورتیں بڑھیاں دانتوں کے سرے تیز کیا کرتی تھیں و باریک تا مشابہ جوانوں کے ساتھ ہوں اس سے حضرت نے منع فرمایا اور گودنیسے یعنی سوئی سے بدن گود کر نیل یا سرما بھرتی ہیں اس سے بھی منع فرمایا اور بال اکھاڑنیسے یعنی سفید بال ڈاڑھی و سر کے چننے یا اکھاڑنے بال ڈاڑھی و ریشوں کے واسطے زینت کے یا عورتیں جو بال چہرے پر سے اکھاڑیں یعنی پیشانی کے بال چننے اس سے بھی حضرت نے منع فرمایا اور سبب منع کا ان چیزوں سے یہ ہے کہ لازم آتی ہے تغیر خلقت الٰہی کی اور ارتکاب ہوتا ہے تکلف مذموم کا اگرچہ عورتوں کو زینت حلال ہے لیکن ان تکلفات سے منع فرمایا اور بعضوں نے بالوں کے اکھیڑنے کو ساتھ اکھیڑنے بالوں سر اور ڈاڑھی وقت مصیبت کے تفسیر کیا ہے اور ہمخواب ہونے مرد کے سے آخر یعنی دونوں ایک کپڑے میں ننگے سوویں اور ظاہر اطلاق ہے اور احتمال یہ بھی ہے کہ ہو نہی مقید ساتھ اس حال کے کہ نہوں دونوں ستر ڈھکے ہوئے اور ایسے ہی دونوں احتمال عورتوں کے حق میں ہیں اگر خوف فتنہ اور فساد کا ہو خود ظاہر ہوا اور بغیر اسکے بھی خالی ترک ادب اور بیحیائی سے نہیں اور استر ریشم کا آخر یعنی ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے مردوں کو خواہ ابرہ ہو ریشمی خواہ استر روایت صحیح یہی ہے اور مونڈھوں پر ریشمی کپڑے سے مراد علم حریر ہے زیادہ چار انگشت سے اور ہو سکتا ہے کہ مراد ڈالنا کپڑے حریر کا ہو مانند دوپٹے کے کندھے پر بطریق تکبر کے اور چیتے کے چمڑے پر سوار ہونیسے اسلیے منع فرمایا کہ مشابہت متکبرین کے ساتھ ہوتی ہے اور بعضے مشائخ نے لکھا ہے کہ بیٹھنا اوپر چمڑے چار پایوں اور درندوں کے موجب وحشت اور تفرقہ وقت کا ہے اور واسطے صاحب حکومت کے مانند بادشاہ اور قاضی و امیر وغیرہ کے یعنی پہننا چھاپ کا بغیر احتیاج کے محض زینت کے لیے مکروہ تنزیہی ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ منسوخ ہے بدلیل اسکے کہ صحابہ پہنتے تھے حضرت کے عصر میں اور خلفا کے وقت میں اور کوئی انکار نہیں کرتا تھا ع: ح **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ وَالْمَيَاثِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ نَهٰی عَنْ مَيَاثِرِ الْاُرْجُوَانِ اور روایت ہے علی سے کہ کہا منع کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے چھاپ سونے کی سے اور پہننے قسی کے سے اور استعمال میاثر کے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور بیچ ایک روایت ابو داؤد کے یوں ہے کہ کہا حضرت علی نے کہ منع فرمایا آنحضرت نے میاثر ارغوانی سے یعنی سرخ سے **ف** سونے کی چھاپ پہننی چاروں علما کے نزدیک حرام ہے اور بعضے صحابہ سے مانند طلحہ اور سعد اور صہیب کے پہننا اسکا منقول ہے پہلے نہی سے ہوگا اور قسی ساتھ زیر قاف اور تشدید سین مکسورہ کے نسبت ہے طرف قس کی کہ نام ہے ایک شہر کا شہروں مصر کے سے کنارے کو قس کہتے ہیں کہا بعض شراح نے کہ وہ ایک قسم کپڑے کی ہے کہ اسمیں خطوط ریشمی ہوتے ہیں انتہیٰ پس نہی تنزیہ کیلیے ہوگی بنا بر ورع کے اور کہا ابن ملک نے کہ نہی اس سے جب ہے کہ ہو ریشمی یعنی کل ریشمی ہو یا بانا اسکا ریشمی ہو پس نہی تحریم کے لیے ہوگی اور کہا طیبی نے کہ وہ کپڑا کتان کا ہوتا ہے ملا ہوا ساتھ ریشم کے

ا یعنی بالکل ننگے ہوں یا ستر ڈھکے ہوں ۱۲
۲ اسمیں اشارہ ہے کہ بعضے جاہلوں کا ستر کا ہوا اور ابریشمی حرام نہیں یہ روایت صحیح اور معتبر نہیں ۱۲ ح
۳ یعنی بطور بیجا تکبر کی جگہ یا بانا اسکا ریشمی کرتا ۱۲

کہ اصلاح بدن اور ستھرائی کپڑون کی نزدیک آنحضرتؐ کے محبوب تھی اور خلاف اُسکا مکروہ اور یہ جو آیا ہو کہ البذاذۃ من الایمان تو مراد بذاذۃ سے قناعت کرنی ہو کپڑے
موٹے چھوٹے پر پس نہین منافی ہے وہ نظافت کے کہ جسکے حق مین آیا ہو انہا من الدین اور نہین مستلزم ہو بذاذۃ مذلت کو نزدیک اہل یقین کے واللہ اعلم
ع **وعن** ابی الاحوص عن ابیہ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی ثوب دون فقال لی الک مال قلت نعم قال من ای المال قلت من کل
المال قد اعطانی اللہ من الابل والبقر والغنم والخیل والرقیق قال فاذا اتاک اللہ مالا فالیری اثر نعمۃ اللہ علیک وکرامتہ رواہ النسائی وفی
شرح السنۃ بلفظ المصابیح اور روایت ہے ابی الاحوصؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ سلم کی پاس اس حال مین کہ میری بدن پر
تھے کپڑے ناکارہ پس فرمایا تجکو کیا ہے تیرے پاس مال کہا مین نے کہ ہان فرمایا کس قسم کا مال ہو کہا مین نے ہر قسم کا مال ہے تحقیق دیا ہو مجکو اللہ تعالی نے
اونٹ اور گائین اور بکری اور گھوڑا اور غلام فرمایا پس جبکہ دیا ہو تجکو اللہ نے مال پس چاہیے کہ دیکھا جاوی تجپر اثر نعمت اللہ کا اور اثر بزرگ کرنے اسکے کا تجکو نقل کی یہ
نسائی نے اور شرح السنہ مین روایت کی ہو ساتھ اون لفظون کے کہ مصابیح مین مذکور ہین یعنی عبارت مختلف ہو اور مضمون دونون کا ایک ہو **ف** یعنی پہن کپڑا اچھا
تاکہ جانین لوگ کہ تو غنی ہو اور اللہ نے دی ہین تجکو نعمتین اور شرح السنہ مین لکھا ہو کہ یہ بات حاصل ہوتی ہو بیچ پہننے کپڑے اچھے اور ستھرے اور رنگے بقدر مقدور کے
بغیر اسکے کہ مبالغہ کرے نفاست مین اور باریک پہننے مین اور اوپر تلے پہننے مین اور منقول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم سے کہ آپ منع فرماتے تھے شہرتین سے باریک
کپڑے سے اور موٹے سے اور نرم سے اور سخت سے اور دراز سے اور کوتاہ سے ولیکن بیچ بیچ ہو اسکے کذا ذکر علی اور حضرت شیخؒ نے لکھا ہے کہ کہنگی کپڑے کی محمود ہے اور
افعال ایمان سے ہے بشرطیکہ بقصد اختیار فقر و زہد کے دنیا مین اور تواضع اور انکسار کے ہو اور اگر بسبب بخل و خست کی ہو باوجود قدرت کے تو قبیح و مذموم ہو **وعن**
عبد اللہ بن عمرو قال مر رجل وعلیہ ثوبان احمران فسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یرد علیہ رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہے عبد اللہ
بن عمروؓ سے کہ کہا گذرا ایک شخص اس حال مین کہ اسپر تھے دو کپڑے سرخ پس سلام علیک کی حضرت صلی اللہ علیہ سلم سے پس نہ جواب دیا آپنے اسکو سلام کا نقل کی یہ ترمذی
اور ابو داؤد نے **ف** یہ حدیث صریح دلالت کرتی ہو اسپر کہ سرخ کپڑا پہننا مرد کو حرام ہو اور دلالت کرتی ہو اسپر کہ جو شخص مرتکب ہو ممنوع چیز کا وقت سلام کرنیکے مستحق
جواب دینے اور اکرام کرنیکا نہین ہوتا اور بیٹھنا ریشمی کپڑے پر بھی مکروہ ہو مانند پہننے کی نزدیک صاحبینؒ و دیگر ائمہ ثلثہ کی اور امام اعظمؒ کی نزدیک جائز ہو اور اسکا لحاف بھی
اوڑھنا مکروہ ہو لیکن تکیہ کرنا حریر پر اور سونا اسپر جائز ہے نزدیک امام ابی حنیفہؒ کے اور مکروہ ہو نزدیک صاحبینؒ کی ع نج **وعن** عمران بن حصین ان نبی اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال لا ارکب الارجوان ولا البس المعصفر ولا البس القمیص المکفف بالحریر قال الا وطیب الرجال ریح لا لون لہ وطیب النساء لون لا ریح لہ
رواہ ابو داؤد اور روایت ہو عمران بن حصینؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ نہین سوار ہوتا مین زین پوش ارغوانی پر یعنی سرخ پر اور نہین پہنتا مین
کسنبا اور نہین پہنتا مین پیراہن کہ سنجاف لگا ہو ریشمی اور فرمایا خبردار ہو اور خوشبوئی کہ مردون کی ہو چاہیے کہ بو رکھتی ہو نہ رنگ یعنی مانند گلاب و عطر وغیرہ کے تا زینت
لازم نہ آوے اور خوشبو کی عورتون کی چاہیے کہ رنگ رکھتی ہو نہ بو یعنی مانند زعفران اور مہندی اور مانند انکے کہ تا بو باہر نہ پہونچے اور سبب فتنہ اور ابتلا مردون کی
نہو نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** ارجوان ساتھ پیش ہمزہ کے اور جیم کے اور بیچ مین انکے رے ساکن ہو یعنی زین پوش ریشمی سرخ کی اور معنی یہ ہین کہ نہین سوار ہوتا مین اس
جانور پر کہ اسکے زین پر ارجوان ہو کذا قالہ بعض الشراح من علمائنا اور نہایہ مین لکھا ہے کہ ارجوان معرب ارغوان کا ہو اور وہ ایک درخت ہو کہ اسمین سرخ پھول
لگتے ہین اور جو رنگ مشابہ اسکے ہوتا ہو اسکو بھی ارجوان کہتے ہین اور بعضون نے کہا ارجوان ایک رنگ سرخ ہو اور قاموس مین کہا کہ ارجوان سرخ کو
کہتے ہین کہتا ہون مین کہ ظاہر یہ ہو کہ مراد ارجوان سے حدیث مین سرخ ہو برابر ہے کہ ریشمی ہو یا غیر اسکا اور اسمین بڑا مبالغہ ہے بیچ پرہیز کرنے کے سرخ کے پہننے سے
اسلیے کہ سوار ہونے پر باوجودیکہ اطلاق پہننے کا نہین آتا اُس سے بچتے تھے تو پہننے سے بطریق اولی بچتے ہونگے اور نہین پہنتا مین پیراہن کہ یعنی سنجاف جسمین زیادہ ہو
چار انگشت سے وہ نہین پہنتا یا محمول کیا جاوے ورع اور تقوی پر اور رنگ رکھتی ہو نہ بو اگر نہین جائز ہو عورت کو ایسی چیز لگانی کہ بو نہ خوش رکھتی ہو

شرح السنہ مین **ف** قطر ایک قسم ہی چادر کی کہ اُسمین خط ہوتے ہین سرخ اور کچھ کھردری ہوتی ہے اور بعضون نے کہا کہ قطر ایک بستی ہی ضلع بحرین مین وہان کا تھا وہ کپڑا اور یہ ذکر موت کا ہے اور یہ آخری نماز تھی کہ ابوبکرؓ امامت کر رہے تھے پس آنحضرتؐ حجرہ شریف سی نکلے اور ابوبکرؓ کی بہاو مین بیٹھے اور امامت کی چنانچہ تفصیل سے بیان اسکا باب الامامت مین ہی ؛ ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ قِطْرِيَّانِ غَلِيظَانِ فَكَانَ إِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلَا عَلَيْهِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلَانٍ الْيَهُودِيِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ إِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلَى الْمَيْسَرَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيدُ إِنَّمَا تُرِيدُ أَنْ تَذْهَبَ بِمَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ أَنِّي مِنْ أَتْقَاهُمْ وَآدَاهُمْ لِلْأَمَانَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو کپڑے قطری موٹے اور تھے حضرتؐ جب بیٹھتے یعنی بہت دیر پسینا آتا آپکو تو بھاری ہوجاتے وہ کپڑے آپکے بدن مبارک پر یعنی اور مشقت کھینچتے اس سے پس آیا کپڑا شام سے واسطے فلانے یہودی کے کہ نام اُسکا وہان مذکور تھا پس کہا مین نے اگر بھیجے طرف اُس یہودی کے کسی کو پس خریدے اُس سے دو کپڑے بوعدہ فراغت یعنی اس وعدہ پر کہ کہین سی کچھ آویگا تو مول اُسکا ادا کرینگے تو مناسب ہے تا ایذا نہ کھینچے اِن کپڑون سے پس بھیجا حضرتؐ نے کسی کو طرف اُس یہودی کی یعنی کپڑا خرید کرنیکے لیے بوعدہ مذکور پس طلب کیا اُسنے اُس سی کپڑا بطور مذکور پس کہا یہودی نے کہ تحقیق مین جانتا ہون اُس چیز کو کہ ارادہ کرتے ہو تم سوائے اسکے نہین کہ ارادہ کرتے ہو تم یہ کہ لیجاؤ تم مال میرا یعنی کپڑا وعدہ پر اور مول نہ دو اور بظاہر خطاب اُسکو کیا کہ خریدنے گیا تھا اور حقیقت مین خطاب آنحضرتؐ کو تھا پس جب وہ شخص پھر آیا اور جواب اُس یہودی کا عرض کیا تو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھوٹ کہا اُس یہودی نے یعنی اور وہ آپ بھی جانتا ہے کہ جھوٹ کہتا ہے اسلیے کہ تحقیق جانتا ہے یعنی توریت سے کہ مین سب لوگون سے متقی زیادہ ہون اور خوب ادا کرنیوالا ہون اُنمین امانت کو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ نے کپڑا موٹا پہنا اور مزاج اشرف کو اُس سے ایذا ہوئی اور واسطے ترفہ اور استراحت کے قصد خرید نئے کپڑے کا بطریق قرض کے کیا اور شقاوت اُس یہودی کی بھی معلوم ہوئی کہ کس مرتبہ مین تھی ؛ ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَآنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ مَصْبُوغٌ بِعُصْفُرٍ مُوَرَّدًا فَقَالَ مَا هٰذَا فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ فَانْطَلَقْتُ فَأَحْرَقْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ قُلْتُ أَحْرَقْتُهُ قَالَ أَفَلَا كَسَوْتَهُ بَعْضَ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ لِلنِّسَاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے کہ کہا دیکھا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال مین کہ مجپر تھا کپڑا رنگا ہوا کسنب کا گلابی پس فرمایا کیا ہے یہ پس پہچانی مین نے کراہت آنحضرتؐ کی یعنی اس کپڑے کے پہننے سی پس گیا مین اور جلادیا مین نے اُس کپڑے کو پس فرمایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا تو نے ساتھ کپڑے اپنے کے کہا مین نے کہ جلادیا مین نے اُس کپڑے کو فرمایا کیون نہ پہنایا تو نے اُسکو اپنی بعضی عورتون کو اسلیے کہ تحقیق نہین مضائقہ ہے ساتھ پہننے اس کپڑے کے عورتون کو نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اس سی معلوم ہوا کہ کسنب کے رنگ کا کپڑا پہننا حرام ہی مرد کو **وَعَنْ** هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى يَخْطُبُ عَلَى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ أَحْمَرُ وَعَلِيٌّ أَمَامَهُ يُعَبِّرُ عَنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ہلالؓ بن عامر سے کہ نقل کی اپنے باپ سی کہ کہا دیکھا مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتے تھے خچر پر اس حال مین کہ اُنپر تھی چادر سرخ یعنی سرخ خطون کی اور حضرت علیؓ آگے کھڑے ہوئے تھے حضرتؐ کی بیان کرتے جاتے تھے حضرتؐ کی کلام روبرو لوگون کی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** بسبب کثرت خلائق کے آواز مبارک حضرتؐ کی دور والون کو نہ پہنچتی تھی حضرت علیؓ آواز بلند سی کلام مبارک سمجھاتے جاتے تھے ؛ ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ صُنِعَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَةٌ سَوْدَاءُ فَلَبِسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيهَا وَجَدَ رِيحَ الصُّوفِ فَقَذَفَهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہؓ سی کہ کہا تیار کی گئی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چادر سیاہ پس پہنا اُسکو پس جب پسینا آیا اُسمین پائی اُسمین بو صوف کی پس پھینک دیا اُسکو یعنی بسبب لطافت مزاج شریف کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْتَبٍ بِشَمْلَةٍ قَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلَى قَدَمَيْهِ

اور میاثر ساتھ زیر میم کے جمع مئیرہ کی ہے ساتھ زیر میم کے زین پوش سرخ کو کہتے ہین اور اکثر ریشمی ہوتا ہے اور نہی بھی اس صورت مین ہی کہ ریشمی ہو کذا ذکرہ
بعض الشراح من علمائنا اور احتمال ہے یہ کہ ہو نہی اس صورت مین بھی کہ سوتی ہو اس صورت مین نہی تنزیہی ہوگی بسبب ترفہ اور تنعم کی اور مشابہت کے
ساتھ متکبران عجم کے ؛ ع ؛ ح ؛ ع **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی معاویہ رضہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سوار ہو تم اوپر زین پوش خز کے اور نہ سوار ہو اوپر زین پوش چیتے کے چمڑے کی نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** خز زمانہ
سابق مین نام ایک کپڑے کا تھا کہ بنا جاتا تھا صوف و ریشم سے اور وہ مباح ہے اور صحابہ اور تابعین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے اسکو پہنا ہے پس
نہی اس سے بعلت تشبہ کے ساتھ عجمیون کے ہوگی کہ بطریق تکبر کے اسکو زین پر ڈالتے تھے اور اگر مراد خز سے وہ ہو کہ اب معروف ہی کہ تمام ریشم کا ہوتا ہے
وہ حرام ہے مطلقاً اور اسی معنی پر محمول ہے اس حدیث مین کہ آخر زمانہ مین ایک قوم پیدا ہوگی کہ حلال جانین گے خز اور حریر کو اور لکھا ہے علمائے کہ یہ قسم زمان
نبوت مین نہ تھی پس خبر دینی اسکی ساتھ غیب کے معجزہ آپکا ہی کذا قال الشیخ اور ملا علی رح نے لکھا ہے کہ بعض شراح نے علما ہمارے سے لکھا ہی کہ مراد خز سے وہ
کپڑا ہی کہ تمام یا اکثر اسمین ریشم ہو **وَعَنْ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی برا
بن عازب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا زین پوش سرخ سے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین **وَعَنْ** اَبِيْ رِمْثَةَ التَّيْمِيِّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ وَلَهُ شَعْرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّيْبُ وَشَيْبُهُ اَحْمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاؤدَ وَهُوَ ذُوْ وَفْرَةٍ وَبِهَا رَدْعٌ مِنْ حِنَّاءٍ
اور روایت ہے ابی رمثہ تیمی سے کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ حضرت پر دو کپڑے سبز تھے اور حضرت کے بال تھے تھوڑے یعنی سر اور
ڈاڑھی مین کہ غالب آیا تھا اوپر بڑھاپا یعنی سفیدی اور بڑھاپا انکا سرخ تھا نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداؤد کی روایت مین یون ہے کہ حضرت صاحب وفرہ تھے
اور ان بالونمین اثر تھا مہندی کا **ف** سبز تھے یعنی نرے سبز تھے یا خطوط سبز تھے انمین اور بیچ عدد بالون سفید حضرت کی کئی روایتین آئی ہین انس رض کہتے ہین
کہ مین گنے مین نے بیچ سر اور ڈاڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر چودہ بال سفید اور ابن عمر رض سے آیا ہی کہ بڑھاپا آنحضرت کا قریب بیس بالون سفید کے تھا اور ایک
روایت مین سترہ بھی آئے ہین اور وفرہ ساتھ زبر واو اور جزم فے کے ان بالون کو کہتے ہین کہ کانون کی لون تک ہون اور بڑھاپا انکا سرخ تھا یعنی وہ چند بال
خضاب کیے ہوئے تھے ساتھ مہندی کے اور بعضون نے کہا کہ مراد سرخی بڑھاپے سے یہ ہے کہ سفید خالص نتھی بلکہ مائل بہ سرخی تھی جیسے کہ معمول ہی کہ ابتداے
بڑھاپے مین اول بال بھورے ہوتے ہین پھر سفید اور اختلاف ہی درمیان محدثین اور فقہا کے کہ آنحضرت نے خضاب کیا ہی یا نہین اکثر محدثین اسپر ہین
کہ نہین کیا اور بڑھاپا انکا حد خضاب کو نہین پونہچا جیسے کہ حدیث مین آیا ہی اور ایسا حال تھا اگر تیل سر مین ڈالتے تو سفید بال چھپ جاتے اور معلوم ہوتے
رہتے اور فقہا بجد ہین اسکے اثبات مین اور اس حدیث مین یہ سمجھا جاتا ہی کہ نہین چند بالون سفید کو خضاب کرتے تھے اور احتمال یہ بھی ہے کہ قصداً انکو
خضاب نہ کرتے تھے بلکہ آنحضرت کبھی واسطے دھونے اور صاف کرنے کے مہندی سر مین ڈالتے تھے اور یہ بال بسبب اسکے رنگین ہو جاتے تھے اور یہ جو ایک
حدیث مین آیا ہے کہ موے مبارک انس رض کے پاس دیکھا خضاب کیا ہوا کہتے ہین کہ نہ وہ خضاب تھا کہ آنحضرت نے کیا تھا بلکہ انس رض بسبب تادب و تبرک کے
اسکو خوشبو مین رکھتے تھے وہ مشابہ خضاب کے معلوم ہوتا تھا یا انس رض نے آپ اسکو خضاب کیا تھا واسطے تقویت اسکے کی واللہ اعلم اور یہ جو بعضی روایتون مین
آیا ہی کہ آنحضرت خضاب کرتے تھے کبھی سرخ اور کبھی زرد مراد یہ ہے کہ دھوتے تھے ڈاڑھی شریف کو ساتھ مہندی اور زعفران کے واسطے پاک صاف
کرنے کے اور موے شریف خود سیاہ تھے ساتھ اسکے رنگین ہو جاتے تھے ؛ ع ؛ ح **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَاكِيًا فَخَرَجَ يَتَوَكَّأُ
عَلٰى اُسَامَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبُ قِطْرٍ قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ فَصَلّٰى بِهِمْ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس رض سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بیمار پس
باہر تشریف لائے تکیہ کیے ہوے اسامہ رض پر اور حضرت پر کپڑا تھا قطر کا کہ لپیٹ رکھا تھے کے ڈالا تھا اسکو پس نماز پڑھائی صحابہ کو نقل کی یہ بغوی نے

اپنے پر اور اونچا رکھتے تھے پیچھے اُسکے سے کہا مین نے یعنی ابن عباسؓ کو کیون تہبند باندھتے ہو تم اسطرح یعنی کبھی کبھی کہا ابن عباسؓ نے کہ دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تہبند باندھتے تھے اسطرح یعنی کبھی کبھی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اونچا رکھنا ازار کا پیچھے سے کافی ہے عدم اسبال مین شرح **وَعَنْ** عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالْعَمَائِمِ فَاِنَّہَا سِیْمَاءُ الْمَلٰئِکَۃِ وَاَرْخُوْہَا خَلْفَ ظُہُوْرِکُمْ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے عبادہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم رکھو تم پگڑیان باندھنی اس لیے کہ پگڑیان علامت ہین فرشتون کی یعنی روز بدر کو آئے تھے دستار باندھے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے یُمْدِدْکُمْ رَبُّکُمْ بِخَمْسَۃِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰئِکَۃِ مُسَوِّمِیْنَ اور چھوڑو شملہ پیچھے پشت اپنی کے یعنی اسلیے کہ ملائکہ بھی آئے تھے اس ہیئت سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **وَعَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِیْ بَکْرٍ دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہَا ثِیَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْہَا وَقَالَ یَا اَسْمَاءُ اِنَّ الْمَرْاَۃَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِیْضَ لَنْ یَّصْلُحَ اَنْ یُّرٰی مِنْہَا اِلَّا ہٰذَا وَہٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی وَجْہِہٖ وَکَفَّیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق اسماؓ بیٹی ابی بکر کی آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ انپر تھے کپڑے باریک پس منھ پھیر لیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے اور فرمایا کہ اے اسماؓ تحقیق عورت جسوقت کہ پونچے ایام حیض کو یعنی بالغ ہو ہرگز نہین رستا یہ کہ دیکھا جاوے اس سے کوئی عضو مگر یہ اور یہ اور اشارہ کیا طرف منھ اپنے کے اور ہاتھون اپنے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یہ ستر عورت ہے عورت کے لیے اور حجاب یہ ہے کہ گھر سے باہر نہ نکلے روبرو لوگون کے اگرچہ بدن ڈھکے ہو اور یہ خاص ازواج مطہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بدن عورت کا باریک کپڑے مین سے معلوم ہوتا ہو تو حکم برہنہ کا رکھتا ہے شرح **وَعَنْ** اَبِیْ مَطَرٍ قَالَ اِنَّ عَلِیًّا اشْتَرٰی ثَوْبًا بِثَلٰثَۃِ دَرَاہِمَ فَلَمَّا لَبِسَہٗ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مِنَ الرِّیَاشِ مَا اَتَجَمَّلُ بِہٖ فِی النَّاسِ وَاُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ ثُمَّ قَالَ ہٰکَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی مطرؓ سے کہ کہا تحقیق علیؓ نے خریدا ایک کپڑا تین درہم کو پس جب پہنا اُسکو کہا سب تعریف ہے واسطے اللہ کے کہ جسنے نصیب کی مجکو کپڑون زینت کے سے وہ چیز کہ زینت کرتے ہین ہم ساتھ اُسکے لوگو نہین اور چھپاتے ہین ساتھ اُسکے ستر اپنا پھر کہا حضرت علیؓ نے کہ اسیطرح سے سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے یہ یعنی بعد پہننے کپڑے کے نقل کی یہ احمد نے **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِیْدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِیْدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ ثُمَّ عَمَدَ اِلَی الثَّوْبِ الَّذِیْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِہٖ کَانَ فِیْ کَنَفِ اللّٰہِ وَفِیْ حِفْظِ اللّٰہِ وَفِیْ سِتْرِ اللّٰہِ حَیًّا وَّمَیِّتًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہا اُسنے کہ پہنا حضرت عمر بن خطابؓ نے کپڑا نیا پھر کہا سب تعریف ہے واسطے اللہ کے کہ جسنے پہنایا مجکو وہ کپڑا کہ چھپاتا ہون مین ساتھ اُسکے ستر اپنا اور زینت کرتا ہون مین ساتھ اُسکے بیچ زندگانی اپنی کے پھر کہا حضرت عمرؓ نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ پہنے کپڑا نیا پھر کہے سب تعریف ہے واسطے اللہ کے کہ جسنے پہنایا مجکو وہ کپڑا کہ چھپاتا ہون مین ساتھ اُسکے ستر اپنا اور زینت کرتا ہون مین ساتھ اُسکے بیچ زندگانی اپنی کے پھر قصد کرے اُس کپڑے کا کہ پرانا ہے اللہ دے اُسکو ہوگا بیچ پناہ اللہ کے اور بیچ محافظت خدا کے اور بیچ پردہ عفو و مغفرت اللہ کے جیتے اور مرے یعنی دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** عَلْقَمَۃَ بْنِ اَبِیْ عَلْقَمَۃَ عَنْ اُمِّہٖ قَالَتْ دَخَلَتْ حَفْصَۃُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰی عَائِشَۃَ وَعَلَیْہَا خِمَارٌ رَقِیْقٌ فَشَقَّتْہُ عَائِشَۃُ وَکَسَتْہَا خِمَارًا کَثِیْفًا رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہے علقمہ بن ابی علقمہؓ سے اُسنے نقل کی اپنی ماں سے کہ کہا آئی حفصہ بیٹی عبدالرحمن بن ابی بکر صدیقؓ کی پاس عائشہؓ کے اس حال مین کہ انپر اوڑھنی باریک تھی پس پھاڑی وہ اوڑھنی حضرت عائشہؓ نے اور پہنائی اُسکو اوڑھنی موٹی نقل کی یہ مالک نے **ف** حفصہ بھتیجی تھین حضرت عائشہؓ کی وہ باریک اوڑھنی اوڑھے ہوے دیکھکر خفا ہوئین اور واسطے ادب کے انکی اوڑھنی کے دو ٹکڑے کر ڈالے اور اسکے بدلے موٹی اوڑھنی اوڑھا دی ع **وَعَنْ** عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ اَیْمَنَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ وَعَلَیْہَا دِرْعُ قِطْرٍ

رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ حضرت بیٹھے ہوے تھے گوٹ مارے ہوے ساتھ چادر کے کہ پڑے تھے پھندنے اُسکے حضرتؐ کے قدمون پر نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** گوٹ مارے ہوے اسطرح کے بیٹھنے کو کہتے ہین کہ سرین مین پر ٹیک کر دونون گھٹنے کھڑے کر دیتے ہین اور دونون ہاتھ یا کوئی کپڑا گرد گھٹنے کے لپیٹ کر بیٹھتے ہین سہارے کے لیے ؛ ع **وَعَنْ** دِحْيَةَ بْنِ خَلِيْفَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبَاطِيَّ فَاَعْطَانِيْ مِنْهَا قُبْطِيَّةً فَقَالَ اَصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ فَاقْطَعْ اَحَدَهُمَا قَمِيْصًا وَاَعْطِ الْاٰخَرَ امْرَاَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهٖ فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ وَاْمُرِ امْرَاَتَكَ اَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهٗ ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا

رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے دحیہ بن خلیفہ سے کہ کہا لائے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کپڑے قباطی پس دیا مجھکو اُسمین سے ایک قبطی پس فرمایا پھاڑ اسکو دو ٹکڑے پس بنا ایک کا اُنمین سے پیراہن اور دے دوسرا ٹکڑا اپنی عورت کو کہ اوڑھنی بناوے پس جب پیٹھ پھیری دحیہؓ نے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کر اپنی عورت کو یہ کہ لگا دے نیچے اسکے ایک کپڑا تا ظاہر نہون بال و بدن اُسکے یعنی بسبب باریک ہونے اُسکے کہ نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** قباطی جمع قبطیہ کی ہے وہ ایک قسم کپڑے کی ہے مصر کے کپڑون مین سے کہ باریک اور سفید ہوتا ہے ؛ ع **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ

رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اُنکے پاس اس حال مین کہ وہ اوڑھنی اوڑھے ہوے تھین پس فرمایا ایک پیچ دے سر پر نہ دو پیچ نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی سر پر اور گلے کے نیچے ایک پیچ دے نہ دو پیچ تا اسراف و مشابہت مردون کے ساتھ ہو کذا قال الطیبی اور ظاہر یہ ہے کہ مراد سر پر کپڑا لپیٹنا ہو عادت ہے عرب کے عورتون کی کہ سر کو کپڑے سے ڈھانکتی ہین مانند عصابہ کے جیسے یہان کی جاہلین کسا بلا باندھتی ہین پس حضرت نے منع فرمایا کہ ایک پیچ کافی ہے زیادہ نہ لپیٹے تا اسراف اور مشابہت نہو ساتھ عمامہ مردون کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتون کو مردون کا سا لباس پہننا اور مشابہت کرنی اُنکے ساتھ درست نہین جیسے کہ عکس اسکا نہین درست ؛ ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ اِزَارِيْ اِسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ارْفَعْ اِزَارَكَ فَرَفَعْتُهٗ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ فَمَا زِلْتُ اَتَحَرَّاهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اِلٰى اَيْنَ فَقَالَ اِلٰى اَنْصَافِ السَّاقَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا گذرا مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال مین کہ نیچے تہبند میری کے تھا لٹکنا پس فرمایا اے عبداللہ بلند کر تو تہبند اپنے کو پس بلند کیا مین نے اُسکو پھر فرمایا اور اُٹھا پس اور اُٹھایا مین نے پس ہمیشہ کوشش و قصد کرتا ہون مین اس کام کو کہ اُٹھانا تہبند کا ہے بعد حکم کرنے حضرتؐ کے پس کہا بعضے لوگون نے کہ کہان تک اُٹھاتے ہو تم کہا آدھی پنڈلیون تک نقل کی یہ مسلم نے **ف** اتحراہا کی ضمیر فعلہ کیطرف پھرتی ہے چنانچہ ترجمہ اسی کے موافق ہوا اور ظاہر یہ ہے کہ ضمیر پھرتی ہے طرف رفعہ اخیرہ کے یعنی ہمیشہ کوشش کرتا ہون اسپر کہ ہو بلندی ازار میری کی موافق اندازہ آنحضرتؐ کے ؛ ع **وَعَنْهُ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِزَارِيْ يَسْتَرْخِيْ اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَّفْعَلُهٗ خُيَلَاءَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے اُسی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دراز کرے کپڑا اپنا از راہ تکبر کے نظر رحمت نہین کریگا اللہ طرف اسکی دن قیامت کے پس کہا ابوبکرؓ نے یا رسول اللہ ازار میری لٹکی آتی ہے یعنی آپ سے بغیر اختیار میرے کے اور کبھی پہونچتی ہے ٹخنے اور قدم تک مگر یہ کہ ہر وقت خبرگیری کرتا ہون یعنی و اکثر مجھسے خبرگیری ہو سکتی ہے نہین بسبب مانع شرعی یا عرفی کے پس کیا حکم اُسمین ہے پس فرمایا واسطے ابی بکرؓ کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تو اُن لوگون مین سے نہین ہے کہ ازار لٹکاتے ہین از راہ تکبر کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی لٹکانا اسکا بغیر قصد کے نہین ضرر کرتا خصوصا اُس شخص کو کہ نہو عادت اُسکی تکبر کی و لیکن افضل متابعت ہی ہے اس سے معلوم ہوا کہ سبب حرمت کا ازار کے لٹکانے مین تکبر ہے ؛ ع **وَعَنْ** عِكْرِمَةَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَاْتَزِرُ فَيَضَعُ حَاشِيَةَ اِزَارِهٖ مِنْ مُقَدَّمِهٖ عَلٰى ظَهْرِ قَدَمِهٖ وَيَرْفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِهٖ قُلْتُ لِمَ تَاْتَزِرُ هٰذِهِ الْاِزْرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتَزِرُهَا

رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عکرمہؓ سے کہ کہا دیکھا مین نے ابن عباسؓ کو تہبند باندھتے پس رکھتے کنارہ تہبند اپنے کا آگے کی جانب اُسکے سے پشت قدم

مَا لَمْ يُخَالِطْ اِسْرَافٌ وَّلَا مَخِيْلَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھاؤ اور پیو یعنی بقدر حاجت کے اور اللہ دو یعنی جو کچھ کہ زیادہ ہو تم سے اور پہنو جبتک کہ نہو اسراف اور نہ تکبر نقل کی یہ احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللّٰهَ فِيْ قُبُوْرِكُمْ وَمَسَاجِدِكُمُ الْبَيَاضُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی درداؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین کپڑا کہ ملاقات کرو تم اللہ تعالی سے اسمین بیچ قبرون اپنی کے اور مسجدون اپنی کے سفید کپڑا ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** مسجد بیت اللہ ہے وہان عبادت کے لیے گیا تو گویا اللہ تعالی سے ملاقات کے لیے گیا پس ہان سفید کپڑا پہنکر جانا بہتر ہے اور بعد مرنے کے ملاقات کرتا ہے اللہ تعالی سے پس سفید کفن بہتر ہے **باب الخاتم** باب بیچ بیان پہننے چھاپ کے یعنی اور مانند اسکے قسم زیور سے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَّجَعَلَهٗ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ اَلْقَاهُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ نُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ لَا يَنْقُشَنَّ اَحَدٌ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِيْ هٰذَا وَكَانَ اِذَا لَبِسَهٗ جَعَلَ فَصَّهٗ مِمَّا يَلِيْ بَطْنَ كَفِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا اسنے بنوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھاپ سونے کی اور ایک روایت مین یہ زیادہ آیا ہے اور پہنا اسکو بیچ داہنے ہاتھ اپنے کے پھر پھینک دیا اسکو پھر بنوائی چھاپ چاندی کی کھودا گیا اسمین محمد رسول اللہ اور فرمایا کہ نہ کھودے کوئی مانند نقش چھاپ میری کے کہ یہ ہے اور تھے حضرتؐ جب پہنتے چھاپ کرتے نگینہ اسکا اپنی ہتھیلی کی طرف نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سونے کی یعنی پہلے حرام ہونے سونے کے مردون پر کہا امام محمدؒ نے موطا مین کہ نہیں جائز مرد کو یہ کہ چھاپ پہنے سونے کی یا لوہے کی یا کانسی وغیرہ کی ورنہ چھاپ پہنے مگر چاندی کی اور عورتون کو جائز ہے انگوٹھی وغیرہ سونے کی پہنی بلکہ علما نے لکھا ہے کہ انگوٹھی چاندی کی عورتون کو پہننی مکروہ ہے اسلیے کہ یہ پہناوا مردونکا ہے اور عورتون کو تشبہ ساتھ مردون کے مکروہ ہے پس اگر عورت چاندی کی انگوٹھی پہنے تو متغیر کرے اسکے رنگ کو ساتھ ملمع وغیرہ کے اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ معتبر اسمین حلقہ ہے نہ نگینہ اور پھینک دی یعنی بعد اترنے وحی کے بیچ حرمت اسکی کے اور سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ وارد ہوئی ہین حدیثین بیچ پہننے چھاپ کے داہنے ہاتھ مین اور بائین ہاتھ مین پہننے کی بھی حدیثین آئی ہین اور عمل اسی پر ہے اور اول منسوخ ہے اور ابن عدی وغیرہ نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرتؐ داہنے ہاتھ مین چھاپ پہنتے تھے پھر بائین مین پہننے لگے اور صاحب سفر السعادۃ نے لکھا ہے کہ اسمین روایتین مختلف آئی ہین بعضی روایتون مین آیا ہے کہ داہنے ہاتھ مین پہنتے تھے اور بعضی مین یہ کہ بائین مین پہنتے تھے اور سب حدیثین صحیح ہین اور ظاہر یہ ہے کہ کبھی داہنے مین پہنتے تھے اور کبھی بائین مین اور امام نووی نے کہا کہ اجماع ہے اوپر جائز ہونے پہننے چھاپ کے داہنے ہاتھ مین و بائین ہاتھ مین اور ہمارے مذہب مین داہنے ہاتھ مین پہننا ہے اسلیے کہ وہ اشرف ہے پس حق ہے ساتھ زینت و اکرام کے اور حضرتؐ نے جو لوگون کو دیکھا کہ حریص ہین میرے اتباع پر مبادا مثل نقش مہر میری کے کھودین پس اس سے منع فرمایا اور منع اسلیے فرمایا کہ حضرتؐ وہ مہر خطون پر کر کر بادشاہون وغیرہ کو بھیجتے تھے پس اگر کوئی اور بھی اسطرح کھودے تو مفسدہ واقع ہوگا اور کہا قاضی خان نے کہ مہر چاندی کی مباح اسکے لیے ہے کہ محتاج ہو مہر کرنے کا مانند قاضی وغیرہ کے اور جبکہ حاجت نہو تو ترک اسکا افضل ہے اور جبکہ چھاپ پہنے تو لائق ہے یہ کہ ہو نگینہ ہتھیلی کیطرف بائین ہاتھ کی ؛؛ ع ؛؛ ح **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الرُّكُوْعِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے قسی کے سے اور کسنبے کے سے اور پہننے انگوٹھی سونے کی سے یعنی مردون کو اور منع فرمایا پڑھنے قرآن کے سے رکوع مین نقل کی یہ مسلم نے **ف** تحقیق لفظ قسی کی بیچ حدیث حضرت علیؓ کی دوسری فصل کتاب اللباس کی مین گذر چکی اور نہی پڑھنے قرآن کی سے رکوع مین اسکے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ منع فرمایا اس سے کہ بجای تسبیح کے رکوع مین قرآن پڑھے اور اسیطرح سجدہ مین اور دوسرے یہ کہ منع فرمایا اس سے کہ اضطراب کرے اور بغیر تمام کرنے قرات کے رکوع مین چلا جاوے کہ بعض قرات رکوع مین

ثمن خمسة دراهم فقالت ارفع بصرك الى جاريتي انظر اليها فانها تزهى ان تلبسه بالبيت وقد كان لي منهن درع على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فما كانت امرأة تقين بالمدينة الا ارسلت الي تستعيره رواه البخاري اور روایت ہے عبدالواحد بیٹے ایمن کے سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے کہا کہ گیا مین حضرت عائشہؓ کے پاس اور انپر تھا کرتا قطری یعنی مصر کا پانچ درہم کی قیمت کا پس کہا حضرت عائشہؓ نے اٹھا تو نگاہ اپنی طرف لونڈی میری کے دیکھ طرف اسکے پس تحقیق یہ تکبر کرتی ہے اور نہین راضی ہوتی پہننے اس کپڑے سے گھر مین یعنی چہ جای آنکہ اسکو پہنکر باہر نکلے اور تحقیق تھا واسطے میرے اسطرح کے کپڑے مین سے ایک کرتا زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مین پس نہ تھی کوئی عورت کہ زینت کیجاتی مدینے مین واسطے بیاہ کے یا اور شادی کے مگر بھیجتی طرف میرے کسی کو عاریت مانگنے اُس کرتے کو نقل کی یہ بخاری نے **ف** حضرت عائشہؓ نے بیان کیا حال فقر اور تنگی اور زہد اپنے کا آنحضرتؐ کے زمانہ مین ❊ ح **وعن** جابر قال لبس رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما قباء من ديباج اهدي له ثم اوشك ان نزعه فارسل به الى عمر فقيل قد اوشك ما انتزعته يا رسول الله فقال نهاني عنه جبرئيل فجاء عمر يبكي فقال يا رسول الله كرهت امرا واعطيتنيه فما لي فقال اني لم اعطكه تلبسه انما اعطيتكه تبيعه فباعه بالفي درهم رواه مسلم اور روایت ہے جابرؓ سے کہا پہنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن قبا ریشمی کہ تحفہ بھیجی گئی تھی واسطے حضرتؐ کے پھر جلدی سے اُتار ڈالی وہ قبا بدن مبارک سے اور بھیجا اُسکو طرف عمرؓ کے پس کہا صحابہؓ نے کہ تحقیق جلدی واقع ہوا اُتارنا آپکا اس قبا کو یا رسول اللہ پس فرمایا کہ منع کیا مجکو اسکے پہننے سے جبرئیلؑ نے پس آئے حضرت عمرؓ روتے ہوے یعنی یہ قصہ سنکر اور کہا یا رسول اللہ ناخوش جانا آپنے ایک چیز کو یعنی اس قبا کے پہننے کو اور دی مجکو یعنی تا کہ پہنون اسکو پس کیا حال ہوگا میرا پس فرمایا کہ تحقیق مین نے نہین دی تجکو کہ پہنے تو اسکو سوای اسکے نہین کہ دی مین نے تجکو وہ تا کہ بیچے تو اسکو پس بیچی وہ حضرت عمرؓ نے بدلے دو ہزار درہم کے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابن عباس قال انما نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الثوب المصمت من الحرير فاما العلم وسدى الثوب فلا باس به رواه ابو داود اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا سوا اسکے نہین کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے اُس کپڑے کے سے کہ نرا ریشم ہو پس اسی پر علم یعنی بطور دھاری کی کہ ریشم کی ہو بقدر چار انگشت کی اور تانا کپڑے کا کہ ریشم کا ہو پس نہین مضائقہ اسکا نقل کی یہ ابو داود نے **ف** جس کپڑے مین تانا اور بانا ریشم کا ہو حرام ہے پہننا اسکا اور صاحبینؒ کے نزدیک لڑائی مین مباح ہے اور جسمین تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت وغیرہ کا مشروع ہے بالاتفاق اور عکس اسکا بھی مکروہ ہے مگر لڑائی مین پس لڑائی مین صاحبینؒ کے نزدیک نرا ریشمی بھی مباح ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک وہ کہ بانا حریر کا ہو اور تانا سوت وغیرہ کا اور جسمین تانا حریر کا ہو اور بانا اور چیز کا وہ مباح ہے مطلقاً ❊ ح **وعن** ابي رجاء قال خرج علينا عمران بن حصين وعليه مطرف من خز وقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من انعم الله عليه نعمة فان الله يحب ان يرى اثر نعمته على عبده رواه احمد اور روایت ہے ابی رجاءؓ سے کہا کہ نکلے ہم پر عمران بن حصینؓ اس حال مین کہ انپر تھا مطرف خز کا اور کہا عمران نے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو دیوے اللہ تعالی نعمت پس اللہ تعالی دوست رکھتا ہے یہ کہ دیکھا جاوے اثر نعمت اُسکی کا اوپر بندے اسکے کے نقل کی یہ احمد نے **ف** مطرف ایک کپڑا ہوتا ہے کہ دونون طرف اسکی کنارہ ہوتا ہے اور قاموس مین کہا کہ مطرف اوپر وزن مکرم کے چادر خز کی مربع دھاری دار پس لفظ خز کا تاکید کے لیے ہوگا اور خز کہتے ہین اُس کپڑے کو کہ نرا ریشم کا ہوتا ہے اور بعضون نے کہا کہ وہ کپڑا بنا جاتا ہے ریشم و صوف سے وہ مباح ہے یہان وہی مراد ہے ❊ ع **وعن** ابن عباس قال كل ما شئت والبس ما شئت ما اخطاتك اثنتان سرف ومخيلة رواه البخاري في ترجمة باب اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا کھا جو چیز کہ چاہے تو یعنی مباحات مین سے اور پہن جو چیز کہ چاہے تو جبتک نہ پہنچین تجکو دو چیزین اسراف اور تکبر یعنی مکروہ ہونا توسع کا طعام و لباس مین بعلت اسراف و تکبر کے ہے اور جبکہ نہون تو مباح ہے نقل کی یہ بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے **ف** اور انسؓ سے روایت ہے بطریق مرفوع کے انّ من السرف ان تاكل كل ما اشتهيت اور قیاس اسپر یہ ہے کہ اسراف سے یہ کہ پہنے تو جس چیز کو دل چاہے ❊ ع **وعن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلوا واشربوا وتصدقوا والبسوا

اشارہ کیا انسؓ نے طرف چھنگلیا بائین ہاتھ کی نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَخَتَّمَ فِيْ اِصْبَعِيْ هٰذِهٖ اَوْ هٰذِهٖ قَالَ فَاَوْمٰى اِلَى الْوُسْطٰى وَالَّتِيْ تَلِيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا حضرت علیؓ نے منع فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ مُہر پہنون مین بیچ اس اُنگلی اپنی کے یا اسمین کہا راوی نے پس اشارہ کیا حضرتؓ نے طرف بیچ کی اُنگلی کے اور اس انگلی کی کہ متصل ہو اسکے یعنی انگلی شہادت کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** انگوٹھے اور چھنگلیا کے پاس کی اُنگلی مین پہننا انگوٹھی کا ثابت نہین ہوا حضرتؐ سے اور نہ صحابہؓ اور نہ تابعین سے پس ثابت ہوا استحباب پہننے انگوٹھی کا چھنگلیا مین اور اسیطرح میل کیا ہی شافعیہ اور حنفیہ نے اور یہ مردون کے حق مین ہی اور عورتون کو جائز ہی کہ پہنین سب انگلیون مین اور نووی نے کہا کہ مکروہ تنزیہی ہے مرد کو پہننا چھاپ کا بیچ کی اُنگلی مین اور شہادت کی اُنگلی مین

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ
فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ عَلِيٍّ روایت ہے عبداللہ بن جعفرؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مُہر پہنتے داہنے ہاتھ اپنے مین نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی ابوداؤد اور نسائی نے حضرت علیؓ سے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَسَارِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی بیٹے عمرؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے انگشتری اپنے بائین ہاتھ مین نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهٗ فِيْ يَمِيْنِهٖ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهٗ فِيْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا ریشمی کپڑا پس رکھا اسکو اپنے داہنے ہاتھ مین اور لیا سونا پس رکھا اسکو اپنے بائین ہاتھ مین پھر فرمایا کہ تحقیق یہ دونون حرام ہین اوپر مردون اُمت میری کے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی معاویہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سوار ہونیسے اوپر چمڑے چیتے کے اور منع فرمایا پہننے سونے کے سے یعنی مردون کو مگر بہت کم نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یہ اباحت تھوڑے سے سونے کی بھی منسوخ ہوگی مولانا ظاہر اجواز تھوڑے سے سونیکا حنفیہ کے نزدیک محمول ہی اسپر کہ ملمع سونیکا کرنا یا میخ سونے کی نگینہ مین لگانی یا سنہرا کام بطور دھاریون کے یا سنجاف کے کپڑون پر کرنا کہ یہ جائز ہین اُنکے نزدیک مولف **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ مَا لِيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَصْنَامِ فَطَرَحَهٗ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ مَا لِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَتَّخِذُهٗ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهٗ مِثْقَالًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ قَالَ مُحْيِ السُّنَّةِ وَقَدْ صَحَّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي الصَّدَاقِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ اِلْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ اور روایت ہے بریدہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک شخص کے کہ پہنے ہوے تھا انگشتری پیتل کی کیا ہے واسطے میرے کہ پاتا ہون تجھسے بو بتون کی یعنی اسلیے فرمایا کہ بُت پیتل کے بناتے تھے پس پھینک دیا اُسنے اُسکو پھر آیا وہ شخص اس حال مین کہ پہنے ہوے تھا انگشتری لوہے کی پس فرمایا حضرتؐ نے کیا ہے واسطے میرے کہ دیکھتا ہون تجپر زیور دوزخیونکا پس پھینک دیا اُسنے اُسکو بھی پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ کس چیز کی بناؤن مین انگشتری فرمایا چاندی کی اور نہ پورا کر اُسکو مثقال بھر نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے کہا محی السنہ نے کہ تحقیق صحت کو پہونچا ہی اور حدیث صحیح مین آیا ہی سہل بن سعدؓ سے بیچ مقدمہ مہر کے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک شخص کے کہ ارادہ رکھتا تھا نکاح کا کہ تلاش کر یعنی مال واسطے مہر بیوی کے اگرچہ ہو انگشتری لوہے کی **ف** زیور دوزخیون کا یعنی بعضے کافر دنیا مین اسکا زیور پہنتے ہین یا دوزخ مین کفار کو طوق و زنجیر لوہے کی پہنائی جائینگے اور نہ پورا کر آخر یہ نہی ورع اور اولویت کیلیے ہے کہ اولی یہ ہے کہ ہو انگشتری کم مثقال سے اسلیے کہ اصل سونے اور چاندی مین کراہت ہے اور بقدر ضرورت سے زیادہ نہ چاہیے اس لیے پہننا دو انگشتریون کا اور زیادہ اس سے مکروہ ہے و لیکن بنانا انگشتریون متعدد کا مکروہ نہین ہے اگر نوبت بنوبت پہنے اور کہا قاضی خان نے مکروہ ہے

واقع ہو۔ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِىْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ وَطَرَحَهُ فَقَالَ يَعْمِدُ
اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِّنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِىْ يَدِهٖ فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ اِنْتَفِعْ بِهٖ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اٰخُذُهٗ
اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عباسؓ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
دیکھی انگشتری سونے کی بیچ ہاتھ ایک شخص کے پس نکال لی آنحضرتؐ نے انگشتری اسکے ہاتھ سے اور پھینک دیا اسکو پھر فرمایا کہ قصد کرتا ہے ایک
تمہارا طرف انگارے کے آگ دوزخ سے پس پہنتا ہے اسکو اپنے ہاتھ میں یعنی سونے کے پہننے سے آگ دوزخ سے ہاتھ جلایا جاویگا پس کہا گیا اس شخص کو
بعد تشریف لیجانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اٹھا لے انگشتری اپنی اور فائدہ اٹھا تو ساتھ اسکے یعنی بیچ ڈال یا دیدیا کسی عورت کو کہا اس شخص نے
قسم خدا کی نہیں لونگا میں اسکو کبھی حالانکہ تحقیق پھینک دیا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی یہ مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی قادر ہو خلاف شرع
چیز کو ہاتھ سے بگاڑے جیسے کہ فرمایا حضرتؐ نے اِذَا رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ الخ ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَّكْتُبَ
اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِىِّ فَقِيْلَ اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَةً فِضَّةً نُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِىِّ كَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلٰثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَّرَسُوْلُ سَطْرٌ وَّاللّٰهِ سَطْرٌ اور روایت ہے انسؓ سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا لکھنے خط کا طرف کسریٰ بادشاہ فارس کا اور قیصر بادشاہ روم کے اور نجاشی بادشاہ حبشہ کے پس عرض کیا گیا
یہ کہ بادشاہ نہیں قبول کرتے یعنی خط کو بدون مہر کے پس بنوائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشتری چاندی کی حلقہ کی نقش کیا گیا اسمیں محمد رسول اللہ
نقل کی یہ مسلم نے اور بخاری کی ایک روایت میں آیا ہے کہ تھا نقش انگشتری کا تین سطریں محمد ایک سطر یعنی نیچے کی سطر میں اسم مبارک تھا اور رسول ایک
سطر میں یعنی بیچ کی اور اللہ ایک سطر میں یعنی اوپر کی سطر میں اسم پاک تھا ف اسمیں ذکر نگینہ کا نہ کیا بسبب اسکے کہ حلقہ پہنا جاتا ہے ہاتھ میں اور محل استبعاد ہے
ذکر کیا اسکو واسطے بیان جواز کے اور بعضی حدیثوں میں آیا ہے کہ نگینہ بھی چاندی کا تھا اور بعضی میں آیا ہے کہ حبشی تھا چنانچہ بیان اسکا آگے آویگا اور شیخ محی الدین
نووی نے کہا کہ سطر اول اللہ اور سطر دوسری رسول اور سطر تیسری محمد بایں ہیئت تھے [اللہ / رسول / محمد] اور بعضے حواشی میں یہ ہیئت لکھی ہے محمد رسول اللہ
واللہ اعلم اور مہر آنحضرتؐ کی بعد آنحضرتؐ کے ابو بکرؓ کے ہاتھ میں تھی اور بعد انکے عمر فاروقؓ کے ہاتھ میں اور بعد انکے حضرت عثمانؓ کے ہاتھ میں تھی اور آخیر
خلافت انکی میں ہاتھ سے معیقیب کے سے کہ خادم انکے تھے کنوئیں اریس میں گر پڑی اور ہر چند ڈھونڈھی نہ ملی لکھا ہے علماء نے کہ باعث پریشانی اور فتنہ
اور اختلاف کا کہ انکے عہد میں تھا اور بعد انکے ہوا گم ہونا اس مہر کا تھا کہ اسمیں ایک برکت تھی کہ باعث انتظام الیتام کی تھی جیسے کہ مہر حضرت سلیمان
کی میں واللہ اعلم۔ ع وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهٗ مِنْ فِضَّةٍ وَّكَانَ فَصُّهٗ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ اور روایت ہے
اسی انسؓ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی انگوٹھی انکی چاندی کی اور تھا نگینہ انگوٹھی کا بھی چاندی کا نقل کی یہ بخاری نے ع وَعَنْهُ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِىْ يَمِيْنِهٖ فِيْهِ فَصٌّ حَبَشِىٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهٗ مِمَّا يَلِىْ كَفَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسی انسؓ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنی انگشتری چاندی کی بیچ داہنے ہاتھ اپنے کے اسمیں نگینہ تھا حبشی تھے حضرتؐ کرتے نگینہ انگشتری کا اس جانب کے متصل ہتھیلی کے
ہے یعنی اندر کی جانب کرتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حبشی یعنی منسوب بحبشہ بایں معنی کہ عقیق کا تھا اسلیے کہ کان اسکی یمن اور حبشہ میں ہے یا اور قسم کا
نگینہ تھا کہ حبشہ میں ہوتا ہے یا سیاہ تھا برنگ حبشیوں کے یا حبشہ میں اسکو بنایا تھا یا بنانیوالا اسکا حبشی تھا اور یہ منافات نہیں رکھتا ہے ساتھ ہونے
اسکے کے چاندی سے اور بر تقدیر یعنی اول کے حمل اوپر تعدد انگوٹھیوں کے کرنا چاہیے۔ ع وَعَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِىْ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلَى الْخِنْصَرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اسی انسؓ سے کہ کہا تھی انگشتری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسمیں اور

خلل کرتا ہے کہ ضعف وغیرہ لاحق ہوجاتا ہے اور مجامعت عورت کو حالت دودھ پلانے مین غیل کہتے ہین ساتھ زبر غین کے اور ذکر اسکا باب المباشرت مین ہوچکا ہی اور درحالیلہ نہ حکم کرتے تھے حرام ہونے اُسکے کا یعنی مکروہ رکھتے تھے فساد لڑکے کو اور جماع عورت کو حالت دودھ پلانے مین لیکن حرام نہین کرتے تھے اُسکو اسلیے کہ وطی عورت منکوحہ کی حلال ہے اور بمجرد احتمال حمل کے کہ متضمن فساد مذکور کا ہو حرام نہین ہوتی ؛ ع ح **وعن** ابن الزبیر ان مولاۃ لهم ذهبت بابنة الزبیر الی عمر بن الخطاب وفی رجلها اجراس فقطعها عمر وقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مع کل جرس شیطان رواہ ابوداود اور روایت ہے ابن زبیرؓ سے یہ کہ لونڈی آزاد کی ہوئی انکی لے گئی زبیرؓ کی بیٹی کو طرف عمر بن الخطابؓ کے اور لڑکی کے پانوٴن مین گھنگرو تھے پس کاٹ ڈالا انکو حضرت عمرؓ نے اور کہا کہ سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ساتھ ہر جرس کے شیطان ہے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یعنی مزین کرتا ہی اسکو شیطان نزدیک اہل اُسکے کے اور وہ مزمار شیطان ہے جیسے کہ ایک حدیث مین آیا ہے الجرس مزامیر الشیطان ؛ ع ح **وعن** بنانة مولاۃ عبد الرحمن بن حیان الانصاری کانت عند عائشة اذ دخلت علیها بجاریة وعلیها جلاجل یصوتن فقالت لا تدخلنها علی الا ان تقطعن جلاجلها سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تدخل الملئکة بیتا فیه جرس رواہ ابوداود اور روایت ہے بنانہؓ سے کہ لونڈی آزاد کی ہوئی عبد الرحمنؓ بن حیان انصاری کی ہے کہ تھی وہ نزدیک حضرت عائشہؓ کے ناگاہ لائی گئی حضرت عائشہؓ کے پاس ایک لڑکی چھوٹی اور وہ پہنے ہوئے تھی گھنگرو آواز کرتے تھے وہ پس کہا حضرت عائشہؓ نے یعنی اُس عورت کو کہ لڑکی کو لائی تھی نہ لاوی اُس لڑکی کو میرے پاس مگر یہ کہ کاٹ ڈالے گھنگرو اسکے اس لیے کہ سُنا ہے مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہین داخل ہوتے فرشتے اُس گھر مین یعنی رحمت کے کہ اسمین گھنٹا ہوتا ہے نقل کی یہ ابوداود نے **وعن** عبد الرحمن بن طرفة ان جده عرفجة بن اسعد قطع انفه یوم الکلاب فاتخذ انفا من ورق فانتن علیه فامره النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یتخذ انفا من ذهب رواہ الترمذی وابوداود والنسائی اور روایت ہے عبد الرحمنؓ بن طرفہ سے یہ کہ دادا اسکا عرفجہؓ بن اسعد کاٹی گئی ناک اُسکی دن کلاب کے پس بنائی اُسنے ناک چاندی کی پس بدبودار ہوئی وہ ناک سپر پس حکم کیا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنا دے ناک سونے کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے **ف** کلاب نام ایک جگہ کا ہے کہ وہان لڑائی واقع ہوئی تھی عرفجہؓ کی ناک وہان کٹ گئی تھی اور بسبب اس حدیث کے مباح رکھا ہے علما نے سونے کی ناک کا بنوانا اور اسیطرح باندھنا دانتون کا چاندی کے تارون سے لیکن امام محمدؒ کے نزدیک جائز ہے سونے کے تارون سے بھی ؛ ع **وعن** ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احب ان یحلق حبیبه حلقة من نار فلیحلقه حلقة من ذهب ومن احب ان یطوق حبیبه طوقا من نار فلیطوقه طوقا من ذهب ومن احب ان یسور حبیبه سوارا من نار فلیسوره سوارا من ذهب ولکن علیکم بالفضة فالعبوا بها رواہ ابوداود اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ دوست رکھے یہ کہ پہنا دے اپنے دوست کو یعنی اپنی بی بی یا اولاد وغیر انکے کو حلقہ آگ کا یعنی کان مین یا ناک مین پس چاہیے کہ پہنا دے اُسکو حلقہ سونے کا یعنی سونے کے حلقہ پہنانے کی سزا یہ ہے کہ پہنایا جاویگا اُسکو حلقہ آگ کا اور جو شخص دوست رکھے یہ کہ پہنا دے اپنے دوست کی گردن مین طوق آگ کا پس چاہیے کہ پہنا دے اُسکے گلے مین طوق سونے کا اور جو شخص چاہے یہ کہ پہنا دے اپنے دوست کو کڑا آگ کا پس چاہیے کہ پہنا دے کڑا سونے کا ولیکن لازم ہے تمپر استعمال چاندی کا پس تصرف کرو ساتھ اُسکے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** فالعبوا بها یعنی لہو ولعب کرو ساتھ چاندی کے اور زیور اسکا اسمین اشارہ ہے اسپر کہ زیب و زینت اور زیور دنیا داخل ہے لہو ولعب مین اگرچہ مباح ہو یا جب ساتھ عورتون زیور دار کے لعب بازی کرین تو گویا یہ لہو ولعب ساتھ زیور اُسکے ہے اور کہا ابن ملک نے کہ لعب کرنا ساتھ ایک شے کے تصرف کرنا ہی اُسمین جسطرح کہ چاہے یعنی کرو زیور بیچ جس قسم کے چاہو تم اقسام زیورون سے واسطے عورتون کے نہ مردون کے سواے مُہر اور زیور تلوار اور ہتھیارون لڑائی کے ؛ ع **وعن**

عورتون پر کیلیے اور اپنے لیے ہر بار ازوار دنیم ۱۲۵ منہ

پہننا لوہے پیتل کی انگوٹھی وغیرہ کا اور کہا محی السنہ نے کا مطلب یہ ہے کہ حضرت نے جو فرمایا کہ تلاش کر مال اگرچہ انگشتری لوہے کی ہو اس سے معلوم ہوا کہ نہی
تحریم کے لیے نہین ہے یعنی اگر نہی تحریم کے لیے ہوتی تو حضرت کاہے کو لوہے کی انگوٹھی تلاش کرواتے اور لکھا ہے علما نے کہ یہ مبالغہ ہے بیچ خرچ کرنے مال کے
واسطے مہر کے اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو یہ مانند اس قول آدمی کے ہے کہ دے مجکو اگرچہ ایک مٹھی خاک کی ہو اور لوہے کی انگوٹھی کے پہننے سے اگرچہ منع فرمایا
لیکن باوجود اسکے اشیائے متقوم سے باہر نہین اور احتمال ہے کہ نہی لوہے کی انگوٹھی کے پہننے سے بعد حدیث سہلؓ کی ہو اس لیے کہ حدیث سہلؓ کی تھی پہلے
استقرار سنن اور استحکام شرائع کے اور حدیث بریدہؓ کی بعد اسکے پس وہ حدیث منسوخ ہوگی اور حدیث سہلؓ کی بیچ پہلی فصل باب المہر گذری ہے ترج
ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوْقَ وَتَغْيِيْرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْإِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ
وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحِلِّهَا وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ وَالرُّقٰى إِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَعَقْدَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ لِغَيْرِ مَحِلِّهٖ وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهٖ رَوَاهُ
اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے دس چیزین زردی یعنی استعمال کرنا خلوق کا
اور مکروہ رکھتے تغییر کرنا بڑھاپے کا اور لٹکا کر تہبند کو کھینچتے چلنا یعنی ٹخنون سے نیچے لٹکانا اور پہننا سونے کی انگوٹھی کا یعنی مردون کو اور ظاہر کرنا عورت کا زینت کو
بے محل اور کھیلنا ساتھ نردون کے اور مکروہ رکھتے تھے منتر کرنے کو سوائے معوذات کے اور باندھنا منکون اور کوڑیون کا اور عورت کے ستر سے باہر گرانا
منی کا بے محل اور فساد کرنا لڑکے کا درحالیکہ نہ حکم کرتے تھے حرام ہونے اسکے کا نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف خلوق ایک خوشبو ہے مرکب کہ زعفران
وغیرہ سے بنتی ہے اور یہ نہی خاص مردون کے لیے ہے اور عورتون کو لگانا اسکا درست ہے اور بعضی حدیثین اسکی اباحت مین وارد ہوئی ہین اور بعضی نہی
مین اور حدیثین نہی کی بہت ہین اور ظاہر یہ ہے کہ وہ ناسخ اباحت کی ہین اور مردون کو اسکے استعمال سے اس لیے منع فرمایا کہ وہ عورتون کی خوشبوئی ہے اور
تغییر کرنا بڑھاپے کا خواہ ساتھ اکھاڑنے سفید بالون کے ہو خواہ ساتھ خضاب سیاہ کے بخلاف خضاب مہندی کے کہ وہ جائز ہے بالاتفاق بسبب
وارد ہونے احادیث کے اسمین اور سفید بالون کے اکھاڑنے مین مختار ہمارے مذہب مین حرمت کراہت ہے اور ظاہر کرنا عورت کا اپنی زینت و خوبی کا
بغیر محل اپنے کے محل ساتھ زیر ح کے ہے یعنی موضع حل کے یعنی وہ جگہ کہ حلال ہے عورت کو اظہار زینت کا وہان کہ وہ زوج اسکا ہے اور محارم مثل باپ بھائی
وغیرہ کے جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ الآیۃ لفظ محل ساتھ زبر ح کے بھی پڑھا ہے حلول سے اور کعاب ساتھ زیر کاف کے
جمع کعب کی ہے یعنی مہرے نردون کے کہ ساتھ انکے کھیلتے ہین اور مانند قرعہ کے پھینکتے ہین اور مراد نہی ہے کھیلنے سے ساتھ نرد کے اور وہ حرام ہے نزدیک
اکثر علما صحابہؓ وغیرہم کے اور شطرنج کھیلنی بھی مکروہ تحریمی ہے ہمارے نزدیک اور رقی جمع رقیہ کی ہے یعنی افسون کرنے کی اور معوذات یعنی قل اعوذ
برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور انھین کے حکم مین ہین دعائین منقول حدیث سے اور تعوذ ساتھ اسما الٰہی کے اور بعضون کے نزدیک مراد معوذات
سورہ آیات قرآنی ہین کہ مشتمل ہین اوپر معنی استعاذہ کے خواہ یہ سورتین ہون خواہ غیر انکے حاصل یہ کہ رقیہ کرنا ساتھ قرآن و اسمائے اللہ تعالی کے جائز ہے
اور ساتھ غیر اسکے کے حرام ہے خصوصاً ساتھ ان الفاظ کے کہ معانی انکے معلوم نہون کہ وہان خوف کفر کا ہے اور تمائم جمع تمیمہ کی ہے یعنی منکون اور
ہڈیون کے کہ واسطے دفع نظر کے لڑکون کے گلے مین ڈالتے تھے ایام جاہلیت مین اور دین اسلام مین اس سے ممانعت کی اور بعضون نے کہا کہ تمائم سے
مطلق منتر جاہلیت کے مراد ہین اور آیات قرآنی اور دعائین اور اسمائے الٰہی لکھکر گلے مین ڈالنے جائز ہین جیسے کہ حدیث عبداللہ بن عمرو کی سے کہ حصن
حصین مین مذکور ہے معلوم ہوتا ہے اور مکروہ رکھتے تھے گرانے منی کو باہر عورت کے ستر سے وقت انزال کے بخوف حمل کے غیر محل عزل مین کہ وہ عورت
حرہ ہے بغیر اسکی رضا کے باہر گرانا منی کا جائز نہین بخلاف لونڈی کے کہ وہ محل عزل ہے عزل اس سے مکروہ نہین اور مکروہ رکھتے تھے فساد لڑکے کو مراد ہے اس سے
صحبت کرنی اس عورت سے کہ دودھ پلاتی ہو بچے کو پس حاملہ ہوجاتی ہے وہ اور بسبب اسکے دودھ اسکا فاسد یعنی خراب ہوجاتا ہے اور لڑکے کو

اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تحقیق پاپوش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھے واسطے اسکے دو تسمے نقل کی یہ بخاری نے **ف** قبال ساتھ زیر قاف کی پاپوش کے تسمے کو کہتے ہین کہ دو انگلیون کے بیچ مین پہنا جاتا ہے پس آنحضرتؐ کی پاپوش مین دو تسمے تھی ایک تسمہ تو ہوتا تھا درمیان انگوٹھے کی اور اُس انگلی کی کہ پاس اسکے ہے اور ایک تسمہ ہوتا تھا درمیان بیچ کی انگلی کے اور اُس انگلی کی کہ متصل اسکے ہی کہ اسکو بنصر کہتے ہین زبان عربی مین اور یہ پاپوش عرب مین مثل چپل کے ہوتی ہی کہ جسکو یہان پہنکر مسجد مین جاتے ہین **ح** **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا يَقُولُ اسْتَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک غزوے مین کہ غزوہ کیا اسکو یعنی وقت نکلنے کے ایک جہاد کے لیئے یہ فرمایا بہت لیلو تم پاپوشین اسواسطے کہ مرد ہمیشہ مانند سوار کے ہی جبتک کہ پاپوش پہنے رہتا ہی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی یہ مانند سوار کے ہے بیچ جلد چلنے کے اور سلامتی پاؤن کے آفات سی اور اسین تعلیم ہے اسپر کہ اسباب سفر کہ حاجت پڑی ساتھ اسکی ساتھ رکھے **ح** **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنٰى وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پہنے ایک تمہارا پاپوش پس چاہیے کہ شروع کرے ساتھ داہنے پاؤن کے یعنی اول داہنا پاؤن ڈالے جوتے مین اور جسوقت کہ اُتارے پس چاہیے کہ شروع کرے ساتھ بائین طرف کی یعنی اول بایان پاؤن نکالے جوتے سے چاہیے کہ ہو داہنا پاؤن پہلے پہننے مین اور آخر ہو اُتارنے مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ضابطہ اسمین یہ ہے کہ جو امر فضیلت رکھتا ہے ابتدا ساتھ داہنے کے کہ اُسمین مستحب ہے اور جو کہ ایسا نہین ہی اُسمین ابتدا ساتھ بائین کے پس پہننا جوتے کا وسیلہ ہے دخول مسجد اور اور اعمال خیر کا بخلاف اُتارنے کے اور مسجد مین جاوے تو پہلے داہنا پاؤن رکھے اور نکلتے ہوے پہلے بایان نکالے اور پائخانہ مین جاوے تو بایان پاؤن پہلے رکھے اور نکلے تو داہنا پہلے نکالے **ح** داہنے پاؤن کو بزرگی ہے بہ نسبت بائین کے پس اکرام کرے اُسکا اور اکرام اُسکا یہ ہے کہ جوتہ پہنے تو پہلے اسکو ڈالے اور نکالتے ہوے پیچھے اسکو نکالے تا زیادہ رہے جوتہ مین اور یہ باعث ہے اُسکی عزت و حرمت کا اسیطرح مسجد وغیرہ کے جانے اور نکلنے مین سمجھ لے مولانا **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْشِي اَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا جَمِيعًا اَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چلے ایک تمہارا ایک پاپوش مین چاہیے کہ ننگا کرے دونون پاؤن کو یا پاپوش پہنے دونون مین یعنی پاؤن مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی پہنے تو دونون مین پہنے اور اُتارے تو دونون سی اُتارے ایک پاؤن مین پہننا اور ایک ننگا رکھنا مکروہ تنزیہی ہے اسلیے کہ خلاف ادب مروت کے ہے اور سبب لغزش پاؤن کا ہے خصوصاً جبکہ پاپوش بلند ہو اور زمین ناہموار ہو اور لاحق یا ہی بعضے علما نے ساتھ اسکے ایک ہاتھ کے نکالنے کو آستین سے یعنی یہ بھی ایسا ہی ہے کہ ایک ہاتھ آستین مین رکھے اور ایک آستین نکال کر کندھے پر ڈالے اور ایسے ہی ایک پاؤن مین جوتا پہننا اور ایک مین موزہ **ح** **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ لَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهُ وَلَا يَمْشِ فِي خُفٍّ وَاحِدٍ وَلَا يَاْكُلْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَحْتَبِي بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفِ الصَّمَّاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت ٹوٹ جاوے تسمہ کسی کی پاپوش کا پس نہ چلے ایک پاپوش مین یہان تک کہ درست کرے تسمہ اُسکا اور نہ چلے ایک موزہ مین اور نہ کھاوے بائین ہاتھ سے اور نہ گوٹ مارے ساتھ ایک کپڑے کی یعنی جبکہ نہو اُسکے ستر پر کچھ اُس کپڑے مین سے اور نہ اوڑھے کپڑے کو اسطرح سے کہ لپیٹا ہوا ہو تمام بدن پر کہ ہاتھ بھی اندر لپیٹ جاوین اور ہاتھ کے نکالنے سے ستر نظر آئے نقل کی یہ مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مُثَنًّى شِرَاكُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابن عباسؓ سی تھے واسطے پاپوش حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو قبال یعنی تسمے کہ انگلیون مین پہنے جاتے ہین دوہرے تھے تسمے انکے یعنی تا چھین نہین اور استوار ہون

لہ یہان سے کاتب سے عبارت بتفصیل چھوٹ گئی ہے

اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِنْ ذَهَبٍ قُلِّدَتْ فِىْ عُنُقِهَا مِثْلُهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ جَعَلَتْ فِىْ اُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللّٰهُ فِىْ اُذُنِهَا مِثْلَهٗ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِىُّ اور روایت ہے اسما بیٹی یزید کی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت کہ پہنے ہار سونے کا پہنایا جاویگا اسکی گردن میں مانند اسکی آگ سے دن قیامت کے اور جو عورت کہ ڈالے اپنے کان میں بالی یا بالا سونے کا ڈالیگا اللہ تعالی اسکے کان میں مانند اسکی آگ سے دن قیامت کے نقل کی یہ ابوداؤد

وَعَنْ اُخْتٍ لِحُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اَمَا لَكُنَّ فِى الْفِضَّةِ مَا تُحَلَّيْنَ بِهٖ اَمَا اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُحَلّٰى ذَهَبًا تُظْهِرُهٗ اِلَّا عُذِّبَتْ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِىُّ اور روایت ہے بہن سے حذیفہ رضی اللہ عنہ کی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جماعت عورتوں کی کیا نہیں ہے واسطے تمہارے بیچ چاندی کے وہ چیز کہ زیور بناؤ تم ساتھ اسکے یعنی کافی ہے کہ زیور چاندی کا بناؤ خبردار ہو تحقیق نہیں تم میں سے کوئی عورت کہ زیور بناوے سونے کا کہ ظاہر کرے اسکو یعنی بے جگہ مگر عذاب کیجاوے گی بسبب اسکے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ عورت کو بھی سونا خالص پہننا منع ہے اور سبب ہے وعید کا اور چاندی پہننی مباح ہے حال آنکہ عورتوں کو دونوں مباح ہیں پس ان حدیثوں کی علما نے کئی توجیہ بیان کی ہیں بعضوں نے کہا کہ اول یہی حکم تھا پیچھے منسوخ ہوا ساتھ اس حدیث کے کہ روایت کی گئی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر اور سونا حرام ہے اوپر مردوں امت میری کے یعنی سمجھا گیا اس حدیث سے کہ عورتوں کو سونا اور حریر پہننا حرام نہیں اور بعضوں نے کہا کہ وعید ان حدیثوں میں کہ مذکور ہے مراد اس سے یہ ہے کہ جو زکوٰۃ نہ ادا کرے اسکے حق میں یہ وعید ہے اور بعضوں نے کہا وعید اس عورت کے حق میں ہے کہ سونا پہنکر اجنبی مرد کو روبرو ظاہر کرے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ اَهْلَ الْحِلْيَةِ وَالْحَرِيْرِ وَيَقُوْلُ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيْرَهَا فَلَا تَلْبَسُوْهَا فِى الدُّنْيَا رَوَاهُ النَّسَائِىُّ اور روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے تھے زیور والوں اور حریر والوں کو یعنی پہننے انکے سے اور فرماتے کہ اگر تم دوست رکھتے ہو زیور جنت کا اور حریر جنت کو پس نہ پہنو انکو دنیا میں نقل کی یہ نسائی نے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا فَلَبِسَهٗ قَالَ شَغَلَنِىْ هٰذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمِ اِلَيْهِ نَظْرَةٌ وَاِلَيْكُمْ نَظْرَةٌ ثُمَّ اَلْقَاهُ رَوَاهُ النَّسَائِىُّ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوائی ایک انگشتری پس پہنا اسکو فرمایا مشغول کیا مجکو اسنے تمسے آج کے دن طرف اسکے دیکھنا ایک دفعہ اور طرف تمہارے دیکھنا ایک دفعہ پھر پھینک دیا اسکو نقل کی یہ نسائی نے ف ظاہر یہ ہے کہ یہ انگشتری سونے کی تھی۔ مولانا

عَنْ مَالِكٍ قَالَ اَنَا اَكْرَهُ اَنْ يُلْبَسَ الْغِلْمَانُ شَيْئًا مِنَ الذَّهَبِ لِاَنَّهٗ بَلَغَنِىْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ فَاَنَا اَكْرَهُهٗ لِلرِّجَالِ الْكَبِيْرِ مِنْهُمْ وَالصَّغِيْرِ رَوَاهُ فِى الْمُوَطَّا اور روایت ہے مالک سے کہ کہا میں مکروہ رکھتا ہوں یہ کہ پہنائے جاویں لڑکے کچھ بھی سونے سے اسواسطے کہ پہونچا ہے مجکو یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا استعمال کرنے انگشتری سونے کی سے یعنی جب انگشتری منع ہوئی تو اور چیز بطریق اولی منع ہوگی پس میں مکروہ رکھتا ہوں واسطے مردوں کے بڑے ہوں انمیں سے یا چھوٹے نقل کی یہ مالک نے موطا میں ف سونے سے اور اسی طرح چاندی بھی نہیں درست مگر مہر جائز ہے اور حریر بھی انھیں کے حکم میں ہے۔

بَابُ النِّعَالِ

باب ہے بیچ بیان پاپوشوں کے ف نعال جمع نعل کی ہے اور نعل اس کو کہتے ہیں کہ بچایا جاوے پاؤں بسبب اسکے زمین سے اور وہ ساتھ عرف ہر قوم کے مختلف ہے اور مراد یہاں بیان کرنا آنحضرت کی پاپوشوں کی صفات کا ہے کہ متعارف دیار عرب کی ہے اور وہ بھی کئی اقسام کی ہوتی ہے چنانچہ اسی لیے ساتھ صیغہ جمع کے لایا۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِىْ لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پہنتے تھے ایسی پاپوش کہ نہ تھے اسمیں بال نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ نَعْلَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ

باب السواک مین گذر چکی ہے اور وہان دس چیزین فطرۃ سے کہی ہین اور یہان پانچ بیان کین اور دونون جگہ مقصود حصر نہین ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ دس چیزین جملہ فطرۃ سے ہین اور یہان اُنمین سے پانچ بیان کین اور بیان مفصل انکا وہان ہوچکا ہے فانظر ثمہ۔ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ اَوْفِرُوا اللُّحٰى وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنْهِكُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفت کرو مشرکون کی یعنی وہ بڑھاتے ہین مونچھین اور پست کرتے ہین داڑھیان تم مخالفت اُنکی کرو کہ بڑھا داڑھیان اور پست کر دلیین اور ایک روایت مین ہے خوب پست کر دلیین اور چھوڑ دو داڑھیان نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ وُقِّتَ لَنَا فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ اَنْ لَّا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا معین کیا گیا واسطے ہمارے بیچ کترانے لبون کے اور ترشوانے ناخونون کے اور دور کرنے بال بغلون کے اور مونڈنے بال زیر ناف کے یہ کہ نہ چھوڑین ہم زیادہ چالیس دن سے نقل کی یہ مسلم نے ف کہا ابن ملک نے کہ آیا ہے بعضی روایت مین ابی عمرؓ سے کہ حضرتؐ ترشواتے تھے ناخون اور لبین اپنی ہر جمعہ مین اور مونڈتے بال زیر ناف کے بیس دن مین اور اکھیڑتے بال بغلون کے چالیس دن مین اور قنیہ مین لکھا ہی کہ افضل یہ ہی کہ ترشوا وے ناخون اپنے اور کترواوے لبین اور بال زیر ناف کے مونڈے اور ستھرا کرے اپنے بدن کو ساتھ نہانے کے ہر ہفتہ مین ایکبار پس اگر نہ کرے یہ تو ہر پندرہ دن مین اور نہین ہی عذر بیچ ترک اسکے کے زیادہ چالیس دن سے پس ہفتہ افضل ہے اور پندرہ روز اوسط ہین اور چالیس دن بعد اور نہین عذر چالیس دن سے زیادہ مین اور مستحق ہوتا ہے وعید کا ہمارے نزدیک انتہی کہا مظہر نے کہ ابی عمرؓ اور ابی عبد اللہ الاغرؓ سے منقول ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کترتے لبین اور ناخون اپنے ہر جمعہ مین پہلے اس سے کہ نکلین طرف نماز جمعہ کے اور کہا بعضون نے کہ مونڈتے تھے بال زیر ناف کی اور اکھیڑتے تھے بال بغلون کے چالیس دن مین اور بعضون نے کہا ہر مہینے مین انتہی اور یہ اعدال الاقوال ہی۔ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق یہود و نصاریٰ نہین خضاب کرتے ہین پس مخالفت کرو اُنکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی تم خضاب کیا کرو اور مراد خضاب سے خضاب غیر سیاہ ہے اور خضاب سیاہ حرام ہے اور کلام اسمین آگے آویگا اور صحابہؓ وغیرہم خضاب سرخ مہندی کا کرتے تھے اور کبھی زرد بھی کرتے تھے اور بیچ خضاب مہندی کے حدیثین وارد ہوئی ہین اور لکھا ہے علما نے کہ خضاب مہندی کا مومنون کی علامتون سے ہے اور سب علما کے نزدیک جائز ہے اور بعضے فقہا نے اس کو مستحب کہا ہے مردون کے لیے اور عورتون کے لیے اور اُسکی فضیلت مین حدیثین بھی لاتے ہین کہ نزدیک محدثین کے مطعون اور منسوب بضعف ہین اور مجمع البحار مین لکھا ہے کہ امر ساتھ خضاب کے اُسکے لیے ہے کہ بال اُسکے سفید محض ہون مانند بالون ابی قحافہؓ کے کہ حدیث آیندہ مین مذکور ہین نہ اُسکے لیے کہ کتر چڑے ہون بال اُسکے اور یہ بھی لکھا ہے کہ سلف اختلاف رکھتے ہین بیچ کرنے خضاب کی بہ حسب اختلاف احوال کی اور بعضون نے کہا یہ موقوف ہے عادت شہرون پر اس لیے کہ نکلنا عادت شہر والون سے موجب شہرت کا ہی اور مکروہ ہے اور بعضون نے کہا کہ جسکا بڑھاپا پاکیزہ اور نورانی اور خوشنما ہو اور زیبا بہ نسبت خضاب کرنے کے تو اُسکو نکرنا خضاب کا اولیٰ اور احسن ہی اور جسکا بڑھاپا بدنما ہو اُسکو خضاب کرنا اور چھپانا عیب کا اولیٰ ہی۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِيَ بِاَبِيْ قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَاْسُهٗ وَلِحْيَتُهٗ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا لائے گئے ابو قحافہ یعنی باپ ابوبکر صدیقؓ کے دن فتح مکہ کے اور اُسی روز مسلمان ہوئے اور سر اُنکا اور داڑھی اُنکی مانند ثغامہ کے تھی سفیدی مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تغیر کرو اُنکی سفیدی کو ساتھ کسی چیز کے اور بچو رنگ سیاہ سے یعنی خضاب سیاہ نہ کرو نقل کی یہ مسلم نے ف ثغامہ نام ایک گھانس کا ہی کہ سفید ہوتے ہین شگوفے اور پھل اُس کے

نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پاپوش پہنے آدمی کھڑے ہو کر نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہؓ سے **ف** یہ اُس صورت میں ہے کہ کھڑے ہو کر پہننے میں مشقت ہو یعنی ایسا جوتا ہو کہ بیچ پہننے اور باندھنے تسمے کے ہاتھ کا محتاج ہو نہ مطلق جوتا میں: ح **وَعَنِ** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَّاحِدَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ اور روایت ہے قاسم بن محمد سے اُسنے نقل کی حضرت عائشہؓ سے کہ کہا بعضے وقت چلتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک پاپوش میں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ تحقیق حضرت عائشہؓ چلیں ایک پاپوش میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ صحیح تر ہے یعنی از راہ اسناد کے یا متنوں کے **ف** جن حدیثوں میں کہ نہی آئی ہے ایک پانوں میں جوتا پہنکر چلنے سے یہ حدیث مخالف اُنکے ہے اس حدیث کی صحت میں کلام کیا ہے علما نے اور لکھا ہے کہ بر تقدیر صحت کے یہ حال نادر تھا اور صحن گھر میں تھا نہ باہر یا واسطے ضرورت کے یا واسطے بیان جواز کے تا نہ جانیں کہ حرام ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ جو چیز اوپر مکروہ تنزیہی ہے شارع سے کرنا اُسکا واسطے بیان اصل جواز کے آیا ہے اور وہ فعل بہ نسبت شارع کے مکروہ نہیں ہوتا اس لیے کہ بیان جواز واجب ہے اس پر چنانچہ بیچ مقدمہ کھڑے ہو کر پانی پینے آنحضرتؐ کے یہ نکتہ لکھا ہے مواہب لدنیہ میں: ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ اَنْ يَّخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعَهُمَا بِجَنْبِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تحقیق سنت سے ہے جس وقت کہ بیٹھے آدمی یہ کہ اُتار ڈالے پاپوش اپنی اور رکھے اُنکو اپنے پہلو کی طرف نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی جوتے سمیت نہ بیٹھے بلکہ اُتار کر بیٹھے کہ ادب اسمیں ہے اور رکھے اُسکو بائیں پہلو کی طرف واسطے تعظیم داہنی طرف کے اور سامنے بھی نہ رکھے واسطے تعظیم قبلہ کے اور نہ پیچھے رکھے واسطے خوف چوروں کے **وَعَنِ** ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّجَاشِيَّ اَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ اَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَبِيْ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا اور روایت ہے ابن بریدہؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ نجاشی نے بطور تحفہ کے بھیجے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو موزے سیاہ سادے یعنی غیر منقش پس پہنا حضرتؐ نے اُنکو یعنی طہارت سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی ترمذی نے ابی بریدہ سے ساتھ اضافت باپ کی طرف بریدہؓ کے اور اُسنے اپنے باپ سے اور زیادہ کی یہ عبارت کہ پھر وضو کیا آنحضرتؐ نے اور مسح کیا اُنپر **ف** نجاشی لقب ہے بادشاہ حبشہ کا اور حضرتؐ نے موزے پہنے بدون پوچھے اور تفتیش کرنے اس بات کے کہ یہ چمڑا دباغت دیا ہوا ہے یا نہیں مردار کا ہے یا مذبوح کا ان چیزوں کی کچھ تفتیش نہ کی اور عمل کیا ظاہر حال پر اور اس سے حکم معلوم ہوا کورے کپڑے کا اور بوریوں کا اور شطرنجی اور فرش فروش اور سوا انکے اور چیزوں کا بھی اگر ظاہر میں نجاست نہو حکم طہارت کا ہے: مولانا من لشرح **بَابُ التَّرَجُّلِ** یہ باب ہے بیچ بیان کنگھی کرنے کے **ف** ترجل کہتے ہیں عربی میں کنگھی کرنے کو عام ہے کہ سر میں ہو یا داڑھی میں لیکن اکثر استعمال ترجل کا سر کی کنگھی کرنے میں ہوتا ہے اور تسریح کا داڑھی میں: ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھی میں کنگھی کرتی سر مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میں اس حال میں کہ میں حائضہ ہوتی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بدن حائضہ کا پاک ہے مخالطت ساتھ اسکے جائز ہے: ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرۃ پانچ چیزیں ہیں ختنہ کرنا اور استعمال کرنا لوہے کا یعنی بال زیر ناف کے لینے اور لبیں لینی اور ترشوانا ناخنوں کا اور اکھیڑنا بغلوں کے بالوں کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فطرۃ الخ یعنی یہ پانچ چیزیں سب انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی شریعت میں سنت ہیں اور یہ حدیث فطرۃ کی بیچ ابتدائے کتاب کے

اس سے اور فرمایا کہ مونڈو تمام سر یا چھوڑو تمام سر نقل کی یہ مسلم نے **ف** اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ سر منڈانا سوای حج و عمرے کے جائز ہی اور مرد اختیار
رکھتا ہے سر منڈانے کا اور سر مین بال رکھنے کا لیکن افضل یہ ہے کہ نہ منڈاوے سر سوا حج و عمرے کے جیسے کہ معمول تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور صحابہ
کرام رضی اللہ عنہم کا سواے حضرت علیؓ کے جیسے کہ ابتداے کتاب مین بیچ باب الجنایت کے بیان اسکا گذرا ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ اَخْرِجُوْهُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا لعنت کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے مخنثون کو مردونمین سے اور لعنت کی اُن عورتون کو کہ مشابہ ہوتی ہین ساتھ مردون کے اور فرمایا کہ نکالدو مخنثون کو اپنے گھرون سی نقل کی یہ
بخاری نے **ف** مخنث اُس مرد کو کہتے ہین کہ تشبہ کرے ساتھ عورتون کے لباس مین اور ہاتھ پاؤن رنگین کرنے مین ساتھ مہندی کے اور آواز مین اور
کلام کرنے مین اور حرکات و سکنات مین اور خنث کے معنی لغت مین نرمی اور شکستگی کے ہین اور مخنث ساتھ زبر نون مشددہ و زیر اسکے کے ہے اور اول
مشہور تر ہے اور مخنث دو طرح کے ہوتے ہین ایک تو خلقی کہ اصل خلقت اور جبلت مین او پر اوضاع و اخلاق عورتون کی واقع ہو اور دوسرا یہ کہ تکلف اپنے
تئین مشابہ عورتون کے کرتا ہے اور لعنت اور مذمت خاص اُسکے حق مین ہے نہ اول کے کہ وہ معذور ہے اور لعنت کی اُن عورتون کو کہ مشابہ کرتی ہین
اپنے کو ساتھ مردون کے وضع مین اور لباس مین اور اور امور مین اور بیچ شرح شرعۃ الاسلام کے لکھا ہے کہ مہندی لگانی سنت ہی عورتون کو اور مکروہ ہی
مردون کو بغیر عذر کے بسبب مشابہت کے ساتھ عورتون کے انتہی اور اس سے یہ بھی سمجھا گیا کہ عورت کو بھی بالکل خالی رہنا مہندی سی مکروہ ہی بسبب
مشابہت کے ساتھ مردون کے: ح.. ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللهُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ
مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اللہ نے یا لعنت کرے مردون مشابہت
کرنیوالونکو ساتھ عورتون کے اور عورتون مشابہت کرنیوالیون کو ساتھ مردون کے نقل کی یہ بخاری **ز** **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت کی
اللہ تعالی نے اُس عورت کو کہ ملادی بال اپنے ساتھ بالون اور عورت کے یعنی درازی کے لیے اور لعنت کی اُس عورت کو کہ ملوادی اپنے بالون کی ساتھ اور
کے بال اور لعنت کی گودنیوالی کو اور گدوانیوالی کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم **ز** **ف** کہا نووی نے کہ حدیثون سی صریح معلوم ہوتا ہے کہ حرام ہی ملانا بالونکا
مطلق اور یہی ظاہر و مختار ہے اور ہمارے علما نے یہ تفصیل بیان کی ہی کہ اگر ملادی بال آدمی کے تو حرام ہے بلا خلاف اسلیے کہ حرام ہی نفع اٹھانا آدمی کی
بالون سے اور تمام اجزا اُسکے سے بسبب بزرگی اسکی کے اور سواے آدمی کی جانور کے پاک بال ہون تو اسکا یہ حکم ہی کہ اگر نہو عورت کا خاوند اور نہ سید یعنی
مالک تو اسکو ملانا اُنکا بھی حرام ہے اور اگر ہو خاوند یا سید تو اُسکی تین صورتین ہین اور صحیح تر انمین سے یہ ہی کہ اگر ملاوے ساتھ اذن خاوند کے یا سید کی تو جائز ہی اور
کہا مالک اور طبری اور اور اکثر علما نے کہ ملانا ہر چیز کا بالونمین ممنوع ہے خواہ بال ہون یا صوف یا چیتھڑے یا سواے انکے اور دلیل پکڑی ہی انھون نی
ساتھ حدیثون کے اور کہا لیث نے کہ نہی مختص ہے ساتھ بالون کے پس نہین مضائقہ ہی ساتھ ملانے صوف وغیرہ کی اور باندھنا بالون کا ساتھ دورے
سرخ کے کہ مشابہت ساتھ بالون کے نرکھین جائز ہی بلا کراہت کذا فی مجمع البحار اور گودنا یہ کہ سوئیان یا مانند انکے کی جلد مین چبھوئی جاتی ہین یہانتک کہ
خون بہنے لگتا ہے پھر اسمین سرمہ یا نیل بھر دیتے ہین اور کہا نووی نے کہ گودنا اور گدوانا حرام ہی فاعل و مفعول پر اور وہ جگہ کہ گودی جاتی ہی نجس ہو جاتی ہی
پس اگر ممکن ہو ازالہ اُسکا ساتھ علاج کے تو واجب ہے ازالہ اسکا اور اگر نہ ممکن ہو بغیر حرج کے تو پس اگر خوف ہو اُسے تلف کا یا فوت ہونی عضو کا یا منفعت اُسکی کا
یا خوف ہو عیب فاحش کا عضو ظاہر مین تو نہین واجب ازالہ اسکا جبکہ توبہ کی نہین باقی رہیگا اُسپر گناہ اور اگر نہ خوف ہو کسی چیز کا انمین سے تو لازم ہی
ازالہ اسکا اور گنہگار ہوتا ہے بسبب تاخیر اسکے کی ح.. ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ

اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ خضاب سیاہ مکروہ و حرام ہے اور مطالب المومنین مین لکھا ہے کہ بعضے علمانے کہا ہی کہ خضاب سیاہ اگر غازی واسطے
ہیبت کے بیچ نظر دشمنون دین کے کرے تو درست ہے اور جو کہ واسطے زینت نفس کی اور دستداری عورتون کے کرے مکروہ ہے نزدیک اکثر مشائخ کے
اور صحت کو پونچا ہے کہ امیر المومنین ابوبکرؓ خضاب کرتے تھے ساتھ مہندی اور وسمہ کے ولیکن رنگ اسکا سیاہ نہین ہوتا بلکہ سرخ مائل بسیاہی اور اور
بعضے صحابہؓ سے جو اسمین نقل کیا گیا ہے اسی پر محمول ہے اور بیچ باب خضاب سیاہ کے وعید شدید آئی ہی چنانچہ دوسری فصل مین آتا ہی حاصل کہ
خضاب مہندی کا بالاتفاق جائز ہے اور سیاہ مین مختار حرمت و کراہت ہی: ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ
أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدُلُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ
ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے موافقت اہل کتاب کی بیچ اس چیز کے
کہ نہین حکم کیے گئے اسمین اور تھے اہل کتاب چھوڑتے اپنے بالون کو یعنی بدون مانگ نکالنے کے یونہی پڑے رہتے تھے بال اور تھے مشرک مانگ نکالتے
اپنے سرمین پس چھوڑتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بال اپنی پیشانی کے بطور اہل کتاب کے پھر مانگ نکالنے لگے پیچھے اسکی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے
ف سدل چھوڑنا سر کے بالون کا گرد سر کے اور جمع نہ کرنا جوانب انکے کو اور فرق یہ کہ آدھے بال ایک طرف جمع کرے آدھے ایک طرف اور قاموس مین
کہا کہ فرق راہ درمیان بالون سر کے یعنی مانگ اور حضرتؐ جب اول مدینہ مین تشریف لائے تو سدل کرتے تھے بال پیشانی کو بسبب موافقت اہل کتاب کے
کہ عادت انکی سدل کی تھی اور سدل اگرچہ چھوڑنا بالون کا ہی گرد سر کے اور تخصیص ساتھ پیشانی کے نہین ولیکن تیار سدل کا فرق سے پیشانی مین ظاہر ہوتا ہی اس سبب سے
تخصیص کیا اور طیبی نے کہا کہ مراد سدل سے یہان چھوڑنا بالون کا ہے پیشانی پر اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عادت شریف اول مین سدل کی
تھی بعد ازان فرق قرار پایا پس بعضے کہتے ہین کہ سدل منسوخ ہی اس لیے کہ رجوع طرف فرق کے وحی سے تھی اسلیے کہ آنحضرت مامور تھے ساتھ موافقت اہل کتاب کے اس چیز
مین کہ مامور نہ تھے اسمین پس مخالفت انکی تھی بسبب وامر کے ہوا اور اس حدیث سے دلیل پکڑی ہی بعضے اصولیین نے یہ کہ شرع انبیائے سابق کی شرع ہماری ہی
جبتک کہ مامور نہو دین ہم ساتھ خلاف اسکے کے لیکن اس چیز مین کہ تبدیل و تغیر انکی معلوم نہو اور ظاہر عبارت بحب موافقتہم اسپر دلالت کرتا ہی کہ آنحضرتؐ
مخیر تھے اسمین اور اگر شریعت ہوتا تو واجب ولازم ہوتا اور بعضی حدیثون مین آیا ہے کہ اگر متفرق ہوتے بال حضرتؐ کے تو مانگ نکالتے والا چھوڑ دیتے ان کو
بحال خود یعنی تکلف نہ کرتے سدل و فرق مین اور بحال خود رکھتے انکو پس سدل و فرق دونون جائز ہین لیکن فرق افضل ہی واللہ اعلم: ع: ح **وَ**
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ قِيلَ لِنَافِعٍ مَا الْقَزَعُ قَالَ يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ الْبَعْضُ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَأَلْحَقَ بَعْضُهُمُ التَّفْسِيرَ بِالْحَدِيثِ اور روایت ہے نافع سے اسنے نقل کی ابن عمرؓ سے کہا ابن عمرؓ نے سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منع
فرماتے تھے قزع سے کہا گیا واسطے نافع کے کہ کیا ہے قزع کہا مونڈا جاوے کچھ سر لڑکے کا اور چھوڑا جاوے کچھ نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور ملایا بعضے راویون نے
تفسیر کو ساتھ حدیث کے یعنی معنی قزع کے حضرتؐ ہی نے بیان فرمائے **ف** مونڈا جاوے کچھ سر آگے کہا نووی نے کہ قزع کہتے ہین مونڈنے بعض سر کو مطلق
اور یہی صحیح تر ہی اسلیے کہ یہ معنی راوی نے بیان کیے ہین اور ظاہر کے مخالف ہین نہین پس واجب ہوا عمل اسپر اور تخصیص لڑکے کی بسبب جاری ہونے عادت کی ہی والا مکروہ ہی
لڑکے کو بھی اور بڑے کو بھی چنانچہ اس لیے روایات فقہیہ مین مطلق لائے ہین اور کراہت بسبب مشابہت کفار کے اور بدہیئتی کے ہے: ع: ح قزع کے
معنی جو راوی نے بیان کیے اور نووی نے اسکو صحیح تر کہا داخل ہین اسمین پٹے اور بربال اور زلفین اور چوٹیان کما لایخفی: مولف **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رَأْسِهِ وَتُرِكَ بَعْضُهُ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ احْلِقُوا كُلَّهُ أَوِ اتْرُكُوا كُلَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن
عمرؓ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک لڑکے کو کہ تحقیق مونڈا گیا تھا بعض سر اسکا اور چھوڑا گیا تھا بعض سر اسکا پس منع فرمایا لڑکے کی پرورش کرنیوالونکو

اس سے کہ زعفران ملے مرد بدن کو یا کپڑے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسلیے کہ یہ عادت عورتوں کی سے ہی اور بعضے صحابہ رض سے جو منقول ہی استعمال خلوق کا
کہ نام خوشبو سے مرکب کا ہے زعفران وغیرہ سے وہ محمول ہی نہی سے پہلے پر ع ش ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ
مَا نَجِدُ حَتَّى أَجِدَ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تھی میں خوشبو لگاتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ بہترین خوشبو کے پاتی میں
یہانتک کہ پاتی میں چمک خوشبو کی حضرت کے سر میں اور ڈاڑھی میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث پر اشکال وارد کرتے ہیں سیا تھا اس حدیث سے کہ
خوشبو کی مردوں کی وہ چیز ہی کہ پوشیدہ ہو رنگ اسکا اور اس سے معلوم ہوا کہ رنگ ہوتا تھا حضرت کی خوشبو میں جب تو چمکتی تھی اسکا جواب کہ مراد رنگ سے اس حدیث
میں وہ رنگ ہے کہ اسکے ظہور میں زینت و جمال ہو مانند سرخ و زرد رنگ کے اور جو رنگ ایسا نہو جیسے رنگ مشک و عنبر کا جائز ہی کذا قال الطیبی اور اس سے معلوم ہوا کہ
مثل صندل کا بھی جائز ہے ن ح وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْأَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے نافع سے کہ تھے ابن عمر رض جس وقت کہ دھونی لیتے خوشبو کی دھونی لیتے اگر کی بغیر ملونی مشک وغیرہ کی یعنی کبھی نری اگر کی
دھونی لیتے اور کبھی دھونی لیتے کافور کی کہ ڈالتے اسکو ساتھ اگر کے پھر کہا ابن عمر رض نے اسیطرح سے دھونی لیتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی کبھی نری اگر کی اور کبھی کافور اسکے
ساتھ ملا کر نقل کی یہ مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ أَوْ يَأْخُذُ مِنْ شَارِبِهِ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ
خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ يَفْعَلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کترتے یا لیتے لبیں اپنی اور تھے حضرت ابراہیم دوست خدا کے
کرتے یعنی وہ بھی لبیں کترتے تھے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی کترنا لبوں کا سنت قدیم ہی کہ حضرت ابراہیم کترتے تھے اور انبیا علیہم السلام بھی کرتے تھے چنانچہ شرح لفظ
قطرۃ کی بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی پس تخصیص حضرت ابراہیم کی بسبب تعظیم انکے ہو یا ابتدا اس شریعت کی حضرت ابراہیم سے ہی جیسے کہ فصل تیسری میں ایک حدیث آتی ہے
کہ وہ دلالت کرتی ہی اسپر ن ح وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نہ لیوے لبیں اپنی پس نہیں ہم میں سے نقل کی یہ احمد اور
ترمذی اور نسائی نے ف یعنی ہماری سنت و طریقہ پر نہیں ہے اور ظاہر یہ ہی کہ معنی یہ ہیں اسکے کہ نہیں کامل ترین اہل طریقہ ہمارے سے یا یہ تہدید ہے واسطے تارک
اس سنت کے یا ڈر دلا دیا اسکو مرنے پر بغیر اس ملت کے ن ح ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ
مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اسنے نقل کی ہے باپ سے اسنے اپنے دادا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے
لیتے ڈاڑھی اپنی سے عرض میں سے اور طول میں سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف یعنی ڈاڑھی کو ہر طرف سے درست و برابر کرتے تھے بال
بڑہے ہوے کتر کر اور یہ منافی نہیں ہے ساتھ اعفا اور توفیر ڈاڑھی کے کہ حدیثوں میں امر ساتھ اسکے واقع ہوا ہی اسلیے کہ نہی کوتاہ کرنی ڈاڑھی سے ہی مانند عجمیوں کے اور
لینا بالوں کا طول میں سے واسطے برابر کرنے اور اصلاح کے منافی اسکی نہیں اسلیے کہ منقول ہے آنحضرت سے کہ وہ لیتے تھے ڈاڑھی کی طول و عرض میں سے اور کہا ابن
ملک نے کہ برابر کرنا ڈاڑھی کے بالوں کا سنت ہی اور احیا میں لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہی علما نے ڈاڑھی کے دراز کرنے میں پس بعضوں نے کہا کہ اگر مٹھی میں پکڑے مرد ڈاڑھی
کو اور مٹھی کے نیچے سے کتر ڈالے تو نہیں مضائقہ اسکا چنانچہ کیا ہے یہ ابن عمر رض نے اور ایک جماعت نے تابعین میں سے اور اچھا جانا اسکو شعبی اور ابن سیرین نے
اور مکروہ جانا اسکو حسن اور قتادہ نے اور توابع انکے نے اور کہا چھوڑنا اسکا اچھا ہی بموجب قول آنحضرت کے اعفوا اللحی انتہی ع وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَيْهِ خَلُوقًا فَقَالَ أَلَكَ امْرَأَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت
یعلی بن مرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی یعلی رض پر خلوق کہ نام ایک خوشبو مرکب کا ہی زعفران وغیرہ سے پس فرمایا کیا تیرے لیے بیوی
ہے کہا نہیں فرمایا پس دھو ڈال اسکو پھر دھو اسکو پھر دھو اسکو پھر نہ استعمال کرنا اسکو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف کیا تیرے لیے بیوی ہے

وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَجَاءَ تْہُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ اِنَّہٗ بَلَغَنِیْ اَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَ مَالِیْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ قَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ اَمَا قَرَأْتِ مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا قَالَتْ بَلٰی قَالَ فَاِنَّہٗ قَدْ نَهٰی عَنْہُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا لعنت کی اللہ تعالیٰ نے گودنیوالیوں کو اور گودوانیوالیوں کو اور اُن عورتوں کو کہ چنواوین بال منھ پر سے اور لعنت کی سوہن کرنیوالیوں کو دانتوں واسطے حُسن کے کہ تغیر کرنیوالی ہین اللہ کی پیدایش کو پس آئی ابن مسعودؓ پاس ایک عورت اور کہا کہ تحقیق شان یہ ہے کہ پہونچی مجکو یہ بات کہ تم لعنت کرتے ہو یعنی عورتون کو ایسی اور ایسی پس کہا ابن مسعودؓ نے کہ کیا ہے مجکو کہ لعنت نکرون اُسکو کہ لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اُسکو کہ وہ ملعون ہو بیچ کتاب اللہ کی پس کہا اُس عورت نے کہ تحقیق پڑھا مین نے اُس چیز کو کہ درمیان دو دفتیون کے ہے یعنی پڑھا مین نے سارا قرآن پس نہ پایا مین نے اُسمین جو کہتے ہو یعنی صریحًا کہا ابن مسعودؓ نے اگر پڑھتی تو اُسکو یعنی تامل سے اور سمجھ کر تو البتہ پاتی تو اس حکم کو کیا نہین پڑھی تو نے یہ آیت کہ جو دین تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس لو اُسکو اور عمل کرو اُسپر اور جس چیز سے کہ منع کرین تمکو پس باز رہو یعنی اُس سے کہا اُس عورت نے کہ ہان یہ آیت تو پڑھی ہے مین نے کہا ابن مسعودؓ نے پس تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** چنواوین بال آخر یہ مکروہ ہے مگر کہ داڑھی یا مونچھین نکلین عورت کی تو اُنکا منڈوانا مکروہ نہین بلکہ مستحب ہے اور چننے والی کو نامصہ کہتے ہین اس روایت مین ذکر اُسکا نہین فصل ثانی مین ہے اور سوہن کرنیوالیوں کو کہ یعنی بہ تکلف فرجہ اور فرق کرواتی ہین دانتون مین کہ عرب کے نزدیک فرق ہونا دانتون مین پسندیدہ ہے اور اکثر چھوٹی عمر کی عورتون کے دانت ایسے ہوتے ہین اور جب بڑھیا ہوتی ہین اور دانت بڑے ہوتے ہین اور یہ فرق نہین رہتا تو بہ تکلف بنواتی ہین واسطے اظہار حسن و جوانی کے اور مشابہت کے ساتھ جوانون کے اور لفظ المغیرات صفت ہے عورتون ذکر کی گئین کی یعنی یہ عورتین مذکورہ ایسی ہین کہ تغیر کرتی ہین پیدایش اللہ تعالیٰ کی کو اور لفظ خلق اللہ مفعول ہے مغیرات کا اور جملہ مانند تعلیل کی ہے واسطے وجوب لعنت کے اور علت بیچ حرمت مثلہ اور رنڈ و لنے داڑھی وغیرہ کا بھی یہی ہے اور اس سے یہ لازم نہین آتا کہ ہر تغیر حرام ہو اس لیے کہ یہ علت مستقل نہین ہے علت حرمت کی نہی شارع کی ہے اور حکمت نہی مین یہ ہے پس حاصل یہ ہوا کہ شارع نے بعض تغیرات کو مباح کیا ہے اور بعضے کو حرام اور عورت مذکورہ کی کلام کے یہ معنی ہین کہ خبر دی گئی ہو مین یہ کہ تم خبر دیتے ہو لعنت خدا سے یا لعنت کرتے ہو اپنی طرف سے عورتون مذکورہ پر حال آنکہ نہین ہے لعنت انکی مذکور کتاب اللہ مین اور نہین جائز ہے لعنت کرنی اُسکو کہ نہ لعنت کرے اسپر اللہ پس جب ابن مسعودؓ دلیل لائے حدیث و قرآن سے اور بیچ وجود حدیث کے شبہ نہ تھا اور وجود اُسکا قرآن مین بظاہر مستبعد معلوم ہوا اسکو آور اخیر جملہ حدیث کے یہ معنی ہین کہ جب بندے مامور ہوئے ساتھ باز رہنے اُس چیز کے کہ منع کیا انکو رسول نے اور منع کیا رسول نے انکو اشیاے مذکورہ سے اس حدیث وغیرہ مین تو ہوئی تمام منہیات انکی ذکر کی گئی قرآن مین آور کہا طیبی نے کہ اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ لعنت کرنی آنحضرتؐ کی واشمات وغیرہ کو مانند لعنت کرنے اللہ تعالیٰ کے ہے پس واجب ہے یہ کہ عمل کیا جاوے اُسپر **ع** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهٰی عَنِ الْوَشْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تاثیر نظر یعنی ٹوک کی حق ہے اور منع کیا گودنے سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** حق ہے یعنی ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خاصیت رکھی ہے اسمین کہ تاثیر کرتی ہے آدمی وغیرہ مین مانند سحر کے **ح** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تحقیق دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ملبد نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی اپنے سر کے بالون کو گوند سے جما دیا تھا تا جوئین نہ پڑین اور غبار سے محفوظ رہین اور اسطرح حالت احرام مین اکثر کرتے ہین غرض مذکور کے لیے پس بیان حالت احرام کا ہے یا کسی اور سفر کا **ع** وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

بائین طرف نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن** عائشۃ قالت اذا فرقت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راسہ صدعت فرقہ عن یافوخہ وارسلت ناصیتہ بین عینیہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا جس وقت کہ مانگ نکالتی مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے بانٹین پھیرتی مین مانگ انکے تالو پر سے اور چھوڑتی مین بال حضرت کی پیشانی کے درمیان دونون آنکھون انکی کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** چیرتی مین مانگ آخر یافوخ کہتے ہین سر کے بیچ کو یعنی اس جگہ کو کہ لڑکے کے سر پر لپکتی رہتی ہے یعنی تالو اور معنی اس جملہ کے یہ ہین کہ ایک طرف مانگ کی ہوتی تھی نزدیک تالو کے اور طرف دوسری نزدیک پیشانی کے محاذی مابین دونون آنکھون کی جیسے کہ کہا اور چھوڑتی مین آخر یعنی کرتی مین مانگ کو اس طرف کو کہ جانب پیشانی کے ہے محاذی مابین دونون آنکھون کے اسطرح نہ ہوتے تھے کہ آدھے بال ناصیہ کے دائین طرف مانگ کے اور آدھے بائین طرف اسکے اسیطرح بیان کیے ہین معنی اس حدیث کے طیبی نے **ع وعن** عبد اللہ بن مغفل قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الترجل الا غبا رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفلؓ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے مگر ایک روز درمیان دیکر نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** کہا قاضی نے کہ غب یہ کہ کرے ایکدن اور ترک کرے ایکدن اور مراد نہی سے مواظبت اہتمام کرنیسے اسپر اس لیے کہ اسمین مبالغہ اور تکلف ہے زینت کرنے مین اور لفظ غب ملاقات مین جیسے کہ وارد ہوا ہے طرق کثیرہ سے زر غبا تزدد حبا یعنی آ ایک ہر ہفتہ مین اور لفظ غب تپ آنیمین ایک روز درمیان اور اسیطرح عیادت مریض مین اور گوشت کھانے مین اور نہی ہر روز کو کنگھی کرنے سے شامل ہے سر اور داڑھی کو بس بعضے لوگ جو بعد ہر وضو کے کنگھی کرتے مین موافق سنت کے نہین اور احیا مین جو نقل کیا ہے کہ آنحضرتؐ ہر روز دو بار داڑھی مین کنگھی کرتے تھے اس حدیث کی سند پائی نہین گئی اور سوائے امام غزالی کے احیا مین کسی اور نے نہین ذکر کی اور احیا مین بعضی حدیثین ایسی ذکر کی ہین کہ انکی کچھ اصل ثابت نہین کذا نقل عن الشیخ ولی الدین العراقی پھر ظاہر یہ ہے کہ نہی ہر روز کے کنگھی کرنے کی مخصوص ساتھ مردون کے ہو نہ عورتون کو اسلیے کہ انکو تجمل و تزئین مکروہ نہین اور بعضون نے کہا کہ نہی شامل ہے سب کو غایت یہ کہ عورتون کو اخف ہو اسلیے کہ باب تزئین انکے لیے بہت وسیع ہے اور بہر تقدیر کراہت تنزیہی ہے نہ تحریمی **ع و عن** عبد اللہ بن بریدۃ قال قال رجل لفضالۃ بن عبید مالی اراک شعثا قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینہانا عن کثیر من الارفاہ قال مالی لا اری علیک حذاء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا ان نحتفی احیانا رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے کہ کہا ایک شخص نے واسطے فضالہ بن عبیدؓ کے کیا ہے واسطے میرے کہ دیکھتا ہون تمکو پراگندہ بال بغیر کنگھی کیے کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے منع کرتے ہمکو بہت چین و عیش کی باتون سے کہ کثرت کنگھی کی اور تیل کی بھی اسی مین سے ہے کہا اس شخص نے فضالہؓ کو کیا ہے مجکو کہ نہین دیکھتا تیرے پانوئین پاپوش کہا فضالہؓ نے کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہمکو یہ کہ ننگے پانون پھرا کرین کبھی کبھی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی واسطے تواضع اور کسر نفس اور ریاضت اور قادر ہونیکے اسپر وقت اضطرار کے اور اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ اگرچہ تیل لگاتے اور کنگھی کرتے اور اسکو اچھا جانتے تھے اور ساتھ اسکے حکم فرماتے اور رغبت دلاتے تھے ولیکن بعضے زاہدون اور اہل ریاضت کو برخلاف اسکے کے بھی رکھتے تھے اور تقریر فرماتے بلکہ امر کرتے اور حاصل یہ کہ کراہت بیچ افراط کے اور مبالغہ کے تنعم اور ترفہ مین اور مہک رہنے مین بیچ تیل لگانے اور کنگھی کرنے اور تزئین کے ہے جیسے کہ عادت عجمیون اور اہل تنعم اور اتراف کی ہے اور امر ہے ساتھ رعایت توسط اور میانہ روی کے اسمین نہ ترک طہارت اور نظافت اور خوش ہیئتی کا اسلیے کہ نظافت دین سے ہے جیسے کہ حدیث آیندہ مین فرمایا **ع وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ شعر فلیکرمہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ہون واسطے اسکے بال پس چاہیے کہ اچھی طرح رکھے انکو یعنی دھویا کرے اور تیل لگایا کرے اور کنگھی کیا کرے اور پریشان نہ رکھے انکو اسلیے کہ ستھرائی اور خوش ہیئتی محبوب ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

بیوی کے ہونے سے سوال اس لیے کیا کہ اگر بیوی ہو اور اُسنے خلوق ملی ہو اور اُسکے بدن یا کپڑے سے مرد کے بدن یا کپڑے کو پہنچے تو معذور ہی اگر قصداً آپ
استعمال کرے معذور نہوگا اور روا نہین اور دھونا چاہیے اُسکو جیسے کہ اسکو فرمایا وجہ سوال کی بھی بیان کی ہی شارحین نے یہ کہ اگر واسطے خاطر عورت کی ہی معذور
ہے جیسے کہ ظاہر حدیث سے وہم جاتا ہے اور دھو ڈال الخ یعنی تین بار دھو حکم کیا تین بار دھونے کا واسطے مبالغہ کے اور ظاہر یہ ہی کہ اس لیے تین بار دھونیکو
فرمایا کہ رنگ اُسکا نہین چھوٹتا بغیر دھونے تین بار کے: ح.ع **وَعَنْ** اَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ
رَجُلٍ فِي جَسَدِهٖ شَيْءٌ مِنْ خَلُوْقٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قبول کرتا اللہ تعالیٰ نماز اُس شخص
کی کہ ہو اُسکے بدن مین کچھ خلوق سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** کہا سید نے کہ مراد نفی ثواب نماز کامل کی ہی واسطے مشابہت کے ساتھ عورتون کے اور کہا ابن ملک
نے کہ اس مین تہدید و زجر ہے استعمال خلوق سے: ع **وَعَنْ** عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَّقُوْنِيْ
بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هٰذَا عَنْكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہے عمار بن یاسر سے کہ کہا آیا مین اپنے گھر کے لوگون کے پاس سفر سے اس حال مین کہ پھٹ گئے تھے دونون ہاتھ میرے پس لیپا گھر والون نے
میرے ہاتھون پر خوشبوئی زعفران ملی ہوئی کا پس آیا مین صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس سلام کیا مین نے حضرت کو پس جواب نہ دیا مجکو اور
فرمایا جا اور دھو ڈال اسکو اپنے بدن سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** ظاہر ایہ خفگی بسبب معلوم ہونے عذر اُنکے کے تھی یا نہ پسند آیا حضرت کو نکلنا اُنکا
ساتھ اس خوشبو کے: ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهٗ وَخَفِيَ لَوْنُهٗ وَطِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهٗ وَ
خَفِيَ رِيْحُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشبوئی مرد کی وہ ہی کہ ظاہر ہو بو اسکی اور پوشیدہ
ہو رنگ اُسکا یعنی مانند مشک و عنبر اور عطر وغیرہ کے اور خوشبوئی عورت کی وہ ہی کہ ظاہر ہو رنگ اُسکا اور پوشیدہ ہو بو اُسکی یعنی مانند مہندی و زعفران
وغیرہ کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ مراد وہ رنگ ہے کہ اسمین زینت و جمال ہو مانند سرخ و زرد کے اور لکھا ہی علما نے
کہ یہ اُس عورت کے حق مین ہے کہ گھر سے باہر نکلے اور اگر اپنے خاوند کے پاس استعمال کرے خوشبو تو جس طرح کی ہو روا ہی: ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ
كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تھی واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے سکہ کہ نام ایک خوشبوئی مرکب کا ہے خوشبوئی لگاتے تھے اسمین سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُكْثِرُ دُهْنَ رَاْسِهٖ وَتَسْرِيْحَ لِحْيَتِهٖ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَاَنَّ ثَوْبَهٗ ثَوْبُ زَيَّاتٍ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے اُسی انسؓ سے کہ کہا تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بہت استعمال کرتے تیل اپنے سر مبارک پر اور بہت کرتے کنگھی اپنی ڈاڑھی کو اور بہت رکھتے تھے کپڑا سر پر گویا وہ کپڑا حضرت کا کپڑا تھا تیلی کا
نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** بہت کرتے تھے کنگھی الخ اور روایت مین آیا ہی کہ حضرتؐ نے ہر روز کی کنگھی کرنے سے منع فرمایا وہ نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی اور کثرت
کنگھی سے یہ نہین لازم آتا کہ ہر روز کرتے تھے بلکہ کثرت کبھی صادق آتی ہے اُس چیز پر بھی کہ بہ حسب حاجت کی کرے اور کرنا کنگھی کا سنت ہی لیکن یہ جو بعد
ہر وضو کے کیا کرتے ہین اسکی کچھ اصل صحیح سنت مین نہین اور مراد قناع سے وہ کپڑا ہے کہ ڈالتے تھے سر مبارک پر بعد لگانے تیل کے تا عمامہ میلا نہ ہو پس وہ
کپڑا تیل سے مانند کپڑے تیلی کے ہو جاتا تھا نہ یہ کہ اور کپڑے حضرتؐ کے تیلی کے سے ہوتے تھے اس لیے یہ معنی نظافت سے کہ حضرتؐ کے مزاج مبارک
مین تھی بعید ہین اور آنحضرتؐ دوست رکھتے تھے کپڑے سفید کو: ع: ح **وَعَنْ** اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْنَا بِمَكَّةَ قَدْمَةً وَلَهٗ اَرْبَعُ غَدَائِرَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ام ہانیؓ سے کہ کہا ام ہانیؓ نے آئے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ہمارے مکہ مین ایک دفعہ یعنی بروز فتح مکہ کے اور آنحضرتؐ کے چار گیسو تھے گندھے ہوئے کہ دو داہنی طرف تھے اور دو

اور نقل کی یہ نسائی نے ابن عمرؓ سے اور زبیرؓ سے اور بعضے نسخون مین ابن زبیرؓ ہے **ف** احتمال ہے کہ یہ حکم حاصل ہو جہاد کیلیے ہو واسطے اظہار قوت اور خوف لانے دشمنون کے: ع **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَاِنَّهٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً وَكَفَّرَ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَرَفَعَهٗ بِهَا دَرَجَةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چنو سفید بالون کو اسلیے کہ تحقیق بڑھاپا سبب نورانیت کا ہی مسلمانون کو جو شخص کہ بوڑھا ہو بوڑھا ہونا یعنی ایک بال سفید ہو مسلمانی مین لکھتا ہے اللہ تعالی واسطے اسکے بسبب اُسکے ایک نیکی اور دور کرتا ہی اُس سے بسبب اُسکے ایک خطا اور بلند کرتا ہی اُسکا بسبب اُسکے ایک درجہ نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** بڑھاپا سبب نورانیت کا ہی اسلیے کہ بڑھاپا وقار ہی جیسے کہ تیسری فصل مین آتا ہی کہ اوّل جو بوڑھے ہوئے بنی آدم مین ابراہیم علیہ السلام تھے پس جب اُنھون نے بڑھاپا دیکھا داڑھی مین تو کہا کیا ہے یہ اے رب میرے جواب آیا کہ یہ وقار ہی عرض کیا کہ خداوندا زیادہ کر وقار میرا اور وقار مانع آتا ہے آدمی کو فسق و معاصی سے اور باعث ہوتا ہے توبہ اور طاعات کا اور یہ سبب نور کا ہوتا ہی کہ دوڑتا ہو گا آگے مومن کے ظلمات حشر مین جیسے کہ مذکور ہے اس آیت مین یَسْعٰی نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ پس بناء این توجیہ نور سے مراد نور روز قیامت کا ہوا جیسے کہ ایک حدیث مین صریح آیا ہی اور اگر مراد نورانیت سے جمال و صورت اور صفائی باطن اور سیرت نیک ہو کہ بوڑھون کو اس عالم مین حاصل ہوتی ہین بعید نہو اور بسبب اس حدیث کے مکروہ ہی چننا سفید بال کا نزدیک اکثر علما کے: ح ع **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے کعب بن مرہؓ سے اُسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ بوڑھا ہو بوڑھے ہونے کو اسلام مین ہوتا ہے بوڑھا ہونا واسطے اُسکے نور دن قیامت کے نقل کی ترمذی اور نسائی نے **ف** یہان ایک سوال و اشکال وارد ہوتا ہے کہ جب بڑھاپا سبب نورانیت کا ہے دنیا و آخرت مین تو اُسکا چھپانا اور تغیر کرنا خضاب سے کیون مشروع ہوا جواب یہ کہ مشروعیت خضاب کی بسبب اور مصلحت دینی کے ہے کہ وہ اظہار قوت کا ہے آگے دشمنون کے تا وہ ضعیف نہ جانین اور دلیر نہون پھر اگر کوئی کہے کہ اکھیڑنا بالون کا اس مصلحت کیلیے کیون جائز نہوا اسکا جواب یہ ہی کہ بال چننے مین پھر نا سفید ہونیکا جڑ سے ہوتا ہے اور آخر کو باعث بدہیئتی کا ہوتا ہے بخلاف خضاب کے کہ زیادتی ایک وصف کی ہے اسپر پس فرق ہوا اُن مین اور اسمین: ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَكَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھی مین نہاتی مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک باسن سے یعنی دھرا ہوا تھا درمیان مین میرے اور حضرتؐ کے اور تھے حضرتؐ کے بال اوپر جمہ کے اور نیچے وفرہ سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** سر کے بالون کے تین نام ہین ایک تو جُمّہ ساتھ پیش جیم اور تشدید میم کے اور دوسرے وَفرہ ساتھ زبر واو اور جزم فا کے اور تیسرے لِمّہ ساتھ زیر لام اور تشدید میم کے پس جُمّہ بال کندھون تک اور وفرہ لَوون تک اور لِمّہ بیچ مین کانون اور کندھے کے یعنی کانون سے نیچے اور کندھے سے اوپر پس کہتی ہین حضرت عائشہؓ کہ بال حضرتؐ کے اُسوقت مین اوپر جُمّہ سے اور نیچے وفرہ سے یعنی لَو سے نیچے اور کندھون سے اونچے تھے کہ جنکو لِمّہ کہتے ہین اور کبھی جمہ بمعنی مطلق بالون کے آتا ہے جیسے شمائل مین آیا ہے اَضْرِبُ جُمَّتَهٗ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ: ح **وَعَنْ** ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ الْاَسَدِيُّ لَوْلَا طُوْلُ جُمَّتِهٖ وَاِسْبَالُ اِزَارِهٖ فَبَلَغَ ذٰلِكَ خُرَيْمًا فَاَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهٗ اِلٰى اُذُنَيْهِ وَرَفَعَ اِزَارَهٗ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن حنظلیہؓ سے کہ ایک شخص ہی صحابیون مین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا شخص ہی خریمؓ اسدی اگر نہوتے لنبے بال اُسکے اور درازی تہبند اُسکے کی پس پونہچی یہ خبر خریمؓ کو پس لی اُسنے چھری پس کاٹ ڈالے ساتھ اُسکے بال اپنے کانون تک اور بلند کیا تہبند اپنا آدھی پنڈلی تک نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** خریم اسدی بھی حضرتؐ کے صحابی تھے قبیلہ بنی اسد سے حضرتؐ نے اُنکے حق مین کلام کیا مذکور فرمایا اور درازی بالون کی اگرچہ مذموم و مکروہ نہین لیکن شاید کہ آنحضرتؐ نے انمین بسبب درازی بالون کے تبختر معلوم کیا ہو گا

وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَاغُیِّرَ بِهِ الشَّیْبُ الْحِنَّاءُ وَالْکَتَمُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ذر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تحقیق بہترین اس چیز کی کہ تغیر کرے ساتھ اسکے بڑھاپا مہندی اور وسمہ ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف کتم ساتھ زبر کاف اور تے مخففہ کا اور
بعضوں نے ساتھ تشدید تے کے بھی کہا ہے کہ نام ایک گھانس مشہور کا ہے کہ ملائی جاتی ہے ساتھ وسمہ کے اور رنگے جاتے ہیں اس سے بال اور بعضوں نے کہا
کہ کتم بھی وسمہ ہے پھر مراد حدیث سے کیا ہے خضاب ساتھ مجموع مہندی اور کتم کے مراد ہے یا ساتھ ہر ایک کے تنہا نہایہ میں لکھا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مراد استعمال
کتم کا ہے تنہا بغیر مہندی کے اس لیے کہ مہندی جب ملائی جاتی ہے ساتھ کتم کے تو خضاب سیاہ ہوتا ہے اور نہی خضاب سیاہ سے صحت کو پہنچ چکی ہے اور
کہا کہ شاید حدیث بالحناء او الکتم ہے ساتھ لفظ او کے واسطے تخییر کے لیکن روایتیں متعدد طرق سے ساتھ واو کے آئی ہیں نہ ساتھ او کے انتہی اور شاید کہ واو
معنی او کے ہو واللہ اعلم اور بعضے حواشی میں لکھا ہے کہ خضاب نری مہندی کا سرخ ہوتا ہے اور نری کتم کا سبز اور بعضوں کی کلام سے سمجھا جاتا ہے کہ خضاب
نرے کتم کا سیاہ خالص ہوتا ہے اور کتم کو کہ مہندی میں ملا کر کرے تو سرخ ہوتا ہے مائل بسیاہی کہ نہ سیاہی خالص پس مراد خضاب ساتھ مجموع مہندی و کتم کے ہے
کذا قیل اور حدیث ابن عباس رض کی کہ بعد حدیث ابن عمر رض کے آتی ہے اس سے ظاہر بلکہ صریح یہی بات معلوم ہوتی ہے واللہ اعلم کذا قال الشیخ اور ملا علی نے لکھا ہے
کہ ظاہر یہ ہے کہ خلط مختلف ہوتا ہے اگر غالب ہو کتم یا برابر ہوں مہندی اور کتم تو خضاب سیاہ ہوتا ہے اور اگر مہندی غالب ہو سرخ ہوتا ہے **وَعَنِ**
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَکُوْنُ قَوْمٌ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ یَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ کَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا یَجِدُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ
اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابن عباس رض سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہوگی ایک قوم اخیر زمانہ میں کہ خضاب کریں گے ساتھ اس
سیاہی کی مانند پوٹوں کبوتر کے جیسے بعضے کبوتر کا پوٹا سیاہ خالص ہوتا ہے نہ پاوینگے بو جنت کی نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف ساتھ اس سیاہی کے
یعنی نرے سیاہی کے تا کہ نکلجاوے سیاہ مائل بسرخی مانند کتم اور مہندی کے اور نہ پاوینگے بو جنت کی یہ مبالغہ ہے بیچ زجر و تہدید کے خضاب سیاہ پر یا محمول ہے
حلال جاننے والے پر اور بعضے حواشی میں لکھا ہے کہ اگرچہ داخل ہوں گے بہشت میں ولیکن اسکی بو سے محظوظ و بہرہ مند نہیں ہونگے اور بعضے کہتے ہیں کہ بو خوش کہ
بہشت سے موقف میں آوے گی اور مسلمان اس سے محظوظ و مسرور رہیں گے یہ خضاب کرنیوالے اس سے محروم ہونگے اور اس سے معلوم ہوا کہ خضاب سیاہ حرام ہے
+ ع + ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِیَّةَ وَیُصَفِّرُ لِحْیَتَهٗ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَفْعَلُ ذٰلِكَ
رَوَاهُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے پہنتے پاپوش چمڑے دباغت کیے ہوئے اور بن بالوں کی اور زرد رنگتے داڑھی
اپنی کو ساتھ ورس کے کہ نام ایک گھانس زرد کا ہے بیچ شہروں یمن کے اور رنگتے ساتھ زعفران کے اور تھے ابن عمر کرتے یعنی جو ذکر کیا گیا یعنی پہنتے جوتی
مذکور کو اور کرتے خضاب مذکور نقل کی یہ نسائی نے ف اس سے خضاب کرنا حضرت کا معلوم ہوا اور حدیث انس رض سے کہ کتاب اللباس میں گذری
معلوم ہوا کہ حضرت نے خضاب نہیں کیا وجہ تطبیق انکے کی وہاں ذکر کیگئی ہے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ
بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ مَا اَحْسَنَ هٰذَا قَالَ فَمَرَّ اٰخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْکَتَمِ فَقَالَ هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا ثُمَّ مَرَّ اٰخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا کُلِّهٖ
رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہ کہا گذرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کہ خضاب کیا تھا اسنے ساتھ مہندی کے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے کیا خوب ہے یہ کہا راوی نے پس گذرا ایک اور شخص کہ خضاب کیا تھا اسنے ساتھ مہندی اور وسمہ کے یعنی نرا سیاہ نہ تھا وہ پس فرمایا حضرت نے یہ بہت اچھا ہے
پہلے سے پھر گذرا ایک اور شخص کہ خضاب کیے ہوئے تھا ساتھ زردی کے پس فرمایا یہ بہت خوب ہے ان سب سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیِّرُوا الشَّیْبَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْیَهُوْدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالزُّبَیْرِ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تغیر کرو بڑھاپے کو یعنی خضاب سے اور نہ مشابہت کرو ساتھ یہود کے کہ وہ خضاب نہیں کرتے نقل کی یہ ترمذی نے

ابوسفیانؓ کی اور ماں معاویہؓ کی دن فتح مکہ کے اسلام لائی تھیں اور ظاہر یہ ہے کہ یہ بیعت غیر دن فتح مکہ کے ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو مہندی لگانی
ہاتھوں میں مستحب ہے اور ترک اسکا مکروہ اور کراہت بہ سبب مشابہت مردوں کے ہے ح وَعَنْهَا قَالَتْ أَوْمَتِ امْرَأَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا كِتَابٌ إِلَى
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ مَا أَدْرِي أَيَدُ رَجُلٍ أَوْ يَدُ امْرَأَةٍ قَالَتْ بَلِ امْرَأَةٌ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَأَةً
لَغَيَّرْتِ أَظْفَارَكِ يَعْنِي بِالْحِنَّاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا اشارہ کیا ایک عورت نے پس پردہ سے کہ اسکے
ہاتھ میں ایک خط تھا کہ کسی نے بھیجا تھا طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کھینچ لیا حضرتؐ نے ہاتھ اپنا یعنی نہ لیا وہ خط پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نہیں جانتا
میں کہ آیا ہاتھ مرد کا ہے یا عورت کا کہا اس عورت نے بلکہ ہاتھ عورت کا ہے فرمایا حضرتؐ نے اگر ہوتی عورت یعنی رعایت کرنیوالی شعار عورتوں کی البتہ
تغیر کرتی ناخن اپنے یعنی ساتھ مہندی کے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف اسمیں تاکید ہے استحباب مہندی لگانی کی عورتوں کو اور کمال تعلیم
آداب کی ہے ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا لعنت کی گئی ملانیوالی اور ملوانیوالی یعنی بالوں کا چٹلا ڈالنے والی اور ڈلوانیوالی اور چننے والی
اور چنوانیوالی یعنی بالوں کو اور گودنیوالی اور گدوانیوالی بغیر بیماری کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف شرح ان الفاظ کی پہلی فصل میں گذر چکی ہے اور بغیر بیماری کے
یعنی اگر حاجت گودنے کی ہو جائز ہے اگرچہ باقی رہیں نشان ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ
وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو کہ پہنے پہناوا عورت کا اور لعنت
کی اس عورت کو کہ پہنے پہناوا مرد کا نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قِيلَ لِعَائِشَةَ إِنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ قَالَتْ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن ابی ملیکہؓ سے کہ کہا اسنے کہ کہا گیا واسطے عائشہؓ کے کہ تحقیق ایک عورت پہنتی ہے
پاپوش مردوں کی سی کہا حضرت عائشہؓ نے کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو کہ مشابہت کرے ساتھ مردوں کے نقل کی یہ
ابوداؤد نے ف یعنی لباس میں اور کلام میں اور عورت کو مشابہت کرنی ساتھ مردوں کے عقل میں اور علم میں غیر مذموم ہے چنانچہ آیا ہے کہ کانت عائشۃ رجلۃ الرأی
یعنی عقل انکی مانند عقل مردوں کے تھی ع وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ عَهْدِهِ بِإِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِهِ
فَاطِمَةَ وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَاطِمَةَ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا أَوْ سِتْرًا عَلَى بَابِهَا وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ فَقَدِمَ فَلَمْ
يَدْخُلْ فَظَنَّتْ أَنَّ مَا مَنَعَهُ أَنْ يَدْخُلَ مَا رَأَى فَهَتَكَتِ السِّتْرَ وَفَكَّتِ الْقُلْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيَّيْنِ وَقَطَعَتْهُ مِنْهُمَا فَانْطَلَقَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَبْكِيَانِ فَأَخَذَهُ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا ثَوْبَانُ اذْهَبْ بِهٰذَا إِلَى آلِ فُلَانٍ إِنَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي أَكْرَهُ أَنْ يَأْكُلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا يَا ثَوْبَانُ
اشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِنْ عَصَبٍ وَسِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ثوبانؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت سفر کرتے
ہوتا آخر عہد انکا یعنی کلام اور وصیت اور کار انکا ساتھ لوگوں کے اہل انکے سے عہد حضرت فاطمہؓ یعنی سب کو رخصت کر کر اور سب سے فارغ ہو کر
حضرت فاطمہؓ کے پاس تشریف لاتے اور جو کچھ کہنا ہوتا انسے کہتے اور جو کچھ وصیت کرنی ہوتی انکو کرتے اور رخصت کر آتے اور تھیں اول انکے کہ آتی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس وقت آنیکے سفر سے فاطمہؓ یعنی سفر سے آتے تو اول انکی پاس آتے پس آتے آنحضرتؐ ایک جہاد سے اور حال آنکہ لٹکایا تھا حضرت
فاطمہؓ نے ٹاٹ یا پردہ اپنے دروازہ پر یعنی زینت کے لیے اسلیئے کہ اگر پردہ کے لیے ہوتا تو حضرت کو ناگوار نہ ہوتا اور پہنائے تھے حضرت حسنؓ اور حسینؓ کو دو کڑے
چاندی کے یعنی ہر ایک صاحبزادے کو ایک ایک کڑا پہنایا تھا یا دو دو پس تشریف لائے آنحضرتؐ اور نہ داخل ہوئے یعنی حضرت فاطمہؓ کے گھر میں پس گمان کیا
حضرت فاطمہؓ نے کہ اس چیز نے منع کیا حضرتؐ کو داخل ہونے سے جو کہ دیکھا یعنی لٹکانا پردہ کا اور پہنانا کڑوں کا حضرت حسنؓ اور حسینؓ کو پس پھاڑ ڈالا حضرت فاطمہؓ نے پردہ

اس سبب سے شکایت فرمائی اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر بھائی مسلمان مین کوئی بات خلاف شرع ہو اور اسکا ذکر غائبانہ کرے تو جائز ہی جبکہ یہ جانے کہ وہ سننے کا تو باز رہیگا اُس سے ؛ ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِيْ ذُؤَابَةٌ فَقَالَتْ لِيْ اُمِّيْ لَا اَجُزُّهَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُدُّهَا وَيَاْخُذُهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے انسؓ سے کہا تھے واسطے میرے گیسو پس کہا واسطے میرے ماں میری نے نہین کاٹون گی مین انکو تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھینچتے انکو اور پکڑتے انکو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی از راہ پیار کے پس بسبب تبرک و تیمن کے ماں انکی کترتی نہ تھین و کراہت درازگی بالون کی کہ مذکور ہوئی سبب نہ ہو سکی تھی یہ منافی اسکے نہین ؛ ح وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْهَلَ اٰلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوْا عَلٰى اَخِيْ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوْا لِيْ بَنِيْ اَخِيْ فَجِيْءَ بِنَا كَاَنَّا اَفْرُخٌ فَقَالَ ادْعُوْا لِيَ الْحَلَّاقَ فَاَمَرَهٗ فَحَلَقَ رُءُوْسَنَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن جعفرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہلت دی اولاد جعفر طیار کو یعنی بعد پہنچنے خبر شہادت جعفرؓ کے تین دن تک یعنی چھوڑ رکھا انکو کہ روتے تھے اور غم کرتے تھے جعفرؓ پر اور نہ آئے حضرتؐ انکے پاس پھر آئے انکے پاس یعنی انکی تسلی کے لیے اور فرمایا مت رؤو اوپر بھائی میرے کے بعد آج کے دن کے پھر فرمایا بلاؤ میرے پاس میرے بھتیجون کو یعنی عبد اللہؓ اور عونؓ اور محمدؓ کو کہ بیٹے جعفرؓ کے ہین پس لائے گئے ہم گویا کہ ہم چوزے تھے پھر فرمایا بلاؤ واسطے میرے نائی کو پس حکم کیا اسکو مونڈنیکا پس مونڈے سر ہمارے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف جعفرؓ بیٹے ہین ابو طالبؓ کے اور بھائی حضرت علیؓ کے پس حضرتؐ کے چچیرے بھائی ہوئے اور مہلت ہی آخر اسمین دلالت ہی اسپر کہ رونا اور غمگین رہنا میت پر بغیر نوحہ کرنیکے جائز ہے تین دن تک اور بعد آجکے دن کے کہ نہایت ماتم داری کے تین دن ہین اس سے معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ رونا اور غم کر رکھنا میت پر اور تعزیت کرنی نہ چاہیے اور حضرتؐ نے ان لڑکون کے سر مونڈنیکا حکم کیا باوجودیکہ رکھنا بالون کا افضل ہی سوائے بعد فراغ حج یا عمرے کے اسلیے کہ انکی ماں اسماء بنت عمیسؓ مشغول مصیبت مین ہین کنگھی کرنی اور دھونا وغیرہ بالونکا انسے نہین ہونیکا جوئین وغیرہ پڑجاوین گی بالون مین ؛ ع وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَخْتِنُ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْهِكِيْ فَاِنَّ ذٰلِكَ اَحْظٰى لِلْمَرْاَةِ وَاَحَبُّ اِلَى الْبَعْلِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَقَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ وَرَاوِيْهِ مَجْهُوْلٌ اور روایت ہے ام عطیہؓ انصاریہ سے کہ تحقیق ایک عورت تھی ختنہ کرتی مدینہ مین یعنی عورتون کا پس فرمایا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مبالغہ کر تو بیچ کاٹنے چمڑے کے اسلیے کہ نہ مبالغہ کرنا اسمین بہت لذت دیتا ہی عورت کو اور محبوب تر ہے یعنی لذیذ تر ہے طرف خاوند کے یعنی اگر بیچ کاٹنے اس موضع کے مبالغہ کرے تو نہ خاوند لذت پاتا ہی اور نہ بیوی نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا یہ حدیث ضعیف ہے اور راوی اسکے مجہول ہین ف احتمال ہے کہ مراد راوی سے جنس راوی ہین یعنی راوی چنانچہ مؤید ہین اسکے یہ الفاظ جو ایک نسخہ صحیحہ مین آئے ہین ورواتہ مجہولۃ اور احتمال یہ بھی ہے کہ مراد یہ ہو کہ احد رواتہ مجہول چنانچہ مؤید اسکے یہ الفاظ ہین جو ایک نسخہ مین آئے ہین وفی رواتہ مجہول لیکن روایت کیا ہے اسکو طبرانی نے ساتھ سند صحیح کے اور حاکم نے اپنی مستدرک مین ضحاک بن قیس سے اور اُسکے لفظ یہ ہین اخفضی ولا تنہکی فانہ انضر للوجہ واحظی عند الزوج ؛ ع وَعَنْ كَرِيْمَةَ بِنْتِ هَمَّامٍ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ فَقَالَتْ لَا بَاْسَ وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُهٗ كَانَ حَبِيْبِيْ يَكْرَهُ رِيْحَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے کریمہ بیٹی ہمام کی سے کہ تحقیق ایک عورت نے پوچھا عائشہؓ سے حکم خضاب کرنیکا مہندی کا یعنی سر مین پس کہا عائشہؓ نے کچھ مضائقہ نہین ولیکن مین ناخوش رکھتی ہون اسکو تھے دوست میرے یعنی آنحضرتؐ مکروہ رکھتے تھے بو اسکی نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف ظاہر ہے کہ مکروہ رکھنا حضرتؐ کا خضاب مہندی کو خاص بالون مین تھا اسلیے کہ آگے کی حدیث مین آتا ہی کہ بیعت نہ لی حضرتؐ نے ہند سے بسبب نہ لگی ہونے ہاتھون اسکے کے مہندی سے ؛ ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ بَايِعْنِيْ فَقَالَ لَا اُبَايِعُكِ حَتّٰى تُغَيِّرِيْ كَفَّيْكِ فَكَاَنَّهُمَا كَفَّا سَبُعٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ تحقیق ہند بیٹی عتبہ کی نے کہا اے نبی اللہ کے بیعت لو مجھسے پس فرمایا نہین بیعت لیتا مین تجھسے یعنی ساتھ زبان کی یہانتک کہ تغیر کرے تو دونون ہاتھون اپنے کو یعنی مہندی لگاوے تو پس گویا کہ دونون ہاتھ تیرے درندے کے ہین نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ہند بنت عتبہ بیوی ہین

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنْ دُخُوْلِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ اَنْ یَدْخُلُوْا بِالْمَیَازِرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ
اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مردون اور عورتونکو داخل ہونے حامون کے سے پھر رخصت دی مردونکو داخل ہونیکی
ساتھ تہبندون کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداودنے ف کہا مظہر نے کہ نہ اجازت دی حضرتؐ نے عورتونکو حمام مین جانیکی اسلیے کہ تمام اعضا انکے ستر ہین اور
کھولنا انکا نہین جائز ہی مگر وقت ضرورت کے کہ مثلاً بیمار ہو تو داخل ہو علاج کے لیے یا منقطع ہو نفاس تو داخل ہو طہارت لیے یا ہو جنبی اور جائز ہووت
اور قادر ہو نہین پانی کے گرم کرنے پر اور ڈر ہو ضرر کا استعمال کرنے پانی ٹھنڈے کے سے اور نہین جائز مردونکو جانا حمام مین بغیر تہبند کے کہ کھلنے تک ہو انکی
اور نہین پوشیدہ ہی کہ نہ ظاہر ہوا کلام سے حکم فرق کا درمیان مردون اور عورتونکے بیچ نہی کے اسلیے کہ عورتین ساتھ عورتونکے مانند مردونکے ہین ساتھ مردونکے
بغیر فرق کے اور شاید کہ وجہ بیچ منع کرنے عورتونکے داخل ہونے حمام کے سے یہ ہی کہ اکثر حیا نہین کرتی ہین بعض انکی بعض سے اور ستر کھول دیتی ہین بعض انکی
بعض کو حتی کہ اجنبیون سے بھی پردہ نہین کرتین چہ جائے اقارب کہ مان بیٹی سے اور مانند اسکے سے تو بالکل پردہ کرتی ہین نہین حتی کہ گھر مین چہ جائی کہ حمام
مین اور نہ وہ تہبند باندھتی ہین مگر نادر پس گویا آنحضرتؐ نے دیکھا نور نبوت سے حال انکا پس بند کیا انسے یہ دروازہ واللہ اعلم بالصواب ۃ ع وَعَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ قَالَ
قَدِمَ عَلٰی عَائِشَۃَ نِسْوَۃٌ مِنْ اَھْلِ حِمْصَ فَقَالَتْ مِنْ اَیْنَ اَنْتُنَّ قُلْنَ مِنَ الشَّامِ قَالَتْ فَلَعَلَّکُنَّ مِنَ الْکُوْرَۃِ الَّتِیْ تَدْخُلُ نِسَاءُ ھَا الْحَمَّامَاتِ قُلْنَ بَلٰی قَالَتْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَخْلَعُ امْرَاَۃٌ ثِیَابَھَا فِیْ غَیْرِ بَیْتِ زَوْجِھَا اِلَّا ھَتَکَتِ السِّتْرَ بَیْنَھَا وَبَیْنَ رَبِّھَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ فِیْ غَیْرِ بَیْتِھَا اِلَّا ھَتَکَتْ
سِتْرَھَا فِیْمَا بَیْنَھَا وَبَیْنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابی الملیحؓ سے کہ کہا اسنے آئین حضرت عائشہؓ کے پاس کتنی عورتین اہل حمص سے کہ
ایک شہر ہی شام مین پس کہا حضرت عائشہؓ نے کہ کہان کی ہو تم کہا ان عورتون نے کہ شام کی فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ شاید تم اس بستی کی ہو کہ داخل ہوتی
ہین عورتین اسکی حامون مین کہا انھون نے کہ ہان فرمایا حضرت عائشہؓ نے پس تحقیق سنا ہی مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہین اتارتی کوئی عورت
کپڑے اپنے بیچ غیر گھر خاوند اپنے کے مگر کہ پھاڑا اسنے پردہ درمیان اپنے اور درمیان پروردگار اپنے کے اور بیچ ایک روایت کے بیچ غیر گھر اپنے کے مگر پھاڑا
اسنے پردہ اپنا بیچ اس چیز کے کہ درمیان اسکے ہی اور درمیان اللہ کے کہ عزت والا اور بزرگی والا ہی یعنی اس روایت مین بجاے فی غیر بیت زوجہا الخ کے فی غیر
بیتہا الخ ہی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداودنے ف اسلیے کہ عورت حکم کی گئی ہی ساتھ پردہ کرنیکے اور محافظت کے اس سے کہ دیکھے اسکو اجنبی یہان تک کہ
نہین لایق ہی واسطے اسکے یہ کہ کھولے ستر اپنا خلوت مین بھی مگر نزدیک خاوند اپنے کے پس جسوقت کہ کھولے اعضا اپنے حمام مین بغیر ضرورت کے پس پھاڑا وہ پردہ
کہ حکم کیا تھا اسکو اللہ تعالی نے اسکا اور کہا طیبی نے کہ یہ اسلیے ہی کہ اللہ تعالی نے نازل کیا ہی لباس تا کہ ڈھانکے ساتھ اسکے ستر اپنا اور لباس تقوی کا ہے
پس اگر نہ تقوی کیا اللہ تعالی سے اور کھولا ستر اپنا پھاڑا پردہ کہ درمیان اسکے اور درمیان اللہ تعالی کے ہے ۃ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ لَکُمْ اَرْضُ الْعَجَمِ وَسَتَجِدُوْنَ فِیْھَا بُیُوْتًا یُقَالُ لَھَا الْحَمَّامَاتُ فَلَا یَدْخُلَنَّھَا الرِّجَالُ اِلَّا بِالْاُزُرِ وَامْنَعُوْھَا النِّسَاءَ اِلَّا مَرِیْضَۃً اَوْ نُفَسَاءَ
رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرؓ سے کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتح کیجاویگی واسطے تمھارے زمین عجم کی اور پاؤگے تم اسمین
گھر کہ کہا جاویگا واسطے انکے حمام پس نہ داخل ہون انمین مرد بدون تہبند کے اور منع کرو انمین داخل ہونیسے عورتونکو مگر بیمار ہو یا نفاس والی ہو نقل کی یہ
ابوداودنے ف اور منع کرو الخ یعنی عورتونکو منع کرو مطلقاً خواہ تہبند باندھین ہون خواہ بن تہبند کے اسلیے کہ عورتین سر سے پاؤن تک ستر ہین اور مردونکو ڈھانکنے
ستر مین کہ ناف سے زانون تک باندھنا تہبند کا کافی ہی مگر جبکہ بیمار ہون عورتین تو واسطے علاج کے داخل ہون یعنی تنہا یا تہبند باندھکر یا جنبی ہون تو واسطے غسل
کے داخل ہون یا بسبب کسی اور عذر کے اور بغیر عذر کے عورتون کو حمام مین جانا جائز نہین ۃ ح ۃ ع وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَیْرِ اِزَارٍ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یُدْخِلْ حَلِیْلَتَہُ الْحَمَّامَ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ

اور اُتار لیے دونوں کڑے دونوں صاحبزادوں کے ہاتھ سے اور توڑ ڈالا ہر ایک کڑے کو ان دونوں کے ہاتھ سے پس گئے دونوں صاحبزادے حضرتؐ کے پاس روتے ہوئے پس لیا حضرتؐ نے زیور کو اُن دونوں سے اور فرمایا ای ثوبان لیجا اس زیور کو طرف آل فلاں کی یعنی اپنی قرابتیوں کا کہ محتاج تھے نام لیا اس لیے کہ یہ اہل بیت میرے ہیں مکروہ رکھتا ہوں میں یہ کہ کھاویں لذائذ اپنے بیچ زندگانی اپنی کے دنیا میں یعنی لذت حاصل کریں اچھے طعاموں سے اور پہنیں لباس نفیس کو یا کھانا طیبات کا کنایہ ہے لذت حاصل کرنیسے اور چین کرنیسے بلکہ اختیار کرتا ہوں میں انکے لیے فقر و ریاضت تاکہ ہوں درجے انکے بلند اور نہ ہوں مشابہ اُن لوگوں کے کہ جنکے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا اور چونکہ آنحضرتؐ نے شکستہ دلی حضرت فاطمہؓ کی تصور کی بنظر شفقت و محبت کے فرمایا اے ثوبانؓ خرید کر واسطے فاطمہؓ کی ایک ہار عصب کا کہ دانت ہوتا ہے ایک جانور دریائی کا اسکا ہار بناتے ہیں اور خرید دو کڑے ہاتھی دانت کے یعنی دونوں صاحبزادوں کے لیے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْتَحِلُوا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلٰثَةً فِي هٰذِهٖ وَثَلٰثَةً فِي هٰذِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرمہ لگاؤ ساتھ سرمہ اصفہانی کے یعنی مداومت کرو اسکی پس تحقیق وہ روشن کرتا ہے بینائی کو اور اُگاتا ہے بالوں کو یعنی پلکوں کو کہ باعث زینت اور علامت صحت آنکھوں کی ہیں اور کہا ابن عباسؓ نے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی سرمہ دانی لگاتے تھے اس سے ہر شب میں تین بار یعنی پے در پے اس آنکھ میں یعنی داہنی میں اور تین بار یعنی پے در پے اسمیں یعنی بائیں میں نقل کی یہ ترمذی نے **ف** کہا بعضوں نے کہ اثمد اسی سرمہ کو کہتے ہیں اور اظہر یہ ہے کہ اثمد ایک قسم خاص سرمہ کی ہے اور بعضوں نے کہا کہ وہ سرمہ اصفہانی ہے کہ خشک کرتا ہے آنسو کو اور زخموں کو اور قوی کرتا ہے آنکھوں کے پٹھوں کو خصوصاً بڈھوں کو اور لڑکوں کو اور ایک روایت میں آیا ہے بالاثمد المروح اور وہ وہ سرمہ ہے کہ ملایا جاوے اسمیں مشک خالص اور ہر شب میں یعنی پہلے سونے کے جیسے کہ ایک روایت میں آیا ہے وعند النوم اور حکمت اسوقت کی لگانی میں یہ ہے کہ آنکھوں میں رہتا ہے اور طبقات آنکھ میں سرایت خوب طرح کرتا ہے **ع وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَحِلُ قَبْلَ اَنْ يَنَامَ بِالْاِثْمِدِ ثَلٰثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ قَالَ وَقَالَ اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ اللَّدُودُ وَالسَّعُوطُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَخَيْرَ مَا اكْتَحَلْتُمْ بِهِ الْاِثْمِدُ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَاِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمُ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمُ تِسْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ عُرِجَ بِهٖ مَا مَرَّ عَلٰى مَلَاءٍ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے اُسی سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سرمہ لگاتے پہلے سونے کے ساتھ سرمہ اصفہانی کے تین تین دفعہ ہر آنکھ میں کہا ابن عباسؓ نے اور فرمایا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین چیز کہ دوا کرو تم ساتھ اسکے یہ چار چیزیں ہیں لدود اور سعوط اور حجامت اور مشی اور بہترین چیز کہ سرمہ لگاؤ تم ساتھ اسکے سرمہ اصفہانی ہے پس تحقیق وہ روشن کرتا ہے بینائی کو اور جماتا ہے بالوں کو اور تحقیق بہترین دنوں کا کہ بھری ہوئی سینگی کھچواؤ اُن میں سترھویں اور انیسویں اور اکیسویں ہیں اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معراج ہوئی نہیں گذرے وہ کسی جماعت فرشتوں پر مگر کہا اُنھوں نے حضرتؐ کو کہ لازم ہے تمکو بھری ہوئی سینگی کھچوانی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** لدود ساتھ زبر لام کے کہتے ہیں اُس دوا کو کہ ٹپکائی جاوے بیمار کے منھ میں باچھ کی طرف سے اور سعوط اُس دوا کو کہتے ہیں کہ ٹپکائی جاوے ناک میں اور حجامت کہتے ہیں بھری ہوئی سینگی کھینچنے کو اور مشی ساتھ زبر میم اور زیر شین اور تشدید ی کے بروزن فعیل کے دوائے مسہل کو کہتے ہیں مشتق مشی سے ہے بمعنی چلنے کے چونکہ دوا مسہل سے بار بار چلنا ہوتا ہے دست کیلیے اسلیے اسکو مشی کہتے ہیں اور خون بلکہ تمام رطوبات اول مہینے سے آدھے مہینے تک زیادتی اور غلبہ اور جوش میں رہتا ہے اور آخیر مہینے میں بیچ نقصان اور سردی اور عدم جوشی کے ہوتا ہے پس ایام اوسط مہینے کے مناسب ہیں ساتھ اعتدال کے خصوصاً یہ تین مذکور ہیں اور تفصیل احکام حجامت کی کتاب الطب والرقی میں آویگی انشاء اللہ تعالیٰ

اور روایت ہے عثمانؓ بن عبداللہ بن موہب سے کہ کہا گیا میں ام سلمہؓ کے پاس پس نکالا انہوں نے طرف ہمارے ایک بال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں سے
رنگین نقل کی یہ بخاری نے ف رنگین کہا میرک نے کہ زیادہ کیا ابن ماجہ نے اور احمد نے ساتھ مہندی اور وسمہ کے اور نقل کی یہ بخاری نے اور اسیطرح ترمذی نے
نقل کی شمائل میں انسؓ سے کہ کہا دیکھا میں نے بال آنحضرتؐ کا رنگین اور انسؓ سے یہ بھی گذرا ہے کہ آنحضرتؐ نے خضاب نہیں کیا شاید کہ مراد انکی ساتھ نفی کے اکثر احوال آنحضرتؐ
کا ہے اور ساتھ اثبات کے قلیل احوال اور جائز ہے یہ کہ حمل کیا جاوے ایک ان دونوں کا حقیقت پر اور دوسرا مجاز پر یعنی بال کا رنگ متغیر تھا بسبب لگنے مہندی کے سر کے
واسطے دفع درد سر کے یا بسبب کثرت خوشبوئی کے اسکو رنگین کہا اور ظاہر تر نزدیک میرے یہ ہے کہ نفی خضاب کی محمول ہے اوپر خضاب سر کے بسبب بڑھ جانے کے اور
اثبات یعنی کرنا اسکا اوپر بال بعض داڑھی کے بسبب سفیدی کے واللہ اعلم پھر دیکھی میں نے روایت بخاری کی کہ کہا تھا پاس ام سلمہؓ کے بال آنحضرتؐ کی داڑھی کا کہ ان پر
اثر مہندی اور وسمہ کا تھا پس حمل کیا جاوے اسپر وہ روایت کہ وارد ہوئی ہے مطلق جیسے کہ شمائل میں ہے کہ ابوہریرہؓ سوال کیے گئے کہ آیا خضاب کیا تھا
آنحضرتؐ نے کہا ہاں م ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذَا قَالُوا يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرَ بِهِ فَنُفِيَ إِلَى النَّقِيعِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَقْتُلُهُ فَقَالَ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ رواه ابو داود
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مخنث کہ تحقیق رنگے تھے اسنے ہاتھ پاؤں اپنے ساتھ مہندی کے پس فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا حال ہے اسکا عرض کیا صحابہؓ نے کہ مشابہت کرتا ہے یہ ساتھ عورتوں کے یعنی قول و فعل میں پس حکم کیا آنحضرتؐ نے اسکے نکال دینے کا پس نکالا
گیا وہ طرف نقیع کے کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینہ کے پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا نہ قتل کریں ہم اسکو یعنی اگر فرمائیے تو مار ڈالیں اسکو کہ باعث فسق و فساد
کا ہے پس فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق میں منع کیا گیا ہوں قتل کرنے نمازیوں سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ظاہرا یہ کنایہ ہے اسلام سے اور یہ جب اس قول کے کہ مسلمان
اگر نماز نہ پڑھے تو واجب القتل ہے محمول ہے اوپر ظاہر کے ہے ج وَعَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ جَعَلَ أَهْلُ مَكَّةَ
يَأْتُونَهُ بِصِبْيَانِهِمْ فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ وَيَمْسَحُ رُؤُوسَهُمْ فَجِيءَ بِي إِلَيْهِ وَأَنَا مُخَلَّقٌ فَلَمْ يَمَسَّنِي مِنْ أَجْلِ الْخَلُوقِ رواه ابو داود
اور روایت ہے ولیدؓ بن عقبہ سے کہ کہا اسنے جب فتح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ تو شروع کیا مکہ والوں نے کہ لاتے تھے حضرتؐ کے پاس اپنے لڑکے پس دعا مانگتے
حضرتؐ واسطے انکے ساتھ برکت کے اور ہاتھ پھیرتے انکے سروں پر یعنی از راہ شفقت کے پس لایا گیا میں بھی حضرتؐ کے پاس اور میں تھا آلودہ ساتھ خلوق کے کہ
نام ایک خوشبوئی کا ہے کہ مرکب ہوتی ہے ساتھ زعفران وغیرہ کے پس نہ ہاتھ لگایا حضرتؐ نے مجکو بسبب آلودگی خلوق کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف خلوق خوشبوئی
عورتوں کی ہے پس اسکے لگانے سے لازم آتی ہے مشابہت ساتھ عورتوں کے اور یہ منع ہے مردوں کو ہے ج وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي جُمَّةً أَفَأُرَجِّلُهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَكْرِمْهَا قَالَ فَكَانَ أَبُو قَتَادَةَ رُبَّمَا دَهَنَهَا فِي الْيَوْمِ
مَرَّتَيْنِ مِنْ أَجْلِ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَكْرِمْهَا رواه مالك اور روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہ تحقیق اسنے کہا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہ تحقیق واسطے میرے ہیں بال مونڈھوں تک آیا پس کنگھی کروں میں انکو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہاں اور تعظیم کر انکی یعنی ساتھ تیل لگانے وغیرہ کے کہا
راوی نے پس تھے ابوقتادہؓ کہ اکثر تیل لگاتے تھے بالوں کو ایک دن میں دوبار بسبب فرمانے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ہاں اور تعظیم کر انکی نقل کی یہ مالک نے
موطا میں ف نامحمود ہونا مبالغہ کا بیچ تیل لگانے اور کنگھی کرنیکے بسبب انہماک تزین و تکلف کے ہے لیکن بملاحظہ امر اور اہتمام کے ساتھ بجا آوری حکم کے محمود ہے
جیسے دراز کرنا انسؓ کی ماں کا گیسو انکے کو بسبب کھینچنے اور پکڑنے آنحضرت کے جیسے کہ گذرا ہے ع وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَحَدَّثَتْنِي أُخْتِي الْمُغِيرَةُ قَالَتْ وَأَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ وَلَكَ قَرْنَانِ أَوْ قُصَّتَانِ فَمَسَحَ رَأْسَكَ وَبَرَّكَ عَلَيْكَ وَقَالَ احْلِقُوا هَذَيْنِ
أَوْ قُصُّوهُمَا فَإِنَّ هَذَا زِيُّ الْيَهُودِ رواه ابو داود اور روایت ہے حجاج بن حسان سے کہ کہا داخل ہوئے ہم یعنی میں اور اہل میرے پاس انسؓ بن

بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَجْلِسْ عَلٰی مَائِدَۃٍ تُدَارُ عَلَیْھَا الْخَمْرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے پس نہ داخل ہو حمام مین بغیر تہبند کے اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کے پس نہ داخل کرے اپنی عورت کو حمام میں اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کے پس نہ بیٹھے اُس دسترخوان پر کہ دور کیجاتی ہو اسپر شراب نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** نہ داخل کرے الخ یعنی اذن نہ دے اپنی بیوی کو حمام مین جانیکا اور اسی کے حکم مین ہے ماں اور بیٹی اور بہن وغیرہ کہ جو اسکے تحت حکم ہیں اور مکروہ ہے مرد کو یہ کہ دیوے اسکو اجرت حمام کی اسلیے کہ ہوگا مددگار اسکا مکروہ پر اور جانا حضرت کا حمام مین بیچ بعضی کتابوں فقہ کے لکھا ہے ولیکن اہل حدیث کے نزدیک صحیح نہیں اور جو حدیث کہ وارد ہوئی ہے اسمین منسوب بوضع ہے اور صحیح یہ ہے کہ آنحضرتؐ ہرگز حمام مین نہین گئے بلکہ حمام کو دیکھا بھی نہین اور مکہ معظمہ مین جو حمام النبی مشہور ہے شاید کہ جسجگہ آنحضرتؐ نے ایک بار غسل کیا ہوگا وہان حمام بنا دیا ہے اور احتمال ہے کہ نام اسکا حمام النبی اس سببسے زبانزد ہو کہ حضرتؐ کی پیدایش کی جگہ کیجانب اور نواحی اس جگہ کی واقع ہے واللہ اعلم لیکن ذکر حمام کا حدیثون مین واقع ہوا ہے جیسے کہ مذکور ہوا اور نہ بیٹھے الخ یعنی نہ حاضر ہو اُس جگہ کہ دور شراب کا ہوتا ہو وہان یعنی پیتے ہون اسکو شرابخوار پس اگر یہ نہ بیٹھا ہووے تو بھی واجب ہے اسپر منع کرنا انکا اس سے اور جبکہ یہ بیٹھا اور نہ منع کیا انکو اور نہ اعراض کیا انسے اور نہ غصے ہوا انپر نہین ہوگا مومن کامل ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ کُنَّ فِیْ رَأْسِہٖ فَعَلْتُ قَالَ وَلَمْ یَخْتَضِبْ زَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ وَقَدِ اخْتَضَبَ اَبُوْبَکْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْکَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ثابتؓ سے کہا کہ پوچھے گئے انسؓ بن مالک خضاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یعنی کرنے نہ کرنے اسکے سے پس کہا انسؓ نے کہ اگر چاہتا مین کہ شمار کرون بال سفید کہ انکے سر مبارک مین تھے شمار کرتا مین یعنی آنحضرتؐ چند بال سفید رکھتے تھے خضاب کیون کرتے اور اسلیے کہا صریحًا کہ نہین خضاب کیا آنحضرتؐ نے زیادہ کیا انس نے یا ثابت نے انسؓ سے ایک روایت مین اس عبارت کو کہ تحقیق خضاب کیا ابوبکرؓ نے ساتھ مہندی اور وسمہ کے اور خضاب کیا عمرؓ نے ساتھ نری مہندی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہین خضاب کیا یعنی سر مبارک مین پس نہین منافی ہے یہ خضاب کرنے ڈاڑھی کے کہ جو روایت کیا گیا سابق اور آگے ابن عمرؓ سے اور کلام بیچ خضاب کرنے مہندی اور وسمہ کے اور نری مہندی کے اوپر مذکور ہو چکا ہے ۱۲ ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ یُصَفِّرُ لِحْیَتَہٗ بِالصُّفْرَۃِ حَتّٰی تَمْتَلِئَ ثِیَابُہٗ مِنَ الصُّفْرَۃِ فَقِیْلَ لَہٗ لِمَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَۃِ قَالَ اِنِّیْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْبُغُ بِھَا وَلَمْ یَکُنْ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْھَا وَقَدْ کَانَ یَصْبُغُ بِھَا ثِیَابَہٗ کُلَّھَا حَتّٰی عِمَامَتَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ وہ تھے رنگتے اپنی ڈاڑھی ساتھ زردی کے یہانتک کہ بھرتے کپڑے انکے زردی سے پس کہا گیا واسطے انکے کہ کیون رنگتے ہو زردی سے کہا تحقیق دیکھا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رنگتے تھے ساتھ زردی کے یعنی ڈاڑھی اور نہ تھی کوئی چیز محبوب تر طرف حضرتؐ کے زردی سے یعنی خضاب ڈاڑھی میں اور تحقیق تھے حضرتؐ رنگتے ساتھ زردی کے کپڑے اپنے سب یہانتک کہ پگڑی بھی نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** ساتھ زردی کے یعنی ورس کے کہ نام ایک گھانس کا ہے مشابہ زعفران کے اور کبھی اسمین زعفران بھی ملائی جاتی تھی اور ظاہر یہ ہے کہ مراد ابن عمرؓ کی یہ ہے کہ رنگتے تھے حضرتؐ اس سے ڈاڑھی کو جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا اور سیوطی نے کہا کہ بعضون نے کہا کہ مراد اس حدیث مین رنگنا بالون کا ہے اور بعضون نے کہا کہ رنگنا کپڑون کا مراد ہے کہا سیوطیؒ نے کہ یہ اشبہ ہے اس لیے کہ نہین نقل کیا گیا کہ حضرتؐ نے بال رنگے ہون کہتا ہون مین کہ ثابت ہوا ہے کہ آنحضرتؐ نے انکار کیا اسپر کہ پہنے کسنبہ اور زعفرانی پس کیونکر حمل کیا جاوے اسپر اور صحیح وہ ہے کہ جو صاحب نہایہ نے ذکر کیا کہ مختار یہ ہے کہ حضرتؐ نے بال رنگے کبھی اور اکثر ترک کیا پس خبر دی ہر ایکنے اس چیز کی کہ دیکھی اور اسمین وہ سچا ہے اور یہ تاویل مانند متعین کے ہے واسطے تطبیق دینے کے درمیان حدیثون کے انتہی اور یہ نہایت مدعا ہے اور رنگے کپڑے الخ یعنی زرد ہوجاتے تھے بسبب اثر اس زردی کے نہ یہ کہ رنگتے تھے انکو ساتھ اسکے پھر پہنتے تھے اسلیے کہ نہی آئی ہے زرد کپڑے کے پہننے سے واللہ اعلم ۱۲ ع **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَوْھَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ فَاَخْرَجَتْ اِلَیْنَا شَعَرًا مِّنْ شَعَرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

کہ حضرت ابراہیم دوست رحمٰن کے اول آدمیون سے کہ مہمانی کی مہمان کی یعنی رسم مہمانی کی اول انسے شروع ہوئی اور اول لوگونکے کہ ختنہ کیا اور اول لوگونکے کہ کترین لبین اپنی اور اول لوگونکے کہ دیکھا بڑھاپا یعنی سفید بال پس کہا اے پروردگار میرے کیا ہے یہ فرمایا پروردگار بزرگ برتر نے کہ یہ وقار ہے یعنی بڑھاپا باعث حلم و بوجھ و وقار کا ہے کہ سبکی لہو ولعب اور ارتکاب معاصی سے باز رکھتا ہے اے ابراہیم کہا حضرت ابراہیم نے کہ اے رب میرے زیادہ کر مجھکو موجب وقار کو کہ بڑھاپا ہے نقل کی یہ مالک نے ف اور ذکر کیا سیوطی نے بیچ حاشیہ موطا کے اور چیزین کہ اول حضرت ابراہیم سے شروع ہوئین ناخن لینے مانگ نکالنی استرا لینا پاپجامہ پہننا خضاب کرنا ساتھ مہندی اور وسمہ کے خطبہ پڑھنا منبر پر جہاد کرنا راہ خدا مین مرتب کرنا لشکر کو جنگ مین میمنہ و میسرہ اور مقدمہ و قلب و معانقہ کرنا ساتھ لوگونکے اور ثرید تیار کرنا

بَابُ التَّصَاوِیْرِ

یہ باب ہے بیچ بیان تصویروں کے ف تصاویر جمع ہے تصویر کی معنی صورت بنانیکے اور مراد یہان صورتین جاندار ونکی ہین کہ کرسی ہون پردون وغیرہ پر

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا تَصَاوِیْرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی طلحہؓ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین داخل ہوتے فرشتے اس گھر مین کہ ہو بیچ اسکے کتا اور نہ اس گھر مین کہ ہون بیچ اسکے تصویرین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لکھا ہے علما نے کہ مراد وہ کتا اور صورتین کہ حرام ہے رکھنا انکا اور جو کہ ایسی نہین ہین جیسے کتا پالین شکار کیلیے یا واسطے محافظت زراعت و مواشی کے یا صورتین کہ خوار پامال ہون بچھونون وغیرہ مین ہونا انکا مانع دخول ملائکہ سے نہین اور یہ حکم استعمال صورت کا ہے اور بنانا صورت جاندار کا مطلق حرام ہے خواہ بچھونے پر ہو یا درہم پر یا اور چیز پر اور بنانا صورت جاندار کا اشد حرام ہے اور کبیرہ گناہ اور صورت درخت اور پہاڑ اور سوا انکے کی اور بن جاندار کی نہین حرام اور بعضون نے کہا کہ یہ حکم عام ہے یعنی کتا اور صورت جاندار کی گھر مین مانع دخول ملائکہ سے ہین مطلق اگرچہ ان صورتونمین ہون کہ رکھنا انکا حرام نہو اور مراد فرشتون سے غیر اعمال لکھنے والے ہین اور غیر محافظت کرنیوالے کہ جدا نہین ہوتے آدمی سے کسی حال مین ۲ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَیْمُوْنَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْبَحَ یَوْمًا وَّاجِمًا وَّقَالَ اِنَّ جِبْرِیْلَ کَانَ وَعَدَنِیْ اَنْ یَّلْقَانِی اللَّیْلَۃَ فَلَمْ یَلْقَنِیْ اَمَ وَاللّٰہِ مَا اَخْلَفَنِیْ ثُمَّ وَقَعَ فِیْ نَفْسِہٖ جِرْوُ کَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَّہٗ فَاَمَرَ بِہٖ فَاُخْرِجَ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِہٖ مَاءً فَنَضَحَ مَکَانَہٗ فَلَمَّا اَمْسٰی لَقِیَہٗ جِبْرِیْلُ فَقَالَ لَقَدْ کُنْتَ وَعَدْتَّنِیْ اَنْ تَلْقَانِیَ الْبَارِحَۃَ قَالَ اَجَلْ وَلٰکِنَّا لَا نَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا صُوْرَۃٌ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ حَتّٰی اَنَّہٗ یَاْمُرُ بِقَتْلِ کَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِیْرِ وَیَتْرُکُ کَلْبَ الْحَائِطِ الْکَبِیْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے اپنی خالہ کی میمونہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی ایک روز غمگین خاموش اور فرمایا یعنی بیچ بیان سبب غمگینی کے حضرت میمونہؓ سے یا کسی اور سے کہ یا اے میمونہ مین پاتا ہون آپ کو بطریق تعجب کے فرمایا تحقیق جبرئیل نے وعدہ کیا تھا مجھسے آنے کا کہ ملیگا آج کی رات پس ملاقات کی مجھسے خبردار ہو قسم خدا کی نہین خلاف وعدہ کیا جبرئیل نے مجھسے کبھی یعنی پہلے اسکے پھر آیا بیچ دل حضرتؐ کے کتے کا بچہ پڑا تھا نیچے خیمہ حضرتؐ کے یعنی حضرتؐ کے پلنگ کے نیچے آیا کہ جبرئیل اسی سبب اس بچہ کتے کے نہین آئے پس حکم کیا حضرتؐ نے اس کتے کے بچہ کو نکالنے کا پس نکالا گیا وہ پھر لیا حضرتؐ نے اپنے ہاتھ مین پانی پس چھڑکا پانی اسکے بیٹھنے کی جگہ پس جبکہ شام ہوئی ملے حضرتؐ سے جبرئیل پس فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق تمنے وعدہ کیا تھا مجھ سے ملنے کا شب گذشتہ کو کہا کہ ہاں لیکن ہم نہین داخل ہوتے اس گھر مین کہ ہو بیچ اسکے کتا یا صورت پس صبح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسدن پس حکم فرمایا ساتھ قتل کرنے کتونکے یہانتک کہ حکم کیا ساتھ مارنے کتے باغ چھوٹے کے کہ بیچ اسکے چندان احتیاج محافظت کی نہین ہوتی اور چھوڑ دیا بڑے باغون کے کتونکو کہ انمین احتیاج محافظت کی بہت ہوتی ہے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَتْرُکُ فِیْ بَیْتِہٖ شَیْئًا فِیْہِ تَصَالِیْبُ اِلَّا نَقَضَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ چھوڑتے تھے اپنے گھر مین کسی چیز کو کہ جسمین تصویرین ہون مگر توڑ ڈالتے تھے اسکو نقل کی یہ بخاری نے ف تصالیب جمع تصلیب کی ہے معنی بنانے صورت صلیب کے یعنی سولی کی کہ جسکو نصاریٰ پوجتے ہین بگمان اسکے کہ حضرت عیسیٰ کو یہود نے سولی پر کھینچا تھا یہ شکل اسکی ہے کہ اس طرح کی ہوتی ہے اور یہان مراد تصالیب سے مطلق تصویرین ہین ۴ ع وَعَنْہَا اَنَّہَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَۃً فِیْہَا تَصَاوِیْرُ فَلَمَّا رَاٰہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ

مالک کے پس حدیث کی مجکو بہن میری نے کہ نام اسکا مغیرہ ہے یعنی مین یاد رکھتا ہون کہ لوگون کے ساتھ انس رض کے پاس گیا مین لیکن کیفیت دخول کی اور تفصیل احوال کی یاد نہین رکھتا ہون پس بہن میری نے بیان کیا کہ کہا اور تو اسدن لڑکا تھا اور تجھے تیرے دو گیسو گندھے ہوئے یا کہا تھے قصتان پس ہاتھ پھیرا انس نے تیرے سر پر اور دعا برکت کی کی تیرے لیے اور فرمایا کہ منڈا ڈالو ان دونون کو یا کترو ڈالو ان دونون کو اسلیے کہ بیشک یہ ہیئت ہے یہود کی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یا کہا تھے قصتان یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ لفظ قرنان کہا یا قصتان اور قصہ ساتھ پیش قاف اور صاد مہملہ کے کہتے ہین ان بالونکو کہ سر کے آگے کی جانب ہوتے ہین **ع وَعَنْ عَلِيٍّ** قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ منڈوا دے عورت سر اپنا نقل کی یہ نسائی نے **ف** عورت کے سر کے بال بمنزلہ ڈاڑھی کے ہین مرد کیلیے پس مرد کو ڈاڑھی اور عورت کو سر منڈانا حرام ہی **ع وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ كَاَنَّهٗ يَاْمُرُهٗ بِاِصْلَاحِ شَعْرِهٖ وَلِحْيَتِهٖ فَفَعَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ ثَائِرُ الرَّأْسِ كَاَنَّهٗ شَيْطَانٌ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی عطا بن یسار سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین پس آیا ایک شخص پراگندہ بال سر کے اور ڈاڑھی کے پس اشارہ کیا طرف اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنی اسطرح اشارہ کیا دست مبارک سے اپنی داڑھی اور سر مبارک پر کہ اس سے سمجھا جاتا تھا کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہین اسکو ساتھ سنوارنے بالون اسکے اور ڈاڑھی اسکی کے پس سنوارا اسنے بالون کو پھر آیا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہین یہ بہتر اس سے کہ آوے ایک تمہارا اس حالت مین کہ پراگندہ ہون بال اسکے سر کے گویا کہ وہ شیطان ہے یعنی جن بدہیئت پراگندہ بال ہے نقل کی یہ مالک نے **وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ** سَمِعَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُّحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيْفٌ يُّحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيْمٌ يُّحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُّحِبُّ الْجُوْدَ فَنَظِّفُوْا اُرَاهُ قَالَ اَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيْهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ نَظِّفُوْا اَفْنِيَتَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن مسیب تابعی سے کہ سنے گئے وہ کہ کہتے تھے تحقیق اللہ تعالی پاک ہے دوست رکھتا ہی پاکی کو اور نہایت ستھرا ہی دوست رکھتا ہی ستھرائی کو کرم کرنیوالا ہی دوست رکھتا ہی کرم کو بخشش والا ہی دوست رکھتا ہی بخشش کو پس صاف رکھو کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہون مین ابن مسیب کو کہ کہا اپنے صحنون کو اور نہ مشابہت کرو ساتھ یہودیون کے کہ صحن گھرون کے کوڑے کرکٹ سے ناپاک و خراب رکھتے ہین کہا روایت کرنیوالے نے ابن مسیب کے ذکر کیا مینے یہ قول ابن المسیب کا مہاجر بن مسمار تابعی کے آگے کہا انھون نے کہ حدیث کی مجکو یہ عامر بن سعد تابعی نے اپنے باپ سے یعنی سعد بن ابی وقاص صحابی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند قول ابن المسیب کے مگر یہ ہی تفاوت کہ کہا مہاجر نے ستھرے رکھو صحن اپنے گھرونکے یعنی انکی روایت مین لفظ افنیتکم صریح مذکور ہی گمان کو اسمین دخل نہین جیسے کہ بیچ روایت ابن المسیب کے تھا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** پاک ہے یعنی نقصانون اور عیبون سے اور لفظ طیب بیچ جملہ یحب الطیب کے ساتھ زیر طکے ہی یعنی دوست رکھتا ہی خوش حالی اور خوش مقالی کو یا بوے خوش کو یعنی دوست رکھتا ہی اسکے استعمال کو اپنے بندون سے اور راضی ہوتا ہی انسے ساتھ اس فعل کے اور ایک نسخہ مین لفظ طیب ساتھ زبر طکے اور زیر ی مشدد کے ہی اور مراد اس سے وہ شخص ہی کہ وصف کیا جاوے ساتھ طیبات کے یعنی اچھے عقیدون اور اقوال اور افعال اور اخلاق اور احوال کے اور نظافت کے معنی ہین طہارت ظاہری اور باطنی اور کہا طیبی نے کہ ستھرا رکھنا صحن گھر کا کنایہ ہی کرم اور جود سے اسلیے کہ جب صحن گھر کا ستھرا ہوتا ہے تو لوگون کو اور مہمانون کو رغبت اترنے کی اسمین ہوتی ہے **ع وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ** اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ اَوَّلَ النَّاسِ ضَيَّفَ الضَّيْفَ وَاَوَّلَ النَّاسِ اخْتَتَنَ وَاَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهٗ وَاَوَّلَ النَّاسِ رَاَى الشَّيْبَ فَقَالَ يَا رَبِّ مَا هٰذَا قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَقَارٌ يَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَبِّ زِدْنِيْ وَقَارًا رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے یحیی بیٹے سعید کے سے کہ تحقیق یحیی بن سعید نے سنا سعید بن مسیب سے کہتے کہ تھے

نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی مشابہت کرتے ہیں اپنے فعل کو ساتھ فعل آلہی کے صورت بنانے میں یا تقدیر کلام یہ ہے کہ بناتے ہیں وہ چیز کہ مشابہ ہوتی ہے مخلوق آلہی کے یعنی تصویر کہا ابن ملک نے کہ اگر اعتقاد کرے اسکا تو وہ کافر ہے زیادہ کرتا ہے اللہ عذاب کو بسبب زیادتی قبح کفر اسکے کے والا پس حدیث محمول ہے تہدید پر **ع** **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ یَخْلُقُ کَخَلْقِیْ فَلْیَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْ لِیَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ شَعِیْرَةً مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے فرمایا اللہ تعالی نے اور کون ظالم تر ہے اس شخص سے کہ پیدا کرے مانند پیدا کرنے میرے کے یعنی صورت بناوے مانند صورت بنانے میرے کے اور یہ حقیقت میں پیدا کرنا نہیں ہے اسی مواد سے کہ پیدا کیا ہوا خدا کا ہے صورت بناتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ میں نے بنایا ہے اگر ہے یہاں دعوی پیدا کرنیکا کھیں تو پس چاہیے کہ پیدا کریں ایک چیونٹی یا ایک دانہ یا جو یعنی یہ تخصیص بعد تعمیم ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے سخت تر لوگوں از روئے عذاب کے نزدیک اللہ کے مصور ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جن لوگوں پر کہ عذاب سخت ہوگا منجملہ انکے یہ بھی ہیں بعضے علما نے لکھا ہے کہ یہ وعید اسکے حق میں ہے کہ صورتیں بتوں کی بناتے ہیں تا عبادت کیے جاویں اور یہ شخص کافر ہے پس اگر عذاب سخت ہو دور نہو اور بعضوں نے کہا جو بقصد مشابہت کے ساتھ خدا تعالی کے صورت بناوے وہ بھی کافر ہے اور عذاب اسپر سخت ہے اور جو کہ بغیر اس قصد کے بناوے فاسق ہے نہ کافر اور حکم اسکا حکم مرتکب تمام معاصی کا ہے اور اتفاق ہے اسپر کہ مراد تصویر حیوانات کی ہے نہ درختوں اور مانند انکے کی اور عرف میں اطلاق مصور کا اول پر ہوتا ہے اور دوسرے کو نقاش کہتے ہیں اور مجاہد نے تصویر درخت بار دار کو بھی مکروہ رکھا ہے اور محققین کے نزدیک تمام یہ باب خالی کراہت سے نہیں اور داخل لہو و لعب اور مالایعنی کے ہے **ع** **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ یُجْعَلُ لَهٗ بِکُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَیُعَذِّبُهٗ فِیْ جَهَنَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنْ کُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوْحَ فِیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا اسنے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہر صورت کھینچنے والا بیچ آگ دوزخ کے ہے پیدا کیا جاویگا واسطے اسکے بدلے ہر صورت کے کہ بنایا ہے اسکو ایک شخص پس عذاب کریگا وہ شخص مصور کو دوزخ میں کہا ابن عباس نے پس اگر ہے تو ضرور بنانیوالا صورت کا پس بنا صورت درختوں کی اور ان چیزوں کی کہ نہیں روح انمیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیچ صورت بنانے گڑیوں کے واسطے لڑکیوں کے یعنی گڑیاں رخصت ہے لیکن امام مالک نے مکروہ رکھا ہے خریدنا انکا مردونکو اور بعضوں نے کہا اباحت اسکی منسوخ ہے **ح** **وَعَنْهُ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ یَرَهٗ کُلِّفَ اَنْ یَّعْقِدَ بَیْنَ شَعِیْرَتَیْنِ وَلَنْ یَّفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی حَدِیْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ اَوْ یَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِیْ اُذُنَیْهِ الْاٰنُکُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ وَکُلِّفَ اَنْ یَّنْفُخَ فِیْهَا وَلَیْسَ بِنَافِخٍ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے اسی سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ دعوی کرے اس خواب کا کہ نہیں دیکھا یعنی جھوٹ بنالیوے تکلیف دیا جاویگا یہ کہ گرہ لگاوے درمیان دو جو کے اور ہرگز نہ کرسکے گا یہ اور جو شخص کہ کان لگاوے طرف بات ایک قوم کے حال آنکہ وہ قوم اس شخص کے سننے کو ناخوش رکھتے ہیں یا بھاگتے ہوں وہ اس سے ڈالا جاویگا اسکے کانمیں سیسہ روز قیامت کے اور جو شخص کہ بناوے کوئی تصویر عذاب کیا جاویگا اور تکلیف دیا جاویگا یہ کہ پھونکے روح اسمیں اور نہیں پھونک سکنے کا وہ روح نقل کی یہ بخاری نے **ف** ہرگز نہ کرسکے گا یعنی اسکو عذاب کرینگے اور کہیں گے کہ دو جوؤں کو آپس میں جوڑے اور ایک کردے اور جب نہ کرسکے گا تو پھر عذاب کرینگے پس اسطرح عذاب میں رہیگا اور مناسبت میان فعل اسکے کے کہ جھوٹا خواب بناتا ہے اور درمیان دو جوؤں کے گرہ دینے کے یہ ہے کہ جیسے باتیں خواب کی جھوٹی جوڑنا ممکن نہیں اسی طرح دو جو بھی جوڑے اور جھوٹا خواب بھی بنانا اگرچہ ایک قسم جھوٹ کی ہے ولیکن شدت عذاب اسپر اس سبب سے ہے کہ وہ متعلق ساتھ عالم غیب کے ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَی الْبَابِ فَلَمْ یَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِیْ وَجْھِہِ الْکَرَاھِیَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ مَاذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ ھٰذِہِ النُّمْرُقَةِ قَالَتْ قُلْتُ اشْتَرَیْتُھَا لَکَ لِتَقْعُدَ عَلَیْھَا وَتَوَسَّدَھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ ھٰذِہِ الصُّوَرِ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیُقَالُ لَھُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْہِ الصُّوْرَةُ لَا تَدْخُلُہُ الْمَلٰٓئِکَةُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے انہی عائشہؓ سے کہ تحقیق انہنے خریدا ایک تکیہ کہ اسمین تصویرین تھین پس جبکہ دیکھا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیرے رہے دروازے پر اور نہ آئے گھر مین پس پہچانی حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک مین ناخوشی یعنی بسبب اس تکیہ تصویر دار کے کہا عائشہؓ نے پس کہا مینے یا رسول اللہ پھرتی ہون مین مخالفت سے طرف رضا اللہ اور رسول اسکے کے کیا گناہ کیا مینے کہ آپ گھر مین نہین آتے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہے اس تکیہ کا اور کہان سے لائی تو اسکو کہا عائشہؓ نے کہ کہا مینے خریدا مینے اسکو آپکے لیے تاکہ بیٹھے آپ اسپر یعنی کبھی اور تکیہ لگائیے اسپر یعنی کبھی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق صورت بنانیوالے عذاب کیے جاوینگے دن قیامت کے اور کہا جاویگا انکو کہ زندہ کرو اس چیز کو کہ بنایا تھا تمنے اور فرمایا کہ تحقیق وہ گھر کہ اسمین صورت ہو نہین داخل ہوتے اسمین فرشتے یعنی اور اسی طرح نہین داخل ہوتے اسمین انبیا اور اولیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْھَا** اَنَّھَا کَانَتْ قَدِ اتَّخَذَتْ عَلٰی سَھْوَةٍ لَّھَا سِتْرًا فِیْہِ تَمَاثِیْلُ فَھَتَکَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْ مِنْہُ نُمْرُقَتَیْنِ فَکَانَتَا فِی الْبَیْتِ یَجْلِسُ عَلَیْھِمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ تحقیق انھون نے ڈالا اپنے شہ نشین پر پردہ کہ اسمین تصویرین تھین پس پھاڑ ڈالا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس بنائے حضرت عائشہؓ نے اسکے دو تکیے پس تھے وہ دونون گھر مین بیٹھتے تھے اسپر تکیہ لگا کر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حدیث ظاہر مین منافات رکھتی ہے ساتھ حدیث پہلی کے اسلیے کہ پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ تصویر تکیہ پر کی مانع ہے دخول ملائکہ سے اگرچہ حرام نہو پس رکھنا ان دونون تکیون کا گھر مین کیونکر ہوا جواب سکا یہ ہے کہ تصویرین حرام جانداروں کی تھین اور پھاڑنا پردہ کا بسبب اسکے تھا کہ حدیث ما بعد مین آتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے نہین فرمایا ہے کہ پتھر اور مٹی کو کپڑے سے ڈھانکین ہم اور اگر فرضا یہ صورتین حرام بھی تھین مگر انکے تکیے کے بنانے مین کٹ گئے تھے اور بعضون نے کہا ہے یعنی پھٹنے کے قطع اور مٹ ڈالنا ان صورتون کا ہے کہ تھین اسمین ۱۲ ح **وَعَنْھَا** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِیْ غَزَاةٍ فَاَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُہُ عَلَی الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَاَی النَّمَطَ جَذَبَہُ حَتّٰی ھَتَکَہُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَاْمُرْنَا اَنْ نَّکْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک جہاد مین پس لیا مینے ایک کپڑا یعنی بعد تشریف لیجانے حضرت کے پس پردہ کیا مینے اسکا دروازے پر پس جب آئے حضرت یعنی سفر سے پس دیکھا پردہ پڑا ہوا پس کھینچا اسکو یہانتک کہ پھاڑ ڈالا اسکو پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ نے نہین حکم کیا ہمکو کہ پہنا دین ہم کپڑے پتھر اور مٹی کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نمط ساتھ زبر نون و میم کے ایک قسم ہے فرش کی کہ ریشے باریک ہوتے ہین اسمین اور اسکو ہودج پر بھی ڈالتے ہین اور پردہ بھی اسکا بناتے ہین اور شاید کہ وہ معرب نمد کا ہے اور حضرت عائشہؓ نے شاید کہ لٹکایا تھا اسکو زینت کے لیے نہ پردہ کے لیے اسی لیے عتاب ہوا اور پھاڑا اسکو بعضون نے لکھا ہے کہ اس نمط مین صورتین گھوڑونکی تھین پس حضرت نے تلف کیا اور محو کیا ان صورتونکو لیکن سیاق حدیث یہ چاہتا ہے کہ منع کرنا اور پھاڑنا اسکا بسبب صورتونکے نہ تھا بلکہ بسبب کراہت ڈھانکنے در و دیوار کے تھا ساتھ کپڑے کے جیسے کہ کہا کہ پھر فرمایا الخ اور طیبی نے کہا کہ کراہت تنزیہی ہے نہ تحریمی اسلیے کہ نہونا امر الٰہی کا ساتھ اسکے دلالت نہی پر نہین کرتا اور حضرت نے جو پھاڑا اور غصہ کیا بسبب عظیم شان اہل بیت کے اور تورع اور تقوی انکے کے تھا اور دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ منع کیا جاوے ڈھانکنے دیوارون وغیرہ سے اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ تغیر کرے بری چیز کو ہاتھ سے اور غصہ کرے وقت دیکھنے اسکے کے ۱۲ ح **وَعَنْھَا** عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشَدُّ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الَّذِیْنَ یُضَاھُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہت سخت لوگونمین از روے عذاب کے دن قیامت کے وہ لوگ ہونگے کہ مشابہت کرتے ہین ساتھ پیدایش خدا تعالیٰ کے

ف کوبہ کے معنون مین تین قول ہین علما کے نزدیا بربط یا طبل جیسے کہ مصنف نے بعضے راویون حدیث کے سے نقل کیا اور طبل کی دوسری ہوتے ہین مانند ڈھولکی
اور ڈھول وغیرہ کے اور یہان طبل سے وہ طبل مراد ہی کہ لہو ولعب کیلیے ہو نہ طبل غازیون کا ؛ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ
وَالْکُوْبَۃِ وَالْغُبَیْرَاءِ وَالْغُبَیْرَاءُ شَرَابٌ تَعْمَلُہُ الْحَبَشَۃُ مِنَ الذُّرَۃِ یُقَالُ لَہُ السُّکُرْکَۃُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا
شراب سے اور جوئے سے اور کوبہ سے اور غبیرا سے اور غبیرا ایک قسم شراب کی ہے کہ بناتے ہین اسکو حبشی جینی سے کہا جاتا ہی اسکو سکرکہ نقل کی یہ ابوداؤد نے
ف کہا جاتا ہے کہ یہ تفسیر ابن عمرؓ سے منقول ہی یا کسی اور نیچ کے راوی سے ؛ع وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی موسیٰ اشعری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کھیلے
ساتھ نرد کے پس تحقیق نافرمانی کی اوسنے اللہ کی اور رسول اسکے کی نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف اسلیے کہ نرد سے کھیلنا قمار ہی حقیقۃً یا صورۃً اور اوپر گذر ہی چکا ہی
کہ مطلق نرد سے کھیلنا حرام ہی ؛ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا یَتْبَعُ حَمَامَۃً فَقَالَ شَیْطَانٌ یَتْبَعُ
شَیْطَانَۃً رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک
شخص کو کہ پیچھے پڑ رہا ہی کبوتر کے کہ کھیل مین و اوڑانے مین مشغول ہو رہا ہی پس فرمایا کہ یہ شیطان ہی پیچھے پڑ رہا ہی شیطان کے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ
اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف اس شخص کو شیطان فرمایا بسبب دور ہونے اسکے کے حق سے اور مشغول ہونے اسکے کے لایعنی مین اور کبوتر کو شیطان اس لیے
فرمایا کہ باعث بازی اور لہو ولعب کے ہوئے اور ذکر خدا اور کار دین و دنیا سے باز رکھا اس سے معلوم ہوا کہ کبوتر بازی حرام ہی اور کہا نووی نے کہ پالنا کبوتر کا واسطے
انڈے بچے لینے کے یا واسطے دل بہلانے کے یا خط لیجانے کے جائز ہی بلا کراہت و اوڑانا انکا مکروہ ہی ؛ح ؛ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری
عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذْ جَاءَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَا ابْنَ عَبَّاسٍ اِنِّیْ رَجُلٌ اِنَّمَا مَعِیْشَتِیْ مِنْ صَنْعَۃِ یَدِیْ وَاِنِّیْ
اَصْنَعُ ھٰذِہِ التَّصَاوِیْرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا اُحَدِّثُکَ اِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَۃً
فَاِنَّ اللّٰہَ مُعَذِّبُہٗ حَتّٰی یَنْفُخَ فِیْھَا الرُّوْحَ وَلَیْسَ بِنَافِخٍ فِیْھَا اَبَدًا فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَۃً شَدِیْدَۃً وَاصْفَرَّ وَجْھُہٗ فَقَالَ وَیْحَکَ اِنْ اَبَیْتَ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ
فَعَلَیْکَ بِھٰذَا الشَّجَرِ وَکُلِّ شَیْءٍ لَیْسَ فِیْہِ رُوْحٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی سعید بن ابی الحسن تابعی سے کہ کہا تھا مین پاس ابن عباسؓ کے ناگہان آیا انکے پاس
ایک شخص اور کہا کہ اے ابن عباسؓ مین ایک شخص ہون کہ نہین زندگانی میری مگر پیشہ ہاتھ میرے سے اور تحقیق مین بناتا ہون یہ تصویرین یعنی کیا کرون شارع نے
نے اس پیشہ کو حرام کیا اور مین سواے اسکے کوئی پیشہ جانتا نہین آیا مجکو بحکم ضرورت یہ پیشہ جائز ہی یا نہین پس ابن عباسؓ نے جب دیکھا کہ تعلق اسکا ساتھ اس
کام کے سخت ہی اور شاید منع کرنے سے باز نہ آوے روایت کی حدیث حضرتؐ کی پس کہا ابن عباسؓ نے نہین حدیث کرتا مین تجھسے مگر وہ چیز کہ سُنی مین نے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ بناوے صورت پس بیشک اللہ عذاب کرنیوالا ہی اسکو یہان تک کہ پھونکے اسمین
روح اور نہین پھونک سکے گا وہ روح اوسمین ہرگز پس سانس لیا اس شخص نے سانس اوٹھا اور زرد ہوا چہرہ اسکا یعنی بسبب سننے اس وعید کے پس کہا ابن عباسؓ نے
واے ہی تجکو اگر انکار کرتا ہی تو سب پیشون سے مگر یہ کہ پیشہ کرے تو مصوری کا پس لازم ہی تجپر تصویر کھینچنی ان درختون کی اور اس چیز کی کہ نہین اسمین روح نقل کی یہ بخاری نے
ف نہین پھونک سکے گا الخ یعنی پس لازم آیا کہ ہو عذاب اسکو ہمیشہ اور یہ محمول ہی وعید شدید یا بر تقدیر حلال جاننے کی اور لفظ ویح بولا جاتا ہی از راہ رحم
کی اس شخص کیلیے کہ پڑے ہلاکت مین کہ نہ مستحق ہو اسکا جیسے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ویح عمار تقتلہ الفئۃ الباغیۃ بخلاف لفظ ویل کے کہ وہ کہا جاتا ہی اوسکے
لیے کہ مستحق ہو ہلاکت کا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ آخر ؛ع وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا اشْتَکَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ بَعْضُ نِسَائِہٖ کَنِیْسَۃً یُقَالُ
لَھَا مَارِیَۃُ وَکَانَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ وَاُمُّ حَبِیْبَۃَ اَتَتَا اَرْضَ الْحَبَشَۃِ فَذَکَرَتَا مِنْ حُسْنِھَا وَتَصَاوِیْرَ فِیْھَا فَرَفَعَ رَاْسَہٗ فَقَالَ اُولٰئِکَ اِذَا مَاتَ فِیْھِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰی

اور خواب سچا ایک جز ہی اجزائے نبوت سے اور حکم وحی کا رکھتا ہی پس گویا حق تعالی پر جھوٹ باندھتا ہی اور اسمین شبہ نہین کہ یہ اشد ہی اقسام جھوٹ مین اور بعضون نے
کہا کہ یہ وعید اس شخص کے حق مین ہی کہ دعوی نبوت یا ولایت کا کرے جیسے بعضے مدعی کاذب کرتے ہین یعنی کہا کہ مینے خواب مین دیکھا ہی کہ اللہ تعالی نے مجکو نبی کیا
اور خبر دی مجکو کہ فلانا مغفور ہی یا ملعون ہی وغیرہ ذلک یا حکم کیا مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا اور ایسا حال آنکہ نہ دیکھا تھا کچھ اور ڈالا جاوے گا
سیسہ اسکے کانمین یہ وعید اسکے حق مین ہی کہ سنے واسطے چغل خوری کے اور فساد پھیلانے کے بخلاف اسکے کہ سنے بات کسیکی اسلیے کہ منع کرے انکو فساد سے
یا بچے انکے شر سے متفق علیہ **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيْرِ فَكَاَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِيْ لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَدَمِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے بریدہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کھیلے ساتھ نردشیر کے پس گویا کہ رنگا ہاتھ اپنا بیچ گوشت سور اور لہو اسکے کے نقل کی
یہ مسلم نے **ف** نردشیر نام ایک کھیل کا ہی نکالا ہوا شاپور بن اردشیر بن بابک کا کہ بادشاہون فارس سے ہی اور رنگا ہاتھ اپنا یعنی داخل کیا ہاتھ اپنا انمین
از بسکہ لہو اور گوشت سور کے نجس ہین خاص کر انکو ذکر کیا تا کہ بہت بیزار ہو اس کھیل سے اور کھیلنا مطلق نرد سے خواہ چوسر ہو یا تختہ نرد یا اور کچھ حرام
ہی سب علما کے نزدیک **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ قَالَ اَتَيْتُكَ
الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَكُوْنَ دَخَلْتُ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيْلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَاْسِ التِّمْثَالِ الَّذِيْ
عَلٰى بَابِ الْبَيْتِ فَيُقْطَعُ فَيَصِيْرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ فَلْيُجْعَلْ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوْذَتَيْنِ تُوْطَاٰنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام کہا کہ آیا تھا
مین آپکے پاس شب گذشتہ پس نہین منع کیا مجکو گھر مین آنیسے کسی چیز نے مگر اسنے کہ تھین دروازے پر تصویرین اور تھا گھر مین کپڑا رنگین منقش کہ اسکے کا پردہ بنایا تھا تھین
اسمین تصویرین اور تھا گھر مین کتا پس حکم کرو ساتھ کاٹنے سر تصویرونکے کہ دروازے پر ہین یعنی دروازے کے پردے پر پس کاٹے جاوین سر ان صورتونکے اور ہوجاوین
مانند صورت درخت کے یعنی ہیئت و شکل ان صورتونکی نرہی اور حکم کرو تا کاٹا جاوے پردہ پس بنائے جاوین دو تکیے ڈالے گئے یعنی واسطے بیٹھنے اور تکیہ کرنیکے
روندن مین آوین اور حکم کرو تا نکالا جاوے کتا گھر مین سے پس کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی جو کچھ کہ جبرئیل نے کہا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** فتاوے
قاضیخان مین لکھا ہی کہ مکروہ ہی یہ کہ نماز پڑھے اس حال مین کہ ہون آگے مصلے کے یا اوپر سر اسکے کے یا دہنے یا بائین یا اسکے کپڑے پر تصویرین اور بچھونے مین دو
روایتین ہین اور صحیح یہ ہی کہ مکروہ نہین بچھونے پر جبکہ نہ سجدہ کرے تصویرون پر اور یہ اس صورت مین ہی کہ ہو صورت بڑی کہ ظاہر ہون واسطے دیکھنے والونکے
بغیر تکلف کے پس اگر چھوٹی ہون یا سر انکا مٹا ہو نہین مضائقہ متفق علیہ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
لَهَا عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَّنْطِقُ يَقُوْلُ اِنِّيْ وُكِّلْتُ بِثَلٰثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ
بِالْمُصَوِّرِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلے گی ایک گردن دوزخ مین سے دن قیامت کے
یعنی ایک ٹکڑا آگ کا بصورت گردن دراز کے نکلے گا کہ اسکے دو آنکھین ہونگی دیکھنے والی اور دو کان ہونگے سننے والے اور زبان بولنے والی کہیگی کہ تحقیق مین
متعین کیگئی ہون واسطے تین شخصونکے یعنی متعین کیا ہی اللہ تعالی نے مجکو اسپر کہ داخل کرون انکو دوزخ مین اور عذاب کرون انکو ساتھ فضیحت کے روبرو
لوگونکے واسطے تکبر کرنیوالے عناد کرنیوالے کے حق سے کہ حق کو قبول نہ کرے اور واسطے ہر شخص کے کہ پکارے ساتھ اللہ کے اور معبود کو اور واسطے تصویر
کھینچنے والونکے نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوْبَةَ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ
قِيْلَ الْكُوْبَةُ الطَّبْلُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے اسنے نقل کی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بیشک اللہ تعالی نے حرام کی یعنے
آنحضرت کی زبانی شراب اور جوا اور کوبہ یعنی بجانا اسکا اور فرمایا جو نشے کی چیز ہے حرام ہے کہا گیا کوبہ طبل ہی نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین

قَبْرِهٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰئِكَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہ کہا جبکہ بیمار ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا بعضی بیویوں حضرت
کی نے کنیسہ کا کہ عبادت خانہ یہود و نصاریٰ کو کہتے ہیں معرب کنشت نام اس کنیسہ کا ماریہ تھا یعنی حضرت کی بیماری میں کہ بیویاں باتیں واسطے مشغولی خاطر آپکی کے
کرتی تھیں بعضی بیویوں نے کہ ام سلمہ رضی اور ام حبیبہ رضی ہیں فی کنیسہ کا کہ بیچ زمین حبشہ کے دیکھا تھا کیا جلیس کہ کہا اور تھیں ام سلمہ رضی اور ام حبیبہ رضی گئیں تھیں بیچ حبشہ کی میں یعنی اور وہاں
لوگ ہیں نصاریٰ پر تھی پس ذکر کیں ان دونوں نے خوبیاں کنیسہ کی اور تصویریں کہ اسمین تھیں پس اٹھایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اپنا اور فرمایا وہ لوگ یعنی اہل حبشہ نصاریٰ
ہیں جبکہ مرتا ہو انہیں سے کوئی مرد نیکبخت بناتے ہیں اسکی قبر پر مسجد پھر بناتے ہیں اوپر سر قبر اسکی کے مسجد یعنی عبادتخانہ کہ جسکو کنیسہ کہتے ہیں پھر تصویریں بناتے ہیں اس
مسجد میں یہ تصویریں یعنی صلحاء کی وہ لوگ بدترین خلق اللہ کے ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی بسبب بنانے مسجد کے قبر پر اور کھینچنے تصویروں کو اور نماز پڑھنے کے طرف
قبر کے جیسے کہ اور حدیثوں میں آیا ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا اَوْ
قَتَلَهٗ نَبِيٌّ اَوْ قَتَلَ اَحَدَ وَالِدَيْهِ وَالْمُصَوِّرُوْنَ وَعَالِمٌ لَمْ يَنْتَفِعْ بِعِلْمِهٖ اور روایت ہے ابن عباس رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق سخت ترین
لوگوں کا از روے عذاب کے دن قیامت کے وہ ہے کہ قتل کرے نبی کو یا قتل کرے اسکو نبی یا قتل کرے ایک کو ماں باپ اپنے میں سے اور مصور اور عالم کہ نہ منتفع ہوا ساتھ
علم اپنے کے یعنی موافق علم اپنے کے عمل نہ کیا ف یا قتل کرے اسکو نبی یعنی جہاد میں چنانچہ ایک روایت میں صریح آیا ہے اشتد غضب اللہ علی رجل یقتلہ رسول اللہ
فی سبیل اللہ اسلیے کہ وہ ارادہ رکھتا تھا قتل نبی کا اور فی سبیل اللہ کی قید واحتراز ہے اس قتل سے کہ از راہ حد و قصاص کے ہو؛ ع وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ كَانَ
يَقُوْلُ الشِّطْرَنْجُ هُوَ مَيْسِرُ الْاَعَاجِمِ اور روایت ہے علی رضی سے کہ تحقیق وہ کہتے تھے کہ شطرنج جوا ہے عجمیوں کا ف جوا ہے انکا حقیقتاً یا صورۃً اور تشبیہ ساتھ انکے ممنوع ہے؛
ع وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ قَالَ لَا يَلْعَبُ بِالشِّطْرَنْجِ اِلَّا خَاطِئٌ اور روایت ہے ابن شہاب سے کہ تحقیق ابو موسیٰ اشعری نے کہا کہ نہیں کھیلتا ساتھ شطرنج
کے مگر خطاکار وَعَنْهُ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ لَعِبِ الشِّطْرَنْجِ فَقَالَ هِيَ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْبَاطِلَ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
اور روایت ہے اسی ابن شہاب سے یہ کہ وہ پوچھے گئے کھیلنے شطرنج کے سے پس کہا کہ یہ کھیلنا ہے باطل میں سے اور نہیں دوست رکھتا اللہ باطل کو نقل کیں بیہقی نے
چاروں حدیثیں شعب الایمان میں ف ہدایہ میں لکھا ہے کہ مکروہ تحریمی ہے کھیلنا نرد کا اور شطرنج کا بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جو کوئی کھیلے شطرنج یا
نردشیر پس گویا کہ ڈبویا ہاتھ اپنا سور کے لہو میں انتہی اور جامع صغیر میں حدیث نقل کی گئی ہے کہ ملعون ہے وہ شخص کہ کھیلا شطرنج اور دیکھنے والا طرف شطرنج کے مانند کھانیوالے
گوشت سور کے ہے اور بعضی کتابوں میں جو امام شافعی سے جائز ہونا شطرنج کا ساتھ کتنی ایک شرطوں کے نقل کیا گیا ہے تو نصاب الاحتساب میں امام غزالی سے نقل کیا ہے
کہ امام شافعی کے نزدیک بھی یہ مکروہ ہے پس معلوم ہوا کہ قول جواز کا امام شافعی سے اول ہوگا پھر رجوع کی انھوں نے اس سے اور در مختار وغیرہ میں لکھا ہے کہ مکروہ ہیں
سب کھیل؛ مولف وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ دَارَ قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَدُوْنَهُمْ دَارٌ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَاْتِيْ دَارَ فُلَانٍ وَلَا تَاْتِيْ دَارَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ فِيْ دَارِكُمْ كَلْبًا قَالُوْا اِنَّ فِيْ دَارِهِمْ سِنَّوْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ السِّنَّوْرُ سَبُعٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آتے گھر ایک قوم کے انصار میں سے حال آنکہ نزدیک انکے
گھر اور لوگوں کے تھے یعنی وہاں نجاتے پس گراں ہوا اوپر انکے آنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس گھر اور نہ آنا انکے گھر پس عرض کیا انھوں نے یا رسول اللہ تشریف لاتے ہو فلانے
کے گھر میں اور نہیں تشریف لاتے ہو ہمارے گھر یعنی پس کیا تقصیر کی ہے ہمنے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تمہارے گھر میں اسلیے نہیں آتا کہ تمہارے گھر میں
کتا ہے کہا انھوں نے کہ تحقیق انکے گھر میں بلی ہے یعنی اور وہ بھی درندہ ہے مانند کتے کے پس کیا فرق ہے کتے اور بلی میں پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلی درندہ
ہے نقل کی یہ دارقطنی نے ف یعنی البتہ بلی درندہ ہے لیکن نجاست اور شیطنت نہیں رکھتی کہ مانع آنے فرشتوں کے سے ہو بخلاف کتے کے کہ نجس ہے اور اسمین شیطنت ہے کہ
ضد ساتھ ملکیت کے ہے اور اسی طرح انبیا اور طبیعت ملائکہ [illegible] الحمد للہ رب العالمین کہ تمام ہوا ربع تیسرا کتاب مظاہر حق کا وصلی اللہ علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین